حج و عمرہ

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

جلد اول

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

(آ - ج)

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

0333-3136872

حج وعمرہ

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

(آ-ج)

جلدِ اول

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

نام کتاب: حج وعمرہ کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف: مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

طباعت: طبع ثانی: ۱۴۳۸-۲۰۱۷

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی۔ 74400

فون: 0302-2205466, 0333-3136872

0333-3845224

ای میل: baitulammar2004@gmail.com

qaasmiesencyclopedia2004@gmail.com

کراچی:

الحجاز پبلشرز، بنوری ٹاؤن۔ 0314-2139797

اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن۔ 021-34727159

دارالبشائر، بنوری ٹاؤن۔ 0334-2659744

ادارۃ النور، بنوری ٹاؤن۔ 0324-2855000

مکتبہ القرآن، بنوری ٹاؤن۔ 021-34856701

زم زم پبلشرز، اردو بازار۔ 021-32729089

مکتبہ ندوہ، اردو بازار۔ 0321-8936511

مکتبہ المعارف، دارالعلوم کراچی۔ 021-35032020

کوئٹہ:

مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ۔ 081-26622631

مکتبہ ماجدیہ۔ 0333-7434142

پنجاب:

مکتبہ رحمانیہ۔ 042-37224228

الفلاح پبلشرز۔ 0333-4101085

مکتبہ عائشہ۔ 0321-9233714

دارالناشر۔ 0333-8335011

خیبر پختونخواہ (KPK):

مکتبہ عمر فاروق، قصہ خوانی بازار، پشاور۔ 0311-8845717

مکتبہ بنوری ٹاؤن، لکی مروت۔ 0336-9731158

مکتبہ فاروقیہ، بنو۔ 0334-8825488

مکتبہ حقانیہ، اکوڑہ خٹک۔ 0337-7445290

مکتبہ محمودیہ، صوابی۔ 0312-9430416

مکتبہ الحرمین، اکوڑہ خٹک۔ 0313-8680501

مولوی ظہور، مردان۔ 0334-8414660

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر
ج	

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ آغاز

حج کا لغوی معنی ہے ’’کسی جگہ کا ارادہ کرنا، زیارت کرنا‘‘۔

اور اصطلاح میں حج ایک معروف و مشہور عبادت ہے، جو اسلام کے پانچ ارکان میں سے آخری رکن ہے۔

حج حقیقت میں مخصوص وقت میں نیک لوگوں کی بہت بڑی جماعت کے اکٹھے ہونے کا نام ہے، اور وہ وقت بھی ایسا ہے جس میں انبیاء کرام، صدیقین، شہداء اور صالحین کی یاد تازہ ہوتی ہے، اور ان کی زندگیاں یاد آتی ہیں، جن پر اللہ تعالیٰ نے خصوصی فضل و کرم فرمایا ہے۔

اور وہ جگہ ایسی ہے کہ اس میں دین کی واضح نشانیاں موجود ہیں، اور وہاں دین کے بڑے بڑے لوگوں کی جماعتیں آتی رہی ہیں، اور وہ لوگ وہاں موجود دین کی یادگاروں کی تعظیم کرتے رہے ہیں، وہاں اللہ تعالیٰ کے سامنے روتے اور گڑگڑاتے رہے ہیں، اور اللہ تعالیٰ سے خیر و بھلائی کی امید لے کر اور گناہوں کی معافی کی آرزو لے کر وہاں حاضر ہوتے رہے ہیں، جب ایسے وقت اور ایسی جگہ میں نیک لوگ بڑی تعداد میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف پوری توجہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے، اور گناہوں کی مغفرت ہوتی ہے، اور حجاج کرام گناہوں سے پاک وصاف ہو جاتے ہیں، حدیث شریف میں ہے کہ ’’عرفہ کے دن شیطان جس قدر ذلیل و خوار، حقیر، کمزور اور غضب ناک نظر آتا ہے، کسی اور دن نظر نہیں آتا‘‘۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ اللہ کی رحمت کے نزول، اور بڑے بڑے گناہوں سے درگزر کرنے کو دیکھتا ہے، اور اپنی پوری محنت پر پانی پھیرتے ہوئے دیکھتا ہے۔

کچھ بے دین، نام نہاد دانش وَر لوگ یہ فلسفہ پیش کرتے ہیں کہ حج میں کتنا بڑا سرمایہ برباد ہوتا ہے؟ اور کتنا وقت لگ جاتا ہے، آخر حج کا مقصد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی

عبادت تو ہر جگہ سے کی جاسکتی ہے، دنیا کے تمام لوگوں کا دور دراز علاقوں سے سفر کر کے ایک جگہ جمع ہونا آخر کیوں ضروری ہے؟

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے اس قسم کے سوالات کے جوابات دیتے ہوئے فرمایا کہ حج کی اصل ہر ملت و مذہب میں موجود ہے، تمام قوموں میں میلوں، ٹھیلوں، اور یاتراؤں کا رواج ہے، اسلام میں یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے لیے تین چیزیں ضروری ہیں:

① کوئی ایسی جگہ ہونی ضروری ہے جس سے لوگ برکت حاصل کریں، اور وہ جگہ اس لیے برکت والی ہے کہ لوگوں نے وہاں اللہ کی نشانیوں کو نمودار ہوتے ہوئے دیکھا ہے۔

② اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کے لئے قربانی کے طریقے بھی ہوں، خواہ وہ جانور کی قربانی ہو یا کوئی اور عمل ہو۔

③ اور ایسی شکلیں بھی ہوں جو اکابر ملت سے مروی ہوں، جیسے احرام کا مخصوص لباس، طواف، سعی اور شیطان کو کنکریاں مارنے کی شکلیں وغیرہ، تاکہ لوگ ان پر عمل کر سکیں، ان مخصوص شکلوں سے اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کی یاد تازہ ہوتی ہے اور ان اکابر کے احوال یاد آتے ہیں۔

ان تین چیزوں کے مجموعے کا نام حج ہے، ہر قوم میں اس کا رواج ہے، اسلام میں یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے۔

اس لیے مسلمانوں کے حج پر اعتراض کرنا، اور اس پر جو رقم خرچ ہوتی ہے اس کو فضول سمجھنا، اور اس میں جو وقت لگتا ہے اس کو ضیاع سمجھنا اور دوسری اقوام کے میلوں، ٹھیلوں اور یاتراؤں وغیرہ پر اعتراض نہ کرنا، سراسر ظلم اور ناانصافی ہے۔ ایسے بے دین لوگوں کو سوچنا چاہیے اور اپنا رویہ درست کر لینا چاہیے، ورنہ یہ عقل مندی اور دانش مندی کے خلاف ہے۔

دسویں ہجری نبوت کا آخری سال تھا، اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں اپنا خلیفہ مقرر کیا، اور ۲۵/ذی قعدہ جمعرات کے دن ظہر کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حج کے لیے روانہ ہوئے، حضرت خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہما کے علاوہ باقی تمام ازواج مطہرات اور سیدہ النساء فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہم اس سفر میں ساتھ تھیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روانگی سے پہلے غسل کیا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ کے سر مبارک پر تیل اور بالوں کی مانگ میں عمدہ خوشبو لگائی جس کا اثر کئی دن تک محسوس ہوتا رہا، اس کے بعد آپ نے احرام کی دو چادریں زیب تن فرمائیں، ایک سفید چادر لپیٹ لی، اور ایک سفید چادر باندھ لی۔

اور یہ حج کا مردانہ یونیفارم ہے، جس کو پہن کر بندہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوتا ہے، یہ تواضع اور عاجزی کا لباس ہے، دنیا کی زیب وزینت سے ہٹ کر کفن کی مانند ہے، اس میں امیر وغریب سارے کے سارے برابر ہیں، دنیا کے اندر تو کپڑوں کی اونچ نیچ کا فرق ہوتا ہے، لیکن جو بھی حج یا عمرہ کے لیے جائے گا اس کا احرام یہی ہوگا، امیر و غریب دونوں کا لباس یہی ہوگا۔

اس کے بعد آپ علیہ السلام نے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھا، اور ساتھ جانے والے صحابہ کرام کو تلبیہ کی تلقین کی، صحابہ کرام نے بھی تلبیہ پڑھنا شروع کیا، حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پیغام دیا کہ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ یہ صحابہ اونچی آواز سے تلبیہ پڑھیں، اور یہ اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

تقریباً نو (۹) دن اس سفر میں لگے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سفر میں امت کو دین کے احکام بھی سکھا رہے تھے اور ساتھ ساتھ صحابہ کرام کی تربیت بھی فرما رہے تھے۔

اس سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اونٹ بھی گم ہو گیا تھا، نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم نے امت کو تعلیم دی کہ: دیکھو حج کے دوران ایسے واقعات پیش آسکتے ہیں، سامان گم ہوسکتا ہے، بندہ بیمار ہوسکتا ہے، کوئی مشکل، کوئی مصیبت آسکتی ہے، یہ سب چیزیں سفر کا حصہ ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ سفر میں بندے کو دل بڑا رکھنا چاہیے، تاکہ سفر کے دوران کوئی ایسی بات پیش آجائے تو برداشت کر سکے، مصائب وغیرہ اللہ کی جانب سے ہیں، اس میں بندے کا کوئی اختیار نہیں۔

صحابہ کرام کے دلوں میں دین کو سیکھنے کا بہت زیادہ شوق تھا، ان کو یہ تڑپ رہتی تھی کہ انہیں شریعت کے احکام سکھائے جائیں، تاکہ ہر عمل کو شریعت کے مطابق کرسکیں، اسی طرح حجاج کرام کو چاہیے کہ حج کے سفر میں علماء کرام سے زیادہ سے زیادہ دین کے احکام سیکھنے کی کوشش کریں تاکہ ہر عمل شریعت کے مطابق ہو، اور دنیا وآخرت دونوں جہاں میں کامیابی ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد الحرام میں داخل ہوئے، جب آپ ﷺ نے بیت اللہ کو دیکھا تو کھڑے کھڑے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔

اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے وقت کی نماز ادا فرمائی، پھر بیت اللہ کا طواف کیا، اس لیے حجاج کرام کو چاہیے کہ بیت اللہ میں پہنچنے کے بعد اگر جماعت کی نماز کا وقت ہو تو پہلے جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں اور اگر نماز کا وقت نہیں تو بیت اللہ کا طواف کریں، جیسا کہ کسی محفل میں جب کوئی آئے تو اس کو چاہیے کہ مجلس میں جو صدر مجلس ہے پہلے اس سے مصافحہ کرے اسی طرح احرام باندھ کر آنے والے کو چاہیے پہلے اللہ کے گھر کا طواف کرے، کیوں کہ وہ آیا ہی اسی لیے ہے، پھر طواف شروع کرتے وقت حجر اسود کے بالکل سامنے آکر ترتیب سے استقبال، نیت، اور استلام کرے۔

''حجر اسود'' زمین میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کا دایاں ہاتھ ہے، جس نے حجر اسود کو بوسہ دیا اس نے گویا اللہ رب العزت کی قدرت کے دائیں ہاتھ کو بوسہ دیا۔

دنیا کا دستور یہ ہے کہ اگر کوئی شخص محبوب سے ملنے جاتا ہے تو اس کا دل چاہتا ہے

کہ محبوب سے ملے اور اس کے ہاتھوں کو بوسہ دے، اللہ تعالیٰ نے بھی بندوں کے واسطے محبت کے جذبے کے اظہار کے لیے یہ عمل مشروع فرمایا ہے۔

بعض علماء نے لکھا ہے کہ: انسان کے قلب کی جو کیفیت ہوتی ہے، وہ حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت یا استلام کرتے وقت حجر اسود کے اندر محفوظ ہو جاتی ہے، آج کل تو ویڈیو کیمرے نے اس کو سمجھنا آسان کر دیا ہے، جس طرح ویڈیو کیمرہ منظر کو محفوظ کر لیتا ہے، بالکل اسی طرح حجر اسود بھی اس حاجی اور عمرہ کرنے والے کے دل کی کیفیت کو محفوظ کر لیتا ہے، اس کا ایکسرے ہو جاتا ہے، اور قیامت کے دن اس کیفیت کے ساتھ انسان اپنے پروردگار کے سامنے پیش ہوگا۔

اگر رش اور ہجوم کی وجہ سے حجر اسود کو بوسہ دینا مشکل ہو تو شریعت نے حکم دیا کہ اس کو سامنے لے کر ہاتھوں سے اشارہ کر کے ہاتھوں کی انگلیوں کے اندرونی سرے کو بوسہ دے دے تو استلام ہو جائے گا، اس کی مثال ایسی ہے جیسے ہم بچہ کو خوش ہو کر ہوائی بوسہ (Flying Kiss) دیتے ہیں تو بچہ محسوس کرتا ہے کہ مجھے گویا بوسہ مل گیا، تو حجر اسود کو ہجوم کی وجہ سے دور سے ''فلائنگ کِس'' کرنے کا دوسرا نام استلام ہے۔

اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف شروع کیا اور اس میں دو کام اور بھی کیے، ایک کام تو یہ کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کے کپڑوں کو دائیں کندھے کے نیچے سے اوپر لے گئے، اور دائیں کندھے کو ننگا کر لیا، اس کو ''اضطباع'' کہتے ہیں، اور یہ طواف کے سات چکروں میں کیا۔

اور دوسرا کام طواف کے شروع کے تین چکروں میں ''رمل'' کیا۔ رمل سے مراد ہے طواف کے شروع کے تین چکروں میں اگر جگہ اور موقع ہو تو پہلوانوں کی طرح کاندھے ہلا کر قدرے تیز چلنا۔

پھر اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ''ملتزم'' پر تشریف لے آئے (حجر اسود

اور بیت اللہ کے درمیان چھ فٹ کی دیوار کے حصہ کو ''ملتزم'' کہتے ہیں) اور اس سے لپٹ کر دعا کی ، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ملتزم سے اس طرح لپٹے کہ آپ کا سینہ مبارک بھی دیوار کے ساتھ تھا، رخسار مبارک بھی دیوار کے ساتھ تھا، دونوں ہاتھ اوپر تھے، جیسے چھوٹا بچہ ماں کے سینے سے لپٹ جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ ملتزم سے اس طرح لپٹ گئے۔ جو شخص ملتزم سے لپٹا وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے اپنے اللہ سے معانقہ کیا۔

پھر اس کے بعد مقام ابراہیم اور بیت اللہ کو سامنے لے کر دو رکعت نماز ادا کی، اس کے بعد زم زم کے کنویں پر تشریف لے آئے ، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زم زم کا پانی پیا۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفا کے پہاڑ کی طرف روانہ ہوئے ، اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی فرمائی، اور آپ ''میلین اخضرین'' کے درمیان دوڑے بھی تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج قران کا احرام باندھا تھا، اس لیے سعی کے بعد حلق نہیں کروایا، اور احرام میں رہے (اور جو صحابہ کرام عمرہ کا احرام باندھ کر آئے تھے انہوں نے سعی سے فارغ ہو کر حلق کروالیا، یعنی بال کٹوا کر احرام کی چادریں اتار دیں، اور عام کپڑے پہن لیے)۔

آپ ﷺ اس کے بعد خیموں میں تشریف لے آئے جو مکہ مکرمہ سے باہر لگے ہوئے تھے، اور بقیہ چار دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں قیام فرمایا، روزانہ حرم تشریف لے جاتے تھے اور واپس آجاتے تھے۔

پھر سات ذی الحجہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے قریب خطبہ دیا یہ حج کا پہلا خطبہ تھا، اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرب قیامت کی علامتیں بتائیں کہ قیامت کے قریب دنیا میں کیا کیا ہوگا۔

پھر آٹھ ذی الحجہ کو جو صحابہ کرام عمرہ کر کے احرام سے نکل گئے تھے انہوں نے

دوبارہ حج کا احرام باندھا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حج قران کی وجہ سے پہلے ہی سے احرام میں تھے، چناں چہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے ساتھ **۸؍ذی الحجہ** کومنیٰ کے لیے روانہ ہوئے، اور ظہر سے پہلے پہنچ گئے اور رات وہیں قیام فرمایا۔

اگلا دن **۹؍ذی الحجہ** جمعہ کا دن تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم منی میں فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد عرفات کی طرف تشریف لے گئے، ظہر سے پہلے عرفات میں پہنچنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑی دیر آرام فرمایا، اور غسل فرمایا، ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی ادا فرمائیں، پھر اس کے بعد خطبہ دیا، یہ حج کا دوسرا خطبہ تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خطبے میں یہ فرمایا تھا کہ: ''لوگو! اس مجلس کے بعد، اس سال کے بعد ہم اور تم اکٹھے نہیں ہوں گے''، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ سن کر رو پڑے، سمجھ گئے کہ شاید میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی اب روانگی کا وقت قریب ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خطبے میں یہ بھی فرمایا کہ: ''لوگو! میں نے سود ختم کر دیا، خون بہا معاف کر دیا''، اور یہ بھی فرمایا کہ: ''آپس میں ایک دوسرے کے حقوق کی پامالی نہ کرو ایک دوسرے کی حق تلفی نہ کرو''، عورتوں کے حقوق کے بارے میں فرمایا کہ: ''ان کے حقوق ادا کرو''، اور یہ بھی فرمایا کہ: ''تم دین کے اوپر جمے رہو''، وغیرہ۔

واضح رہے کہ **۹؍ذی الحجہ** کا دن یوم عرفہ یا حج کا دن کہلاتا ہے، اللہ رب العزت کے نزدیک یہ بہت ہی زیادہ محبوب دن ہوتا ہے، یہ مغفرت کا دن ہوتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ''بدر'' اور ''عرفہ'' کے دن کے علاوہ شیطان کو اتنا ذلیل ہوتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا، یہ ''بدر'' کے دن ذلیل ہوا تھا یا ''عرفہ'' کے دن ذلیل ہوتا ہے، سر پر مٹی ڈالتا ہے، چلّاتا ہے کہ میری تو سالوں کی محنت ضائع ہوگئی۔

اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو فرمایا کہ اب تم وقوف کرو، ''وقوف'' کا مطلب یہ ہے کہ حجاج کرام اس وقت اللہ رب العزت سے کھڑے ہو کر

دعائیں مانگیں، اگر کھڑے نہیں ہوسکتے تو بیٹھ کر دعائیں مانگیں، اور اگر بیٹھ کر نہیں مانگ سکتے تو لیٹ کر مانگیں۔

جب سورج غروب ہوگیا تو اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس مزدلفہ کی طرف تشریف لائے اور وہاں پہنچ کر عشاء کے وقت میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ملا کر پڑھیں، عرفات میں عصر کی نماز کو مقدم کر کے ظہر کے ساتھ ملا کر ادا کیا اور مزدلفہ میں مغرب کی نماز کو مؤخر کر کے عشاء کے وقت میں ادا فرمایا، اس میں اس بات کی تعلیم دی کہ: اللہ تعالیٰ کی جانب سے جس وقت جو حکم آئے اس کی پیروی کرو، اور اس کو مانو، بندگی سکھائی کہ شریعت کے حکم کے سامنے ہمیشہ سرِ تسلیم خم کردو، سر جھکا دو، شیطان کی طرح عقل کے پیچھے نہ پڑو، اور تکبر اور ضد نہ کرو، ورنہ مردود ہو جاؤ گے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ آپ کنکریاں چن لیں، تین دن جو کنکریاں ماری جاتی ہیں انہیں مزدلفہ میں چننا مسنون عمل ہے، باقی کہیں سے بھی جمع کیا جاسکتا ہے، وہ کنکریاں بڑی نہیں ہونی چاہییں، موٹے چنے کا دانہ جو پلاؤ میں ڈالتے ہیں اس کے برابر ہونی چاہییں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ تشریف لانے کے بعد عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور بیماروں کو منیٰ روانہ فرمادیا، لیکن ان کو فرمادیا کہ جب تک سورج طلوع نہ ہو شیطان کو کنکریاں نہیں مارنا، اور خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کے اندر قیام فرمایا، حاجی کے حق میں مزدلفہ کی رات شب قدر کی مانند اہم اور قیمتی ہوا کرتی ہے۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز مزدلفہ میں پڑھنے کے بعد مزدلفہ میں وقوف کیا یعنی قبلہ رخ کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی، وقوف مزدلفہ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ سے عاجزی اور آہ وزاری کرنا تاکہ اللہ تعالیٰ حرم میں آنے کی توفیق دے دے۔

وقوف کرنے کے بعد مزدلفہ سے منیٰ کی طرف تشریف لائے، راستے میں مزدلفہ

اور منیٰ کے درمیان ایک وادی ہے اس کو ''وادی محسّر'' کہتے ہیں، یہ وہ جگہ ہے جہاں یمن سے ابرہہ کا ہاتھیوں والا لشکر آیا تھا، اور اللہ تعالیٰ نے پرندوں کے ذریعہ ہاتھیوں کے لشکر کو وہاں پر ہلاک کیا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب وہاں سے گزرنے لگے تو آپ نے سواری کو ذرا تیز فرما دیا۔

اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ جس جگہ پر اللہ کا عذاب آیا ہو اس کو سیرگاہ اور تفریح گاہ نہیں بنانا چاہیے، بلکہ وہاں سے گزرنا پڑے تو جلدی سے گزر جانا چاہیے، تاکہ اللہ تعالیٰ گزرنے والے کو بھی اس عذاب میں مبتلا نہ فرمائے، باقی عبرت اور سبق لینے کے لیے دیکھنا چاہے تو دور سے دیکھے۔

پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ تشریف لائے تو منیٰ میں آپ ﷺ نے سب سے پہلے جو آخری شیطان ہے اس کو کنکریاں ماریں، اصل میں شیطان کو کنکریاں مارنا اپنی نفرت اور بیزاری کا اظہار کرنا ہے، ایمان دار حضرات شیطان سے بغض رکھتے ہیں، دلی نفرت کرتے ہیں، اور اس کو کنکریاں مارتے ہیں، اور بے ایمان لوگ شیطان سے دلی نفرت نہیں کرتے، اور شیطان کو کنکریاں نہیں مارتے، تاکہ دوستی میں خلل نہ آئے۔

''رمی'' کی حکمت یہ ہے کہ بیت اللہ کے طواف زیارت کے لیے آنے سے پہلے شیطان بدبخت کو جو اللہ کا دشمن ہے اور سارے انسانوں کا دشمن ہے کنکریاں مار کر اس کے دشمن ہونے کو ثابت کیا جائے، اس سے نفرت اور اللہ سے محبت کو ظاہر کیا جائے۔

(لطیفہ) شیطان کو سات کنکریاں مارنی ہوتی ہیں، تو ایک صاحب نے شیطان کو چھ کنکریاں ماریں اور ساتویں کنکری جیب میں ڈال لی، کسی نے کہا ساتویں کنکری شیطان کو کیوں نہیں ماری؟ تو جواب دیا کہ وہ گھر جا کر بیوی کو ماروں گا، کیوں کہ وہ بے چارہ بیوی سے تنگ تھا، تو ایسا نہ کرے، شیطان کو پوری سات کنکریاں مارے۔

بعض لوگ شیطان کو جوتا اتار کے مارتے ہیں، ایسا بھی نہ کرے، کیوں کہ شیطان

کو جوتے مارنے سے اتنی تکلیف نہیں ہوتی، جتنی سنت کے مطابق چھوٹا سا پتھر مارنے سے تکلیف ہوتی ہے، سنت کے مطابق چھوٹا سا پتھر مارنا ایسا ہی ہے جیسے پستول کی گولی کسی کو ماردی، لہٰذا سنت طریقے کے مطابق شیطان کو مارے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں مارنے کے بعد قربانی کی، پھر حلق کروایا، ترتیب سے ان تینوں کاموں کو انجام دیا، اس لیے امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان تینوں اعمال کے درمیان ترتیب واجب ہے، اگر ترتیب کے خلاف کیا تو دم دینا لازم ہوگا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کل سو اونٹ قربان کیے، تریسٹھ اونٹ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفس نفیس قربان کیئے اور بقیہ ۳۷ اونٹوں کو ذبح کرنے کے لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ میری طرف سے قربان کر دیجیے۔

بعض لوگ قربانی پر اعتراض کرتے ہیں اور اس کے بجائے صدقہ، خیرات اور ویلفیئر کے کاموں کی ترغیب دیتے ہیں، ان کو سمجھنا چاہیے کہ ان کی سمجھ، ان کی عقل، ان کی ہوشیاری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ نہیں ہے، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی، ایک نہیں بلکہ سو اونٹوں کی قربانی کی، صدقہ، خیرات اور ویلفیئر کے کام کی ترغیب نہیں دی، تو ان کو کیا حق بنتا ہے کہ اللہ کے نبی سے زیادہ شریعت کو سمجھنے کا دعویٰ کرتے پھریں، اور نبی کے کام کے خلاف لوگوں کو ترغیب دیں! ان پر ضروری ہے کہ ایسی باتوں سے توبہ کریں، ورنہ آخرت تو برباد ہوگی، دنیا بھی برباد ہونے کا خطرہ ہے، ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ مہلت دیتے ہیں تاکہ توبہ کرلیں، اگر اس مہلت سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور توبہ نہیں کرتے، اور اپنے اعمال کو درست نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ اچانک پکڑ لیتا ہے، اور اللہ کی پکڑ سب سے زیادہ سخت اور خطرناک ہوتی ہے، اس لیے موقع سے فائدہ اٹھائیں، اللہ سے توبہ کریں، اور اللہ کو راضی کریں تاکہ دنیا و آخرت دونوں جہاں میں کامیابی ہو۔

لوگوں کے لیے قربانی میں حکمت یہ ہے کہ اپنی خواہشات کو اللہ کے حکم پر قربان

کردیں، اسی کا نام بندگی ہے، اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ جانور کی قربانی کر کے دکھائیں۔

قربانی کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلق کروایا، اور اس کے بعد آپ نے احرام اتار دیا۔

حضرت معمر بن عبداللہ عدوی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کو مونڈا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک بڑے تھے، حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ذریعہ وہ بال صحابہ کرام میں تقسیم کروائے۔

بال مبارک کو صحابہ کرام میں تقسیم کرنے کی وجہ یہ تھی کہ نبی کریم ﷺ نے حج کے دو مہینے بعد دنیا سے پردہ فرمانا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی یاد کے لیے، محبت کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں وہ بال تقسیم کروادیے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۰/ذی الحجہ کو ہفتہ کے دن منیٰ میں ایک خطبہ بھی دیا، اس کو یوم النحر کا خطبہ کہتے ہیں، کیوں کہ دس ذی الحجہ کو قربانی کی جاتی ہے، اس خطبے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

فليبلغ الشاهد الغائب

ترجمہ: تم میں سے جو حاضر ہے، وہ میرے اس پیغام کو ان تک بھی پہنچادے جو یہاں پر حاضر نہیں ہیں۔

قربانی کے بعد حلق کرنے سے احرام کی تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں، البتہ ایک پابندی باقی رہتی ہے کہ جب تک طواف زیارت نہ کر لیا جائے اس وقت تک میاں بیوی کا ملنا منع ہوتا ہے۔

حج کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی تجلیات کا دیدار کرنا ہے، چنانچہ حج کا احرام باندھ کر منیٰ عرفات اور مزدلفہ میں جانا ہوا، واپس منیٰ میں آ کر شیطان کو کنکریاں ماریں، قربانی کی، حلق کیا، اس کے بعد احرام اتاریں، اب پہلے بیت اللہ شریف کا طواف کر کے اللہ تعالیٰ

کے ساتھ ملاقات کریں، پھر اس کے بعد مخلوق سے ملاقاتیں کریں۔

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ۱۰/ ذی الحجہ کو منیٰ سے بیت اللہ آئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا، اور یہ طواف احرام کے بغیر کیا، اس کو ''طوافِ زیارت'' کہتے ہیں، یہ حج کا دوسرا بڑا رکن ہے۔

طواف زیارت اصل میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کرنے کی مانند ہے، میزبان مہمان کو اپنے گھر بلائے، اور خوب مہمان نوازی کرے، اور اپنا دیدار نہ کروائے تو پھر بلانے کا فائدہ کیا ہوا؟ مگر یہ دیدار کرنا ہر بندے کی آنکھ کا کام نہیں۔

حسن بصری رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں طواف کررہا تھا کہ ایک نوجوان لڑکی کو دیکھا وہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں اونچی اونچی آواز میں بڑے عشق اور محبت کے اشعار پڑھ رہی تھی، مجھے عجیب سا لگا کہ جوان لڑکی عشقیہ اشعار پڑھ رہی ہے، تو میں نے اسے منع کیا کہ یہ مناسب نہیں لگتا کہ تم اونچی آواز میں ایسے اشعار پڑھو، وہ مجھے کہنے لگی کہ حسن مجھے بتاؤ کہ گھر کا طواف کررہے ہو یا رب العتیق کی تجلیات کا طواف کررہے ہو، میں نے کہا: میں تو بیت اللہ کا طواف کررہا ہوں، ﴿ولیطوفوا بالبیت العتیق﴾[الحج:۲۹]

جب میں نے یہ کہا تو وہ مسکرائی اور کہنے لگی کہ ہاں جن کے دل پتھر ہوتے ہیں وہ اس پتھر کے گھر کا طواف کررہے ہوتے ہیں، اور جن کے دل زندہ ہوتے ہیں وہ پروردگار کی تجلیات کا طواف کررہے ہوتے ہیں۔

اور یہ طواف بارہ ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے کرنا ہوتا ہے، اگر سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے نہیں کیا تو طوافِ زیارت بھی کرنا ہوگا اور تاخیر ہونے کی وجہ سے حرم کی حدود میں ایک دم بھی دینا لازم ہوگا۔

طواف زیارت کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس منیٰ تشریف لائے، پھر منیٰ سے اپنے خیموں میں تشریف لائے اور اس سے اگلے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف

وداع فرمایا، اس طرح حج کا سفر مکمل ہوا۔

کیسے خوش نصیب لوگ ہیں، جو اپنی زندگی میں حج کا احرام باندھ کر سفر کرتے ہیں، لبیک لبیک پڑھتے ہیں، کوئی اللہ کے گھر کا طواف کرتا ہے، کوئی مقام ابراہیم اور بیت اللہ کو سامنے لے کر نماز پڑھتا ہے، سجدہ کرتا ہے، کوئی حجر اسود کو بوسے دیتا ہے، کوئی زم زم پیتا ہے، کوئی صفا، مروہ میں سعی کرتا ہے، عرفات، مزدلفہ اور منیٰ میں حاضر ہو کر دعا مانگتا ہے اور شیطان کو کنکری مارتا ہے، شیطان سے نفرت اور اللہ سے محبت کا ثبوت دیتا ہے، کیا ہی عجیب منظر ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان عشاق میں شامل فرمائے، اور ہمیں زندگی میں بار بار ان مقدس جگہوں کی حاضری کی توفیق عطا فرمائے۔

حج چوں کہ مال داروں پر زندگی میں ایک مرتبہ فرض ہوتا ہے، بعض تو ایسے مال دار ہوتے ہیں کہ زندگی گزر جاتی ہے مگر حج کی سعادت حاصل کرنا ان کی قسمت میں نہیں ہوتا، بعض ایسے غریب ہوتے ہیں کہ اس شوق میں زندگی ختم ہو جاتی ہے، مگر مالی استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے یہ حسرت لے کر قبر میں چلے جاتے ہیں، اور بعض پوری زندگی میں ایک مرتبہ حج کرتے ہیں، اور بعض ایسے ہیں کہ وہ ہر سال کرتے ہیں، مگر ان کا دل بھرتا نہیں، موت تک ہر سال حج کے لیے چلے جاتے ہیں، یہ اللہ کا فضل وکرم ہے، ہر ایک کے ساتھ معاملہ ایک جیسا نہیں ہے، ہر ایک کا جذبہ اور محبت کا انداز ایک جیسا نہیں ہے، اور اللہ کا معاملہ بھی ہر ایک کے ساتھ ایک جیسا نہیں ہے، وہ خالق و مالک ہے، ہر چیز اس کے اختیار میں ہے، وہ جیسا کرنا چاہے کر سکتا ہے، اس پر کسی کو اعتراض کرنے کا حق نہیں ہے۔

باقی حج کے مسائل کی ضرورت چوں کہ سال میں ایک دفعہ ہوتی ہے، عام طور پر ذہن میں نہیں ہوتا، ضرورت کے وقت حد سے زیادہ پریشانی ہوتی ہے، اس لیے پریشانی کم سے کم کرنے کے لیے بندہ نے حج کے ضروری مسائل کو حروفِ تہجی کی ترتیب سے کئی جلدوں میں جمع کر دیا ہے تاکہ ضرورت کے وقت دیکھا جا سکے اور حج سنت کے مطابق ادا

ہو، اور اللہ کے دربار میں قبول ہو۔ آمین

عجیب اتفاق ہے کہ میں اس کتاب کے متن سے 2004ء میں فارغ ہوا، لیکن طباعت کی نوبت آنے میں تقریباً تیرہ سال کا طویل عرصہ گزر گیا، مختلف حوادثات آئے، کبھی متن کے کاغذات گم ہوگئے، کبھی تخریج کے، کبھی گھر سے، کبھی کمپوزر سے، آخر اللہ اللہ کر کے طباعت کا مرحلہ الحمدللہ آ ہی گیا، اس پر اللہ کا شکر ہے۔

آخر میں ان تمام حضرات کا شکر گزار ہوں جو اس کتاب کی تیاری میں کسی بھی اعتبار سے شامل رہے، اللہ تعالیٰ ان کی محنت کو قبول فرمائے، اور ان کو اجرِ عظیم سے نوازے، خاص طور پر مفتی محمد ولی اللہ حسین صاحب اور مفتی محمد یوسف انور صاحب جو تخریج میں شامل رہے، مفتی محمد نعمان صاحب اور مفتی ذوالقرنین صاحب جو کمپوزنگ میں شامل رہے، عزیزم محمد مرزوق انعام جو سیٹنگ میں شامل رہے، اللہ تعالیٰ ان سب کو اجرِ عظیم عطا فرمائے، اور اس کتاب کو ہم سب کے لیے صدقہ جاریہ بنائے اور دنیا و آخرت دونوں جہاں میں کامیابی عطا فرمائے، اور بلا حساب دخول اوّلی کے ساتھ جنت میں داخل فرمائے۔

آمین بحق سید المرسلین صلی اللّٰہ علیه وعلیٰ آله واصحابه اجمعین.

کتبہ

محمد انعام الحق قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۱۴۳۷/۱۱/۲۱ھ

۲۰۱۶/۸/۲۵ء

مقدمہ

بیت اللہ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز سے پہلے پانی پیدا فرمایا، اور پانی کو ہوا پر ٹھہرایا، پھر اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی ہوا بھیجی جس سے پانی میں ہل چل پیدا ہوگئی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے اسی حرکت میں بیت اللہ والی جگہ قبہ نما ایک ٹیلہ پیدا کر دیا، جہاں دو ہزار سال بعد بیت اللہ شریف تعمیر کیا گیا۔ (مصنف عبدالرزاق: ۹۰/۵)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ آسمان اور زمین کی پیدائش کے زمانہ میں پانی کی سطح پر سب سے اول کعبہ کا مقام نمودار ہوا، شروع میں سفید جھاگ تھا، جو بعد میں منجمد ہوگیا، زمین کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے اس کی تخلیق ہوئی، پھر اسی کے نیچے سے زمین پھیلا دی گئی۔

اور یہ بیت اللہ تمام سچی عبادت گاہوں میں سب سے پہلی عبادت گاہ ہے، برکت والا ہے، پورے جہاں کے لئے ہدایت اور رہنمائی کا ذریعہ ہے، اس کی زیارت قلبی تسکین اور روحانیت کی غذاء اور ایمان کی تازگی کا سبب ہے، مغفرت اور بخشش کا یقینی ذریعہ ہے اس عمارت کو دیکھنا بھی عبادت ہے، رات دن ہمیشہ اس پر ایک سو بیس رحمتیں نازل ہوتی ہیں جن میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے، چالیس نماز پڑھنے والوں کے لئے اور بیس ان لوگوں کے لئے ہوتی ہیں جو صرف کعبہ شریف کے دیدار سے اپنی آنکھوں کو منور کر رہے ہوتے ہیں۔ (جامع اللطیف: ۸۵) اس کے فضائل اور مناقب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت کچھ ارشاد فرمایا ہے۔

دنیا کی آبادی اس وقت تک باقی رہے گی جب تک اللہ کا گھر بیت اللہ دنیا میں باقی رہے گا، جس وقت اللہ تعالیٰ کا یہ ارادہ ہوگا کہ کارخانۂ عالم کو ختم کر دیا جائے تو

اس بیت اللہ کو اٹھالیا جائے گا، جب تک خانۂ کعبہ باقی ہے اس وقت تک یہ دنیا بھی باقی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے قریب ایک چھوٹی پنڈلیوں والا، ٹیڑھے ہاتھوں والا گنجا کعبہ شریف کو خراب کرے گا، گویا وہ منظر اب بھی میری آنکھوں کے سامنے رقص کررہا ہے، وہ ظالم ایک ایک پتھرا کھاڑ کرا لگ کردے گا، اس کا غلاف چرا کر لے جائے گا، اور خزانۂ کعبہ بھی لوٹ لے گا۔

میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ کدال چلا رہا ہے، اور اس کے ٹکڑے ٹکڑے کررہا ہے۔ (العیاذ باللہ) (بخاری شریف: ۱/۲۱۶، ۲۱۷)

غرض کہ خانۂ کعبہ ایک محترم مکان ہے جس کا ادب واحترام فرض ہے، اس لئے حدود حرم میں اور احرام کی حالت میں شکار کرنا ممنوع ہے۔

زمین

کعبۃ اللہ والی زمین رونما ہونے کے بعد اس کے چاروں طرف پوری دنیا کی زمین بنی، پھر اس کے بعد کسی زمانہ میں اللہ کے حکم سے یہ زمین سات حصوں میں تقسیم ہوگئی اوران ساتوں حصوں کو سات براعظم کہتے ہیں، اوران سات براعظموں کو یوں سمجھ لیں جیسے سات بہت بڑے بڑے جہاز سمندروں میں کھڑے ہیں، اب بھی ان براعظموں کو عالمی نقشوں میں سے کاٹ کاٹ کر ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ کر دیکھا جائے تو زمین کی ابتدائی شکل نظر آتی ہے کہ ساتوں براعظم ایک ہی زمین تھی بعد میں سات ٹکڑوں میں تقسیم ہوگئی، اس لئے اس دنیا کو مقصد بنانا عقلمندی نہیں ہے۔

اب بیت اللہ شریف اور اس کے اردگرد کی زمینوں کا مختصر تعارف پیش کرتے ہیں تاکہ عمرہ اور حج ادا کرنے میں آسانی ہو۔

بیت اللہ شریف کا تعارف

بیت اللہ شریف ایک چوکور عمارت ہے شمال وجنوب میں اس کی لمبائی ہے،

مغرب و مشرق میں چوڑائی ہے، اس میں چار کونے ہیں، اور کونے کو عربی زبان میں رکن بھی کہتے ہیں، اور اس عمارت کے شمال مشرقی کونے کو رکن عراقی، اور شمال مغربی کنارے کو رکن شامی، اور جنوب مغربی کونے کو رکن یمانی کہتے ہیں اور جنوب مشرقی کونے میں حجر اسود نصب ہے، اس سے طواف کی ابتداء اور انتہاء ہوتی ہے۔

شمال مشرق کی جانب ملک عراق ہے اس لئے اس کو رکن عراقی کہتے ہیں، اور شمال مغرب کی جانب ملک شام ہے اسلئے اس کونے کو رکن شامی، اور جنوب مغرب میں ملک یمن ہے اس لئے اس کونے کو رکن یمانی کہتے ہیں اور جنوب مشرق میں حجر اسود نصب ہے اس لئے اس کونے کو حجر اسود والا کونا کہتے ہیں۔

حجر اسود

حجر اسود بیضوی شکل کا ایک پتھر ہے، جس کے کالے رنگ کو ہلکی سی سرخی نکھارتی ہے، ایک بالشت لمبا اور تقریبا (2.3) بالشت چوڑا ہے، بیت اللہ شریف کے جنوب مشرقی کونے میں مسجد کے صحن سے چار فٹ کی بلندی پر نصب ہے۔ اس کے اندر ایسی زبردست مقناطیسی کشش ہے کہ ہر ملک وقوم اور رنگ ونسل کے لوگ بلاتفریق کھچے چلے آرہے ہیں یہ پتھر جنت کے یاقوتوں میں سے ایک ہے، اس کو حضرت آدم علیہ السلام اپنے ساتھ جنت سے لائے تھے، اور بیت اللہ شریف کی تعمیر کے وقت ایک کونے میں نصب فرمایا تھا، حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ میں جو طوفان آیا تھا اس میں حضرت آدم علیہ السلام کا تعمیر کیا ہوا بیت اللہ آسمانوں پر اٹھائے جانے کے وقت حجر اسود کو جبل ابوقیس کے اندر امانت رکھ دیا گیا تھا، پھر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی خدمت میں پیش کردیا گیا تھا، اس طرح انہوں نے اسے پھر اسی جگہ نصب کردیا تھا جہاں پہلے نصب تھا۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنت سے حجر اسود دنیا میں آیا تو وہ دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا، لیکن لوگوں کے گناہوں نے اسے کالا کردیا۔ (ترمذی: ۱/۱۰۷، نسائی: ۲/۲۹)

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ حجر اسود کو لائیں گے، اور وہ ان لوگوں کے حق میں سفارش کرے گا جنہوں نے خلوص نیت سے اس کے بوسے لئے تھے۔ (مصنف عبدالرزاق: ۳۰/۵)

اللہ تعالیٰ نے حجر اسود کو اس کی پہلی نورانی صورت سے تبدیل کر کے اس لئے کالا کر دیا تا کہ جہنمی لوگ اس کی زینت کو نہ دیکھ سکیں۔

☆ سب سے پہلے فرشتوں کی ایک جماعت نے بڑے اعزاز اور احترام سے حجر اسود کو اس جگہ پر نصب کیا تھا جہاں ابھی ہے۔

☆ حجر اسود کو موجودہ جگہ پر اس لئے نصب کیا گیا ہے تا کہ طواف شروع کرنے کی علامت بن جائے۔

☆ قیامت سے پہلے اس پتھر کو اٹھا کر دوبارہ جنت میں پہنچا دیا جائے گا۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حجر اسود کا کثرت سے استلام کرو، ایک وقت آئے گا کہ تم اسے اپنی جگہ موجود نہ پا کر افسوس کرو گے، رات کے وقت لوگ طواف کے دوران اس کا استلام کرتے رہیں گے مگر صبح کے وقت اسے غائب پائیں گے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جنت کی کسی چیز کو دنیا میں نہیں چھوڑنا، قیامت سے پہلے اسے دوبارہ اٹھا کر جنت میں پہنچا دیں گے۔ (اخبار مکہ: ۲۴۴)

☆ حجر اسود کی عظمت وجلالت میں یہ ایک عجیب وغریب نکتہ ہے کہ ہم اسی جگہ بوسہ دیتے ہیں جہاں امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہونٹوں سے بوسے دئے تھے، اور جہاں باقی انبیاء کرام علیہم السلام کے منہ مبارک مس کرتے رہے ہیں اسی طرح ہمارے ہاتھ بھی اسی جگہ لگتے ہیں جہاں انبیاء کے مقدس ہاتھ لگے تھے۔

لہٰذا اے مسلمان جب تو اس نکتہ کو سمجھ جائے تو پھر حجر اسود کا بوسہ دینے اور

اسے مس کرنے میں غفلت نہ کرنا۔ (تاریخ القویم: ۲۹۹/۳)

پھر وہاں سے چھ فٹ شمال کی جانب کعبۃ اللہ کا دروازہ ہے اس کو ''باب کعبہ'' کہتے ہیں، اور دروازہ اور حجر اسود کے درمیان کے چھ فٹ کے دیوار کے حصہ کو ''ملتزم'' کہتے ہیں، ملتزم کا معنی چمٹنے کی جگہ، ہر طواف کے بعد ملتزم سے لپٹ کر دعا مانگنا مستحب ہے، یہ دعا کی قبولیت کا مقام ہے، یہاں پر جو دعا کی جاتی ہے وہ قبول ہوتی ہے۔

اور کعبۃ اللہ کے شمال کی جانب چھت سے پانی گرنے کے لئے سونے کا جو پرنالہ بنا ہوا ہے اس کو ''میزاب رحمت'' کہتے ہیں، اس کے نیچے دعا قبول ہوتی ہے

میزاب رحمت

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ شریف کی جب تعمیر کی تھی تو چھت نہیں بنائی تھی، اس لئے اسمیں پرنالہ بھی نہیں تھا، اسی طرح قصی بن کلاب کے زمانہ تک چھت اور پرنالہ کے متعلق کوئی صحیح روایت نہیں ملتی البتہ قریش نے تعمیر کے وقت چھت بنائی اور پرنالہ بھی بنایا، جس کا پانی حطیم میں گرتا ہے، اس کے بعد متعدد بار اسے تبدیل کیا گیا۔

ابتداء میں پرنالہ لکڑی یا پتھر کا ہوتا تھا بعد میں اس پر سونا چڑھایا گیا تھا، پھر ۱۲۷۶ھ میں سلطان عبد المجید خان بن سلطان محمود خان نے قسطنطنیہ میں سونے کا میزاب بنوایا، اور پہلا میزاب اتار کر نئے میزاب کو زینت بخشی گئی جس پر تخمیناً پچاس رطل سونا صرف ہوا تھا جو آج تک جلوہ نما اور رونق افروز ہے۔ (دائرۃ المعارف: ۱۴۴/۵، تاریخ الکعبہ: ۱۸۱، ۱۸۳)

میزاب رحمت کی لمبائی ۲۵۸ سینٹی میٹر ہے، اور چوڑائی اندر سے ۲۶ سینٹی میٹر اور اونچائی ۵۸ سینٹی میٹر ہے، کعبہ شریف کی دیوار میں میزاب کے اوپر ایک بڑا وزنی پتھر نصب ہے، جس کی لمبائی ایک میٹر ۲۰ سینٹی میٹر ہے، اور چوڑائی آدھا میٹر ہے، میزاب کا اگلا حصہ زبان کی مانند ہے جو نیچے لٹکا ہوا اور متحرک بھی ہے، اسے ''لسان'' اور ''برقع'' بھی کہتے ہیں۔ (تاریخ القویم: ۸۴/۴، ۸۵)

اور کعبۃ اللہ کے شمال کی جانب دیوار سے متصل ہلالی شکل کی دیوار کے اندر جو جگہ ہے اس کو ''حطیم'' کہتے ہیں، اور یہ تقریباً چھ گز شرعی ہے، اور کعبۃ اللہ کی شمالی دیوار کے مغرب اور مشرق میں آمدورفت کا راستہ ہے۔ حطیم کے باہر سے طواف کرنا ضروری ہے اس کے بیچ سے گزرنا درست نہیں ہے۔

حطیم

کعبہ شریف کی شمالی جانب ایک قوس نما دیوار بنی ہوئی ہے، اس احاطہ کو ''حطیم''، ''حجر اسماعیل'' اور ''حطیرۂ اسماعیل'' کہا جاتا ہے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، اس دیوار کی حقیقت کیا ہے؟ کیا یہ بیت اللہ میں شامل ہے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بیت اللہ میں سے ہے، ام المومنین رضی اللہ عنہا نے عرض کیا تو پھر اسے بیت اللہ میں داخل کیوں نہیں کیا گیا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عائشہ! تیری قوم نے جب بیت اللہ کی تعمیر کا منصوبہ بنایا تو انہوں نے پاکیزہ حلال مال خرچ کرنے کی پابندی لگائی تھی، اس طرح جو فنڈ جمع ہوا وہ پوری عمارت کے لئے ناکافی تھا جس کے پیش نظر انہوں نے شمالی جانب سے کچھ چھوڑ کر تعمیر مکمل کر لی۔

عائشہ! اگر تیری قوم کا زمانہ جاہلیت قریب نہ ہوتا اور مجھے ان کے انکار اور باہمی تصادم کا خدشہ نہ ہوتا تو میں حطیم کے حصہ کو بیت اللہ میں ضرور شامل کر کے ابراہیمی بنیادوں کے مطابق تعمیر کرتا اور اس کے مشرق ومغرب میں دروازے بناتا۔

(بخاری شریف:۱/۲۱۵)

غلاف کعبہ

بیت اللہ شریف ایسی عبادت کی جگہ ہے کہ اس کی تعظیم کرنا بے حد واجب ہے

اور اس کا وجود نادر اور برکت والی چیز ہے، اسے خارجی اثرات، ہوا، مٹی، پانی اور دھوپ وغیرہ سے محفوظ رکھنے اور ظاہری زیب وزینت کی غرض سے غلاف پہنایا جاتا ہے۔

سب سے پہلے سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے کعبۃ اللہ پر غلاف چڑھایا پھر عدنان نے پھر شاہ تبع اسعد الحمیری نے غلاف چڑھایا۔

علامہ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں:

ابن جریج سے روایت ہے کہ سب سے پہلے شاہ تبع حمیری نے غلاف چڑھایا تھا جب کہ زبیر بن بکار سے روایت ہے کہ عدنان پہلا آدمی ہے جس نے غلاف چڑھانے کا رواج ڈالا تھا، لیکن بعض علماء کا خیال ہے کہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے پہلا غلاف چڑھایا تھا، ان روایات میں اس طرح تطبیق دی جاسکتی ہے کہ اگر یہ بات درست ہے کہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے غلاف چڑھایا تھا تو ممکن ہے بعد میں یہ طریقہ متروک ہوگیا ہو پھر عدنان نے اس طریقہ کو جاری کیا، بعد میں سالہا سال تک یہ عمل بند رہا، بالآخر شاہ تبع نے اسے پھر جاری کردیا (اور اب تک جاری ہے)۔ (فتح الباری: ۳/۳۶۰)

اسلام کی تاریخ میں سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن یمن کا بنا ہوا کالے رنگ کا غلاف، کعبہ شریف پر چڑھایا۔ اس کے بعد خلفاء راشدین نے چڑھایا اس کے بعد اب تک سلسلہ جاری ہے۔ (اخبار مکہ: ۱۸۱، ۱۸۳)

احرام کعبہ

کعبۃ اللہ پر حج کے ایام میں ایک سفید کپڑا لٹکایا جاتا ہے، اس کو لوگ ''احرام کعبہ'' کہتے ہیں۔

عوام الناس کا خیال ہے کہ جس طرح حج ادا کرنے کے لئے حاجی پر احرام ضروری ہے اسی طرح کعبہ شریف کو بھی احرام باندھا جاتا ہے، یہ خیال قطعاً غلط اور بے بنیاد ہے، اصل بات یہ ہے کہ حج کے ایام میں حجاج کثرت سے کعبہ شریف کے غلاف کو چھوتے اور

مس کرتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ پھٹ جاتا ہے، اس لئے حفاظت کی غرض سے اسے قد آدم اوپر اٹھا دیا جاتا ہے، تاکہ لوگوں کے ہاتھ نہ پہنچ سکیں، ابتداء میں جب غلاف اٹھانے کی وجہ سے کعبۃ اللہ ننگا نظر آیا تو ایک کپڑا غلاف کے طور پر لٹکا دیا جاتا تھا، لیکن بعد میں یہ مستقل دستور ہی بن گیا، اور لوگوں نے اس کپڑے کا نام احرام مشہور کر دیا۔

علامہ ابن جبیر اندلسی نے لکھا ہے کہ ۲۷/ ذو القعدہ کو کعبۃ اللہ کا غلاف چاروں اطراف سے بقدر قد آدم اونچا کر دیا جاتا ہے تاکہ لوگوں کے چھونے سے پھٹنے نہ پائے اور اسے احرام سے تعبیر کرتے ہیں، یہ طریقہ مستقل طور پر جاری ہے، حجاج کرام کے چلے جانے کے بعد غلاف کھول دیا جاتا ہے۔

علامہ محمد طاہر کردی نے لکھا ہے کہ ہمارے زمانہ میں یہ طریقہ ہے کہ ہر سال سات ذی الحجہ کو غلاف بقدر قد آدم بلند کر دیا جاتا ہے، اور اسکے نیچے سفید کپڑا الٹکا دیا جاتا ہے، اگر چہ یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ احرام کا طریقہ کب اور کیوں رائج ہوا؟

(تاریخ القویم: ۴/ ۲۵۹)

شاہ فہد بن عبد العزیز آل سعود کے زمانہ سے یکم ذی الحجہ کو کعبۃ اللہ کو غسل دیا جاتا ہے اور سفید کپڑا لٹکا دیا جاتا ہے۔

ستارۂ کعبہ

بیت اللہ شریف کے دروازہ پر بے حد خوبصورت، دیدہ زیب، اور دلفریب ایک پردہ ڈالا جاتا ہے اس کو ''ستارۂ کعبہ'' یا کعبہ کے دروازہ کا پردہ کہا جاتا ہے، جس پر سونے اور چاندی کی تاروں سے انتہائی نفاست کے ساتھ قرآنی آیات بُنی ہوئی ہیں، اور دروازہ پر پردہ ڈالنے کی ابتداء کب سے ہوئی اس کی صحیح تاریخ معلوم نہیں۔ (تاریخ القویم: ۴/ ۲۳۵)

کعبہ شریف کا اندرونی غلاف

کعبہ شریف کا بیرونی غلاف سال میں ایک مرتبہ، دو اور تین مرتبہ بھی تبدیل

ہوتا رہا ہے کیونکہ بارش، گرد وغبار، ہوا اور سخت دھوپ کی وجہ سے غلاف جلد کمزور ہو جاتا ہے، اس لئے اسے بار بار تبدیل کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے، لیکن اس کے برعکس اندر کا غلاف ہر قسم کے حوادثات سے محفوظ ہونے کی وجہ سے نیا غلاف ڈالنے کی ضرورت پیش نہیں آتی، اس لئے چودہ سو سالہ تاریخ میں صرف چند مرتبہ اندر کا غلاف تبدیل کیا گیا ہے۔

کعبہ شریف میں کوئی روشندان، اور کھڑکی نہیں ہے، اور اندر کوئی فانوس یا بجلی کا بلب بھی نہیں جلتا، اس لئے اندر کے غلاف کا رنگ سرخ ہے، جب کعبۃ اللہ کا دروازہ کھلتا ہے تو تھوڑی سی روشنی ہو جاتی ہے، اور غلاف میں سرخ رنگ ہونے کی وجہ سے اندر آسانی سے نظر آ جاتا ہے۔ (تاریخ القویم: ۴/۲۱۶-۲۱۸)

بیت اللہ شریف کا طول وعرض

☆ کعبہ شریف کی بلندی زمین سے اوپر تک ۱۵ میٹر ہے۔ (تقریباً ۴۹ فٹ ۲ انچ ہے)

☆ کعبہ شریف کی مشرقی دیوار (جس میں دروازہ ہے) کی لمبائی ۱۱ میٹر ۵۸ سینٹی میٹر ہے۔

☆ کعبہ شریف کی لمبائی مغربی دیوار سے ۱۱ میٹر ۹۳ سینٹی میٹر ہے۔

☆ کعبہ شریف کی چوڑائی حطیم کی جانب ۱۱ میٹر ۲۲ سینٹی میٹر ہے۔

☆ کعبہ شریف کی چوڑائی حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان ۱۰ میٹر ۱۳ سینٹی میٹر ہے۔

☆ زمین سے حجر اسود کی اونچائی ایک میٹر ۵۰ سینٹی میٹر ہے۔

☆ کعبہ شریف کے دروازہ کی لمبائی ۲ میٹر ہے۔

☆ میزاب رحمت کی جانب نیچے سے حطیم کی دیوار تک کا درمیانی فاصلہ ۸

میٹر ۳۶ سینٹی میٹر ہے۔(اس میں سے ساڑھے چھ ہاتھ کعبہ شریف کا حصہ ہے اور باقی سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی بکریوں کا باڑہ تھا)

☆ کعبۃ اللہ کی مشرقی دیوار سے مقام ابراہیم تک کا فاصلہ ۱۱ میٹر ہے۔

اور کعبۃ اللہ کی عمارت اور حطیم کے چاروں طرف گول دائرہ کی شکل میں نشیبی علاقہ ہے، اس میں لوگ طواف کرتے ہیں، اس کو عربی زبان میں ''مطاف'' کہتے ہیں، یعنی طواف کرنے کی جگہ اور ''مطاف'' میں کعبۃ اللہ کی مشرقی جانب تقریباً دروازہ کے برابر میں ۵۷ فٹ کے فاصلہ پر ''زمزم کا کنواں'' ہے۔

آب زمزم

☆ یہ ایک لطیف وشیریں، خوش ذائقہ، زود ہضم، بے حد برکت، فضیلت اور عظمت والا پانی ہے، جسے پوری دنیا کے پانیوں پر برتری اور فوقیت حاصل ہے۔

اور یہ حجر اسود سے مشرقی جانب 21 میٹر کے فاصلے پر ہے۔

زمزم کا کنواں کعبہ شریف سے مشرقی جانب ۳۸ ذراع یعنی تقریباً ۵۷ فٹ کے فاصلہ پر واقع ہے۔(مسلم شریف: ۱/۴۰)

☆ اور زمزم کا چشمہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام کے پاؤں کی ٹھوکر یا ہاتھ کے اشارہ یا پیر مارنے سے جاری ہوا۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہاجرہ اسے (چاروں طرف سے مٹی کی باڑ بنا کر) بند نہ کرتیں تو آج یہ کنوئیں کی بجائے دریا کی شکل میں ہوتا اور دنیا کو سیراب کرتا۔

☆ اور زمزم کے پانی میں میٹھے اور کھارے پانی کا امتزاج ہے۔(لسان العرب: ۱۲/۲۷۵، ماء زمزم)

☆ زمزم کا کنواں ابتداء میں صرف چند انچ گہرا تھا بعد میں یہ گہرا اور چوڑا کنواں بن گیا۔

آب زمزم کے فضائل اور مناقب کے بارے میں علامہ طاہر کردی نے لکھا ہے کہ:

① اس چشمہ کے جاری ہونے کا سبب سیدنا اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ بنیں۔

② اور اس کو نکالنے اور جاری ہونے کا ذریعہ سیدنا جبرئیل علیہ السلام بنے۔

③ روئے زمین کے مقدس ترین مقام پر اس کا ظہور ہوا یعنی بیت اللہ کے سامنے مسجد الحرام کے اندر۔

④ اس چشمہ کے تین سوت، تین ایسی معزز سمتوں سے جاری ہیں جو دوسری تمام جہات سے اشرف ہیں، رکن حجر اسود، صفا اور مروہ۔

⑤ یہ ایسا برکت والا پانی ہے جسے انبیاء، اصفیاء، اتقیاء اور نیک لوگ پیتے رہے۔

⑥ اسی مقدس پانی سے جبرئیل امین علیہ السلام نے امام الانبیاء، اشرف الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر کو دھویا تھا۔

⑦ اس پانی کو یہ شرف حاصل ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ڈول میں کلی کر کے دوبارہ کنویں میں ڈال دیا، اس طرح اسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جھوٹا ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔

⑧ دنیا میں ایسا عظمت والا پانی ہے جس کی شان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زبان مبارک سے مبارک کلمات صادر ہوتے رہے۔

⑨ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کے پانی کو مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ طلب کیا۔ (تاریخ القویم: ۳۰/۴۴)

زمزم کے کنواں سے شمال کی جانب کعبۃ اللہ کے مشرق میں ''مقام ابراہیم'' ہے۔

مقام ابراہیم

☆ مقام ابراہیم یہ وہ پتھر ہے جس پر ابراہیم علیہ السلام نے کھڑے ہو کر کعبہ شریف کی تعمیر فرمائی تھی۔

☆ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام جب اپنی زوجہ محترمہ ہاجرہ اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی ملاقات کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو سواری سے اترتے چڑھتے وقت اسی پتھر پر پاؤں رکھتے تھے۔

☆ یہ پتھر حجر اسود کی طرح جنت سے آدم علیہ السلام کے ساتھ اتارا گیا تھا۔

☆ جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ملاقات کرنے کے لئے مکہ معظّمہ تشریف لے گئے تو وہ گھر میں موجود نہیں تھے ان کی بیوی عمارہ نے آپ کی عزت وتکریم اور بے حد تعظیم کی، اور اس وقت کے دستور کے مطابق درخواست کی کہ چچا جان آپ براق سے اتر کر آرام کریں، اور میں آپ کے گرد آلود سر کے بال دھونے کی سعادت حاصل کروں، لیکن آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے نیچے اترنے کی اجازت نہیں۔

چنانچہ نیک سیرت بہو ایک پتھر لائی، اور اسے آپ کے دائیں پاؤں کے نیچے رکھا، آپ نے پتھر پر پاؤں رکھ کر سر کو دائیں جانب جھکا دیا، اور بہو نے اسے دھویا، پھر پتھر بائیں پاؤں کے نیچے رکھ کر سر کی دوسری جانب بھی دھوئی، جہاں حضرت ابرہیم علیہ السلام نے پتھر پر پاؤں مبارک رکھے تھے اس جگہ پاؤں ٹخنوں تک گڑھ گئے تھے، اور بہت گہرے نشانات منقش ہو گئے تھے۔

جب حضرت اسماعیل علیہ السلام گھر تشریف لائے تو نیک بیوی نے سارے واقعات سے آپ کو مطلع کیا، اور یہ بات خاص طور پر تعجب سے بتائی کہ جس پتھر پر انہوں

نے پاؤں رکھے تھے، اس میں اب بھی گہرے نشانات موجود ہیں، سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے اسے ایک معجزہ قرار دیا اور اس پتھر کو گھر میں عزت وتکریم سے محفوظ فرمالیا۔

پھر جس وقت بیت اللہ کی تعمیر کے لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف لائے، اور تعمیر کے دوران پاڑھ بنانے کے لئے (چنائی کے لئے) کوئی پتھر لانے کو کہا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے وہی پتھر لاکر پیش کردیا۔ (اعلام الاعلام: ۳۶، روح المعانی: ۱۴۳/۹، تفسیر کبیر: ۱۵۶/۱)

☆ مقام ابراہیم وسیع تر معنوں میں پورے حرم شریف پر بھی بولا جاتا ہے۔

☆ اور مقام ابراہیم کو "ام نہشل" نامی سیلاب کے بعد خلیفۃ المسلمین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے مبارک ہاتھ سے اس جگہ پر نصب فرمایا تھا جہاں آج موجود ہے انشاء اللہ قیامت تک اسی جگہ پر رونق افروز رہے گا۔

پھر جب بیت اللہ کے چاروں طرف کا "مطاف" ختم ہوتا ہے تو چاروں طرف کچھ بلندی پر ترکی حکومت اور سعودی حکومت کی بنائی ہوئی عمارات کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے، اس کو "مسجد الحرام" کہتے ہیں، بیت اللہ اور مسجد الحرام ایک نہیں ہے بلکہ الگ الگ ہیں اور دونوں کے درمیان "مطاف" کا فاصلہ موجود ہے۔

اور مسجد الحرام میں جنوب کی جانب اذان خانہ ہے، ہجوم اور رش کم ہونے کی صورت میں عام طور پر امام اس کے نیچے کھڑے ہوکر نماز پڑھاتے ہیں، اور عید کا خطبہ بھی دیتے ہیں، اسی جگہ کے ساتھ "دارارقم" بھی تھا۔

دارارقم

یہ مقدس ومتبرک مکان مسجد الحرام میں صفا سے بائیں جانب مشرق کی طرف ۳۵ یا ۴۰ میٹر کے فاصلہ پر واقع تھا یہ ارقم بن ابی ارقم بن عبد مناف بن جندب اسد بن عبداللہ عمر بن مخزوم کا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عرصہ دراز تک تبلیغ،

تدریس اور نماز کا مرکز بنایا تھا، آپ یہاں تشریف فرما ہو جاتے اور دیگر مسلمان بھی اس شمع کے گرد پروانوں کی طرح جمع ہو کر اسلام کے احکام سے بہرہ یاب ہوتے، اور اسی مکان میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تھا، جس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شجاعت اور بہادری نے مسلمانوں کو سرعام نماز پڑھنے کی ہمت سے ہم کنار کردیا، اور اب یہاں اذان خانہ ہے، اور عام حالات میں امام یہاں کھڑے ہو کر امامت کرتے ہیں۔

☆ نئی سعودی توسیع کے بعد حرم شریف کی پیمائش ۱۹۰۰۰۰ مربع میٹر ہے۔

☆ صفا سے مروہ تک کا فاصلہ تقریباً ۴۰۵ میٹر ہے۔

☆ جمرہ عقبی اور جمرہ وسطی کے درمیان فاصلہ تقریباً ۱۱۶ میٹر ہے۔

☆ جمرہ وسطی سے جمرہ اولی کے درمیان فاصلہ تقریباً ۱۵۶ میٹر ہے۔

☆ جمرہ وسطی سے وادی محسر کے آخر تک فاصلہ تقریباً (مزدلفہ میں) ۵۳۲۸ میٹر ہے۔

☆ حرم شریف کے نشانات سے حدود عرفات کے نشانات تک فاصلہ ۱۵۵۴ میٹر ہے۔

☆ عرفات کے نشانات سے جبل رحمت تک کا فاصلہ ۱۵۵۴ میٹر ہے۔

(تاریخ القویم: ۴/۱۰۱، ۱۰۶)

اور کعبۃ اللہ کی مغربی جانب رکن یمانی کی سمت میں مطاف سے اوپر مسجد الحرام میں باب عبدالعزیز کی شمالی جانب باب ام ہانی ہے، باب ام ہانی سے متصل شمالی جانب حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کا گھر تھا سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چچازاد بہن ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر ان کے گھر تشریف لایا کرتے تھے، بعض روایات کے مطابق معراج کی رات بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہی کے گھر میں آرام فرما تھے یہیں سے معراج کے لئے تشریف لے گئے، اب اس کا نشان باقی نہیں ہے۔

اور کعبۃ اللہ کی مشرقی جنوبی جانب مسجد الحرام ختم ہونے کے بعد صفا کا پہاڑ ہے، اور اب صفا کا پہاڑ زیادہ بلند نہیں ہے، البتہ کچھ پتھر اب بھی نشان کے طور پر باقی ہیں یہاں سے سعی شروع کی جاتی ہے۔

اور صفا سے شمال کی جانب کعبۃ اللہ کے مشرق شمال کی طرف مروہ ہے، اب مروہ کے پہاڑ کی نشانی بھی موجود نہیں ہے، کنارے پر معمولی بلندی موجود ہے، یہاں پر سات چکر پورا کرنے کے بعد سعی ختم ہو جاتی ہے۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کی جگہ کو ''مسعیٰ'' کہتے ہیں۔ **صفا مروہ کی مزید تفصیل یہ ہے:**

صفا مروہ

صفا اور مروہ کعبہ شریف کے قریب مشرق جنوب اور مشرق شمال میں دو پہاڑیاں ہیں، جن پر سیدہ ہاجرہ علیہا السلام نے پانی کی تلاش میں انتہائی بے تابی اور بے قراری کے عالم میں سات چکر لگائے تھے، اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ ادا اس قدر پسند آئی کہ اسے حج اور عمرہ کا لازمی رکن قرار دیا ہے، اگرچہ ابتداء میں یہ دونوں پہاڑیاں کافی بلند تھیں مگر حرم شریف کو سیلاب سے محفوظ رکھنے کے لئے جس قدر بلند کیا جاتا رہا، ان پہاڑیوں کی بلندی آہستہ آہستہ کم ہوتی گئی، یہاں تک کہ اس وقت معمولی سے ٹیلے کی شکل میں برائے نام باقی رہ گئی ہیں۔ اور اب ان پر چڑھنے کے لئے زینے نہیں ہیں جو پہلے زمانے میں تھے، اب صرف ڈھلوان سی بنا دی گئی ہے۔

علامہ قطب الدین رحمہ اللہ المتوفی ۹۸۸ھ نے اعلام الاعلام میں لکھا ہے کہ اس وقت جس جگہ سعی کی جاتی ہے کیا یہ ساری جگہ وہی ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سعی کی جاتی تھی یا اس کا کچھ حصہ تو وہی ہے اور کچھ حصہ اس کے علاوہ ہے اس صورت میں حج اور عمرہ کے اس رکن کی ادائیگی میں خلل آئے گا یا نہیں؟ علامہ موصوف اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

دور میں مسعی (صفامروہ کے درمیان کی جگہ) کافی کشادہ اور چوڑی تھی، بعد کے زمانہ میں اس چوڑائی میں بعض مکان بھی بنالئے گئے، جنہیں خلیفہ مہدی عباسی نے منہدم کر کے حرم کو کشادہ کیا تھا اس طرح مسعی کا کچھ حصہ حرم میں شامل ہو گیا مگر اسے پوری طرح تبدیل نہیں کیا، خلیفہ موصوف کی اس کارکردگی پر علماء کرام اور ائمہ مجتہدین نے کوئی اعتراض نہیں کیا، چنانچہ امام مالک، امام ابو یوسف، امام محمد، امام شافعی، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور دیگر آئمہ مجتہدین نے بھی اس جگہ سعی کرنا جائز اور صحیح قرار دیا اور اس پر کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ (اعلام الاعلام:۱۰۳)

اسی طرح اگر موجودہ زمانہ میں بھی دائیں بائیں مشرق ومغرب میں کشادہ کیا گیا تو اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔

☆ صفا سے مروہ کے درمیان ۳۹۴ میٹر ۵۰ سینٹی میٹر کا فاصلہ ہے۔

☆ چوڑائی پہلے ۲۰ میٹر تھی اب تقریباً ڈبل ہو گئی ہے۔

☆ صفا پہاڑ کے باہر صحن ہے، صحن کے ختم ہونے کے بعد پہاڑ پر شاہی محل ہے اس پہاڑ کو ''جبل ابی قبیس'' کہتے ہیں۔

اس کی بلندی ۴۲۰ میٹر ہے، اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت کے مطابق زمین پر سب سے پہلے یہی پہاڑ پیدا کیا گیا تھا، قبیلہ ایاد میں سے ابو قبیس نامی ایک آدمی نے اس پر مکان بنایا تھا، جس کی وجہ سے یہی اس کا نام مشہور ہو گیا، یہ پہاڑ حرم شریف کے مشرق میں واقع ہے، حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان کے وقت قدرتی طور پر حجر اسود اس میں امانت رکھا گیا جسے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی تعمیر کے وقت حاصل کر کے نصب فرمایا تھا۔

اور کعبۃ اللہ کے شمال کی جانب ایک پہاڑ ہے ۴۳۰ میٹر بلند ہے، اس کی ابتداء میں مروہ واقع ہے، اس پہاڑ کو ''جبل ہندی'' بھی کہتے ہیں اور جبل قعیقعان

بھی، آج کل مروہ اور جبل ہندی کے درمیان راستہ بنا ہوا ہے۔

اور کعبۃ اللہ کے مغرب کی جانب ''جبل عمرؓ '' ہے اور یہ محلّہ شبیکہ سے محلّہ مسفلہ تک پھیلا ہوا ہے، اس کے قریب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ولادت کا مکان تھا اسی وجہ سے پہاڑ کا نام بھی جبل عمرؓ مشہور ہو گیا۔

اور مروہ کے مشرق میں راستہ سے اوپر پہاڑ کے دامن میں کونے پر نبی کریم ﷺ کی جائے پیدائش ہے اب یہاں ایک کتب خانہ ہے، جو عام حالات میں کھلا رہتا ہے اور حج کے موسم میں عام طور پر بند رہتا ہے۔

اور بیت اللہ شریف کے شمال مائل بمشرق کو ''معلیٰ'' کہتے ہیں، اور جنوب مائل بمغرب کو ''مسفلی'' کہتے ہیں، ''معلیٰ'' کا معنیٰ ''بالائی علاقہ'' اور ''مسفلی'' کا معنیٰ نشیبی علاقہ۔

مکہ مکرمہ کے مشرق مغرب اور شمال میں پہاڑ ہے، شمال کی جانب جو پہاڑ ہے اس کو ''جبل ہندی'' اور مغرب کی طرف جنوب وشمال میں جو پہاڑ ہے اس کو ''جبل عمرؓ'' کہتے ہیں، اب ان پہاڑوں کو ختم کر کے ان پر تعمیرات کا منصوبہ بنایا گیا ہے، اور درمیان میں جنوب وشمال کے رخ پر وادی ہے اور وادی کے درمیان بیت اللہ شریف ہے، جب مکہ مکرمہ کے پہاڑوں پر بارش ہوتی تھی تو معلیٰ ''یعنی شمالی بالائی علاقے کا پانی مسفلی جنوب کے نشیبی علاقے سے نکل جاتا تھا، کبھی کبھار ایسا بھی ہوا کہ سیلاب کے ریلے کی وجہ سے بیت اللہ شریف کی عمارت شہید ہو گئی تھی، پھر وہاں کے لوگوں نے اس کو پھر سے تعمیر کیا۔

اور ''معلیٰ'' کے علاقہ میں ''جنت المعلی '' بھی ہے، اور یہ مکہ مکرمہ کا عظیم قبرستان ہے، اس میں حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا اور بہت سارے صحابہ، تابعین، تبع تابعین اور بڑے بڑے لوگ مدفون ہیں، معلیٰ کے علاقے میں مسجد الجن اور مسجد الرایہ وغیرہ بھی ہیں۔

اور مکہ کے چاروں طرف حرم کی حدود میں نشانات لگے ہوئے ہیں، اور بورڈ

بھی ہیں، اور ان پر یہ لکھا ہوا ہے کہ غیر مسلم یہاں سے آگے داخل نہیں ہو سکتے، یا غیر مسلم کے لئے دوسرا راستہ ہے جو حرم کی حدود سے باہر باہر نکل جاتا ہے۔

مکہ مکرمہ کی شمالی جانب مدینہ منورہ کے راستہ میں جاتے ہوئے حرم کی حد "تنعیم" ہے اور یہ سب سے قریب ترین جگہ ہے، اور مغربی جانب جدہ کی طرف جاتے ہوئے حرم کی حد "حدیبیہ" اور جنوب کی جانب یمن کی طرف جاتے ہوئے حرم کی حد "اضاۃ لبن" اور مشرقی جنوبی جانب حرم کی حد "جعرانہ" ہے اور مغربی شمالی جانب مزدلفہ کے بعد "وادی عرفہ" کے قریب حرم کی حد ہے، اور مشرقی شمالی جانب حرم کی حد "ثنیۃ جبل المقطع" ہے۔

حرم کی حدود میں شکار کھیلنا، درخت کاٹنا، گھاس میں جانور کو چرانا منع ہے، اور حرم کی مٹی اور پتھر کو حرم کی حدود سے باہر لے جانا منع ہے، اس لئے وہاں سے مٹی اور پتھر وغیرہ نہ لائیں۔

حدود حرم

کعبہ شریف اور حرم کی حدود کے درمیان فاصلہ کی مقدار:

شارع مدینہ پر تنعیم کے مقام پر حرم کی حد ہے	۳ میل	کا فاصلہ ہے
شارع یمن پر	۷ میل	کا فاصلہ ہے
شارع جدہ پر	۱۰ میل	کا فاصلہ ہے
شارع طائف عرفات کے قریب	۱۱ میل	کا فاصلہ ہے
شارع عراق پر	۷ میل	کا فاصلہ ہے
جعرانہ	۹ میل	کا فاصلہ ہے
امام تقی الدینؒ نے لکھا ہے کہ مکہ معظّمہ سے جعرانہ کا	۱۸ میل	فاصلہ ہے

نقشہ یہ ہے:

مسجد حرام اور حرم کی حدود کا درمیانی فاصلہ کلومیٹر کے حساب سے

تنعیم (مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا)	7.5 کلومیٹر
نخله	13 کلومیٹر
اضاة لبن (عكيشيه)	16 کلومیٹر
جعرانه (مستوفره)	22 کلومیٹر
حديبيه (شميسی)	22 کلومیٹر
جبل عرفات (ذات السليم)	22 کلومیٹر

حرم کے حدود کی حد بندی کیسے ہوئی؟

امام ازرقی نے اپنے دادا سے روایت نقل کی ہے کہ سیدنا آدم علیہ السلام جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو انہیں شیطان کے حملہ کا خطرہ لاحق ہوا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو مکہ کی زمین کے چاروں طرف مقرر کر دیا تا کہ (شیطان) اس علاقہ میں داخل ہی نہ ہو سکے چنانچہ جن جن مقامات پر فرشتوں نے پہرہ دیا تھا وہاں حرم کے نشانات قائم کر دیئے گئے، اس طرح ان حدود کے اندر کا تمام علاقہ حرم قرار دیا گیا۔

(اخبار مکہ: ۳۵۷)

وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ جب آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اتار دیا تو وہ مغموم اور پریشان رہتے تھے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جنت سے ایک سرخ یاقوت کا خیمہ نازل فرمایا جسے کعبہ شریف والی جگہ نصب کر دیا گیا، اور حجر اسود ستاروں کی طرح چمک رہا تھا، جس کی روشنی حرم کے کناروں تک پہنچ رہی تھی، جب آدم علیہ السلام مکہ تشریف لائے تو ان کی اور مذکورہ خیمہ کی جنات سے حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو مقرر کر دیا، جن جن مقامات پر فرشتوں نے کھڑے ہو کر پہرہ دیا تھا

حدود حرم کا نقشہ
مشرق
مغرب
شمال
جنوب
جبل عرفات (ذات السلیم)
اضاۃ لبن (عکیشہ)
وادی نخلہ
جعرانہ
تنعیم
حدیبیہ
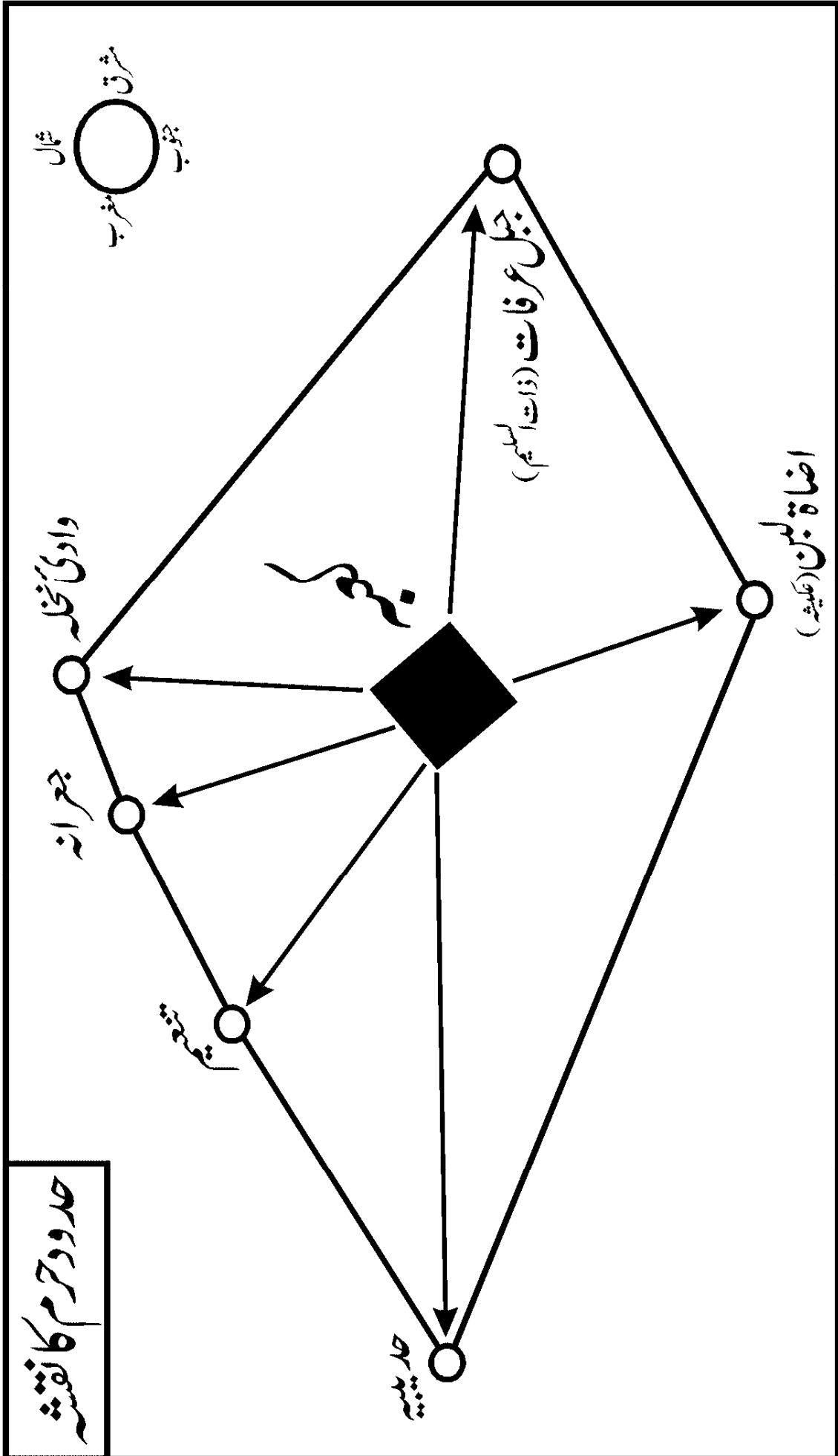
وہاں حرم کے نشانات قائم کر دیئے گئے۔(اخبار مکہ:۳۵۸)

ایک روایت میں ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ حج ادا کیا تو اس وقت جبرئیل علیہ السلام نے حرم کی حدود کے بارے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگاہ کیا، چنانچہ آپ نے ان مقامات پر مٹی، گارے سے پتھروں کے برج بنا دیئے۔(اخبار مکہ)

غار حرا

حرم کے حدود میں مکہ معظّمہ سے تین میل شمال میں ''جبل النور'' ہے، اور یہ ایک بلند و بالا پہاڑ ہے اس کی چوٹی سے تھوڑا سا نیچے ''غار حرا'' ہے، یہ غار حرا ایک مصلٰی کی مقدار ہے اور اس کے قبلہ کی جانب ایک گول سوراخ ہے اس سے کعبۃ اللہ صاف اور واضح طور پر نظر آتا ہے، موجودہ دور میں کعبۃ اللہ کے اردگرد بلند و بالا عمارتوں کی وجہ سے شاید نظر نہ آئے لیکن پہلے واضح طور پر نظر آتا تھا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نبوت ملنے سے پہلے غار حرا میں مہینوں قیام فرماتے، وہاں عبادت، ریاضت اور مراقبہ میں مصروف رہتے، گھر سے کھانے پینے کا سامان ساتھ لے جاتے جب وہ ختم ہو جاتا تو مزید لے جاتے، کبھی کبھار حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بھی پہنچا دیتی تھیں۔

یہ نبوت کا مقدمہ اور دیباچہ تھا خواب کے ذریعہ آپ پر مخفی اسرار منکشف ہونے لگے جو کچھ آپ خواب میں دیکھتے بعینہ وہی پیش آتا تھا، معمول کے مطابق آپ غار حرا میں عبادت میں مشغول تھے جبرئیل امین تشریف لائے، اور نبوت کی خلوت آپ کے زیب تن کی، اور وحی نبوت کا آغاز ''اقرأ باسم ربک الذی خلق'' سے ہوا۔ یہ غار حرا بھی ایک یادگار تاریخی جگہ ہے۔

جبل ثور

حرم کے حدود میں ایک اور تاریخی پہاڑ ہے، اس کا نام ''جبل ثور'' ہے، یہ پہاڑ ۷۵۹ میٹر اونچا ہےاور بیت اللہ سے جنوب میں تقریباً چار کلومیٹر دور ہے اس کی چوٹی پر ''غار ثور'' ہے، جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہجرت کے وقت تین رات روپوش رہے تھے، اس کے قریب ثور بن عبد مناف نے اقامت اختیار کی تھی، جس کے باعث پہاڑ کا نام ''ثور'' مشہور ہوگیا۔

جبل ثبیر

حرم کے حدود میں ایک اور مشہور پہاڑ ہےاس کا نام ''جبل ثبیر'' ہے، بیت اللہ سے منٰی جاتے ہوئے دائیں جانب واقع ہے، اور اس کے بالمقابل بائیں جانب حرا پہاڑ ہے اسی پہاڑ کے ایک حصہ کا نام ''ثبیر الاثبرہ'' ہے، جس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جب سورج کی کرنیں اس پر پڑیں تو حجاج منٰی سے عرفات روانہ ہوجائیں۔

منٰی

منٰی حرم کی حدود میں داخل ہے، یہاں کی گھاس کاٹنا اور جانوروں کو شکار کرنا جائزنہیں ہے البتہ مرغی، بکری، گائے، اونٹ، بھینس اور گھریلو جانوروں کو ذبح کرنا، پکانا اور کھانا جائز ہے۔

منٰی بیت اللہ شریف سے مشرقی جانب تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے، جانے کے لئے بیت اللہ کی مشرقی جانب صفا مروہ کے درمیانی علاقے سے سرنگ کے ذریعہ پیدل جانے کا راستہ بھی ہےاور اطراف میں ''طریق المشاۃ'' کا بورڈ بھی موجود ہے، اور گاڑی کا راستہ بھی ہے۔

منیٰ شروع ہوتے ہی تین جمرات ہیں، ہماری زبان میں انہیں تین شیطان کہتے ہیں، مکہ کی طرف سے پیدل آنے کی صورت میں سب سے پہلے بڑا شیطان ہے اس کو ’’جمرہ عقبہ‘‘ کہتے ہیں، اس کے بعد درمیانی شیطان ہے اس کو ’’جمرہ وسطیٰ‘‘ کہتے ہیں، اور اس کے بعد چھوٹا شیطان ہے اس کو ’’جمرہ اولیٰ‘‘ کہتے ہیں، اس کے بعد خیمے لگے ہوئے ہیں جن میں حاجی ٹھہرتے ہیں، اگر خیمے کی طرف سے شیطان کی طرف آئیں گے تو سب سے پہلے چھوٹا شیطان پھر درمیانی شیطان پھر بڑا شیطان آئے گا۔

منیٰ میں خیمہ کی طرف سے شیطان کی طرف جاتے ہوئے بائیں جانب مسجد خیف ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ منیٰ کا یہ نام اس وجہ سے مشہور ہوا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام حج کے مناسک سے فارغ ہو کر حضرت جبرئیل امین علیہ السلام سے جدا ہونے لگے تو جبرئیل امین علیہ السلام نے دریافت کیا کہ آپ کی کوئی اور تمنا ہے؟ تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا اب صرف جنت کی تمنا ہے، اور لفظ ’’منیٰ‘‘، تمنّیٰ سے مشتق ہے، اس کے علاوہ یہ وجہ بھی بیان کی گئی ہے کہ: منیٰ کا معنی ہے ’’یمنی الدماء‘‘ یعنی ایسی جگہ جہاں قربانی کے جانوروں کا خون بہایا جاتا ہے۔

۱۳۱۸ھ تک منیٰ کے میدان کی چوڑائی ۶۳۷ میٹر تھی، لیکن ۱۳۹۳ھ میں سعودی حکومت کی توسیع میں اس کا عرض ۹۵۵ میٹر سے بھی زیادہ ہو چکا ہے، اور توسیع کے وقت منیٰ میں جنوب کی جانب واقع جبل ثبیر کا بہت سارا حصہ کاٹ کر کشادہ سڑکیں بنادیں، اس کے علاوہ مسجد خیف کے قریب سے جبل ثبیر میں ایک سرنگ بنادی جس سے حرم شریف جانا بہت ہی آسان ہو گیا ہے۔

موجودہ وقت منیٰ کی چوڑائی ۲,۲۷۸ کلومیٹر ہے۔

مسجد خیف

منیٰ کی مساجد میں سب سے بڑی اور مشہور مسجد، مسجد خیف ہے۔

امام ازرقی نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ نبی علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ: مسجد خیف میں ۷۵ انبیاء علیہم السلام نے نماز پڑھی ہے، جن میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں۔ (اخبار مکہ:۴۰۰)

مسجد کی لمبائی ۱۳۰ میٹر اور چوڑائی ۱۰۰ میٹر ہے، مغربی دیوار میں محراب اور منبر بنا ہوا ہے، اور محراب پر گنبد بنا ہوا ہے، اور محراب کی جگہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے دن خیمہ لگایا تھا، اسی خیمہ میں آپ نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور عرفہ کے دن فجر کی نماز ادا فرمائی تھی، اس لئے حاجیوں کے لئے منیٰ میں پانچ نمازیں پڑھنا سنت ہے۔

اور منیٰ ختم ہوتے ہی وادی محسر ہے جہاں ابرہہ کے لشکر پر عذاب نازل ہوا تھا۔

پھر اس کے بعد حرم کے حدود میں مکہ معظّمہ سے مشرق جنوب میں مزدلفہ ہے اور یہ منی اور وادی محسر سے کچھ فاصلہ کے بعد واقع ہے۔

مزدلفہ

مــزدلــفــہ ''زلف'' سے نکلا ہوا ہے، اس کا معنی قریب اور نزدیک کے ہے چونکہ حجاج کرام مزدلفہ پہنچ کر ''منیٰ'' کے قریب ہو جاتے ہیں اس لئے اس کو مزدلفہ کہتے ہیں۔

نیز یہ کہ ''زلف'' ہموار اور صاف زمین کو بھی کہتے ہیں، اور مزدلفہ کا میدان منیٰ اور عرفات کی نسبت سے زیادہ ہموار ہے اس لئے اسے مزدلفہ کہتے ہیں۔

نیز یہ کہ ''ازلاف'' کے معنی اجتماع کے بھی ہیں، چونکہ حجاج کرام اس جگہ پر مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے پڑھتے ہیں اس لئے بھی اس کو مزدلفہ کہتے ہیں۔

اس نام کا سبب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس مقام پر وقوف کر کے لوگ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرتے ہیں، اس لئے بھی مزدلفہ اسے کہتے ہیں۔

ابھی مزدلفہ کی چوڑائی ۷۰۰, ۳ کلومیٹر ہے۔ (تفسیر کبیر: ۳/۲: ۱۷۷، تفسیر نقی: ۱/۱۰۲، تبیین: ۲/۲۹)

مشعر الحرام

مشعر الحرام ایک پہاڑ کا نام ہے، جو مزدلفہ میں واقع ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس کے پاس وقوف فرمایا ہے اس لئے وہاں وقوف کرنا افضل ہے، اور پورے مزدلفہ میں جہاں بھی قیام اور وقوف کرے جائز ہے۔

مزدلفہ میں لوگ پہنچ کر مغرب وعشاء ایک ساتھ ادا کر کے سو جاتے ہیں، صبح فجر کے بعد مزدلفہ کا وقوف شروع ہوتا ہے اور یہ وقوف اس لئے مشروع کیا گیا ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں لوگ یہاں پر تفاخر اور نام ونمود کی محفلیں جماتے تھے، اسلام نے اس کو کثرتِ ذکر سے بدل دیا۔

سورۃ البقرۃ کی آیت ۱۹۸ میں ہے:

فاذا أفضتم من عرفات فاذكروا الله عند المشعر الحرام واذكروه كما هداكم وان كنتم من قبله لمن الضآلّين.

''یعنی جب تم لوگ عرفات سے لوٹو تو مشعر حرام کے پاس اللہ کو یاد کرو، اور اس طرح یاد کرو جس طرح تم کو بتلا رکھا ہے، اگرچہ تم اس سے پہلے گمراہوں میں سے تھے''۔

یعنی جاہلیت کے زمانہ میں یہاں پر جو کچھ کیا جاتا تھا وہ گمراہی تھی۔

یہاں پر کثرت سے اللہ کو یاد کرنے کا حکم اس لئے دیا کہ جاہلیت کی عادت کا انسداد ہوجائے یعنی یہ ذکر ان کو تفاخر اور نام ونمود کا موقع ہی نہ دے نیز اس جگہ ذکرِ الٰہی کے ذریعہ توحید کی شان بلند کرنا ایک طرح منافست، سبقت اور ریس کی ترغیب ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ تم خدا کی یاد زیادہ کرتے ہو یا مشرکین کی تفاخرت کا پلہ بھاری ہے۔

پھر حرم کی حدود سے باہر مکہ معظّمہ سے سیدھا مشرق کی جانب عرفات ہے۔

عرفات

بیت اللہ کی مشرقی جانب ایک میدان ہے، اس میدان کو ''عرفات'' کہنے کی بہت سی وجوہ بیان کی گئی ہیں، علامہ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

☆ حضرت آدم علیہ السلام اور اماں حوّا آسمان سے اترنے کے ایک لمبا عرصہ گزرنے کے بعد اسی میدان میں اکٹھے ہوئے اور باہم تعارف ہوا۔

☆ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو اس میدان میں مناسک حج (حج کے ارکان، احکام اور عبادت کے مقامات) سے آگاہ کرنے کے بعد دریافت کیا کہ کیا آپ نے حج کے ارکان اور احکام کو پہچان لیا؟ تو انہوں نے ارشاد فرمایا، ہاں میں نے پہچان لیا ہے۔

☆ یہ جگہ اس قدر معظم، محترم اور مشہور ہے کہ اس کی تعریف کئے بغیر ہی لوگ اسے پہچان لیتے ہیں، اس لئے اسے ''عرفات'' کہا جاتا ہے۔

اس میدان میں اللہ کے بندے عبادت اور دعاؤں کے ذریعہ اپنے رب کی معرفت حاصل کرتے ہیں، اگر چہ یہ مقصود دوسرے مقامات پر بھی حاصل ہوسکتا ہے، لیکن یہ میدان ایک منفرد عظمت وجلالت کا حامل ہے، جس سے دیگر مقامات خالی ہیں، اس معنی کے اعتبار سے عرفہ ''معروف'' سے مشتق ہوگا۔

☆ بعض علماء نے کا کہنا ہے کہ ''عرف'' سے مشتق ہے، یعنی اس میدان میں خوش آیند اور روح پرور بُو پائی جاتی ہے، البتہ منٰی میں جانور وغیرہ ذبح کرنے کی وجہ سے فضا قدرے متعفن ہوتی ہے، جب کہ عرفات اس چیز سے خالی ہے اس لئے اسے عرفہ یا عرفات کہا جاتا ہے۔ (اشعۃ اللمعات: ۳۳۸/۲)

☆ جبل عرفات ایک بڑی کمان کی مانند ہے جو ایک وسیع وادی کو گھیرے ہوئے ہے جس کی مسافت دو میل ہے اس میں ایک چھوٹی سی پہاڑی جبل رحمت کے

نام سے مشہور ہے، جس کی بلندی ۳۰ میٹر اور لمبائی ۳۰۰ میٹر ہے، اس پر چڑھنے کے لئے غیر منظّم بڑی بڑی ۹۱ سیڑھیاں ہیں۔

پہاڑی پر چڑھتے ہی ایک چبوترہ بنا ہوا ہے جس کا طول ۱۵ میٹر اور عرض ۱۰ میٹر ہے اسے مسجد ابراہیم کہا جاتا ہے۔

جبل رحمت کے اوپر ۴ میٹر بلند ایک برج بنا ہوا ہے، حجاج کی رہنمائی کے لئے عرفات کی رات اس پر شمع روشن کی جاتی تھی۔ (تعلیقات اخبار مکہ)

اب پورے عرفات میں بجلی کا انتظام ہونے کی وجہ سے اس برج پر روشنی کرنے ضرورت نہیں ہوتی۔

عرفات کی لمبائی اور چوڑائی تقریباً دو، دو میل ہے۔

عرفات کے متصل مغربی جانب ''وادی عــــرنة'' ہے جو دو نشانات کے درمیان واقع ہے یعنی حرم کے حدود اور عرفات کے نشانات کے درمیان والی جگہ کو ''وادی عـرنـہ'' کہا جاتا ہے، اگر حاجی اس جگہ حج کے دن ٹھہرے رہیں تو ان کا حج نہیں ہوگا انہیں عرفات کی حدود کے اندر ٹھہرنا لازم ہے۔

ابھی عرفات کی چوڑائی ۲,۸۹۲ کلومیٹر ہے۔

مسجد نمرہ

یہ مسجد عرفات کے میدان کے مغربی کنارے پر واقع ہے، اسے مسجد عرفہ، جامع ابراہیم اور مصلی عرفہ بھی کہا جاتا ہے، اسکی لمبائی ۹۰ میٹر اور چوڑائی ۸۰ میٹر ہے، اس کے چاروں طرف برآمدے بنے ہوئے ہیں، محراب ۳ میٹر اونچا اور ۵ میٹر چوڑا ہے، اس کا منبر ۲.۵ میٹر اونچا اور دس سیڑھیوں والا ہے، سعودی حکومت نے پوری مسجد از سر نو تعمیر کی ہے۔

حرم کی حدود سے باہر چاروں طرف میقات تک جو زمین ہے اس کو ''حِل''

شمال
جنوب
مدينة المنوره
ذو الحليفه (بیر علی)
بدر
مستورة
رابغ
جحفه
امج
عسفان
ذات عرق
مكة المكرمة
جدة
حديبيه
عرفات
منى
قرن المنازل
طائف
يلملم
میقات
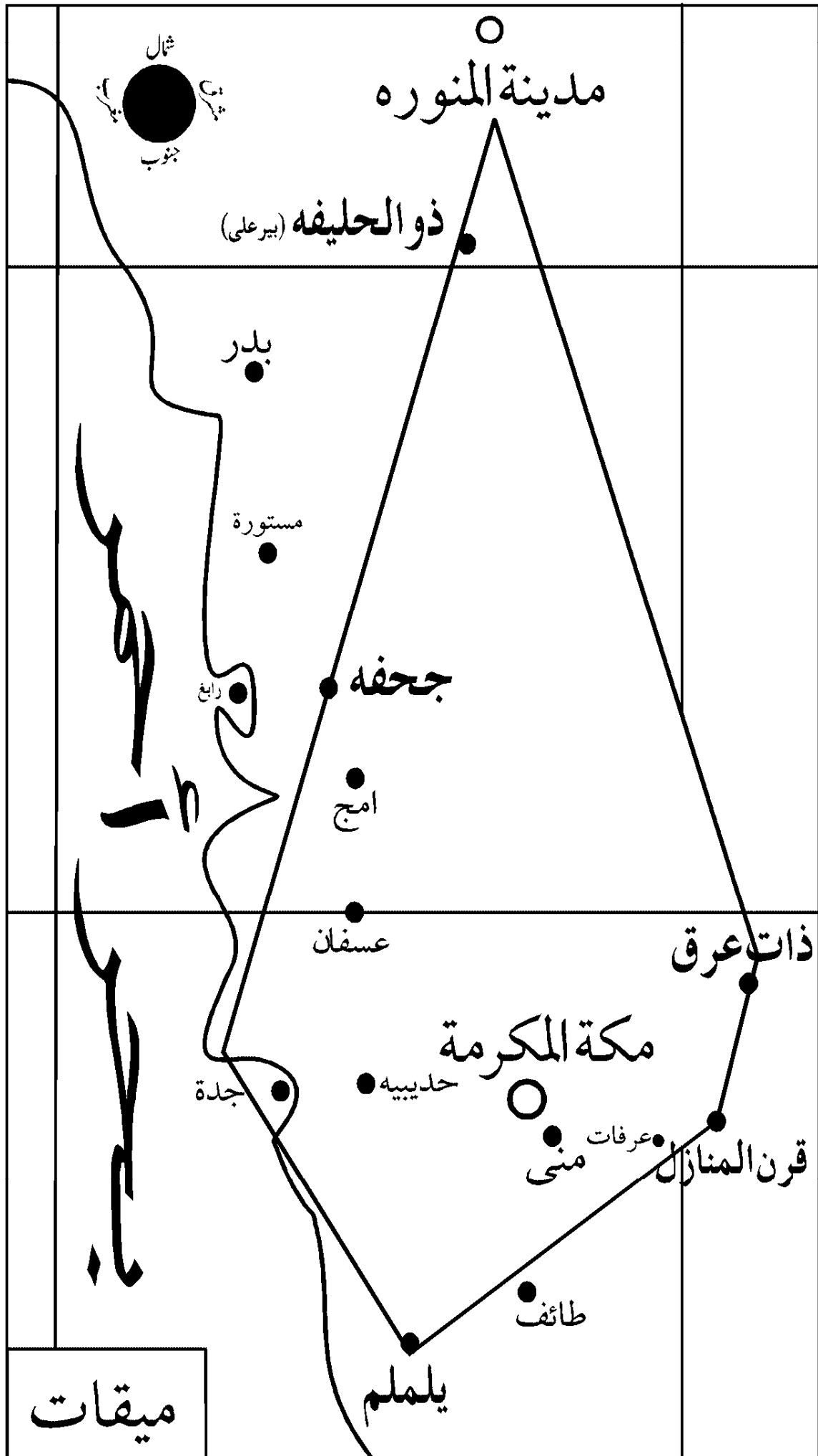
کہتے ہیں اور ''حِل'' کا معنی حلال ہونا کیونکہ اس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم کے اندر حرام تھیں، یعنی یہاں شکار کھیلنا، درخت اور گھاس کاٹنا، اور اس میں جانور کو چرانا جائز اور حلال ہے۔

''حِل'' کی حدود ختم ہوتے ہی ''میقات'' کے شروع کے مقامات شروع ہو جاتے ہیں، اور یہیں سے مکہ مکرمہ جانے کے لئے احرام کے ساتھ گزرنا واجب ہے ورنہ دم اور عمرہ یا حج لازم ہو جاتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی نشاندہی پر مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ مقامات متعین فرمائے ہیں، جہاں پہنچ کر مکہ مکرمہ جانے والوں پر حج یا عمرہ کا احرام باندھنا واجب ہے، ان مقامات کو ''میقات'' کہتے ہیں، اور یہ پابندی میقات سے باہر رہنے والوں پر عام ہے جب بھی وہ لوگ مکہ مکرمہ کے قصد سے میقات کے حدود میں داخل ہوں خواہ کسی بھی غرض سے ہو تو بیت اللہ کا یہ حق ان کے ذمہ ہے کہ میقات سے احرام باندھ کر مکہ مکرمہ میں داخل ہوں، اگر حج کا وقت ہے تو حج کا احرام ورنہ عمرہ کا احرام باندھیں، اور پہلے بیت اللہ کا یہ حق ادا کریں پھر اپنے اپنے کام میں مشغول ہوں، ہاں اگر صرف جدہ یا مدینہ منورہ جانے کی نیت ہے مکہ مکرمہ جانے کی نیت نہیں ہے تو میقات سے احرام باندھنا ضروری نہیں ہے۔

اور مدینہ طیبہ کی میقات سب میقاتوں سے زیادہ فاصلہ پر مقرر کی، کیونکہ مدینہ طیبہ کو وحی نازل ہونے کی جگہ، ایمان کا مرکز اور ''دار الھجرت'' ہونے کا شرف حاصل ہے، اس لئے اس کے باشندوں کو سب سے زیادہ احترام اور تعظیم کرنی چاہئے، دین میں جس کا مرتبہ جتنا بڑا ہوتا ہے اس کو مشقت بھی اتنی ہی زیادہ اٹھانی پڑتی ہے۔

میقات پانچ ہیں: ① ذو الحلیفہ (بیر علی)۔ ② جحفہ۔ ③ قرن

المنازل۔④ یلملم۔⑤ ذات عرق۔

ذوالحلیفہ

مکہ مکرمہ سے سیدھا شمال کی طرف مدینہ منورہ ہے، مدینہ منورہ کی طرف سے مکہ مکرمہ کی طرف آنے والوں کے لئے میقات ''ذوالحلیفہ'' ہے، آج کل اس کو ''بئر علی'' یا ''ابار علی'' کہتے ہیں، اور یہ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کی طرف آتے ہوئے تقریبا چھ میل پر مکہ مکرمہ کے راستہ میں دائیں جانب ہے، اور یہاں ایک شاندار اور خوبصورت مسجد بنی ہوئی ہے اور وضو غسل ہر چیز کا بہترین انتظام ہے، یہاں سے مکہ مکرمہ تقریبا ڈھائی سو میل ہے۔(410 کلومیٹر)

جُحفہ

مکہ مکرمہ کی شمالی جانب ملک شام وغیرہ سے آنے والوں کیلئے مکہ مکرمہ سے شمال مغرب میں بحراحمر کے ساحل کے قریب مدینہ طیبہ کے راستہ میں ''جُحفہ'' میقات ہے، لیکن آج کل ''جُحفہ'' کا نام ونشان مٹ چکا ہے اس لئے اس سے تھوڑا پہلے مشہور جگہ ''رابغ'' سے احرام باندھتے ہیں، اور یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً سو میل کے فاصلہ پر ہے۔(187 کلومیٹر)

قرن المنازل

یہ مکہ مکرمہ کے مشرق مثلاً ''نجد'' کی طرف سے آنے والوں کا میقات ہے، مکہ مکرمہ سے تقریبا تیس پینتیس میل (80 کلومیٹر) مشرق میں نجد جانے والے راستہ میں ایک پہاڑی ہے۔

ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے لوگ ہوائی جہاز سے جدہ جاتے ہوئے ''قرن المنازل'' والے میقات سے گزر کر جدہ پہنچتے ہیں، اس لئے ہوائی جہاز سے

جاتے ہوئے ”قرن المنازل“ سے پہلے احرام باندھنا ضروری ہے۔ نقشہ اس طرح ہے:

مشرق	←	مغرب
پاکستان	PIA	قرن المنازل مکۃ المکرّمۃ الحدیبیۃ جدہ
ہندوستان	INDIA	قرن المنازل مکۃ المکرّمۃ الحدیبیۃ جدہ
بنگلہ دیش	BIMAN	قرن المنازل مکۃ المکرّمۃ الحدیبیۃ جدہ

یلملم

مکہ مکرمہ کی جنوبی جانب مثلاً یمن وغیرہ کی طرف سے مکہ مکرمہ آنے والوں کے لئے مکہ کی جنوبی جانب ایک پہاڑی ہے اس کو ”یلملم“ کہتے ہیں، اور یہ مغربی جنوبی جانب کے سمندر (بحر احمر) کے ساحل سے پندرہ، بیس میل (100 کلومیٹر) کے فاصلہ پر ہے۔

یہ اصل میں یمن اور عدن والوں کی میقات ہے، لیکن پہلے زمانے میں ہندوستان، پاکستان اور مشرقی ممالک والے جب بحری جہاز سے سمندری سفر کر کے حج کے لئے آتے تو مکہ مکرمہ کی جنوبی جانب ”یلملم“ پہاڑی کی محاذات سے گزر کر جدہ آتے تھے، اس لئے پرانی کتابوں میں ہندوستان، پاکستان اور مشرقی ممالک والوں کے لئے ”یلملم“ کی میقات مشہور ہے لیکن آج کل ہوائی جہاز کے سفر میں یہ میقات نہیں پڑتی، بلکہ جہاز ”قرن المنازل“ والی میقات سے گزر کر آتا ہے۔

ذات عرق

مکہ مکرمہ کی مشرقی شمالی جانب مثلاً عراق وغیرہ کی طرف سے آنے والوں کے لئے ”ذات عرق“ میقات ہے، یہ مکہ مکرمہ کی مشرقی شمالی جانب تقریباً پچاس میل (90 کلومیٹر) کے فاصلے پر ہے۔

آفاق

میقات کی حدود سے دنیا کے چاروں طرف کے آخری کنارے تک کی زمین کو ''آفاق'' اور یہاں کے والوں کو آفاقی کہتے ہیں، آفاقی کے لئے مکہ مکرمہ یا حرم شریف میں داخل ہونے سے پہلے میقات سے حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آنا ضروری ہے ورنہ دم بھی لازم ہوگا اور ایک عمرہ یا ایک حج کرنا بھی لازم ہوگا، ہاں اگر دوبارہ کسی میقات پر جا کر احرام باندھ کر آئے اور عمرہ یا حج کر لے تو پھر دم ساقط ہو جائے گا۔

مشرق میں رہنے والوں کی خوش قسمتی

کعبۃ اللہ سے مشرقی جانب رہنے والوں کی خوش قسمتی یہ ہے کہ کعبۃ اللہ کی مشرقی جانب ملتزم، کعبہ کا دروازہ، حجر اسود کا کچھ حصہ، زمزم کا کنواں، مقام ابراہیم، ایک اعتبار سے صفا مروہ (مسعیٰ)، جبل ابی قبیس، مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، پھر اس کے بعد مشرق کی جانب منٰی، پھر اس سے مشرق جنوب میں معمولی گولائی میں مزدلفہ، پھر منٰی سے سیدھا مشرق میں عرفات ہے، پھر منٰی میں مسجد الخیف اور مزدلفہ میں مشعر الحرام اور عرفات میں مسجد نمرہ جیسی عظیم مساجد بھی ہیں، اس لئے مشرق والے ان نعمتوں کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے، ان تمام اعزازات کو دیکھ کر صرف خوش ہی نہیں ہونا بلکہ ان عظیم احسانات کی وجہ سے دوسروں سے بڑھ چڑھ کر اللہ کی عبادت میں حصہ لینا چاہئیے۔

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین۔
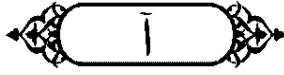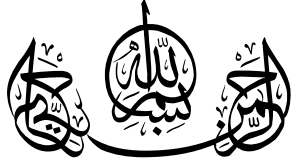
آب زم زم کھڑے ہو کر پینا

آب زم زم کھڑے ہو کر پینا اور بیٹھ کر پینا دونوں طرح بلا کراہت جائز ہے لیکن قبلہ رو کھڑے ہو کر پینا مستحب ہے۔(۱)

آٹھواں چکّر کر لے

''آٹھواں شوط کر لے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۷۳)

آٹھواں شوط کر لے

اگر کوئی شخص طواف کے دوران جان بوجھ کر آٹھواں شوط (چکر) کر لے، تو چھ شوط اور ملا کر سات شوط پورا کرنا واجب ہوگا، اور اگر کسی نے ساتواں شبہ میں کیا تو

(۱) وشرب ماء زم زم والتضلع منه استقبال البيت والنظر إليه قائمًا. (مراقی الفلاح: (ص: ۷۳۲) كتاب الحج، قبيل: فصل في كيفية ترتيب أفعال الحج، ط: قديمی)

واستحبّ علمائنا أن يشرب ماء زمزم قائمًا، ويشير إليه ما فی حديث ابن عبّاس رضی اللّٰه عنهما آية ما بيننا وبين المنافقين أنّهم لا يتضلعون من زمزم والتضلع لايتأتی الاّ قائمًا وأخرج البخاری عن الشعبی ان ابن عبّاس رضی اللّٰه تعالىٰ عنهما حدثه قال: سقيت رسول اللّٰه ﷺ من زمزم فشرب وهو قائم. (إعلاء السنن: (۱۰/ ۲۱۰) كتاب الحج، باب يستحب أن يشرب المودع من ماء زمزم ويلتزم الملتزم، ط: ادارة القرآن)

فإنّه مخصّص بماء زمزم وشرب فضل الوضوء، كما ذكره بعض علمائنا، وجعلوا القيام فيهما مستحبا وكرهوه فی غيرهما، الاً إذا كان ضرورةً، ولعل وجه تخصيصهما ان المطلوب فی ماء زمزم التضلع ووصول بركته إلى جميع الأعضاء، وكذا فضل الوضوء مع إفادة الجمع بين طهارة الظاهر والباطن وكلاهما حال القيام أعم وبالنفع أتمّ. (مرقاة المفاتيح: (۸/ ۲۱۸) باب الأشربة، الفصل الأوّل، ط: امداديه ملتان)

کچھ حرج نہیں، مزید چھ شوط ملانا لازم نہیں۔(۱)

آٹھویں ذی الحجہ کو جمعہ کا دن ہو

اگر آٹھویں ذی الحجہ کو جمعہ کا دن ہو، اور حاجی مقیم ہو، تو زوال سے پہلے پہلے منیٰ چلے جانا چاہئے، زوال کے بعد جمعہ کی نماز پڑھنے سے پہلے منیٰ جانا مکروہ ہے، بلکہ جمعہ کی نماز مکہ مکرمہ میں پڑھ کر منیٰ کو جائے۔(۲)

اور اگر حاجی مسافر ہے تو اس کے لئے بھی بہتر یہ ہے کہ زوال سے پہلے پہلے منیٰ چلا جائے اور زوال کے بعد جمعہ کی نماز پڑھنے سے پہلے منیٰ چلا جائے تو اس کی بھی گنجائش ہوگی کیونکہ مسافر پر جمعہ کی نماز پڑھنا واجب نہیں، اور منیٰ میں پانچ نمازیں پڑھنا سنت ہے اس لئے سنت کو نہ چھوڑے۔(۳)

---

(۱) تخریج کے لئے ''طواف کا آٹھواں چکر کرلیا'' کے تحت دیکھیں۔

(۲) وقد صرحوا بها إذا وافق يوم التروية يوم الجمعة له أن يخرج إلى منٰى قبل الزوال ؛ لكونه وقت سنة الخروج ، و عدم وجود الجمعة وبعده لايخرج مالم يصل الجمعة لوجوبها عليه. (المسلک المتقسط على لباب المناسک مع إرشاد السارى : (ص: ۲۰۸) فصل فى الرواح، ط: حقانية ، و : (ص: ۲٦۷) باب الخطبة ، فصل فى الرواح ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

أن يكون يوم التروية يوم الجمعة اولا فله الخروج إليها يوم الجمعة قبل الزوال ، وأمّا بعده فلا يخرج مالم يصلها . (البحر الرائق : (۳۳۵/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد)

الهندية: (۲۲۷/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط:رشيديه .

(۳) وفى التجنيس : الرجل إذا أراد السفر يوم الجمعة لا بأس به إذا خرج من العمران قبل خروج وقت الظهر ؛ لأنّ الوجوب بآخر الوقت ، و آخر الوقت هو مسافر ، فلم تجب عليه صلوٰة الجمعة اهـ ، كذا فى الحباب . (إرشاد السارى على هامش المسلک المتقسط : (ص: ۲۰۸) فصل فى الرواح ، ط: حقانية ، و: (ص: ۲٦۷) باب الخطبة ، فصل فى الرواح من مكّة إلى منٰى، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

البحر الرائق : (۱۵۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: سعيد .

وقيل لا (كما) لا تلزم (لو قدم مسافر يومها) على عزم أن لايخرج يومها (ولم ينو الإقامة) نصف شهر . (الدر مع الرد : (۱٦۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: سعيد)

آٹھویں ذی الحجہ کو کس وقت منیٰ جانا چاہئے

آٹھویں ذی الحجہ کو کسی بھی وقت منیٰ جانا مسنون ہے، البتہ مستحب یہ ہے کہ سورج نکلنے کے بعد جائے اور ظہر کی نماز وہاں پڑھے، سورج نکلنے سے پہلے جانا خلاف اولیٰ ہے مگر جائز ہے۔(۱)

موجودہ دور میں ہجوم کی وجہ سے ''مکتب والے'' ساتویں ذی الحجہ کو حجاج کرام کو منیٰ لے جاتے ہیں تو اعتراض نہ کریں بلکہ حج کا احرام باندھ کر منیٰ چلے جائیں ورنہ مقررہ خیمہ تلاش کر کے نکالنا ممکن نہیں ہوگا کیونکہ تمام خیموں کی شکل ایک جیسی ہوتی ہے۔(۲)

اگر آٹھ ذی الحجہ کو جمعہ کا دن ہو تو بھی صبح منیٰ کی لئے نکل جائیں۔(۳)

---

(۱) و قال فی المحیط والمفید : یستحب أن یتوجه بعد الزوال ، وهو أحد قولی الشافعی ، وذکر المرغینانی : أنه یخرج إلی منی بعد ما طلعت الشمس ، وهو الصحیح . (تبیین الحقائق : (۲/ ۲۸۴) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید)

شامی: (۲/۵۰۳) کتاب الحج ، مطلب فی : الرواح إلی عرفات ، ط: سعید.

الهندیة: (۱/ ۲۲۷) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه .

(۲) ثمّ یروح مع النّاس إلی منی یوم الترویة بعد صلاة الفجر ، وطلوع الشمس کذا فی فتاوٰی قاضی خان ، وهو الصحیح ولو ذهب قبل طلوع الشمس جاز و الأوّل أولیٰ .، (الهندیة : (۱/ ۲۲۷) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه)

غنیة المناسک : (ص: ۱۴۷) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی التوجیه من منی إلی عرفات ، قبیل باب مناسک عرفات ، ط: ادارة القرآن .

إرشاد الساری: (ص: ۲۶۸، ۲۶۹) باب الخطبة یوم السابع وخروج الحاج من مکة إلی منی و عرفة، فصل فی الرواح من منی إلی عرفات، قبیل: باب الوقوف بعرفة، ط: امدادیة، مکة المکرمة.

الضرورت تبیح المحضورات...... (الأشباه والنظائر مع شرحه للحموی: (۱/ ۲۵۱) الفن الأوّل: فی القواعد الکلیة، النوع الأوّل، القاعدة الخامسة، الضرر لایزال، ط: ادارة القرآن)

(۳) وقد صرّحوا بما إذا وافق یوم الترویة یوم الجمعة، له أنّ یخرج إلی منٰی قبل الزوال لکونہٖ وقت سنة الخروج و عدم وقت وجود الجمعة. (إرشاد الساری: (ص: ۲۶۷) باب الخطبة و خروج الحاج من مکّة إلی عرفة، فصل: فی الرواح من مکّة إلی منٰی، ط: الإمدادیة مکّه المکرّمة) =

آخری چار چکروں میں رمل کرنا

''رمل آخری چار چکروں میں کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/ ۳۲۸)

آدم علیہ السلام کا طواف

آدم علیہ السلام کا طواف سات ہفتے تک تو رات میں ہوا کرتا تھا اور پانچ ہفتے تک دن میں ہوا کرتا تھا، پھر جب وہ طواف سے فارغ ہوتے، تو وہ کعبے کے دروازے کی طرف رُخ کر کے دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے، اس کے بعد ملتزم کے مقام پر آتے اور یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنَّکَ تَعْلَمُ سَرِیْرَتِیْ وَ عَلانِیَتِیْ ، فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَ مَا عِنْدِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَ تَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَأَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ

ترجمہ: اے اللہ! تو میری پوشیدہ باتوں اور کھلی ہوئی باتوں دونوں کو جانتا ہے، پس میری معذرت اور معافی قبول فرما، اور جو کچھ میرے نفس میں ہے اور جو کچھ میرے دل میں ہے تو اس کو بھی جاننے والا ہے، پس تو میرے گناہوں کو معاف فرما، اور تو میری ضرورتوں کو بھی جانتا ہے، پس تو میری حاجت پوری فرما اور میری درخواست قبول فرما۔(۱)

آدم علیہ السلام ہندوستان سے مکّہ مکرمہ ایک ہزار مرتبہ آئے

آدم علیہ السلام ہندوستان سے پیدل چل کر ایک ہزار مرتبہ آئے ہیں، ان

= غنیة الناسک: (ص: ۱۴۶) باب السعی بین الصفا والمروة، فصل: فی الرواح من مکّة إلی منٰی ...... ط: إدارة القرآن.

البحر العمیق: (۳/ ۱۴۱۰) الباب الحادی عشر: الخروج من مکّة إلی منٰی ثم عرفة، یوم التروية، ط: مؤسّسة الريّان المکتبة المکيّة.

(۱) ...... وکان طوافه سبعة اسابیع باللیل، وخمسة اسابیع بالنهار: أی ولما فرغ من الطواف صلی رکعتین تجاه باب الکعبة ثم أتی الملتزم أی محله، فقال: "اَللّٰهُمَّ إِنَّکَ تَعْلَمُ سَرِیْرَتِیْ وَ عَلانِیَتِیْ، فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَ مَا عِنْدِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَ تَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَأَعْطِنِیْ سُؤْلِیْ" الحدیث. =

میں سے تین سو مرتبہ حج کے لئے آئے اور سات سو مرتبہ عمرہ کے لئے آئے ہیں۔(۱)

آفاقی

آفاقی وہ شخص ہے جو میقات کی حدود سے باہر رہتا ہے، جیسے ہندوستانی، پاکستانی بنگلہ دیشی، مصری، شامی، عراقی، ایرانی، امریکی، افریقی اور برطانوی وغیرہ۔(۲)

آفاقی احرام کے بغیر مکہ مکرمہ میں چلا گیا

اگر آفاقی (میقات سے باہر رہنے والا) میقات سے احرام باندھے بغیر حرم شریف یا مکہ مکرمہ میں داخل ہوگیا تو اس پر ایک حج یا ایک عمرہ کرنا واجب ہوتا ہے اور اگر ایک سے زائد مرتبہ احرام کے بغیر داخل ہوا تو ہر دفعہ کے لئے احرام کے بغیر داخل ہونے کی وجہ سے ایک حج یا ایک عمرہ واجب ہوگا۔(۳)

آفاقی حل میں جانا چاہتا ہے

آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والا آدمی حل یعنی حرم سے باہر اور میقات کے اندر کے حصے میں کسی جگہ جانا چاہتا ہے، مکہ مکرمہ جانے اور حج یا عمرہ کرنے کی

= (السيرة الحلبية: (١/ ٢٢٠) باب بنيان قريش الكعبة شرفها الله تعالىٰ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

(١) وجاء: أن آدم أتىٰ ذٰلك، أى تلك الخيمة: أى التي هى البيت المعمور على ماتقدم الف مرّة من الهند ماشيا من ذٰلك، ثلاثمائة حجة، وسبعمائة عمرة الخ. (السيرة الحلبية: (١/ ٢١٩) باب: بنيان قريش الكعبة شرفها الله تعالىٰ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

(٢) الآفاقي: أريد به الخارجي أى خارج الميقات .... (شامي: (٢/ ٤٦٨) كتاب الحج، مطلب فى فروض الحج و واجباته، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (٢/ ١٦٧) كتاب الحج، فصل: وأمّا بيان مكان الإحرام، ط: سعيد.

تقريرات الرافعي مع الشامي: (٢/ ١٥٨) كتاب الحج، ط: سعيد.

(٣) ومن دخل من أهل الآفاق مكة أو الحرم بغير إحرام فعليه أحد النسكين أى من الحج أو العمرة...... ولو دخلها مدار بغير إحرام فعليه لكل دخول نسك: حج أو عمرة...... (إرشاد السارى: (ص: ١٢٣، ١٢٤) باب المواقيت، فصل: فى محاوزة الميقات بغير إحرام، ط: الامدادية، مكة المكرمة)

بدائع الصنائع: (٢/ ١٦٥) كتاب الحج، فصل: فى بيان مكان الإحرام، ط: سعيد.

الهندية: (١/ ٢٢١) كتاب المناسك، الباب الثانى فى المواقيت، ط: رشيديه.

نیت نہیں ہے تو اس پر میقات سے احرام باندھ کر جانا واجب نہیں ہے وہ احرام کے بغیر جا سکتا ہے، وہاں جانے کے بعد اگر مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ ہو تو مکہ مکرمہ بغیر احرام کے جا سکتا ہے، اس پر کوئی دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا، اس مقام پر پہنچ کر یہ شخص بھی اس جگہ کے لوگوں کے حکم میں ہو گیا وہاں اگر حج یا عمرہ کا ارادہ کرے تو وہ حل سے احرام باندھ کر جائے گا یعنی اپنے گھر سے احرام باندھ کر جائے گا۔(۱)

آفاقی عمرہ کی نیت کہاں سے کرے

''عمرہ کی نیت آفاقی کہاں سے کرے'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۲۱۰)

آفاقی کا بار بار عمرہ کرنا

''عمرہ بار بار کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ۱۸۸)

آفاقی کہاں سے احرام باندھیں

☆ جو لوگ میقات سے باہر رہتے ہیں ان کو ''آفاقی'' کہتے ہیں۔(۲)

اور آفاقی کے لئے میقات یا میقات کی محاذات پر احرام باندھنا ضروری ہے احرام کے بغیر میقات یا میقات کی محاذات سے مکہ کی طرف بڑھنا جائز نہیں ہے، اگر ایسا کیا تو اس پر دم لازم ہوگا اس لئے میقات یا محاذات میقات سے پہلے احرام باندھنا

---

(۱) ومن جاوز وقته أی الّذی وصل إليه حال كونه يقصد مكانًا فی الحل ، كبستان بنی عامر أو جدة أو حدّة مثلاً بحيث لم يمرّ علی الحرم ، وليس له عند المجاوزة قصد أن يدخل الحرم بعد دخول ذٰلک المكان ، ثم بدا له أی ظهر رأی حادث أن يدخل مكة أی أو الحرم ولم يرد نسكا حينئذٍ فله أن يدخلها أی مكة وكذا الحرم بغير إحرام...... (إرشاد الساری: (ص: ۱۲۱) باب المواقيت ، فصل فی مجاوزة الميقات بغير إحرام ،ط : امداديه مكة المكرّمة)

🗀 بدائع الصنائع : (۲/ ۱۶۶) كتاب الحج ، فصل فی بيان مكان الإحرام ، ط: سعيد.

🗀 الدر مع الرد : (۲/ ۵۸۱ ، ۵۸۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد.

(۲) راجع الحاشية رقم: ۳، علی الصفحة السابقة: ۷۷. (ومن دخل من أهل الآفاق مكة)

افضل ہے۔(۱)

☆ جو حجاج کرام ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش سے مکہ مکرمہ جانے کے لئے ہوائی جہاز سے سفر کرتے ہیں ان کو ہوائی جہاز میں سوار ہونے سے پہلے یا جدہ پہنچنے سے ایک گھنٹہ پہلے احرام باندھ لینا چاہئے جدہ تک مؤخر کرنا جائز نہیں ہے اگر مؤخر کریں گے تو گناہ بھی ہوگا اور دم بھی لازم ہوگا۔(۲)

کیونکہ ہوائی جہاز میقات کی حدود قرن المنازل سے گذر کر جدہ پہنچتا ہے، اور ہوائی جہاز کے مسافروں کو یہ معلوم ہونا مشکل ہے کہ جہاز کس وقت میقات کی حدود کے اندر داخل ہوگا اور اگر میقات کی حدود کے اندر داخل ہونے کا علم بھی ہو جائے تو اس سے پہلے پہلے احرام باندھ کر فارغ ہونا مشکل ہے اس لئے کہ ہوائی جہاز بہت ہی تیز رفتاری کے ساتھ پرواز کرتا ہے اور نیز اس وقت احرام باندھنے میں احرام کے سنن و مستحبات کی رعایت بھی مشکل ہوگی۔(۳)

(۱،۲) وحكمها: وجوب الإحرام منها لأحد النسكين أى بالإجماع، (مع جواز تقديمه عليها أيضًا بلاخلاف) وتحريم تأخيره عنها...... لمن أراد دخول مكة أو الحرم وإن كان لقصد التجارة أوغيرها ولم يرد نسكا ، ولزوم الدم بالتأخير ، و وجوب أحد النسكين وأعيان هٰذه ليست بشرط، بل الواجب عينها، أو حذوها...... (لباب مع إرشاد السارى: (ص: ۱۱۳) باب المواقيت، فصل فى مواقيت الصنف الأوّل، (أهل الآفاق) ط: امدادية مكة المكرّمة)

☐ بدائع الصنائع : (۱۶۴/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان مكان الإحرام ، ط: سعيد .

☐ الدر مع الرد : (۴۷۴/۲) كتاب الحج ، مطلب فى المواقيت ، وأيضًا : (۵۸۰/۲ ، ۵۸۱) باب الجنايات ، ط: سعيد .

☐ ولايحرم التقديم للإحرام عليها بل هو الأفضل . (الدر مع الرد : (۴۷۷/۲) كتاب الحج، مطلب فى المواقيت ، ط: سعيد)

☐ الهندية : (۲۲۱/۱) كتاب المناسک ، الباب الثانى فى المواقيت ، ط: رشيديه .

☐ بدائع الصنائع : (۱۶۴/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان مكان الإحرام ، ط: سعيد .

(۳) راجع الحاشية رقم: ۳، على الصفحة السابقة: ۷۷. (ومن دخل من أهل الآفاق مكة)

آفاقی مکہ مکرمہ میں داخل ہونا چاہے

’’مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے۔۔‘‘عنوان کو دیکھیں۔(۱۲۸/٤)

آفاقی مکہ میں مقیم ہوگا

’’میقات کے رہنے والے‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۳۸/٤)

آفاقی مکہ میں مقیم ہے

☆جو آفاقی اشہر حج (حج کے مہینوں) سے پہلے عمرہ سے حلال ہو کر مکہ مکرمہ میں مقیم ہے، پھر اس کے بعد اشہر حج شوال وغیرہ شروع ہو گئے اور اس آفاقی کا اس سال حج کرنے کا ارادہ ہے تو اشہر حج میں عمرہ کرنا مکروہ ہے اور اگر اس سال حج کا ارادہ نہیں ہے تو اشہر حج میں عمرہ کرنا مکروہ نہیں ہے۔(۱)

☆اسی سال حج کا ارادہ ہوتے ہوئے اگر عمرہ کیا تو حدود حرم میں دم جبر دینا لازم ہوگا۔(۲)

آفاقی میقات سے باہر نکلے تو

تمتع کرنے والے آفاقی حاجی کے اشہر حج میں میقات سے باہر نکلنے سے تمتع باطل نہیں ہوتا مگر نکلنا بہتر نہیں اور اگر نکل جائے تو حج افراد کا احرام باندھ کر آنا بہتر

(۱، ۲) مکی ومن بحکمه طاف لعمرته ولو شوطاً أی أقلّ أشواطها فأحرم بالحج رفضه وجوبًا...... وعليه دم لأجل الرفض...... فلو أتمّها صحّ وأساء وذبح وهو دم جبر ، (وفی الشامية :) لأنّ كل دم يجب بسبب الجمع أو الرفض ، فهو دم جبر وكفارة فلايقوم الصوم مقامه وإن كان معسرًا ، ولايجوز له أن يأكل منه ولا أن يطعمه غنيًا ...... (الدر مع الرد : (۲/۵۸۴ ، ۵۸۵) كتاب الحج، باب الجنايات ، ط: سعيد)

🗁 إرشاد السارى: (ص: ۳۸۵، ۳۸۶) باب التمتّع، فصل فی التمتّع المكّی، ط: امداديه مكة المكرّمة.

🗁 غنية الناسک: (ص: ۲۱۹) باب التمتّع، فصل: لاتمتّع ولاقران ولاجمع، ط: ادارة القرآن.

ہے۔(۱)

آگے سے گزرنے والے کو منع کرنا نماز کے دوران

''نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو منع کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

آنت اترنا

☆ آنت اترنے کی وجہ سے احرام کی حالت میں پٹی باندھنا جائز ہے اور یہ اس سلے ہوئے کپڑے میں داخل نہیں ہے جس کی احرام میں ممانعت ہے احرام میں ایسا سلا ہوا کپڑا پہننا منع ہے جو بدن کی ہیئت کے مطابق سلا ہوا ہو۔(۲)

☆ احرام کی حالت میں آنت اترنے کے عذر کی وجہ سے لنگوٹ باندھنا جائز ہے اور عذر کے بغیر لنگوٹ باندھنا مکروہ ہے، مگر اس پر کوئی دم یا صدقہ لازم نہیں۔(۳)

---

(۱) كوفي أى آفاقي حل من عمرته فيها أى الأشهر وسكن بمكة أى داخل المواقيت أو بصرة أى غير بلده وحج من عامه ، متمتّع لبقاء سفره . (وفي الشامية :) وأمّا إذا أقام خارجها فذكر الطحاوي أن هٰذا قول الإمام و عندهما لايكون متمتّعاً ...... وله أن حكم السفر الأوّل قائم مالم يعد إلى وطنه...... (الدر مع الرد : (۲/۵۴۲) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد)

بدائع الصنائع : (۲/۱۷۱) كتاب الحج ، فصل : في بيان مايحرم به ، ط: سعيد .

غنية الناسک: (ص: ۲۱۳) باب التمتّع، فصل: في ماهية التمتّع و شرائطه، ط: ادارة القرآن.

فتاویٰ رحیمیہ: (۸/۹۷) متمتّع عمرہ کر کے مدینہ منوّرہ چلا گیا واپسی پر حج یا عمرہ کا احرام باندھا تو کیا حکم ہے، ط: دار الاشاعت کراچی۔

(۲) أن ضابطه : لبس كل شيئ معمول على قدر البدن أو بعضه بحيث يحيط به بخياطة أو تلزيق بعضه ببعض أو غيرهما ، ويستمسک عليه بنفس لبس إلاً المكعب ...... (شامي : (۲/۴۸۹) كتاب الحج ، فصل : في الإحرام ، ط: سعيد)

بدائع الصنائع: (۲/۱۸۴) كتاب الحج، فصل: فيما يحظره الإحرام ومالايحظره، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۲۴۲) كتاب المناسک، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الثاني في اللبس، ط: رشيديه.

(۳) ولو عصب موضعا آخر من جسده لا شيئ عليه وإن كثر لكنه يكره من غير عذر...... (الهندية: (۱/ ۲۴۲) كتاب المناسک، الباب الثامن في الجنايات، الفصل الثاني في اللبس، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۳/۸) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد.

المبسوط للسرخسي: (۴/۱۴۰) كتاب الحج، باب مايلبسه المحرم من الثياب، ط: غفاريه كوئٹه.

ابراہیم علیہ السلام کو تعلیم حج

حدیث میں آتا ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام حج کے اعلان سے فارغ ہوئے تو جبرئیل علیہ السلام انہیں لے کر گئے اور صفا و مروا کی پہاڑیاں ان کو دکھلائیں (جن کے درمیان حج میں سعی کی جاتی ہے) اور پھر ان کو حرم کی حدود بتلائیں (کہ یہاں تک حرم کی حد ہے جہاں سے احرام باندھنا چاہئے اور اس سے پہلے حل ہے کہ وہاں تک احرام کی ضرورت نہیں) پھر جبرئیل علیہ السلام نے ان کو ہدایت کی کہ یہاں پتھر نصب کردیں چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا، پھر انہوں نے ابراہیم علیہ السلام کو حج کے مناسک اور ارکان بتلائے، جب کہ اسماعیل علیہ السلام بھی ساتھ تھے، چنانچہ کتاب ''العرائس'' میں ہے کہ:

جبرئیل علیہ السلام ان دونوں یعنی ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام کو لے کر ترویہ کے دن (یعنی آٹھ ذی الحجہ کو) منیٰ کے میدان میں لے کر گئے اور وہاں ان کے ساتھ ظہر، عصر، مغرب اور آخری عشاء کی نمازیں پڑھیں، پھر ان دونوں نے وہیں رات گزاری یہاں تک کہ صبح کو جبرئیل علیہ السلام نے ان کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی، پھر دن میں وہ ان دونوں کو لے کر عرفات کے میدان میں گئے اور وہاں قیام کیا، پھر جب سورج زوال پذیر ہوگیا تو ان کے ساتھ ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ پڑھیں، اس کے بعد وہ ان دونوں کو لے کر عرفات میں قیام کی جگہ لے کر آئے اور وہاں اس جگہ قیام کیا جہاں آج لوگ قیام اور وقوف کرتے ہیں، پھر جب سورج غروب ہوگیا تو انہوں نے ان دونوں کو مزدلفہ کے میدان میں پہنچادیا اور وہاں ان کے ساتھ مغرب اور عشاء کی دو نمازیں ایک ساتھ پڑھیں، اس کے بعد ان دونوں کے ساتھ انہوں نے وہاں رات گزاری، یہاں تک کہ جب فجر طلوع ہوگئی تو ان کے ساتھ فجر کی نماز منہ اندھیرے پڑھی، پھر یہاں کچھ دیر وقوف کیا، اور جب روشنی ہوگئی تو ان کو لے کر منی

کے میدان میں آئے اوران کو بتلایا کہ رمی جمار کیسے کی جاتی ہے، اس کے بعد جبرئیل علیہ السلام نے ان دونوں کو قربانی کرنے کا حکم دیا اور منیٰ کے میدان میں ان کو منحر یعنی وہ جگہ جہاں جانور ذبح کیا جاتا ہے دکھلایا، پھرانہوں نے ان دونوں کو سر منڈانے کی ہدایت کی اور اس کے بعد ان کو لے کر بیت اللہ کی طرف آئے۔(۱)

اجازت کے بغیر حج بدل کرنا

☆ اگر مرنے والے یا معذور آدمی پر حج فرض ہے، اور اس کی طرف سے کوئی اجنبی آدمی اس کی وصیت یا حکم کے بغیر ازخود اپنے خرچ پر حج بدل کرے گا تو میت یا معذور کا حج بدل ادا نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) وجاء: أنّه لما فرغ من دعائه ذهب به جبرئيل، فأراه الصفا والمروة وحدود الحرم، وأمره أن ينصب عليها الحجارة، ففعل وعلمه المناسك: أى مع اسماعيل عليهما الصلاة والسلام. ففى "العرائس": خرج جبرئيل بهما يوم التروية إلى منىٰ، فصلى بهما الظهر والعصر والمغرب والعشاء الآخرة، ثمّ باتا بها حتى أصبحا، فصلى بهما صلاة الصبح، ثمّ غدا بهما إلى عرفة، فقام بهما هناک، حتى زالت الشمس جمع بين الصلاتين الظهر والعصر، ثم رجع بهما إلى الموقف من عرفة، فوقف بهما على الموقف الّذى يقف عليه النّاس الآن، فلما غربت الشمس دفع بهما إلى مزدلفة، فجمع بين الصلاتين المغرب والعشاء الآخرة، ثمّ بات بهما حتى طلع الفجر، ثمّ صلى بهما صلاة الغداة، ثمّ وقف بهما على قزح حتى إذا أسفر أفاض بهما إلى منىٰ، فأراهما كيف رمى الجمار، ثمّ أمر بهما الذبح وأراهما المنحر من منىٰ وأمرهما بالحلق، ثمّ أفاض بهما إلى البيت فليتأمل ذٰلک؛ فإنّ فيه التصريح بأن إبراهيم و إسماعيل صليا مع جبرئيل جماعة الصلوات الخمس، وجمعا تقديمًا بين الظر والعصر، وتأخيرًا بين المغرب والعشاء للنسک الخ. (السيرة الحلبية: (۱/ ۲۳۳، ۲۳۴) باب بنيان قريش الكعبة شرفها اللّٰه تعالىٰ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

(۲) وبشرط الأمر به أى بالحج عنه فلا يجوز حج الغير بغير إذنه، (وفى الشامية :)أى لايقع مجزئًا عن حجه الأصل بل يقع عن النائب ...... (الدر مع الرد : (۲/ ۵۹۹) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد)

🗀 الهندية: (۱/ ۲۵۷) كتاب المناسک، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير، ط: رشيديه.

🗀 إرشاد السارى: (ص: ۳۱۲) باب الحج عن الغير، فصل : فى شرائط جواز الإحجاج والنيابة عن حجة الإسلام، الشرط الرابع: الأمر بالحج، ط: الامدادية مكة المكرّمة.

☆مرنے والے یا معذور کی طرف سے فرض حج ادا کرنے کے لئے اس کا حکم، اجازت یا وصیت ضروری ہے، حکم، اجازت یا وصیت کے بغیر کسی اجنبی نے حج کیا تو یہ حج حج کرنے والے کا ہوگا، وہ اس کا ثواب جس کو چاہے بخش دے، لیکن میت اور معذور کا فرض حج ادا نہیں ہوگا اور صرف ثواب پہنچانے کے لئے جو حج کیا جاتا ہے اس میں میقات وغیرہ کی قید نہیں وہ کہیں سے بھی احرام باندھ لے گا حج ہو جائے گا۔

☆اگر وارث نے مرنے والے کی وصیت کے بغیر اس کی طرف سے حج کیا تو اس سے مرنے والے کا فرض ادا ہونے کی اُمید ہے مگر اس میں بھی مرنے والے کی میقات سے احرام باندھنا ضروری نہیں جس میقات سے چاہے احرام باندھ سکتا ہے۔(۱)

اجازت لینا

☆فرض حج ادا کرنے کے لئے بیوی کے لئے شوہر سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے، بشرطیکہ عورت کے ساتھ کوئی محرم ہو، البتہ نفلی حج کے لئے شوہر سے اجازت

---

(۱) الأمر بالحج ، فلايجوز حج الغير عنه بغير إذنه ، إلاً الوارث يحج عن مورثه فإنّه يجزئه إن شاء اللّٰه تعالیٰ لوجود الأمر دلالةً . (البحر الرائق : (۶۱/۳) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير، ط: سعيد)

▭ المبسوط للسرخسي : (۱۴۸/۴) كتاب الحج ، باب الحج عن الميت وغيره ، ط: غفاريه كوئٹه.

▭ الهندية: (۲۵۸/۱) كتاب المناسک، الباب الخامس عشرة فی الوصية بالحج، ط: رشيديه.

▭ وهٰذه الشرائط كلها فی الحج الفرض ، وأمّا فی الحج النفل ، فلايشترط شيئ منها غالبًا إلاّ الإسلام والعقل والتمييز والنية ، ولو بعد الأداء . (غنية المناسک : (ص: ۳۳۶) باب الحج عن الغير، فصل : فی شرائط النيابة فی الحج الفرض ، ط: ادارة القرآن)

▭ شامی: (۶۰۱/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب : شروط الحج عن الغير عشرون، ط: سعيد.

▭ إرشاد الساری : (باب الحج عن الغير ، فصل فی شرائط جواز الاحجاج ، والنيابة عن حجة الإسلام، ط: الامدادية ، مكّة المكرّمة.

لینا ضروری ہے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی حج کے لئے جانا جائز نہیں ہے۔(۱)

☆فرض حج کے لئے بیٹے کو باپ سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے اگر اجازت مل جائے تو بہتر ورنہ اجازت کے بغیر بھی جانا جائز ہے، کوئی گناہ یا نافرمانی نہیں ہوگی۔(۲)

اجازت نہ ملنے کی وجہ سے میقات سے احرام نہیں باندھ سکا

''میقات سے احرام نہیں باندھ سکا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(٤/٢٢٩)

اجرت پر حج کرنا

☆......اگر کسی نے حج کی اجرت مقرر کی کہ میں تم کو حج بدل کرنے کے عوض اتنی رقم دوں گا تو وہ حج ہی سرے سے جائز نہیں ہوگا، نہ اس کا حج ہوگا اور نہ اجرت پر حج کرنے والے کا حج ہوگا اور اس قسم کا معاملہ کرنا فضول اور بے کار ہے۔

☆......حج بدل کرنے والا صرف حج کا خرچہ لے اور حج کی اجرت واپس کر

---

(۱) وعند وجود المحرم كان عليها أن تحج حجة الإسلام وإن لم يأذن لها زوجها ، وفى النافلة لاتخرج بغير إذن الزوج ، وإن لم يكن لها محرم لايجب عليها أن تتزوّج للحج ...... (الهندية : (۱/۲۱۹) كتاب المناسک ، الباب الأوّل فى تفسير الحجّ ، ط: رشيديه)

🗀 التاتارخانية: (۲/۴۳۵) كتاب المناسک ، الفصل الأوّل : فى بيان شرائط الوجوب ، ط:ادارة القرآن.

🗀 شامي: (۲/۴٦۵) كتاب الحج ، ط: سعيد.

🗀 غنية الناسک: (ص: ۲۸) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط وجوب الأداء، ط: ادارة القرآن.

(۲) وفيه لايحلّ سفر فيه خطر إلاّ بإذنهما ، ومالاخطر فيه يحل بلاإذن ، (و فى الشامية : قوله: ومالاخطر) كالسفر للتجارة والحج والعمرة يحل بلاإذن إلاّ إذا خيف عليهما الضيعة ، سرخسي. (الدر مع الرد : (۴/۱۲۵) كتاب الجهاد ، ط: سعيد)

🗀 البحر الرائق: (۵/۷۲) كتاب السير، ط: سعيد.

🗀 المغنى لابن قدامة (۸/۳۵۹) كتاب الجهاد، ط: مكتبه الرياض.

🗀 غنية الناسک : (ص: ۳۴) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب سفره ، ط: ادارة القرآن.

دے تو حج بدل ادا ہو جائے گا۔(۱)

اجرت پر طواف کرنا

مریض اور معذور کو اجرت پر طواف کرانا جائز ہے کیونکہ یہ لوگ خود طواف کرنے سے عاجز ہیں۔(۲)

اجرت لے کر کسی کی طرف سے حج کرنا

حج بدل میں حج کے اخراجات کے علاوہ اجرت لینا جائز نہیں ہے۔(۳)

اچار

اُحد

''جبل اُحد'' وہ پہاڑ ہے جس کے متعلق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے

(۱،۳) فلو استأجر رجلاً بأن قال : استأجرتک علی أن تحجّ عنی بکذا لم یجز حجه ...... (وفی الشامیة:) فی البحر عن الاسبیجابی : لایجوز الاستئجار علی الحج ، فلو دفع إلیه الأجر فحجّ یجوز عن المیت ، وله من الأجر مقدار نفقة الطریق ، ویرد الفضل علی الورثة. (الدر مع الرد: (۲/ ۶۰۱) کتاب الحج ، مطلب : فی الاستیجار علی الحج ، ط: سعید)

خزانة الفقه للسمرقندی : (ص: ۲۴۷) مالایجوز الاستیجار علیه ، ط: سعید.

إرشاد الساری : (ص: ۶۱۴) باب الحج عن الغیر ، فصل فی شرائط الإحجاج والنیابة عن حجة الإسلام ، الشرط الخامس : عدم اشتراط الأجرة ، ط: الامدادیة مکة المکرّمة.

(۲) قوله تعالیٰ: ﴿لیس علی الأعمٰی حرجٌ ولا علی الأعرج حرجٌ ولا علی المریض حرجٌ......الآیة﴾ (سورة النور، آیة رقم: ۶۱)

ولو قال لبعض من عنده استأجر لی من یحملنی فیطوف بی...... ثمّ استأجر قوماً فحملوه وهو نائم فطافوا به قال : استحسن إن کان فی فوره ذٰلک أنّه یجوز ، أمّا إذا أطال ذٰلک...... لایجزیه عن الطواف ولکن الأجر لازم ، کذا فی المحیط : استأجروا رجالاً فحملوا امرأةً فطافوا بها و نووا الطواف أجزأهم ولهم الأجرة ...... (الهندیة: (۱/ ۲۳۶) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، فصل فی المتفرقات، ط: رشیدیه)

فرمایا "نحبه یحبنا" ہم کو اس سے محبت ہے اور اس کو ہم سے محبت ہے۔(۱)

اسی پہاڑ کے دامن میں جنگ احد شوال ۳ھ میں ہوئی تھی جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود شدید زخمی ہوئے تھے اور تقریباً ستر جانثار صحابہ کرام شہید ہوئے تھے، جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، یہ سب شہداء کرام یہیں مدفون ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہتمام سے یہاں تشریف لاتے اوران شہیدوں کو سلام و دعا سے نوازتے تھے، حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما بھی یہاں تشریف لایا کرتے تھے، لہذا کم از کم ایک مرتبہ یہاں حاضری ضرور دیں اور شہدائے کرام کو مسنون طریقے سے سلام عرض کر کے ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے مغفرت و رحمت کی دعا کریں اور اپنے لیئے اللہ و رسول کے ساتھ سچی وفاداری اور دین پر استقامت کی دعا مانگیں۔(۲)

احرام باندھ لیا حج یا عمرے کی نیت نہیں کی

اگر کسی شخص نے صرف احرام باندھ لیا، اور حج یا عمرہ کسی معین عبادت کی نیت

---

(۱) حدثني نصر بن علي قال: أخبرني أبي عن قرّة بن خالد عن قتادة قال: سمعت أنسًا أنّ النبيّ ﷺ قال: هٰذا جبلٌ يحبّبنا ونحبّه. (صحيح البخاري: (۲/۵۸۵) باب: أحد يحبّنا، ط: قديمي)

صحيح المسلم : (۱/۴۴۶) كتاب الحج ، باب : فضل أحد ، ط: قديمي .

موطأ الإمام مالک : (ص: ۶۹۸) كتاب الجامع ، باب ماجاء في أمر المدينة ، ط: قديمي .

(۲) ويستحبّ أن يخرج بعد زيارة عليه السلام إلى البقيع فيأتي المشاهد والمزارات خصوصًا قبر سيد الشهداء حمزة رضي اللّٰه عنه ، ويزور في البقيع قبة العباس الخ ...... ويستحبّ أن يزور شهداء أحد يوم الخميس و يقول سلام عليكم بماصبرتم فنعم عقبى الدار سلام عليكم دار قوم مؤمنين وإنّا إن شاء اللّٰه بكم لاحقون ويقرأ آية الكرسي و سورة الإخلاص. (الفتاوٰى العالمكيرية خاتمة في زيارة النبيّ ﷺ : (۱/۲۶۸) كتاب المناسک ، ط: رشيديه)

كتاب المجموع شرح المهذّب : (۸/۲۵۸) ط: دار إحياء التّراث العربي)

إرشاد الساري إلى مناسک الملا علي القاري: (ص: ۲۹۷) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، فصل في زيارة أهل البقيع، و (ص: ۷۳۷) فصل في زيارة جبل أحد وأهله، ط: مكتبه امداديه، مكة المكرّمة.

نہیں کی تو احرام صحیح ہوگیا، اوراس کو حج یا عمرہ کے افعال شروع کرنے سے پہلے پہلے اختیار ہے کہ اس احرام کو حج کے لئے کردے یا عمرے کے لئے کردے۔(۱)

احرام باندھنے سے پہلے حیض آگیا

☆ اگر عمرہ یا حج کا احرام باندھنے سے پہلے ایام شروع ہوجائیں تو عورت غسل یا وضو کرکے حج یا عمرہ کی نیت کرکے احرام باندھ لے، احرام باندھنے سے پہلے جو دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے وہ نہ پڑھے۔(۲)

☆ اگر عورت نے صرف حج کا احرام باندھا ہے تو مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد رہائش گاہ یا ہوٹل میں پاک ہونے تک انتظار کرے حرم میں نہ جائے اگر منی روانہ ہونے سے پہلے پاک ہوگئی تو غسل کرکے حرم میں جاکر بیت اللہ کا طواف قدوم کرلے پھر اس کے بعد منی کے لئے روانہ ہوجائے، آگے تمام افعال مکمل کرلے۔

---

(۱) (قوله: نسكاً) أى معيّنًا كحجّ أو عمرةٍ أو مبهمًا لما مرّ ويأتى أيضًا أنّ صحّة الإحرام لاتتوقّف على نية النسک أى على تعيينه ، وليس المراد أنّها لاتتوقّف على نية نسک أصلاً فافهم. (شامى: (۴۸۵/۲) كتاب الحج ، مطلب فيما يصير به محرما ، ط : سعيد)

▭ بدائع الصنائع : (۳۷۰/۲) كتاب الحج ، فصل فى بيان ما يصير به محرماً ، ط: رشيديه .

▭ ولو لبّى ينوى الإحرام ولانية له فى حجّ ولاعمرة مضٰى فى أيّهما شاء مالم يطف بالبيت شوطًا فإن طاف شوطاً كان إحرامه عن العمرة...... وإذا انعقد إحرامه جاز له أن يؤدّى به حجة أو عمرةً وله الخيار فى ذٰلک يصرفه إلى أيّهما شاء مالم يطف بالبيت شوطًا واحدًا.(الفتاوىٰ العالمگيرية: (۲۲۳/۱) كتاب المناسک ، الباب الثالث فى الإحرام ، ط: رشيديه)

(۲) فعن هٰذا قال القهستاني: فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت وشهدت جميع المناسک إلاّ الطواف والسعى. (فتاوىٰ الشامى: (۵۲۸/۲) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام، ط: سعيد)

▭ إذا أراد أن يحرم إغتسل أو توضّأ والغسل أفضل ..... وسواء كان رجلاً أو امرأةً ، والمرأة طاهرة عن الحيض والنفاس أو الحائض أو نفساء ؛ لأنّ المقصود من إقامة هٰذه السنة النظافة . (بدائع الصنائع: (۳۳۴/۲) كتاب الحج ، فصل فى بيان سنن الحج وبيان الترتيب فى أفعاله من الفرائض الخ ، ط: رشيديه ، و (۱۴۳/۲) ط: سعيد)

▭ فتح القدير : (۴۳۷/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: عثمانيه)

اور اگر ۸ ذی الحجہ تک منی روانہ ہونے سے پہلے پاک نہیں ہوئی تو یہ طواف قدوم چھوڑ دے اور منی روانہ ہوجائے اس کے بعد عرفات چلی جائے، اور دُعائیں کرے نماز نہ پڑھے کیونکہ اب تک ایام سے پاک نہیں ہوئی پھر مزدلفہ آجائے وہاں بھی دعائیں کرے، کنکریاں چن لے اور نماز نہ پڑھے، پھر منی آکر شیطان کی رمی کرے اگر اس دوران پاک ہوجائے تو غسل کر کے طواف زیارت کے لئے چلی جائے ورنہ پاک ہونے تک طواف زیارت کو مؤخر کرے اور پاک ہونے کے بعد طواف زیارت کرے، اس تاخیر کی وجہ سے دم واجب نہیں ہوگا۔(۱)

مکہ مکرمہ سے رخصت ہوتے وقت طواف وداع کرنا واجب ہے، اگر عورت رخصت کے وقت ایام سے ہے تو طواف وداع ساقط ہوجاتا ہے اس لئے یہ طواف نہ کرے اور یہ طواف نہ کرنے کی وجہ سے دم واجب نہیں ہوگا۔(۲)

☆اور اگر عورت نے ایام کے دوران عمرہ کا احرام باندھا تو پاک ہونے تک

(۱) (وحيضها لايمنع) نسكًا (إلاّ الطواف) ولاشيئ عليها بتأخيره إذا لم تطهر إلاّ بعد أيّام النحر. (الدر المختار: (۵۲۸/۲) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، ط: سعيد)

▭ الفتاوٰى تنقيح الحامدية: (۱۴/۱) كتاب الحج، ط: حقانيه)

▭ موطأ الإمام محمد: (ص: ۲۲۳) باب المرأة تحيض فى حجها قبل أن تطوف طواف الزيارة، ط: قديمي.

(۲) أخرج الترمذى عنه عليه الصلاة والسلام: من حجّ البيت فليكن آخر عهده بالبيت إلاّ الحيض، فرخص لهنّ رسول الله ﷺ و قال حسن صحيح. (فتح القدير: (۵۱۶/۲) كتاب الحج، ط: عثمانيه كوئٹه)

▭ تبيين الحقائق: (۳۱۷/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

▭ رد المحتار: (۵۲۳/۲) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، ط: سعيد.

▭ ولايلزمها دم لترك الصدر أى طواف الوداع و تأخير طواف الزيارة عن وقته أى ولتأخير طواف الإفاضة عن أيام النحر لعذر الحيض والنفاس. (إرشاد السارى إلى مناسك الملا على قارى: (ص: ۱۶۲، ۱۶۳) باب الإحرام، فصل فى إحرام المرأة، ط: مكتبه امداديه مكة مكرمة)

▭ الهندية: (۲۳۴/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

▭ البحر الرائق: (۳۷۰/۲) كتاب الحج، باب التمتّع، ط: سعيد.

عمرہ کا طواف اور سعی نہ کرے، اور اگر حج کے لئے منی کی روانگی تک پاک نہ ہوئی اور عمرہ کے افعال کرنے کا موقع نہ ملا تو عمرہ کا احرام کھول کر حج کا احرام باندھ لے اور نماز نہ پڑھے صرف غسل یا وضو کر کے حج کے احرام کی نیت کرلے اور حج کے افعال مکمل کرلے اگر طواف زیارت سے پہلے پہلے پاک ہوگئی تو غسل کر کے طواف زیارت بھی کرلے ورنہ پاک ہونے تک طواف زیارت مؤخر کرے، پاک ہونے کے بعد غسل کر کے طواف زیارت کرلے، تاخیر کی وجہ سے دم لازم نہیں ہوگا۔ اور یہ جو عمرہ کا احرام توڑ دیا تھا اس کی جگہ حج کے بعد ایک عمرہ کرلے۔(۱)

احرام باندھنے سے پہلے مستحب ہے

احرام باندھنے کے لئے غسل سے پہلے مستحب ہے کہ حجامت بنوالی جائے، اپنے دونوں ہاتھوں، پیروں کے ناخن کتروالے، دونوں بغلوں کے بال اور زیر ناف بال صاف کرلے اس کے بعد احرام کی نیت سے صابن وغیرہ سے غسل کرلے تاکہ اچھی طرح صفائی حاصل ہوجائے، اگر غسل کا موقع یا انتظام نہیں ہے تو وضو کرلے، یہ غسل اور وضو احرام کے لئے شرط نہیں ہے، اور احرام کے واجبات میں سے بھی نہیں ہے، لیکن ان کو بلا عذر ترک کرنا مکروہ ہے۔(۲)

---

(۱) قال شیخنا رحمه الله تعالیٰ: والحائض إن كانت قارنة فترفض العمرة، وتقضی مناسک الحجّ كلها ثم تقضی العمرة ويكون حجّها حجّ إفراد مثل سيدتنا عائشة رضی الله عنها رفضت العمرة. (معارف السنن: (۶/ ۳۵۹) أبواب الحج، باب ماجاء ماتقضی الحائض من المناسک، ط: مجلس الدعوة والتحقيق)

🗁 موطأ الإمام محمد: (ص: ۲۲۲) كتاب الحج، باب المرأة تقدم مكة بحج أو بعمرة فتحيض قبل قدومها أو بعد ذٰلک، ط: قديمی.

(۲) ثمّ كما يستحبّ له استعمال الطيب عند الإحرام يستحبّ له تقليم أظفاره وقصّ شاربه وحلق عانته، و نتف إبطه وتسريح رأسه عقيب الغسل لقول إبراهيم كانوا يستحبّون ذٰلک إذا أرادوا أن يحرموا. (تبيين الحقائق: (۲/ ۲۵۱) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد) =

احرام باندھنے کا ارادہ ہو

☆جب حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو پہلے ہاتھ اور پاؤں کے ناخن کاٹ لے مونچھوں کے بال کٹوا کر پست کرے، بغل اور زیر ناف بالوں کو صاف کرے، پھر اس کے بعد غسل کرے، اگر غسل کرنا مشکل ہو رہا ہے، تو وضو کر لے، اگر سر پر بال ہوں تو کنگھے سے ان کو درست کرے۔(۱)

پھر اس کے بعد احرام کے لئے دونئی یا دُھلی ہوئی چادریں لے لے ایک

= فتح القدير: (۲/۴۳۷) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: عثمانيه)

الدر مع الرد: (۲/۴۸۱) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، ط: سعيد.

والأمر بالاغتسال فى الحديثين على وجه الاستحباب دون الإيجاب. (بدائع الصنائع: (۱/۳۳۵) كتاب الحج، فصل فى سنن الحج و تربيته، ط: رشيديه)

حاشية الشلبى على تبيين الحقائق: (۲/۲۴۹) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

والجمهور على أنّ هٰذا الغسل مستحب للإحرام. (البناية: (۵/۳۵) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: امداديه)

إرشاد السارى إلى مناسك الملا على قارى: (ص: ۱۲۷، ۱۲۸) باب الإحرام، سنن الإحرام و مستحاب الإحرام، ط: مكتبه امداديه مكة المكرّمة.

(۱) ثمّ كما يستحبّ له استعمال الطيب عند الإحرام يستحبّ له تقليم أظفارہ وقصّ شاربہ وحلق عانتہ، و نتف إبطہ وتسريح رأسہ عقيب الغسل لقول إبراهيم كانوا يستحبّون ذٰلك إذا أرادوا أن يحرموا. (تبيين الحقائق: (۲/۲۵۱) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد)

فتح القدير: (۲/۴۳۷) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: عثمانيه)

الدر مع الرد: (۲/۴۸۱) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، ط: سعيد.

والأمر بالاغتسال فى الحديثين على وجه الاستحباب دون الإيجاب. (بدائع الصنائع: (۱/۳۳۵) كتاب الحج، فصل فى سنن الحج و تربيته، ط: رشيديه)

حاشية الشلبى على تبيين الحقائق: (۲/۲۴۹) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

والجمهور على أنّ هٰذا الغسل مستحب للإحرام. (البناية: (۵/۳۵) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: امداديه)

إرشاد السارى إلى مناسك الملا على قارى: (ص: ۱۲۷، ۱۲۸) باب الإحرام، سنن الإحرام و مستحاب الإحرام، ط: مكتبه امداديه مكة المكرّمة.

چادر تہبند کے طور پر پہن لے اور دوسری چادر کو چادر کی طرح اوڑھ لے۔(۱)

احرام کے کپڑے پہننے کے بعد اگر مکروہ وقت نہیں یعنی طلوع یا غروب یا زوال کا وقت نہیں ہے تو دو رکعت نفل نماز پڑھنا سنت ہے۔(۲)

اور پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد ''قل یاایها الکافرون'' اور دوسری رکعت میں ''قل هو الله احد'' پڑھنا بہتر ہے اور اگر کوئی دوسری سورت پڑھ لے تو بھی جائز ہے۔(۳)

---

(۱) قوله : (ولبس ثوبين جديدين أو غسيلين إزار و رداء الخ) هٰذا هو السنة (فتح القدير : (۲/ ۴۳۷) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: عثمانيه كوئٹه)

تبيين الحقائق : (۲/۲۵۰) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۲/۳۳۵) كتاب الحج ، فصل فى سنن الحج و ترتيبه ، ط: رشيديه .

إرشاد السارى إلى مناسک الملا على قارى : (ص: ۱۲۸ ، ۱۲۹) باب الإحرام ، مستحبات الإحرام ، ط: امداديه مكة المكرّمة.

(۲) وأخرج أبو داود عن ابن اسحاق عن ابن عباس رضى الله عنهما قال: خرج رسول الله ﷺ حاجًا، فلمّا صلى فى مسجدهٖ بذى الحليفة ركعتين أوجب فى مجلسهٖ، ورواه الحاكم وصحّحه ولايصليها فى الوقت المكروه. (فتح القدير: (۲/ ۴۳۹) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: عثمانيه)

تبيين الحقائق : (۲/۲۵۱) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۲/۳۳۶) كتاب الحج ، فصل فى سنن الحج ، و ترتيبه ، ط: رشيديه .

إرشاد السارى إلى مناسک الملا على قارى : (ص: ۱۲۸) باب الإحرام ، سنن الإحرام ، ط: المكتبه الامداديه مكة المكرمة .

الدر مع الرد : (۲/۴۸۱ ، ۴۸۲) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، ط: سعيد .

(۳) ثمّ يصلى ركعتين و يقرأ فيهما بما شاء وإن قرأ فى الركعة الأولىٰ بفاتحة الكتاب و قل يأيّها الكافرون وفى الثانية بفاتحة الكتاب و قل هو الله أحد تبرّكاً بفعل رسول الله ﷺ فهو أفضل كذا فى المحيط. (الهندية: (۱/۲۲۳) الباب الثالث فى الإحرام، باب الإحرام، فصل فيما ينبغى لمريد الإحرام، ط: رشيديه)

غنية المناسک: (ص: ۷۳) ط: ادارة القرآن.

البحر العميق فى مناسک المعتمر والحاج إلى بيت الله العتيق : (۲/۶۴۴ ، ۶۴۵) الباب السابع فى الإحرام ، الفصل الأوّل : مقدّمات الإحرام ، ط: المكتبة المكية ، مؤسسة الرّيان.

إرشاد السارى إلى مناسک الملا على قارى : (ص: ۱۳۹) باب الإحرام ، فصل فى ركعتى الإحرام وأحكامها ، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرّمة.

اس نماز کے وقت احرام کی جو چادر اوڑھی ہوئی ہے اس سے سر بھی چھپالے کیونکہ ابھی تک احرام شروع نہیں ہوا۔(۱)

اور دو رکعت نفل کے بعد سر سے چادر ہٹادے پھر عمرہ یا حج کی تینوں قسموں میں جس قسم کے حج کا ارادہ ہے اس کے مطابق دل میں نیت کرلے اور زبان سے بھی وہ الفاظ عربی میں یا اپنی مادری زبان میں کہہ لے تو بہتر ہے۔(۲)

اس کے بعد مرد تین دفعہ بلند آواز سے تلبیہ کہے۔(۳)

---

(۱) وتكره الصلاة حاسرًا إذا كان يجد العمامة وقد فعل ذٰلک تكاسلاً أو تهاونًا بالصلاة ، ولابأس به إذا فعله تذلّلاً و خشوعًا بل هو حسن. (الهندية: (۱/۱۰۶) كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة ومايكره فيها، الفصل الثانى فيما يكره فى الصلاة ومالايكره، ط: رشيديه)

الخانية على هامش الهندية: (۱/۱۳۵) كتاب الصلاة، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: رشيديه.

وإذا لبّى فقد أحرم يعنى دخل فى الإحرام . (البناية شرح الهداية : (۴۸/۵) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: امدادية)

تبيين الحقائق : (۲/۲۵۵) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

فتح القدير : (۲/۳۴۳) كتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : رشيديه .

(۲) وأن تكون بالقلب ، فينوى بقلبه مايحرم به من حج أو عمرة أو قران أو نسک من غير تعيين وأمّا التلفظ بالنية مع ذٰلک فحسن ليجتمع القلب واللسان كما قاله المشائخ رحمهم اللّٰه تعالىٰ. (غنية المناسک : (ص: ۷۸) باب الإحرام ، فصل فى نية الإحرام ، ط: ادارة القرآن)

تبيين الحقائق : (۲/۲۵۳) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

فتاوى شامى : (۲/۴۸۲) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ،ط : سعيد

إرشاد السارى : (ص: ۱۴۳) باب الإحرام ، فصل : و شرط النية أن تكون بالقلب ، ط: امداديه مكه مكرّمه.

(۳) ويستحب فى التلبية كلّها رفع الصّوت من غير أن يبلغ الجهد فى ذٰلک كذا فى فتح القدير. (الهندية : (۱/۲۲۳) الباب الثالث فى الإحرام ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۲/۴۸۴) كتاب الحجّ ، فصل فى الإحرام ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۲/۳۳۷) كتاب الحج ، بيان سننه ، ط: رشيديه .

إرشاد السارى إلى مناسک الملا على قارى: (ص: ۱۴۱ ، ۱۴۲) باب الإحرام ، فصل فى ركعتى الإحرام و أحكامهما ، ط: مكتبه امداديه مكه مكرّمه.

اور عورت آہستہ۔(۱)

اور تلبیہ کے مسنون الفاظ یہ ہیں ان کو اچھی طرح یاد کرلے ان میں سے کوئی لفظ کم کرنا مکروہ ہے:

"لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْک لَاشَرِیْکَ لَکَ".(۲)

احرام باندھنے کا مسنون طریقہ

☆احرام باندھنے سے پہلے مستحب ہے کہ حجامت بنوالی جائے دونوں ہاتھوں پیروں کے ناخن کتروالے، دونوں بغلوں کے بال اور زیر ناف بال صاف کرلے، اس کے بعد احرام کی نیت سے صابن وغیرہ سے غسل کرلے، اگر غسل کا موقع اور انتظام نہیں ہے تو وضو کرلے۔(۳)

---

(۱) (ولا تلبّی جهرًا) بل تسمع نفسها دفعًا للفتنة، وفی الرّد: أی فتنة الرّجال لسماع صوتها.
(الدّر مع الرد: (۵۲۸/۲) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، ط: سعید)
الفتاوٰی الهندیة: (۲۳۵/۱) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیه.
تبیین الحقائق: (۳۲۳/۲) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید.

(۲) وصفة التلبیة أن یقول لبیک اللهم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لاشریک لک...... قال الکرخی یأتی بها ولاینقص منها کذا فی المحیط...... وأمّا النقص فمکروه اتّفاقًا کذا فی البحر الرائق. (الفتاوٰی الهندیة: (۲۲۳/۱) کتاب المناسک، الباب الثالث فی الإحرام، ط: رشیدیه)
تبیین الحقائق: (۲۵۵/۲) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید.
الدر مع الرد: (۴۸۴/۲) فصل فی الإحرام، ط: سعید.

(۳) ثمّ کما یستحبّ له استعمال الطیب عند الإحرام یستحبّ له تقلیم أظفاره وقصّ شاربه وحلق عانته، و نتف إبطه وتسریح رأسه عقیب الغسل لقول إبراهیم کانوا یستحبّون ذٰلک إذا أرادوا أن یحرموا. (تبیین الحقائق: (۲۵۱/۲) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید)
فتح القدیر: (۴۳۷/۲) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: عثمانیه)
الدر مع الرد: (۴۸۱/۲) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، ط: سعید. =

☆ غسل یا وضو کے بعد مرد حضرات سلا ہوا کپڑا اتار دیں اور ایک تہبند باندھ لیں اور اس پر ایک چادر اوڑھ لیں دونوں شانوں کو ڈھکا رکھیں۔(۱)

اور ایسی خوشبو لگائیں جس کا نشان اور داغ احرام کے کپڑے پر نہ لگے، یعنی ایسی خوشبو لگائیں جو کپڑے پر لگانے کے بعد اس کا رنگ نظر نہ آئے یہ دونوں چادریں سفید اور نئی ہوں تو بہتر ہے۔(۲)

☆ خواتین احرام کے لئے سلے ہوئے کپڑے نہیں اتاریں گی بلکہ ان کا احرام صرف یہ ہے کہ وہ اپنا سر ڈھانک لیں، اور چہرہ کو اس طرح کھولے رکھیں کہ نامحرم کے سامنے پردہ بھی ہو اور منہ پر کچھ لگے بھی نہیں، اور پردہ کے لئے بہتر یہ ہے کہ نقاب کے اوپر کوئی ''ہیٹ'' لگالیں تا کہ نقاب چہرے پر نہ لگ سکے آج کل حاجی کیمپ اور بازاروں میں عورتوں کے لئے خاص ہیٹ والا نقاب دستیاب ہے وہاں

= والأمر بالاغتسال في الحديثين على وجه الاستحباب دون الإيجاب . (بدائع الصنائع : (۱/ ۳۳۵) كتاب الحج ، فصل في سنن الحج و تربيته ، ط: رشيديه)

حاشية الشلبي على تبيين الحقائق : (۲/ ۲۴۹) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

والجمهور على أنّ هٰذا الغسل مستحب للإحرام . (البناية : (۵/ ۳۵) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: امداديه)

(۱) ويدخل الرداء تحت يمينه ويلقيه على كتفه اليسرىٰ ويبقى كتفه الأيمن مكشوفًا. (الفتاوىٰ الهندية: (۱/ ۲۲۲) كتاب المناسک، الباب الثالث في الإحرام ، ط: رشيديه)

قوله : ولبس ثوبين جديدين أو غسيلين إزار و رداء الخ) هٰذا هو السنة (فتح القدير : (۲/ ۴۳۷) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: عثمانيه كوئٹه)

تبيين الحقائق : (۲/ ۲۵۰) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۲/ ۳۳۵) كتاب الحج ، فصل في سنن الحج و ترتيبه ، ط: رشيديه .

(۲) ويسن بعد الغسل أن يستعمل الطيب في بدنه إن كان عنده ...... أمّا الثوب فلايجوز أن يطيب بما تبقى عينه بعد الإحرام إجماعاً . (غنية الناسک في بغية المناسک : (ص : ۷۰) باب الإحرام ، ط: ادارة القرآن)

تبيين الحقائق : (۲/ ۲۵۰) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

الفتاوىٰ الهندية : (۱/ ۲۲۲) كتاب المناسک ، الباب الثالث في الإحرام ،ط : رشيديه.

سے خرید لیں۔(۱)

☆احرام کی تیاری کے بعد اگر مکروہ وقت نہ ہو تو سر ڈھانک کر دو رکعت نفل نماز توبہ کی نیت سے پڑھے، اس کے بعد درود شریف پڑھے سچے دل کے ساتھ اپنے گذشتہ چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے توبہ کرے، زبان سے استغفار پڑھے، دل میں گذشتہ تمام گناہوں پر نادم ہو اور آئندہ کے لئے پختہ ارادہ کرے کہ پھر کبھی گناہ نہیں کرے گا۔

احرام کی نیت سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرنا احرام کی سنت میں سے ہے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۃ "قل یایھا الکافرون" اور دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد "قل ھو اللہ احد" پڑھنا بہتر ہے، اگر یہ دونوں سورتیں یاد نہیں تو کوئی اور دو سورتیں پڑھ لیں۔(۲)

☆اگر اس وقت خواتین کے ناپاکی کے ایام ہوں تو وہ نماز نہ پڑھیں بلکہ ویسے ہی احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیں۔(۳)

(۱) هي فيه كالرجل غير أنها لاتكشف رأسها وتكشف وجهها ، والمراد بكشف الوجه عدم مماسة شيئ له ، فلذلک يكره له أن تلبس البرقع ؛ لأنّ ذٰلک يماسّ وجهها ، كذا في المبسوط ، فلو سدلت عليه شيئًا وجافته عنه جاز من حيث الإحرام لعدم كونه سترًا و إلاّ فسدل الشيئ مستحب...... وتلبس من المخيط مابدا لها كالدروع والقميص والسراويل والخفين والقفازين.

(غنية الناسک في بغية المناسک : (ص: ۹۴) فصل في إحرام المرأة ، ط: ادارة القرآن)

تبيين الحقائق : (۳۲۳/۲) كتاب المناسک ، باب الإحرام ،ط : سعيد .

الفتاوٰى الهندية : (۲۳۵/۱) الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

(۲) ثمّ يسنّ أن يصلّي ركعتين بعد اللبس ينوي بها سنة الإحرام ليحذر فضيلة السنّة ، وإلاّ فلو أطلق جاز، يقرأ في الأولىٰ منهما الكافرون و في الثانية الإخلاص...... ولايصلّي في وقت مكروه.

(غنية الناسک في بغية المناسک: (ص: ۷۳) فصل فيماينبغي لمريد الإحرام، ط: ادارة القرآن)

الفتاوٰى الهنديه : (۲۲۳/۱) كتاب المناسک ، الباب الثالث في الإحرام ، ط: رشيديه .

(۳) فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت ، وشهدت جميع المناسک إلاّ الطواف والسعي.

(غنية الناسک في بغية المناسک: (ص: ۹۴) فصل في إحرام المرأة، ط: ادارة القرآن)

الدر مع الرد : (۵۲۸/۲) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ،ط : سعيد.

فتح القدير : (۴۳۷/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : عثمانيه.

☆ مرد حضرات نماز سے فارغ ہونے کے بعد سر سے ٹوپی یا کپڑا ہٹالیں، بیٹھ کر عمرہ یا حج کی تینوں قسموں، افراد، قران اور تمتع میں سے جس کا ارادہ ہو اس کی نیت کریں۔(۱)

☆ ......مثلاً اگر عمرہ کے احرام کی نیت کا ارادہ ہو تو اس طرح کہیں:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ"

(اے اللہ! میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں اسے میرے لئے آسان کیجئے، اور قبول فرمائیے)

☆ ......اور اگر حج افراد کے احرام کی نیت کا ارادہ ہو تو اس طرح کہیں:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ"

(اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں اسے میرے لئے آسان کیجئے، اور قبول فرمائیے)

☆ ......اور اگر حج قران کے احرام کی نیت کا ارادہ ہو تو اس طرح کہیں:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ وَ الْحَجَّ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ"

(اے اللہ! میں عمرہ اور حج دونوں اکٹھا کرنا چاہتا ہوں ان دونوں کو میرے لئے آسان فرما دیجئے، اور قبول فرمائیے)

☆ ......اور اگر حج تمتع کے احرام کی نیت کا ارادہ ہو تو یوں کہے:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ"

(اے اللہ! میں عمرہ کرنا چاہتا ہوں اسے میرے لئے آسان کیجئے، اور قبول فرمائیے)(۲)

---

(۱) فإذا أراد أن یحرم ینوی بقلبہ الإحرام بالنسک، ولذکر باللسان لیس بشرط لکن ھو الأولیٰ. (البحر العمیق فی مناسک المعتمر والحاج إلی بیت اللّٰہ العتیق: (۲/۶۴۹) الباب السابع فی الإحرام، الفصل الثانی فی صفۃ الإحرام، ط: المکتبۃ المکیۃ، مؤسسۃ الریّان)

(۲) فیقول بعد السلام بلسانہ مطابقًا لجنانہ: اللّٰھمّ إنّی أرید الحجّ فیسّرہ لی و تقبّلہ منّی، وھٰذا مستحب...... وإن أراد العمرۃ ینویھا بقلبہ، ویذکرھا بلسانہ مکان الحجّ فی الدعاء والنیّۃ وإن أراد القران یقول: اللّٰھم إنّی أرید العمرۃ والحجّ الخ. (غنیۃ الناسک فی بغیۃ المناسک: (ص: ۷۳) فصل فی کیفیۃ الإحرام، ط: ادارۃ القرآن)

الفتاوٰی الھندیۃ: (۱/۲۲۳) کتاب المناسک، الباب الثالث فی الإحرام، ط: رشیدیہ. =

مکہ پہنچ کر عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد دوبارہ آٹھ ذی الحجہ کو صرف حج کے احرام کی نیت کر کے منی روانہ ہو جائے اور نیت اس طرح کریں:

”اللّٰهُمَّ اِنِّی اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ“

(اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا ہوں اسے میرے لئے آسان کیجئے، اور قبول فرمایئے)(۱)

آج کل اکثر لوگ حج تمتع کرتے ہیں، اس میں سہولت ہے۔

☆احرام کی نیت دل سے ہونا ضروری ہے یعنی جس چیز کا احرام باندھا ہے اس کی دل میں نیت کرنی چاہئے، مثلاً اس طرح کہے کہ عمرہ کا احرام باندھتا ہوں یا حج کا احرام باندھتا ہوں زبان سے احرام کی نیت کرنا مستحب ہے لازم نہیں ہے۔(۲)

= ▭ تبيين الحقائق : (٢٥٢/٢) كتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : سعيد.

▭ الدر مع الرد : (٤٨٢/٢) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، ط: سعيد.

▭ ويقول بعد السلام من الركعتين : اللّٰهم إنّى أريد الحجّ فيسّره لى وتقبّله منى واعنى عليه وبارك لى فيه...... وهٰذا إذا أراد الحج وإن أراد العمرة فالمستحب أن ينو بها و يقول : اللّٰهم إنّى أريد العمرة إلى آخره، ثمّ يقول: نويتُ العمرة وأحرمت بها للّٰه تعالىٰ وإن أراد القران ينوى العمرة مع الحجّ ، ويقول: اللّٰهم إنّى أريد العمرة والحجّ فيسرهما لى وتقبّلهما منى للّٰه تعالىٰ. (البحر العميق فى مناسك المعتمر والحاجّ إلى بيت اللّٰه العتيق: (٦٤٩/٢، ٦٥٠، ٦٥١، ٦٥٢) الباب السابع فى الإحرام، الفصل الثانى فى صفة الإحرام، ط: المكتبة المكية، مؤسسة الريان)

(١) (و قال المفرد بالحجّ) بلسانه مطابقًا لجنانه (اللّٰه إنّى أريد الحجّ فيسّره لى) لمشقّته و طول مدّته (وتقبّله منّى). (الدر المختار : (٤٨٢/٢) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، ط: سعيد)

▭ غنية الناسک فى بغية المناسک : (ص: ٧٣) فصل فى كيفية الإحرام الخ ، ط: ادارة القرآن.

▭ الفتاوٰى الهندية : (٢٢٣/١) كتاب المناسک ، الباب الثالث فى الإحرام ، ط: رشيديه.

(٢) وأمّا النيّة فهو شرط لجميع العبادات فلابدّ منه...... وذكرما يحرم به من الحجّ أو العمرة باللسان ليس بشرط كما فى الصلاة و لو ذكر و قال: نويتُ الحجّ، وأحرمتُ به للّٰه تعالىٰ لبّيک إلى آخرها، كان أولىٰ لموافقة القلب اللسان كما فى الصلاة. (تبيين الحقائق: (٢٥٣/٢) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق : (٥٦٣/٢) كتاب الحجّ ، باب الإحرام ، ط: علمية بيروت .

▭ الدّر مع الرد : (٤٨٢/٢ ، ٤٨٣) فصل فى الإحرام ، ط: سعيد .

▭ البحر العميق فى مناسک المعتمر والحاجّ إلى بيت اللّٰه العتيق : (٦٥١/٢) الباب السابع فى الإحرام ، الفصل الثانى : فى صفة الإحرام ، ط: المكتبة المكيّة ، مؤسسة الريان.

☆اس کے بعد مرد بلند آواز سے اور عورتیں آہستہ آواز سے تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں۔(۱)

☆**تلبیہ کے الفاظ یہ ہیں:**

"لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ
اِنَّ الْحَمْدَوَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لاشَرِیْکَ لَکَ" (۲)

حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں، حاضر ہوں آپ کا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں ساری تعریفیں اور سب نعمتیں صرف آپ ہی کے لئے ہیں اور ساری بادشاہی بھی آپ ہی کے اختیار میں ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں۔

☆تلبیہ ایک دفعہ زبان سے پڑھنا تو احرام کے لئے شرط ہے اور تین دفعہ پڑھنا سنت ہے، اگر کسی نے تلبیہ دل سے کہا اور زبان سے نہیں کہا تو تلبیہ ادا نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) ویسنّ أن یرفع صوته بالتلبیة بشدّة من غیر أن یبلغ الجهد فی ذٰلک کیلا یتضرر و یستحبّ أن یکرّر التلبیة ثلاثًا وأن یوالی بین الثلاث . (غنیة الناسک فی بغیة المناسک : (ص: ۷۴) فصل فی کیفیة الإحرام ، ط: ادارة القرآن)

▭ ولاتجهر بالتلبیة بل تسمع نفسها دفعًا للفتنة . (غنیة الناسک فی بغیة المناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المرأة ، ط: ادارة القرآن)

▭ الدّر مع الرد : (۵۲۸/۲) فصل فی الإحرام ، و (۴۸۴/۲) ط: سعید .

▭ الفتاوٰی الهندیة : (۲۲۳/۱) الباب الثالث فی الإحرام ، ط: رشیدیه .

(۲) وصفة التلبیة أن یقول : لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَوَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لاشَرِیْکَ لَکَ. (الفتاوٰی الهندیة : (۲۲۳/۱) کتاب المناسک ، الباب الثالث فی الإحرام، ط: رشیدیه)

▭ الدر مع الرد : (۴۸۳/۲) کتاب الحجّ ، فصل فی الإحرام ، ط: سعید .

▭ البحر العمیق فی مناسک المعتمر والحاجّ إلی بیت اللّٰه العتیق : (۶۵۶/۲ ، ۶۵۷) الباب السابع فی الإحرام ، الفصل الثانی : فی کیفیة الإحرام ، ط: المکتبة المکیّة ، مؤسسة الریان .

(۳) والتلبیة مرّة شرط وهو عند الإحرام لا غیر ،و الزیادة علی المرّة سنّة والإکثار منها مستحب. (غنیة الناسک : (ص: ۷۵) باب الإحرام ، ط: ادار القرآن)

▭ وشرط التلبیة أن تکون باللسان مراده ذکر یقصد به التعظیم لاخصوصها. =

☆ نیت اور تلبیہ کے بغیر محرم نہیں ہوتا، احرام کا معنی ہے نیت کر کے تلبیہ پڑھنا۔(۱)

☆ نیت کے ساتھ تلبیہ کہنے کے بعد اب باقاعدہ محرم بن گئے اور احرام کی ساری پابندیاں شروع ہوگئیں۔(۲)

☆ تلبیہ پڑھنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں، پھر جو دعا چاہیں مانگیں، یہ دعا مانگنا مستحب ہے:

"اللھم انی اسئلک رضاک والجنة واعوذبک من غضبک والنار"

اے اللہ! میں آپ کی رضامندی اور جنت کا طلب گار ہوں، اور آپ کے غصے اور دوزخ سے پناہ چاہتا ہوں۔

یہ دعا اس موقع پر سب سے اہم اور مقدم ہے اس کے علاوہ جو بھی دعا دل میں آئے مانگیں، درود اور دعا آہستہ پڑھنا مستحب ہے۔(۳)

= (غنية الناسک فی بغية المناسک : (ص: ٧٦) ط: ادارة القرآن)

إرشاد الساری إلی مناسک الملاعلی قاری : (ص: ١٤٣) کتاب الحج ، باب الإحرام ، فصل: شرط التلبية أن تکون باللسان ، ط: امداديه مکة المکرّمة .

البحر الرائق : (٥٦٥/٢) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: بيروت.

(١، ٢) (فإذا لبّيت ناويًا فقد أحرمت) وهٰذا تصريح بأنّه يکون شارعًا عند وجودهما . (تبيين الحقائق: (٢٥٥/٢) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد)

الفتاوٰی التاتارخانية: (٣٣٥/٢) کتاب الحج، الفصل الثالث فی تعليم أعمال الحجّ، ط: قديمی.

البحر الرائق: (٥٦٥/٢) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: بيروت، و (٣٢٢/٢) ط: سعيد.

البحر العميق فی مناسک المعتمر والحجّ إلی بيت اللّٰه العتيق : (٦٧١/٢ ، ٦٧٢) الباب السابع فی الإحرام ، الفصل الثانی فی صفة الإحرام ،ط المکتبة المکيّة ، مؤسسة الريان.

(٣) وإذا لبّی يستحبّ أن يخفض صوته ، ويصلّی علی النبیّ ﷺ ، ويدعو بما شاء ، وإن تبرّک بالماثور فحسن ، ومن الماثور : اللّٰهم إنّی أسألک رضاک والجنّة وأعوذبک من غضبک والنّار. (غنية الناسک: (ص: ٧٤) باب الإحرام ، ط: ادارة القرآن) =

☆احرام شروع ہونے کے بعد بہت سی چیزیں جو پہلے حلال تھیں وہ بھی حرام ہوجاتی ہیں مثلاً خوشبو لگانا، بدن کی ہیئت پر سلا ہوا لباس پہننا، بال یا ہاتھ پاؤں کے ناخن کاٹنا، مردوں کے لئے سر اور منہ ڈھانکنا اور عورتوں کے لئے منہ ڈھانکنا، جوں مارنا، شکار کرنا، بیوی سے جماع کرنا یا بے حیائی کی باتیں کرنا وغیرہ۔(۱)

☆ہر نئی حالت پیش آنے پر تلبیہ پڑھنا مستحب ہے مثلاً جب گاڑی پر سوار ہو، گاڑی سے اترے، گاڑی کا رخ مڑے، اونچی جگہ پر چڑھے، وہاں سے اترے، نشیب میں آئے، فجر طلوع ہو، سوتے ہوئے آنکھ کھلے، اسی طرح فرض ونفل نمازوں کے بعد، کسی سے ملاقات کے وقت، ان تمام مواقع پر تلبیہ کہنا چاہیئے جتنا زیادہ کہے افضل ہے، تلبیہ کے درمیان بات نہ کرے۔(۲)

☆بلندی پر چڑھتے وقت تلبیہ کے ساتھ ''الله اکبر'' ملانا مستحب ہے، نشیبی

= إرشاد الساری : (ص: ۱۴۱) باب الإحرام ، ط: امداديه مكة المكرّمة .

الفتاوٰى الهندية : (۱/۲۲۳) كتاب المناسك ، الباب الثالث فى الإحرام ، ط: رشيديه .

(۱) فاتق الرفث والفسوق والجدال وقتل الصيد والإشارة إليه والدلالة عليه ولبس القميص والسراويل والعمامة والقلنسوة والقباء والخفين إلاّ أن لا تجد النعلين فاقطعهما من أسفل الكعبين، والثوب المصبوغ بورس أو زعفران أو عصفور إلاّ أن يكون غسيلاً لاينفض وستر الرأس والوجه وغسلهما بالخطمى ومس الطيب وحلق رأسه و قصّ شعرهٖ و ظفرهٖ . (تبيين الحقائق: (۲/۲۵۷ ـ ۲۶۱) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد)

شرح النقاية : (۱/ ۶۲۹ ـ ۶۳۳) كتاب الحج ، محظورات الإحرام ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۸۵ ـ ۹۱) باب الإحرام ، ط: ادارة القرآن .

(۲) ويكثر من التلبية فى أدبار الصلاة فى ظاهر الرواية قال : فى أدبار الصلاة من غير تفصيل وكلما لقى ركبًا أو علا شرفًا أو هبط واديًا وبالأسعار وحين يستيقظ من منامه . (الفتاوٰى التاتارخانية : (۲/۳۳۶) كتاب الحج ، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج ، ط: ادارة القرآن)

شرح النقاية : (۱/ ۶۳۶) كتاب الحج ، مباحات الإحرام ، ط: سعيد .

تبيين الحقائق : (۲/ ۲۶۳) باب الإحرام ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۷۵) باب الإحرام ، ط: ادارة القرآن .

جگہ پہ اترتے وقت تلبیہ کے ساتھ تسبیح ’’سبحان اللہ‘‘ ملانا مستحب ہے۔(۱)

☆اگر چند آدمی ساتھ ہیں تو کوئی ایک دوسرے کے تلبیہ پر تلبیہ نہ کہے کیونکہ اس سے دل منتشر اور پریشان ہو جاتے ہیں ہر شخص اپنے طور پر تلبیہ پڑھے۔(۲)

☆حج تمتع کی صورت میں مکہ معظّمہ پہنچ کر عمرہ کا طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ پڑھنا بند کر دیا جائے گا۔(۳)

اور حج افراد اور حج قران میں یہ تلبیہ ۱۰/ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ یعنی بڑے شیطان کی رمی تک جاری رہے گا۔(۴)

جب تک تلبیہ پڑھنے کا حکم باقی رہے کثرت سے اور پورے ذوق وشوق سے تلبیہ پڑھنے کو جاری رکھا جائے، اور تلبیہ پڑھتے وقت اس کے معنی کا بھی ضرور خیال

---

(۱) (وكلّما علا شرفًا) بفتحتين أى صعد مكانًا عاليًا إلاً أنّه يستحبّ حينئذٍ التكبير معها (أو هبط واديًا) أى نزل مكانًا منخفضًا إلاً أنّه يستحب حينئذٍ التسبيح أيضًا . (إرشاد السارى : (ص:۱۴۵) باب الإحرام ، ط: الامداديه مكة المكرّمة)

▭ غنية الناسک فى بغية المناسک : (ص: ۳۹) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب سفره ، ط: ادارة القرآن .

(۲) وإذا كانوا جماعةً لايمشى أحدٌ على تلبية الآخر ، بل كل إنسان يلبّى بنفسهٖ . (غنية الناسک : (ص: ۷۵) باب الإحرام ، ط: ادارة القرآن)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۱۴۲) باب الإحرام ،ط : امداديه مكة مكرّمه .

▭ فتاوٰى شامى : (۴۹۱/۲) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، ط: سعيد .

(۳) (ويقطع التلبية فى أوّل طوافهٖ) للعمرة (الدر مع الرد : (۵۳۷/۲) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

▭ تبيين الحقائق : (۳۳۹/۲) باب التمتّع ، ط: سعيد .

▭ إرشاد السارى : (ص: ۲۵۴) باب العمرة ، ط: المكتبة الإمدادية مكة المكرّمة .

(۴) (منها ، وقطع التلبية بأوّلها) وفى الرّد أى فى الحجّ الصّحيح والفاسد مفردًا أو متمتّعًا أو قارنًا. (الدر مع الرد : (۵۱۳/۲) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، ط: سعيد)

▭ تبيين الحقائق : (۳۰۳/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

▭ إرشاد السارى : (ص: ۳۱۷) باب مناسک منٰى ، ط: المكتبة الامداديه مكة المكرّمة .

رکھے، اور یہ تصور کرے کہ ایک عاشق بے نوا اپنے مہربان آقا کے دربار میں کھچا چلا جا رہا ہے۔(۱)

اس کے بعد ”بیت اللہ میں حاضری“ کے عنوان کو دیکھیں۔

احرام باندھنے کے بعد حج کے بغیر واپسی

☆ اگر احرام باندھ چکا تھا یعنی احرام کا کپڑا پہن کر حج یا عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ چکا تھا، اس کے بعد کسی وجہ سے نہیں جا سکا تو وہ احرام نہیں اتار سکتا یہاں تک کہ حرم کی حدود میں اس کی طرف سے ایک بکری یا دنبہ ذبح نہ کیا جائے، جب حرم کی حدود میں جانور ذبح کیا جائے گا اس کے بعد احرام کھولنا جائز ہوگا اور آئندہ اس حج کی قضاء کرنا بھی لازم ہوگا۔(۲)

موجودہ دور میں فون اور موبائل کے ذریعہ اس کام کو آسانی سے انجام دینا ممکن ہے۔

---

(۱) (وأكثر) المحرم (التلبية) ندبًا (متى صلّى) ولو نفلاً (أو علا شرفًا أو هبط واديًا أو لقى ركبًا...... أو أسحر) . (الدر مع الرد : (۲/ ۴۹۱) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، ط: سعيد)
▭ إرشاد السارى : (ص: ۱۴۵) باب الإحرام ، ط: المكتبة الأمدادية مكة المكرّمة .
▭ الفتاوٰى التاتارخانية: (۲/ ۳۳۶) كتاب الحج، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج، ط: قديمى.

(۲) (إذا أحصر المحرم بحجّة أو عمرة و أراد التحلّل يجب عليه أن يبعث الهدى وهو شاة وما فوقها وتجوز البدنة عن سبعة أو يبعث ثمن الهدى ليشترى به الهدى ويأمر أحدًا بذٰلك فيذبح فى الحرم...... ثم إنّه لايحلّ ببعث الهدى (بمجرّده) ولا بوصوله إلى الحرم حتّٰى يذبح فى الحرم الخ. (إرشاد السارى: (ص: ۵۸۷، ۵۸۸) باب الإحصار، ط: المكتبة الامدادية مكة المكرّمة)
▭ إذا حلّ المحصر بالذبح فإن كان إحرامه للحجّ فعليه قضاء عمرة وحجّة وإن كان قارنًا فعليه قضاء حجّة و عمرتين ويخيّر إن شاء يقضى بقرانٍ أو إفراد وإن كان معتمرًا فعليه عمرة لا غير . (إرشاد السارى : (ص: ۶۰۱ ، ۶۰۲) باب الإحصار ، ط: المكتبة الامدادية مكة المكرّمة)
▭ الدر مع الرد : (۲/ ۵۹۰ ، ۵۹۱) كتاب الحج ، باب الإحصار ،ط : سعيد .
▭ الفتاوٰى التاتارخانية: (۲/ ۳۹۹، ۴۰۱) كتاب الحج، الفصل الحادى عشر فى الإحصار، ط: قديمى.

☆ اگر جہاز یا سیٹ کنفرم نہیں ہے یا کنفرم ہے لیکن حالات کے اعتبار سے تبدیلی کا امکان ہے تو گھر سے احرام کی چادریں پہن لے مگر احرام کی نیت نہ کرے جب روانگی پکی ہو جائے تو حج یا عمرہ کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے۔

احرام باندھنے کے بعد عمرہ کے بغیر واپسی

''احرام باندھنے کے بعد حج کے بغیر واپسی'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۱۰۳/۱)

احرام باندھنے کے بعد مجنون ہو گیا

اگر کوئی شخص احرام باندھنے کے بعد مجنون ہو گیا، یا احرام سے پہلے مجنون تھا مگر احرام باندھتے وقت افاقہ ہو گیا تھا، اور احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیا تھا اس کے بعد مجنون ہو گیا، اور اس کے ولی نے اس کو حج کے تمام افعال کرا دیئے تو اس کا فرض حج ادا ہو جائے گا البتہ جنون سے افاقہ ہونے کے بعد طواف زیارت دوبارہ خود ادا کرنا لازم ہوگا۔(۱)

احرام باندھنے کے لئے نفل پڑھنے کا موقع نہ ہو

☆ جو لوگ مکہ مکرمہ جانے کے لئے میقات سے گذر کر جدہ آتے ہیں ان کو

---

(۱) ولو أحرم صحيح ثم جن فقضى به أصحابه المناسك ، ونووا عنه فى الطواف به ثم أفاق فلو بعد سنين ، أجزاه عن الفرض ، ويجوز النيابة عنه فى نية الطواف للضرورة وإن لم تجز فى نفس الطواف ؛ لإمكانه محمولًا ، فإن طافوا به ، ولكنّهم لم ينووا عنه لزمه الطواف بعد الإفاقة . (غنية الناسک : (ص: ۱۴ ، ۱۵) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، الثالث والرابع: البولغ والعقل ، ط: ادارة القرآن .

🗁 وأيضًا: (ص: ۸۳) باب الإحرام، فصل فى إحرام المغمٰى عليه والمعتوه والنائم المريض والمجنون.

🗁 وفيه أيضًا : ولو جن بعد الإحرام ، فكالمغمٰى عليه بعد الإحرام ...... (ص : ۸۴) باب الإحرام ، فصل فى إحرام الصبى والمجنون والعبد والأمة ، ط: ادارة القرآن)

🗁 إرشاد السارى : (ص: ۵۲) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الرابع : العقل: ، ط: امداديه مكة المكرّمة.

میقات سے پہلے احرام باندھنا ضروری ہے، احرام باندھنے کے لئے نفل پڑھنا سنت ہے، اگر نفل پڑھنے کا موقع نہ ہو یا مکروہ وقت ہو تو نفل نماز پڑھے بغیر احرام باندھنا صحیح ہے۔(۱)

احرام باندھنے والا احرام میں شرط لگالے

☆ اگر کوئی شخص احرام کی نیت کرتے وقت زبانی طور پر یہ کہے کہ اگر مجھے کوئی مانع پیش آ گیا تو یہ احرام وہیں پہ کھل جائے گا، یا اسی طرح احرام باندھتے وقت کوئی اور الفاظ کہے، اور اس کے بعد کسی حادثہ یا موانع کی وجہ سے عمرہ یا حج کے اعمال پورے نہ کرسکے تو اس کے لئے احرام کھول دینا جائز ہوگا، اس پر دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا، البتہ کسی شرعی عذر یا موانع کے بغیر احرام کھول دینا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) ثمّ یسن أن یصلّی رکعتین بعد اللبس ینوی بها سنة الإحرام ، لیحرز فضیلة السنة...... ویستحب إن کان بالمیقات مسجد أن یصلهما فیه ، فلو أحرم بغیر صلاة جاز ، وکره ، ولایصلی فی وقت مکروه ، وتجزی المکتوبة عنها ، کتحیة المسجد . (غنیة الناسک : (ص: ۷۳) فصل : فیما ینبغی لمرید الإحرام من کمال التنظیف والغسل والإدهان والتطییب ، وغیر ذٰلک ، قبیل : فصل فی کیفیة الإحرام ، ط: ادارة القرآن)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۱۳۹ ، ۱۴۰) باب الإحرام ، فصل : فی رکعتی الإحرام وأحکامهما، ط: الامدادیة مکة المکرّمة .

🗀 الدر مع الرد : (۲/۴۸۲) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ،ط : سعید .

(۲) و قال بعضهم : إذا شرط عند الإحرام الاحلال عند الإحصار حلّ بغیر هدیٍ . (الفتاویٰ التاتارخانیة : (۲/۵۳۵) کتاب المناسک ، باب الإحرام ،ط : ادارة القرآن)

🗀 المغنی لابن قدامة : (۲/۳۶۴) کتاب الحج ، ط: مکة المکرّمة .

🗀 ولایفید اشتراط الإحلال عند الإحرام شیئًا، أی لا من سقوط الدّم ولا من حصول التحلّل بدونه، والمعنی: أنّ المحضر لایحلّ إلاّ بالذبح فی الحرم، سواء اشترط عند إحرامه الإحلال بغیر ذبح عند الإحصار أم لا، وهٰذا المسطور المهذّب فی کتب المذهب، وذکر فی الإیضاح: قال أبوحنیفة: الشرط یفید سقوط الدم، ولایفید التحلّل، ونقل الکرمانی والسروجی عن محمد: أنّه إن کان قد اشترط الإحلال عند الإحرام إذا أُحصر جاز له التحلّل بغیر هدی. (إرشاد الساری: (ص: ۵۹۴) باب الحصار، فصل فی بعث الهدی، ط: المکتبة الإمدادیة مکة المکرّمة)

🗀 شامی : (۲/۵۹۱) کتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعید .

☆ اگر احرام باندھنے کے بعد حج یا عمرہ کے اعمال پورا کرنے میں مانع پیش آنے کا ڈر ہو تو احرام باندھتے وقت اس طرح شرط لگانا سنت ہے کہ ''اگر مجھے کوئی مانع پیش آ گیا تو میرا احرام وہیں پہ کھل جائے گا'' کیونکہ آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے کہ جب ''ضباعۃ بنت الزبیر بن عبد المطلب'' نے آپ ﷺ سے کسی بیماری کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے احرام باندھتے وقت اس قسم کی شرط لگانے کا حکم دیا تھا۔(۱)

احرام باندھنے والے کو اختیار ہے

☆ حج کا احرام باندھنے والے کو حج افراد، حج تمتع، یا حج قران کا احرام باندھنے کا اختیار ہے البتہ حج قران باقی دونوں سے افضل ہے، اور تمتع افراد سے بہتر ہے۔(۲)

☆ حج قران اس حالت میں افضل ہے جب احرام کے ممنوعات میں سے کسی ممنوع امر کے سرزد ہونے کا اندیشہ نہ ہو کیونکہ حج قران میں بعض دفعہ لمبے عرصہ تک احرام کی حالت میں رہنا ہوتا ہے، اگر کسی کو احرام کی حالت میں احرام کے

---

(۱) عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنهما أن ضباعة بنت زبير بن عبد المطلّب أتت رسول اللّٰہ ﷺ فقالت يا رسول اللّٰہ ! إنّي أريد الحجّ ء آشترط ، قال : نعم ، قالت : فكيف أقول ، قال : قولی لبّيک اللّٰهمّ لبّيک ومحلّي من الأرض حيث حسبتني . (سنن أبو داود : (۱/۲۶۰) كتاب الحج ، باب الاشتراط فی الحجّ رقم الحديث : ۱۷۷۶ ، ط: رحمانيه)

☐ جامع الترمذی: (۱/۱۸۷) كتاب الحجّ، باب ماجاء فی اشتراط ما فی الحجّ ، ط: قديمی.

☐ إعلاء السنن : (۱۰/۴۴۳) كتاب الحجّ ، الاشتراط فی الحجّ والعمرة ، ط: ادارة القرآن.

(۲) القرآن فی حق الآفاقی أفضل من التمتّع والإفراد والتمتّع فی حقهٖ أفضل من الإفراد وهٰذا هو المذكور فی ظاهر الرواية هٰكذا فی المحيط . (الفتاوٰی الهندية : (۱/۲۳۹) كتاب الحج ، الباب السابع ، ط: رشيديه)

☐ فتح القدير : (۲/۴۰۹) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد .

☐ وأجمع أهل العلم على جواز الإحرام بأىّ الأنساک الثلاثة شاء . (المغنی : (۳/۲۷۶) كتاب الحج ، مكة المكرّمة)

☐ الدر مع الرد : (۲/۵۲۹) كتاب الحجّ ، باب القران ، ط: سعيد .

☐ الفتاوٰی الخانية على هامش الهندية: (۱/۳۰۴) كتاب الحج، فصل فی التمتّع، ط: رشيديه.

ممنوعات میں سے کسی ممنوع چیز کے سرزد ہونے کا اندیشہ ہو تو تمتع ہی سب سے افضل ہے، کیونکہ اس میں احرام کی حالت میں احرام کے اندر تھوڑے دن رہنا ہوتا ہے، اور اس میں انسان کے لئے اپنے نفس پر قابو رکھنا آسان ہوتا ہے۔(۱)

احرام سیاہ ہو

احرام کا کپڑا اگر سیاہ ہے یا دوسرے کسی رنگ کا ہے تو بھی جائز ہے البتہ سفید رنگ کا ہونا افضل ہے۔(۲)

احرام سے پہلے حیض آجائے

اگر عورت کو احرام سے پہلے حیض آجائے تو غسل کر کے یا وضو کر کے احرام کی

---

(۱) قال شیخ مشائخنا الشهاب أحمد المنینی فی مناسکهٖ: وهو کلام نفیس یرید بهٖ أن القران فی حدّ ذاتهٖ أفضل من التمتّع، لکن قدیقترن بهٖ مایجعله مرجوحًا، فإذا دار الأمر بین أن یقرن ولایسلم من المحظورات وبین أن یتمتّع ویسلم عنها، فالأولیٰ التمتّع لیسلم حجّه ویکون مبرورًا؛ لأنّه وظیفة العمر اهـ. (الدّر مع الرد: (۲/۵۲۹) کتاب الحجّ، باب القران، ط: سعید)

إعلاء السنن: (۱۰/۲۴۶) کتاب الحج، باب کون القران أفضل من التمتّع والإفراد، ط: ادارة القرآن.

البحر الرائق: (۲/۳۵۷) کتاب الحج، باب القران، ط: سعید.

غنیة الناسک فی بغیة المناسک: (ص: ۱۰۵) باب القران، ط: ادارة القرآن.

(۲) وکونه أبیض أفضل من غیره کالتکفین. (البحر الرائق: (۲/۳۲۱) کتاب الحجّ، باب الإحرام، ط: سعید)

المغنی: (۳/۲۷۳) کتاب الحجّ، باب ذکر الإحرام، ط: سعودیة.

الدر مع الرد: (۲/۴۸۱) کتاب الحجّ، فصل فی الإحرام، ط: سعید.

ویلبس من أحسن ثیابهٖ...... أو ثوبین جدیدین أو غسیلین...... أبیضین "وصف لثوبین" وهو الأفضل من لون آخر کما هو فی أمر الکفن مقرّر...... ویجوز أی الإحرام فی ثوب واحد...... وفی أسودین وکذا أخضرین و أزرقین. (إرشاد الساری إلی مناسک الملاعلی قاری: (ص: ۱۳۸، ۱۳۹) باب الإحرام، فصل فی التجرد عن الملبوس المحرّم علی المحرم، ط: مکتبه امدادیه مکه مکرّمه.

البحر العمیق فی مناسک المعتمر الحاج إلی بیت الله العتیق: (۲/۶۳۵) الباب السابع فی الإحرام، الفصل الأوّل فی مقدمات الإحرام، ط: المکتبة المکیّة، مؤسسة الریّان.

نیت کر کے تین دفعہ آہستہ تلبیہ پڑھ لے، احرام میں داخل ہو جائے گی اور سب افعال کرے مگر سعی اور طواف نہ کرے اور نماز نہ پڑھے۔(۱)

احرام سے پہلے خوشبو لگانا

☆ احرام باندھنے سے پہلے بدن پر خوشبو لگانا مطلقا جائز ہے، اور کپڑوں کو ایسی خوشبو لگانا جائز ہے جس کا جسم پر اثر باقی نہ رہے اور جس خوشبو کا اثر باقی رہے وہ کپڑوں پر لگانا منع ہے۔(۲)

☆ احرام باندھنے سے پہلے جسم پر عطر لگایا اور احرام باندھنے کے بعد بدن پر اس کی خوشبو باقی ہے تو کچھ حرج نہیں چاہے کتنی مدت تک باقی رہے۔(۳)

احرام سے پہلے خوشبو لگانے کی وجہ

احرام سے پہلے خوشبو لگانے کی وجہ یہ ہے کہ احرام باندھنے کے بعد محرم کو سفر کی وجہ سے گرد و غبار اور مٹی لگے گی، اس کے جسم اور کپڑوں سے پسینہ اور میل کی بو آنے لگے گی، اس لئے احرام باندھنے سے پہلے اس کی تلافی کے لئے کچھ خوشبو لگا لینی

---

(۱) فعن هٰذا قال القهستاني: فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت و شهدت جميع المناسک إلاّ الطّواف والسعی اھ؛ لأنّ سعيها بدون الطّواف غير صحيح فافهم. (شامية: (۲/ ۵۲۸) کتاب الحجّ، فصل فی الإحرام، ط: سعيد)

الفتاوٰی التاتارخانية: (۲/ ۴۷۱) کتاب الحج، تعليم أعمال الحج، ط: ادارة القرآن)

فتح القدير: (۲/ ۳۳۷) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: رشيديه.

(۲،۳) و فی الخانية: وأجمعوا علی أنّه يجوز التطيب قبل الإحرام بما لايبقٰی عينه بعد الإحرام، وإن بقيت رائحته. (الفتاوٰی التاتارخانية: (۲/ ۴۴۲) کتاب المناسک، تعليم أعمال الحج، ط: ادارة القرآن)

البحر الرائق: (۲/ ۳۲۱) کتاب الحجّ، باب الإحرام، ط: سعيد.

فتح القدير: (۲/ ۳۳۹) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: رشديه.

بدائع الصنائع: (۲/ ۱۴۴) کتاب الحجّ، بيان سنن الحج و بيان الترتيب، ط: سعيد.

إرشاد الساری إلی مناسک الملاعلی قاری: (ص: ۱۳۸) باب الإحرام، فصل فی صفة الإحرام، ط: مکتبه امداديه مکه مکرّمه.

چاہیئے۔(۱)

احرام شروع ہوتا ہے

صرف حج یا عمرہ کی نیت کرنے سے احرام شروع نہیں ہوتا، بلکہ نیت کے بعد تلبیہ کے الفاظ پڑھنے سے احرام شروع ہوتا ہے، تلبیہ کے الفاظ پڑھتے ہی احرام شروع ہوجاتا ہے، اس لئے تلبیہ پڑھنے سے پہلے سر سے ٹوپی اور چادر ہٹادے۔(۲)

احرام کا تولیہ

اگر احرام کی چادر تولیہ کے کپڑے کی ہے تو حج اور عمرہ کے بعد اس کو تولیہ کی جگہ پر عام استعمال میں لانا جائز ہے۔(۳)

---

(۱) والتطیب أی استعمال الطیب فی البدن والثوب قبل الإحرام، سواء بقی جرمه بعده أو لم یبق، وفی الأوّل خلاف. (إرشاد الساری: (ص: ۱۲۷، ۱۲۸) باب الإحرام، سننه، ط: امدادیة مکة مکرّمة)

وإنّما تطیّب ؛ لأنّ الإحرام حال الشعث والتفل فلابدّ من تدارک له ، قبل ذٰلک. (حجة اللّٰه البالغة : (۲/۶۲) مبحث فی أبواب الحج ، قصة الوداع ، ط: کتب خانه رشیدیه دهلی)

غنیة الناسک: (ص: ۷۰) باب الإحرام ، فصل فیما ینبغی لمرید الإحرام من کمال التنظیف ، والغسل ، والإدّهان ، والتطییب و غیر ذٰلک ، ط: ادارة القرآن .

(۲) (وإذا لبّی ناویًا) نسکًا...... (فقد أحرم)...... . (التنویر مع الدر والرد : (۲/۴۸۵) کتاب الحجّ ، فصل فی الإحرام ، ط: سعید)

فتح القدیر : (۲/۴۴۳، ۴۴۴) کتاب الحجّ ، باب الإحرام ، ط: عثمانیه پشاور .

تبیین الحقائق : (۲/۲۵۵ ، ۲۵۶) کتاب الحجّ ، باب الإحرام ، ط: سعید .

إرشاد الساری إلی مناسک الملاعلی قاری : (ص: ۱۲۵) باب الإحرام ، ط: مکتبه امدادیه مکه مکرّمه .

غنیة الناسک: (ص: ۷۸) باب الإحرام، فصل فی نیة الإحرام، ط: ادارة القرآن والعلوم الإسلامیة.

(۳) کل یتصرّف فی ملکه کیف شاء . (شرح المجلّه لکالد الأتاسی: (۴/۱۳۲) مادة: ۱۱۹۲، الکتاب العاشر: فی أنواع الشرکة...... الباب الثالث فی بیان المسائل المتعلقة بالحیطان والجیران، الفصل الأوّل ، ط: قدیمی)

شامی : (۴/۵۰۲) أوّل کتاب البیوع ، مطلب فی تعریف المالک والملک ، ط: سعید .

احرام کا کپڑا سفید ہونا

احرام کا کپڑا سفید رنگ کا ہونا مستحب ہے دوسرے رنگ کا کپڑا بھی جائز ہے بشرطیکہ اس میں خوشبو وغیرہ نہ ہو۔(۱)

احرام کب باندھے

''حج کا احرام کب باندھے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/ ۱۵۸)

احرام کہاں سے باندھیں

☆ احرام اپنے گھر سے باندھنا بہتر ہے لیکن چونکہ بعض اوقات جہاز یا سیٹ یقینی نہیں ہوتی اس لئے روانگی یقینی ہونے کے بعد احرام باندھنا چاہئے تاکہ سیٹ وغیرہ کینسل ہونے کی صورت میں کسی قسم کی پریشانی نہ ہو۔(۲)

☆ اگر سیدھے مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ ہے تو بورڈنگ اور ایمیگریشن ہونے

---

(۱) وكونه أبيض أفضل من غيره كالتكفين . (البحر الرائق : (۲/ ۳۲۱) كتاب الحج ، باب الإحرام، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۲/ ۴۸۱) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، ط: سعيد .

المغنى : (۳/ ۲۷۳) كتاب الحجّ ، باب ذكر الإحرام ، ط: سعودية .

إرشاد السارى إلى مناسك الملاعلى قارى : (ص: ۱۳۸ ، ۱۳۹) باب الإحرام ، فصل فى التجرّد ، ط: امداديه مكه مكرّمه .

البحر العميق فى مناسك المعتمر والحاجّ إلى بيت الله العتيق : (۲/ ۶۳۵) الباب السابع فى الإحرام ، الأوّل فى المقدّمات ، ط: المكتبة المكيّة ، مؤسسة الريّان .

(۲) (لا) يحرم (التقديم) لإحرام (عليها) بل هو الأفضل إن فى الأشهر الحجّ وأمن على نفسه (وفى الرّد) قال فى فتح القدير : وإنّما كان التقديم على المواقيت أفضل ؛ لأنّه أكثر تعظيما وأوفر مشقةً والأجر على قدر المشقة ولذا كانوا يستحبون الإحرام بهما من الأماكن القاصية . (الدر مع الرد : (۲/ ۴۷۷ ، ۴۷۸) كتاب الحجّ ، مطلب فى المواقيت ، ط: سعيد)

فتح القدير : (۲/ ۴۳۳) كتاب الحجّ ، فصل فى المواقيت ، ط: عثمانيه پشاور .

تبيين الحقائق : (۲/ ۲۴۷) كتاب الحجّ ، ط: سعيد .

کے بعد جہاز میں سوار ہونے سے پہلے ائیرپوٹ پر احرام باندھیں اور تلبیہ پڑھنا شروع کردیں۔

☆اگر جہاز پر سوار ہونے سے پہلے احرام نہیں باندھا ہے تو جدہ پہنچنے سے تقریبا ایک گھنٹہ پہلے ضرور احرام باندھ لیں، ورنہ میقات سے احرام کے بغیر آگے بڑھنے کی وجہ سے دم دینا لازم ہوگا، اور اگر واپس میقات آکر احرام باندھے گا تو دم ساقط ہوجائے گا۔(۱)

☆اگر پہلے مدینہ منورہ جانے کی ترتیب / شیڈول ہو تو یہاں سے احرام باندھنے کی ضرورت نہیں کیونکہ مدینہ منورہ میقات سے باہر ہے، جب مدینہ منورہ سے مکہ معظّمہ جانا ہو تو، بیر علی،، سے احرام باندھ کر روانہ ہوجائے۔(۲)

احرام کھولنے سے پہلے صابن یا شیمپو لگا کر غسل کیا

’’شیمپو‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ۳٦)

احرام کھولنے کا طریقہ

احرام کھولنے کے لئے استرے سے سر کے بال صاف کرادینا افضل ہے، اور

---

(۱) (وحرم تأخير الإحرام عنها) كلّها (لمن) أى الآفاقى (قصد دخول مكة) يعنى الحرم (ولو لحاجة) غير الحجّ. (وفى الرّد) (قوله: وحرم الخ) فعليه العود إلى ميقات منها، وإن لم يكن ميقاته ليحرم منه وإلاّ فعليه دم. (الدر مع الرد: (۲/ ۴۷۷) كتاب الحج، مطلب فى المواقيت، ط: سعيد)

▭ تبيين الحقائق : (۲/ ۳۹۵) كتاب الحجّ ، باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ،ط: سعيد.

▭ فتح القدير : (۳/ ۹۹) كتاب الحجّ ، باب مجاوزة الوقت بغير إحرام ، ط: عثمانيه پشاور.

(۲) (والمواقيت) أى المواضع الّتى لايجاوزها مريد مكة إلاّ محرما خمسةٌ (ذو الحليفة) بضمّ ففتح مكان على ستة أميال من المدينة وعشر مراحل من مكة تسميها العوام أبيار على رضى اللّٰه عنه يزعمون أنّه قاتل الجن فى بعضها وهو كذب. (الدر مع الرد: (۲/ ۴۷۴) كتاب الحجّ، مطلب فى المواقيت، ط: سعيد)

▭ تبيين الحقائق : (۲/ ۲۴۵) كتاب الحجّ ، ط: سعيد .

▭ البناية فى شرح الهداية : (۵/ ۲۱) كتاب الحجّ ، ط: امداديه .

سر کے تمام بال انگلی کے ایک پور کے برابر کٹوا کر احرام سے نکلنا بھی جائز ہے، اور اگر سر کے بال چھوٹے ہیں اور ایک پور سے کم ہیں تو استرے سے صاف کرانا ضروری ہے، اس کے بغیر احرام نہیں کھلتا۔(۱)

احرام کی چادر

☆ حج اور عمرہ کرنے کے بعد احرام کی چادر خود بھی استعمال کر سکتے ہیں، اگر کسی کو دینا چاہیں تو دے بھی سکتے ہیں، اور اگر فروخت کرنا چاہیں تو فروخت بھی کر سکتے ہیں۔(۲)

☆ حج اور عمرہ کے دوران جو کپڑا احرام میں استعمال کرتے ہیں اس کو گھر میں استعمال کر سکتے ہیں یعنی تولیہ کو تولیہ کی جگہ اور لٹھے کو شلوار اور قمیص بنا کر پہن سکتے ہیں، اور اگر عام کام میں استعمال کرنا چاہیں تو بھی کر سکتے ہیں، حج یا عمرہ کرنے کی وجہ سے ان کپڑوں کی کوئی الگ حیثیت نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) (ثم قصر) بأن يأخذ من كلّ شعرة قدر الأنملة وجوبًا و تقصير الكل مندوب والربع واجب ويجب إجراء الموسٰى على الأقرع وذى قروح إن أمكن وإلاّ سقط (وفى الردّ) قوله ثمّ قصر) أى أو حلق كما دلّ عليه قوله و حلقه أفضل...... (قوله: بأن يأخذ الخ) قال فى البحر: والمراد بالتقصير أن يأخذ الرجل والمرأة من رؤوس شعر ربع الرأس مقدار الأنملة كذا ذكره الزيلعى...... وفى الشرنبلالية يظهر لى أن المراد بكل شعرة أى من شعر الربع على وجه اللزوم ومن الكلّ عل سبيل الأولوية فلا مخالفة فى الإجزاء لأنّ الربع كالكلّ كما فى الحلق اهـ. (الدر مع الرد: (۲/ ۵۱۶) كتاب الحجّ، فصل فى الإحرام، ط: سعيد)

🗀 تبيين الحقائق : (۲/ ۳۰۷) كتاب الحجّ ، باب باب الإحرام ، ط: سعيد.

🗀 فتح القدير : (۲/ ۵۰۰) كتاب الحجّ ، باب الإحرام ، ط: عثمانيه پشاور.

(۲) المادة: ۱۱۹۲ : كل يتصرّف فى ملكهٖ كيف شاء. (شرح المجلّه لخالد الأتاسى: (۴/ ۱۳۲) الباب الثالث فى بيان المسائل المتعلقة بالحيطان والجيران، الفصل الأوّل، ط: قديمى)

(۳) كل يتصرّف فى ملكه كيف شاء. (شرح المجلّه لخالد الأتاسى: (۴/ ۱۳۲) المادة: ۱۱۹۲ ، الكتاب العاشر فى أنواع الشركة...... الباب الثالث: فى بيان المسائل المتعلقة بالحيطان والجيران، الفصل الأوّل، ط: قديمى)

🗀 شامى : (۴/ ۵۰۲) أوّل كتاب البيوع ، مطلب فى تعريف المال والملك ، ط: سعيد .

احرام کی چادر بدلنا

احرام کے دوران اول سے آخر تک ایک ہی چادر اور ایک ہی تہبند بدن پر رکھنا ضروری نہیں بلکہ چادر اور تہبند کو جب بھی چاہیں جتنی دفعہ بھی چاہیں بدلنا جائز ہے بعض لوگ احرام کی چادر کو میلا ہونے کے باوجود بدلتے نہیں اور شروع سے آخر تک احرام کی ایک ہی چادر میں رہنے کو لازم سمجھتے ہیں یہ بات صحیح نہیں۔(۱)

احرام کی چادر کو زمزم میں تر کرنا

احرام کی چادر کو زم زم میں تر کرنے کے بعد بوسیدہ ہونے سے پہلے پہلے استعمال کر لینا چاہئے ورنہ بوسیدہ ہونے کے بعد کسی کام کے قابل نہیں رہے گی۔ ایسی چادر کو فروخت کرنا اور گفٹ کرنا اور کسی کو کفن کے لئے دینا سب جائز ہے۔(۲)

---

(۱) ویجوز الإحرام فی ثوبٍ واحدٍ...... أو أکثر من ثوبین بأن یجعل واحد فوق واحد أو یبدّل أحدهما بالآخر....... (إرشاد الساری: (ص: ۱۳۹) باب الإحرام، فصل: فی التجرّد عن الملبوس المحرم، ط: الامدادیة مکة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک: (ص: ۷۱) باب الإحرام، فصل فیما ینبغی لمرید الإحرام، ط: ادارة القرآن.

▭ منحة الخالق علی البحر الرائق: (۳۲۱/۲) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید.

▭ احرام میں یہ ضروری نہیں کہ ایک ہی چادر اور ایک ہی لنگی اول سے آخر تک بدن پر رہے بلکہ چادر اور لنگی کو بدلتے رہنا جائز ہے۔(امداد الأحکام: ۱۷۶/۲، ۱۷۷) کتاب الحج، فصل فی الإحرام و ما ھو محذور فیہ، عنوان: احرام میں ازار بدلنا جائز ہے، ط: مکتبہ دار العلوم کراچی۔

(۲) ویجوز الاغتسال والتوضؤ بماء زمزم، ولایکره عند الثلاثة خلافاً لأحمد، علی وجه التبرّک، أی لابأس بما ذکر إلاّ أنه ینبغی أن یستعمله علی قصد التبرّک بالمسح أو الغسل أو التجدید فی الوضوء، ولایستعمل إلا علی شیئ طاهرٍ. (إرشاد الساری: (ص: ۶۹۹) باب المتفرقات، فصل: فی أحکام ماء زمزم، ط: الامدادیة مکة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک: (ص: ۱۴۰) باب السعی بین الصفا والمروة، فصل: فیما ینبغی له الاعتناء به بعد الفراغ من السعی أیام مقامه بمکة، مطلب: فی شرب ماء زمزم، ط: ادارة القرآن.

▭ شامی: (۶۲۵/۲) کتاب الحج، مطلب: فی کراهیة الاستنجاء بماء زمزم، ط: سعید.

احرام کی چادر لنگی کی طرح سینا

اگر احرام کے دوران بن سلے کپڑے پہننے کی صورت میں ناف سے لیکر گھٹنے تک ستر کا حصہ کھلنے کا اندیشہ ہو خاص طور پر سونے کی حالت میں، تو احرام کی چادر کو لنگی کی طرح سی لینے کی گنجائش ہوگی، البتہ بلاضرورت سینا مکروہ ہے، اس لئے ضرورت نہ ہونے کی صورت میں اس سے احتیاط کریں۔(۱)

احرام کی چادریں کیسی ہوں؟

احرام کی ایک چادر اوڑھنے کے لئے تقریباً ڈھائی میٹر، اور ایک چادر تہبند باندھنے کے لئے تقریباً سوا دو میٹر سفید رنگ کا ہونا بہتر ہے۔(۲)

تیز گرمی اور تیز سردی کے ایام میں دو بڑے تولیے کا احرام بہتر ہے، جو چادر اور تہبند کا کام دے سکیں، اور اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے تو ایک سے زائد احرام بھی ساتھ رکھ لیں تا کہ اگر میلا ہو جائے تو دوسرا استعمال کر سکیں۔

---

(۱) وکذا یکره له إذا اتزر أن یعقد علی إزاره بأن یعصّب جسده إلاّ لعلّة ویکره أن یفعل ذٰلک من غیر علّة ولا شیئ علیه ویکره بحبل و نحوه. (التاتارخانیة: (۲/۴۹۲)، کتاب المناسک، الفصل الخامس فیما یحرم علی المحرم ومالایحرم، نوع منه فی لبس المخیط، ط: ادارة القرآن)

الهندیة: (۱/۲۴۲) کتاب المناسک، الباب الثامن، فی الجنایات، الفصل الثانی: فی اللبس، ط: رشیدیه.

فتح القدیر: (۲/۴۴۳) کتاب الحجّ ، باب الجنایات ، ط: رشیدیه.

(۲) وکونه أبیض أفضل من غیره کالتکفین. (البحر الرائق: (۲/۳۲۱) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید)

الدر مع الرد : (۲/۴۸۱) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، ط: سعید .

المغنی لابن قدامة : (۳/۲۷۳) کتاب الحجّ ، باب ذکر الإحرام ، ط: سعودیة .

إرشاد الساری إلی مناسک الملاعلی قاری : (ص: ۱۳۸ ، ۱۳۹) باب الإحرام ، فصل فی التجرّد ، ط: امدادیه مکه مکرّمه .

البحر العمیق فی مناسک المعتمر والحاجّ إلی بیت اللّٰه العتیق : (۲/۶۳۵) الباب السابع فی الإحرام، الأوّل فی المقدّمات ، ط: المکتبة المکیّة ، مؤسسة الریّان.

☆احرام کی چادریں اتنی لمبی ہونی چاہئیں کہ داہنے کندھے سے نکال کر بائیں کندھے پر سہولت سے آجائیں تاکہ جسم بھی چھپ جائے اور طواف کے دوران اضطباع کرتے ہوئے کوئی پریشانی بھی نہ ہو، اور تہبند اتنا لمبا ہو کہ ناف سے لے کر گھٹنے تک اچھی طرح چھپ جائے۔(۱)

احرام کی حالت میں آٹھ چیزیں کرنا منع ہے

احرام کی حالت میں آٹھ چیزیں کرنا منع ہے اور وہ یہ ہیں:

①...... خوشبو استعمال کرنا۔ ②...... مرد کے لئے سلا ہوا کپڑا پہننا۔ ③......مرد کا سر اور چہرہ اور عورت کا چہرہ ڈھانکنا۔ ④...... بال دور کرنا یا بدن سے جوں مارنا یا جدا کرنا۔ ⑤......ناخن کاٹنا۔ ⑥...... جماع کرنا۔ ⑦......واجبات میں سے کسی واجب کو ترک کرنا۔ ⑧......خشکی کے جانور کو شکار کرنا۔(۲)

---

(۱) وله ستر منكبيه إلاّ أنّه يكشف أحدهما وقت الاضطباع على ما سنبينه إن شاء اللّٰه تعالىٰ، و قال الكرماني: ويكون مضطبعا في إحرامه والاضطباع: أن يتوشّح بردائه و يخرجه من تحت ابطه الأيمن ويلقيه على منكبه الأيسر ويغطيه ويبدى منكبه الأيمن، قال: وهو سنة لما روى أنّ النّبي ﷺ ليس في إحرامه إزار أو رداءً على هٰذا الوجه واضطبع هو وأصحابه...... (البحر العميق في مناسك المعتمر والحاجّ إلى بيت اللّٰه العتيق: (۲۳٦/۲) الباب السابع في الإحرام، الفصل الأوّل في المقدّمات، ط: المكتبة المكيّة، مؤسسة الريّان)

🗀 الفتاوىٰ الهندية: (۲۲۲/۱) كتاب المناسك، الباب الثالث في الإحرام، وأمّا شرطه، ط: ماجديه.

(۲) ولا يشير إلى صيد ولايدلّ عليه ولاتغطّ رأسك ولاوجهك ولاتلبس قباءً ولاسراويل ولاقلنسوةً ولاتلبس ثوبًا مصبوغًا بالعصفر ولا بالزعفران ولابالورس ولاتمسّ طيبًا بعد إحرامك ولاتدهن وإذا حككت رأسك فارفق بحكّه حتّٰى لايتناثر الشعر فإنا إزالة ماينمو من البدن حرام على المحرم ولاتغسل رأسك ولحيتك بالخطمى ولاتقصّ أظفارك. (المبسوط: (۱۰/۴) كتاب المناسك، ط: غفاريه كوئٹه)

🗀 الفتاوىٰ الهندية: (۲۲۴/۱) كتاب المناسك، الباب الرابع فيما يفعله المحرم بعد الإحرام، ط: رشيدى.

🗀 الدر مع الرد: (۴۸٦/۲) كتاب الحج، فصل في الإحرام، ط: سعيد.

🗀 المغنى لابن قدامة: (۲۹۸/۳، ۳۲۴) كتاب المناسك، باب مايتوقى المحرم وأما أبيح له، ط: سعودية.=

احرام کی حالت میں ایک دوسرے کے بال کاٹنا

☆اگر حاجی نے ذی الحجہ کی دس تاریخ کو رمی کے بعد قربانی کر لی ہے تو احرام کھولنے کی نیت سے خود بھی اپنے سر کے بال اتار سکتا ہے اور کسی دوسرے محرم کے بال بھی اتار سکتا ہے اس سے دم لازم نہیں ہوگا، اور اگر نائی سے بال کٹوانا چاہے تو یہ بھی کر سکتا ہے۔(۱)

= ☜ الرفث والفسوق والجدال ، والجماع ، ودواعيه كالقبلة واللمس والمفاخذة والمعانقة شهوة، وإزالة الشعر حلقًا ونتفًا وتنوّرًا وإحراقًا مباشرة أو تمكينًا ، وحلق الرأس وتقصيره والشارب والإبط والعانة والرقبة وموضع المحاجم وقص اللحية ، وحلق رأسه أو رأس غيره ولو حلالاً ، وقلم الأظافير ولبس المخيط والقميص والعمامة والقلنسوة والبرقع والبرنس وزرّ الطيلسان والقباء ونحوه ، ولبس الخفين والجوربين وكل مايوارى الكعب الّذى عند معقد شراك النعل ، ولبس ثوب مصبوغ بطيب إلا أن يكون غسيلاً لاينفض ، وتغطية الرأس (أى كله أو بعضه لكنه فى حق الرجل) والوجه ، والتطييب والتدهين ، وأكل الطيب و شده بطرف ثوبه ، وقتل صيد البر وأخذه و دوام إمساكه فى يده والإشارة إليه والدلالة والإعانة عليه ...... وقتل القملة ورميها ...... وقطع شجر الحرم ، وقلعه ورعيه إلاّ الإذخر . (لباب مع إرشاد السارى : (ص: ۱۶۴ ـ ۱۶۸) باب الإحرام ، فصل : فى محرمات الإحرام ، ط: امداديه مكة المكرّمة)

☜ وفيه أيضًا : وهى (أى محرمات الإحرام) كثيرة وسيأتى بعضها أى فى المحظورات مفصلاً (أنظر مامرّ آنفًا) ومنهاتأخير الإحرام عن الميقات فإن الإحرام منه واجب فقوله : " وترك الواجبات " تعميم بعد تخصيص....... (إرشاد السارى : (ص: ۱۲۹) باب الإحرام ، فصل فى محرماته، ط: امداديه مكة المكرّمة)

☜ غنية الناسك: (ص: ۸۵ ـ ۹۰) باب الإحرام، فصل فى محرماته، ط: ادارة القرآن.

☜ الهندية: (۱/۲۲۴) كتاب المناسك، الباب الرابع: فيما يفعله المحرم بعد الإحرام، ط: رشيديه.

(۱) وفى المنافع : فى اليوم النحر يقدّما لرمى ثم الذبح ثم الحلق . (الفتاوىٰ التاتارخانية : (۲/۴۶۵) كتاب المناسك ، تعليم أعمال الحج ، ط: ادارة القرآن)

☜ ثمّ يرجع إلى منى فإن كان معه نسك ذبحه وإن لم يكن فلايضرّه لأنّه مفرد بالحجّ ولو كان قارنًا أو متمتّعًا فلابدّ له من الذبح ثمّ يحلق أو يقصر والحلق أفضل . (الفتاوىٰ الهندية : (۱/۲۳۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

☜ الدر المختار : (۲/۵۱۵) كتاب الحجّ ، فصل فى الإحرام ، ط: سعيد. =

☆اگر دونوں حاجی قربانی سے فارغ ہو چکے ہیں یا حلق سے پہلے کے تمام کاموں سے فارغ ہو چکے ہیں اور اب صرف ترتیب کے مطابق دونوں کے بال کاٹنا ہی باقی ہیں تو ایک محرم کے لئے دوسرے محرم کے بال کاٹنا جائز ہے۔(۱)

☆حاجی متمتع ہو یا قارن یا مفرد، جب وہ حلق سے پہلے کے تمام ارکان ادا کر چکا ہے اور سر منڈا کر یا کاٹ کر حلال ہونے کا وقت آ گیا ہے، اسی طرح دوسرا محرم بھی تمام ارکان ادا کر چکا ہے، تو اب وہ اپنے بال خود کاٹ سکتا ہے، اور دوسرے کے بال بھی کاٹ سکتا ہے اور اپنے بال کاٹنے سے پہلے بھی دوسرے محرم کے بال کے بھی کاٹ سکتا ہے۔

بخاری شریف میں ہے کہ ''صلح حدیبیہ'' کی صلح مکمل ہونے کے بعد آپ ﷺ نے قربانی کی اور حلق کیا، تو آپ ﷺ کو دیکھ کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی قربانی کی اور ایک دوسرے کا حلق کیا حالانکہ وہ سب احرام میں تھے'' اس سے معلوم ہوا کہ قربانی کے بعد محرم ایک دوسرے کا حلق کر سکتا ہے۔(۲)

= ▭ ولو حلق رأسه أو رأس غيره من حلالٍ أو محرم جاز له الحلق ، لم يلزمهما شيئ. (غنية الناسک: (ص: ۱۷۴) باب مناسک منى يوم النحر ، فصل فى الحلق ، ط: ادارة القرآن)

▭ المسلک المتقسط فى المنسک المتوسط، المعروف بمناسک الملا على قارى مع إرشاد السارى: (ص: ۳۲۴) باب مناسک منى، فصل فى الحلق والتقصير، ط: المكتبه الامدادية مكة المكرّمة.

(۱) ولو حلق رأسه أو رأس غيره من حلالٍ أو محرم جاز له الحلق ، لم يلزمهما شيئ . (غنية الناسک : (ص: ۱۷۴) باب مناسک منى يوم النحر ، فصل فى الحلق ، ط: ادارة القرآن)

▭ إرشاد السارى: (ص: ۳۲۴) باب مناسک منى ، فصل فى الحلق والتقصير ، ط: المكتبه الامدادية مكة المكرّمة.

(۲) ...... أنّ النّبى ﷺ لما فرغ من قضية الكتاب، قال لأصحابه: قوموا فانحروا ثمّ احلقوا" قال: والله ما قام منهم رجل حتى قال ذٰلک ثلاث مرّات، فلمّا لم يقم منهم أحد، دخل على أم سلمة فذكر لها ما لقى من النّاس، فقالت أم سلمة: يانبىّ الله ! أتحبّ ذٰلک؟ أخرج ثمّ لاتكلّم أحداً منهم كلمةً حتٰى تنحر بدنک، وتدعو حالقک، فيحلقک، فخرج فلم يكلّم أحداً منهم حتى فعل ذٰلک، نحر بدنه، ودعا حالقه فحلقه، فلما رؤوا ذٰلک قاموا فنحروا، وجعل بعضهم يحلق بعضًا، حتى كاد بعضهم يقتل بعضًا غمًا، الحديث، أخرجه البخارى مطولاً. (إعلاء السنن: (۱۰ / ۴۲۷) كتاب الحج، أبوب الإحصار، باب هل يجب على المحصر الحلق إذا حل فى مكانه ولم يصل إلى البيت، ط: ادارة القرآن) =

☆عمرہ میں طواف اور صفا مروہ کی سعی سے فارغ ہونے کے بعد احرام سے نکلنے کے لئے اپنے بال خود بھی کاٹ سکتا ہے، اور اپنے بال کاٹنے سے پہلے دوسرے فارغ ہونے والے محرم کے بال بھی کاٹ سکتا ہے، اس سے دم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

احرام کی حالت میں بیوی کو شہوت سے ہاتھ لگالیا

''شہوت کے ساتھ بیوی کو ہاتھ لگالیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۳/۳)

احرام کی حالت میں حیض آجائے

اگر عورت کو عمرہ کے احرام کی حالت میں حیض یا نفاس آجائے تو عورت پاکی کا انتظار کرے گی پاک ہونے کے بعد غسل کر کے طواف اور سعی کرے گی، اور ایک پور بال کٹوا کر عمرہ پورا کرے گی اور اگر عمرہ کے بعد یا آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنے کے بعد حیض یا نفاس آجائے تو حج کے تمام اعمال ادا کرے گی، وقوف عرفہ، مزدلفہ، کنکریاں مارنا، تلبیہ اور ذکر الٰہی سب کچھ کرے گی، البتہ طواف زیارت اور صفا مروہ کی سعی پاک ہونے کے بعد کرے گی طواف اس لئے نہیں کرے گی کیوں کہ طواف کے لئے پاکی شرط ہے اور صفا مروہ کی سعی اس لئے نہیں کرے گی کیونکہ سعی طواف کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔(۲)

= صحیح البخاری: (۳۸۰/۱) کتاب الشروط، باب الشروط فی الجهاد والمصالحة مع أهل الحرب، ط: قدیمی.

(۱) ولو حلق رأسه أو رأس غيره من حلالٍ أو محرم جاز له الحلق ، لم يلزمهما شيئ . (غنية الناسک : (ص: ۱۷۴) باب مناسک منی یوم النحر ، فصل فی الحلق ، ط: ادارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۳۲۴) باب مناسک منی ، فصل فی الحلق والتقصير ، ط: المكتبه الامدادية مكة المكرّمة .

(۲) وحيضها لايمنع نسكا إلا الطواف ، فهو حرام من وجهين : دخولها المسجد ، و ترک واجب الطهارة ، فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت، وأحرمت ، وشهدت جميع المناسک الا الطواف والسعی ؛ لأنّه لايصح بدون الطواف. (غنية الناسک: (ص: ۹۵) باب الإحرام، =

اور اگر حج کے طواف اور سعی کے بعد رخصت کے وقت حیض یا نفاس آ جائے تو طواف وداع ساقط ہو جائے گا کیونکہ حائضہ اور نفاس والی عورت پر طواف وداع نہیں ہے اور دم اور کفارہ بھی نہیں ہے۔(۱)

احرام کی حالت میں شیمپو یا صابن استعمال کیا

''شیمپو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/۳٦)

احرام کی حالت میں غسل کرنا

''غسل کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/۲٤۸)

احرام کی حالت میں غلطی

''غلطی'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/۲٥۱)

احرام کی حالت میں کسی کا حلق کیا

☆ اگر ایک محرم نے دوسرے محرم کا چوتھائی سر یا سارا سر مونڈ دیا تو مونڈ نے والے پر صدقہ کرنا اور منڈانے والے پر دم دینا واجب ہے۔(۲)

= فصل فی إحرام المرأة ، ط: ادارة القرآن)

الدر مع الرد : (۲/۵۲۸) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، ط: سعيد .

فتح القدير : (۲/۳۳۷) كتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : رشيديه .

(۱) ولايلزمها دم لترك الصدر أی طواف الوداع ، وتأخير طواف الزيارة عن وقته أی لتأخير الإفاضة عن أيّام النحر ؛ لعذر الحيض والنّفاس . (إرشاد السارى: (ص: ۱٦۲) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المرأة ، ط: الامدادية مكة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۹۵) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المرأة ، ط: ادارة القرآن .

البحر العميق : (۲/۱۱۲۵) الباب العاشر فی دخول مكة والطواف والسعی ، ط: المكتبة المكية ، مؤسسة الريان.

(۲) (إذا حلق محرم رأس محرم) أی غير نفسه (أو حلال، فعليه صدقة سواء حلق بأمره أو بغيره أی بغير أمر المحلوق طائعًا أو مكرهًا). (اللباب و شرح اللباب (مع إرشاد السارى): (ص:۲٦۴) =

☆ اور اگر محرم نے کسی غیر محرم حلال آدمی کا سر مونڈ دیا تو محرم پر صدقہ کرنا لازم ہوگا اور غیر محرم حلال آدمی پر کچھ بھی واجب نہیں ہوگا۔(۱)

☆ اگر غیر محرم حلال آدمی نے تمتع اور قران کرنے والے آدمی کی جانب سے دم شکر کا جانور ذبح ہونے سے پہلے سر مونڈ دیا تو محرم پر دم دینا اور غیر محرم حلال آدمی پر صدقہ دینا لازم ہوگا۔(۲)

☆ حج افراد کرنے والے پر دم شکر کا جانور ذبح کرنا واجب نہیں ہے اس لئے شیطان کو رمی کرنے کے بعد سر مونڈنے سے کچھ بھی لازم نہیں ہوگا۔(۳)

☆ اگر حاجی منیٰ کے سارے کام سے فارغ ہوگیا، اور شیطان کو رمی کرنے کے بعد شکر کا جانور بھی ذبح کرلیا اور اب حلق کا کام باقی ہے تو حاجی حضرات ایک دوسرے کا سر حلق کر کے احرام سے نکل سکتے ہیں، ایسی صورت میں سر مونڈنے والے

= فصل فی حلق المحرم رأس غیره، وحلق الحلال رأسه، ط: حقانیة، و: (ص: ۴۶۶) باب الجنایات وأنواعها، النوع الثالث فی الحلق وإزالة الشعر و قلم الأظفار، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

▭ (ولو حلق المفرد أو غیره) أی من القارن والمتمتّع (قبل الرمی أو القارن أو المتمتّع) أی أو حلقا (قبل الذبح أو ذبحا قبل الرمی فعلیه دم). (اللباب و شرح اللباب: (ص: ۳۹۶) فصل فی ترک الترتیب بین أفعال الحج الخ، ط: حقانیة)، و: (ص: ۵۰۷) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: الجنایات فی أفعال الحج ، فصل فی ترک الترتیب بین أفعال الحج، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة.

▭ وفیه أیضًا: (وإذا حلق) أی المحرم (رأسه) أی رأس نفسه (أو رأس غیره) أو ولو کان محرما (عند جواز التحلل) أی الخروج من الإحرام بأداء أفعال النسک (لم یلزمه شیئ) الأولیٰ لم یلزمهما شیئ . (فصل فی الحلق والتقصیر : (ص: ۲۵۳) ط: حقانیة) و : (ص: ۳۲۴) باب مناسک منیٰ ، فصل فی الحلق والتقصیر ، ط: الامدادیة مکّة المکرّمة)

▭ غنیة النّاسک: (ص: ۲۵۸) باب الجنایات ، الفصل الرابع فی الحلق وإزالة الشعر ، و (ص: ۲۸۹ ، ۲۹۰) باب الجنایات ، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب العاشر : فی ترک الترتیب بین الرمی والذبح ، و : (ص: ۱۷۴) باب مناسک منیٰ یوم النحر ، فصل : فی الحلق ، ط: ادارة القرآن.

▭ الدر مع الرد : (۵۵۵/۲ ، ۵۵۶) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید.

(۱،۲،۳) انظر الحاشیة السابقة، رقم: ۱ . علی الصفحة السابقة: ۱۱۹ . (ولایلزمها دم لترک الصدر)

اور منڈ وانے والے پر کچھ بھی لازم نہیں ہوگا، کیونکہ اب سر مونڈ نا یا منڈ وانا ان کے لئے جائز ہے۔(۱)

احرام کی حالت میں کنگھی کرنا

''کنگھی کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ۳۲۷)

احرام کی حالت میں مرگیا

جو شخص احرام کی حالت میں مر جائے اس کی تجہیز وتکفین غیر مُحرم کی طرح کی جائے گی، یعنی عام مرنے والے دوسرے غیر مُحرموں کی طرح اس کا سر ڈھانکا جائے گا، کافور اور خوشبو وغیرہ لگائی جائے گی کیونکہ مرنے کے بعد اس سے احرام کی پابندیاں ختم ہوگئی ہیں۔(۲)

احرام کی حکمت

حج اور عمرہ کیلئے احرام نماز کی تکبیر تحریمہ کے مانند ہے، جس طرح نمازی خالص نیت کے ساتھ ''الله اکبر'' کہہ کر نماز شروع کرتا ہے، اور بہت ساری چیزیں اس پر نماز کی حالت میں ناجائز ہو جاتی ہیں، اسی طرح حج اور عمرہ کے لئے احرام اور تلبیہ ہے، احرام کے بعد بھی اس پر بہت ساری چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔

بندہ احرام سے حج وعمرہ کے ارادہ کی پختگی، اور اخلاص وعظمت کا اظہار کرتا

---

(۱) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱. على الصفحة السابقة: ۱۱۹. (ولايلزمها دم لترك الصدر)

(۲) إذا مات محرمًا حيث يغطى رأسه و وجهه لبطلان إحرامه بموته لقوله عليه السلام : ''إذا مات ابن آدم انقطع عمله إلا من ثلاث''، والإحرام عمل فهو منقطع . (شامی : (۲/ ۴۸۸) كتاب الحج، فصل فى الإحرام ، مطلب فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد)

فتح القدير : (۲/ ۳۴۶ ، ۳۴۷) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: رشيديه .

غنية الناسک : (ص: ۸۸ ، ۸۹) باب الإحرام ، فصل فى محرمات الإحرام ومحظوراته الّتى فى غالبها الجزاء ، ط: ادارة القرآن.

ہے اور اپنی عبودیت اور عاجزی کی صورت اختیار کرتا ہے، دل و زبان سے اقرار کرتا ہے، تمام لذات و آرائش و زیبائش کو چھوڑ کر مردصرف دو کپڑے پہن لیتا ہے اور اپنے آپ کو میت اور مُردوں جیسا بنالیتا ہے۔(۱)

نیز احرام کے خاص لباس میں یہ بھی حکمت ہے کہ امیر وغریب، شاہ وگدا اللہ کے دربار میں ایک لباس میں حاضر ہوتے ہیں، کسی کو فخر کا موقع نہیں ملتا۔(۲)

شریعت نے احرام کے مخصوص لباس کو پسند کیا، سادگی، صفائی اور سہولت میں یہ بے نظیر ہے، اور طبی حیثیت سے بھی مفید ہے۔(۳)

احرام کی میقات

☆ جو لوگ میقات اور حرم کی حدود کے درمیان رہتے ہیں ان کے لئے ''حل'' میقات ہے، یہ لوگ حج اور عمرہ دونوں کا احرام حرم کی حدود میں داخل ہونے

---

(۱) اعلم أن الإحرام فی الحجّ والعمرة بمنزلة التکبیر فی الصلاة، فیه تصویر الإخلاص والتعظیم، وضبط عزیمة الحج بفعل ظاهر، و فیه جعل النفس متذللة خاشعة للّٰه بتبرک الملاذ والعادات المألوفة وأنواع التجمل، وفیه تحقیق معاناة التعب والتشعث والتغبر للّٰه. (حجة اللّٰه البالغة: (۲/ ۱۰۲) صفة المناسک، ط: قدیمی)

(۲) أن الشارع الحکیم أمرنا بعدم لبس المخیط وعدم تغطیة الرأس عند الإحرام لیکون الإنسان فی أعلا درجات الخضوع والتذلل للّٰه تعالیٰ...... وأیضًا فی عدم لبس المخیط إشارة علی أنّه أشبه بالطفل المولود الملفوف فی شیئ غیر مخیط أی أنّه لایملک لنفسه شیئًا من حطام الدّنیا إذ الملک للّٰه وحده الواحد القهّار...... وهناک حکمة أخریٰ ، وهی أنّ الحاج بهٰذه الحالة یتذکر أهل المعشر، وهم واقفون بغیر لباس علی بدنهم، والذکریٰ ینفع المؤمنین. (حکمة التشریع وفلسفته: (۱/ ۲۸۷، ۲۸۸) الحکمة فی عدم لبس المخیط، ط: انصاری کتب خانه کابل)

(۳) أن الشارع الحکیم أمرنا بعدم لبس المخیط وعدم تغطیة الرأس عند الإحرام لیکون الإنسان فی أعلا درجات الخضوع والتذلل للّٰه تعالیٰ ...... وأیضًا فی عدم لبس المخیط إشارة علی أنّه أشبه بالطفل المولود الملفوف فی شیئ غیر مخیط أی أنّه لایملک لنفسه شیئًا من حطام الدّنیا إذ الملک للّٰه وحده الواحد القهّار ...... وهناک حکمة أخریٰ ، وهی أنّ الحاج بهٰذه الحالة یتذکر أهل المحشر ، وهم واقفون بغیر لباس علی بدنهم ، والذکریٰ ینفع المؤمنین . (حکمة التشریع وفلسفته : (۱/ ۲۸۷ ، ۲۸۸) الحکمة فی عدم لبس المخیط ، ط: انصاری کتب خانه کابل)

سے پہلے باندھ لیں۔(۱)

☆جولوگ مکہ مکرمہ میں یا حرم کی حدود کے اندر رہتے ہیں وہ حج کا احرام حرم کی حدود کے اندر سے باندھیں، اور عمرہ کا احرام حرم کی حدود سے باہر نکل کر ''حل'' سے باندھیں، اس لئے مکہ والے حج کا احرام مکہ سے باندھتے ہیں اور عمرہ کا احرام باندھنے کے لئے ''مسجد عائشہؓ'' یا جعرانہ جاتے ہیں۔(۲)

میقات سے باہر رہنے والے حج اور عمرہ دونوں کا احرام میقات سے پہلے باندھ لیں۔(۳)

---

(۱) وأمّا الصنف الثّانی، فمیقاتهم للحج والعمرة دویرة أهلهم، أو حیث شاء وا من الحل الّذی بین دویرة أهلهم، وبین الحرم. (بدائع الصنائع: (۱۶۶/۲) کتاب الحج، فصل فی بیان مکان الإحرام، ط: سعید)

▭ التاتارخانیة : (۴۷۴/۲) کتاب المناسک ، الفصل الرابع فی بیان مواقیت الإحرام وما یلزم لمجاوزتها بغیر إحرام ، ط: ادارة القرآن .

▭ السراجیة : (ص: ۳۴) کتاب الحج ، باب من جاوز المیقات ، ط: سعید .

(۲) وأمّا الصنف الثالث : فمیقاتهم للحج الحرم ، وللعمرة الحل ، فیحرم المکی من دویرة أهله للحج ، أو حیث شاء من الحرم ، ویحرم للعمرة من الحل وهو التنعیم أو غیره . (بدائع الصنائع : (۱۶۷/۲) کتاب الحج ، فصل فی مکان الإحرام ، ط: سعید)

▭ التاتارخانیة : (۴۷۴/۲) کتاب المناسک ، الفصل الرابع فی بیان مواقیت الإحرام وما یلزم لمجاوزتها بغیر إحرام ، ط: ادارة القرآن .

▭ وأمّا میقات أهل الحرم ...... فالحرم للحج ، فیحرمون من دورهم ومن المسجد أفضل ، وجاز تأخیره إلی آخر الحرم ، (طوالع) ، والحل للعمرة ، والأفضل إحرامها من التنعیم من معتمر عائشة رضی اللّٰه عنها . (غنیة الناسک : (ص: ۵۷ ، ۵۸) باب المواقیت ، فصل وأمّا میقات أهل الحرم ، ط: ادارة القرآن)

(۳) وأمّا الصنف الأوّل: فمیقاتهم ما وقت لهم رسول اللّٰه ﷺ، لایجوز لأحد أن یجاوز میقاته إذا أراد الحج والعمرة إلا محرما. (بدائع الصنائع: (۱۶۴/۲) کتاب الحج، فصل فی بیان مکان الإحرام، ط: سعید)

▭ التاتارخانیة : (۴۷۴/۲) کتاب المناسک ، الفصل الرابع فی بیان مواقیت الإحرام وما یلزم لمجاوزتها بغیر إحرام ، ط: ادارة القرآن .

▭ غنیة الناسک: (ص: ۵۰، ۵۱) باب المواقیت، فصل وأمّا میقات أهل الآفاق، ط: ادارة القرآن.

احرام کی نیت

☆ حج اور عمرہ کی نیت صرف دل میں کرنے سے احرام درست نہیں ہوتا بلکہ نیت کے ساتھ تلبیہ اور کوئی ذکر جو اس کے قائم مقام ہو کرنا ضروری ہے، اسی طرح نیت کے بغیر صرف تلبیہ پڑھنے سے بھی احرام درست نہیں ہوتا، خلاصہ یہ ہے کہ احرام صحیح ہونے کے لئے نیت اور تلبیہ دونوں کا ہونا ضروری ہے۔(۱)

☆ احرام دو باتوں سے بندھتا ہے ایک نیت کرنا دوسرے اس کے ساتھ تلبیہ کہنا یا اس کے قائم مقام کوئی ذکر کرنا، اگر کسی نے صرف نیت کی تلبیہ نہ پڑھا یا تلبیہ پڑھا نیت نہیں کی تو احرام نہ ہوگا۔(۲)

احرام کی نیت فرض نماز کے بعد کرنا

اگر فرض نماز کے بعد احرام کی نیت کر لی تو بھی کافی ہے لیکن مستقل دو رکعت نفل پڑھنا افضل ہے۔(۳)

---

(۱) لاخلاف فی أنّه إذا نوٰی و قرن النّیة بقول و فعل هو من خصائص الإحرام أو دلائله أنّه یصیر محرما......(بدائع الصنائع: (۲/۱۶۱) کتاب الحج، فصل فی بیان ما یصیر به محرما، ط: سعید)

▭ التاتارخانیة: (۲/۴۴۰) کتاب المناسک، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج، ط: ادارة القرآن.

▭ غنیة الناسک: (ص: ۷۸) باب الإحرام، فصل فی نیة الإحرام، ط: ادارة القرآن.

▭ وفیه أنّ النّیة والتلبیة نفس الإحرام وحقیقته لاشرطه بل الإحرام شرط للنسک، والنیّة من فرائض الإحرام، إذ لاینعقد بدونها إجماعًا وإن لبّی وکذا التلبیة أو مایقومها من فرائض الإحرام عند أصحابنا؛ لأنّهم صرحوا أنّه لایدخل فی الإحرام بمجرّد النیّة، بل لا بدّ من التلبیة أو مایقوم مقامها، حتی لو نوی ولم یلبّ لایصیر محرما وکذا لو لبّی ولم ینو. (إرشاد الساری: (۱/۱۲۵) باب الإحرام، ط: الامدادیة مکة المکرّمة)

(۲) راجع الحاشیة السابقة.

(۳) ثم یسنّ أن یصلی رکعتین بعد اللبس ینوی بها سنة الإحرام...... وتجزئ المکتوبة عنها کتحیة المسجد، کذا فی عامة الکتب....... (غنیة الناسک: (ص: ۷۳) باب الإحرام، فصل فیما ینبغی لمرید الإحرام، ط: ادارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۱۴۰) باب الإحرام، فصل فی صفة الإحرام، ط: الامدادیه مکة المکرّمة.

▭ الهندیة: (۱/۲۲۳) کتاب المناسک، الباب الثالث فی الإحرام، ط: رشیدیه.

احرام کی نیت کب کرے

موجودہ دور میں حج اور عمرہ کے احرام کی نیت کرنے کی آسان صورت یہ ہے کہ حج یا عمرہ کرنے والا وضو یا غسل کر کے احرام کے کپڑے پہن کر دو رکعت نفل نماز سر ڈھک کر توبہ کی نیت سے پڑھے اور توبہ استغفار کرنے کے بعد مزید دو رکعت نفل نماز پڑھنے کے بعد احرام کی نیت کے بغیر گھر سے نکلے اور بورڈنگ کارڈ اور ایمگریشن کے بعد دوبارہ نماز پڑھ کر احرام کی نیت کرے یا جہاز میں روانہ ہونے کے بعد یا میقات آنے سے پہلے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھے، تاکہ احرام کی نیت کرنے سے پہلے کوئی رکاوٹ پیش آجائے تو احرام سے نکلنے کے لئے دم وغیرہ دینے کی ضرورت نہ ہو۔(۱)

احرام کے اوپر سے مسح کرنا

عورتیں احرام کی حالت میں سر پر جو رومال یا کپڑا باندھتی ہیں اس کا احرام سے کوئی تعلق نہیں یہ رومال صرف اس لئے باندھا جاتا ہے کہ بال بکھریں اور ٹوٹیں نہیں۔

عورتوں کا وضو کے دوران اس رومال پر مسح کرنا صحیح نہیں، بلکہ رومال اتار کر سر پر مسح کرنا لازم ہے اگر رومال پر ہی مسح کیا سر پر مسح نہیں کیا تو وضو صحیح نہیں ہوگا نماز صحیح نہیں ہوگی طواف، حج اور عمرہ بھی صحیح نہیں ہوگا کیونکہ یہ افعال وضو کے بغیر جائز نہیں،

---

(۱) یکرہ الإحرام قبل دخول أشهر الحج ، فإذا دخلت فما عجل من الإحرام فهو أفضل إلا إذا خاف أن لایمکنه الإتقاء من المحظورات . (غنیة الناسک : (ص: ٦٨) باب الإحرام ، فصل فیما ینبغی لمرید الإحرام ، ط: ادارة القرآن)

الهندیة: (۱/ ۲۲۱) کتاب المناسک ، الباب الثانی فی المواقیت ، ط: رشیدیه .

التاتارخانیة: (۲/ ۴۷۴) کتاب المناسک، الفصل الرابع فی مواقیت الإحرام، ط: ادارة القرآن.

اور سر پر مسح کرنا فرض ہے مسح کے بغیر وضو نہیں ہوتا۔(۱)

احرام کے بعد بے ہوش ہو گیا

اگر کوئی شخص حج کا احرام باندھنے کے بعد بے ہوش ہو جائے ،تو اس کو عرفات اور طواف زیارت وغیرہ میں ساتھ لے جانا واجب ہے،دوسرے شخص کی نیابت کافی نہیں ہوگی ،اور جب ایسے بے ہوش کو کوئی دوسرا شخص طواف کرائے تو کرانے والے کے لئے طواف کی نیت کرنا شرط ہے۔(۲)

---

(۱) الرابع مسح الرأس: والمفروض فی مسح الرأس مقدار الناصیه کذا فی الهداية...... ولايجوز المسح على القلنسوة والعمامة، وكذا لو مسحت المرأة على الخمار إلا أنّه إذا كان الماء متقاطرًا بحيث يصل إلى الشعر، فحينئذٍ يجوز ذٰلک عن الشعر. (الهندية: (۱/۵، ۶) کتاب الطهارة، الباب الأوّل فی فرائض الوضوء، ط: رشیدیه)

بدائع الصنائع : (۱/۵) كتاب الطهارة ، فصل : وأمّا بيان أنواعها ...... وأمّا أركان الوضوء ، الثالث : مسح الرأس ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (۱/۲۷۲) كتاب الطهارة ، باب المسح على الخفين ، ط: سعيد .

الأوّل: الطهارة عن الحدث الأكبر والأصغر...... ثمّ إذا ثبت أن الطهارة عن النجاسة الحكميّة واجبة فلو طاف معها (مع الحدث) يصح عندنا وعند أحمد. ولم يحل له ذٰلک ويكون عاصيًا، ويجب عليه الإعادة أو الجزاء إن لم يعد، وهٰذ الحكم فی كل واجب تركه. (إرشاد الساری: (ص: ۲۱۳، ۲۱۴) باب أنواع الأطوفة و أحكامها، فصل فی واجبات الطواف الأوّل: الطهارة عن الحدثين، ط: الامدادية مكة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۱۲) باب ماهية الطواف وأنواعه وأركانه وشروائطه و أحكامه ، فصل فی واجبات الطواف ، ط: ادارة القرآن .

وهی فيه كالرجل غير أنّها لاتكشف رأسها وتكشف وجهها . (غنية الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۱۶۲) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: إمدادية مكّة المكرّمة.

(۲) وإذا أغمی عليه بعد الإحرام أو نام المريض بعده تعيّن حمله اتفاقًا ، ويشترط نيّتهم الطواف إذا حملوه فيه ، كما يشترط نيته . (غنية الناسک : (ص: ۸۲) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المغمٰی عليه والمعتوه والنائم المريض والمجنون ، ط: ادارة القرآن)

وأيضًا فيه: ولو طاف بالمغمٰی عليه محمولًا أجزأه ذٰلک عن الحامل والمحمول إذا نوى عن نفسه وعن المحمول، وإن كان بغير أمر المغمٰی عليه. (غنية الناسک: (ص: ۱۱۱) =

احرام کے بعد سر کھلا رکھے

☆احرام کے بعد سر کھلا رکھے، اور جب تک احرام میں رہے نمازیں بھی ننگے سر پڑھے۔(۱)

☆احرام کی حالت میں نماز میں بھی سر ڈھانکنا منع ہے۔(۲)

☆خواتین احرام کے بعد اور نماز کے دوران اور نماز کے بعد جب تک احرام میں رہیں گی سر کو ننگا نہیں کریں گی بلکہ ہر حالت میں سر کو ڈھانکیں گی، البتہ چہرہ کھلا رکھیں اور غیر محرم کے سامنے پردہ کریں، اور پردہ بھی اس طرح کہ کپڑا چہرے کو نہ لگے اور پردہ بھی ہو جائے۔(۳)

= باب ماهية الطواف وأنواعه ،...... فصل فی أركان الطواف وشرائطه ، مطلب فی نية الطواف و فروعها، فروع : فی طواف المغمٰی علیه والنائم المریض ، ط: ادارة القرآن)

🗁 إرشاد الساری : (ص: ۱۵۷) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المغمٰی علیه ، ط: الامدادیه مكة المكرّمة .

(۱،۲) ولبس المخيط والقميص والسراويل والعمامة والقلنسوة . (لباب مع إرشاد لساری : (ص: ۱۶۶) باب الإحرام ، فصل فی المحظورات الإحرام ، ط: الامدادية مكة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک : (ص: ۸۵) باب الإحرام ، فصل فی محرّمات الإحرام ، ط: ادارة القرآن .

🗁 التاتارخانية : (۴۹۲/۲) كتاب المناسک ، الفصل الخامس فيما يحرم على المحرم بسبب إحرامه ومالايحرم ، نوع منه : فی لبس المخيط ، ط: ادارة القرآن .

(۳) هی فيه كالرجل غير أنّها لاتكشف رأسها وتكشف وجهها ...... فلو سدلت عليه شيئًا وجافته عنه جاز منه حيث الإحرام ؛ لعدم كونه سترًا ، وإلا فسدل الشيئ مستحب ، كما فی الفتح ، لكن فی النّهاية والمحيط أنّه واجب ، والتوفيق أن الإستحباب عند عدم الأجانب : وأمّا عند وجودهم فالإرخاء واجب عليها عند الإمكان .... (غنية الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المرأة ، ط: ادارة القرآن)

🗁 التاتارخانية : (۴۷۱/۲) كتاب المناسک ، الفصل الثالث فی تعليم أعمال الحج ، أحكام المرأة ، ط: ادارة القرآن .

🗁 الهندية: (۲۳۵/۱) كتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

احرام کے بغیر ڈرائیور وغیرہ کے لئے میقات سے تجاوز کرنا

''ڈرائیور وغیرہ کے لئے احرام کے بغیر میقات سے تجاوز کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

احرام کے بغیر گزرنے کی تلافی

میقات کے باہر سے مکہ مکرمہ جانے والوں کے لئے میقات سے احرام کے بغیر گزرنا حرام ہے، اگر کسی نے ایسا کرلیا تو اس کی تلافی کے لئے دم دینا لازم ہے۔(۱)

بشرطیکہ اس کے آگے جہاں سے اس کو گزرنا ہے کوئی اور میقات نہ ہو، اور افضل یہ ہے کہ پہلی میقات سے ہی احرام باندھ لے۔(۲)

احرام کے ساتھ میقات سے باہر جانا

اگر ضرورت پڑے تو احرام کی حالت میں میقات سے باہر جانا جائز ہے، ضرورت پوری ہونے کے بعد واپس آجائے۔

مزید ''میقات سے احرام کے ساتھ باہر چلا گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

احرام کے کپڑے مردوں کے

''مردوں کا احرام'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۵۷/٤)

---

(١) ثمّ إذا دخل الآفاقي مكّة بغير إحرام وهو لايريد الحج ولا العمرة فعليه لدخول مكة إما حجة وإمّا عمرة ، فإن أحرم بالحج أو العمرة من غير أن يرجع إلى الميقات فعليه دم لترك حق الميقات...... (التاتارخانية: (٢/٤٧٥) كتاب المناسک، الباب الرابع فی بیان المواقیت، ط: ادارة القرآن)

المبسوط للسرخسي : (٤/١١٥) كتاب المناسک ، باب المواقيت ، ط: غفاريه .

الهندية: (١/٢٥٣) كتاب المناسک، الباب العاشر فی مجاوزة بغير إحرام، ط: رشيديه.

(٢) راجع الحاشية السابقة.

احرام کے لئے غسل کرنا

☆ حج یا عمرہ کا احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنا مسنون ہے، یہ غسل صرف صفائی کے لئے ہے، اس لئے حیض، نفاس والی عورت اور بچے کے لئے بھی مستحب ہے۔(۱)

☆ اگر احرام باندھنے کے لئے غسل کیا، پھر احرام باندھنے سے پہلے وضو ٹوٹ گیا تو غسل کی فضیلت حاصل نہیں ہوگی۔(۲)

☆ اگر احرام باندھنے سے پہلے غسل نہ کرسکا تو وضو کرلے، غسل اور وضو کے بغیر احرام باندھنا جائز ہے لیکن مکروہ ہے، اس لئے غسل اور وضو کر کے احرام باندھنے کی کوشش کرے۔(۳)

☆ اگر احرام باندھنے سے پہلے غسل کرنے کے لئے پانی نہیں ہے تو غسل کی جگہ پر تیمّم کرنا شریعت سے ثابت نہیں ہے، ہاں اگر نماز پڑھنی ہے اور پانی نہیں ہے تو

---

(۱) وإذا أراد الإحرام اغتسل أو توضأ ، والغسل أفضل ، إلا أن هذا الغسل للتنظيف حتى تؤمر به الحائض، كذا في الهداية ، ويستحب في هق النفساء والصبي . (الهندية : (۱/۲۲۲) كتاب المناسک، الباب الثالث في الإحرام ، ط: رشيديه)

🗀 بدائع الصنائع: (۲/۱۴۳) كتاب الحج ، فصل في بيان سنن الحج وبيان ترتيبه ، ط: سعيد.

🗀 إرشاد الساری: (ص: ۱۲۷، ۱۳۸) باب الإحرام، سنن الإحرام، ط الامدادية مكة المكرّمة.

(۲) وشرط لنيل السنة أن يحرم وهو على طهارته . (قوله : وشرط الخ) بالبناء للمجهول ، أي لأنّه إنّما شرع للإحرام حتى لو اغتسل فأحدث ثم أحرم فتوضأ لم ينل فضله . (الدر مع الرد : (۲/ ۴۸۱) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، ط: سعيد)

🗀 النهر الفائق: (۲/ ۶۴) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: دار الكتب العلمية .

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۱۳۸) باب الإحرام ، فصل في صفة الإحرام ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة.

(۳) ولو أحرم بلاغسل و وضوء جاز و يكره . (غنية الناسک : (ص: ۷۰) باب الإحرام، فصل فيما ينبغي لمريد الإحرام ، ط: ادار القرآن)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۱۳۸) باب الإحرام ، فصل في التجرد عن الملبوس المحرم ، ط: الامدادية مكة المكرّمة .

تیمّم کر کے نماز پڑھ لے۔(۱)

احرام میں ایک کپڑا

احرام میں ایک کپڑا بھی کافی ہے، اگر ناف سے گھٹنے تک چھپ جائے۔(۲)

احرام میں دو چادر سے زیادہ لینا

احرام میں دو چادر سے زیادہ لینا بھی جائز ہے۔(۳)

احرام ناپاک ہے

جان بوجھ کر ناپاک احرام پہن کر عمرہ وغیرہ نہیں کرنا چاہیے، تاہم اگر کسی نے ناپاک احرام پہن کر عمرہ کرلیا تو عمرہ ہو جائے گا، دم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہوگا، لیکن

---

(۱) ولهٰذا لايشرع التيمم له عند العجز عن الماء . (البحر الرائق : (۳۲۰/۲) كتاب الحج، باب الإحرام ، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۴۸۰/۲ ، ۴۸۱) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، ط: سعيد .

النهر الفائق : (۶۳/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: دار الكتب العلمية .

(۲) (ويجوز) أى الإحرام (فى ثوب واحدٍ) أى بأن يكتفى بما يجب عليه من ستر العورة .

(إرشاد السارى : (ص: ۱۳۹) باب الإحرام ، فصل فى التجرد عن الملبوس المحرم ، ط: الامدادية مكة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۷۱) باب الإحرام ، فصل فيما ينبغى لمريد الإحرام ، ط: ادارة القرآن.

الدر مع الرد : (۴۸۱/۲) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۳۲۱/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

(۳) ويجوز الإحرام فى ثوبٍ واحدٍ ...... أو أكثر من ثوبين بأن يجعل واحد فوق واحدٍ أو يبدل أحدهما بالآخر . (إرشاد السارى : (ص: ۱۳۹) باب الإحرام ، فصل فى التجرد عن الملبوس ، ط: الامدادية مكة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۷۱) باب الإحرام ، فصل فيما ينبغى لمريد الحج ، ط: ادارة القرآن.

منحة الخالق على البحر الرائق : (۳۲۱/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

عمرہ مکروہ ہوگا۔(۱)

احرام نفل نماز کے بغیر باندھنا

نفل نماز پڑھے بغیر بھی احرام باندھنا جائز ہے لیکن مکروہ ہے، اگر مکروہ وقت ہے تو پھر نفل کے بغیر احرام باندھنا مکروہ نہیں ہے۔(۲)

احرام ہوٹل سے باندھنا

''ہوٹل سے احرام باندھ کر عمرہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴/ ۳۳۱)

احصار

''احصار'' کا لغوی معنی روکنا، منع کرنا، اور باز رکھنا ہے، اور شریعت کی زبان میں ''احصار'' یہ ہے کہ کوئی شخص حج یا عمرہ کا احرام باندھ لے، پھر اس کو حج یا عمرہ کرنے سے روک دیا جائے، ایسے شخص کو شریعت کی زبان میں ''محصر'' کہتے ہیں۔(۳)

---

(۱) ولو طاف أی طواف وعلی ثوبه أو بدنه نجاسة أكثر من قدر الدرهم كره ولا شئ عليه . (غنية الناسک فی بغية المناسک : (ص: ۱۴۸) ط : إدارة القرآن)

(۲) ولو أحرم بغير صلاة جاز ويكره ، ولايصلی فی وقت مكروه . (غنية الناسک : (ص: ۷۳) باب الإحرام ، فصل فيما ينبغی لمريد الإحرام ، ط: ادارة القرآن)

إرشاد الساری :(ص: ۱۳۹ ، ۱۴۰) باب الإحرام ، فصل فی ركعتی الإحرام وأحكامهما ، ط: الامدادية مكة المكرّمة.

البحر العميق : (۲/۶۴۴ ، ۶۴۵) الباب السابع فی الإحرام ، الفصل الأوّل فی مقدمات الإحرام ، ط: مؤسسة الريان ، المكتبة المكيّة .

(۳) الحصر لغة: الحبس عن السفر ونحوه كالإحصار، وشرعًا: كما قال: هو المنع عن الوقوف أی بعرفة، والطواف أی جميعهما بعد الإحرام فی الحج ...... الفرض أی لونذرًا والنفل ...... و فی العمرة أی الإحصار فيها هو : المنع عن الطواف أی بعد الإحرام .... (إرشاد الساری: (ص: ۵۷۹، ۵۸۰) باب الإحصار ، ط: الامدادية ، مكة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۳۰۹) باب الإحصار ، ط: ادارة القرآن .

بدائع الصنائع: (۲/۱۷۵) كتاب الحج، فصل فی حكم المحرم إذا منع عن المضی فی الإحرام، ط: سعيد.

احصار کا حکم

☆احصار کی صورت میں قربانی (دم) واجب ہے، جب تک ''محصر'' کی جانب سے حدود حرم میں قربانی نہ کی جائے گی ''محصر'' کے لئے احرام سے نکلنا جائز نہیں ہوگا، قربانی کا جانور یا رقم بھیجتے وقت ذبح کا دن مقرر کرلے تاکہ اس دن یہ اپنا احرام کھول لے یا ٹیلیفونک رابطہ کے ذریعہ معلوم کرلے کہ قربانی کے جانور کو حدود حرم میں ذبح کیا گیا یا نہیں، اگر ذبح کیا گیا ہے تو احرام کھول لے ورنہ ذبح ہونے کا انتظار کرے۔(۱)

☆عمرہ یا حج افراد یا تمتع سے روکا گیا تو ایک قربانی اور اگر قران سے روکا گیا ہو تو دو قربانیاں واجب ہوں گی۔(۲)

☆اگر مکہ مکرمہ میں ہی محرم کو کوئی ایسا مانع پیش آگیا جس کی وجہ سے وقوف عرفات اور طواف زیارت دونوں نہ کرسکے تو وہ بھی ''محصر'' ہے اور اگر صرف ایک سے روکا گیا تو محصر نہ ہوگا۔(۳) کیونکہ اگر وقوف عرفہ سے روکا گیا تو عمرہ کر کے حلال

---

(۱) إذا أحصر المحرم بحجة أو عمرة، وأراد التحلل، يجب عليه أن يبعث الهدى، وهو شاة وما فوقها...... أو يبعث ثمن الهدى ليشترى به الهدى، ويأمر أحدًا بذٰلک فيذبح عنه فى الحرم، ويجب أن يواعده يومًا معلومًا يذبح فيه حتى يعلم وقت إحلاله، ثمّ إنّه لايحلّ ببعث الهدى ولابوصوله إلى الحرم حتى يذبح فى الحرم ولو ذبح فى غير الحرم لم يتحلل به من الإحرام ولو ذبح فى الحرم حلّ...... (لباب مع إرشاد السارى: (ص: ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹) باب الإحصار، فصل فى بعث الهدى، ط: الامدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۳۱۲) باب الإحصار ، فصل فى حكم الإحصار ، ط: ادارة القرآن.

النهر الفائق : (۱۵۷/۲) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: دار الكتب العلمية.

(۲) وإذا كان المحصر قارنًا أى بعمرة و حجة يبعث بهديين أى لخروجه من الإحرامين. (إرشاد السارى : (ص: ۵۸۹) باب الإحصار ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة)

النهر الفائق : (۱۵۷/۲) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: دار الكتب العلمية .

غنية الناسک : (ص: ۳۱۲) باب الإحصار ، فصل فى حكم الإحصار ، ط: إدارة القرآن.

(۳) ومن منع بمكة عن الركنين أى الوقوف والطواف ...... فهو محصر ، وإلا أى وإن لم يمنع عنهما بل قدر على أحدهما " لا " أى لايكون محصرًا . (النهر الفائق : (۱۵۹/۲) كتاب الحج، باب الإحصار ، ط: دار الكتب العلمية) =

ہوجائے، اور اگر طواف زیارت سے روکا گیا تو یہ طواف پوری زندگی میں کبھی بھی کرسکتا ہے، البتہ طواف زیارت کے بغیر بیوی حلال نہیں ہوگی، اور بارہ ذی الحجہ کے بعد طواف زیارت کرنے سے دم واجب ہوگا اس لئے تاخیر کی صورت میں طواف زیارت کرکے حدود حرم میں ایک دم دیدے تاکہ بیوی حلال ہوجائے۔(۱)

☆محصر کی قربانی کے لئے یہ ضروری نہیں کہ یہ قربانی ایام نحر یعنی دس گیارہ اور بارہ ذی الحجہ ہی میں کی جائے بلکہ اس سے قبل یا بعد میں بھی ضرورت کے مطابق کی جاسکتی ہے۔(۲)

جب قربانی کا اپنا مقرر کردہ وقت گزر جائے، یا ٹیلیفون اور موبائل وغیرہ سے جانور ذبح ہونے کی اطلاع مل جائے تو احرام کھول دے، محصر کے لئے احرام سے

= ☜ إرشاد الساری : (ص: ۵۸۰ ، ۵۸۱) باب الإحصار ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة .

☜ التاتارخانية : (۵۳۸/۲) كتاب المناسک ، الفصل الحادى عشر فى الإحصار ،ط : ادارة القرآن.

(۱) فإن قد رعلى الطواف أو الوقوف فليس بمحصرٍ فى ظاهر الرواية ؛ لأنّه إذا منع عن الطواف فقط، وقف ويؤخر الطواف ويبقى محرما فى حق النّساء وإن منع عن الوقوف فقط يكون فى معنى فائت الحج ، فيتحلل بعد فوت الوقوف عن إحرامه بأفعال العمرة ، ولا دم عليه ولاعمرة فى القضاء . (إرشاد السارى : (ص: ۵۸۰) باب الإحصار ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة)

☜ التاتارخانية: (۵۳۸/۲) كتاب المناسک، الفصل الحادى عشر فى الإحصار، ط: ادارة القرآن.

☜ بدائع الصنائع : (۱۷۶/۲) كتاب الحج ، فصل فى حک المحرم إذا منع عن المضى فى الإحرام ، ط: سعيد .

(۲) وهل يختصّ جوازها بيوم النحر ؟ ففى دم الإحصار اختلاف ، قال أبوحنيفة رحمه اللّٰه : لايختص . (التاتارخانية : (۵۳۶/۲) كتاب المناسک ، الفصل الحادى عشر فى الإحصار ، ط: إدارة القرآن)

☜ النهر الفائق : (۱۵۷/۲) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: دار الكتب العلمية .

☜ بدائع الصنائع : (۱۸۰/۲) كتاب الحج ، فصل وأمّا حكم الإحصار ،ط : سعيد .

نکلتے وقت سر منڈانا مستحب ہے ضروری نہیں۔(۱)

پھر اس پر آئندہ سال قضا واجب ہے۔

اگر صرف عمرہ کا احرام تھا تو صرف عمرہ کی قضا واجب ہے، اور اگر صرف حج کا احرام تھا تو حج وعمرہ دونوں کی قضا واجب ہے، اور اگر حج وعمرہ دونوں کا احرام تھا تو ایک حج اور دو عمرے قضا میں واجب ہیں۔(۲)

☆اگر محصر سے دم کا جانور ذبح ہونے سے پہلے احرام کے ممنوعات سے کوئی امر سرزد ہو جائے تو اس کی وجہ سے اس پر وہی کچھ واجب ہوگا جو غیر محصر احرام باندھنے والے پر واجب ہوتا ہے۔(۳)

☆محصر پر طواف وداع واجب نہیں ہے۔(۴)

---

(۱) وأمّا الحلق فليس بشرط للتّهلل فى قول أبى حنيفة و محمد رحمهما اللّٰه، وإن حلق فحسن. (الهندية: (۱/۲۵۵) كتاب المناسك ، الباب الثانى عشر فى الإحصار ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۲/۵۹۲) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعيد .

التاتارخانية: (۲/۵۳۷) كتاب المناسك، الفصل الحادى عشر فى الإحصار، ادارة القرآن.

بدائع الصنائع: (۲/۱۸۰) كتاب الحج ، فصل : وأمّا حكم الإحصار ،ط : سعيد .

(۲) ويجب عليه إن حل من حجّه ولو نفلاً بالشروع ، وعمرة للتّحلل إن لم يحج من عامه ، وعلى المعتمر عمرة ، وعلى القارن حجة و عمرتان إحداهما للتّحلل . (الدر مع الرد : (۲/۵۹۲ ، ۵۹۳) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/۲۵۵) كتاب المناسك ، الباب الثانى عشر فى الإحصار ،ط : رشيديه.

التاتارخانية: (۲/۵۳۷) كتاب المناسك، الفصل الحادى عشر فى الإحصار، ط: ادارة القرآن.

(۳) ومن أفسد حجّه بالجماع إذا أحصر فهو كالّذى لم يفسده أى فى وجوب إتيان باقى الواجبات ، واجتناب سائر المحظورات ، وعليه دم الإفساد ، أى دم الجناية موجبة للفساد .... (إرشاد السارى : (ص: ۵۸۷) باب الإحصار ، قبيل : فصل فى بعث الهدى ، ط: مكة المكرّمة)

الدر مع الرد : (۲/۵۵۹) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۳۱۳) باب الإحصار ، فصل فى حكم الإحصار ، ط: ادارة القرآن .

(۴) وفى الظهيرية : سقط عنه الوقوف بمزدلفة ، ورمى الجمار ، وطواف الصدر. (التاتارخانية: (۲/ ۵۳۸) كتاب المناسك ، الفصل الحادى عشر فى الإحصار ، ط: ادارة القرآن) =

☆احصار کی قربانی کا گوشت محصر کے لئے کھانا جائز نہیں، کیونکہ یہ جنایت کی قربانی ہے۔(۱)

☆دم احصار یعنی قربانی کا جانور یا اس کی قیمت بھیجنے کے بعد رکاوٹ ختم ہونے کی صورت میں اگر یہ اندازہ ہو کہ محصر قربانی کا جانور ذبح ہونے سے پہلے مکہ مکرمہ پہنچ جائے اور حج یا عمرہ کی سعادت حاصل کر سکے تو اس پر فوراً حج کے لئے روانہ ہو جانا واجب ہوگا، اور اگر قربانی سے پہلے پہنچنے اور حج ادا کر سکنے کا امکان نہ ہو تو پھر روانہ ہونا واجب نہیں ہے۔

موجودہ زمانہ میں موبائل یا فون سے رابطہ کر کے قربانی کو روک سکتے ہیں۔(۲)

= ☜ إرشاد الساری : (ص:۳۵۵) باب طواف الصدر ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة .

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۹۰) باب طواف الصدر ، ط: ادارة القرآن .

(۱) ولايجوز للمكفر أى مكفر الجناية فى ذبح الهدى أن يأكل شيئًا من الدماء أى الواجبة عليه للجزاء إلا دم القران، والتمتّع والتطوّع. (إرشاد الساری: (ص: ۵۷۰) باب جزاء الجنايات وكفاراتها، فصل: لايجوز للمكفر أن يأكل شيئًا من الدماء الواجبة عليه للجزاء، ط: الامدادية مكّة المكرّمة)

☜ الهندية : (۱/۲۶۲) كتاب المناسک ، الباب السادس عشر فى الهدى ، ط: رشيديه.

☜ البحر العميق: (۴/۲۱۴۳) الباب السادس عشر فى الهدى، ط: مؤسسة الريان، المكتبة المكيّة.

(۲) إذا زال إحصار المحرم بالحجّ، فهو أى زواله لايخلو عن أحد الوجوه الخمسة، و وجه الحصر؛ أنّه إمّا أن يزول أى الإحصار قبل بعث الهدى...... أو بعده...... فى وقت يقدر على إدراک الحج والهدى...... أو فى وقت لايقدر على إدراكهما جميعًا...... أو يقدر على إدراک الهدى دون الحج،...... أو بالعكس...... ففى الوجه الأوّل وهو أن يزول أى الإحصار قبل البعث أى بعث الهدى، والثانى ففى وجهه أيضًا وهو أن يزول فى وقت يقدر على إدراكهما: يلزمه...... التوجّه أى يجب عليه المضى بالاتفاق، ولايجوز له التّحلّل أى حينئذٍ ويفعل بهديه ماشاء أى من بيع أو هبة أو صدقة ونحو ذٰلک، وفى بقية الوجوه...... لايلزمه التوجّه ، ويجوز له أن يحلّ بالهدى...... إلا فى الوجه الأخير وهو أن يقدر على إدراک الحج دون الهدى، الأفضل له التوجّه...... و فى رواية: يجب،...... (إرشاد الساری: (ص: ۵۹۸، ۵۹۹) باب الإحصار، فصل: فى زوال الإحصار، ط: الامدادية مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک: (ص: ۳۱۴، ۳۱۵) باب الإحصار، فصل: فيما لوزال إحصاره، ط: ادارة القرآن.

☜ الهندية : (۱/۲۵۶) كتاب المناسک ، الباب الثانى عشر فى الإحصار ،ط : رشيديه .

احصار کی چند صورتیں

☆ حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد حج یا عمرہ سے روکے جانے یا حج یا عمرہ نہ کر سکنے کی بہت سی صورتیں ہیں ان میں سے چند یہ ہیں:

ا۔ راستہ پُر امن نہ ہو، دشمن کا خوف ہو، قتل وغارت کا خوف ہو، یا کسی اور طرح کا جان ومال کا خطرہ ہو۔(۱)

۲۔ احرام باندھ کر نکلا جہاز میں سیٹ نہیں ملی، یا حکومت کی جانب سے سفر سے روک دیا گیا، یا ویزا کینسل ہوگیا، یا کسی مقدمہ کی وجہ سے گرفتاری ہوگئی۔(۲)

موجودہ زمانہ میں جنگ کی وجہ سے یہ صورتیں زیادہ پیش آسکتی ہیں۔

۳۔ احرام باندھنے کے بعد بیمار ہوگیا آگے سفر کو جاری رکھنے کی صورت میں بیماری میں اضافہ ہونے کا اندیشہ ہو، یا ضعف اور نقاہت کی وجہ سے سفر کو آگے جاری رکھنے کی سکت نہ ہو۔(۳)

---

(۱) المحصر من أحرم ثم منع عن مضى فى موجب الإحرام سواء كان المنع من عدوّ أو المرض أو الحبس أو الكسر أو القرح أو غيرها من الموانع من إتمام ما أحرم به حقيقةً أو شرعًا.
(الهندية: (۱/۲۵۵) كتاب المناسک ، الباب الثانى عشر فى الإحصار ،ط : رشيديه)
🗀 إرشاد السارى : (ص: ۵۸۱ ــ ۵۸۲) باب الإحصار ، ط :الامدادية مكّة المكرّمة .
🗀 الدر مع الرد : (۲/۵۹۰) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعيد .

(۲) ويتحقّق أى الإحصار عندنا بكل حابس يحبسه أو مانع يمنعه...... الثالث: الحبس أى فى السجن و نحوه من منع السلطان ولو بنهيه بعد ما تلبّس بإحرامه...... الثامن: هلاک الراحلة ....
(إرشاد السارى : (ص: ۵۸۱ ، ۵۸۳) باب الإحصار ،ط : الامدادية مكّة المكرّمة)
🗀 الدر مع الرد : (۲/۵۹۰) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعيد .
🗀 غنية الناسک : (ص : ۳۰۹ ، ۳۱۰) باب الإحصار ، ط: ادارة القرآن .

(۳) الخامس: المرض الّذى يزيد بالذهاب أى بنائًا على غلبة الظن أو بإخبار طبيب حاذق متديّن. (إرشاد السارى : (ص: ۵۸۲) باب الإحصار ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة)
🗀 الهندية : (۱/۲۵۵) كتاب المناسک، الباب الثانى عشر فى الإحصار ،ط : رشيديه.
🗀 الدر مع الرد : (۲/۵۹۰) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعيد .

۴۔احرام باندھنے کے بعد عورت کے ساتھ کوئی محرم نہ ہو، مثلاً محرم بیمار ہوگیا، یا انتقال ہوگیا یا جھگڑا ہوگیا اور ساتھ لے جانے سے انکار کردیا، یا شوہر نے طلاق دیدی یا محرم کو حکومت یا کسی اور آدمی نے حج یا عمرہ کے لئے جانے سے روک دیا۔(۱)

۵۔سفر کا خرچہ ختم ہوگیا، یا کم پڑ گیا یا چوری ہوگیا اور وہاں کسی سے قرض بھی نہ ملا۔(۲)

۶۔احرام باندھنے والی عورت کی عدت شروع ہوگئی، مثلاً شوہر نے طلاق دیدی یا عورت کے احرام باندھنے کے بعد شوہر کا انتقال ہوگیا۔(۳)

۷۔کسی عورت نے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی حج کا احرام باندھ لیا اور احرام باندھنے کے بعد شوہر نے نفلی حج کے لئے جانے سے منع کردیا۔(۴)

---

(۱) وإذا أحرمت ولا زوج لها ، ومعها محرم فمات محرمها ، أو أحرمت ولامحرم لها ، ولكن معها زوجها ، فمات زوجها ، فإنّها محصرة . (الهندية : (۱/۲۵۵) كتاب المناسک ، الباب الثانی عشر فی الإحصار، ط : رشيديه)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۵۸۲) باب الإحصار ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة .

☐ الدر مع الرد : (۲/۵۹۰) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعيد .

(۲) لوسرقت نفقته أو هلكت راحلته، فإن كان لايقدر على المشى فهو محصر، وإن كان يقدر على المشى فليس بمحصر. (الهندية: (۱/۲۵۵) كتاب المناسک، الباب الثانی عشر فی الإحصار، ط: رشيديه)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۵۸۲) باب الإحصار ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة .

☐ الدر مع الرد : (۲/۵۹۰) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعيد .

(۳) الثانی عشر : العدة ، أى عدة الطلاق ، إذا سبق حكم موت الزوج ، فلو أهلت بحجة الإسلام، أو غيرها أى فبالأولىٰ، فطلقها زوجها فوجب عليها العدة ، صارت محصرة ، وإن كان لها محرم. (إرشاد السارى : (ص: ۵۸۵) باب الإحصار ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة)

☐ الدر مع الرد: (۲/۵۹۰) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعيد .

☐ غنية الناسک : (ص: ۳۱۱) باب الإحصار ،ط : ادارة القرآن .

(۴) وكذا إذا حجت تطوّعاً بغير إذن زوجها ، فمنعها من الذهاب ، فهو بمنزلة المحصر . (الهندية: (۱/۲۵۵) كتاب المناسک ، الباب الثانی عشر فی الإحصار ،ط : رشيديه)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۵۸۴) باب الإحصار ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة.

☐ الدر مع الرد : (۲/۵۹۱) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعيد.

۸۔ احرام باندھنے کے بعد گرفتار ہوگیا یا حکومت نے حج یا عمرہ کے لئے جانے سے منع کردیا۔(۱)

۹۔ احرام باندھنے کے بعد ایکسیڈنٹ وغیرہ کی وجہ سے ہڈی ٹوٹ گئی یا اتنا لنگڑا ہوگیا کہ چلنے پر قدرت نہیں۔(۲)

۱۰۔ سفر کی وجہ سے بیماری کی زیادتی کا ڈر ہو۔(۳)

جب کسی مرد یا عورت کو احرام باندھنے کے بعد وقوف عرفہ سے پہلے ان امور میں سے کسی امر کے پیش آنے کی وجہ سے حج کرنے سے روک دیا جائے تو وہ ''محصر'' ہوگا، اور اگر وقوف عرفہ کے بعد پیش آئے تو وہ شرعاً ''محصر'' نہ ہوگا۔(۴)

ادارہ کو رقم دے کر قربانی کروانا

حاجی کو مزدلفہ سے منی آکر چار کام کرنے ہوتے ہیں:

۱۔ رمی ۲۔ قربانی ۳۔ حلق رقصر (بال کٹوانا) ۴۔ طواف زیارت، پہلے تین

(۱) المحصر من أحرم ثم منع عن مضى فى موجب الإحرام سواء كان المنع من عدوّ أو المرض أو الحبس أو الكسر أو القرح أو غيرها من الموانع من إتمام ما أحرم به حقيقةً أو شرعًا. (الهندية: (۱/۲۵۵) كتاب المناسك، الباب الثانى عشر فى الإحصار، ط: رشيديه)

▭ إرشاد السارى: (ص: ۵۸۱ ـ ۵۸۲) باب الإحصار، ط: الامدادية مكّة المكرّمة.

▭ الدر مع الرد: (۲/۵۹۰) كتاب الحج، باب الإحصار، ط: سعيد.

(۲) الرابع: الكسر أى حدوث كسر العظم، ''والعرج'' أى المانع عن الذهاب. (إرشاد السارى: (ص: ۵۸۲) باب الإحصار، ط: الامدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک: (ص: ۳۱۰) باب الإحصار، ط: ادارة القرآن.

▭ الهندية: (۱/۲۵۵) كتاب المناسک، الباب الثانى عشر فى الإحصار، ط: رشيديه.

(۳) راجع الحاشية السابقة رقم: ۳، على الصفحة السابقة رقم: ۱۳۶. (الخامس: المرض)

(۴) ومن وقف بعرفة ثمّ أحصر، لايكون محصرا، ومن أحصر بمكّة وهو ممنوع عن الطواف والوقوف فهو محصر. (الهندية: (۱/۲۵۵) كتاب المناسک، الباب الثانى عشر فى الإحصار، ط: رشيديه)

▭ الدر مع الرد: (۲/۵۹۳، ۵۹۴) كتاب الحج، باب الإحصار، ط: سعيد.

▭ إرشاد السارى: (ص: ۵۸۰) باب الإحصار، ط: الامدادية مكّة المكرّمة.

کاموں میں ترتیب واجب ہے۔(۱)

یعنی سب سے پہلے رمی کرے، اگر حج تمتع یا قران کا ہے تو پھر قربانی کرے، اس کے بعد بال کٹوائے اگر ان تین کاموں میں ترتیب قائم نہ رہی مثلاً رمی سے پہلے قربانی کردی یا حلق کرالیا، یا قربانی سے پہلے حلق کرالیا تو دم واجب ہوگا، لہذا اگر کسی ادارہ نے رقم جمع کرانے والے کی رمی کے بعد قربانی کی، اور رقم جمع کرانے والے نے قربانی کے بعد حلق یا قصر کیا ہے تو بالکل درست ہے، اور اگر ادارہ والے نے رقم جمع کرانے والے کی رمی سے پہلے اس کی طرف سے قربانی کردی یا ادارہ والوں نے قربانی نہیں کی تھی اور رقم جمع کرانے والے نے حلق یا قصر کروالیا تو ان تمام صورتوں میں دم دینا لازم ہوگا اس لئے کسی ادارہ میں رقم جمع کراتے وقت ان تمام باتوں کے بارے میں اچھی طرح تحقیق کرلے ورنہ پیسے ضائع ہوں گے اور پریشانی الگ ہوگی، یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب رقم جمع کرانے والا قارن یا متمتع ہو، اور اگر صرف حج افراد کیا ہے تو پھر قربانی لازم ہی نہیں ہے، رمی کے بعد حلق کراسکتا ہے۔(۲)

(۱) والترتيب بين الثلاثة: الرمي، ثم الذّبح، ثمّ الحلق على ترتيب حروف قولک: "رذح" للقارن والمتمتّع، أمّا الطواف فلايجب ترتيبه على شيئ من الثلاثة إلا أن السنة أن يكون بعد الحلق، فلو طاف قبل الكل أو البعض، لا شيئ عليه ويكره. والمفرد لا ذبح عليه فيجب الترتيب بين الرمي والحلق. (غنية الناسک: (ص:۴۵، ۴۶) باب فرائض الحج......، فصل: وأمّا واجباته، ط: ادارة القرآن)

إرشاد السارى: (ص: ۹۷، ۹۸) باب فرائض الحج...... فصل: في واجباته: ط: الامدادية مكّة المكرّمة.

الدر مع الرد: (۴۷۰/۲) كتاب الحج، مطلب فى فروض الحج و واجباته، ط: سعيد.

(۲) ولو حلق المفرد، أو غيره قبل الرمى، أو القارن، أو المتمتّع قبل الذبح أو ذبحا قبل الرمى فعليه دم عند أبى حنيفة رحمه الله تعالىٰ بترک الترتيب. (غنية الناسک: (ص: ۲۷۹، ۲۸۰) باب الجنايات، الفصل السابع: فى ترک الواجب فى أفعال الحج، المطلب العاشر: فى ترک الترتيب بين الرمى والذبح والحلق، ط:ادارة القرآن)

إرشاد السارى: (ص: ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها، النوع الخامس: الجنايات فى أفعال الحج، فصل: فى ترک الترتيب بين أفعال الحج، ط: الامدادية مكّة المكرّمة.

الدر مع الرد: (۵۵۵/۲) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد.

(نوٹ) آج کل کچھ پیشہ ور لوگ ہیں جو حجاج کرام کی بلڈنگوں میں آتے ہیں اور قربانی کے لئے پیسے لیتے ہیں اور قربانی کرنے کی ذمہ داری لیتے ہیں ان میں سے اکثر فراڈی دھوکہ باز اور مکار ہوتے ہیں اس لئے تحقیق کے بغیر صرف زبانی باتوں پر اعتماد نہ کریں۔

اذان شروع ہونے کے بعد طواف کرنا

اگر اذان اور جماعت کی نماز کے درمیان اتنا وقفہ ہو کہ جماعت شروع ہونے سے پہلے طواف سے فارغ ہو سکتا ہے تو اذان کے وقت یا اذان کے بعد طواف شروع کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(۱)

ارکان حج

۱۔طواف زیارت۔ ۲۔وقوف عرفہ۔

ان دونوں میں زیادہ اہم اور زیادہ قوی وقوف عرفہ ہے۔(۲)

---

(۱) والطواف عند الخطبة أى مطلقا لإشعاره بالإعراض ، ولو كان ساكتًا ، وإقامة المكتوبة، فإن ابتداء الطواف حينئذٍ مكروه بلاشبهة ، وأمّا إذا كان يمكنه إتمام الواجب عليه والتحاقه بالصلاة وإدراک الجماعة ، فالظاهر أنّه هو الأولىٰ من قطعه . (إرشاد السارى : (ص:۲۳۴) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فى مكروهات الطواف ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک: (ص: ۱۲۷) باب ماهية الطواف وأنواعه،...... فصل: فى مكروهات الطواف، ط: ادارة القرآن.

(۲) والوقوف بعرفة فى أوانه سميت به لأن آدم و حواء تعارفا فيها و معظم طواف الزيارة وهما ركنان. (الدر المختار مع الرد: (۲/۴۶۷) كتاب الحج، مطلب: فى فروض الحج و واجباته، ط: سعيد)

☜ وأمّا ركنه فشيئان : الوقوف بعرفة ، و طواف الزيارة لكن الوقوف أقوىٰ من الطواف كذا فى النهاية ، حتىٰ يفسد الحج بالجماع قبل الوقوف ولايفسد بالجماع قبل طواف الزيارة . (الهندية: (۱/۲۱۹) كتاب المناسک ، الباب الأوّل ، أركان الحج ، ط: ماجديه)

☜ إرشاد السارى إلى مناسک الملاعلى قارى : (ص: ۹۲) باب فرائض الحج ، فصل : فى فرائضه : ط: المكتبة الامدادية مكّة المكرّمة.

ازدحام کی وجہ سے رمی نہیں کی

اگر صرف ازدحام کی وجہ سے خود رمی نہیں کی تو حرم کی حدود میں ایک بکری ذبح کرنا لازم ہے، ایسے لوگ کسی حج یا عمرہ پر جانے والے کو پیسے دیدیں، وہ ان کی طرف سے بکری یا دنبہ خرید کر حرم کی حدود میں ذبح کر دے۔(۱)

استرہ نہیں

اگر کوئی عمرہ کرنے والا حاجی جنگل یا کسی ایسی جگہ میں چلا گیا ہے جہاں استرہ یا قینچی دستیاب نہیں، تو یہ عذر معتبر نہیں جب تک سر منڈائے یا کتروائے گا نہیں حلال نہیں ہوگا۔(۲)

استعمال شدہ کنکری

''کنکری استعمال شدہ'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/۳۱۶)

استقبال کرنا

''حاجیوں کا استقبال کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۴۰)

---

(۱) ولو ترک رمی یوم أی من أیّام النحر کله أی سبع حصیات فی الیوم الأوّل وإحدیٰ و عشرین فی بقیة الأیّام أو أکثره کأربع حصیات فما فوقها فی یوم النحر أو إحدیٰ عشرة حصاة فیما بعده أو أخّره إلی یوم آخر فعلیه دم أی لترکه أو تأخیره. (إرشاد الساری: (ص: ۵۰۷) باب الجنایات و أنواعها، النوع الخامس:...... فصل فی الجنایة فی رمی الجمار، ط: الامدادیة مکّة المکرّمة)

الدر مع الرد : (۲/۵۵۴، ۵۵۷) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

الهندیة : (۱/۲۴۷) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الخامس فی الطواف والسعی والرمی ورمی الجمار ، ط: ماجدیه .

(۲) ثم قصر بأن یأخذ من کل شعرة قدر الأنملة وجوبا و تقصیرا لکل مندوب والربع واجب...... وحلقه لکل أفضل فلو أزاله بنحو نورة جاز . (الدر مع الرد : (۲/۵۱۶) کتاب الحج، و (۲/ ۴۶۸) مطلب فی فروض الحج و واجباته ،ط:سعید)

الهندیة : (۱/۲۱۹) کتاب المناسک ، الباب الأوّل ، ط: ماجدیه .

استلام

حجر اسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ سے چھونا یا دونوں ہاتھوں سے حجر اسود کی طرف اشارہ کرنا یا رکن یمانی کو دونوں ہاتھ یا صرف دایاں ہاتھ لگانے کو ’’استلام‘‘ کہتے ہیں۔(۱)

☆ ’’استلام‘‘ یعنی دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رخ حجر اسود کی طرف رہے، گویا حجر اسود پر رکھے ہوئے ہیں، اور ہاتھوں کی پشت اپنے چہرہ کی طرف رکھے اس کے بعد سات چکروں کے شروع میں ہاتھوں کو بوسہ دینا اور ساتویں چکر سے فارغ ہوکر آٹھویں دفعہ بھی ہاتھوں کو بوسہ دینا ہے۔(۲)

---

(۱) ثمّ يستلم الحجر أى يلمسه إمّا بالقبلة أو باليد على ما فى القاموس . (إرشاد السارى إلى مناسک الملاعلى قارى : (ص: ۱۸۴) باب دخول مكّة ، فصل فى صفة الشروع فى الطواف ، ط: المكتبة الامدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنيه الناسک فى بغية المناسک : (ص: ۱۰۰ ـــ ۱۰۲) باب دخول مكّة وحرمها ، فصلف ى صفة الابتداء بالحجر الأسود ، وفصل فى صفة الاستلام ، ط: ادارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۲/۴۹۳ ، ۴۹۴) كتاب الحج ، مطلب فى دخول مكّة ، ط: سعيد .

▭ قوله: يستلم الأركان ـ أراد بالأركان: الحجر الأسود، والركن اليمانى، وإنّما جمعه باعتبار تكرر الأشواط. (البناية شرح الهداية: (۴/۷۱) كتاب الحج، باب الإحرام ، ط: رشيديه)

▭ وأيضًا : (۴/۷۸) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: رشيديه .

▭ إرشاد السارى : (ص: ۱۹۳) باب دخول مكّة ، فصل فى صفة الشروع فى الطواف ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة .

(۲) وإلا يمكنه ذٰلک يمس بالحجر شيئًا فى يده ولو عصا ثمّ يقبله أى الشيئ وإن عجز عنهما أى الاستلام والإمساس استقبله مشيرًا إليه بباطن كفّيه كأنّه واضعهما عليه وكبر وهلّل وحمد اللّٰه تعالىٰ وصلى على النّبىّ ﷺ ثمّ يقبل كفيه أى بعد الإشارة المذكوره. (الدر مع الرد: (۲/ ۴۹۴) كتاب الحج، مچلط فى دخول مكة، ط: سعيد)

▭ غنية الناسک: (ص: ۱۰۲) باب دخول مكة و حرمها، فصل فى صفة الاستلام، ط: ادارة القرآن.

▭ إرشاد السارى: (ص: ۱۸۵) باب دخول مكّة، فصل فى صفة الشروع فى الطواف، ط: المكتبة الامدادية مكّة المكرّمة.

▭ واستلامه فى أوّل الطواف وآخره سنة. واختلفوا فيما بينهما، فقيل: أدب و قيل سنة، ومشى فى اللباب على الثانى، ثمّ قال: وإن استلمه فى أوّله وآخره أجزأه، أفاد أن استلام طرفيه آكد مما بينهما. =

استلام چھوٹ جائے

استلام چھوٹ جائے تو دم لازم نہیں ہے۔(۱)

استلام صرف دو جگہوں پر ہے

طواف کے دوران استلام صرف حجر اسود اور رکن یمانی پر ہے، ان دونوں جگہوں کے علاوہ کعبۃ اللہ کے کسی اور کونہ یا دیوار کو ہاتھ لگانا اور استلام کرنا مکروہ ہے۔(۲)

= (غنية الناسک: (ص: ۱۰۴) باب دخول مكّة وحرمها، فصل: فی الأخذ فی الطواف،...... ط: ادارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۱۸۷) باب دخول مكة، فصل فی صفة الشروف فی الطواف، ط: الامدادية مكّة المكرّمة.

(۱) وهٰذا الاستقبال مستحب وليس بواجب كذا فی السراج والوهاج...... وافتتاح الطواف من الحجر الأسود سنة عند عامة مشائخنا حتى لو افتتح الطواف من غير الحجر جاز ويكره...... و يختم الطواف بالاستلام كذا فی الهداية وإن افتتح الطواف باستلام الحجر و ختم به وترک الاستلام فيما بين ذٰلک أجزأه، وإن ترک رأسًا فقد أساء ويستلم الركن اليمانی وهو حسن. وإن تركه لايضره. (الفتاوٰی الهندية: (۲۲۵/۱، ۲۲۶) كتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج، ط: رشيديه)

▭ وحكم السنن أی المؤكّدة الإساء ة بتركها أو لو تركها عمدًا أو عدم لزوم شيئ أی من دم أو صدقة على فاعلها .... (إرشاد الساری : (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج و واجباته و سننه و مستحباته ومكروهاته ، فصل فی سنن الحج ، ط: امداديه مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک فی بغية المناسک : (ص: ۱۰۰) باب دخول مكّة و حرمها ، فصل فی صفة الابتداء بالحجر الأسود ، ط: ادارة القرآن .

(۲) فی سنن الطواف : استلام الحجر مطلقًا أی من غير قيد الأولوية والآخرية والأثنائية ...... فی مستحباته استلام الركن اليمانی أی من غير قبلة و وضع جبهة . (إرشاد الساری : (ص:۲۲۵) ، و: (ص: ۲۲۶) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل فی سنن الطواف ، و فصل: فی مستحباته، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ ويكره تنزيهًا استلام غيرهما من الأركان . (غنية الناسک : (ص: ۱۰۵) باب دخول مكّة و حرمها، فصل : فی الأخذ فی الطواف ، ط:ادارة القرآن)

▭ الدر مع الرد : (۴۹۸/۲) كتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعيد .

اشارہ کرنا بھی سنت ہے

’’حجرِ اسود کا بوسہ لینے کے آداب‘‘ عنوان کو دیکھیں۔ (۲ ر)

اِشعار

جانور کے کوہان کے نیچے بائیں جانب صرف کھال میں چیرا لگا دے، لیکن یہ چیرا گوشت تک نہ پہنچے اور کھال کو چیرا لگانے سے جو خون نکلے اس سے اس جانور کا کوہان رنگ کر دے، اس کو ’’اِشعار‘‘ کہتے ہیں اور یہ اشعار اس آدمی کے لئے کرنا مستحب ہے، جس کو اشعار کرنا آتا ہے، اور اگر اشعار کرنا نہیں آتا تو یہ مکروہ ہے۔ (۱)

اشہرِ حج سے پہلے عمرہ کر کے مکّہ میں رہ گیا

’’شوال سے پہلے عمرہ کر کے مکّہ میں رہ گیا‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳ ر ۳۱)

اشہرِ حج میں عمرے کرنا

☆ حج تمتع کرنے والے کے لئے عمرہ اور حج کے درمیان مزید عمرہ کرنا جائز ہے۔ (۲)

---

(۱) وکره الإشعاروهو شق سنامها من الأيسر أو الأيمن ؛ لأنّ كل أحد لايحسنه ، فأمّا من أحسنه بأن قطع الجلد فقط فلا بأس به (قوله : وهو شق سنامها) بأن يطعن بالرمح أسفله حتٰى يخرج الدم ثمّ يلطخ بذٰلک الدم سنامها ليكون ذٰلک علامة كونها هديًا كالتقليد . (الدر مع الرد : (۲/ ۵۳۹) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد)

🗁 إرشاد الساری: (ص: ۱۴۹) باب الإحرام ، فصل : شرط التلبية أن تكون باللسان ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

🗁 غنية الناسک: (ص: ۲۱۸) باب التمتّع ، فصل : وإن كان متمتّع يسوق الهدى ...... ط: ادارة القرآن.

(۲) و ما فی اللباب : ولايعتمر قبل الحج ، فغير صحيح ؛ لأنّه بناء على أن المكی ممنوع من العمرة المفردة ، وهو خلاف مذهب أصحابنا جميعًا ؛ لأنّ العمرة جائزة فی جميع السنة بلاكراهة إلا فی خمسة أيّام ، لا فرق فی ذٰلک بين المكی والآفاقی . (غنية الناسک فی بغية المناسک: (ص: ۲۱۵) باب التّمتّع، فصل فی كيفية أداء التمتّع لامسنون، ط: ادارة القرآن) =

☆ اگر کسی شخص نے حج کے مہینوں میں جا کر عمرہ ادا کیا، اور وہ حج تک وہاں ٹھہرتا ہے تو اس دوران مزید عمرے کرسکتا ہے۔

☆ آفاقی کے لئے حج کے مہینے میں ایک عمرہ سے زائد عمرہ کرنا جائز ہے۔

☆ حج تمتع کرنے والا شروع میں مکہ مکرمہ آتے ہی ایک عمرہ کرنے کے بعد دوسرا عمرہ حج سے پہلے کرسکتا ہے۔(۱)

اصحاب صفہ

''صفہ'' سائبان کو اور سایہ دار جگہ کو کہا جاتا ہے، قدیم مسجد نبوی کے شمال مشرقی کنارے پر مسجد سے ملا ہوا ایک ''چبوترہ'' تھا۔(۲)

= شامی : (۵۳۷/۲) باب التمتّع ، ط: سعید.

إرشاد الساری إلی مناسک الملا علی قاری : (ص: ۴۰۰ ، ۴۰۱) باب التمتّع ، فصل : فی تمتّع المکی ، ط: المکتبة الامدادیة مکّة المکرّمة.

(۱) وما فی '' اللباب '' ولایعتمر قبل الحج ، فغیر صحیح ؛ لأنّه بناء علی أن المکی ممنوع من العمرة لامفردة ، وهو خلاف مذهب أصحابنا جمیعًا ؛ لأنّ العمرة جائزة فی جمیع السنة بلاکراهة إلا فی خمسة أیّام لافرق فی ذٰلک بین المکی والآفاقی . (غنیة الناسک : (ص: ۲۱۵) باب التمتّع ، فصل فی کیفیة أداء التمتّع المسنون ، ط: ادارة القرآن)

شامی : (۵۳۷/۲) باب التمتّع ، ط: سعید.

إرشاد الساری إلی مناسک الملا علی قاری : (ص: ۴۰۰ ، ۴۰۱) باب التمتّع ، فصل : فی تمتّع المکی ، ط: المکتبة الامدادیة مکّة المکرّمة .

(۲) الصفة: الظلة والبهو الواسع العالی السقف. ومکان مظلل فی مسجد المدینة کان یأوی إلیه فقراء المهاجرین ویرعاهم الرّسول ، وهم أصحاب الصفة . (المعجم الوسیط : (ص: ۵۱۷) باب الصاد، دار الدعوة، استانبول، ترکیة)

وهم ''رضی اللّٰه عنهم'' قوم أخلاهم الحق سبحانه وتعالیٰ عن الرکون لشیئ من العروض وعصمهم من الافتتان بها عن المفروض، رفضوا الدنیا، فلایرجعون إلی ضرع ولا إلی زرع ، ولالسائر مایثیر الغل والحقد والحسد وسوء الطبع، بحیث کانوا هم الرجال الّذین لاتلهیهم تجارة ولا بیع عن ذکر اللّٰه مقدّرة الأرزاق والآجال...... إنّما کانت طمأنینتهم وأفراحهم بمعبودهم ومليکهم الّذی وفقهم لشریف مقصودهم، وأحزانهم إنّما هی علی فوات الاغتنام من أورادهم فی

یہ جگہ اس وقت باب جبرئیل سے اندر داخل ہوتے وقت مقصورہ شریف کے شمال میں ''محراب تہجد'' کے بالکل سامنے ۲فِٹ اونچے کٹہرے میں گھری ہوئی ہے، اس کی لمبائی (40x40) فٹ ہے، اس کے سامنے خدام بیٹھے رہتے ہیں، اور یہاں لوگ قرآن پاک کی تلاوت میں مصروف رہتے ہیں، یہاں بھی مشکل سے جگہ ملتی ہے یہاں وہ مسلمان رہتے تھے جن کا کوئی گھر بار نہ تھا، نہ ہی بیوی بچے، یہ ''اہلِ صفہ'' کہلاتے تھے، اس لئے اس جگہ کو ''صفہ'' کے نام سے یاد کرتے ہیں، یہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے دین کی تعلیم حاصل کرتے، اور وقتاً فوقتاً اسلام کی تبلیغ کے لئے دوسرے مقامات پر جاتے تھے، یوں تو تمام صحابہ کرام کی زندگی بہت سادہ تھی، مگر اصحاب صفہ کی زندگیوں میں اور بھی فقر وسادگی اور دنیاوی چیزوں سے بے نیازی اور بے تعلقی پائی جاتی تھی، یہ حضرات دن رات تزکیہء نفس کے لئے، اور کتاب وحکمت کے حصول کی خاطر فیضان مصطفوی سے فیض یاب ہونے کے لئے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر رہتے تھے، نہ انھیں تجارت سے کوئی مطلب تھا اور نہ زراعت سے کوئی سروکار، ان حضرات نے اپنی آنکھوں کو آپ ﷺ کے دیدار، کانوں کو آپ ﷺ کے کلمات، اور جسم وجان کو

= و مشاهدهم، لايأوون إلى أهل ولا مال، ولايغفلون عن ذكر الله المتعال، وقفوا أنفسهم المطمئنة لسماع العلم وضبط السنة، فاشتروا أبدانهم من الله تعالىٰ بالقوت، واقتصرو على مايستدّ الرمق، مجانبين لكل مطرود ممقوت...... و كانوا فقراء لايأوون على أهل لا على مال، كما قاله أبو هريرة رضى الله عنه حسبما أخرجه البخارى فى صحيحه من حديث عمر بن ذرٍّ عن مجاهد عنه فى حديث طويل......: "لقد رأيت منهم سبعين، ما منهم رجل عليه رداء، إمّا إزار وإمّا كساء قد ربطوا فى أعناقهم، فمنها مايبلغ نصف الساقين، ومنها مايبلغ الكعبين فيجمعه بيده كراهية أن تُرى عورته......

(رجحان الكفة فى بيان نبذة من أهل الصفة للحافظ السّخاويؒ: (ص: ۸۸، ۸۹...... ۹۶، ۹۷) بيان المصنف موضوع الكتاب، ط: دار السلف للنشر والتوزيع، المملكة العربية السعودية الرياض)

▭ وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفىٰ لنور الدين على بن أحمد المصريؒ: (۲/۴۵۳ إلىٰ ۴۵۷) الباب الثالث: فيما يتعلق بأمور مسجدها الأعظم ...... الفصل الثامن: فى الصفة وأهلها وتعليق الأقناء لهم، معنى الصفة وموضعها، أهل الصفة، ط: مطبعة السعاده بمصر.

آپ ﷺ کی صحبت کے لئے وقف کر رکھا تھا، یہ لوگ دین کی دولت سے مالا مال تھے، مگر دنیاوی زندگی میں افلاس و ناداری کا یہ عالم تھا کہ حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں:

میں نے ستر اصحاب صفہ کو دیکھا جن کے پاس چادر تک نہیں تھی صرف تہبند تھا یا فقط کمبل، چادر کو گلے میں اس طرح لٹکا لیتے کہ وہ پنڈلیوں تک اور بعض کے گھٹنوں تک پہنچ جاتی تھی، اور ہاتھ سے اسے تھامے رکھتے کہ کہیں ستر کھل نہ جائے۔(۱)

اضطباع

☆......احرام کی چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنے کو''اضطباع'' کہتے ہیں۔(۲)

اضطباع طواف کے شروع سے آخر تک رہے گا، اور دو رکعت واجب الطّواف پڑھتے وقت اضطباع نہ کرے، یعنی مونڈھے ڈھانک کر نماز پڑھے، اضطباع کے ساتھ نہیں، البتہ سر کھلا رہے گا، کیونکہ احرام کی حالت میں سر ڈھانکنا منع ہے۔(۳)

---

(۱) گزشتہ صفحہ کا حاشیہ نمبر۲ ملاحظہ ہو۔(الصفة: الظلة و البهو الواسع)

(۲) ولبس إزار من السرّة إلى الركبة ورداء على ظهره ، ويسن أن يدخله تحت يمينه ويلقيه على كتفه الأيسر ...... قال المحقق في الرد : هٰذا يسمى اضطباعًا . (الدر مع الرد : (۴۸۱/۲) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ،ط : سعيد)

🗀 إرشاد الساري إلى مناسك الملاعلي قاري : (ص: ۱۳۸) باب الإحرام ، فصل في التجرّد عن الملبوس المحرم ، ط: الامدادية مكة المكرّمة .

🗀 الفتاوىٰ الهندية : (۲۲۳/۱) كتاب المناسك ، الباب الثالث في الإحرام ، ط: رشيديه .

(۳) يستر الكتفين فإن الصلاة مع كشفهما أو كشف أحدهما مكروهة وإنّما يسنّ الاضطباع حال الطواف فقط خلافًا لما توهّمه العوام من مباشرته في جميع أحوال الإحرام. (إرشاد الساري: (ص: ۱۳۸) باب الإحرام ، فصل في صفة الإحرام ، و تغطية الرأس أى كله أو بعضه لكنه في حق الرجل . (إرشاد الساري : (ص: ۱۶۷) باب الإحرام ، فصل في محرمات الإحرام، ط: المكربة الامدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 شامي: (۴۸۱/۲) كتاب الحج، فصل في الإحرام، و (۴۸۸/۲) فصل في الإحرام، مطلب فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد. =

☆...... اضطباع میں دائیں بازو کو کھلا رکھنا چاہیے اور بائیں بازو کو چھپانا چاہیے۔(۱)

اضطباع چھوٹ جائے

اضطباع چھوٹ جائے تو دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا۔(۲)

اضطباع نماز میں کرنا

نماز کے دوران اضطباع کرنا یعنی کندھے کو کھلا رکھنا مکروہ ہے۔(۳)

= ☜ غنية الناسک : (ص: ۷۱) فصل فيما ينبغي لمريد الإحرام من كمال التنظيف والغسل ، والإدهان ، والتطييب وغير ذٰلک ، ط: ادارة القرآن .

☜ البحر العميق فی مناسک المعتمر والحاج إلی بيت اللّٰه العتيق : (۲/۱۱۶۷ ، ۱۱۶۸) الباب العاشر فی دخول مكة المشرفة و فی الطواف والسعی ومايتعلق بذٰلک ، سنن الطواف ، ط: مؤسسة الريان المكّة المكرّمة .

(۱) ويدخل الرداء تحت اليد اليمنٰی ويلقيه علی كتفه الأيسر ، ويبقی كتفه الأيمن مكشوفًا، كذا فی الخزانة. (إرشاد الساری: (ص: ۱۲۷) باب الإحرام، سنن الإحرام، ط: امدادية مكّة المكرّمة)

☜ البحر الرائق: (۲/۳۲۷) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

☜ والإضطباع هو أن يلقی طرف ردائه علی كتفه اليسرٰی ويخرجه تحت إبطه الأيمن ويلقی طرفه الآخر علی كتفه الأيسر وتكون كتفه الأيمن مكشوفة واليُسرٰی مغطاة بطرفی الرداء، كذا فی التبيين. (عالمگيری: (۱/۲۲۵) كتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج، ط: سعيد)

(۲) وحكم السنن المؤكدة الإساء ة بتركها أی لوتركها عمدًا وعدم لزوم شيئ أی من دم أو صدقة علی فاعلها...... . (إرشاد الساری : (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج ، فصل فی سننه ، ط: المكتبة الامدادية مكّة المكرّمة)

☜ البحر العميق: (۱/۳۵۴) الباب الثالث فی مناسک الحج ، واجبات الحج ، ط: مؤسسة الريان، المتبة المكيّة.

☜ فصل فی سنن الطواف : استلام الحجر مطلقًا ...... والاضطباع أی فی جميع أشواط الطواف الّذی سُنَّ فيه .... (إرشاد الساری: (ص: ۲۲۵) با أنواع الأطوفة وأحكامها، فصل فی سن الطواف ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة)

(۳) واعلم أن الاضطباع سنة فی جميع أشواط الطواف كما صرّح به ابن الضياء ، فإذا فرغ من الطواف تركه، حتٰی إذا صلی ركعتی الطواف مضطبعًا يكره لكشفه منكبه. (شامی: (۲/۴۹۵) =

اعلان حج

’’حج کی اوّلین دعوت اور اعلان‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۸۷/۲)

افراد

حج افراد کہتے ہیں: صرف حج کا احرام باندھنا اور صرف حج کے افعال کرنا، اور اس میں عمرہ کو شامل نہ کرنا۔(۱)

اقامت کی نیت

☆ اگر منیٰ روانہ ہونے سے پہلے مکہ مکرمہ میں ۷/ذی الحجہ تک پندرہ دن مکمل نہ ہوں تو وہ مقیم نہیں ہے بلکہ مسافر ہے۔(۲)

= كتاب الحج، فصل فى الإحرام، مطلب فى دخول مكّة، ط: سعيد)

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۱۸۳) باب دخول مكّة ، فصل فى صفة الشروع فى الطواف ، ط: امدادية مكّة المكرّمة.

🗀 غنية الناسك : (ص: ۱۰۶) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : فى الأخذ فى الطواف وكيفية أدائه ، ط: ادارة القرآن .

(۱) المراد بالإفراد هنا إفراد كل واحد من العمرة والحج لسفر على حدة . (الكفاية على هامش فتح القدير : (۴۰۹/۲) كتاب الحج ، باب القران ، ط: رشيديه)

🗀 فتح القدير : (۴۰۹/۲) أيضًا، ط: رشيديه .

🗀 البحر الرائق : (۳۵۷/۲) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد .

(۲) فيقصر إن نوى الإقامة فى أقل منه أى فى نصف شهر أو نوى فيه لكن فى غير صالح أو كنحو جزيرة أو نوى فيه لكن بموضعين مستقلين كمكة و منى فلو دخل الحاج مكة أيّام العشر لم تصح نيته لأنّه يخرج إلى منى و عرفة فصار كنية الإقامة فى غير موضعها ...... (الدر المختار مع الرد : (۱۲۵/۲ ، ۱۲۶) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

🗀 ولايزال على حكم السفر حتى ينوى الإقامة فى بلده أو قرية خمسة عشر يومًا أوأكثر...... ونية الإقامة إنّما تؤثر بخمس شرائط...... واتحاد الموضع والمدة والاستقلال بالرأى...... وإن نوى الإقامة أقل من خمسة عشر يومًا قصر هكذا فى الهداية . (الفتاوىٰ الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

🗀 مراقى الفلاح مع الطحطاوى: (ص: ۴۲۵، ۴۲۶) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: قديمى.

☆اگر مکہ مکرمہ میں منی روانہ ہونے سے پہلے پندرہ دن نہ ہوں، اور پندرہ دن پورے ہونے سے پہلے منی، عرفات اور مزدلفہ جانا ہو تو اقامت کی نیت درست نہیں۔ (۱)

☆عرفات میں اقامت کی نیت معتبر نہ ہونے کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ آبادی نہیں بلکہ میدان ہے۔ (۲)

دوسری وجہ یہ ہے کہ حجاج کرام یہاں رات نہیں گزارتے اور دن میں کہیں چلے جانا، یہ اقامت کی نیت پر اثر انداز نہیں ہوتا، البتہ مزدلفہ میں رات گزارنا یہ مکہ میں اقامت کی نیت کو باطل کرنے والا ہوگا کیونکہ مزدلفہ مکہ میں یا فنائے مکہ میں داخل نہیں، نیز یہ کہ مزدلفہ منی کے ساتھ متصل بھی نہیں بلکہ منی اور مزدلفہ کے درمیان ''وادی محسّر'' حائل ہے، اگر بالفرض متصل بھی ہو تو بھی پورے مزدلفہ کو جو تقریباً دو میل تک پھیلا ہوا ہے منی کے تابع قرار دینا ناقابل فہم ہے مثلاً کسی شہر کے متصل دس میل طویل وعریض میدان ہے تو اس پورے میدان کو شہری فناء تصور کرنا کس طرح درست ہوگا؟ جب مزدلفہ فناء مکہ میں داخل نہیں تو عرفات تو بالکل بھی فناء مکہ میں داخل نہیں ہوگا، جبکہ منی اور عرفات کے درمیان تقریباً چھ میل کا فاصلہ ہے، اور عرفات سے آگے

---

(۱) فیقصر إن نوی الإقامة فی أقل منه أی من نصف شهر . (الدر المختار مع الرد : (۲/ ۱۲۵) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ المسافر ، ط: سعید)

☐ الهندیة: (۱/ ۱۳۹) کتاب الصلاۃ ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر ، ط: رشیدیه.

☐ ولایزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلدة أو قریة خمسة عشر یومًا أو أکثر نوی أقل من ذٰلک قصر أنّه لابدّ من اعتبار مدة ...... (فتح القدیر : (۲/ ۹) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ المسافر ،ط : رشیدیه)

(۲) ولاتصحّ نیة الإقامة فی مفازة لغیر أهل الأخبیة لعدم صلاحیة المکان فی حقه. (مراقی الفلاح مع الطحطاوی : (ص: ۴۲۶) کتاب الصلاۃ ، باب صلاۃ السمافر ، ط: قدیمی)

☐ الهندیة : (۱/ ۱۳۹) کتاب الصلاۃ ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر ، ط: رشیدیه

☐ الکفایة شرح الهدایة علی هامش فتح القدیر : (۲/ ۹) کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ط: رشیدیه.

فوجی انتظامی لحاظ سے حفاظتی چوکیاں پورے راستے پر بنائی جاتی ہیں، جیسے مکہ اور مدینہ کے راستے پر چوکیاں تعمیر کی گئی ہیں۔

منی اور مکہ بلاشبہ دو مستقل مواضع ہیں، ان میں سے ہر ایک کی مستقل حد بندی موجود ہے کہ یہاں سے منی کی ابتداء ہے اور یہاں پر منی کی انتہا ہے۔

مناسک حج کے اعتبار سے بھی یہ دونوں مواضع ہمیشہ کے لئے الگ ہی تصور کئے جائیں گے، جو احکام منی سے متعلق ہیں وہ اسی قطعہ میں ادا کئے جائیں گے مکہ میں ان کی ادائیگی صحیح نہیں ہوگی، اسی طرح جو احکام مکہ مکرمہ سے متعلق ہیں وہ مکہ میں ہی ادا کئے جائیں گے منی میں ان کی ادائیگی صحیح نہیں ہوگی۔

مزید یہ کہ جب ایک شخص مکہ مکرمہ سے روانہ ہو کر منی کی حدود میں داخل ہوا، تو اس کے بارے میں یہ کہنا صحیح ہوگا کہ وہ مکہ مکرمہ سے نکل گیا ہے، اور وہ منی میں ہے مکہ میں نہیں ہے حالانکہ ایک شہر کے مختلف محلوں کے بارے میں اس طرح نفی کرنا صحیح نہیں، مثلاً یہ کہنا کہ ناظم آباد میں ہے کراچی میں نہیں۔

مزید یہ کہ منی کا کوڈ الگ ہے اور مکہ کا کوڈ الگ ہے، اور مکہ مکرمہ مکہ مکرمہ کے گورنر کے انتظام کے تحت ہے اور منی، مزدلفہ اور عرفات وفاقی حکومت ریاض کے تحت ہے۔ مکہ ''الامانة العاصمة المقدسة'' کے تحت ہے اور منی مزدلفہ اور عرفات ''المشاعر المقدسه'' کے تحت ہے۔

مکہ اور منی کی پولیس اور فوجیوں کی وردی اور مونوگرام بھی الگ الگ ہیں ان کے علاوہ اور بھی بہت سی وجوہات ہیں اس لئے شریعت نے جن دو مواضع کو الگ الگ مستقل قرار دیا ہے، اور ان سے متعلق شرعی احکام بھی الگ الگ ہیں اور ان کی واضح طور پر قطعی حد بندی موجود ہے تو انہیں سفر کے بارے میں بھی دو الگ الگ مواضع شمار کیا جائے جیسا کہ چودہ سو سال تک پوری امت نے کسی قسم کے اختلاف

کے بغیر ان دونوں جگہوں کو سفر کے سلسلے میں الگ الگ شمار کیا ہے۔(۱)

اقامت کے وقت طواف شروع کرنا

جماعت کی نماز کے لئے اقامت ہوتے وقت طواف شروع کرنا یا طواف کرنا مکروہ ہے اگر طواف کے دوران اقامت شروع ہوگئی تو طواف کو موقوف کر کے جماعت کی نماز میں شامل ہوجائے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد بقیہ طواف اسی جگہ سے شروع کرے۔(۲)

امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنا

مسجد الحرام اور مسجد نبویؐ کے ائمہ کرام امام احمد بن حنبلؒ کے مذہب پر چلنے والے مقلد ہیں، اہل سنت والجماعت میں سے ہیں، اگر چہ حنفیوں کا ان کے ساتھ بعض مسائل میں اختلاف ہے لیکن ان کے پیچھے حنفیوں کی نماز صحیح ہے، اس لئے جماعت کی نماز ان کے پیچھے پڑھنی چاہئے، ان کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز نہ

---

(۱) أو نوی فیه لکن بموضعین مستقلین کمکّة ومنیٰ فلو دخل الحاج مکة أیام العشر لم تصح نیّته لأنّه یخرج إلی منی و عرفة فصار کنیة الإقامة ، فتغیر موضعها وبعد عوده من منی تصح ...... (قوله: فلو دخل) هو ضد مسألة دخول الحاجّ الشام، فإنّه یصیر مقیمًا حکمًا، وإن لم ینو الإقامة م وهٰذا مسافر حکمًا وإن نوی الإقامة لعدم انقضاء سفره مادام عازمًا علی الخروج قبل خمسة عشر یومًا...... والمفهوم من المتون أنّه لو نوی فی أحدهما نصف شهر صحّ فحینئذٍ لایضره خروجه إلی عرفات إذلایشترط کونه نصف شهر متوالیا بحیث لایخرج فیه. (الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۶) کتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

البحر الرائق : (۲/۳۳۲ ، ۳۳۳) کتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعید .

الهندیة : (۱/ ۱۴۰) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فی صلاة المسافر ، ط: رشیدیه.

(۲) والطواف عند الخطبة أی مطلقًا لإشعاره بالإعراض ولو کان ساکتا وإقامة المکتوبة فإن ابتداء الطواف حینئذٍ مکروه بلاشبهة وأمّا إذا کان یمکنه إتمام الواجب علیه والتحاقه بالصلاة وإدراک الجماعة فالظاهر أنه هو الأولیٰ من قطعه . (إرشاد الساری : (ص: ۲۳۴) باب أنواع الأطوفة وأحکامها ، فصل فی مکروهات الطواف ، ط: المکتبة الامدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۲۷) فصل فی مکروهات الطواف ، ط: ادارة القرآن .

پڑھنا اور اتنی بڑی بابرکت جماعت سے محروم رہنا بڑی محرومی ہے اس محرومی اور بدقسمتی کا ازالہ دنیا میں کسی اور جگہ میں جا کر کرنا ممکن نہیں سچ ہے جو اللہ کی رحمت سے محروم ہوتے ہیں وہ حرمین شریفین جیسی مقدس جگہوں میں جا کر بھی اللہ کی رحمتوں سے محروم رہتے ہیں۔(۱)

ہمیشہ کے لئے یہ بات ذہن میں رکھیں اللہ اپنے دشمن کو اپنے گھر کا امام نہیں بنائیں گے۔

امام مہدی کے ظہور کی آخری علامت

قیامت سے پہلے آخری زمانے میں ایک وقت ایسا آئے گا کہ لوگ امام المسلمین کے بغیر حج کریں گے، ذوالقعدہ سے ہی قبائل میں کھنچاؤ اور نقض عہد شروع ہوجائے گا، جب حجاج عرفہ ومزدلفہ سے منیٰ آئیں گے تو قبائل میں باہم کشت وخون ہوگا اور اس کثرت سے قتل ہوگا کہ حجاج کا خون جمرہ عقبہ پر بہے گا، یہ امام مہدی کے ظہور کی آخری علامت ہوگی۔ اس قتل وغارت سے بچ جانے والے حجاج کرام اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندے بیت اللہ آئیں گے تو امام مہدی کو کعبہ سے چمٹ کر روتے

---

(۱) وأمّا الاقتداء بالمخالف فی الفروع کالشافعی فیجوز مالم یعلم منه مایفسد الصلاة علی اعتقاد المقتدی علیه الإجماع...... والّذی یمیل إلیه القلب عدم کراهة الاقتداء بالمخالف مالم یکن غیر مراع فی الفرائض لأنّ کثیرا من الصحابة والتابعین کانوا أئمة مجتهدین وهم یصلون خلف إمام واحد مع تباین مذاهبهم. (شامی: (۱/۵۶۳، ۵۶۴) کتاب الإمامة، باب الإمامة، مطلب فی الاقتداء بشافعی و نحوه هل یکره أم لا ؟، ط: سعید)

☐ وأری لزوم الأخذ بمذهبی المالکیة والحنابلة فی الشق الأوّل ؛ لأنّه الأصح منطقًا ، وتکون الصلاة خلف المخالفین فی الفروع المذهبیة صحیحة غیر مکروهة ؛ إذ العبرة بمذهب الإمام ؛ لأنّ الصحابة والتابعین ومن بعدهم لم یزل بعضهم یأتم ببعض مع اختلافهم فی الفروع ، فکان ذٰلک إجماعًا ، وبه انتهٰی آثار العصبیة المذهبیة . (الفقه الإسلامی وأدلّته : (۲/۱۸۱) الباب الثانی ، الصلاة ، الفصل العاشر ، أنواع الصلاة ، المبحث الأوّل ، المطلب الثانی الإمامة ، الصلّة وراء المخالف فی المذهب ، ط: دار الفکر بیروت)

ہوئے دعا کرتا پائیں گے۔ رکن اور مقام کے درمیان ان کے ہاتھ پر با اصرار وز بردستی بیعت کی جائے گی، وہ بیعت کے لئے تیار نہ ہوں گے۔ (۱)

امیر الحج

''عرفات کے امام'' عنوان کو دیکھیں۔ (۳/ ۱٦٤)

ان پڑھ تلبیہ کیسے پڑھے

احرام باندھتے وقت حج یا عمرہ کی نیت کرنے کے بعد تلبیہ پڑھنا یا اس کے قائم مقام ذکر کرنا فرض ہے، اس کے بغیر احرام باندھنا صحیح نہیں ہوگا، جس آدمی کو تلبیہ یاد نہ ہو اس کو تلبیہ سکھا دیا جائے، اس کا حج ہو جائے گا، اور اگر اس کو تلبیہ کے الفاظ یاد نہیں ہوتے تو کم از کم اتنا کرے کہ احرام باندھتے وقت اس کو تلبیہ کے الفاظ کہلا دیئے جائیں، اور ان پڑھ آدمی اس کے ساتھ کہتا جائے اس سے تلبیہ کا فرض ادا

---

(۱) عن عمرو بن شعیب عن أبیه عن جدہٖ قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: فی ذی القعدة تجاذب القبائل و تغادر، فینهب الحاجّ فتکون ملحمة بمنٰی یکثر فیها القتلیٰ ویسیل فیها الدماء حتٰی تسیل دماؤهم علی عقبة الجمرة، وحتٰی یهرب صاحبهم فیأتی بین الرکن والمقام فیبایع وهو کارہ، یقال له: إن أبیت ضربنا عنقک، یبایعه مثل عدّة أهل بدر یرضی عنهم ساکن السماء و ساکن الأرض.

قال أبو یوسف: فحدّثنی محمّد بن عبد اللّٰه عن عمر بن شعیب عن أبیه عن عبد اللّٰه بن عمرو رضی اللّٰه عنهما قال: یحجّ النّاس معًا ویعرّفون معًا علی غیر إمام، فبینما هم نزول بمنٰی إذا أخذهم کالکلب فثارت القبائل بعضها إلی بعض واقتتلوا حتٰی تسیل العقبة دمًا، فیفزعون إلی خیرهم فیأتونه وهو ملصق وجهه إلی الکعبة یبکی، کأنّی أنظر إلی دموعه فیقولون: هلمّ فلنبایعک، فیقول: ویحکم، کم عهدٍ قد نقضتموہ وکم دمٍ قد سفکتموہ فیبایع کرهًا، فإذا أدرکتموہ فبایعوہ فإنّه المهدی فی الأرض والمهدی فی السماء. (المستدرک علی الصحیحین للإمام الحاکم النیسابوری: (۵/ ۵۰۵، ۵۰٦) کتاب الفتن والملاحم، [۳۵۲۹] إذا بخس المیزان جس القطر، [رقم الحدیث: ۸۵۸۴]، ط: دار المعرفة، بیروت لبنان)

کتاب الفتن للحافظ نعیم بن حماد المتوفٰی ۲۲۹ ھ: (ص: ۲۳۸) باب اجتماع النّاس بمکّة و بیعتهم للمهدی فیها (۴۴)، [رقم الحدیث: ۹۳۷]، ط: دار الکتب العلمیة، الطبعة الأولیٰ ۱۴۱۸ ھ ــ ۱۹۹۷ م)

ہو جائے گا۔(۱)

انجکشن

احرام کی حالت میں انجکشن خود بھی لگا سکتا ہے اور دوسرے کے بھی لگا سکتا ہے۔(۲)

انڈر رویئر

اگر محرم کو بواسیر کے خون یا ہرنیہ وغیرہ کی شکایت کی وجہ سے انڈر رویئر پہننے کی ضرورت پڑے تو پہن سکتا ہے، گناہ نہیں ہوگا، البتہ ایک دن یا رات یا اس سے زائد تک پہننے کی وجہ سے صرف ایک دم دینا لازم ہوگا، اور متعدد ایام پہننے کی صورت میں بھی ایک دم لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) (ثمّ لبّى دبر صلاته ناويًا بها) بالتلبية (الحج) بيان للأكمل وإلا فيصح الحج بمطلق النية ولو بقلبه لكن بشرط مقارنتها بذكر يقصد به تعظيم كتسبيح و تهليل ولو بالفارسية وإن أحسن العربية والتلبية على المذهب ...... وفي الشامية : والحاصل إن اقترن النيّة بخصوص التلبية ليس بشرط بل هو سنة وإنّما الشرط اقترانها بأى ذكر كان وإذا لبّى فلابدّ أن تكون باللسان ، قال في اللباب : فلو ذكرها بقلبه لم يعتدبها والأخرس يلزمه تحريك لسانه و قيل لا بل يستحب . (الدر مع الرد : (۴۸۲/۲ ، ۴۸۳) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ،ط : سعيد)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۱۴۳ ، ۱۴۴) باب الإحرام ، فصل في كيفية الإحرام و صفة التلبية و شرطها وسائر أحكامها ، ط: اداره القرآن .

▭ غنية الناسك : (ص: ۷۵) باب الإحرام ، فصل : في كيفية الإحرام وصفة التلبية و شرطها و سائر أحكامها ، ط: إدارة القرآن.

(۲) والاكتحال بمالاطيب فيه أى عملا بالسنة و تقوية للباصر لاقصدًا للزينة والنظر في المرآة أى للاطلاع على الهيئة والسواك أى استعمال المسواك ونزع الضرس أى قلعه مطلقا والظفر المكسور أو قلعه والفصد أى الافتصاد والحجامة أى الاحتجام بلا إزالة شعر أى في موضعها. (إرشا دالسارى: (ص: ۱۷۳) باب الإحرام، فصل في مباحاته، ط: المكتبة الامدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسك : (ص: ۹۲) باب الإحرام ، فصل في مباحات الإحرام ، ط: ادارة القرآن .

▭ الدر مع الرد: (۴۹۱/۲) فصل في الإحرام، مجلط فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم، ط: سعيد.

(۱) الضرورات تبيح المحظورات...... ما أبيح للضرورة يتقدر بقدرها ...... (شرح الأشباه والنظائر للحمویؒ : (۲۵۱/۱ ، ۲۵۲) الفنّ الأوّل في القواعد الكلية ، النوع الأوّل ، القاعدة الخامسة: الضرر يزال ، ط: ادارة القرآن) =

انزال ہو جائے رمی کے دوران

”رمی کے دوران انزال ہو جائے“ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/)

اولاد کے ذمہ والدین کو حج کرانا

اولاد کے ذمہ والدین کو حج کرانا ضروری نہیں ہے، لیکن اگر اللہ تعالیٰ نے اولاد کو مال دیا ہے تو ماں باپ کو حج کرانا سعادت ہے۔ (۱)

= ولو اضطر المحرم إلى لبس ثوب فلبس ثوبين فإن لبسهما على موضع الضرورة فعليه كفارة واحدة وهى كفارة الضرورة،...... ولو لبس ثوبا للضرورة ثمّ زالت الضرورة فدوام على ذٰلک يومًا أو يومين فمادام فى شک من زوال الضرورة لايجب إلاّ كفارة الضرورة...... والأصل فى جنس هٰذه المسائل أن الزيادة فى موضع الضرورة لاتعتبر جناية مبتدأة بل يجعل الكل للضرورة. (عالمگيرى: (۱/۲۴۲، ۲۴۳) كتاب المناسک، الباب الثامن فى الجنايات، الفصل الثانى فى اللبس، ط: رشيديه)

فكذا المحرم إذا مرض أو أصابته الحمى وهو يحتاج إلى لبس الثوب فى وقت و يستغنى عنه فى وقت الحمى فعليه كفارة واحدة مالم تزل عنه تلک العلّة لحصول اللبس على جهة واحدة. (بدائع الصنائع: (۲/۱۸۸، ۱۸۹) كتاب الحج، فصل: وأمّا بيان مايحظره الإحرام، ط: سعيد)

الدر مع الرد : (۲/۵۴۸) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد.

إرشاد السارى: (ص: ۴۲۹، ۴۳۰) باب الجنايات، النوع الأوّل فى حكم اللّبس، ط: امدادية مكّة المكرّمة.

(۱) عن ابن عبّاس رضى اللّٰه عنهما عن النبىّ ﷺ لمن حج عن أبويه أو قضٰى عنهما مغرمًا بعث يوم القيامة مع الابرار . (شامى : (۲/۶۰۹) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب : العمل على القياس دون الاستحسان ، ط: سعيد)

(ذى زاد) يصح به بدنه فالمعتاد اللحم و نحوه إذا قدر على خبز و جبن لايعدّ قادرًا (وراحلة) مختصة به وهو المسمٰى بالمقتب إن قدر ...... قوله : (ذى زاد وراحلة) أفاد أنّه لايجب إلا بملک الزاد وملک أجرة الراحلة ، فلايجب بالإباحة أو العارية كما فى البحر. (الدر مع الرد : (۲/۴۵۹) كتاب الحج ، ط: سعيد)

السادس: الاستطاعة...... وهى ملک الزاد...... والتمكن من الراحلة...... ولاتثبت الاستطاعة ببذل الغير أى بإعطاء غيره له مالاً...... أو طاعة...... ملكا أى من جهة التمليک فى المال والخادم أو إباحة...... وفى الخزانة أنّه لو تبرّع ولده بالزاد والراحلة لاتثبت بذٰلک الاستطاعة. =

اونٹ

احرام کی حالت میں اونٹ ذبح کرنا، پکانا اور کھانا جائز ہے، اس سے دم واجب نہیں ہوتا۔(۱)

ایام تشریق

ذوالحجہ کی گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں تاریخیں ''ایام تشریق'' کہلاتی ہیں کیونکہ ان میں بھی نویں اور دسویں ذی الحجہ کی طرح ہر فرض نماز کے بعد ''تکبیر تشریق'' پڑھی جاتی ہے۔

تکبیر تشریق یہ ہے:

''اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ''(۲)

= (إرشاد الساری: (ص: ۵۵۔ ۶۱، ۶۲) باب شرائط الحج، ط: المکتبة الامدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۲۱ ، ۲۲) با شرائط الحج ، السادس الاستطاعة ، ط: ادارة القرآن .

(۱) وذبح الإبل والبقر والغنم والدجاج إجماعًا . (إرشاد السارى : (ص: ۱۷۶) باب الإحرام ، فصل فى مباحاته ، ط: المكتبة الامدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۹۳) باب الإحرام ، فصل فى مباحات الإحرام ، ط ادارة القرآن .

▭ الفقه الإسلامى وأدلّته: (۲۵۵/۳) الباب الخامس الحج والعمرة، الفصل الأوّل: أحكام الحج والعمرة، المبحث العاشر: محظورات الإحرام أو ممنوعاته، ومباحاته مباحات الإحرام، ط: دار الفكر.

(۲) ويجب تكبير التشريق مرة الله أكبر الله أكبر لاإله إلا الله والله أكبر الله أكبر ولله الحمد، عقب كل فرض أدى بجماعة مستحبة من فجر عرفة إلى عصر العيد على امام، مقيم مسافر أو قروى أو امرأة و قالا بوجوبه فور كل فرض مطلقًا إلى آخر أيّام التشريق وعليه الاعتماد...... (الدر المختار مع الرد: (۱۷۷/۲، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰) كتاب الصلاة، باب العيدين، مطلب فى تكبير التشريق، ط: سعيد)

▭ حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۵۳۸ ، ۵۳۹ ، ۵۴۰ ، ۵۴۲) كتاب الصلاة ، باب أحكام العيدين ، ط: قديمى .

▭ الهندية : (۱۵۲/۱) كتاب الصلاة ، الباب السابع عشر فى صلاة العيدين ، ومما يتّصل بذٰلک ، تكبيرات أيّام التشريق ، ط: رشيديه.

ایام تشریق میں تکبیر پہلے پڑھے یا تلبیہ

حاجیوں کو ایام تشریق میں نو ذی الحجہ کی فجر سے دس ذی الحجہ کی فجر تک فرض اور نفل نماز کے بعد پہلے تکبیر تشریق کہنی چاہیئے پھر اس کے بعد تلبیہ پڑھنا چاہیئے، اگر نماز کے بعد پہلے تلبیہ پڑھ لیا تو تکبیر تشریق ساقط ہو جائے گی، البتہ تلبیہ دسویں تاریخ کی رمی کیساتھ ختم ہو جاتا ہے، اور تکبیر تشریق تیرہ ذی الحجہ کی عصر تک باقی رہتی ہے۔(۱)

ایام حج میں عمرہ کا احرام باندھنا

☆اگر کسی نے ایام حج یعنی ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳/ ذی الحجہ میں عمرہ کا احرام باندھ لیا تو احرام باندھنے کی وجہ سے اس پر عمرہ کرنا لازم ہو جائے گا، مگر چونکہ ان ایام میں عمرہ کا احرام باندھنا مکروہ تحریمی ہے اس لئے گناہ سے بچنے کے لئے اس پر احرام کھول کر عمرہ کو ترک کرنا واجب ہوگا، پھر جب یہ ایام گزر جائیں تو دوبارہ مسجد عائشہ وغیرہ سے احرام باندھ کر اس عمرے کی قضا کرنا اور ایک دم دینا بھی واجب

---

(۱) ویبدأ الإمام بسجود السهو لوجوبه فی تحریمتها ثمّ بالتکبیر لوجوبه فی حرمتها ثمّ بالتلبية لو محرمًا لعدمهما خلاصة وفی الولوالجية لو بدأ بالتلبية سقط السجود والتکبیر . و فی الشامية: لأنّ التلبية تشبه کلام النّاس و کلام النّاس یقطع الصلاة ...... (الدر مع الرد : (۲/ ۱۸۰، ۱۸۱) کتاب الصلاة ، باب العیدین ، ط: سعید)

▭ الفقه الإسلامی و أدلّته : (۲/ ۳۸۳) الباب الثانی الصلاة ، الفصل العاشر : أنواع الصلاة ، المبحث الرابع : صلاة العیدین ، سابعًا حکم التکبیر فی العیدین ، ط: دار الفکر .

▭ فتح القدیر مع الکفاية : (۲/ ۵۱) کتاب الصلاة ، باب صلاة العیدین ، فصل فی تکبیرات التشریق ، ط: رشیدیه .ورمی جمرة العقبة من بطن الوادی ...... و کبر لکل حصاة أی مع کل منهما و قطع التلبية بأوّلها و فی الشامية : أی فی الحج الصحیح والفاسد مفردًا أو متمتّعا أو قارنًا. (الدر مع الرد : (۲/ ۵۱۳) کتاب الحج ، مطلب فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعید)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۳۱۷) باب مناسک منی ، فصل فی قطع التلبية ، ط: المکتبة الامدادية مکّة المکرّمة .

▭ الهندية: (۱/ ۲۳۱) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفية أداء الحج ، ط: رشیدیه.

ہوگا۔(۱)

☆اور اگر عمرہ ترک نہیں کیا اور انہی پانچ دنوں میں سے کسی دن کرلیا تو کراہت کے ساتھ عمرہ ہو جائے گا البتہ مکروہ کا ارتکاب کرنے کی وجہ سے ایک دم حدود حرم میں دینا لازم ہوگا۔(۲)

☆اور اگر ان ایام میں عمرہ کا احرام باندھ لیا، مگر ان ایام میں عمرہ نہیں کیا اور احرام بھی نہیں کھولا بلکہ ۹ سے ۱۳/ ذی الحجہ گزرنے کے بعد عمرہ کیا تو عمرہ ہو گیا اور دم بھی واجب نہیں ہوگا مگر ایسا کرنا مکروہ ہے، کیونکہ احرام کھولنا اسی صورت میں واجب تھا۔(۳)

(۱) وكرهت تحريمًا يوم العرفة وأربعة بعدهما أى كره إنشاؤها بالإحرام حتى يلزمه دم وإن رفضها...... (الدر المختار : ۴۷۳/۲) كتاب الحج ، مطلب أحكام العمرة ، ط:سعيد)

إرشاد الساری : (ص: ۶۵۳ ــــ ۶۵۵) باب العمرة ، فصل وفى وقتها ، ط: المكتبة الامدادية مكّة المكرّمة .

غنية الناسک : (ص: ۱۹۷) باب العمرة وتسمى الحج الأصغر ، ط: ادارة القرآن .

حج فأهل بعمرة يوم النحر أو فى ثلاثة أيام بعده لزمته بالشروع (وفى الشامية: لأنّ الشروع فيها ملزم) لكن مع كراهة التحريم و رفضت وجوبا تخلصا من الإثم و قضيت مع دم للرفض ...... (الدر مع الرد؛ (۵۸۸/۲، ۵۸۹) كتاب الحج، باب الجنايات، قبيل باب الإحصار، ط: سعيد)

غنية الناسک : (ص: ۱۹۷، ۱۹۸) باب العمرة وتسمى الحج الأصغر ، ط: ادارة القرآن.

البحر العميق : (۲۰۲۷/۴ ، ۲۰۲۸ ، ۲۰۲۹) الباب الرابع عشر فى العمرة ، ط: مؤسسة الرّيان، المكتبة المكيّة .

(۲) فلو أهلّ بها فيها لزمته لصحة الشروع فيها ، و يلزمه رفضها ، فإن مضى فيها أجزأه؛ لأنّه أداها كما التزم ، وعليه دم لارتكاب النهى . (غنية الناسک : (ص: ۱۹۷) باب العمرة و تسمى الحج الأصغر ، ط: ادارة القرآن)

الدر المختار : (۵۸۹/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات، قبيل : باب الإحصار ، ط: سعيد.

البحر العميق : (۲۰۲۸/۴ ، ۲۰۲۹) الباب الرابع عشر فى العمرة ، ط: مؤسسة الرّيّان ، المكتبة المكيّة .

(۳) وإن لم يرفض ولم يطف حتى مضت أيّام التشريق ثمّ طاف لها أجزأه و أساء لتركه رفض الإحرام و لا دم عليه لخروجه عن الكراهة برفض الأفعال ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۹۷ ، ۱۹۸) باب العمرة و تسمّى الحج الأصغر ، ط: ادارة القرآن)

الفتاوٰی الهندية : (۲۳۷/۱) كتاب المناسک ، الباب السادس فى العمرة ، ط: رشيديه .

ایام حج میں عمرہ کرنا

''حج کے ایام میں عمرہ کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱۹٦/۲)

ایام نحر

دس ذی الحجہ سے بارہ ذی الحجہ تک کو''ایام نحر'' کہتے ہیں۔(۱)

ایام نحر کے بعد حلق کیا

''حلق ایام نحر کے بعد کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۳۹/۲)

ایام نحر کے بعد قصر کیا

حلق ایام نحر کے بعد کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۳۹/۲)

ایام نحر میں نفل طواف کیا

اگر ایام نحر میں نفل طواف کیا تو اس سے طواف زیارت ادا ہو جائے گا اور اگر واپسی سے پہلے نفل طواف کیا تو اس سے طواف وداع ادا ہو جائے گا۔(۲)

---

(۱) یوم النحر إلى آخر أيّامه وهي ثلاثة أفضلها أوّلها ، وفي الشامية : وكذا أيّام التشريق ثلاثة ، والكل يمضي بأربعة أوّلها نحر لاغير و آخرها لتشريق لاغير وآخرها تشريق لاغير والمتوسطان نحر و تشريق ، هداية . (الدر مع الرد : (۳۱٦/٦) كتاب الأضحية ، ط: سعيد)

الفقه الإسلامي و أدلّته : (۲۰۵/۳ ، ۲۰٦ ، ۲۰۷) الباب الثامن الأضحية والعقيقة ، الفصل الأوّل ، العقيقة ، المبحث الثالث : وقت التضحية ، ط: دار الفكر .

الفتاویٰ البزازية على هامش الهندية: (۲۸۸/٦) كتاب الأضحية، الفصل الثالث في وقتها، ط: رشيديه.

(۲) ولو كان (أي طوافه) في يوم النحر (أي ولو نفلاً أو وداعًا أو أطلقه) وقع للزيارة أو بعد ما حل النفر (أي بعد ما طاف للزيارة كما في نسخة) فهو للصدر، وإن نواه للتطوّع (وكذا إذا أطلقه). (إرشاد الساري: (ص: ۲۰٦) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، فصل في تحقيق نية الطواف، ط: الامدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۱۰) باب ماهية الطواف ، ط: فصل في أركان الطواف و شرائطه ، ط: اداة القرآن.

شامي مع الدر : (۵۵۲/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

ایک احرام سے کتنے عمرے کئے جا سکتے ہیں

''ہر عمرہ کا الگ احرام باندھنا ضروری ہے'' عنوان کو دیکھیں۔(۳۲۲/۴)

ایک عمرہ چند آدمیوں کی طرف سے کرنا

نفل عمرہ نفل نماز کی مانند ہے، ایک عمرے کے ثواب میں ایک سے زیادہ کو شامل کیا جا سکتا ہے، لیکن اگر چند لوگوں نے عمرہ کرنے کی درخواست کی ہو کہ ہماری طرف سے عمرہ کرنا تب تو ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ عمرہ کرنا ہوگا، ایک عمرہ سب کی طرف سے کافی نہیں ہوگا۔(۱)

ایک قربانی پر دو شخص کا دعوی

''قربانی ایک پر دو شخص کا دعوی'' عنوان کو دیکھیں۔(۲۷۵/۳)

ایک محرم نے دوسرے محرم کا سر حلق کر دیا

''احرام کی حالت میں کسی کا حلق کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۱۹/۱)

---

(۱) والأصل أن الانسان له أن يجعل ثواب عمله بغيره من الأموات والأحياء عند أهل السنة والجماعة صلاة كان أو صومًا، أو حجًا أو عمرةً، أو اعتكافًا، أو صدقةً، أو قراءة القرآن، والأذكار إلى غير ذٰلک، من أنواع البر ويصل ذٰلک إلى الميت والحى ينفعهما...... (البحر العميق: (۴/ ۲۲۴۰) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير، الفصل الأوّل، ط: مؤسسة الرّيان المكتبة المكية)

الدر مع الرد: (۲/۵۹۴، ۵۹۵) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فى إهداء ثواب الأعمال للغير، ط: سعيد .

إرشاد السارى: (ص: ۲۰۹) باب الحج عن الغير، ط: المكتبة الامدادية، مكّة المكرّمة .

أن يفرد الإهلال لواحد معين فلو أهل بحجة عن آمريه ولو كانا أبويه أو الأجنبين كما فى الفتح بطلت نيته عنهما...... (غنية الناسک: (ص: ۳۲۵) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، ط: ادارة القرآن)

شامى: (۲/۶۰۷، ۶۰۸) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب العمل على القياس دون الاستحسان هنا، ط: سعيد .

إرشاد السارى: (ص: ۲۲۸) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط جواز الإحجاج، ط: المكتبة الامدادية مكّة المكرّمة .

بار بار آنے جانے والوں کے لئے احرام کا حکم

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میقات کے باہر لکڑیاں لانے والے اور عمّال اور تجّار اور کمانے والے جو بار بار جاتے آتے ہیں ان کے لئے احرام کے بغیر میقات سے گزرتے رہنے کی اجازت ہے۔(۱)

اس لئے کہ اگر ہر بار ان پر احرام کی پابندی لگائی جائے گی تو سخت مشقت کا خطرہ ہے۔

لہٰذا بار بار میقات سے مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہونے والوں کے لئے بھی احرام باندھ کر نکلنا ہی بہتر ہے، تاہم مشکل ہونے کی صورت میں احرام نہ باندھنے کی رخصت ہوگی۔

بارہ ذی الحجہ کو زوال سے پہلے رمی کرنا

صرف دس ذی الحجہ کی رمی زوال سے پہلے ہے، گیارہ، بارہ کی رمی زوال کے

---

(۱) عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنهما قال: لایدخل أحد مكة الا بإحرام الا الحطابين والعمالين وأصحاب منافعهما الحديث. (نخب الأفكار فی تنقيح مبانی الأخبار شرح معانی الآثار: (۱۰/ ۲۸۴) كتاب مناسک الحج ، باب دخول الحرم هل يصلح بغير إحرام ، ط: وزارة الأوقاف قطر، و: (۱۳/ ۵۴۴ ، ۵۴۵ ، ۵۴۷ ، ۵۴۸) ط: دار اليسر ، دار المنهاج ، المدينة المنوّرة)

☐ مصنف ابن ابی شيبة : (۸/ ۲۲۷) رقم الحديث : ۱۳۶۹۱ ، كتاب الحج ، باب من كره أن يدخل مكّة بغير إحرام ، ط: مؤسّسة علوم قرآن ، شركة دار القبلة .

☐ شرح معانی الآثار للطحاوی : (۱/ ۴۳۸) رقم الحديث : ۴۰۸۴ ، كتاب مناسک الحج ، باب دخول الحرم هل يصلح بغير إحرام ،ط : رحمانيه .

☐ تلخيص الحبير فی تخريج الرافعی الكبير : (۲/ ۴۶۴) رقم الحديث : ۱۰۱۰ ، كتاب الحج ، باب دخول مكّة وبقية أعمال الحج ، ط : مؤسّسة قرطبه .

بعد ہی ہوسکتی ہے، اگر زوال سے پہلے رمی کرلی تو وہ رمی ادا نہیں ہوئی۔(١) اس صورت میں دم واجب ہوگا۔(٢) البتہ تیرہویں تاریخ کی رمی زوال سے پہلے کرکے جانا جائز ہے۔(٣)

(١) أمّا الرمی فی الیوم الأوّل فلأداء ہ وقت الجواز من الفجر إلی الفجر ...... وأمّا وقت الجواز فی الیوم الثانی و الثالث من أیّام النحر فمن الزوال إلی طلوع الفجر من الغد ، فلایجوز قبل الزوال فی ظاهر الروایة وعلیه الجمهور من أصحاب المتون والشروح والفتاویٰ ...... وأمّا وقت الجواز فی الیوم الرابع فمن الفجر إلی الغروب . (غنیة الناسک فی بغیة المناسک : (ص: ١٨١ ، ١٨٢) باب رمی الجمار ، فصل فی أوقات الرمی ، ط: ادارة القرآن کراچی)

المحیط البرهانی : (٣/٤٠٥ ، ٤٠٦) کتاب المناسک ، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج ، ط: ادارة القرآن .

التاتارخانیة : (٢/٤٦٠ ، ٤٦١) کتاب الحج ، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج ، رمی الجمار ، ط: ادارة القرآن .

شامی : (٢/٥٢٠ ، ٥٢١) ، کتاب الحج ، مطلب فی رمی الجمرات الثلاث ، ط: سعید .

الهندیة : (١/٢٣٣) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، الکلام فی الرمی ، ط: رشیدیه .

بدائع الصنائع : (٢/١٣٧ ، ١٣٨) کتاب الحج ، فصل وأمّا وقت الرمی ، ط: سعید .

(٢) ولو ترک رمی یوم کله أ وأکثره کأربع حصیات ، فما فوقها فی یوم النحر أو إحدیٰ عشر حصاة فیما بعده فعلیه دم بالاتفاق . (غنیة الناسک فی بغیة المناسک : (ص: ٢٧٩) باب الجنایات ، الفصل السابع ، المطلب الثامن ، ط: ادارة القرآن)

ولو ترک الجمار کلها أورمیَ واحدةٍ أو جمرة العقبة یوم النحر فعلیه شأة . (الهندیة : (١/٢٤٧) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الخامس ، ط: رشیدیه)

الاختیار لتعلیل المختار: (١/١٦٣) باب الجنایات علی الإحرام، ط: دار المعرفة، بیروت.

(٣) وأمّا فی الیوم الرابع فلا رمی فیه إلا بعد الزوال ، ولو رمی قبل الزوال أجزأه فی قول أبی حنیفة رحمه اللّٰه تعالیٰ . (المحیط البرهانی : (٣/٤٠٦) رقم : ٣٢٥٠ ، کتاب المناسک، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج ، ط: ادار القرآن)

الهندیة: (١/٢٣٣) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، الکلام فی الرمی، ط: رشیدیه .

التاتارخانیة : (٢/٤٦١) کتاب الحج ، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج ، رمی الجمار، ط: ادارة القرآن .

بارہ ذی الحجہ کی رات میں رمی کرنا

بارہویں ذی الحجہ کو خواتین، کمزور، بیمار اور ضعیف لوگ رات کو رمی کر سکتے ہیں دم لازم نہیں ہوگا۔(۱)

البتہ بارہویں تاریخ کو منی سے سورج غروب ہونے کے بعد تیرہویں کی فجر سے پہلے آنا کراہت کے ساتھ جائز ہے، اس لئے اگر تیرہویں تاریخ کو صبح صادق ہونے سے پہلے منی سے نکل جائیں تو تیرہویں تاریخ کی رمی لازم نہیں ہوگی، اوراس کے چھوڑنے پر دم لازم نہیں آئے گا، ہاں اگر تیرہویں کی فجر بھی منی میں ہوگئی تو پھر تیرہویں کی رمی بھی واجب ہوگی، اس کے چھوڑنے سے دم لازم آئے گا۔(۲)

(۱) والرجل والمرأة فی الرمی سواء الا أن رمیها فی اللیل أفضل، فلا تجوز النیابة عن المرأة بغیر عذر...... تنبیة: قد تبین مما قدمنا أنّهم جعلوا خوف الزحام عذرًا للمرأة ولمن به علة، أو ضعف فی تقدیم الرمی قبل طلوع الشمس أو تأخیره إلی اللیل الخ. (غنیة الناسک: (ص: ۱۸۸) باب رمی الجمار، ط: فصل فی شرائط الرمی، السادس: أن یرمی بنفسه، ط: ادارة القرآن)

▭ مناسک ملاعلی قاری: (ص: ۱۲۵) باب رمی الجمار وأحکامه، فصل فی شرائط الرمی و واجباته الخ، ط: مطبعة الترقی الماجدیة بمکّة المحمیة، الطبعة الأولیٰ ۱۳۲۸ھ.

(۲) قال اللّٰه تعالیٰ: ﴿ واذکر اللّٰه فی أیّام معدودات فمن تعجّل فی یومین فلاإثم علیه ومن تأخّر فلاإثم علیه لمن اتّقیٰ (البقرة: ۲۰۳) ﴾

▭ ولاخلاف بین أهل العلم أن المعدودات أیّام التشریق، وقد روی ذٰلک عن علی و عمر وابن عبّاس وابن عمر و غیرهم...... ولم یختلف أهل العلم ان أیّام منی ثلاثة بعد یوم النّحر وان للحاج أن یتعجّل فی الیوم الثانی منها إذا رمی الجمار وینفر وأن له أن یتأخّر إلی الیوم الثالث حتیٰ یرمی الجمار فیه ثم ینفر...... و قال أصحابنا: أنّه إذا لم ینفر حتیٰ غابت الشمس فلاینبغی له أن ینفر حتیٰ یرمی جمرة الیوم الثالث ولایلزمه ذٰلک إلا أن یصبح بمنی فحینئذٍ یلزمه رمی الیوم الثالث ولایجوز ترکه، ولانعلم خلافا بین الفقهاء ان من أقام بمنی إلی الیوم الثالث أنه لایجوز له النفر حتیٰ یرمی، وإنّما قالوا: إنّه لایلزمه رمی الیوم الثالث بإقامته بمنی إلی أن یمسی...... وإذا أقام حتی یصبح من الیوم الثالث لزمه الرمی بلاخلاف. (أحکام القرآن للجصّاص: (۱/ ۴۳۱، ۴۳۳) باب أیّام منی والنفر فیهما، ط: قدیمی)

▭ عن عمر أنّه قال: من أدرکه المساء فی الیوم الثانی فلیقم إلی الغد حتی ینفر مع النّاس، قال تحته: قوله: عن عمر الخ فیه دلالة علی ما ذهب إلیه أبو حنیفة والجمهور: أنّه من أقام =

باریک دوپٹہ پہن کر حرمین میں آنا

☆عورتوں کے لئے باریک دوپٹہ پہن کر گھر سے باہر نکلنا حرام ہے۔(۱)اور حرمین شریفین میں اس طرح آنے سے تو اور بھی بڑا گناہ ہوگا۔(۲)

= ولم ينفر في اليوم الثاني من أيّام التشريق - وهو يوم النفر الأوّل - حتى غربت الشمس يكره له أن ينفر حتى يرمي في الرابع (من أيّام الرمي وهو الثالث من أيّام التشريق) ثم عند أبي حنيفة رحمه اللّٰه يسقط الرمي ينفره قبل طلوع فجر الرابع، فلو نفر من الليل قبل طلوعه لاشيئ عليه في الظاهر عن الإمام وقدرأ ساء...... ولو نفر بعد طلوع الفجر قبل الرمي يلزمه الدم اتفاقًا. (إعلاء السنن: (١٠/ ١٨١، ١٨٢) أبواب رمي الجمار وآدابه، باب جمرة العقبة يوم النحر الخ، ط: ادارة القرآن)

🗀 المسلک المقتسط في المنسک المتوسط المعروف بـ "مناسک ملا علي قاري": (ص: ١٢٢) باب رمي الجمار وأحكامه، فصل في صفة الرمي في هٰذه الأيّام، ط: مطبعة الترقي الماجدية بمكّة المحمية، الطبعة الأولىٰ ١٣٢٨ھ.

(١) مالک عن علقمة بن أبي علقمة عن أمّه أنها قالت: دخلت حفصة بنت عبد الرحمٰن على عائشة زوج النّبيّ ﷺ وعلى حفصة خمار رفيق فشقته عائشة وكستها خمارًا كثيفًا. (مؤطا مالک: (ص: ٧٠٨، ٧٠٩) كتاب الجامع، مايكره للنساء لبسه من الثياب، ط: نور محمد كراچی)

🗀 خمار يكسر الخاء المعجمة ثوب تغطي المرأة بهٖ رأسها (رقيق) يصف ماتحته من الشعر (فشقته عائشة) أي خرقته لئلا تعود للبسه بعد ذٰلک (وكستها خمارًا كثيفًا) أي غليظًا لايصف البدن، قال الباجي: يحتمل واللّٰه أعلم أن يكون خمارها مع رقته من الخفة مايصف ماتحته من الشعر، ويحتمل أن يكون رقيقًا لايستر الأعضاء...... فكرهت لها ذٰلک عائشة و شقته لتمنعها الاختمار به في المستقبل وأعطتها ماتختمر به، خمارًا كثيفًا...... و رتيها الجنس الّذي شرع له الاختمار به. (أوجز المسالک: (١٤/ ٢١١) كتاب الجامع، مايكره للنساء لبسه من الثياب، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

(٢) (وقال ابن مسعود) رضي اللّٰه عنه (ما من بلد يؤاخذ العبد فيه بالهمة) وفي نسخة بالنية...... (قبل العمل الا مكة)...... (وتلا)...... (قوله؛ عزّ و جلّ: ومن يرد فيه بالحاد بظلم نذقه من عذاب أليم أي أنّه على مجرّد الإرادة)...... (ويقال: إن السيئات تضاعف بهما كما تضاعف الحسنات)...... قلت: ونقل ذٰلک عن ابن عبّاس و نقله ابن الجوزي عن مجاهد...... (وقال ابن عبّاس) رضي اللّٰه عنهما (لأن أذنب سبعين ذنبا بركية أحبّ إليّ من أن أذنب ذنبا واحد بمكّة) نقله صاحب القوت قال (وركية) أي بالضم ممنوعًا (منزل بين مكة والطائف)...... وقال: ذٰلک الكلام لما قيل له: مالک لاتمكث بمكّة كثيرًا؟ فقال: مالي والبلد الّذي تضاعف فيه السيئات كما تضاعف فيه الحسنات لأن أذنب الخ. (اتحاف السادة المتقين بشرح إحياء علوم الدين: (٤/ ٢٧٨، ٢٧٩) كتاب إسرار الحج، الباب الأوّل، الفصل الأوّل، فضيلة المقام بمكة و كراهية، ط: دار الكتب العلمية بيروت)=

اس لئے خواتین گھر اور رہائش سے باہر نکلتے وقت ایسا باریک دوپٹہ نہ پہنیں جس سے بدن سر اور بال نظر آتے ہوں ورنہ بہت ہی بڑی گنہگار ہونگی۔(۱)

☆ایسا باریک دوپٹہ پہن کر نماز پڑھنا صحیح نہیں جس سے بال نظر آتے ہوں۔(۲)

باریک کپڑا پہن کر حرمین میں آنا

☆عورتوں کو ایسا باریک کپڑا پہن کر باہر نکلنا حرام ہے جس سے بدن نظر آتا

= الفتوحات المكية: (۱/۵۸۷) الباب الثاني والسبعون في الحج، أحاديث مكة والمدينة، الحديث التاسع في احتكار الطعام بمكة، ط: دار صادر، بيروت.

(۱) مالک عن علقمة بن أبی علقمة عن أمّه أنها قالت: دخلت حفصة بنت عبد الرحمٰن على عائشة زوج النّبیّ ﷺ وعلى حفصة خمار رقيق فشقته عائشة وكستها خمارًا كثيفًا. (مؤطا مالک: (ص: ۷۰۸، ۷۰۹) كتاب الجامع، مايكره للنساء لبسه من الثياب، ط: نور محمد كراچی)

خمار بكسر الخاء المعجمة ثوب تغطى المرأة به رأسها (رقيق) يصف ماتحته من الشعر (فشقته عائشة) أی خرقته لئلا تعود للبسه بعد ذٰلک (وكستها خمارًا كثيفًا) أی غليظًا لايصف البدن، قال الباجی: يحتمل والله أعلم أن يكون خمارها مع رقته من الخفة مايصف ماتحته من الشعر، ويحتمل أن يكون رقيقًا لايستر الأعضاء ...... فكرهت لها ذٰلک عائشة و شقته لتمنعها الاختمار به فی المستقبل وأعطتها ماتختمر به، خمارًا كثيفًا ...... و تربها الجنس الّذی شرع له الاختمار به. (أوجز المسالک: (۱۴/۲۱۱) كتاب الجامع، مايكره للنساء لبسه من الثياب، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

(۲) و شعر المرأة ماعلى رأسها عورة وأمّا المسترسل ففيه روايتان الأصح أنّه عورة كذا فی الخلاصة، وهو الصحيح وبه أخذ الفقيه أبو الليث وعليه الفتوٰی كذا فی معراج الدراية ...... والثوب الرقيق الّذی يصف ما تحته لاتجوز الصلاة فيه كذا فی التبيين. (الهندية: (۱/۵۸) كتاب الصلاة، الباب الثالث فی شروط الصلاة، الفصل الأوّل، ط: رشيديه)

تبيين الحقائق: (۱/۲۵۲، ۲۵۳) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد.

شامی: (۱/۴۱۰) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مطلب فی النظر إلى وجه الأمرد، ط: سعيد.

البحر: (۱/۲۶۸) كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد.

ہو یا سر کے بال نظر آتے ہوں۔(۱)

☆ایسا باریک کپڑا پہن کر نماز پڑھنا صحیح نہیں ہے جس سے بال وغیرہ نظر آتے ہوں۔(۲)

باغ

کسی کے پاس ضرورت سے زائد باغ ہے، اس کی آمدنی کا محتاج نہیں ہے اور اس کی اتنی مالیت ہے کہ اس کو بیچ کر حج کر سکتا ہے، تو اس کو حج کے لئے بیچنا واجب ہے۔(۳)

(۱) عن أبی هريرة قال قال رسول الله ﷺ: صنفان من أهل النّار ...... ونساء كاسيات عاريات مميلات مائلات...... لايدخلن الجنّه ولايجدن ريحها وإنّ ريحها لتوجد من مسيرة كذا و كذا .
(مسلم : (۲/۲۰۵) كتاب اللباس ، باب النساء الكاسيات العاريات ، ط: قديمی)
▭ نووی على مسلم : (۲/۲۰۵) باب النساء الكاسيات العاريات ، ط: قديمی)
▭ مؤطا مالک:(ص: ۷۰۹) كتاب الجامع، مايكره للنساء لبسه من الثياب، ط: نور محمد.
▭ (كاسيات)...... قال ابن عبد البر: أراد اللواتی يلبسن من الثياب الشيئ الخفيف الّذی يصف ولايستر...... وقيل معناه: تستر بعض بدنها وتكشف بعضه إظهارًا للجمال ونحوه و قيل: معناه تلبس ثوبا رقيقًا يصف لون بدنها انتهٰى. وقال الباجی: قال عيسى بن دينار: تفسيره يلبس ثيابا رقاقا فهن كالكاسيات يلبسهن تلک الثياب، وهن عاريات؛ لأنّ تلک الثياب لاتواری منهن ماينبغی لهن أن يسترنه من أجسادهن...... وفی العتبية عن ابن القاسم: عاريات، تلبسن الرقيق، ويحتمل عندی أن يكون ذٰلک لمعنيين: أحدهما الخفة فيشف عمّا تحته فيدرک البصر ماتحته من المحاسن، ويحتمل أن يريد به الثوب الرقيق الصفيق الّذی لايستر الأعضاء بل يبدو حجمها...... (لا يدخل الجنة)...... قال ابن عبد البر: هٰذا عنده محمول على المشيئة، وإن هٰذا جزاؤهن. (أوجز المسالک إلى مؤطا مالک: (۱۴/ ۲۱۲، ۲۱۳) كتاب الجامع، مايكره للنساء لبسه من الثياب، ط: دار الكتبن العلمية بيروت)
(۲) انظر إلى الحاشية السابقة رقم: ۲، فی الصفحة السابقة:۱۶۶. (و شعر المرأة ماعلى رأسها عورة)
(۳) (وإن كان له) أی لشخص (مسكن فاضل)...... (أو كرم) أی بستان عنب ونحوه من أشجار ثمار زائدة على مقدار التفكّه بها...... (يجب بيعها) أی على صاحبها (إن كان به) أی بثمنها (وفاء بالحج) أی بنفقة أداء الحج. (المسلک المتقسط فی المسلک المتوسّط المعروف بـ "مناسک الملاعلى قاری": (ص: ۱۱) باب شرائط الحج، ط: مطبعة الترقی الماجدية بمكّة المحمية، الطبعةا لأولىٰ)
▭ الهندية : (۱/۲۱۸) كتاب المناسک ، الباب الأوّل ، وأما شرائط وجوبه ، ط: رشيديه.
▭ التاتارخانية: (۲/۴۳۲) كتاب الحج، الفصل الأوّل فی بيان شرائط الوجوب، ط: ادارة القرآن.

بال

☆اگر بال محرم کے کسی فعل کے بغیر از خود گر جائیں تو کچھ لازم نہیں۔(۱)

اور اگر بال محرم کے ایسے فعل سے گریں جس کا اس کو شریعت کی جانب سے حکم دیا گیا ہے جیسے نماز کے لئے وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اور وضو کے دوران بال گر گئے تو تین بال تک ایک مٹھی گندم صدقہ کرنا کافی ہے۔(۲)

☆وضو کرتے ہوئے یا کسی اور طرح داڑھی کے تین بال گر گئے تو ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کر دے۔(۳)

اور اگر خود اکھاڑے تو ہر بال کے بدلے میں ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت

---

(۱) لایخفی أن الشعر إذا سقط بنفسہٖ لامحذور فیہ ولا محظور لاحتمال قلعه قبل إحرامه وسقوطه بغیر قلعه . (مناسک الملاعلی قاری : (ص: ۱۶۷) باب الجنایات ، فصل فی سقوط الشعر ، ط: مطبعة الترقی الماجدیة بمکّة المحمیة ، الطبعة الأولیٰ)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۲۵۸) باب الجنایات ، الفصل الرابع ، تنبیه : ط: ادارة القرآن.

(۲) وأمّا إذا سقط بفعل المامور به کالوضوء، ففی ثلاث شعرات کفٍ واحدةٍ من طعام، أفاده أبو السعود. (غنیة الناسک: (ص: ۲۵۶) باب الجنایات، الفصل الرابع فی الحلق وإزالة الشعر، ط: ادارة القرآن)

☜ هشام عن محمد رحمه اللّٰه تعالیٰ : إذا سقط من شعر رأس المحرم أو لحیته عند وضوءه ثلاث شعرات ، فعلیه کف من طعام . (المحیط البرهانی : (۴۳۵/۳) کتاب المناسک ، الفصل الخامس فیما یحرم علی المحرم بسبب الإحرام ، نوع منه فی حلق الشعر وقلم الأظفار ، ط: ادارة القرآن)

☜ التاتارخانیة : (۵۰۲/۲) کتاب الحج ، الفصل الخامس ، نوع منه فی حلق الشعر ، ط: ادارة القرآن .

(۳) (ولو سقط من رأسه أو لحیته ثلاث شعرات عند الوضوء أو غیره) أی حین مسه و حکه...... (فعلیه کف من طعام) . (مناسک الملا علی قاری : (ص: ۱۶۷) باب الجنایات ، فصل فی سقوط الشعر ، ط: مطبعة الترقی الماجدیة بمکّة المحمیة ، الطبعة الأولیٰ)

☜ وانظر الحاشیة السابقة أیضًا.

صدقہ کردے۔(۱)

اگر تین بال سے زائد اکھاڑے تو ایک صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کردے۔(۲)

☆اگر احرام کی حالت میں دو تین بال منڈا لے یا کاٹے تو ہر بال کے بدلے میں ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کردے۔(۳)

اور تین بال سے زائد میں ایک صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کردے۔(۴)

☆اگر نوچنے، کھجلانے وغیرہ سے داڑھی یا سر کے بال تین تک گریں تو ہر بال کے بدلہ میں ایک مٹھی گیہوں صدقہ کریں۔(۵)

(۱،۳،۵) وإن نتف من رأسه أو من أنفه أو من لحيته شعرات ففي كل شعرة كف من الطعام. (التاتارخانية: (۲/۱/۵۰) كتاب الحج، الفصل الخامس، نوع منه في حلق الشعر، ط: ادارة القرآن)

▭ الهندية: (۱/۲۴۳) كتاب المناسك، الباب الثامن، الفصل الثالث في حلق الشعر الخ، ط: رشيديه.

▭ الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۱/۲۸۹) كتاب الحج، فصل فيما يجب بلبس المخيط وإزالة التفث، ط: رشيديه.

(۲،۴) وينبغي أن يراد بقولهم: وفي أقلّ من الربع صدقة أي بعد أن يكون خصلة لما في الخانية...... وفي خصلة نصف صاع اهـ فتبين أن نصف الصاع إنّما هو في الزائد على الشعرات الثلاث. (غنية الناسک: (ص: ۲۵۶) باب الجنايات، الفصل الرابع في الحلق وإزالة الشعر، ط: ادارة القرآن)

▭ (ولو حلق أو نتف خصلة من رأسه) وهي بضم الخاء المعجمة شعر مجتمع أو قليل منه (فعليه صدقة) أي نصف صاع على مافي الخزانة، الأكمل. (مناسک الملاعلي قاری: (ص:۱۶۷) باب الجنايات، فصل في سقوط الشعر، ط: مطبعة الترقي الماجدية بمكّة المحمية الطبعة الأولىٰ)

▭ وإن نتف الأقل منه أطعم لذٰلک نصف صاع، وفي كل موضع قلنا: بوجوبا لصدقة، فلاينقص عن طعام مسكين واحد نصف صاع، صاع من حنطة. (المحيط البرهاني: (۳/۴۳۵) كتاب المناسک، الفصل الخامس، نوع منه في حلق الشعر، ط: ادارة القرآن)

▭ الصدقة: نصف صاع من البر، أو قيمة ذٰلک من الدراهم عند الحنفية. (الفقه الإسلامي وأدلّته: (۳/۲۳۲۷) الباب الخامس الحج والعمرة، الفصل الأوّل، المبحث الحادي عشر جزء الجنايات، ط: مكتبه رشيديه كوئٹه)

تین سے زائد بال پر پونے دو کلو گیہوں صدقہ کریں۔(۱)

☆اگر بال کے متعلق اوپر لکھی ہوئی جنایت ایک سے زائد مرتبہ ہوئی ہے اور وہ ایک ہی مجلس کے اندر ہے تو ایک صدقہ کافی ہے، بشرطیکہ اول جنایت کا صدقہ نہ دیا ہو۔(۲)

☆سینہ، پنڈلی وغیرہ کے بال اگر خود بخود گر جائیں تو اس پر کچھ بھی واجب نہیں ہوگا۔(۳)

بال بیماری کی وجہ سے گریں

جو بال ہاتھ لگانے سے گرتے ہیں، ان کے گرنے پر کفارہ واجب ہے، ہر بال پر مٹھی بھر گندم ہے۔(۴)

اور جو بال ہاتھ لگانے کے بغیر بیماری کی وجہ سے گرتے ہیں ان پر کچھ واجب

---

(۱) انظر إلى الحاشية السابقة رقم: ۲، فی الصفحة الماضية. (وينبغی أن يراد بقولهم)

(۲) ولو حلق رأسه ولحيته وابطيه وكل بدنه فی مجلس واحد، فعليه دم واحد لاتحاد المحل معنى باتحاد المقصود، وهو الارتفاق، إلا إذا كفر للأوّل، كما لو حلق رأسه وأراق دمًا ثم حلق لحيته لزمه دم آخر، وإن اختلفت المجالس، فكل مجلس موجب جناية عندهما لاختلاف المحل حقيقة، وعند محمد دم واحد مالم يكفر للأوّل الخ. (غنية الناسک: (ص:۲۵۶) الفصل الرابع فی الحلق وإزالة الشعر، ط: ادارة القرآن)

(۳) انظر إلى الحاشية رقم: ۱، على الصفحة: ؟؟؟؟. (لايخفى أن الشعر إذا سقط)

(۴) وإذا سقط بفعل المحرم بأن أحس به وأدركه، فحينئذٍ يلزمه الجزاء، أفاده الشارح. (غنية الناسک: (ص:۲۵۸) باب الجنايات، الفصل الرابع، تنبيه: ط: ادارة القرآن)

▭ مناسک الملاعلی قاری: (ص: ۱۶۷) باب الجنايات، فصل فی سقوط الشعر، ط: مطبعة الترقی الماجدية بمكّة المحمية، الطبعة الأولىٰ.

▭ وإن نتف من رأسه أو من أنفه أو من لحيته شعرات ففی كل شعرة كف من الطعام. (التاتارخانية: (۲/ ۵۰۱) كتاب الحج، الفصل الخامس، نوع منه فی حلق الشعر، ط: ادارة القرآن)

نہیں ہے۔(۱)

بال جل گئے

اگر احرام کی حالت میں روٹی پکاتے ہوئے کچھ بال جل گئے تو صدقہ دے۔(۲)

(۱) بخلاف ما إذا تناثره شعره بالمرض أو النّار فلاشيئ عليه ؛ لأنّه ليس للزينة وإنما هو شين كذا في المحيط أيضًا . (البحر : (۳/۹) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

شامی: (۲/۵۴۹) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط:سعيد .

غنية الناسک: (ص: ۲۵۸) باب الجنايات ، الفصل الرابع فی الحلق وإزالة الشعر ، تنبيه، ط: ادارة القرآن .

مناسک ملا علی قاری : (ص: ۱۶۷) باب الجنايات ، فصل فی سقوط الشعر ، ط: مطبعة الترقی الماجدية بمكّة المحميّة الطبعة الأولىٰ .

(۲) وإذا خبز فاحترق بعض شعره تصدق...... وفی المحيط: وإذا خبز العبد فاحترق بعض شعر يده فی التنور، فعليه إذا عتق صدقة، قال الشارح: وإذا كان شعر يده كاملا، فالواجب الدم اهـ. (غنية الناسک: (ص: ۲۵۸) باب الجنايات، الفصل الرابع فی الحلق وإزالة الشعر، تنبيه، ط: ادارة القرآن)

وإذا خبز المحرم فاحترق بعض شعره تصدّق له . (الهندية :(۱/۲۴۳) كتاب المناسک، الباب الثامن ، الفصل الثالث فی حلق الشعر الخ ، ط: رشيديه)

(وإن خبز العبد) أی مثلاً (فاحترق شعر يده فعليه صدقة إذا عتق) وفيه أنّه إذا كان شعر يده كاملا فالقياس وجوب الدم ففی جوامع الفقه: وإن خبز عبد فاحترق بعض شعره يتصدّق، وفی المحيط: إذا خبز العبد المحرم فاحترق بعض شعر يده فی التنور فعليه إذا عتق صدقة. (المسلک المتقسط فی المسلک المتوسط المعروف بـ "مناسک الملا علی قاری": (ص:۱۶۷) باب الجنايات، فصل فی سقوط الشعر، ط: مطبعة الترقی الماجدية بمكّة المحمية، الطبعة الأولىٰ)

إذا خبز العبد المحرم فاحترق بعض شعر يده فعليه الدم إذا عتق. (التاتارخانية: (۲/۵۰۲) كتاب الحج، الفصل الخامس فيما يحرم علی المحرم، نوع منه فی حلق الشعر، ط: ادارة القرآن)

إذا خبز العبد المحرم فاحترق بعض شعر يديه فی التنور فعليه الدم إذا عتق. (المحيط البرهانی: (۳/۴۳۵، ۴۳۶) كتاب المناسک، الفصل الخامس، نوع منه فی حلق الشعر، ط: ادارة القرآن)

وأراد المصنف بالحلق الازالة سواء كان بالموسیٰ أوبغيره ...... فلو أزاله بالنورة أو نتف لحيته أو احترق شعره بخبزة أو مسه بيده فسقط فهو كالحلق كما فی المحيط . (البحر الرائق : (۳/ ۹) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

فلو أزاله بالنورة أو نتف لحيته •و احترق شعره بخبزة أو مسه بيده وسقط فهو كالحلق . (شامی : (۲/۵۴۹) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد) =

اور اگر مرض کی وجہ سے گر گئے یا سوتے ہوئے جل گئے تو کچھ واجب نہیں ہے۔(۱)

بال دوا سے ختم کرنا

”دوا سے بال صاف کرنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔(۲؍۲۹۵)

بالغ اولاد کا حج

☆اگر کسی نے اپنی بالغ لڑکی یا لڑکے کو حج کرنے کے لئے بطور ملکیت رقم دی، تو ان پر حج فرض ہوجائے گا اگر انہوں نے اس طرح والد سے رقم لے کر حج کرلیا تو حج ادا ہوجائے گا۔(۲) مالدار ہونے کے بعد دوبارہ ان پر حج فرض نہیں

= فأمّا فی مناسک الفارسی من قوله : وماسقط من شعرات رأسه ولحيته عند الوضوء لزمه كف من طعام الا ان تزيد على ثلاث شعرات ، فان بلغ عشرا لزمه دم وكذا اذا اخبز فاحترق ، ذٰلک غير صحيح لما علمت من أن القدر الّذى يجب فيه الدم هو الربع من كل منهما ، نعم فى الثلاث كف من طعام . (فتح القدير : (۲/۴۴۵) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: رشيديه)

(۱) بخلاف ما إذا تناثره شعره بالمرض أو النّار فلاشيئ عليه (رد المحتار) وقوله : أو النّار محمول على عدم المباشرة منه بأن كان نائما أو نحوه (كبير) . (غنية الناسک : (ص: ۲۵۸) باب الجنايات ، الفصل الرابع فى الحلق وإزالة الشعر ، تنبيه ، ط: ادارة القرآن)

انظر إلى الحاشية السابقة رقم: ۱ ، على الصفحة السابقة رقم: ۱۷۱ ، ايضا.

(۲) ولو وهب الأب لابنه مالايحج به لم يجب قبوله؛ لأنّ شرائط الوجوب لايجب تحصيلها وهذا منها ”قال فى الرد: (قوله ولو وهب الأب لابنه الخ) وكذا عكسه...... ومراده افادة أن القدرة على الزاد والراحلة لابد فيها من الملک دون الاباحة والعارية“. (شامى: (۲/۴۶۱) كتاب الحج، ط: سعيد)

ولاتثبت الاستطاعة بالعارية والاباحة فلو بذل الابن لأبيه الطاعة وأباح له الزاد والراحلة لايجب عليه الحج وكذا لو وهب مال ليحج به لايجب عليه بقبوله ؛ لأنّ شرط الوجوب لايجب تحصيله ، فلو قبل وجب عليه الحج إجماعًا . (غنية الناسک : (ص: ۲۱) باب شرائط الحج ، السادس الاستطاعة ، لاتثبت الاستطاعة بالعارية ، ط: ادارة القرآن)

الهندية: (۱/۲۱۷) كتاب المناسک، الباب الأوّل، وأمّا شرائط وجوبه الخ، ط: رشيديه.

البحر الرائق: (۲/۳۱۳) كتاب الحج، ط: سعيد.

فتح القدير : (۲/۳۲۲) كتاب الحج ، ط: رشيديه.

ہوگا۔(۱) ہاں اگر مزید حج کریں گے تو ثواب ملے گا۔(۲)

اگر کسی لڑکے یا لڑکی نے بالغ ہونے کے بعد باپ کی زندگی میں باپ کے پیسے سے حج کیا، تو باپ کے انتقال کے بعد باپ کی وارثت پانے پر دوبارہ حج فرض نہیں ہوگا، پہلے حج سے فرض ادا ہوگیا۔(۳)

---

(۱) (السادس الاستطاعة) وهى شرط الوجوب لا شرط الجواز والوقوع عن الفرض حتى لو تكلف الفقير وحج ، ونوى حج الفرض أو أطلق جاز له و سقط عنه فرضه . (المسلک المتقسط فى منسک المتوسط المعروف بـ" مناسک الملا على قارى " : (ص: ۱۰) باب شرائط الحج ، مطبعة الترقى الماجدية بمكّة المحميّة ، الطبعة الأولىٰ)

▭ بدائع الصنائع : (۲/ ۱۲۰) كتاب الحج ، فصل وأمّا شرائط فرضيته الض ، ط: سعيد .

▭ الهندية : (۱/ ۲۱۷) كتاب المناسک ، الباب الأوّل ، وأمّا شرائط وجوبه ، ط: رشيديه.

(۲) وعن ابن مسعود قال: قال رسول الله ﷺ: تابعوا بين الحج والعمرة فإنّهما ينفيان الفقر والذنوب كماينفى الكير خبث الحديد والذهب والفضة وليس للحجة المبرورة ثواب الا الجنة. رواه الترمذى والنسائى. (مشكاة المصابيح: (ص: ۲۲۲) كتاب المناسک، الفصل الثانى، ط : قديمى)

▭ (......تابعوا بين الحج والعمرة) أى قاربوا بينهما أما بالقران أو بفعل أحدهما بعد الآخر، قال الطيبى رحمه الله : إذا اعتمرتم فحجوا وإذا احتججتم فاعتمروا . (مرقاة المفاتيح : (۵/ ۲۷۵) كتاب المناسک ، الفصل الثانى ،ط: مكتبه امداديه ملتان)

▭ شرح الطيبى على المشكاة: (۵/ ۲۲۷) كتاب المناسک، الفصل الثانى، ط:ادارة القرآن.

▭ عن أبى هريرة قال : خطبنا رسول الله ﷺ فقال : ياأيّها النّاس قد فرض عليكم الحج فحجوا، فقال رجل : أكل عام يا رسول الله ؟ فسكت حتى قالها ثلاث فقال لو قلتُ نعم لوجبت ولما استطعتم ، ثم قال : ذرونى ما تركتم فإنّما هلک من كان قبلكم بكثرة سوالهم واختلافهم على أنبيائهم ، فإذا أمرتكم بشيئ فاتوا منه مااستطعتم ، وإذا نهيتم عن شيئ فدعوه ، رواه مسلم. (مشكوة المصابيح : (۲۲۰ ، ۲۲۱) كتاب المناسک ، الفصل الأوّل ، ط: قديمى)

▭ (الحج فرض مرة بالإجماع على كل من استجمعت فيه الشرائط)...... وهو فرض عين بلاخلاف مرةً. قوله: (مرةً) ونقل ابن المنذر الإجماع على أنّ الحج لايجب فى العمر إلاّ مرةً واحدةً، كذا فى البحر العميق. (إرشاد السارى: (ص: ۳۴، ۳۶) باب شرائط الحج، ط: الامدادية مكّة المكرّمة)

(۳) (وأمّا فرضيته) فالحج فريضة محكمة...... وأن لايجب فى العمر الا مرة كذا فى محيط السرخسى. (الهندية: (۱/ ۲۱٦) كتاب المناسک، الباب الأوّل فى تفسير الحج و فرضيته الخ، ط: رشيديه) =

بال کاٹنا

☆ حاجی قربانی سے فارغ ہوکر اپنے بال خود بھی اتار سکتا ہے، اور کسی دوسرے ایسے محرم کے جو قربانی کر کے فارغ ہوا ہے اسکے بال بھی اتار سکتا ہے۔(۱)

☆ اگر دو حاجی حلق سے پہلے تمام کاموں سے فارغ ہو چکے ہیں، اور اب صرف بال کاٹنے ہی کا کام باقی ہے تو اس وقت ایک محرم حاجی دوسرے محرم کے بال اتار سکتا ہے۔(۲)

☆ احرام کھولنے کے لئے شوہر اپنی بیوی کے اور باپ اپنی بیٹی کے بال کاٹ سکتا ہے۔(۳)

☆ عورتیں بال کاٹنے کا کام آپس میں خود بھی کرسکتی ہیں۔(۴)

= ▭ وسبب وجوب الحج ماأشار اللّٰہ تعالیٰ إلیه فی قول : " حج البیت " ...... ولهٰذا لایجب فی العمر الا مرّة واحدة...... والأصل فیه حدیث الاقرع بن حابس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه حیث قال یا رسول اللّٰه ! الحج فی کل عام أم مرّة ؟ فقال ﷺ : بل مرّة ، فما زاد فتطوّع . (کتاب المبسوط للسرخسی : (۲/۴) کتاب المناسک ، ط: دار المعرفة)

▭ بدائع الصنائع : (۲/۱۱۹) کتاب الحج ، فصل وأمّا کیفیة فرضه ، ط: سعید .

(۱،۲،۳،۴) عن المِسْوَر و مروان فی حدیث عمرة الحدیبیة والصلح: أنّ النبیّ ﷺ لما فرغ من قضیة الکتاب قال لأصحابه: قوموا فانحروا ثم احلقوا، قال فواللّٰه ما قام منهم رجل حتیٰ قال ذٰلک ثلاث مرّات فلما لم یقم منهم أحد دخل علی أمّ سلمة فذکرلها ما لقی من النّاس، فقالت أم سلمة: یانبیّ اللّٰه أتحبّ ذٰلک؟ أخرج ثمّ لاتکلّم أحدًا منهم کلمة حتیٰ تنحر بدنک و تدعو حالقک فیحلقک، فخرج فلم یکلّم أحدًا منهم حتی فعل ذٰلک نحر بدنه، ودعا حالقه فحلقه، فلما رأوا ذٰلک قاموا فنحروا، وجعل بعضهم یحلق بعضًا حتی کاد بعضهم یقتل بعضًا غمًا. الحدیث أخرجه البخاری مطولاً...... (إعلاء السنن: (۱۰/۴۲۷) کتاب الحج، مسائل شتیٰ تتعلق بالحج، باب هل یجب علی المحصر الحلق إذا حل فی مکانه ولم یصل إلی البیت، ط: ادارة القرآن)

▭ ولو حلق رأسه أو رأس غیره من حلالٍ أو محرم جاز له الحلق ، لم یلزمهما شیئ . (غنیة الناسک: (ص: ۱۷۴) باب مناسک منی یوم النحر ، فصل فی الحلق ، ط: ادارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۳۲۴) باب مناسک منی، فصل: فی الحلق والتقصیر، ط: امدادیه مکة مکرّمة.

☆ حج سے فارغ ہونے کے بعد ایام نحر یعنی بارہ ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے حرم کی حدود میں مردوں کے لئے بال منڈوانا یا ایک پور کے برابر کاٹنا ضروری ہے اسی طرح عورتوں کے لئے بھی ایک پور کے برابر کاٹنا ضروری ہے۔(۱)

☆ حاجی کے لئے حرم کی حدود سے باہر یا ایام نحر کے بعد بال منڈوانے یا کاٹنے کی صورت میں دم دینا لازم ہوگا۔(۲)

☆ اگر کسی حاجی نے احرام سے نکلنے کے لئے ایام نحر کے بعد حرم کی حدود کے

---

(۱) ثمّ يحلق أو يقصر ، والحلق أفضل...... والتقصير: أن يأخذ الرجل والمرأة من رؤوس الشعر ربع الرأس مقدار الأنملة ، كذا في التبيين...... ثمّ الحلق موقّت بأيّام النحر هو الصحيح. (الهندية: (۱/ ۲۳۱) كتاب المناسک، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيديه)

▭ وأمّا واجباته فخمسة : ...... الحلق أو التقصير الخ . (الهندية : (۱/ ۲۱۹) كتاب المناسک، الباب الأوّل ، ط: رشيديه)

▭ قال رضي الله عنه: الحلق أفضل من التقصير والتقصير يجزى، وهو أن يأخذ شيئًا من أطراف شعره، ورواه في الكتاب عن ابن عمر رضي الله عنه أنّه سئل: كم تقصر المرأة؟ فقال: مثل هٰذه، يعني مثل الأنملة...... قال: وأكره له أن يؤخر الحلق حتى تذهب أيّام النحر، والحاصل أن عند أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ: الحلق للتحلُّل في الحج مؤقت بالزمان وهو أيّام النحر، وبالمكان وهو الحرم. (كتاب المبسوط للسرخسي: (۴/ ۷۰) كتاب المناسک، باب الحلق، ط: دار المعرفة)

▭ وأمّا واجباته فستة : ...... والحلق أو التقصير في أوانه و مكانه . (غنية الناسک : (ص: ۴۵) فصل : واجباته فستة ، ط: ادارة القرآن)

▭ وأوّل وقت صحة الحلق في الحج طلوع فجر يوم النحر...... وآخر وقت الوجوب غروب الشمس من آخر أيّام النحر. (المسلک المتقسط في المنسک المتوسط لعلى القارى المعروف بـ "مناسک الملاعلى قارى": (ص: ۲۳۰، ۲۳۱) باب مناسک منى، فصل في زمان الحلق ومكانه الخ، ط: ادارة القرآن)

(۲) ويختص حلق الحاج بالزمان والمكان ، عند أبي حنيفة رحمه الله عنه ...... فالزمان أيّام النحر الثلاثة ، والمكان الحرم ...... فلو حلق أو اقتصر في غير ما توقّت به لزمه الدم . (غنية الناسک : (ص: ۱۷۵) باب مناسک منى يوم النحر ، فصل في الحلق ، مطلب ، ط: ادارة القرآن)

▭ كتاب المبسوط للسرخسي: (۴/ ۷۰، ۷۱) كتاب المناسک، باب الحلق، ط: دار المعرفة.

▭ بدائع الصنائع : (۲/ ۱۴۱ ، ۱۴۲) كتاب الحج ، فصل وأمّا بيان زمانه ومكانه ، و فصل: وأمّا حكم تأخيره عن زمانه ، ط: سعيد.

باہر سر منڈوایا یا قصر کیا تو دو دم واجب ہوں گے، ایک حرم سے باہر سر منڈوانے یا قصر کروانے کا اور دوسرا ایام نحر سے تاخیر کا۔(۱)

بال کتنے کاٹنا ضروری ہیں؟

☆ حج اور عمرہ کا احرام کھولنے کے لئے چار صورتیں اختیار کی جاتی ہیں، اور ہر صورت کا حکم الگ الگ ہے:

۱۔ حلق کرایا جائے یعنی استرے سے سر کے سارے بال اتار دیئے جائیں، یہ صورت سب سے افضل ہے۔(۲)

---

(۱) ولو أخّر القارن والمتمتّع الذبح عن أيّام النحر ، فعليه دم ...... وكذا لو حلق للحج فى الحلّ أيّام النحر ، فلو بعدها ، فعليه دمان عند أبى حنيفة منفردًا كان أو غيره . (غنية الناسک لمحمد حسن شاه المهاجر المكى : (ص: ۲۷۹) باب الجنايات ، الفصل السابع ، المطلب التاسع فى ترک الواجب فى الذبح والحلق ، ط: ادارة القرآن)

▭ وإذا تعدد الجنايات تعدد الجزاء. (غنية الناسک: (ص: ۲۴۱) باب الجنايات، مقدمة، ط: ادارة القرآن)

▭ من أخّر الحلق حتى مضت أيّام النحر فعليه دم ...... وتجب شاة بتأخير النسک عن مكانه ، كما إذا خرج من الحرم و حلق رأسه سواء كان الحلق للحج أو للعمرة . (الهندية : (۱/ ۲۴۴ ، ۲۴۷) كتاب المناسک ، الباب الثامن ، الفصل الثالث ، الفصل الخامس ، ط :رشيديه)

(۲) أمّا الأوّل فالحلق أو التقصير واجب عندنا إذا كان على رأسه شعر لاتحلل بدونه...... فدلّ أن الحلق أو التقصير واجب لكن الحلق أفضل؛ لأنّه روى أنّ رسول الله ﷺ دعا للمحلقين ثلاثًا...... وأمّا مقدار الواجب: فاما الحلق فالأفضل حلق جميع الرأس لقوله عزّ وجلّ محلقين رؤوسكم والرأس اسم للجميع...... ولوحلق بعض الرأس فإن حلق أقلّ من الربع لم يجزه وإن حلق ربع الرأس أجزأه ويكره، أمّا الجواز فلأن ربع الرأس يقوم مقام كله...... وأمّا الكراهة فلأنّ المسنون هو حلق جميع الرأس لما ذكرنا، وترک المسنون مكروه. (بدائع الصنائع: (۲/ ۱۴۰، ۱۴۱) كتاب الحج، فصل وأمّا الحلق أو التقصير، و: فصل وأمّا مقدار الواجب، ط: سعيد)

▭ غنية الناسک: (ص: ۱۷۳ ، ۱۷۴) باب مناسكل منى يوم النحر، فصل فى الحلف، ط: ادارة القرآن.

▭ المسلک المتقسط فى المنسک المتوسط المعروف بـ "مناسک الملاعلى قارى": (ص: ۲۲۶ـ ۲۲۹) باب مناسک منى، فصل فى الحلق والتقصير، ط: ادارة القرآن.

▭ (قال) رضى الله عنه: الحلق أفضل من التقصير لما روينا من الاثر...... والتقصير يجزى وهو أى يأخذ شيئًا من أطراف شعره ورواه فى الكتاب عن ابن عمر رضى الله عنه أنه سئل: كم تقصر المرأة؟ =

اورحلق کرانے والوں کے لئے آنخضرت ﷺ نے تین مرتبہ رحمت کی دعا فرمائی ہے۔(۱)

جو شخص حج اورعمرہ جیسی کبھی کبھار نصیب ہونے والی عبادت کے لئے جانے کے بعدبھی آنخضرت ﷺ کی رحمت کی دعاؤں سے محروم رہے،تواس کی محرومی پرجس قدرافسوس کیا جائے کم ہے،اس لئے حج اورعمرہ پرجانے والےتمام حضرات کوچاہئے کہ پیارے نبی کی دعاء سےمحروم نہ رہیں،اورحلق کراکراحرام کھولیں۔

۲۔قینچی یا مشین سے پورے سر کے بال کم سے کم ایک پور کے برابر کاٹ دیئے جائیں، یہ صورت بلا کراہت جائز ہے،لیکن افضل نہیں ہے۔(۲) اورحلق کرانے والوں کے لئے آنخضرت ﷺ نے تین مرتبہ رحمت کی دعافرمائی ہے

۳۔کم سے کم چوتھائی سر کے بال کاٹ دیئے جائیں،اس سے احرام سے تو نکل جائے گا،لیکن یہ صورت مکروہ تحریمی ہےاور ناجائز ہے۔(۳) اورحلق کرانے والوں کے لئے آنخضرت ﷺ نے تین مرتبہ رحمت کی دعا فرمائی ہے۔کیونکہ ایک حدیث شریف میں اس کی ممانعت آئی ہے۔

جو شخص حج اورعمرہ جیسی مقدس عبادت کا خاتمہ ایک ناجائز فعل سے کرتا ہے

= فقال مثل هٰذه ، يعنى مثل الأنملة...... وكذٰلک ان فعله فى أقل من النصف وكان بقدر الثلث أو الربع فكذٰلک يجزئه...... ولكنه مسيئ فى الاكتفاء بهٰذا المقدار. (كتاب المبسوط للسرخسى: (۴/۷۰) كتاب المناسک، باب الحلق ، ط: دار المعرفة ، بيروت)

(۱) عن أبى هريرة رضى اللّٰه عنه قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : اللّٰهم اغفر للمحلّقين ، قالوا: وللمقصرين ، قال اللّٰهم اغفر للمحلّقين ، قالوا : وللمقصرين ، قالها ثلاثًا ، قال وللمقصرين ، رواه البخارى والجماعة ، وفى رواية قال فى الرابعة : وللمقصرين . (إعلاء السنن : (۱۰/ ۱۷۶) كتاب الحج ، باب وجوب الحج أو التقصير فى الحج والعمرة ، ط:ادارة القرآن)

صحيح البخارى: (۱/۲۳۳) كتاب المناسک، باب الحلق والتقصير عند الاحلال، ط: قديمى.

الصحيح لمسلم: (۱/۴۲۰، ۴۲۱) كتاب الحج، باب تفضيل الحلق على التقصير، ط: قديمى.

مشكاة المصابيح: (ص: ۲۳۲) كتاب المناسک، باب الحلق، الفصل الأوّل، ط: قديمى.

(۲،۳) راجع الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحة: ۱۷۶. (أمّا الأوّل فالحلق أو التقصير)

اس کا حج و عمرہ قبول ہوگا یا نہیں اس پر ٹھنڈے دماغ سے سوچنا چاہئے۔

۴۔ چند بال ادھر سے اور چند ادھر سے کاٹ دیئے جائیں، جو چوتھائی سر سے کم ہوں، اس صورت میں احرام نہیں کھلے گا۔(۱) اور حلق کرانے والوں کے لئے آنحضرت ﷺ نے تین مرتبہ رحمت کی دعا فرمائی ہے۔

بلکہ آدمی بدستور احرام میں رہے گا اور اس پر احرام کے ممنوعات کی پابندی بدستور برقرار رہے گی، سلا ہوا کپڑا پہننے اور دیگر ممنوعات کا ارتکاب کرنے کی صورت میں اس پر دم لازم ہوگا۔(۲)

آج کل بہت سے ناواقف لوگ دوسروں کی دیکھا دیکھی اسی چوتھی صورت پر عمل کرتے ہیں مسئلہ کی رو سے یہ لوگ ہمیشہ احرام میں رہتے ہیں، اسی احرام کی حالت میں تمام ممنوعات کا ارتکاب کرتے ہیں، وہ اپنی ناواقفی کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ ہم نے چند بال کاٹ کر احرام کھول دیا، حالانکہ ان کا احرام نہیں کھلا اور احرام کی حالت میں احرام کے خلاف چیزوں کا ارتکاب کر کے اللہ تعالیٰ کے قہر اور غضب کو مول لیتے ہیں، اور بہت سارے دم بھی اپنے اوپر واجب کر لیتے ہیں۔(۳)

---

(۱) راجع الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحة: ۱۷۶. (أمّا الأوّل فالحلق أو التقصير)

(۲) جزاء الجنايات اما دم حتما إذا ارتكب المحظور كاملا بلاعذر الخ. (غنية الناسک: (ص: ۲۳۸) باب الجنايات، مقدمة فى ضوابط ينبغى حفظها لعموم نفعها، ط: ادارة القرآن)

▭ (باب الجنايات) أى إلى ارتكاب المحظورات الشاملة للمفسدات، و ترک الواجبات، (المحرم إذا جنى عمدًا بلا عذر، يجب عليه الجزاء) أى جزاء فعله وهو الكفارة. (المسلک المتقسط فى المنسک المتوسط المعروف بـ"مناسک الملاعلى قارى": (ص: ۲۹۸) باب الجنايات، ط: ادارة القرآن)

(۳) وإذا تعدد الجنايات تعدد الجزاء إلاّ إذا اتحد المجلس. (غنية الناسک: (ص: ۲۴۱) باب الجنايات، مقدمّة فى ضوابط ينبغى حفظها لعموم نفعها فى الفصول الآتية، ط: ادارة القرآن)

▭ البحر العميق: (۲/۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵) الباب الثامن فى الجنايات، الفصل الأوّل، حكم اللّبس، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة.

▭ إرشاد السارى: (ص: ۴۳۳) باب الجنايات وأنواعها، النوع الأوّل فى اللّبس، ط: الامدادية، مكة المكرّمة.

اس لئے عوام کو چاہئے کہ حج وعمرہ کے مسائل اہل علم سے سیکھیں اور ان پر عمل کریں محض دیکھا دیکھی سے کام نہ چلائیں۔

بال کٹوانے کی حکمت

☆ حج اور عمرہ کے بعد بال کٹوانے کی حکمت یہ ہے کہ احرام سے باہر آنے کا یہ خاص متعین طریقہ ہے، اگر یہ طریقہ مقرر نہ ہوتا تو ہر شخص اپنی اپنی خواہش کے مطابق احرام ختم کرتا، اور احرام سے باہر آنے کے لئے الگ الگ طریقے تجویز کرتا، اس سے امت میں ایک عظیم اختلاف برپا ہوتا۔(۱)

☆ حج اور عمرہ کے اعمال ختم ہونے پر سر منڈانا یا بال کتروانا بھی ایک عبادت ہے، گویا کہ یہ عمرہ اور حج سے فارغ ہونے کی نشانی ہے، جیسے نماز کے لئے فارغ ہونے کی نشانی سلام اور روزہ سے فارغ ہونے کی نشانی افطار ہے۔(۲)

☆ احرام کی حالت میں بال توڑنے پر پابندی تھی اب ان تمام یا بیشتر بالوں کو کاٹ کر اس حد بندی کے خاتمہ کی تعلیم خود حد لگانے والی شریعت ہی نے دی، عمرہ اور حج کے اعمال سے فارغ ہونے سے پہلے ان بالوں کو رکھنا عبادت تھا اور عمرہ اور حج کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد ان کو کاٹنا عبادت ہے۔(۳)

☆ سر کے بال رکھنے یا نہ رکھنے کے بارے میں تین طرح کے مزاج کے لوگ ہیں:

(الف) بعض لوگوں کو اپنی صحت یا ذوق کے اعتبار سے بال رکھنا پسند نہیں ہوتا، اسلئے ان کو منڈوا دینے میں تکلیف نہیں ہوتی۔

(ب) بعض لوگوں کو بال رکھنا پسند ہوتا ہے مگر کبھی کبھی منڈوا دینا بھی ان کے

(۱،۲،۳) والسر فی الحلق أنّه تعيّن طريق للخروج من الإحرام بفعل لاينافى الوقار، فلو تركهم وأنفسهم لذهب كل مذهبًا، وأيضًا ففيه تحقيق انقضاء التشعث والتغبر بالوجه الأتمّ، ومثله كمثل سلام من الصلاة، وإنّما قدّم على طواف الإفاضة ليكون شبيهًا بحال الداخل على الملوك فى مواخذته نفسه بإزالة تشعثه و غباره. (حجة اللّٰه البالغة: (۲/ ۲۰) مبحث فى أبواب من الحج، ط: كتب خانه رشيديه دهلى)

لئے کچھ مشکل نہیں ہوتا۔

(د) بعض لوگ بال رکھنے کے ایسے شوقین ہوتے ہیں کہ بالوں کا منڈوانا ان کے لئے بہت بڑی دولت کے لٹ جانے کے مترادف ہے۔

شریعت کی نظر میں اصل پسندیدہ طریقہ تو یہی ہے کہ حج اور عمرہ سے فارغ ہوتے ہی سر استرے سے بالکل صاف کردیا جائے، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے سر منڈوانے والوں کے لئے تین مرتبہ رحمت کی دعائیں کیں، لیکن تیسرے مزاج والوں کی رعایت میں اس کی بھی اجازت دی کہ قینچی سے بالوں کے سرے اس طرح کاٹ لئے جائیں کہ تمام بال یا اکثر بال ایک پور کے بقدر کٹ جائیں۔(۱)

واضح رہے کہ بال منڈوانے کا حکم صرف مردوں کے لئے ہے، عورتیں اپنی چوٹی کے آخر سے صرف ایک پور کے برابر کاٹ لیں۔(۲)

---

(۱) انظر الحاشية رقم : ۲، على الصفحة السابقة رقم: ۱۷۶، والحاشية رقم: ۲ على الصفحة الآتية رقم: ۱۸۱ أيضًا.

ثبت في الصحيحين: أنّ النبيّ ﷺ حلق رأسه في حجة الوداع، وثبت فيهما، أنّ النبيّ ﷺ قال: "رحم الله المحلقين" قالوا: والمقصرين يا رسول الله! قال: "ورحم الله المحلقين"، قالوا: والمقصرين يا رسول الله؟ قال: والمقصرين، فقال في الرابعة: "والمقصرين"، و في روايةٍ: أنّه قال في الثالثة: والمقصرين فجعل للمقصرين الربع أو الثلث، لئلا يخيب أحدًا من أمته ﷺ. (البحر العميق: (۱/ ۲۳۴) الباب الأوّل، في الفضائل فضل في الحلق والتقصير، ط: مؤسّسة الريّان، مكّة المكرّمة)

إرشاد الساري : (ص: ۳۱۹) باب مناسک منى ، فصل في الحلق والتقصير ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة .

(۲) ولا حلق على المرأة لما روى عن ابن عبّاس رضي الله عنه عن النبيّ ﷺ أنّه قال : ليس على النّساء حلق ، وإنّما عليهنّ تقصير ...... ولأنّ الحلق في النّساء مثلة ولهٰذا لم تفعله واحدة من نساء رسول الله ﷺ ، ولكنها تقصر فتأخذ من أطراف شعرها قدر أنملة ...... الخ . (بدائع الصنائع : (۲/ ۱۴۱) كتاب الحج ، فصل وأمّا الحلق أو التقصير ، ط: سعيد)

إعلاء السنن : (۱۰/ ۱۷۵) كتاب الحج ، باب وجوب الحلق أو التقصير في الحج و العمرة الخ ، ط: ادارة القرآن.

المسلک المتقسط في المنسک المتوسّط المعروف بـ " مناسک الملاعلى قارى " : (ص: ۲۲۹) باب مناسک منى ، فصل في الحلق والتقصير ، ط: ادارة القرآن .

بال لمبے نہیں ہیں

اگر بال اتنے کم ہیں کہ ایک انگلی کے ایک پور کے برابر بال نہ کاٹے جاسکتے ہوں، تو عمرہ اور حج کے احرام سے نکلنے کیلئے منڈوانا ضروری ہے، منڈوانے کے بغیر احرام سے نہیں نکلے گا۔(۱)

بال منڈوانا

حج اور عمرہ دونوں ہی میں بال منڈوانا افضل ہے، لیکن اگر عمرہ حج کے اعمال شروع ہونے سے کچھ ہی قبل کرے اور بال بھی لمبے ہیں تو بال کٹوانا افضل ہے، تاکہ حج میں بال منڈوا سکے، اس لئے کہ حج عمرہ سے بہتر ہے، تو بہتر کام بہتر وقت میں کرنا چاہئے، اور اگر عمرہ حج کے ایام سے بہت پہلے کرے تو ایسی صورت میں سر منڈوانا بہتر ہے، تاکہ حلق کرنے کی فضیلت حاصل کرسکے کیوں کہ آنحضرت ﷺ نے بال منڈوانے والوں کے لئے تین مرتبہ مغفرت اور رحمت کی دعا فرمائی جب کہ بال کٹوانے والوں کے لئے صرف ایک بار، اس لئے بال منڈوانا ہی افضل ہے۔(۲)

---

(۱) ویجب إجراء الموسٰی علی الأقرع...... ومتی تعذر أحدهما لعارض تعین الآخر، فلو لبده بصمغ بحیث تعذر التقصیر تعین الحلق، قال المحقق تحته فی الرد: (قوله: ومتی تعذر أحدهما) أی الحلق و التقصیر...... (قوله: فلو لبّده الخ) مثال لتعذر التقصیر و مثله مالو کان الشعر قصیرًا فیتعیّن الحلق. (شامی: (۵۱۶/۲) کتاب الحج، مطلب فی رمی جمرة العقبة، ط: سعید)

فتح القدیر: (۳۸۶/۲) کتاب الحج، باب الإحرام، قبیل: وهٰذه الفروع تتعلق بالطواف، ط: رشیدیه.

الهندیة: (۲۳۱/۱) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیه.

(۲) وإذا فرغ من الذبح حلق رأسه أو قصر والحلق أفضل للرجال ومکروه للنساء کراهة تحریم الا الضرورة. (غنیة الناسک: (ص: ۱۷۳) باب مناسک منی یوم النحر، فصل فی الحلق، ط: ادارة القرآن)

وإنّما دعا للمحلّقین ثلاثًا وللمقصرین مرةً إبانة لفضل الحلق .... (حجة اللّٰه البالغة: (۲/ ۲۵) مبحث فی أمور تتعلق بالحج، ط: کتب خانه رشیدیه دهلی)

إرشاد الساری: (ص: ۳۱۹) باب مناسک منی، فصل فی الحلق والتقصیر، ط: امدادیه مکّة المکرّمة.

بال منڈوانا افضل ہونے کی وجہ

حج افراد میں رمی کے بعد اور حج تمتع اور قران میں قربانی کے بعد، اور عمرہ میں صفامروہ کی سعی کے بعد احرام کھولا جاتا ہے، اور احرام کھولنے کا افضل طریقہ سر منڈوانا ہے اور قصر کرانا یعنی سر کے بالوں کو چھوٹا کرانا دوسرا طریقہ ہے، اور یہاں افضل طریقہ یعنی سر منڈوانے کی حکمت بیان کی جارہی ہے، جس طرح نماز کی تحریمہ سے نکلنے کا طریقہ سلام پھیرنا ہے اسی طرح احرام سے نکلنے کا طریقہ سر منڈوانا ہے، اور یہ طریقہ دو وجہوں سے تجویز کیا گیا ہے۔

پہلی وجہ: احرام سے نکلنے کا یہ مناسب طریقہ ہے، وقار کے خلاف نہیں ہے، اس لئے یہ طریقہ متعین کیا گیا ہے، کیونکہ اگر لوگوں کو آزاد چھوڑ دیا جاتا کہ وہ جس طرح چاہیں احرام کے خلاف کسی بھی عمل کے ذریعہ احرام سے نکل سکتے ہیں تو معلوم نہیں لوگ کیا کیا حرکتیں کرتے، کوئی جماع کرتا، کوئی شکار کرتا، اور کوئی کچھ اور عمل کرتا جیسے اگر نماز سے نکلنے میں آزادی دیدی جاتی کہ لوگ کوئی بھی نماز کے منافی عمل کر کے نماز سے نکل سکتے ہیں تو معلوم نہیں لوگ کیا کیا مناسب اور نامناسب حرکتیں کر کے نماز سے نکلتے، اس لئے سلام کے ذریعہ نماز سے نکلنا واجب کیا گیا، کیونکہ یہ ایک باوقار طریقہ ہے اور اپنی ذات کے اعتبار سے بھی ''سلام'' ایک ذکر ہے اسی طرح احرام سے نکلنے کے لئے بھی ایسی راہ تجویز کی گئی جو وقار اور متانت کے خلاف نہیں ہے۔(۱)

دوسری وجہ: احرام میں سر مٹی سے بھر جاتا ہے، بالوں کی جڑوں میں میل جم جاتا ہے اور سر سے میل کچیل اسی وقت دور ہوسکتا ہے جب کہ سر منڈوا دیا جائے اس

---

(۱) والسر فی الحلق أنّہ تعیّن طریق للخروج من الإحرام بفعل لاینافی الوقار فلو ترکھم وأنفسھم لذھب کل مذھبًا، وأیضًا ففیہ تحقیق انقضاء التشعث والتغبر بالوجہ الأتمّ ومثلہ کمثل السلام من الصلاۃ وإنّما قدّم علی طواف الإفاضۃ لیکون شبیھًا بحال الدّاخل علی الملوک فی مؤاخذتہٖ نفسہ بإزالۃ تشعثہٖ وغبارہٖ. (حجۃ اللّٰہ البالغۃ: (۲/۲۰) مبحث فی أبواب من الحج، ط: کتب خانہ رشیدیہ دھلی)

لئے یہ افضل ہے۔

نیز جب بادشاہوں کے دربار میں جاتے ہیں تو صفائی کا خوب اہتمام کرتے ہیں، حجاج احرام کھول کر طواف زیارت کے لئے اللہ کے دربار میں حاضری دیں گے، اس لئے ان کو بھی خوب صاف ہو کر حاضر ہونا چاہئے، اور سر منڈوانے سے سر کا میل کچیل اچھی طرح صاف ہو جاتا ہے اس لئے یہ افضل ہے۔(۱)

ایک وجہ یہ بھی ہے کہ سر منڈا کر احرام کھولنے کا اثر کئی دن تک باقی رہتا ہے، جب تک بال بڑھ نہیں جائیں گے ہر دیکھنے والا یہ محسوس کرے گا کہ اس نے حج کیا ہے، اس سے حج کی شان بلند ہو گی اس لئے قصر سے حلق افضل ہے۔(۲)

بال منڈوانے کی جنایت

☆ احرام کی حالت میں چوتھائی سر یا چوتھائی داڑھی یا اس سے زیادہ کے بال منڈوائے یا کتروائے یا کسی اور چیز کے ذریعہ دور کئے یا اکھاڑے خواہ اختیار سے ہو یا بلا اختیار ہر حال میں دم دینا لازم ہوگا۔(۳)

(۱، ۲) وإنّما دعا للمحلّقين ثلاثًا وللمقصرين مرةً إبانة لفضل الحلق، وذٰلک لأنّه أقرب لزوال الشعث المناسب لهيئة الداخلين على الملوک، وأدنٰى أن يبقى أثر الطاعة ويرٰى منه ذٰلک ليكون أنوه بطاعة اللّٰه. (حجة اللّٰه البالغة: (۲/ ٦۵) مبحث فى أمور تتعلّق بالحج، ط: كتب خانه رشيديه دهلى)

(۳) ان حلق رأسه من غير ضرورة فعليه دم لايجزيه غيره ، كذا فى شرح الطحاوى ، ...... وكذا إذا حلق ربع رأسه أو ثلثه يجب عليه الدم ...... وإذا حلق ربع لحيته فصاعدًا فعليه دم . (الهندية : (۱/ ۲۴۳) كتاب المناسک ، الباب الثامن فى الجنايات ، الفصل الثالث ، ط:رشيديه)

🗁 (النوع الثالث فى الحلق وإزالة الشعر، وقلم الأظفار)، إزالة الشعر أعمّ من الحلق والتقصير، فيشمل النتف والتنور والقطع والحرق ، ونحو ذٰلک، (إذا حلق رأسه كلّه أو ربعه) أى فصاعدًا (فعليه دم...... الخ): (المسلک المتقسط فى المنسک المتوسط المعروف بـ ”مناسک الملاعلى قارى“: (ص:۳۲۵) باب الجنايات، فصل: ، ط: ادارة القرآن)

🗁 متى حلق عضوًا مقصودًا بالحلق من بدنهٖ قبل أوان التحلّل فعليه دم،...... ولا فرق فى الحلق بين أن يحلق لنفسهٖ أو يحلق له غيره بأمرهٖ أو بغير أمرهٖ، طائعاً أو مكروهًا...... فالواجب دم لو حلق ربع رأسه أو ربع لحيته فصاعدًا الخ. (غنية الناسک: (ص:۲۵۵، ۲۵٦) باب الجنايات، الفصل الرابع فى الحلق الخ، ط: ادارة القرآن)

☆اگر دو یا تین بال منڈوائے یا کاٹے تو ہر بال کے بدلے میں ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا ضروری ہے۔(۱) اور تین بال سے زائد میں پورے صدقۃ الفطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۲)

بال نہ ہوں

☆اگر بار بار عمرہ کرنے کی وجہ سے بال ایک پور کی مقدار سے کم ہو گئے تو حج یا عمرہ کے بعد احرام سے نکلنے کے لئے حلق (گنجا) کرنا واجب ہوگا، ایک پور سے کم مقدار بال کاٹنے کی صورت میں احرام سے نہیں نکلے گا۔(۳)

---

(۱) وإن نتف من رأسه أو من انفه أو لحيته شعرات ففی کل شعرة کف من طعام . (الهندية: (۱/ ۲۴۳) كتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنايات ، الفصل الثالث ، ط: رشيديه)

خانية علی هامش الهندية: (۱/ ۲۸۹) كتاب الحج، فصل فيما يجب لبس المخيط وإزاله التفث، ط: رشيديه.

غنية الناسک: (ص: ۲۵۶) باب الجنايات، الفصل الرابع فی الحلق وإزالة الشعر، ط: ادارة القرآن.

(۲) ولو حلق دون الربع فعليه الصدقة ...... وإن كان أقل من الربع فصدقة. (الهندية: (۱/ ۲۴۳) كتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنايات ، الفصل الثالث ، ط: رشيديه)

وفی أقلّ من الربع صدقة. (غنية الناسک : (ص: ۲۵۶) باب الجنايات ، الفصل الرابع فی الحلق الخ، ط: ادارة القرآن)

بدائع الصنائع: (۲/ ۱۹۲) كتاب الحج، فصل وأمّا ما يجری مجری الطيب، ط: سعيد.

(۳) ويجب إجراء الموسٰی علی الأقرع...... ومتی تعذر أحدهما لعارض تعين الآخر، فلو لبده بصمغ بحيث تعذر التقصير تعين الحلق، قال المحقق تحته فی الرد: (قوله: ومتی تعذر أحدهما) أی الحلق و التقصير...... (قوله: فلو لبّده الخ) مثال لتعذر التقصير و مثله مالو كان الشعر قصيرًا فيتعيّن الحلق. (شامی: (۲/ ۵۱۶) كتاب الحج، مطلب فی رمی جمرة العقبة، ط: سعيد)

شامی : (۲/ ۵۱۶) كتاب الحج ، مطلب فی رمی جمرة العقبة ، قبيل : مطلب فی طواف الزيارة ، ط: سعيد .

غنية الناسک: (ص: ۱۷۵) باب مناسک منی يوم النحر، فصل فی الحلق، مطلب: ، ط: ادارة القرآن.

الهندية : (۱/ ۲۳۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية اداء الحج ، ط: رشيديه .

المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط المعروف بـ" مناسک الملاعلی قاری " : (ص: ۲۳۰) باب مناسک منی، فصل فی الحلق والتقصير، ط: ادارة القرآن)

☆اور اگر حلق کرانے کی وجہ سے سر پر بال نہیں ہیں، تو عمرہ یا حج کے احرام سے نکلنے کے لئے استرہ یا اس کے قائم مقام مشین پھیرنا واجب ہے قصر کرانے سے احرام سے نہیں نکلے گا۔(۱)

بال نہیں

اگر مرد کے سر پر بال نہیں یا گنجا ہے تو احرام سے نکلنے کے لئے صرف استرہ پھیر لینا کافی ہوگا۔(۲) اور اگر عورت کے سر پر بال نہیں ہے تو قینچی پھیر لینا کافی ہے۔

بال نہیں عورت کے سر پر

''عورت کے سر پر بال نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/۲۲۷)

بام

☆اگر ''بام'' خوشبودار ہے، اور اس کی خوشبو تیز ہے، اگر احرام کی حالت میں سر کے درد یا سردی کی وجہ سے پوری پیشانی پر لگایا تو دم دینا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) وإذا جاء وقت الحلق ولم يكن على رأسه شعر بأن حلق قبل ذلك أو بسبب آخر ذكر في الأصل أنه يجري الموسٰى على رأسه...... ثمّ اختلف المشائخ في إجراء الموسٰى، أنّه واجب أو مستحب؟ و الأصح أنه واجب. (الهندية: (۱/۲۳۱) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، ط: رشيديه)

▭ المحيط البرهاني: (۳/۴۷۲) كتاب المناسك، الفصل الرابع عشر في الحلق، والتقصير، ط: ادارة القرآن.

▭ المسلك المتقسط في المنسك المتوسط المعروف بـ" مانسك الملا علي قاري":
(ص: ۲۳۰) باب مناسك منى، فصل في الحلق والتقصير، ط: ادارة القرآن.

(۲) (قال) وإذا جاء يوم النحر وليس على رأسه شعر أجرى الموسٰى على رأسه تشبُّهًا بمن يحلق لأنّه وسع مثله، و التكليف، بحسب الوسع الخ. (كتاب المبسوط للسرخسي: (۴/۷۰) كتاب المناسك، باب الحلق، ط: دار المعرفة، بيروت)

▭ وانظر الحاشية السابقة أيضًا.

(۳) قال أصحابنا: الأشياء الّتي تستعمل في البدن على ثلاثة أنواع: نوع هو طيب محض معد للتطيب به كالمسك والكافور والعنبر وغير ذلك تجب به الكفارة على أي وجه استعمل حتى قالوا: لوداوى عينه =

= بطيب تجب عليه الكفارة...... فإذا استعمل الطيب فإن كان كثيرًا فاحشا ففيه الدم وإن كان قليلاً ففيه الصدقة...... واختلف المشائخ فى الحد الفاصل بين القليل والكثير...... والصحيح أن يوقف و يقال: ان كان الطيب قليلاً فالعبرة للعضو لاللطيب حتى لو طيب به عضوًا كاملاً يكون كثيرًا يلزمه دم و فيما دونه صدقة...... ويستوى فى وجوب الجزاء بالتطيب الذكر والنسيان والطوع و الكره والرجل والمرأة الخ.
(الهندية: (۱/۲۴۰، ۲۴۱) كتاب المناسك، الباب الثامن فى الجنايات، الفصل الأوّل، ط: رشيديه)

▭ (ولو تداوى بالطيب) أى المحض الخالص (أو بدواء فيه طيب) أى غالب...... (فالتصق) أى الدواء (على جراحته تصدّق) أى إذا كان موضع الجراحة لم يستوعب عضوًا، أو أكثر (الا أن يفعل ذٰلک مرارًا فيلزمه دم الخ). المسلک المتقسط فى المنسک المتوسط المعروف بـ ’’مناسک الملا على قارى‘‘: (ص: ۳۱۹) باب الجنايات، فصل فى التداوى بالطيب، ط: ادارة القرآن)

▭ فإن تدوى المحرم بمالايؤكل من الطيب لمرض أو علة ...... فعليه أىّ الكفارات شاء ؛ لما ذكرنا ان مايحظره الإحرام إذا فعله المحرم لضرورة و عذر فعليه إحدٰى الكفارات الثلاث ،
(بدائع الصنائع : (۲/۱۹۱) كتاب الحج ، فصل وأما الّذى يرجع إلى الطيب ، ط: سعيد)

▭ (بخلاف المسک والعنبر والغالية والكافور ونحوها) مما هو طيب بنفسهٖ (فإنّه يلزمه الجزاء بالاستعمال) ولو (على وجه التداوى) قال فى الرد: (قوله: ولو على وجه التداوى) لكنه يتخير بين الدم والصوم والا طعام على ما سيأتى. (شامى: (۲/۵۴۶)، وفيه أيضًا: (وإن طيب أو حلق) أو لبس (بعذر) خير، إن شاء (ذبح) فى الحرم (أو تصدق بثلاثة أصوع طعام على ستة مساكين) أين شاء (أو صام ثلاثة أيّام) ولو متفرّقة، قال فى الرد: (قوله بعذر) قيد للثلاثة وليست الثلاثة قيدًا، فإنّ جميع محظورات الإحرام إذا كان بعذر ففيه الخيارات الثلاثة كما فى المحيط،...... ومن الأعذار: الحمٰى والبرد والجرح والقرح والصداع والشقيقة والقمل، ولا يشترط دوام العلّة ولا أداؤها إلى التلف بل وجودها مع تعب و مشقة يبيح ذٰلک...... وما فى الظهيرية من انه إن عجز عن الدم صام ثلاثة أيّام ضعيف كما فى البحر. (شامى: (۲/۵۵۷) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد)

▭ (قال تحته فى تقريرات الرافعى): (قوله: وما فى الظهيرية من انه ان عجز عن الدم صام ثلاثة أيّام ضعيف الخ) ذكر السندى مانصه: قال الشيخ محمد سنبل اذا لم يجد الدم صام ثلاثة أيّام كما فى المحيط البرهانى و الظهيرية، ونقل الفارسى نحوه عن الذخيرية قال ونقل شيخنا نحوه عن الاسرار، ولاينافى فيه ما فى شرح الطحطاوى و غيره: أنّه يجب الدم لايجزيه غيره، وينبغى أن يحمل على ماإذا وجده، فما فى اللباب وشرحه تبعًا للكبير على خلافه وما فى البحر الرائق أيضًا ففيه ما فيه اهـ قلت: وفى هٰذا جواب عن قول صاحب البحر ولم أره لغيرها، وفى الفتوٰى بهٰذا رفق على الفقراء والمساكين.
(تقريرات الرافعى على حاشية ابن عابدين: (۲/ ۱۶۵) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد)

▭ فتح القدير : (۲/۴۵۱) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: رشيديه .

☆ اگر بام خوشبودار نہیں ہے، تو احرام کی حالت میں لگانے سے دم یا صدقہ واجب نہیں ہوگا۔(۱)

☆ عذر کی وجہ سے لگائے یا عذر کے بغیر دونوں کا حکم ایک ہے۔(۲)

بانڈ کی رقم سے حج کرنا

پرائز بانڈ پر انعام کے نام پر جو زائد رقم ملتی ہے وہ جوا ہے اور سود بھی، جوا اس طرح ہے کہ پرائز بانڈ خریدنے والوں میں سے کسی کو معلوم نہیں ہوتا کہ اس پرائز بانڈ کے بدلہ میں مثلاً دس روپیہ ہی ملیں گے، یا مثلاً پچاس ہزار، اور سود اس طرح کہ پرائز بانڈ خرید کر اس شخص نے حکومت کو مثلاً دس روپیہ قرض دیئے، اور حکومت نے اس دس روپیہ کے بدلے قرعہ اندازی میں نام نکلنے کی صورت میں مثلاً پچاس ہزار واپس کئے اب یہ انچاس ہزار نوسونوے روپے جو انعام کے نام پر زائد رقم اس کو ملی ہے خالص سود ہے، اور خالص سود کی رقم سے عمرہ اور حج کرنا جائز نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) ونوع ليس بطيب بنفسه ولا فيه معنى الطيب ولايصير طيبا بوجه ما كالشحم فسواء أكل أو ادهن أو جعل في شقاق الرجل لاتجب الكفارة . (الهندية : (۲۴۰/۱) كتاب المناسك ، الباب الثامن في الجنايات ، ط: رشيديه)

بدائع الصنائع : (۱۹۰/۲) كتاب الحج ، فصل وأمّا الّذى يرجع إلى الطيب ، ط: سعيد .

(۲) ولا فرق فيه بينهما إذا ارتكب المحظور ذاكرًا أو ناسيًا، عالمًا أو جاهلًا، طائعًا أو مكرهًا، نائمًا أو منتبهًا سكران أو صاحيا، مغمى عليه أو مفيقًا، موسرًا أو معسرًا، مبتدئًا أو عائدًا بمباشرة غيره به بأمره أو بغير أمره الا أنّه إذا جنى عمدا بلاعذر، فعليه الجزاء والاثم، وإن جنى بغير عمد أو بعذر فعليه الجزاء دون الاثم. (غنية الناسک: (ص: ۲۴۲) باب الجنايات، مقدمة فى ضوابط ينبغي، ط: ادارة القرآن)

(۳) وقد يتصف بالحرمة كالحج بمال حرام، قال فى الرد: (قوله: كالحج بما ل حرام) كذا فى البحر...... فقد يقال ان الحج نفسه الّذى هو زيارة مكان مخصوص الخ ليس حراما بل الحرام هو انفاق المال الحرام...... وهنا كذلک فإن الحج فى النفس مأمور به، وإنّما يحرم من حيث الانفاق، وكأنّه أطلق عليه الحرمة لأن للمال دخلا فيه فإنّ الحج عبادة مركّبة من عمل البدن والمال...... ولذا قال فى البحر: ويجتهد فى تحصيل نفقة حلال فإنّه لايقبل بالنفقة الحرام كما ورد فى الحديث الخ. (شامي: (۴۵۶/۲) كتاب الحج، مطلب فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد) =

بائیس سال تک حجر اسود بیت اللہ میں نہیں تھا

’’حجر اسود کی مکہ مکرمہ سے منتقلی اور واپسی‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/ ۱٤٤)

بائیں طرف سے طواف کیا

اگر کسی نے بائیں طرف سے بیت اللہ کا طواف کیا، یا چہرہ یا پیٹھ بیت اللہ کی طرف کر کے طواف کیا، یا حجر اسود کے علاوہ کسی اور جگہ سے طواف شروع کیا، تو ان صورتوں میں جب تک مکہ میں ہے طواف کا اعادہ کرنا چاہئے، اور اگر گھر واپس آ گیا اور طواف کا اعادہ نہیں کیا تو حرم کی حدود میں دم دینا واجب ہوگا۔(۱)

بچوں کا حج

☆ حج بالغ ہونے کے بعد فرض ہوتا ہے، بالغ ہونے سے پہلے حج فرض نہیں ہوتا لیکن جس طرح بچے کا روزہ اور نماز صحیح ہے، اسی طرح بچے کا حج بھی صحیح ہے، چاہے وہ بچہ بالکل چھوٹا ہو اور عقل و تمیز نہ رکھتا ہو یا اتنا بڑا ہو کہ عقل و تمیز والا ہو،

= البحر الرائق : (۲/ ۵۴۱) کتاب الحج ، ط: رشیدیه.

غنية الناسک : (ص: ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل ، تنبيه ، و : (ص: ۱۰) مقدمة فی تعريف الحج وما يتعلّقبفرضيته ، ط: ادارة القرآن .

(۱) الخامس: أی من الواجبات التيامن، صرّح بوجوبه الجمهور من الأصحاب...... وهو أخذ الطواف أی شروعه عن يمين نفسهٖ وجعل البيت عن يسارهٖ،...... وضده أخذه عن يساره و جعل البيت عن يمينه، وهو الطواف المنكوس الظاهر أنّه الطواف المقلوب والمعكوس...... والحاصل: أنّ وجوب التيامن يفيد أن من أتٰى بخلافهٖ من الصور المذكورة المخالفة للتيامن فی الهيئة والكيفية، يحرم عليه فعله، ويجب عليه الإعادة أو لزوم الجزاء...... (السادس) من الواجبات (قيل: الابتداء من الحجر الأسود) و قد تقدم أنّه المختار لابن همّام وغيره...... (إرشاد السارى: (ص: ۲۱٦) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، فصل فی واجبات الطواف، ط: الامدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۱۲) باب فی ماهية الطواف...... فصل: فی واجبات الطواف، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد : (۲/ ٤٦۸) کتاب الحج ، مطلب فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد.

دونوں صورتوں میں حج کرنے سے حج صحیح ہوجائے گا، اور ثواب بھی ملے گا البتہ بالغ ہونے کے بعد جو حج فرض ہوتا ہے وہ اس سے ساقط نہیں ہوگا بلکہ وہ حج دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا۔(۱)

---

(۱) وأمّا شرائط الوجوب فسبعة ...... الثالث والرابع : البلوغ والعقل فلايجب على صبى و مجنون ، ولو حجا ففى البدائع : لايجوز اداء الحج من مجنون وصبى لايعقل ، كما لايجب عليهما ، ونقل ابن أمير حاج وغيره عن مشائخنا صحة حجهما ، والتوفيق بحمل الأوّل على ادائهما بأنفسهما ، والثانى على فعل الولى ، ويقع نفلا لهما ولأبويهما أجر التسبب أمّا الصبى يعقل الاداء فيصح أداء الحج منه بنفسه إجماعًا ...... فلو أحرم صبى عاقل بنفسهٖ ، أو غير عاقل بإحرام وليه عنه ...... فمضى لم يجز عن فرضهٖ لانعقادهٖ نفلاً . (غنية الناسک : (ص: ۱۲ ، ۱۳) باب شرائط الحج ، ط: ادارة القرآن)

▭ وفيه أيضًا : ينعقد إحرام الصبى المميز للنفل لا للفرض إذا أحرم بنفسهٖ ، وكذا غير المميز إذا أحرم عنه وليه . (غنية الناسک : (ص: ۸۳) باب الإحرام فصل فى إحرام الصبى والمجنون والعبد الخ ، ط:ا دارة القرآن)

▭ ينعقد إحرام الصبى المميز للنفل لاللفرض إذ لاينعقد إحرامه عن حجة الإسلام إجماعًا ...... ثم قال صاحب الهداية : واختلف المتأخرون فمنع بعضهم انعقاده أصلاً ، وقيل : ينعقد ويكون حج تمرين واعتياد ، انتهٰى ، ويمكن الجمع ، بأنّه لاينعقد انعقادًا ملزمًا ، وينعقد نفلاً غير ملزم ؛ لأنّه غير مكلّف ، ففائدته التعود بعمل الخير ...... واختلفوا فى حج الصبى ، قال أبو حنيفة : لايصح منه ، قال يحيٰى بن محمّد : معنى قول أبى حنيفة لايصح منه على ما ذكره أصحابه أنّه لايصح صحة يتعلّق بها وجوب الكفارات عليه إذا فعل محظورات الإحرام زيادة فى الرفق ، لا أنّه يخرجه من ثواب الحج ، وكذا يؤيّد ما قلنا فى الغاية من ان اعتكاف الصبىّ ، وصومه و حجه صحيح شرعى بلاخلاف وأجره له دون أبويه اهـ . وانفقت الأئمة الأربعة على أن الصبى يثاب على طاعته ، وتكتب له حسنات ، سواء كان مميزا أو غير مميز الخ . (المسلک المتقسط فى المنسک المتوسّط المعروف بـ" مناسک الملا على قارى " : (ص: ۱۱۲) باب الإحرام ، فصل فى إحرام الصبى ، ط: ادارة القرآن)

▭ وفيه أيضًا : (ص: ۳۷) باب شرائط الحج ، ط: ادارة القرآن .

▭ شامى : (۴۵۸/۲) ، و : (۴۶۶/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

▭ الهندية : (۲۱۷/۱) كتاب المناسک ، الباب الأوّ ل ، ط: رشيديه .

▭ إعلاء السنن : (۱۰ / ۴۶۶ ، ۴۶۹) كتاب الحج ، أبواب الحج عن الغير ، باب حج الصبى ، ط: ادارة القرآن .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ’’ایک خاتون نبی کریم ﷺ کے پاس اپنے بچوں کو لے کر آئی اور پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! اس کا بھی حج ہے؟ ارشاد فرمایا جی ہاں، اور تمہیں اجر ملے گا۔‘‘ (مسلم شریف)(۱)

اس حدیث شریف سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ بچے کا حج صحیح ہے، اور بچے کا اجر وثواب ماں باپ اور ولی کو بھی ملتا ہے۔(۲)

حضرت سائب ابن یزید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میری عمر سات سال کی تھی جب میرے باپ نے مجھے ساتھ لے کر نبی کریم ﷺ کی معیت میں حج ادا کیا۔(۳)

---

(۱) عن ابن عباس عن النبیّ ﷺ لقی رکبا بالروحاء فقال: من القوم؟ قالوا: المسلمون، فقالوا: من أنت؟ قال: رسول اللّٰہ، فرفعت إلیه امرأة صبیًا، فقالت: الھٰذا حج؟ قال: نعم، ولک أجر. (الصحیح لمسلم: (۱/ ۴۳۱، ۴۳۲) کتاب الحج، باب صحة حج الصبی، ط: قدیمی)

☐ سنن أبی داود: (۱/ ۲۵۰) کتاب المناسک، باب فی الصبی یحج، ط: مکتبه حقانیه.

☐ سنن النسائی: (۲/ ۴) کتاب مناسک الحج. الحج بالصغیر، ط: قدیمی.

☐ إعلاء السنن: (۱۰/ ۴۶۶) کتاب الحج، أبواب الحج عن الغیر، باب حج الصبی، رقم الحدیث: ۳۰۱۳، ط: ادارة القرآن.

(۲) قوله: عن ابن عبّاس الخ. قال النووی: فیه حجة للشافعی و مالک وأحمد وجماهیر العلماء أنّ حج الصغیر منعقد صحیح یثاب علیه، وإن کان لایجزیه عن حجة الإسلام بل یقع تطوّعًا، وهٰذا الحدیث صریح فیه...... وفی الغایة: ان اعتکاف الصبی و صومه وحجه صحیح شرعی بلاخلاف، واجره له دون أبویه اهـ، أی لهما أجر التعلیم و الإرشاد إذا فعلا ذٰلک، وانعقدت الأئمة الأربعة (أی اجمعت) علی أنّ الصبی یثاب علی طاعاته، وتکتب له حسنات سواء کان ممیزا أو غیر ممیز، لکن اختلف اصحابنا هل تکون حسناته له دون أبویه، أو یکون الأجر لوالدیه من غیر أن ینقص من أجر الولد شیئ؟ ثمّ رجّح القول الثانی بدلیل الأثر. (إعلاء السنن: (۱۰/ ۴۶۶، ۴۶۷) کتاب الحج، أبواب الحج عن الغیر، باب حج الصبی، ط: ادارة القرآن)

(۳) عن السائب ابن یزید قال: حج بی أبی مع رسول اللّٰہ ﷺ: فی حجه الوداع وأنا ابن سبع سنین. (جامع الترمذی: (۱/ ۱۱۲) أبواب الحج عن رسول اللّٰہ ﷺ، باب ماجاء فی حج الصبی، ط: میر محمد کتب خانه)

☐ صحیح البخاری: (۱/ ۲۵۰) کتاب المناسک، أبواب العمرة، باب حج الصبیان، ط: قدیمی.

☐ إعلاء السنن: (۱۰/ ۴۶۸) کتاب الحج، أبواب الحج عن الغیر، باب حج الصبی، ط: ادارة القرآن.

☆ بچے پر حج فرض نہیں ہے، اس لئے اس کا حج نفلی ہوگا، اور بالغ ہونے کے بعد اگر اس پر حج فرض ہو جائے گا، تو اس پر فرض حج کی نیت سے دوبارہ حج کرنا لازم ہوگا۔(۱)

بچوں کو چھوڑ کر باپ حج کے لئے جا سکتا ہے

اگر بچے چھوٹے ہیں، ماں نہیں ہے، تو باپ چھوٹے بچوں کو تایا، چچا یا خالہ وغیرہ کے پاس چھوڑ کر فرض حج ادا کرنے کے لئے جا سکتا ہے، البتہ باپ پر بچوں کا خرچہ دینا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) (ومنها البلوغ) فلايجب على الصبى كذا فى فتاوىٰ قاضيخان، ولو أنّ الصبى حج إذا قبل البلوغ فلايكون ذٰلک عن حجة الإسلام ويكون تطوعًا . (الهندية : (۱/۲۱۷) كتاب المناسک ، الباب الأوّل ، ط: رشيديه)

▭ وشرائط وجوبه، منها: اعتدال الحال بالعقل والبلوغ فلايجب على الصبى، ولو حج الصبى كان عليه حجة الإسلام إذا بلغ. (الفتاوىٰ الخانية على هامش الهندية: (۱/۲۸۱) كتاب الحج، ط: رشيديه)

▭ قال الطحاوى فى " معانى الآثار " له : إن هٰذا الحديث إنّما فيه أنّ رسول الله ﷺ قال : " إنّ للصبى حجًا " وهٰذا ممّا قد أجمع النّاس جميعًا عليه ، ولم يختلفوا أنّ للصبى حجا كما أن له صلاة وليست تلک الصلاة بفريضه عليه ، فكذٰلک أيضًا قد يجوز أن يكون له حج وليس ذٰلک الحج بفريضة عليه ، ويدلّ على أنّ ذٰلک الحج لايجزيه عن حجة الإسلام قوله ﷺ " رفع القلم عن ثلاثة ، عن الصغير حتٰى يكبر " فإنّ عليه أن يستأنف الحج بعد بلوغه ، وهو قول أبى حنيفة وأبى يوسف و محمد رحمهم الله اهـ ملخصًا . (إعلاء السنن : (۱۰/۴۶۹) كتاب الحج ، أبواب الحج عن الغير ، باب حج الصبى ، ط: ادارة القرآن)

(۲) ونفقة من عليه نفقته وكسوته أى ونفقة من يجب عليه من عياله كنسائه وأولاده الصغار والبنات البالغات إذا كانوا من أهل الافتقار. (إرشاد السارى: (ص: ۵۹) باب شرائط الحج، النوع الأوّل، شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: الامدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک: (ص: ۱۹) باب شرائط الحج، فصل: أمّا شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: ادارة القرآن.

▭ (فرض)...... (مرة)...... (على مسلم)...... (حر مكلف)...... (ذى زاد)...... (وراحلة)...... (فضلا عما لابدّ منه)...... (و) فضلا عن (نفقة عياله) ممن تلزمه نفقته لتقدّم حق العبد (إلى) حين (عوده) قال فى الرد: (قوله فضلاً عن نفقة عياله)...... والنفقة تشمل الطعام والكسوة والسكنىٰ، ويعتبر فى نفقته و نفقة عياله الوسط. (الدر مع الرد: (۲/۴۵۵-۴۶۲) كتاب الحج، قبل مطلب فى قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعيد)

بچوں کی طرف سے رمی کرنا

”رمی دوسرے کی طرف سے کرنے کا طریقہ“ کے عنوان کو دیکھیں۔(۳۳۷/۲)

بچہ پر دم واجب نہیں

اگر بچہ احرام باندھنے کے بعد حج یا عمرہ کے تمام افعال یا بعض افعال چھوڑ دے تو اس پر دم لازم نہیں ہوگا۔(۱)

بچہ پر قضا واجب نہیں

اگر بچہ حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد تمام افعال یا بعض افعال چھوڑ دے تو اس پر قضاء لازم نہیں۔(۲)

بچہ حج کرنے کے بعد بالغ ہوا

اگر بچہ ماں باپ وغیرہ کے ساتھ حج سے واپس آنے کے بعد بالغ ہوا تو گزشتہ زمانہ میں بیت اللہ شریف کو دیکھنے کی وجہ سے حج فرض نہیں ہوگا، ہاں اگر بچہ بالغ ہونے کے بعد مالدار ہوگیا، اور حکومت کے اعلان کے مطابق جتنی رقم حج کے

(۱، ۲) (قوله: بخلاف الصبي) لأنّ إحرامه غير لازم لعدم أهلية اللزوم عليه ، ولذا لو أحصر وتحلل لادم عليه ، ولا قضاء ولاجزاء عليه لارتكاب المحظورات . (شامي : (۴۶۶/۲) كتاب الحج ، قبيل مطلب فروض الحج وواجباته ، ط: سعيد)

(ولو أفسد نسكه)...... (أو ترك شيئًا منه) أي من أركانه أو واجباته (لاجزاء عليه) أي لترك الواجبات (ولاقضاء) أي بترك الأركان من المأمورات حيث شروعه ليس بملزم له ؛ لأنّه غير مكلّف في فعله . (المسلك المتقسّط في المنسك المتوسط المعروف بـ " مناسك الملاعلي قاري " : (ص: ۱۱۳) باب الإحرام ، فصل في إحرام الصبي ، ط: ادارة القرآن)

غنية الناسك : (ص: ۸۴) باب الإحرام ، فصل في إحرام الصبي الخ ، ط: ادارة القرآن .

إعلاء السنن : (۴۶۷/۱۰) كتاب الحج ، أبواب الحج عن الغير ، باب حج الصبي ، ط: ادارة القرآن.

لئے ضرورت ہے اتنی رقم قرض وغیرہ کے علاوہ موجود ہے تو اس صورت میں استطاعت کی وجہ سے دوبارہ حج فرض ہوجائے گا،اور حج ادا کرنا بھی لازم ہوگا، (بیت اللہ کو دیکھنے کی وجہ سے نہیں ہوگا۔)(۱)

بچہ رمی نہ کرے

اگر کوئی بچہ بالکل رمی نہ کرے تو اس پر دم واجب نہیں۔(۲)

بچہ کا احرام لازم نہیں

بچہ کا احرام لازم نہیں ،احرام باندھنے کے بعد اگر بچہ تمام افعال یا بعض

---

(۱) الثالث: البلوغ: وهو شرط الوجوب والوقوع عن الفرض ، لا عن الجواز والصحة فلايجب علی صبی أی مميز أو غير مميز فلو حج أی مميز بنفسهٖ أو غير مميز بإحرام وليه فهو نفل أی فحجّه نفل لا فرض ؛ لكونهٖ غير مكلّف . (إرشاد الساری : (ص: ۵۰) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل ، شرائط الوجوب ، الثالث : البلوغ ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة)

وأيضًا: (ص: ۱۵۷ ، ۱۵۸) باب الإحرام، فصل: فی إحرام الصبی، ط: الامدادية مكّة المكرّمة.

غنية الناسک: (ص: ۱۳) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط الوجوب، ط: ادارة القرآن.

ومنها : البلوغ ، فلايجب الحج على الصبی المسلم حتٰی لو حج ثمّ بلغ فعليه حجة الإسلام ، ومافعله قبل البلوغ يكون تطوّعًا ؛ لما روی عن ابن عبّاس رضی الله عنهما عن النّبیّ ﷺ أنه قال: أيّما صبی حج ثمّ بلغ فعليه حجة أخرٰی . (البحر العميق : (۳۶۲/۱) الباب الثالث فی مناسک الحج ، شرائط الحج ، ط: مؤسسة الرّيان ، المكتبة المكيّة .

(۲) الصبی لو أحرم بنفسهٖ أو أُحرم عنه صار محرما...... ولو ترک الجمار والوقوف بالمزدلفة لايلزمه شیئ...... ولو ترک بعض أعمال الحج نحو الرمی وما أشبه ذٰلک لم يكن عليه شیئ . (الهندية: (۲۳۶/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية اداء الحج ، فصل فی المتفرّقات ، ط: رشيديه)

المحيط البرهانی : (۴۷۹/۳) كتاب المناسک ، الفصل الخامس عشر فی الرجل يحج عن الغير ، ومما يتّصل بهٰذ الفصل ، رقم : ۳۴۲۲ ، ط: ادارة القرآن .

كتاب المبسوط للسرخسی : (۶۹/۴) كتاب المناسک ، باب رمی الجمار ، قبيل باب الحلق ، ط: ادار المعرفة ، بيروت .

افعال چھوڑ دے تو اس پر کوئی دم اور قضاء واجب نہیں۔(۱)

بچہ کی طرف سے احرام کی نیت کون کرے

سب سے قریب ولی جو بچہ کے ساتھ ہو، اس کے لئے بچہ کی طرف سے احرام کی نیت کرنا بہتر ہے، مثلاً باپ اور بھائی دونوں بچہ کے ساتھ ہیں، تو باپ کے لئے بچہ کی طرف سے احرام کی نیت کرنا بہتر ہے، اور اگر بھائی وغیرہ اس کی طرف سے احرام کی نیت کر لے تب بھی جائز ہے۔(۲)

بچہ کے کپڑے

☆ اگر بچہ بہت چھوٹا ہے تو اس کو احرام باندھنے کے وقت اس کے پورے کپڑے اتار دینا بھی منع نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم: ۱، ۲، على الصفحة: ۱۹۲. (قوله: بخلاف الصبی)

(۲) ينعقد إحرام الصبی...... (ولا يصح من غيره) أی من غير الصبی المميز (الاداء)...... (ولا الاحرام)...... (بل يصحان من وليّه له) أی نيابة عنه (فيحرم عنه من كان أقرب إليه) أی فی النسب (فلو اجتمع والد و أخ يحرم له الوالد) على ما فی فتاوٰی قاضيخان. والظاهر أنّه شرط الأولوية. (المسلک المتقسط فی المنسک المتوسّط المعروف بـ "مناسک الملاعلی قاری": (۱۱۲) باب الإحرام، فصل فی إحرام الصبی، ط: ادارة القرآن)

▭ الهندية: (۱/۲۳۶، ۲۳۷) كتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية اداء الحج، فصل فی المتفرّقات، ط: رشيديه.

▭ الفتاوٰی الخانية على هامش الهندية: (۱/۲۹۹) كتاب الحج، فصل فی كيفية اداء الحج، الواجبات الّتی يجب بها الدم على الحاج، ط: رشيديه.

▭ شامی: (۲/۴۶۶) كتاب الحج، قبيل مطلب فی فروض الحج، و واجباته، ط: سعيد.

▭ غنية الناسک: (ص: ۸۳، ۸۴) باب الإحرام، فصل فی إحرام الصبی والمجنون الخ، ط: ادارة القرآن.

(۳) وينبغی لمن أحرم عن الصبيان أن يجرده ويلبسه ثوبين ازاراً و رداءً ا ويجنبه ما يجتنبه المحرم فی إحرامه فإن فعل شيئًا من محظورات الإحرام لاشيئ عليه ولا على وليه لأجله. (الهندية: (۱/۲۳۶) كتاب المناسک، الباب الخامس، فصل فی المتفرّقات، ط: رشيديه)

▭ البحر: (۲/۵۵۴) كتاب الحج، ط: مكتبه رشيديه.

▭ غنية الناسک: (ص: ۸۴) باب الإحرام، فصل فی إحرام الصبی، ط: ادارة القرآن.

☆اگر بچے کے سلے ہوئے کپڑے احرام کے وقت نہ بھی اتارے جائیں تب بھی دم لازم نہیں ہوگا۔(۱)

بچہ نے بیت اللہ شریف دیکھ لیا

اگر کسی بچے نے بیت اللہ شریف دیکھ لیا تو اس پر حج فرض نہیں ہوگا، ہاں اگر بالغ ہونے کے بعد مالدار ہو جائے تو مالدار ہونے کی وجہ سے حج فرض ہوگا۔(۲)

بچھو

''موذی جانور'' عنوان کو دیکھیں۔(۲۱۱/٤)

بچے پر دم نہیں

اگر بچے سے احرام کے خلاف کوئی بات سرزد ہو جائے تو کوئی دم بچے پر یا بچے کی طرف سے ولی پر نہیں ہوگا۔(۳)

بچے پر طواف کے بعد دو رکعت کا حکم

''طواف کے بعد دو رکعت اور بچہ'' عنوان کو دیکھیں۔(۱۱۹/۳)

---

(۱) انظر الحاشية رقم: ۳، علی الصفحة رقم: ۱۹۴. (وينبغي لمن أحرم عن الصبيان)

(۲) انظر الحاشية رقم: ۱، علی الصفحة رقم: ۱۸۹. (وأما شرط الوجوب فسبعة)

وأيضًا الحاشية، رقم: ۱، علی الصفحة رقم: ۱۹۳. (الثالث: البلوغ: وهو شرط الوجوب)

(۳) فإن فعل شيئًا من محظورات الإحرام لاشيئ عليه ولا علی وليه لأجله. (الهندية: (۲۳۶/۱) كتاب المناسک، الباب الخامس، فصل فی المتفرّقات، ط: رشيديه)

غنية الناسک: (ص: ۸۴) باب الإحرام، فصل فی إحرام الصبی، ط: ادارة القرآن.

المحيط البرهانی: (۴۷۹/۳) كتاب المناسک، الفصل الخامس عشر فی الرجل يحج عن الغير، وممّا يتّصل بهذا الفصل، ط: ادارة القرآن.

مناسک ملا علی قاری: (ص: ۱۱۳) باب الإحرام، فصل فی إحرام الصبی، ط: ادارة القرآن.

بچے کا احرام

☆ حج کرنے والا بچہ یا بچی اگر بہت ہی چھوٹی عمر کے ہیں، اور عقل وتمیز نہیں رکھتے، تو ان کے ماں باپ یا ولی ان کی طرف سے احرام کی نیت کریں، مگر یہ احرام واجب نہیں ہے، اگر احرام کی نیت نہ کریں تب بھی کوئی حرج نہیں ہے۔(۱)

اگر ان کی طرف سے احرام کی نیت کرلی، تو ولی ہی ان کی طرف سے حج کے سارے افعال ادا کریں، اور اس بچے یا بچی کو ان تمام باتوں سے بچائیں جن سے ایک احرام والا مرد اور عورت بچے رہتے ہیں، اور طواف کے دوران ان کا جسم اور کپڑے پاک رکھنے کا اہتمام کریں، اگر احرام کے خلاف کوئی بات پیش آجائے تو بچے پر یا اس کی طرف سے ولی پر کوئی دم واجب نہیں ہوگا۔(۲)

اور اگر بچہ یا بچی ہوشیار ہو عقل وتمیز رکھتا ہو، تو پھر ماں باپ یا ولی کی اجازت سے احرام باندھے، وضو اور پاکی وناپاکی کا خیال رکھے، اور ان تمام باتوں کا اہتمام کرے جس کا اہتمام ایک احرام والا مرد اور عورت کرتے ہیں۔(۳)

اور جو افعال بچہ نہیں کرسکتا جیسے رمی وغیرہ تو وہ ولی اس کی طرف سے ادا کردے البتہ وقوف عرفہ، منی اور مزدلفہ میں رات گزارنا، طواف اور سعی وغیرہ بچہ خود بھی کرے، اگر وہ نہیں کرسکتا ہے تو پھر ماں باپ یا ولی گود میں یا کندھے پر بٹھا کر طواف اور سعی کرائیں، طواف اور سعی کراتے وقت اپنی اور بچے کی بھی نیت کرلیں، تو دونوں کی طرف سے ادا ہوجائے گا۔

☆ اگر بچے سے احرام کے خلاف کوئی بات سرزد ہوجائے تو کوئی دم بچے پر یا بچے کی طرف سے ماں باپ یا ولی پر لازم نہیں ہوگا۔(۴)

(۱، ۲، ۳، ۴) ینعقد إحرام الصبی الممیز للنفل لا للفرض إذا أحرم بنفسہٖ، وکذا غیر الممیز إذا أحرم عنه ولیّه، فالممیز لایصلح النیابة عنه فی الإحرام، ولا فی أداء الأفعال الا فیما لم یقدر علیه، =

☆ اگر بچہ بہت چھوٹا ہے تو ضرورت پر بالکل برہنہ کر دینا بھی منع نہیں ہوگا اور اگر بچے کے سلے ہوئے کپڑے نہ بھی اتریں تب بھی کوئی دم واجب نہیں ہوگا۔(۱)

بحری جہاز کے ملازم

☆ اگر بحری جہاز کے ملازمین صرف جدہ تک جائیں گے اور پھر جدہ سے واپس آجائیں گے ان کو مکہ مکرمہ نہیں جانا تو وہ احرام نہیں باندھیں گے۔

☆ اور اگر ان کا ارادہ مکہ مکرمہ جانے سے پہلے مدینہ طیبہ جانے کا ہے تب بھی ان کو احرام باندھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

= فيحرم بنفسه، ويقضي المناسك كلها بنفسه، ويفعل كما يفعل البالغ، أمّا غير المميز فلايصح أن يحرم بنفسه؛ لأنّه لايعقل النيّة ولايقدر التلفظ بالتلبية، وهما شرطان فى الإحرام...... وكذا لايصحّ طوافه لاشتراط النية له أيضًا، بل يحرم له وليّه، والاقرب أولىٰ، فالوالد أولىٰ من الأخ، والظاهر أنّه شرط الأولوية (شرح).

وينبغي للولي أن يجرده قبل الإحرام ويلبسه إزارًا ورداءً، وإذا أحرم له ينبغي أن يجنبه من محظورات الإحرام، ولو ارتكب محظورًا لاشيئ عليهما، ويقضي به المناسك كلها، وينوى عنه حين يحمله فى الطواف، وجاز النيابة عنه فى كلّ شيئ الاّ فى ركعتي الطواف، فتسقط، وإحرام الصبى ينعقد غير لازم، فلايلزمه المضى فيه، فلو فسخه، أو ترك أركان الحج كلّها، أو بعضها، أو ترك واجباته كذٰلک لاجزاء عليه، ولاقضاء. (غنية الناسک: (ص: ۸۳، ۸۴) باب الإحرام، فصل فى إحرام الصبى الخ، ط: ادارة القرآن)

▭ هٰكذا فى المناسک لملا على قارى ــ تمامًا، وزاد فيه: وأمّا الطواف فلابدّ أنّه يطوف بنفسه إن كان مميزًا، والا فيحمله وليّه، ويطوف به، وكذا حكم الوقوف وسائر المأمورات كالسعى ورمى الجمار. (المسلک المتقسط فى المنسک المتوسط المعروف بـ "مناسک الملا على قارى": (ص: ۱۱۲، ۱۱۳) باب الإحرام، فصل فى إحرام الصبى الخ، ط: ادارة القرآن)

▭ الهندية: (۱/۲۳۶، ۲۳۷) كتاب المناسک، الباب الخامس، فصل فى المتفرّقات، ط: رشيديه.

▭ فتح القدير: (۲/۳۳۲، ۳۳۳) كتاب الحج، قبيل فصل فى المواقيت، ط: رشيديه.

▭ شامى: (۲/۴۶۶) كتاب الحج، بيل: مطلب فى فروض الحج و واجباته، ط: سعيد.

▭ التاتارخانية: (۲/۵۵۱، ۵۵۲) كتاب الحج، الفصل الخامس عشر فى الرجل يحج عن الغير، وممّا يتّصل بهٰذ الفصل، ط: ادارة القرآن.

(۱) راجع الحاشية السابقة رقم: ۱، على الصفحة: ۱۹۶. (ينعقد إحرام الصبى المميز)

☆ اور اگر یہ لوگ حج کا ارادہ رکھتے ہیں اور جدہ پہنچتے ہی مکہ مکرمہ جانا ہے تو ان کو "یلملم" سے احرام باندھنا لازم ہے۔(۱)

☆ جو ملازمین ڈیوٹی پر ہوں اور ان کو ابھی تک مکہ مکرمہ جانے کی اجازت نہیں ملی تو وہ مکہ مکرمہ جانے کا قصد نہ کریں صرف جدہ جانے کا ارادہ کریں وہاں پہنچ کر جب ان کو مکہ مکرمہ جانے کی اجازت مل جائے تب وہ جدہ سے احرام باندھ لیں۔(۲)

بدن پر خوشبو لگانے کی جنایت

☆ اگر محرم نے احرام کی حالت میں بلا عذر کسی بڑے عضو مثلاً سر یا داڑھی یا ہتھیلی یا ران یا پنڈلی پر پورے عضو پر خوشبو لگائی، چاہے ذرا دیر کے لئے لگائی اور فوراً

---

(۱) والآفاقی إذا انتهٰی إلیها علی قصد دخول مکّة أو الحرم ، علیه أن یحرم من آخرها ، قصد الحج أو العمرة أولا ، فأمّا إذا لم یقصد ذٰلک ، وإنّما قصد مکانًا من الحل ، بحیث لم یمر علی الحرم حل له مجاوزته بلا إحرام ، فإذا حصل فیه ثم بدا له دخول مکّة لحاجة غیر النسک یدخلها بلاإحرام .... (غنیة الناسک : (ص: ۵۴) باب المواقیت ، فصل وأمّا مواقیت أهل الآفاق ، الحیلة لآفاقی یرید دخول مکّة لحاجة من غیر إحرام ، ط: ادارة القرآن)

التاتارخانیة : (۳۵۷/۲) کتاب الحج ، الفصل الرابع فی بیان مواقیت الإحرام ومایلزم لمجاوزتها بغیر إحرام ، ط: قدیمی .

الدر مع الرد : (۴۷۷/۲) کتاب الحج ، مطلب فی المواقیت ، ط: سیعد .

(۲) وهم الّذین منازلهم فی نفس المیقات أو داخل المیقات إلی الحرم ، فوقتهم الحل للحج والعمرة ، وهم فی سعة مالم یدخلوا أرض الحرم ومن دویرة أهلهم أفضل ، ولهم دخول مکة بغیر إحرام إذا لم یریدوا نُسکا وإلا فیجب . (المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط المعروف بـ" مناسک الملاعلی قاری" : (ص: ۱۱۶ ، ۱۱۷) باب المواقیت ، النوع الثانی : المیقات المکانی ، فصل : فی میقات أهل الحل ، ط: المکتبة الامدادیة مکّة المکرّمة)

شامی : (۴۷۸/۲) کتاب الحج ، مطلب فی المواقیت ، ط: سعید .

غنیة الناسک : (ص: ۵۵) باب المواقیت ، فصل وأمّا میقات أهل الحل ، ط: ادارة القرآن.

ہی اس کو دھوڈالا یا دیر تک لگا کے رکھا ان تمام صورتوں میں دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

☆اور اگر عذر کی وجہ سے خوشبو لگائی تو اس میں تین باتوں کا اختیار ہے یا تو دم دیدے یا تین روزے رکھے یا چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کردے۔(۲)

☆ اگر کسی چھوٹے عضو جیسے ناک، کان، آنکھ، مونچھ، انگلی کو خوشبو لگائی یا بڑے عضو کے کسی حصہ کو خوشبو لگائی پورے عضو کو نہیں تو دم واجب نہیں ہوگا البتہ صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا، عذر کی حالت میں تین روزے بھی قائم مقام ہوسکتے ہیں۔

☆ یہ فرق اس وقت ہے جب کہ خوشبو تھوڑی مقدار میں ہو، اور اگر خوشبو کی مقدار زیادہ ہے، تو پھر چھوٹے بڑے عضو، اور کامل اور ناقص عضو میں کوئی فرق نہیں ہوگا، ہر حال میں دم لازم ہوگا۔

---

(۱) والمحرم رجلاً کان أو امرأةً ممنوع من استعمال الطيب فی بدنهٖ وإزارهٖ وردائهٖ وجميع ثيابهٖ و فراشهٖ ومسهٖ أی ولمسهٖ وشمّهٖ أی بقصدهٖ فإذا طيب عضوًا کاملاً أی فما زاد فعليه دم وفی أقلّه صدقة...... والعضو کالرأس واللّحية والشارب واليد والفخذ والساق والعضد ونحو ذٰلک ثمّ إن کان الطيب قليلاً فالعبرة بالعضو، أی لابالطيب وإن کان أی الطيب کثيرًا فالعبرة بالطيب ، أی لا بالعضو . (إرشاد الساری : (ص: ۴۴۱ ، ۴۴۲) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانی : ف الطيب ، معنى الطيب المحرم الموجب للجزاء ،ط : المکتبة الامدادية مکّة المکرّمة)

🗁 غنية الناسک: (ص: ۲۴۳، ۲۴۴) باب الجنايات، الفصل الأوّل فی الطيب، ط: ادارة القرآن.

🗁 شامی: (۵۴۴/۲، ۵۴۵) کتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد.

(۲) وإن طيب أو حلق أو لبس بعذر خير إن شاء ذبح فی الحرم أو تصدق بثلاثة أصوع طعام على ستة مساکين أين شاء أو صام ثلاثة أيّام ولو متفرّقة . (الدر مع الرد : ۵۵۷/۲ ، ۵۵۸) کتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

🗁 غنية الناسک: (ص: ۲۶۱) باب الجنايات ، فصل فيما إذا ارتکب المحظورات الأربعة بعذر، ط: ادارة القرآن.

🗁 إرشاد الساری : (ص: ۴۷۳) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانی فی الطيب ، فصل فی ارتکاب المحظورات الثلاثة السابقة بعذر ، ط: امداديه مکّة المکرّمة.

اور تھوڑا زیادہ ہونا ہر خوشبو کا الگ الگ ہوتا ہے، جس کو عرفی طور پر زیادہ سمجھا جائے وہ زیادہ شمار ہوگا جیسا کہ ''مشک'' کی معمولی مقدار کو بھی عرف میں زیادہ سمجھا جاتا ہے، اور جس کو عرف میں کم سمجھا جاتا ہے وہ کم ہوگا مثلاً خوشبو کی دوسری چیزیں۔(۱)

بدن کو ڈھانکنا

احرام کی حالت میں سر اور چہرہ کے علاوہ پورے بدن کو ڈھانپنا جائز ہے، نیز کان، گردن اور پیروں کو رومال و چادر سے ڈھانپنا بھی جائز ہے۔(۲)

بدن ناپاک ہے

''پاک ہونا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۳۷)

---

(۱) وفی أقلّه ولو أکثره صدقة ، کذا فی المتون ، وفی حکم أقلّه العضو الصغیر کالأنف والأذن والعین والأصبع والشارب ...... الشارب عضو صغیر وهو بعض اللحیة ، ولایبلغ ربعها کما صرحوا به فی مسئلة أخذ الشارب ، فعده فی الأعضاء الکبیرة هنا کما وقع فی اللباب ، لایظهر له وجهه ، والطیب الکثیر ما یستکثره الناظر ککفین من ماء الورد ، وکف من الغالیة وقدر فی المسک یستکثره الناظر وإن کان قلیلاً فی نفسه ، والقلیل مایستقلّه الناظر ککف من ماء الورد وقدر فی المسک یستقلّه النّاس ، وإن کان کثیرًا فی نفسه . (غنیة الناسک : (ص: ۲۴۴) باب الجنایات ، الفصل الأوّل فی الطیب ، مطلب فی تطییب البدن ، ط: ادارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۴۴۳) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الثانی فی الطیب ، معنی الطیب المحرم الموجب للجزاء ، ط: امدادیه مکّة المکرّمة.

شامی : (۲/۵۴۴ ، ۵۴۵) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید.

(۲) فجاز تغطیة اللّحیة مادون الذقن وأذنیه وقفاه وهو وراء العنق وکذا تغطیة کفیه و قدمیه ما فوق معقد الشراک بما لایکون لُبسًا کتغطیتهما بمندیل أو نحوه بخلاف تغطیتهما بالقفازین والجوربین فإنّها لبس. (غنیة الناسک: (ص: ۸۸) باب الإحرام، فصل فی محرمات الإحرام، ط: ادارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۱۷۴ ، ۱۷۵) باب الإحرام، فصل فی مباحاته، ط: امدادیه مکّة المکرّمة.

شامی: (۲/۴۸۸) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب فیما یحرم بالإحرام ومالایحرم، ط: سعید.

بَدَنَہ

’’بَدَنَہ‘‘ خاص گائے یا اونٹ کو ہی کہتے ہیں، بکری، بھیڑ یا دنبہ کو’’بَدَنَہ‘‘ نہیں کہتے۔(۱)

بدنہ صرف دو جنایات میں واجب ہوتا ہے

پورے ایک اونٹ یا پوری ایک گائے کو بدنہ کہتے ہیں، اور یہ بدنہ صرف دو جنایات کے علاوہ کسی اور جنایات میں واجب نہیں ہوتا۔

ایک یہ ہے کہ جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں طواف زیارت کرنا، دوسرا وقوف عرفہ کے بعد حلق یا قصر کرنے سے پہلے جماع کرنا۔(۲)

’’بدنہ‘‘ عمرہ میں واجب نہیں ہوتا

’’عمرہ میں’’بدنہ‘‘واجب نہیں ہوتا‘‘عنوان کو دیکھیں۔(۲۱۸/۳)

بریانی

’’پلاؤ‘‘عنوان کو دیکھیں۔(۲۴۲/۱)

---

(۱) (والبدن) جمع بدنة (من إبل و بقر، والهدى منهما ومن الغنم). (الدر مع الرد: (۵۲۸/۲) كتاب الحج، قبيل: باب القران، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۳۵۶/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، قبيل: باب القران، ط: سعيد.

فتح القدير مع الهداية: (۴۰۷/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، فصل: فإن لم يدخل المحرم مكة الخ، قبيل: باب القران، ط: رشيديه.

(۲) وكل دم يجب في الحج والعمرة فأدناه شاة أي وأعلاه بدنة من الإبل أو البقر...... إلاّ الجماع في الحج بعد الوقوف بعرفة وطواف الزيارة جنبًا، فإنّه لايجوز فيها إلا البدنة...... وحكم البقر حكم الإبل في هٰذا الباب أى باب الهدايا. (إرشاد السارى: (ص: ۲۶۴) باب الهدايا، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد: (۲۱۵/۲) كتاب الحج، باب الهدى، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۷۱/۳) كتاب الحج، باب الهدى، ط: سعيد.

بڑے جانور

بڑے جانور سے مراد اونٹ، گائے، بیل اور بھینس ہیں، ان جانوروں میں قربانی کے شرائط موجود ہونے کی صورت میں سات افراد شریک ہو سکتے ہیں، البتہ تمام شرکاء کی نیت قربت اور عبادت ہو، چاہے قربات مختلف ہوں اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا، مثلاً کوئی قران کا حصہ لے لے، کوئی تمتّع کا لے لے، کوئی قربانی کا لے لے، کوئی نذر کا لے لے تو یہ جائز ہے، اور اگر کوئی شخص گوشت کھانے کی نیت سے حصہ لے گا تو کسی کی بھی قربانی ادا نہیں ہوگی۔(۱)

بستر میں خوشبو لگائی ہوئی ہو

جس بستر پر خوشبو لگائی ہوئی ہو، احرام والے کے لئے اس پر لیٹنا، آرام کرنا جائز نہیں ہے، اگر ایسے بستر پر ایک دن یا ایک رات آرام کرلے گا تو دم دینا لازم ہوگا اور اگر ایک دن یا ایک رات سے کم آرام کرے گا تو صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۲)

(۱) (قوله: و ماجاز فی الضحایا جاز فی الهدایا) یعنی فیجوز الثنی من الإبل والبقر والغنم...... وأفادأنّه لا یجوز الاشتراک فی بدنة کما فی الأضحیة بشرط إرادة الکل القربة وإن اختلفت أجناسهم من دم متعة وإحصار وجزاء صید وغیر ذٰلک، ولو کان الکل من جنس واحد کان أحبّ...... وإذا کان أحد الشرکاء کافرًا أو مریدًا اللحم دون الهدی لم یجزهم. (البحر الرائق: (۳/ ۷۱) کتاب الحج، باب الهدی، ط: سعید)

الدر مع الرد : (۲/ ۶۱۴ ، ۶۱۵) کتاب الحج ، باب الهدی ، ط: سعید .

إرشاد الساری : (ص: ۲۶۶) باب الهدایا ، ط : الإمدادیة مکّة المکرّمة .

مزید تخریج ''بدنہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

(۲) ولو لبس مصبوغًا بعصفر أو ورس ، أو زعفران مشبعًا یومًا فعلیه دم وفی أقلّه صدقة ...... و قال أبو یوسف : فی الإملاء : لاینبغی للمحرم أن یتوسّد ثوبًا مصبوغًا بالزعفران ، ولا الورس ، ولاینام علیه ؛ لأنّه یصیر مستعملاً للطیب فکان کاللبس . (غنیة الناسک: (ص: ۲۴۶) باب الجنایات، الفصل الأوّل فی الطیب، مطلب فی تطییب الثوب، ویدخل فیه الفراش، ط:ا دارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۴۵۴) باب الجنایات و أنواعها ، النوع الثانی فی الطیب ، فصل فی تطییب الثوب ، ط: امدادیه مکّة المکرّمة. =

بغل منڈوائی

احرام کی حالت میں بغل کے مکمل بال منڈوانے سے دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

بقرہ عید کی قربانی

☆بقرہ عید کی عام قربانی دو شرطوں کے ساتھ واجب ہے، ایک یہ کہ آدمی مقیم ہو، مسافر نہ ہو، دوم یہ کہ حج کے ضروری اخراجات ادا کرنے کے بعد نصاب کے برابر فاضل اور زائد رقم موجود ہو، اگر مقیم نہیں تو قربانی واجب نہیں، اور اگر حج کے ضروری اخراجات کے بعد نصاب کے برابر رقم نہیں تب بھی اس کے ذمہ قربانی واجب نہیں۔

☆حاجی پر سفر کی وجہ سے عید کی قربانی واجب نہیں، البتہ اگر کوئی حاجی مکہ مکرمہ میں ۷/ذی الحجہ تک کم از کم پندرہ دن رہا ہو تو وہ مقیم ہو جائے گا اس پر قربانی کے دنوں میں اگر وہ صاحب نصاب ہو تو اس پر ''دم شکر'' کے علاوہ عید کی قربانی بھی واجب ہوگی، خواہ منیٰ میں ذبح کرے یا اپنے وطن میں کرائے۔(۲)

= الهندية: (۱/۲۴۱) كتاب المناسک ، الباب الثامن فى الجنايات ، الفصل الأول : فيما يجب بالتطييب والتدهّن ، ط: رشيديه.

(۱) ولو حلق الإبطين أو أحدهما أو نتف أو طلى بنورة ، فعليه دم ، وفى أقل من الإبط صدقة....... (مناسک الملا على قارى مع إرشاد السارى : (ص: ۴۶۳) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثالث : فى الحلق وإزالة الشعر و قلم الأظفار ، فصل فى الشارب والرقبة ومواضع المعاجم والإبط وغيرها ، ط: المكتبة الامدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۲۵۷) باب الجنايات، الفصل الرابع فى الحلق وإزالة الشعر،ط: ادارة القرآن.

الهندية: (۱/۲۴۳) كتاب المناسک ، الباب الثامن فى الجنايات ، الفصل الثالث فى حلق الشعر و قلم الأظفار ، ط: رشيديه.

(۲) فتجب.....(على حر مسلم مقيم) بمصر أو قرية أو بادية عينى، فلا تجب على حاج مسافر...... (موسر) يسار الفطرة (عن نفسه). (شامى: (۶/۳۱۵) كتاب الأضحية، ط: سعيد)

بدائع الصنائع : (۵/۶۳) كتاب الأضحية ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط: سعيد.

الهندية: (۵/۲۹۲) كتاب الأضحية ، الباب الأوّل فى تفسيرها ، ط: رشيديه.

بکری

احرام کی حالت میں بکری ذبح کرنا، پکانا اور کھانا جائز ہے، اس سے دم واجب نہیں ہوتا۔(۱)

بلند آواز

طواف کے دوران ذکر یا دعاء یا قرآن شریف کی تلاوت بلند آواز سے کرنا یا کسی اور وجہ سے آواز کو بلند کرنا جس سے طواف کرنے والوں کو اور نمازیوں کو تشویش ہو، مکروہ ہے۔(۲)

بنیان

احرام کی حالت میں ''بنیان'' پہننا منع ہے، اور جو کپڑا بدن کی ہیئت پر سلا ہوا ہو اس کا پہننا مردوں کے لئے احرام کی حالت میں منع ہے، اگر ایک دن یا ایک رات

---

(۱) ویجوز له أی للمحرم وكذا لمن هو فی الحرم ذبح الإبل والبقر والغنم والدجاج، والبط الأهلی الّذی لایطیر أی لاستئناسهٖ بأهله. (إرشاد الساری: (ص: ۵۳۶) باب الجنایات وأنواعها، النوع السادس: فی الصید ومایتعلّق بهٖ، فصل: فی مالایجب شیئ بقتلهٖ فی الحرام والحرم، ط: مکتبه امدادیه مکّة المکرّمة)

☐ غنية الناسک: (ص: ۲۸۹) باب الجنایات، الفصل الثامن فی صید البر ومایتعلّق به، مطلب فیما لایجب الجزاء بقتله فی الإحرام والحرم، ط: ادارة القرآن.

☐ الهندیة: (۲۵۲/۱) کتاب المناسک، الباب التاسع فی الصید، ط: رشیدیه.

(۲) ورفع الصوت ولو بالقرآن والذکر والدعاء أی بحیث یشوّش علی الطائفین والمصلین. (إرشاد الساری: (ص: ۲۳۴) باب أنواع الأطوفة وأحکامها، فصل فی مکروهات الطواف، ط: امدادیه مکّة المکرّمة)

☐ غنية الناسک: (ص: ۱۲۶) باب فی ماهیة الطواف وأنواعه ...... فصل: وأمّا مکروهاته، ط: ادارة القرآن.

☐ البحر العمیق: (۱۲۱۵/۲) الباب العاشر فی دخول مکة وفی الطواف والسعی، فصل فی أنواع الأطوفة، ط: مؤسسة الریان، المکتبة المکّیة.

بنیان پہنے رہا تو دم دینا لازم ہوگا، اور اگر اس سے کم ہے تو صدقہ دینا واجب ہوگا۔(۱)

بوتل

اگر بوتل میں خوشبو نہیں ملائی گئی ہے تو احرام کی حالت میں پینا جائز ہے اور اگر بوتل میں خوشبو ملائی گئی ہے اگر چہ برائے نام ہے، تو احرام کی حالت میں پینے سے صدقہ واجب ہوگا، لیکن اگر ایک ہی مجلس میں متعدد بار پیئے گا تو دم دینا واجب ہوگا، اور اگر خوشبو غالب ہوگی تو ایک ہی بار پینے سے دم واجب ہوجائے گا۔ اور لیمن، سوڈا اور شربت کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

بوٹ

مردوں کے لئے احرام کی حالت میں بوٹ پہننا منع ہے، اگر بوٹ ایک دن یا ایک رات پہنے رہا تو دم واجب ہوگا، اور اس سے کم میں صدقہ فطر کی مقدار گندم یا

---

(۱) إذا لبس المحرم المخيط على وجه المعتاد فعليه الجزاء...... فإذ البس مخيطا يومًا كاملاً أو ليلة كاملة فعليه دم، وفى أقلّه من يوم أو ليلة صدقة. (مناسک الملا على قارى مع إرشاد السارى: (ص: ۴۲۴، ۴۲۵) باب الجنايات وأنواعها، النوع الأوّل فى حكم اللبس، ط: امداديه مكّة المكرّمة)

غنية النـاسک: (ص: ۲۵۰، ۲۵۱) بـاب الـجنايات، الفصل الثامن فى لبس المخيط، ط: ادارة القرآن.

الهندية: (۱/ ۲۴۲) كتـاب المناسک، الباب الثامن فى الجنايات، الفصل الثانى فى اللبس، ط: رشيديه.

(۲) ولـو خـلـطـه بمشروب كخلط الزعفران أو القرنفل بالقهوة فإن كان الطيب غالبًا أى باعتبار أجزائه ففيه الدم وإن كان مغلوبًا ففيه الصدقة الا أن يشرب مرارًا فعليه الدم. (إرشاد السارى: (ص: ۴۵۰) باب الجنايات وأنواعها، النوع الثانى فى الطيب، فصل فى أكل الطيب وشربه، ط: امداديه مكّة المكرّمة)

غنية الـنـاسک : (ص: ۲۴۷) بـاب الجنايات ، الفصل الأوّل فى الطيب ، مطلب فى أكل الطيب و شربه ، ط: ادارة القرآن.

عـالمگيرى: (۱/ ۲۴۱) كتاب المناسک ، الباب الثامن فى الجنايات ، الفصل الأوّل فيما يجب بالتطييب والتدهّن ، ط: رشيديه.

اس کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۱)

بوڑھی عورت محرم کے بغیر حج نہ کرے

☆عورت کتنی بھی بوڑھی ہوجائے اس کے لئے محرم کے بغیر حج اور عمرہ کا سفر کرنا ناجائز ہے اگرچہ اس کے ساتھ دوسری عورتیں اپنے محارم کے ساتھ ہوں تو بھی جائز نہیں ہے، اگر مرتے دم تک محرم میسر نہ ہو تو اس پر حج بدل کی وصیت کرنا فرض ہے۔

☆اگر کسی بوڑھی عورت نے محرم کے بغیر حج کرلیا تو حج ہوجائے گا لیکن سفر اور حج میں محرم ہمراہ نہ ہونے کی وجہ سے گناہ گار ہوگی، اس سے توبہ استغفار کرنا لازم ہوگا۔

☆جب تک عورت کو حج کرنے کے لئے محرم نہیں ملتا تب تک عورت پر حج ادا کرنا فرض نہیں ہوتا، اگر زندگی میں محرم مل گیا تو بہتر ورنہ حج بدل کے لئے وصیت کرنا فرض ہوگا اور وارثوں پر اس کے ایک تہائی ترکہ سے اس کا حج بدل کرانا لازم ہوگا۔

☆اور اگر حج کا بہت شوق ہے محرم نہیں ملتا اور شوہر بھی نہیں ہے تو نکاح کرلے اور شوہر کے ہمراہ حج کا سفر کرے۔(۲)

---

(۱) ولبس الخفين والجوربين وكل مايوارى الكعب الّذى عند معقد شراك النعل . (مناسک الملا على قارى : (ص: ۱۶۶) باب الإحرام ، فصل فى محرّمات الإحرام ، وأيضًا فيه: إذا لبسهما قبل القطع فدام يومًا فعليه دم و فى أقلّ من يوم صدقة ...... باب الجنايات وأنواعها، النوع الأول فى حكم اللبس ، فصل فى لبس الخفين ، ط: امداديه مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۲۵۴) باب الجنايات ، الفصل الثانى فى لبس المخيط ، مطلب فى لبس الخفين ، ط: ادارة القرآن .

🗀 التاتارخانية : (ص: ۳۷۰) كتاب الحج ، الفصل الخامس فيما يحرم على المحرم بسبب إحرامه ومالايحرم ، نوع منه فى لبس المخيط، ط: قديمى.

(۲) وأمّا الّذى يخصّ النساء فشرطان: أحدهما: أن تكون مع زوجها، أو محرم لها عجوزًا كانت أو شابةً أو صبيةً بلغت حد الشهوة إذا كان بينها و بين مكّة ثلاثة أيّام فصاعدًا فإن لم يوجد المحرم أو الزوج لايجب عليها الحج لايجوز لها المسافرة بغيرهما، سواء كان فى حج الفرض أو التطوّع وإن كان معها نسوةٌ ثقات...... واعلم أنّ المرأة لو خالفت وحجّت بغير محرم أو زوج جاز =

بوسہ

صرف ''حجر اسود'' کا بوسہ لینا سنت ہے اس کے علاوہ بیت اللہ شریف کی دیوار وغیرہ یا کسی اور جگہ کا چومنا ادب کے خلاف ہے۔(۱)

= حجها بالاتفاق كما لو تكلّف رجل مسئلة النّاس و حج ، لكنّها تكون عاصيةً ...... و قالوا فى المرأة إذا لم يكن لها محرم ولازوج ، لايجب عليها أن تتزوّج بمن يحج بها ؛ لأنّ الشرط ليس بموجود ، فلايلزمها تحصيله كما لايجب على الفقير اكتساب المال لأجل الحج ...... (البحر العميق : (۱/ ۴۰۰ ، ۴۰۵ ، ۴۰۷) الباب الثالث فى مناسک الحج ، شرائط الحج ، شرائط وجوب الأداء ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۷۶ ، ۷۷ ، ۷۸) باب شرائط الحج ، النوع الثانى ، شرائط الأداء ، ط: امداديه مكة المكرّمة .

☜ غنية الناسک : (ص: ۲۶) باب شرائط الحج ، فصل وأمّا شرائط وجوبط الاداء ، الرابع المحرم أو الزوج لامرأة بالغة ، ط: ادارة القرآن .

(۱) واستلام الحجر فى أوّله وآخره...... وفى شرح النقاية: وتفسير الاستلام عند الفقهاء وضع الكفين على الحجر وتقبيله أو مسحه بالكف وتقبيله...... (غنية الناسک: (ص: ۱۱۹) باب ماهية الطواف، فصل : وأمّا سنن الطواف، ط: ادارة القرآن)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۲۲۶) باب أنواع الطواف وأحكامها ، فصل فى مستحبات الطواف، ط: امداديه مكّة المكرّمة .

☜ البحر العميق : (۲/ ۱۱۷۱ ، ۱۱۷۲) الباب العاشر فى دخول مكة و فى الطواف والسعى، فصل فى بيان أنواع الأطوفة ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

☜ قال ابن الملقن رحمه الله تعالىٰ فى شرح العمدة: لايشرع التقبيل الا للحجر الأسود والمصحف، ولأيدى الصالحين من العلماء و غيرهم، وللقادمين من السفر بشرط أن لايكون أمرد، ولا امرأة محرمة، ولوجوه الموتىٰ الصالحين ومن نطق بعلم أو حكمة ينتفع بها، وكل ذٰلک قد ثبت فى الأحاديث الصحيحة، وفعل السلف، فأمّا تقبيل الأحجار والقبور والجدار والستور، وأيدى الظلمة والفسقة واستلام ذٰلک جميعه فلايجوز، ولو كانت أحجار الكعبة أو القبر الشريف وأجدار حجرته أو ستورهما أو صخرة بيت المقدس، فإن التقبيل والاستلام ونحوهما تعظيم والتعظيم خاص بالله تعالىٰ، فلايجوز الا فيما أذن فيه. (غنية الناسک: (ص:۱۲۷) باب ماهية الطواف وأنواعه، فصل: وأمّا مكروهاته، ط: ادارة القرآن)

☜ البحر العميق: (۲/ ۱۱۸۹، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵) الباب العاشر فى دخول مكّة و فى الطواف والسعى، فصل فى أنواع الأطوفة، سنن الطواف، ط: مؤسسة الريّان، المكتبة المكيّة.

بوسہ کے لئے انتظار کرنا

''حجر اسود کا بوسہ لینا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۲/۱۳۱)

بوسہ لیا

حج یا عمرہ کے احرام کی حالت میں بیوی کا بوسہ لیا، یا شہوت سے ہاتھ لگالیا یا مباشرت فاحشہ کی، یا فرج کے علاوہ کسی اور جگہ پر جماع کیا، ان تمام صورتوں میں انزال ہو یا نہ ہو دم واجب ہوگا۔(۱)

بونے پر رمی کرنا لازم ہے یا نہیں؟

اگر بونا آدمی قد چھوٹا ہونے کی وجہ سے ہجوم میں دب جاتا ہے، اور رمی نہیں کرسکتا، تو اس کی طرف سے کسی اور کے لئے نائب بن کر رمی کرنا جائز ہوگا۔ اور اگر خود رمی کرسکتا ہے تو کسی اور آدمی کے ذریعے رمی کرانا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

بھانجا

بھانجا محرم ہے اس کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز ہے۔

---

(۱) تخریج کے لئے ''شہوت کیساتھ بیوی کو ہاتھ لگالیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

(۲) أن یرمی بنفسہٖ ، فلاتجوز النیابة عند القدرة وتجوز عند العذر ، فلو رمی عن مریض بأمرہٖ أو مغمی علیہ ولو بغیر أمرہٖ أو صبیّ أو مجنون جاز .... (مناسک الملا علی قاری مع إرشاد الساری : (ص: ۳۴۹) باب رمی الجمار وأحکامہ ، فصل : فی شرائط الرمی و واجباتہ ، الخامس : أن یرمی بنفسہٖ ، ط: إمدادیة مکّة المکرّمة)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۱۸۷) باب رمی الجمار ، فصل : فی شرائط الرمی ، الخامس : أن یرمی بنفسہٖ ، ط: ادارة القرآن .

☜ الفقہ الإسلامی وأدلّتہ : (۳/۲۲۵۴) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل : المبحث السادس : واجبات الحج ، المطلب الثانی : رمی الجمار فی منی و حکم المبیت فیھا ، ثانیًا : وجوب الرمی والإنابة فیہ ، ط: مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ)

بھانجے کی اولاد جہاں تک نیچے کے درجہ کی ہو سب کے سب محرم ہیں۔

لیکن شوہر کے بھانجے کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز نہیں کیونکہ عورت کے لئے شوہر کا بھانجا محرم نہیں ہے۔(۱)

بھائی

بھائی محرم ہے اس کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز ہے۔(۲)

بھتیجا

بھتیجا محرم ہے اس کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز ہے اور بھتیجے کی اولاد جہاں تک نیچے کے درجہ کی ہو سب کے سب محرم ہیں لیکن شوہر کے بھتیجے کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ عورت کے لئے شوہر کا بھتیجا محرم نہیں ہے۔(۳)

بھڑ

"موذی جانور" عنوان کو دیکھیں۔(٤/ ٢١١)

---

(۱) قال تعالیٰ: ﴿حرّمت علیکم أمّهٰتکم و بنٰتکم و أخواتکم و عمّٰتکم و خٰلٰتکم وبنات الأخ وبنات الأخت...... الآیة﴾ (سورة النساء: ۲۳)

وخصّ تعالیٰ العمّات والخالات بالتحریم دون أولادهن ولاخلاف فی جواز نکاح بنت العمّة وبنت الخالة...... (أحکام القرآن للجصاص: (۲/ ۱۲۳) سورة النساء، باب مایحرم من النساء، ط: سهیل اکیڈمی لاهور)

حرم علی المتزوّج ذکرا کان أو أنثیٰ نکاح أصله و فروعه علا أو نزل وبنت أخیه وأخته وبنتها ولو من زنی وعمته وخالته. (شامی: (۳/ ۲۸، ۲۹) کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، ط: سعید)

(۲) صفحه نمبر:؟؟؟؟؟، کا حاشیه نمبر: ؟؟؟، ملاحظه هو.

(۳) صفحه نمبر:؟؟؟؟؟، کا حاشیه نمبر: ؟؟؟، ملاحظه هو.

بہن کا دیور

بہن کا دیور محرم نہیں ہے، اس کے ساتھ حج اور عمرہ پر جانا جائز نہیں ہے۔(۱)

بہنوئی کے ساتھ حج کرنا

بہنوئی محرم نہیں ہے، اگر بہن کا انتقال ہو جائے یا بہنوئی اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور عدت گزر جائے تو بہنوئی کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے، اور جس کے ساتھ کبھی بھی نکاح جائز ہوتا ہے وہ محرم نہیں ہوتا، اس لئے بہنوئی کے ساتھ حج وغیرہ کا سفر کرنا جائز نہیں ہے۔(۲)

بھیک مانگ کر حج کرنا

بھیک مانگ کر حج کرنا جائز نہیں ہے، البتہ اس طرح حج کرنے سے حج ادا ہو جائے گا مگر سوال کرنے کا گناہ بھی ہوگا۔(۳)

(۱، ۲) قال تعالیٰ: ﴿وأحلّ لکم ما وراء ذٰلک أن تبتغوا بأموالکم محصنین غیر مسافحین......الآیة﴾ (سورۃ النساء: ۲۴)

ما وراء ذٰلک : المراد به ماوراء من تقدم ذکر تحریمھن ...... (أحکام القرآن للجصاصؒ: (۲/ ۱۳۵) سورۃ النساء : باب مایحرم من النساء ، فصل ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور)

شامی : (۳/ ۳۰) کتاب النکاح ، فصل فی المحرمات ، ط: سعید .

والمحرم من لایجوز له مناکحتها علی التابید بقرابة أو رضاع أو مصاھرة بنکاح فاسد أو سفاح علی الأصح...... (غنیة الناسک : (ص: ۲۷) با بشرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الاداء ، ط: ادارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۴۲) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الشرط الرابع : المحرم الأمین للمرأة ، ط: امدادیه مکّة المکرّمة .

(۳) ولو أنّ فقیرًا لایجب علیه الحج ، حجّ ماشیًا بالتکدی والسؤال ، فإنّه یجزیه عن حجة الإسلام حتّٰی لو استغنی لایلزمه الحج بعد ذٰلک ثانیًا ...... (البحر العمیق : (۱/ ۳۷۶) الباب الثالث فی مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، ط: مؤسّسة الریّان ، المکتبة المکیّة)

ولایحلّ أن یسأل شیئًا من القوت من له قوت یوم بالفعل أو بالقوّة کالصحیح المکتسب =

بھینس

احرام کی حالت میں بھینس ذبح کرنا، پکانا اور کھانا جائز ہے، اس سے دم واجب نہیں ہوتا۔(۱)

بیت اللہ تعمیر کرنے کا حکم

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو فرشتوں سے فرمایا ''میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں'' فرشتوں نے اس پر عرض کیا: ''کیا آپ اس کو اپنا خلیفہ بنا رہے ہیں جو زمین پر فساد پھیلائے گا'' فرشتوں کی مراد اس سے جنات تھے، جنہوں نے زمین میں فساد پھیلایا تھا اور خون بہایا تھا (فرشتوں کے اس جواب پر) اللہ تعالیٰ کا غضب اور غصّہ ظاہر ہوا۔

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ فرشتوں نے اس بات کو سمجھ لیا کہ انہوں نے اپنے پروردگار کے فرمان پر جو جواب دیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ظاہر ہوا ہے، اس پر فرشتے عرش کو پکڑ کر گڑ گڑانے اور معافی مانگنے لگے اور اپنے پروردگار کو راضی کرنے کے لئے انہوں نے عرش کے گرد سات مرتبہ طواف کیا، اس پر اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گئے۔

= ویأثم معطیه إن علم بحاله لإعانته علی المحرّم . (الدر المختار مع الرد : (۲/۳۵۴، ۳۵۵) کتاب الزکاة، باب المصرف، ط : سعید)

وأیضًا فیه : وما جمع السائل من المال فهو خبیث . (رد المحتار علی الرد : (۲/۳۸۵) کتاب الحظر والإباحة ، فصل فی البیع ، ط: سعید)

(۱) وله ذبح حیوان أهلی ...... (غنیة الناسک : (ص : ۲۸۹) باب الجنایات ، الفصل الثامن فی صید البرّ ومایتعلّق به ، مطلب فیما لایجب الجزاء بقتله فی الإحرام والحرم ، ط: ادارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۵۳۶) باب الجنایات وأنواعها ، النوع السادس فی الصید ومایتعلّق به ، فصل فیما لایجب شیئ بقتله فی الإحرام والحرم ، ط: المکتبة الامدادیة مکّة المکرّمة.

عالمگیری : (۱/۲۵۲) کتاب المناسک ، الباب التاسع فی الصید ، ط: رشیدیه.

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان پر نظر کرم فرمائی اور فرشتوں پر رحمت نازل ہوئی (اللہ تعالیٰ کو فرشتوں کے عرش کا طواف کرنے کی ادا ایسی پسند آئی کہ) اس نے فرشتوں کو حکم دیا کہ ''زمین پر میرے نام کا ایک گھر بناؤ تاکہ آدم کی اولاد میں سے جن پر میں ناراض ہوں وہ اس گھر کے ذریعہ میری پناہ مانگیں، اور اسی طرح اس گھر کے گرد گھومیں یعنی طواف کریں جس طرح تم نے عرش کے گرد طواف کیا ہے، تاکہ میں ان سے بھی راضی ہو جاؤں۔

چنانچہ فرشتوں نے زمین پر اللہ تعالیٰ کے نام کا ایک گھر بنایا (جو بیت اللہ شریف ہے)۔(۱)

بیت اللہ شریف کو دیکھنا

☆ جو شخص محبت اور شوق سے بیٹھ کر صرف کعبہ شریف کو دیکھتا ہے، اس کو بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت میں سے حصہ ملتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے اللہ کے گھر کو محبت کی نظر سے دیکھتا ہے، کسی چیز کو محبت کی نظر سے جتنی مرتبہ بار بار دیکھا جاتا ہے اسی قدر اس کی محبت دل میں گھر کر لیتی ہے، اور دل اس کی طرف کھنچتا ہے، چونکہ کعبۃ اللہ کو اللہ کا گھر ہونے کی حیثیت سے دیکھا جاتا ہے اس لئے اس کو دیکھنا گویا کہ اللہ تعالیٰ ہی کی تجلیات کا مشاہدہ کرنا ہے۔

(۱) ......ولما قال اللّٰه تعالىٰ للملائكة ﴿إنّي جاعل في الأرض خليفة﴾ (البقرة: ۳۰) و ﴿قالوا أتجعل فيها من يفسد فيها و يسفك الدّماء﴾ (البقرة: ۳۰) يعنون الجن الّذين أفسدوا فيها وسفكوا الدّماء، غضب عليهم، و في لفظ: ظنت الملائكة: أى علمت ان ما قالوا: ردا على ربّهم وأنّه قد غضب عليهم من فوقهم، فلاذوا بالعرش و طافوا به سبعة أطواف يسترضون ربّهم، فرضي عليهم.

وفي لفظ : فنظر اللّٰه إليهم ، ونزلت الرحمة عليهم ، فعند ذٰلك قال لهم ابنوا لي بيتا في الأرض يعوذبه من سخطت عليه من بني آدم : أى الّذى هو الخليفة ، فيطوفون حوله كما فعلتم بعرشي فأرضى عنهم ، فبنوا الكعبة . (السيرة الحلبية : (۱/۲۱۵) ، باب بنيان قريش الكعبة شرفها اللّٰه تعالىٰ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

☆ بیت اللہ شریف کو دیکھنا عبادت ہے اس لئے نماز اور طواف سے فارغ ہونے کے بعد، فارغ اوقات میں زیادہ سے زیادہ بیت اللہ کو دیکھتا رہے۔(۱)

بیت اللہ شریف کو دیکھنے سے حج فرض ہوتا ہے؟

☆ اگر اشہر حج یعنی شوال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ میں بیت اللہ شریف کو دیکھا ہے اور حج کے ایام تک رہنے کا ''ویزا'' اور خرچہ بھی ہے، اور پہلے اپنا حج ادا بھی نہیں کیا ہے تو اس صورت میں بیت اللہ شریف کو دیکھنے والے پر حج فرض ہوجاتا ہے اور اگر ''ویزا'' یا خرچہ نہیں ہے، یا ''ویزا'' ہے خرچہ نہیں، یا خرچہ ہے ''ویزا'' نہیں تو ان صورتوں میں حج فرض نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) وروی عن النبی ﷺ أنه قال: النظر إلى البيت الحرام عبادة...... وعن ابن السائب المدنی قال: من نظر إلى الكعبة إيمانًا و تصديقًا تحاتت عنه الذّنوب كما يتحات الورق من الشجرة.
أخرجه ابن الجوزی: (البحر العميق: (۱/۱۹۵، ۱۹۶) الباب الأوّل فی الفضائل، فضل النظر إلى الكعبة، ط: مؤسّة الريّان، المكتبة المكيّة)

🗀 وليكثر من النظر إلى الكعبة إيمانًا واحتسابًا، فإن النظر إلى الكعبة عبادة، فقد جاء ت آثار كثيرة فی فضل النظر إليها...... (غنية الناسک: (ص: ۱۳۸) باب السعی بين الصفا والمروة، فصل فيما ينبغی له الاعتناء به بعد الفراغ من السعی أيّام مقامه بكة ، ط: ادارة القرآن)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۷۲۴) باب زيارة سيد المرسلين ، فصل فی آداب المجاورة فی المدينة المنوّرة ، و : (ص: ۷۵۱ ، ۷۵۲) فصل : استحباب الإكثار من الأعمال البرّ بالحرمين ، ط: المكتبة الامدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) والفقير الآفاقی إذا وصل إلى ميقات فهو كالمكی أی حيث لايشترط فی حقّه الا الزاد دون الراحلة إن لم يكن عاجزًا عن المشی، وينبغی أن يكون الغنی الآفاقی كذٰلک إذا عدم المركوب بعد وصوله إلى أحد المواقيت فالتقيد بالفقير لظهور عجزه عن المركب، وليفيد أنّه يتعين عليه أن ينوی حج الفرض ليقع عن حجة الإسلام، ولاينوی نفلاً على زعم أنّه فقير لايجب عليه الحج لأنّه ماكان واجبًا عليه وهو آفاقی، فلما صار كالمكی وجب عليه. ولو حج نفلا يجب عليه أن يحجّ ثانيًا ولو أطلق يصرف إلى الفرض...... (إرشاد الساری: (ص: ۵۷) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: امداديه مكّة المكرّمة) =

☆حج بدل کرنے والے کا بیت اللہ شریف کو دیکھنے سے حج فرض نہیں ہوگا کیونکہ وہ دوسرے کی طرف سے احرام باندھ کر جاتا ہے اپنی طرف سے نہیں اس لئے ایسے آدمی پر کعبۃ اللہ کو دیکھنے کے بعد بھی حج فرض نہ ہوگا۔(۱)

بیت اللہ کی سفارش

جو لوگ حج یا عمرہ کے لئے جاتے ہیں، اور بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں، یا علاقے کے جو لوگ طواف کے لئے آتے ہیں، قیامت کے دن بیت اللہ ان سب کے لئے سفارش کرے گا۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے، فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو کعبہ شریف کو میری قبر کے قریب لایا جائے گا تو وہ کہے گا: اے محمد! آپ کو سلام ہو، تو میں کہوں گا: تجھے بھی سلام ہو، اے بیت اللہ تیرے ساتھ میری امت نے کیا کیا، وہ کہے گا: اے محمد! جو میرے پاس آیا میں اس کے لئے کافی ہوں، اور اس کی سفارش کروں گا، اور جو میرے پاس نہیں آیا آپ اس کو کافی ہیں، اور آپ اس کی سفارش

= فتح القدير مع الكفاية: (ص: ۳۲۲/۲) كتاب الحج، ط: رشيديه.

غنية النـاسک: (ص: ۱۸) بـاب شـرائـط الـحج، فصل: وأمّا شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: ادارة القرآن.

الدر مع الرد: (۶۰۴/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فى حج الصرورة، ط: سعيد.

(۱) وظاهـره يفيد أن الصرورة الفقير لايجب عليه الحج بدخول مكة ...... (شامى : (۶۰۴/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب فى حج الصرورة ، ط: سعيد)

حاشية إرشاد السارى : (ص: ۶۳۸ ، ۶۳۹) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط جواز الاحجاج ، حكم حج الصرورة ، ط: امداديه مكّة المكرّمة .

غنية النـاسک : (ص: ۳۳۸) بـاب الحج عن الغير ، فصل فيما ليس من شرائط النيابة فى الحج ، ط: ادارة القرآن .

کریں گے۔ (الترغیب والترھیب للاصبہانی) (۱)

اس لئے بیت اللہ کے پاس جا کر ادب واحترام سے رہنا چاہیے، اور زیادہ سے زیادہ عبادت، طواف، تلاوت اور ذکر واذکار کرنا چاہیے، اور ادب واحترام کے خلاف کوئی کام نہیں کرنا چاہیے، تاکہ سفارش سے محروم نہ ہو جائے۔

بیت اللہ کے پاس انبیاء کی قبریں

☆......ایک حدیث میں آتا ہے کہ مقام ابراہیم، حجر اسود اور زمزم کے کنویں کے درمیانی حصے میں ننانوے نبیوں کی قبریں ہیں۔

ایک حدیث میں ہے کہ کعبہ کے چاروں طرف تین سو نبیوں کی قبریں ہیں اور رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیانی حصے میں ستّر نبیوں کی قبریں ہیں، ہر وہ نبی جس کو اس کی قوم نے جھٹلایا، اپنی قوم کے درمیان سے نکل کر مکّہ آتا تھا، جہاں وہ اللہ تعالی کی عبادت کرتا رہتا تھا یہاں تک کہ اس کی وفات ہو جاتی۔

(۱) أخبرنا أبو الخير محمد بن احمد بن هارون، أنبأ أبو بكر بن مردويه، ثنا عبد الحميد بن موسى القناد الواسطي، ثنا محمد بن سعيد بن محمد بن عمرو الدورقي، ثنا عبد اللّٰه بن موسى بن زياد المدني، ثنا عبيد اللّٰه بن موسى عن سفيان الثوري، عن محمد بن المكندر، عن جابر ـ رضي اللّٰه عنه ـ قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: إذا كان يوم القيامة زفّت الكعبة بيت اللّٰه الحرام إلى قبري فيقول: السّلام عليك يا محمد! فأقول: وعليك السلام يا بيت اللّٰه! ماصنع بك امّتي بعدي؟ فيقول: يا محمد! من أتاني فأنا أكفيه، وأكون له شفيعًا ومن لم يأتني فأنت تكفيه له شفيعاً. (الترغيب والترهيب لاسماعيل بن محمد التيمي الأصبهاني الملقب بقوم السنة: (۵۳۵ت): (۸/۲) رقم الحديث: ۱۰۳۹، المحقق ايمن بن صالح بن شعبان، ط: دار الحديث القاهرة ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۳م)

عن جابر بن عبد اللّٰه ـ رضي اللّٰه تعالىٰ عنه ـ قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: زفّت الكعبة للبيت الحرام إلى قبري فتقول: السّلام عليك يا محمد! فأقول: وعليك السلام يا بيت اللّٰه! ماصنع بك امّتي بعدي؟ فتقول: من أتاني فأنا أكفيه، وأكون له شفيعًا ومن لم يأتني فأنت تكفيه وتكون له شفيعاً. (الفردوس بمأثور الخطاب، لأبي شجاع شيرويه بن شهر داد الديلمي الهمذاني (۴۴۵ـ ۵۰۹ھـ): (۲۹۵/۲) رقم الحديث: ۳۳۴۶، المحقق: السعيد بن بسيوني زغلول، ط: دار الكتب العلمية (۱۴۰۶ھـ/ ۱۹۸۶م)

ایک حدیث میں ہے رکن یمانی اور حجر اسود کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور یہ کہ حضرت ہود، حضرت صالح، حضرت شعیب اور حضرت اسماعیل علیہم السلام کی قبریں اسی مبارک حصے میں ہیں۔(۱)

بیت اللہ کے خدمت گاروں کو پیسہ دینا

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ بعض اہل مناقب نے لکھا ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ نے جب آخری حج کیا تو آپ نے اپنا آدھا مال بیت اللہ شریف کے خدمت گاروں کو دیا تا کہ ان کو بیت اللہ شریف کے اندر نماز پڑھنے کا موقع مل جائے، چنانچہ آپ کو موقع ملا، اور آپ نے قرآن مجید کا آدھا حصہ (شروع کے پندرہ پارے) ایک ٹانگ پہ اور آخری آدھا حصہ (آخری پندرہ پارے) دوسری ٹانگ پر کھڑے ہوکر پڑھے، اور پھر آپ نے یہ دعا کی:

يَا رَبِّ عَرَفْتُكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ ، وَمَا عَبَدْتُكَ حَقَّ الْعِبَادَةِ ، فَهَبْ لِيْ نُقْصَانَ الْخِدْمَةِ لِكَمَالِ الْمَعْرِفَةِ.

فنودی من زاوية البيت، عرفت فأحسنت واخلصت الخدمة غفر لك ولمن كان على مذهبك إلى قيام الساعة.

ترجمہ: اے میرے پروردگار میں نے تجھ کو اچھی طرح پہچانا، اور میں تیری بندگی جیسی کرنی چاہیے تھی نہیں کر سکا میری بندگی کی کوتاہی کو کمال معرفت کی وجہ سے معاف فرما۔

---

(۱) وجاء "أن بين المقام والركن و زمزم قبر تسعة و تسعين نبيا " و جاء " أن حول الكعبة لقبور ثلاثمائة نبی ، وأنّ ما بين الركن اليمانی إلى الركن الأسود لقبور سبعين نبيًا ، وكل نبی من الأنبياء إذا كذّبه قومه خرج من بين أظهرهم وإلى مكّة يعبد الله عزّ و جلّ بها حتى يموت " و جاء " مابين الركن اليمانی و الحجر الأسود روضة من رياض الجنّة ، وأن قبر هود و صالح و شعيب و إسماعيل فی تلك البقعة . (السيرة الحلبية : (۲۲۳/۱) باب بنيان قريش الكعبة شرفها الله تعالى ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

اس وقت بیت اللہ شریف کے کونے سے یہ آواز آئی کہ تو نے پہچانا، اچھی طرح پہچانا، اور تو نے میری بندگی اور عبادت اخلاص سے کی، لہٰذا تیری کوتاہیاں بخشی گئیں، اور ان سب کی جو تیرے طریقہ پر ہوں گے قیامت تک۔(۱)

بیت اللہ کے سوا کسی چیز کا طواف کرنا

بیت اللہ شریف کے علاوہ کسی اور چیز یا کسی اور مقام کا طواف کرنا جائز نہیں

---

(۱) وذكر بعض أصحاب المناقب : انه لما حج حجة الوداع : اعطى السَّدَنَة نصف ماله ، ليمكّنوه من الصلاة داخل الكعبة ، فقرأ نصف القرآن قائما على رجل ، ثم نصفه الآخر قائما على الأخرىٰ وقال : يا رب ! عرفتک حق معرفتک ، وماعبدتک حق العبادة ، فهب لى نقصان الخدمة لكمال المعرفة ، فنودى من زاوية البيت عرفتَ فأحسنت ، واخلصت الخدمة ، غفرنا لک ولمن كان على مذهبک إلى قيام الساعة.

تنبيه : لاينافى فى ما نقل عنه - ان صح - من قوله (عرفتک حق معرفتک) ما قاله غيره : (سبحانک : ما عرفناک حق معرفتک) لأنّ مراد الإمام عرفتک حق معرفتک اللائقة بى ، والّتى انتهى إليها علمى ، ففيه تجوز ، ومراد غيره ان حقيقة المعرفة اللائقة بالحق لايمكن لأحد أن يصل إليها ، وهٰذه هى الحقيقة ، كيف لا وسيد المرسلين والاولين والآخرين يقول : لا احصى ثناء عليک انت كما أثنيت على نفسک ، وفى حديث الشفاعة العظمىٰ ، فى فصل القضاء : انّه صلى اللّٰه عليه وسلم يلهم عند سواله فيها محامد لم يكن ألهمها قبل ؟! فهٰذه معارف متجددة ، وهٰكذا إلى مالانهاية له .

ووقوفه على رِجل فى الصلاة مكروه عند غيره ، لصحة الحديث فى النهى عنه ، فنفرض أنه راىٰ كراهته ، ويجاب عنه : بأنّه إنّما فعل ذلک مجاهدة لنفسه ، وليس ببعيد ان غرض مجاهدة النفس فى ذلک ممن لم يختل منه خشوعه مانع للكراهة .

وختمه القرآن فى ركعة لاينافى خبر : ان من قرأه فى أقلّ من ثلاث ، لم يتفقه ؛ لأنّ محله فيمن لم تخرق له العادة فى الحفظ والسهولة واتساع الزمن ، ومن ثمّ جاء عن كثير من الصحابة والتابعين انّهم كانوا يختمونه فى ركعة ، بل ختمه بعضهم أربع مرات فيما بين المغرب والعشاء ، وكل ذلک من باب الكرامات ، فلا يعترض به .(الخيرات الحسان فى مناقب الإمام الاعظم أبأ حنيفة النعمان : (ص: ۹۴ ، ۹۵) الفصل الرابع عشر فى شدة اجتهاده فى العبادة ، ط: دار الهدىٰ والرشاد ، دمشق ، سوريا)

ہے۔(۱)

بیت اللہ میں حاضری

☆بیت اللہ شریف پر نظر پڑتے ہی خوب دلجمعی اور گریہ زاری کے ساتھ ہاتھ اٹھا کر کھڑا ہوکر دعا کرے، یہ قبولیت کا موقع ہے۔(۲)

☆اگر حاجی صاحب نے حج افراد کا احرام باندھا ہے، تو بیت اللہ میں حاضری کے فوراً بعد طواف قدوم کرے اور اس کے بعد دس تاریخ کو بڑے شیطان کی

(۱) ولا يطوف أى لايدور حول البقعة الشريفة ؛ لأنّ الطّواف من مختصات الكعبة المنيفة ، فيحرم حول قبور الأنبياء والأولياء ، ولا عبرة بما يفعله العامة الجهلة ولو كان فى صورة المشائخ والعلماء . (إرشاد السارى : (ص: ٧٢٥) باب زيارة المرسلين ﷺ ، فصل : فى آداب المجاورة فى المدينة المنوّرة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ٣٨٢) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن .

قال النووى فى صدر ذٰلک بقوله: "لايجوز أن يطاف بقبر النبىّ ﷺ...... وهو الّذى قاله العلماء وأطبقوا عليه، وينبغى أن لايغتر بكثير من العوام مخالفتهم ذٰلک، بل الاقتداء والعمل إنّما يكون بأقوال العلماء ولايلتفت إلى محدثات العوام وجهالاتهم. (البحر العميق مع هامشه: (٥/٢٩٠٠) الباب العاشرون: فى تاريخ المدينة ومايتعلق بمسجدها النبوى، كيفية زيارته ﷺ و زيارة ضجيعيه، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة)

(٢) فإذا شاهد مكّة لبّى و دعا، فيقول: اللّٰهمّ ربّ السّمٰوات السبع وما أظللن ورب الأرضين وما أقللن ورب الشياطين وماأضللن وربّ الرياح وماذرين فإنّا نسئلک خير هٰذه القرية وخير أهلها، ونعوذبک من شرّها و شرّ أهلها وشرّ ما فيها...... ويستحب عند الأربعة أن يدخل المسجد من باب بنى شيبة، ولو دخل من أسفل مكّة، فهو مستحب لكل قادم من أىّ جهة قدم ليكون مستقبلا فى دخوله باب البيت تعظيمًا مقدمًا رجله اليمنٰى حافيًا الا أن يستضرّ ملبياً مكبرًا مهلّلا متواضعًا ملاحظًا جلالة البقعة داعيًا بقوله: بسم اللّٰه والصلاة والسلام على رسول اللّٰه...... ثمّ يرفع يديه كما قيل ويقول: اللّٰه زد هٰذا البيت تشريفًا وتعظيمًا وتكريمًا ومهابةً...... وإنّما يرفع القادم يديه عند رؤية البيت للدعا لأنّه ثبت عنه ﷺ أنّه كان إذا رأى البيت رفع يديه...... (غنية الناسک: (ص: ٩٦، ٩٧، ٩٨) باب دخول مكّة وحرمها، فصل، ط: ادارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ١٨١) باب دخول مكّة ، فصل : فى آداب دخول المسجد الحرام ، ط:المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

البحر العميق: (٢/١٠٨٥، ١٠٨٦) الباب العاشر : فى دخول مكّة وفى الطواف والسعى، فصل: السنّة للحج أن يدخل مكة قبل الوقوف بعرفة ، ط: مؤسسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

رمی کرنے کے بعد حلق یا قصر کرنے تک اسی احرام میں رہے۔

اور اگر حج افراد کرنے والا طواف قدوم کے بعد ہی حج والی سعی کرنا چاہے تو اسے بھی طواف قدوم میں رمل اور اضطباع کرنا پڑے گا، واضح رہے کہ رمل اور اضطباع مردوں کے لئے ہر اس طواف میں مسنون ہے جس کے بعد سعی کا ارادہ ہو۔

اور اگر حج افراد کرنے والا طواف قدوم کے بعد حج والی سعی کرنا نہیں چاہتا ہے بلکہ سعی طواف زیارت کے بعد کرنا چاہے تو اس صورت میں طواف قدوم میں اضطباع اور رمل نہ کرے۔(۱)

☆اور اگر حاجی صاحب نے قران کا احرام باندھا ہے تو بیت اللہ میں حاضری کے فوراً بعد عمرہ کرے یعنی طواف اور صفا مروہ کی سعی کرے اور حلق اور قصر نہ کرے اور اس کے بعد طواف قدوم کرے اور دس ذی الحجہ کو بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنے کے بعد دم شکر (قربانی کے جانور) کو ذبح کر کے حلق یا قصر کرنے تک اسی احرام میں رہے اس دوران احرام کا کپڑا بدلنا جائز ہے لیکن احرام سے نکلنا

---

(۱) طواف القدوم...... وهو سنة...... للآفاقي (أي دون الميقاتي والمكي) المفرد بالحج والقارن...... بخلاف المعتمر...... والمتمتع ولو آفاقيًا والمكي...... ومن بمعناه...... وأوّل وقته أي وقت أدائه حين دخوله مكّة...... ولا اضطباع و لا رمل ولا سعي أي بالإصالة لأجل هٰذا الطواف وإنّما يفعل فيه أي في طوافه ذٰلك...... إذا أراد أي المفرد أو القارن تقديم سعي الحج على وقته الأصلي، وهو أي وقته الأصلي عقيب طواف الزيارة؛ لأنّ السعي واجب، والأصل فيه أن يتبع الفريضة...... لكن رخص لمخالفة الزحمة تقديمه على وقته إذا فعله عقيب طواف ولو نفلاً. (إرشاد الساري: (ص: ۱۹۹، ۲۰۰) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، الأوّل: طواف القدوم، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗀 وشرط الخروج منه أي من إحرام العمرة والحج في الجملة : الحلق أو التقصير) أي قدر ربع شعر الرأس في وقته وهو باعتبار صحته بعد طلوع الفجر في الحج ...... وأمّا باعتبار وجوبه فوقته بعد الرمي في الحج وبعد السعي في العمرة . (إرشاد الساري : (ص: ۱۳۱) باب الإحرام، فصل : في حكم الإحرام ،ط : الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسك : (ص: ٦٦) باب الإحرام ، فصل : في حكم الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

🗀 الدر مع الرد : (۲/ ۴۸۰) كتاب الحج ، فصل : في الإحرام ، ط: سعيد .

منع ہے۔(۱)

☆اور اگر حاجی صاحب نے حج تمتع کا احرام باندھا ہے، تو بیت اللہ میں حاضری کے فوراً بعد عمرہ کرے یعنی بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرنے کے بعد حلق یا قصر کر کے احرام سے نکل جائے پھر آٹھ ذی الحجہ کو منی جانے سے پہلے حرم میں حج کا ارادہ باندھے اور یہ احرام دس تاریخ کو دم شکر یعنی قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے بعد حلق یا قصر کرنے تک باقی رکھے۔

☆حج تمتع کرنے والے پر طواف قدوم نہیں ہے۔

☆تمتع کرنے والا عمرہ کے طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل اور ساتوں چکروں میں اضطباع کرے گا۔(۲)

---

(۱) ويضطبع في جميع طوافها ، ويرمل في ثلاثة أشواطه الأوّل ، ثمّ يصلّي ركعتيه ويسعىٰ بين الصفا والمروة بلاحلق ، فلو حلق لايحلُّ من عمرته ، ولزمه دمان لجنايته على إحرامين ...... ثم يطوف للقدوم ويضطبع فيه أيضًا ، ويرمل كالأوّل ؛ لأنّ كل طواف بعده سعى فالرمل فيه سنّة ثمّ يصلّي ركعتين ، ثمّ يسعىٰ إن أراده بعد طواف القدوم كما هو الأفضل للقارن ، أو يسن ، وإن أخّره إلى ما بعد طواف الزيارة يؤخّر الرمل إليه أيضًا ، وسقط الاضطباع كما مرّ ثمّ يقيم حرامًا ، وحج كالمفرد ...... وإذا رمى يوم النحر ذبح للقران شاة أو بدنة أو سبع بدنة بشرط الأضحية . (غنية الناسک : (ص: ۲۰۴ ، ۲۰۵ ، ۲۰۶) باب القران ، فصل : في صفة القران المسنون ، و فصل : في دهي القارن والمتمتع ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساري : (ص: ۳۶۷ ، ۳۶۸) باب القران ، فصل : في بيان أداء القران ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۲/ ۵۳۱ ، ۵۳۲) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد .

(۲) (هو) ...... (أن يفعل العمرة أو أكثر أشواطها في أشهر الحج ...... (ويطوف ويسعىٰ كما مرّ (ويحلق أو يقصر) إن شاء (ويقطع التلبية في أوّل طوافه) للعمرة وأقام بمكّة حلالاً ، (ثم يحرم للحج) في سفر واحد حقيقة أو حكما ...... (يوم التروية وقبله أفضل ، ويحج كالمفرد) لكنه يرمل في طواف الزيارة ويسعىٰ بعده إن لم يكن قدمهما بعد الإحرام ، وذبح كالقارن . (الدر مع الرد : (۲/ ۵۳۷ ، ۵۳۸) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد)

▭ وأمّا المتمتّع الّذي لم يسبق الهدى إذا دخل مكة طاف أي فرضًا لعمرته أي في أشهر الحج، =

☆عورتوں کے لئے رمل اور اضطباع کا حکم بالکل نہیں، اس لئے عورتیں رمل اور اضطباع نہ کریں۔(۱)

بیٹا نے والدین کو حج کے لئے رقم دی

اگر والدین کے پاس حج کے لئے رقم نہیں ہے اور بیٹے نے ان کو حج کرنے کے لئے رقم دے دی، اور ان پر کوئی قرض بھی نہیں ہے، تو اس رقم کے مالک بنتے ہی ان پر حج فرض ہو جائے گا۔(۲)

بیٹی کا سسر

بیٹی کا سسر محرم نہیں ہے، اس کے ساتھ سفر کرنا اور حج اور عمرہ پر جانا جائز نہیں

= وسعیٰ أی وجوبًا وحلق ...... ولیس علیه أی علی المتمتّع طواف القدوم ...... وإذا کان یوم الترویة أحرم أی التمتّع بنوعیه بالحج وقبله أفضل ...... (إرشاد الساری : (ص: ۴۰۶ ، ۴۰۷ ، ۴۰۸) باب التمتّع ، فصل : التمتّع علی نوعین ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۲۱۵) باب التمتّع ، فصل : فی کیفیة أداء التمتّع المسنون ، ط: إدارة القرآن .

(۱) ولا ترمل أی فی الطواف ولا تسعیٰ بین المیلین . (إرشاد الساری : (ص: ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۵۲۸/۲) کتاب الحج ، قبیل : باب القران ، ط: سعید .

(۲) ولاتثبت الاستطاعة بالعاریة والإباحة ، فلو بذل الإبن لأبیه الطاعة ، وأباح له الزاد والراحلة ، لایجب علیه الحج ، وکذا لو وهب مال لیحجّ به لایجب علی قبوله ؛ لأنّ الوجوب لایجب تحصیله ، ولو قبل وجب علیه الحج إجماعًا ...... (غنیة الناسک : (ص: ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، السادس : الاستطاعة ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۶۱ ، ۶۲) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

▭ البحر العمیق : (۳۸۵/۱) الباب الثالث : فی مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، النوع الثانی الاستطاعة ، ط: مؤسّسة الریّان ، المکتبة المکیّة .

ہے۔(۱)

بیٹی کی کمائی سے حج کرنا

اگر بیٹی اپنی جائز کمائی سے ماں باپ کو حج کرانا چاہے تو ماں باپ حج کے لئے جاسکتے ہیں شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے بلکہ بیٹی کو بہت ہی زیادہ ثواب ملے گا اس کو بھی ایک ایک حج کے برابر ثواب ملے گا۔(۲)

البتہ اگر صرف ماں حج پر جا رہی ہے تو اس کے ساتھ کوئی محرم ہونا ضروری ہے عورتوں کے لیے محرم کے بغیر حج کے لئے جانا جائز نہیں۔(۳)

بیٹی کے بال باپ کاٹ سکتا ہے

احرام سے نکلنے کے لئے باپ اپنی بیٹی کے بال ایک پور کے برابر کاٹ سکتا ہے۔(۴)

(۱،۳) فليراجع إلى الحاشية رقم: ۱، ۲. على الصفحة رقم: ۲۱۰.

(۲) والأصل أن كل من أتىٰ بعبادة ما له جعل ثوابها لغيره وإن نواها عند الفعل لفنسه لظاهر الأدلّة.

(قوله: بعبادة ما)...... الأفضل لمن يتصدّق نفلا أن ينوى لجميع المؤمنين والمؤمنات؛ لأنّها تصل إليهم ولاينقص من أجره شيئ. (الدر مع الرد: (۲/۵۹۵) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد)

عن زيد بن ارقم قال: قال رسول الله ﷺ: "إذا حج الرجل عن والديه تقبل منه ومنهما واستبشرت أرواحهما، وكتب عند اللّٰه برا" أخرجهما الدارقطني. (البحر العميق: (۶/۹۲) الباب الأوّل: فى الفضائل، فصل: فى فضل من حج أعن أبويه، أو عن ميت، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة)

من زيد بن خالد الجهنى قال: قال رسول الله ﷺ: "من فطر صائمًا أطعمه وسقاه كان له مثل أجره من غير أن ينقص من أجره شيئ. (مصنف عبد الرزاق: (۴/۳۱۱) رقم الحديث: ۷۹۰۵، كتاب الصيام، باب من فطّر صائما، ط: المكتب الإسلامى بيروت)

(۳) أيضا.

(۴) وإذا حلق أى المحرم رأسه أى رأس نفسه أو رأس غيره أى ولو كان محرما عند جواز التحلل أى الخروج من الإحرام بأداء أفعال النسك لم يلزمه شيئ: الأولىٰ: لم يلزمهما شيئ. (إرشاد السارى: (۳۲۴) باب مناسك منى، فصل: فى الحلق والتقصير، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسك: (ص: ۱۷۴) باب مناسك منى يوم النحر، فصل فى الحلق، ط: إدارة القرآن.

بیرون ملک سے جدہ پہنچنے والے

''غیر مما لک سے جدہ پہنچنے والے'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۲٥٤)

بیلٹ

☆ ......احرام کی حالت میں روپیہ پیسے، پاسپورٹ اور دیگر ضروری کاغذات کی حفاضت کے لئے بیلٹ باندھنا جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا کیونکہ بیلٹ لباس کا حصہ نہیں ہے۔(۱)

☆ ...... جہاز کی سیٹ بیلٹ باندھنا بھی جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔

بیمار آدمی میدان عرفات سے کب واپس آئے

''عرفات سے بیمار آدمی کب واپس آئے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ۱٦٢)

بیماری کی وجہ سے بال گریں

''بال بیماری کی وجہ سے گریں'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/ ۱۷۰)

بینک کے ذریعہ قربانی کروانا

''قربانی بینک کے ذریعہ کروانا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۲۷٦)

بے وضو طواف زیارت کیا

''طواف زیارت بے وضو کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ٥٩)

بے وضو طواف کیا

''وضو کے بغیر طواف کرلیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(٤/ ۲۹۸)

---

(۱) وشد الهميان بكسر فسكون، أى ربطه فى وسطه، سواء كان فيه نفقته أو نفقة غيره . (إرشاد الساری : (ص: ۱۷۲) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاته ، ط: الإمدادية مكّة المكرمة)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۹۲) باب الإحرام ، فصل : فی مباحات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

🗀 الهندية: (۱/ ۲۴) كتاب المناسک، الباب الرابع فی يفعله المحرم بعد الإحرام ،ط: رشيديه.

بیوہ

☆ بیوہ کی عدت ایک سوتیس دن ہے، بیوہ کے لئے عدت ختم ہونے سے پہلے حج کے لئے روانہ ہونا جائز نہیں ہے، اس لئے اگر شوہر کا انتقال ایسے وقت پر ہوا کہ حج کے لئے روانگی کے وقت اس کی عدت پوری نہیں ہوتی، تو وہ بیوہ عدت پوری ہونے سے پہلے حج کا سفر نہ کرے، ورنہ گنہگار ہوگی۔(۱)

☆ اگر بیوہ عورت کو عدت گزرنے کے بعد دوبارہ محرم کے ساتھ حج کے لئے جانے کا موقع مل جائے تو محرم کے ساتھ حج کرلے، ورنہ حج بدل کے لئے وصیت کرے، تاکہ ورثاء اس کے ترکہ کے ایک تہائی حصہ سے اس بیوہ کے لئے حج بدل

---

(۱) والعدة للموت (أى موت زوج الحرة) أربعة أشهر بالأهلة لو فى الغرّة كما مر و عشر من الأيّام بشرط بقاء النكاح صحيحًا إلى الموت مطلقًا وطئت أو لا ولو صغيرة أو كتابية تحت مسلم ولو عبدًا فلم يخرج عنها إلّا الحامل. (الدر مع الرد: (۳/۵۱۰) كتاب الطلاق، باب العدة، مطلب فى عدة الموت، ط: سعيد)

الخامس من شرائط الأداء و قيل من شرائط الوجوب فى حق النّساء : عدم العدة ، أى من طلاق بائن أو رجعى أو وفاة أو فسخ فلو كانت معتدة عند خروج أهل بلدها لايجب عليها أى الحج . (إرشاد السارى : (ص: ۸۰) باب شرائط الحج ، النوع الثانى ، الشرط الخامس : عدم العدة فى حق النساء ،ط : الإمدادية مكّة المكرّمة)

والخامس عدم عدة عليها مطلقًا...... فإن حجّت وهى فى العدة جازت بالاتفاق وكانت عاصية. (غنية الناسک: (ص: ۲۹) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط وجوب الأداء، ط: إدارة القرآن)

الهندية: (۱/۲۱۹) كتاب المناسک، الباب الأوّل فى تفسير الحج و فرضيته ووقته وشرائطه وأركانه و واجباته وسننه وآدابه ومحظوراته، أمّا شرائط وجوبه، منها عدم قيام العدة فى حق المرأة، ط: رشيديه.

البحر العميق : (۱/۴۱۰) الباب الثالث فى مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، وأمّا الّذى يخصّ النّساء فشرطان ، والثانى : أن لاتكون معتدة ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكية.

کرادیں۔(۱)

☆اگر بیوہ عورت عدت کے دوران حج کرے گی تو حج ہوجائے گا لیکن عدت کی حالت میں حج کے لئے سفر کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگی، اور اللہ سے توبہ استغفار کرنا لازم ہوگا، اس لئے عدت کے دوران حج کے لئے نہ جائے۔(۲)

---

(۱) فإن استجمع فيه شرائط الوجوب دون الأداء وجب عليه الحج ولكن لايجب عليه أدائه ببدنه؛ لأنّه لم يقدر على شرائط الأداء كلها أو بعضها رخّص له فى الأداء بماله، فوجب عليه الإحجاج فإذا لم يفعله مدة حياته وجب عليه الإيصاء. (غنية الناسک: (ص: ۳۳) باب شرائط الحج، فصل فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء أو الوجوب فقط ، ط: إدارة القرآن)

☜ وهو كل من قدر على شرائط الوجوب ، الأولىٰ أن يقال : وهو من وجد فى حقه شرائط الوجوب ولم يحج أى بنفسه فعليه الإيصاء به ، سواء قدر على شرائط الأداء أم لا . (إرشاد السارى : (ص: ۸۹) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض ، فصل: فيمن يجب عليه الوصيّة بالحج ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ واختلفوا فى أن المحرم شرط الوجوب أو شرط الأداء، كما اختلفوا فى أمن الطريق وصحّح السغناقى فى شرح الهداية: أنّه من شرائط الأداء، وصحّح صاحب البدائع أنّه من شرائط الوجوب، وثمرة الخلاف تظهر فى وجوب الوصيّة، فمن قال: إنّه شرط وجوب الأداء، يقول: بوجوب الوصيّة إذا خافت الموت، ومن قال إنّه شرط الوجوب، يقول: لاتجب الوصيّة. وفى سراج الوهّاج قال الخجندى: إذا لم تجد المرأة زوجًا، ولا محرمًا تحجّ معها، لم يلزمها الخروج عندنا و يجب فى مالها...... (البحر العميق: (۱/ ۴۰۹، ۴۱۰) الباب الثالث فى مناسک الحج، شرائط وجوب الأداء، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكية)

☜ التاتارخانية : (۲/ ۳۲۹) كتاب الحج ، الفصل الأوّل : فى بيان شرائط الوجوب ، ط: قديمى كتب خانه.

☜ فتح القدير مع الكفاية : (۲/ ۳۲۲) كتاب الحج ، ط: رشيديه .

☜ الهندية : (۱/ ۲۱۹) كتاب المناسک ، الباب الأوّل : فى تفسير الحج ...... ، ط: رشيديه .

(۲) والعدة للموت (أى موت زوج الحرة) أربعة أشهر بالأهلة لو فى الغرّة كما مر و عشر من الأيّام بشرط بقاء النكاح صحيحًا إلى الموت مطلقًا وطئت أو لا ولو صغيرة أو كتابية تحت مسلم ولو عبدًا فلم يخرج عنها إلّا الحامل . (ا لدر مع الرد : (۳/ ۵۱۰) كتاب الطلاق ، باب العدة ، مطلب فى عدة الموت ، ط: سعيد)

☜ الخامس من شرائط الأداء و قيل من شرائط الوجوب فى حق النّساء : عدم العدة ، أى من طلاق بائن أو رجعى أو وفاة أو فسخ فلو كانت معتدة عند خروج أهل بلدها لايجب عليها =

بیوی دوسرے کی ظاہر کر کے حج کرنا

''دوسرے کی بیوی ظاہر کر کے حج کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۲۹۸)

بیوی سے اجازت لینا

مرد کے لئے حج پر جانے کے لئے بیوی سے اجازت لینا ضروری نہیں، البتہ واپس آنے تک بیوی کے لئے نان ونفقہ کا انتظام کرنا ضروری ہے۔(۱)

بیوی کو حج کے لئے ساتھ لے جانا کب ضروری ہے؟

اگر میاں بیوی دونوں پر حج فرض ہے اور شوہر حج کے لئے جارہا ہے تو امام ابو یوسفؒ کے نزدیک بیوی کو بھی ساتھ لے کر جانا لازم ہے، اور اگر بیوی پر حج فرض نہیں تو اس کو ساتھ لے کر جانا لازم نہیں، اگر شوہر خوشی سے لے جائے گا تو بیوی پر احسان

= أی الحج. (إرشاد الساری: (ص: ۸۰) باب شرائط الحج، النوع الثانی، الشرط الخامس: عدم العدة فی حق النساء، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

والخامس عدم عدة عليها مطلقًا...... فإن حجّت وهی فی العدة جازت بالاتفاق وكانت عاصية. (غنية الناسک: (ص: ۲۹) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط وجوب الأداء، ط: إدارة القرآن)

الهندية: (۱/۲۱۹) كتاب المناسک، الباب الأوّل فی تفسير الحج و فرضيته ووقته وشرائطه وأركانه و واجباته وسننه وآدابه ومحظوراته، أمّا شرائط وجوبه، منها عدم قيام العدة فی حق المرأة، ط: رشيديه.

البحر العميق: (۱/۴۱۰) الباب الثالث فی مناسک الحج، شرائط وجوب الأداء، وأمّا الّذی يخصّ النّساء فشرطان، والثانی: أن لاتكون معتدة، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكية.

(۱) وكذا إن كرهت خروجه زوجته وأولاده ومن سواهم ممن تلزمه نفقته، فيكره له الخروج إذا لم يكن له مايدفعهم للنفقة، فإن كان لايخالف الضيعة عليهم، فلا بأس به. (غنية الناسک: (ص: ۳۵) باب ماينبغی لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن)

التاتارخانية: (۲/۴۲۹) كتاب الحج، الفصل العشرون فی المتفرقات، ط: قديمی.

الهندية: (۱/۲۲۱) كتاب المناسک، الباب الأوّل: فی تفسير الحج ......، ط: رشيديه.

المحيط البرهانی: (۳/۵۰۰) كتاب المناسک، الفصل العشرون: المتفرقات، ط: إدارة القرآن / المجلس العلمی.

ہوگا اور شوہر کو ثواب ملے گا۔(۱)

بیوی کو راضی کرنا

اگر حج فرض ہے تو حج پر جانے کے لئے بیوی کو راضی کرنا یا اس کا راضی ہونا شرط نہیں ہے، البتہ اس کی رہائش اور نان ونفقہ کا انتظام کر کے جانا ضروری ہے۔(۲)

بیوی کو شہوت کے ساتھ ہاتھ لگالیا

''شہوت کے ساتھ بیوی کو ہاتھ لگالیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۳/۳)

بیوی کے بال شوہر کاٹ سکتا ہے

احرام سے نکلنے کے لئے شوہر اپنی بیوی کے بال ایک پور کے برابر کاٹ سکتا

---

(۱) إرضاء الوالدين والزوج ، يجتهد في إرضاء والديه ، وكل من يبره ، و تسترضى المرأة زوجها وأقاربها ، ويستحب أن يحجّ مع امرأته . (الفقه الإسلامي وأدلّته : (۳/۳۴۶) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الثالث : آداب السفر للحجّ و غيره وآداب الحاج العائد ، المبحث الأوّل : آداب السفر للحج وغيره ، ط: دار الفكر ، بيروت)

(ولو حجت معه فلها نفقة الحضر لا السفر) فما زاد على نفقة الحضر يكون في مالها لأنّه بإزاء منفعة لها (ولا الكراء) وعند الثاني ان حجت مع محرم فلها النفقة خلافا لمحمد وهٰذا لو بنى بها وفيه إشارة إلى أنه لا نفقة لمدّة الذهاب والمجيئ لكن يعطيها نفقة شهر؛ لأنّ الواجب عليه نفقة الحضر وهي تفرض لها شهرًا فشهرًا. وعن الثاني لو أرادت حجة الإسلام يوم الزوج بالخروج معها، وبالإنفاق عليها كما في المحيط، وينبغي ان لا نفقة في حج النفل بالطريق الأولىٰ ذكره القهستاني. (در المنتقى شرح الملتقى على هامش مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر: (ص: ۴۹۸) باب النفقة، ط: در سعادت)

(۲) وكذا إن كرهت خروجه زوجته وأولاده ومن سواهم ممن تلزمه نفقته ، فيكره له الخروج إذا لم يكن له مايدفعهم للنفقة ، فإن كان لايخالف الضيعة عليهم ، فلا بأس به . (غنية الناسك : (ص: ۳۵) باب ماينبغي لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن)

التاتارخانية : (۲/۴۲۹) كتاب الحج ، الفصل العشرون في المتفرقات ، ط: قديمي .

الهندية : (۱/۲۲۱) كتاب المناسك ، الباب الأوّل : في تفسير الحج ...... ، ط: رشيديه .

المحيط البرهاني : (۳/۵۰۰) كتاب المناسك ، الفصل العشرون : المتفرقات ، ط: إدارة القرآن / المجلس العلمي .

ہے۔(۱)

بیوی کے لئے شوہر سے اجازت لینا

☆فرض حج ادا کرنے کے لئے بیوی کو شوہر سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے بشرطیکہ عورت کے ساتھ کوئی محرم ہو۔(۲)

☆نفلی حج کے لئے شوہر سے اجازت لینا ضروری ہے، شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی حج کے لئے جانا جائز نہیں ہے۔(۳)

بے ہوش

☆اگر کوئی شخص احرام باندھتے وقت بے ہوش ہو جائے تو ساتھی کو چاہئے کہ اپنا احرام باندھنے سے پہلے یا بعد میں بے ہوش کی طرف سے بھی احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے، جب ساتھی نے بے ہوش کی طرف سے بھی احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیا تو بے ہوش کا احرام بھی ہو گیا۔(۴)

---

(۱) انظر الحاشیة السابقة رقم: ۴، علی الصفحة رقم : ۲۲۲.

(۲،۳) ولیس للزوج منعها عن حجة الإسلام إذا کان معها محرم، وإلا فله منعها کما یمنعها من غیر حجة الإسلام. (غنیة الناسک: (ص: ۲۸) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط الوجوب، تنبیه:، ط: إدارة القرآن)

رد المحتار علی الرد : (۲/۴۶۵) کتاب الحج ، مطلب فی قولهم یقدم حق العبد علی حق الشرع، ط: سعید.

وأشار بعدم اشتراط رضا الزوج إلیٰ أنّه لیس له منعها عن حجة الإسلام إذا وجدت محرما؛ لأنّ حقه لایظهر فی الفرائض بخلاف حج التطوع والمنذور. (البحر: (۲/۳۱۵) کتاب الحج، ط: سعید)

(۴) من خرج یرید حجة الإسلام فأغمی علیه قبل الإحرام أو کان مریضًا فنام قبله ، فنوی و لبّی عنه رفیقه أو غیره بأمره نصا أو لا من المیقات، أو بمکّة بعد إحرام نفسه، أو قبله جاز عندنا، ویجزئه عن حجة الإسلام ، ویصیر محرما بذٰلک، لا الّذی باشر الإحرام عنه، لانتقال إحرامه إلیه شرعًا؛ لأنّه یتوقّع إفاقته، فیؤدی باقی الأفعال بنفسه لعدم العجز ...... ثم إن کان بأمرہ بأن أمره أن یحرم عنه إذا أغمی علیه...... فلا خلاف فی جوازه عندنا، فینوی عنه، ویقول: اللّٰهم أنّه یرید الحج فیسّره له وتقبّله منه، ثمّ یلبّی عنه (کبیر) وان لا بأمرہ نصا، ففی المغمی علیه یجوز عند =

☆ بے ہوش کی طرف سے احرام باندھنے کے لئے اس کے حکم یا اجازت کی ضرورت نہیں، اس نے اپنی طرف سے احرام باندھنے کا حکم کیا ہو یا نہ کیا ہو، ہر صورت میں اگر ساتھی اس کی طرف سے اس کے احرام کی نیت کرے گا تو بے ہوش کا احرام صحیح ہو جائے گا۔(۱)

☆ جس وقت بے ہوش کو ہوش آ جائے تو حج کے احرام کا تعین کر کے باقی حج کے افعال خود ادا کرے، اور احرام کے ممنوعات سے بچے، اور اگر ہوش نہ آئے تو جس شخص نے اس کی طرف سے احرام کی نیت کی ہے وہ یا کوئی دوسرا شخص اگر وقوف عرفہ اور طواف وغیرہ اس کی طرف سے نیت کر کے ادا کرے گا تو حج ہو جائے گا، بے ہوش کو ساتھ لے جانا ضروری نہیں ہے، مگر ساتھ لے جانا بہتر ہے۔(۲)

☆ اور جو حاجی ایسے بے ہوش کی طرف سے طواف اور سعی کرے گا، اس کو اپنا

= أبی حنیفة رحمه الله تعالیٰ ان کان رفیقًا؛ لأنّ عقد الرفاقة تکون أمرا به دلالة عند العجز...... واختلف المشائخ علی قول أبی حنیفة رحمه الله تعالیٰ، والراجح الجواز أیضًا؛ لأنّ هٰذا من باب الإعانة لا الولایة، ولا دلالة الإعانة قائمة عند کل من علم قصده رفیقا کان أو لا، کذا فی الفتح. (غنیة الناسک: (ص: ۸۱، ۸۲) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المغمی علیه والمعتوه الخ، ط: إدارة القرآن)

🗀 ومن أغمی علیه فأهل عنه رفقاؤه جاز عند أبی حنیفة رحمه الله تعالیٰ...... ولو أمر إنسانا بأن یحرم عنه إذا أغمی علیه أو نام فأحرم المأمور عنه صحّ بالإجماع حتّٰی لو أفاق أو استیقظ وأتٰی بأفعال الحج جاز کذا فی الهدایة...... واختلفوا فیما لو استمرّ مغمی علیه إلی وقت أداء الأفعال هل یجب أن یشهدوا به المشاهد فیطاف به ویسعٰی ویوقف، أو لا، بل مباشرة الرفقة لذٰلک عنه تجزیه فاختار طائفة الأوّل، واختار آخرون الثانی وجعله فی المبسوط الاصح، کذا فی فتح القدیر. (الهندیة: (۱/۲۳۵، ۲۳۶) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، فصل فی المتفرقات، ط: رشیدیه)

🗀 البحر: (۲/۳۵۳، ۳۵۴) کتاب الحج، باب الإحرام، فصل: ومن لم یدخل مکّة، ط: سعید.

🗀 شامی: (۲/۵۲۵، ۵۲۶) کتاب الحج، مطلب فی مضاعفة الصلاة بمکّة، قبیل باب القران، ط: سعید.

🗀 فتح القدیر: (۲/۴۰۲، ۴۰۳) کتاب الحج، باب الإحرام، فصل: فإن لم یدخل المحرم مکّة، قبل: باب القران، ط: رشیدیه.

(۱، ۲) راجع الحاشیة رقم: ۴، فی الصفحة رقم: ۲۲۸. (من خرج یرید حجة الإسلام)

طواف اور سعی علیحدہ کرنی ہوگی، ایک طواف اور سعی دونوں کی طرف سے کافی نہیں ہوگی، جبکہ بے ہوش طواف اور سعی میں ساتھ نہ ہو۔(۱)

☆ بے ہوش کو بھی طواف اور سعی میں ساتھ لے جانے کی صورت میں ایک طواف اور سعی دونوں کی طرف سے ہو جائے گا، کیونکہ بے ہوش خود طواف اور سعی میں موجود ہے، البتہ بے ہوش کی طرف سے نیت الگ کرنی ہوگی۔(۲)

☆ اگر ''وہیل چیئر'' وغیرہ پر بے ہوش کو ساتھ لے کر طواف وسعی کر رہے ہیں یا کرا رہے ہیں تو اس کی نیت بھی خود کرانے والا کر لے تو طواف اور سعی دونوں کی طرف سے ہو جائے گا۔(۳)

☆ اگر بے ہوش سے احرام کے ممنوعات میں سے کوئی فعل صادر ہو گیا، چاہے بلا ارادہ کیوں نہ ہو اس کی جزاء بے ہوش ہی پر ہوگی، جس نے اس کی طرف

(۱، ۲) وإذا لم يشهدوا به لا بد من نية وقوف و إنشاء طواف و سعي غير ما يفعله المباشر عن نفسه، بخلاف ما إذا شهدوا به الموقف ؛ لأنّه الواقف . (غنية الناسک : (ص: ۸۲) باب الإحرام، فصل في إحرام المغمى عليه ، ط: إدارة القرآن)

وإن أحرموا عنه اكتفىٰ بمباشرتهم . (قال تحته في الرد) (قوله : اكتفىٰ بمباشرتهم) أي من غير أن يشهدوا به المشاهد من الطواف والسعي والوقوف وهو الاصح ، نعم ذٰلک أولیٰ ، نهر ، وانظر هل يكتفي المباشر بطواف واحد عنه وعن المغمى عليه كما لو حمله وطاف به اولا ؟ لم أره ، أبو السعود قلت : الظاهر الثاني ؛ لأنّه إذا أحضر الموقف كان هو الواقف ، وإذا طيف به كان بمنزلة الطائف راكبا كما صرحوا به فلايقاس عليه ما إذ الم يحضر فلا بد من نية وقوف عنه وإنشاء طواف و سعي عنه غير ما يفعله المباشر عن نفسه ، تأمّل . (رد المحتار على الدر : (۲/ ۵۲۶، ۵۲۷) كتاب الحج ، مطلب في مضاعفة الصلاة بمكّة ، قبيل : باب القران ، ط: سعيد)

(۳) وإذا اغمي عليه بعد الإحرام ، أو نام المريض بعده تعين حمله اتفاقا ، ويشترط نيتهم الطواف إذا حملوه فيه كما يشترط نيته . (غنية الناسک (ص: ۸۲) باب الإحرام ، فصل في إحرام المغمى عليه الخ ، ط: إدارة القرآن)

رد المحتار على الدر : (۲/ ۵۲۶) كتاب الحج ، مطلب في مضاعفة الصلاة بمكّة ، قبيل: باب القران ، ط: سعيد .

البحر : (۲/ ۳۵۴) كتاب الحج، باب الإحرام، فصل : ومن لم يدخل مكّة ، ط: سعيد.

سے احرام کی نیت کی ہے اس پر واجب نہیں ہوگی۔(۱)

☆ اگر کوئی شخص خود بھی احرام باندھے اور بے ہوش کی طرف سے بھی احرام باندھے تو اگر وہ احرام کے ممنوعات میں سے کوئی فعل کرے گا تو صرف ایک ہی جزاء واجب ہوگی۔(۲)

☆ اگر کوئی شخص احرام کے بعد بے ہوش ہوگیا تو اس کو عرفات اور طواف وغیرہ میں ساتھ لے جانا واجب ہے، دوسرے شخص کی نیابت کافی نہیں ہوگی، اور جب ایسے بے ہوش کو کوئی دوسرا شخص طواف کرائے تو کرانے والے کے لئے طواف کی نیت کرنا شرط ہے۔(۳)

☆ اگر بے ہوش کو خود اٹھا کر طواف کرایا، اور اپنی طرف سے طواف کی نیت بھی کرلی تو دونوں کے لئے ایک طواف کافی ہوجائے گا، بشرطیکہ بے ہوش کی طرف

---

(۱) وأمّا النائم والمغمى عليه فيجب عليهما الجزاء بارتكاب المحظورات ، فلو انقلب النائم على صيد فقتله ، أو على طيب فتلطخ به ...... فعليه الجزاء ، وكذ المغمى عليه . (غنية الناسك: (ص: ۲۴۱) باب الجنايات ، مقدمة : في ضوابط ينبغي حفظها الخ ، ط: إدارة القرآن)

(ثم لا فرق في وجوب الجزاء فيما إذا جنٰى عامدًا أو خاطئًا ...... مغمى عليه أو مفيقًا معذورًا أو غيره...... ففي هٰذه الصور (أجمعها يجب الجزاء) أي بلا خلاف عند أئمتنا (وهٰذا) أي الّذي ذكرناه (هو الأصل) أي القاعدة الكلية (عندنا) . (مناسك ملا علي قاري : (ص: ۲۹۹) باب الجنايات ، ط: إدارة القرآن)

رد المحتار على الدر : (۲/ ۵۴۹ ، ۵۵۰) باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) ولو أحرم عن نفسه وعن رفيقه وارتكب محظور إحرامه لزمه جزاء واحد . (البحر الرائق : (۲/ ۳۵۳) باب الإحرام ، فصل : ومن لم يدخل مكّة ، ط: سعيد)

مناسك ملا على القاري : (ص: ۱۱۰) باب الإحرام ، فصل في الإحرام المغمى عليه ، ط: إدارة القرآن.

رد المحتار على الدر المختار : (۲/ ۵۲۶) كتاب الحج ، مطلب في مضاعفة الصلاة بمكّة، قبيل : باب القران ، ط: سعيد .

(۳) راجع الحاشية رقم: ۳، على الصفحة رقم: ۲۳۰ . (وإذا اغمى عليه بعد الإحرام)

سے بھی طواف کی نیت کی ہو۔(۱)

☆اگر بے ہوش آدمی بالکل رمی نہ کرے تو اس پر دم واجب نہیں۔(۲)

بے ہوش رمی نہ کرے تو

اگر بے ہوش بالکل رمی نہ کرے تو اس پر دم واجب نہیں ہوگا۔(۳)

بے ہوش کو اٹھا کر طواف کرایا

☆اگر کسی حاجی نے بے ہوش حاجی کو خود اٹھا کر طواف کرایا، اور اپنے اور بے ہوش کی طرف سے طواف کرنے کی نیت کی تو دونوں کو ایک طواف کافی ہو جائے

---

(۱) (ولو طافوا) أی الرّفقة (بالمغمی علیه محمولاً أجزأ ذٰلک) أی الطواف الواحد المشتمل علی فعل الفاعل والمفعول (عن الحامل) أی إصالة (والمحمول) أی وعنه نیابة (ان نوی) أی الحامل (عن نفسه وعن المحمول) أی معًا أو واحدًا بعد واحد قبل الشروع. (مناسک الملا علی القاری: (ص: ۱۴۸) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، فصل فی طواف المغمٰی علیه، ط: إدارة القرآن)

غنیة الناسک : (ص: ۱۱۱) باب ماهیه الطواف الخ ، فروع فی طواف المغمٰی علیه الخ ، ط: إدارة القرآن.

رد المحتار علی الدر المختار : (۲/ ۵۲۶ ، ۵۲۷) کتاب الحج ، مطلب فی مضاعفة الصلاة بمكّة ، ط: سعید .

(۲،۳) ثم المریض والمعتوه والمغمٰی علیه والصبی توضع الحصاة فی أكفهم ، فیرمونها أو یرمون بأكفهم، أو یرمٰی عنهم ویجزیهم ذٰلک ولایعاد ولا فدیة علیهم وإن لم یرموا ، الا المریض الخ . (مناسک الملا علی القاری : (ص: ۳۴۹) باب رمی الجمار وأحكامه ، فصل فی شرائط الرمی، الخامس ، ط: إدارة القرآن)

ولو ترک رمی الجما رأو الوقوف بالمزدلفة لایلزمه شیئ كذا فی المحیط . (البحر الرائق: (۲/ ۳۵۴) کتاب الحج ، باب الإحرام ، فصل : ومن لم یدخل مكّة الخ ، تحت قوله : (ولو أهل عنه رفیقه بإغمائه جاز) ط: سعید)

غنیة الناسک : (ص: ۱۸۷) باب رمی الجمار ، فصل فی شرائط الرمی ، السادس ، ط: إدارة القرآن .

گا۔(۱)

☆اگر بے ہوش کو اٹھا کر طواف کرنے والا حج کا طواف کرتا ہے، اور بے ہوش کو عمرہ وغیرہ کا طواف کراتا ہے تب بھی جائز ہے، نیت مختلف ہونے سے کچھ مضائقہ نہیں لیکن بے ہوش کی طرف سے طواف کی نیت کرنا ضروری ہے۔(۲)

بے ہوش کی طرف سے رمی کرنا

اگر معذور کی طرف سے دوسرا آدمی رمی کرنا چاہے تو اس کو اپنا نائب بنا کر بھیجنا شرط ہے ورنہ اجازت کے بغیر دوسرے آدمی کی طرف سے رمی کرنے سے رمی معتبر نہیں ہوگی البتہ بے ہوش آدمی کی طرف سے اس کے اولیاء خود اجازت کے بغیر رمی کردیں تو یہ جائز ہے۔(۳)

---

(۱) انظر إلی الحاشیة رقم : ۱ ، فی الصفحة السابقة رقم : ۲۳۲ .

(۲) ولـوا طـافـوا بالمغمی علیه محمولا أجزأه ذٰلک عن الحامل ، والمحمول إن نوی عن نفسهٖ وعن المحمول ...... وکذا وإن اختلف طوافهما بأن کان لأحدهما طواف العمرة ، وللآخر طواف الحج ، فیکون طواف المحمول عما اوجبه إحرامه ، وطواف الحامل کذٰلک . (غنیة الناسک : (ص: ۱۱۱) باب فی ماهیة الطواف وأنواعه الخ ، فصل فی أرکان الطواف الخ ، فروع فی طواف المغمی علیه الخ ، ط: إدارة القرآن)

☐ مـنـاسک الـمـلا علی قاری : (ص: ۱۴۸) باب أنواع الأطوفة وأحکامها ، فصل فی طواف المغمی علیه ، ط: إدارة القرآن .

☐ شامی : (۵۲۶/۲) کتاب الحج ، مطلب فی مضاعفة الصلاة بمکّة ، ط: سعید .

(۳) (الـخـامـس : أن یـرمـی بنفسهٖ فلاتجوز النیابة عند القدرة ، وتجوز عند العذر ، فلو رمی عن مـریـض) أی لایستـطیـع الـرمـی (بأمرهٖ أو مغمی علیه ولو بغیر أمرهٖ أو صبی) أی غیر ممیّز (أو مـجـنـون جـاز ، والا فـضـل أن تـوضـع الحصی فی أکفّهم فیرمونها) أی رفقاؤهم عنهم ...... وفی الـغـایة: ثـم الـمـریـض والـمـعتوه والمغمی علیه والصبی توضع الحصاة فی أکفّهم ، فیرمونها أو یـرمـون بـأکـفّهـم ، أو یـرمـی عـنـهـم ویـجـزیهـم ذٰلک ولایعاد الخ . (مناسک ملاعلی قاری : (ص:۲۴۷) باب رمی الجمار ، فصل فی شرائط الرمی ، الخامس ، ط: إدارة القرآن)

☐ غـنیة الـنـاسک : (ص: ۱۸۷) بـاب رمی الجمار ، فصل فی شرائط الرمی ، السادس ، ط: إدارة القرآن. =

بے ہوش ہو جائے طواف زیارت کے ایام میں

''طواف زیارت بے ہوشی کی وجہ سے بارہ ذی الحجہ تک نہ کرسکا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳/ ۶۰)

بے ہوشی کی وجہ سے حج کی قربانی نہ کرسکا

اگر تمتّع یا قران کرنے والا حاجی بے ہوشی کی وجہ سے دس سے بارہ ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے قربانی نہیں کرسکا تو اس پر دم واجب ہوگا۔ (۱)

= وعن محمد رحمه اللّٰه فی المحرم إذا اغمی علیه ییمّم إذا طیف به تشبیهًا بالمتوضئین ، وعنه أیضًا : ولو رمی عنه الاحجار ولم یحمل إلیٰ موضع الرمی جاز ، والافضل أن یرمی بالجمار بیده . (الفتاویٰ الخانیة : علی هامش الهندیة : (۱/ ۲۹۹) کتاب الحج ، فصل فی کیفیة أداء الحج ، الواجبات الّتی یجب بها الدم ، ط: رشیدیه)

(۱) وأمّا الخطاء والنسیان والإغماء والإکراه والنوم والرق ، وعدم القدرة علی الکفارة فلیست بأعذار فی حق التخییر ...... ولو أخّر القارن والمتمتّع الذبح عن أیّام النحر فعلیه دم . (غنیة الناسک : (ص: ۲۷۹) باب الجنایات ، فصل : فیما إذا ارتکب المحظورات الأربعة بعذر ، و الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب التاسع فی ترک الواجب فی الذبح والحلق ، ط: ادارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۵۰۶) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل فی الجنایة فی الذبح ، و الحلق ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

الدر مع الرد : (۲/ ۵۱۸ ، ۵۱۹) کتاب الحج ، مطلب فی طواف الزیارة ، ط: سعید .

پابندی

اگر کسی حکومت نے مثلاً ۶۵ سال سے زائد عمر والوں پر حج پر جانے پہ پابندی لگادی اور ایک آدمی کی عمر ۷۰ سال ہے اور حکومت کی جانب سے ۶۵ سال کے بعد پابندی ہے تو ایسی صورت میں اگر ستّر سالہ آدمی میں حج کے ارکان ادا کرنے کی قدرت ہے تو پابندی کی وجہ سے حج بدل کرانا جائز نہیں ہوگا، بلکہ ایسی صورت میں حج بدل کے لئے وصیت کرنا لازم ہوگا، اور اگر ستّر سالہ آدمی میں حج کے ارکان ادا کرنے کی قدرت نہیں تو پھر حج بدل کرانا جائز ہوگا۔(۱)

(۱) تقبل النيابة عند العجز فقط لكن بشرط دوام العجز إلى الموت لأنّه فرض العمر، تعليل لاشتراط دوام العجز إلى الموت أى فيعتبر فيه عجز مستوعب لبقية العمر ليقع به اليأس عن الأداء بالبدن،...... محل وجوب الاحجاج على العاجز إذا قدر عليه ثم عجز بعد ذٰلک عند الإمام. (الدر مع الرد: (۵۹۸/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فى الفرق بين العبادة والقربة والطاعة، ط: سعيد)

☜ منها أن يكون المحجوج عنه عاجزًا عن الأداء وله مال ، فإن كان قادرًا على الأداء بنفسهٖ بأن كان صحيح البدن وله مال ، أو كان فقيرًا صحيح البدن لايجوز حج غيره عنه . (الهندية : (۲۵۷/۱) كتاب المناسک ، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير ، ط: رشيديه)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۶۱۲ ، ۶۱۳) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط جواز الإحجاج والنيابة عن حجة الإسلام ، ط: امداديه مكه مكرمه.

☜ وفيه أيضًا: وهو كل من قدر على شرائط الوجوب، الأولىٰ أن يقال: وهو من وجد فى حقّه شرائط الوجوب ولم يحجّ أى بنفسهٖ فعليه الإيصاء به سواء قدر على شرائط الأداء أم لا، أى أم لم يقدر على شرائط الأداء لكن إذا وجد فيه شرائط الوجوب ولم يوجد شرائط الأداء، فعليه الإحجاج فى الحال أو الإيصاء فى المال، بخلاف من وجد فيه شرائط الأداء أيضًا ولم يحج فإنّه يتعيّن فى حقه الإيصاء...... (إرشاد السارى: (ص: ۸۹) باب شرائط الحج، النوع الرابع: شرائط وقوع الحج عن الفرض، فصل: فيمن يجب عليه الوصية بالحج ، ط: امدادية مكة المكرّمة)

☜ عدم الحبس والمنع والخوف من السلطان الّذى يمنع النّاس من الخروج إلى الحج، والخلاف فيه الخلاف فى صحة البدن فالمحبوس والخائف من السلطان كالمريض لايجب عليهما أداء الحج بأنفسهما، ولكن يجب عليهما الإحجاج أو الإيصاء به عند الموت عندهما...... (غنية الناسک: (ص: ۲۴) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط وجوب الأداء، الثانى: عدم الحبس والمنع، ط: ادارة القرآن)

پاجامہ

☆مرد کے لئے احرام کی حالت میں پاجامہ پہننا منع ہے اورعورتوں کے لئے جائز ہے۔(۱)

☆جو کپڑا بدن کی ہیئت پر سلا ہوا ہو مرد کے لئے احرام کی حالت میں ایسے کپڑے پہننا منع ہے عورتوں کے لئے منع نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) وإذا أحرم يتّقى ما نهى اللّٰه تعالىٰ عنه ...... ولا يلبس مخيطا قميصًا أو قباء أو سراويل أو عمامة الخ . (الهندية : (۱/۲۲۴) الباب الرابع فيما يفعله المحرم بعد الإحرام ، ط: رشيديه)

🗁 مناسک الملا علی قاری : (ص: ۱۱۷) باب الإحرام ، فصل فی محرمات الإحرام ، ط: إدارة القرآن.

🗁 ۳۳۰۷ـ قال محمد رحمه اللّٰه تعالىٰ فی الأصل : لايلبس المحرم قميصا ولا قباء ولا سراويل الخ . (المحيط البرهانی : (۳/۴۲۸) کتاب المناسک ، الفصل الخامس فيما يحرم علی المحرم الخ ، نوع فی لبس المخيط ، ط: إدارة القرآن)

🗁 وليس علی المرأة بلبس المخيط شيئ . (غنية الناسک : (ص: ۲۵۴) باب الجنايات ، الفصل الثانی فی لبس المخيط ، قبيل : مطلب فی لبس الخفين ، ط: إدارة القرآن)

🗁 (وبعده) أی الإحرام (يتقی الرفث) ......ولبس قميص و سراويل) ...... (وخفين الخ) ، قال فی الرد : (قوله : وخفين) أی للرجال فإنّ المرأة تلبس المخيط والخفين الخ . (شامی : (۲/۴۸٦ ، ۴۹۰) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فيما يحرم بالإحرام ، ط: سعيد)

(۲) فإذا أحرم ...... فليتق الرفث ...... ولبس المخيط ، قال الحلبی رحمه اللّٰه تعالىٰ : ان ضابطه لبس کل شيئ معمول علی قدر البدن ، أو بعضه بحيث يحيط به بخياطته ، أو تلزيق بعضه ببعض، أو غيرهما ، ويستمسک عليه بنفس لبس مثله الخ . (غنية الناسک : (ص: ۸۵) باب الإحرام، فصل فی محرمات الإحرام ومحظوارته الّتی فی غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن)

🗁 البحر الرائق : (۲/۳۲۴) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

🗁 شامی: (۲/۴۸۹) کتاب الحج، فصل فی الإحرام ، مطلب فيما يحرم بالإحرام ،ط : سعيد.

🗁 وليس علی المرأه بلبس المخيط شيئ . (غنية الناسک : (ص : ۲۵۴) باب الجنايات ، الفصل الثانی فی لبس المخيط ، قبيل : مطلب فی لبس الخفين ، ط: إدارة القرآن)

🗁 شامی: (۲/۴۹۰) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فيما يحرم بالإحرام الخ ، ط: سعيد.

☆اگر مرد نے احرام کی حالت میں ایک دن یا ایک رات پاجامہ پہن کے رکھا درمیان میں اتارا نہیں تو دم دینا لازم ہوگا اور اگر اس سے کم ہے تو صدقہ دینا واجب ہوگا۔(۱)

پاک ہونا

طواف کے لئے، لباس، بدن اور جگہ نجاست سے پاک ہونا سنت موکدہ ہے اگر کسی نے طواف کیا اور اس کا پورا لباس ناپاک تھا تو سنت ترک ہوئی، لیکن اس پر کوئی تاوان اور دم نہیں ہے۔(۲)

پاگل

دیوانے اور پاگل کا حج صحیح نہیں ہے، ہاں اگر حج واجب ہونے کے بعد جنون

---

(۱) فإذا لبس مخيطًا أى على وجه المعتاد يومًا كاملاً أى نهارًا شرعيًا وهو من الصبح إلى الغروب أو ليلة كاملة فعليه دم أى اتفاقًا ...... و فى أقلّ من يوم أى مقدار نهار ولو ينقص ساعة أو ليلة صدقة و هى نصف صاع من بر . (إرشاد السارى : (ص: ۴۲۴ ، ۴۲۵) باب الجنايات و أنواعها ، النوع الأوّل : فى حكم اللبس ، ط: إمدادية مكّة المكرمة)

🗀 غنية الناسك : (ص: ۲۵۱) باب الجنايات ، الفصل الثانى فى لبس المخيط ، ط: إدارة القرآن.

🗀 شامى : (۵۴۷/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) والطهارة عن النجاسة الحقيقية أى فى الثياب والأعضاء البدنية وكذا فى الأجزاء المكانية . (إرشاد السارى : (ص: ۲۲٦) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل فى سنن الطواف)

🗀 وحكم السنن أى المؤكدة الإساءة بتركها أى لو تركها عمدًا وعدم لزوم شيئ أى من دم أو صدقة على فاعلها . (إرشاد السارى : (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج ، فصل فى سننه ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسك : (ص: ۱۲۰) باب فى ماهية الطواف وأنواعه وأركانه و شرائطه وسائر أحكامه، فصل فى سنن الطواف ، (ص: ۴۷) باب فرائض الحج ، و واجباته و سننه و مستحباته، ومكروهاته ، فصل فى سننه ، ط: إدارة القرآن .

لاحق ہوا تو اس کی طرف سے کسی آدمی کو حج بدل کے لئے بھیجنا جائز ہے۔(۱)

پان

☆احرام کی حالت میں پان میں خوشبودار تمباکو یا الائچی ڈال کر کھانا بالاتفاق مکروہ ہے اور فقہاء کرام کی بعض عبارات سے دم لازم ہونے کی طرف اشارہ ملتا ہے، لہذا اس سے احتیاط کرنا ضروری ہے۔

☆اور اگر پان خوشبودار نہیں ہے اور اس میں کوئی خوشبودار چیز ڈالی ہوئی نہیں ہے تو وہ کھانا جائز ہے۔

☆خوشبودار پان کے بارے میں تفصیل ہے کہ اگر خوشبودار پان میں خوشبودار چیز زیادہ اور پان کم ہے تو ایسا پان کھانے سے دم دینا لازم ہوگا، اور اگر خوشبودار چیز کم اور پان زیادہ ہے تو دم لازم نہیں ہوگا البتہ ایسا کرنا مکروہ ہوگا اس لئے احرام کے

---

(۱) الرابع : العقل ، فلايلزم المجنون والمعتوه ، فلو حج فهو نفل وإن أفاق قبل الوقوف فجدّد الإحرام سقط عنه الفرض وإلا فلا ...... (مناسک الملا علی قاری مع إرشاد الساری : (ص: ۵۰، ۵۱، ۵۲) باب شرائط الحج، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، ط : الإمدادية مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۳) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن.

☐ بدائع الصنائع : (۱۲۰/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائط فرضيته فنوعان ، ط: سعيد .

☐ (والخلاف) أي المذكور (فيمن وجد الاستطاعة وهو معذور) أي بالنوع المذكور (وأمّا إن وجدها وهو صحيح) أي سالم (ثم طرأ عليه العذر فالاتفاق) أي اتفاق الروايات أو اتفاق العلماء (على الوجوب) أي وجوب الحج (عليه) أي في ماله (فيجب عليه الإحجاج) أي في الحال أو الإيصاء في المآل . (إرشاد الساری : (ص: ۴۲) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الشرط الأوّل : سلامة البدن من الأمراض والعلل ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۲۴) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الأوّل الصحة ، ط: إدارة القرآن.

☐ الشامی : (۴۵۹/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

دوران خوشبودار پان نہ کھائے۔(۱)

پانچ سال کی پابندی

موجودہ دور میں ایک مرتبہ حج کرنے کے بعد پانچ سال تک حج کے لئے نہیں جا سکتے، ایسی پابندی لگانے کا شرعاً کوئی حق نہیں ہے، یہ حکومت کی طرف سے زیادتی ہے، اس وجہ سے بہت سارے لوگ غلط بیانی کر کے گنہگار ہوتے ہیں۔(۲)

پچھنے لگانا

اگر احرام کی حالت میں پچھنے لگوانے پڑیں اور بال نہ مونڈنے پڑیں تو پچھنے

---

(۱) لو أكل طيبًا كثيرًا وهو أن يلتصق بأكثر فمه يجب الدم وإن كان قليلًا بأن لم يلتصق بأكثر فمه فعليه الصدقة (أي عنده وأمّا عند أبي يوسف ومحمد: لايجب شيئ بأكل الطيب قل أو كثر كذا في الكافي والمجمع وغيرهما) هٰذا إذا أكله كما هو، أمّا إذا خلطه بطعام قد طبخ فلا شيئ عليه سواء مسته النّار أو لا و سواء يوجد ريحه أو لا، إلّا أنّه يكره إن وجد ريحه، وإن خلطه بما يؤكل بلاطبخ كالزعفران بالملح فالعبرة بالغلبة، فإن كان الغالب الملح فلاشيئ عليه غير أنّه إذا كان رائحته موجودة كره أكله وإن كان الغالب الطيب ففيه الدم. (مناسك الملا على قاری مع إرشاد الساری: (ص: ۴۴۴، ۴۵۰) باب الجنايات وأنواعها، النوع الثانی فی الطيب، فصل فی أكل الطيب و شربه، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۴۶ ، ۲۴۷) باب الجنايات ، الفصل الأوّل فی الطيب ، مطلب فی أكل الطيب و شربه ، ط: إدارة القرآن.

التاتارخانية : (۳۷۹/۲) كتاب الحج ، الفصل الخامس فيما يحرم على المحرم بسبب إحرامه ومالايحرم ، نوع منه فی الدهن والتطييب والخضاب ، ط: قديمی .

شامی : (۵۴۷/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ،ط : سعيد .

(۲) قال اللّٰه تعالیٰ : ﴿ومن أظلم ممن منع مساجد اللّٰه أن يذكر فيها اسمه وسعٰى فی خرابها أولئک ماكان لهم أن يدخلوها إلّا خائفين﴾(سورة البقرة : ۱۱۴)

وظاهر الآية العموم فی كل مانع وفی كل مسجد ، وخصوص السبب لايمنعه...... "أولئک" الظالمون المانعون الساعون فی خرابها، "ماكان لهم أن يدخلوها إلاّ خائفين". (روح المعانی للآلوسی: (۳۶۳/۱، ۳۶۴) سورة البقرة الآية: ۱۱۴، ط: دار إحياء التراث العربی، بيروت)

أحكام القرآن للجصاص : (۸۷/۱) سورة البقرة ، باب فی نسخ القرآن بالسنة و ذكر وجوه النسخ ، ط:قديمی.

لگوانا درست ہیں اور دم لازم نہیں ہوگا، اور اگر پچھنے لگوانے کے لئے بال مونڈنے پڑیں تو دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

پردہ

☆ حج اور عمرہ کے مبارک سفر میں احرام کی حالت میں عورت کو یہ حکم ہے کہ کپڑا اس کے چہرہ کو نہ لگے لیکن اس حالت میں جہاں تک اپنے بس میں ہونا محرموں سے پردہ کرنا ضروری ہے، اور جب احرام نہ ہو تو چہرہ کا ڈھانکنا لازم ہے اور بعض عورتوں کا یہ کہنا کہ حج اور عمرہ کے مبارک سفر اور مکہ مکرمہ میں پردہ کی ضرورت نہیں ہے، اور مجبوری بھی ہے، یہ بات غلط ہے، یاد رہے اس مبارک سفر اور مقدس جگہ میں جس طرح نیک کام کرنے کا ثواب زیادہ ہے اسی طرح نافرمانی کا عذاب اور سزا بھی زیادہ ہے، اس لئے خواتین پر ضروری ہے کہ شریعت کے حکم کے مطابق پردہ کریں۔(۲)

---

(۱) (والفصد) أى الافتصاد (والحجامة) أى الاحتجام (بلا إزالة شعر) أى فى موضعيهما).
(إرشاد السارى : (ص: ۱۷۳) باب الإحرام ، فصل فى مباحاته ، ط : الإمدادية مكّة المكرّمة)
(الواجب دم على محرم بالغ) ...... (ولو ناسيًا) أو جاهلًا أو مكرهًا ...... (أو حلق) أى أزال (ربع رأسه) أو ربع لحيته (أو) حلق محاجمه يعنى واحتجم ، وإلاً فصدقة كما فى البحر . (قوله: محاجمه) يعنى موضع الحجامة من العنق كما فى البحر. (الدر مع الرد : (۵۴۹/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط : سعيد)
غنية الناسک : (ص: ۹۲) باب الإحرام ، فصل فى مباحات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .
أيضًا: (ص: ۲۵۶) باب الجنايات، الفصل الرابع: فى الحلق و إزالة الشعر، ط: ادارة القرآن.
(۲) وتغطى رأسها أى لا وجهها، إلا أن غطت وجهها بشيئ متجاف جاز ، وفى " النهاية " إن سدل الشيئ على وجهها واجب عليها ، ودلت المسألة على أنّ المرأة منهية عن إظهار وجهها للأجانب بلاضرورة ، كذا فى المحيط ، وفى الفتح : قالوا : والمستحب أن تسدل على وجهها شيئًا وتجافيه . (إرشاد السارى إلى مناسک الملا على قارى : (ص: ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل فى إحرام المرأة ، ط: المكتبه الإمدادية مكّة المكرّمة)
غنية الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل فى أحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن.
البحر العميق : (۲/ ۷۱۲ ، ۷۱۳) الباب السابع : فى الإحرام ، الفصل الثامن : إحرام المرأة والخنثٰى المشكل ، ط: المكتبة المكيّة ، مؤسّسة الريّان.=

☆بعض خواتین اپنے ملک میں پردہ نہیں کرتیں بلکہ بعض تو مستقل طور پر بے پردہ رہتی ہیں، یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے، اور ایک فرض حکم کی خلاف ورزی ہے اور ایسی خواتین پر اللہ کی لعنت ہے، ایسی خواتین پر ضروری ہے کہ حج بیت اللہ کے عظیم الشان سفر میں اس قسم کے عظیم گناہوں سے بچیں تاکہ یہ فریضہ تو صحیح طریقہ سے ادا ہوجائے۔

☆حج کمیٹی کی طرف سے لازمی رہائش اسکیم کے تحت عمارتوں میں جو کمرے الاٹ کئے جاتے ہیں، ان میں کئی فیملیوں کو محرم وغیرہ کا لحاظ کئے بغیر ٹھہرایا جارہا ہے یہ شرعاً صحیح نہیں ہے، اس لئے حاجیوں کو پہلے یہ کوشش کرنی چاہئے کہ عورتوں اور مردوں کے کمرے الگ الگ ہوجائیں، اگر حاجی حضرات آپس میں رضامندی سے اس طرح کی بات طے کرلیں تو اس میں کوئی مشکل بھی نہیں ہے، اس سے اللہ اور اس کا رسول راضی ہوجائے گا اور ایسے لوگوں پر مقدس جگہ میں اللہ کی رحمت نازل ہوگی۔

لیکن اگر یہ صورت نہ ہوسکے تو کم ازکم ایک ہی کمرہ میں رہ کر چادر وغیرہ سے پردہ ڈال لینا چاہئے تاکہ حج کے مبارک سفر میں بدنظری اور بے حیائی سے حفاظت ہوسکے، ورنہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں جس طرح نیک کام کا ثواب زیادہ ہے اسی طرح برے کام کا گناہ اور سزا بھی زیادہ ہے۔

منی اور عرفات کے خیموں میں بھی پردہ کا خاص خیال رکھیں ورنہ نیکیوں کے ساتھ ساتھ گناہوں کا اکاؤنٹ بھی کھلا رہے گا۔(۱)

= شامی: (۲/۶۲۴) كتاب الحج، مطلب فى حكم المجاورة بمكّة والمدينة، ط: سعيد.

إرشاد السارى: (ص: ۷۵۰) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، فصل: فى حكم المجاورة بالحرمين وآدابها، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

وقد قال بعض العلماء: إن السيئات تضاعف بها كما تضاعف الحسنات. (البحر العميق: (۱/۱۳۵) الباب الأوّل: فى الفضائل، حكم المجاورة بمكّة، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّه)

مرقات المفاتيح: (۲/۱۸۹) كتاب الصلاة، باب المساجد ومواضع الصلاة، الفصل الأوّل، ط: امداديه ملتان.

(۱) راجع الحاشية السابقة رقم: ۲، فى الصفحة رقم: ۲۴۰. (وتغطى رأسها أى لا وجهها)

پسو

''موذی جانور'' کے عنوان کو دیکھیں۔(٤/ ٢١١)

پلاؤ

اگر پلاؤ میں زعفران، الائچی، دارچینی وغیرہ خوشبودار چیز ڈالی ہوتو احرام کی حالت میں ایسی پکی ہوئی چیز کھانا جائز ہے، چاہے پکاتے وقت جتنی مقدار میں خوشبودار چیز ڈالی گئی ہو، اس کے کھانے سے کچھ واجب نہ ہوگا۔ بریانی اور زردہ کا بھی یہی حکم ہے۔(۱)

پن

احرام کی چادر اور تہبند میں ''پن'' لگانا مکروہ ہے۔(۲)

---

(١) فإن جعله فى طعام قد طبخ كالزعفران والأفاويه من الزنجبيل والدارصينى ، يجعل فى الطعام فلا شيئ عليه . (غنية الناسک : (ص: ٢٤٦) باب الجنايات ، الفصل الأوّل فى الطيب ، مطلب فى أكل الطيب وشربه ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى إلى مناسک الملاعلى قارى : (ص: ٤٤٤ إلى ٤٥٠) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانى : فى الطيب ، فصل فى أكل الطيب و شربه ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

التاتارخانية : (٢/ ٤٧٩) كتاب الحج ، الفصل الخامس فيما يحرم على المحرم بسبب إحرامه ومالايحرم ، نوع منه فى الدهن والتطييب والخضاب ، ط: قديمى .

(٢) والأفضل أن لايكون فيه خياطة أصلًا ، وإن زر أحدهما ، أو خلله بخلال ، أو ميله أو عقده بأن ربط طرفه بطرفه الآخر . (غنية الناسک : (ص: ٧١) باب الإحرام ، فصل فيما ينبغى لمريد الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ١٦٩، ١٧٠) باب الإحرام ، فصل فى مكروهاته ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

البحر العميق : (٢/ ٦٣٥) الباب السابع فى الإحرام ، الفصل الأوّل : مقدمات الإحرام ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

پوتی کا شوہر

پوتی کے شوہر کے ساتھ حج پر جانا جائز ہے۔(۱)

پھٹن

''زخم'' عنوان کو دیکھیں۔(۲ / ۳۷۳)

پہلے دن بڑے شیطان کی رمی کا وقت

پہلے طواف میں طواف قدوم کی نیت کی

''طواف اول میں طوف قدوم کی نیت کی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳ /)

پھوپھا

پھوپھا محرم نہیں ہے، عورتوں کے لئے اس کے ساتھ سفر کرنا، حج اور عمرہ کے لئے جانا جائز نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) القسم الثانی المحرمات بالصهرية ، وهی أربعة فرق ، الأولیٰ : أمّهات الزوجات ، وجداتهنّ من قبل الأب والأم وإن علون .... (الهندية : (۱ / ۲۷۴) كتاب النكاح ، الباب الثالث : فی بيان المحرمات ، القسم الثانی : المحرمات بالصهرية ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۲ / ۳۰) كتاب النكاح ، فصل : فی المحرّمات ، ط: سعيد .

فتح القدير مع الكفاية: (۳ / ۱۱۸) كتاب النكاح، فصل: فی بيان المحرّمات، ط: رشيديه.

النتف فی الفتاوٰی : (ص: ۱۶۴) كتاب النكاح ، مايحرم بالصهرية ، ط: سعيد.

(۲) ﴿وأحلّ لكم ما وراء ذٰلكم﴾ (سورة النّساء : ۲۴)

ومنها المحرم للمرأة شابة كانت أو عجوزًا إذا كانت بينها وبين مكّة مسيرة ثلاثة أيّام ...... والمحرم الزوج ومن لايجوز مناكحتها على التابيد بقرابة أو رضاع أو مصاهرة ، كذا فی الخلاصة . (الهندية : (۱ / ۲۱۸ ، ۲۱۹) كتاب المناسك ، الباب الأوّل : فی تفسير الحج ، ومنها المحرم للمرأة ، ط: رشيديه)=

پھوپھی زاد بھائی کے ساتھ حج پر جانا

پھوپھی زاد بھائی محرم نہیں ہے، اس لئے اس کے ساتھ حج پر جانا جائز نہیں ہے۔(۱)

پھول

احرام باندھنے کے بعد گلے میں پھولوں کا ہار ڈالنا مکروہ ہے، عام طور پر لوگ اس کا خیال نہیں کرتے ہیں، نیز خوشبودار پھول قصداً سونگنا بھی مکروہ ہے، مگر اس سے دم یا صدقہ کچھ لازم نہیں آتا۔(۲)

پیاری دعا

مکہ مکرمہ میں مطاف، ملتزم، مقام ابراہیم، صفا مروہ، میدان عرفات، مزدلفہ وغیرہ وہ مقامات ہیں جہاں سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد ﷺ اوران کے علاوہ اللہ تعالی ہی جانتا ہے کہ کتنے سو اور کتنے ہزار پیغمبروں اور کتنے کروڑ اولیاء کرام نے اپنے اپنے ذوق اور ظرف کے مطابق کیسے کیسے سوز وگداز کے ساتھ اللہ تعالی سے دعائیں مانگیں اور کتنے تڑپتے ہوئے دلوں کے

= ▭ إرشاد الساری : (ص: ٧٦) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الشرط الرابع : المحرم الأمین للمرأة ، ط: الإمدایة مكّة المكرّمة .

▭ غنیة الناسک : (ص: ٢٦ ، ٢٧) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الرابع : المحرم أو الزوج ، ط: إدارة القرآن .

▭ شامی: (٤٦٤/٢) کتاب الحج، مطلب فی قولهم یقدم حق العبد علی حق الشرع، ط: سعید.

(١) انظر الحاشیة السابقة آنفًا (''پھوپھا''عنوان کے تحت) (﴿ وأحلّ لكم ما وراء ذٰلكم ﴾)

(٢) وشمّ الطّیب ومسّه إن لم یلتزق وشم الریحان والثمار الطیبة وكل نبات له رائحة طیبة، والجلوس فی دكان عطار لاشتمام الرائحة والتزیّن. (مناسک الملاعلی قاری مع إرشاد الساری: (ص: ١٧٠، ١٧١) باب الإحرام، فصل فی مكروهاته، ط: المكتبة الإمدادیة، مكّة المكرّمة)

▭ غنیة الناسک: (ص: ٩١) باب الإحرام ، فصل فی مكروهات الإحرام ، ط: إدارة القرآن.

▭ التاتارخانیة : (٣٧٩/٢) کتاب الحج ، الفصل الخامس فیما یحرم علی المحرم بسبب إحرامه ومالایحرم ، نوع منه فی الدهن والتطییب والخضاب ، ط: قدیمی.

ساتھ اس کو یاد کیا ہے۔(۱)

لہذا ان جگہوں میں دوسری دعاوں کے ساتھ یہ دعا بھی کریں۔

''اے اللہ! تیرے برگزیدہ اور مقبول بندوں نے اس مقام پر تجھ سے جو دعائیں کبھی کی ہیں، اور جن جن چیزوں کا تجھ سے سوال کیا ہے اے میرے نہایت رحیم وکریم پروردگار! میں اپنی نااہلیت اور نالائقی اور سیاہ کاری کے اقرار کے ساتھ صرف تیری شان کریمی کے بھروسہ پر ان سب چیزوں کا اسی جگہ تجھ سے سوال کرتا ہوں اور جن جن چیزوں سے انہوں نے اس مقام پر تجھ سے پناہ مانگی ہے، اسی جگہ ان سب چیزوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اے اللہ! اس خاص مقام کے جو انوار وبرکات ہیں، مجھے ان سے محروم نہ رکھ، اور یہاں حاضر ہونے والے اپنے اچھے بندوں کو تو نے جو کچھ عطا فرمایا ہو یا جو کچھ تو ان کو عطا فرمانے والا ہو، مجھے اس میں شریک فرمادے، اور اس کا کوئی ذرہ مجھے بھی نصیب فرمادے، تیرے خزانہ میں کوئی کمی نہیں۔

اگر یاد رہے تو اس بندہ کو بھی اس دعا میں شریک فرمالیں۔

پیٹھ

''سینہ'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/ ۴۷۹)

---

(۱) (ودعا جهرًا) بجهد: (قوله: بجهد) متعلق بدعا أی باجتهاد وإلحاح فی المسألة وقد ورد " خیر الدعاء دعاء کم یوم عرفة " ...... " وهو من مواضع الإجابة وهی بمکّة خمسة عشر نظمها صاحب النهر فقال: دعاء البرایا یستجاب بکعبة، وملتزم والموفقین کذا الحجر، طواف و سعی مروتین وزمزم، مقام و میزاب جمارک تعتبر، زاد فی اللباب: وعند رؤیة الکعبة وعند السدرة والرکن الیمانی، وفی الحجر وفی منٰی فی نصف لیلة البدر. (الد رمع الرد: (۲/ ۵۰۷،۵۰۸) کتاب الحج، مطلب فی إجابة الدعاء، ط: سعید)

🗁 غنیة الناسک: (ص: ۱۵۴، ۱۵۵) باب مناسک عرفات، فصل: فی صفة الوقوف بعرفة، ط: إدارة القرآن.

پیٹی باندھنا

''آنت اترنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/ ۸۱)

پیدل حج کرنا

☆حج فرض ہونے کے لئے یہ شرط ہے کہ سواری پر سوار ہوکر مکہ معظّمہ تک پہنچنے کے لئے پیسے ہوں، اور سفر کے ضروری اخراجات اور واپسی تک اہل وعیال کے خرچہ کی رقم بھی رکھتا ہو جس کے پاس ہوائی جہاز یا پانی کے جہاز سے جانے کے لئے کرایہ نہیں ہے اس پر پیدل جا کر حج کرنا فرض نہیں ہے، کیونکہ آنحضرت ﷺ نے پیدل حج نہیں کیا، اور پیدل حج کرنے کے لئے ترغیب بھی نہیں دی، بلکہ ایک عورت نے پیدل حج کرنے کی منت مانی تھی، تو آپ ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا کہ ''اس سے کہو سواری پر حج کے لئے جائے''۔(۱)

---

(۱) ونصاب الوجوب أی مقدار ما یتعلق به وجوب الحج من الغنٰی لیس له حد من نصاب شرعی علی ما فی الزکاة بل هو ملک مال یبلّغه بالتشدید أو التخفیف أی یوصله إلی مکّة بل إلی عرفة ذاهبًا أی إلیها وجائیًا أی راجعًا عنها إلی وطنه راکبًا فی جمیع السفر لا ماشیًا أی فی جمیعه ولا فی بعضه إلا باختیاره فلایلزم برکوب العُقبة والنوبة فهو إمّا برکوب زاملة أو شق محمل...... بنفقة متوسطة...... فاضلا أی حال کونه ملک المال أو ماذکر من الزاد والراحلة زائدًا عن مسکنه...... وخادمه...... وفرسه...... وسلاحه...... وآلات حرفه...... وثیابه...... وأثاثه...... ومرمّة مسکنه...... ونفقة من علیه نفقته و کسوته...... (إرشاد الساری: (۵۷، ۵۸، ۵۹) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک: (۱۶، ۱۷، ۱۸) باب شرائط الحج، فصل: أمّا شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن.

▭ بدائع الصنائع : (۲/ ۱۲۲) کتاب الحج ، فصل وأمّا شرائط فرضیّته فنوعان ، ط: سعید .

▭ البحر العمیق : (۱/ ۳۷۷) الباب الثالث : فی مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، النوع الثانی : الاستطاعة ، ط: مؤسّسة الریّان ، المکتبة المکیّة .

▭ عن أنس قال: نذرت امرأة أن تمشی إلی بیت اللّٰه فسئل نبی اللّٰه ﷺ عن ذٰلک فقال : إنّ اللّٰه لغنی عن مشیها ، مروها فلترکب . (جامع الترمذی : (۱/ ۲۸۰) أبواب النذور والأیمان، باب فیمن یحلف بالمشی ولایستطیع ، ط: قدیمی) =

لیکن اگر کوئی شخص پیدل حج کرنا چاہے تو منع بھی نہیں ہے، مگر اس کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ پیدل چلنے کی طاقت بھی رکھتا ہو تا کہ راستہ کی تکلیف سے دل کو تنگی اور دشواری پیش نہ آئے، اور یہ پیدل جانا صرف ثواب اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو، شہرت اور ناموری مقصود نہ، اگر کوئی شخص اس طرح پیدل حج پر جاتا ہے تو اس کا اپنے اس فعل کو اخبارات، اشتہارات، ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعہ شہرت دینا ناجائز ہے۔

☆ مکہ مکرمہ والے یا جو لوگ مکہ مکرمہ کے قریب رہتے ہیں، اور پیدل حج کر سکتے ہیں، ان کے لئے سواری شرط نہیں، ہاں اگر چل نہیں سکتے تو ان کے لئے بھی مکہ سے باہر رہنے والوں کے مانند سواری شرط ہوگی، اس کے بغیر حج فرض نہ ہوگا اور ضروری سفر خرچ مکہ والوں کے لئے بھی شرط ہے۔(۱)

= عن جندب قال: قال رسول الله ﷺ: من سمّع سمّع الله به، ومن يرائی يرائی الله به، متفق عليه. (مشكوٰة المصابيح: (ص: ۴۵۴) باب الرياء والسمعة، الفصل الأوّ ل، ط: قديمی)

واختلف أصحابنا فی الآفاقی هل الأفضل له الحج راكبا أو ماشيًا؟ فجزم فی الواقعات: بأن الركوب أفضل من المشی، وهو رواية عن الحسن عن أبی حنيفة كما ذكره قاضيخان فی فتاويه، وقال فی الملتقطات والسراجية، وعليه الفتوٰی، واختار الكرمانی فی منسكه لما روی أنّ النبیّ ﷺ "حجّ راكبًا" فاتباعه اولیٰ؛ ولأن فی الركوب ارتفاقًا ومؤنة بالمال وعونًا على قوّة النفس ولقضاء النسک بصفة الكمال. (البحر العميق: (۱/۱۰۸) الباب الأوّل فی الفضائل، حج الماشی والراكب، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة)

(۱) أمّا فی حق المكیّ ومن حولها فالحج ماشيا أفضل منه راكبًا، كما أنّ القدرة على الراحلة ليست بشرط لهم؛ لأنهم لايلحقهم زيادة مشقة تخل بالنسک...... ومن به ضعف من أهل مكّة لايقدر على المشی فالركوب أفضل كما أنّ القدرة على الراحلة شرط فی حقه...... أمّا المكی ومن حولها: وهو من كان داخل المواقيت إلى الحرم، فلايشترط فی حقه الراحلة إذا كان قادرًا على المشی بلا مشقة زائدة وإلا فكالآفاقی. و أمّا الزاد فشرط لا بد منه قدر مايكفيه وعياله فی أيام اشتغاله بنسک الحج...... والفقير الآفاقی إذا وصل إلى الميقات صار كالمكی فيجب عليه وإن لم يقدر على الراحلة. (غنية الناسک: (ص: ۱۷، ۱۸) باب شرائط الحج، فصل: أمّا شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن)

البحر العميق: (۱/۳۸۲) الباب الثالث فی مناسک الحج، شرائط الوجوب، النوع الثانی: الاستطاعة، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

إرشاد الساری: (ص: ۵۶) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة.

☆ اگر میقات سے باہر رہنے والا غریب شخص کسی طریقہ سے میقات تک پہنچ گیا اور چلنے پر قادر ہے، اور قانونی رکاوٹ بھی نہیں ہے، تو اس آدمی کے لئے بھی مکہ والوں کی طرح سواری شرط نہیں ہوگی، اگر زادراہ یعنی راستہ کا خرچہ ہے تو حج فرض ہوگا، اور اگر راستہ کا خرچہ نہیں ہے تو حج فرض نہیں ہوگا۔ (۱)

☆ موجودہ زمانہ میں سرکاری اعلان کے مطابق حج کے لئے جتنی رقم کا اعلان کرتے ہیں حج فرض ہونے کے لئے اتنی رقم موجود ہونا ضروری ہے، اور یہ سب رقم ''زادراہ'' میں داخل ہے۔ بشرطیکہ حج سے واپس آنے تک اہل وعیال کا نان ونفقہ بھی موجود ہو۔

پیر

احرام کی حالت میں پیروں کو رومال اور چادر وغیرہ سے ڈھانپنا جائز ہے البتہ جوتا اور موزہ پہننا منع ہے۔ (۲)

پیر صاحب

پیر صاحب محرم نہیں ہیں، عورت کے لئے ان کے ساتھ حج وغیرہ کا سفر کرنا جائز نہیں ہے۔ (۳)

---

(۱) راجع الحاشیة السابقة رقم: ۱، فی الصفحة رقم: ۲۴۷. (أمّا فی حق المکیّ ومن حولها)

(۲) فجاز تغطیة اللحیة ما دون الذقن وأذنیه وقفاه وهو وراء العنق وکذا تغطیة کفیه وقدمیه ما فوق معقد الشراک بمالایکون لبسا، کتغطیتهما بمندیل أو نحوه، بخلاف تغطیتهما بالقفازین والجوربین فإنّها لبس. (غنیة الناسک: (ص: ۸۸) باب الإحرام، فصل فی محرمات الإحرام، ط: إدارة القرآن)

🗁 إرشاد الساری: (ص: ۱۷۴، ۱۷۵) باب الإحرام، فصل فی مباحاته، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة.

🗁 شامی: (۴۸۸/۲) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب فیما یحرم بالإحرام ومالایحرم، ط: سعید.

(۳) وأمّا الّذی یخصّ النّساء فشرطان: أحدهما أن تکون مع زوجها أو محرمًا لها عجوزًا کانت أو شابة أو صبیّة بلغت حد الشهوة، إذا کان بینهما وبین مکّة ثلاثة أیّام فصاعدًا، فإن لم یوجد المحرم، =

پیر کی ہڈی

☆مردوں کے لئے احرام کی حالت میں قدم کے بیچ میں ابھری ہوئی ہڈی کو چھپانا منع ہے، ''ابھری ہوئی ہڈی'' سے مراد قدم کے درمیانی حصہ میں وہ جوڑ ہے جہاں عام طور پر بال اگتے ہیں، اور وہ حصہ ابھرا ہوا ہوتا ہے، اور اس جگہ پر جوتے کے تسمے باندھے جاتے ہیں۔(۱)

☆احرام کی حالت میں مردوں کے لئے دونوں ٹخنے اور پیروں کے اوپر جہاں بال اگتے ہیں، جو ابھرا ہوا حصہ ہے، اور اس جگہ پر جوتے کے تسمے باندھے جاتے ہیں کھلا رکھنا ضروری ہے، اگر ایک دن یا ایک رات ٹخنے یا قدم کے بیچ میں ابھری ہوئی ہڈی کو چھپائے گا تو دم دینا واجب ہوگا، اور اس سے کم میں صدقہ فطر کی

= أو الزوج لایجب علیها الحج بل لایجوز لها المسافرة بغیرهما سواء کان فی حج الفرض أو التطوّع ، ...... وفی روایة فی الصحیح : لایحلّ لامرأة تؤمن باللّٰه والیوم الآخر أن تسافر سفرًا یکون ثلاثه أیّام فصاعدًا إلا ومعها أبوها أو ابنها أو زوجها أ وأخوها أو ذو رحم منها . (البحر العمیق : (۱/ ۴۰۰، ۴۰۱) الباب الثالث : فی مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، أمّا الّذی یخصّ النّساء ، ط: مؤسّسة الریّان ، المکتبة المکیّة)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۷۶ ، ۷۷ ،۷۸) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الرابع : المحرم الأمین للمرأة ، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة)

🗀 غنیة الناسک : (ص: ۲۶ ، ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الرابع : المحرم أو الزوج لإمرأة بالغة ، ط: إدارة القرآن .

(۱) ولبس الخفین...... والجوربین...... وکل مایواری الکعب الّذی عند معقد شراک النعل أی فی المفصل الّذی فی وسط القدم لا الکعب المعبّر عند غسل الرجلین. (إرشاد الساری: (ص: ۱۶۶ ، ۱۶۷) باب الإحرام، فصل: فی محرمات الإحرام ، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة)

🗀 غنیة الناسک : (ص: ۸۶ ، ۸۷) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الإحرام ، ط: إدارة القرآن.

🗀 شامی: (۲/ ۴۹۰) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فیما یحرم بالإحرام ومالایحرم، ط: سعید.

مقدار صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۱)

پیروں سے معذور ہے

جو شخص پیروں سے معذور ہے، لیکن استطاعت ہے کہ اپنے ساتھ اپنے خرچہ سے ایک آدمی کو حج کے لئے لے جا سکتا ہے تو ایسی معذوری میں اس پر خود حج کرنا فرض نہیں لیکن حج بدل کرادینا ضروری ہے، لیکن اگر بعد میں تندرست ہوگیا تو دوبارہ خود جا کر حج ادا کرنا لازم ہوگا، پہلے جو حج بدل کرایا تھا وہ نفلی حج ہو جائے گا۔(۲)

---

(۱) إذا لبسهما قبل القطع ...... فدام يومًا فعليه دم و فی أقلّ من يوم صدقة كذا حكم الليل كله أو أقلّه ، وإن لبسهما بعد القطع أسفل من موضع الشراک وهو الكعب الّذی فی وسط القدم فلاشيئ عليه أی عندنا . (إرشاد الساری : (ص: ۴۳۸) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الأوّل فی حكم اللبس ، فصل فی لبس الخفّين ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۵۴) باب الجنايات ، الفصل الثانی فی لبس المخيط ، مطلب فی لبس الخفين ، ط: إدارة القرآن.

التاتارخانية : (۳۷۰/۲) كتاب الحج ، الفصل الخامس فيما يحرم على المحرم بسبب إحرامه ومالايحرم ، نوع منه فی لبس لمخيط ، ط: قديمی.

(۲) فعلى الأوّل وهو القول بأنّه شرط الوجوب لا يجب أی الحج ولا الإحجاج ولا الإيصاء به على الأعمٰى والمقعد ...... والمفلوج ...... والزمن ...... ومقطوع الرجلين ...... والمريض ...... و المعضوب ...... هٰذا أبی حنيفة فی ظاهر الرواية وهو رواية عنهما وقالا فی ظاهر روايتهما وهو رواية الحسن عن أبی حنيفة إنّه يجب على هؤلاء إذا ملكوا الزاد والراحلة ومؤنة من يرفعهم ويضعهم ويقودهم إلى المناسک وهذا معنى قول المصنف : وعلى الثانی يجب أی وعلى القول بأنّه من شرائط الأداء يجب الحج أو الإحجاج أو الإيصاء . (إرشاد الساری : (ص: ۷۰ ، ۷۱، ۷۲) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الشرط الأوّل : سلامة البدن من الأمراض والعلل ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۳، ۲۴) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن .

البحر العميق : (۳۶۹/۱ ، ۳۷۰ ، ۳۷۱) الباب الثالث فی مناسک الحج ، شرائط الحج، النوع الأوّل : سلامة البدن عن الأمراض والعلل ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

پیسے جمع کر کے کسی ایک کو قرعہ اندازی کے ذریعہ حج پر بھیجنا

چند آدمیوں کا پیسے جمع کر کے ان میں سے ایک آدمی کو قرعہ اندازی کے ذریعہ حج پر بھیجنا جوا ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے، کیونکہ ان شرکاء میں سے کوئی بھی شخص ہدیہ، ھبہ یا تعاون کے طور پر نہیں دیتا، بلکہ اس نیت سے دیتا ہے کہ شاید قرعہ اندازی میں اس کا نام نکل آئے، اس صورت میں ہر شریک کو قرعہ اندازی میں نام نکل آنے کی صورت میں نفع کی امید ہے اور قرعہ اندازی میں نام نہ نکلنے کی صورت میں نقصان کا خطرہ ہے، اور جو کام نفع اور نقصان کے خطرہ کے ساتھ کیا جائے وہ ''جوا'' میں داخل ہے، اور جوا حرام ہے اس لئے یہ طریقہ بھی حرام ہے۔(۱)

پیشاب کے قطرے

اگر کسی آدمی کو پیشاب کے قطرے آنے کا عذر ہے وہ احرام کے نیچے بغیر سلا ہوا لنگوٹ پہن سکتا ہے، اور اس کے اندر ٹشو وغیرہ رکھ سکتا ہے، اس سے دم یا صدقہ واجب نہیں ہوگا، اور وضو کرنے سے پہلے وہ ٹشو نکال کر نیا ٹشو رکھ دے۔(۲)

مزید ''لنگوٹ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

پیشانی ڈھانکنا

احرام کی حالت میں پیشانی ڈھانکنا جائز نہیں، البتہ ضرورت کے وقت جائز

---

(۱) لأنّ القمار من القمر الّذی یزداد تارة وینقص أخریٰ ، وسمّی القمار قمارًا ؛ لأنّ کل واحد من المقامرین ممن یجوز أن یذهب ماله إلی صاحبه ویجوز أن یستفید مال صاحبه وهو حرام بالنص. (شامی: (۴۰۳/۶) کتاب الحظر والإباحة، فصل فی البیع، ط: سعید)

(۲) ولایکره لبس الخز والقصب إذا لم یکن مخیطًا . (خانیة علی الهندیة : (۲۸۶/۱) کتاب الحج ، ط: رشیدیه)

☐ بدائع الصنائع : (۱۸۵/۲) کتاب الحج ، فصل وأمّا بیان مایحظره الإحرام ، ط: سعید .

☐ إرشاد الساری: (ص: ۱۷۳) باب الإحرام ، فصل: فی مباحاته ، ط: امدادیه مکّة المکرّمة.

ہے، مگر جزاء بہرحال لازم ہوگی، جس کی تفصیل یہ ہے کہ عذر کے بغیر چہرہ یا سر کا چوتھائی حصہ یا چوتھائی سے زیادہ ایک دن یا ایک رات ڈھانکا تو دم واجب ہے، اور چوتھائی سے کم یا ایک دن یا ایک رات سے کم ڈھانکا تو آدھا صاع صدقہ کرنا واجب ہے، یعنی ایک صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہے، اور اگر عذر کی وجہ سے ڈھانکا تو پہلی صورت میں اختیار ہے دم دے یا تین صاع چھ مسکینوں پر صدقہ کرے یا تین روزے رکھے۔

اور دوسری صورت میں آدھا صاع ایک مسکین کو دیدے یا ایک دن کا روزہ رکھے۔(۱)

پیشگی دم دینا

''دم پیشگی دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۷۳)

---

(۱) ولو غطى جميع رأسه أو وجهه بمخيط أو غيره يومًا أو ليلةً فعليه دم وفى الأقلّ من يوم صدقة، والربع منها كالكل. (مناسک الملاعلی قاری مع إرشاد الساری: (ص: ۴۳۵) باب الجنايات وأنواعها، النوع الأوّل: فى حكم اللبس، فصل فى تغطية الرأس والوجه......) وأيضًا فيه: إذا فعل شيئًا من ذٰلک (أى مما ذكر من الأشياء المحظورة) على وجه الكمال فإن كان بغير عذر فعليه دم عينًا لايجوز عنه غيره وإن كان بعذر فهو مخيّرٌ بين الدم والطعام والصيام، ولو كان موسرًا قادرًا على الدم أو الطعام فإن اختار الطعام فعليه أن يطعم ستة مساكين كل مسكين نصف صاع من بر أو دقيقه أو صاعا من تمر أو شعير ويجوز فيه التمليک والإباحة وإن اختار الصيام فعليه صوم ثلاثة أيّام، ويجوز ولو متفرّقًا، وإن لم يفعل شيئًا منها على وجه الكمال (بأن لبس أقلّ من يوم أو تطيّب قليلًا ونحو ذٰلک) فعليه نصف صاع من بر أو صاع من غيره، لايجوز فيه الصوم إن كان بغير عذر، وإن كان بعذر فهو مخير بين الصدقة و صوم يوم. (ص: ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳) باب فى جزاء الجنايات وكفارتها، فصل فى جزاء اللبس والتغطية والحلق وقلم الأظفار، ط: المكتبة الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۲۵۴، ۲۵۵) باب الجنايات، الفصل الثالث فى تغطية الرأس والوجه، و (ص: ۲۶۱) باب الجنايا ت، فصل فيما إذا ارتكب المحظورات الأربعة بعذر، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد : (۲/۵۴۷) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ...... و: (ص: ۲/۵۵۷ ، ۵۵۸) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

پینا سعی میں

سعی کے دوران کھانا پینا مباح ہے۔(۱)

پینا طواف کے دوران

طواف کے دوران پانی پینا مباح ہے۔(۲)

پینشن کی رقم

اگر پینشن کی رقم حج کیلئے کافی ہے تو حج کرنا فرض ہوگا ورنہ نہیں۔(۳)

پینے کی چیز

☆ اگر خوشبو پینے کی چیز میں ملائی گئی، اور خوشبو کی مقدار غالب ہے، اور محرم

---

(۱) فی مباحاتہٖ : الکلام أی المباح ...... والأکل والشرب ...... (إرشاد الساری : (ص ۲۵۵) باب السعی بین الصفا والمروۃ ، فصل فی مباحاتہٖ ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک: (ص: ۱۳۵) باب السعین بین الصفا والمروۃ، فصل فی مباحاتہٖ، ط: إدارۃ القرآن.

▭ الدر مع الرد : (۲/۴۹۷) کتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعید .

(۲) (والشرب) أی لعدم تأدیتہ إلی ترک الموالات لقلّة زمانہٖ بخلاف الأکل المانع عن المولاۃ. (إرشاد الساری: (ص: ۲۳۲) باب أنواع الأطوفة وأحکامھا ، فصل فی مباحاتہٖ ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک: (ص: ۱۲۵) باب ماھیة الطواف، فصل: وأمّا مباحات الطواف، ط: إدارۃ القرآن.

▭ الدر مع الرد : (۲/۴۹۷) کتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعید .

(۳) الحج واجب علی الأحرار والأصحّاء إذا قدروا علی الزاد والراحلة فاضلاً عن المسکن ومالابدّ منہ وعن نفقة عیالہٖ إلی حین عودہٖ . (الھدایة مع فتح القدیر : (۲/۳۱۷، ۳۲۱، ۳۲۲) کتاب الحج ، ط: رشیدیه)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۵۹ ، ۶۰) باب شرائط الحج ، النوع الأول : شرائط الوجوب ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة.

▭ الھندیة : (۱/۲۱۷) کتاب المناسک ، الباب الأوّل : فی تفسیر الحج ، ط: رشیدیه .

نے ایسی چیز کو پی لیا تو دم دینا واجب ہوگا، اور اگر خوشبو کی مقدار کم اور مغلوب ہے اور محرم نے اس کو پی لیا تو صدقہ دینا لازم ہوگا، مگر ایسی مغلوب مقدار والی چیز کو بھی بار بار پینے سے دم دینا واجب ہوگا لہذا اگر بہت پیا تو دم اور اگر تھوڑا پیا تو صدقہ دینا واجب ہے، اور اگر تھوڑا تھوڑا بار بار پیا تو دم دینا لازم ہوگا۔

☆ پینے کی چیز میں مثلاً چائے، قہوہ وغیرہ میں خوشبو ملائی، تو اگر خوشبو کی مقدار زیادہ ہے اور محرم نے احرام کی حالت میں استعمال کیا ہے تو دم دینا واجب ہوگا، اور اگر خوشبو کی مقدار کم ہے اور چائے اور قہوہ کی مقدار زیادہ ہے اور محرم نے احرام کی حالت میں پی لیا تو صدقہ دینا لازم ہوگا لیکن اگر ایک سے زائد مرتبہ پی لیا تو دم واجب ہوگا، اور پینے کی چیز میں خوشبو ملا کر پکانے سے کچھ فرق نہیں آتا، پینے کی چیز میں خوشبو ڈال کر پکایا جائے یا خوشبو ڈال کر نہ پکایا جائے دونوں صورتوں میں جزاء واجب ہے، زیادہ ہے تو دم ورنہ صدقہ واجب ہے۔(۱)

---

(۱) ولو خلطه بمشروب كخلط الزعفران أو القرنفل بالقهوة فإن كان الطيب غالبًا أى باعتبار اجزائه ففيه الدم وإن كان مغلوبًا ففيه الصدقة إلاّ أن يشرب مرارًا فعليه الدم، كذا فى الفتح و غيره. (إرشاد السارى: (ص: ۴۵۰) باب الجنايات وأنواعها، النوع الثانى فى الطيب، فصل فى أكل الطيب وشربه، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک: (ص: ۲۴۷) باب الجنايات، الفصل الأوّل: فى الطيب، مطلب فى أكل الطيب و شربه، ط: إدارة القرآن.

🗁 وإن خلط بمشروب، فالحكم فيه للطيب سواء غلب غيره أم لا، غير أنّه فى غلبة الطيب يجب الدم، وفى غلبة الغير تجب الصدقة لا أن يشرب مرارًا فيجب الدم. (شامى: (۵۴۷/۲) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد)

ت

تاجر کے لئے حج کا حکم

اگر تاجر کے پاس اتنا سامان موجود ہے کہ اگر اس میں سے حج کے مصارف کی مقدار سامان فروخت کرنے کے بعد اتنا سرمایہ باقی رہتا ہے کہ اس میں تجارت کرکے یہ شخص بال بچوں کے ساتھ درمیانی حیثیت سے گزر بسر کرسکتا ہے تو حج کے مصارف کی مقدار سامان بیچ کر حج کرنا لازم ہے کیونکہ اس شخص پر حج فرض ہے۔

اور اگر باقی سامان میں کاروبار کرکے گزر بسر کرنا ممکن نہ ہو تو حج واجب نہیں ہوگا بشرطیکہ اس شخص کا گزر بسر تجارت پر ہی ہو۔(۱)

تایا

تایا محرم ہے، اس کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز ہے، لیکن تایا کی اولاد محرم نہیں، ان کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز نہیں۔(۲)

---

(۱) وحرر فی النهر أنّه يشترط بقاء رأس مال لحرفته . (كتاجر ودهقان ومزارع كما فی الخلاصة، ورأس المال يختلف باختلاف النّاس) إن احتاجت لذٰلک وإلا لا. (الدر مع الرد: (۲/ ۴۶۲) كتاب الحج، ط: سعيد)

غنية الناسک: (ص: ۱۹) باب شرائط الحج، فصل: أمّا شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن.

البحر العميق : (۱/ ۳۷۸) الباب الثالث : فی مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، النوع الثانی : الاستطاعة ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة.

(۲) حرم على المتزوّج ذكرًا كان أو أنثٰی نكاح أصله وفروعه علا أو نزل وبنت أخيه وأخته وبنتها ولو من زنٰی وعمه و خالته فهٰذه السبعة مذكورة فی آية: ﴿حرّمت عليكم أمّهاتكم......﴾ وأمّا عمة عمة أمه وخالة خالة أبيه حلال كبنت عمه وعمته وخاله وخالته لقوله تعالىٰ: ﴿أحلّ لكم ما وراء ذٰلكم﴾. (الدر مع الرد: (۳/ ۲۸، ۲۹، ۳۰) كتاب النكاح، فصل فی المحرمات، ط: سعيد)

عالمگيری : (۱/ ۲۷۳) كتاب النكاح ، الباب الثالث فی بيان المحرمات ، القسم الأوّل: المحرمات بالنسب ، ط: رشيديه.

فتح القدير مع الكفاية : (۳/ ۱۱۷) كتاب النكاح ، فصل فی المحرمات ، ط: رشيديه. =

تبلیغ پر حج مقدم ہے

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے، اور اس کا تبلیغ میں سال لگانے کا ارادہ ہے تو پہلے حج ادا کرے پھر اس کے بعد تبلیغ میں سال لگانے کے لئے جائے، کیونکہ حج کو باقی تمام چیزوں پر مقدم کرنا ضروری ہے، البتہ ایسا کیا جاسکتا ہے کہ تبلیغ کی کسی ایسی جماعت میں تشکیل کرائے جس میں حج کے ساتھ ساتھ تبلیغ بھی ہوسکتی ہو تو اس طرح ایک ہی سفر میں دونوں مقاصد پورے ہوجائیں گے۔(۱)

تجارت کرنا

☆ جس سامان کے یہاں سے لے جانے اور وہاں سے لانے پر کوئی قانونی پابندی نہیں اس کا یہاں سے لے جانا اور وہاں سے لانا حاجی وغیرہ سب کے لئے جائز ہے، ایسا کرنے سے حج کے ثواب میں کمی نہیں آتی، لیکن ایسی صورت میں حاجی صاحب کا خیال ودھیان تجارت میں ہی پھنسا رہتا ہے، اس لئے بہتر یہ ہے کہ تجارت کی نیت نہ ہو بلکہ خرچہ کی کمی کو دور کرکے فرائض کو سہولت سے ادا کرنے اور

= ▭ الرابع : المحرم أو الزوج لإمرأة بالغة ولو عجوزًا ...... فی مسیرة سفر . (غنیة الناسک : (ص: ۲۶) باب شرائط الحج ، فصل وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

▭ البحر العمیق : (۱/ ۴۰۰ ، ۴۰۱) الباب الثالث : فی مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، وأمّا الّذی یخصّ النّساء ، ط: مؤسّسة الريّان ، المکتبة المکيّة .

▭ إرشاد الساری : (ص: ۷۶ ، ۷۷) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الشرط الرابع : المحرم الأمین للمرأة ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

(۱) عن أبی هریرة رضی الله عنه قال: خطبنا رسول الله ﷺ فقال: یا أیّها النّاس قد فرض علیکم الحج فحجوا. (مشکاة المصابیح: (ص: ۲۲۰) کتاب المناسک، الفصل الأوّل، ط: قدیمی)

▭ (فرض) (مرة) (علی الفور) فی العام الأوّل عند الثّانی وأصحّ الروایتین عن الإمام ومالک وأحمد، فیفسق وترد شهادته بتاخیره أی سنینًا؛ لأن تاخیره صغیرة و بارتکابه مرّة لایفسق إلا بالإصرار.(شامی: (۲/ ۴۵۶ ، ۴۵۷) کتاب الحج، مطلب فیمن حج بمال حرام، ط: سعید)

▭ البحر الرائق : (۲/ ۵۴۱) کتاب الحج ، ط: رشیدیه .

خیرات کرنے کی نیت ہو، تو اس نیت کی وجہ سے ثواب بھی ملے گا اور حج پر بھی کوئی اثر نہیں پڑے گا، اور اگر پیسہ کمانے کی نیت ہے تو حج کا ثواب کم ہو جائے گا۔(۱)

اگر کسی شخص نے تجارت یا مزدوری کی نیت کی، ضمنی طور پر حج کا بھی قصد کر لیا، یا تجارت اور حج کا قصد دونوں برابر ہے، تب بھی اخلاص کے خلاف ہے، حج کا ثواب اس سے کم ہو جائے گا، اور حج کی برکات جس طرح حاصل ہونی چاہئیں وہ حاصل نہیں ہوں گی، اور اگر خالص حج کی نیت سے نکلا، لیکن حج کے مصارف یا گھر کی ضرورت میں تنگی ہے، اس کو پورا کرنے کے لئے کوئی معمولی تجارت یا مزدوری کر لی تو یہ اخلاص کے منافی نہیں ہے، اس سے حج کے ثواب میں کمی نہیں آئیگی، ہاں اس میں بھی بہتر یہ ہے کہ خاص طور پر ذی الحجہ کی آٹھ، نو، دس، گیارہ اور بارہ تاریخ میں تجارت اور مزدوری کا کوئی مشغلہ نہ رکھے، بلکہ ان ایام کو خالص عبادت اور ذکر میں گزارے اسی وجہ سے بعض علماء کرام نے ان ایام میں تجارت اور مزدوری کو ممنوع بھی فرمایا ہے۔(۲)

---

(۱) ويستحب أن يفرّغ قلبه من طلب التجارة ، فإن احتاج إليها ولم يكن له غنى عنها فلا بأس بها لكن لايجعلها مقصودة الأكبر بل يجعلها ضمنا وتبعًا . (إرشاد السارى : (ص: ۱۰) مقدمة فى آداب مريد الحج ، فصل : المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۳۶) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن .

☐ البحر العميق : (۱/ ۲۸۹) الباب الثانى : فى الرقائق المتعلقة بالحج وإسراره ، الفصل الأوّل فى العزم على الحج ومايتعلق بالسفر ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(۲) وتجريد السفر عن التجارة أحسن ، ولو اتجر ، لاينقص ثوابه ...... وخط التجارة بهٰذا القسم كما فى فتح القدير مما لاينبغى ، وأمّا الركوب فى المحمل فكرهه بعضهم خوفًا مما ذكرنا ، ولم يكرهه بعضهم إذا تجرد عن ذٰلک . (البحر الرائق : (۲/ ۵۴۱) كتاب الحج ، ط: رشيديه)

☐ الهندية : (۱/ ۲۲۰) كتاب المناسک ، الباب الأوّل فى تفسير الحج ، ط: رشيديه .

☐ قال صاحب الملتقطات فى باب الحج : من أراد التجارة فالأفضل أن يكون ذلک بعد الحج. (البحر العميق : (۱/ ۲۸۹) الباب الثانى فى الرقائق المتعلقة بالحج وأسراره ، الفصل الأوّل :فى العزم على الحج ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكية)

تجارتی قرضے

تجارتی قرضے جو عادۃً ہمیشہ جاری رہتے ہیں، ایسے قرضوں کی وجہ سے حج کو موخر کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

تجدید ایمان کے بعد حج دوبارہ کرے

اگر کوئی مرد یا عورت حج کرنے کے بعد مرتد ہو گیا ہو (اللہ کی پناہ) پھر دوبارہ اس سے توبہ کر کے اسلام میں داخل ہو گیا ہو، اور مالدار ہے تو اس مرد یا عورت کے لئے حج دوبارہ کرنا لازم ہوگا جو فرض حج پہلے کیا تھا وہ کافی نہیں ہوگا۔(۲)

(۱) قوله: أو مؤجلا الخ، عزاه في المعراج إلى شرح الطحاوي، وقال: وعند أبي حنيفة لايمنع، وقال: الصدر الشهيد: لارواية فيه، ولكل من المنع وعدمه وجه، زاد القهستاني عن الجواهر: والصحيح أنّه غير مانع. (شامي: (۲/۲۶۱) كتاب الزكاة، قبيل: مطلب في زكاة ثمن المبيع وفاء، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۲۰۴) كتاب الزكاة، ط: سعيد.

الكفاية شرح الهداية مع الفتح: (۲/۱۱۸) كتاب الزكاة، ط: رشيديه.

(۲) النوع الرابع: شرائط وقوع الحج عن الفرض سواء يصح النفل بدونه أم لا، والجملة تسعة الإسلام...... وبقاؤه أي بقاء الإسلام إلى الموت أي إلى أن يموت عليه من غير ارتداد بينهما...... فلايقع حج الكافر عن الفرض ولا عن النفل إذ أسلم...... ولا المسلم أي ولا يقع حج المسلم عن الفرض ولا عن النفل لبطلان كل منهما إذا ارتدّ بعد الحج وإن تاب عن الكفر. (إرشاد الساري: (ص: ۸۶، ۸۷) باب شرائط الحج، النوع الرابع: الشرط الثاني: المكتبة الإمدادية مكّة المكيّة)

غنية الناسک: (ص: ۳۱) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط صحة الأداء، ط: إدارة القرآن.

شامي: ۲/۴۵۸) كتاب الحج، ط: سعيد.

وإن جاء مسلما (بعده و ماله مع وارثه أخذه)...... (ويقضى ما ترک من عبادة في الإسلام) لأنّ ترک الصلاة والصيام معصية، والمعصية تبقى بعد الردة (وأما أدى منها فيه يبطل، ولا يقضى) من العبادات (الا الحج) لأنّه بالردة صار كالكافر الأصلي، فإذا أسلم وهو غني فعليه الحج فقط، الدر المختار. (قوله: الا الحج) لأنّ سببه البيت المكرم وهو باق، بخلاف غيره من العبادات الّتي أداها لخروج سببها، ولهٰذا قالوا: إذا صلّى الظهر مثلاً، ثم ارتدّ ثم تاب في الوقت يعيد الظهر لبقاء السبب وهو الوقت، ولذا اعترض اقتصاره على ذكر الحج، وتسميته قضاء، بل هو إعادة لعدم خروج السبب. (قوله: لأنّه بالردة الخ) علة لقوله ولا يقضى ولقوله الا الحج. (شامي: (۴/۲۵۰، ۲۵۲) باب المرتد، مطلب المعصية تبقى بعد الردة، ومطلب لوتاب المرتد هل تعود حسناته، ط: سعيد)

تحفہ ملازم کو ملتا ہے

اکثر دفاتر کے ملازمین کی تنخواہ اتنی نہیں ہوتی کہ پیسے جمع کر کے حج کر سکیں البتہ دفتر میں تھوڑی رقم تحفہ کے طور پر ملتی ہے، اگر اس رقم کو جمع کر کے حج کرنا چاہیں تو حج کر سکتے ہیں یا نہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ آج کل دفاتر میں رشوت کی رقم کو تحفہ کی رقم کہتے ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ شخص اگر دفتر کا ملازم نہ ہوتا تو تحفہ کی یہ رقم ملتی یا نہیں؟

اگر تحفہ کی یہ رقم ملازم ہوئے بغیر بھی ملتی تو یہ حلال ہے اس سے حج کرنا جائز ہوگا، اور اگر تحفہ کی یہ رقم دفتر کے ملازم نہ ہونے کی صورت میں نہ ملتی تو یہ تحفہ نہیں رشوت ہے، اور اس سے حج کرنا جائز نہیں بلکہ جن لوگوں سے یہ رقم لی گئی ہے ان کو واپس کر دینا ضروری ہے، اگر دنیا میں واپس نہیں کیا تو آخرت میں واپس کرنا ضروری ہوگا اور آخرت میں واپس کرنا حد سے زیادہ مشکل ہوگا۔(۱)

ترتیب

☆ دسویں ذی الحجہ کی رمی، قربانی اور سر کے بال منڈوانے میں ترتیب واجب ہے، لیکن طواف زیارت اس ترتیب میں داخل نہیں ہے۔

☆ قران اور تمتع کرنے والوں کے لئے رمی، ذبح اور سر منڈوانے میں

---

(۱) وفی المصباح :الرشوة بالكسر ما يعطيه الشخص الحاكم وغيره ليحكم له أو يحمله على مايريد...... وفى القنية : الرشوة يجب ردّها ولا تملك . (شامی : (۳۶۲/۵) كتاب القضاء ، مطلب في الكلام على الرشوة والهدية ، ط: سعيد)

وأيضًا فيه : الأصل في ذٰلک ما في البخاری : عن أبی حميد الساعدی قال : استعمل النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم رجلاً من الازد ، يقال له ابن اللتيبة على الصدقة فلما قدم قال : هٰذا لكم وهٰذا لی . قال عليه الصلاة والسلام . هلا جلس في بيت أبيه أو بيت أمّه فينظر أيهدى له أم لا . (شامی : (۳۷۲/۵) كتاب القضاء ، مطلب في هدية القاضی ، ط: سعيد)

مجموعة قواعد الفقه : (ص: ۳۰۷) حرف الراء ، الرشوة ، ط: مير محمد كتب خانه .

ترتیب کی رعایت کرنا واجب ہے اس لئے پہلے رمی کریں، اس کے بعد جانور ذبح کریں، اس کے بعد سر منڈوائیں اگر ترتیب آگے پیچھے ہوگی تو دم دینا واجب ہوگا۔

☆ اور مفرد کے لئے صرف رمی اور سر منڈوانے میں ترتیب واجب ہے، اگر یہ ان دونوں کاموں کی ترتیب میں آگے پیچھے کرے گا تو دم دینا واجب ہوگا۔(۱)

متمتع اور قارن کے لئے رمی، قربانی اور حلق رقصر کے درمیان ترتیب قائم رکھنا امام اعظم کے نزدیک واجب ہے اس کے ترک سے دم واجب ہوجاتا ہے، اور امام ابو یوسف اور امام محمدؒ کے نزدیک یہ ترتیب سنت ہے، اس کے ترک پر دم لازم نہیں ہوتا۔(۲) اور فتوی امام اعظمؒ کے قول پر ہے، کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے اس ترتیب کے مطابق حج کیا۔

---

(۱) وأمّا الثانی فکتقدیم الرمی الأوّل علی الحلق وعدم تاخیر رمی کل یوم إلی ثانیه، والترتیب بین الثلاثة: الرمی ثم الذبح ثم الحلق علی ترتیب حروف قولک: رذح للقارن والمتمتّع، أمّا الطواف فلایجب ترتیبه علی شیئ من الثلاثة إلّا أن السنة أن یکون بعد الحلق ، فلو طاف قبل الکل أو البعض لاشیئ علیه ویکره، والمفرد لا ذبح علیه. فیجب الترتیب بین الرمی والحلق...... (غنیة الناسک: (ص: ۴۵، ۴۶) باب فرائض الحج، وواجباته و سننه، فصل وأمّا واجباته، ط: إدارة القرآن)

☜ وأیضًا فیه: ولو حلق المفرد أو غیره قبل الرمی، أو القارن أو المتمتّع قبل الذبح أو ذبحا قبل الرمی فعلیه دم عند أبی حنیفة بترک الترتیب...... ولو طاف قبل الرمی والحلق لا شیئ علیه ویکره. (غنیة الناسک: (ص: ۲۷۹، ۲۸۰) باب الجنایات ، الفصل السابع: فی ترک الواجب فی أفعال الحج، المطلب العاشر فی ترک الترتیب بین الرمی والذبح والحلق، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۵۰۷) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل فی ترک الترتیب بین أفعال الحج ، ط: المکتبة الإمدادیة المکتبة المکیّة .

☜ الدر مع الرد : (۲/۴۷۰) کتاب الحج ، مطلب فی فروض الحج و واجباته ، و : (۲/ ۵۵۵) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

(۲) اعلم أن مایفعل فی أیّام النحر أربعة أشیاء الرمی، والنحر، والحلق، والطواف، وهٰذا الترتیب واجب عندأبی حنیفة ومالک وأحمد وعندهما لایلزمه بتقدیم نسک علی نسک للحدیث السابق إلا أنه مسیئ، نص علیه فی المبسوط. (البحر الرائق: (۳/۲۴) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید)

☜ غنیة الناسک: (ص: ۲۸۰) باب الجنایات، فصل فی ترک الواجب فی أفعال الحج، المطلب العاشر فی ترک الترتیب بین الرمی والذبح والحلق وکذا بینها وبین الطواف، ط: إدارة القرآن.

☜ إرشاد الساری : (ص: ۵۰۷) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل فی ترک الترتیب بین أفعال الحج ، ط: المکتبة الإمدادیة مکة المکرمّة .

ترتیب بدلنے پر دم

☆ ''یوم النحر'' کے چار کام ہیں، یعنی رمی، ذبح، حلق رسر منڈانا اور طواف زیارت، پہلی تین چیزوں میں تقدیم وتاخیر کی صورت میں دم واجب ہوگا مگر طواف زیارت اور مذکورہ تین کاموں کے درمیان ترتیب واجب نہیں بلکہ مستحب ہے، اگر طواف زیارت ان تین کاموں سے پہلے کرلیا تو کوئی دم واجب نہیں ہوگا۔(۱)

☆ حدیث شریف میں ان تین کاموں کے آگے پیچھے کرنے والوں کو جو یہ فرمایا گیا کہ ''کوئی حرج نہیں'' اس کی تاویل یہ ہے کہ اس وقت حج کے افعال کی تشریع ہورہی تھی، اس لئے خاص موقع پر بھول چوک کر تقدیم وتاخیر کرنے والوں کو گناہ سے بری قرار دیا۔

مگر چونکہ دوسرے دلائل سے ان افعال میں ترتیب کا وجوب ثابت ہوتا ہے اس لئے دم واجب ہوگا۔(۲)

ترک رمی کا حکم

''رمی کرنے کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲، ۳۴۴)

---

(۱) راجع الحاشية رقم: ۱، على الصفحة رقم: ۲۶۰. (وأمّا الثانى فكتقديم الرمى الأوّل)

(۲) وهٰذا عند أبى حنيفة وعندهما لا شيئ عليه لحديث الصحيحين لم اشعر حلقت قبل أن أذبح قال افعل ولا حرج وقال آخر نحرت قبل أن أرمى قال افعل ولا حرج...... وله أنّ التاخير عن المكان يوجب الدم فيما إذا جاوز الميقات غير محرم فكذا التاخير عن الزمان قياسًا، والجامع كون التاخير نقصانًا والمراد بالحرج المنفى الاثم بدليل أنّه قال: لم اشعر، فعذرهم لعدم العلم بالمناسک قبل ذٰلک وقوله عليه السلام خذوا عنّى مناسككم يفيد الوجوب. (البحر الرائق: (۲۴/۳) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد)

وقال ابن جبير أنّه واجب وإليه ذهب جماعة من العلماء وبه قال أبو حنيفة و مالک، وأولوا قوله ولا حرج على دفع الإثم لجهله دون الفدية، ويدل على هٰذا أن ابن عباس روى مثل هٰذا الحديث وأوجب الدم فلولا أنّه فهم ذٰلک وعلم أنّه المراد، لما أمر بخلافه. (مرقاة المفاتيح: (۳۶۳/۵) كتاب المناسک، باب ، الفصل الأوّل: ترتيب أفعال يوم النحر سنة أو واجب؟ ط: مكتبة امداديه ملتان)

ترکہ کی تقسیم سے پہلے حج بدل کرانا

ترکہ کی تقسیم سے پہلے حج بدل کرانا جائز نہیں، البتہ اپنے حصہ میں سے یا جو بالغ وارث راضی ہوں، ان کے حصہ میں سے حج بدل کرا سکتے ہیں، نابالغوں کے حصہ میں سے حج بدل کرانا جائز نہیں ہے، ان کا حصہ علیحدہ کر کے رکھنا ضروری ہے۔(۱)

تصرف کا اختیار ہے

اگر کوئی شخص خود مال کا مالک نہیں البتہ اس کو کسی کے مال پر تصرف کرنے کا اختیار ہے تو اس پر حج فرض نہیں ہوگا، مثلاً ماں باپ کو بیٹے کے مال پر تصرف کا اختیار ہے لیکن بیٹے نے ماں یا باپ کو اپنے مال کا مالک نہیں بنایا تو ماں یا باپ پر اس تصرف کے اختیار کی وجہ سے حج فرض نہیں ہوگا۔(۲)

تصویر

''حج میں تصویر'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۱۹)

---

(۱) لایجوز التصرف فی مال غیرہ بلاإذنہ ولا ولایتہ . (الدر المختار مع الرد : (۲۰۰/۶) کتاب الغصب ، مطلب فیما یجوز من التصرف بمال الغیر بدون إذن صریح ، ط: سعید)

ولایجوز لأحدھما أن یتصرف فی نصیب الآخر إلّا بأمرہ ، وکل واحد منھما کالأجنبی فی نصیب صاحبہ . (عالمگیری : (۳۰۱/۲) کتاب الشرکۃ ، الباب الأوّل ، ط : رشیدیہ)

ویکرہ اتخاذ ضیافۃ من الطعام من أھل المیت ...... ولاسیّما إذا کان فی الورثۃ صغار أو غائب. (شامی : (۲۴۰/۲) کتاب الصلاۃ ، باب الجنائز ، ط: سعید)

(۲) ولاتثبت الاستطاعۃ بالعاریۃ والإباحۃ ، فلو بذل الابن لأبیہ الطاعۃ وأباح لہ الزاد والراحلۃ لایجب علیہ الحج . (غنیۃ الناسک : (ص: ۲۱) باب شرائط الحج ، ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، السادس : الاستطاعۃ ، ط: إدارۃ القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۶۱ ، ۶۲) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعۃ ، ط: مکتبہ امدادیہ مکۃ المکرّمۃ .

البحر العمیق : (۳۸۵/۱) الباب الثالث فی مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، النوع الثانی : الاستطاعۃ ، ط: مؤسّسۃ الریّان ، المکتبۃ المکیّۃ.

تصویر بنانا

حج کے دوران گناہوں کے کام کرنے سے حج کے ثواب میں ضرور خلل آئیگا کیونکہ حدیث شریف میں ''حج مبرور'' کی فضیلت آئی ہے، اور ''حج مبرور'' اس حج کو کہا جاتا ہے جس میں گناہوں سے اجتناب کیا جاتا ہے، اگر حج میں کسی گناہ کا ارتکاب کیا جائے گا تو ''حج مبرور'' نہیں رہیگا، اور جاندار کی تصویر بنانا اور بنوانا ناجائز اور حرام ہے، اس لئے احرام باندھتے وقت، ائیرپورٹ میں داخل ہوتے وقت، ملاقات کے وقت، قربانی کے وقت، حرم اور غار ثور، اور غار حراوغیرہ میں تصویر کھینچوانا ناجائز اور حرام ہے، اور اس میں تفاخر اور ریاکاری بھی ہے، حج سے واپس آنے کے بعد یہ تصاویر اپنے دوست واحباب کو دکھاتے پھیریں گے، اور ریاکاری سے اعمال کا ثواب ضائع ہوجاتا ہے۔(۱)

تعمیر بیت اللہ کا حکم

''بیت اللہ تعمیر کرنے کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۱۱)

---

(۱) وفی الخلاصة وتكره التصاوير على الثوب صلّى فيه أو لا ، انتهٰى ، وهٰذه الكراهة تحريمية ، وظاهر كلام النووى فى شرح مسلم ، الإجماع على تحريم تصوير الحيوان وقال : وسواء صنعه لما يمتهن أو لغيره ، فصنعته حرام بكل حال ؛ لأنّ فيه مضاهاة لخلق اللّٰه تعالىٰ وسواكان فى ثوب أو بساط أو درهم وإناء وحائط وغيرها ، فينبغى أن يكون حراما لامكروهًا ، إن ثبت الإجماع أو قطعية الدليل بتواتره ...... (شامى : (۱/۶۴۷) كتاب الصلاة ، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها ،ط : سعيد)

☐ عن عبد اللّٰه بن مسعود رضى اللّٰه عنه قال : سمعت رسول اللّٰه ﷺ يقول : " أشد النّاس عذاباً عند اللّٰه المصورون " . (مشكاة المصابيح : (ص: ۳۸۵) كتاب اللباس ، باب التصاوير ، ط: قديمى .

☐ شرح النووى على الصحيح لمسلم : (۲/۲۰۱) كتاب اللباس ، باب تحريم تصوير صورة الحيوان ، ط: قديمى .

تکیہ

احرام کی حالت میں تکیہ پر منہ کے بل لیٹنا مکروہ ہے، اور سر یا رخسار کا تکیہ پر رکھنا جائز ہے۔(۱)

تل

☆احرام کی حالت میں تل کا تیل زخم پر یا ہاتھ پاؤں کی پھٹن پر لگانا، ناک اور کان میں ٹپکانا جائز ہے اس سے دم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہوتا۔(۲)

☆تل کا خالص تیل اگر ایک بڑے عضو یا اس سے زیادہ پر خوشبو کے طور پر لگایا تو دم واجب ہے، اور اگر اس سے کم پر لگایا تو صدقہ واجب ہے، اور اگر اس کو

---

(۱) ویکره کب وجهه علی وسادة بخلاف خدیه، وکذا وضع رأسه علیها، فإنّه وإن لزم منه تغطیة بعض وجهه أو رأسه الا أنّه رفع تکلیفه لدفع الحرج، فإنّه الهیئة المستحبة فی النوم بخلاف کب الوجه. (غنیة الناسک: (ص: ۸۸) باب الإحرام، فصل فی محرمات الإحرام ومحظوراته الّتی فی غالبها الجزاء، ط: إدارة القرآن)
🗁 إرشاد الساری: (ص: ۱۷۲) باب الإحرام، فصل فی مکروهاته، ط: المکتبة الإمدادیه مکّة المکرّمة.
🗁 شامی: (۲/۴۸۸) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب فیما یحرم بالإحرام ومالایحرم، ط: سعید.

(۲) وأکل زیت، و الشیرج، واستعاطهما، والتداوی بهما وإقطارهما فی أذنیه، والإدهان بما سواهما من کل دهن لاطیب فیه، والسمن والشحم والألیة. (غنیة الناسک: (ص: ۹۳) باب الإحرام، فصل: فی مباحات الإحرام، ط: إدارة القرآن)
🗁 إرشاد الساری: (ص: ۱۷۶) باب الإحرام، فصل فی مباحاته، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة.
🗁 الدر مع الرد: (۲/۵۴۶) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید.
🗁 وأیضًا فیه: أو ادهن بزیت أو حل بفتح المهملة، الشیرج ولو کانا خالصین لأنهما أصل الطیب)، باعتبار أنّه یلقی فیهما الأنوار کالورد والبنفسج فیصیران طیبًا، ولایخلوان عن نوع طیب. (الدر مع الرد: (۲/۵۴۶) کتاب الحج، باب الجنایا ت، ط: سعید)
🗁 إرشاد الساری: (ص: ۴۵۸، ۴۵۹) باب الجنایات وأنواعها، النوع الثانی فی الطیب، فصل: فی الدهن، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة.
🗁 غنیة الناسک: (ص: ۲۴۸، ۲۴۹) باب الجنایات، الفصل الأوّل فی الطیب، مطلب فی الادهان، ط: إدارة القرآن.

کھالیا یا دوا کے طور پر لگایا تو کچھ بھی واجب نہیں ہے۔(۱)

☆اگر تل کے تیل میں خوشبو ملی ہوئی ہے جیسے گلاب یا چمیلی وغیرہ کے پھول ڈال دیئے جاتے ہیں اور اس کو روغن گلاب کہتے ہیں یا اور کوئی خوشبو ملائی گئی ہے، اور اس کو ایک کامل عضو پر لگایا گیا ہے تو دم واجب ہوگا، اور اگر اس سے کم پر لگایا تو صدقہ دینا واجب ہوگا۔(۲)

تلاوت کرنا سعی میں

سعی میں قرآن کریم کی تلاوت کرنا جائز ہے۔(۳)

تلبیہ

”لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ، لَبَّیْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ ، لاَ شَرِیْکَ لَکَ“

ترجمہ: میں حاضر ہوں، یا اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، بیشک تمام تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور ملک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں۔

---

(۱) راجع الحاشیة السابقة رقم: ۲، فی الصفحة رقم: ۲۶۴. (وأکل زیت، و الشیرج،)

(۲) والواجب دم علی محرم بالغ ولو ناسیًا ان طیب عضوًا...... او ستر رأسه یومًا کاملاً، أولیلة کاملة وفی الأقل صدقة. (الدر المختار مع الرد: (۲/۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۴۵۸، ۴۵۹) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الثانی فی الطیب ، فصل فی الدهن ، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة .

▭ غنیة الناسک : (ص: ۲۴۸ ، ۲۴۹) باب الجنایات ، الفصل الأوّل فی الطیب ، مطلب فی الادهان ، ط: إدارة القرآن .

(۳) وجاز فیهما أکل و بیع وإفتاء و قراء ة لکن الذکر أفضل منها . (الدر المختار مع الرد : (۲/۴۹۷) کتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعید)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۲۵۵) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی مباحاته ، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة .

▭ غنیة الناسک: (ص : ۱۳۵) باب السعی بین الصفا والمروة، فصل: فی مباحاته، ط: إدارة القرآن.

اس دعا کو ''تلبیہ'' کہتے ہیں، اسے پڑھنے کو تلبیہ پڑھنا کہتے ہیں۔(۱)

عورت کو تلبیہ زور سے پڑھنا منع ہے، صرف اس قدر زور سے پڑھے کہ خود سن لے۔(۲)

تلبیہ ان پڑھ کیسے پڑھے

''ان پڑھ تلبیہ کیسے پڑھے'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۱۵۴)

تلبیہ ان جگہوں میں بھی پڑھیں

مسجد حرام، منی، عرفات اور مزدلفہ میں بھی تلبیہ پڑھیں، لیکن مسجد میں زور سے نہ پڑھیں۔(۳)

(۱، ۲) (ثمّ یلبّی)...... وھی المذکورة بقوله: (لبیک اللّٰھمّ لبیک)...... لبیک لا شریک لک)...... (لبیک، ان الحمد والنعمة)...... (لک)...... (والملک)...... (لاشریک لک)...... (ویستحب ان یرفع بھا) أی بالتلبیة (صوته)...... (إلا أن یکون فی مصر)...... (أو امرأة) فإنّھا لا ترفع صوتھا بھا، بل تُسمع نفسھا لاغیر. (مناسک الملاعلی قاری (إرشاد الساری: (ص: ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۷) باب الإحرام، فصل: شرط التلبیة ان تکون باللسان، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۷۳) باب الإحرام ، فصل فی کیفیة الإحرام ،ط : إدارة القرآن .

الھندیة: (۱/۲۲۳) کتاب المناسک، الباب الأوّل ، وأمّا شرطه ، فالنیة الخ ، ط: رشیدیه.

المحیط البرھانی : (۳/۳۹۸) کتاب المناسک ، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج ، ط: إدارة القرآن.

شامی : (۲/۴۸۳، ۴۸۴، ۴۹۱) کتاب الحج ، فصل فی صفة الإحرام الخ ، ط: سعید .

البحر : (۲/۳۲۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

(۳) ویلبی فی مسجد مکّة ومنی و عرفات ، وبعده فی مسجد مزدلفة ولکن لایرفع صوته ، بھا بحیث یشوش علی مصل أو طائف أو نائم أو ذاکر أو نحو ذٰلک الخ . (غنیة الناسک : (ص: ۷۵) باب الإحرام ، فصل فی کیفیة الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

مناسک الملاعلی قاری (إرشاد الساری) : (ص: ۱۴۷) باب الإحرام ، فصل : شرط التلبیة أن تکون باللسان ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

البحر : (۲/۳۳۵، ۳۳۸، ۳۳۹) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

تلبیہ ان حالات میں بھی پڑھے

حالات بدلتے وقت مثلاً صبح شام، اٹھتے بیٹھتے، باہر جاتے وقت، اندر آتے وقت، لوگوں سے ملاقات کے وقت، رخصت کے وقت، سوکر اٹھتے وقت، سوار ہوتے وقت، سواری سے اترتے ہوئے، بلندی پر چڑھتے وقت، نشیب میں اترتے ہوئے، وغیرہ اوقات میں تلبیہ پڑھنا مستحب اور مؤکد ہے یعنی اور مستحبات کے مقابلہ میں اس کی تاکید زیادہ ہے۔(۱)

تلبیہ اور تکبیر تشریق میں سے کس کو پہلے پڑھے

''ایام تشریق میں تکبیر پہلے یا تلبیہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۵۸)

تلبیہ بلند آواز سے پڑھنا

تلبیہ بلند آواز سے پڑھنا مسنون ہے، لیکن اتنی زیادہ بلند آواز سے نہیں کہ جس سے اپنے آپ کو یا نمازیوں کو یا سونے والوں کو تکلیف ہو۔(۲)

---

(۱) والتلبية مره شرط ...... والإكثار منها مستحب في كل حال قائما و قاعدًا ومضطجعًا وماشيا وراكبا ونازلا ووافقا و سائرًا و طاهرًا ومحدثا و جنبا وحائضًا ، ويتأكد استحباب إكثارها عند تغير الأحوال والازمان ، وكلما علا شرفا ، أو هبط واديا ، أو لقي ركبانا، وعند إقبال الليل و النهار وبالأسحار وبعد المكتوبات اتفاقا الخ . (غنية الناسک : (ص: ٧٥) باب الإحرام ، فصل في كيفية الإحرام وصفة التلبية الخ ، ط: إدارة القرآن)

الهندية : (۱/۲۲۳) كتاب المناسک ، الباب الثالث في الإحرام ، ط: رشيديه .

المحيط البرهاني: (۳/۳۹۹) كتاب المناسک، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج، ط: إدارة القرآن.

شامي: (۲/۴۹۱) كتاب الحج، فصل في الإحرام، مطلب فيما يحرم على المحرم، ط: سعيد.

(۲) ويسن أن يرفع صوته بالتلبية بشدة من غير أن يبلغ الجهد في ذٰلک كي لايتضرر...... ويستحب للرجل في التلبية كلّها، بل يسن أن يرفع الصوت بشدة لكن من غير ان يجهد نفسه =

تلبیہ پڑھنا بھول گیا

اگر کسی نے میقات سے پہلے عمرہ یا حج کا احرام باندھ لیا اور تلبیہ پڑھنا بھول گیا اور میقات میں داخل ہونے کے بعد تلبیہ شروع کیا تو اس پر دم لازم ہوگا کیونکہ حج یا عمرہ کی صرف نیت کرنا اور تلبیہ کے بغیر احرام میں داخل ہونا معتبر نہیں۔(۱)

= كيلا يتضرر ...... ولكن لايرفع صوته بها بحيث يشوش على مصل أو طائف أو نائم أو ذاكر أو نحو ذٰلک . (غنية الناسک : (ص: ۷۵) باب الإحرام ، فصل فی كيفية الإحرام و صفة التلبية الخ ، ط: إدارة القرآن)

▭ شامی : (۲/۴۹۱) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، قبيل : مطلب فی حديث : " أفضل الحج العج والثج " ، ط: سعيد .

▭ الهندية : (۱/۲۲۳) كتاب المناسک ، الباب الثالث فی الإحرام ، ط: رشيديه .

▭ مناسک الملاعلی قاری (إرشاد الساری) : (ص: ۱۴۷) باب الإحرام ، فصل : شرط التلبية أن تكون باللسان ، ط: الإمداديه مكّة المكرّمة .

(۱) شرائط صحته (أی صحة الإحرام) الإسلام ...... والنية والذكر (والأولیٰ أن يقول : والتلبية أو مايقوم مقامها من الذكر ...... وفيه : أن النيّة والتلبية نفس الإحرام وحقيقته لا شرطه ، بل الإحرام شرط للنسک ، والنية من فرائض الإحرام ...... وكذا التلبية أو مايقوم مقامها من فرائض الإحرام عند أصحابنا ؛ لأنّهم صرّحوا أنه لايدخل فی الإحرام بمجرد النيّة ، بل لا بد من التلبية أو مايقوم مقامها ، حتیٰ لو نوی ولم يلبّ لايصير محرمًا ، وكذا لو لبّی ولم ينو ...... وعلى المذهب بأن يكون شارعًا عند وجودهما هل يصير محرما بالنية والتلبية جميعًا أو بأحدهما بشرط وجود الآخر ؟ فالمعتمد ماذكره حسام الدين الشهيد أنّه يصير شارعًا بالنية لكن عند التلبية لا بالتلبية ، كما يصير شارعًا فی الصلاة بالنية لكن عند التكبير لا بالتكبير . (إرشاد الساری : (ص: ۱۲۵ ، ۱۲٦) باب الإحرام ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ (و جاز وقته) ظاهر ما فی النهر عن البدائع اعتبار الارادة عند المجاوزة (ثم احرم لزمه دم ، كما إذا لم يحرم . (الدر المختار مع رد المحتار : (۲/۵۷۹ ، ۵۸۰) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

▭ الهندية : (۱/۲۵۳) كتاب المناسک ، الباب العاشر فی مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: رشيديه .

▭ البحر : (۳/۴۸) كتاب الحج ، باب مجاوزة المقيات بغير إحرام ، ط: سعيد .

تلبیہ پڑھنے والے کو سلام کرنا

اگر کوئی شخص تلبیہ پڑھ رہا ہے تو اس کو سلام کرنا مکروہ ہے۔(۱)

تلبیہ تین بار کہنا چاہیئے

جب بھی تلبیہ کہے تو تین بار کہنا چاہیئے، اور مسجد میں اتنی بلند آواز سے نہ کہے کہ نمازیوں کو تشویش ہو، اور عورتیں آہستہ آواز سے کہیں۔(۲)

تلبیہ چھوڑنا

اگر احرام باندھتے وقت تلبیہ کی جگہ کوئی دوسرا ذکر کر لے تب بھی احرام صحیح

---

(۳) ولو ردّ السلام فی خلالها جاز ...... لكن فی رد المحتار وغيره : ان المشتغل بالتلبية أو الذكر لايجب عليه رد السلام ، بل كل محل لايشرع فيه السلام لايجب رده اهـ ولكن يكره لغيره أن يسلم عليه حالة التلبية . (غنية الناسک : (ص: ۷۴) باب الإحرام ، فصل فی كيفية الإحرام وصفة التلبية الخ ، ط: إدارة القرآن)

▭ مناسک الملا علی قاری (إرشاد الساری) : (ص: ۱۴۴) باب الإحرام ، فصل : وشرط التلبية أن تكون باللسان ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

▭ شامی: (۲/ ۴۹۱) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب فيما يحرم بالإحرام ، ط: سعيد.

(۲) وقال أيضًا : ويستحب تكرارها فی كل مرّة ثلاثًا علی الولاء ...... (قوله : رافعا صوته بها) الا أن يكون فی مصر أو امرأة ، لباب ، زاد شارحه : أوفی المسجد لئلا يشوش علی المصلين والطائفين . (شامی : (۲/ ۴۹۱) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، قبيل : مطلب فی حديث : " أفضل الحج العج والثج " ، ط: سعيد)

▭ غنية الناسک : (ص: ۷۴ ، ۷۶) باب الإحرام ، فصل فی كيفية الإحرام وصفة التلبية الخ ، ط: إدارة القرآن.

▭ وأيضًا فيه : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصلی فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن .

▭ مناسک الملا علی قاری (إرشاد الساری) : (ص: ۱۴۴) باب الإحرام ، فصل : شرط التلبية أن تكون باللسان ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

ہو جائے گا لیکن تلبیہ چھوڑنا مکروہ ہے۔(۱)

تلبیہ دوسری زبان میں

تلبیہ اردو، فارسی، ترکی، بنگالی سب زبانوں میں جائز ہے مگر عربی میں پڑھنا افضل ہے۔(۲)

تلبیہ دوسرے کو کہلوانا

حج کے ایام میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ بس میں سوار ایک آدمی تلبیہ پڑھتا ہے اور باقی سب حاجی بلند آواز سے اسی کی تکرار کرتے ہیں، اگر یہ عوام کی آسانی کے لئے کیا جاتا ہے تا کہ ان کو تلبیہ یاد ہو جائے اور پڑھنے میں آسانی ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، ورنہ آواز ملا کر تلبیہ کہنا مناسب نہیں بلکہ ہر آدمی اپنے اپنے طور پر پڑھتا

---

(۱) وأمّا النقص فقال المصنف أنّه لا يجوز وقال ابن الملک فی شرح المجمع أنّه مکروه اتفاقا والظاهر أنها کراهة تنزيهية لما أنّ التلبية إنّما هی سنة فإنّ الشرط إنّما هو ذکر اللّٰه تعالیٰ فارسيا کان أو عربيًا ، هو المشهور عن أصحابنا ، وخصوص التلبية سنة فإذا ترکها أصلًا ارتکب کراهة تنزيهية الخ . (البحر : (۳۲۲/۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد)

فتح القدير : (۳۴۳/۲ ، ۳۴۴) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: رشيديه .

شامی : (۴۸۳/۲) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۷۶) باب الإحرام ، فصل : فيما يقوم مقام التلبية ، ط: إدارة القرآن .

(۲) لکن بشرط مقارنتها بذکر يقصد به التعظيم کتسبيح و تهليل ولو بالفارسية وإن أحسن العربية والتلبية على المذهب، قال فی الرد: (قوله: ولو بالفارسية) أی أو غيرها کالترکية والهندية، کما فی اللباب، وأشار إلى أنّ العربية أفضل کما فی الخانية. (شامی: (۴۸۳/۲) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، ط: سعيد)

مناسک الملاعلی قاری (إرشاد الساری) : (ص: ۱۴۴) باب الإحرام فصل و شرط التلبية أن تکون باللسان ، ط: الإمدادية مکّة المکرّمة .

الفتاوٰی الخانية على هامش الهندية : (۲۸۵/۱) کتاب الحج ، بعد قوله : والمواقيت خمسة الخ ، ط: رشيديه)

غنية الناسک : (ص: ۷۶) باب الإحرام ، فصل فيما يقوم مقام التلبية ، ط: إدارة القرآن .

البحر : (۳۲۲/۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

رہے تاکہ دوسرے لوگوں کو تشویش نہ ہو۔(۱)

تلبیہ زبان سے کہنا شرط ہے

☆ حج یا عمرہ کا احرام باندھتے وقت نیت کے بعد تلبیہ یعنی پوری لبیک کا زبان سے کہنا شرط ہے، اگر دل سے کہہ دیا تو کافی نہ ہوگا۔(۲)

☆ گونگے کو زبان ہلانی چاہیئے اگر الفاظ ادا نہیں کرسکتا۔(۳)

تلبیہ سعی میں

عمرہ اور حج تمتع کرنے والے صفا، مروہ کی سعی میں تلبیہ نہ پڑھیں۔(۴) البتہ حج قران کرنے والے اگر طواف قدوم کے بعد سعی کریں تو تلبیہ پڑھ سکتے ہیں۔

---

(۱) وإذا لبّى يستحب أن يخفض صوته...... وإذا كانوا جماعة لايمشى أحد على تلبية الآخر، بل كل إنسان يلبى بنفسهٖ...... ويلبى فى مسجد مكة ومنٰى وعرفات، وبعده فى مسجد مزدلفة، ولكن لايرفع صوته بها بحيث يشوش على مصل أو طائف أو نائم أو ذاكر، أو نحو ذٰلك. (غنية الناسک: (ص: ۷۵) باب الإحرام، فصل فى كيفية الإحرام و صفة التلبية، ط: إدارة القرآن)

🗁 (وإذا كانوا جماعة) وأقلّها هنا اثنان...... (لايمشى أحد على تلبية الآخر) لأنّه يشوش الخواطر، ويفوت كما لسمع الحاضر (بل كل انسان يلبى بنفسه) أى منفرد بصوته (دون أن يمشى على صوت غيره) أى على وجه المعية لا الشبهية. (مناسک الملا على قارى (إرشاد السارى): (ص: ۱۴۶) باب الإحرام، فصل: شرط التلبية أن تكون باللسان، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗁 وقال أيضًا...... وإذا كانوا جماعة لايمشى أحد على تلبية الآخربل كل انسان يلبى بنفسهٖ...... (قوله: رافعا صوته بها) الا أن يكون فى مصر أو امرأة ، لباب ، زاد شارحه : أو فى المسجد لئلا يشوش على المصلين و الطائفين . (شامى : (۲/ ۴۹۱) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، قبيل: مطلب : فى حديث : " أفضل الحج العج والثج " ، ط: سعيد)

(۲) وشرط التلبية أن تكون باللسان ، فلو ذكرها بقلبه لم يعتد بها...... والأخرس يلزمه تحريک لسانه. (غنية الناسک: (ص: ۷۴، ۷۵) باب الإحرام، فصل فى كيفية الإحرام وصفة التلبية، ط: سعيد)

🗁 شامى : (۲/۴۸۳) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، ط: سعيد .

🗁 مناسک الملا على قارى (إرشاد السارى) : (ص: ۱۴۳) باب الإحرام ، فصل : وشرط التلبية أن تكون باللسان الخ ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

(۴) ويلبى فى السعى الحاج ان سعى بعد طواف القدوم لا المعتمر . (غنية الناسک : (ص: ۱۳۰) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل فى كيفية أداء السعى ، ط: إدارة القرآن) =

تلبیہ طواف میں پڑھنا

طواف کے دوران تلبیہ پڑھنا درست نہیں ہے۔(۱) البتہ طواف قدوم میں اور رمی سے پہلے طواف زیارت کرنے کی صورت میں تلبیہ پڑھنے کی گنجائش ہے۔

تلبیہ عرفات میں

عرفات میں تلبیہ پڑھیں، لیکن زیادہ بلند آواز سے نہیں تاکہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔(۲)

= ☜ ويقطع التلبية إذا ابتدأ بالطواف. (غنية الناسک : (ص: ۲۱۵) باب التمتّع ، فصل فی كيفية أداء التمتّع ، ط: إدارة القرآن)

☜ (ويلبی) أی حال إحرامه (فی مسجد مكّة)...... (ومنی)...... (لا فی الطواف)...... (وسعی العمرة) أی ولا فی سعی العمرة، فإن التلبية تقطع بأول شروعه فی طوافها، وأمّا ما أطلق بعضهم من أنّه لا يلبّی حالة السعی، فمتعين حمله على سعی العمرة أو سعی الحجّ إذا أخره، وأمّا ما صرّح به فی "الأصل" من أنّه يلبّی فی السعی، فيحمل على سعی الحج إذا قدمه. (مناسک الملا علی قاری (إرشاد الساری): (ص: ۱۴۷) باب الإحرام، فصل: شرط التلبية أن تكون باللسان، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ شامی : (۲/۵۳۷) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد.

☜ و فيه أيضًا : (۲/۵۰۰) ، و : (۲/۵۱۳) كتاب الحج ، مطلب فی رمی جمرة العقبة ، مطلب فی السعی بين الصفا والمروة ، ط: سعيد.

(۱) (لا فی الطواف) أی لايلبّی حال طوافه مطلقا ؛ لأنّ اشتغاله حينئذٍ بالأدعية المأثورة أفضل ، وهٰذا إذا أريد به طواف القدوم ، أو طواف الفرض على فرض تقديمه على الرمی ، وإلا فلاتلبية فی طواف العمرة ولا فی طواف الفرض بعد الرمی. (مناسک الملاعلی قاری (إرشاد الساری): (ص: ۱۴۷) باب الإحرام ، فصل : شرط التلبية أن تكون باللسان ، ط: إدارة القرآن)

☜ غنية الناسک: (ص: ۷۵، ۷۶) باب الإحرام، فصل فی كيفية الإحرام وصفة التلبية، ط: إدارة القرآن.

☜ البحر : (۲/۳۴۵) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد.

☜ شامی: (۲/۵۱۳) كتاب الحج، فصل فی صفة الإحرام، مطلب فی رمی جمرة العقبة، ط: سعيد.

(۲) (ويلبی) أی حال إحرامه (فی مسجد مكّة) الظاهر أنّه من غير رفع صوت مبالغ يشوش على المصلين والطائفين...... (ومنی)...... (وعرفات) وكذا بعده فی مزدلفة إلى أن يرمی. (مناسک الملا علی قاری (إرشاد الساری): (ص: ۱۴۷) باب الإحرام، فصل: شرط التلبية أن تكون باللسان الخ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک: (ص: ۷۵) باب الإحرام، فصل فی كيفية الإحرام و صفة التلبية، ط: إدارة القرآن.

☜ البحر: (۲/۳۳۸، ۳۳۹) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

تلبیہ عمرہ میں کب تک پڑھے

تلبیہ عمرہ میں عمرہ کا طواف شروع کرنے تک پڑھا جاتا ہے اس کے بعد نہیں۔(۱)

تلبیہ عورت آہستہ پڑھے

عورتوں کے لئے بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا منع ہے، اس لئے تلبیہ آہستہ آواز سے پڑھیں۔(۲)

تلبیہ عورت زور سے نہ پڑھے

عورت کو تلبیہ زور سے پڑھنا منع ہے، صرف اس قدر زور سے پڑھے کہ خود سن لے۔(۳)

تلبیہ کا حکم

احرام باندھتے وقت تلبیہ یا کوئی ذکر ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے اور اس کو

---

(۱) وقيد بالمحرم بالحج؛ لأنّ العتمر يقطع التلبية إذا استلم الحجر ؛ لأن الطواف ركن العمرة فيقطع التلبية قبل الشروع فيها. (شامی: (۲/۵۱۳) كتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعيد)

▭ مناسک الملا علی قاری (إرشاد الساری) : (ص: ۱۴۷) باب الإحرام ، فصل شرط التلبية أن تكون باللسان ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

▭ و فيه أيضًا : (ص: ٦٥٥) باب العمرة ، صفة العمرة إجمالاً ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۹۹) باب العمرة ، فصل فی كيفية أداء العمرة ، ط: إدارة القرآن .

(۲،۳) (قوله: رافعا صوته بها) الا أن يكون فی مصر أو امرأة . (شامی : (۲/۴۹۱) كتاب الحج، فصل فی الإحرام ، قبيل : مطلب فی حديث : " أفضل الحج العج والثج " ، ط: سعيد)

▭ غنية الناسک: (ص: ۷۴، ۷۶) باب الإحرام، فصل فی كيفية الإحرام و صفة التلبية، ط: إدارة القرآن.

▭ (ويستحب أن يرفع بها) أی بالتلبية (صوته) ...... (الا أن يكون فی مصر) ...... (أو امرأة) فإنّها لاترفع صوتها بها ، بل تسمع نفسها لا غير . (مناسک الملا علی قاری (إرشاد الساری): (ص: ۱۴۷) باب الإحرام ، فصل : شرط التلبية أن تكون باللسان ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

بار بار پڑھنا سنت ہے، جب تلبیہ کہے تو تین مرتبہ کہے۔(۱)

تلبیہ کتنی مرتبہ پڑھے

احرام باندھتے وقت تلبیہ یا کوئی ذکر ایک مرتبہ پڑھنا فرض ہے، اوراس کو بار بار پڑھنا سنت ہے، جب تلبیہ کہے تو تین مرتبہ کہے۔(۲)

تلبیہ کہاں بند کیا جائے

☆ عمرے کے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھنا شروع کرے اور طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ پڑھنا ختم کردے، طواف کے دوران تلبیہ نہ پڑھے۔(۳)

(۱،۲) (والتلبية مرة فرض) وهو عند الشروع لا غير (وتكرارها سنة)...... (وعند تغير الحالات)...... (مستحب مؤكد)...... (ويستحب أن يكرر التلبية فى كل مرة) أى إذا شرعها ثلاثا الخ. (مناسک الملا علی قاری (إرشاد الساری): (ص: ۱۴۴) باب الإحرام، فصل: شرط التلبية أن تكون باللسان، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک: (ص: ۷۴، ۷۵) باب الإحرام، فصل فى كيفية الإحرام و صفة التلبية الخ، ط: إدارة القرآن.

🗁 (ثمّ لبّى دبر صلاته ناويا بها) بالتلبية (الحج) بيان للأكمل والا فيصح الحج بمطلق النية ولو بقلبه، لكن بشرط مقارنتها بذكر يقصد به التعظيم كتسبيح و تهليل ولو بالفارسية...... (وزد) ندبا (فيها)...... (ولا تنقص) منها فإنّه مكروه أى تحريما لقولهم انها مرة شرط والزيادة سنة، قال تحته فى الرد: (قوله: بذكر يقصد به التعظيم) أى ولو مشوبا بالدعاء على الصحيح، شرح اللباب، وفى الخانية: ولو قال: اللّٰهم ولم يزد...... والحاصل ان اقتران النيّة بخصوص التلبية ليس بشرط، بل هو السنة، وإنّما الشرط اقترانها بأى ذكر كان...... (قوله: تحريما لقولهم إنّها مرة شرط)...... ولايخفى ما فيه فإنّه إن أراد أن الشرط خصوص الصيغة المارة ففيه ان ظاهر المذهب كما فى الفتح أنّه يصير محرما بكل ثناء و تسبيح وقد مرّ...... وقول من قال انها شرط، مراده ذكر يقصد به التعظيم لا خصوصها اهـ. (شامى: (۲/۴۸۳، ۴۸۴) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، ط: سعيد)

(۳) (وهى) العمرة (لاتخالف الحج الا فى أمور) ...... (العاشر :) أنّه يقطع التلبية عند الشروع فى طوافها) أى فى أصحّ الروايات ، بخلاف الحج المفرد أو القارن ، فإنّه لايقطع التلبية الا فى أوّل رمى جمرة العقبة. (مناسک الملا على القارى (إرشاد السارى): (ص: ۶۵۳، ۶۵۴) باب العمرة، الأمور الّتى تخالف العمرة فيها الحج ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة) =

☆ حج تمتع میں احرام باندھ کر تلبیہ پڑھتا رہے اور دسویں ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی کے وقت پہلی کنکری مارنے سے پہلے تلبیہ ختم کر دے، اس کے بعد تلبیہ نہ پڑھے۔(۱)

☆ حج افراد یا حج قران کا احرام باندھنے کی صورت میں نیت کے بعد سے تلبیہ پڑھے اور طواف کے دوران تلبیہ نہ پڑھے البتہ طواف کے بعد صفا مروہ کی سعی میں تلبیہ پڑھنا جائز ہے۔(۲)

= والسنة الإحرام بالتلبية...... وإن أراد العمرة ينويها بقلبه ويذكرها بلسانه...... والتلبية مرة شرط، وهو عند الإحرام لا غير، والزيادة على المرة سنة والإكثار منها مستحب. (غنية الناسک: (ص: ۷۳، ۷۵) باب الإحرام، فصل: فی کیفیة الإحرام وصفة التلبیة الخ، ط: إدارة القرآن)

وفیه أیضًا : و أمّا سننها فما ذکرنا فی الحج غیر أنّه إذا استلم الحجر الأسود یقطع التلبیة عند أوّل شوط من الطواف عند عامة العلماء ، ...... فصل فی کیفیة أداء العمرة . (غنیة الناسک: (ص: ۱۹۷ ، ۱۹۹) باب العمرة ، وتسمی الحج الأصغر ، ط: إدارة القرآن)

شامی : (۵۳۷/۲) کتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعید .

(۱) (ورمی جمرة العقبة من بطن الوادی)...... (سبعا خذفا) ...... (وکبر بکل حصاة) ...... (منها وقطع التلبیة بأوّلها) قال تحته فی الرد : (قوله : وقطع التلبیة بأوّلها) أی فی الحج الصحیح والفاسد مفردا أو متمتّعا أو قارنا. (شامی: (۵۱۲/۲، ۵۱۳) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعید)

البحر : (۳۴۵/۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

الهندیة : (۲۳۱/۱) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه.

(۲) ویلبّی...... فی مسجد مکة...... ومنی ...... وعرفات ...... لا فی الطواف ...... وسعی العمرة ، أی و لا فی سعی العمرة ، فإنّ التلبیة تقطع بأوّل شروعه فی طوافها ، وأمّا ما أطلق بعضهم من أنّه لا یلبّی حالة السعی فمتعین حمله علی سعی العمرة أو سعی الحج إذا أخّره ، وأمّا ما صرّح به فی " الأصل " من أنّه یلبی فی السّعی ، فیحمل علی سعی الحج إذا قدّمه . (إرشاد الساری : (ص: ۱۴۷) باب الإحرام ، فصل : وشرط التلبیة أن تکون باللسان ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک: (ص: ۷۵) باب الإحرام، فصل فی کیفیة الإحرام و صفة التلبیة، ط: إدارة القرآن.

شامی : (۴۹۱/۲) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، قبیل : مطلب فی حدیث: " أفضل الحج العج والثج " ، ط: سعید .

☆ اگر کسی نے آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ لیا ہے اور منیٰ کو جانے سے پہلے صفامروہ کی سعی کرنا چاہتا ہے تو اس کے لئے سعی سے پہلے ایک نفلی طواف کرنا ضروری ہے۔(۱)

پھر اس طواف کے بعد سعی کے دوران تلبیہ پڑھنا جائز ہے۔(۲)

تلبیہ کہاں پڑھا جائے

☆ عمرہ میں احرام کی نیت کرنے کے بعد سے طواف شروع کرنے سے پہلے تک تلبیہ پڑھے، طواف شروع کرنے کے بعد تلبیہ نہ پڑھے۔(۳)

---

(۱) ثمّ إن أراد (أی المکی ومن بمعناه) تقدیم السعی علی طواف الزیارة ...... یتنفل بطواف (لأنّه لیس للمکی ومن فی حکمه طواف القدوم الّذی هو سنة للآفاقی ، فیأتی المکی بطواف نفل) بعد الإحرام بالحج (أی لیصح سعیه ......) یضطبع فیه (أی فی جمیع أشواط طوافه قدومًا أو نفلاً) ویرمل (أی فی الثلاثة الأوّل) ثم یسعی بعده . (إرشاد الساری : (ص: ۲۶۵) باب الخطبة ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

☐ شامی : (۲/۵۰۰) کتاب الحج ، مطلب فی السعی بین الصفا والمروة ، ط: سعید .

☐ البحر العمیق: (۳/۱۸۳۲) الباب الثانی عشر، فی الأعمال المشروعة یوم النحر، الرابع: من الأعمال المشروعة یوم النحر ، طواف الإفاضة ، ط: مؤسّسة الریّان ، المکتبة المکیّة.

(۲) انظر إلی الحاشیة، رقم: ۲، علی الصفحة السابقة: ۲۷۵. (ویلبّی...... فی مسجد مکة......)

(۳) (وأمّا فرائضها) أی مجملة (فالطواف والنیة) ...... (والإحرام) وفیها فرضان ، وهما النیة والتلبیة کما فی إحرام الحج . (مناسک الملا علی قاری (إرشاد الساری) : (ص: ۶۵۴) باب العمرة ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

☐ و فیه أیضًا : (ویلبّی) ...... (فی مسجد مکّة) ...... (لا فی الطواف) أی لایلبّی حال طوافه مطلقا الخ . (مناسک الملا علی القاری (إرشاد الساری) : (ص: ۱۴۷) باب الإحرام ، فصل : شرط التلبیة أن تکون باللسان ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

☐ غنیة الناسک : (ص: ۷۵) باب الإحرام ، فصل فی کیفیة الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

☐ الهندیة : (۱/۲۳۷) کتاب المناسک ، الباب السادس فی العمرة ، ط: رشیدیه .

☐ شامی : (۲/۵۳۷) کتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعید .

☐ الهندیة : (۱/۲۳۱) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه.

☆حج تمتع میں احرام باندھنے کے بعد سے دسویں ذی الحجہ کو جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی کے وقت پہلی کنکری مارنے کے وقت تک تلبیہ پڑھے اس کے بعد نہ پڑھے۔(۱)

☆حج افراد اور حج قران میں احرام باندھنے کے بعد تلبیہ پڑھے، اور طواف کے دوران تلبیہ نہ پڑھے، البتہ طواف کے بعد صفا مروہ کی سعی کے دوران تلبیہ پڑھنا جائز ہے۔(۲)

☆اگر کسی نے آٹھویں ذی الحجہ کا احرام باندھنے کے بعد منی جانے سے پہلے صفا مروہ کی سعی کرنا چاہی تو اس کے لئے سعی سے پہلے ایک نفلی طواف کرنا ضروری ہے، پھر اس طواف کے بعد سعی کے دوران تلبیہ پڑھنا جائز ہے۔(۳)

تلبیہ کے درمیان بات نہ کرے

تلبیہ پڑھتے وقت درمیان میں بات چیت نہ کرے۔(۴)

تلبیہ مزدلفہ میں

مزدلفہ میں بھی تلبیہ پڑھیں، لیکن زیادہ بلند آواز سے نہیں تا کہ دوسروں کو

---

(۱) انظر إلی الحاشية، رقم: ۱، فی الصفحة رقم: ۲۷۵. ((ورمی جمرة العقبة من بطن الوادی)......)

(۲) انظر إلی الحاشيتين السابقتين: ۱، ۲. علی الصفحة السابقة، رقم: ۲۷۵.

(۳) انظر إلی الحاشيي السابقة رقم: ۱، علی الصفحة رقم: ۲۷۶. (ثمّ إن أراد (أی المکی)

(۴) ويستحب أن يكرر التلبية ثلاثًا، وأن يوانی بين الثلاث، ولا يقطعها بكلام أو غيره. (غنية الناسک: (ص: ۷۴) باب الإحرام، فصل فی كيفية الإحرام وصفة التلبية، ط: إدارة القرآن)

شامی: (۲/ ۴۹۱) كتاب الحج، فصل فی الإحرام، قبيل مطلب فی حديث: "أفضل الحج العج والثج"، ط: سعيد.

مناسک الملا علی القاری (إرشاد الساری): (ص: ۱۴۴) باب الإحرام، فصل: شرط التلبية أن تكون باللسان، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

تکلیف نہ ہو۔(۱)

تلبیہ مسجد میں

تلبیہ مسجد حرام میں بھی پڑھیں، لیکن زور سے نہ پڑھیں تا کہ دوسرے لوگوں کو تکلیف نہ ہو۔(۲)

تلبیہ مل کر کہنا

اگر چند آدمی ایک ساتھ ہیں تو ایک ساتھ مل کر تلبیہ نہ کہیں بلکہ ہر آدمی الگ الگ تلبیہ کہے۔(۳)

---

(۱) ویلبی فی مسجد مکّة ومنی و عرفات ، وبعده فی مسجد مزدلفة ولکن لایرفع صوته ، بها بحیث یشوش علی مصل أو طائف أو نائم أو ذاکر أو نحو ذٰلک الخ . (غنیة الناسک : (ص: ۷۵) باب الإحرام ، فصل فی کیفیة الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

شامی : (۲/۵۰۸) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فی إجابة الدعاء ، ط: سعید .

الهندیة : (۱/۲۳۰) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه.

مناسک الملا علی القاری (إرشاد الساری) : (ص: ۱۴۷) باب الإحرام ، فصل : شرط التلبیة أن تکون باللسان ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

(۲) ویلبی فی مسجد مکّة ومنی و عرفات ، وبعده فی مسجد مزدلفة ولکن لایرفع صوته ، بها بحیث یشوش علی مصل أو طائف أو نائم أو ذاکر أو نحو ذٰلک الخ . (غنیة الناسک : (ص: ۷۵) باب الإحرام ، فصل فی کیفیة الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

مناسک الملا علی القاری (إرشاد الساری) : (ص: ۱۴۷) باب الإحرام ، فصل : شرط التلبیة أن تکون باللسان ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

شامی : (۲/۴۹۱) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، قبیل : مطلب فی حدیث : " أفضل الحج العج والثج " ، ط: سعید .

(۳) وإذا کانوا جماعة لایمشی أحد علی تلبیة الآخر، بل کل انسان یلبی بنفسه. (غنیة الناسک: (ص: ۷۵) باب الإحرام، فصل فی کیفیة الإحرام وصفة التلبیة الخ ، ط:إدارة القرآن)

مناسک الملاعلی قاری (إرشاد الساری) : (ص: ۱۴۶) باب الإحرام ، فصل : شرط التلبیة أن تکون باللسان ، ط: إدارة القرآن.

شامی : (۲/۴۹۱) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، قبیل : مطلب فی حدیث : " أفضل الحج العج والثع " ، ط: سعید.

تلبیہ منیٰ میں

منیٰ میں بھی تلبیہ پڑھیں، لیکن زیادہ بلند آواز سے نہیں تا کہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔(۱)

تلبیہ نماز کے بعد بھی پڑھنا چاہیئے

آٹھویں ذی الحجہ کی فجر کی نماز تک فرض اور نفل نماز کے بعد بھی تلبیہ پڑھنا چاہئے، اور ایام تشریق میں پہلے تکبیر کہنی چاہیئے اس کے بعد تلبیہ، اگر سلام پھیرتے ہی پہلے تلبیہ پڑھ لیا تو تکبیر تشریق ساقط ہو جائے گی۔(۲) اور تلبیہ دسویں تاریخ کی رمی کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔(۳) باقی ایام میں صرف تکبیر تشریق کہی جائے

(۱) ویلبی فی مسجد مکّة ومنی و عرفات ، ...... ولکن لایرفع صوته ، بها بحیث یشوش علی مصل أو طائف أو نائم أو ذاکر أو نحو ذٰلک الخ . (غنیة الناسک : (ص: ۷۵) باب الإحرام ، فصل فی کیفیة الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

شامی : (۴۹۱/۲) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، قبیل : مطلب فی حدیث : " أفضل الحج العج والثج"، ط: سعید.

فتح القدیر : (۳۶۸/۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: رشیدیه .

(۲) والتلبیة مرّة شرط...... ویتأکد استحباب إکثارها عند تغیر الأحوال والزمان...... وبعد المکتوبات اتفاقا، یبدأ بتکبیر التشریق ثم بها، فلو بدأ بها سقط التکبیر، والمسبوق لو تابع امامه فی التلبیة تفسد، بخلاف التکبیرات (کبیر)، وکذا بعد الفوائت والنوافل فی ظاهر الروایة. (غنیة الناسک: (ص: ۷۵) باب الإحرام، فصل فی کیفیة الإحرام و صفة التلبیة الخ، ط: إدارة القرآن)

البحر : (۳۲۵/۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

فتح القدیر : (۳۵۰/۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: رشیدیه .

شامی : (۴۹۱/۲) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، قبیل : مطلب فی حدیث : " أفضل الحج العج والثج " ، ط: سعید .

(۳) ویقطع التلبیة مع أوّل حصاة یرمیها فی الحج الصحیح والفاسد الخ. (غنیة الناسک: (ص: ۱۷۰) باب مناسک منی یوم النحر، فصل: مطلب فی کیفیة وقوف الرمی...... وقطع التلبیة، ط: إدارة القرآن)

البحر : (۳۴۵/۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

الهندیة : (۲۳۱/۱) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه.

البحر : (۱۶۶/۲) کتاب الصلاة ، باب العیدین ، ط : سعید .

گی۔(۱)

تلبیہ یاد نہیں

☆ اگر کسی کو تلبیہ یاد نہیں ہے تو احرام کی نیت کرنے کے بعد ''لاَ اِلٰــــهَ اِلاَّ اللّٰهُ'' ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' وغیرہ پڑھ لے تو تلبیہ پڑھنے کی شرط پوری ہو جائے گی لیکن یہ مکروہ ہے۔(۲)

☆ واضح رہے کہ ایسا ذکر جس سے اللہ تعالیٰ کی تعظیم مقصود ہو تلبیہ کے قائم مقام ہو سکتا ہے جیسے **لا اله الا الله، الحمد لله، الله اکبر** وغیرہ۔(۳)

☆ ہر آدمی کو حج یا عمرہ کے لئے جانے سے پہلے تلبیہ یاد کر لینا چاہیئے۔

تمتع

حج کے مہینوں میں پہلے عمرہ کرنا پھر اس سے فارغ ہونے کے بعد اسی سال

---

(۱) (ويبدأ بتكبير التشريق بعد صلاة الفجر من يوم عرفة و يختم عقيب صلاة العصر من يوم النحر) عند أبى حنيفة ، وقالا : يختم عقيب صلاة العصر من آخر أيّام التشريق . (فتح القدير : (۴۸/۲) كتاب الصلاة، باب صلاة العيدين ، فصل فى تكبيرات التشريق ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۱۷۹/۲ ، ۱۸۰) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد.

البحر الرائق : (۱۶۴/۲) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، ط: سعيد.

(۲،۳) فصل فيما يقوم مقام التلبية ، منضما إلى النية ، وهو الذكر باللسان...... أمّا الذكر فكل ذكر يقصد به تعظيم الله سبحانه و تعالىٰ كالتهليل، والتحميد، والتسبيح، والتكبير، وغير ذٰلک...... ولو قيل: اللّٰهم، يجزيه، وقيل: لا، وأمّا خصوص التلبية فسنة، لا شرط، فإذا تركها وأحرم بغيرها كره تنزيها لترک السنة. (غنية الناسک: (ص: ۷۶) باب الإحرام، فصل فيما يقوم مقام التلبية، ط: إدارة القرآن)

مناسک الملا على قارى : (ص: ۱۴۴) باب الإحرام ، فصل : شرط التلبية أن تكون باللسان ، ط: الإمكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

شامى : (۴۸۴/۲) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام الخ ، قبيل مطلب : فيمايصير به محرما، ط: سعيد .

حج کا احرام باندھ کر حج کرنا۔(۱)

تمتع ایک نظر میں

☆ میقات یا اس سے پہلے احرام باندھے۔(۲)

☆ مکہ مکرمہ آکر طواف کرے۔(۳)

اور یہ سات چکر ہیں جو حجر اسود سے شروع ہوں گے اور اسی پر ختم ہوں گے۔(۴)

☆ طواف کے بعد دو رکعتیں واجب ہیں، اگر مکروہ وقت نہیں ہے تو اسی وقت پڑھے ورنہ مکروہ وقت ختم ہونے کے بعد پڑھے، یہ دو رکعت کعبہ کی طرف منہ

(۱) ۲۳۲۸ ــــ وأمّا المتمتّع، فهو أن يحرم بالعمرة من الميقات أو قبله ، فى أشهر الحج أو قبله، ويعتمر ويحرم للحج، ويحج من عامه ذٰلک من غير أن يلم بأهله إلماما صحيحا. (المحيط البرهانى: (۳/۳۹۷) كتاب المناسک، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج، ط: إدارة القرآن)

☐ شامى : (۲/۵۳۵ ، ۵۳۷) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد.

☐ الهندية : (۱/۲۳۸) كتاب المناسک ، الباب السابع فى القران والتمتّع ، ط: رشيديه.

☐ غنية الناسک : (ص : ۲۱۲) باب التمتّع ، فصل فى ماهية التمتّع ، ط: إدارة القرآن .

(۲) هو أن يحرم الآفاقى بعمرة من الميقات ، أو قبله . (غنية الناسک : (ص: ۲۱۵) باب التمتّع ، فصل فى كيفية أداء التمتّع المسنون ، ط: إدارة القرآن .

(۳) فإذا دخل مكّة طاف لعمرته فى أشهر الحج . (غنية الناسک : (ص: ۲۱۵) باب التمتّع، فصل فى كيفية أداء التمتّع المسنون ، ط: .دارة القرآن)

☐ مناسک الملا على القارى : (ص: ۳۸۰) باب التمتّع ، فص؛ : فى شرائطه ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☐ شامى :(۲/۵۳۷) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

(۴) فيطوف بالبيت سبعة أشواط ...... ومن الحجر إليه شوط ...... وإذا طاف سبعة أشواط استلم الحجر الأسود فختم الطواف به . (غنية الناسک : (ص: ۱۰۳ ، ۱۰۵) باب دخول مكّة و حرمها ، فصل فى الأخذ فى الطواف الخ ، ط: إدارة القرآن)

☐ الهندية : (۱/۲۲۵) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

☐ الفتاوٰى التاتارخانية: (۲/۳۳۷، ۳۳۸) كتاب الحج ، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج ، ط: قديمى .

کر کے مقام ابراہیم کو سامنے لے کر پڑھے۔(۱)

☆ پھر زم زم پی کر سعی کے لئے جائے، اور جانے سے پہلے حجر اسود کا نویں دفعہ استلام کرے، سعی صفا سے شروع کرے مروہ تک ایک چکر، اسی طرح سات چکر لگائے، اس کے بعد مسجد حرام میں آکر دو رکعت پڑھے۔(۲)

☆ اس کے بعد سر پر استرا پھرائے (حلق کرائے)۔(۳) یہ عمرہ ہوا، اب

---

(۱) وإذا فرغ من الطواف يأتى مقام إبراهيم عليه السلام ويصلى ركعتين ...... وهاتان الركعتان واجبتان عندنا ...... ويصلى ركعتى الطواف فى وقت يباح له أداء التطوع فيه . (الهندية: (۱/۲۲٦) كتاب المناسك ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

☜ غنية الناسک: (ص: ۱۰٦) باب دخول مكة و حرمها، فصل فى الأخذ فى الطواف، تتمة، و : (ص: ۱۱٦) باب ماهية الطواف، فصل: ومن الواجبات: ركعتا الطواف ، ط: إدارة القرآن.

☜ المحيط البرهانى : (۳/۴۰۱) كتاب المناسک ، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ويستحب أن يأتى زمزم بعد الركعتين قبل الخروج إلى الصفا فيشرب منها...... ثمّ إذا أراد أن يسعى بين الصفا والمروة عاد إلى الحجر الأسود فاستلمه ...... ثم يخرج إلى الصفا ...... فيبدأ بالصفا ...... ثم يهبط منها نحو المروة ...... ويطوف بهما هٰكذا سبعة أشواط يبدأ بالصفا ويختم بالمروة ...... والسعى من الصفا إلى المروة شوط ومن المروة إلى الصفا شوط ...... وإذا فرغ من السعى يدخل المسجد ويصلى ركعتين . (الهندية : (۱/۲۲۷) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

☜ شامى : (۲/۴۹۹، ۵۰۱) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب فى السعى بين الصفا والمروة ، ط: سعيد .

☜ الفتاوٰى الخانية على الهامش الهندية : (۱/۲۹۳) كتاب الحج ، فصل فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه .

(۳) والمتمتّع على وجهين ...... وصفة المتمتّع الّذى لايسوق الهدى أن يبتدئ من الميقات فيحرم بعمرة ويدخل مكة ويطوف لها، ويسعى ويحلق أو يقصر . (الهندية : (۱/۲۳۸) كتاب المناسک ، الباب السابع فى القران والتمتّع ، ط: رشيديه)

☜ الفتاوٰى الخانية على هامش الهندية: (۱/۳۰۵) كتاب الحج، فصل فى التمتّع، ط: رشيديه.

☜ شامى : (۲/۵۳۷) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

احرام کھول دے، اب مکہ مکرمہ میں اپنے کپڑوں میں رہے طواف کرتا رہے، وہاں پر بڑی عبادت طواف ہی ہے، جتنا وقت فرض واجب اور سنت ادا کرنے کے بعد بچے طواف میں لگانے کی کوشش کرے اور حرم پاک میں زیادہ سے زیادہ وقت گزارے، یہاں تک کہ ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ آجائے، اور اگر اس دوران مزید عمرہ کرنا چاہئے تو کرسکتا ہے۔(۱)

☆ آٹھ ذی الحجہ کو طواف کر کے سعی کرے اور منی جائے (یہ سعی مقدم ہوگی)۔(۲)

☆ آٹھ ذی الحجہ کی ظہر سے لے کر نو ذی الحجہ کے سورج نکلنے تک منٰی میں رہے جب سورج نکل آئے تو وہاں سے عرفات کے لئے چلا جائے۔(۳) اور اگر

---

(۱) ثم حلق أو قصّر وأقام بمكّة حلالا يطوف بالبيت مابدا له، ويعتنى بسائر ماسبق له فى فصل ما ينبغي الاعتناء به بعد السعي، ويعتمر قبل الحج ما شاء. (غنية الناسک: (ص: ۲۱۵) باب التمتّع، فصل فى كيفية أداء التمتّع المسنون، ط: إدارة القرآن)

شامی: (۲/۵۳۷) كتاب الحج، باب التمتّع، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۲۲۷) كتاب المناسک، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ، و: (۱/۲۳۸، ۲۳۹) كتاب المناسک، الباب السابع فى القران والتمتّع، ط: رشيديه.

(۲) فإذا جاء الحج أحرم به كأهل ذٰلک الموضع، فلو أقام بمكّة، فإذ اكان يوم التروية أحرم به...... ثمّ يدخل المسجد ويطوف سبعا ......ويسعى بعده ...... وإن أراد تقديم السعى لزمه أن يتنفل بطواف بعد إحرامه للحج، يضطبع فيه ويرمل ثم يسعى بعده. (غنية الناسک: (ص: ۲۱۶) باب التمتّع، فصل فى كيفية أداء التمتّع المسنون، ط: إدارة القرآن)

البحر الرائق: (۲/۳۶۲، ۳۶۳) كتاب الحج، باب التمتّع، ط: سعيد.

شامی: (۲/۵۳۷، ۵۳۸) كتاب الحج، باب التمتّع، ط: سعيد.

(۳) وأمّا الإقامة بها بعد الزوال إلى صبيحة عرفة فمندوبة ...... فإذا صلى الفجر بمنى مكث قليلا حتى تطلع الشمس على ثبير، ثم توجه إلى عرفات مع السكينة والوقار الخ. (غنية الناسک: (ص: ۱۴۶، ۱۴۷) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل فى الرواح من مكة إلى منٰى، و: فصل فى التوجه من منٰى إلى عرفات، ط: إدارة القرآن)

البحر: (۲/۳۳۵) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

فتح القدير: (۲/۳۶۸، ۳۶۹) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: رشيديه.

مکتب والے اس سے پہلے لے جائیں تو پہلے چلا جائے۔

☆ زوال سے پہلے عرفات پہنچے، وہاں کچھ دیر لیٹے بیٹھے، ظہر کا وقت آئے تو ظہر پڑھے اگر مسجد نمرہ کے امام کے پیچھے پڑھے تو ظہر اور عصر اکٹھی پڑھے پہلے ظہر پھر عصر، اگر اپنے خیمہ میں ہو تو اذان دے کر اقامت کے ساتھ صرف ظہر پڑھے، پھر وقوف کرے، اس میں دعائیں پڑھے، کلمہ طیبہ، شہادت، تمجید، استغفار، درود شریف وغیرہ جس قدر ہو سکے پڑھے، کھڑا ہو کر پڑھتا رہے کھڑے کھڑے تھک جائے تو بیٹھ کر پڑھے۔(۱)

☆ عصر کا وقت آئے تو اذان و اقامت کے ساتھ عصر پڑھے، پھر غروب تک اسی طرح دعا اور ذکر میں مشغول رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔(۲)

(۱، ۲) ويبيت بمنىٰ ويصلى ثمه صلاة الفجر يوم عرفة بغلس ثم يتوجه إلى عرفات فإذا انتهىٰ إليه ينزل فى أىّ موضع شاء ...... فإذا زالت الشمس من يوم عرفة يتوضأ أو يغتسل والغسل أفضل، ثم يصلى الظهر والعصر مع الإمام فى وقت الظهر بأذان واحد وإقامتين ...... وإن فاتته الجماعة صلى كل صلاة فى وقتها فى قول أبى حنيفة رحمه الله تعالىٰ ولايجمع بين الصلاتين فى وقت الظهر ...... والأفضل لغير الإمام أن يقف عند الإمام والأفضل للإمام أن يقف راكبا فإن وقف قائما أو جالسا جاز ويكبر ويهلل ويدعوا الله تعالىٰ لحاجته . (الفتاوىٰ الخانية على هامش الهندية : (۱/ ۲۹۳ ، ۲۹۴) كتاب الحج ، فصل فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

🗀 ثم يأتى عرفات بعدما طلعت الشمس ...... فإذا فرغ الإمام من الخطبة يقيم المؤذن ويصلى الإمام بالنّاس الظهر ركعتين ان كان مسافرا ، ثمّ يقوم المؤذّن ويقيم ثانيًا ، ويصلى الإمام بهم العصر فى وقت الظهر ...... وإن لم يدرك الجمع بين الصلاتين مع الإمام الأكبر فأراد أن يصلى وحده فى رحله ، أو بجماعة بدون الإمام الأكبر صلى لكل صلوٰة فى وقته عند أبى حنيفة رحمه اللّٰه تعالىٰ ...... ثم إذا فرغ من العصر راح إلى الموقف ويقف فى أى مكان شاء إلا بطن عرفة والأفضل لغير الإمام أن يقف بقرب الإمام ، ويقف بأى صفة شاء ، والأفضل أن يقف راكبا ، ويقف مستقبل القبلة ، ويحمد الله تعالىٰ ويصلى على النبىّ ﷺ ...... ويلبّى فى هذا الموقف عندنا ويكون الوقوف إلى غروب الشمس . (المحيط البرهانى : (۳/ ۴۰۲ ، ۴۰۴) كتاب المناسک ، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج ، ط: إدارة القرآن)

🗀 الفتاوىٰ التاتارخانية :(۲/ ۳۴۱ ، ۳۴۵) كتاب الحج ، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج، ط: قديمى.

☆غروب کے بعد عرفات سے مزدلفہ کے لئے روانہ ہوجائے، اور مغرب کی نماز عرفات میں نہ پڑھے بلکہ مزدلفہ میں جا کر ایک اذان ایک اقامت کے ساتھ مغرب اور عشاء کی فرض نماز اکٹھے عشاء کے وقت میں پڑھے، پھر اس کے بعد پہلے مغرب کی سنت پھر عشاء کی سنت اور وتر وغیرہ پڑھے، پھر دل چاہے تو سو جائے ویسے بیداری بھی بہتر ہے، اٹھ کر تسبیح، درود، استغفار میں مشغول ہوجائے، تہجد پڑھ لے، یہاں تک کہ صبح صادق ہوجائے، اس دوران تقریباً ستر کنکریاں بھی جمع کر لے، فجر کی نماز اول وقت یعنی اندھیرے میں پڑھے، پھر کھڑے ہو کر وقوف کرے اور کچھ دیر دعا کرے۔(۱)

☆پھر اس کے بعد منی واپس آئے، جمرہ عقبہ یعنی سب سے آخر والے بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارے، واپس آئے اور منی میں ہی قربانی کرے، پھر اس کے بعد سر منڈوائے، اب احرام کھولے سلے ہوئے کپڑے پہن کر مکہ مکرمہ آئے اور طواف

---

(۱) وإذا غربت الشمس أفاض الإمام والنّاس معه...... فإذا دخل وقت العشاء أذن المؤذن، ويقيم فيصلي بهم المغرب في أوّل وقت العشاء، ثم يتبعها العشاء بجماعة...... ويصلي سنة المغرب والعشاء والوتر بعدهما...... ثم اضطجع حتى طلع الفجر...... وينبغي أن يحيى هٰذه الليلة بالصلاة والتلاوة والذكر والتلبية والدعاء والتضرع...... فإذا انشق الفجر ندب أن يغتسل للوقوف بمزدلفة، ويستحب أن يصلي الفجر بغلس...... فإذا فرغ منها يستحب أن يأتي الإمام والنّاس معه المشعر الحرام...... فيقف عليه ان أمكنه...... ويكبر ويهلل ويلبي ويحمد اللّٰه تعالىٰ ويثني عليه ويصلي على النبيّ صلى الله عليه وسلم ويكثر التلبية ويدعو رافعا يديه سبطا يستقبل بهما وجهه، ويسأل اللّٰه تعالىٰ حوائجه وإرضاء خصومه...... ويستحب أن يرفع من المزدلفة أو من قارعة الطريق سبع حصيات كحصى الخذف. (غنية الناسک: (ص: ۱۶۱ــ ۱۶۸) باب مناسک منى و عرفات، فصل فى الإفاضة من عرفات، باب أحكام المزدلفة...... إلى: فصل فى إفاضه من المشعر الحرام الخ، ط: إدارة القرآن)

🗀 المحيط البرهاني: (۴۰۴/۳، ۴۰۵) كتاب المناسک، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج، ط: إدارة القرآن.

🗀 الفتاوىٰ التاتارخانية: (۳۴۵/۲، ۳۴۶) كتاب الحج، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج، ط: قديمى.

زیارت کرے، یہ طواف فرض ہے (اگر پہلے سعی نہیں کی تو سعی بھی کرے)۔(۱)

☆ پھر اس کے بعد واپس منی آئے، رات کو منی میں رہے، صبح اٹھ کر (یہ ۱۱/ ذی الحجہ ہے) زوال کے بعد ترتیب سے پہلے شیطان کو الگ الگ سات کنکریاں مار کر ایک طرف ہو کر دعا کرے، پھر دوسرے شیطان کو سات کنکریاں مار کر کچھ دور ہو کر دعا کرے، پھر تیسرے شیطان کو سات کنکریاں مار کر دعا کے بغیر واپس آئے، اب پھر منی میں رات کو رہے، صبح کو یہ ۱۲/ ذی الحجہ کی صبح ہے پھر زوال کے بعد اسی طرح تینوں شیطانوں کو سات سات کنکریاں مار کر مکہ مکرمہ واپس جانا چاہے تو جا سکتا ہے، دس سے بارہ ذی الحجہ کے اندر اندر طواف زیارت ضرور کرے، اب حج مکمل ہو گیا، پھر مکہ مکرمہ سے وطن واپس آتے وقت طواف وداع کر لے۔(۲)

---

(۱) فإذا أسفر جدا ذهب قبل أن يطلع الشمس ...... حتٰى ينزل منى ...... ثم إذا أتٰى منى يرمى جمرة العقبة بسبع حصيات مثل حصى الخذف ...... ثم إذا رمى جمرة العقبة فى اليوم الأوّل لايقف عندها ...... بل يأتى منزله ...... وإن كان قارنا أو متمتّعا يذبح ثم يحلق أو يقصر والحلق أفضل ...... وإذا قصر أو حلق حلّ له كل شيئ الا النساء ...... ثم يدخل مكة من يومه ذٰلک ان استطاع ويطوف طواف الزيارة أو من الغد أو بعد الغد ...... وهٰذا هو الطواف المفروض فى الحج...... وإن لم يكن سعى بعد طواف التحية سعى بعد هٰذا الطواف . (الفتاوٰى التاتارخانية : (۲/ ۳۴۷۔ ۳۵۱) كتاب الحج ، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج ، ط: قديمى)

🗀 المحيط البرهانى : (۳/ ۴۰۵۔ ۴۰۸) كتاب المناسک ، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج ، ط: إدارة القرآن.

🗀 الفتاوٰى الهندية : (۱/ ۲۳۱ ، ۲۳۲) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه .

(۲) ثم لايبيت بمكة...... بل يعود إلى منٰى ويبيت ثمة...... فإذا كان من الغد وهو اليوم الثانى من أيّام النحر يرمى الجمار الثلاث بعد الزوال، كل جمرة بسبع حصيات على نحو ما بينا، ثم يأتى المقام الّذى يقوم فيه النّاس فيقوم بحمد الله ويثنٰى عليه...... ويدعو الله تعالىٰ بحاجته، وفى الهداية: يرفع يديه،...... ثم يرمى الجمرة الوسطٰى بسبع حصيات على نحو ما بينا ثم يقوم حيث يقوم فيه النّاس فيصنع فى قيامه مثل ما صنع عندالجمرة الأولىٰ ويرفع يديه عند الدماء فى قيامه...... ثم يأتى جمرة العقبة فيرميها بسبع حصيات...... فإذا كان من الغد، وهو اليوم الثالث من أيّام النحر، =

تمتع کا طریقہ

☆تمتع کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ میقات سے پہلے عمرہ کی نیت سے احرام باندھ کر حج کے مہینوں میں عمرہ کیا جائے۔

عمرہ سے فارغ ہوکر بال منڈ واکر یا کتر واکر حلال ہوجائے یعنی احرام اتارکر عام کپڑے پہن لے، احرام کی پابندیاں ختم ہوجائیں گی اس کے بعد مکہ مکرمہ میں قیام کرے یا کسی اورجگہ جانا چاہے تو جائے مگر اپنے وطن نہ جائے اور جب حج کا وقت آجائے تو غسل کرکے حج کا احرام باندھ کر حج کرے اور دس ذی الحجہ کو رمی، قربانی اور بال کٹوا کر احرام کھول دے۔(۱)

= یرمی الجمار الثلاث أیضًا بعد زوال الشمس علی نحو ما بینا، ثم یرجع فی یومه ان احب...... ثم یدخل مکة ویطوف طواف الصدر ان أراد الرجوع...... ویسمی هٰذا طواف الوداع. (الفتاویٰ التاتارخانیة: (۲/ ۳۵۱ـ ۳۵۴) کتاب الحج، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج، ط: قدیمی)

▭ المحیط البرهانی : (۳/ ۴۰۸، ۴۱۰) کتاب المناسک ، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج ، ط: إدارة القرآن.

▭ الهندیة : (۱/ ۲۳۲، ۲۳۴) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه.

(۱) فصل فی کیفیة أداء التمتّع: هو أن یحرم الآفاقی بعمرة من المیقات أو قبله ، فإذا دخل مکة طاف لعمرته فی أشهر الحج...... وسعی بین الصفا والمروة، ثم حلق أو قصر، وأقام بمکّة حلالا...... ویعتمر قبل الحج ما شاء...... فإذا جاء الحج أحرم به کأهل ذٰلک الموضع...... فإذا أراد المتمتّع وکذا المکی أن یحرم بالحج یأتی بما سبق له فی الإحرام من إزالة التفث، والاغتسال والتطیب وغیر ذٰلک...... ثم یدخل المسجد ویطوف سبعا، ثم یصلی رکعتی الطواف، ثم یصلی رکعتین سنة الإحرام، ویحرم عقیبهما وحج کالمفرد...... وإذا رمی یوم النحر ذبح للمتمتّع کالقران...... وإذا حلق یوم النحر حل من إحرامه علی ظاهر الروایة. (غنیة الناسک: (ص: ۲۱۵، ۲۱۸) باب التمتّع، فصل فی کیفیة أداء التمتّع المسنون، ط: إدارة القرآن)

▭ شامی : (۲/ ۵۳۵، ۵۳۹) کتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعید .

▭ الهندیة : (۱/ ۲۳۸، ۲۳۹) کتاب المناسک ، الباب السابع فی القران والتمتّع ، ط: رشیدیه.

☆ تمتع کے لئے آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والا ہونا شرط ہے، مکہ مکرمہ میں رہنے والے اور میقات کے اندر رہنے والے کے لئے تمتع کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

☆ حج تمتع کرنے والا ایک عمرہ کے بعد دوسرے عمرہ حج سے پہلے کرسکتا ہے۔(۲)

☆ دسویں ذی الحجہ کو منی میں قربانی کرنا، قارن اور تمتع کرنے والے پر واجب ہے۔(۳) مفرد کے لئے واجب نہیں مستحب ہے۔(۴)

---

(۱) فشرائط صحته تسعة : الأوّل : أن يكون من أهل الآفاق . (غنية الناسک : (ص: ۲۱۲) باب التمتّع ، فصل فى ماهية التمتّع ، ط: إدارة القرآن)

☜ وفيه أيضًا : لا تمتّع ولاقران ولا جمع بينهما فى غير أشهر الحج لأهل مكة . (غنية الناسک: (ص: ۲۱۹) باب التمتّع ، فصل ، ط: إدارة القرآن)

☜ بدائع الصنائع : (۲/۱۶۹) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان ما يحرم به ، ط: سعيد .

☜ الهندية : (۱/۲۳۹) كتاب المناسک ، الباب السابع فى القران والتمتّع ، ط: رشيديه .

(۲) ويعتمر قبل الحج ماشاء . (غنية الناسک : (ص: ۲۱۵) باب التمتّع ، فصل فى كيفية أداء التمتّع المسنون ، ط: إدارة القرآن)

☜ شامى : (۲/۵۳۷) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

☜ وانظر الحاشية السابقة، رقم: ۱ أيضًا. (فصل فى كيفية أداء التمتّع:)

(۳) (قوله : وإذا رمى يوم النحر ذبح شاة أو بدنة أو سبعها ...... ولم يقيد الذبح بالمحبة كما قيده بها فى ذبح المفرد ، لماأنّه واجب على القارن والمتمتّع . (البحر الرائق : (۲/۳۵۹) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد)

☜ الهندية : (۱/۲۳۹) كتاب المناسک ، الباب السابع فى القران والتمتّع ، ط: رشيديه .

☜ غنية الناسک: (ص: ۲۱۶) باب التمتّع،فصل فى كيفية أداء التمتّع المسنون، ط: .إدارة القرآن.

☜ وانظر الحاشية الآتية أيضًا. (فإذا فرغ من الرمى يوم النحر)

(۴) فإذا فرغ من الرمى يوم النحر انصرف إلى رحله ، ويشتغل بشيئ آخر ، فذبح ان شاء ؛ لأنّه مفرد والذبح له أفضل ، وإنّما يجب على القارن والمتمتّع . (غنية الناسک: (ص: ۱۷۲)

☜ شامى: (۲/۵۱۵) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، مطلب فى رمى جمرة العقبة، ط: سعيد.

☜ البحر العميق فى مناسک المعتمر والحاج إلى بيت الله العتيق: (۳/۱۷۰۰) الباب الثانى عشر فى الأعمال المشروعة يوم النحر، الثانى، قبيل: الكلام فى الأضحية، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

تمتّع کرنا کس کے لئے منع ہے

''مکّہ والے تمتّع نہ کریں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۳٦/٤)

تمتع کرنے والا احرام کہاں سے باندھے

☆تمتع کرنے والا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ پہنچا، اور عمرہ کر کے حلال ہوکر مکہ مکرمہ میں ٹھہرا ہوا ہے تو وہ شخص حج کا احرام حرم کی حدود کے اندر جہاں سے چاہے باندھ سکتا ہے، اپنے ہوٹل یا رہائش سے بھی باندھ سکتا ہے البتہ مسجد الحرام میں جا کر باندھنا زیادہ بہتر ہے۔(۱)

☆تمتع کرنے والا مزید عمرے کرنا چاہے تو حرم کی حدود سے باہر جا کر مسجد عائشہ اور جعرانہ وغیرہ سے احرام باندھے۔(۲)

---

(۱) فإذا جاء الحج أحرم به كأهل ذٰلک الموضع ، فلو أقام بمكّة ، فإذا كان يوم التروية أحرم به، وقبله أفضل ، وأفضل أماكنه الحطيم ، ثم المسجد ، ثم مكّة ، ثم الحرم ، ويصح من خارج الحرم ولكنه يجب كونه فيه . (غنية الناسک : (ص: ۲۱٦) باب التمتّع ، فصل فی كيفية أداء التمتّع المسنون ،ط : إدارة القرآن)

الهندية : (۲۳۹/۱) كتاب المناسک ، الباب السابع فی القران والتمتّع ، ط: رشيديه .

فتح القدير : (۴۲۳/۲) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: رشيديه .

(۲) (وأمّا ميقات أهل الحرم ...... والمراد به كل من كان داخل الحرم ، سواء كان أهله أولا ، مقيما به أو مسافرًا ، فالحرم للحج ، ...... والحل للعمرة والأفضل إحرامها من التنعيم من معتمر عائشة رضی اللّٰه عنها ...... ثم من الجعرانة . (غنية الناسک : (ص: ۵۷ ، ۵۸) باب المواقيت ، فصل : ميقات أهل الحرم ، ط: إدارة القرآن)

(و) الميقات (لمن بمكّة) يعنی من بداخل الحرم (للحج الحرم وللعمرة الحل) ليتحقق نوع سفر ، والتنعيم أفضل ، قال فی الرد : (قوله : يعنی الخ) أشار إلی ما فی البحر من قوله : والمراد بالمكان من كان داخل الحرم سواء كان بمكّة أولا ، وسواء كان من أهلها أو لا اهـ ، فيشمل الآفاقی فی المفرد بالعمرة والمتمتّع والحلال من أهل الحل إذا دخل الحرم لحاجة كما فی اللباب . (شامی : (۴۷۸/۲) كتاب الحج ، مطلب فی المواقيت ، ط: سعيد) =

تمتع کرنے والا عمرہ کر کے مدینہ جا سکتا ہے

☆ جو شخص حج تمتع کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ پہنچا اور عمرہ کے افعال ادا کر کے حلال ہو گیا تو اس کے بعد وہ مدینہ منورہ جا سکتا ہے۔(۱) اور جب مدینہ منورہ سے واپس مکہ مکرمہ لوٹے تو بہتر یہ ہے کہ حج افراد کا احرام باندھ کر آئے، اور اگر عمرہ کا احرام باندھ کر آئے اور عمرہ کر کے حلال ہو جائے، اور حج کے ایام آنے پر پھر حج کا احرام باندھ کر حج کر لے تو اس کا حج تمتع صحیح ہوگا اور امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک حج

= مناسک الملا علی قاری : (ص: ۱۱۷) باب المواقیت، فصل : فی میقات أهل الحرم، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة.

الهندیة : (۱/۲۲۱) کتاب المناسک، الباب الثانی فی المواقیت، ط: رشیدیه.

المحیط البرهانی : (۳/۴۱۲، ۴۱۳) کتاب المناسک، الفصل الرابع فی بیان مواقیت الإحرام، ط: إدارة القرآن.

(۱) الخامس عدم الإلمام الصحیح، وهوه أن یرجع إلی أهله بعد العمرة حلال ...... ولو عاد إلی غیر أهله إلی موضع لأهله التمتّع والقران اتخذها دار أو لا، توطن بها أو لا، ثم حج من عام یکون متمتّعا عنده. (غنیة الناسک : (ص: ۲۱۳) باب التمتّع، فصل فی ماهیة التمتّع وشرائطه، ط: إدارة القرآن)

مناسک الملا علی قاری : (ص: ۳۸۲) باب التمتّع، فصل فی شرائطه، السادس : الاستطاعة، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة.

(قوله : عاد إلی بلده) فلو عا دإلی غیره لایبطل تمتّعه عند الإمام. (شامی : (۲/۵۴۱) کتاب الحج، باب التمتّع، ط: سعید)

(کوفی) أی آفاقی (حل من عمرته فیها) ی الأشهر (وسکن بمکّة) أی داخل المواقیت (أو بصرة) أی غیر بلده (و حج) من عامه (متمتّع) لبقاء سفره. قال تحته فی الرد : (قوله : أی داخل المواقیت) أشار إلی أنّ ذکر مکّة غیر قید، بل المراد هی أو ما فی حکمها (قوله : أی غیر بلده) أفاد أنّ المراد مکان لا أهل له فیه سواء اتخذه دارا بأن نوی الإقامة فیه خمسة عشر یوما أولا کما فی البدائع و غیرها، ...... (قوله : لبقاء سفره) أمّا إذا أقام بمکّة أو داخل المواقیت فلأنّه ترفق بنسکین فی سفر واحد فی أشهر الحج وهو علامة التمتّع، وأمّا إذا أقام خارجها فذکر الطحاوی أن هٰذا قول الإمام ...... وله أن حکم السفر الأول قائم ما لم یعد إلی وطنه. (شامی : (۲/۵۴۱، ۵۴۲) کتاب الحج، باب التمتّع، قبیل : باب الجنایات، ط: سعید)

تمتع کا اعتبار پہلے عمرہ سے ہوگا۔(۱)

البتہ حج قران کا احرام باندھ کرآنا ممنوع ہے، اس لئے کہ یہ شخص مکہ مکرمہ میں رہنے والوں کے حکم میں ہے (حکماً مکی ہے) اگر حج قران کا احرام باندھ کرآئے گا تو دم دینا لازم ہوگا۔(۲)

تمتع کرنے والا میقات سے باہر نکل گیا

''آفاقی میقات سے باہر نکلے تو۔۔۔'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/ ۸۰)

(۱،۲) وأقام بمكّة حلالا يطوف بالبيت ما بداله، ويعتنى بسائر ما سبق له فى فصل ما ينبغى الاعتناء به بعد السعى، ويعتمر قبل الحج ماشاء. وما فى اللباب: ولا يعتمر قبل الحج فغير صحيح؛ لأنّه بناء على أن المكى ممنوع من العمرة المفردة، وهو خلاف مذهب أصحابنا جميعا؛ لأنّ العمرة جائزة فى جميع السنة بلاكراهة إلّا فى خمسة أيّام، لا فرق فى ذٰلك بين المكى والآفاقى، صرّح به فى النهاية والمبسوط والبحر، وأخى زاده والعلامة قاسم وغيرهم رحمهم اللّٰه تعالىٰ، كذا فى المنحة، بل المكى ممنوع من التمتّع والقران، وهٰذه عمرة مفردة لا أثر لها فى تكرر تمتّعه، ولايعتمر مع الحج؛ لأنّه فى حكم المكى، ولو فعل لايكون قارنًا باتفاقهم، وعليه رفض العمرة، أو الحج، كما سيأتى فى الجمع المكروه، وهو متمتّع إن حج من عامه، وكذا لو خرج إلى الآفاق لحاجة، فقرن لايكون قارنًا عند أبى حنيفة، وعليه رفض أحدهما، ولايبطل تمتّعه؛ لأنّ الأصل عنده أن الخروج فى أشهر الحج إلى غير أهله كالإقامة بمكة، فكأنّه لم يخرج...... (غنية الناسک: (ص: ۲۱۵) باب التمتّع، فصل: فى كيفية أداء التمتّع المسنون، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۳۹۹، ۴۰۰) باب التمتّع ، فصل فى تمتّع المكّى ، ط: الإمدادية مكة المكرّمة .

▭ شامى : (۲/ ۵۳۷) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

▭ فإن أحرم المكى بهما معًا ، أو أدخل إحرام الحج على العمرة قبل طوافها ، فلابد من رفض أحدهما ، فرفض العمرة أولىٰ بالاتفاق ...... وعليه عمرة و دم الرفض ، وإن مضى فيهما جاز وأساء وعليه دم الجمع . (غنية الناسک : (ص: ۲۳۰) باب الجمع بين النسكين أو أكثر ، فصل : فى الجمع المكروه بين عمرة و حجة ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۴۱۷) باب إضافة أحد النسكين إلى الآخر ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

▭ الدر مع الرد : (۲/ ۵۳۹) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

تمتع کرنے والا نے ذبح سے پہلے حلق کرلیا

اگر تمتع کرنے والے نے رمی کے بعد ذبح سے پہلے حلق کرلیا تو ایک دم واجب ہوگا۔(۱)

تمتع کرنے والے

تمتع کرنے والے کو چاہیئے کہ جب عمرہ کے اعمال طواف اور سعی سے فارغ ہوجائے تو سر منڈوا کر یا ایک پور کی مقدار بال کترواکر حلال ہوجائے، اور آٹھ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھے، اس احرام میں نویں تاریخ یعنی یوم عرفہ تک احرام باندھنے میں تاخیر کی گنجائش ہے بشرطیکہ احرام باندھنے کے بعد عرفات میں وقوف کرنا ممکن ہو ورنہ حج نہیں ہوگا۔(۲)

تمتع کرنے والے عمرہ کرسکتے ہیں

☆حج تمتع کرنے والے افراد عمرہ کے طواف، سعی، حلق یا قصر کرکے فارغ ہونے کے بعد حج سے پہلے شوال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ کی سات تاریخ تک بار بار

---

(۱) ولو حلق المفرد ، أو غيره قبل الرمى ، أو القارن أو المتمتّع قبل الذبح ، أو ذبحا قبل الرمى، فعليه دم عند أبى حنيفة بترک الواجب . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۹ ، ۲۸۰) باب الجنايات، المطلب العاشر فى ترک الترتيب بين الرمى والذبح والحلق الخ ، ط: إدارة القرآن)

البحر الرائق : (۲۴/۳) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

مناسک الملا على قارى : (ص: ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس ، فصل فى ترک الترتيب بين أفعال الحج ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

(۲) وصفة المتمتّع الذّى لايسوق الهدى أن يبتدئ من الميقات فيحرم بعمرة ويدخل مكّة ويطوف لها ويسعى ويحلق أو يقصر وقد حل من عمرته ...... فإذا كان يوم التروية أحرم بالحج من المسجد ...... وهٰذا الوقت ليس بلازم حتى لو أحرم يوم عرفة جاز . (الهندية : (۲۳۸/۱ ، ۲۳۹) كتاب المناسک ، الباب السابع فى القران والتمتّع ، ط: رشيديه)

الدر المختار مع رد المحتار : (۵۳۷/۲) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

عمرہ کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں، اس میں کوئی قباحت یا کراہت نہیں ہے۔(۱)

☆ ''بعض علماء کے نزدیک جب تمتع کرنے والا وطن سے عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ جا کر عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد دوسرا عمرہ کریگا تو اس کا تمتع باطل ہوجائے گا۔'' لیکن بعض علماء کی یہ بات درست نہیں ان کے اعتبار سے بھی۔(۲) جب یہ شخص دوسرا عمرہ کرے گا تو اس کے ذریعہ سے تمتع ہوجائے گا، جب تیسرا عمرہ کریگا تو اس کے ذریعہ سے تمتع ہوجائے گا، خلاصہ یہ کہ جتنے عمرے کرے گا ان میں سے آخر والے عمرہ سے تمتع صحیح ہوجائے گا۔(۳)

---

(۱) (قوله: وأقام بمكّة حلالا)...... [تنبيه] أفاد أنّه يفعل ما يفعله الحلال فيطوف بالبيت ما بداله ويعتمر قبل الحج، وصرح فی اللباب بأنه لا يعتمر، أی بناء علی أنه صار فی حكم المكی، وأن المكی ممنوع من العمرة فی أشهر الحج وإن لم يحج، وهو الّذی حط عليه كلام الفتح، وخالفه فی البحر و غيره بأنه ممنوع منها إن حج من عامه، وسيأتی تمامه. (شامی: (۲/۵۳۷) كتاب الحج، باب التمتّع، ط: سعيد)

▭ مناسک الملاعلی قاری : (ص: ۴۰۸) باب التمتّع ، فصل : المتمتّع علی نوعين ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

▭ البحر الرائق: (۲/۳٦٦) كتاب الحج، باب التمتّع، قوله: ولاتمتّع ولا قران لمكی، ط: سعيد.

▭ منحة الخالق علی البحر الرائق لابن عابدين: (۲/۳٦٦) كتاب الحج، باب التمتّع، ط: سعيد.

(۲،۳) فأمّا إذا عاد إلی غير أهله بأن خرج من الميقات ولحق بموضع لأهله القران والتمتّع كالبصرة مثلا أو نحوها واتخذ هناک دارًا أو لم يتخذ توطن بها أو لم يتوطن ثم عاد إلی مكة وحج من عامه ذلک فهل يكون متمتّعا، ذكر فی الجامع الصغير أنّه يكون متمتّعا ولم يذكر الخلاف، وذكر القاضی أيضًا أنّه يكون متمتّعا فی قولهم، وذكر الطحاوی أنّه يكون متمتّعًا فی قول أبی حنيفة، وهٰذا وما إذا أقام بمكّة ولم يبرح منها سواء، وأمّا فی قول أبی يوسف ومحمد فلايكون متمتّعا، ولحوقه بموضع لأهله التمتّع والقران ولحوقه بأهله سواء، وجه قولهما أنّه لما جاوز الميقات ووصل إلی موضع لأهله التمتّع والقران فقد بطل حكم السفر الأوّل، وخرج من أن يكون من أهل مكّة لوجود إنشاء سفر آخر فلايكون متمتّعا كما لو رجع إلی أهله، ولأبی حنيفة أن وصوله إلی موضع لأهله القران والتمتّع لايبطل السفر الأوّل ما لم يعد إلی منزله؛ لأنّ المسافر مادام يتردد فی سفره يعد ذلک كله منه سفرًا واحدًا مالم يعد إلی منزله، ولم يعد ههنا، فكان السفر الأوّل قائما فصار كأنّه لم يبرح من مكة فيكون متمتّعا ويلزمه هدی المتعة. (بدائع الصنائع: (۲/۱۷۱) كتاب الحج، فصل: وأمّا بيان ما يحرم به، ط: سعيد)

▭ وانظر أيضًا : الحاشية السابقة رقم : ۱،۲، علی الصفحة السابقة ، رقم : ۲۹۱ .

تمتع کرنے والے کے پاس قربانی کی رقم نہیں

☆اگر تمتع کرنے والے کے پاس دم شکر (قربانی) کی رقم نہیں ہے تو حج سے پہلے تین روزے رکھے پھر وطن واپس آنے کے بعد سات روزے رکھے۔(۱)

☆اگر تمتع کرنے والے ایسے آدمی نے حج سے پہلے تین روزے نہیں رکھے تو اس پر تین دم لازم ہوں گے:

۱۔دم تمتع۔ ۲۔دم تحلل۔ ۳۔دم تاخیر۔(۲)

---

(۱) (قوله : ويذبح فإن عجز فقد مرّ) أى فى باب القران ، فإن حكمهما واحد . (البحر : (۲/ ۳۶۳) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد)

وفيه أيضًا: (قوله : وصام العاجز عنه ثلاثة أيّام آخرها يوم عرفة ، و سبعة إذا فرغ ولو بمكّة) أى صام العاجز عن الهدى لقوله تعالىٰ : ﴿فمن لم يجد فصيام ثلاثة أيّام فى الحج وسبعة إذا رجعتم تلك عشرة كاملة﴾ ، والعبرة لأيّام النحر فى العجز والقدرة . (البحر : (۲/ ۳۶۰) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد)

فتح القدير مع الهداية : (۲/ ۴۲۴) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: رشيديه .

غنية الناسک: (ص: ۲۰۷، ۲۰۸) باب القران ، فصل فى بدل الهدى ، ط: إدارة القرآن.

وفيه أيضًا : (ص: ۲۱۷) باب التمتّع ، فصل فى كيفية أداء التمتّع المسنون .

الدر المختار مع الرد : (۲/ ۵۳۳ ، ۵۳۴) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد .

وفيه أيضًا : (۲/ ۵۳۸) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

المحيط البرهانى: (۳/ ۴۶۰) كتاب المناسک، الفصل العاشر فى المتمتّع، ط: إدارة القرآن.

الفتاوىٰ الهندية: (۱/ ۲۳۹) كتاب المناسک، الباب السابع فى القران والتمتّع، ط: رشيديه.

(۲) (قوله: فإن لم يصم إلى يوم النحر تعين الدم) أى إن لم يصم الثلاثة حتى لو دخل يوم النحر لم يجزه الصوم أصلًا وصار الدم متعينًا...... فلو لم يقدر على الهدى تحلل وعليه دمان: دم التمتّع، و دم التحلل قبل الهدى كذا فى الهداية هنا، وقال فيما يأتى فى آخر الجنايات: فإن حلق القارن قبل أن يذبح فعليه دمان عند أبى حنيفة، دم بالحلق فى غير أوانه؛ لأنّ أوانه بعد الذبح، ودم بتأخير الذبح عن الحلق...... فنسبه صاحب غاية البيان إلى التخليط لكونه جعل أحد الدمين هنا دم الشكر و الآخر دم الجناية، و هو صواب، وفيما يأتى أثبت عند أبى حنيفة دمين آخرين سوى دم الشكر ونسبه فى فتح القدير أيضًا فى باب الجنايات إلى السهو وليس كما قالا بل كلامه صواب فى الموضعين. قال تحته فى منحة الخالق: (قوله: بل كلامه صواب فى موضعين) =

تمتع کرنے والے کے لئے ترتیب

''ترتیب'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۲۵۹)

تمتع کے لئے شرط

تمتع کے لئے آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والا ہونا شرط ہے مکہ مکرمہ میں رہنے والے، اور میقات کے اندر رہنے والوں کے لئے تمتع کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

تمتع مکہ والے نے کیا

''مکہ والے نے تمتع کرلیا'' عنوان کو دیکھیں۔(۴/ ۱۳۹)

تمتّع والا اگر ہدی لے کر جائے

''ہدی لے کر جانے والے نے عمرہ کر کے حلق کرلیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

= حاصله أنّه يجب عليه عند الإمام ثلاثة دماء: دم القران، ودم الجناية على الإحرام بالحلق في غير أوانه ودم تأخير الذبح. (البحر الرائق مع منحة الخالق: (۲/ ۳۶۱، ۳۶۲) كتاب الحج، باب القران، ط: سعيد)

الكفاية مع فتح القدير : (۲/ ۴۷۲ ، ۴۷۳) كتاب الحج ، باب الجنايات ، فصل : ومن طاف طواف القدوم محدثا الخ ، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (۳/ ۲۴ ، ۲۵) كتاب الحج ، باب الجنايات ، فصل : ولا شيئ ان نظر إلى فرج امرأة ، قبيل : فصل : ان قتل محرم صيدا الخ ، ط: سعيد .

(۱) الحادى عشر : أن يكون من أهل الآفاق والآفاقى كل من كان داره خارج المقيات فلا تمتّع لأهله ولا لأهل داخله .... (إرشاد السارى : (ص: ۳۸۴) باب التمتّع ، وأيضًا فيه : ليس لأهل مكّة أى المقيمين بها وأهل المواقيت أى نفسها وماحاذاها ومن بينها وبين مكّة أى بين الحل من داخل المواقيت وبين الحرم المحترم تمتّعٌ . (ص: ۳۸۵) باب التمتّع ، فصل : فى تمتّع المكّى، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۲۱۲) باب التمتّع، فصل فى ماهية التمتّع وشرائطه، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد : (۲/ ۵۳۹ ، ۵۴۰) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

تنعیم

☆ تنعیم مکہ مکرمہ کے شمالی جانب حرم کی حدود سے باہر تقریباً دس کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے، اور مکہ والے عمرہ کے لئے تنعیم کی ''مسجد عائشہ'' سے احرام باندھتے ہیں کیوں کہ یہ حرم کی حدود کے باہر سب سے قریب ترین جگہ ہے، نیز ام المومنین حضرت عائشہؓ وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ کر آئی تھیں۔

☆ مکہ والے حرم کے حدود سے باہر جا کر کہیں سے بھی عمرہ کا احرام باندھ سکتے ہیں۔(۱)

توکل پر حج کرنا

جو حضرات حج اور عمرہ کے لئے پیسے اور سروسامان کے بغیر نکل جاتے ہیں اور یہ دعوی کرتے ہیں کہ اللہ تعالی پر توکل اور بھروسہ کرتے ہیں، پھر راستہ میں اخراجات نہ ہونے کی وجہ سے بھیک مانگتے ہیں وہ خود بھی تکلیف اٹھاتے ہیں دوسروں کو بھی پریشان کرتے ہیں، ان حضرات کا یہ عمل درست نہیں ہے، ان کی ہدایت کے لئے حکم نازل ہوا ہے کہ حج کے سفر کے لئے سفر کی ضروریات اور اخراجات ساتھ لینی چاہئیں، یہ توکل اور بھروسہ کے منافی نہیں ہے، بلکہ توکل کی حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالی کے دیئے ہوئے اسباب اور وسائل کو اپنی قدرت کے

---

(۱) وأمّا ميقات أهل الحرم والمراد به كل من كان داخل الحرم ، سواء كان أهله أ و لا مقيما به أو مسافرًا. فالحرم للحج ، فيحرمون من دورهم ومن المسجد أفضل، وجاز تأخيره إلى آخر الحرم والحل للعمرة والأفضل إحرامها من التنعيم من معتمر عائشة رضى الله عنها ، قيل هو المسجد الأدنى من الحرم. (غنية الناسک: (ص: ۵۸) باب المواقيت، فصل: وأمّا ميقات أهل الحرم، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۲/ ۴۷۹) كتاب الحج ، مطلب : فى المواقيت ، ط: سعيد .

إرشاد السارى : (ص: ۱۱۷) باب المواقيت ، النوع الثانى : الميقات المكانى ، فصل فى ميقات أهل الحرم ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

مطابق حاصل کر کے جمع کرے، پھر اللہ پر بھروسہ کر کے حج کے لئے نکلے، بالکل اسباب کو چھوڑ دینے کا نام توکل نہیں ہے۔(۱)

توہینِ حرم کے ارادے پر سزا

ابرہہ کے علاوہ تین دوسرے سرکشوں نے بھی بیت اللہ کو مسمار کرنے کے لئے

(۱) وعن ابن عباس قال : كان يحجون ولايتزوّدون فأنزل اللّٰه تعالىٰ : ﴿وتزوّدوا فإنّ خير الزّاد التقوٰى﴾ ، قال أبو الفرج ابن الجوزى : قد لبّس إبليس لعنه اللّٰه على قوم يدّعون التوكّل ، فخرجوا بلا زاد وظنوا أنّ هٰذا هو التوكل ، وهم على غاية الخطأ ، وقال رجل لأحمد بن حنبل : أريد أن أخرج إلى مكة على التوكل بغير زاد ، فقال له أحمد : اخرج فى غير القافلة ، فقال : لا إلاّ معهم ، قال : فعلى جروب النّاس توكلت ، وقال أحمد بن حنبل : فيمن يدخل البرية بلا زاد ، لا أحب ذٰلک ، هٰذا يتوكّل على أزواد النّاس ...... (البحر العميق : (۱/۴۳۹ ، ۴۴۰) الباب الرابع فى مقدمات السفر ، الزاد ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

الأسباب الّتى يجلب النافع على ثلاث درجات : مقطوع به ومظنون ظنّا يوثق به و موهومًا و همًا لاتثق النّفس به ثقة تامة ، ولاتطمئن إليه . الدرجة الأولىٰ : المقطوع به : وذٰلک مثل الأسباب الّتى ارتبطت المسيات بها بتقدير اللّٰه ومشيته ارتباطًا مطردًا لايختلف ، كما أن الطعام إذا كان موضوعًا بين يديک وأنت جائع محتاج ، ولكنک لست تمد إليه و تقول أنا متوكل...... فهٰذا جنون محض ، وليس من التوكل فى شيئ ...... الدرجة الثانية : الأسباب الّتى ليست متيقنة ، ولكن الغالب أن المسببات لاتحصل بدونها ، وكان احتمال حصولها دونها بعيدًا ، كالّذى يفارق الأمصار والقوافل ويسافر فى البوادى الّتى لايطرقها النّاس إلا نادرًا ويكون سفره من غير استصحاب زاد ، فهٰذا ليس شرطًا فى التوكّل ، بل استصحاب الزاد فى البوادى سنة الأوّلين ، ولايزول التوكل به بعد أن يكون الاعتماد على فضل اللّٰه تعالىٰ ، لا على الزاد كما سبق، ولكن فعل ذٰلک جائز ، وهو من أعلىٰ مقامات التوكل ...... فإذا التباعد عن الأسباب كلها مراغمة للحكمة وجهل بسنة اللّٰه تعالىٰ ، والعمل بموجب سنة اللّٰه تعالىٰ مع الاتكال على اللّٰه عزّ و جلّ دون الأسباب لايناقض التوكل . (إحياء علوم الدين للغزالى : (۵/۱۴۳ ، ۱۴۴) الشطر الثانى: (من الكتاب فى أحوال التوكّل وأعماله ، بيان أعمال المتوكّلين ، ط: دار الخير)

(اعقلها) أشد ركبة ناقتک مع ذراعها بحبل (وتوكل) أى اعتمد على اللّٰه قاله: لمن قال يارسول اللّٰه أعقل ناقتى وأتوكّل أو أطلقها وأتوكّل، وذٰلک لأن عقلها لاينافى التوكّل الّذى هو الاعتماد على اللّٰه وقطع النظر عن الأسباب مع تهيئتها، وفيه بيان فضل الاحتياط والأخذ بالحزم. (فيض القدير: (۲/۱۰) حرف الهمزة، رقم الحديث: ۱۱۹۱ ، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

اس کی طرف رُخ کیا تھا، ان میں سے دو کے ساتھ تو بنی خُزاعہ نے جنگ کی (جو اپنے زمانے میں مکے پر قابض تھے) اور انہوں نے بیت اللہ کی حفاظت کی، تیسرا شخص قریشی اقتدار کے ابتدائی زمانے میں تھا اس کو اس بات کا حسد تھا کہ بیت اللہ کی وجہ سے قریش کا مرتبہ اور نام بہت اونچا سمجھا جاتا ہے لہٰذا اس نے بیت اللہ مسمار کر کے خود اپنے یہاں ایک کعبہ تعمیر کرنے کا ارادہ کیا تھا تا کہ عرب والوں کو جو حج کے لئے مکّہ جایا کرتے تھے خود اپنے یہاں بلائے۔

چنانچہ (وہ روانہ ہوا اور) جب مکّے کے قریب پہنچا تو اچانک ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا پھیل گیا اور اس سرکش شخص کو اپنی ہلاکت اور بربادی کا یقین ہو گیا، اس نے فوراً ہی اپنا یہ ارادہ ختم کیا اور اس کے بجائے بیت اللہ پر چادر چڑھانے اور اس کے سامنے قربانی دینے کا ارادہ کیا، اس وقت اندھیرا چھٹ گیا اور اس شخص نے اپنی منّت پوری کی۔

مذکورہ بالا واقعہ جس کتاب سے نقل کیا گیا ہے اس میں یہ بھی ہے کہ وہ شخص جو اس اندھیرے میں گرفتار ہوا تھا یمن کا بادشاہ تُبّع اول تھا، اس نے جب بیت اللہ کو مسمار کرنے کا ارادہ کیا اور اس کی طرف روانہ ہوا تو اس پر ایک زبردست آندھی بھیجی گئی جس نے اس کے ہاتھ پیر توڑ ڈالے، اور وہ اور اس کا لشکر سخت اندھیرے میں گھر گیا، ایک روایت میں ہے کہ اس کے سر میں ایک سخت بیماری لگ گئی جس سے اس میں راد اور پیپ پڑ کر بہنے لگی، یہاں تک کہ نفرت کی وجہ سے کوئی شخص اس کے قریب بھی نہیں جاتا تھا۔

آخر اس نے حکیموں اور طبیبوں کو بلایا اور ان سے اس مرض کے بارے میں پوچھا، انہوں نے جب تُبّع کی یہ حالت دیکھی تو وہ سخت وحشت زدہ ہوئے اور اس کا کوئی علاج نہ بتلا سکے، آخر ایک مذہبی پیشوا نے اس سے کہا کہ: ”شاید آپ نے اس

بیت اللہ کے متعلق کوئی برا ارادہ کیا تھا؟'' تبّع نے کہا: ہاں، میں نے اس کو ڈھانے کا ارادہ کیا تھا، تب اس بزرگ نے کہا: آپ نے جو ارادہ کیا تھا اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے توبہ کرو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اور اس کا حرم ہے۔

پھر اس بزرگ نے تبّع کو ہدایت کی بیت اللہ کا احترام اور تعظیم کرے، چنانچہ اس نے اب ایسا ہی کیا اور فوراً ہی اس کو شفا ہوگئی۔(۱)

تہائی ترکہ حج کے مصارف سے زیادہ ہے

اگر ایک تہائی ترکہ حج کے مصارف سے زیادہ ہے تو وہ وارثوں کو واپس کر دینا ضروری ہے تا کہ وہ لوگ شریعت کے قانون کے مطابق آپس میں تقسیم کرلیں۔(۲)

---

(۱) ثمّ رأيت فى المشرف أن ثلاثة غيره قصدوا هدمه : اثنان قاتلتهما خزاعة ومنعتهما ، والثالث كان فى أوّل زمان قريش ، أراد هدمه حسدًا على شرف الذكر لقريش به وان يبنى عنده بيتًا يصرف حجاج العرب إليه ، فلمّا قارب مكّة اظلمت الأرض وأيقن بالهلاک ، فأقلع عن تلک النيّة ، ونوى أن يكسوا البيت وينحر عنده ، فانجلت الظلمة ففعل ذٰلک .

وفيه ان هٰذا الّذى حصلت له الظلمة اما هو " تبع " الأوّل ، فإنّه لما عمد إلى البيت يريد تخريبه ، ارسلت على ريح كتعت منه يديه و رجليه ، وأصابته و قومه ظلمة شديدة ، وفى رواية أصابه داء تمخض منه رأسه قيحًا و صديدًا : أى يثج ثجًا حتٰى لايستطيع أحد أن يدنو منه ، فدعا بالأطباء فسألهم عن دائه فهالهم مارأوا منه ،ولم يجد عندهم فرجًا ، فعند ذٰلک قال له الحبر : لعلک هممت بشيئ فى حق هٰذا البيت؟ فقال: نعم، أردت هدمه ، فقال له: تب إلى اللّٰه مما نويت ، فإنّه بيت اللّٰه وحرمه ، وأمره بتعظيم حرمتهٖ ففعل فبرئ من دائهٖ . (السيرة الحلبية : (۱/ ۲۳۱ ، ۲۳۲) باب بنيان قريش الكعبة شرفها اللّٰه تعالىٰ ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

(۲) وإن عين كميّة الحج أيضًا فإن قال : حجة واحدة أو قال : حجة ، ولم يقل واحدة يحج عنه حجة واحدة ، كما فى الهندية عن المحيط وما فضل يرد على الورثة . (غنية الناسک : (ص: ۳۴۰) باب الحج عن الغير ، فصل فى الوصية بالحج ، ط: إدارة القرآن)

▭ ومافضل من يد الحاج عن الميت بعد النفقة فى ذهابه ورجوعه فإنّه يردّ على الورثة لايسعه أن يأخذ شيئًا ممافضل. (الهندية: (۱/ ۲۵۹) كتاب المناسک، الباب الخامس عشر فى الوصيّة بالحج، ط: رشيديه)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۶۴۱) باب الحج عن الغير ، فروع فى الوصيّة بالحج ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

تہبند کو باندھنا

احرام کا تہبند ربڑ یا تار کی پٹی (بیلٹ) وغیرہ سے باندھنا جائز ہے۔(۱)

تہبند کو سینا

تہبند کے دونوں کناروں کو آگے سے سینا مکروہ ہے، اگر کسی نے ناف سے لے کر گھٹنے تک ستر کے حصے کو چھپانے کے لئے سی لیا تو دم واجب نہ ہوگا، مگر افضل یہ ہے کہ احرام کے کپڑے میں بالکل سلائی نہ ہو۔(۲)

تھوڑی

احرام کی حالت میں تھوڑی کو رومال اور کپڑے سے چھپانا مکروہ ہے، ہاتھ سے چھپانا جائز ہے۔(۳)

(۱، ۲) والأفضل أن لايكون فيه خياطة أصلًا، وإن زد أحدهما، أو خلله بخلالٍ أو ميله أو عقده بأن ربط طرفه بطرفه الآخر، أو شدّه على نفسهٖ بحبل ونحوه أساء ولاشيئ عليه، وإنّما أساء لشبهة حينئذٍ بالمخيط من جهة أنّه لايحتاج إلى حفظهٖ بخلاف شد الهميان في وسطهٖ فإنّه لابأس به؛ لأنّه يشد تحت الإزار عادة فلم يكن القصد منه حفظ الإزار، وإن شدّه فوقه فلم يكن في معنى لبس المخيط.
(غنية الناسک: (ص: ۷۱، ۷۲) باب الإحرام، فصل فيما ينبغي لمريد الإحرام، ط: إدارة القرآن)
إرشاد الساري: (ص: ۱۶۹، ۱۷۰) باب الإحرام، فصل في مكروهاته، و: (ص: ۱۷۲) باب الإحرام، فصل في مباحاته، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.
التاتارخانية: (۲/۳۷۰) كتاب الحج، الفصل الخامس: فيما يحرم على المحرم بسبب إحرامه ومالايحرم، نوع منه في لبس المخيط، ط: قديمي.
(۳) ويتقي ستر الرأس والوجه ولايغطي فاه ولا ذقنه ولاعارضه ولابأس بأن يضع يده على أنفه، كذا في البحر الرائق. (الهندية: (۱/۲۲۴) كتاب المناسک، الباب الرابع فيما يفعله المحرم بعد الإحرام، ط: رشيديه)
التاتارخانية: (۲/۳۷۲) كتاب الحج، الفصل الخامس: فيما يحرم على المحرم بسبب إحرمه ومالايحرم، نوع منه في لبس المخيط، ط: قديمي.
إرشاد الساري: (ص: ۱۷۱) باب الإحرام، فصل في مكروهات الإحرام، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة. =

تیرہویں تاریخ کی رات میں منی کا قیام

☆ تیرہویں تاریخ میں منی کا قیام، اور تیرہویں تاریخ کی رمی اصلاً واجب نہیں مگر افضل ہے، البتہ تیرہویں کی صبح منی میں ہوجائے تو اس دن کی رمی بھی واجب ہوجاتی ہے، اور یہ رمی سورج طلوع ہونے کے بعد کرنا جائز ہے۔(۱)

= ▭ ولايمسک علی أنفه ثوبًا ولا بأس بأن يضع يده علی أنفه ولايغطی فاه ولا ذقنه ولا عارضه. (التاتارخانية: (۳۷۲/۲) کتاب الحج، الفصل الخامس فيما يحرم علی المحرم بسبب إحرامه ومالايحرم ، نوع منه فی لبس المخيط ، ط: قديمی)

▭ الهندية: (۲۲۴/۱) کتاب المناسک، الباب الرابع فيما يفعله المحرم بعد الإحرام، ط: رشيديه.

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۷۱) باب الإحرام ، فصل فی مکروهات الإحرام . ط الإمدادية مکّة المکرّمة .

(۱) ويسنّ أن يبيت بمنی ليالی أيّام الرمی ، فلو بات بغيرها ، معتمدًا کره ، لا شيئ عليه عندنا . (غنية الناسک : (ص : ۱۷۹) باب طواف الزيارة ، فصل فی العود إلی منی وما ينبغی الاعتناء به أيّام قيامه بها ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۳۳۲) باب طواف الزيارة ، فصل : فی الرجوع إلی منٰی بعد طواف الزيارة ، ط: الإمدادية مکّة المکرّمة .

▭ شامی : (۵۲۰/۲) کتاب الحج ، مطلب فی رمی الجمرات الثلاث ، ط: سعيد .

▭ والأفضل أن يقيم ويرمی فی اليوم الرابع وان لم يقم نفر قبل غروب الشمس فإن لم ينفر حتی غربت الشمس يکره أن ينفر حتٰی يرمی فی الرابع ، ويسقط بنفره قبل طلوع فجر الرابع ، فلو نفر قبل طلوعه لا شيئ عليه فی الظاهر عن الإمام ، وقد أساء ...... ولو نفر بعد طلوع الفجر قبل الرمی يلزمه الدم اتفاقًا ، فإن لم ينفر حتی طلع الفجر من اليوم الرابع وجب عليه الرمی فی يومه ذٰلک، فيرمی الجمار الثلاث بعد الزوال کما مرّ ، فإن رمی قبل الزوال فی هٰذا اليوم صحّ عند أبی حنيفة رحمه اللّٰه تعالیٰ ، مع الکراهة التنزيهية ، ...... وإن لم يرم حتی غربت الشمس فإن وقت الرمی أداء و قضاء وتعيّن الدم . (غنية الناسک : (ص: ۱۸۴ ، ۱۸۵) باب رمی الجمار ، فصل فی صفة رمی الجمار فی اليوم الثالث والرابع ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۳۴۴) باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل : فی رمی اليوم الرابع ، ط: الإمدادية مکّة المکرّمة .

▭ شامی : (۵۲۱/۲ ، ۵۲۲) کتاب الحج ، مطلب : فی رمی الجمار الثلاث ، ط: سعيد.

تیرہویں تاریخ کی رمی کب واجب ہوتی ہے؟

تیرہویں تاریخ کی رمی اس وقت واجب ہوتی ہے کہ جب منی میں تیرہویں تاریخ کی صبح ہو جائے، اس صورت میں اگر کسی نے صرف تیرہویں تاریخ کی رمی چھوڑ دی تب دم واجب ہوگا۔(۱)

تیرہویں ذی الحجہ کو زوال سے پہلے رمی کرنا

''بارہ ذی الحجہ کو زوال سے پہلے رمی کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۱٦۲)

تیل

احرام باندھنے سے پہلے تیل لگانا جائز ہے۔(۲)

☆ اگر تیل خوشبودار نہیں ہے تو احرام کی حالت میں زخم یا ہاتھ پاؤں کی پھٹن میں لگانا اور ناک میں ٹپکانا جائز ہے، اور اگر خوشبودار ہے تو لگانا جائز نہیں ہے۔

☆ اگر تیل خوشبودار نہیں ہے تو کھانا بھی جائز ہے۔

☆ احرام کی حالت میں خوشبودار تیل کو ایک کامل عضو پر لگانے سے دم واجب ہوگا اس سے کم پر صدقہ واجب ہوگا۔(۳)

---

(۱) انظر الحاشية ، رقم: ۱ ، على الصفحة السابقة ، رقم : ۳۰۱.

(۲) ويستحب أن يتطّيب ويدّهن وبما لا يبقى أثره أفضل .(إرشاد السارى : (ص: ۱۳۸) باب الإحرام ، فصل فى صفة الإحرام ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک : (ص: ۷۰) باب الإحرام ، فصل فيما ينبغي لمريد الإحرام من كمال التنظيف والغسل والإدهان والتطييب ، وغير ذٰلک ، ط: إدارة القرآن .

🗁 حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۷۳۰) كتاب الحج ، ط: قديمى .

(۳) ولو ادّهن بدهن مطيب وهو ما ألقى فيه الأنوار ، كدهن البنفسج ، والورد والياسمين والبان والخيريّ عضوًا كاملًا فعليه دم ، وفى الأقل من عضو صدقة ، وإن ادهن بدهن غير مطيّب كالزيت الخالص والحل وهو دهن السّمسم وأكثر منه فعليه دم وإن استقلّ منه فعليه صدقة . =

تین تحریریں

”کعبہ کی بنیاد سے نکلنے والی تین تحریریں“ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳٫)

= وهٰذا إذا استعمله على وجه التطيّب وأمّا إذ استعمله على وجه التداوى أو الأكل فلاشيئ عليه، فلو أكل الزيت الخالص عن الطيب أو الحلّ أو داوى بهما شقوق رجليه أو جراحة أو أقطر فى أذنيه أو استَعَط فلاشيئ عليه ...... (المسلک المتقسط فى المنسک المتوسط، المعروف بمناسک الملا على القارى مع إرشاد السارى: (ص: ۴۵۸، ۴۵۹) باب الجنايات وأنواعها، النوع الثانى، فى الطيب، فصل: فى الدهن، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک: (ص: ۲۴۸، ۲۴۹) باب الجنايات، الفصل الأوّل: فى الطيب، مطلب فى الادهان، ط: إدارة القرآن.

🗁 التاتارخانية: (۳۸۰/۲) كتاب الحج، الفصل الخامس فيما يحرم على المحرم بسبب إحرامه ومالايحرم، نوع منه فى الدهن والتطييب والخضاب، ط: قديمى.

ٹڈی

حرم کی حدود میں محرم اور غیر محرم دونوں کے لئے ٹڈی مارنا منع ہے۔(۱)

ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے وقوف مزدلفہ رہ گیا

اگر ٹریفک جام ہونے کی وجہ سے وقوف مزدلفہ رہ جائے تو دم واجب ہوگا کیونکہ یہ شرعی عذر نہیں ہے، پیدل جانا ممکن ہے۔(۲)

---

(۱) ولایجوز أن یفعل فی الحرم سبعة أشیاء ان کان محرما أو غیر محرم ، أحدها قتل الصید، فإن قتل فی الحرم فإن علیه قیمته یتصدّق بها، وإن بلغت هدیًا فذبحه وتصدق به أجزأه، وإن نقصه الذبح تصدق بتمام القیمة. (النتف فی الفتاوٰی: (ص: ۱۴۳) کتاب المناسک، مالایفعل فی الحرم، ط: سعید)

وأمّا وجوبها بقتل الجرادة فلأن الجراد من صید البر فإن الصید مالایمکن أخذه الا بحیلة ویقصده الآخذ ، وقال عمر رضی اللّٰه عنه ، تمرة خیر من جرادة فأوجبها علی من قتل جرادة ، کما رواه مالک فی الموطأ و تبعه أصحاب المذاهب . (البحر الرائق : (۳/۳۵) کتاب الحج ، باب الجنایات ، فصل : ان قتل محرم صیدًا ، ط: سعید)

شامی : (۲/۵۷۰) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

(۲) ولو ترک الوقوف بالمزدلفة أی فی فجر یوم النحر بلاعذر، لزمه دم ، وإن ترکه بعذر بأن کانت به علة...... أو ضعف...... أو کانت امرأة أی ونحوها من نفوس الرجال ، تخاف الزحام أی فی طریق منی، أی فی ضیق أماکنها فلاشیئ أی من الدم والصدقة علیه أی علی تارکه. (إرشاد الساری: (ص: ۵۰۵) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: فصل فی الجنایة فی الوقوف بمزدلفة، و: (ص: ۳۱۰) باب أحکام المزدلفة، فصل فی الوقوف بها، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

الهندیة: (۱/۲۳۱) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیه، وکذا فی الخانیة علی هامش الهندیة : (۱/۲۹۵) کتاب الحج ، فصل فی کیفیة الحج ، ط:رشیدیه .

بدائع الصنائع : (۲/۱۳۶) کتاب الحج ، فصل : وأمّا حکم فواته (أی فوات الوقوف بمزدلفة) ط: سعید .

غنیة الناسک : (ص: ۱۶۶) باب أحکام المزدلفة ، فصل فی شرائط الوقوف بها ، وبیان وقته و قدرہ ورکنہ ومکانہ ، ط: إدارة القرآن .

ٹکٹ کنفرم نہیں

’’فلائٹ یقینی نہیں‘‘ عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۲۶۱)

ٹوپی

☆...... احرام کی نیت اور تلبیہ پڑھنے سے پہلے ٹوپی اتار لینی چاہیئے، اگر احرام کی نفلوں سے فارغ ہونے کے بعد ٹوپی اتارنا یاد نہ رہا، اور احرام کی حالت میں ٹوپی سر پر رہی تو اگر ٹوپی ایک گھنٹہ سے کم پہنی تو ایک مٹھی اور اس سے زائد پر ایک صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا ہوگا، بارہ گھنٹے یا زیادہ پہننے پر دم دینا واجب ہوگا۔(۱)

☆...... اگر حاجی واقعۃً بیمار یا معذور ہے، ٹوپی یا سوئٹر پہننا ضروری ہے، ورنہ شدید نزلہ یا بیمار ہو جاتا ہے تو ٹوپی اوڑھ سکتا ہے، اور سوئٹر پہن سکتا ہے، البتہ اگر ایک دن یا رات یا اس سے زیادہ پہنا ہے تو فدیہ دینا لازم ہوگا، اور فدیہ میں اس کو اختیار ہے یا تو ایک بکری حرم کی حدود میں ذبح کرے، یا تین صاع (ساڑھے تین

---

(۱) فإذا لبس مخيطًا يومًا كاملاً أو ليلةً كاملةً فعليه دم وفي أقل من يوم أو ليلة صدقة وكذا لو لبس ساعة فصدقة وفي أقل من ساعة قبضة من برّ. (مناسك الملا علي قاري: (ص: ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷) باب الجنايات وأنواعها، النوع الأوّل: في اللبس، مقدار اللبس الموجب للجزاء، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☐ إذا غطى رأسه أو وجهه ولو امرأة كلا أو بعضًا بمعتاد وهو مايقصد به التغطية عادة كالقلنسوة والعمامة مخيطًا كان أوغيره و دام عليه زمانًا ولو ناسيًا أو عامدًا عالمًا أو جاهلًا، مختارًا أو مكرهًا، أو نائمًا غطاه غيره أو هو بنفسه بعذر أو بغير عذر، فعليه الجزاء. (غنية الناسك: (ص: ۲۵۴) باب الجنايات، الفصل الثالث: في تغطية الرأس والوجه، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساري: (ص: ۴۳۵) باب الجنايات وأنواعها، النوع الأوّل: في حكم اللبس، فصل: في تغطية الرأس والوجه، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة.

☐ شامي: (۴۸۸/۲) كتاب الحج، فصل في الإحرام، مطلب فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم، ط: سعيد.

کلو) گندم لے کر چھ مسکینوں پر صدقہ کرے جہاں چاہے، یا تین روزے رکھے۔(۱)

ٹوتھ پیسٹ

''منجن'' عنوان کو دیکھیں۔(۱۵۲/٤)

ٹیکس دے کر حج کرنا

''حج دس سال تک موقوف رہا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱٤۸/۲)

ٹیکہ

احرام کی حالت میں ٹیکہ لگوانا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔(۲)

---

(۱) وإن طيب أو حلق أو لبس بعذر خير إن شاء ذبح في الحرم أو تصدق بثلاثة أصوع طعام على ستة مساكين أين شاء أو صام ثلاثة أيّام ولو متفرقة . وفى الشامية : قوله : بعذر ...... فإن جميع محظورات الإحرام إذا كان بعذر ففيه الخيارات الثلاثة كما في المحيط قهستاني ...... ومن الأعذار : الحمى ، والبرد ، والجرح ، والقرح ، والصداع ، والشقيقة ، والقمل ...... (الدر مع الرد : (۵۵۷/۲ ، ۵۵۸) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

فأمّا إذا لبسه بعذر أو ضرورة فعليه أى الكفارات شاء ، الصيام ، أو الصدقة ، أو الدم ، والأصل فيه : قوله تعالىٰ في كفارة الحلق من مرض أو أذى في الرأس : ﴿ فمن كان منكم مريضًا أو به أذًى من رأسه ففدية من صيام أو صدقة أو نسك ﴾ وروينا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنّه قال لكعب بن عجرة : أيؤذيك هوام رأسك ؟ قال : نعم ، فقال : احلق واذبح شاة ، أو صم ثلاثة أيّام ، أوأطعم ستة مساكين ، لكل مسكين نصف صاع من بر ...... (بدائع الصنائع : (۱۸۷/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان مايحظره الإحرام ، ط: سعيد)

خانية على هامش الهندية : (۲۸۸/۱) كتاب الحج ، فصل فيما يجب بلبس المخيط وإزالة التفث ، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (۱۲/۳) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) والفصد ، والحجامة بلا إزلة شعر ، وقلع الشعر النابت في العين . (غنية الناسك : (ص: ۹۲) باب الإحرام ، فصل في مباحات الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري : (ص: ۱۷۳) باب الإحرام ، فصل في مباحاته ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة. =

ٹی وی پر حج کا پروگرام دیکھنا

ٹی وی کی اسکرین پر حج کا پروگرام دکھاتے وقت انسانوں کی تصویر آتی ہے، اور جاندار کی تصویر ٹی وی کی اسکرین پر بھی دیکھنا جائز نہیں ہے، اس لئے ٹی وی پر حج کا پروگرام دیکھنا جائز نہیں ہے، ہاں اگر صرف حج کے میقات کی تصویر ہو تو دیکھنا جائز ہے۔(۱)

= ☐ الدر مع الرد : (۲/ ۴۹۱) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فیما یحرم بالإحرام ومالایحرم ،ط : سعید .

☐ الهندية :(۱/ ۲۲۴) کتاب المناسک ، الباب الرابع : فیمایفعله المحرم بعد الإحرام ، ط: رشیدیه .

(۱) لاتدخل الملائكة بيتا فيه كلب أو صورة ، وفي المغرب : الصورة على في كل مايصور مشبهًا بخلق الله تعالىٰ من ذوات الروح وغيرها ، وقولهم ويكره التصاوير ، والمراد بها التماثيل اهـ ، فالحاصل أن الصورة عام والتماثيل خاص ، والمراد هنا الخاص ، فإن غير ذى الروح لايكره كالشجر ...... (البحر الرائق : (۲/ ۲۷) کتاب الصلاة ، باب مایفسد الصلاة ومایکره فيها ، ط: سعید)

☐ بدائع الصنائع : (۱/ ۱۱۶) کتاب الصلاة ، فصل : فی شرائط الأرکان ، ط: سعید .

☐ عن النبیّ ﷺ قال : أشدّ النّاس عذاباً يوم القيامة ، الّذين يضاهون بخلق الله . (مشكاة المصابيح : (ص: ۳۸۵) باب التصاوير ، الفصل الأوّ ل ، ط: قديمى)

☐ وأيضًا فيه : عن سعيد بن أبى الحسن قال : كنت عند ابن عباس رضى الله عنه إذا جاء ه رجل فقال : يا ابن عباس : إنّى رجل إنّما معيشتى من صنعة يدى وإنّى أصنع هٰذه التصاوير ...... فقال : ويحك ان ابيت الّا أن تصنع فعليك بهٰذا الشجر و كل شيئ ليس فيه روح . رواه البخارى . (مشكاة المصابيح : (ص: ۳۸۶) باب التصاوير ، الفصل الثانى ، ط: قديمى)
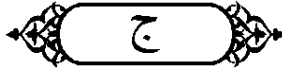
جالیاں

نبی کریم ﷺ کے مزار مبارک کے سامنے تین جالیاں ہیں اور تینوں میں سوراخ ہیں، پہلی جالی خالی ہے، درمیان والی جالی میں نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آرام فرمارہے ہیں درمیان والی جالی میں ایک گول سوراخ رکھا گیا ہے، یہ آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کے سامنے ہے اسی سوراخ سے تھوڑا ہٹ کر حضور ﷺ کا سینہ مبارک ہے جہاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سر مبارک ہے یہاں پر ایک گول سوراخ ہے جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے چہرہ مبارک کے سامنے ہے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سینے کے پاس حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا سر ہے ان کے چہرۂ مبارک کے سامنے بھی ایک گول سوراخ بنا ہوا ہے، گویا درمیان کی جالی میں تینوں آرام فرمارہے ہیں۔

اور ہر سوراخ کے اوپر نام لکھا ہوا ہے، "**هنا رسول الله صلى الله عليه وسلم**" وغیرہ۔(۱)

---

(۱) ومن عجز عن حفظ هٰذا أو ضاق الوقت عنه اقتصر على بعضه كما قاله النووىؒ ، قال : وأقلّه السلام عليك يا رسول الله ﷺ ...... ثم إن كان قد أوصاه أحدٌ بالسلام على رسول الله ﷺ فليقل : السلام عليك يا رسول الله من فلان بن فلان ، أو فلان بن فلان يسلم عليك يا رسول الله ، ونحوه من العبارات ، ثم يتأخر إلى صوب يمينه قدر ذراع فيصير تجاه أبى بكر رضى الله عنه فيقول : السلام عليك يا أبا بكر صفىّ رسول الله وثانيه فى الغار ، ورفيقه فى الأسفار ، جزاك الله عن أمة رسول الله ﷺ خير الجزاء .ثم يتأخر إلى صوب يمينه قد رذراع فيقول : السلام عليك يا عمر الفاروق ، الّذى أعزّ الله به الإسلام ، جزاك الله عن أمّة محمد ﷺ خير الجزاء . (وفاء الوفاء بأخبار المصطفٰى : الفصل الرابع فى آداب الزيارة والمجاورة : (۱۳۹۷/۴، ۱۳۹۸) ط: مطبعة السعادة بمصر)

جانور

''مویشی'' عنوان کو دیکھیں۔(۴/۲۱۵)

جائیداد

اگر جائیداد اس قدر ہے کہ اس کی آمدنی اور پیداوار اس کے اور اس کے اہل وعیال کے سالانہ خرچہ سے زیادہ نہیں ہے تو اس پر حج فرض نہیں اور جائیداد فروخت کرنا فرض نہیں۔(۱)

جبل احد

''اُحد'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۸۶)

جبل رحمت

اکثر لوگ وقوف کیلئے جبل رحمت کے اوپر چلے جاتے ہیں، یہ صاف اور صریح غلطی ہے سنت کی مخالفت اور بدعت ہے، رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں جبل رحمت پر نہیں چڑھے تھے، بلکہ آپ ﷺ نے اس کے دامن میں وقوف فرمایا تھا۔(۲)

---

(۱) فالحاصل أن الحوائج الأصلية إذا كانت موجودة له لايجب الحج فلاتباع للحج ، بل لابد من مال فاضلٍ عنها ، وإن تكن موجودة عنده ، وهو محتاج إليها يقدم الحج عليها إن حضر وقت خروج أهل بلده، فلايصرف إليها بل يحج به، كذا أفاده فى الكبير. (غنية الناسک: (ص:۲۰) باب شرائط الحج، فصل وأمّا شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى: (ص: ۶۰، ۶۱) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل ، شرائط الوجوب ، الشرط السادس: الاستطاعة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

الهندية : (۱/۲۱۷) كتاب المناسک ، الباب الأوّل فى تفسير الحج وفرضيته ووقته وشرائطه ، ط: رشيديه .

(۲) وليجتهد فى أن يصادف موقف النبىّ ﷺ قيل هو الفجوة المستعلية الّتى عند الصخرات السود الكبار عند جبل الرحمة بحيث يكون الجبل بيمينک، إذا استقبلت القبلة والبناء المربّع =

جُحفہ

مکہ مکرمہ کی شمالی جانب ملک شام وغیرہ سے آنے والوں کیلئے مکہ مکرمہ سے شمال مغرب میں بحر احمر کے ساحل کے قریب مدینہ طیبہ کے راستہ میں ''جُحفہ'' میقات ہے، لیکن آج کل ''جُحفہ'' کا نام ونشان مٹ چکا ہے اس لئے اس سے تھوڑا پہلے مشہور جگہ ''رابغ'' سے احرام باندھتے ہیں، اور یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً سومیل کے فاصلہ پر ہے۔(۱)

نقشہ یہ ہے:.............................

= عن يسارك بقليل وراء ه، فإن ظفرت بموقفه الشريف فهو الغاية فى الفضل، وإلا فقف ما بين الجبل والبناء المذكور على جميع الصخرات والأماكن الّتى بينهما، فعلىٰ سهلها تارة وعلى جبلها أخرىٰ رجاء أن تصادفه فيفاض عليك من بركاته...... (وأمّا صعود النّاس الجيل فليس له أصلٌ أصلاً، وحرص الناس على الوقوف فيه ومكثهم عليه قبل وقته وبعده وإيقاد النيران عليه ليلة عرفة، واختلاط الرجال والنسوان يومها من البدع المستنكرة. (مناسك الملا على القارى مع إرشاد السارى: (ص: ۲۸۷، ۲۸۸) باب الوقوف بعرفة وأحكامه، فصل فى صفة الوقوف بعرفة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۵۳ ، ۱۵۴) باب مناسک عرفات ، فصل فى صفة الوقوف بعرفة، ط: إدارة القرآن .

البحر العميق : (۳/۱۵۲۷ ، ۱۵۲۸) الباب الحادى عشر فى الخروج من مكّة إلىٰ منىٰ ، مطلب : أفضل المواقف ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(۱) وجحفة على ثلاث مراحل بقرب رابغ ...... قوله : وجحفة بضم الجيم وسكون الحاء المهملة ، سميت بذٰلک ؛لأنّ السيل نزل بها وجحف أهلها أى استأصلهم و اسمها فى الأصل مهيعة لكن قيل انّها قد ذهبت اعلامها ولم يبق بها إلاّ رسوم خفية لايكاد يعرفها إلّا سكان بعض البوادى فلذا . والله أعلم . اختار النّاس الإحرام احتياطا من المكان المسمّٰى برابض و بعضهم يجعله بالغين لأنّه قبل الجحفة بنصف مرحلة ، أو قريب من ذٰلک .... (شامى : (۲/۴۷۵) كتاب الحج ، مطلب فى المواقيت ، ط: سعيد)

غنية الناسک : (ص: ۵۰ ، ۵۱) باب المواقيت ، فصل : أمّا مواقيت أهل الآفاق ، ط: إدارة القرآن .

البحر العميق : (۱/۵۹۹ ، ۶۰۰) الباب السادس : فى المواقيت ، الميقات المكانى ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة .

شمال
جنوب
مدينة المنوره
ذو الحليفه (بيرعلى)
بدر
مستورة
رابغ
جحفه
امج
عسفان
ذات عرق
مكة المكرمة
جدة
حديبيه
عرفات
منى
قرن المنازل
طائف
يلملم
ميقات
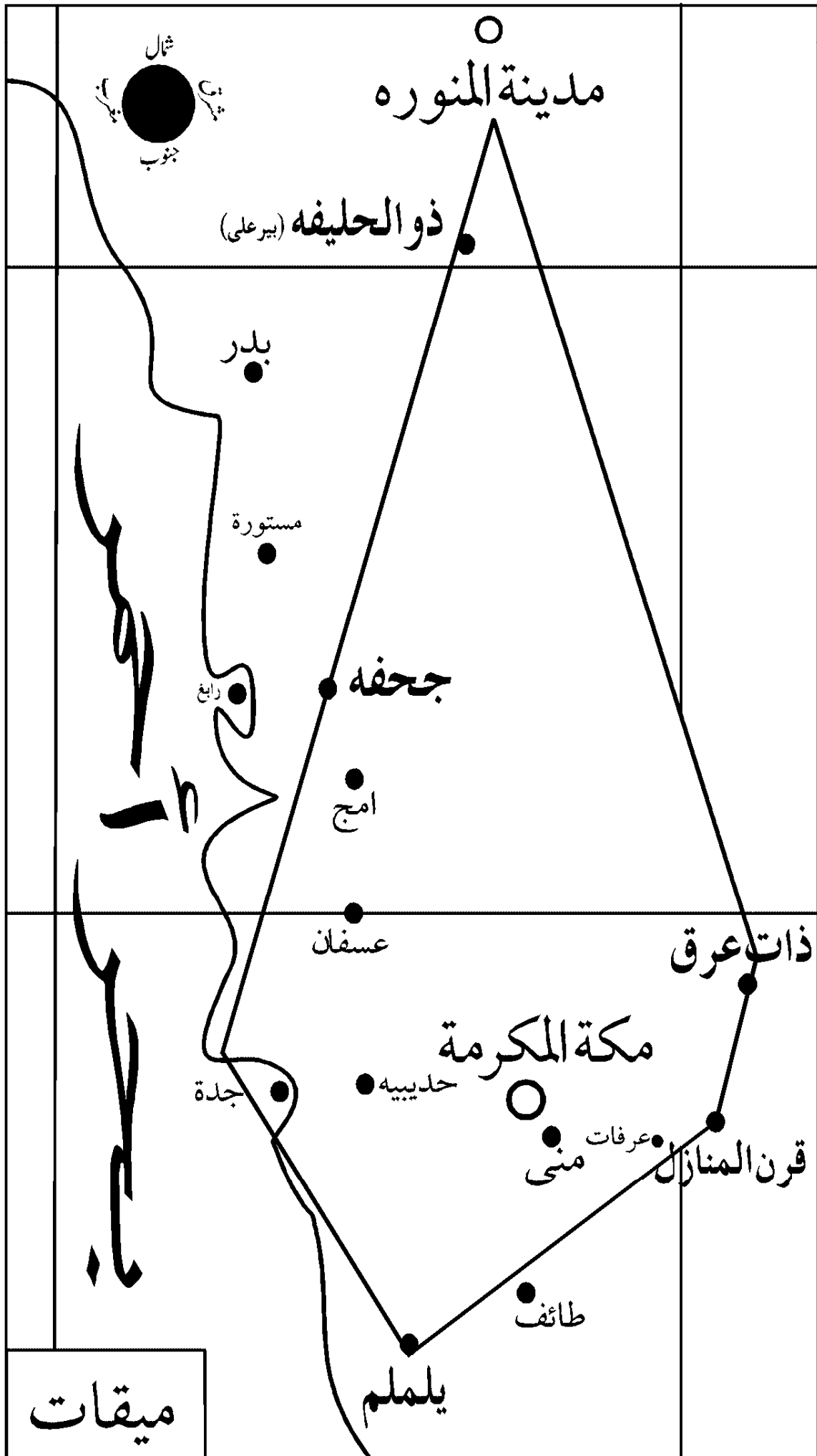
جدہ ائیر پورٹ پر

☆ پاکستان سے جدہ کی مسافت ہوائی جہاز عموماً ساڑھے تین چار گھنٹے اور ہندوستان سے پانچ ساڑھے پانچ گھنٹے اور بنگلہ دیش سے ساڑھے چھ گھنٹے اور سات گھنٹے میں طے کرتے ہیں۔

سعودی عرب کا معیاری وقت پاکستان سے دو گھنٹے اور ہندوستان سے ڈھائی گھنٹے اور بنگلہ دیش سے تین گھنٹے پیچھے ہے، اس لئے ائیر پورٹ پر اترنے سے پہلے جب جہاز میں معیاری وقت کا اعلان ہوتا ہے، اس وقت یا اترتے ہی اپنی گھڑیاں وہاں کے معیاری وقت سے ملا لینی چاہئیں تاکہ نمازوں کی ادائیگی میں پریشانی نہ ہو۔

☆ جہاز سے ائیر پورٹ پر اوپر والی منزل میں اتارنے کے بعد حاجیوں کو نیچے ایک بڑے ہال میں پہنچا دیا جاتا ہے، اس ہال میں مردوں اور عورتوں کیلئے استنجا اور وضو وغیرہ کا الگ الگ انتظام ہے، اگر استنجا کی حاجت ہے تو وہاں فراغت حاصل کر سکتے ہیں البتہ باتھ روم کا دروازہ بند کرنے سے پہلے اس کو بند اور کھولنے کا طریقہ دیکھ لیں اور پکڑنے کے لئے کنڈی وغیرہ ہے یا نہیں دیکھ لیں تاکہ بند کرنے کے بعد کھولنے میں پریشانی نہ ہو اگر کنڈی نہیں ہے تو دروازہ کو بند کرنے کے بعد کھولنا بہت مشکل ہوگا اس لئے دروازہ بند کرنے سے پہلے کھولنے کا انتظام اور طریقہ دیکھ لیں اور مطمئن ہو کر دروازہ بند کریں ورنہ پریشانی ہوگی۔

اور اگر نماز کا وقت ہے تو وہاں سے وضو کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں، اگر آپ کو وضو کی ضرورت ہے تو نماز کا وقت آنے سے پہلے وضو کر لیں ورنہ نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد رش بہت بڑھ جاتا ہے اور لمبی قطار میں انتظار کرنا پڑتا ہے اس سے اور زیادہ پریشانی ہوتی ہے۔

☆ ہال میں بیٹھ کر انتظار کرنے کے لئے کرسیاں رکھی ہوئی ہیں وہاں ترتیب

سے بیٹھ جائیں اس کے بعد پاسپورٹ کی تفتیش اور ایمگریشن کی کاروائی شروع ہوگی، اس کاروائی میں تقریباً کئی گھنٹے لگ جاتے ہیں، اس لئے صبر وسکون سے کام لیں، دل برداشتہ ہوکر جذباتی نہ بنیں، (وہاں کے پولیس والے بھی آخر کمزور ہیں مسلسل کام کی وجہ سے تھک جاتے ہیں اس کا خیال رکھیں)۔ ہوسکتا ہے آئندہ زمانے میں یہ طریقہ بدل بھی جائے۔

☆ ایمگریشن کے بعد سامان کا مسئلہ ہے لہذا اب سامانوں میں اپنا سامان نکال کر الگ کرلیں اس کے بعد اپنا سامان ٹرالی والے قلیوں کے حوالہ کردیں وہ لوگ آپ کا سامان بلا اجرت اپنے ملک کی حج کمیٹی کے دفتر تک پہنچادیں گے ہر ملک کی حج کمیٹی کے دفتر کے سامنے قومی جھنڈا نظر آئے گا۔

اور سامان کے ٹرالی کے اوپر ''**مکتب الوکلاء الموحد**'' کی عبارت لکھی ہوئی ہوگی اور اس کے ساتھ اس کا نمبر بھی لکھا ہوا ہوگا اگر ممکن ہو تو اس نمبر کو بھی یاد کرلیں تاکہ آپ کو سامان ڈھونڈنے میں آسانی ہو، اور سامان کی ٹرالی کو انجن سے کھینچ کر آپ سے پہلے لے جائیں گے اور آپ بعد میں پہنچیں گے اپنے ملک کے قومی جھنڈا کو دیکھ کر وہاں پہنچ جائیں اور اپنا سامان اپنی تحویل میں لے لیں، اور خود اپنے سامان کی حفاظت بھی کریں ورنہ گم ہونے کا خطرہ ہوگا۔

☆ اسی کو حج ٹرمینل کہتے ہیں یہاں پر جگہ جگہ نماز کی جگہیں، وضو خانے اور استنجا خانے موجود ہیں اور انتظار کرنے کے لئے کرسیاں لگی ہوئی ہیں، یہاں بھی استنجا خانہ میں داخل ہونے سے پہلے اس کے دروازے کو دیکھ لیں کہ کھولنے اور بند کرنے کا طریقہ کیا ہے تاکہ بعد میں نکلتے وقت پریشانی نہ ہو۔

☆ زرمبادلہ کے ٹریلور چیک یا ڈالر وغیرہ بھی کھلے کرسکتے ہیں لیکن مکہ مکرمہ میں جاکر کرنے میں مناسب ریٹ ملیں گے۔

☆اگر آپ حج گروپ والوں کیساتھ ہیں تو گروپ کے ذمہ دار معلم لوگوں سے بات چیت کر کے گاڑی میں بیٹھا کر مکہ مکرمہ لے جائیں گے۔

اور اگر کسی گروپ کیساتھ نہیں تو حج آفس کے ملازمین اور ذمہ داران سے ملیں اور آگے روانگی کی تفصیل معلوم کر لیں اور اس کے مطابق تیاری کر کے روانہ ہو جائیں۔

جزاء شکار کی

شکار کی جزاء یہ ہے کہ دو عادل آدمی، اور اگر ایک عادل ہو تو بھی کافی ہے، اس شکار کی قیمت قتل کی جگہ کے اعتبار سے مقرر کریں، اور اگر قتل کی جگہ میں اس کی کوئی قیمت نہیں تو اس جگہ کے قریب کی جگہ کے اعتبار سے قیمت مقرر کریں، اور قیمت مقرر کرتے وقت پیدائشی حسن وخوبی کا اعتبار کریں، تعلیم وغیرہ کا اعتبار نہ کریں۔

پھر اس کے بعد قاتل کو اختیار ہے چاہے اس قیمت سے ہدی کا جانور خرید کر حرم میں ذبح کرے، یا کھانا خرید کر ہر مسکین کو ایک صدقۂ فطر کی مقدار دے دے۔(۱)

---

(۱) الحنفية قالوا: من اصطاد حيوانًا بريًا فإنّه يجب عليه قيمته بالقيود المقدّمة في صيد الحرم...... فإذا اصطاد المحرم مالايجوز له اصطياده قوم عليه ماصاده في مكانه أو في مكان قريب منه بمعرفة عدلين ، فإن بلغت ثمن هدى خير بين أمور ثلاثة: أحدها: أن يشترى بهٰذه القيمة هديًا يذبحه في الحرم ، ثانيتها: أن يشترى به طعام يتصدق به على الفقراء في أىّ مكان لكل واحد نصف صاع، ثالثها: أن يصوم بدل كل نصف صاع يومًا، ولايلزم في هٰذا الصوم التّتابع، فإن لم تبلغ قيمته ثمن هدى خير بين الأمرين الأخيرين فقط. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/ ۳۸۱، ۳۸۲) كتاب الحج، جزاء من اصطاد حيوانًا قبل أن يتحلل من إحرامه، قبيل: مبحث العمرة، ط: دار الغد الجديد)

🗀 والجزاء (هو ما قومه عدلان)...... (في مقتله أو في أقرب مكان منه) إن لم يكن في مقتله قيمة...... وكذا لو قتل معلمًا ضمنه لحقّ اللّٰه غير معلم ولمالكه معلمًا، (ثمّ له) أى للقاتل (أن يشترى به هديًا و يذبحه بمكّة أو طعامًا ويتصدق) أين شاء (على كل مسكين) ولو ذميًا (نصف صاع من بر أو صاعًا من تمر أو شعير) كالفطرة...... أو صام عن طعام كل مسكين يومًا وإن فضل عن طعام مسكين. (الدر مع الرد: (۲/ ۵۶۳، ۵۶۴) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۲۸۴ ، ۲۸۵) باب الجنايات ، الفصل الثامن في صيد البرّ وما يتعلق به، مطلب في جزاء الصيد ، ط: ادارة القرآن. =

جماع کیا وقوف عرفہ سے پہلے

’’وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۵۳)

جمرہ عقبہ میں خون کی ندی بہے گی

’’امام مہدی کے ظہور کی آخری علامت‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/)

جمعہ قائم کرنا منیٰ میں

’’منیٰ میں جمعہ قائم کرنا‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴/۲۰۸)

جمعہ کے دن آٹھ ذی الحجہ ہو

’’آٹھویں ذی الحجہ کو جمعہ کا دن ہو‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۷۴)

جنابت کی حالت میں سعی کی

’’حیض کی حالت میں سعی کی‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/)

جنابت کی حالت میں طواف زیارت کیا

اگر طواف زیارت جنابت، حیض، یا نفاس کی حالت میں کیا تو ایک اونٹ یا ایک گائے حرم کی حدود میں ذبح کرنا لازم ہوگا، اور اگر بارہ ذی الحجہ سے پہلے پہلے دوبارہ طواف کرلیا تو اونٹ یا گائے ذبح کرنا لازم نہیں ہوگا۔

اور اگر جنابت کی حالت میں طواف زیارت کرنے کے بعد طواف وداع بھی کیا ہے تو اس میں تفصیل ہے، اس کے بارے میں معلومات کے لئے **’’طواف زیارت جنابت میں کیا اور طواف وداع طہارت سے کیا‘‘** عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱)

= إرشاد الساری : (ص: ۵۴۷) باب فی جزاء الجنایات و کفاراتها ، فصل فی جزاء الصید مطلقًا فی الإحرام والحرم ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

(۱) ولو طاف للزیارة جنبًا، أو حائضًا، أو نفساء کله، أو أکثر وهو أربعة أشواط، فعلیه بدنة...... ویعیده =

جنابت کی حالت میں طواف کیا

''طواف جنابت کی حالت میں کیا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۵۵/۳)

جنابت کی حالت میں عمرہ کیا

''حیض کی حالت میں عمرہ کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۴۷/۲)

جنابت میں طواف زیارت کرنے کے بعد وطی کا حکم

''طواف زیارت جنابت میں کرنے کے بعد وطی کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

جنازے کی نماز میں عورتوں کا شامل ہونا

''عورتوں کا جنازہ کی نماز میں شریک ہونا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۲۹/۳)

جنایات ادا کرنا فوراً واجب ہیں یا نہیں؟

''جنایات'' کی جزاء (بدلہ) لازم ہونے کے بعد ادا کرنا فوراً واجب نہیں ہے، مگر جب آخر عمر ہونے کا گمان غالب ہو اور فوت ہونے کا خوف ہو تو فوراً ادا کرنا لازم ہوگا، اور اس حالت میں تاخیر کرنے سے گناہ ہوگا، اگر زندگی میں ادا نہیں کرسکا تو جنایت کی جزاء ادا کرنے کے لئے وصیت کرنا واجب ہوگا، اور اگر آدمی نے

= طاهرًا حتمًا ، فإن أعاده سقطت عنه البدنة ...... ومن فروع الإعادة مالو طاف للزيارة جنبًا، وللصدر طاهرًا ، فإن طاف للصدر فی أيّام النّحر ، فعليه دم لترک الصدر ؛ لأنّه انتقل إلى الزيارة، وإن طاف للصدر ثانيًا ، فلاشيئ عليه ، وإن طاف للصدر بعد أيّام النحر فعليه دمان: دم لترک الصدر ، ودم لتأخير الزيارة ، وإن طاف للصدر ثانيًا سقط عنه دمه . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۲-۲۷۴) باب الجنايات ، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الأوّل : فی ترک الواجب فی طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۲/ ۵۵۰، ۵۵۱) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

إرشاد السارى : (ص: ۴۹۳) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فی أفعال الحج ، فصل : لو طاف للزيارة جنبًا و طاف للصدر طاهرًا ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

وصیت نہیں کی اور اس کا انتقال ہوگیا تو اگر وارث اپنی خوشی سے جنایت کا بدلہ ادا کریں گے تو روزہ کے علاوہ باقی تمام جنایات ادا ہو جائیں گی۔(۱)

جنایات زندگی میں ادا نہیں کر سکا

''جنایات ادا کرنا فوراً واجب ہے یا نہیں؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۱۶/۱)

جنایت

جنایت جان کر کرنا، یا بھول کر یا خطا سے، مسئلہ معلوم ہو یا معلوم نہ ہو، کسی کی زبردستی سے کرے یا خوشی سے، سوتے یا جاگتے، نشہ میں یا بیہوشی میں، تنگ دستی میں یا فراخی میں، خود کرے یا کسی کو کہہ کر کرائے، سب برابر ہے، بہر حال جزاء واجب ہوگی۔(۲)

---

(۱) اعلم أنّ الكفارات كلّها واجبة على التراخي...... فلايأثم بالتأخير عن أوّل وقت الإمكان...... ويكون مؤديًا لاقاضيًا فى أىّ وقت أدّى...... وإنّما يتضيق عليه الوجوب فى آخر عمره...... يغلب على ظنّه أنّه لو لم يؤده لفات...... فإن لم يؤده فيه...... فمات...... أثِم...... ويجب عليه الوصية بالأداء...... ولو لم يوص لم يجب فى التركة ولا على الورثة ولو تبرّع عنه الورثة جاز...... ولا يصومون عنه بل يتبرّعون عنه بغير الصيام من ذبح الهدى أو إعطاء الطعام، والأفضل تعجيل أداء الكفارات أى مسارعة للخيرات. (إرشاد السارى: (ص: ۵۴۲) باب فى جزاء الجنايات وكفارتها، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۲۴۲) باب الجنايات ، مقدّمة ، قبيل : الفصل الأوّل فى الطيب ، ط: إدارة القرآن.

☐ شامى : (۵۴۳/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) ثمّ لافرق فى وجوب الجزاء بين ما إذا جنٰى عامدًا أو خاطئًا، مبتدئًا أو عائدًا، ذاكرًا أو ناسيًا، عالمًا أو جاهلاً، طائعًا أو مكرهًا، نائمًا أو منتبهًا، سكران أو صاحيًا، مغمى عليه أو مفيقًا، موسرًا أو معسرًا، بمباشرته أو مباشرة غيره بأمره. (شامى: (۵۴۳/۲) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد)

☐ غنية الناسک: (ص: ۲۴۲) باب الجنايات، مقدّمة، قبيل: الفصل الأوّل: فى الطيب، ط: سعيد.

☐ إرشاد السارى : (ص: ۵۴۳ ، ۵۴۴) باب فى جزاء الجنايات و كفارتها ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

جنایت سے پہلے ہی دم دے دیا

''پیشگی دم دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/)

جنّت کی دو چیزیں زمین پر ہیں

حدیث میں ہے کہ جنت کی چیزوں میں سے زمین پر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں، یہ دونوں جنت کے جواہرات میں سے دو جواہر ہیں، جو بیمار اور روگی بھی اس کو چھوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو شفاء عطا فرماتا ہے۔(۱)

جوتا

عورت کے لئے احرام کی حالت میں جوتا پہننا جائز ہے اور مردوں کے لئے جائز نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) لیس فی الأرض من الجنّه إلاً الحجر الأسود والمقام ، فإنّهما جوهرتان من جواهر الجنّة، ما مسهما ذو عاهة إلاً شفاه اللّٰه تعالیٰ . (السیرة الحلبیة : (۱/ ۲۱۹) باب بنیان قریش الکعبة شرفها اللّٰه تعالیٰ ، ط: دار الکتب العلمیة بیروت)

(۲) وتلبس من المخیط مابدالها کالدروع والقمیص والسراویل والخفین والقفازین ...... (غنیة الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط : إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۱۶۲) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة.

قوله : و خفین : أی للرّجال فإنّ المرأة تلبس المخیط والخفین . (شامی : (۲/ ۴۹۰) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب مایحرم بالإحرام ومالایحرم ، ط: سعید)

البحر الرائق : (۲/ ۳۲۳، ۳۲۴) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .
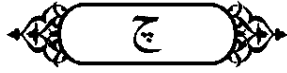
چادر

مرد حضرات کے لئے احرام کی حالت میں سر اور چہرے پر چادر ڈالنا منع ہے کیونکہ سر اور چہرے کو کھلا رکھنا ضروری ہے، اگر چادر سر پر رکھی اور فوراً ہٹالی تو اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔(۱)

چشمہ

احرام کے دوران چشمہ استعمال کرنا جائز ہے۔(۲)

چکر چھوڑ دیا نفل طواف کا

''نفل طواف کا چکر چھوڑ دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۷۱/۴)

چکروں کی گنتی میں شبہ ہو

''طواف کے چکروں کی گنتی میں شبہ ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۲۰/۳)

---

(۳) أنّه لو غطی رأسه بغیر معتاد کالعدل ونحوه لایلزمه شیئ . (شامی : (۴۸۸/۲) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فیما یحرم ومالا یحرم ، ط: سعید)

غنیة الناسک: (ص: ۲۵۱) باب الجنایات، الفصل الثانی فی لبس المخیط، ط: إدارة القرآن.

إرشاد الساری : (ص: ۴۳۶) باب الجنایات ، النوع الأوّل : فی حکم اللبس ، فصل : فی تغطیة الرأس والوجه ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

(۱) وإن کان ممالایقصد به التغطیة کإجانة أو عدل بز وضعه علی رأسه فلابأس بذٰلک ؛ لأنّه لایعدّ ذٰلک لبسًا ولاتغطیه . (بدائع الصنائع : (۱۸۵/۲) کتاب الحج ، فصل :وأمّا بیان مایحظره ومالایحظره ، ط: سعید)

غنیة الناسک : (ص: ۸۸) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الإحرام ومحظوراته اللّتی فی غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد الساری : (ص: ۱۲۶) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الإحرام ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة.

چند بال کاٹنے سے حلال ہونے کا حکم

عمرہ کرنے کے بعد چند بال کاٹنے سے احرام سے حلال نہیں ہوتا، سابقہ احرام بدستور باقی رہیگا، اگر اس کے بعد ایک دن یا اس سے زیادہ سلے ہوئے کپڑے پہنے ہیں تو ایک دم اور ایک صدقہ لازم ہوگا، احرام کی حالت میں چند بال کاٹنے کی وجہ سے صدقہ لازم ہوگا، اور سلے ہوئے کپڑے وغیرہ پہننے کی وجہ سے دم لازم ہوگا، ممکن ہے کہ دوسری جنایات کا بھی ارتکاب کیا ہو لیکن تداخل کی وجہ سے صرف ایک دم لازم ہوگا، اور حلق یا قصر بھی کرلیں۔(۱)

---

(۱) يبتدئ من الميقات فى أشهر الحج فيحرم بالعمرة، ويدخل مكة فيطوف لها ويسعى لها و يحلق أو يقصر و قد حل من عمرته. قال المحقق ابن الهمام: تحت قوله: فيطوف لها ويسعى الخ، وذكر من الصفة الحلق أو التقصير، فظاهره لزوم الحلق فى التمتّع وليس كذٰلک بل لو لم يحلق حتٰى أحرم بالحج وحلق بمنٰى كان متمتّعًا. (الهداية مع فتح القدير: (۴۲۲/۲) كتاب الحج، باب التمتّع، ط: رشيديه)

▭ قوله: "يحلق" إنّما ذكر الحلق لبيان تمام العمرة لا لأنّه شرط فى التمتّع لأنّه مخير بينه و بين بقائه محرما بها إلى أن يدخل إحرام الحج. (حاشية الطحطاوى على الدر المختار: (۵۱۶/۱) كتاب الحج، باب التمتّع، ط: رشيديه)

▭ وإذا اختلف جنس الجناية تعذر التداخل الاّ إذا فعلها على قصد رفض الإحرام، فإنّ المحرم إذا نوى رفض الإحرام، فجعل يصنع مايصنعه الحلال من لبس الثياب والتطيب والحلق والجماع و قتل الصيد، فعليه دم بجميع ماارتكب. (غنية الناسک: (ص: ۱۲۹) باب الجنايات، مقدّمة، ط: ادارة القرآن)

حج وعمرہ

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

جلد دوم

(چ - س)

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

0333-3136872

حج وعمرہ

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

(ح-س)

جلدِ دوم

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتا جامعة العلوم الاسلامية
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

نام کتاب: حج وعمرہ کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف: مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

طباعت: طبع ثانی: ۱۴۳۸-۲۰۱۷

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی۔74400

فون: 0302-2205466 ,0333-3136872

0333-3845224

ای میل: baitulammar2004@gmail.com

qaasmiesencyclopedia2004@gmail.com

کراچی:

الحجاز پبلشرز، بنوری ٹاؤن۔	0314-2139797
اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن۔	021-34727159
دارالبشائر، بنوری ٹاؤن۔	0334-2659744
ادارۃ النور، بنوری ٹاؤن۔	0324-2855000
مکتبہ القرآن، بنوری ٹاؤن۔	021-34856701
زم زم پبلشرز، اردو بازار۔	021-32729089
مکتبہ ندوہ، اردو بازار۔	0321-8936511
مکتبہ المعارف، دارالعلوم کراچی۔	021-35032020

کوئٹہ:

مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ۔	081-26622631
مکتبہ ماجدیہ۔	0333-7434142

پنجاب:

مکتبہ رحمانیہ۔	042-37224228
الفلاح پبلشرز۔	0333-4101085
مکتبہ عائشہ۔	0321-9233714
دارالناشر۔	0333-8335011

خیبر پختونخواہ (KPK):

مکتبہ عمر فاروق، قصہ خوانی بازار، پشاور۔	0311-8845717
مکتبہ بنوری ٹاؤن، لکی مروت۔	0336-9731158
مکتبہ فاروقیہ، بنو۔	0334-8825488
مکتبہ حقانیہ، اکوڑہ خٹک۔	0337-7445290
مکتبہ محمودیہ، صوابی۔	0312-9430416
مکتبہ الحرمین، اکوڑہ خٹک۔	0313-8680501
مولوی ظہور، مردان۔	0334-8414660

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر
ڈ	
☆ ڈاڑھ نکالنا	۳۰۲
☆ ڈاڑھی	۳۰۲
☆ ڈاڑھی حلق یا قصر سے پہلے کاٹ لی	۳۰۴
☆ داڑھی کے بال	۳۰۵
☆ ڈرافٹ پر زیادہ رقم لینا	۳۰۵
☆ ڈرائیور وغیرہ کے لئے احرام کے بغیر میقات تجاوز کرنا	۳۰۷
☆ ڈر یا وحشت ہو تو کیا پڑھے	۳۰۸
☆ ڈیپ ہیٹ (Deep Heat)	۳۰۸
ذ	
☆ ذات عرق	۳۰۹
☆ ذبح رمی سے پہلے کر لیا	۳۱۰
☆ ذوالحلیفہ	۳۱۰
ر	
☆ رات منی سے باہر گزارنا	۳۱۱
☆ راستہ پر میقات نہیں	۳۱۱
☆ راستہ میں مرنے پر دوسرے نے حج ادا کیا	۳۱۱
☆ رخسار	۳۱۴

عنوان	صفحہ نمبر

حاجت اصلیہ سے زائد چیزیں ہوں

زرعی زمین، مکانات اور دیگر جائیداد وغیرہ اگر حوائج اصلیہ سے زائد ہوں تو اس پر حج فرض ہے۔(۱)

حاجی

☆ جس شخص نے بھی حج کیا ہو اسکو ''حاجی'' کہتے ہیں۔
☆ جو شخص حج بدل کر کے واپس آیا وہ بھی ''حاجی'' ہے۔
اپنا حج کئے بغیر بھی اس کو ''حاجی'' کہنا صحیح ہے۔(۲)

حاجی حج کے دوران احرام کی حالت میں مر گیا

اگر حاجی حج کے دوران احرام کی حالت میں مر گیا، تو اس کو غسل اور پورا کفن دے کر دفن کرنا چاہیئے یعنی غیر محرم عام میت کی طرح اس کا سر ڈھانک دیا جائے گا،

---

(۱) فالحاصل أنّ الحوائج الأصلية إذا كانت موجودة له لايجب الحج فلاتباع للحج وإن لم تكن موجودة عنده وهو محتاج إليها ، يقدم الحج عليها إن حضر وقت خروج أهل بلده ، فلايصرف المال إليها بل يحج به ، كذا أفاده في '' الكبير '' . وإن كان له من الضياع مالوباع مقدار مايكفي الزاد والراحلة ، يبقى بعد رجوعه من ضيعته قدرما يعيش بغلته الباقي يفترض عليه الحج ، وإلّا فلا ، كذا في الخانية . (غنية الناسک : (ص: ۲۰ ، ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل: أمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن)

🗁 الهندية: (۱/۲۱۷) كتاب المناسک ، الباب الأوّل في تفسير الحج ، وفرضيته ، ووقته ، وشرائطه ، ط: رشيديه.

🗁 إرشاد الساري : (ص: ۶۰ ، ۶۱) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعة ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة.

(۲) الحاج: حاجی کے ارکان ادا کرنے والا، ج : حجاج ، و حجيج ، القاموس الوحيد: (ص: ۳۱۳) باب الحاء ، إدارہ اسلامیات، لاهور کراچی.

کافور خوشبو وغیرہ بھی لگائی جائے گی، کیونکہ مرنے کے بعد احرام کی پابندیاں اس سے ختم ہوگئی ہیں۔(۱)

حاجی غور کرے

حج کی سعادت حاصل کرنے کے بعد غور کرنا چاہیئے اور اپنے اندرونی حالات کا جائزہ لینا چاہیئے کہ حج کے بعد والی نئی زندگی میں حاجی صاحب نے کیا کمایا اور کیا کھویا، جذبات، اچھائی، اصلاح، خلوص اور محبت میں اضافہ ہوا یا کمی ہوئی؟ نفع نقصان اور اچھے برے کا حاجی خود حساب کرے، کیونکہ حاجی حج کے بعد ایک ترازو بن گیا ہے، اب ترازو سے خود ہی فیصلہ کرے۔(۲)

---

(۱) مسئلة:إذا مات المحرم يصنع به أی فی التجهيز و التكفين مايصنع بالحلال من تغطية الرأس والوجه أی ومن استعمال السدر والكافور ونحو ذٰلک ، خلافًا للشافعی . (إرشاد الساری : (ص: ۶۹۱) باب المتفرقات ، مسئلة : إذا مات المحرم ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)
ولو مات المحرم يغطی رأسه ، ووجهه لبطلان إحرامه بموته لقوله ﷺ : " إذا مات ابن آدم انقطع عمله الّا الثلاث " ، والإحرام عمل فهو منقطع ، ولذا لايبنی المأمور بالحج علی إحرام الميت اتفاقًا . (غنية الناسک : (ص: ۸۸ ، ۸۹) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الإحرام ومحظوراته الّتی فی غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن)

(۲) وينبغی أن يجتهد فی محاسنه فی باقی عمرهٖ ، وأن يزداد خيره بعد العود ، فعلامة الحج المبرور وقبول زيارة خير مزور ، أن يعود خيرا مماكان فی جميع الأمور ، فإن رأى فی نفسهٖ نزوعًا عن الأباطيل وتجافيًا عن دار الغرور و إنابة إلى دار الخلود فليحترز أن يدنس ذٰلک بطلب الفضول ويستبشر بحصول خلعة القبول وهو غاية المطلوب والمسؤول ونهاية المقصود والمأمول وبه يتم لباب المرام . (إرشاد الساری : (ص: ۷۵۴) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، فصل فی آداب الرجوع من سفر الحج ، ط: الإمكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)
غنية الناسک : (ص: ۳۸۹) خاتمة فی زيارة قبر الرسول ﷺ ، فصل فی آداب الرجوع ، ط: إدارة القرآن .
الفقه الإسلامی وأدلّته : (۳/۳۵۵) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الثالث: آداب السفر للحج وغيره و آداب الحاج العائد ، المبحث الثانی : آداب رجوع الحاج من سفره ، ط: دار الفكر ، بيروت .

حاجی کا انتقال ہوگیا

’’حاجی حج کے دوران احرام کی حالت میں مر گیا‘‘ عنوان کو دیکھیں۔(۲/۳۶)

حاجی کا قدم

آفاقی حاجی کو ہر قدم پر ستّر ہزار نیکیاں ملتی ہیں۔(۱)

حاجی کس قربانی کا گوشت کھا سکتا ہے

☆ حج تمتع یا حج قران کرنے والا ایک ہی سفر میں حج وعمرہ ادا کرنے کی بنا پر جو قربانی کرتا ہے اسے ’’دم شکر‘‘ کہا جاتا ہے، اس کا حکم بھی عام قربانی جیسا ہے، اس سے خود قربانی کرنے والا، امیر غریب، سید اور غیر سید سب کھا سکتے ہیں، البتہ جن لوگوں پر حج وعمرہ میں کوئی غلطی کرنے کی وجہ سے دم واجب ہوتا ہے وہ ’’دم جبر‘‘ کہلاتا ہے اس سے مالدار اور دم دینے والا خود نہیں کھا سکتا، اس کا گوشت فقراء اور مساکین میں صدقہ کرنا ضروری ہے۔

قربانی کا گوشت قربانی کرنے والے کے لئے کھانا مستحب ہے، لیکن نذر منت اور دم کی قربانی کا گوشت نہیں کھا سکتا، اگر کھالیا تو اس قدر گوشت کی قیمت فقیروں کو صدقہ کر دینا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) وفی روایة الطبرانی : ان للحاج الراکب بکل خطوة یخطوها ناقته سبعین حسنة ، وللماشی بکل خطوة یخطوها سبعین ألف حسنة رواه برجال ثقاة . (المعجم الکبیر للطبرانی) هٰذا فی حق الآفاقی . (غنیة الناسک : (ص: ۱۷) فصل : وأمّا شرائط الوجوب فسبعة علی الأصح ، السادس : الاستطاعة ، ط: إدارة القرآن)

🗁 المعجم الکبیر للطبرانی : (۱۲/۶۷) رقم الحدیث : ۱۲۵۲۲ ، سعید بن جبیر عن ابن عباس ، ط: مکتبه ابن تیمیه .

(۲) ولایجوز للمفکّر أی مفکّر الجنایة فی ذبح الهدی أی یأکل شیئًا من الدماء أی الواجبة علیه للجزاء الا دم القران والتمتّع والتطوّع استثناء منقطع ؛ لأنّ دم القران والتمتّع وإن کان مما یجب علیه إلّا أنّه دم شکر . ودم التمتّع ممالایجب علیه ، فالمعنی : لکنّ دم القران والتمتّع والتطوع له =

''حاجی'' لکھنا

حج کرنے کے بعد اپنے نام کے ساتھ ''حاجی'' کا لقب لگانا بھی ریا کاری ہے، حج تو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کیا جاتا ہے، لوگوں سے ''حاجی'' کہلوانے کے لئے نہیں دوسرے لوگ ''حاجی صاحب'' کہیں تو مضائقہ نہیں، لیکن خود اپنے نام کے ساتھ ''حاجی'' کا لفظ لکھنا غلط ہے۔(۱)

= أن يأكل شيئًا منه ، بل يستحب له أن يأكل بعضه كما في الأضحية. (إرشاد الساري: (ص: ۵۷۰) باب في جزاء الجنايات وكفاراتها ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

والمستحب في هدى الشكر والتطوّع أن يتصدّق بالثلث ويطعم الأغنياء الثلث ويأكل و يدخر الثلث، أو يهدى الثلث بدل أن يطعمه كما مرّ في القران...... وأمّا ما عدا هٰذه الثلاث كدماء الكفارات كلها والنذور وهدى الإحصار وهدى التطوّع إذا لم يبلغ الحرم، فلايجوز له الأكل منه، ولو فقيرًا، ولا لمن بينهما ولادًا وزوجية ولالغنى بل لكل من لايحل له الزكاة إلا الذمى عندهما، فلو أكل منها ضمن ما أكل وكذا لو أطعم، أو اعطى لمن لايجوز له أكله. (غنية الناسك: (ص: ۳۵۶) باب الهدايا، فصل في أحكام الهدايا بعد الذبح وأحكام ذبحها، ط: إدارة القرآن)

الهندية: (۱/ ۲۶۲) كتاب المناسك، الباب السادس عشر في الهدى، ط: رشيديه.

(۱) يجب أوّلاً على من أراد الحج إخلاصه لله تعالىٰ سبحانه فإنّه لايقبل إلّا الخالص لوجهه الكريم، فيصحّح قصده ويخلّص نيّته ويجرّدها عن الرياء والسمعة، وليحذر عن دقائق غرور النفس من حبّها مدح النّاس إيّاه وتسميتهم له بالعابد وغير ذٰلک، والإخلاص شرط في جميع العبادات. (إرشاد الساري: (ص: ۷) مقدّمة: في آداب مريد الحج، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

قال رسول الله ﷺ : قال الله تعالى : أنا أغنى الشركاء عن الشرک من عمل عملاً أشرک فيه معى غيرى تركته و شركه وفي رواية : فأنا منه برئ هو للّذى عمله رواه مسلم . (مشكاة المصابيح : (ص: ۴۵۴) باب الرياء والسمعة ، الفصل الأوّل ، ط: قديمى)

غنية الناسک : (ص: ۳۶) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن .

الرابع: من تبطن نفسه الرياء وتخفيه عنه حتى لايكاد يحس به، وذٰلک حبه لقول النّاس: قد حجّ فلان، ولتقلّبه وتسميته بالحج فهى تتوق إلى ذٰلک وتبهرج عليه بحب الحج، وهٰذا من دقائق الغرور، فيجب الحذر منه. (البحر العميق: (۱/ ۲۹۰) الباب الثاني: في الرقائق المتعلّقة بالحج وأسراره، الفصل الأوّل: في العزم على الحج ومايتعلق بالسفر، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة)

العجب: عبارة عن تصور استحقاق الشخص رتبة لايكون مستحقا لها. (قواعد الفقه: (ص: ۳۷۳).

(لطیفہ) حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کسی دیہات میں نماز کے وقت مسجد پہنچے، مولانا مرحوم نے مسجد میں نمازیوں سے معلوم کیا تمہارا کیا نام ہے؟ جواب دیا: حاجی ابراہیم، مولانا نے دوسرے شخص سے معلوم کیا تو بتایا حاجی یعقوب، کئی افراد سے معلوم کیا تو ہر ایک نے اپنے اپنے نام کے ساتھ لفظ ''حاجی'' لگا کر ہی نام بتایا۔

بعد میں ان لوگوں نے مولانا سے معلوم کیا اجی! تھارا (تمہارا) کیا نام ہے؟ (مولانا حکیم الامت'' ہی کہلاتے تھے، اور واقعی اللہ تعالی نے آپ کو امت کا نباض بنایا تھا) فرمایا میرا نام ''اشرف علی نمازی'' ہے۔

گاؤں والے یہ سن کر چونکے اور بولے اجی! نماجی (نمازی) کیا ہوتا ہے؟ مولانا نے فرمایا کہ بتاؤ کہ تم نے کتنے حج کیے اکثر نے ایک ہی حج بتایا، اس پر مولانا نے فرمایا کہ جب تم ایک حج کرنے کے بعد اپنے نام کے ساتھ ''حاجی'' کا لفظ لگاتے ہو، میں تو دن میں پانچ وقت کی نماز پڑھتا ہوں میں کیوں اپنے نام کے ساتھ ''نمازی'' نہ لگاؤں۔

اس بات پر گاؤں والے شرمندہ ہوئے اور مولانا تھانویؒ نے اس طریقہ سے ان کی اصلاح فرمائی۔

خلاصہ یہ کہ حج کرنے کے بعد اپنے نام کے ساتھ از خود ہی لفظ ''حاجی'' لگانا صحیح نہیں ہے، اگر کوئی دوسرا شخص احترام اور عزت کی بنا پر ''حاجی صاحب'' کہہ دے تو کوئی مضائقہ بھی نہیں۔

حاجیوں کا استقبال کرنا

☆ حاجیوں کا استقبال کرنا، ان سے ملاقات، مصافحہ اور معانقہ کرنا نہ صرف

جائز بلکہ کارِثواب ہے اوران سے دعا کرانے کا بھی حکم ہے لیکن گلے میں پھول کا ہار ڈالنا اورنعرے لگانا قرآن وحدیث سے ثابت نہ ہونے کی وجہ سے حدود سے تجاوز ہے، اگر خدانخواستہ حاجی کے دل میں عجب اورخود پسندی پیدا ہوجائے تو حج ضائع ہوجانے کا خطرہ ہوگا اس لئے ان چیزوں سے احتراز کرنا چاہیئے۔

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی حاجی سے ملو، تو سلام کرو، اس سے مصافحہ کرو، اوراپنے لئے مغفرت کی دعا کراؤ، اس سے پہلے کہ گھر پہنچ جائے بیشک وہ بخشے ہوئے ہیں۔(۱)

اورحضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حاجی حج کے لئے روانہ ہوں تو ان کو چھوڑنے کے لئے جاؤ، اور دعائے خیر کیلئے ان سے درخواست کرو، اور جب حج سے آئیں تو ان سے ملواور مصافحہ کرو، اس سے پہلے کہ وہ دنیاوی کاروبار میں لگ کر گناہ میں مبتلا ہوجائیں، بے شک ان کے ہاتھ میں برکت ہے۔(۲)

آنحضرت ﷺ نے دعا فرمائی ہے:

اللهم اغفر للحاج ولمن استغفر له الحاج

(اے اللہ حاجی کی مغفرت فرما اوراس کی بھی جس کے حق میں حاجی مغفرت

---

(۱) عن ابن عمر رضی اللّٰه عنه قال :قال رسول اللّٰه ﷺ : إذا لقيتَ الحاج فسلم عليه وصافحه ومره أن يستغفرلک قبل أن يدخل بيته فإنّه مغفور له . رواه أحمد : (مشکوٰة المصابيح: (ص: ۲۲۳) کتاب المناسک ، الفصل الثالث ، ط: قديمی)

البحر العميق : (۱/ ۶۹) الباب الأوّل : فی الفضائل : فضل فی الحج والعمرة وذم تارک الحج ، ط: مؤسّسة الريّان المکتبة المکيّة .

مسند أحمد بن حنبل : (۲/ ۶۹) رقم الحديث : ۵۳۷۱ ، مسند المکثرين من الصحابة ، مسند عبد اللّٰه بن عمر الخطاب رضی اللّٰه عنهما ، ط: مؤسّسة الريّان ، قرطبة ، قاهرة .

(۲) وعن الحسن أنّه قال : إذا خرج الحاج فشيّعوهم ، وزوّدوهم الدعاء ، وإذا أقبلوا فالتقوهم وصافحوهم قبل أن يخالطوا الذنوب . (البحر العميق : (۱/ ۷۲) الباب الأوّل : فی الفضائل ، فضل الحج والعمرة ، ذم تارک الحج ، ط: مؤسّسة الريّان ، المکتبة المکيّة)

کی دعا کرے)۔(۱)

لیکن عورتوں کا گاؤں اور آبادی سے باہر نکلنا یا ایئرپورٹ یا اسٹیشن پر جانا اختلاط اور بے پردگی کی وجہ سے درست نہیں ہے۔(۲)

حاجیوں کو تحفے تحائف دینا

اکثر لوگ جب عمرہ یا حج کے لئے جاتے ہیں تو ان کے عزیز رشتہ دار، دوست احباب انھیں تحفہ میں مٹھائی، نقد روپے وغیرہ دیتے ہیں، اور جب یہ لوگ حج کر کے واپس آتے ہیں تو تبرک کے طور پر کھجوریں، زمزم، تسبیح اور ٹافی وغیرہ تقسیم کرتے ہیں، اگر یہ محض اخلاص، للّٰہیت اور دل کی خوشی سے کرتے ہیں تو بالکل درست ہے، ہاں اگر رسم ورواج کے طور پر کرتے ہیں، یا نام اور شرم کی وجہ سے یہ کام مجبوراً کرتے ہیں تو درست نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) أنّ النبیّ ﷺ لما وقف بعرفات قال: اللّٰهم اغفر للحاج ولمن استغفر له الحاج. (البحر العمیق: (۱/۷۰) الباب الأوّل: فی الفضائل، فضل الحج والعمرة وذم تارک الحج، ط: مؤسّسة الریّان، المکتبة المکیّة)

☜ المعجم الصغیر للطبرانی: (۲/۲۳۶) رقم الحدیث: ۱۰۸۹، حرف المیم، من اسمه منتصر، ط: المکتب الإسلامی دار عمار بیروت.

☜ المعجم الأوسط للطبرانی: (۸/۲۶۶) رقم الحدیث: ۸۵۹۴، من اسمه منتصر، دار الحرمین، قاهره.

(۲) ﴿وقرن فی بیوتکنّ ولا تبرّجن تبرّج الجاهلیة الأولیٰ﴾ سورة الأحزاب، رقم الآیة: ۳۳.

☜ فتاوی رحیمیہ: (۸/۱۳۶) متفرقات حج، حجاج کو رخصت کرنے کے لئے عورتوں کا اسٹیشن جانا، ط: دارالاشاعت کراچی۔

☜ ومن منکراتهم أیضًا خروج النّساء عند ذهابهم وعند مجیئهم، فإن الواجب علی المرأة قعودها فی بیتها وعدم خروجها من منزلها وعلی الزوج منعها عن الخروج ولو اذن لها وخرجت کانا عاصیین. (مجالس الأبرار ومسالک الأخیار، للشیخ أحمد بن محمّد الرومی الحنفی [المتوفّی: ۱۰۴۳ھ] المجلس العشرون فی بیان فضائل الحج المبرور و بیان البدعة فیه، (ص: ۱۷۶) ط: سهیل اکیڈمی لاهور)

(۳) "من یسمّع یسمع اللّٰه به، ومن یرائی یرائی اللّٰه به". (سنن ابن ماجه: (ص: ۳۱۰) کتاب الزهد، باب الریاء والسمعة، ط: قدیمی) =

حاجیوں کی دعوت کرنا

اگر رشتہ دار صلہ رحمی کی نیت سے یا کوئی قریبی تعلق والا اس مبارک سفر کی نسبت سے حاجی کے اعزاز میں اخلاص کیساتھ اس کی دعوت کرے یا ہدیہ پیش کرے، بشرط یہ کہ دونوں اس کو ضروری نہ سمجھتے ہوں، دینے والا صرف اللہ کی رضا کے لئے پیش کرے، دکھاوا، شہرت اور بڑائی ہرگز مقصود نہ ہو، اور لینے والے کو بھی پورا اطمینان ہو کہ یہ دل سے اخلاص کے ساتھ ہدیہ پیش کر رہا ہے یا دعوت کر رہا ہے بدلہ چکانے یا آئندہ وصول کرنے کا بالکل شائبہ نہ ہو تو یہ جائز ہے اور اجر کا باعث ہے۔

اور اگر حج میں جانے والا دعوت نہ کرے، یا لوگ اس کی دعوت نہ کریں تو دونوں جانب سے برا مانتے ہیں، اور دعوتوں کو اس قدر ضروری سمجھتے ہیں کہ نہ کرنے پر شکایتیں ہوتی ہیں، طعنے سنائے جاتے ہیں، فضول خرچی کرتے ہیں خوب دھوم دھام ہوتی ہے تو اس صورت میں اس قسم کی دعوتوں سے احتراز کرنا ضروری ہے تا کہ یہ رسم ورواج بند ہو جائے۔(۱)

حالت حیض میں طواف زیارت کیا

''جنابت کی حالت میں طواف زیارت کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۱۵)

حاملہ عورت حج کرسکتی ہے

حاملہ عورت محرم کیساتھ حج کرسکتی ہے، حج کرنے سے حج ہوجائے گا البتہ پیٹ کے بچے کا حج نہیں ہوگا، اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد بڑا ہوکر مالدار صاحب

= قال النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم ''من أحدث فی أمرنا هٰذا ما لیس منه فهو ردٌّ'' (صحیح البخاری: (۱/۳۷۱) کتاب الصلح، باب إذا اصطلحوا علی صلح جور فهو مردود، ط: قدیمی)

مشکاة المصابیح: (ص: ۴۵۴، ۴۵۵) باب الریاء والسمعة، الفصل الأوّل، والثانی، ط: قدیمی.

(۱) راجع الحاشیة السابقة رقم: ۳، فی الصفحة رقم: ۴۲. (''من یسمّع یسمع اللّٰه به'')

استطاعت ہوگا تو اس کو اپنا حج خود کرنا ہوگا۔(۱)

حائضہ حج کیسے کرے

حائضہ حج کرنا چاہے تو حیض کی حالت میں ہی وضو یا غسل کرنے کے بعد نماز کے بغیر نیت اور تلبیہ پڑھ کر احرام باندھے گی، اور احرام ہی کی حالت میں رہے گی، اگر حیض سے پاک ہونے سے پہلے حج کے ایام شروع ہوگئے تو اب بال کاٹ کر عمرے کا احرام کھول دے اور حج کا احرام باندھ کر منیٰ کو چلی جائے اور حج کے افعال ادا کرے، حج سے فارغ ہونے کے بعد عمرہ کر سکتی ہے، احرام خواہ تنعیم سے باندھے یا عمرہ کی دوسری میقات سے دونوں صحیح ہیں البتہ پہلے عمرے کا احرام توڑنے کیوجہ سے اس پر دم لازم ہوگا، اور اگر پاک ہونے کے بعد کسی میقات پر آ کر دوبارہ احرام باندھ کر تلبیہ پڑھ کر عمرہ کر لے تو دم ساقط ہو جائے گا بشرطیکہ مکہ مکرمہ میں اس سے پہلے عمرہ یا حج نہ کیا ہو۔(۲)

---

(۱) (فرض)...... (مرة)...... (على مسلم)...... (حر مكلف)...... (صحيح)...... (بصير)...... (ذى زاد)...... (وراحلة)...... مع أمن الطريق)...... ومع (زوج أو محرم)، ولو عبدًا أو ذميًا أو برضاعٍ (بالغ)...... (الدر مع الرد: (۲/۴۵۵ إلى ۴۶۴) كتاب الحج، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق: (۲/۳۱۱، ۳۱۴) كتاب الحج، ط: سعيد.

▭ فتح القدير: (۲/۳۲۶، ۳۳۰) كتاب الحج، ط: رشيديه.

▭ ومنها البلوغ، فلا يجب الحج على الصبى المسلم، حتى لو حج ثم بلغ فعليه حجة الإسلام. (البحر العميق: (۱/۳۶۲) الباب الثالث: فى مناسک الحج، شرائط الحج، ومنها البلوغ، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة)

▭ غنية الناسک: (ص: ۱۳) باب شرائط الحج، فصل: أمّا شرائط الوجوب، الثالث والرابع: البلوغ والعقل، ط: إدارة القرآن.

▭ شامى: (۲/۴۶۶) كتاب الحج، ط: سعيد.

(۲) فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت وشهدت جميع المناسک إلّا الطواف والسعى؛ لأنّ سعيها بدون طواف غير صحيح. (شامى: (۲/۵۲۸) كتاب الحج، قبيل باب القران، ط: سعيد)

▭ غنية الناسک: (ص: ۹۴، ۹۵) باب الإحرام، فصل فى إحرام المرأة، ط:إدارة القرآن.=

حائضہ عورت قرآن کی تلاوت نہیں کرسکتی

☆عورت حیض یا نفاس کی حالت میں قرآن مجید کی کوئی بھی آیت تلاوت کی نیت سے نہیں پڑھ سکتی، البتہ قرآن مجید کی وہ آیت یا سورت جس میں دعا یا اللہ کی حمد وثنا ہو، دعا اور ذکر کی نیت سے پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتی ہے، اس لئے عرفات وغیرہ میں دعا اور حمد وثنا والی آیات کو دعا اور ذکر کی نیت سے پڑھتی رہا کرے۔

☆ حائضہ عورت سورۂ فاتحہ کو دعا کی نیت سے پڑھ سکتی ہے تلاوت کی نیت سے نہیں، اسی طرح اور دعائیں جو قرآن شریف میں آئی ہیں، ان کو دعا کی نیت سے پڑھ سکتی ہے تلاوت کے ارادہ سے نہیں، جیسے یہ دعا:

”ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار“

اور یہ دعا **”ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا“** آخر تک جو سورہ بقرہ کے آخر میں ہے، یا اور کوئی دعا جو قرآن شریف میں آئی ہو، دعا کی نیت سے سب کا پڑھنا

= ☜ خانية على الهندية: (۱/ ۳۰۰، ۳۰۱) كتاب الحج، فصل فی كيفية أداء الحج، قبيل: فصل فی العمرة، ط: رشيديه.

☜ فلما كان بسرف حاضت عائشة، وكانت قد أهلت بعمرة وروى بحج فدخل عليها النبیّ ﷺ وهی تبكی، فقال: ”مايبكيک، لعلک نفست؟“ قالت: نعم، قال: ”هٰذا شیئ كتبه اللّٰه على بنات آدم افعلی ما يفعل الحاج غير أن لا تطوفی حتى تطهری“ وفی رواية من روى إحرامها بالعمرة أنّه قال لها: ”اغتسلی ثم أهلّی بالحج“. (البحر العميق: (۴/ ۱۹۵۳) الباب الثانی عشر فی الأعمال المشروعة يوم النحر، فصل: صفة حجّ النبیّ ﷺ، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة)

☜ كل من لزمه رفض الحجة فی البابين (أی فی باب الجمع بين النسكين و باب إضافة أحدهما إلى الآخر بجميع أقسامها) فعليه لرفضها دم و قضاء حجة وعمرة ...... وكل من لزمه رفض العمرة فعليه دم و قضاء عمرة أی لا غير. (إرشاد السارى: (ص: ۴۱۹) باب إضافة أحد النسكين، فصل: فی القضايا الكلية من هٰذا الباب، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک: (ص: ۲۳۸) باب الجمع بين النسكين أو أكثر، فصل: فی الجمع بين إحرامی عمرتين فأكثر، تتمة فی ضوابط هٰذا الباب، ط: إدارة القرآن.

درست ہے۔(۱)

☆عورت حیض ونفاس کی حالت میں میدان عرفات میں ذکراوردعا کی نیت سے سورۂ اخلاص پڑھ سکتی ہے تلاوت کی نیت سے نہیں۔(۲)

☆عورت حیض ونفاس کی حالت میں آیت کریمہ **لا الـــه الاانـــت سبحـانک انـی کنت من الظلمین** کوبھی ذکر کی نیت سے پڑھ سکتی ہے البتہ قرآنی دعاؤں کے حروف کو نہ چھوے ذکر کے طور پر صرف زبانی پڑھے۔(۳)

حائضہ عورت کے لئے حج کرنے کا طریقہ

اگر حج کے دوران کسی عورت کوحیض شروع ہوجائے تو وہ بیت اللہ کے طواف

(۱،۲) ویحرم القراء ة القرآن إلّا بقصد الذکر إذا اشتملت علیه لا علی حکم أو خبر ، قوله : إلّا بقصد الذکر أی : أو الثناء أو الدعاء إن اشتملت علیه فلا بأس به فی أصح الروایات . قال فی العیون : ولو أنّه قرأ الفاتحة علی سبیل الدعاء ، أو شیئًا من الآیات الّتی فیها معنی الدعاء ، ولم یرد به القرآن ، فلا بأس به ، واختاره الحلوانی ...... (حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح : (ص: ۱۴۲ ، ۱۴۳) کتاب الطهارة ، باب الحیض والنفاس ، والاستحاضة ، ط: قدیمی)

وقراءة القرآن بقصده ، أی ولو دون آیة من المرکبات لا المفردات ، لأنّه یجوز للحائض المعلّمة تعلیمه کلمة کلمة ...... قوله : بقصده ، فلو قرأت الفاتحة علی وجه الدعاء ولم ترد القراءة لا بأس به ......ولا بأس للحائض وجنب بقراء ة أدعیة ومسها وحملها وذکر اللّٰه تعالیٰ وتسبیح ...... (الدر مع الرد : (۲۹۳/۱) کتاب الطهارة ، باب الحیض ، ط: سعید)

الهندیة : (۳۸/۱) کتاب الطهارة ، الباب السادس : فی الدماء المختصة بالنّساء ، الفصل الرابع فی أحکام الحیض والنّفاس والاستحاضة ، ط: رشیدیه .

(۳) ولو أنّه قرأ الفاتحة علی سبیل الدعاء أو شیئًا من الآیات الّتی فیها معنی الدعاء ولم یرد به القراء ة فلا بأس به...... (قوله: ومسه إلا بغلافه) أی تمنع الحائض مس القرآن...... وتعبیر المصنف بمس القرآن أولیٰ من تعبیر غیرہٖ بمس المصحف لشمول کلامه ما إذا مس لوحا مکتوبا علیه آیة وکذا الدرهم والحائط، وتقییده بالسورة فی الهدایة اتفاقی بل المراد الآیة. (البحر الرائق: (۱۹۹/۲، ۲۰۱) کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید)

حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح : (ص: ۱۴۲ ، ۱۴۳) کتاب الطهارة ، باب الحیض والنفاس والاستحاضة ، ط: قدیمی .

شامی: (۲۹۳/۱) کتاب الطهارة ، باب الحیض ، ط: سعید .

اور صفا مروہ کی سعی کے علاوہ حج کے باقی تمام ارکان ادا کرے گی، مثلاً وقوف عرفات، مزدلفہ، رمی جمار اور ذبح وغیرہ سب کرے، اور پاک ہونے کے بعد غسل کر کے طواف زیارت اور سعی کرے۔(۱)

حجاج کرام کی خدمت کے لئے جانے والوں کا حج

''سرکاری ڈیوٹی پر جانے والے کا حج'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/ ۴۲۱)

حجاج کو رخصت کرنے کے لئے عورتوں کا جانا

''عورتوں کیلئے حجاج کو رخصت کرنے کیلئے جانا'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۲۳۵)

حج ادا نہ کرنے والے کو یہودی اور نصرانی کیساتھ تشبیہ دینے کی وجہ

یہود اور نصاری نماز پڑھتے تھے لیکن حج نہیں کرتے تھے، اور عرب کے مشرکین حج کرتے تھے، لیکن نماز نہیں پڑھتے تھے، اس لئے حج فرض ہونے کے بعد بلا عذر حج ادا نہ کرنے والے کو یہودی اور نصرانی کے ساتھ تشبیہ دی گئی، اور نماز نہ پڑھنے والے کو مشرک کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔(۲)

---

(۱) وحيضها لايمنع نسكا الا الطواف ، فهو حرام من وجهين : دخولها المسجد ، وترک واجب الطهارة ، فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت ، وشهدت جميع المناسک الا الطواف والسعي ؛ لأنّه لايصح بدون الطواف . (غنية الناسک : (ص: ۹۴ ، ۹۵) باب الإحرام، فصل فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

شامی : (۵۲۸/۲) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فی مضاعفة الصلاة بمكّة ، قبيل : باب القران ، ط: سعيد .

الفتاوٰی الخانية على هامش الهندية : (۳۰۰/۱ ، ۳۰۱) كتاب الحج ، فصل فی كيفية أداء الحج ، قبيل : فصل فی العمرة ، ط: رشيديه .

البحر : (۳۷۰/۲) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

(۲) (أقول) ترک ركن من أركان الإسلام يشبه بالخروج عن الملّة، وإنّما شبه تارک الحج باليهودی والنصرانی و تارک الصلاة بالمشرک؛ لأنّ اليهود والنصارٰی يصلون ولايحجون ومشركو العرب يحجون ولايصلون. (حجة اللّٰه البالغة: (۵۷/۲) من أبواب الحج، ط: كتب خانه رشيديه دهلی)

حج افراد	
احرام	سُنّت
طوافِ قدوم	سُنّت
وقوفِ عرفہ	رکن
وقوفِ مزدلفہ	واجب
رمی جمرہ عقبہ	واجب
قربانی	اختیاری
سَر منڈانا	واجب
طوافِ زیارت	رکن
سعی	واجب
رمی جمار	واجب
طوافِ وداع	واجب

حج افراد

☆ ''افراد'' کے لغوی معنیٰ ''اکیلا کرنا'' تنہا کام کرنا وغیرہ۔(۱)

اور شریعت کی اصطلاح میں افراد سے مراد وہ حج ہے جس کے ساتھ عمرہ نہ کیا جائے، صرف حج کا احرام باندھا جائے اور صرف حج کے ارکان وغیرہ ادا کئے جائیں، اس قسم کے حج کا نام افراد ہے، اور ایسے حج کرنے والے کو ''مفرد'' کہتے ہیں، ''مفرد'' احرام باندھتے وقت صرف حج کی نیت کرے، اور حج کے سارے ارکان ادا کرے۔(۲)

نیز مفرد پر قربانی واجب نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) القاموس الوحید لمولانا وحید الزمان القاسمی الکیرانوی : (ص: ۱۲۱۴) المادة : فرد ، ط: إدارۂ اسلامیات، لاھور، وانظر الحاشیة الآتیة.

(۲) فالمفرد بالحج: أن یحرم بالحج وحده ویأتی بأفعاله ، وسیأتی ذکرها إن شاء اللّٰہ تعالیٰ: ولا یضیف إلیه العمرة . (البحر العمیق فی مناسک المعتمر والحاج إلی بیت اللّٰہ العتیق: (۲/ ۷۷۸) الباب السابع فی الإحرام ، الفصل التاسع فی وجوه الإحرام ، الفصل الثالث فی الإفراد ، ط: المکتبة المکیّة ، مؤسّسة الریّان ، مکّة المکرّمة)

▭ الإفراد أن یحرم بالحج وحده، ثم لایعتمر حتی لایفرغ من حجه. (الفقه الإسلامی وأدلّته لدکتور وھبة الزحیلی: (۲۱۵/۳) الباب الخامس : الحج والعمرة، الفصل الأوّل: أحکام الحج والعمرة ، المبحث الثامن : کیفیة أداء الحج والعمرة ، اولا : کیفیة الإفراد ، ط: دار الفکر)

▭ فالمفرد بالحج أن یحرم بالحج من المیقات أو قبل المیقات فی أشھر الحج أو فی غیر أشھر الحج ویذکر الحج بلسانه عند التلبیة مع قصد القلب، ویقول: ''لبیک بحجة''. (الفتاوٰی التاتارخانیة: (۳۳۳/۲) کتاب الحج ، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج ، ط: قدیمی)

▭ المحیط البرھانی: (۳۹۷/۳) کتاب المناسک، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج، ط: إدارة القرآن.

▭ کتاب الفقه علی المذاھب الأربعة: (۶۹۳/۱) کتاب الحج، مبحث القران والتمتّع والإفراد، ط: دار الفکر.

(۳) (قوله: ثم اذبح) أی علی وجه الأفضلیة؛ لأنّ الکلام فی المفرد وھو لیس بواجب علیه وإنّما یجب علی القارن والمتمتّع. (البحر الرائق: (۳۴۶/۲) کتاب الذبح، باب الإحرام، ط: سعید)

▭ الدر المختار مع رد المحتار : (۵۱۵/۲) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، ، مطلب فی رمی الجمرة العقبة، ط: سعید.=

☆حج افراد کرنے والا مکہ مکرمہ پہنچ کر پہلے عمرہ نہیں کرے گا بلکہ طواف قدوم کرنے کے بعد حج کے افعال پورے کرنے تک احرام کی حالت میں باقی رہے گا۔(۱)

☆حج افراد کرنے والا بیت اللہ میں حاضری کے بعد فورا طواف قدوم کرے، اوراس کے بعد ذی الحجہ کی دس تاریخ کو بڑے شیطان کو رمی کرنے کے بعد حلق یا قصر کرنے تک اسی احرام میں رہے، احرام کا کپڑا تبدیل کرسکتا ہے احرام ختم نہیں کرسکتا۔(۲)

☆اوراگر حج افراد کرنے والا طواف قدوم کے بعد ہی حج والی سعی کرنا چاہے

= الفتاوٰی الخانية على هامش الهندية : (۱/۲۹٦) كتاب الحج ، فصل فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه .

الهداية مع فتح القدير : (۲/۳۸۵) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: رشيديه .

(۱) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۲. على الصفحة رقم: ۴۹.

(قوله : ثم أقم بمكّة حراما لأنك محرم بالحج) فلا يجوز له التحلل حتى يأتى بأفعاله .
(البحر الرائق : (۲/۳۳۴) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/۲۲۷) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

الفتاوىٰ الخانية على الهامش الهندية : (۱/۲۹۳) كتاب الحج ، فصل فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه .

(۲) (قوله : وطف ...... للقدوم) أى طف هٰذا الطواف لأجل القدوم ...... (ثم إلى منىٰ بعد ما أسفر جدًا) ...... (فارم الجمرة العقبة من بطن الوادى ......) ...... ثم احلق الخ . (البحر الرائق : (۲/۳۲۷ ، ۳۴٦) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد)

(قوله : ثم أقم بمكّة حراما لأنك محرم بالحج) فلا يجوز له التحلل حتى يأتى بأفعاله .
(البحر الرائق : (۲/۳۳۴) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد)

انظر الحاشية السابقة، رقم: ۲. على الصفحة رقم: ۴۹. ايضًا.

ويجوز الإحرام فى ثوب واحدٍ ...... أو أكثر من ثوبين بأن يجعل واحدٌ فوق واحد أو يبدّل أحدهما بالآخر . (إرشاد السارى : (ص: ۱۳۹) باب الإحرام ، فصل : فى التجرد عن الملبوس المحرم ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۷) باب الإحرام، فصل: فيما ينبغى لمريد الإحرام، ط: إدارة القرآن.

منحة الخالق على البحر : (۲/۳۲۱) كتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : سعيد .

تو اسے بھی طواف قدوم میں رمل اور اضطباع کرنا پڑے گا۔(۱)

واضح رہے کہ رمل اور اضطباع مردوں کیلئے ہر اس طواف میں مسنون ہے جس کے بعد سعی کا ارادہ ہو۔(۲)

☆ اور اگر حج افراد کرنے والا طواف قدوم کے بعد حج والی سعی کرنا نہیں چاہتا ہے بلکہ سعی طواف زیارت کے بعد کرنا چاہتا ہے تو اس صورت میں طواف قدوم میں اضطباع اور رمل نہ کرے۔(۳)

---

(۱) (قوله : وطف مضطجعًا وراء الحطيم ......) ...... (ترمل فی الثلاثة الأول فقط) بيان للسنة أی فی الأشواط الثلاثة الأول دون غيرها ...... وأشار بقوله بعد ذٰلک ثم اخرج إلى الصفا إلى أنّه لايرمل الا فی طواف بعده سعی ، فلو أراد تأخير السعی إلى طواف الزيارة لايرمل فی طواف القدوم ...... (قوله : ثم إلى مكّة يوم النحر أو غد أو بعده فطف للركن سبعة أشواط بلارمل وسعى ان قدمتهما والا فعلا) ...... وأفاد أنّه مخير فی تقديم الرمل والسعی إذا طاف للقدوم و فی تأخيرهما لطواف الركن وانّهما لا يتكرران فی الحج . (البحر الرائق : (۲/۳۲۷ ، ۳۴۷) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/۲۲۵ ، ۲۲۶) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه .

الفتاوٰی الخانية على هامش الهندية : (۱/۲۹۲ ، ۲۹۶) كتاب الحج ، فصل فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه .

المحيط البرهانی : (۳/۴۰۰ ، ۴۰۸) كتاب المناسک ، الفصل الثالث فی تعليم أعمال الحج ، ط: إدارة القرآن .

(۲) والأصل أن كل طواف بعده سعی ، فمن سننه الاضطباع والرمل ، والا فلا . (غنية الناسک: (ص: ۱۱۹) باب ماهية الطواف وأنواعه وأركانه ، فصل : سنن الطواف ، ط: إدارة القرآن)

شامی: (۲/۴۹۸) كتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعيد .

وأمّا الرمل فالأصل فيه ان كل طواف بعده سعی فمن سننه الاضطباع والرمل فی الثلاثة الأشواط الاول منه ، وكل طواف ليس بعده سعی فلارمل فيه ، وهٰذا قول عامة الصحابة رضی اللّٰه تعالىٰ عنهم . (بدائع الصنائع : (۲/۱۴۷) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان سنن الحج وباين ترتيب أفعاله ، ط: سعيد)

(۳) انظر الحاشية السابقة رقم الحاشية : ۱ .

☆ حج افراد میں احرام کے وقت صرف حج کی نیت کی جاتی ہے۔(۱)

حج افراد کرنے والا مکہ پہنچ کر پہلے طواف قدوم کرے اور اپنے احرام پر برقرار ہے، پھر رمی کے بعد حلق یا قصر کر کے حلال ہو، حج افراد میں قربانی واجب نہیں۔(۲) البتہ طواف زیارت سے پہلے بیوی حلال نہیں ہوگی۔

حج افراد میں قربانی واجب نہیں

حج افراد میں ''دم شکر'' یعنی حج کی قربانی واجب نہیں، خواہ پہلا حج ہو یا دوسرا یا تیسرا، تمتع یا قران ہو تو ہر دفعہ ''دم شکر'' یعنی حج کی قربانی لازم ہوگی، خواہ پہلا ہو یا دوسرا یا تیسرا اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا۔(۳)

حج اکبر

☆ ''حج اکبر'' (بڑا حج) حج اصغر (چھوٹا حج) حج کو ''حج اکبر'' کہتے ہیں اور عمرہ کو ''حج اصغر'' کہتے ہیں، یعنی حج اکبر کا لفظ عمرہ کے مقابلہ میں استعمال ہوتا ہے۔(۴)

---

(۱) (وقال المفرد بالحج) بلسانهٖ مطابقًا بجنانهٖ (اللّٰهم إنّی أريد الحج فيسّره لی) لمشقتهٖ وطول مدّتهٖ (وتقبّله منّی)...... (الدر مع الرد: (۲/۴۸۲) کتاب الحج، فصل فی الإحرام و صفة المفرد بالحج، ط: سعيد)

المحيط البرهانی: (۳/۳۹۷) کتاب المناسک، الفصل الثالث فی تعليم أعمال الحج، ط: إدارة القرآن.

الفتاوٰی التاتارخانية: (۲/۴۳۹) کتاب المناسک، الفصل الثالث فی تعليم أعمال الحج، ط: إدارة القرآن.

(۲) ثمّ يرجع إلى منٰى فإن كان معه نسک ذبحه وإن لم يكن فلايضره لأنّه مفرد بالحج. (الهندية: (۱/۲۳۱) کتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج وأمّا سننه، ط: رشيديه)

البحر الرائق: (۲/۳۴۶) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

المحيط: (۳/۴۰۸) کتاب المناسک، الفصل الثالث فی تعليم أعمال الحج، ط: إدارة القرآن.

(۳) فليراجع إلى الحاشية السابقة رقم: ۳، على الصفحة السابقة، رقم: ۵۱.

(۴) قال العلامة نوح فی رسالته المضفة فی تحقيق الحج الأكبر: قيل: إنّه الّذی حج فيه رسول اللّٰه ﷺ وهو المشهور، وقيل: يوم عرفة جمعة أو غيرها...... وقيل: إنّه أيّام منٰى كلها...... =

☆عوام کی زبان میں جمعہ دن کے حج کو ''حج اکبر'' اور جمعہ کے علاوہ دوسرے دنوں کے حج کو ''حج کہتے ہیں۔(۱)

☆آنحضرت ﷺ نے جو ایک ہی حج کیا تھا وہ جمعہ کے دن ہوا تھا۔(۲) اور اس کے بارے میں قرآن مجید میں آیت نازل ہوئی تھی ''یوم الحج الاکبر'' اس وجہ سے عام لوگ جمعہ کے دن کے حج کو ''حج اکبر'' کہتے ہیں، حالانکہ شریعت کی زبان میں عمرہ کے مقابلہ میں ہر حج کو ''حج اکبر'' کہتے ہیں۔(۳)

☆جمعہ کے دن حج ہو تو وہ ستر حج سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے، اس قسم کی روایت طبرانی میں موجود ہے۔(۴)

صاحب درمختار نے بھی اس کو اختیار فرمایا ہے۔(۵) اور روح البیان کے

= و قال مجاهد: الحج الأكبر القران والأصغر الإفراد، وقال الزهرى والشعبى و عطاء: الأكبر الحج والأصغر العمرة. (شامى: ۲/۲۲۲) كتاب الحج، فروع: مطلب فى الحج الأكبر، ط: سعيد)

▭ الحظ الأوفر فى الحج الأكبر لعلى القارى على هامش المسلك المتقسط فى المنسك المتوسط مع إرشاد السارى : (ص: ۶۷۴ إلى ص: ۶۸۳) باب المتفرقات ، مسئلة : لوفقة الجمعة مزية على غيرها ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

(۱، ۲، ۳) راجع الحاشية السابقة رقم: ۴، فى الصفحة رقم: ۵۲. (قال العلامة نوح فى رسالته)

(۴) ....

....

....

(۵) لوقفة الجمعة مزية سبعين حجة ، ويغفر فيها لكل فرد بلاواسطة ، (قوله : لوفقة الجمعه الخ) فى الشرنبلالية عن الزيلعى : أفضل الأيّام يوم عرفة إذا وافق يوم الجمعة وهو أفضل من سبعين حجة فى غير جمعة ، لكن نقل المناوى عن بعض الحفاظ أن هٰذا حديث باطل لاأصل له .
(الدر مع الرد : (۲/۶۲۱) كتاب الحج ، فروع ، مطلب : فى فضل وفقة الجمعة ، ط: سعيد)

▭ البحر العميق : (۱/۲۲۳) الباب الأوّل : فى الفضائل ، فضل فى وقفة الجمعة ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

▭ إرشاد السارى : (ص: ۶۷۴) باب المتفرقات ، مسئلة : لوقفة الجمعة مزية على غيرها ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

مصنف نے بھی اس کو نقل کیا ہے۔(۱)

حجامت

☆حج کرنے والوں کے لئے احرام سے نکلنے کے لئے دسویں ذی الحجہ سے بارہویں ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے حرم کی حدود کے اندر حلق یا قصر کرنا ضروری ہے اگر بارہویں ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے کے بعد حجامت کرائے گا تو حلال ہوجائے گا لیکن ایک دم دینا لازم ہوگا، اور اگر حرم کی حدود کے باہر احرام سے نکلنے کے لئے حجامت کرائے گا تو بھی ایک دم دینا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) ﴿ وأذان من اللّٰه ورسوله إلى النّاس يوم الحج الأكبر برئ من المشركين ورسوله ﴾...... والثانى : أنّه يوم عرفة لقوله عليه الصلاة والسلام : " الحج عرفة " حصر النبىّ ﷺ أفعال الحج فى الوقوف بعرفة ؛ لأنّه معظم أفعاله من حيث أن من أدرک الوقوف بعرفة فقد أدرک الحج ومن فاته الوقوف فاته الحج ووصف الحج الأكبر ؛ لأنّ العمرة تسمى الحج الأصغر ولاجتماع المسلمين والمشركين فى ذٰلک اليوم وموافقته لأعياد أهل الكتاب ولم يتفق ذٰلک قبله وبعده فعظم ذٰلک اليوم فى قلوب جميع الطواف والمِلَل و ورد إن الوقفة يوم الجمعة تعدل سبعين حجة وهو الحج الأكبر . (تفسير روح البيان : (۳/ ۴۹۱ ، ۴۹۲) تحت قوله تعالىٰ : وأذان من اللّٰه...... الآية ، سورة توبة ، آية : ۳ ، ط: دار إحياء التراث العربى ، بيروت)

▭ وقال بعض السلف : إذا وافق يوم عرفة يوم جمعة غفر لكل أهل عرفة ، وهو أفضل يوم فى الدنيا . (إحياء العلوم : (۱/ ۲۴۰) كتاب اسرار الحج ، الفصل الأوّل : فى فضائل الحج ، ط: دار المعرفة بيروت ، لبنان)

(۲) يختص حلق الحاج بالزمان والمكان ، وحلق العمرة بالمكان ، فالزمان أيّام النحر الثلاثة والمكان الحرم ، والتخصيص للتضمين لا للتحلل فلو حلق أو قصر فى غير ما توقّت به لزمه الدم ولكن يحصل به التحلل فى أى مكان وزمان أتى به بعد دخول وقته . (مناسک الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص: ۳۲۵) باب مناسک منى ، فصل : فى زمان الحلق ومكانه وشرائط جوازه ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۷۵) باب مناسک منى يوم النحر ، فصل فى الحلق ، مطلب : يختص حلق الحاج بالزمان والمكان ، ط:إدارة القرآن .

▭ التاتارخانية: (۲/ ۴۰۵) كتاب الحج، الفصل الرابع عشر فى الحلق والقصر، ط: قديمى.

☆اگر بارہ ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے کے بعد حرم کی حدود سے باہر احرام سے نکلنے کے لئے حجامت کرائے گا تو دو دم واجب ہوں گے، ایک تاخیر کا اور ایک حرم کی حدود سے باہر حجامت کرنے کا۔(۱)

☆اگر عمرہ کرنے والا یا حج کرنے والا حلق کرنے سے پہلے حرم کی حدود سے باہر نکل گیا پھر حرم کی حدود کے اندر واپس آ کر سر منڈوایا تو دم وغیرہ کچھ واجب نہیں ہوگا، لیکن اگر حاجی بارہ ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے کے بعد حرم کی حدود میں واپس آ کر سر منڈوائے گا تو تاخیر کی وجہ سے ایک دم دینا واجب ہوگا۔(۲)

☆اگر مفرد یا قارن یا تمتع کرنے والے نے رمی سے پہلے سر منڈوایا تو ایک

---

(۱) وکذا لو حلق للحج فی الحلّ أیّام النحر فلو بعدها فعلیه دمان عند أبی حنیفة منفردًا کان أو غیره...... (غنیة الناسک : (ص: ۲۷۹) باب الجنایات ، الفصل السابع فی ترک أفعال الحج، المطلب التاسع : فی ترک الواجب فی الذبح والحلق ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۵۰۶ ، ۵۰۷) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : فی أفعال الحج ، فصل فی الجنایة فی الذبح والهلق ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

▭ البحر العمیق : (۱۷۹۸/۳) الباب الثانی عشر : فی الأعمال المشروعة یوم النحر ، ط: مؤسّسة الریّان ، المکتبة المکیّة.

1 الفقه الإسلامی وأدلّته: (۲۰۹/۳) الباب الخامس: الحج والعمرة، الفصل الأوّل، المبحث السادس: واجبات الحج، المطلب الثالث: الحلق أو التقصیر، ثالثًا: زمان الحلق ومکانه، دار الفکر بیروت.

(۲) لأنّ الحاج إذا خرج من الحرم قبل التحلّل ، ثم عاد إلی الحرم بعد أیام النحر فحلق أو قصر یجب علیه الدم عند أبی حنیفة رحمه اللّٰه تعالیٰ بسبب تأخیر الحلق ، کذا فی النهایة و غیرها ، ومقتضی هٰذا أن الحاج إذ اخرج ثم عاد إلی الحرم فی أیّام النحر لا دم علیه ؛ لأنّه أتٰی بالحلق فی زمانه . (البحر العمیق : (۱۸۱۲/۳) الباب الثانی عشر فی الأعمال المشروعة یوم النحر ، الحلق ، ط: مؤسّسة الریّان ، المکتبة المکیّة)

▭ عنایة شرح الهدایة مع فتح القدیر والکفایة : (۴۷۱/۲ ، ۴۷۲) کتاب الحج ، باب الجنایات ، فصل ، ط: رشیدیه کوئٹه .

▭ التاتارخانیة: (۴۰۶/۲) کتاب الحج، الفصل الرابع عشر فی الحلق والقصر، ط: قدیمی.

▭ وانظر أیضًا الحاشیة ، رقم : ۲، علی الصفحة السابقة ، رقم : ۵۴.

دم دینا واجب ہوگا۔(۱)

☆ اگر قارن یا تمتع کرنے والے نے ذبح سے پہلے سر منڈوایا یا رمی سے پہلے ذبح کیا تو ترتیب کے خلاف کرنے کی وجہ سے ایک دم دینا لازم ہوگا۔(۲)

حجامہ کروانا

''پچھنے لگوانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۳۹)

حج اور زکوۃ کی فرضیت میں فرق

حج کی فرضیت اور زکوۃ کی فرضیت میں فرق یہ ہے کہ زکوۃ تو صاحب نصاب پر ایک سال پورا ہونے کے بعد فرض ہوتی ہے، اگر پورا مال سال سے پہلے ختم یا نصاب سے کم ہو جائے تو زکوۃ واجب نہیں ہوگی، جب کبھی مال نصاب کے برابر ہو کر سال گزر جائے گا تو زکوۃ واجب ہو جائے گی، اور جب تک مال نصاب کے برابر رہے گا ہر سال زکوۃ ادا کرنی ہوگی۔

حج کی فرضیت کے لئے یہ ضروری ہے کہ اگر قرض ہے تو قرض ادا کرنے کے بعد زندگی میں ایک بار مکہ مکرمہ تک آمد و رفت کا سفر اور وہاں پر قیام و طعام و قربانی وغیرہ کا خرچ اور اہل و عیال کے لیے حج سے واپسی تک کے خرچہ کی رقم کا ہونا ضروری ہے۔

دوسرے الفاظ میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ حکومت کی طرف سے حج کرنے لے لئے جتنی رقم کا اعلان ہوتا ہے (اگر قرض ہے تو قرض اور اہل و عیال کے لیے حج سے

(۱، ۲) ولو حلق المفرد أو غيره قبل الرمى أو القارن أو المتمتّع قبل الذبح أو ذبحا قبل الرمى فعليه دم عند أبى حنيفة بترک الترتيب. (غنية الناسک: (ص: ۲۷۹، ۲۸۰) باب الجنايات، الفصل السابع: فى ترک الواجب فى أفعال الحج، المطلب العاشر فى ترک الترتيب، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى: (ص: ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها، النوع الخامس: الجنايات فى أفعال الحج، فصل: فى ترک الترتيب بين أفعال الحج، فصل ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

▭ شامى: (۲/۵۵۵، ۵۵۶) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد.

واپسی تک کے خرچہ کی رقم منہا کرنے کے بعد) اتنی رقم موجود ہے تو زندگی میں ایک بار حج کرنا فرض ہوگا۔(۱)

اگر کسی آدمی کو زندگی میں اتنی رقم ملی اور اس نے حج نہیں کیا اور اس دوران یہ رقم خرچ یا چوری ہوگئی تو بھی اس آدمی کے ذمہ حج کی فرضیت باقی رہے گی، اگر آئندہ مرتے دم تک اتنی رقم جمع نہ ہوسکی تب بھی حج کی فرضیت بدستور باقی رہے گی، اور اس آدمی کے لئے حج بدل کرانے کی وصیت کر کے جانا ہوگا ورنہ وہ گنہگار رہوگا۔(۲)

حج زندگی میں اتنی رقم ہونے پر ایک بار فرض ہوتا ہے اور زکوۃ صاحب نصاب

(۱) ونصاب الوجوب أی مقدار مایتعلق به وجوب الحج من الغنی لیس له حد من نصاب شرعی علی ما فی الزکاة بل هو ملک مال یبلّغه بالتشدید أو التخفیف أی یوصله إلی مکّة بل إلی عرفة ذاهبًا...... وجائیًا...... راکبًا فی جمیع السفر لاماشیًا...... بنفقة متوسطة فاضلاً...... عن مسکنه وخادمه...... وفرسه...... وسلاحه...... وآلات حرفه...... وثیابه...... وأثاثه...... ومرمّة مسکنه...... ونفقة من علیه نفقته وکسوته...... وقضاء دیونه...... وأصدقة نسائه...... ولو مؤجلة...... إلی حین عوده متعلق بفاضلاً أی من ابتداء سفره إلی وقت رجوعه...... (إرشاد الساری: (ص:۵۷، ۵۸، ۵۹) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۱۹ ، ۲۰) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب، السادس : الاستطاعة ، ط: إدارة القرآن .

☜ البحر العمیق : (۳۷۷/۱) الباب الثالث : فی مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، النوع الثانی : الاستطاعة ، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة .

(۲) من جاء ه وقت خروج أهل بلده ، أو أشهر الحج ، وقد استکمل سائر شرائط الوجوب والأداء وجب علیه الحج من عامه و وجب أدائه بنفسه فیلزمه التأهب والخروج معهم فلولم یحج حتٰی مات فعلیه الإیصاء به...... وکذٰلک لو لم یحج حتی افتقر تقرّر وجوبه دینا فی ذمته بالاتفاق ولایسقط عنه بالفقر سواء هلک المال أو استهلکه و وسعه أن یستقرض ویحج وإن کان غیر قادر علی قضائه...... (غنیة الناسک: (ص: ۳۲، ۳۳) باب شرائط الحج، فصل: فیما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۸۹ ، ۹۰ ، ۹۱) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض ، فصل : وجوب الحج علی الفور ، ط: المکتبة الإمدادیة مکة المکرّمة .

☜ البحر العمیق : (۳۸۶/۱) الباب الثالث فی مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، النوع الثانی : الاستطاعة ، ط: مؤسّسة الریّان ، المکتبة المکیّة .

پر ہر سال فرض ہوتی ہے۔(۱)

حج اور عمرہ میں فرق

’’عمرہ اور حج میں فرق‘‘ کے عنوان کو دیکھیں۔(۱۸۲/۳)

حج اور نماز میں غلطی معاف نہیں

روزہ کی غلطی (بھول) معاف ہے لیکن حج اور نماز کی غلطی (بھول) معاف نہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ روزے کے اندر کوئی ایسی ہیئت وصورت نہیں ہے جو روزہ کو یاد دلاتی ہو، اس لئے روزہ میں غلطی معاف ہے، البتہ نماز میں استقبال قبلہ، ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا وغیرہ نماز کی ہیئت اور صورت کو یاد دلانے والی چیزیں ہیں، اور حج میں احرام، بغیر سلا ہوا کپڑا پہننا، تلبیہ، کعبۃ اللہ، منیٰ، مزدلفہ اور عرفات نیز دوسرے حجاج کرام کی ہیئت وکیفیت حج کو یاد دلانے والی چیزیں ہیں، اس لئے حج اور نماز میں معذور نہیں سمجھا جاتا اور غلطی معاف نہیں ہوتی، شریعت کے مطابق اس کی تلافی لازم ہوتی ہے۔(۲)

---

(۱) الحج فرض مرة بالاجماع علی کل من استجمعت فیه الشرائط . (إرشاد الساری : (ص: ۳۴) باب شرائط الحج ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

☐ وقد نقل ابن المنذر الإجماع علی أنّ الحج لایجب فی العمر الّا مرّة واحدة. (البحر العمیق: (۳۵۸/۱) الباب الثالث: فی مناسک الحج، واجبات الحج، ط: مؤسّسة الریّان، المکتبة المکیّة)

☐ غنیة الناسک : (ص: ۱۰) مقدّمة فی تعریف الحج ومایتعلق بفرضیته ، ط: إدارة القرآن .

☐ (وسببه) أی سبب افتراضها (ملک نصاب حولی) نسبة للحول لحولانه علیه (تام) بالرفع صفة ملک . (الدر مع الرد : (۲۵۹/۲) کتاب الزکاة ، ط: سعید .

(۲) وحقیقة النسیان عدم استحضار الشیئ وقت حاجته، قالوا: ولیس عذر فی حقوق العباد وفی حقوقه تعالیٰ عذر فی سقوط الإثم أمّا الحکم فإن کان مع مذکر ولا داعی إلیه کأکل المصلی، لم یسقط لتقصیره بخلاف سلامه فی القعدة فإنه ساقط لوجود الداعی، وإن لم یکن من مذکر وله داع کأکل الصائم سقط، وإن لم یکن معه مذکر ولا داعٍ فأولیٰ بالسقوط کترک الذابح التسمیة. (البحر الرائق: (۲۷۱/۲) کتاب الصوم، باب مایفسد الصوم ومالایفسده، ط: سعید) =

حج ایک مرتبہ فرض ہوتا ہے

استطاعت کے بعد پوری زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے، جب ایک مرتبہ حج کرلیا تو دوسری مرتبہ حج فرض نہ ہوگا، نیز ایک مرتبہ سے زیادہ حج کرے گا تو وہ نفل ہوگا۔(۱)

حج بدل اجازت کے بغیر کرنا

''اجازت کے بغیر حج بدل کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۸۳)

حج بدل اس کی طرف سے کرنا جس پر حج فرض نہیں

جس زندہ یا مردہ آدمی پر حج فرض نہیں، اس کی طرف سے بھی حج بدل کرنا جائز ہے، مگر یہ نفلی حج ہوگا۔(۲)

= شامی: (۲/۳۹۵)

هداية مع فتح القدير والكفاية: (۲/۲۵۵) كتاب الصوم، باب مايوجب القضاء والكفارة، ط: رشيديه.

فتاوی رحیمیہ: (۷/۲۵۸) کتاب الصوم، روزہ کی غلطی معاف ہے لیکن نماز اور حج کی غلطی معاف نہیں، ط: دارالاشاعت۔

(۱) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱، على الصفحة السابقة، رقم: ۵۸.

(۲) أمّا حج التطوّع، فتجوز الإنابة فيه حال القدرة؛ لأنّ باب النفل أوسع، حتى أنّ صحيح البدن لو أحج رجلا بماله على سبيل التطوّع عنه يجوز. (البحر العميق: (۴/۲۲۵۸) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الأوّل في الحج عن الحي العاجز، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

وفي شرح الكنز "لملا مسكين" ثمّ الصحيح من المذهب فيمن يحج عن غيره أن أصل الحج يقع عن المحجوج عنه فرضا كان أو نفلاً، وعن محمد: أن الحج يقع عن الحاج، وللمحجوج عنه ثواب النفقة، والأوّل أصح اهـ. (غنية الناسك: (ص: ۳۳۷) باب الحج عن الغير، فصل: في شرائط النيابة في الحج الفرض، قبيل: فصل: فيما ليس من شرائط النيابة في الحج، ط: إدارة القرآن)

(قوله: كالنفل) مقتضاه أن النفل يقع عن المأمور اتفاقا، وللآمر ثواب النفقة، وبه صرّح بعض الشّراح، ومشى عليه في اللباب، ورده الاتفاقي في غاية البيان بأنّه خلاف الرواية لما قاله الحاكم الشهيد في الكافي: الحج التطوّع عن الصحيح جائز، ثم قال: وفي الأصل يكون الحج عن المحج اهـ. (رد المحتار على الدر المختار: (۲/۶۰۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، قبيل: مطلب في حج الضرورة، ط: سعيد)

حج بدل افضل ہے یا حج نفل

جس نے فرض حج ادا کیا ہے اس کیلئے نفلی حج کے بجائے دوسرے کا حج بدل ادا کرنا افضل ہے۔(۱)

حج بدل برائے ایصال ثواب

اگر کسی نے حج بدل کے لئے وصیت نہیں کی یا اس پر حج فرض نہیں تھا، اور کوئی بھی شخص اس کی طرف سے حج بدل کرتا ہے تو وہ حج نفل برائے ایصال ثواب ہے۔(۲)

---

(۱) وعلى قول من قال: إن الحج يقع عن الآمر، فلايخلو المأمور من ثواب يحصل له، بل حج الإنسان عن غيره أفضل من حجه عن نفسه بعد أن أدّى فرض الحج؛ لأنّه يصير نفعه متعدّيًا، وفي حجه عن نفسه يقع قاصرًا، والنفع المتعدّي أفضل من القاصر، كما تقدم في باب الفضائل من حديث ابن عباس: "من حج عن ميت كتب للميت حجة وللحاج تسع حجات"، وفي رواية: "وللحاج براءة من النّار"، وغير ذٰلك من الأحاديث الواردة في مثله، وتقدم في باب الفضائل الحكاية عن ابن الموفق: أهدى ثمانين حجة إلى النبيّ ﷺ، وإلى الخلفاء الراشدين، وإلى المسلمين، والله أعلم. (البحر العميق: (۲۲۵۷/۴) الباب الثامن عشر: في الحج عن الغير، الفصل الأوّل: في الحج عن الحي العاجز، قبيل: وأمّا شرائط جواز النيابة، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

▭ وفيه أيضًا: (۱/ ۹۶، ۹۷) الباب الأوّل: في الفضائل، فصل في فضل من حج عن أبويه، أو عن ميت، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

▭ قلت: وعلى القول بوقوعه عن الآمر لايخلو المأمور من الثواب، بل ذكر العلامة نوح عن مناسک القاضي: حج الإنسان عن غيره أفضل من حجه عن نفسه بعد أن أدّى فرض الحج؛ لأنّ نفعه متعد، وهو أفضل من القاصر اهـ. (شامي: (۶۰۳/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، قبيل: مطلب في حج الضرورة، ط: سعيد)

▭ غنية الناسک: (ص: ۳۳۷) باب الحج عن الغير، فصل: في شرائط النيابة في الحج الفرض، قبيل: فصل: فيما ليس من شرائط النيابة في الحج، ط: إدارة القرآن.

(۲) والأصل أنّ الإنسان له أن يجعل ثواب عمله لغيره من الأموات والأحياء عند أهل السنة والجماعة: صلاة كان أو صومًا، أو حجا، أو عمرة أو اعتكافا، أو صدقة...... إلى غير ذٰلك من أنواع البر، ويصل ذٰلك إلى الميت والحي، ينفعهما، وهو مذهب الإمامين الأعظمين أبي حنيفة و أحمد بن حنبل وأصحابهما رضوان الله عليهم أجمعين. (البحر العميق: (۲۲۴/۴) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الأوّل في الحج عن الحي العاجز، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة) =

وہ ہر جگہ سے احرام باندھ کر ہوسکتا ہے، اس میں جس کی طرف سے حج بدل کررہا ہے اس کے وطن سے احرام باندھنا ضروری نہیں ہے۔(۱)

حج بدل بلا وصیت

اگر میت نے حج بدل کرنے کے لئے وصیت نہیں کی اور کوئی شخص میت کی طرف سے حج بدل کرنا چاہتا ہے تو وہ حج افراد، حج تمتّع اور حج قران میں سے جو بھی حج کرنا چاہے کرسکتا ہے، وصیت کی وجہ سے حج بدل میں جو پابندی عائد ہوتی ہے وہ تبرّع کی صورت میں نہیں ہے۔(۲)

= رد المحتار على الدر المختار : (۵۹۵/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب فى إهداء ثواب الأعمال للغير ، ط: سعيد .

الهندية: (۲۵۷/۱) كتاب المناسک، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير، ط: رشيديه.

البحر الرائق : (۵۹/۳) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ،ط : سعيد .

(۱) الحادى عشر : أن يحج من بلده من ثلث ماله ان اوصى بالحج عنه ...... تتمة : وهٰذه الشرائط كلها فى الحج الفرض ، وأمّا فى الحج النفل : فلايشترط شيئ منها غالبا إلّا الإسلام والعقل والتمييز والنية ، ولو بعد الأداء . (غنية الناسک : (ص: ۳۲۹، ۳۳۶) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن)

مناسک الملا على القارى : (ص: ۶۲۰ ، ۶۳۷) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط جواز الإحجاج ، الثامن ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

شامى : (۶۰۰/۲ ، ۶۰۱) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب : شروط الحج عن الغير عشرون ، ط: سعيد .

(۲) الأصل فى هٰذا الباب أن الإنسان له أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاة كان أو صومًا ، أو صدقةً أو غيرها كالحج و قراءة القرآن ، والأذكار ...... (الهندية : (۲۵۷/۱) كتاب المناسک ، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير ، ط: رشيديه)

شامى: (۵۹۵/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب: فى إهداء ثواب الأعمال للغير.

إرشاد السارى : (ص: ۲۰۹) باب الحج عن الغير ، ط : الإمدادية مكّة المكرّمة .

وهٰذه الشرائط كلّها فى الحج الفرض وأمّا فى الحج النّفل : فلايشترط شيئ منها غالبًا إلا الإسلام والعقل والتمييز والنيّة ، ولو بعد الأداء . (غنية الناسک : (ص: ۲۳۶) باب الحج عن الغير، تتمة، ط: إدارة القرآن) =

حج بدل پر جانے والا نقصان معاش لے سکتا ہے یا نہیں

☆ حج بدل کرنے والا حج بدل کرانے والے سے اپنی معاش کے نقصان کا معاوضہ نہیں لے سکتا ہے۔(۱)

☆ اگر کسی شخص کے ذمہ اہل وعیال کا خرچہ دینا واجب ہے، اور دوسرا آدمی اس کو حج بدل پر بھیجنا چاہتا ہے اور یہ شخص یہ کہے کہ میں اگر حج بدل کے لئے جاؤں گا تو اہل وعیال کا اس مدت کا خرچہ نہیں دے سکتا، اگر آپ مجھے حج بدل کے لئے بھیجنا چاہتے ہیں تو میرے اہل وعیال کا خرچہ بھی اس قدر ادا کریں۔

اور یہ باتیں معاوضہ اور معاملہ کے طور پر نہ ہوں بلکہ دوستانہ طور پر ہوں، اور اس کے بعد بھیجنے والا خوشی سے اہل وعیال کا خرچہ بھی ادا کر دے تو جائز ہے، بشرطیکہ حج بدل کرانے والا خود زندہ ہو۔(۲)

اور اگر وہ وصیت کر کے مر گیا ہے تو اس کے حج بدل میں حکومت یا گروپ کی

= ☐ إرشاد الساری : (ص: ٦٣٧) باب الحج عن الغير ، فصل فی شرائط جواز الإحجاج والنيابة عن حجة الإسلام ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

☐ شامی : (٢/ ٦٠١) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب : شروط الحج عن الغير عشرون ، قبيل : مطلب فی الاستئجار على الحج ، ط: سعيد .

(١، ٢) الخامس: عدم اشتراط الأجرة...... وصورته كما قال المصنف: فلو استأجر رجلاً بأن قال له: استأجرتک على أن تحج عنی بكذا : لايجوز حجه عنه،...... وإن قال: أمرتک أن تحج عنی من غير ذكر الإجارة يجوز...... قال المحقق فی الحاشية: لايجوز الاستئجار على الحج، فلو دفع إليه الأجر فحج يجوز عن الميت، وله من الأجر مقدار نفقة الطريق وردّ الفضل على الورثة الاّ إذا تبرّع به الورثة أو أوصى للميت بأنّ الفضل للحاجّ. (إرشاد الساری: (ص: ٦١٤، ٦١٥) باب الحج عن الغير، فصل: فی شرائط جواز الاحجاج...... والنيابة عن حجة الإسلام، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ٣٢٢ ، ٣٢٣) باب الحج عن الغير ، فصل : فی شرائط النيابة فی الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن.

☐ الدر مع الرد : (٢/ ٦٠٠ ، ٦٠١) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ،ط: سعيد .

طرف سے اعلان کردہ خرچہ سے زیادہ دینے کا اختیار بالغ وارثوں کو ہوگا، نابالغوں کے حصہ میں سے اعلان کردہ خرچہ سے زیادہ دینا جائز نہیں ہوگا، اس لئے ایسی صورت میں زائد خرچہ بالغ ورثاء اپنے حصے میں سے دیں نابالغوں کے حصے سے نہ دیں۔(۱)

حج بدل پر عورت کو بھیجنا

''عورت کو حج بدل پر بھیجنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲۲۶/۳)

حج بدل ترکہ کی تقسیم سے پہلے کرانا

''ترکہ کی تقسیم سے پہلے حج بدل کرانا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲۶۲/۱)

حج بدل زندگی میں کرایا

اگر کسی ایسے شرعی عذر کی بناء پر حج بدل کرایا (کہ جس عذر کے ختم ہونے کی عام طور پر امید ہوتی ہے) پھر اس کے بعد وہ عذر ختم ہوگیا اور خود حج کرنے کے قابل ہوگیا تو اب خود حج ادا کرنا اس پر فرض ہوگا، پہلا حج جو بدل کے طور پر کرایا تھا وہ نفلی ہوجائے گا اور اگر کسی ایسے عذر کی بناء پر حج بدل کرایا جس عذر کے ختم ہونے کی عام طور پر امید نہیں ہوتی، جیسے نابینا پن، پھر اتفاق سے وہ عذر ختم ہوگیا تو اب وہی پہلا حج جو بدل کے طور پر کرایا تھا وہ کافی ہوجائے گا، دوبارہ خود حج کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) راجع الحاشية السابقة رقم: ۱، على الصفحة رقم: ۲٦. (الخامس: عدم اشتراط الأجرة......)

(۲) الثالث: دوام العجز إلى الموت ان كان لعذر يرجى زواله عادة، كالحبس والمرض، ومنه الجنون، ولو عجز فأحج عنه فرضًا، كان أمره موقوفًا، فإن دام عجزه حتى مات ظهر أنّه وقع مجزئًا عن فرضه، وإن قدر عليه وقتا ما من عمره ظهر أنّه وقع نفلا له. (غنية الناسک: (ص: ۳۲۱) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

ومنها: العجز المستلزم من وقت الإحجاج إلى وقت الموت، إن كان الحج فرضًا، فإن زال قبل الموت لم يجز حج غيره؛ لأنّ جواز حج الغير عن الغير ظبت بخلاف القياس بضرورة العجز الّذى لايرجى زواله، فيتقيد الجواز به. (البحر العميق: (۲۲۵۹/۴) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير، الفصل الأوّل: فى الحج عن الحى العاجز، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة) =

حج بدل سفر کی تکلیف کے ڈر سے کرانا

’’سفر کی تکلیف کے ڈر سے حج بدل کرانا‘‘ عنوان کو دیکھیں۔ (٢/ ٤٦٦)

حج بدل صحیح ہونے کی شرطیں

☆ حج بدل صحیح ہونے کی چند شرطیں ہیں:

١۔ اجرت کی شرط نہ ہو۔(١)

= بدائع الصنائع: (٢/ ٢١٣) کتاب الحج، فصل: وأمّا الّذی یرجی إلی النبات تحت قوله: ومنها : إذا أمن علیه بنفسه ...... وجملة الکلام فیه أن العبادات فی الشرع الخ ، ط: سعید .

الهندیة: (١/ ٢٥٧) کتاب المناسک، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغیر،ط : رشیدیه.

ثم ظاهر ما فی المختصر أنّه لا فرق بین أن یکون المرض یرجی زواله أو لا یرجی زواله کالزمانة والعمی، فلو أحج الزمن أو الأعمٰی ثم صح وأبصر لزمه أن یحج بنفسه، وبسبب هٰذا صرح المحقق فی فتح القدیر به، ولیس بصحیح، بل الحق التفصیل، فإن کان مرضا یرجی زواله فأحج فالأمر مراعی، فإن استمرّ العجز إلی الموت سقط الفرض عنه وإلا فلا، وإن کان مرضا لایوجی زواله کالعمی فأحج غیره سقط الفرض عنه، سواء استمرّ ذٰلک العذر أو زال، صرح به فی المحیط، و فی فتاوٰی قاضیخان، والمبسوط، وصرح فی معراج الدرایة بأنّه إذا أحج الأعمٰی غیره ثم زال العمی لایبطل الإحجاج اھ. (البحر الرائق: (٣/ ٦١) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ط: سعید)

شامی : (٢/ ٥٩٩) کتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ، ط: سعید .

غنیة الناسک : (ص: ٣٢١) باب الحج عن الغیر ، فصل : فی شرائط النیابة فی الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن .

الفتاوٰی الخانیة علی هامش الهندیة: (١/ ٣٠٩) کتاب الحج، فصل فی الحج عن المیت، ط: رشیدیه.

(١) منها: عدم اشتراط الأجرة ، فلو استأجر رجلا ، بأن قال : استأجرتک علی أن تحج عنی بکذا لم یجز حجه . (الدر المختار مع رد المحتار : (٢/ ٦٠٠ ، ٦٠١) کتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ، مطلب فی الاستئجار علی الحج ، ط: سعید)

مناسک الملا علی القاری : (ص: ٦١٤) باب الحج عن الغیر فصل : فی شرائط جواز الإحجاج ، ط: الخامس : ، المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

البحر العمیق : (٤/ ٢٢٦٩، ٢٢٧٣) الباب الثامن عشر : فی الحج عن الغیر ، الفصل الأوّل : فی الحج عن الحی العاجز ، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة.

۲۔ بھیجنے والے کے مال ہی سے حج کیا جائے، لیکن اگر زیادہ تر خرچہ بھیجنے والے کے مال سے یا جس کی طرف سے حج بدل کیا جا رہا ہے اس کے مال سے ہو اور کچھ تھوڑا بہت جانے والے کا خرچ ہو تو بھی جائز ہے۔(۱)

☆۔ اگر حج بدل کرنے والا میت کی رقم یا جس کی طرف سے حج بدل کرایا ہے اس کی رقم کو اپنی رقم سے الگ رکھے گا تب تو امانت ہے، اس صورت میں اگر احتیاط کے باوجود رقم ضائع ہو جائے گی تو ضامن نہ ہوگا، اور اگر حج بدل کرنے والے نے اپنی رقم کے ساتھ ملا دی اور ضائع ہو گئی تو ضامن ہوگا۔(۲)

۳۔ اگر میت کے ایک تہائی ترکہ میں وسعت ہے تو حج سوار ہو کر کرنا چاہئے اگر پورا حج کا سفر پیدل کرے گا اور کرایہ کی رقم اپنے لئے بچائے گا تو یہ رقم واپس کر دینا لازم ہوگا، اگرچہ بھیجنے والے نے پیدل حج کرنے کی اجازت بھی دے دی

---

(۱) الخامس : أن يحج بمال المحجوج عنه ان أمره صريحًا ، والشرط كون أكثر النفقة من مال الميت،...... وإن أنفق أكثر النفقة من مال الميت ، والأقل من ماله جاز ، وله أن يرجع أو يتبرّع بماله. (غنية الناسک : (ص: ۳۲۳) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن)

☐ الدر المختار مع رد المحتار : (۲/ ۶۰۰ ، ۶۰۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد.

☐ مناسک الملا على القارى : (ص: ۶۱۶) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط جواز الإحجاج ، السادس : ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة.

(۲) ولو خلط المأمور للنفقة بمال نفسه يضمن فإن حج ، وأنفق مقدار كل مال الآمر المدفوع إليه ، أو مقدار أكثره جاز برئ من الضمان . (غنية الناسک : (ص: ۳۲۴) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، الخامس : ط: إدارة القرآن)

☐ شامى : (۲/ ۶۰۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب فى الاستئجار على الحج ، ط: سعيد .

☐ مناسک الملا على القارى : (ص: ۶۱۸) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط جواز الإحجاج ، السادس ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

ہو۔(۱)

اور سوار ہونا مکہ مکرمہ سے عرفات تک اور وہاں سے مکہ مکرمہ کی واپسی تک واجب ہے، باقی سفر میں اگر بھیجنے والے کی اجازت سے پیدل چلے تو جائز ہے۔(۲)

۴۔ حج بدل میت یا جس زندہ آدمی کی طرف سے حج بدل کیا جارہا ہے اس کے وطن سے کرانا چاہیے کیونکہ میت اور زندہ معذور آدمی اگر خود حج کرتے تو اپنے وطن سے کرتے۔(۳)

---

(۱) (السابع: أن يحج راكبا ان اتسع المال) أى ثلثه (فلو حج ماشيا ولو بأمره) أى بالحج ماشيا (يضمن النفقة، وكذا لو لم يأمره) أى وحج المأمور ماشيا (أو أمسک مؤنة الكراء لنفسه) أى فإنّه يضمن النفقة ويحج عنه راكبا؛ لأنّ نفقة الركوب ؤكثر فكان الثوب أوفر. (مناسک الملا على القارى: (ص: ۲۱۸) باب الحج عن الغير، فصل: فى شرائط جواز الإحجاج، السابع: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۳۳۱) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، الثانى عشر، ط: إدارة القرآن.

البحر العميق: (۲۲۶۳/۴)، و: (۲۳۳۸/۴، ۹۳۳۹) الباب الثامن عشر : فى الحج عن الغير ، الفصل الأوّل : فى الحج عن الحى العاجز ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

البحر الرائق : (۶۱/۳) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد.

بدائع الصنائع : (۲۱۳/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا الّذى يرجع إلى النيابة ، ط: سعيد.

(۲) ونصاب الوجوب...... هو ملک مال يبلغه...... إلى مكة بل إلى عرفة ذاهبًا أى إليها وجائيًا أى عنها إلى وطنه، راكبا فى جميع السفر لاماشيًا أى فى جميعه ولا فى بعضهٖ إلّا باختياره. (إرشاد السارى: (ص: ۵۷) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۹) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن.

البحر الرائق: (۳۱۱/۲، ۳۱۳) كتاب الحج ، ط: سعيد .

(۳) الحادى عشر : أن يحج من بلدهٖ من ثلث ماله إن أوصٰى بالحج عنه ...... لأنّ الواجب عليه الحج من البلد الّذى يسكنه . (غنية الناسک : (ص : ۳۲۹) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن)

ومنها: أن يحج من بلده الّذى يسكنه ؛ لأنّ الحج مفروض عليه من بلده . (البحر العميق : (۲۳۶۲/۴) الباب الثامن عشر ، فى الحج عن الغير ، الفصل الثانى : الحج عن الميت الّذى فاته الحج فى عمره ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة) =

٥۔احرام کے وقت حج کی نیت میت یا جس کی طرف سے حج بدل کررہا ہے اس کی طرف سے کرنی چاہیے یعنی احرام باندھتے وقت زبان سے یہ کہے کہ میں فلاں شخص کی طرف سے حج کی نیت کرتا ہوں، اور اگر نام بھول جائے تو یہ کہے کہ "جس شخص کی طرف سے مجھ کو حج کے لئے بھیجا گیا ہے میں اس کی طرف سے حج کی نیت کرتا ہوں"۔(۱)

٦۔احرام میقات سے یا میقات سے پہلے سے باندھنا چاہیے۔(۲) بھیجنے والے کی اجازت کے بغیر میقات سے عمرہ کا احرام نہ باندھے، اور حج تمتع بھی نہ کرے۔(۳) ہاں اگر بھیجنے والا اجازت دیدے اور یوں کہہ دے کہ جس طرح چاہو

= ▭ شامی: (٢/ ٦٠٠) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب: شروط الحج عن الغير عشرون، ط: سعيد.

▭ مناسک الملا علی القاری: (ص: ٢٢٠) باب الحج عن الغير، فصل: فی شرائط جواز الإحجاج، الثامن، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة.

(١) السادس: نية الحج عن المحجوج عنه عند الإحرام أو تعيينه قبل الشروع فی الأعمال، فلو قال بلسانه: أحرمت عن فلان، أو بيک بحجة عن فلان، فهو أفضل، والا تکفی نية القلب، ولو نسی اسمه فنوی عن الآمر صح. (غنية الناسک: (ص: ٣٢٥) باب الحج عن الغير، فصل: فی شرائط النيابة فی الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر المختار مع الرد: (٢/ ٥٩٨، ٥٩٩) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.

▭ الفتاوی الهندية: (١/ ٢٥٧) کتاب المناسک، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغير، ط: رشيديه.

(٢) الرابع عشر: أن يحرم من ميقات الآمر لو أمره بالحج، وأطلق عن ذكر الميقات؛ لأنّ الأمر بالحج تضمن الأمر بايقاع إحرامه من الميقات. (غنية الناسک: (ص: ٣٣٢) باب الحج عن الغير، فصل فی شرائط النيابة فی الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

▭ مناسک الملا علی قاری: (ص: ٢٢٢) باب الحج عن الغير، فصل: فی شرائط جواب الإحجاج، التاسع، المکتبة الإمدادية مکّة المکرّمة.

▭ شامی: (٢/ ٦٠٠) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب شروط الحج عن الغير عشرون، ط: سعيد.

(٣) الخامس عشر: عدم المخالفة، فلو أمره بالحج، فتمتّع ولو عن الآمر، فهو مخالف ضامن إجماعًا؛ لأنّ الأمر بالحج تضمن الأمر بالسفر له وبإحرامه من الميقات، وبالعمرة ينتهی =

حج ادا کردینا تو حج تمتع کرنا جائز ہوگا۔(۱)

نوٹ: حج بدل والے کو جو روپیہ دیا جائے اس میں بہت زیادہ احتیاط لازم ہے ورنہ حق العباد کا مواخذہ سر پر ہوگا، سفر کے بعد جو رقم بچے وہ واپس کردے، اور بہتر یہ ہے کہ بھیجنے والا پہلے ہی کہہ دے کہ اگر خرچ میں کوئی بے عنوانی اتفاقاً ہوجائے میری طرف سے معاف ہے یا یہ کہدے کہ اگر کچھ رقم بچ جائے تو واپس کرنے کی ضرورت نہیں معاف ہے۔(۲)

= سفره إليها ويصير حجه مكيا ، فكان مخالفا من وجهين . (غنية الناسک : (ص: ٣٣٣) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن)

مناسک الملا على قارى : (ص: ٦٢٦ ، ٦٢٧) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط جواز الإحجاج ، الثالث عشر ، ط: المكتبة المكيّة الإمدادية مكّة المكرّمة .

شامى : (٦٠٠/٢) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب شروط الحج عن الغير عشرون ، ط: سعيد .

(١) (وينبغى للآمر أن يفوض الأمر إلى المأمور فيقول : حُجَّ عنى) أى بهٰذا (كيف شئت مفردا أو قارنا أو متمتّعا) . (مناسک الملا على القارى : (ص: ٦٤٧) باب الحج عن الغير ، فصل فى النفقة ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ٣٤٣) باب الحج عن الغير ، فصل فى النفقة ، ط: إدارة القرآن .

الفتاوٰى الخانية على هامش الهندية : (٣٠٧/١) كتاب الحج ، فصل فى الحج عن الميت، ط: رشيديه .

البحر العميق : (٢٣٨١/٤) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير ، الفصل الثانى فى الحج عن الميت الّذى فاته الحج فى عمره ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة .

(٢) فصل فى النفقة : هى مايكفى الحاج المأمور لذهابه وإيابه إلى بلد الميت منفقا على نفسه بالمعروف من غير تبذير ولا تقتير ...... إما ان وسع عليه الميت ، فله أن يفعل جميع ما ذكرنا بلاخلاف ، ولهٰذا ينبغى له أن يستوسع عن الآمر فى كل شيئ كيلا يضيق الأمر عليه . (غنية الناسک : (ص: ٣٤٣) باب الحج عن الغير ، فصل فى النفقة ، ط: إدارة القرآن)

واعلم ان ما فضل من النفقة بعد رجوعه يرده إلى الورثة ؛ لأنّها لا يصير ملكا للحاج لعدم صحة الإجارة...... وفى قاضيخان : مريض أو شيخ دفع إلى رجل مالا ليحج عنه حجة الإسلام وأراد أنّ ما يفضل عن الحج من النفقة والثياب وغير ذٰلک يكون للمدفوع إليه، قال ابن شجاع: =

حج بدل صحیح ہے

حج بدل صحیح ہے، اور اس کے جواز پر صحیح احادیث موجود ہیں، اور علماء امت کا اس کے صحیح ہونے پر اجماع ہے۔(۱)

حج بدل غریب والدین کی طرف سے کرنا

اگر ماں باپ غریب ہیں، اور ان پر حج فرض نہیں، تو اولاد پر ان کی طرف سے

= الحیلة فی ذٰلک أن یقول دافع المال للمدفوع إلیه: وکلتک أن تهب الفضل من نفسک وتقبضه لنفسک، فیهبه من نفسه. وقال الشیخ الإمام أبوبکر محمد بن الفضل: إذا أمر غیره أن یحج عنه ینبغی أن یفوض الأمر إلی المأمور، فیقول : حج عنی بهٰذا المال کیف شئت، إن شئت حجة، وإن شئت فاقرن، والباقی من المال منی لک وصیة کیلا یضیق الأمر علی الحاج، ولایجب علیه رد ما فضل إلی الورثة. (البحر العمیق: (۴/ ۲۳۸۱، ۲۳۸۲) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغیر، الفصل الثانی: الحج عن المیت الّذی فاته الحج فی عمره، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة)

☜ الفتاوٰی الخانیة علی هامش الهندیة: (۱/ ۳۰۷) کتاب الحج، فصل فی الحج عن المیت، ط: رشیدیه.

(۱) وأمّا المشتملة علی البدن والمال وهی الحج فلایجوز فیها النیابة عند القدرة، ویجوز عند العجز، والکلام فیه یقع فی مواضع : فی جواز النیابة فی الحج فی الجملة ...... وأمّا الأوّ ل فالدلیل علی الجواز حدیث الخثعمیة، وهو ماروی أن امرأة جاء ت من بنی خثعم إلی رسول اللّٰه ﷺ، و قالت : یا رسول اللّٰه ! أن فریضة الحج أدرکت أبی وأنّه شیخ کبیر لایثبت علی الراحلة، وفی روایة : لایستمسک علی الراحلة، أفیجزینی أن أحج عنه ؟، فقال رسول اللّٰه ﷺ: حجی عن أبیک واعتمری، وفی روایة : قال لها : أرأیت لو کان علی أبیک دین فقضیتیه، اما کان یقبل منک، قالت : نعم، فقال النبیّ ﷺ : فدین اللّٰه تعالیٰ أحق . (بدائع الصنائع : (۲/ ۲۱۲) کتاب الحج، فصل : وأمّا الّذی یرجع إلی النبات، ط: سعید)

☜ البحر العمیق : (۴/ ۲۲۵۰) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغیر، الفصل الأوّل فی الحج عن الحی العاجز، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة .

☜ ففی هٰذه الأحادیث أبین البیان علی جواز حج الإنسان عن الحی الّذی لایستطیع الحج بنفسه، وأنّه لیس کالصلاة والصوم و سائر الأعمال البدنیة. (البحر العمیق: (۴/ ۲۲۵۱) الباب الثامن عشر فی الهج عن الغیر، الفصل الأوّل فی الحج عن الحی العاجز، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة)

حج بدل کرنا ضروری نہیں، اگر اولاد خوشی سے والدین کے لئے حج بدل کرے گی یا کرائیگی تو والدین کو ثواب ملے گا، اور یہ حج نفلی ہوگا۔(۱)

حج بدل کا احرام کس طرح باندھے

جس کی طرف سے حج ادا کرنا ہے اس کی طرف سے حج کرنے کی نیت کرنا کافی ہے، مثلاً یہ کہے کہ میں یہ حج فلاں کی طرف سے کررہا ہوں، اور فلاں کی طرف سے لبیک کہہ رہا ہوں، یہ نیت وارادہ کرکے احرام باندھ لے کافی ہے۔(۲)

---

(۱) والأصل أنّ الإنسان له أن يجعل ثواب عمله من الأموات والاحياء عند أهل السنة والجماعة: صلاة كان أو صوما أو حجا، أو عمرة، أو اعتكافا، أو صدقة...... إلى غير ذٰلک من أنواع البر ويصل ذٰلک إلى الميت والحي ينفعهما. (البحر العميق: (۲۲۴۰/۴) الباب الثامن عشر: في الحج عن الغير، الفصل الأوّل في الحج عن الحي العاجز، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

▭ عن جابر رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: " من حج عن أبيه أو عن أمّه، فقد قضى عنه حجته، وكان له فضل عشر حج ". ...... وعن زيد بن أرقم قال: قال رسول الله ﷺ: إذا حج الرجل عن والديه تقبل منه و منهما، واستبشرت أرواحهما، وكتب عند الله برا ". أخرجهما الدار قطني. ...... وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال: قال رسول الله ﷺ: " من حج عن أبويه، أو قضى عنهما مغرما، بُعِثَ يوم القيامة من الأبرار " أخرجه الدار قطني. (البحر المعيق: (۹۶/۱) الباب الأوّل: في الفضائل، فصل: في من حج عن أبويه، أو عن ميت، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

▭ غنية الناسک: (ص: ۳۳۷) باب الحج عن الغير، فصل: في شرائط النيابة في الحج الفرض، ط: قبيل: فصل: فيما ليس من شرائط النيابة في الحج، ط: إدارة القرآن.

(۲) و بشرط (نية الحج عنه) أي عن الاٰمر فيقول: أحرمت عن فلان ولبيت عن فلان، ولو نسي اسمه فنوى عن الاٰمر صح و تكفي نية القلب. (الدر مع الرد: (۵۹۸/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد)

▭ الهندية: (۲۵۷/۱) كتاب المناسک، الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ط: رشيديه.

▭ التاتارخانية: (۵۴۵/۲) كتاب المناسک، الفصل الخامس عشر في الرجل يحج عن الغير، ط: إدارة القرآن.

حج بدل کا جواز

☆ عبادات کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ ''محض بدنی عبادت'' جیسے نماز اور روزہ، ان دونوں کی غرض اللہ تعالی کی رضا کے لئے نفس کو عاجزی اور فروتنی میں ڈالنا ہے، اس عبادت میں مال کو دخل نہیں ہے۔

۲۔ ''محض مالی عبادت'' جیسے زکوۃ اور صدقہ، ان کی غرض خیرات لینے والوں کی مالی امداد ہے۔

۳۔ ''بدنی اور مالی دونوں سے مرکب عبادت'' جیسے حج ہے اس میں طواف اور سعی وغیرہ مناسک حج کی بجا آوری میں جہاں خشوع وخضوع ہے وہاں اللہ کی راہ میں مال بھی خرچ کیا جاتا ہے۔

پہلی قسم کی عبادت میں اپنی جگہ پر کسی دوسرے کو عبادت کے لئے نائب بنانا جائز نہیں ہے، چنانچہ کسی شخص کے لئے اپنی جگہ پر کسی اور کو نماز اور روزہ ادا کرنے کے لئے نائب بنا دینا جائز نہیں ہے، ایسا کرنے سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوگا، اور نماز کی ذمہ داری ادا نہیں ہوگی۔

دوسری قسم کی عبادت میں نائب بنانا جائز ہے، لہذا مال کے مالک کے لئے مال کی زکوۃ اپنی طرف سے نکالنے یا صدقہ دینے کے لئے کسی اور آدمی کو نائب بنا دینا جائز ہے اگر نائب زکوۃ ادا کردے گا تو اصل کی زکوۃ ادا ہو جائے گی۔

تیسری قسم کی عبادت حج، ایسی عبادت ہے جس میں شرائط کے ساتھ نائب بنانا جائز ہے، لہذا اگر کوئی شخص عذر یا شدید بیماری کی وجہ سے حج کرنے سے شرعا عاجز ہے تو حج بدل کے لئے اپنا نائب بنانا واجب ہے جو اس کے بدلہ میں حج

کرے۔(۱)

☆ شرعاً معذور ہونے یا قادر نہ ہونے کی صورت میں حج بدل کرانا صحیح ہے۔(۲)

---

(۱) وجملة الكلام فيه: أنّ العبادات فى الشرع أنواع ثلاثة: مالية محضة، وهى ما تتأدى بالمال، كالزكوٰة والصدقات والكفارات والعشور. وبدنية محضة: وهى ما تتأدى بالبدن، كالصلاة والصوم والجهاد والاعتكاف وقراءة القرآن والأذكار، ومركبة من البدن والمال كالحج، فإنّه مالى من حيث شرطية الاستطاعة، و وجوب الأجزية بارتكاب محظوراته، وبدنى من حيث الطواف والوقوف، فأمّا المالية، فيجوز فيها النيابة مطلقا، سواء كان من عليه قادرًا على الأداء بنفسه أو لا؛ لأنّ المقصود فيها سدُّخلة المحتاج بدفع المال إليه، وذا يحصل بنيابة، كما يحصل به، ويحصل به تحمل المشقة بإخراج المال، كما يحصل بفعل نفسه، فيتحقق معنى الائتلاف فيستوى فيه الحالتان. والبدنية المحضة لايجوز فيها النيابة مطلقًا؛ لأنّ المقصود منها اتعاب النفس الأمارة بالسوء طلبا لمرضاته تعالىٰ؛ لأنّها انتصبت لمعاداته...... وذٰلک لايحصل بالنائب أصلاً، فلايجزئ فيها النيابة بحال. (البحر العميق: (۴/ ۲۲۳۹، ۲۲۴۰) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير، الفصل الأوّل فى الحج عن الحى العاجز، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

☜ غنية الناسک: (ص: ۳۲۰) باب الحج عن الغير ، ط: إدارة القرآن.

☜ الهندية: (۱/ ۲۵۷) كتاب المناسک، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير ، ط: رشيديه.

☜ الدر المختار مع رد المحتار : (۲/ ۵۹۷) كتاب الحج ، باب الهج عن الغير ، ط: سعيد .

☜ بدائع الصنائع : (۲/ ۲۱۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا الّذى يرجع إلى النبات ، ط: سعيد .

☜ فتح القدير : (۳/ ۶۷) باب الحج عن الغير ، ط: رشيديه .

☜ البحر الرائق : (۳/ ۶۰) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد .

(۲) ولجواز النيابة فى الحج شرائط: (منها) أن يكون المحجوج عنه عاجزًا عن الأداء بنفسه وله مال. (الهندية: (۱/ ۲۵۷) كتاب المناسک، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير، ط: رشيديه)

☜ البحر الرائق : (۳/ ۶۰) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد .

☜ بدائع الصنائع : (۲/ ۲۱۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا الّذى يرجع إلى النبات ، ط: سعيد .

☜ الدر المختار مع رد المحتار : (۲/ ۵۹۸) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد .

☜ البحر العميق : (۴/ ۲۲۵۷) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير ، الفصل الأوّل فى الحج عن الحى العاجز ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة .

☜ غنية الناسک : (ص: ۳۲۱) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن .

اور حج بدل کے جواز پر صحیح احادیث موجود ہیں اور علماء امت کا اس کے صحیح ہونے پر اجماع ہے۔(۱)

حج بدل کا فائدہ

☆ حج بدل کا فائدہ دنیا میں یہ ہے کہ حج بدل کرتے ہوئے بیت اللہ شریف اور روضۂ رسول ﷺ کی زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں، اور یہ سعادت ہر آدمی کو نصیب نہیں ہوتی، اور آخرت میں جو ثواب ملے گا اس کا علم قبر میں پہنچ کر ہو جائے گا۔

☆ دوسروں کی طرف سے حج کرنے کا ثواب بعض اعتبار سے اپنے حج کے ثواب سے بھی زیادہ ہے۔(۲)

☆ اگر کوئی شخص حج بدل کے لئے جانے میں کوئی فائدہ نہیں سمجھتا تو اس کو کوئی

---

(۱) فالأصل فی جواز الحج عن الغیر: حدیث الخثعمیة و هو ما روی عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنهما قال: کان الفضل بن عباس ردیف رسول اللّٰہ ﷺ، فجاء ته امرأة من خثعم تستفتیه، فجعل الفضل ینظر إلیها وتنظر إلیه، فجعل رسول اللّٰہ ﷺ یصرف وجه الفضل إلی الشق الآخر، فقالت: یا رسول اللّٰہ! إن فریضة اللّٰہ علی عبادہٖ فی الحج أدرکت أبی شیخًا کبیرًا لایثبت علی الراحلة أفأحج عنه؟ قال: نعم، وذٰلک فی حجة الوداع، متفق علیه واللفظ للبخاری. (البحر العمیق: (۴/ ۲۲۵۰) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغیر، الفصل الأوّل فی الحج عن الحیّ العاجز، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة)

☐ صحیح البخاری: (۱/ ۲۵۰) کتاب المناسک، أبواب العمرة، باب الحج عمن لایستطیع الثبور علی الراحلة، ط: قدیمی.

☐ مشکوٰة المصابیح: (ص: ۲۲۱) کتاب المناسک، الفصل الأوّل، ط: قدیمی.

(۲) قلت: وعلی القول بوقوعه عن الآمر لایخلو المأمور من الثواب، بل ذکر العلامة نوح عن مناسک القاضی: حج الإنسان عن غیرہ أفضل من حجه عن نفسهٖ بعد أن أدی فرض الحج؛ لأنّ نفعه متعد، وهو أفضل من القاصر اهـ. (شامی: (۲/ ۶۰۳) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، قبیل: فی حج الصرورة، ط: سعید)

☐ غنیة الناسک: (ص: ۳۳۷) باب الحج عن الغیر، فصل فی شرائط النیابة فی الحج الفرض، قبیل: فصل فیما لیس من شرائط النیابة فی الحج، ط: إدارة القرآن.

☐ البحر العمیق: (۴/ ۲۲۵۷) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغیر، الفصل الأوّل فی الحج عن الحی العاجز، قبیل: وأمّا شرائط جواز النیابة، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة.

فائدہ نہیں ہوگا اس لئے ایسے آدمی کو حج بدل کے لئے نہ بھیجا جائے۔(۱)

حج بدل کرانے والا عام اجازت دیدے

حج بدل کرانے والے کو چاہئے کہ حج بدل کرنے والے کو ہر قسم کا اختیار دیدے تاکہ حساب، خرچ، قربانی، تمتع یا کوئی حادثہ، بیماری یا عذر وغیرہ کے سلسلہ میں مزید اجازت کی ضرورت پیش نہ آئے۔

اور عام اجازت اس طرح دے کہ ''میری طرف سے جس طرح چاہو حج کر دینا''۔(۲)

حج بدل کرانے والا کتنا خرچہ دے

حج بدل کرانے والا حج بدل کرنے والے کو جانے سے آنے تک تمام خرچہ دے اگر حکومت کی اسکیم کے تحت جارہا ہے تو اس کے اعلان کے مطابق اور اگر پرائیویٹ گروپ سے جارہا ہے تو اس کے اعلان کے مطابق خرچہ دے بلکہ واپسی تک اس کے گھر والوں کا خرچہ بھی دینا چاہیے۔(۳)

(۱) امداد الأحكام: (۲/ ۱۹۱) متعلق حج بدل، فصل فی الوصية بالحج والحج عن الغير، ط: مكتبه دار العلوم كراچی.

(۲) وقال الشيخ الإمام أبوبكر محمد بن الفضل رحمه اللّٰه تعالیٰ: إذا أمر غيره بأن يحج عنه ينبغي أن يفوض الأمر إلى المأمور، فيقول: حج عنى بهٰذا المال كيف شئت، إن شئت حجه وإن شئت حجة و عمرة وإن شئت قرانا والباقي من المال منى لک وصية كيلا يضيق الأمر على الحاج، ولا يجب عليه رد ما فضل إلى الورثة. (الفتاوىٰ الخانية على هامش الهندية: (۱/ ۳۰۷) كتاب الحج، فصل: فی الحج عن الميت، ط: رشيديه)

البحر العميق: (۴/ ۲۳۸۱، ۲۳۸۲) الباب الثامن عشر: فی الحج عن الغير، الفصل الثانی: الحج عن الميت الّذی فاته الحج فی عمره، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

غنية الناسک: (ص: ۳۴۳) باب الحج عن الغير، فصل فی النفقة، ط: إدارة القرآن.

(۳) فصل فی النفقة: هی مايكفی الحاج المأمور لذهابه وإيابه إلى بلد الميت منفقا على نفسهٖ بالمعروف من غير تبذير ولاتقتير من طعام و أدام ومنه اللحم وشراب وثياب فی الطريق وثوبی =

حج بدل کرنے سے اپنا حج ادا نہیں ہوگا

ایک شخص پر حج فرض ہوا اور دوسرا کوئی اس کو اپنے خرچہ سے حج کرادے تو اگر خرچہ دینے والے نے کسی اور کی طرف سے حج بدل کرایا تو کرنے والے کا فرض حج ساقط نہیں ہوگا۔(۱)

اور اگر خود کرنے والے ہی کو اس کے حج کے لئے پیسہ دیا ہے تو فرض حج ساقط ہو جائے گا، بعد میں دوبارہ حج کرنا فرض نہ ہوگا۔(۲)

= إحرام ومركوب...... واستئجار منزل ومحمل وقربة وأدواة وسائر الآلات الخ. (غنية الناسك: (ص: ۳۴۲) باب الحج عن الغير، فصل فى النفقة، ط: إدارة القرآن)

▭ الهندية: (۱/۲۵۸) كتاب المناسك، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير،ط : رشيديه.

▭ البحر العميق: (۴/۲۳۷۶، ۲۳۷۷) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير، الفصل الثانى: الحج عن الميت الّذى فاته الحج فى عمره ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة .

▭ البحر الرائق : (۳/۶۴، ۶۵) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ،ط : سعيد .

(۱) و فى شرح "الكنز" لملامسكين: ثمّ الصحيح من المذهب فيمن يحج عن غيره أن أصل الحج يقع عن المحجوج عنه فرضًا كان أو نفلاً، وعن محمد: أن الحج يقع عن الحج، وللمحجوج عنه ثواب النفقة، والأول أصح اهـ. (غنية الناسك: (ص: ۳۳۷) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، قبيل: فصل فيما ليس من شرائط النيابة، ط: إدارة القرآن)

▭ البحر العميق: (۴/۲۲۵۳، ۲۲۵۷) الباب الثانى عشر: فى الحج عن الغير، الفصل الأوّل فى الحج عن الحى العاجز، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

▭ البحر الرائق : (۳/۶۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد .

(۲) والفقير الآفاقى إذا وصل إلى الميقات صار كالمكى ، فيجب عليه ، وإن لم يقدر على الراحلة ، وينبغى أن يراد به الفقير المتنفل لنفسهٖ ليخرج الفقير المأمور ، فإنّه إذا وصل إلى الميقات لا يصير كالمكى لأنّ قدرته بقدرة غيره وهى لاتعتبر ، فلايجب عليه ، بخلاف المتنفل لنفسهٖ ؛ لأنّه إذا وصل إلى الميقات صار قادرًا بقدرة نفسهٖ...... ولا تثبت الاستطاعة بالعارية والإباحة...... فلو قبل وجب عليه الحج إجماعًا. (غنية الناسك: (ص : ۱۸، ۲۱) باب شرائط الحج، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن)

▭ البحر الرائق: (۲/۳۱۳) كتاب الحج ، ط: سعيد.

▭ إرشاد السارى: (ص: ۵۶، ۵۹، ۶۰) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

حج بدل کرنے سے اپنا حج ساقط نہیں ہوگا

☆ حج بدل کے لئے کسی ایسے آدمی کو بھیجنا بہتر ہے جس نے پہلے اپنا حج کرلیا ہو، تاہم اگر کسی نے اپنا حج نہیں کیا اور دوسرے کی طرف سے حج بدل کے لئے چلا گیا تو دوسرے کا حج ہوجائے گا لیکن اپنا حج ادا نہیں ہوگا اس لئے ایسے آدمی کے لئے بعد میں اپنے حج کے لئے دوبارہ جانا فرض ہوگا۔(۱)

☆ اگر کسی مفلس آدمی نے کسی کا حج بدل کیا لیکن وہ بعد میں مالدار ہوگیا اور اس پر حج فرض ہوگیا تو اپنا حج ادا کرنے کے لئے دوبارہ جانا لازم ہوگا ورنہ اپنا حج ادا نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولا فرق بين أن يكون الحاج عن الغير قد حج عن نفسهٖ أو كان صرورة لم يحج عن نفسهٖ، فإنّه يجوز فى الحالتين جميعا الا أنّ الأفضل أن يكون قد حج عن نفسهٖ...... ولأنّ الأداء عن نفسهٖ لم يجب فى وقت معين فالوقت كما يصلح لحجه عن نفسه يصلح لحجه عن غيره، فإذا عيّنه لحجه عن غيره وقع عنه...... إلاّ أنّ الأفضل أن يكون قد حج عن نفسهٖ؛ لأنّه بالحج عن غيره يصير تاركا اسقاط الفرض عن نفسهٖ، فيتمكّن فى هٰذا الإحجاج ضرب كراهة. (البحر العميق: (۴/ ۲۲۶۳، ۲۲۶۷) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير، الفصل الأوّل فى الحج عن الحى العاجز، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

▭ غنية الناسک: (ص: ۳۳۷) باب الحج عن الغير، فصل فيما ليس من شرائط النيابة فى الحج، ط: إدارة القرآن.

▭ شامى: (۲/ ۶۰۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فى حج الصرورة، ط: سعيد.

▭ البحر الرائق: (۳/ ۶۹) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، قبيل: باب الهدى، ط: سعيد.

▭ فتح القدير: (۳/ ۷۹) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، قبيل: باب الهدى، ط: رشيديه.

▭ بدائع الصنائع: (۲/ ۲۱۳) كتاب الحج، فصل: وأمّا الّذى يرجع إلى النبات، ط: سعيد.

(۲) (ويسقط عن الآمر الفرض)...... سواء قلناإنّه وقع عنه أو عن الآمر (ولايسقط به) بالحج عن الغير (عن المأمور فرض الحج بالإجماع، سواء أداه على الموافقة) وهو ظاهر (أو المخالفة) أى قد صار الحج له (وسواء كان عليه الحج) أى فرضًا باقيا فى ذمّته بأن حج عن غيره وهو صرورة (أو لم يكن) أى الحج فرضًا عليه أى ابتداء. (مناسک الملا على القارى: (ص: ۴۵۱) باب الحج عن الغير، فصل: فى وقوع أصل الحج عن الآمر، ط:المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة) =

☆ حج بدل کرنے سے اپنا حج ساقط نہیں ہوتا کیونکہ حج بدل دوسرے کا تھا اپنی طرف سے نہیں تھا۔(۱)

حج بدل کرنے سے حج فرض ہوتا ہے یا نہیں

اگر کسی غریب آدمی نے کسی دوسرے آدمی کا حج بدل کیا تو اس پر اپنا حج فرض نہیں ہوگا۔(۲)

ہاں اگر ایسا آدمی حج بدل کر کے آنے کے بعد مالدار بن گیا اور حج کرنے کی

= شامی: (۲/۲۰۲) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، مطلب فی الاستئجار علی الحج، ط: سعید.

البحر الرائق: (۳/۶۲) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ط: سعید.

(۱) راجع الحاشیة السابقة رقم: ۲، علی الصفحة رقم: ۷۶. (ویسقط عن الآمر الفرض)

(۲) [تنبیه] قال فی نهج النجاة لابن حمزة النقیب بعد ما ذکر کلام البحر المار: أقول: وظاهره یفید أن الصرورة الفقیر لایجب علیه الحج بدخول مکّة، وظاهر کلام البدائع بإطلاقه الکراهة أی فی قوله: یکره الحاج الصرورة لأنّه تارک فرض الحج یفید أنّه یصیر بدخول مکّة قادرًا علی الحج عن نفسه وإن کان وقته مشغولاً بالحج عن الآمر، وهی واقعة الفتوٰی، فلیتأمل اهـ. قلت: وقد أفتٰی بالوجوب مفتی دار السلطنة العلامة أبو السعود، وتبعه فی سکب الأنهر، وکذا أفتٰی به السید أحمد بادشاه، وألف فیه رسالة، وأفتی سید عبد الغنی النابلسی بخلافه وألف فیه رسالة؛ لأنّه فی هٰذا العام لایمکنه الحج عن نفسه؛ لأنّ سفره بمال الآمر فیحرم عن الآمر ویحج عنه، و فی تکلیفه بالإقامة بمکّة إلی قابل لیحج عن نفسه ویترک عیاله ببلده حرج عظیم، وکذا فی تکلیفه بالعود وهو فقیر حرج عظیم أیضًا.

وأمّا فی البدائع فإطلاقه الکراهة المنصرفة إلی التحریم یقتضی أن کلامه فی الصرورة الّذی تحقق الوجوب علیه من قبل کمایفیده ما مر عن الفتح، نعم قدمنا أوّل الحج عن اللباب وشرحه أن الفقیر الآفاقی إذا وصل إلی میقات فهو کالمکی فی أنّه إن قدر علی المشی لزمه الحج ولاینوی النفل علی زعم أنّه فقیر؛ لأنّه ماکان واجبا علیه وهو آفاقی، فلما صار کالمکی وجب علیه، حتی لو نواه نفلا لزمه الحج ثانیا اهـ، لکن هٰذا لا یدل علی أن الصرورة الفقیر کذٰلک؛ لأنّ قدرته بقدرة غیره، کما قلنا، وهی غیر معتبرة. (شامی: (۲/۶۰۳، ۶۰۴) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، مطلب فی حج الصرورة، ط: سعید)

غنیة الناسک: (۳۳۸) باب الحج عن الغیر، فصل: فیما لیس من شرائط النیابة فی الحج، ط: إدارة القرآن.

استطاعت ہوگئی تو اس پر استطاعت ہونے کی وجہ سے حج فرض ہوجائے گا۔(۱)

بیت اللہ کو دیکھنے یا حج بدل کرنے کی وجہ سے حج فرض نہیں ہوگا۔(۲)

اگر یہی شخص حج بدل کر کے آنے کے بعد موت تک غریب رہا تو اس پر اپنا حج فرض نہیں ہوگا۔(۳)

حج بدل کرنے والا اگلا حج بھی کر کے واپس آیا

اگر کوئی شخص کسی کی طرف سے حج بدل کرنے کے لئے گیا اور حج بدل کرنے کے بعد وہیں پر قیام کرنے کے بعد اگلا حج کر کے واپس آیا تو واپسی کا خرچہ تو بھیجنے والے کے ذمہ ہوگا لیکن مکہ مکرمہ میں قیام کے دوران جو خرچہ ہوا ہے اور دوسرے حج کے دوران جو خرچہ ہوا ہے اس کا ذمہ دار حج بدل کے لئے جانے والا آدمی خود ہوگا۔(۴)

(۱، ۳) السادس: الاستطاعة، وهى القدرة على زاد يليق بحاله، ولو لمكى، ملكاً لابالإباحة، وعلى راحلة مختصة به لغير مكى ومن حولها بالملك أو الإجارة. (غنية الناسک: (ص: ۱۶) باب شرائط الحج، فصل، ط: إدارة القرآن)

الهندية: (۱/۲۱۷) كتاب المناسک، الباب الأوّل فى تفسير الحج الخ، ط: رشيديه.

البحر العميق: (۱/۳۷۷) الباب الثالث فى مناسک الحج، شرائط الحج، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

(۲) انظر الحاشية السابقة رقم: ۲، فى الصفحة رقم: ۷۷. ([تنبيه] قال فى نهج النجاة)

(۴) وفى المنتقى: الحاج عن الميت إذا قضى المناسک كلها وأقام بمكّة، إن أقام خمسة عشرٍ يومًا فصاعدًا سقطت نفقته، وينقطع حكم ذٰلک السفر، وتكون النفقة فى الانصراف مال نفسه، وإن كان أقلّ من ذٰلک فنفقته فى الانصراف فى مال الميت. (البحر العميق: (۴/۲۳۸۰) الباب الثامن عشر فى الحج عن الميت الّذى فاته الحج فى عمره، قبل: مسائل متفرقة فى الوصايا، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

غنية الناسک: (ص: ۳۴۴) باب الحج عن الغير، فصل فى النفقة، ط: إدارة القرآن.

مناسک الملا على القارى: (ص: ۶۴۶) باب الحج عن الغير، فصل فى النفقة، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة.

فتح القدير: (۳/۶۹) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع: (۲/۲۱۵، ۲۱۶) كتاب الحج، فصل: وأمّا الّذى يرجع إلى النبات، قبيل: وأمّا بيان مايفسد الحج وبيان حكمه، ط: سعيد.

حج بدل کرنے والا بھی ’’حاجی‘‘ ہے

حج بدل کرنے والے کو بھی ’’حاجی‘‘ کہنا صحیح ہے، البتہ حج بدل کرنے کی وجہ سے اپنا فرض حج ساقط نہیں ہوگا جب تک کہ اپنا حج خود نہیں کرے گا۔(۱)

حج بدل کرنے والا بیمار ہوگیا

☆اگر حج بدل کرنے والا حج ادا کرنے سے پہلے ایسا بیمار یا معذور ہوگیا کہ از خود حج ادا کرنے کی طاقت وقدرت نہیں رہی، تو ایسی صورت میں اگر حج بدل کرانے والے نے اس طرح اجازت دے دی تھی کہ ’’میری طرف سے جس طرح چاہو حج کردینا‘‘ تو اس اجازت کی صورت میں حج بدل کرنے والا چاہے خود کرے یا دوسرے سے کروالے دونوں طرح درست ہوگا، اسی طرح وہ مریض یا معذور کسی دوسرے آدمی کو اسی جگہ سے حج بدل کرنے کے لئے اپنا وکیل بنا سکتا ہے، اور اگر اس طرح عام اجازت نہیں دی تھی تو حج بدل کرانے والے کو فون وغیرہ کے ذریعہ اپنی معذوری یا بیماری کی اطلاع کر کے اجازت حاصل کر کے دوسرے آدمی کو اسی جگہ سے اپنا نائب بنا کر حج بدل کرا سکتا ہے۔(۲)

---

(۱) راجع الحاشية السابقة رقم: ۲، فی الصفحة رقم: ۷۶. (ويسقط عن الآمر الفرض)

(۲) العاشر: أن يحج المأمور بنفسهٖ، فلو مرض المأمور فی الطريق أو عرض له مانع آخر، كالحبس ونحوهٖ، فدفع المال إلى غيرهٖ، فحج ، لايجوز عن الميت، ولا عن وصيه، والحاج الأوّل والثانی ضامنان، إلّا إذا أذن له بذٰلک، بأن قال له الميت وقت الدفع، أو وصيه إن لم يعينه الميت: ’’اصنع ما شئت‘‘، كان له أن يدفع المال إلى غيره، مرض أو لم يمرض؛ لأنّه صار وكيلاً مطلقا. (غنية الناسک: (ص: ۳۲۹) باب الحج عن الغير، فصل فی شرائط النيابة فی الحج الفرض، العاشر، ط: إدارة القرآن)

🗀 مناسک الملا علی القاری : (ص: ۶۲۵) باب الحج عن الغير ، فصل فی شرائط جواز الإحجاج ، الحادی عشر ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

🗀 الدر المختار مع رد المحتار: (۲/۶۰۰، ۶۰۴) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.

🗀 فتح القدير: (۳/۷۰) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، قبيل: (قوله: ومن أمره رجلان الخ) ط: رشيديه.

🗀 الهندية: (۱/۲۶۰) كتاب المناسک، الباب الخامس عشر فی الوصية بالحج، ط: رشيديه.

☆ حج بدل کرانے والے کو چاہیے کہ حج بدل کرنے والے کو ہر قسم کا اختیار دیدے تاکہ حساب، خرچہ، قربانی، تمتع یا کوئی حادثہ یا بیماری یا عذر وغیرہ کے سلسلہ میں مزید اجازت کی ضرورت پیش نہ آئے اور حج بدل کرنے والے کے لیے بھی ضروری ہے کہ انتہائی ایمانداری اور دیانت داری کا ثبوت دے، اور یہ خیال رکھے کہ اللہ تعالی سب کچھ دیکھ رہا ہے۔(۱)

حج بدل کرنے والا حج آمر کی طرف سے نیت کر کے کرے

حج بدل کرنے والے پر ضروری ہے کہ حج کا احرام باندھتے وقت اس آدمی کی طرف سے نیت کرے جس کی طرف سے حج بدل کے لئے جا رہا ہے، اگر حج کا احرام باندھتے وقت اس آدمی کی طرف سے حج بدل کرنے کی نیت نہیں کریگا تو حج بدل ادا نہیں ہوگا، اور ضمان لازم ہوگا، کیونکہ اس نے حج بدل کے لئے پیسہ لے کر حج بدل

---

(۱) وفی شرح الکنز للزیلعی: المأمور بالحج له أن ینفق علی نفسهٖ بالمعروف ذاهبا وآیبا من غیر تبذیر ولاتقتیر فی طعامه و شرابهٖ...... وما فضل یرده علی ورثته أو وصیه الا إذا تبرّع به الوارث أوأوصٰی له المیت، ولیس له أن یدعو أحدا إلی طعامه، ولا یتصدق به...... ولایعطی أجرة الحلاق الحلاف منه إلّا أن یوسع علیه المیت أو الوارث...... وقال الشیخ الإمام أبوبکر محمد بن الفضل: إذا أمر غیره أن یحج عنه ینبغی أن یفوّض الأمر إلی المأمور، فیقول: حج عنی بهٰذا المال کیف شئت، إن شئت حجة، وإن شئت فاقرن، والباقی من المال منی لک وصیة کیلا یضیق الأمر علی الحاج، ولایجب علیه رد ما فضل إلی الورثة. (البحر العمیق: (۲۳۷۷/۴، ۲۳۸۱) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغیر، الفصل الثانی: الحج عن المیت الّذی فاته الحج فی عمره، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة)

☜ غنیة الناسک: (ص: ۳۴۲، ۳۴۳) باب الحج عن الغیر، فصل فی النفقة، ط: إدارة القرآن.

☜ وفیه أیضًا: (ص: ۳۲۹) باب الحج عن الغیر، فصل فی شرائط النیابة فی الحج الفرض، العاشر، ط: إدارة القرآن.

☜ وإذا أراد أن یکون ما فضل للمأمور من الثیاب والنفقة، یقول له: وکلتک أن تهب الفضل من نفسک وتقبضه لنفسک، فإن کان علی موت قال: والباقی منی لک وصیة. (فتح القدیر: (۷۰/۳) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، قبل: (قوله: ومن أمره رجلان الخ)، ط: رشیدیه.

نہیں کیا۔(۱)

حج بدل کرنے والا دوسرے کو بھیج سکتا ہے یا نہیں

اگر حج بدل کرانے والے نے حج بدل کرنے والے کو اس قسم کی اجازت دیدی ہے کہ چاہے تم حج بدل پر چلے جاؤ، چاہے تم کسی کو اپنی جگہ بھیج دو، تو وہ شخص دوسرے کو بھیج سکتا ہے، اور اگر یہ اجازت نہیں تھی تو رقم لینے والے کو خود جانا ضروری ہے، خود جائے یا رقم واپس کردے۔(۲)

حج بدل کرنے والا دیانت داری سے کام کرے

حج بدل کرنے والے کو چاہیے کہ انتہائی ایمانداری اور دیانت داری کا ثبوت

---

(۱) السادس: نية الحج عن المحجوج عنه عند الإحرام أو تعيينه قبل الشروع فی الأعمال ، فلو قال بلسانه: أحرمت عن فلان، أو لبيک حجة عن فلان، فهو أفضل، وإلاّ تکفی نية القلب، ولو نسی اسمه فنوی عن الآمر صح، ولو أطلق النيّة عن ذکر المحجوج عنه، فله أن يعينه قبل الشروع فی الأعمال، وإن لم يعينه حتی شرع فی الأعمال، تعذر التعيين، وتحققت المخالفة، فيقع الحج عنه، وعليه الضمان. (غنية الناسک: (ص: ۳۲۵) باب الحج عن الغير، فصل: فی شرائط النيابة فی الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

مناسک الملا علی القاری : (ص: ۶۲۲) باب الحج عن الغير ، فصل : فی شرائط جواز الإحجاج، التاسع، ط: المکتبة الإمدادية مکّة المکرّمة .

الدر المختار مع رد المحتار: (۵۹۸/۲، ۵۹۹) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.

(۲) العاشر: أن يحج المأمور بنفسه، فلو مرض المأمور فی الطريق أو عرض له مانع آخر، کالحبس ونحوه، فدفع المال إلی غيره، فحج ، لايجوز عن الميت، ولا عن وصيه، والحاج الأوّل والثانی ضامنان، إلّا إذا أذن له بذٰلک، بأن قال له الميت وقت الدفع، أو وصية إن لم يعينه الميت: "اصنع ما شئت"، کان له أن يدفع المال إلی غيره، مرض أو لم يمرض؛ لأنّه صار وکيلاً مطلقا. وينبغی للوصی أن يأذن له فی أن يحج غيره إذا مرض، کذا فی "الهندية" عن "السراج". (غنية الناسک: (ص: ۳۲۹) باب الحج عن الغير، فصل فی شرائط النيابة فی الحج الفرض، العاشر، ط: إدارة القرآن)

مناسک الملا علی القاری : (ص: ۶۲۵) باب الحج عن الغير ، فصل فی شرائط جواز الإحجاج ، الحادی عشر ، ط: المکتبة الإمدادية مکّة المکرّمة .

الدر المختار مع رد المحتار : (۶۰۰/۲) کتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد.

دے، اور یہ خیال رکھے کہ اللہ تعالی سب کچھ دیکھ رہا ہے۔(۱)

حج بدل کرنے والا راستہ میں فوت ہوگیا

اگر حج بدل کرنے والا راستہ میں فوت ہوگیا، اور مکہ مکرمہ تک پہنچ نہ سکا تو اس صورت میں حج بدل کے لئے بھیجنے والے کا حج ادا نہیں ہوا، اگر حج بدل کے لئے بھیجنے والے کے ذمہ حج فرض ہے اور وہ بدستور حج کرنے پر قادر نہیں ہے تو کسی دوسرے آدمی کو بھیج کر حج بدل کرانا لازم ہوگا۔(۲)

حج بدل کرنے والا کونسا حج کرے

☆ حج بدل کرنے والوں کو حج افراد کرنا چاہیے، یعنی وطن سے جاتے ہوئے صرف حج کا احرام باندھنا چاہیے اور دس ذی الحجہ کی رمی تک اس احرام میں رہنا

---

(۱) هی مایکفی الحاج المأمور لذهابه وإيابه إلى بلد الميت منفقا على نفسهٖ بالمعروف من غير تبذير ولا تقتير الخ. (غنية الناسک : (ص: ۳۴۲) باب الحج عن الغير ، فصل فی النفقة ، ط: إدارة القرآن)

▭ مناسک الملا علی القاری : (ص: ۶۴۳ ، ۶۴۴) باب الحج عن الغير ، فصل فی النفقة ، المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

▭ البحر العميق : (۲۳۷۷/۴) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغير ، الفصل الثانی : الحج عن الميت الّذی فاته الحج فی عمر ،ط : مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة .

▭ قال اللّٰه تعالیٰ : ﴿ وما تكون فی شأنٍ وما تتلوا منه من قرآن وّلا تعملون من عملٍ إلّا كنّا عليكم شهيدًا إذ تفيضون فيه ، وما يعزب عن رّبّک من مّثقال ذرّة فی الأرض ولا فی السّماء ولا أصغر من ذٰلک ولا أكبر إلّا فی كتٰبٍ مّبينٍ ﴾ (يونس : ۶۱)

(۲) فالحاصل أنّ الآمر إمّا أن يكون حيا وقت الإحجاج أو ميتا فإن كان حيا ومات المأمور فی الطريق فإنّه يحج إنسانا آخر من منزله على كل حال ؛ لأنّه حيٌّ يرجع إليه . (البحر الرائق : (۶۶/۳) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، (قوله: فإن مات فی طريقه الخ) ط: سعيد)

▭ غنية الناسک : (ص: ۳۳۱) باب الحج عن الغير ، فصل فی شرائط النيابة فی الحج الفرض ، الحادی عشر ، قبيل : الثانی عشر ، ط: إدارة القرآن .

چاہیے۔(۱)

☆حج بدل کے لئے بھیجنے والے کی اجازت سے حج بدل میں حج تمتع اور حج قران کرنا بھی جائز ہے۔(۲)

(۱) ففی الخانية: قال الشيخ الإمام أبوبكر محمد بن الفضل: إذا أمر غيره أن يحج عنه ينبغي أن يفوض الأمر إلى المأمور، فيقول: حج عني بهٰذا المال كيف شئت، إن شئت حجة، وإن شئت حجة و عمرة...... وقوله: وإن شئت حجة و عمرة بتقديم الحجة، كما في النسخ الصحيحة، بأن يحج أولا عنه، ثم يأتي بعمرة له أيضًا، فيكون إفرادًا بهما. (غنية الناسک: (ص: ۳۴۳) باب الحج عن الغير، فصل في النفقة، ط: إدارة القرآن)

☜ الفتاوىٰ الخانية على هامش الهندية: (۱/۳۰۷) كتاب الحج، فصل في الهج عن الميت، ط: رشيديه.

☜ البحر العميق: (۴/۲۳۸۱) الباب الثامن عشر: في الحج عن الغير، الفصل الثاني: الحج عن الميت الّذي فاته الحج في عمره، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

(۲) (وينبغي للآمر أن يفوض الأمر إلى المأمور، فيقول: حج عني) أي بهٰذا (كيف شئت مفردا أو قارنا أو متمتّعا) فيه أن هٰذا القيد سهو ظاهر، قال المحشي تحته في إرشاد الساري: قوله (فيه أن هٰذا القيد سهو ظاهر): قال القاضي عيد في "شرحه" لهٰذا الكتاب: ولا يخفىٰ أن هٰذا سهو منه (أي من القاري)؛ لأنّ الميت لو أمره بالتمتّع فتمتّع المأمور صحَّ، ولايكون مخالفا بلاخلاف بين الأئمة الأسلاف، فتدبّر اهـ كذا في الحباب. (مناسك الملا على القاري: (ص: ۶۴۷) باب الحج عن الغير، فصل في النفقة، المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ وأراد بالقران دم الجمع بين النسكين قرانا كان أو تمتّعا، كما صرّح به في غاية البيان، لكن بالإذن المتقدم. (البحر الرائق: (۳/۶۶) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، تحت قوله: (ودم الإحصار على الآمر الخ)، ط: سعيد)

☜ الرابع عشر: عدم المخالفة، فلو أمره بالإفراد فقرن أو تمتّع ولو للميت لم يقع عنه و يضمن النفقة كما سيأتي. (شامي: (۲/۶۰۰) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب: شروط الحج عن الغير عشرون، ط: سعيد)

☜ (ودم القران) والتمتّع (والجنايه على الحاج) إن أذن له الآمر بالقران والتمتّع وإلّا فيصير مخالفا فيضمن. (الد المخار مع رد المحتار: (۲/۶۱۱) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد)

☜ جواہر الفقہ میں ہے: اگر چہ من حیث الدلیل رجحان اس کا معلوم ہوتا ہے کہ حج بدل میں آمر کی اجازت ہے قران اور تمتع دونوں جائز ہوں، اور فقہاء متأخرین میں صاحب لباب اور اس کے حاشیہ ''حُباب'' وغیرہ میں اسی کو اختیار کیا گیا ہے، مگر ملا علی قاری اور حضرت گنگوہی قدس اللہ سرہٗ کا فتویٰ اس سے مختلف ہے، وہ تمتع کو باذن آمر بھی جائز قرار نہیں دیتے، معاملہ ادائے فرض کا نازک ہے اس لئے احتیاط لازم ہے، جہاں تک ممکن ہو حج بدل میں افراد یا قران کیا جائے، =

اگر بھیجنے والا قربانی کی قیمت ادا کر دے تو بہتر ورنہ اپنے پاس سے قربانی کرنی ہوگی۔(۱)

موجودہ زمانہ میں عرف کے اعتبار سے حج کے لئے بھیجنے والے کی طرف سے تمتع، قران اور قربانی کی اجازت ثابت ہے، اس لئے واضح طور پر اجازت لینا ضروری نہیں، تاہم صراحۃً اجازت لے لینا زیادہ بہتر ہے۔(۲)

☆حج بدل میں جانے والا شخص بھیجنے والے سے ہر قسم کے حج کے احرام کی اجازت لے لے تاکہ وقت اور حالات کے اعتبار سے جو حج مناسب معلوم ہو، اس کا احرام باندھ لے۔(۳)

= تمتع نہ کریں، لیکن اس زمانے میں حج وعمرہ کرنے میں عام آدمی آزاد نہیں کہ جب اور جس وقت چاہیں جاسکیں اور طول احرام سے بچنے کے لئے ایام حج کے بالکل قریب سفر کریں، ہر طرف حکومتوں کی پابندیاں شدید ہیں، اس لئے اگر کسی حج بدل کرنے والے کو وقت سے زیادہ پہلے جانے کی مجبوری ہو اور احرام طویل میں واجبات احرام کی پابندی مشکل نظر آئے تو اس کے لئے تمتع کر لینے کی بھی گنجائش ہے، واللہ سبحانہ وتعالیٰ أعلم۔(جواہر الفقہ: (۵۱۶/۱) منہج الخیر فی الحج عن الغیر، (حج بدل اور اس کے احکام) حج بدل میں قران اور تمتع)، (خلاصۂ فتاویٰ: (ص:۲۲) ط: مکتبہ دار العلوم)

(۱) (قوله: ودم الإحصار على الآمر ودم القران و دم الجناية على المأمور)...... وإنّما وجب دم القران على المأمور باعتبار أنّه وجب شكرا لما وفقه اللّٰه تعالىٰ من الجمع بين النسكين، والمأمور هو المختص بهٰذه النعمة؛ لأنّ حقيقة الفعل منه وإن كان الحج يقع عن الآمر؛ لأنّه وقوع شرعي و وجوب دم الشكر مسبب عن الفعل الحقيقي الصادر من المأمور...... وأراد بالقران دم الجمع بين النسكين قرانا كان أو تمتّعا كما صرّح به في غاية البيان، لكن بالإذن المتقدّم. (البحر الرائق: (۶۵/۳، ۶۶) كتاب الحج، باب الحج عن الغير. (الدر المختار مع رد المحتار: (۶۱۱/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، قوله: (و دم القران) الخ، ط: سعيد)
غنية الناسك: (ص: ۳۴۵) باب الحج عن الغير، فصل في النفقة، ط: إدارة القرآن.

(۲) انظر الحاشية السابقة رقم، ۱، ۲. على الصفحة رقم: ۸۳.

(۳) وينبغي للآمر أن يفوض الأمر إلى المأمور، فيقول: حج عني كيف شئت مفردا أو قارنا زاد في "اللباب": أو متمتّعا...... ففي الخانية: قال الشيخ الإمام أبوبكر محمد بن الفضل: إذا أمر غيره أن يحج عنه ينبغي أن يفوّض الأمر إلى المأمور فيقول: حج عني بهٰذا المال كيف شئت إن شئت حجة، وإن شئت حجة و عمرة، وإن شئت قارنا والباقي من المال مني لك وصية، كي لايضيق الأمر على الحاج، ولايجب عليه رد ما فضل إلى الورثة اهـ. (غنية الناسك: (ص: ۳۴۳) باب الحج عن الغير، فصل في النفقة، ط: إدارة القرآن) =

حج بدل کرنے والا کیسا ہونا چاہیے

حج بدل کرنے والا دیندار اور قابل اعتماد ہونا چاہیے، اور حج بدل کے مسائل سے واقف بھی ہونا چاہیے، بلکہ عالم ہو تو زیادہ بہتر ہے، اور پہلے سے حج کیا ہوا ہونا چاہیے۔(۱)

حج بدل کرنے والا معذور ہو گیا

''حج بدل کرنے والا بیمار ہو گیا'' عنوان کو دیکھیں۔(۷۹/۲)

حج بدل کرنے والا وقوف عرفہ کے بعد فوت ہو گیا

اگر میت کی طرف سے حج بدل کرنے والا وقوف عرفہ کے بعد مر گیا تو میت کا

= الفتاوٰی الخانیة علی هامش الهندیة: (۳۰۷/۱) کتاب الحج، فصل فی الحج عن المیت، ط: رشیدیه.

البحر العمیق: (۲۳۸۱/۴، ۲۳۸۲) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغیر، الفصل الثانی: الحج عن المیت الّذی فاته الحج فی عمره، ط؛ مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة.

(۱) والأفضل للإنسان إذا أراد أن یحج رجلاً عن نفسه أن یحج رجلاً قد حج عن نفسه ومع هٰذا لو أحج رجلاً لم یحج عن نفسه حجة الإسلام یجوز عندنا وسقط الحج عن الآمر کذا فی المحیط، وفی الکرمانی: الأفضل أن یکون عالما بطریق الحج وأفعاله ویکون حرا عاقلا بالغا، کذا فی غایة السروجی شرح الهدایة. (الهندیة: (۲۵۷/۱) کتاب المناسک، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغیر، ط: رشیدیه)

الدر المختار مع رد المحتار: (۶۰۳/۲) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، مطلب فی الحج الصرورة، ط: سعید.

مناسک الملا علی القاری: (ص: ۶۳۷) باب الحج عن الغیر، فصل فی شرائط جواز الإحجاج، قبیل: فصل: لو أوصٰی بالحج الخ، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة.

غنیة الناسک: (ص: ۳۳۷، ۳۳۸) باب الحج عن الغیر، فصل فیما لیس من شرائط النیابة، ط: إدارة القرآن.

البحر الرائق: (۶۹/۳) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ط: سعید.

حج ہو جائے گا۔(۱)

حج بدل کرنے والے سے غلطی ہوگئی

اگر حج بدل کرنے والے سے کوئی کام ایسا سرزد ہوجائے جو حج کو فاسد کردے اور یہ کام عرفہ کے وقوف سے پہلے سرزد ہوا ہو، تو حج کے اخراجات کی واپسی کی ذمہ داری حج بدل کرنے والے پر عائد ہوگی۔(۲) لیکن اگر وقوف عرفہ کے بعد ایسا امر سرزد ہوا تو حج کے اخراجات واپس کرنا لازم نہیں ہوگا، کیونکہ حج کا سب سے بڑا رکن وقوف عرفہ ادا ہوگیا ہے۔(۳) تاہم تمام غلطیوں کا کفارہ حج بدل کرنے

(۱) أمّا لو مات بعد الوقوف قبل طواف الزيارة جاز عن الآمر ؛ لأنّه أدّى الركن الأعظم . (غنية الناسک: (ص: ۳۴۶) باب الحج عن الغير ، فصل فى النفقة ، ط:إدارة القرآن)

الهندية: (۱/ ۲۶۰) كتاب المناسک، الباب الخامس عشر فى الوصية بالحج، ط: رشيديه.

شامى: (۲/ ۶۰۴) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فى الحج الصرورة، ط: سعيد.

(۲) السادس عشر: أن لا يفسد حجه، فلو أفسده صار مخالفا، ويضمن ماأنفقه فى الطريق، ويرد ما بقى وعليه قضاء الفاسد بمال نفسه، ولايسقط به حج الميت. (غنية الناسک: (ص: ۳۳۴) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن)

(الثانى عشر : أن لايفسد حجه فلو أفسده) أى حجه بالجماع قبل الوقوف (لم يقع عنه) أى عن الآمر ، ويكون ضامنا لما أنفق من مال الميت ؛ لأنّه مخالفا ، وعليه المضى فى الحجة الفاسدة ، والدم فى ماله لا فى مال الميت ، كسائر دماء الجنايات ، يجب عليه القضاء ، ولايسقط حج الميت الخ . (مناسک الملا على القارى : (ص: ۶۲۵) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط جواز الإحجاج ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

(۳) ولو رجع إلى منزله بعد الوقوف قبل طواف الزيارة لا يضمن النفقة غير أنّه حرام على النساء، ويعود بنفقة نفسه ، ويقضى ما بقى عليه ؛ لأنّه جان فى هٰذه الصورة ، أمّا لو مات بعد الوقوف قبل طواف الزيارة جاز عن الآمر؛ لأنّه أدى الركن الأعظم . (غنية الناسک : (ص:۳۴۶) باب الحج عن الغير ، فصل فى النفقة ، ط: إدارة القرآن)

وإن جامع المأمور بالحج بعد الوقوف لم يفسد حجه، ولم يضمن النفقة؛ لأنّ مقصود الآمر الحج الصحيح وقد حصل، وعلى المأمور الدم فى ماله، كذا فى الهداية. (البحر العميق: (۴/ ۲۳۴۲) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير، الفصل الأوّل: فى الحج عن الحى العاجز، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

فتح القدير: (۳/ ۷۴) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، تحت (قوله: ودم الإحصار الخ) ط: رشيديه.

والے پر ہوگا، کیونکہ اس کا سبب وہ خود ہے۔(۱)

البتہ احصار یعنی حج سے روکے جانے کی قربانی حج کرانے والے پر ہے، کیونکہ احصار میں یعنی احرام باندھنے کے بعد حج سے روکے جانے پر حج بدل کرنے والے کو کچھ اختیار نہ تھا بلکہ وہ مجبور تھا اس لئے یہ دم حج بدل کرانے والے پر ہے۔(۲)

حج بدل کرنے والے کا خلاف ورزی کرنا

حج بدل کرنے والے پر لازم ہے کہ حج بدل کرانے والے کی ہدایات کے

(۱) ونوع يجب جزاء على جنايته : كدم الجماع ، وجزاء الصيد ، والحلق ، واللبس ، والطيب ، ومجاوزة الميقات بغير إحرام ، فذٰلك على المأمور أيضًا بلاخلاف ؛ لأنّه دم جناية ، وهو الجانى عن اختيار فعليه جزاؤه . (البحر العميق : (۲۳۴۱/۴) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير، الفصل الأوّل : فى الحج عن الحى العاجز ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

فتح القدير : (۷۴/۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، تحت (قوله: ودم الإحصار الخ) ط: رشيديه.

(غنية الناسك : (ص: ۳۴۶) باب الحج عن الغير ، فصل فى النفقة ، ط: إدارة القرآن)

شامي: (۶۱۱/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، (قوله: وضمن النفقة الخ)، ط: سعيد.

(۲) والحاصل: أن جميع الدماء المتعلقة بالإحرام فى مال الحج الا دم الإحصار خاصة فإنّه فى مال المحجوج عنه كذا ذكر القدورى فى شرحهٖ مختصر الكرخى...... ولم يذكر الإختلاف، وكذا ذكر القاضى فى شرحهٖ مختصر الطحاوى ولم يذكر الخلاف...... وأمّا دم الإحصار فلأنّ المحجوج عنه هو الّذى أدخله فى هٰذه العهدة ، فكان من جنس النفقة والمؤنة، وذٰلك عليه، كذا هٰذا. (بدائع الصنائع: (۲۱۵/۲) كتاب الحج، فصل: وأمّا يرجع إلى النبات ، ط: سعيد)

الدر المختار مع الرد المحتار : (۶۱۰/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب العمل على القياس دون الاستحسان هنا ، ط: سعيد .

البحر العميق : (۲۳۴۲/۴ ، ۲۳۴۵) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير ، الفصل الأوّل فى الحج عن الحى العاجز ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة .

البحر الرائق : (۶۵/۳) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد .

فتح القدير : (۷۳/۳ ، ۷۴) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: رشيديه .

غنية الناسك : (ص: ۳۴۵) باب الحج عن الغير ، فصل فى النفقة ،ط : إدارة القرآن .

مناسك الملا على القارى : (ص: ۶۵۰) باب الحج عن الغير ، فصل فى جميع الدماء المتعلقة ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

خلاف کوئی کام نہ کرے، اگر خلاف کرے گا تو اس کا حج بدل ادا نہیں ہوگا، بلکہ مشہور قول کے مطابق یہ حج خود حج بدل کرنے والے کی طرف سے نفلی ہوگا، اور حج بدل کرانے والے سے جتنی رقم لی ہے وہ واپس کرنا لازم ہوگا، اگر حج بدل پر جانے والے کے پاس بعد میں اتنا مال جمع ہوگا جو حج کے لئے کافی ہو، اور باقی شرائط بھی ہوں تو اس کو اپنا فرض حج دوبارہ کرنا ہوگا۔(۱)

---

(۱) (قوله : ومن حج عن آمريه ضمن النفقة) ؛ لأنّ كل واحد منهما أمره بأن يخلص النفقة له من غير اشتراک ولا يمكنه ايقاعه عن أحدهما لعدم الاولوية ، فيقع عن المأمور نفلا ، ولا يجزئه عن حجة الإسلام ، ويضمن النفقة ان أنفق من مالهما ؛ لأنّ صرف نفقة الآمر إلى حج نفسهٖ.
(البحر الرائق : (۶۲/۳ ، ۶۳) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد)

ولو أمره بالحج فقرن معه عمرة لنفسهٖ لايجوز، ويضمن اتفاقًا...... ولا اشكال أنّه إذا بدأ بعمرة لنفسهٖ يضمن للمخالفة ، ولا تقع الحج عن حجة الإسلام عن نفسهٖ؛ لأنّها أقلّ مايقع باطلاق النية، وهو قد صرفها عنه فى النية ، وفيه نظر. (فتح القدير: (۷۳/۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، تحت: (قوله: وكذا إذا أمره واحد بأن يحج عنه والآخر ان يعتمر عنه الخ، ط: رشيديه)

(ولو أمره بالحج فاعتمر ضمن) أى لأنّه مخالف حيث صرف سفر الحج إلى العمرة، سواء نوى العمرة للآمر أو لغيره، وهٰذا معنى قوله فى "الكبير": ولو بدأ بالعمرة لنفسهٖ ثم بالحج للميت صار مخالفا و ضمن، ولا تقع الحجة عن حجة الإسلام عن نفسهٖ؛ لأنّها أقلّ ما تقع بإطلاق النية وهو قد صرفها عنه فى النية، قال ابن الهمام: "فيه نظر" لكن فى نظره نظر. (مناسک الملا على القارى: (ص: ۴۲۷) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط جواز الإحجاج، الثالث عشر، ط: إدارة القرآن)

وإذا تحققت المخالفة بمجرد الإحرام، أو بالشروع أنّها وقعت نفلا، ولاتجزئه عن حجة الإسلام؛ لأنّها أقل ما تقع بإطلاق النية، وهو قد صرفها عنه فى النية، لكن قال فى رد المحتار: والظاهر أنّها تجزئ عن حجة الإسلام؛ لأنّ المأمور وإن صرفها عن نفسهٖ بجعلها للآمرين أو لأحدهما، لكن لما تحققت المخالفة، بطل ذٰلک الصرف، وإلا لم تقع عن نفسهٖ أصلاً، فيكون حينئذٍ كما لو أحرم عن نفسهٖ إبتداءً، ولم ينو النفل، فتقع عن حجة الإسلام، وقد نص الباقانى فى شرح "المتقى" و تبعه الشارح أى صاحب "الدر" فى شرحهٖ عليه أيضًا بأنّه يخرج بها عن حجة الإسلام اهـ.

وأيضًا قال فى "الفتح" فيما لو أمره بالحج، فقرن معه عمرة لنفسهٖ لايجوز، ويضمن اتفاقًا، ثم قال: ولاتقع عن حجة الإسلام عن نفسهٖ لأنّها أقل من تقع بإطلاق النية، وقد صرفها عنه فى النية وفيه نظر اهـ. والظاهر أن وجه النظر ما قررناه انتهيى. (غنية الناسک: (ص: ۳۲۶، ۳۲۷) باب الحج عن الغير، فصل: فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، السابع: إدارة القرآن) =

حج بدل کرنے والے کے پاس رقم بچ جائے

اگر حج بدل کرنے والے کے پاس کچھ رقم بچ گئی تو وہ واپس کر دینا ضروری ہے ہاں اگر حج بدل کے لئے پیسہ دینے والا یہ اجازت اور اختیار دیدے کہ زائد رقم خود رکھ لینا تو واپس کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، یا حج کرانے والا یا وارث ثواب کی نیت سے زائد رقم چھوڑ دیں تو رکھنا جائز ہوگا اور واپس کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

حج بدل کرنے والے کے پاس رقم کم ہو جائے

حج بدل کرنے والے کو حج بدل کرنے کے لئے جو رقم دی گئی ہے اگر وہ کم پڑ جائے اور خرچ کرنے کے لئے رقم نہ رہے اور وہ اپنے پاس سے یا کسی سے قرض لے کر خرچہ کر کے آ گیا تو یہ دیکھنا ہے کہ حج کے سفر میں زیادہ خرچ بھیجنے والے کے مال سے ہوا ہے یا حج بدل کرنے والے کی رقم سے، اگر بھیجنے والے کے پیسے سے زیادہ خرچہ ہوئے ہیں تو حج بدل صحیح ہو جائے گا، اور اگر حج بدل کرنے والے کی رقم سے زیادہ خرچہ ہوا ہے تو حج بدل صحیح نہیں ہوا، بلکہ وہ حج خود کرنے والے کی طرف سے ہوگا، ہاں اگر حج بدل کے لئے بھیجنے والے نے اس کو اپنے پاس سے یا قرض لے کر

= رد المحتار على الدر المختار: (۲/ ۶۰۷، ۶۰۸) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب العمل على القياس دون الاستحسان هنا، قوله: (ومن حج عن) كل من (آمريه الخ) ط: سعيد.

(۱) وعليه رد ما فضل من الزاد، والأمتعة على الورثة، أو الوصى كثيرًا كان أو يسيرًا، وإن كان شرطه لنفسهٖ فشرطه باطل، ويتعين الرد الا أن يتبرّع به الورثة وهم من أهل التبرع، أو قال له الآمر وقت الدفع؛ وكلتك أن تهب الفضل من نفسک، وتقبضه لنفسک، فيهبه من نفسهٖ، فإن كان على موت قال: والباقى منى لک وصية. (غنية الناسک: (ص: ۳۴۴) باب الحج عن الغير، فصل فى النفقة، ط:إدارة القرآن)

البحر الرائق: (۳/ ۶۴) كتاب الحج، باب الحج عن الغير ،تحت (قوله : ومن حج عن آمريه ضمن النفقة) ، ط: سعيد .

شامى: (۲/ ۶۱۲، ۶۱۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، فروع: قبيل: باب الهدى، ط: سعيد.

البحر العميق : (۴/ ۲۳۸۱) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير ، الفصل الثانى الحج عن الميت الّذى فاته الحج فى عمره ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة .

خرچ کرنے کی اجازت دیدی تھی کہ اگر خرچ کم پڑے تو اپنے پاس سے یا کسی سے قرض لے کر خرچ کر لینا میں بعد میں دیدونگا، تو اس صورت میں بھیجنے والے کی دی ہوئی رقم کم پڑے یا زیادہ دونوں صورتوں میں حج بدل ہو جائے گا۔

اور اگر حج بدل کے لئے بھیجنے والے نے رقم کم پڑنے کی صورت میں اپنے پاس سے یا کسی سے قرض لے کر خرچ کرنے کی اجازت نہیں دی تھی، اور زیادہ خرچہ حج بدل کرنے والے کے پیسے سے ہوا تو حج بدل نہیں ہوگا۔(۱)

(۱) وقال في المبسوط: رجل دفع إلى رجل مالايحج به عن الميت، فلم يبلغ مال الميت النفقة، فأنفق المدفوع إليه من ماله و مال الميت، فإن كان أكثر النفقة من مال الميت، وكان ماله بحيث يبلغ الكراء و عامة النفقة، فهو جائز، وإلا فهو ضامن يرده، ويحج من حيث يبلغ؛ لأنّ المعتبر في الحج عن الغير الاتفاق من ماله في الطريق، والأكثر له حكم الكل، و التحرز عن القليل غير ممكن، فاعتبرنا الأكثر، فقال: إذا كان أكثر النفقة من مال الميت صار كأنّ الكل من مال الميت، وإن كان أكثر النفقة من مال نفسه صار كأنّ جميع نفقته من مال نفسه، فيكون الحج عنه، ويضمن ماأنفق من مال الميت؛ لأنّه مخالف لأمره. (البحر العميق: (۲۲۵۴/۴، ۲۲۵۵) الباب الثامن عشر: في الحج عن الغير، الفصل الأوّل في الحج عن الحي العاجز، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

وفيه أيضًا: وفي منسك الكرماني: وإذا دفع المال إلى المجهز ليحج عن الميت، وقد انتقص عن نفقة الطريق، ولم يبلغ مال الميت النفقة فاستدان دينًا، أو أنفق من مال نفسه ينظر إن كان معظم النفقة وأكثرها من مال الميت، وكان يبلغ الكراء أو عامة النفقة فهو جائز، ويقع الحج عن الميت، وإلّا فهو ضامن، ولايقع الحج عن الميت بل عن الحاج، فجعل الفاصل بينهما الأكثر لما عرف أنّ للأكثر حكم الكل. (البحر العميق: (۲۳۵۴/۴) الباب الثامن عشر: في الحج عن الغير، الفصل الثاني: الحج عن الميت الّذي فاته الحج في عمره، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

وإذا قال الوصي للحاج: إن فني المال فاستقرض وعلى قضاء الدين، فهو جائز. (غنية الناسك: (ص: ۳۴۶، ۳۴۷) باب الحج عن الغير، فصل في النفقة، ط: إدارة القرآن)

وانظر فيه أيضًا: (ص: ۳۲۳) باب الحج عن الغير، الخامس، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، ط: إدارة القرآن.

الهندية: (۲۶۰/۱) كتاب المناسك، الباب الخامس عشر في الوصية بالحج، ط: رشيديه.

الفتاوى الخانية على هامش الهندية: (۳۱۱/۱) كتاب الحج، فصل في الحج عن الميت، قبيل: فصل: في محظورات الحرم، ط: رشيديه.

مناسك الملا علي قاري: (ص: ۶۱۶، ۶۱۷) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط جواز الإحجاج، السادس، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

حج بدل کرنے والے نے دو احرام کی نیت کرلی

☆حج بدل صحیح ہونے کے لئے حج کرانے والے کی طرف سے ایک ہی احرام باندھنا ضروری ہے اگر بدل کرنے والے نے ایک احرام حج بدل کا اور دوسرا احرام اپنے حج کا باندھا یعنی ایک ساتھ دونوں حج کی ایک احرام میں نیت کرلی، تو اس طرح دونوں میں سے کسی کا بھی حج نہ ہوگا، ہاں اگر اعمال شروع کرنے سے پہلے اپنے حج کے احرام کی نیت ختم کردے، اور صرف حج بدل کرانے والے کی طرف سے نیت کرلے تو حج بدل ادا ہوجائے گا، یا حج کے اعمال شروع کرنے سے حج بدل کی نیت ختم کر کے صرف اپنے حج کی نیت کرے تو اپنا حج ادا ہوجائے گا حج بدل ادا نہیں ہوگا۔(۱) اور حج بدل کرنے کے لئے جتنی رقم لی ہے وہ سب واپس کرنا

---

(۱) (الرابع عشر: أن يحرم بحجة واحدة) الظاهر أن هٰذا داخل فيما قبله من شرط عدم المخالفة (فلو أهل بحجتين: إحداهما عن نفسه والأخرىٰ عن الآمر) وكذا الأمر بالعكس (لم يجز) فإنّه مخالف (فلو رفض الّتي عن نفسه جاز) أى انقلب جوازا و جازت الأخرىٰ عن الآمر، فصار كأنّه أهل بها وحدها، على ما ذكره غير واحد من غير ذكر خلاف. قال في "الكبير": وهو كذٰلك ان أحرم بهما على التعاقب ونوى بالأولىٰ منهما عن الآمر، وأمّا إذا نوى بالأولىٰ عن نفسه فينبغي أن لايجوز عند الكل؛ لأنّ الأوّل لايمكن رفضه كما لايخفىٰ. انتهى. وهو بحث حسن و تفصيل مستحسن عند أولى النهى. ثم قال: وأمّا إذا أهله بهما معا فلايتصور الجواز عند أبي يوسف ومحمد، أمّا عند أبي يوسف فلأنّه ترتفض إحداهما بلامهلة، فلايمكن على قوله أن يعين المرفوض لنفسه قبل الرفض، وأمّا عند محمد فلأنّه لاينعقد الإحرام الا لأحدهما، وأمّا عند أبي حنيفة فيمكن أن يقال بالجواز لإمكان أن يعين المرفوض لنفسه قبل الرفض؛ لأنّ عنده لايرتفض في الحال كما مر، ويمكن أن يقال بعدمه؛ لأنّه ليس ههنا أول، وآخر ليعين، انتهٰى. ولايخفى أنّه يتصوّر الأول والآخر بحسب تصور النية المتعلقة بهما، اللّٰهم إلّا إذا أبهمهما أيضًا في نيتهما. (مناسك الملا على القارى: (ص: ۴۲۷، ۴۲۸) باب الحج عن الغير، فصل في شرائب جواز الإحجاج، الرابع عشر، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسك: (ص: ۳۲۸) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، الثامن، ط: إدارة القرآن.

لازم ہوگا۔(۱) اور حج بدل کرانے والے کے لئے حج بدل کیلئے دوبارہ آدمی بھیجنا لازم ہوگا۔(۲)

حج بدل کس کی طرف سے کرایا جائے

☆ جس شخص پر استطاعت کی وجہ سے حج فرض ہوگیا اور اس نے حج کا زمانہ پایا مگر کسی وجہ سے حج نہ کرسکا، پھر کوئی عذر ایسا پیش آ گیا جس کی وجہ سے خود حج کرنے پر قدرت نہیں رہی مثلاً: ایسا بیمار ہوگیا جس سے شفا کی امید نہیں یا نابینا ہوگیا یا اپاہج ہوگیا یا فالج ہوگیا، یا بڑھاپے کی وجہ سے ایسا کمزور ہوگیا کہ خود سفر کرنے پر قدرت نہیں رہی، تو اس آدمی کے لئے اپنی طرف سے کسی دوسرے آدمی کو بھیج کر حج بدل کرانا یا حج بدل کیلئے وصیت کرنا فرض ہے۔(۳) اور وصیت کے الفاظ یہ ہیں کہ

(۱، ۲) (الثالث عشر: عدم المخالفة، فلو أمره بالإفراد)...... (فقرن)...... (أو تمتّع)...... (ولو للميت) يفيد مبالغة، وهو أنّه إذا نوى لغيره، فبالأولىٰ فى أنّه لم يقع حجه عن الآمر ويضمن النفقه...... (إرشاد السارى: (ص: ۶۲۶) باب الحج عن الغير، فصل: فى شرائط جواز الإحجاج، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

قوله: (ولا يسقط حج الميت): بل على ذٰلک المأمور حجة أخرىٰ للآمر سوى حج القضاء...... (إرشاد السارى: (ص: ۶۲۵) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط جواز الإحجاج، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

شامى : (۲/ ۶۱۰، ۶۱۱) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد .

غنية الناسک: (ص: ۳۳۴، ۳۳۵) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، ط: إدارة القرآن.

(۳) اعلم أن من شرائط الحج أداء من عليه الحج بنفسهٖ حال قدرتهٖ على الأداء بنفسهٖ فلايجوز استنابة غيره مع قدرتهٖ على الحج بنفسهٖ وأمّا من يجب عليه أن يحج عنه فى حياتهٖ، وهو المسلم البالغ العاقل الحر العاجز عن الحج بنفسهٖ اما بكسر أو زِمانة لايرجى زوالها، أو مرض لايرجى برؤه، أو هرم لايستطيع الثبوت على الراحلة الا بمشقة شديدة...... فهٰذا يجب عليه الإحجاج عن نفسهٖ بشرطه. (البحر العميق: (۴/ ۲۲۳۹) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير، الفصل الأوّل فى الحج عن الحى العاجز، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

وفيه أيضًا: وإن كان عاجزا عن الفعل بنفسهٖ عجزا متقررا ويمكنه الأداء بماله بإنابة غيره مناب نفسهٖ بالوصية، فيجب عليه أن يوصى به، وإن لم يوص به حتى مات أثم بتفويتهٖ الفرض عن وقتهٖ مع إمكان الأداء فى الجملة فيأثم. (البحر العميق: (۴/ ۲۳۴۸) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير، الفصل الثانى فى الحج عن الميت الّذى فاته الحج فى عمره، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة) =

میرے مرنے کے بعد میری طرف سے میرے مال سے حج بدل کرادیا جائے۔

☆اگر زندگی میں ایسے عذر کی بنا پر حج بدل کرایا جس کے زائل ہونے کی امید تھی، پھر حج بدل کرانے کے بعد عذر ختم ہوگیا اور خود حج کرنے کے قابل ہوگیا تو اب خود حج ادا کرنا اس پر فرض ہوگا، پہلا جو حج بدل کے طور پر کرایا تھا وہ نفلی ہوجائے گا۔(۱)

= (اعلم أن كل من وجب عليه الحج) أى حجة الإسلام أو القضاء أو النذر وهو قادر على الأداء بنفسهٖ وحضره الموت أو خافه، يجب عليه الوصية بالإحجاج عنه بعد موتهٖ فإن قدر عليه أو لا (و عجز عن الأداء بنفسهٖ) أى بعده (يجب عليه الإحجاج) أى بأن يحج عنه فى حال حياتهٖ أو بعد مماتهٖ (ان فرط) أى قصر (فى التأخير) بأن وجب عليه فلم يخرج إليه فى عامه...... هٰذا ولما أطلق فيما سبق قوله: "وعجز" بينه بقوله: (ويتحقق العجز بالموت والحبس والمنع) أى وبحدوثهما بالإكراه (والمرض الّذى لايرجىٰ زواله) أى كالزمن والفالج (وذهاب البصر) أى بأن صار أعمى (والعرج) بفتحتين (والهرم) بفتحتين أى الكبر أى الّذى لايقدر على الاستمساک معه (وعدم المحرم) أى بالنسبة إلى المرأة (وعدم أمن الطريق) أى باعتبار الغلبة (كل ذٰلک إذا استمر إلى الموت). (مناسک الملا على القارى: (ص: ۲۱۱) باب الحج عن الغير، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

(۱) (الثانى: العجز المستدام من وقت الإحجاج إلى وقت الموت) أى فإن زال قبل الموت لم يجز حج غيره فرضا (فلو أحج المعذور) أى كالمريض سواء يرجى برؤه أم لا، وكالمحبوس (كان أمره) أى أمر وقوع حج غيره عنه (موقوفا. ان استمر عذره) أى مما يمنعه عن أداء حجه بنفسهٖ (إلى الموت) أى بأن مات وهو مريض أو محبوس (جاز، وإن زال عذره) أى بزوال حبسهٖ أو برئه من مرضه ونحوه قبل الموت فى وقت يمكن له أن يؤديه بنفسهٖ (وجب عليه الأداء بنفسهٖ) أى المباشرة بفعله (وظهرت نفليّة الأول) و هٰذا أولىٰ من عبارته فى "الكبير": لم يجز حج غيره، فتأمل. (مناسک الملا على قارى: (ص: ۲۱۳) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط جواز الإحجاج، الثانى، ط : المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

(...... والمركبة منهما) كحج الفرض (تقبل النيابة عند العجز فقط) لكن (بشرط دوام العجز إلى الموت)؛ لأنّه فرض العمر حتى تلزم الإعادة بزوال العذر، قال فى الرد: (قوله: حتى تلزم الإعادة بزوال العذر) أى العذر الّذى يرجى زواله كالحبس والمرض، بخلاف نحو العمى فلاإعادة لو زال على ما يأتى...... قال فى الرد: (هٰذا) أى اشتراط دوام العجز إلى الموت (إذا كان) العجز كالحبس و (المرض يرجى زواله) أى يمكن (وإن لم يكن كذٰلک كالعمى والزمانة سقط (الفرض) بحج الغير (عنه) فلا إعادة مطلقا سواء (استمر به ذٰلک العذر أم لا. قال فى الرد: (قوله فلاإعادة مطلقا الخ) ظاهر إطلاق المتون اشتراط العجز الدائم أنّه لافرق بين مايرجى زواله و غيره فى لزوم الإعادة بعد زواله، وعليه مشى فى الفتح. قال فى البحر: وليس بصحيح، بل الحق التفصيل، كما صرح به فى المحيط والخانية والمعراج اهـ، وأقره فى النهر، وتبعه المصنف، وحققه فى الشرنبلالية، =

حج بدل کون کرسکتا ہے

☆ حج بدل کے لئے ایسے آدمی کو بھیجنا چاہیے جو پہلے اپنا حج کر چکا ہو خواہ وہ غریب ہو یا امیر دونوں میں کوئی فرق نہیں۔(۱)

= ونقل التصريح به عن كافي النسفي. (الدر المختار مع رد المحتار: (۵۹۸/۲، ۵۹۹) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في الفرق بين العبادة والقربة والطاعة، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۶۰/۳ ، ۶۱) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، (قوله : والشرط العجز الدائم الخ) ، ط: سعيد .

غنية الناسك : (ص: ۳۲۱) باب الحج عن الغير ، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض ، الثالث ، ط: إدارة القرآن .

بدائع الصنائع : (۲۱۳/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا الّذي يرجع إلى النبات ، قوله : "ومنها العجز المستدام" ، ط : سعيد .

البحر العميق : (۲۲۵۹/۴) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير ، الفصل الأوّل : في الحج عن الحي العاجز ، قوله : ومنها : العجز المستدام الخ ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

الهندية: (۲۵۷/۱) كتاب المناسك، الباب الرابع عشر في الحج عن الغير، ط : رشيديه.

(۱) ولايشترط البلوغ والحرية والذكورة، ولا أن يكون قد حج عن نفسه...... وكذا يجوز إحجاج الصرورة ويراد به الّذي لم يحج عن نفسه حجة الإسلام، قال في البدائع: إلّا أنّ الأفضل أن يكون قد حج عن نفسه؛ لأنّه بالحج عن غيره يصير تاركا لإسقاط الفرض عن نفسه، فيتمكن في هٰذا الإحجاج ضرب كراهة، ولأنّه أعرف بالمناسك، وأبعد عن محل الخلاف، فكان أفضل اهـ، ومثله في فتاوٰى الظهيرية، وشرح الطحاوي. (كبير) تنبيه: لايخفى عليك أنّه بإطلاقه يقتضي أنّه بوصوله إلى الميقات يجب الحج عليه، كالمتنفّل لنفسه اهـ. قال في "الفتح" و "البحر": والحق أنّها تنزيهية للآمر لقولهم: والأفضل إحجاج الحر العالم بالمناسك الّذي حج عن نفسه حجة الإسلام، تحريمية على الصرورة المأمور إن كان بعد تحقق الوجوب عليه بملك الزاد والراحلة والصحة؛ لأنّه يتضيق عليه والحالة هٰذه في أوّل سني الإمكان، فيأثم بتركه، وكذا لو تنفّل لنفسه اهـ، وكذا في "كافي أبي الفضل" قال: إن كان بعد تحقق الوجوب عليه بملك الزاد والراحلة والصحة، فهو مكروه كراهة تحريم، وكذا لو تنفل عن نفسه (كبير). (غنية الناسك: (ص: ۳۳۷، ۳۳۸) باب الحج عن الغير، فصل فيما ليس من شرائط النيابة في الحج، ط: إدارة القرآن)

البحر العميق: (۲۲۶۳/۴، ۲۲۶۸) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الأوّل: في الحج عن الحي العاجز ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة. =

☆ جس نے اپنا حج نہ کیا ہو، اس کو حج بدل پر بھیجنا مکروہ تنزیہی ہے، تاہم اگر حج بدل کے لئے چلا جائے گا تو حج بدل ادا ہو جائے گا، لیکن ایسے آدمی کو حج بدل کے لئے بھیجنا مناسب نہیں۔(۱)

☆ جس آدمی پر اپنا حج فرض ہے اس کے لئے اپنا فرض حج ادا کرنے سے پہلے دوسرے آدمی کی طرف سے حج بدل کے لئے جانا مکروہ تحریمی ہے، اور اگر حج بدل کے لئے جانے والے پر اپنا حج فرض نہیں ہے تو دوسرے آدمی کی طرف سے حج بدل کے لئے جانا مکروہ تنزیہی ہے۔(۲)

☆ خاتون کی طرف سے حج بدل کرنے کیلئے خاتون ہونا ضروری نہیں ہے، خاتون کی طرف سے خاتون اور مرد دونوں حج بدل کر سکتے ہیں۔(۳)

= البحر الرائق: (۳/ ۶۹) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، قبیل: باب الھدی، ط: سعید.

بدائع الصنائع: (۲/ ۲۱۳) کتاب الحج، فصل: وأمّا الّذی یرجع إلی النبات، تحت قوله: ومنها: الحج راکبا الخ، ط: سعید.

فتح القدیر: (۳/ ۷۹) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، قبیل: باب الھدی، ط: رشیدیه.

مناسک الملا علی القاری: (۶۳۷، ۶۳۸) باب الحج عن الغیر، فصل فی شرائط جواز الإحجاج، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة.

(لکنه یشترط) لصحة النیابة ؒأهلیة المأمور لصحة الأفعال) ثم فرّع علیه بقوله (فجاز حج الصرورة) بمهملة: من لم یحج (والمرأة) ولو أمة (والعبد وغیره) کالمراهق، وغیرهم أولیٰ لعدم الخلاف، قال تحته فی الرد: (قوله: وغیرهم أولیٰ لعدم الخلاف) أی خلاف الشافعی فإنّه لایجوز حجهم کما فی الزیلعی ح، ولایخفی أن التعلیل یفید أن الکراهة تنزیهیة لأنّ مراعاة الخلاف مستحبة فافهم. (شامی: (۲/ ۶۰۳) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، مطلب فی حج الصرورة ط: سعید)

(۱، ۲) راجع الحاشیة رقم: ۱، فی الصفحة رقم: ۹۴. (ولایشترط البلوغ والحریة والذکورة،

(۳) ولا فرق أیضًا بین أن یکون الحاج عن الغیر رجلا أو امرأة، إلّا أنّه یکره إحجاج المرأة ویجوز، أمّا الجواز فلحدیث الخثعمیة، وأمّا الکراهة فلأنّه یدخل فی حجها ضرب نقصان لأنّ المرأة لاتستوفی سنن الحج، فإنّها لاترمل فی الطواف ولا تسعی بین الصفا والمروة ولا تحلق، وغیر ذٰلک من الأفعال الّتی جازت للرجل دونها. (البحر العمیق: (۴/ ۲۲۶۸) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغیر، الفصل الأوّل: فی الحج عن الحی العاجز، قبیل قوله: وأمّا الاستئجار علی الحج الخ، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة) =

☆ اور مرد کی طرف سے حج بدل مرد بھی کرسکتا ہے اور عورت بھی کرسکتی ہے۔(۱)

☆ نابالغ حج بدل نہیں کرسکتا۔(۲)

☆ حج بدل کے لئے باشعور عاقل اور بالغ ہونا ضروری ہے، بچے اور پاگل حج بدل نہیں کرسکتے۔(۳)

☆ غلام، ملازم، بیٹا، داماد، رشتہ دار، غیر رشتہ دار وغیرہ سب حج بدل کرسکتے

= ولایشترط البلوغ والحرية والذكورة ، ولا أن يكون قد حج عن نفسه ، فيجوز إحجاج المراهق والعبد والأمة بإذا المولىٰ ، وكذا المرأة بإذن زوجها ، ووجود محرم معها ، ولكنه يكره إحجاجهم إلّا إحجاج الحرة للمرأة ، ومع هٰذا الرجل أفضل لها . (غنية الناسک : (ص:۳۳۷) باب الحج عن الغير ، فصل فيما ليس من شرائط النيابة في الحج ، ط: إدارة القرآن)

مناسک الملا علی القاری : (ص: ۶۳۹، ۶۴۰) باب الحج عن الغير ، فصل فی شرائط جواز الإحجاج ، قبيل : فصل : ولو أوصىٰ أن يحج عنه الخ ، ط: المکتبة الإمدادية مكّة المكرّمة.

شامی: (۶۰۳/۲) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فی حج الصرورة، ط: سعيد.

فتح القدير: (۷۲/۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، تحت: (قوله: ومن أمره رجلان الخ) ط: رشيديه.

بدائع الصنائع: (۲۱۳/۲) كتاب الحج، فصل: وأمّا الّذى يرجع إلى النبات، ط: سعيد.

(۱) راجع الحاشية السابقة رقم:۳، فی الصفحة رقم: ۹۵. (ولا فرق أيضًا بين أن يكون الحاج)

(۳،۲) وأمّا الصبی إذا حج عن فرض الحج فلايجوز ، وكذا المجنون والكافر والذمى ؛ لأنّهم ليسوا بأهل للخطاب . وفی منسک الكرمانی : والأفضل أن يكون الحاج عن الغير قد حج مرّة يكون عالما بطريق الحج وأفعاله ، وأن يكون حرا بالغا عاقلا . (البحر العميق : (۲۲۶۹/۴) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغير ، الفصل الأوّل فی الحج عن الحی العاجز ، قبيل قوله : وأمّا الاستئجار على الحج الخ ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

غنية الناسک : (ص: ۳۳۶) باب الحج عن الغير ، فصل فی شرائط النيابة فی الحج الفرض ، التاسع عشر والعشرون ، ط: إدارة القرآن .

مناسک الملا علی القاری : (ص: ۶۳۵) باب الحج عن الغير ، فصل فی شرائط جواز الإحجاج ، السابع عشر ، الثامن عشر ، ط: المکتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

شامی: (۶۰۳/۲، ۶۰۴) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فی حج الصرورة، ط: سعيد.

الهندية: (۲۵۷/۱) كتاب المناسک، الباب الرابع عشر: فی الحج عن الغير، ط: رشيديه.

ہیں البتہ حج بدل کے لئے پہلے سے حج کئے ہوئے عالم دین کو بھیجنا زیادہ بہتر ہے تاکہ وہ مسائل معلوم ہونے کی وجہ سے صحیح معنی میں حج بدل کر سکے۔(۱)

حج بدل کہاں سے کرایا جائے

☆اگر زندہ معذور کی اجازت سے حج بدل کروایا جا رہا ہے تو اس کے وطن سے حج کروانا ضروری ہے۔(۲)

☆اگر مردہ کی وصیت سے حج بدل کروایا جا رہا ہے تو وصیت کرنے والے کے وطن سے حج کروانا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱) (ويجوز إحجاج المرأة) بإذن زوج لها ووجود محرم معها (والعبد والأمة بإذن المولىٰ مع الكراهة) ...... (والأفضل إحجاج الحر العالم بالمناسک) أى والعامل بعلمه فى تلک المسالک . (مناسک الملا على القارى: (ص: ۶۳۹ ، ۶۴۰) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط جواز الإحجاج ، قبيل : فصل : ولو أوصىٰ أن يحج عنه ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۳۳۷) باب الحج عن الغير ، فصل فيما ليس من شرائط النيابة فى الحج ، ط: إدارة القرآن .

🗀 شامى: (۶۰۳/۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب: فى حج الصرورة، ط: سعيد.

🗀 ومنها : الأمر بالحج ، فلايجوز حج الغير بغير أمره ، ولا بطريق الإجازة ...... إلّا الوارث يحج عن مورثه بغير أمره ، فإنّه يجزئه إن شاء اللّٰه تعالىٰ بالنص ، ولوجود الأمر هناک دلالة . (البحر العميق : (۲۲۶۲،۴) الباب الثامن عشر : فى الحج عن الغير ، الفصل الأوّل فى الحج عن الحى العاجز ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

(۲) تنبيه : قد تحرر مما قدمنا أن الأمر بالحج تضمن الأمر بأمور : بالحج بنفسه ، ومن بلده، وبماله ، وبركوب أكثر الطريق ، وبجعل السفر له الخ . (غنية الناسک : (ص: ۳۳۴) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن)

🗀 والنظر الحاشية الآتية ، رقم : ۳. أيضًا.

(۳) ومنها أن يحج من بلده الّذى يسكنه ؛ لأنّ الحج مفروض عليه من بلده ، فمطلق الوصية تنصرف إليه . (البحر العميق : (۲۳۶۶/۴) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير ، الفصل الثانى : الحج عن الميت الّذى فاته الحج فى عمره ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة) =

☆ اگر میت کا ایک تہائی مال میت کے وطن سے حج کرنے کے لئے کافی نہیں، اور ورثاء ایک تہائی سے زیادہ مال دینے کی اجازت نہ دیں تو جہاں سے بھی ایک تہائی مال سے حج ہو سکے حج بدل کرا دے، درست ہوگا۔(۱)

☆ اگر وصیت کرنے والے یا زندہ معذور آدمی نے خود کوئی جگہ یا کچھ مال متعین کر دیا ہو تو وہیں سے حج کرایا جائے، اگرچہ مکہ مکرمہ سے ہی ہو، مگر صاحب

= غنية الناسك : (ص: ۳۲۹) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، الحادى عشر ، ط: إدارة القرآن .

شامى : (۲/۶۰۰) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب شروط الحج عن الغير عشرون ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/۲۵۹) كتاب المناسک ، الباب الخامس عشر فى الوصية بالحج ، ط: رشيديه .

مناسک الملا على القارى : (ص: ۶۲۰) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط جواز الإحجاج ، الثامن ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

(۱) إذا أوصٰى بأن يحج عنه وهو فى منزله ، إن بين مكانا يحج عنه من ذٰلک المكان بالإجماع ، فإن لم يبين مكانا يحج عنه من وطنه عند علمائنا الثلاثة رحمهم اللّٰه تعالىٰ ...... وهٰذا إذا كان ثلث ماله يكفى للحج من وطنه ، فأمّا إذا كان لايكفى لذٰلک ، فإنّه يحج عنه من حيث يمكن الإحجاج عنه بثلثه ؛ لأنّه تعذر صرف مطلق الأمر ههنا إلى الإحجاج من وطنه ، وهٰكذا ذكر فى " الجامع الصغير"، وإليه أشار فى " الأصل " ، وذكر فى شرح القدور : " أن القياس أن يبطل الوصية فى هٰذه الصورة"، وفى الاستحسان: أن لايبطل، ويحج عنه من حيث يبلغ. (المحيط البرهانى: (۳/ ۴۸۰) كتاب المناسک ، الفصل السادس عشر فى الوصية بالحج ، ط: إدارة القرآن)

شامى : (۲/۶۰۴) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب : فى حج الصرورة ، ط: سعيد.

الهندية : (۱/۲۵۸) كتاب المناسک ، الباب الخامس عشر فى الوصية بالحج ، ط: رشيديه.

أمّا إذا أوصٰى بأن يحج عنه بثلث ماله ، وهو لايكفى للحج من بلده ، يحج عنه من حيث يبلغ استحسانا . (البحر العميق : (۴/۲۳۵۸) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير ، الفصل الثانى: الحج عن الميت الّذى فاته الحج فى عمره ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

استطاعت کے لئے ایسا کرنا مکروہ ہے۔(۱)

☆اگر حج بدل کا حکم نہیں دیا یا وصیت نہیں کی بلکہ کسی کی طرف سے تبرع اور احسان کے طور پر کوئی شخص حج کرانا چاہتا ہے، تو مکہ مکرمہ سے بھی جائز ہے، البتہ صاحب استطاعت کیلئے میقات سے حج کرانا افضل ہے۔(۲)

---

(۱) (خرج) المكلف (إلى الحج ومات فى الطريق وأوصىٰ بالحج عنه) إنّما تجب الوصية به إذا أخره بعد وجوبه، أمّا لو حج من عامه فلا (فإن فسر المال) أو المكان (فالأمر عليه) أى على ما فسره (والا فيحج) عنه (من بلده)، قال تحته فى الرد: (قوله: فالأمر عليه) أى الشأن منبى على ما فسره، أى عينه، فإن فسر المال يحج عنه من حيث يبلغ، وإن فسر المكان يحج عنه منه، ح، قلت: والظاهر أنه يجب عليه أن يوصىٰ بمايبلغ من بلده إن كان فى الثلث سعة، فلو أوصىٰ بما دون ذٰلک أو عين دون بلده يأثم لما علمت أن الواجب عليه الحج من بلد يسكنه. (الدر المختار مع رد المحتار: (۲/۶۰۴، ۶۰۵) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، قبيل: مطلب العمل على القياس دون الاستحسان هنا، ط: سعيد)

🗀 الهندية: (۱/۲۵۹) كتاب المناسک، الباب الخامس عشر فى الوصية بالحج، ط: رشيديه.

🗀 مناسک الملا على القارى: (ص: ۶۲۱) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط جواز الإحجاج، الثامن، ط: إدارة القرآن.

🗀 البحر الرائق: (۳/۶۷) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، (قوله: فإن مات فى طريقه يحج عنه من منزله بثلث ما بقى)، ط: سعيد.

🗀 وإن عين مالا بأن قال: أحجوا عنى بألف وهو يخرج من الثلث يحج عنه من حيث يبلغ...... ولو عين مكانا غير بلده، فكما أوصىٰ قرب من مكة أو بعد (لباب و بدائع) وفى ضياء الأبصار: ولو من مكّة، كما صرّح به الملاسنان اهـ، والظاهر أنّه يجب عليه أن يوصى بمايبلغ من بلده إن كان فى الثلث سعة، فلو أوصىٰ بما دون ذٰلک أو عين مكانا دون بلده يأثم. (رد المحتار) (غنية الناسک: (ص: ۳۲۹) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، الحادى عشر: ط: إدارة القرآن)

(۲) والأصل أنّ الإنسان له أن يجعل ثواب عمله لغيره من الأموات والأحياء عند أهل السنة والجماعة، صلاة كان أو صوما أو حجا أو عمرة، أو اعتكافا أوصدقة...... إلى غير ذٰلک من أنواع البر، ويصل ذٰلک إلى الميت والحى ينفعهما، وهو مذهب الإمامين الأعظمين أبى حنيفة و أحمد بن حنبل و أصحابهما رضوان اللّٰه عليم أجمعين. (البحر العميق: (۴/۲۲۴۰) الباب الثامن عشر: فى الحج عن الغير، الفصل الأوّل فى الحج عن الحى العاجز، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة) =

اور مکہ مکرمہ سے حج کرانے کی صورت میں اس بات کا خاص اہتمام کیا جائے کہ حج بدل کرنے والا متّقی، پرہیزگار، دین دار اور قابل اعتماد ہو۔(۱)

کیونکہ بعض لوگ متعدد حضرات کی طرف سے ایک ہی حج بدل کر لیتے ہیں،

= رد المحتار على الدر المختار : (۲/۵۹۵) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب: في إهداء ثواب الأعمال للغير ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/۲۵۷) كتاب المناسک ، الباب الرابع عشر في الحج عن الغير ، ط: رشيديه.

البحر الرائق : (۳/۵۹) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد .

ثم عندنا إذا مات بعد فرض الحج ولم يوص فحج رجل عن الميت من غير وصية ، أو تبرع الوارث بذلک ، فحجّ عن أبيه أو عن أمّه من حجة الإسلام من غير وصية أوصٰى بها الميت ، قال أبو حنيفة رحمه اللّٰه تعالٰى : يجزيه ذٰلک إن شاء اللّٰه تعالٰى . (البحر العميق : (۴/۲۳۴۸) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير ، الفصل الثاني في الحج عن الميت الّذى فاته الحج في عمره ،ط : مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

مناسک الملا على القارى : (ص: ۲۱۳ ، ۲۱۴) باب الحج عن الغير ، فصل في شرائط جواز الإحجاج، الرابع ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

(الثامن : أن يحج عنه من وطنه ان اتسع الثلث ...... وهٰذه الشرائط كلها في الحج الفرض ، وأمّا في الحج النفل فلايشترط فيه شيئ من هٰذه الشرائط غالبا) أى في أكثر المسائل (الا الإسلام والعقل والتمييز)...... (و النية) الخ . (مناسک الملا على القارى : (ص: ۲۲۰ و ۲۳۷) باب الحج عن الغير ، فصل في شرائط جواز الإحجاج ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

(۱) (والأفضل إحجاج الحر العالم بالمناسک) أى والعامل بعلمه في تلک المسالک . (مناسک الملا على القارى : (ص: ۲۴۰) باب الحج عن الغير ، فصل في شرائط جوز الإحجاج، قبيل : فصل : ولو أوصٰى أن يحج عنه الخ ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۳۳۸) باب الحج عن الغير ، فصل فيما ليس من شرائط النيابة في الحج ، ط: إدارة القرآن .

البحر العميق : (۴/۲۲۶۹) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير ، الفصل الأوّل : في الحج عن الحى العاجز ، قبيل قوله : وأمّا الاستئجار على الحج الخ ،ط : مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة .

جس سے کسی کا بھی حج بدل نہیں ہوگا۔(۱)

(آج کل یہ تجارت بھی عروج پر ہے) نیز حج بدل میں اجارہ کی صورت نہ ہونے پائے۔(۲)

☆اگر وصیت یا فرضیت کے بغیر کوئی شخص اپنے عزیز کی طرف سے حج بدل کرتا ہے تو وہ ایصال ثواب کا نفل حج ہے، وہ ہر جگہ سے ہوسکتا ہے۔(۳)

(۱) السابع أن يفرد الإهلال لواحد معين ، فلو أهل بحجة عن آمريه ، ولو كانا أبويه أو الأجنبيين، كما في " الفتح " بطلت نيته عنهما ، ووقعت الحجة عنه ، وضمن نفقتهما ان أنفق من مالهما ؛ لأنّه خالفهما بترك التعيين ، ولا يقدر على جعله لأحدهما لعدم الأولوية . (غنية الناسك: (ص: ۳۲۵) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن)

▭ شامی : (۲/۱۰۶) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، شروط الحج عن الغير عشرون ، و: (۲/۶۰۷) مطلب العمل على القياس دون الاستحسان هنا ، ط: سعيد .

▭ فتح القدير : (۳/۷۰ ، ۷۱) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، (قوله : ومن أمره رجلان الخ) ، ط: رشيديه .

▭ البحر الرائق : (۳/۶۲ ، ۶۳) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، (قوله : ومن حج عن آمريه الخ) ، ط: سعيد .

(۲) وعلى هٰذا يخرج الاستئجار على الصلاة والصوم والحج إلّا أنّه لايصح؛ لأنّها من فروض الأعيان. (البحر العميق: (۴/۲۲۶۹) الباب الثامن عشر: فى الحج عن الغير، الفصل الأوّل فى الحج عن الحى العاجز، تحت قوله: وأمّا الاستيجار على الحج الخ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

▭ لكن الاستئجار لايصح عندنا فى باب الحج ، على ماصرح به فى التحفة ، وكذا صرّح بعد الجواز فى " الوقاية " و " مجمع البحرين " و " المختار " و " المحيط " الخ . (مناسك الملا على القارى : (ص: ۲۰۹) باب الحج عن الغير ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ وفيه أيضًا: (وينبغى أن يكون منها) أى من الشرائط (عدم الاستئجار) أى لما سبق من أنّه لايجوز الإجاره فى العبادة (ولم نجده صريحًا فى النفل) فيه أنّه لافرق بينهما فى النفل ولا صارف عن إطلاقه من العقل، فالحكم أعم، والله أعلم. (مناسك الملا على القارى: (ص:۶۳۷) باب الحج عن الغير، فصل: فى الحج الفرض الخ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ البحر الرائق : (۳/۶۸) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، قبيل : (قوله : ومن أهل بحج عن أبويه فعين صح) ، ط: سعيد .

(۳) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۲، فى الصفحة رقم: ۹۹ . (والأصل أنّ الإنسان له)

حج بدل کی اجرت مقرر نہ کرے

حج بدل کے لئے اجرت مقرر کرنا جائز نہیں ہے، اگر اجرت مقرر کی جائیگی تو ظاہر الروایۃ کے مطابق حج بدل صحیح اور اجرت مثل لازم ہوگی، ہاں حکومت یا گروپ کے ساتھ جانے کی صورت میں یہ لوگ جتنی رقم کا اعلان کریں گے اتنی ہی رقم دینا لازم ہوگا۔(۱)

حج بدل کی رقم کسی اور مصرف میں دینا

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے، اور وہ کسی عذر کی وجہ سے خود حج نہیں کرسکتا تو وہ اپنی طرف سے دوسرے شخص سے حج بدل کرادے، اور اس روپیہ کو حج کے علاوہ دوسرے کسی مصرف میں مثلاً مسجد، مدرسہ، ہسپتال اور رفاہی ادارے میں دینا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) رجل استأجر رجلا ليحج عنه ، قال لاتجوز الإجاره وله نفقة مثله . وتجوز حجة الإسلام عن المسجون إذا مات فيه قبل أن يخرج...... وله من الأجر مقدار نفقة الطريق. (إرشاد السارى: (ص: ۶۱۴) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط الإحجاج، الخامس: عدم اشتراط الأجرة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد : (۶۰۱/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب فى الاعتئجار على الحج ، ط: سعيد .

جامع الصغير مع شرحه النافع الكبير : (۱۶۶/۱) كتاب الحج ، باب فيا لرجل يحج عن الآخر ، ط: عالم الكتب بيروت .

(۲) اعلم أنّ كل من وجب عليه الحج أى حجة الإسلام ...... وعجز عن الأداء بنفسهٖ أى بعده يجب عليه الإحجاج أى بأن يحج عنه فى حال حياتهٖ أو بعد مماتهٖ أن فرّط أى قصّر فى التأخير . (إرشاد السارى : (ص: ۶۱۱) باب الحج عن الغير ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسك : (ص: ۳۳) باب شرائط الحج ، فصل : فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء ، ط: إدارة القرآن .

شامى : (۴۵۹/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

حج بدل کی رقم لے کر حج بدل کروانا

☆ ایک شخص پاکستان، ہندوستان، اور بنگلہ دیش وغیرہ سے حج بدل کرانے کے لئے مختلف لوگوں سے رقم لے کر کچھ لوگوں کے ذریعہ مکہ مکرمہ یا اس کے آس پاس کے لوگوں سے حج بدل کرواتا ہے یہ طریقہ اور کاروبار درست نہیں، اس طرح حج کرانے سے حج بدل ادا نہیں ہوگا، اور جن لوگوں سے رقمیں لی ہیں ان کو پوری پوری رقم واپس کرنا واجب ہے۔(۱)

☆ حج بدل کرانے والوں کو بہت ہی احتیاط کی ضرورت ہے، ان کو چاہیے کہ خوب دیکھ بھال کر کے ایسے شخص کو تجویز کریں کہ جو عالم ہو اور اس ایک شخص کی طرف سے خود ہی حج بدل کرے، اور ایسے آدمی کو حج بدل کیلئے بھیجنا بہتر ہے کہ جو اپنا فرض حج ادا کر چکا ہو، اور اعتماد کے لائق ہو، اور حج کے اعمال ادا کرنے پر اچھی طرح قادر ہو، حج بدل کروانے کے عنوان سے لوگوں سے رقمیں جمع نہ کرتا ہو۔(۲)

---

(۱) العاشر أن يحج المأمور بنفسه، فلو مرض المأمور فی الطريق، أو عرض له مانع آخر، كالحبس ونحوه، فدفع المال إلى غيره، فحج، لايجوز عن الميت ولا عن وصيه، والحاج الأوّل والثانی ضامنان الا إذا أذن له بذٰلک الخ. (غنية الناسک: (ص: ۳۲۹) باب الحج عن الغير، فصل فی شرائط النيابة فی الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

🗀 (الحادی عشر: أن يحج المأمور بنفسه فلو مرض المأمور) وكذا إذا عرض له مانع آخر من حبس و نحوه) فدفع المال إلى غيره) أی بغير إذن الآمر (فحج) أی غيره (عن الميت لايقع) أی حج غيره (عن الميت) ولا عن وصيه، والحاج الأوّل والثانی ضامنان الخ. (مناسک الملا علی القاری: (ص: ۲۲۵) باب الحج عن الغير، فصل فی شرائط جواز الإحجاج، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗀 الدر المختار مع رد المحتار: (۲/ ۶۰۰، ۶۰۴) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، قبيل: مطلب شروط الحج عن الغير عشرون، و: مطلب فی حج الصرورة، ط: سعيد.

(۲) (ولايشترط لجواز الإحجاج أن يكون الحاج المأمور قد حج عن نفسه) أی عندنا وعند مالک (فيجوز حج الصرورة) بفتح الصاد المهملة وضم الراء الأولیٰ: وهو الّذی لم يحج عن نفسه (الا أن الأفضل) كما قال فی البدائع (أن يكون قد حج عن نفسه) أی للخروج عن الخلاف الّذی هو مستحب بالإجماع، ولأنّه بالحج عن غيره يصير تاركا لإسقاط الفرض =

حج بدل کی شرائط

حج بدل کے لئے بیس شرائط ہیں:

❶ جس کی طرف سے حج کیا جارہا ہے اس پر مالداری اور صحت کی وجہ سے حج کا واجب ہونا۔ ❷ ہمیشہ کے لئے معذور ہونا۔ ❸ آمر کی طرف سے نیت کرنا۔ ❹ حج بدل کے لئے حکم کرنا۔ ❺ حج بدل کے اخراجات کا آمر کی طرف سے ہونا۔ ❻ جس کو حج بدل کرنے کا حکم دیا گیا ہے اسی کا بذات خود حج بدل کرنا۔ ❼ آمر کی طرف سے حکم کئے ہوئے حج کا تعین ہونا۔ ❽ اجرت کی شرط نہ ہونا۔ ❾ آمر نے اگر کسی خاص شخص کو متعین کیا ہو تو اسی متعین مأمور کا حج کرنا۔ ❿ آمر کا حج بدل کرانے سے پہلے خود حج کرنے سے معذور وقاصر ہونا۔ ⓫ سوار ہو کر حج کے لئے جانا۔ ⓬ آمر کے وطن سے حج کو جانا، اگر ایک تہائی ترکہ سے گنجائش ہو ورنہ جہاں سے ہوسکے وہاں سے حج کے لئے روانہ ہونا۔ ⓭ میقات سے یا اس سے پہلے احرام باندھنا۔ ⓮ حج کو فاسد نہ کرنا۔ ⓯ آمر کے حکم کی مخالفت نہ کرنا اور دی گئی ہدایات کے مطابق حج کرنا۔ ⓰ ایک حج کا احرام باندھنا، متعدد آدمیوں کی طرف سے متعدد حج کا احرام نہ باندھنا۔ ⓱، ⓲ آمر اور مامور دونوں کا مسلمان اور عاقل ہونا۔ ⓳ مامور کا ہوشیار اور باتمیز ہونا۔ ⓴ مامور کا اپنی مصروفیات میں مشغول ہو کر قطعاً حج

= عن نفسہٖ ، فیتمکن فی ھٰذا الإحجاج ضرب کراھة ، ولأنّه أعرف بالمناسک فکان أفضل ، ومثله فی " فتاوٰی الظھیریة " (والأفضل إحجاج الحر العالم بالمناسک) أی والعامل بعلمه فی تلک المسالک . (مناسک الملا علی القاری : (ص: ٦٣٧ ـ ٦٤٠) باب الحج عن الغیر ، فصل فی شرائط جواز الإحجاج ، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة)

▭ شامی: (٢/٦٠٣) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، مطلب فی حج الصرورة، ط: سعید.

▭ البحر العمیق : (٤/٢٢٦٧ ـ ٢٢٦٩) الباب الثامن عشر : فی الحج عن الغیر ، الفصل الأوّل فی الحج عن الحی العاجز ، قبیل قوله : وأمّا الاستئجار علی الحج الخ ، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة .

کو فوت نہ کرنا۔(۱)

حج بدل کی نیت

حج بدل میں احرام کے وقت حج کی نیت میت کی طرف سے کرے، یا جس زندہ معذور آدمی نے حج بدل کے لئے بھیجا ہے حج کی نیت اس کی طرف سے کرے، اور نیت کرتے وقت زبان سے یہ کہے کہ ’’میں فلاں شخص کی طرف سے حج کی نیت کرتا ہوں اور اس کی طرف سے احرام باندھتا ہوں‘‘ اور اگر نام بھول جائے تو یہ کہے ’’کہ جس کی طرف سے مجھے حج بدل کیلئے بھیجا گیا ہے میں اس کی طرف سے

---

(۱) ولإجزاء النيابة فى حجة الإسلام ونحوها، كالقضاء والنذر عشرون شرطًا: (الأوّل) وجوب الحج على المحجوج عنه باليسار، والصحة...... (الثانى) عجزه عن الأداء بنفسه بزوال أحدهما...... (الثالث) دوام العجز إلى الموت...... (الرابع) الأمر بالحج صريحًا من المحجوج عنه أو من وصيه لو كان ميتًا...... (الخامس) أن يحج بمال المحجوج عنه إن أمره صريحًا، والشرط كون أكثر النفقة من مال الميت...... (السادس) نية الحج عن المحجوج عنه عند الإحرام أو تعيينه قبل الشروع فى الأعمال...... (السابع) أن يفرد الإهلال لواحد معين...... (الثامن) أن يحرم بحجة واحدة...... (التاسع) تعيين المأمور المعين إن عيّنه الآمر...... (العاشر) أن يحج المأمور بنفسه...... (الحادى عشر) أن يحج من بلده من ثلث ماله إن أوصٰى بالحج عنه...... (الثانى عشر) أن يحجّ راكبًا من بلده إن كان الثلث يتحمل الركوب، هٰذا لو أمره بالحج وأطلق عن ذكر الركوب...... (الثالث عشر) أن يجعل سفره للمأمور به حجًا كان أو عمرةً...... (الرابع عشر) أن يحرم من ميقات الآمر لو أمره بالحج و أطلق عن ذكر الميقات...... (الخامس عشر) عدم المخالفة...... (السادس عشر) أن لايفسد حجه...... (السابع عشر) عدم الفوات بتقصير منه، بأن تشاغل بحوائج نفسه...... (الثامن عشر) إسلام الآمر و المأمور دون الوصى...... (التاسع عشر) عقلهما و عقل الوصى أيضًا...... (العشرون) تمييز المأمور لأعمال الحج...... (غنية الناسک: (ص: ۳۲۰ إلى ۳۳۶) باب الحج عن الغير، فصل: فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۶۱۲ إلى ۶۳۶) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط جواز الإحجاج ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

🗀 الدر مع الرد : (۶۰۰/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب : شروط الحج عن الغير عشرون ، ط: سعيد.

حج کی نیت کرتا ہوں اور اس کی طرف سے احرام باندھتا ہوں‘‘۔(۱)

حج بدل کی وصیت کرنے میں اولاد پر اطمینان نہیں

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے اور وہ کسی وجہ سے حج نہ کرسکا، اور اس کو حج بدل کی وصیت کرنے میں اپنی اولاد پر اطمینان نہیں کہ وہ وصیت کو پورا کریں گے تو اس کی یہ صورت ہوسکتی ہے کہ کسی دوسرے معتمد آدمی کو حج بدل کے لئے وصیت کردے اور خود حج بدل کیلئے رقم دیدے۔(۲)

---

(۱) ومنها: نية المحجوج عنه عند الإحرام ؛ لأنّ النائب يحج عنه لا عن نفسه، فلا بد من نيته ، والحاج عن غيره إن شاء اللّٰه تعالىٰ قال : نويت الحج عن فلان وأحرمت به للّٰه تعالىٰ عنه لبيك عن فلان ، وهٰذا هو الأفضل كما إذا حج عن نفسه ، وإن شاء اكتفىٰ بالنية ؛ لأنّ اللّٰه تعالىٰ عالم بالسرائر والضمائر . ولو أمره رجل أن يحج عنه وأعلمه باسمه ، فنسى المأمور اسم الآمر عند الإحرام فنوى بقلبه أن يكون الحج عن الآمر ولم يعينه يصح . (البحر العميق : (۲۲۶۳/۴) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير ، الفصل الأوّل فى الحج عن الحى العاجز ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۳۲۵) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، السادس ، ط: إدارة القرآن .

☜ الهندية : (۲۵۷/۱) كتاب المناسک ، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير ، ط: رشيديه.

☜ شامى : (۵۹۸/۲ ، ۵۹۹) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب فى الفرق بين العبادة والقربة والطاعة ، قوله : وبشرط نية الحج عنه ، ط: سعيد .

(۲) العشرون : أن يحج الّذى عينه أى بخصوصه دون غيره ...... بأن قال : يحج عنى فلان ولا يحج غيره . (إرشاد السارى : (ص: ۶۳۲) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط جواز الإحجاج ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۳۲۸) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن .

☜ الدر مع الرد : (۶۰۰/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، قبيل : مطلب : شروط الحج عن الغير عشرون ، ط: سعيد .

حج بدل کی وصیت کی

اگر مرحوم نے حج بدل کرانے کی وصیت کی، تو اس کے تہائی مال میں سے حج بدل کرانا ضروری ہے، ورنہ ورثاء گنہگار رہوں گے، اگر تہائی مال حج بدل کے لئے کافی نہیں ہے تو تہائی مال سے جہاں سے حج ہوسکتا ہے حج کرادیں، مثلا جدہ سے حج کراسکیں اتنا ہی مال ہے تو وہاں سے حج بدل کرادیں، اور اگر ایک تہائی سے مکہ مکرمہ سے حج کرسکتے ہیں تو مکہ شریف سے حج کرادیں، اگر بالغ ورثاء اپنے مال میں سے باقی رقم ملاکر مرحوم کے وطن سے حج کرادیں تو بہتر ہے، لیکن نابالغ ورثاء کی رضامندی معتبر نہیں، اور نابالغ کے مال سے حج بدل کرانا جائز نہیں۔(۱)

حج بدل کے ایک حج میں دو کی طرف سے نیت کرنا

اگر دو آدمیوں نے ایک آدمی کو حج بدل کرنے کے لئے نائب بنایا اور پیسے دیئے اور حج بدل کرنے والے نے دونوں کی طرف سے احرام باندھ کر حج بدل کیا تو وہ حج بدل صحیح نہیں ہوگا، اور یہ حج حج کرنے والے کی طرف سے نفلی حج ہوگا، اور یہ

---

(۱) (أوصیٰ بالحج عنه) إنّما تجب الوصیة به إذا أخّره بعد وجوبه ...... (فإن فسر المال) أو المکان (فالأمر علیه) أی ما فسره (وإلّا فیحج) عنه (من بلده) قیاسًا لا استحسانًا ...... (وإن وفی به) أی بالحج من بلدہٖ (ثلثه) وإن لم یف فمن حیث یبلغ استحسانًا. (الدر مع الرد: (۲/ ۶۰۴، ۶۰۵) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ط: سعید)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۶۴۳) باب الحج عن الغیر، فصل: لو أوصٰی أن یحج عنه، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة.

▭ غنیة الناسک: (ص: ۳۴۰) باب الحج عن الغیر، فصل: فی الوصیة بالحج، ط: إدارة القرآن.

▭ (وتجوز بالثلث للأجنبی) عند عدم المانع، (وإن لم یجز الوارث ذٰلک) لا الزیادة علیه، إلّا أن تجیز ورثته بعد موتہٖ...... وهم کبار. (الدر مع الرد: (۶/ ۶۵۰، ۶۵۱) کتاب الوصایا، ط: سعید)

▭ وأیضًا فیه: (إلا بإجازة ورثته) ...... (وهم کبار) عقلاء فلم تجز إجازة صغیر، ومجنون، وإجازة المریض ...... (الدر مع الرد: (۶/ ۶۵۶) کتاب الوصایا، ط: سعید)

آدمی دونوں سے لئے ہوئے پیسے واپس کرنے کا ذمہ دار ہوگا۔(۱)

حج بدل کے بعد حج بدل کرانے والے کے گھر آنا

حج بدل کرنے والے کے لئے حج بدل کر کے واپس آنے کے بعد حج بدل

---

(۱) السابع: أن يفرد الإهلال لواحد معين، فلو أهل بحجة عن آمريه، ولو كانا أبويه أو الأجنبيين، كما في " الفتح " بطلت نيته عنهما، ووقعت الحجة عنه، وضمن نفقتهما إن أنفق من مالهما؛ لأنّه خالفهما بترك التعيين ولايقدر على جعله لأحدهما لعدم الأولوية. (غنية الناسک: (ص: ۳۲۵) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط النيابة في الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

▭ (ومن حج عن) كل من (آمريه وقع عنه وضمن مالهما) لأنّه خالفهما (ولايقدر على جعله من أحدهما) لعدم الأولوية. قال المحقق في الرد: (قوله: وقع عنه) أي عن المأمور نفلا، ولايجزئه عن حجة الإسلام، بحر ونهر. وفيه نظر يأتي قريبا ...... والظاهر أنّها تجزيه عن حجة الإسلام لأنّها تصح بالتعيين وبالإطلاق، بخلاف ما لو نوى بها النفل، والمأمور وإن كان صرفها عن نفسه بجعلها للآمرين أو لأحدهما، لكن لما تحققت المخالفة بطل ذلک الصرف وإلا لم تقع عن نفسه أصلا فيكون حينئذٍ كما لو أحرم عن نفسه ابتداءً ولم ينو النفل فتقع عن حجة الإسلام، ولذا قال في الفتح أيضًا فيما لو أمره بالحج فقرن معه عمرة لنفسه لايجوز ويضمن اتّفاقًا، ثم قال: ولاتقع عن حجة الإسلام عن نفسه؛ لأنّ أقل ما تقع بإطلاق النية وهو قد صرفها عنه في النية و فيه نظر اهـ كلامه. والظاهر أنّ وجه النظر ما قررناه من أنّه حيث تحققت المخالفة و وقعت عن نفسه بطل صرف النيّة فتجزيه عن حجة الإسلام، فقوله في البحر فيما مر تقع عن المأمور نفلا ولا تجزيه عن حجة الإسلام فيه نظر، وقد صرح الباقاني في شرح الملتقى، وتبعه الشارح في شرحه عليه أيضًا بأنّه يخرج بها عن حجة الإسلام، فهٰذا ما تحر رلى فافهم والسلام. (رد المحتار على الدر المختار: (۲/۶۰۷، ۶۰۸) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب العمل على القياس دون الاستحسان، ط: سعيد)

▭ مناسک الملا على القارى: (ص: ۶۲۸) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط جواز الإحجاج، الخامس عشر، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة.

▭ ولو أمره رجلان كل منهما بالحج عنه، فأحرم لهما معًا لم يصحّ، وضمن النفقة لكل منهما. (كتاب الفقه على المذاهب الأربعة: (۱/۷۰۸) كتاب الحج، مبحث الحج عن الغير، الحنفية قالوا: الخ، ط: دار إحياء التراث العربى، بيروت)

کرانے والے کے گھر آنا ضروری نہیں ہے۔(۱)

حج بدل کے صحیح ہونے کی شرائط

☆ حج بدل کے صحیح ہونے کے لئے شرط یہ ہے کہ:

۱۔ حج بدل کرانے والا اور حج بدل کرنے والا دونوں مسلمان اور عاقل ہوں دیوانے اور پاگل نہ ہوں۔(۲)

حج بدل کے لئے کس کو بھیجنا چاہیے

''حج بدل کون کرسکتا ہے؟'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۲/ ۹٤)

حج بدل مجبوری کی وجہ سے کرنا

اگر کوئی شخص دل کا مریض ہے اور تکلیف برداشت سے باہر ہوگئی ہے اور حج کے لئے خود جانے کے قبل نہیں رہا، اور آئندہ بھی قابل ہونے کی امید نہیں ہے تو یہ شخص معذور ہے، کسی کو حج بدل کے لئے بھیج سکتا ہے، حج ہوجائے گا۔(۳)

---

(۱) ولو أحج رجلاً يؤدى الحج ويقيم بمكّة جاز ، والأفضل أن يحج ويرجع . (الهندية : (۱/ ۲۵۸) كتاب المناسك ، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير ، ط: رشيدية)

(۲) الثامن عشر: إسلام الآمر والمأمور دون الوصى كما فى الزكاة. التاسع عشر: عقلهما و عقل الوصى أيضًا...... العشرون: تمييز المأمور لأعمال الحج ، فلايصح إحجاج صبى غير مميز، ويصح إحجاج المراهق؛ لأنّه أهل لصحة الأفعال وإن لم يكن أهلا للوجوب، كما فى الدر وحواشيه. (غنية الناسك: (ص: ۳۳٦) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

🗀 مناسک الملا علی القاری : (٦۳۴ ، ٦۳۵) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط جواز الإحجاج ، السادس عشر ، السابع عشر ، الثامن عشر ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

🗀 شامی : (۲/ ٦۰۱ ، ٦۰۳) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، شروط الحج عن الغير عشرون ، و قبيل : مطلب فى الحج الصرورة ، ط: سعيد .

(۳) وعن عبد اللّٰه بن زبير قال: جاء رجل من خثعم إلى رسول اللّٰه ﷺ فقال: إنّ أبى أدركه الإسلام وهو شيخ كبير لايستطيع ركوب الرحل ، والحج مكتوب عليه، أفأحج عنه؟ قال: ''أنت أكبر ولده؟'' قال: نعم، قال: ''أرأيت لو كان على أبيک دين فقضيته عنه، أكان يجزئ عنه؟'' =

حج بدل مرحوم کی طرف سے کرنا

اگر مرحوم پر حج فرض تھا، اور وہ زندگی میں اپنا حج نہ کر سکا، اور کوئی شخص اس کی طرف سے حج بدل کرانا چاہتا ہے، تو حج بدل کرتے ہوئے مرحوم کی طرف سے احرام باندھنا لازم ہوگا، ورنہ مرحوم کا فرض حج ادا نہیں ہوگا، اور اگر مرحوم پر حج فرض نہیں تھا تو مرحوم کی طرف سے حج کا احرام باندھنا لازم نہیں ہوگا بلکہ حج کرنے کے بعد حج کا ثواب بخشنے سے مرحوم کو حج کا ثواب مل جائے گا۔(۱)

= قال: نعم، قال: "فاحجج عنه"، رواه أحمد والنسائی بإسناد جید، وأخرج ابن حبان معناه من حدیث ابن عباس ...... ففی هٰذه الأحادیث دلالة علی أن من کان له فی حال عضبه و زمانته یبلغ أجرة من یحج عنه لزمه فرض الحج ، وجه الدلالة : قول الخثعمیة : أن فریضة اللّٰه أدرکت أبی شیخًا کبیرًا ، فذکرت إدراک الفریضة لأبیها فی حال عجزه . (البحر العمیق : (۱/۳۷۳) الباب الثالث فی مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة)

وفیه أیضًا: وأمّا من یجب علیه أن یحج عنه فی حیاته: وهو المسلم البالغ العاقل الحر العاجز عن الحج بنفسه، إمّا بکسر أو زمانة لایرجی زوالها أو مرض لایرجی برؤه، أو هرم لایستطیع علی الراحلة الا بمشقة شدیدة، وتسمیة الفقهاء المعضوب۔ بالضاد المعجمة أو بالصاد المهملة۔ وتقدم تفسیره فی أوائل الباب الثلاث، فهٰذا یجب علیه الإحجاج عن نفسه بشرطه. (البحر العمیق:(۴/۲۲۳۹) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغیر، الفصل الأوّل فی الحج عن الحی العاجز، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة)

شامی: (۲/۵۹۴) کتاب الحج، مچلط فیمن حجبمال حرام، (قوله: صحیح البدن)، ط: سعید.

(۱) السادس : نیة الحج عن المحجوج عنه عند الإحرام أو تعیینه قبل الشروع فی الأعمال ، فلو قال بلسانه : أحرمت عن فلان ، أولبیک بحجة عن فلان فهو أفضل ، وإلا تکفی نیة القلب ...... تتمة : وهٰذه الشرائط کلها فی الحج الفرض ، وأمّا فی الحج النفل : فلایشترط شیئ منها غالبا إلا الإسلام ، والعقل والتمییز ،و النیة ، ولو بعد الأداء . (غنیة الناسک : (ص: ۳۲۵ ، ۳۳۶) باب الحج عن الغیر ، فصل فی شرائط النیابة فی الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن)

(التاسع: النیة) أی نیة المحجوج عنه عند الإحرام أو بعده عند الإمام قبل أن یشرع فی أفعال الحج، (وهٰذه الشرائط کلها فی الحج الفرض، وأمّا فی الحج النفل فلایشترط فیه شیئ من هٰذه الشرائط غالبا) أی فی أکثر المسائل (الا الإسلام والعقل والتمییز) وفیه بحث سبق (والنیة) أی تشترط النیة فی النفل أیضًا، وتعتبر فی حقه (ولو بعد الأداء) أی أداء الأعمال وفراغها، ثم ینویها له ویجعل له ثواب حجه، وهٰذا ظاهر إذا أبهم النیة، بخلاف ما إذا عین غیره فی نیته، =

حج بدل مکہ سے کرنا

اگر کسی کو حج بدل کرنے کے لئے کہا اور وہ رمضان المبارک میں مکہ مکرمہ جا کر عمرہ کرنے کے بعد وہیں ٹھہر گیا، پھر اس کے بعد وہاں سے حج بدل کیا تو حج بدل ادا نہیں ہوگا۔(۱)

حج بدل میں بقیہ رقم

حج بدل میں حج سے واپس آنے کے بعد جو رقم باقی رہے وہ واپس کر دے۔(۲)

= لکن إذا نوی لنفسہٖ هل یجوز أن یجعل لغیره ثواب فعله نفلا ؟ الظاهر جوازه ، واللّٰه أعلم .
(مناسک الملا علی القاری : (ص: ۶۲۲ ، ۶۳۷) باب الحج عن الغیر ، فصل فی شرائب جواز الإحجاج ، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة)

شامی : (۲/ ۶۰۱) کتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ، مطلب شروط الحج عن الغیر عشرون ، ط: سعید .

(۱) ولو أمره بالحج فاعتمر ثمّ حجّ من مکّة فهو مخالف فی قولهم جمیعًا کذا فی المحیط ، فی الخانیة : ولایجوز ذٰلک عن حجة الإسلام . (الهندیة : (۱/ ۲۵۸) کتاب المناسک ، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغیر ، ط: رشیدیه)

الدر مع الرد : (۲/ ۶۰۰) کتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ، مطلب : شروط الحج عن الغیر عشرون ، الثانی عشر : أن یحرم من المیقات ، ط: سعید .

إرشاد الساری : (ص: ۶۲۷) باب الحج عن الغیر ، فصل : فی شرائط جواز الإحجاج ، العاشر : أن یحرم من المیقات ، وکذا باب الحج عن الغیر ، فصل : فی شرائط جواز الإحجاج ، الثالث : عدم المخالفة ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

(۲) وما فضل من النفقة من الزاد والأمتعة بعد رجوعه یردّه علی الورثة أو الوصی إلاّ أن یتبرّع الورثة ، أو أوصی له به المیتُ فیکون له . (إرشاد الساری : (ص: ۶۴۷) باب الحج عن الغیر ، فصل فی النفقة ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

شامی : (۲/ ۶۱۲) کتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ، فروع : ، ط: سعید .

البحر الرائق : (۳/ ۶۴) کتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ، ط: سعید .

غنیة الناسک : (ص: ۳۴۴) باب الحج عن الغیر ، فصل : فی النفقة ، ط: ادارة القرآن .

حج بدل میں پورا خرچہ دینا ضروری ہے

حج بدل میں پورا خرچہ یا خرچہ کا اکثر حصہ دینا ضروری ہے ورنہ حج بدل فرض ادا نہیں ہوگا بلکہ نفل ہو جائے گا، اور جس کی طرف سے حج کرایا گیا ہے اس کا فرض حج ساقط نہیں ہوگا۔

موجودہ دور میں حکومت کی اسکیم سے جانے کی صورت میں حکومت کے اعلان کے مطابق اور پرائیویٹ گروپ سے جانے کی صورت میں ان کے اعلان کے مطابق خرچہ دینا ہوگا۔

کم از کم وطن سے مکہ مکرمہ اور مکہ مکرمہ سے وطن واپسی کا خرچہ حج بدل کرانے والے کی طرف سے ہونا ضروری ہے، ورنہ حج بدل فرض ادا نہیں ہوگا۔(۱)

---

(۱) الخامس: أنّ يحج بمال المحجوج عنه بأن أمره صريحًا، والشرط كون أكثر النفقة من مال الميت، فإن أنفق الكل، أو الأكثر من مال نفسه، و فی المال المدفوع إليه وفاء بحجة، رجع به فيه، ويجزئه؛ لأنّ اشتراطه للإحتراز عن التبرّع لا مطلقا، وإن لم يكن فيه وفاء، أو لم يدفع إليه مالا، وقد أمره بالحج رجع به فی مال الميت، ويجزئه؛ لأنّه لما أمره بالحج فقد أمره بأن ينفق عنه، فإن لم يرجع و تبرع به لايجزئه لفقد شرطه، وإن أنفق أكثر النفقة من مال الميت والأقل من ماله جاز، وله أن يرجع أو يتبرّع بماله. (غنية الناسک: (ص: ۳۲۳) باب الحج عن الغير، فصل فی شرائط النيابة فی الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

وفيه أيضًا: فصل فی النفقة: هی ما يكفی الحاج المأمور لذهابه وإيابه إلى بلد الميت منفقا على نفسه بالمعروف من غير تبذير ولاتقتير من طعام و إدام ومنه اللحم وشراب وثياب فی الطريق الخ. (غنية الناسک: (ص: ۳۴۲) باب الحج عن الغير، فصل فی النفقة، ط: إدارة القرآن)

مناسک الملا علی القاری: (ص: ٦١٦) باب الحج عن الغير، فصل فی شرائط جواز الإحجاج، السادس، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

شامی: (۲/۶۰۲) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فی الاستئجار على الحج، قوله: ولو أنفق من مال نفسه الخ، ط: سعيد.

البحر العميق: (۴/۲۲٦۳) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغير، الفصل الأوّل فی الحج عن الحی العاجز، قوله: منها أن يكون حج المأمور بمال المحجوج عنه الخ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة. =

حج بدل میں پیسے کی کمی ہو جائے

حج بدل میں بھیجنے والے کے وطن سے حج کا سفر شروع کرنا ضروری ہے، لیکن اگر پیسے کم ہیں تو جہاں سے حج بدل کرانا ممکن ہو وہاں سے حج بدل کرادے۔(۱)

حج بدل میں سفر کا خرچہ کتنا دیا جائے

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے لیکن وہ معذور ہے حج کا سفر کرنے کے قابل نہیں ہے تو وہ شخص دوسرے آدمی کو مکمل خرچہ دے کر حج بدل کے لئے بھیج سکتا ہے، یعنی مکان سے مکہ مکرمہ پھر مکہ مکرمہ سے وطن آنے تک کا مکمل خرچہ دینا ضروری ہے، اگر وطن سے مکہ مکرمہ جانے کا اور مکہ مکرمہ سے وطن آنے کا خرچہ حج بدل کرانے والے کے پیسے سے نہیں ہوگا تو حج بدل فرض ادا نہیں ہوگا بلکہ نفل حج کا ثواب ملے گا۔(۲)

= وفيه أيضًا: ومنها: أن يكون الحج بمال الموصى أو أكثره لاتطوعا حتى لو أوصى الميت بأن يحج عنه بمال، فتبرع الوارث أو الأجنبى لايجوز، ولو قضى دينه عنه متطوعا جاز. (البحر العميق: (۲۳۵۲/۴) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير الفصل الثامن عشر: فى الحج عن الغير، الفصل الثانى: الحج عن الميت الّذى فاته الحج فى عمره، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

(۱) ومنها : أن يحج من بلده الّذى يسكنه ؛ لأنّ الحج مفروض عليه من بلده ، فمطلق الوصية تنصرف إليه ...... هٰذا إذا كان ثلث ماله لايكفى لذٰلک ، أمّا إذا كان لايكفى فمن حيث يبلغ . البحر العميق : (۲۳۶۶/۴) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير ، الفصل الثانى : الحج عن الميت الّذى فاته الحج فى عمره، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

(الثامن : أن يحج عنه من وطنه ان اتّسع الثلث) أى ثلث مال الميت (وإن لم يتّسع) أى الثلث يحج عنه من حيث يبلغ) أى استحسانا (وإن لم يمكن) أى أن يحج عنه بثلث ماله (من مكان بطلت الوصية) . (مناسک الملا على القارى : (ص: ۲۲۰) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط جواز الإحجاج ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

شامى: (۶۰۰/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب شروط الحج عن الغير عشرون، ط: سعيد.

الهندية: (۲۵۹/۱) كتاب المناسک، الباب الخامس عشر فى الوصية بالحج، ط: رشيديه.

(۲) انظر الهامش السابق ، رقم : ۱. على الصفحة رقم: ۱۱۲ .

موجودہ دور میں حکومت کی اسکیم سے جارہا ہے تو حکومت کے اعلان کے مطابق پورا خرچہ دینا پڑے گا، اور اگر پرائیویٹ گروپ کے ساتھ جارہا ہے تو جس گروپ کے ساتھ جارہا ہے اس گروپ کے اعلان کے مطابق خرچہ دینا پڑے گا۔

حج بدل میں عام اجازت دیدیں

اگر حج بدل کرانے والا یہ اجازت دیدے کہ آپ تمتّع کریں، یا عمرہ اپنی طرف سے کریں اور حج میری طرف سے، یا وہ کہے کہ جیسا چاہو کرو تو پھر حج بدل کرنے والا جو بھی حج کرنا چاہے کرسکتا ہے۔(۱)

حج بدل میں قربانی کا حکم

☆حج بدل کرنے والے کو حج افراد یعنی صرف حج کا احرام باندھنا چاہیئے۔(۲)

---

(۱) وينبغي للآمر أن يفوض الأمر إلى المأمور فيقول : حجّ عنّي : أي بهٰذا كيف شئت مفردًا أو قارنًا أو متمتّعًا فيه : أنّ هٰذا القيد سهوٌ ظاهرٌ ، وفي حاشيته : قوله : (أنّ هٰذا القيد سهوٌ ظاهرٌ): قال القاضي : عيد في " شرحه " لهٰذا الكتاب : ولايخفٰى أن هٰذا سهو منه ؛ لأنّ الميت لو أمره بالتمتّع فتمتّع المأمور صحّ ، ولايكون مخالفًا بلا خلاف بين الأئمة الاسلاف ، فتدبّر ، هٰكذا في الحباب . (المسلك المتقسط في المنسك المتوسط مع إرشاد الساري : (ص: ٦٤٧) باب الحج عن الغير ، فصل : في النفقة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسك: (ص: ٣٤٣، ٣٤٤، ٣٤٥) باب الحج عن الغير، فصل في النفقة، ط: إدارة القرآن.

☐ کفایت المفتی: (۳۴۵/۴، ۳۴۶) کتاب الحج، الباب الثالث: الحج عن الغیر (حج بدل) حج کے بارے میں ایک تفصیلی فتوی، ط: دارالاشاعت، کراچی۔

(٢) وأمّا بيان مايصير به المأمور بالحج مخالفا و بيان حكمه إذا خالف فنقول: إذا أمر بحجة مفردة أو بعمرة مفردة فقرن فهو مخالف ضامن في قول أبي حنيفة...... ولأبي حنيفة أنّه لم يأت بالمأمور به لأنّه أمر بسفر يصرفه إلى الحج لا غير، ولم يأت به فقد خالف أمر الآمر فضمن. (بدائع الصنائع: (٢/٢١٣، ٢١٤) كتاب الحج، فصل وأمّا الّذي يرجع إلى النبات، ط: سعيد)

☐ مناسك الملا على القاري : (ص: ٦٢٦) باب الحج عن الغير ، فصل في شرائط جواز الإحجاج، الثالث عشر ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة.

☐ البحر العميق: (٤/٢٣٢٩) الباب الثامن عشر في الحج عن الغير، الفصل الأوّل في الحج عن الحي العاجز، قوله: وأمّا بيان مايصير به المأمور بالحج مخالفا الخ، ط: مؤسسة الريّان المكتبة المكيّة.

اور حج افراد میں حج کی وجہ سے قربانی واجب نہیں ہوتی، اس لئے جس نے حج بدل کرایا اس کی طرف سے قربانی کی ضرورت نہیں۔(۱)

جو حج بدل کر رہا ہے اگر وہ مقیم اور صاحب استطاعت ہے تو اپنی طرف سے قربانی کرے اور یہ قربانی چاہے وطن میں کرے، چاہے مکہ مکرمہ میں دونوں صحیح ہیں، اور اگر حج بدل کرنے والا مسافر ہے یا مقیم ہے لیکن اس کے پاس حج کے اخراجات کے علاوہ نصاب کے برابر ذاتی رقم نہیں ہے تو اس پر قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۲)

☆اگر حج بدل کرنے والا حج بدل کرانے والے کی اجازت کے بغیر حج تمتع کرے گا تو تمتع کی قربانی کی رقم حج بدل کرنے والے کو اپنے مال سے دینا لازم ہوگا، حج بدل کرانے والے کے پیسے سے دینا لازم نہیں ہوگا۔

ہاں اگر حج بدل کرانے والے نے حج تمتع کرنے کی اجازت دی تو اس صورت

---

(۱) (ثم إن كان مفردًا) أى بالحج (يستحب له الذبح) أى مرتبا (فيذبح و يحلق) فلو حلق فذبح لاشيئ عليه (وإن كان قارنًا أو متمتّعًا يجب عليه الذبح). مناسک الملا علی القاری: (ص: ۳۱۸) باب مناسک متی، فصل فی الذبح، ط: المکتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک: (ص: ۱۷۲) باب مناسک منی يوم النحر، فصل فی الذبح وأحكامه، ط: إدارة القرآن.

☜ البحر العميق: (۱۷۰۰/۳) الباب الثانی عشر فی الأعمال المشروعة يوم النحر، الثانی من الأعمال المشروعة يوم النحر: الذبح، قبيل: الكلام فی الأضحية، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

(۲) (وشرائطها: الإسلام والإقامة واليسار الّذی يتعلق به) وجوب (صدقة الفطر). قال المحقق تحته فی الرد: (قوله: والإقامة) فالمسافر لاتجب عليه وإن تطوّع بها أجزأته عنها...... (قوله: واليسار الخ) بأن ملک مائتی درهم أو عرضًا يساويها غير مسكنه وثياب اللبس (ومتاع يحتاج إلى أن يذبح الأضحية). (شامی: (۳۱۲/۲) كتاب الأضحية، ط: سعيد)

☜ (فتجب) التضحية ...... (على حر مسلم مقيم) بمصر أو قرية أو بادية، عينى، فلاتجب على حاج مسافر. (الدر المختار مع رد المحتار: (۳۱۵/۲) كتاب الأضحية، ط: سعيد)

☜ إن الرجل إذا كان فی مصر وأهله فی مصر فكتب إليهم ليضحوا عنه فإنّه يعتبر مكان التضحية فينبغی أن يضحوا عنه بعد فراغ الإمام من صلاته فی المصر الّذی يضحی عنه فيه. (الهندية: (۲۹۶/۵) كتاب الأضحية، الباب الرابع فيما يتعلق بالمكان والزمان، ط: رشيديه)

☜ بدائع الصنائع: (۷۴/۵) كتاب التضحية، فصل: وأمّا شرائط جواز إقامة الواجب، ط: سعيد.

میں قربانی کا پیسہ حج بدل کرانے والے کی اجازت سے اس سے لینا درست ہوگا۔(۱)

حج بدل میں کس کی طرف سے نیت کرنا ضروری ہے

حج بدل میں جس کے پیسے سے حج کا سفر کررہا ہے، اور پیسہ خرچ کررہا ہے اس کی طرف سے حج کرنا ضروری ہے۔(۲)

---

(۱) جميع الدماء المتعلقة بالحج أى بنفسهٖ كدم شكر والإحرام أى بارتكاب محظور فيه ...... على المأمور ...... إلا دم الإحصار خاصة فإنّه فى مال الآمر ...... حتى لو أمره بالقران أو التمتّع فالدم على المأمور أى فى مال نفسهٖ . (إرشاد السارى : (ص: ٦٥٠) باب الحج عن الغير ، فصل : جميع الدماء على المأمور ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

(ودم القران) والتمتّع (والجناية على الحاج) إن أذن له الآمر بالقران والتمتّع وإلا فيصير مخالفًا فيضمن (قوله : على الحاج) أى المأمور أمّا الأوّل فلأنّه وجب شكرًا على الجمع بين النسكين وحقيقة الفعل منه وإن كان الحج يقع عن الآمر ؛ لأنّه وقوع شرعى لاحقيقى . (الدر مع الرد : (٢/ ٦١١) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد)

غنية الناسک : (ص: ٣٤٥) باب الحج عن الغير ، فصل : فى النفقة ، ط: إدارة القرآن .

ودم القران والتمتّع والجناية على الحاج إن أذن له الآمر بالقران والتمتّع وإلا فيصير مخالفا فيضمن. (الدر مع الرد: (٢/ ٦١١) باب الحج عن الغير، مطلب العمل على القياس دون الاستحسان، ط: سعيد)

فإن أمره غير أن يقرن عنه فالدم على من أحرم ؛ لأنّه وجب شكرًا بما وفّقه اللّٰه تعالىٰ من الجمع بين النسكين ، والمأمور هو المختصّ ، لهٰذه النعمة ؛ لأنّ حقيقة الفعل منه . (الهداية : (١/ ٢٩٨) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ......

و دم المتعة والقران والجنايات على المأمور ، فأما دم المتعة والقران ، فلأنّه وجب شكرًا وفق لأداء النسكين وهو الّذى حصلت هٰذه النعمة ، وأمّا دم الجنايات فلأنّه هو الجانى (الفقه الحنفى : (ص: ٤٦٩) الحج عن الغير ، ط: بيروت)

(٢) السادس: نية الحج عن المحجوج عن الإحرام أو تعيينه قبل الشروع فى الأعمال. (غنية الناسک: (ص: ٣٢٥) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

الدر المختار مع رد المحتار: (٢/٥٩٨، ٥٩٩) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فى الفرق بين العبادة والقربة والطاعة، ط: سعيد.

البحر العميق: (٤/٢٢٦٣) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير، الفصل الأوّل فى الحج عن الحى العاجز، قوله:ومنها: نية المحجوج عنه الخ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

حج بدل میں کیا نام لینا ضروری ہے

حج بدل میں جس کی طرف سے حج بدل کیا جارہا ہے اس کا نام لینا ضروری نہیں بہتر ہے، دل میں یہ نیت کرلینا کہ ''فلاں کی طرف سے احرام باندھتا ہوں'' کافی ہے، اگر احرام باندھتے وقت حج بدل کرانے والے کی طرف سے نیت نہیں کرے گا تو حج بدل ادا نہیں ہوگا۔(۱)

---

(۱) ومنها: نية المحجوج عنه عند الإحرام؛ لأنّ النائب يحج عنه لا عن نفسه، فلا بدّ من نيّته، والحاج عن غيره إن شاء الله، قال: نويت الحج عن فلان وأحرمت به لله تعالىٰ عنه، لبيك عن فلان، وهٰذا هو الأفضل، كما إذا حج عن نفسه، وإن شاء اكتفىٰ بالنية؛ لأنّ الله تعالىٰ عالم بالسرائر و الضمائر ولو أمره رجل أن يحج عنه وأعلمه باسمه، فنسى المأمور اسم الآمر عند الإحرام فنوى بقلبه أن يكون الحج عن الآمر ولم يعينه يصحّ . (البحر العميق: (۲۲۶۳/۴)الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير، الفصل الأوّل فى الحج عن الحى العاجز، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

السادس: نية الحج عن المحجوج عنه عند الإحرام أو تعيينه قبل الشروع فى الأعمال، فلو قال بلسانه: أحرمت عن فلان، أو لبيک بحجة عن فلان فهو أفضل، والا تكفى نية القلب، ولو نسى اسمه فنوى عن الآمر صح، ولو أطلق النية عن ذكر المحجوج عنه، فله أن يعينه قبل الشروع فى الأعمال ،وإن لم يعينه حتى شرع فى الأعمال، تعذرالتعيين، وتحققت المخالفة، فيقع الحج عنه، وعليه الضمان . (غنية الناسک: (ص: ۳۲۵) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

مناسک الملا على القارى: (ص: ۴۲۲) باب الحج عن الغير، فصل فى شرائط جواز الإحجاج الخ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

شامى: (۵۹۸/۲، ۵۹۹) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فى الفرق بين العباده والقربة والطاعة، ط: سعيد .

الهندية: (۲۵۷/۱) كتاب المناسک، البا ب الرابع عشر فى الحج عن الغير، ط: رشيديه.

الهندية: (۶۱/۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، (قوله: والشرط العجز الدائم إلى وقت الموت)، ط: سعيد .

بدائع الصنائع: (۲۱۳/۲) كتاب الحج، فصل: وأمّا الّذى يرجع إلى النبات، تحت قوله: ومنها إذا أمن عليه بنفسه حال قدرته الخ، ط: سعيد .

حج بدل میں نیت کس کی کرے

☆حج بدل میں حج کرانے والے کی طرف سے نیت کرنا لازم ہے، اس لئے احرام باندھتے وقت یوں کہے ”کہ میں فلاں مرد یا فلانی عورت کی طرف سے حج کا احرام باندھتا ہوں اور تلبیہ کہتا ہوں“ اور یہ نیت دل میں کرلینا کافی ہے۔(۱)

☆اگر حج بدل کرنے والے نے احرام باندھتے وقت حج بدل کرانے والے کی طرف سے نیت نہیں کی بلکہ نیت اپنی طرف سے کرلی تو حج بدل ادا نہیں ہوگا۔(۲)

حج بدل میں جس کی طرف سے حج بدل کیا جاتا ہے اس کا نام زبانی لینا ضروری نہیں بہتر ہے، دل میں صرف یہ نیت کرلینا بھی کافی ہے کہ فلاں شخص کی طرف سے احرام باندھتا ہوں، اگر احرام باندھتے وقت حج کرانے والے کی طرف سے احرام کی نیت نہیں کی، اور حج کے اعمال شروع کردیئے تو حج بدل صحیح نہیں ہوگا۔(۳)

حج بلا نذر بھی واجب ہے

کبھی حج نذر کے بغیر بھی واجب ہوجاتا ہے، مثلاً اگر کوئی شخص میقات سے احرام کے بغیر گزر جائے تو اس پر حج یا عمرہ واجب ہوجاتا ہے، تو اگر ایسا شخص حج کریگا تو یہ حج واجب ہوگا۔(۴)

(۱،۲،۳) انظر االحاشية السابقة، رقم: ۱. على الصفحة رقم: ۱۱۷، (ومنها: نية المحجوج عنه عند الإحرام؛)

(۴) وقد يجب الحج كما إذا جاوز الميقات بغير إحرام، فيجب عليه أحد النسكين، فإن اختار الحج اتصف بالوجوب، فيكون من قبيل الواجب المخير. (غنية الناسک: (ص:۱۰) مقدمة: فی تعریف الحج و مايتعلق بفرضيته، ط: إدارة القرآن)

الدر المختار مع رد المحتار: (۲/۴۵۵، ۴۵۶) کتاب الحج، ط: سعيد.

البحر الرائق: (۲/۳۱۰، ۳۱۱) کتاب الحج، قبيل (قوله: بشرط حرية و بلوغ الخ)، ط: سعيد.

حج بیچنا

''حج خریدنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۲/۱۲۶)

حج پانچواں رکن ہے

حاجی حج کے ذریعہ اسلام کا پانچواں اور آخری اہم رکن ادا کر کے اپنے دین کی تکمیل کرتا ہے، اس لئے کہا گیا ہے کہ ''حج مبرور اور حج مقبول کے بعد ایک نئی زندگی حاصل ہوتی ہے، گزرے ہوئے زمانہ کی کمزوریوں کا جائزہ لیکر نئی زندگی کے لئے کوئی ایسی نئی راہ اختیار کرلے جس سے واضح طور پر معلوم ہو کہ حاجی صاحب میں نمایاں طور پر تبدیلی پیدا ہوئی اور دینی، اخلاقی، معاشرتی، اعتبار سے حاجی صاحب کے خیالات، رجحانات اور ارادوں کی دنیا بدل گئی ہے۔(۱)

حج پر پابندی لگادی

اگر حکومت کی طرف سے مستقل طور پر مسلمانوں کو حج کرنے کی اجازت نہ ہو تو ان پر امام اعظم ابوحنیفہ کے نزدیک حج ادا کرنا فرض نہیں ہوگا، اوران کے لئے حج

---

(۱) وينبغي أن يجتهد في محاسنه في باقي عمره، وأن يزداد خيره بعد العود، فعلامة الحج المبرور، وقبول زيارة خير مزور، أن يعود خيرًا مما كان في جميع الأمور، فإن رأى في نفسه نزوعًا عن الأباطيل وتجافيًا عن دار الغرور، وإنابة إلى دار الخلود، فليحترز أن يدنس ذٰلک بطلب الفضول، ويستبشر بحصول خلعة القبول وهو غاية المطلوب، والمسؤول ونهاية المقصود والمأمول وبه يتمّ لباب المرام. (إرشاد الساری: (ص: ۷۵۴) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، فصل: فی آداب الرجوع من سفر الحج، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗀 الفقه الإسلامی وأدلّته: (۳/۳۵۵) الباب الخامس: الحج والعمرة، الفصل الثالث: آداب السفر للحج وغيره، وآداب الحاج العائد، المبحث الثانی: آداب رجوع الحاج من سفره، ط: دار الفكر بيروت.

🗀 غنية الناسک: (ص: ۳۸۹) خاتمة فی زيارة قبر الرسول ﷺ، فصل فی آداب الرجوع، ط: إدارة القرآن.

بدل کی وصیت کرنا بھی لازم نہیں ہوگا۔ مستقل طور پر پابندی کی صورت میں اس قول پرفتویٰ دینا چاہیے۔(۱)

مزید ''حکومت حج کرنے نہ دے'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۲۳۷)

حج پر روانگی سے پہلے

☆ حج پر روانگی سے پہلے یہ سمجھے کہ آقا کی طلبی پر غلام اس کے آستانے پر حاضری کا قصد کرتا ہے، اور قبولیت کا امیدوار ہو کر وطن چھوڑ رہا ہے، اور اس طرح نکلے کہ دنیا چھوڑ رہا ہے، کسی پر ظلم وزیادتی کی ہو تو اس سے معافی مانگ لے، اگر کسی کا حق ہو تو اس کا حق ادا کردے، کسی کا دل دکھایا ہو یا ناحق ستایا ہو تو اس سے معافی مانگ لے۔

☆ دو رکعت نماز توبہ کی نیت سے پڑھے، اس کے بعد درود شریف پڑھے، سچے دل کے ساتھ اپنے گزشتہ چھوٹے بڑے تمام گناہوں سے توبہ کرے، زبان سے استغفار پڑھے دل میں گزشتہ گناہوں پر نادم ہو، آئندہ کے لئے پختہ ارادہ کرے کہ

---

(۱) هٰذا ظاهر المذهب عن أبي حنيفة رحمه الله تعالىٰ، وهو رواية عنهما، و ظاهر الرواية عنهما أنه يجب عليهم، فإن أحجّوا أجزأهم مادام العجز مستمرًا بهم، فإن زال فعليهم الإعادة بأنفسهم، و ظاهر ما في التحفة اختياره فإن اقتصر عليه، وكذا الاسبيجابي، و قواه المحقق في فتح القدير، كذا في البحر الرائق، وألحق بهم المحبوس والخائف من السلطان الّذي يمنع النّاس عن الخروج إلى الحج، وكذا لايجب الإحجاج عنهم . (الهندية : (۲۱۸/۱) كتاب المناسك، الباب الأوّل، ومنها سلامة البدن، ط: رشيديه)

☐ غنية الناسك: (ص: ۲۴) باب شرائط الحج، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء، ط: إدارة القرآن .

☐ الدر مع الرد : (۴۵۹/۲) كتاب الحج، مطلب : فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد .

☐ إرشاد الساري : (ص: ۷۵، ۷۶) باب شرائط الحج، النوع الثاني، شرائط الأداء، الشرط الثالث : عدم الحبس والمنع والخوف، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

پھر کبھی ایسا نہیں کرے گا۔(۱)

حج پہلے خود کرے یا والدین کو کرائے

☆اگر لڑکے کے پاس اتنی استطاعت ہے کہ والدین کو اپنے ساتھ حج کے لئے لے جاسکتا ہے تو والدین کو بھی حج میں ساتھ لے جانا چاہیے، اور اگر اس وقت والدین کو ساتھ لے جانے کی حیثیت نہیں ہے، صرف خود جانے کی استطاعت ہے، تو خود جا کر حج ادا کرے پہلے والدین کو حج کرانا اس کے بعد پھر خود جانا یہ شرعی حکم نہیں ہے، استطاعت ہوجانے پر والدین کو بھی حج کرانے کی نیت رکھے اور کوشش کرتا رہے۔(۲)

---

(۱) فإذا عزم على الحج ينبغي له البداية بالتوبة بشروطها من رد المظالم إلى أهلها عند الإمكان، وقضاء ما قصر في فعله من العبادات، والندم على تفريطه في ذٰلک، والعزم على عدم العود إلى مثل ذٰلک والاستحلال من ذوي الخصومات والمعاملات، فإن ماتوا فالإستغفار لهم...... وإذا أراد الخروج يصلي ركعتي السفر في بيته ويخرج خروج الخارج من الدنيا، ويودع المسجد بركعتين أيضًا. (غنية الناسک: (ص: ۳۴ـ ۳۸) باب ماينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساري: (ص: ۷، ۸) مقدمة في آداب مريد الحج، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة.

▭ البحر العميق: (۱/ ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶) الباب الرابع: في مقدمات السفر وآدابه، الأمر الثالث: ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

(۲) (فرض)...... (مرة)...... (على الفور) في العام الأوّل عند الثاني وأصحّ الرواتين عن لإمام، و مالک و أحمد فيفسق وترد شهادته بتأخيره أي سنينًا؛ لأنّ تأخيره صغيرة، وبارتكابه مرة لايفسق إلّا بالإصرار...... و قالوا لو لم يحج حتى أتلف ماله و سعه أن يستقرض ويحج ولو غير قادر على وفائه ويرجى أن لايؤاخذه اللّٰه بذٰلک. (الدر مع الرد: (۲/ ۴۵۶، ۴۵۷) كتاب الحج، ط: سعيد)

▭ وإذا وجدت الشروط فالوجوب على الفور فيقدّمه خائف العذوبة على التزوّج ويأثم المؤخر عن سنة الإمكان. (مناسک الملا على القاري: (ص: ۸۹) باب شرائط الحج، النوع الرابع: شرائط وقوع الحج عن الفرض، فصل: وجوب الحج على الفور، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک: (ص: ۲۰، ۳۲) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، وفصل: فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء أو الوجوب فقط ، ط: إدارة القرآن .

▭ البحر العميق: (۱/ ۴۱۱، ۴۱۲) الباب الثالث في مناسک الحج ، فصل : فرضية الحج على الفور ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة .

☆جب بیٹے پر خود حج فرض ہے تو والدین کو حج کرانے سے اس کا اپنا فرض حج ادا نہیں ہوگا، اس کو خود اپنا فرض حج کرنا لازم ہے۔(۱)

حج پہلے کرے دوسرے کام بعد میں

☆جس پر حج فرض ہو اس کو پہلے حج کرنا چاہیے اس کے بعد گنجائش ہو تو دوسرے نیک کام کرے مثلاً مسجد یا مدرسہ تعمیر کرائے، اس میں تعاون کرے وغیرہ۔

☆حج فرض ہونے کے بعد پہلے اس کی ادائیگی ضروری ہے، بقیہ کاموں کا درجہ اس کے بعد ہے۔(۲)

حج تمتع

''تمتع'' کے لغوی معنی ہیں: کچھ وقت تک فائدہ اٹھانا، (۳) اور شریعت کی اصطلاح میں تمتع کا معنی حج تمتع کرنا۔

حج تمتع یہ ہے کہ آدمی عمرہ اور حج ساتھ ساتھ کرے، لیکن اس طرح کہ دونوں کے احرام الگ الگ باندھے اور عمرہ کر لینے کے بعد احرام کھول کر ان ساری چیزوں سے فائدہ اٹھائے جو احرام کی حالت میں ممنوع ہو گئی تھیں۔

پھر حج کا احرام باندھ کر حج ادا کرے، اس طرح حج میں چونکہ عمرہ اور حج کی درمیانی مدت میں احرام کھول کر حلال چیزوں سے فائدہ اٹھانے کا کچھ وقت مل جاتا ہے اس لئے اس کو حج تمتع کہتے ہیں۔(۴)

(۱، ۲) انظر الی الحاشیة السابقة رقم: ۲، فی الصفحة رقم: ۱۲۱. ((فرض)...... (مرة)......)

(۳) تمتّع بکذا: لطف اندوز ہونا، فائدہ اٹھاتے رہنا، مستفید ہونا، حاصل کرنا، تمتّع بالعمرة إلی الحج: عمرہ کر کے حرم میں رہنا اور حج کرنا، یعنی عمرہ کو حج کے ساتھ ملا دینا۔ (القاموس الوحید: (ص: ۱۵۲۱) باب المیم، م۔ت، ط: إدارہ اسلامیات، لاہور کراچی)

(۴) ھو فی اللغة بمعنی: التلذذ، والإنتفاع بالشيئ. وفی الشریعة کما قال: وھو الترفق أی لغیر المکی بأداء النسکین أی العمرة والحج فی أشھر الحج فی سنةٍ واحدةٍ من غیر إلمام أی بأھله =

البتہ قارن عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد احرام کی حالت میں باقی رہے گا، اوران چیزوں سے فائدہ نہیں اٹھا سکے گا۔(۱)

☆ حج تمتع کرنے والا بیت اللہ میں حاضری کے بعد عمرہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرنے کے بعد حلق یا قصر کر کے احرام سے نکل جائے گا، پھر آٹھ ذی الحجہ کو منی جانے سے پہلے حرم میں حج کا احرام باندھے گا، اوراس احرام کو ذی الحجہ کی دس تاریخ کو بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنے کے بعد دم شکر (قربانی کے جانور) کو ذبح کرنے کے بعد حلق یا قصر تک باقی رکھے گا۔(۲)

= بينهما إلماماً صحيحًا أى بأن يكون حال تحلّله من عمرته و قبل شروعه فى حجته. وزاد بعضهم: فى سفر واحدٍ كما ذكره صاحب "الهداية" وزاد آخرون: بإحرام مكى للحج. وإنّما سمّى متمتّعا لانتفاعه بالتقرّب إلى اللّٰه تعالىٰ بالعبادتين كما اختاره المصنّف، أو لتمتّعه بمحظورات الإحرام بعد تحلّله من العمرة، أو لانتفاعه بسقوط العود إلى الميقات، ولايبعد أن يقال: لتمتّعه بالحياة حتى أدرک إحرام الحجّة. (إرشاد السارى: (ص: ٣٧٩، ٣٨٠) باب التمتّع، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ٢١٢) باب التمتّع، فصل فى ماهية التمتّع وشرائطه، ط: إدارة القرآن.

التاتارخانية: (٢/٣٩٥، ٣٩٦) كتاب الحج، الفصل العاشر: فى المتمتّع، ط: قديمى.

الهندية: (١/٢٣٨) كتاب المناسک، الباب السابع: فى القران والمتمتّع، ط: رشيديه.

(١) إذا دخل أى القارن مكّة بدأ بأفعال العمرة وإن أخرها فى الإحرام ...... ثم يقيم حرامًا أى محرمًا؛ لأنّ أوان التحلّل يوم النحر، فإن حلق تكون جنايته على إحرامين ...... (إرشاد السارى: (ص: ٣٦٧، ٣٦٨) باب القران، فصل: فى بيان أداء القران، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ٢٠٥) باب القران، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (٢/٥٣٢) كتاب الحج، باب القران، ط: سعيد.

(٢) هو أن يحرم الآفاقى بعمرة من الميقات أو قبله فإذا دخل مكّة طاف لعمرته فى أشهر الحج، ويقطع التلبية إذا ابتدأ بالطواف، وسعى بين الصفا والمروة، ثم حلق أو قصر، ثم أقام بمكّة حلالا! يطوف بالبيت ما بداله ويعتنى بسائر ماسبق له فى فصل ما ينبغى الاعتناء به بعد السعى، ويعتمر قبل الحج ماشاء ...... فإذا جاء الحج أحرم به كأهل ذٰلک الموضع، فلو أقام بمكّة فإذا كان يوم التروية أحرم به، وقبله أفضل، وأفضل أماكنه الحطيم، ثم المسجد، ثم مكّة، ثم الحرم، ويصحّ من خارج الحرم، ولكنه يجب كونه فيه إلّا إذا خرج للحل لحاجة، =

☆حج تمتع کرنے والے پر طواف قدوم نہیں ہے۔(۱)

☆تمتع کرنے والا عمرہ کے طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل اور ساتوں چکروں میں اضطباع کرے گا۔(۲)

☆عورتوں کیلئے رمل اور اضطباع کا حکم بالکل نہیں، اس لئے عورتیں طواف میں رمل اور اضطباع بالکل نہ کریں۔(۳)

= فأحرم منه لاشيئ عليه، بخلاف مالو خرج لقصد الإحرام منه، فإذا أراد المتمتّع وكذا المكى أن يحرم بالحج يأتى بماسبق له فى الإحرام من إزالة التفث، والاغتسال والتطيب وغير ذٰلک...... وحج كالمفرد إلّا أنّه لايطوف للقدوم...... وإذ رمى يوم النحر ذبح للتمتّع كالقران. (غنية الناسک: (ص: ۲۱۵، ۲۱۶) باب التمتّع، فصل: فى كيفية أداء التمتّع المسنون، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۴۰۵ ، ۴۰۶ ، ۴۰۷ ، ۴۰۸ ، ۴۰۹) باب التمتّع ، فصل : المتمتّع على نوعين ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

▭ الهندية: (۱/۲۳۸، ۲۳۹) كتاب المناسک، الباب السابع فى القران والتمتّع، ط: رشديه.

(۱) وحج كالمفرد إلّا أنّه لا يطوف للقدوم . (غنية الناسک : (ص: ۲۱۶) باب التمتّع ، فصل: فى كيفية أداء التمتّع المسنون ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۴۰۷) باب التمتّع ، فصل : المتمتّع على نوعين ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

▭ الهندية : (۱/ ۲۳۹) كتاب المناسک ، الباب السابع : فى القران والتمتّع ، ط: رشيديه.

(۲) ويرمل فى طواف العمرة فى الثلاث الأول ، ويمشى فى الباقى على هيئته باتفاق الأربعة؛ لأنّ هٰذا طواف بعده سعى ...... ويضطبع عند الأئمة الثلاثة خلافًا للمالكية ...... (البحر العميق : (۴/ ۲۰۵۸ ، ۲۰۵۹) الباب الرابع : فى العمرة ، سنة العمرة ومستحباتها ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

▭ إرشاد السارى: (ص: ۶۵۵) باب العمرة، صفة العمرة إجمالاً، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

▭ والأصل أن كل طواف بعده سعى ، فمن سننهٖ الاضطباع والرمل وإلّا فلا . (غنية الناسک : (ص: ۱۱۹) باب ماهية الطواف وأنواعهٖ وأركانهٖ وشرائطهٖ وسائر أحكامهٖ ، فصل : وأمّا سنن الطواف ، ط : إدارة القرآن)

▭ شامى : (۲/۴۹۵ ، ۴۹۸) كتاب الحج ، مطلب : فى دخول مكّة ، ومطلب فى طواف القدوم ، ط؛ سعيد .

(۳) انظر الى الحاشية الاتية رقم: ۱، فى الصفحة رقم: ۱۲۶ . (ولاترمل ولاتضطبع)

حج تمتع کے افعال	
احرام عمرہ	شرط
طوافِ عمرہ معہ رمل	رکن
سعی عمرہ	واجب
سَر منڈانا	واجب
آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھنا	شرط
وقوفِ عرفہ	رکن
وقوفِ مزدلفہ	واجب
رمی جمرہ عقبہ	واجب
قربانی	واجب
سَر منڈانا	واجب
طوافِ زیارت	رکن
سعی حج	واجب
رمی جمار	واجب
طوافِ وداع	واجب

حج ثانی کے لئے پانچ سال کی قید

حکومت کی جانب سے ایک مرتبہ حج کرنے کے بعد دوسری مرتبہ حج کرنے کے لئے پانچ سال کی قید لگانا شرعا درست نہیں، اور پانچ سال کے اندر دوسری مرتبہ حج کرنے کے لئے جھوٹے حلف نامے پر دستخط کرنا بھی جائز نہیں۔(۲)

حج خریدنا

حج خریدنا اور بیچنا جائز نہیں ہے، نہ اس سے ثواب ملے گا اور نہ ہی اس سے فرض ادا ہوگا، اس لئے اگر کوئی حاجی حج فروخت کرنا چاہے تو کوئی بھی شخص اس کو نہ

---

(۱) ولاترمل ولاتضطبع ولا تسعى بين الميلين ...... لأنّ أصل مشروعيته لإظهار الجلد وهو للرجال، ولأنّه يخل بالستر، وكذا السعي: أى الهرولة بين الميلين فى السعى، والاضطباع سنة الرمل. (الدر مع الرد: (۵۲۸/۲) كتاب الحج، قبيل باب القران، ط: سعيد)

☜ إرشاد السارى: (ص: ۱۶۲) باب الإحرام، فصل: فى إحرام المرأة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☜ غنية الناسک: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل فى إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن.

(۲) قال الله تعالىٰ: ﴿ومن أظلم ممن منع مساجد الله أن يذكر فيها اسمه وسعى فى خرابها أولٰئک ما كان لهم أن يدخلوها إلّا خائفين﴾ (سورة البقرة: ۱۱۴)

☜ وظاهر الآية: العموم فى كل مانع، وفى كل مسجد وخصوص السبب لايمنعه، وسعى فى خرابها: أى هدمها و تعطيلها ...... "أولٰئک" الظالمون المانعون الساعون فى خرابها "ماكان لهم أن يدخلوها إلّا خائفين". (روح المعانى للعلامة الآلوسى: (۳۶۳/۱، ۳۶۴) سورة البقرة، الآية: ۱۱۴، ط: دار إحياء التراث العربى، بيروت)

☜ ومما يدل على أنّه عام فى سائر المساجد وأنّه غير مقصود على بيت المقدس خاصة أو المسجد الحرام خاصة، إطلاقه ذٰلک فى المساجد فلايخص شيئ منه إلّا بدلا له. (أحكام القرآن للجصاص: (۸۷/۱) سورة البقرة، باب فى نسخ القرآن بالسنة وذكر وجوه النسخ، ط: قديمى)

خریدے ورنہ سارے پیسے ضائع ہو جائیں گے اور فائدہ کچھ نہیں ہوگا۔(۱)

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے اور وہ معذور نہیں ہے تو خود جا کر حج ادا کرے اور اگر معذور ہے تو شرائط کے مطابق حج بدل کرادے۔(۲)

---

(۱) وکون المعقود علیه ...... کونه موجودًا متقوّمًا مملوکًا فی نفسهٖ . (الدر المختار : (۴/ ۵۰۵) کتاب البیوع ، مطلب : شرائط البیع وأنواع أربعة ، ط: سعید)

☜ ولم أر حکم من أخذ شیئًا من الدنیا لیجعل شیئًا من عبادته للمعطی ، وینبغی أن لایصحّ ذٰلک اهـ : أی لأنّه إن کان أخذه علی عبادة سابقة یکون ذٰلک بیعًا لها ، وذٰلک باطل قطعًا ، وإن کان أخذه لعمل لیعمل یکون إجارة علی الطاعة وهی باطلة أیضًا ، کما نص علیه فی المتون والشروح والفتاوٰی . (شامی : (۵۹۵/۲) کتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ، مطلب : فیمن أخذ فی عبادته شیئًا من الدنیا ، ط: سعید)

☜ الهدایة: (۵۳/۳) کتاب البیوع ، باب البیع الفاسد ، ط: شرکة علمیة ملتان.

☜ الأصل : أنّ کل طاعة یختص بها المسلم ، لایجوز الاستئجار علیها عندنا لقوله علیه السلام: " اقرأوا القرآن ولاتأکلوا به " فالاستئجار علی الطاعات مطلقًا لایصحّ عند أئمتنا الثلاثة...... (فتاوٰی تنقیح الحامدیة : (۱۳۷/۲) کتاب الإجارة ، مطلب : فی حکم الاستئجار علی التلاوة ، ط : ......

☜ رسائل ابن عابدین : (۱۶۷/۱) شفاء العلیل وبل الغلیل فی حکم الوصیة بالختمات والتهالیل ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور .

☜ الخانیة علی هامش الهندیه: (۳۲۵/۲) کتاب الإجارات، باب الإجارة الفاسدة، ط: رشیدیه.

(۲) (العبادات ثلاثة أنواع) : مالیة محضة کالزکوٰة وصدقة الفطر ، وبدنیة محضة کالصلوٰة والصوم ، ومرکبة منهما کالحج ،و الإنابة تجری فی النوع الأوّل فی حالتی الاختیار والاضطرار، ولا تجری فی النوع الثانی ، وتجری فی النوع الثالث عند العجز کذا فی الکافی . (الهندیة : (۲۵۷/۱) کتاب المناسک ، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغیر ، ط: رشیدیه)

☜ وکان مقتضی القیاس أن لاتجری النیابة فی الحج لتضمنه للمشقتین البدنیة والمالیة والأولیٰ لایکتفی فیها بالنائب لکنه تعالیٰ رخّص فی اسقاطهٖ بتحمل المشقة الأخرٰی ، أعنی إخراج المال عند العجز المستمر إلی الموت رحمة و فضلا بأن تدفع نفقة الحج إلی من یحج عنه . (البحر الرائق : (۶۰/۳) کتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ،ط : سعید)

☜ شامی : (۵۹۸/۲) کتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ، مطلب فی الفرق بینا لعبادة والقربة والطاعة ، ط: سعید .

☆ کسی کا پہلا کیا ہوا حج خریدنا یا خرید کر اس کا ثواب میت کو پہنچانا جائز نہیں ہے کیونکہ حج کی خرید وفروخت نہیں ہو سکتی۔(۱)

☆ کسی آدمی کو حج کا خرچہ دے کر اس سے نفلی حج ادا کرا کر اس کا ثواب میت کو پہنچانا جائز ہے مگر اس کے لئے شرط یہ ہے کہ نفلی حج کرنے والا احرام باندھتے وقت اسی میت کی طرف سے حج کرنے کی نیت کرے، اور اس کی طرف سے احرام باندھے۔(۲)

حج دوسرے کی طرف سے کرنا

دوسرے آدمی کی طرف سے نفلی حج کرنا یا ثواب پہنچانے کیلئے نفلی حج کرنا جائز ہے حج کرنے والے اور جس کی طرف سے یا جس کو ثواب پہنچانے کیلئے کیا ہے سب

---

(۱) [تنبیه] قال فی البحر: ولم أر حکم من أخذ شیئًا من الدنیا لیجعل شیئًا من عبادتہٖ للمعطی، وینبغی أن لایصح ذٰلک اھـ أی لأنّه إن کان أخذه علی عبادة سابقة یکون ذٰلک بیعا لها، وذٰلک باطل قطعًا، وإن کان أخذه لیعمل یکون إجارة علی الطاعة وهی باطلة أیضًا کما نص علیه فی المتون والشروح والفاوٰی. (شامی: (۵۹۵/۲) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، مطلب فیمن أخذ فی عبادتہٖ شیئًا من الدنیا، ط: سعید)

▭ البحر: (۵۹/۳) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ط: سعید.

(۲) والأصل فیه أنّ الإنسان له أن یجعل ثواب عمله لغیره صلاة أو صوما أو صدقة أو قراءة أو ذکرا أو طوافا أو حجا أو عمرة أو غیر ذٰلک عند أصحابنا للکتاب والسنة...... فإن من صام أوصلی أو تصدق وجعل ثوابه لغیره من الأموات والأحیاء جاز ویصل ثوابها إلیهم عند أهل السنة والجماعة، کذا فی البدائع. (البحر الرائق: (۹۵/۳) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ط: سعید)

▭ الدر المختار مع رد المحتار: (۵۹۵/۲، ۵۹۶) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر

▭ وإنّما یجوز الحج عن المیت إذا أوصٰی عن اجتماع شرائط الجواز، ومنها: نیة الحج بأن یقول: نویتُ الحج عن فلان، وإن شاء اکتفٰی بالنیة. (البحر العمیق فی مانسک المعتمر والحاج إلی بیت اللّٰه العتیق: (۲۳۵۲/۴) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغیر، الفصل الثانی: فی الحج عن المیت الّذی فاته الحج فی عمره، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة)

▭ فتح القدیر: (۶۵/۳، ۶۷) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ط: رشیدیه.

کو ثواب ملے گا، اور اگر کسی پر حج واجب ہے، اور وہ اتنا زیادہ بیمار یا کمزور ہے کہ خود حج نہیں کرسکتا ہے اور سفر کرنے پر قادر نہیں ہے تو اس صورت میں دوسرا آدمی اس کی طرف سے حج کرسکتا ہے۔(۱)

حضرت ابورزین العقیلی سے روایت ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے پاس آئے کہ میرا باپ عمر رسیدہ ہے نہ تو حج کرسکتا ہے نہ عمرہ کرسکتا ہے اور نہ سفر کرنے کے قابل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا، باپ کی طرف سے تم حج وعمرہ کرلو‘‘۔(۲)

---

(۱) وأمّا العبادة المركّبة من البدن والمال ، وهى الحج فلاتجوز فيها النيابة عند القدرة لعدم إتعاب النفس ، ويجوز عند العجز بحصول المشقة بتنقيص المال لسد خلة المحتاج عملا بالشبهين بالقدر الممكن ...... فالأصل فى جواز الحج عن الغير : حديث الخثعمية ...... الخ . (البحر العميق : (۴/ ۲۲۵۰) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير ، الفصل الأوّل فى الحج عن الحى العاجز ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة السعودية)

☜ الأصل فى هذا الباب أن الإنسان له أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاة كان أو صوما أو صدقة أو غيرها كالحج و قراءة القرآن الخ . (الهندية (۱/ ۲۵۷) كتاب المناسك ، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير ، ط: رشيديه)

☜ البحر الرائق : (۳/ ۵۹) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد .

☜ وانظر الحواشى السابقة أيضًا.

(۲) وعن أبى رزين العقيلى أنه أتى النبىّ ﷺ فقال : إن أبى شيخ كبير لايستطيع الحج ولا العمرة ولا الظعن ، قال : " حج عن أبيك واعتمر " . رواه أحمد والأربعة وابن حبان فى صحيحه ، والحاكم وصحيحه على شرط الشيخين وحسنه الترمذى ، وفى بعض نسخه تصحيحه . (البحر العميق : (۱/ ۳۷۲) الباب الثالث فى مناسك الحج ، شرائط الحج ، شرائط وجوب الأداء ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة السعودية)

☜ مسند الإمام أحمد بن حنبل : (۴/ ۵۸۰) رقم الحديث : ۱۵۷۵۱ ، مسند أبى رزين العقيلى بن عامر بن المنتفق ، ط: دار إحياء التراث العربى ، بيروت ، الطبعه الثالثة ، ۱۴۱۴ هـ ، ۱۹۹۴ م .

☜ سنن النسائى: (۲/ ۳) كتاب المناسك، العمرة عن الرّجل الّذى لايستطيع، ط: قديمى.

☜ جامع الترمذى : (۱/ ۱۱۲) أبواب الحج عن رسول الله ﷺ ، باب ماجاء فى الحج عن الشيخ الكبير والميت ، ط: مير محمد .

حجر اسود

''حجر اسود'' اور'' مقام ابراہیم'' جنت کے پتھر ہیں، جب ان کو زمین پر اتارا گیا تو حکمت الٰہی نے چاہا کہ ان پر دنیاوی زندگی کے احکام مرتب ہوں، کیونکہ جگہ کی تبدیلی سے احکام میں تبدیلی آتی ہے، ایک اقلیم کا آدمی دوسرے اقلیم میں جا بستا ہے تو رنگ، مزاج اور قد وغیرہ میں تبدیلی آجاتی ہے، چنانچہ زمین میں اتارنے کے بعد ان کی روشنی مٹادی گئی اور وہ زمین کے پتھروں جیسے نظر آنے لگے، اس صورت میں ان کی فضیلت کی وجہ ان کا جنتی پتھر ہونا ہے۔(۱)

''حجر اسود'' شروع میں ایک ہی پتھر تھا، اب اس کے چھوٹے چھوٹے آٹھ ٹکڑے ہیں ان ٹکڑوں کو بیت اللہ کے شرقی جنوبی کونے پر پتھر کے بڑے ٹکڑے میں جوڑا گیا ہے اور پھر اس پر چاندی کا فریم لگا دیا گیا ہے، یہی وہ ٹکڑے ہیں جن کو بوسہ دینا مسنون ہے، نہ کہ وہ بڑا پتھر اور نہ ہی چاندی کا وہ خول جو اس بڑے پتھر پر چڑھا ہوا ہے۔(۲)

حجر اسود جنت سے سفید آیا تھا

''حجر اسود'' جنت سے سفید آیا تھا لوگوں کے گناہوں کی وجہ سے کالا ہو گیا

---

(۱) وقال: أنّ الركن والمقام ياقوتتان، أقول: يحتمل أن يكونا من الجنّة فى الأصل فلما جعلا فى الأرض اقتضت الحكمة أن يراعى فيهما حكم نشأة الأرض فطمس نورهما. (حجة اللّٰه البالغة: (۲/ ۶۵) من أبواب الحج، أمور تتعلق بالحج، الكلام على الحجر الأسود، ط: كتب خانه رشيديه دهلى) ▭ رحمة اللّٰه الواسعة : (۴/ ۲۴۲) حج کا بیان، باب (۴) حج سے تعلق رکھنے والی باتیں، حجر اسود کی فضیلت کا بیان، ط: زمزم پبلیشرز۔

(۲) وليجتنب عند استلام الحج عن استعمال ماهناک من طوق فضة ركبوها حول الحجر الأسود . (غنية الناسک : (ص: ۱۰۳) باب دخول مكّة و حرمها ، فصل فى صفة الاستلام ، تنبيه : ، ط: إدارة القرآن)

ورنہ اس کا نام نازل ہوتے وقت ''حجر اسود'' نہیں تھا۔(۱)

حجر اسود کا استلام

حجر اسود کا استلام یعنی بوسہ دینا طواف کے شروع میں پہلی مرتبہ اور طواف ختم ہونے کے بعد آٹھویں مرتبہ بالاتفاق سنت مؤکدہ ہے، بیچ والے چکروں میں زیادہ تاکید نہیں ہے۔(۲)

حجر اسود کا بوسہ لینا

طواف کے درمیان حجر اسود کا بوسہ لینے کیلئے انتظار نہ کریں بلکہ موقع مل

---

(۱) قال النبیّ ﷺ : " نزل الحجر الأسود من الجنّة وهو أشدّ بیاضا من اللبن فسودته خطایا بنی آدم". (حجة اللّٰه البالغ: (۶۵/۲) من أبواب الحج ، أمور تتعلق بالحج ، الکلام علی الحجر الأسود ، ط: کتب خانه رشیدیه دهلی)

☜ وفی قوله : الحجر دون أن یصفه بالسواد ، إشارة إلی أنّه حین أخرج من الجنّة کان أبیض من اللبن ، وإنّما اسود بمس المشرکین والعصاة ، کذا فی المحیط . (البحر الرائق : (۳۲۷/۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید)

☜ جامع الترمذی : (۱۰۷/۱) أبواب الحج عن رسول اللّٰه ﷺ ، باب ماجاء فی فضل الحجر الأسود والرکن والمقام ، ط: میر محمد .

☜ مشکوٰة المصابیح : (ص: ۲۲۷) کتاب المناسک ، باب دخول مکّة والطواف ، الفصل الثانی ، ط: قدیمی .

(۲) واستلامه فی أوّل الطواف وآخره سنة ، واختلفوا فیما بینهما ، فقیل : أدب ، و قیل : سنة ، ومشی فی " اللباب " علی الثانی ، ثم قال : وإن استلمه فی أوّله وآخره أجزأه ، فأفاد أنّ استلام طرفیه آکد مما بینهما . (غنیة الناسک : (ص: ۱۰۴) باب دخول مکّة وحرمها ، فصل فی الأخذ فی الطواف و کیفیة أداء ه الخ ، ط: إدارة القرآن)

☜ مناسک الملا علی القاری : (ص: ۱۸۷) باب دخول مکّة ، فصل فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة .

☜ البحر العمیق : (۱۱۸۸/۲) الباب العاشر فی دخول مکّة المشرفة ، فصل فی بیان أنواع الأطوفة ، سنن الطواف ، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة .

جائے تو بہتر ہے ورنہ دور سے ہاتھوں سے اشارہ کرکے ہاتھوں کو چوم لیں، ٹھہریں نہیں، کیونکہ طواف کے درمیان ٹھہرنا سنت کے خلاف ہے البتہ طواف کے شروع میں یا بالکل آخر میں بوسہ کے انتظار میں ٹھہرنے میں مضائقہ نہیں۔(۱)

☆ ''حجر اسود'' کا استلام سنت ہے، بشرطیکہ بوسہ لینے سے اپنے آپ کو یا کسی دوسرے کو ایذا نہ ہو، اگر اس میں دھکم پیل کی نوبت آئے اور کسی مسلمان کو ایذا پہنچے تو یہ فعل حرام ہے، اور طواف کرتے ہوئے حرام فعل کا ارتکاب کرنا اور اپنی اور دوسروں کی جان کو خطرے میں ڈالنا بہت ہی بے عقلی کی بات ہے، اگر آدمی آسانی سے حجر اسود تک پہنچ سکے تو اس کو چوم لے ورنہ دور سے اپنے ہاتھوں کو حجر اسود کی طرف بڑھا کر یہ تصور کرے گویا میں نے ہاتھ حجر اسود پر رکھ دیئے ہیں، اور پھر اپنے ہاتھوں کو چوم لے، اس کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی إن شاءاللہ۔(۲)

---

(۱) وإن ازدحم فلايمكنه الرمل لا في القرب ولا في البعد ، فإن كانت الزحمة قبل شروعه في الطواف و قف حتى تزول ...... وإن كانت حصلت في أثناء الطواف لايقف ؛ لأنّ الموالاة بين الأشواط وأجزاء الأشواط سنة متفق عليهما ، بل قال بعض العلماء : واجبة ، فلايترك لحصول سنة مختلف فيها ...... بخلاف استلام الحجر الأسود حيث لايقف له في الحالين إذا ازدحم عنه ؛ لأنّ الإشارة إليه بدل له عند العجز ، إلّا أنّه لو وقف له في أوّل الطواف و آخره ، كان أحب ؛ لأنّه لايلزم من الوقوف فيهما فوات الموالاة مع إمكان أصل الاستلام الّذي هو سنّة مؤكّدة فيهما . (غنية الناسك : (ص: ۱۰۴) باب دخول مكّة و حرمها ، فصل : في الأخذ في الطواف و كيفية أداءه الخ ، ط: إدارة القرآن)

مناسك الملا على القاري : (ص: ۱۸۹ ، ۱۹۰) باب دخول مكّة ، فصل في صفة الشروع في الطواف ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة .

(۲) ومن سنن الطواف :استلام الحجر و تقبيله ...... فإذا أراد أن يستلم الحجر الأسود يستقبله بوجهه على القول الصحيح و يدنو منه بشرط أن لا يؤذي أحدا بالمزاحمة ، وهذا الاستقبال للحجر مستحب لا واجب ، ويرفع يديه عند استقبال الحجر حذاء أذنيه كما في الصلاة ، أمّا الاستقبال من غير إيذاء فلما روى : " أنّ رسول الله ﷺ دخل المسجد فبدأ بالحجر فاستقبله و قال ﷺ لعمر : يا عمر ! إنّك رجل قويّ فلاتزاحم على الحجر فتوذي الضعيف =

☆ جب حجر اسود کی طرف منہ کریں تو اسی حالت میں دائیں جانب کو ہرگز نہ سرکیں بلکہ وہیں دائیں طرف کو گھوم جائیں اور پھر آگے چلیں۔(۱)

= وإن وجدت خلوة فاستلمه وإلّا فاستقبله وهلل وكبر". رواه أحمد والشافعي و غيرهما ، ولأنّ الاستلام سنة، وترک الإيذاء واجب فالإتيان بالواجب أولىٰ ...... وعن عبد الرحمٰن بن عوف أنّه كان إذا أتى الركن فوجدهم يزدحمون عليه استقبله وكبر و دعا ثم طاف وإذا رأى خلوة استلمه...... قال ابن حجاج في المدخل : وليحذر مما يفعله بعضهم أنّ الرجال والنّساء يتزاحمون على الحجر الأسود فيقع الاتضعاط بينهم . (البحر العميق : (۲/ ۱۱۷۱ ، ۱۱۷۲ ، ۱۱۷۳ ، ۱۱۸۳) الباب العاشر في دخول مكة المشرفة ، فصل : في بيان أنواع الأطوفة ، سنن الطواف، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

▭ فاستقبل (الحجر مكبرا مهللا رافعا يديه) كالصلاة (واستلمه) فإن لم يقدر يضعهما ثم يقبلهما (والا) يمكنه ذٰلک (يمس) بالحجر (شيئًا في يده) ولو عصا (ثم قبله) أي الشيئ (وإن عجز عنهما) اى الاستلام والإمساس (استقبله) مشيرا إليه بباطن كفيه كأنّه واضعهما عليه (......) ثم يقبل كفيه ، قال في الرد : (قوله : وترک الإيذاء واجب) أي فلا يترک الواجب لفعل السنة ...... (قوله : ثم يقبل كفيه) أي بعد الإشارة المذكورة . (الدر المختار مع رد المحتار: (۲/ ۴۹۳ ، ۴۹۴) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب في دخول مكّة ، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق : ۲/ ۳۲۶) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

(۱) ليس شيئ من الطواف يجوز عندنا مع استقبال البيت ، فإذا استقبله عند استلام إحد الركنين، ينبغي أن يقر قدميه في موضعهما حالة الاستقبال ،فإذا فرغ من الاستلام اعتدل قائما على حاله قبل الاستقبال ، وجعل يساره إلى البيت كما كان ، فيطوف ؛ لأنّه لو زالت قدماه في موضعهما إلى جهة البيت ، ولو قليلا في حال استقباله ، ثم مضى من هناک في طوافهٖ لكان قد قطع جزأ من مطافه وهو مستقبل البيت . (غنية الناسک : (ص: ۱۱۴) باب في ماهية الطواف وأنواعه وأركانهٖ الخ ، فصل في واجبات الطواف ، تنبيه ، ط: إدارة القرآن)

▭ شامي : (۲/ ۴۹۵) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب في دخول مكة ، ط: سعيد .

▭ وينبغي أن يبدأ بالطواف من جانب الحجر الّذي يلي الركن اليماني ...... وشرحهٖ أن يقف مستقبلا على جانب الحجر بحيث يصير جميع الحجر عن يمينه ثم يمشي كذٰلک مستقبلا حتى يجاوز الحجر فإذا جاوزه انفتل وجعل يساره إلى البيت . (الهندية : (۱/ ۲۲۵) كتاب المناسک ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

▭ فتح القدير : (۲/ ۳۸۹) كتاب الحج ، باب الإحرام ، فروع تتعلق بالطواف ، ط : رشيديه.

☆ حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت چاندی کے حلقہ پر ہاتھ نہ رکھیں۔(۱)

☆ صرف ''حجر اسود'' کا بوسہ لینا سنت ہے، بیت اللہ شریف کی دیوار وغیرہ یا کسی اور جگہ کا چومنا جائز نہیں ہے۔(۲)

☆ اگر ''حجر اسود'' پر خوشبو لگی ہو تو محرم (احرام والے) کو اس کا چھونا جائز نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) وليجتنب عند استلام الحجر عن استعمال ما هناک من طوق فضة ركبوها حول الحجر الأسود. (غنية الناسک: (ص: ۱۰۳) باب دخول مكّة وحرمها، فصل فى صفة الاستلام، تنبيه: ط: إدارة القرآن)

(۲) قال ابن الملقن رحمه الله تعالىٰ فى شرح "العمدة": لا يشرع التقبيل الا للحجر الأسود، والمصحف، ولايدى الصالحين من العلماء و غيرهم وللقادمين من السفر بشرط أن لايكون أمرد، ولا امرأة محرمة، ولوجوه الموتى الصالحين، ومن نطق بعلم أو حكمة ينتفع بها، وكل ذٰلک قد ثبت فى الأحاديث الصحيحة، وفعل السلف ، فأمّا تقبيل الأحجار والقبور والجدار والستور، وأيدى الظلمة والفسقة، واستلام ذٰلک جميعه، فلا يجوز، ولو كانت أحجار الكعبة أو القبر الشريف وأجدار حجرته، أو ستورهما، أو صخرة بيت المقدس، فإن التقبيل والاستلام ونحوهما تعظيم، والتعظيم خاص بالله تعالىٰ، فلا يجوز إلاّ فيما أذن فيه اهـ. (غنية الناسک: (ص: ۱۲۶، ۱۲۷) باب فى ماهية الطواف وأنواعه وأركانه الخ، فصل: مكروهات الطواف، تنبيه، ط: إدارة القرآن)

(۳) ۳۳۳۴ـــ يجب أن يعلم بأنّ المحرم ممنوع عن استعمال الدهن والتطيب......

☜ ۳۳۳۵ــــ وقال فى المحرم: إذا مس الطيب، أو استلم الحجر فأصاب يده خلوف، إن كان مأأصاب يده كثيرا فعليه الدم. (المحيط البرهاني: (۴۳۷/۳) كتاب المناسک، الفصل الخامس: مايحرم على المحرم ومالايحرم، نوع منه فى الدهن والتطيب والخضاب، ط: إدارة القرآن)

☜ البحر الرائق : (۳/۳) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

☜ غنية الناسک: (ص: ۲۴۳) باب الجنايات، الفصل الأوّل فى الطيب ، ط: إدارة القرآن.

☜ فإن لم يستطع للزحمة، أو لكون الحجر ملطخا بالطيب وهو محرم وقف بحذائه مستقبلا له، وفعل ما ذكرنا من الأذكار. (غنية الناسک: (ص: ۱۰۳) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل فى صفة الاستلام ، ط:إدارة القرآن)

☜ قال ابن الحجاج فى المدخل...... وليحذر ممايفعله بعضهم من أنّه يكون يقبل الحجر والنّاس يصبون على الحجر ماء الورد وفيه المسک فيصيبه منه وهو محرم، فليتحفظ من ذٰلک جهده. (البحر العميق: (۱۱۸۳/۲، ۱۱۸۴) الباب العاشر فى دخول مكّة و فى الطواف والسعى، فصل فى بيان أنواع الأطوفة، سنن الطواف (الاستلام) ط: مؤسسة الريّان، المكتبة المكيّه، مكّة المكرّمة)

☆عورتوں کے لئے اس حال میں حجر اسود چومنا بالکل حرام ہے جب کہ اجنبی مردوں کے ساتھ جسم لگنے کا احتمال ہو۔(۱)

☆حجر اسود کا بوسہ نہ لینے سے کفارہ اور دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا اور حج ادا ہو جائے گا۔(۲)

حجر اسود کا بوسہ لینے کے آداب

☆حجر اسود کا بوسہ لینے کیلئے کسی کو دھکا دینا یا تکلیف پہنچانا جائز نہیں ہے

(۱) ولا تستلم الحجر إذا كان هناک جمع؛ لأنّها ممنوعة عن مماسة الرجال، إلا أن تجد الموضع خاليا. (غنية الناسک: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل فی إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

البحر الرائق: (۳۵۵/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، فصل: ومن لم يدخل مكّة الخ، ط: سعيد.

شامی: (۵۲۸/۲) كتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب فی مضاعفة الصلاة بمكّة، قبيل: باب القران، ط: سعيد.

الهندية: (۲۳۵/۱) كتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج، قبيل: فصل فی المتفرّقات، ط: رشيديه.

(۲) ومن سنن الطواف :ا ستلام الحجر وتقبيله. (البحر العميق: (۱۱۷۱/۲) الباب العاشر فی دخول مكّة و فی الطواف والسعی، فصل: فی بيان أنواع الأطوفة، سنن الطواف، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

واستلامه فی أوّل الطواف و آخره سنة. (غنية الناسک: (ص: ۱۰۴) باب دخول مكّة و حرمها، فصل فی الأخز فی الطواف وكيفية أدائه، ط: إدارة القرآن)

بدائع الصنائع:(۱۴۶/۲) كتاب الحج، فصل وأمّا بيان سنن الحج و بيان ترتيبه، ط: سعيد.

وأمّا سننه ...... وحكمها الإساءة بتركها وعدم لزوم الجزاء. (غنية الناسک: (ص: ۴۷) باب فرائض الحج و واجباته وسننه الخ، فصل فی سننه، ط: إدارة القرآن)

ولو ترک السنن والآداب فلاشيئ عليه وقد أساء كذا فی شرح الطحاوی. (الهندية: (۲۲۰/۱) كتاب المناسک، الباب الأوّل فی تفسير الحج و فرضيته الخ، قبيل: وأمّا محظوراته الخ، ط: رشيديه)

(وحكم السنن) أی المؤكّدة (الإساءة بتركها) أی لو تركها عمدا (وعدم لزوم شيئ) أی من دم أو صدقة علی فاعلها. (مناسک الملا علی القاری: (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج و واجباته و سننه، حكم السنن، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

کیونکہ حجر اسود کا بوسہ لینا سنت ہے اور لوگوں کو تکلیف دینا حرام ہے، لہذا سنت پر عمل کرنے کیلئے حرام کا ارتکاب کرنا جائز نہیں ہے، اور ہجوم کی حالت میں ہاتھ یا چھڑی وغیرہ سے حجر اسود کی جانب اشارہ کرتے ہوئے "اللّٰہ اکبر لاإلٰہ إلا اللّٰہ والصلوۃ والسلام علٰی رسول اللّٰہ" کہہ کر اپنے ہاتھ یا چھڑی کے بوسہ پر اکتفا کر لینا چاہیے۔(۱)

☆ نبی کریم ﷺ نے حجر اسود کا بوسہ بھی لیا ہے اور ہجوم کے وقت اشارہ بھی کیا ہے، حالانکہ نبی کریم ﷺ کو ہجوم میں جگہ مل سکتی تھی، اور جان اور مال قربان کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خوشی سے راستہ بھی دیدیتے، لیکن آنحضرت ﷺ نے اس کے باوجود اشارہ پر ہی اکتفا کیا تاکہ امت ہجوم کے وقت اشارہ پر عمل کرلے، لہذا بوسہ دینا اور اشارہ کرنا یہ دونوں عمل آپ ﷺ کی مبارک سنت ہیں۔(۲)

☆ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حجر اسود پر ہجوم نہ کرو نہ کسی کو

---

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحة السابقة رقم: ۱۳۲. (ومن سنن الطواف)

🗀 ويستلم الحجر إن أمكنه ذٰلک من غير أن يؤذى أحدًا...... والأفضل أن يقبله...... ويقبله إن أمكنه ذٰلک من غير أن يؤذى أحدًا لما روى عن رسول اللّٰه ﷺ أنّه قال لعمر: ياأباحفص! إنّک رجل قوى وإنّک تؤذى الضعيف فإذا وجدت مسلكا فاستلم وإلا فدع وكبر وهلل ولأن الاستلام سنة وإيذاء المسلم حرام، وترک الحرام أولىٰ من الإتيان بالسنة، و إذا لم يمكنه ذٰلک من غير أن يؤذى استقبله و كبر وهلل و حمد اللّٰه وأثنٰى عليه و صلى على النبىّ ﷺ كما يصلى فى الصلاة. (بدائع الصنائع: (۱۴۶/۲) كتاب الحج، فصل وأمّا بيان سنن الحج وبيات ترتيبه، ط: سعيد)

(۲) وقد ثبت كل من الاستقبال والتقبيل فى الصحيحين عن فعل رسول اللّٰه ﷺ، فعن ابن عمر رضى اللّٰه عنهما قال: رأيت رسول اللّٰه ﷺ يستلمه ويقبله. متفق عليه. وعنه: أنّ رجلا سأله عن استلام الحجر؟ فقال: رأيتُ رسول اللّٰه ﷺ يستلمه و يقبله...... وفى صحيح مسلم من حديث أبى الطفيل قال: رأيت رسول اللّٰه ﷺ يطوف بالبيت ويستلم الركن بمحجن ويقبل المحجن. (البحر العميق: (۱۱۷۷/۲، ۱۱۷۸، ۱۱۸۵) الباب العاشر فى دخول مكّة و فى الطواف والسعى، فصل: فى بيان أنواع الأطوفة، سنن الطواف، الاستلام، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

🗀 بدائع الصنائع: (۱۴۶/۲) كتاب الحج، فصل: وأمّا بيان سنن الحج و بيان ترتيبه، ط: سعيد.

تکلیف پہنچاؤ، اور نہ خود کسی کی تکلیف کا نشانہ بنو۔(۱)

☆ حضرت عطاؒ کہتے ہیں ''صرف تکبیر اور اشارہ پر اکتفا کر لینا اور حجر اسود پر بوسہ نہ لینا میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ کسی کو تکلیف دے کر بوسہ لوں نیز یہ بھی فرماتے ہیں کہ جب حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے اپنے ہاتھوں کو چومے تو اس میں آواز بلند نہ کرے(۲)

☆ عورتوں کو مردوں کے ہجوم میں گھس کر بوسہ لینے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے البتہ جب ہجوم نہ ہو تو عورتیں حجر اسود کا بوسہ لے سکتی ہیں۔(۳)

☆ مطاف میں حجر اسود کی سیدھ میں دعا اور نماز کے لئے کھڑے نہیں ہونا چاہیے، خاص طور پر ہجوم کے وقت، اس لئے کہ ایسا کرنے سے طواف کرنے والوں کو

---

(۱) أخبرني عطاء أنّه سمع ابن عباس رضي اللّٰه عنهما يقول : إذا وجدت على الركن زحامًا، فلا يوذِ ولاتوذَ وامض . (اخبار مكّة للفاكهي : (۱۰۳/۱) رقم الحديث : ۴۸ ، ذكر ما يقال عند استلام الركن الأسود ، واستلامه ولمن لم يستلمه ورفع الأيدي عنه ، ط: دار خضر ، بيروت)

▭ عن ابن عبّاس رضي اللّٰه عنهما قال: لاتزاحم على الحجر، لاتؤذِ ولاتؤذَ. (اخبار مكّة للفاكهي: (۱/ ۱۳۰) رقم الحديث: ۱۳۳، ذكر الزحام على الركن الأسود، ط: دار خضر بيروت)

▭ اخبار مكّة للأزرقي (۲۶۶/۱) باب ماجاء في فضل استلام الركن الأسود ، واليماني، الزحام على استلام الركن الأسود ، والركن اليماني ، ط: مكتبة الثقافة الدينية.

(۲) عن عطاء قال : تكبيرة ولا أذى مسلما أحبّ إليّ من استلامه يعني الركن . (أخبار مكّة للفاكهي : (۱۳۲/۱) رقم الحديث : ۱۴۰ ، ذكر الزحام على الركن الأسود واليماني من فعل ذٰلك ومن كرهه ...... ط: دار خضر ، بيروت)

▭ عن عطاء أنّه قال : إذا استلمت الحجر ثم قبّلتَ يديك فلاتصوّت .(أخبار مكّة للفاكهي : (۱۵۹/۱) رقم الحديث : ۲۱۴ ، ذكر تقبيل الأركان ، و تقبيل الأيدي إذا مسحت بها والتصويت بالقبلة ، ط: دار خضر بيروت)

(۳) قال ابن الحجاج في المدخل ...... وليحذر ممايفعله بعضهم أنّ الرّجال والنّساء يتزاحمون على الحجر الأسود فيقع الانضغاط بينهم فقد يأتي فم الرجل على فم المرأة وبالعكس. (البحر العميق : (۱۱۸۳/۲) الباب العاشر في دخول مكّة و في الطواف والسعي ، فصل في بيان أنواع الأطوفة ، سنن الطواف (الاستلام) ط: مؤسسة الريّان ، المكتبة المكيّه ، مكّة المكرّمة)

پریشانی ہوتی ہے۔(۱)

حجر اسود کا بوسہ نہیں لیا

حجر اسود کا بوسہ نہ لینے سے کفارہ یا دم لازم نہیں ہوگا اور حج ادا ہو جائے گا۔(۲)

حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت دوسروں کو تکلیف پہنچانا

حجر اسود کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے میں اس کا خیال رکھیں کہ کسی کو تکلیف نہ پہنچے اگر تکلیف پہنچنے کا خطرہ ہو تو حجر اسود کو بوسہ دینا اور ہاتھ لگانا چھوڑ دیں بلکہ اشارہ کرنے پر اکتفا کریں، کیونکہ حجر اسود کو بوسہ دینا سنت ہے اور مسلمان کو تکلیف پہنچانا حرام ہے، سنت پر عمل کرنے کے لئے حرام کا مرتکب ہونا جائز نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشية رقم: ۱ . علی الصفحة رقم: ۱۳۷ . (أخبرنی عطاء أنّه سمع ابن عباس رضی الله عنهما)

(۲) ومن سنن الطواف استلام الحجر و تقبيله. (البحر العميق: (۲/ ۱۱۷۱) الباب العاشر فی دخول مكّة و فی الطواف والسعی، فصل: فی بيان أنواع الأطوفة، سنن الطواف، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

☜ واستلامه فی أوّل الطواف و آخره سنة . (غنية الناسک : (ص: ۱۰۴) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل فی الأخذ فی الطواف و كيفية أدائه ، ط: إدارة القرآن)

☜ بدائع الصنائع: (۲/ ۱۴۶) كتاب الحج، فصل: وأمّا بيان سنن الحج و بيان ترتيبه، ط: سعيد.

☜ ولو ترک السنن والآداب فلاشيئ عليه وقد أساء ، كذا فی شرح الطحاوی . (الهندية : (۱/ ۲۲۰) كتاب المناسک ، الباب الأوّل فی تفسير الحج و فرضيته الخ ،قبيل : وأمّا محظورات الخ ، ط: رشيديه)

☜ (وحكم السنن) المؤكّدة (الإساءة بتركها) أی لو تركها عمدًا (وعدم لزوم شيئ) أی من دم أو صدقة علی فاعلها . (مناسک الملا علی القاری : (ص: ۱۰۵ ، باب فرائض الحج و واجباته ، وسننه ، حكم السنن : ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک: (ص: ۴۷) باب فرائض الحج و واجباته و سننه الخ، فصل: سننه، ط: إدارة القرآن.

(۳) ويستلم الحجر إن أمكنه ذٰلک من غير أن يؤذی أحدًا ، والأفضل أن يقبله ...... ويقبله إن أمكنه ذٰلک من غير أن يؤذی أحدا لما روی عن رسول الله ﷺ أنّه قال لعمر : ياأبا حفص إنّک رجل قوی وإنّک تؤذی الضعيف فإذا وجدت مسلكا فاستلم وإلا فدع وكبر وهلل،ولأنّ الاستلام سنة =

حجرِ اسود کو بوسہ کیوں دیتے ہیں؟

☆ غیر مسلم اعتراض کرتے ہیں کہ مسلمان حجرِ اسود کو بوسہ دے کر اس کی پوجا اور عبادت کرتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ آج سے چودہ سو سال پہلے نبی کریم ﷺ نے حجرِ اسود کے قریب کھڑے ہوکر فرمایا تھا ''مجھے معلوم ہے تو ایک پتھر ہے، نفع نقصان پہنچانے پر قادر نہیں، میرا رب تجھے بوسہ دینے کا حکم نہ کرتا تو میں بوسہ نہ دیتا۔''

اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ طواف فرما رہے تھے، اس وقت کچھ نو مسلم دیہاتی بھی موجود تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجرِ اسود کے قریب پہنچے تو بوسہ دینے سے پہلے ذرا ٹھہر گئے اور فرمایا ''میں جانتا ہوں اور میں یقین رکھتا ہوں تو ایک پتھر ہے (معبود نہیں) تو نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع، اگر میں نے آنحضرت ﷺ کو تیرا بوسہ لیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے نہ چومتا۔''

اس سے صاف طور پر معلوم ہوا کہ مسلمان حجرِ اسود کو عبادت و پرستش کے قابل، حاجت روا، اور نفع ونقصان کا مالک نہیں جانتے، ورنہ حجرِ اسود کو اس طرح خطاب نہ کرتے، بلکہ حجرِ اسود کو صرف محبت میں بوسہ دیتے ہیں، جس طرح اپنی اولاد اور بیوی کو جذبہ محبت میں بوسہ دیتے ہیں۔ معبود اور حاجت روا سمجھ کر بوسہ نہیں دیتے بلکہ محبت میں بوسہ دیتے ہیں اور محبت میں بوسہ دینا عبادت اور پوجا نہیں ہے، اس

= وإيذاء المسلم حرام، وترک الحرام أولیٰ من الإتيان بالسنة، وإذا لم يمكنه ذٰلک من غير أن يؤذی استقبله وكبر وهلل وحمد اللّٰه وأثنیٰ عليه وصلی علی النّبیّ ﷺ كما يصلی عليه فی الصلاة.
(بدائع الصنائع: (۱۴۶/۲) كتاب الحج، فصل وأمّا بيان سنن الحج و بيان ترتيبه، ط: سعيد)

🗀 البحر العميق: (۱۱۷۱/۲، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۸۳) الباب العاشر فی دخول مكّة المشرفة، فصل فی بيان أنواع الأطوفة، سنن الطواف، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة السعودية.

🗀 الدر المختار مع رد المحتار: (۴۹۳/۲، ۴۹۴) كتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب فی دخول مكّة، ط: سعيد.

🗀 البحر الرائق: (۳۲۶/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

لئے غیر مسلموں کا اعتراض درست نہیں۔(۱)

☆ حجر اسود دنیاوی پتھر نہیں ہے، لہٰذا اس کو دنیاوی پتھر پر قیاس کرنا درست نہیں بلکہ یہ جنت کی محبوب اور معزز چیز ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اس کو ایسی اہمیت دی ہے۔(۲)

---

(۱) إن عمر بن الخطاب رضی اللّٰه عنه قال: للركن: أمّا واللّٰه! إنّی لأعلم إنّک حجر، لا تضر ولاتنفع، لولا أنّی رأیت رسول اللّٰه ﷺ استلمک ما استلمتُک فاستلمه. (صحیح البخاری: (۱/ ۲۱۸) کتاب المناسک، باب: الرمل فی الحج والعمرة، ط: قدیمی)

▭ الصحیح لمسلم: (۱/ ۴۱۲، ۴۱۳) کتاب الحج، باب استحباب تقبیل الحجر الأسود فی الطواف، ط: قدیمی.

▭ عن ابن عبّاس رضی اللّٰه عنهما قال: رأیت عمر رضی اللّٰه عنه قبّل الحجر ثلاثًا، ثم قال: إنّک حجر لاتضر ولاتنفع، ولولا أنّی رأیت رسول اللّٰه ﷺ قبّلک، ماقبلتک، ثم قال: رأیت رسول اللّٰه ﷺ فعل مثل ذٰلک. قال الطبری: إنّما قال ذٰلک عمر؛ لأنّ النّاس کانوا حدیثی عهد بعبادة الأصنام فخشی عمر أن یظن الجهال أن استلام الحجر من باب تعظیم بعض الأحجار کما کانت العرب تفعل فی الجاهلیّة، فأراد عمر أن یعلم النّاس أن استیلامه اتباع لفعل رسول اللّٰه ﷺ، لا لأنّ الحجر ینفع ویضر بذاتهٖ کماکانت الجاهلیّة تعتقده فی الأوثان. (فتح الباری: (۳/ ۴۶۲، ۴۶۳) کتاب المناسک، باب ما ذکر فی الحجر الأسود، ط: دار المعرفة بیروت)

▭ إنّی أعلم أنّک حجر لاتضر ولا تنفع ...... وأنّ ذٰلک من شعائر الحج الّتی أمر اللّٰه بتعظیمها، وأن استیلامه مخالف لفعل الجاهلیّة فی عبادتهم الأصنام؛ لأنّهم کانوا یعتقدون أنّها تقربهم إلی اللّٰه زلفٰی، فنبّه عمر علی مخالفة هٰذا الاعتقاد، وأنّه لاینبغی أن یعبد إلّا من یملک الضرر والنفع، وهو اللّٰه جلّ جلاله...... (عمدة القاری: (۹/ ۳۴۴) کتاب الحج، باب ما ذکر فی الحجر الأسود، رقم الحدیث: ۱۵۹۷/ ۱۸۹) ط: دار الکتب العلمیة، بیروت)

(۲) وعنه قال: قال رسول اللّٰه ﷺ: نزل الحجر الأسود من الجنّة، وهو أشدّ بیاضًا من اللبن فسوّدته خطایا بنی آدم. رواه أحمد و الترمذی. وقال الترمذی: هٰذا حدیث حسن صحیح. (مشکوٰة المصابیح: (ص: ۲۲۷) کتاب الحج، باب دخول مکّة والطواف، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

▭ مرقاة المفاتیح: (۵/ ۴۶۹، ۴۷۰) کتاب الحج، باب دخول مکّة والطواف، الفصل الثانی، ط: قدیمی.

▭ فتح الباری: (۳/ ۴۶۲) کتاب المناسک، باب ماذکر فی الحجر الأسود، ط: دار المعرفة، بیروت.

▭ جامع الترمذی: (۱/ ۱۷۷) کتاب الحج، باب ماجاء فی فضل الحجر الأسود والرکن والمقام، ط: سعید.

☆ کسی چیز کی جو تعظیم وتکریم اس نظریہ سے کی جائے کہ اللہ ورسول کا حکم ہے تو وہ تعظیم برحق ہے، لیکن اگر کسی مخلوق کو نفع اور نقصان پہنچانے والا اور بگڑی کو بنانے والا، اور بنی ہوئی کو بگاڑنے والا یقین کر کے اس کی تعظیم کی جائے تو وہ شرک کا ایک شعبہ ہے، اور دین اسلام میں اس کی بالکل گنجائش نہیں۔(۱)

☆ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ’’حجر اسود جنت سے نازل ہوا اور آخرت میں وہ بھی اٹھایا جائے گا اور بوسہ دینے والوں کے حق میں شہادت دے گا۔

☆ حدیث شریف میں ہے کہ حجر اسود ہر اس شخص کو پہچانتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی نسبت سے ادب ومحبت کے ساتھ اس کو بلا واسطہ یا بالواسطہ چومتا ہے اور اس کا استلام کرتا ہے، قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کو ایک دیکھنے والی اور بولنے والی ہستی بنا کر کھڑا کردے گا اور وہ ان بندوں کے حق میں گواہی دے گا جو اللہ کے حکم کے مطابق عاشقانہ اور نیازمندانہ شان کے ساتھ اس کا استلام کرتے تھے۔(۲)

حجر اسود کو عورتوں کا چومنا

’’عورتوں کے لئے حجر اسود کو چومنا‘‘ عنوان کو دیکھیں۔(۲۳۶/۳)

حجر اسود کی اہمیت

☆ حجر اسود دنیاوی پتھر نہیں ہے، اس لئے اس کو دنیاوی پتھروں پر قیاس کرنا درست نہیں بلکہ جنت کی ایک محبوب اور معظم چیز ہے، اسی لئے سرکار دو عالم انے اس کو

(۱) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱، على الصفحة السابقة، رقم: ۱۴۰.

(۲) عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال: قال رسول الله ﷺ في الحجر: والله ليبعثه الله يوم القيامة له عينان ويبصر بهما، و لسان ينطق به يشهد على من استلمه بحق. (مشكوٰة المصابيح: (ص: ۲۲۷) كتاب الحج، باب دخول مكّة والطواف، الفصل الثانی، ط: قديمی)

جامع الترمذی: (۱۹۰/۱) كتاب الحج، باب ماجاء فی الحجر الأسود، ط: سعيد.

سنن ابن ماجه: (ص: ۲۱۱) أبواب المناسک، باب استلام الحجر، ط: قديمی.

ایسی اہمیت دی ہے، پھر آپ ا کی جانب سے اس کا احترام کرنے کا حکم تھا اور یہ ایک امر تعبدی ہے، اس میں کوئی اشکال نہیں، جب اس پتھر کا محترم اور عزت والا ہونا عقل ودانش کے اعتبار سے ممکن ہے اور حضور ا نے اس کے ساتھ احترام کا معاملہ کرنے کا حکم دیا ہے، تو اس کی تحقیر کرنا رسول اللہ ا کی نافرمانی اور بغاوت ہوگی اور اللہ ورسول ﷺ کی نافرمانی اور بغاوت جائز نہیں ہے۔(۱)

☆ جنت میں فی الحال مادی اشیاء نہیں ہیں تو یہ مادی پتھر حضرت آدم علیہ السلام کو جنت میں کہاں سے ملا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب یہ پتھر جنت میں تھا تو

---

(۱) من استخف بالقرآن أو بالمسجد أو بنحوه مما يعظم فی الشرع كفر. (شرح الفقه الأكبر للقاری: (ص: ۱۶۷) مطلب: فی إيراد الألفاظ المكفرة، فصل من ذٰلک فيما يتعلق بالقرآن والصلاة، ط: قديمی)

مجمع الأنهر : (۱/ ۶۹۲ ، ۶۹۳) كتاب السير ، باب المرتد ، ثم إن ألفاظ الكفر أنواع ، النوع الثالث فی القرآن ، ط: دار إحياء التراث العربی .

ماكان فی كونهٖ كفر اختلاف ، فإن قائله يؤمر بتجديد النكاح وبالتوبة والرجوع عن ذٰلک بطريق الاحتياط ...... ثم إن كانت نية القائل ...... الوجه الّذی يوجب التكفير ، لاتنفعه فتوٰی المفتی ويؤمر بالتوبة والرجوع عن ذٰلک بتجديد النّكاح بينه و بين امرأتهٖ . (الهندية : (۲/ ۲۸۳) كتاب السير ، الباب التاسع فی أحكام المرتدين ، موجبات الكفر أنواع ، قبيل : الباب العاشر فی البغاة ، ط: رشيديه)

التاتارخانية: (۴۵۸/۵) كتاب أحكام المرتدين، فصل: فی إجراء كلمة الكفر، ط: إدارة القرآن.

المحيط البرهانی : (۵/ ۵۵۰) كتاب السير ، فصل فی مسائل المرتدين النوع الأوّل ، فی إجراء كلمة الكفر ، ط: غفاريه كوئٹه.

وقال المحب الطبری : أن قول عمر لذٰلک طلب منه للآثار وبحث عنها وعن معانيها ، وقال : ولما رأی أن الحجر يستلم ولايعلم له سبب يظهر للحس ولا من جهة العقل ، ترک فيه الرأی والقياس ، و سار إلی محض الاتباع كما صنع فی الرمل ، و قال الخطابی ، فی حديث عمر من الفقه أن متابعة النّبیّ ﷺ واجبة وإن لم يوقف فيها علی علل معلومة وأسباب معقولة وأن أعيانها حجة علی من بلغته ، وإن لم يفقه معانيها ، ومن المعلوم أن تقبيل الحجر إكرام وإعظام لحقه. (عمدة القاری: (۳۴۴/۹) كتاب الحج ، باب ماذكر فی الحجر الأسود ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

ممکن ہے کہ یہ پتھر مادہ کے بغیر ''جواہر مجردہ'' میں سے رہا ہو، جب آدم علیہ السلام کے ساتھ جنت سے اتارا گیا تو مادہ کے ساتھ متصف کر دیا گیا ہو کیونکہ دنیا عالم مادیات ہے اور مادہ کے بغیر جواہر مجردہ کا مادہ کے ساتھ متصف ہونا ممکن ہے، جیسا کہ روح جواہر مجردہ میں سے ہے لیکن یہ روح جب بھی دنیا میں آتی ہے کسی نہ کسی جسم کے ساتھ متصف ہو کر آتی ہے حالانکہ اجسام کا مادی ہونا ظاہر ہے۔(۱)

حجر اسود کی توہین کا حکم

''حجر اسود'' کی توہین کفر ہے، ایسے آدمی پر تجدید ایمان کے ساتھ ساتھ اگر شادی شدہ ہے تو تجدید نکاح بھی ضروری ہے۔(۲)

حجر اسود کی شکست وریخت فرقہ قرامطہ کے ہاتھوں

''حجر اسود کی مکہ مکرمہ سے منتقلی اور واپسی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱٤٤)

حجر اسود کی فضیلت

حجر اسود (کالا پتھر) جنت سے آیا ہوا ہے، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیش کیا گیا تا کہ وہ اس کو کعبہ شریف کے کونہ میں لگا دیں، آنحضرت ﷺ کے مبارک

---

(۱) أقول: يحتمل أن يكون من الجنّة فی الأصل فلما جعلا فی الأرض، اقتضت الحكمة أن يراعى فيهما حكم نشأة الأرض، فطمس نورهما، ويحتمل أن يراد أنّه خالطهما قوة مثاليّة بسبب توجه الملائكة إلى تنويه أمرهما وتعلق همم الملأ الأعلىٰ والصالحين من بنی آدم حتى صارت فيهما قوة ملكية، وهٰذا وجه التوفيق بين قول ابن عباس رضی الله عنهما، كلما هٰذا و قول محمد بن الحنفية رضی الله عنه: حجر من أحجار الأرض، وقد شاهدنا عيانًا أن البيت كالمحشو بقوّة ملكيّة ولذٰلک وجب أن يعطى (أی للحجر) فی المثال ماهو خاصيّة الأحياء من العينين واللسان، ولما كان معرفًا لإيمان المؤمنين وتعظيم المعظمين لله، وجب أن يظهر فی اللسان بصورة الشهادة له أو عليه، كما ذكرنا من سر نطق الأرجل والأيدی. (حجة الله البالغة: (۲/ ٦٥) من أبواب الحج، مبحث فی أمور تتعلّق بالحج، ط: مير محمد كتب خانه)

(۲) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱، فی الصفحة رقم: ۱۴۲. (من استخف بالقرآن)

زمانہ میں قریش نے خانہ کعبہ کی تعمیر کی تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اٹھا کر مشرقی جنوبی کونے پر نصب فرمایا۔طواف کی ابتداء اور انتہاء اسی مبارک پتھر کے مقابل ہوتی ہے۔(۱)

تاریخ کے طویل ترین دور میں بے شمار انبیاء کرام اور خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ اور لاکھوں صحابۂ کرامؓ، اولیاء عظام اور بے شمار حج اور عمرہ کرنے والوں کے مبارک ہونٹ اس مبارک پتھر سے ملے ہیں، اور اس کے قریب دعا بھی قبول ہوتی ہے اور قیامت کے دن یہ ''حجر اسود'' اپنے بوسہ لینے والوں کے حق میں گواہی دے گا۔(۲)

حدیث میں آتا ہے کہ: اس حجر اسود کو زیادہ سے زیادہ چومو اس لئے کہ وہ وقت قریب ہے کہ تم اس کو نہیں پاؤ گے، ایک رات لوگ اس کا طواف کررہے ہوں گے مگر صبح ہوگی تو وہ اس کو نہیں پائیں گے، جنت کی جو چیز زمین پر ہے اس کو اللہ تعالیٰ قیامت سے پہلے واپس اٹھائے گا۔(۳)

حجر اسود کی مکہ مکرمہ سے منتقلی اور واپسی

ابوطاہر نے ''ہجر'' (بحرین) نامی شہر کو دار الحکومت بنانے کے بعد وہاں ایک عالیشان مسجد تعمیر کرائی تھی، اور اس کا نام دار الہجرت رکھا تھا۔

(۱) حتى إذا انتهوا إلى موضع الركن، فاختلفوا في وضعه وكثر الكلام فيه وتنافسوا في ذٰلك...... فقال: أبو أميه بن المغيرة: ياقوم: إنّما أردنا البر ولم نرد الشر...... لكن حكموا بينكم أول من يطلع عليكم من هٰذا الفج، قالوا: رضينا وسلمنا، فطلع رسول الله ﷺ فقالوا: هٰذا الأمين قد رضينا به، فحكموه فبسط ردائه ثم وضع فيه الركن، فدعا من كل ربع رجلاً، فأخذوا بأطراف الثوب...... فرفع القوم الركن وقام النبيّ ﷺ على الجدر ثم وضعه بيده. (أخبار مكّة للأزرقي: (۱/۱۲۹) ماجاء في ذكر بناء قريش الكعبة في الجاهلية، ط: مكتبة الثقافية الدينية)

(۲) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۲، على الصفحة السابقة، رقم: ۱۴۱. (عن ابن عباس)

(۳) وقد جاء ''أكثروا من استلام هٰذا الحجر، فإنّكم توشكون أن تفقدوه''، بينما النّاس يطوفون ذات ليلة إذ أصبحوا وقد فقدوه، إن الله عزّ وجلّ لايترك شيئًا من الجنّة في الأرض إلاً أعاده فيها قبل يوم القيامة. (السيرة الحلبية: (۱/۲۱۹) باب بنيان قريش الكعبة شرفها الله تعالىٰ، ط: دار الكتب العلمية)

اس کے بعد اس پر یہ جنون سوار ہوا کہ لوگ بیت اللہ کا حج چھوڑ کر دار الہجرت کا حج کریں، چونکہ اس مقصد کا حصول بظاہر ناممکن تھا، لہٰذا اپنے اس ارادے کو پورا کرنے کے لئے اس نے حجر اسود کو دار الہجرت میں نصب کرنے کا منصوبہ بنایا، اور ۳۱۷ھ ہجری میں مکہ مکرمہ پر چڑھائی کر دی، وہاں پہنچ کر پہلے تو نہایت قتل و غارت گری کی، قبۂ زمزم کو بھی توڑ دیا، پھر اس پتھر کو تلاش کرنا شروع کیا جس پر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ السلام کے پاؤں کا نقش تھا تا کہ اسے اپنے ساتھ لے جائے، لیکن بیت اللہ شریف کے خادموں نے اسے مکہ مکرمہ کی گھاٹیوں میں چھپا دیا، اس وجہ سے اس پر تو دسترس نہ پا سکا لیکن حجر اسود کو اس کی جگہ سے نکال دیا، یہ ہولناک واقعہ بروز پیر ۱۴ ذوالحجہ ۳۱۷ھ ہجری کو رونما ہوا۔ اس کے بعد چھ یا گیارہ دن تک مکہ مکرمہ میں ٹھہر کر ہجر لوٹ گیا اور حجر اسود کو ہجر کی عالیشان عمارت دار الہجرت کی مغربی جانب نصب کر دیا، اور بیت اللہ شریف میں حجر اسود کی جگہ خالی رہ گئی۔

ابو طاہر کی سرتوڑ کوششوں کے باوجود جب کوئی شخص بھی حج کے لئے ہجر نہ گیا تو مایوس ہو کر خلیفہ مطیع اللہ کی خلافت کے زمانے میں تیس ہزار دینار لے کر حجر اسود واپس کر دیا، بروز منگل، ۱۰ محرم الحرام ۳۳۹ھ کو سنبر بن حسین قرمطی حجر اسود لے کر مکہ مکرمہ پہنچا، اور بیت اللہ شریف میں اس کی جگہ پر نصب کیا۔(۱)

---

(۱) فی هٰذه السنة المباركة فی ذی القعدة منها رد الحجر الأسود المكی إلی مكانه فی البیت، وقد كان القرامطة أخذوه فی سنة سبع عشرة وثلاثمائة كما تقدّم، و كان ملكهم إذ ذاك أبو طاهر سليمان بن أبی سعيد الحسين الجنابی، ولما وقع هٰذا أعظم المسلمون ذٰلك، وقد بذل لهم الأمير بحكم التركی خمسين ألف دينار علی أن يردّوه إلی موضعه فلم يفعلوا، و قالوا: نحن أخذنا بأمر فلانردّه إلاَّ بأمر من أخذناه بأمره.

فلمّا كان فی هٰذا العام حملوه إلی الكوفة وعلّقوه علی الاسطوانة السابعة من جامعها ليراه النّاس، وكتب أخو أبی طاهر كتابا فيه: إنّا أخذنا هٰذا الحجر بأمر وقد رددناه بأمر من أمرنا بأخذه ليتمّ حجّ النّاس ومناسكهم.

ثمّ أرسلوه إلی مكّة بغير شیئ علی قعود، فوصل فی ذی القعدة من هٰذه السنة ولله الحمد والمنّة، وكان مدّة مغايبته عنده ثنتين وعشرين سنة، ففرح المسلمون لذٰلك فرحًا شديدًا.=

= وقد ذكر غير واحد أنّ القرامطة لما أخذوه حملوه على عدة جمل فعطبت تحته واعترى أسنمتها القرح، ولما ردوه حملوه قعود واحد ولم يصبه أذى. (البداية والنهاية: (۱۲/ ۱۸۳) سنة تسعين و ثلاثين و ثلاثمائة، ط: مكتبه رشيديه كوئٹه)

▭ وفى ذى القعدة رد الحجر الأسود الّذى كان ابو طاهر سليمان بن الحسن الهجرى أخذه من الكعبة وعلق على الاسطوانة السابعة من مسجد الكوفة وقد كان بحكم بذل فى رده خمسين ألف دينار فلم يرد و قيل أخذناه بأمر وإذا ورد الأمر برده بذل فى ردّه خمسين ألف دينار فلم يرد و قيل أخذناه بأمر وإذا ورد الأمر بردّه رددناه فلما كان فى ذى القعدة كتب اخوة ابى طاهر كتابا يذكرون فيه أنّهم ردوا الحجر بأمر من أخذوه ليتم مناسك النّاس و حجهم فرد إلى موضعه. (المنتظم فى تاريخ الملوك و الأمم: (۱۴/ ۸۰، ۸۱) سنة تسعين و ثلاثين و ثلاثمائة، ط: دار الكتب العلمية، الطبعة الأولىٰ، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲م)

▭ وفيها رد الحجر الأسود إلى موضعه بعث به القرمطى مع أبى محمد بن سنبر إلى الخليفة مطيع اللّٰه وكان بحكم قد دفع فيه قبل تاريخه خمسين ألف دينار وما أجابوا و قالوا أخذناه بأمر ومانرده إلا بأمر فلما ردوه فى هٰذه السنة قالوا: رددناه بأمر من أخذناه بأمرِه وكذبوا فإنّ اللّٰه تعالىٰ قال: ﴿وإذا فعلوا فاحشةً قالوا وجدنا عليها آبائنا واللّٰه أمرنا بها قل إنّ اللّٰه لايأمر بالفحشاء﴾ وإن عنوا بالأمر القدر فليس ذٰلک حجة لهم فاللّٰه تعالىٰ قدر عليهم الضلال والمروق من الدين وقدر عليهم أن يدخلهم النّار فلاينفعهم قوله أخذناه بأمر ولما أتوا بالحجر الأسود أعطاهم المطيع مالا له جرم وكان الحجر الاسود قد بقى اثنتين و عشرين سنة وقال المسبحى وفيها وافى سنبر بن الحسن إلى مكة ومعه الحجر الاسود وأمير مكة معه فلما صار بفناء البيت أظهر الحجر وعليه ضباب فضة قد عملت من طوله و عرضه تضبط شقوقا قد حدثت عليه بعد انقلاعهٖ وأحضر له صانعا معه جص يشده به فوضع سنبر بن الحسن بن سنبر الحجر الأسود بيده وشده الصانع بالجص و قال: لما رده أخذناه بقدرة اللّٰه ورددنا بمشيئته. (النجوم الزاهرة فى ملوک مصر والقاهرة: (۳/ ۳۰۱)، السنة السابعة من ولاية تكين الرابعة على مصر، ط: وزارة الثقافة والإرشاد القومى، المؤسسة المصرية العامة للتأليف والترجمة والطباعة والنشر، وكذا فى "تاريخ الإسلامى للذهبى": (۷/ ۶۴۰، ۶۴۱) سنة سبع و عشرين، وثلاث مئة، ط: دار الغرب الإسلامى، بيروت، الطبعة الأولىٰ: ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳م)

▭ وبعد عود القرمطى إلى هجر رماه اللّٰه فى جسده بداء حتىٰ تقطعت أوصاله و تناثر الدود من لحمه و طال عذابه واستمرّ الحجر عندهم نحو عشرين سنة طمعا أن يتحول الحجّاج إلى بلدهم وبذل لهم بجكم التركى مدبر الخلافة خمسين ألف دينار فى رد الحجر فأبوا وكذٰلک أرسل المنصور بن القائم بن المهدى العبيدى إلى أحمد بن سعيد أخى طاهر خمسين ألف دينار ليرده فلم يفعل ولما أيست القرامطة من تحويل الحج إلى بلدهم ردوه وحملوه على جمل هزيل فسمن ولما ذهبوا به إلى بلدهم مات تحته أربعون جملا و قالوا أخذناه بأمر ورددنا بأمر. (خلاصة الأثر فى أعيان القرن الحادى عشر: (۱/ ۷۶، ۷۷) ط: مكتبة خياط، شارع بلس، بيروت لبنان)

اب حجر اسود کے ارد گرد چاندی کا حلقہ جس کا وزن تین ہزار سات سو ستانوے اور نصف درہم (تقریباً چودہ کلو) تھا چڑھا دیا گیا ہے۔(۱)

حجر اسود قرامطہ کے قبضہ میں چار دن کم بائیس سال رہا، کہا جاتا ہے کہ جب قرامطہ حجر اسود لے کر گئے تو ہجر تک پہنچتے پہنچتے چالیس اونٹ اس کے نیچے دب کر مر گئے، اور جب واپس لائے تو ایک ہی اونٹ نے اسے مکہ مکرمہ پہنچا دیا۔(۲)

اس واقعہ کے بعد ابو طاہر چیچک کے مرض میں مبتلا ہو گیا جس کی وجہ سے اس کا پورا جسم ریزہ ریزہ ہو گیا، اور بالآخر گناہوں کا انبار لے کر اپنے انجام کو پہنچا۔(۳)

(۱) ومبلغ ما عليه من الفضة فيما قيل ثلاثه آلاف و سبعمائة و تسعون درهما و نصف . (النجوم الزاهرة فى ملوك مصر والقاهرة : (۳۰۸/۳) سنة أربعين و ثلاثمائة ، ط: وزارة الثقافة و الإرشاد القومى، المؤسسة المصرية العامة للتأليف والترجمة والطباعة والنشر)

☜ وكذا فى تاريخ الإسلام للذهبى : (۶۴۲/۷) سنة أربعين و ثلاثمائة ، ط: دار الغرب الإسلامى، بيروت، الطبعة الأولىٰ ، ۱۴۲۴ھ / ۲۰۰۳ م.

(۲) انظر الى الحاشية السابقة رقم: ۱ ، على الصفحة رقم: ۱۴۵ . (فى هٰذه السنة المباركة)

(۳) و فيها هلك الخبيث الطريد من رحمة الله أبو طاهر سليمان بن أبى سعيد الجنابى الهجرى القرمطى فى شهر رمضان بالجدرى بعد أن رأى فى نفسهٖ العبر وتقطعت أوصاله . (النجوم الزاهرة فى ملوك مصر والقاهرة : (۳۰۸/۳) ، سنة اثنتين وثلاثين و ثلاثمائة ، ط: وزارة الثقافة والإرشاد القومى ، المؤسسة المصرية العامة للتأليف والترجمة والطباعة والنشر)

☜ (وفيه أيضًا) فلما عاد القرمطى إلى بلاده رماه الله فى جسدهٖ حتىٰ طال عذابه وتقطعت أوصاله وأطرافه . وهو ينظر إليها وتناثر الدود من لحمه قلت : هٰذا ماعذب به فى الدنيا وأمّا الأخرىٰ فأشد إن شاء الله تعالىٰ وأدوم عليه وأعوانه وذزيته لعنة الله عليهم . (۲۲۴/۳ ، ۲۲۵)

☜ ولم يحج الركب لموت القرمطى الطاغية أبو طاهر سليمان بن أبى سعيد الجنابى فى رمضان بهجر من الجدرى أهلكه الله به فلارحم الله فيه مغرز إبرة . (شذرات الذهب فى أخبار من ذهب : (۳۳۱/۲) سنة اثنتين و ثلاثين و ثلاثمائة ، ط: دار الفكر ، ۱۴۰۹ھ / ۱۹۹۸م)

☜ سليمان بن سعيد الجنابى القرمطى : زعيم قومه ، هلك بالجدرى فى رمضان ، فلارحمه الله. وقد مرت أخباره فى سنة سبع عشرة فى الحوادث . (تاريخ السلامى للذهبى : (۶۶۰/۷) سنة اثنتين و ثلاثين وثلاث مائة ، ط: دار الغرب الإسلامى ، بيروت ، الطبعة الأولىٰ : ۱۴۲۴ھ / ۲۰۰۳م)

حج دس سال تک موقوف رہا

تاریخ کی کتابوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳۱۷ھ سے ۳۲۷ھ تک یعنی دس سال تک حجِ کعبہ رُکا رہا۔(۱) وجہ اس کی یہ ہوئی کہ ابو طاہر کی قتل و غارتگری کی وجہ سے بیت اللہ شریف کی طرف جانے والا راستہ غیر محفوظ ہو چکا تھا، ہر حاجی کو اپنی جان و مال کا خطرہ تھا، جبکہ حج کے فرض ہونے کے لئے ایک لازمی شرط یہ ہے کہ بیت اللہ شریف کی طرف جانے والا پورا راستہ مامون ومحفوظ ہو۔

لہٰذا عازمینِ حج ہر سال امن بحال ہونے کے انتظار میں رہتے تھے، اور ہر سال انہیں مایوس ہونا پڑتا تھا، دس سال کا لمبا عرصہ اسی انتظار میں گزر گیا۔

آخر ۳۲۷ھ میں ابو طاہر کے ایک دوست ابو علی محمد بن یحیٰی علوی نے اسے خط لکھا کہ: ''ہر حاجی سے اس کے اونٹ کے بدلے میں پانچ دینار ٹیکس لے کر حج کی اجازت دیدو'' چنانچہ اس نے اس تجویز کو منظور کرلیا اور لوگوں کو امن و اطمینان کے ساتھ حج کرنا نصیب ہوا۔(۲)

---

(۱) قال أبو المظفر فی مرآة الزمان والظاهر أنّه لم يحج أحد منذ سنة سبع عشرة وثلاثمائة إلى سنة ست و عشرين و ثلاثمائة خوفًامن القرامطة . (النجوم الزاهرة فی ملوک مصر والقاهرة: (۳/ ۲۲۷) السنة السابعة من ولاية تكين الرابعة على مصر، ط: وزارة الثقافة والإرشاد القومی، المؤسسة المصرية العامة للتأليف والترجمة والطباعة والنشر)

وكان فی هٰذه السنين قد كثر فساده وأخذه البلاد وفتكه بالمسلمين واشتد الخطب به وتمكنت هيبته فی القلوب وكثر أتباعه وبث السريا وتزلزل له الخليفة وهزم جيش المقتدر غير مرة وانقطع الحج فی هٰذه السنين خوفا من القرامطة . (تاريخ الخلفاء للسيوطی: (ص: ۳۸۲)، ط: نور محمد كارخانه تجارت كتب ، كراتشی)

(۲) فشفع فی النّاس الشريف أبو علی محمد بن يحيٰی العلوی عندالقرامطة ، وكانوا يحبونه لشجاعته وكرمه ، فی أن يمكنهم من الحج، وأن يكون لهم على كل جمل خمسة دنانير، وعلى المحمل سبعة دنانير، فاتفقوا معه على ذٰلک، فخرج النّاس فی هٰذه السنة إلى الحج على هٰذا الشرط. (البداية والنهاية: (۱۲/ ۱۳۰) سنة سبع و عشرين و ثلاثمائة، ط: مكتبة رشيديه كوئٹه) =

(واضح رہے کہ یہ پہلا موقع تھا کہ جب حاجیوں کو حج جیسی عظیم عبادت کے لئے بھی ٹیکس ادا کرنا پڑا)

اس کے بعد اس وقت کے خلیفہ کے افسر محمد بن یاقوت نے ابو طاہر کو خط لکھا کہ اگر تم حاجیوں کو بلا وجہ تنگ کرنا اور ان سے ٹیکس لینا چھوڑ دو تو خلیفۃ المسلمین وہ تمام علاقے تمہارے پاس برقرار رہنے دیں گے جو تمہارے زیرِ قبضہ ہیں۔

ابو طاہر نے اس تجویز کو بھی مان لیا اور آئندہ حاجیوں سے ٹیکس وغیرہ لینا چھوڑ دیا۔(۱)

= فلما جاء ت سنة سبع وعشرين كاتب أبو على عمر بن يحيٰى العلوى القرامطة وكانوا يحبونه لشجاعته وكرمه و سألهم أن يأذنوا للحجيج ليسير بهم ويعطيهم من كل جمل خمس دنانير ومن المحمل سبعة دنانير فأذنوا لهم فحج النّاس وهى أوّل سنة مكس فيها الحاج. (المنتظم فى تاريخ الأمم والملوك: (۱۳/۳۷۸) ط: دار الكتب العلمية ، الطبعة الأولىٰ، ۱۴۱۲ھ/ ۱۹۹۲م)

وفيها كتب أبو على عمر بن يحيٰى العلوى إلى القرامطى، وكان يحبه، أن يطلق طريق الحاج، ويعطيه عن كل جمل خمسة دنانير ، فأذن، وحج النّاس وهى أوّل سنة أخذ فيها المكس من الحجاج. (تاريخ الإسلام للذهبى: (۷/۴۲۹) سنة سبع و عشرين و ثلاثمائة، ط: دار الغرب الإسلامى، بيروت، الطبعة الأولىٰ: ۱۴۲۴ھ/ ۲۰۰۳ء)

وكذا فى تاريخ الخلفاء للسيوطى: (ص: ۳۹۲) ط: نور محمد كارخانه، تجارت كتب، كراتشى.

(۱) أرسل محمد بن ياقوت حاجب الخليفة رسولاً إلى أبى طاهر القرمطى يدعوه إلى طاعة الخليفة، ليقرّه على ما بيده من البلاد، ويقلّده بعد ذٰلك ما شاء من البلدان، ويحسن إليه، ويلتمس منه أن يكفّ عن الحاجّ جميعهم، وأن يردّ الحجر الأسود إلى موضعه بمكّة، فأجاب أبو طاهر إلى أنّه لايتعرّض للحاجّ، ولايصيبهم بمكروه، ولم يجب إلى ردّ الحجر الأسود إلى مكّة، وسأل أن يطلق له الميرة من البصرة ليخطب للخليفة فى أعمال هجر، فسار الحاجّ إلى مكّة و عاد ولم يتعرض لهم القرامطة. (الكامل فى التاريخ لابن أثير: (۷/۱۰۵) ذكر عدة حوادث)

وفى أيّام المقتدر العباسى: ظهرت طائفة القرامطة وكان زعيمهم أبو طاهر القرمطى قد بنى دارًا فى مدينة هجر البحرين سماها دار الهجرة وأراد أن ينقل الحج إليها، فسار إلى مكّة فى عسكر كثيف أيّام الحج و قتل الكثير من الطائفتين والركع السجود واقتلع باب الكعبة والحجر الأسود من مكانه، وبعدموت أبى طاهر رأى اتباعه استحالة صرف الحجاج عن الكعبة فأعاد الحجر الأسود منبر بن الحسين القرمطى إلى مكانه فى الكعبة بعد أن ظل بعيدًا عن مكانه والنّاس مستمرّة بالتبرك بمكانه فى الكعبة. (فى رحاب البيت العتيق للدكتور/ محيى الدين أحمد امام: (ص: ۱۹۴)

حج زندگی میں ایک بار فرض ہونے کی حکمت

نماز ہر وقت اور زکوۃ ہر سال فرض ہوتی ہے کیوں کہ نماز فرض ہونے کا سبب یعنی وقت بار بار آتا ہے اور زکوۃ فرض ہونے کا سبب یعنی سال بھی بار بار آتا ہے اس لئے نماز اور زکوۃ بار بار فرض ہوتی ہے، لیکن حج فرض ہونے کا سبب یعنی ''بیت اللہ'' ایک ہے اس لئے حج زندگی میں صرف ایک دفعہ فرض ہوتا ہے بار بار فرض نہیں ہوتا۔(۱)

دوسری وجہ یہ ہے کہ حج میں دیگر عبادات کی بنسبت مشقت زیادہ ہے، اس لئے حج کو جہاد کہا گیا ہے، اس وجہ سے حج صرف ایک دفعہ فرض ہوتا ہے، بار بار فرض نہیں ہوتا، جیسا کہ حائضہ عورت سے نماز معاف ہوتی ہے روزہ معاف نہیں ہوتا کیونکہ نماز میں ڈبل ہونے کی وجہ سے مشقت ہے روزہ میں ڈبل نہ ہونے کی وجہ سے مشقت نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) فرض مرّة؛ لأنّ سببه البيت وهو واحد...... وفي الشامية: قوله: لأنّ سببه البيت: بدليل الإضافة في قوله تعالىٰ: ﴿ولله على النّاس حج البيت﴾ فإنّ الأصل إضافةا لأحكام إلى أسبابها كما تقرر في الأصول، ولايتكرر الواجب إذا لم يتكرر سببه، ولحديث مسلم: ''يأيّها النّاس قد فرض عليكم الحج فحجوا فقال رجل أكل عام يا رسول الله! فسكت حتىٰ قالها ثلاثًا، فقال رسول الله ﷺ: لو قلت نعم لوجبت ولما استطعتم. (الدر مع الرد: (۲/۴۵۵) كتاب الحج، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۲/۳۰۹) كتاب الحج، ط: سعيد.

أحكام القرآن للجصاص: (۲/۴۱) سورة آل عمران، باب فرض الحج، ط: قديمي.

(۲) ومنها أنّه لايجب في العمر إلّا مرّة واحدة بخلاف الصلاة والصوم والزكاة ...... لأنّ الأمر المطلق بالفعل لايقتضي التكرار، لما عرف في أصول الفقه، والتكرار في باب الصلاة والزكاة والصوم ثبت بدليل زائد لابمطلق الأمر ...... ولأنّه عبادة لاتتأدى إلّا بكلفة عظيمة ومشقة شديدة بخلاف سائر العبادات، فلو وجب في كل عام لأدى إلى الحرج وأنّه منفي شرعًا ......(بدائع الصنائع: (۲/۱۱۹) كتاب الحج، فصل: وأمّا كيفية فرضه، ط: سعيد)

فتح القدير مع الكفاية: (۲/۳۲۲، ۳۲۳) كتاب الحج، ط: رشيديه.

احسن الفتاوىٰ: (۴/۵۲۱) كتاب الحج، عمر میں ایک بار فرضیت حج میں حکمت، ط: سعيد.

حج سے پہلے عمرہ کرنا

☆حکومت کی جانب سے حج کے لئے جتنی رقم کا اعلان ہوتا ہے اگر کسی کے پاس اتنی رقم موجود ہے اور وہ حج کے ایام میں بیت اللہ شریف تک پہنچ کر حج پورا کرنے تک وہاں رہنے کی طاقت رکھتا ہے تو اس پر حج فرض ہو جاتا ہے، اور یہ فرضیت ہمیشہ قائم رہتی ہے، اگر یہ شخص صرف ایک بار بیت اللہ شریف تک پہنچنے کے وسائل رکھتا ہے تو حج پر جانا ضروری ہے، عمرہ کے لئے جانا اور حج کی فرضیت کے باوجود حج نہ کرنا درست نہیں۔(۱)

حج سے پہلے عمرہ کرنا جائز ہے اس میں کوئی قباحت نہیں۔(۲)

حج سے قضا نمازیں معاف نہیں ہوتیں

حج کرنے سے دَین (قرض) معاف نہیں ہوتا، اللہ کا دَین بھی معاف نہیں ہوتا، اور بندے کا دَین بھی معاف نہیں ہوتا، مثلاً اگر کسی کے ذمہ کسی کا قرض ہو تو وہ حج

---

(۱) الحج واجب على الأحرار البالغين العقلاء الأصحاء إذا قدروا على الزاد والراحلة فاضلاً عن المسكن ومالابد منه وعن نفقة عياله إلى حين عوده . (هداية مع فتح القدير و الكفاية: (۲/ ۳۱۷۔ ۳۲۲) كتاب الحج، ط: رشيديه)

الهندية : (۱/ ۲۱۷) كتاب المناسك ، ومنها القدرة على الزاد والراحلة ، ط: رشيديه.

بدائع الصنائع : (۲/ ۱۲۲) كتاب الحج ، فصل : أمّا شرائط فرضيته ، ط: سعيد.

(۲) ويعتمر قبل الحج ماشاء، وما فى اللباب: ولايعتمر قبل الحج فغير صحيح؛ لأنّه بناء على أنّ المكى ممنوع عن العمرة المفردة وهو خلاف مذهب أصحابنا جميعا؛ لأنّ العمرة جائزة فى جميع السنة بلاكراهة إلاّ فى خمسة أيّام. (غنية الناسك: (ص: ۲۱۵) باب التمتّع، فصل فى كيفية أداء التمتّع المسنون، ط: إدارة القرآن)

وقد أطلق أصحاب المتون بأنّ العمرة جائزة فى جميع السنة ، وإنّما تكره فى يوم عرفة وأيّام النحر وأيّام التشريق ، والإطلاق يشمل المكىّ وغيره . (إرشاد السارى : (ص: ۴۰۰) باب التمتّع ، فصل فى تمتّع المكىّ ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

الهندية : (۱/ ۲۳۷) كتاب المناسك ، الباب السادس فى العمرة ، ط: رشيديه.

کرنے سے معاف نہیں ہوگا جب تک کہ ادا نہیں کرے گا، اسی طرح اگر کسی کے ذمہ کچھ فرض نمازیں ہوں یا فرض روزے ہوں یا فرضِ زکوۃ ہو تو حج کرنے سے یہ نماز، روزہ، زکوۃ کچھ بھی معاف نہیں ہوں گے، یہ اللہ کا دَین ہے، اور دَین ادا کئے بغیر معاف نہیں ہوتا، اس لئے قضا نمازیں ادا کئے بغیر حج کی وجہ سے معاف نہیں ہوں گی۔(۱)

حج سے گناہ کی معافی

جن گناہوں کی معافی کی بشارت حج کرنے پر دی گئی ہے، حج کرنے سے ان کی باز پرس نہیں ہوگی کیونکہ وہ معاف ہو چکے ہیں، اور حج کے بعد جو گناہ کرے گا ان کی معافی گزشتہ حج سے نہیں ہوگی، لہذا اگر ان گناہوں سے توبہ نہیں کی تو آخرت میں ان کی باز پرس ہوگی۔(۲)

حج سے واپسی پر حاجی کا دعوت کرنا

حج اسلام کا عظیم الشان رکن اور بڑی نعمت ہے، اس کی ادائیگی پر اگر کوئی شخص شکریہ کے طور پر غرباومساکین اور اعزہ واحباب کو کھانا کھلائے یا کچھ ہدیہ دے تو

---

(۱) وقال عياض: أجمع أهل السنة أن الكبائر لايكفرها إلّا التوبة، ولا قائل بسقوط الدين ولو حقًّا للّٰه تعالىٰ كدين صلاة وزكاة، نعم إثم المطل وتأخير الصلاة ونحوها يسقط، وهٰذا معنى التكفير على القول به...... (الدر مع الرد: (۲/۲۲۲) كتاب الحج، مطلب فى تكفير الحج الكبائر، ط: سعيد)

(۲) إنّ الإسلام يهدم ما كان قبله ، وإن الهجرة تهدم ما كان قبلها ، وإن الحج يهدم ما كان قبله ''.
(شامى: (۲/۶۲۳) كتاب الحج ، فروع ، مطلب فى تكفير الحج الكبائر ، ط: سعيد)

قال : أمّا علمت يا عمرو ! إن الإسلام يهدم ما كان قبله ، وإن الهجرة تهدم ما كان قبلها ، وإن الحج يهدم ما كان قبله '' وأمّا أحكامه ففيه عظم موقع الإسلام والهجرة والحج ، وأنّ كل واحد منها يهدم ما كان قبله من المعاصى . (شرح المسلم للنووىؒ : (۱/۶، ۷) كتاب الإيمان ، باب كون الإسلام يهدم ما كان قبله وكذا الحج والهجرة ، ط: قديمى)

البحر العميق : (۱/۶۲ ، ۶۳) الباب الأوّل : فى الفضائل ، فصل : فى فضل الحج والعمرة و ذم تارك الحج ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

شرعاً درست ہے۔(۱)

لیکن بعض جگہ اس میں دکھاوا اور فخر کی شان ہوتی ہے گویا کہ اپنے حج کا اعلان ہوتا ہے کہ حج کرکے آئے ہیں اور بعض جگہ پر کھانا لازم اور ضروری تصور کیا جاتا ہے یہاں تک کہ اگر اپنے پاس پیسہ نہ ہو تو قرض لیکر کھلایا جاتا ہے، اور بعض دفعہ اس کے لئے سودی قرض لیا جاتا ہے، ایسی صورت میں شریعت کی طرف سے اس کی اجازت نہیں ہوتی، اس طرح کھلانے سے اور ایسا کھانا کھانے سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔(۲) اور اگر یہ باتیں نہیں ہیں، اخلاص، للّٰہیت اور دل کی خوشی سے کھلاتے ہیں تو کھلانا اور کھانا دونوں جائز ہے۔(۳)

(۱،۳) عن جابر بن عبد اللّٰہ: أنّ رسول اللّٰه ﷺ لما قدم المدينة نحر جزورًا أو بقرةً......

(صحيح البخارى: (۱/۴۳۴) كتاب الجهاد، باب الطعام عند القدوم، ط: قديمى)

☜ وعنه أن النّبىّ ﷺ لما قدم المدينة نحر جزورًا أو بقرةً. رواه البخارى (قوله: أو بقرةً)...... أى السنة لمن قدم من السفر أى يضيف بقدر وسعه، ذكره الطيبى، وقال ابن الملك الضيافة سنة بعد القدوم. (مرقاة المفاتيح: (۷/۳۳۲) باب آداب السفر، الفصل الأوّل: قبيل الفصل الثانى، ط: امداديه ملتان)

(۲) عن أبى سعيد عن النّبىّ ﷺ قال: من يسمع يسمع اللّٰه به ومن يرآئ يرآئ اللّٰه به. (سنن ابن ماجه: (ص: ۳۱۰) كتاب الزهد، باب الرياء والسمعة، ط: قديمى)

☜ وقد سئل الشافعى رحمه اللّٰه تعالىٰ عن الرياء : فقال اليديهة : هو فتنة عقدها الهوٰى خيال أبصار قلوب العلماء ، فنظروا بسوء اختيار النفوس ، فاحبطت أعمالهم . (فيض القدير : (۶/ ۱۷۴) تحت رقم الحديث : ۸۶۹۵ ، حرف الميم ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

☜ صحيح البخارى : (۲/۹۶۲) كتاب الرقاق ، باب الرياء والسمعة ، ط: قديمى.

☜ قال ابن المنير : فيه أن المندوبات قد تنقلب مكروهات إذا رفعت عن رتبتها. (فتح البارى: (۲/ ۳۳۸) كتاب الأذان، باب الانتفال والإنصراف من اليمين والشمال، دار المعرفة بيروت)

☜ من أصرّ على مندوب و جعله عزمًا ولم يعمل بالرخصة ، فقد أصاب منه الشيطان من الإضلال، فكيف من أصرّ على بدعة ومنكر؟) مرقاة المفاتيح: (۳/ ۳۱) كتاب الصلاة، باب الدعاء فى التشهد ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه)

☜ السعاية على شرح الوقاية : (۲/۲۶۵) كتاب الصلاة ، باب صفة الصلاة ، قبيل : فصل فى القراء ة ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

حج فرض نہیں تھا اس کی طرف سے حج بدل کرنا

جس زندہ یا مردہ پر حج فرض نہیں، اس کی طرف سے حج بدل ہوسکتا ہے مگر یہ نفلی حج ہوگا۔(۱)

حج فرض ہوتا ہے

اگر کسی مرد کے پاس قرض وغیرہ کے علاوہ اتنی رقم موجود ہے جس سے وہ حج کرسکتا ہے، اور واپس آنے تک گھر کے اہل وعیال کا خرچہ بھی موجود ہے تو اس پر حج فرض ہوگا۔(۲)

موجودہ دور میں حکومت کی طرف سے حج کے لئے جتنی رقم کا اعلان ہوتا ہے

---

(۱) الأوّل: وجوب الحج أى بالمال فلو أحج فقير أو غيره ممن لم يجب عليه الحج عن الفرض أى عن فرضه...... ثم ما ذكره إنّما هو شرط وجوب الحج لا شرط جواز الإحجاج...... ويتفرع عليه حينئذٍ أن يقال: فلو كان فقيرًا صحيح البدن لايجوز حج غيره عنه فرضًا، بخلاف حجه عنه نفلًا إن دام به الفقر إلى أن يموت. (إرشاد السارى: (ص: ۶۱۲) باب الحج عن الغير، فصل: فى شرائط جواز الإحجاج والنيابة عن حجة الإسلام، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسك: (ص: ۳۲۰) باب الحج عن الغير، فصل: فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، الأوّل، ط: إدارة القرآن.

🗀 الدر مع الرد: (۲/۵۹۸) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.

(۲) (فرض)...... (مرة)...... (على مسلم)...... (حر مكلف)...... (صحيح) البدن (بصير)...... (ذى زاد)...... (و راحلة)...... (فضلا عمّا لابدّ منه) كما مر فى الزكاة...... (و)...... فضلا عن (نفقة عياله) ممن تلزمه نفقته لتقدم حق العبد، (إلى) حين (عوده)...... (قوله: كما مرّ فى الزكاة) أى من بيان مالابدّ منه من الحوائج الأصلية، كفرسه...... وقضاء ديونه وأصدقته ولو مؤجلة كما فى اللباب وغيره، والمراد قضاء ديون العباد...... (الدر مع الرد: (۲/۴۵۵، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳) كتاب الحج، ط: سعيد)

🗀 إرشاد السارى: (ص: ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸) باب شرائط الحج، النوع الأوّل، شرائط الوجوب، الشرط السادس، الاستطاعة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسك: (ص: ۱۶، ۱۹، ۲۱) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن.

اگر اتنی رقم اور مزید گھر کے اہل کے خرچے کی رقم موجود ہے تو حج فرض ہوگا۔(۱)

حج فرض ہونے کے بعد بیمار ہوگیا

اگر حج فرض ہونے کے بعد حج کرنے کا وقت ملا اور اس دوران حج نہیں کیا اور بعد میں بیمار ہونے کی وجہ سے حج کرنے کے قابل نہ رہا تو حج بدل کرانا فرض ہے۔(۲)

حج فوت ہوگیا

جس شخص کا حج فوت ہوگیا اس پر طواف وداع واجب نہیں ہے۔(۳)

حج قران

''قران'' یعنی حج اور عمرہ کو ایک ساتھ کرنا۔قران کے معنی لغت میں دو چیزوں کو باہم ملانے کے ہیں، اور شریعت کی اصطلاح میں حج اور عمرہ کا احرام دونوں ایک ساتھ باندھ کر ایک ساتھ حج اور عمرہ کے ارکان ادا کرنے کو قران کہتے ہیں، کیونکہ اس صورت میں حج اور عمرہ دونوں کو اکٹھا کیا جاتا ہے۔

---

(۱) انظر الحاشية، رقم: ۲، على الصفحة السابقة رقم: ۱۵۴.

(۲) ولو ملك الزاد والراحلة وهو صحيح البدن ولم يحج حتى صار زمنًا أو مفلوجًا لزمه الإحجاج بالمال بلاخلاف، كذا في المحيط. (الهندية: (۱/۲۱۸) كتاب المناسك، الباب الأوّل، ومنها سلامة البدن، ط: رشيديه)

فتح القدير مع الكفاية: (۲/۳۲۷) كتاب الحج، ط: رشيديه.

شامی: (۲/۴۵۹) كتاب الحج، ط: سعيد.

(۳) ولايجب على الحائض والنفساء ولا على فائت الحج، كذا في محيط السرخسي. (الهندية: (۱/۲۳۴) كتاب المناسك، الباب الخامس في كيفية أداء الحج، قبيل: فصل في المتفرقات، ط: رشيديه)

ولاتجب على المعتمر ...... و فائت الحج ...... (إرشاد الساري: (ص: ۳۵۵) باب طواف الصدر، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۹۰) باب طواف الصدر، ط: إدارة القرآن.

حج قران کرنے والا بیت اللہ میں حاضری کے فورا بعد عمرہ کرے یعنی بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرے اور حلق اور قصر نہ کرے اور اس کے بعد طواف قدوم کرے اور دس ذی الحجہ کو بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنے کے بعد دم شکر (قربانی کے جانور) کو ذبح کرکے حلق یا قصر کرنے تک اسی احرام میں رہے، اس دوران احرام کا کپڑا بدلنا اور غسل وغیرہ کرنا جائز ہے لیکن احرام سے نکلنا منع ہے۔(۱)

حج کا احرام باندھا لیکن فرض یا نفل کی تعیین نہیں کی

اگرکسی نے حج کا احرام باندھ لیا لیکن فرض یا نفل کی تعیین نہیں کی تو اگر اس پر حج فرض ہے تو یہ فرض حج کا احرام ہوگا اور اس سے فرض حج ادا ہو جائے گا، اور اگر نذر یا نفل یا کسی دوسرے کی طرف سے حج کی نیت کرلی تو جیسی نیت کرے گا ویسا ہی

(۱) (والقران) لغة: الجمع بين شيئين، وشرعًا (أن يهل) أى يرفع صوته بالتلبية (بحجة و عمرة معًا) حقيقةً أو حكمًا بأن يحرم بالعمرة أولا ثم بالحج قبل أن يطوف لها أربعة أشواط ، أو عكسه بأن يدخل إحرام العمرة على الحج قبل أن يطوف للقدوم وإن أساء أو بعده وإن لزمه دم (من الميقات) إذ القارن لايكون إلّا آفاقيًا (أو قبله فى أشهر الحج أو قبلها ويقول)...... (بعد الصلاة اللّٰهم إنّى أريد الحج والعمرة فيسّرهما لى وتقبّلهما منّى)...... (وطاف للعمرة) أولا وجوبًا...... (سبعة أشواط يرمل فى الثلاثة الأول ويسعٰى بلا حلق)...... (ثم يحج كما مر) فيطوف للقدوم ويسعٰى بعده ...... (وذبح للقران) وهو دم شكر فيأكل منه (بعد رمى يوم النحر ...... (الدر مع الرد : (۲/ ۵۲۹ ، ۵۳۰ ، ۵۳۱ ، ۵۳۲ ، ۵۳۳) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد)

فتح القدير مع الكفاية: (۲/ ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶) كتاب الحج، باب القران، ط: رشيديه.

الهندية: (۱/ ۲۳۷) كتاب المناسک، الباب السابع فى القران والتمتّع، ط: رشيديه.

له الاغتسال بالماء القراح وماء الصابون والحرض ...... وله الاغتسال بأى ماء كان ولكن بحيث لايزيد الوسخ ، بل يقصد الطهارة أو دفع الغبار أو الحرارة . (غنية الناسک : (ص: ۹۱) باب الإحرام ، فصل : فى مباحات الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

فيجوز فى ثوب واحد أو أكثر من ثوبين بأن يجعل واحد فوق واحد أو يبدل أحدهما بالآخر. (غنية الناسک: (ص: ۷۱) باب الإحرام، فصل: فيما ينبغى لمريد الإحرام، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۱۳۹) باب الإحرام ، فصل : ثم يتجرد عن الملبوس المحرم ، و : (ص: ۱۷۲) فصل : فى مباحاته ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

ہوگا۔(۱)

حج کا احرام باندھنے کے بعد طواف کرنا

حج کا احرام باندھنے کے بعد ''منیٰ'' روانہ ہونے سے پہلے بیت اللہ کا طواف کر کے جانا مستحب ہے فرض یا واجب نہیں۔(۲)

حج کا احرام حج سے پہلے کھول دیا

''حج کا احرام طواف کے بعد حج سے پہلے کھول دیا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱۵۸/۲)

حج کا احرام شوال سے پہلے باندھنا

ہر حال میں حج کا احرام شوال سے پہلے باندھنا مکروہ تحریمی ہے، اگر چہ شوال سے پہلے حج کا احرام باندھنے کی صورت میں احرام کے ممنوعات صادر نہ ہونے کا

---

(۱) ولو أطلق نية الحج صرف للفرض ...... ولو عين نفلا فنفل ، وقال المحقق الشامي تحته : وكذا لو نوى الحج عن الغير أو النذر كان عما نوى وإن لم يحج للفرض كذا ذكره غير واحد ، وهو الصحيح المعتمد ، المنقول الصريح عن أبي حنيفة وأبي يوسف من أنّه لايتأدى الفرض بنية النفل . (الدر مع الرد : (۲/۴۸۶) كتاب الحج ، قبيل : مطلب " من حج فلم يرفظ الخ " أى من وقت الإحرام ، ط: سعيد)

الهندية: (۱/۲۲۳) كتاب المناسك ، الباب الثالث فى الإحرام ، ومما يتّصل بذٰلك مسائل ، ط: رشيديه.

فتح القدير مع الكفاية : (۲/۳۴۳) كتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : رشيديه.

(۲) فإذا أراد الإحرام بالحج من مكّة يوم التروية أو قبله فالأفضل ...... ثم يدخل المسجد فيطوف سبعًا أى طواف تحية المسجد إن قدر عليه . (إرشاد السارى : (ص: ۲۶۵) باب الخطبة يوم السابع و خروج الحاج من مكّة إلى منٰى و عرفة ، فصل : فى إحرام الحاج من مكّة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسك : (ص: ۲۱۶) باب التمتّع ، فصل فى كيفية أداء التمتّع المسنون ، ط:

عالمگيرى: (۱/۲۳۹) كتاب المناسك، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

اعتماد ہو تب بھی شوال سے پہلے حج کا احرام باندھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

حج کا احرام طواف کے بعد حج سے پہلے کھول دیا

اگر کوئی وطن سے یا میقات سے حج افراد یا حج قران کا احرام باندھ کر آیا اور مکہ مکرمہ میں آ کر طواف کرنے کے بعد احرام کھول دیا تو دم دینا لازم ہوگا اور حج کی قضا بھی لازم ہوگی، اور اس فعل پر ندامت کے ساتھ توبہ اور استغفار بھی کرنا چاہیے تاکہ احرام توڑنے کی وجہ سے جو گناہ ہوا ہے وہ اللہ تعالیٰ معاف کر دیں۔(۲) اور یہ دم حرم کی حدود میں دینا ضروری ہے اور اس کا گوشت صرف غرباء اور مساکین کھا سکتے ہیں مالدار لوگ نہیں کھا سکتے۔(۳)

حج کا احرام کب باندھے

☆ حج کا احرام حج کے ایام میں حج سے پہلے باندھنا ضروری ہے، اور حج کے ایام سے پہلے حج کا احرام باندھنا مکروہ تحریمی ہے، اور ایام حج شوال، ذوالقعدۃ کے

---

(۱) ''حج کا احرام کب باندھے'' عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

(۲) المحرم إذا جنىٰ عمدًا بلاعذر يجب عليه أى جزاء فعله وهو الكفارة ، والإثم ، أى وتدارك إثمه هو التوبة عن المعصية وإن جنىٰ بغير عمد ...... أو بعذر فعليه الجزاء دون الإثم . (إرشاد السارى : (ص: ۴۲۱ ، ۴۲۲) باب الجنايات ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

شامى : (۲/۵۴۴) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۲۴۲) باب الجنايات ، مقدّمة فى ضوابط ينبغى حفظها ، ط إدارة القرآن.

(۳) الثالث : ذبحه فى الحرم بالاتفاق سواء وجب شكرًا أو جبرًا. (إرشاد السارى: (ص:۵۵۴) باب فى جزاء الجنايات وكفارتها ، فصل : فى أحكام الدماء وشرائط جوازها ، وأمّا شرائط جواز الدماء ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

ولايجوز للمكفر ...... أن يأكل شيئًا من الدماء أى الواجبة عليه للجزاء الا دم القران . (إرشاد السارى : (ص: ۵۷۰) باب فى جزاء الجنايات وكفاراتها ، فصل : لايجوز للمكفر أن يأكل شيئًا ، ط : الإمدادية مكّة المكرّمة)

دو مہینے اور ذوالحجہ کے پہلے دس دن ہیں۔(۱)

☆عمرہ کا احرام باندھنے کے لئے کوئی وقت مخصوص نہیں۔

---

(۱) قوله تعالىٰ: ﴿الحج أشهر معلومات﴾ قال أبو بكر: قد اختلف السلف فى أشهر الحج ماهي؟ فروى عن ابن عبّاس وابن عمر والحسن وعطا ومجاهد أنّها شوال و ذو القعدة وعشر من ذى الحجة. (أحكام القرآن للجصاص: (۱/۴۰۹) ذكر اختلاف السلف فى أشهر الحج، سورة البقرة، ط: قديمى)

وأبو الزبير عن جابر قال: لايحرم الرجل بالحج قبل أشهر الحج. (أحكام القرآن للجصاص: (۱/۴۱۰) باب الإحرام بالحج قبل أشهر الحج، ط: قديمى)

(أمّا وقته فأشهر معلومات) والأشهر المعلومات شوال و ذوالقعدة و عشر من ذى الحجة، وإذا عمل شيئًا من أعمال الحج من طواف و سعى قبل أشهر الحج لايجوز، وإذا عمل فيها يجوز كذا فى الظهيرية. (الهندية: (۱/۲۱۶) كتاب المناسک، الباب الأوّل، فى تفسيرها......، ط: رشيديه)

(فالأوّل) وهو الزمانى (شوال و ذو القعدة و عشرة أيام من ذى الحجة) أى عندنا . (إرشاد السارى إلى مناسک الملاعلى قارى : (ص: ۸۶) ، باب المواقيت ، ط: حقانيه ، و : (ص:۱۰۸) ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

(من أحكامها) أى ومن أحكام المواقيت...... (صحة أفعال الحج فيها) أى من طواف القدوم و سعى الحج ونحوهما (ومنها عدم صحه شيئ من أفعاله الواجبة) وكذا السنن والمستحبة (قبلها سوى الإحرام) فإنّه يجوز عندنا مع الكراهة. (إرشاد السارى: (ص:۸۶،۸۷) باب المواقيت، ط: حقانيه ، كوئٹه ، و: (ص: ۱۰۹) ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

(وأشهره شوّال و ذو القعدة وعشر ذى الحجة) ...... (وأنّه يكره الإحرام) له (قبلها) وإن أمن على نفسهِ من المحظور لشبهه بالركن كما مرّ . (الدر مع الرد : (۲/۴۷۱ ، ۴۷۲) كتاب الحج ، مطلب فى فروض الحج و واجباتهٖ ، ط: سعيد)

أمّا الميقات الزّمانى فأشهر الحج وهى شوّال و ذو القعدة ، وعشر من ذى الحجة كذا روى عن عبادلة الثلاثة وعبد اللّٰه بن الزبير رضى اللّٰه عنهم . (غنية الناسک : (ص: ۴۹) باب المواقيت و هو نوعان ، ط: إدارة القرآن)

وحتٰى لو أحرم به قبلها يكره تحريمًا مطلقا أمن على نفسهِ المحظور أو لا . (غنية الناسک: (ص: ۴۹) باب المواقيت وهو نوعان ، ط: إدارة القرآن)

صحيح البخارى: (۱/۲۱۱) كتاب الحج ، باب قول اللّٰه تعالىٰ : ﴿ الحج أشهر معلومات﴾، ط: قديمى.

حج کا اعلان

’’اعلان حج‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۴۹)

حج کا پانچواں دن، بارہ ذی الحجہ

اگر قربانی یا طواف زیارت گیارہویں تاریخ کو بھی نہ کرسکا تو آج بارہویں تاریخ کو کرے۔(۱)

اور آج کا اصل کام صرف تینوں جمرات کی رمی کرنا ہے زوال کے بعد بالکل اسی طریقہ سے تینوں شیطانوں کی رمی کرے جس طرح گیارہ ذی الحجہ کو کی ہے، اب تیرہویں تاریخ کی رمی کے لئے منی میں مزید قیام کرنے یا نہ کرنے کا اختیار ہے، اگر چاہے تو آج بارہویں کی رمی سے فارغ ہوکر مکہ مکرمہ جاسکتا ہے، غروب آفتاب سے پہلے جانا بلا کراہت جائز ہے اور غروب کے بعد صبح صادق سے پہلے پہلے کراہت کے ساتھ جانا جائز ہے اور اگر صبح صادق ہوگئی تو تیرہویں کی رمی کرکے جانا واجب ہوگا، رمی کے بغیر جانے کی صورت میں دم واجب ہوگا، البتہ تیرہویں تاریخ کی رمی میں یہ سہولت ہے کہ زوال آفتاب سے پہلے بھی رمی کرنا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) ثم يطوف بالبيت في يومهٖ ذٰلک طواف الزيارہ إن استطاع، أو من الغد، أو بعد الغد ولايؤخر عن ذٰلک . (الهندية : (۱/۲۳۲) كتاب المناسک، فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

فتح القدير : (۲/۳۸۸) كتاب الحج ، ط: رشيديه.

الدر مع الرد : (۲/۵۱۷ ، ۵۱۸) كتاب الحج ، مطلب فی طواف الزيارة ، ط: سعيد .

والعاشر أن يكون الذبح أی وقوعه يوم النحر المراد به جنسه ...... اعلم أنّه لا يختص ذبح هدی بأيام النحر الا هدی المتعة والقران ...... (إرشاد الساری : (ص: ۵۵۷) باب فی جزاء الجنايات وكفاراتها ، فصل : فی أحكام الدماء وشرائط جوازها ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

(۲) فإذا كان من الغد و هو اليوم الثلاث من يوم النحر يرمی الجمار الثلاث كذٰلک حين تزول الشمس ثم ينفر إن أحبّ فی يومه ذٰلک ويسقط عنه الرمی فی اليوم الرابع وإن أحب أن يمكث هناک تلک الليلة ، فمكث حتی طلع الفجر لايمكنه أن ينفر فی هٰذا اليوم حتی يرمی =

☆ گیارہ، بارہ ذی الحجہ کو رمی کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہوکر صبح صادق تک رہتا ہے، اگر کوئی شخص اس سے پہلے رمی کرے گا تو اس کی رمی ادا نہیں ہوگی، اور اگر اس روز صبح صادق سے پہلے اس کا اعادہ نہیں کیا تو اس کے ذمہ دم واجب ہوگا۔(۱)

= بعد الزوال...... وأمّا وقته فی الیوم الرابع فعند أبی حنیفة رحمه اللّٰه تعالیٰ من طلوع الفجر إلی غروب الشمس، إلّا أن ماقبل الزوال وقت مکروه، وما بعده مسنون، کذا فی المحیط السرخسی. (الهندیة: (۱/۲۳۳) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیه)

☜ وله النفر من منی قبل طلوع الفجر الرابع لا بعده لدخول وقت الرمی ولکن ینفر قبل غروب الشمس: أی شمس الثالث ، فإن لم ینفر حتی غربت الشمس یکره له أن ینفر حتی یرمی فی الرابع ، ولو نفر من اللیل قبل فجر الرابع لاشیئ علیه و قد أساء و قیل لیس له أن ینفر بعد الغروب فإن نفر لزمه الدم ، ولو نفر بعد طلوع الفجر قبل الرمی لزمه الدم اتّفاقًا . (الدر مع الرد: (۲/۵۲۲) کتاب الحج ، مطلب فی رمی الجمرات الثلاث، ط: سعید)

☜ بدائع الصنائع : (۲/۱۳۸) کتاب الحج ، فصل : وأمّا وقت الرمی ، ط: سعید .

(۱) وأمّا وقت الرمی فی الیوم الثانی والثالث فهو ما بعد الزوال إلی طلوع الشمس من الغد حتیٰ لایجوز الرمی فیهما قبل الزوال ، إلّا أن ما بعد الزوال إلی غروب الشمس وقت مسنون وما بعد الغروب إلی طلوع الفجر وقت مکروه . (الهندیة : (۱/۲۳۳) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه)

☜ وأمّا وقت الرمی من الیوم الأوّل والثانی من أیّام التشریق وهو الیوم الثانی والثالث من أیّام الرمی فبعد الزوال لایجوز الرمی فیهما قبل الزوال فی الروایة المشهورة عن أبی حنیفة . (بدائع الصنائع : (۲/۱۳۸) کتاب الحج ، فصل : وأمّا وقت الرمی ، ط: سعید)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۱۸۱) باب رمی الجمار ، فصل فی أوقات الرمی فی الأیّام الأربعة ، ط: إدارة القرآن .

☜ ولو ترک رمی یوم أی من أیّام النحر کله ...... أ وأکثره کأربع حصیات فما فوقها فی یوم النحر ، أو إحدی عشر حصاة فیما بعده أو أخّره إلی یوم آخر ، فعلیه دم أی لترکه أو تأخیره. (إرشاد الساری : (ص: ۵۰۷) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل : فی الجنایة فی رمی الجمار ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۲۷۹) باب الجنایات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الثامن : فی ترک الواجب فی رمی الجمرات ، ط: إدارة القرآن .

حج کا پروگرام ٹی وی پر دیکھنا

''ٹی وی پر حج کا پروگرام دیکھنا'' عنوان کو دیکھیں۔ (۱/۳۰۷)

حج کا پہلا دن ۸ ذی الحجہ

☆ آٹھ ذی الحجہ کو سورج نکلنے کے بعد سب حاجیوں کو احرام کی حالت میں منی جانا ہے ''مفرد'' جس کا حج کا احرام ہے، اور قارن جس کا حج اور عمرہ دونوں کا احرام ہے ان کے احرام تو پہلے سے بندھے ہوئے ہیں، متمتع جس نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا تھا، اسی طرح مکہ والے آج پہلے حج کا احرام باندھیں، سنت کے مطابق غسل کر کے احرام کی چادریں پہن کر مسجد حرام میں آئیں اور مستحب یہ ہے کہ طواف کریں، اور اس کے بعد طواف کی دو رکعت نماز مقام ابراہیم اور بیت اللہ کو سامنے لیکر ادا کرنے کے بعد احرام کے لئے دو رکعت پڑھیں اور سر سے ٹوپی وغیرہ اتار دیں اور حج کی نیت اس طرح کریں کہ ''اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے حج کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان کر دیجئے اور قبول فرمائیے''۔

نیت کے بعد مرد حضرات بلند آواز سے اور خواتین آہستہ آواز سے تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں، تلبیہ یہ ہے ''لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ،لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ ،إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکُ لَا شَرِیْکَ لَکَ''

تلبیہ پڑھتے ہی حج کا احرام شروع ہو گیا، اب احرام کی تمام پابندیاں لازم ہو گئیں۔(۱)

---

(۱) فإذا جاء الحج أحرم به کأهل ذٰلک الموضع، فلو أقام بمکّة، فإذا کان یوم التروية أحرم به، وقبله أفضل، وأفضل أماکنه الحطيم، ثم المسجد، ثم المکة، ثم الحرم...... فإذا أراد المتمتّع، وکذا المکی أن يحرم بالحج يأتی بما سبق له فی الإحرام من إزالة التفث والاغتسال والتطيب وغير ذٰلک أو يکتفی بالاغتسال إن لم يحل من عمرته ويدخل المسجد ويطوف سبعًا ثم يصلی رکعتی الطواف، ثم يصلی رکعتين سنة الإحرام ويحرم عقيبهما، وحج کالمفرد إلّا أنّه لايطوف للقدوم. =

اس کے بعد منی کو روانہ ہو جائیں، مکہ مکرمہ سے منی مشرق کی جانب تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے اور اگر مکتب والے اس سے پہلے لے جائیں تو پہلے چلے جائیں، اختلاف اور جھگڑا فساد نہ کریں، آٹھویں تاریخ کی ظہر سے نویں تاریخ کی صبح تک منی میں پانچ نمازیں پڑھنا اور اس رات کو منی میں قیام کرنا سنت ہے، اگر اس رات کو مکہ مکرمہ میں رہے یا پہلے عرفات میں پہنچ گئے تو مکروہ ہوگا، اس لئے بلا عذر ایسا نہ کریں۔(۱)

☆اگر کوئی شخص آٹھویں تاریخ سے پہلے سے منیٰ میں موجود ہے اور وہ حج

= (غنية الناسک: (ص: ۲۱۶) باب التمتّع، فصل : فی کیفیة أداء التمتّع المسنون، ط: إدارة القرآن)

▭ بدائع الصنائع : (۲/۱۵۰) کتاب الحج ، فصل : وأمّا بیان سنن الحج وبیان الترتیب فی أفعاله ، ط: سعید .

▭ عالمگیری: (۱/۲۳۹) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیه)

(۱) فإذا کان یوم التروية وهو الثامن من ذی الحجة راح الإمام والنّاس معه من مکّة إلی منٰی ، والسنة خروجه بعد طلوع الشمس وهو الصحیح ، فیقیم بها ، ویصلی بها الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر لوقت الإسفار علی قول الأکثر ، فکل من الخروج یوم التروية إلی منٰی ، وأداء الصلاة الخمس بها ، والمبیت بها أکثر اللیلة سنة ...... ولو بات بمکّة تلک اللیلة أو بعرفة أجزأه ؛ لأنّه لایتعلق بمنٰی فی هٰذا الیوم أقامة نسک ، ولکنه أساء لترکه سننًا کثیرة ویلبّی عند الخروج إلی منٰی ، ویدعو بماشاء ، ویستحب أن ینزل بالقرب من المسجد الخیف . (غنية الناسک : (ص:۱۴۶) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی الرواح من مکّة إلی منٰی وأداء الصلاة الخمس والمبیت بها ، ط: إدارة القرآن)

▭ ثم یروح مع النّاس إلی منٰی یوم التروية بعد صلاة الفجر وطلوع الشمس کذا فی فتاوٰی قاضیخان وهو الصحیح ولو ذهب قبل طلوع الشمس جاز والأوّل أولیٰ . (الهندية : (۱/۲۲۷) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه)

▭ قاضیخان علی هامش الهندية: (۱/۲۹۳) کتاب الحج، فصل فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیه.

▭ بدائع الصنائع: (۲/۱۵۱) کتاب الحج، فصل: وأمّا بیان الحج وبیان الترتیب فی أفعاله، ط: سعید.

▭ قوله : ثم رح یوم التروية إلی منٰی ، وهی قریة فیها ثلاث سکک بینها وبین مکّة فرسخ وهی من الحرم. (البحر الرائق : ۲/۳۳۵) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید)

کرنا چاہتا ہے تو وہ منیٰ سے احرام کی نیت کرلے، اور تلبیہ کہنا شروع کردے مکہ مکرمہ آنے کی ضرورت نہیں، حج ہو جائے گا، کیونکہ منیٰ حرم کی حدود میں ہے اور حدود حرم میں حج کا احرام باندھنا درست ہے۔(۱)

☆ ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ بلند آواز سے تلبیہ پڑھیں۔(۲)

حج کا تیسرا دن، دس ذی الحجہ

آج ذی الحجہ کی دسویں تاریخ ہے اور حج کا تیسرا دن ہے، اس میں حج کے فرائض اور واجبات میں سے بہت سارے کام ادا کرنے ہیں۔

پہلا واجب وقوف مزدلفہ ہے، اسی لئے حجاج کرام سے عید کی نماز معاف کردی گئی ہے، جیسے ہی حاجی مزدلفہ سے منیٰ لوٹ کر آئے اگر چاہے تو سب سے پہلے اپنے خیمے میں پہنچ کر اپنا سامان وغیرہ رکھ کر اگر آرام وغیرہ کرنا چاہے تو کرلے اس کے بعد منیٰ میں تین کام پہلے رمی، پھر ذبح اور پھر حلق، ترتیب سے کرنے ہیں اور اس ترتیب کا باقی رکھنا واجب ہے، خلاف ورزی کی صورت میں دم واجب ہوگا۔

اور اگر چاہے تو مزدلفہ سے منیٰ لوٹ آنے کے بعد خیمے میں نہ جائے بلکہ

---

(۱) وأمّا ميقات أهل الحرم، والمراد به كل من كان داخل الحرم، سوان كان أهله أوّلا، مقيما به أو مسافرًا، فالحرم للحج، فيحرمون من دورهم ومن المسجد أفضل وجاز تأخيره إلى آخر الحرم. (غنية الناسک: (ص: ۵۷، ۵۸) باب المواقيت، فصل: وأمّا ميقات أهل الحرم، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۱۱۷) باب المواقيت، فصل فی ميقات أهل الحرم، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

▭ الدر مع الرد : (۲/۴۷۸) كتاب الحج ، مطلب : فی المواقيت ، ط: سعيد.

(۲) ثم يلبی فی دبر كل صلاة وهو الأفضل عندنا . (بدائع الصنائع : (۲/۱۴۵) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان سنن الحج وبيان الترتيب فی أفعاله ، ط: سعيد)

▭ الدر المختار مع رد المحتار : (۲/۴۹۱) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، قبيل : مطلب فی حديث: "أفضل الحج العج والثج"، ط: سعيد.

▭ عالمگيری : (۱/۲۲۳) كتاب المناسک ، الباب الثالث فی الإحرام ، ط: رشيديه.

شیطان کی رمی کرنے کے لئے چلا جائے یہ بھی درست ہے۔(۱)

منی میں آنے کے بعد یہ کام کرے:

۱۔منی میں آنے کے بعد سب سے پہلا کام جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی ہے آج کے دن بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنا واجب ہے۔(۲)

---

(۱) والوقوف بها أى بعد طلوع الفجر واجب أى عندنا. (إرشاد السارى: (ص: ۳۱۰) باب أحكام المزدلفة، فصل: فى الوقوف بها)

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۶۶) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فى صفة الوقوف بمزدلفة ، ط: إدارة القرآن .

☜ البحر الرائق : (۳۴۰/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

☜ وأمّا الثانى فكتقديم الرمى الأوّل على الحلق وعدم تأخير رمى كل يوم إلى ثانية، والترتيب بين الثلاثة: الرمى ثم الذبح ثم الحلق على ترتيب حروف قوله رذح للقارن والمتمتّع. (غنية الناسک: (ص: ۴۵، ۴۶) باب فرائض الحج و واجباته، فصل: وأمّا واجباته، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۹۷) باب فرائض الحج و واجباته ، فصل : فى واجبات الحج ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☜ شامى : (۴۷۰/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد.

☜ وله فى هٰذا اليوم أربعة أوقات ، فوقت الجواز أداء من طلوع الفجر ...... ويسن من طلوع الشمس إلى الزوال ، ثم يباح إلى الغروب ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۶۹) باب مناسک منى يوم النحر ، فصل فى رمى الجمرة العقبة يوم النحر ، ط: إدارة القرآن)

☜ عالمگيرى: (۲۳۱/۱) كتاب المناسک، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

☜ إرشاد السارى: (ص: ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶) باب مناسک منى، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

(۲) فإذا أتى منى ...... تجاوز من الجمرة الأولىٰ والثانية إلى الجمرة العقبة على حد من منى نسبت إلى العقبة لالتصاقها بها من غير أن يشتغل بشيئ آخر قبل رميها بعد دخول وقتها ، لما روى أن رسول اللّٰه ﷺ لما أتى لم يعرج على شيئ حتى رمى الجمرة العقبة سبع حصيات . (غنية الناسک : (ص: ۱۶۹) باب مناسک منٰى يوم النحر ، فصل فى رمى الجمرة العقبة يوم النحر ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد السارى: (ص: ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶) باب مناسک منٰى، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☜ عالمگيرى: (۲۳۱/۱) كتاب المناسک، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

۲۔ دوسرا کام قارن اور متمتع پر دم شکر یعنی حج کی قربانی کرنا ہے۔(۱)

۳۔ تیسرا کام سر کے بال منڈوانا یا کتروانا ہے۔(۲)

احرام باندھنے کے بعد تلبیہ پڑھنے کا جو سلسلہ شروع ہوا تھا وہ اب کنکریاں مارنے کے وقت ختم ہو جائے گا۔(۳)

منی میں تین مقامات پر جمرات کے نشان لمبی اور بڑی دیوار کی شکل میں نصب ہیں، عربی، انگریزی، اردو مختلف زبانوں میں شیطانوں کا نام لکھا ہوا ہے، پہلا جمرہ مسجد خیف کے نزدیک اس کے بائیں طرف ہے، اس کو ''جمرہ اولی'' (چھوٹا شیطان) کہتے ہیں۔

اور دوسرا جمرہ اس سے تھوڑی دوری پر اسی راستہ میں آتا ہے اس کو ''جمرہ وسطیٰ'' (درمیانہ شیطان) کہتے ہیں۔

تیسرا جمرہ منی کے آخر میں ہے اس کو ''جمرہ عقبہ'' (بڑا شیطان) کہتے ہیں۔

---

(۱) فإذا فرغ من الرمی یوم النحر انصرف إلی رحله، ولایشتغل بشیئ آخر، فذبح إن شاء؛ لأنّه مفرد، والذبح له أفضل، وإنّما یجب علی القارن والمتمتّع. (غنیة الناسک: (ص: ۱۷۲) باب مناسک منی یوم النحر، فصل فی الذبح وأحکامه، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساری: (ص: ۳۱۸) باب مناسک منی، فصل: الذبح، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة.

🗀 البحر الرائق: (۲/۳۴۶) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید.

(۲) فإذا فرغ من الذبح حلق رأسه أو قصر، والحلق أفضل للرجال، ومکروه للنساء کراهة التحریم إلّا للضرورة، والتقصیر مباح لهم ومسنون بل واجب لهن. (غنیة الناسک: (ص: ۱۷۳) باب مناسک منیٰ یوم النحر، فصل فی الحلق، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساری: (ص: ۳۲۰) باب مناسک منیٰ، فصل فی الحلق والتقصیر، ط: الإمدادیة مکّه المکرّمة.

🗀 البحر الرائق: (۲/۳۴۶) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید.

(۳) قوله: واقطع التلبیة بأولها أی مع أوّل حصاة ترمیها لحدیث الصحیحین: ''لم یزل علیه السلام یلبی حتی رمی الجمرة العقبة''...... (البحر الرائق: (۲/۳۴۵) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید)

🗀 إرشاد الساری: (ص: ۳۱۷) باب مناسک منیٰ، فصل فی قطع التلبیة، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة.

🗀 غنیة الناسک: (ص: ۱۷۰) باب مانسک منیٰ یوم النحر، مطلب: فی کیفیة وقوف الرمی، وموقفة من الجمرة العقبة، وقطع التلبیة، ط: إدارة القرآن.

آج دسویں تاریخ کو صرف ''جمرہ عقبہ'' (بڑے شیطان) پر سات کنکریوں کی رمی کرنا ہے۔(۱)

اور رمی کے معنی کنکری یا پتھر مارنے کے ہیں، شریعت کی زبان میں چھوٹی کنکریوں کا مخصوص زمانہ میں مخصوص جگہ پر مخصوص مقدار میں پھینکنا ہے۔(۲)

ذی الحجہ کی دس تاریخ کو صرف ''جمرہ عقبہ'' (بڑے شیطان) کی رمی کرنی ہے، اس کا مسنون وقت طلوع آفتاب سے شروع ہو کر زوال تک ہے، اور مغرب تک بلا کراہت مباح وقت ہے، اور مغرب سے صبح صادق سے پہلے تک مکروہ وقت ہے اگر ہجوم کی وجہ سے اتنی تاخیر ہوگئی تو امید ہے کہ کراہت نہیں ہوگی۔(۳)

(۱) فاليوم الأوّل: نحر خاص ، ولا يجب فيه إلا رمى الجمرة العقبة . (إرشاد السارى : (ص: ۳۳۳) باب رمى الجمار وأحكامه ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۸۰) باب رمى الجمار ، فصل : فى أيّام الرمى ، ط: إدارة القرآن .

عالمگیری: (۱/ ۲۳۱) کتاب المناسک، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

(۲) فرمى الجمار فى اللغة هو القذف بالأحجار الصغار ، وهى الحصى...... و فى عرف الشرعى......: هو القذف بالحصٰى فى زمان مخصوص و مكان مخصوص و عدد مخصوص . (بدائع الصنائع : (۲/ ۱۳۷) كتاب الحج ، فصل : وأمّا تفسير رمى الجمار ، ط: سعيد)

الفقه الإسلامى وأدلّته : (۳/ ۵۲۰) الباب الخامس: الحج والعمرة ، المبحث السادس، المطلب الثانى : رمى الجمار فى منى ، ط: دار الفكر.

(۳) وله فى هٰذا اليوم أربعة أوقات، فوقت الجواز أداء من طلوع الفجر، فلايصح قبله، إلى طلوع الفجر من غده، فإذا طلع فات وقت الأداء و لزمه الدم والقضاء، ويسن من طلوع الشمس إلى الزوال، ثم يباح إلى الغروب، وقيل يكره، ويكره من الغروب إلى الفجر وكذا قبل طلوع الشمس، وهٰذا عند عدم العذر، فلا إساءة برمى الضعفة قبل الشمس ولا برمى الرعاة ليلا. (غنية الناسک: (ص: ۱۶۹، ۱۷۰) باب مناسک منى يوم النحر، فصل: رمى جمرة العقبة يوم النحر.

ففيه أيضًا: (ص: ۱۸۱) باب رمى الجمار، فصل : فى أوقات الرمى فى الأيّام الأربعة، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۳۳۳) باب رمى الجمار وأحكامه ، فصل فى وقت رمى الجمرة العقبة يوم النحر ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

البحر الرائق : (۲/ ۳۴۵) كتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : سعيد .

☆ رمی کے لئے جمرہ کے قریب یا دور ہونا شرط نہیں، جس جگہ سے بھی رمی کرے گا اس کی رمی ہو جائے گی، لیکن سنت یہ ہے کہ جمرہ سے پانچ ہاتھ یا اس سے زیادہ فاصلہ پر کھڑا ہو کر رمی کرے، اس سے کم فاصلہ پر رمی کرنا مکروہ ہے۔(۱)

☆ رمی کرنے کا طریقہ:

کنکری مارنے کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ ایک ایک کنکری داہنے ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑے اور مرد ہاتھ اتنا اونچا کرے کہ بغل کھل جائے اور بغل کی سفیدی نظر آنے لگے۔(۲)

اور ہر کنکری مارتے وقت "بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ أَكْبَرُ رَغْمًا لِلشَّيْطَانِ

---

(۱) فإذا أتى الجمرة العقبة يقف فى بطن الوادى حيث يرمى موضع حصياته والتقدير بخمسة أذرع تقدير بأقلّ ما سن فيه . (غنية الناسک: (ص: ۱۷۰) باب مناسک منٰى يوم النحر، مطلب فى كيفية وقوف الرمى، ط: إدارة القرآن)

ويستحب أن يكون بينه أى بين الرامى و بين الجمرة أو موضع وقوع الحصٰى خمسة أذرع فأكثر ؛ لأنّ ما دونها وضع وهو غير جائز أو طرح وهو خلاف السنة و فى الفتح وما قدّر به بخمسة أذرع فى رواية الحسن ، فذٰلک تقدير أقلّ ما يكون بينه و بين المكان فى المسنون. (إرشاد السارى : (ص: ۳۱۷) باب مناسک منٰى ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

البحر الرائق : (۳۴۳/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

(۲) وكيفية الرمى أى المستحبة وإلّا فاختيار مشائخ بخارٰى أنّه كيفما رمى جاز، على ما فى المرغينانى قيل: وهو الّذى ذكره صاحب الهداية و قال شارح المجمع هو الأولٰى، أن يضع الحصاة على ظهر إبهامه اليمنٰى ويستعين عليها أى على رميها بالمسبحة أى بإمساكها، وقيل: وهو الّذى صرّح به فى النهاية والفتح وغيره، يأخذ بطرفى إبهامه وسبابته، الأولٰى: مستحبته وهو الأصح؛ لأنّه الأيسر والمعتاد عند الأكثر ، وهٰذا أى كله بيان الأولوية وأمّا الجواز فلايتقيد بهيئة أى كيفية دون أخرٰى...... ويستحب الرمى باليمنى أى وحدها ويرفع يده حتى يرمٰى بياض إبطه، كما صرّح به فى النخبة. (إرشاد السارى: (ص: ۳۱۶، ۳۱۷) باب مناسک منٰى، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۷۱) باب مناسک منٰى يوم النحر ، فصل : فى رمى الجمرة العقبة يوم النحر، مطلب : فى كيفية الرمى ، ط: إدارة القرآن)

البحر الرائق : (۳۴۳/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : سعيد.

وَرِضًی لِلرَّحْمٰنِ'' کہتا رہے، اور اگر یہ دعا یاد نہ ہو تو صرف ''بسم اللہ اللہ اکبر'' کہتا رہے۔(۱)

☆ پہلے دن کی رمی کے بعد دعا کے لئے ٹھہرنا سنت نہیں ہے، اور اس تاریخ میں دوسرے جمرات کی رمی کرنا جہالت ہے۔(۲)

☆ دسویں تاریخ کا تیسرا واجب قارن اور متمتع پر قربانی ہے کہ ''جمرہ عقبہ'' کی رمی سے فارغ ہو کر اس وقت تک بال نہ کٹوائے جب تک اپنی واجب قربانی نہ کرلے، اگر قربانی سے پہلے بال کٹوا لئے تو دم واجب ہوگا، البتہ ''مفرد'' جو گھر سے صرف حج کا احرام باندھ کر گیا تھا، اس پر قربانی واجب نہیں مستحب ہے وہ قربانی نہ کرے اور بال کٹوالے تو جائز ہے۔(۳)

---

(۱) یکبّر مع کل حصاة ، ویدعو فیقول : بسم اللّٰہ ، اللّٰہ أکبر رغمًا للشیطان ورضًا للرحمٰن اللّٰھم اجعلہ حجًّا مبرورًا و سعیًا مشکورًا وذنبًا مغفورًا ...... ویسن أن یکبّر مع کل حصاة کما سبق ، ولو سبّح أو ھلل أو أتٰی بذکر غیرھما کالتحمید والتمجید وسائر أذکارہٖ سبحانہ مکان التکبیر جاز ، ولو ترک الذکر ...... قد أساء لترکہ سنة المصطفٰی . (إرشاد الساری : (ص: ۳۱۶، ۳۱۷) باب مناسک منٰی ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۱۷۰ ، ۱۷۱) باب مناسک منٰی یوم النحر ، فصل : فی رمی الجمرة العقبة یوم النحر ، مطلب فی کیفیة وقوف الرمی ، ط: إدارة القرآن .

☜ البحر الرائق: (۲/۳۴۵) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط:سعید .

(۲) ویکرہ أن یرمی فی ھٰذا الیوم الجمرتین الأولیین ؛ لأنّہ بدعة ، وربما اتخذھا الجھال نسکًا ، وإذا فرغ من الرمی لایقف للدعاء عند ھٰذہ الجمرة فی الأیّام کلھا ، بل ینصرف داعیًا . (غنیة الناسک: (ص: ۱۷۱ ، ۱۷۲) باب مناسک منٰی یوم النحر ، فصل : فی رمی الجمرة العقبة ، مطلب فی کیفیة وقوف الرمی ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۳۱۷) باب مناسک منٰی ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

☜ عالمگیری: (۱/۲۳۱) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیہ.

(۳) وتقدیم الذبح علی الحلق واجب علیھما أی حینئذٍ و مستحب للمفرد أی مطلقًا . (إرشاد الساری : (ص: ۳۱۹) باب مناسک منٰی ، فصل فی الذبح ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

☜ وأیضًا انظر الحاشیة رقم: ۱ ، علی الصفحة السابقة رقم: ۱۶۲ .

☆ قربانی سے فارغ ہونے کے بعد مرد کے لئے بال منڈانا یا کتروانا واجب ہے عورت کے لئے انگلی کے ایک پور (ایک انچ) کے برابر کاٹنا واجب ہے اور اگر بال اس سے کم ہیں تو کسی محرم سے منڈا لے۔ (۱)

اگر کسی وجہ سے دس ذی الحجہ کو قربانی نہیں کرسکا تو پھر گیارہ کو قربانی کرے، اور اگر گیارہ ذی الحجہ کو بھی قربانی نہیں کرسکا تو پھر بارہ کو سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے ضرور قربانی کرلے، اور جب تک قربانی نہیں ہوگی اس وقت تک نہ تو احرام اتار سکتا ہے اور نہ بال کٹوا سکتا ہے۔ (۲)

☆ دسویں تاریخ کا سب سے بڑا کام طواف زیارت ہے، احرام کے بعد حج کے رکن اور فرض کل دو ہیں، ایک وقوف عرفات، دوسرے طواف زیارت، جو دس تاریخ کو ہوتا ہے، اس طواف کی سنت یہ ہے کہ رمی، قربانی اور حلق کے بعد کیا جائے،

---

(۱) فإذا فرغ من الذبح حلق رأسه أو قصر، والحلق أفضل للرجال ومكروه للنساء كراهة تحريم إلا للضرورة، والتقصير مباح لهم، ومسنون بل واجب لهن...... ومراده أنّه يأخذ من كل شعرة مقدار الأنملة، در و شرنبلالية، فأقلّ الواجب في التقصير قدر الأنملة من جميع شعر ربع الرأس...... أو تعذر التقصير بأن يكون شعره قصيرًا أو لبده بصمغ، فلا يعمل فيه المقراض تعين الحلق، وكذا لو كان معقوصًا أو مضفورًا...... (غنية الناسک: (ص: ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵) باب مناسک منٰی يوم النحر، فصل في الحلق، ومطلب لو تعذر الحلق أو التقصير، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساري: (ص: ۳۲۴) باب مناسک منٰی، فصل في الحلق والتقصير، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☜ البحر الرائق: (۲/۳۴۶) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

(۲) ويتعين يوم النحر أي وقته وهو الأيّام الثلاثة لذبح المتعة والقران فقط فلم يجز قبله بل بعده، وعليه دم. وفي الشامية: أي بل يجزئه بعده: أي بعد يوم النحر: أي أيّامه إلّا أنّه تارک للواجب، عند الإمام فيلزمه دم للتأخير...... (شامي: (۲/۶۱۲) كتاب الحج، باب الهدى، ط: سعيد)

☜ غنية الناسک: (ص: ۳۵۸) باب الهدايا، فصل: في أحكام الهدايا بعد الذبح وأحكام ذبحها، ط: إدارة القرآن.

☜ عالمگيري: (۱/۲۶۱) كتاب المناسک، الباب السادس عشر في الهدى، ط: رشيديه.

☜ و انظر أيضًا الحاشية، رقم: ۱، على الصفحة السابقة، رقم: ۱۶۶.

اگر ان سے پہلے طواف زیارت کر لے گا تو بھی فرض ادا ہو جائے گا۔(۱)

☆منی کے قیام کے دوران مکہ مکرمہ جا کر طواف زیارت کر کے پھر منی واپس آنا ہے نیز اگر قربانی کر کے بال کٹوا لئے تو روزمرہ کے لباس میں طواف زیارت کرے اضطباع ساقط ہو جائے گا۔(۲)

☆جو عورت حیض یا نفاس کی حالت میں ہے وہ پاک ہونے سے پہلے طواف زیارت نہ کرے، دسویں تاریخ کو یا اس سے پہلے حیض یا نفاس شروع ہو گیا اور بارہویں تاریخ تک بھی فراغت نہ ہو تو وہ طواف زیارت کو موخر کر دے، اور اس تاخیر پر دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا، جب تک حیض ونفاس سے پاک نہ ہو جائے طواف زیارت نہیں ہو سکتا اور طواف زیارت کے بغیر اپنے وطن واپس نہیں ہو سکتی، اگر واپس آ گئی تب بھی عمر بھر یہ فرض لازم رہے گا اور دوبارہ حاضر ہو کر طواف زیارت کرنا پڑے گا اس لئے حیض ونفاس سے پاک ہونے کا انتظار کرنا لازمی ہے، لیکن حج کے تمام امور انجام دے صرف طواف زیارت پاک ہونے تک نہ کرے تاہم اگر حیض ونفاس سے پاک ہونے کا انتظار کرنا مشکل ہے مثلاً ویزا بڑھانا ممکن نہیں ہے یا محرم ساتھ نہیں رہ سکتا ہے تو ان صورتوں میں طواف زیارت کر لے اور حدود حرم میں ایک

---

(۱) فإذا فرغ من الرمي والذبح والحلق أي مرتّبًا أو غير مرتّب يوم النحر أي أوّل أيّامه فالأفضل أن يطوف للفرض في يومه ذٰلک، وهٰذا باتفاق العلماء، وإلّا ففي الثاني أو في الثالث وكذا الحكم في لياليها. (إرشاد الساري: (ص: ۳۲۷) باب طواف الزيارة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک: (ص: ۱۷۶) باب طواف الزيارة، ط: إدارة القرآن.

▭ فتح القدير مع الكفاية: (۳۸۸/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: رشيديه.

(۲) وأمّا الاضطباع فساقط مطلقًا في هٰذا الطواف، سواء سعى قبله أو بعده؛ لأنّه قد تحلل من إحرامه وقد لبس المخيط، والاضطباع في حال بقاء الإحرام، كذا في البحر الذاخر. (غنية الناسک: (ص: ۱۷۷) باب طواف الزيارة، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساري: (ص: ۳۲۷) باب طواف الزيارة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

▭ وأمّا الاضطباع فساقط مطلقًا في هٰذا الطواف اهـ، سواء سعى قبله أو لا. (شامي: (۲/ ۵۱۸) كتاب الحج، مطلب في طواف الزيارة، ط: سعيد)

گائے یا اونٹ ذبح کرے اور اس کا گوشت غریبوں کو دیدے۔(۱)

حج کا چوتھا دن گیارہ ذی الحجہ

☆اب دو یا تین دن منی میں رہ کر تینوں شیطانوں کی رمی کرنی ہے، ان دنوں کی راتیں بھی منی میں گزارنا سنت مؤکدہ ہے۔(۲)

---

(۱) وحيضها لايمنع نسكا إلّا الطواف ، فهو حرام من وجهين دخولها المسجد، وترك واجب الطهارة، فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت، وشهدت جميع المناسك الا الطواف والسعي؛ لأنّه لايصح بدون الطواف، ولايلزمها دم لترك الصدور و تأخير الزيارة عن وقته لعذر الحيض والنفاس. (غنية الناسک: (ص: ۹۴، ۹۵) باب الإحرام، فصل فی إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۱۶۲ ، ۱۶۳) بـاب الإحـرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

▭ شامی : (۲/۵۱۹) كتاب الحج ، مطلب فی طواف الزيارة ، ط: سعيد .

▭ ولو لم يطف أصلًا لم تحل له النساء ، وإن طال ومضت سنون ، وهٰذا بإجماع . (عالمگیری: (۱/۲۳۲) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۷۷) باب طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن.

▭ نقل بعض المحشين عن منسک ابن أمير الحاج : لوهم الركب على القفول و لم تطهر فاستفتت هل تطوف أم لا ؟ قالوا : يقال لها لا يحل لک دخول المسجد وإن دخلت وطفت أثمت وصحّ طوافک وعليک ذبح بدنة، وهٰذه مسئلة كثيرة الوقوع يتحيّر فيها النساء. (شامی: (۲/۵۱۹) كتاب الحج ، مطلب : فی طواف الزيارة ، ط: سعيد)

▭ ولو طاف للزيارة جنبًا أ حائضًا أو نفساء كله أو أكثر ، وهو أربعة أشواط، فعليه بدنة، ويقع معتدًا فی حق التحلل ويصير عاصيًا ويعيده طاهرًا حتمًا...... (غنية الناسک: (ص: ۲۷۲) باب الجنايات، الفصل السابع: فی ترک الواجب فی أفعال الحض، المطلب الأوّل: فی طاف الزيارة، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۴۹۶) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فی أفعال الحج ، فصل : فی طواف الزيارة للحائض ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

(۲) ويسن أن يبيت بمنى ليالی أيّام الرمی ، فلو بات بغيرها متعمدًا كره و لا شيئ عليه عندنا. (غنية الناسک: (ص: ۱۷۹) باب طواف الزيارة، فصل: فی العود إلی منى وما ينبغی له الاعتناء به أيّام قيامه بها ، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر مع الرد: (۲/۵۲۰) كتاب الحج، مطلب: فی حكم صلاة العيد والجمعة فی منٰى، ط: سعيد.

▭ إرشاد الساری: (ص: ۳۳۲) باب طواف الزيارة، فصل: فإذا فرغ من الطواف، ط : الإمدادية مكّة المكرّمة.

☆اگر قربانی یا طواف زیارت کسی وجہ سے دس تاریخ کو نہیں کر سکا تو آج گیارہویں تاریخ کو کر لے، اور بہتر یہ ہے کہ ظہر سے پہلے اس سے فارغ ہو جائے، اور زوال کے بعد تینوں شیطانوں کی رمی کرنے کے لئے روانہ ہو جائے، اور گیارہویں تاریخ کی رمی اس ترتیب سے کرے کہ پہلے جمرہ اولی (چھوٹے شیطان) پر آ کر سات کنکریوں سے رمی اسی طریقہ سے کرے جس طرح دس تاریخ کو جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) کی رمی کر چکا ہے، اس کی رمی سے فارغ ہو کر مجمع سے ہٹ کر قبلہ رخ ہو کر ہاتھ اٹھا کر دعا کرے، اگر وقت اور موقع ہو تو، اس کے بعد جمرہ وسطی (درمیانے شیطان) پر آئے اور اسی طرح سات کنکریاں شیطان کو مارے جس طرح پہلے مار چکا ہے اس کے بعد بھی مجمع سے ہٹ کر قبلہ رخ ہو کر پہلے کی طرح دعا کرے، پھر جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) پر آئے اور یہاں بھی حسبِ سابق سات کنکریوں سے رمی کرے اور اس کے بعد دعا کے لئے نہ ٹھہرے کیوں کہ آخری جمرہ کی رمی کے بعد دعا کرنا سنت نہیں ہے، آج کا کام پورا ہو گیا، باقی اوقات منی میں گزارے، ذکر اللہ، تلاوت اور دعا میں مشغول رہے، غفلتوں اور فضول کاموں میں وقت ضائع نہ کرے۔(۱)

---

(۱) فإذا زالت الشمس من اليوم الثانی من أيّام النحر، رمی الجمار الثلاث بعد أن يصلی الظهر ...... يبدأ بالجمرة الأولیٰ فيأتيها من أسفل منیٰ من جهة مسجد الخيف ومزدلفة...... ثم يرميها بيمينه سبعًا بسبع حصيات مثل حصی الخذف لا أكبر كثيرًا ولا أصغر جدًا، يأخذها بطرفی إبهامه وسبابته، يكبر مع كل حصاة كما مر فی رمی يوم النحر، ثم يتقدّم عنها قليلاً من يساره، ويجعلها علی قفاه، فيقف بعد تمام الرمی، لا عند كل حصاه كما قيل: مستقبل القبلة، فيحمد الله تعالیٰ، ويثنی عليه، ويكبر ويهلل، ويصلی علی النبیّ ﷺ ويدعو بحاجته، ويرفع يديه حزو منكبيه ولايجاوز بهما منكبيه، و بسطهما، ويجعل باطن كفيه إلی السماء، كما هو السنة فی الأدعية، أو نحو القبلة وهو ظاهر الرواية...... ثم يأتی الجمرة الوسطی فيصنع عندها كما صنع عند الأولیٰ...... ثم يأتی الجمرة القصوی وهی الجمرة العقبة، فيرميها من بطن الوادی، لا من فوق العقبة، كما مر فی رمی يوم النحر، ولايقف عندها فی جميع أيّام الرمی للدعاء، ويدعو بلا وقوف، والوقوف عند الأولين سنة فی الأيّام كلها. (غنية الناسک: (ص: ۱۸۲، ۱۸۳) باب رمی الجمار، فصل: فی صفة رمی الجمار فی اليوم الثانی، ط: إدارة القرآن) =

☆ گیارہ ذی الحجہ کو رمی کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہو کر صبح صادق تک رہتا ہے، اگر کوئی شخص اس سے پہلے رمی کرے گا تو اس کی رمی ادا نہیں ہوگی، اور اگر اس روز صبح صادق سے پہلے اس کا اعادہ نہیں کیا تو اس کے ذمہ دم واجب ہوگا۔(۱)

حج کا دوسرا دن ۹/ذی الحجہ

☆ نویں ذی الحجہ ''یوم عرفہ''، آج حج کا سب سے بڑا رکن ادا کرنا ہے، جس کے بغیر حج نہیں ہوتا، آج سورج نکلنے کے بعد منی سے عرفات کو روانہ ہو جائے، عرفات مکہ سے تقریباً نو میل کے فاصلے پر ہے، اور حرم کی حدود سے باہر ہے، آج کل حجاج کرام کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی ہے، اس وجہ سے ''مکتب'' والے مجبوراً لوگوں کو رات ہی سے عرفات بھیجنا شروع کر دیتے ہیں، اس لئے اگر رات کو عرفات جانا

= ▭ إرشاد الساری : (ص: ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲) باب رمی الجمار وأحكامه، فصل : فی صفة الرمی فی هٰذه الأيّام، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

▭ الدر مع الرد: (۵۲۰/۲، ۵۲۱) كتاب الحج، مطلب: فی رمی الجمرات الثلاث، ط: سعيد.

(۱) وأمّا وقت الجواز فی اليوم الثانی والثالث من أيّام النّحر، فمن الزوال إلی طلوع الفجر من الغد، ولا يجوز قبل الزوال فی ظاهر الرواية، وعليه الجمهور من أصحاب المتون والشروح والفتاوٰی. (غنية الناسك: (ص: ۱۸۱) باب رمی الجمار، فصل: فی أوقات الرمی فی الأيّام الأربعة، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۳۳۴) باب الجمار وأحكامه، فصل : فی وقت الرمی فی اليومين، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

▭ الدر مع الرد : (۵۲۱/۲) كتاب الحج، مطلب فی رمی الجمرات الثلاث، ط: سعيد.

▭ لو ترك رمی يوم كله أو أكثر كأربع حصيات فما فوقها فی يوم النحر أو إحدی عشر حصاة فيما بعده أو أخّره إلی يوم آخر فعليه دم، وإن أخّره إلی الليل فلاشيئ عليه. (مناسك الملا علی القاری مع إرشاد الساری : (ص: ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها، النوع الخامس : الجنايات فی أفعال الحج، فصل : فی الجناية فی رمی الجمار، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسك : (ص: ۲۷۹) باب الجنايات، الفصل السابع فی ترك الواجب فی أفعال الحج، المطلب الثامن فی ترك الواجب فی رمی الجمرات، ط: إدارة القرآن.

▭ شامی : (۵۵۴/۲) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد.

پڑے تو چلے جائیں اعتراض نہ کریں۔(۱)

وقوف کے لفظی معنی ٹھہرنے کے ہیں، اور احکام حج میں اس سے مراد نویں ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے صبح صادق تک کے درمیانی حصہ میں کسی قدر ٹھہرنا ہے، اور یہ حج کا سب سے بڑا رکن ہے۔(۲)

اس کے بغیر حج نہیں ہوتا، اور نویں کے غروب تک عرفات میں ٹھہرنا واجب

---

(۱) فإذا أصبح صلى الفجر بها ثم يمكث إلى أن تطلع الشمس على ثبير، فإذا طلعت توجّه إلى عرفات مع السكينة والوقار ملبّيا مهلّلا مكبّرا داعيًا ذاكرًا مصليًا على النّبيّ ﷺ ويلبّي ساعة فساعة، وإن راح قبل طلوع الفجر أو قبل طلوع الشمس أو قبل أداء الفجر جاز وأساء. (مناسک الملا علی القاری مع إرشاد الساری: (ص: ۲۶۸) باب الخطبة، فصل: فی الرواح من منٰی إلی عرفات، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک: (ص: ۱۴۶، ۱۴۷) باب السعی بین الصفا والمروة، فصل: فی التوجّه من منٰی إلی عرفات، قبیل: باب مناسک عرفات، ط: إدارة القرآن.

▭ الهندیة: (۱/۲۲۷) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیه.

▭ وهٰذا بیان الأفضل حتٰی لو ذهب قبل طلوع الفجر إلیها جاز کما یفعله الحجاج فی زماننا، فإن أکثرهم لایبیت بمنٰی لتوهّم الضرر من السراق. (البحر الرائق: (۲/۳۶۳) کتاب الحج، باب الإحرام. ط: سعید)

▭ اعلم أنّ الوقوف بعرفة إحدی رکن الحج، وهو الرکن الأصلی ...... وقال صاحب صور الأقالیم: ولیس عرفات من الحرم وإنّما حد الحرم من المازمین. (البحر العمیق: (۳/۱۴۹۵، ۱۵۰۳) الباب الحادی عشر: فی الخروج من مکّة إلی منٰی ثم عرفة، فصل: الوقوف بعرفة، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة)

▭ من عرفات إلی آخر المزدلفة فرسخ، ومنه إلی آخر منٰی فرسخ ومنه إلی آخر مکة فرسخ، والفرسخ ثلاثة أمیال. (غنیة الناسک: (ص: ۱۶۲) باب مناسک عرفات، فصل: فی الإفاضة من عرفات، تنبیه، ط: إدارة القرآن)

▭ انظر الحاشیة التالیة رقم: ۱، علی الصفحة الاتیة رقم: ۱۷۶.

(۲) وأمّا رکن الحج فشیئان: أحدهما الوقوف بعرفة، وهو الرکن الأصلی للحج. (بدائع الصنائع: (۲/۱۲۵) کتاب الحج، فصل: وأمّا رکن الحج فشیئان، ط: سعید)

▭ وأمّا رکنه: فشیئان: الوقوف بعرفة و طواف الزیارة، والوقوف أقوٰی من الطواف، کذا فی النهایة. (عالمگیری: (۱/۲۱۹) کتاب المناسک، الباب الأوّل فی تفسیر الحج و فرضیته، ط: رشیدیه.

▭ شامی: (۲/۴۶۷) کتاب الحج، مطلب: فی فروض الحج و واجباته، ط: سعید.

ہے۔(۱)

☆ اگر عرفات میں موقع ہے تو زوال سے پہلے غسل کرنا مستحب ہے، اور اگر موقع نہیں تو وضو کر لینا کافی ہے، وہاں مسجد نمرہ کا امام خطبہ دیں گے جو کہ سنت ہے واجب نہیں ہے، پھر ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں ظہر ہی کے وقت میں ایک ساتھ پڑھائیں گے، اس صورت میں ظہر کی دو سنتیں بھی چھوڑ دی جائیں گی۔(۲)

☆ وقوف عرفات جو حج کا سب سے بڑا رکن ہے عرفات کی حدود سے باہر نہ ہو، نیز مسجد نمرہ عرفات کے میدان کے بالکل کنارہ پر ہے، اس کی مغربی دیوار کے نیچے کا حصہ عرفات سے خارج ہے، اس کو ''بطن عرنہ'' کہا جاتا ہے، یہ حصہ عرفات میں داخل نہیں ہے، لہذا یہاں کا وقوف معتبر نہیں، ''بطن عرنہ'' والے وقوف کے وقت اس سے نکل کر عرفات کی حدود میں آجائیں، تو حج درست ہوجائے گا ورنہ ان کا حج ہی

---

(۱) أمّا ركنه فكينونيته بعرفة ولو لحظة على أى وجه...... وأمّا قدر الواجب فيه إن وقف نهارًا فحد الوقوف من الزوال بل من حين وقف إلى أن تغرب الشمس. (غنية الناسک: (ص: ۱۵۹) باب مناسک عرفات، فصل: فی رکن الوقوف وقدر الواجب عليه...... ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری: (ص: ۲۹۱) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل فی شرائط صحة الوقوف، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☜ عالمگیری: (۱/۲۳۹) كتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

(۲) ويغتسل يوم عرفة وغسل يوم عرفة سنة كغسل يوم الجمعة والعيدين وعند الإحرام وذكر فی الأصل: إن اغتسل فحسن، وهٰذا يشير إلى الاستحباب...... فإذا زالت الشمس صعد الإمام المنبر فأذن المؤذنون والإمام على المنبر فی ظاهر الرواية، فإذا فرغوا من الأذان قام الإمام وخطب خطبتين...... ثم هٰذه الخطبة سنة و ليست بفريضة حتى لو جمع بين الظهر والعصر فصلاهما من غير خطبة أجزأه بخلاف خطبة الجمعة؛ لأنّه لاتجوز الجمعة بدونها...... فإذا فرغ من الخطبة أقام المؤذنون فصلى الإمام بهم صلاة الظهر ثم يقوم المؤذنون فيقيمون للعصر فيصلى بهم الظهر والعصر بأذان واحد وإقامتين ولايشتغل الإمام والقوم بالسنن والتطوع فيما بينهما. (بدائع الصنائع: (۲/۱۵۱، ۱۵۲) كتاب الحج، وأمّا بيان سنن الحج وبيان ترتيبه، ط: سعيد)

☜ عالمگیری: (۲/۲۲۹) كتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

☜ الدر مع الرد: (۲/۵۰۳، ۵۰۴) كتاب الحج، مطلب فی الرواح إلى عرفات، ط: سعيد.

نہیں ہوگا۔(۱)

☆عرفات کی حدود کے اندر جس جگہ پر چاہے ٹھہر سکتا ہے۔(۲)

☆نو ذی الحجہ کی فجر کی نماز کے بعد سے ہر فرض نماز کے بعد بلند آواز سے پہلے تکبیر تشریق کہے پھر اس کے بعد تلبیہ کہے اور تیرہ ذی الحجہ کی عصر تک تمام فرض نمازوں کے بعد تکبیر تشریق پڑھنی ضروری ہے البتہ تلبیہ دسویں تاریخ کی رمی کے ساتھ ختم ہوجائے گا، باقی ایام میں صرف تکبیر کہی جائے گی۔(۳)

(۱،۲) وعرفات كلها موقف إلا بطن عرنة ، فإنّه لايصح الوقوف فيه على المشهور،...... قال الإمام الشافعي رحمه اللّٰه تعالىٰ: ليس من عرفات وادى عرنة ولا نمرة ولا المسجد الّذى يصلى فيه الإمام، بل هٰذه المواضع خارج عرفات على طرفها الغربى، وقال أصحاب الشافعي رحمهم اللّٰه تعالىٰ: مقدم هٰذا المسجد فى طرف وادى عرنة، لا فى عرفات، وآخره فى عرفات، فمن وقف فى مقدم المسجد لم يصح وقوفه، ومن وقف فى آخره صحّ وقوفه، ثم قالوا و بين هٰذا المسجد و جبل الرحمة قدر ميل، وجميع تلك الأرض يصح الوقوف فيه. (غنية الناسک: (ص: ۱۵۳، ۱۵۷) باب مناسک عرفات، فصل: فى صفة الوقوف بعرفة، وفصل: فى شرائط صحة الوقوف، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد السارى: (ص: ۲۷۰، ۲۷۱) باب الوقوف بعرفة وأحكامه، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☜ بدائع الصنائع: (۲/۱۵۱) كتاب الحج، فصل: وأمّا بيان سنن الحج و بيان ترتيبه، ط: سعيد.

☜ وعرفة كلها موقف إلّا بطن عرنة، كذا فى الكنز، ويقف فى أىّ موضع شاء، كذا فى فتاوىٰ قاضيخان. (عالمگيرى: (۱/۲۲۹) كتاب المناسک، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه)

☜ فتاوىٰ قاضيخان على هامش الهندية : (۱/۲۹۳) كتاب الحج ، فصل فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

(۳) وأمّا صفته فإنّه واجب...... وأمّا وقته فأوّله عقيب صلاة الفجر من يوم عرفة وآخره فى قول أبى يوسف و محمد رحمهما اللّٰه تعالىٰ عقيب صلاة العصر من آخر أيّام التشريق هٰكذا فى التبيين، والفتوىٰ والعمل فى عامة الأمصار و كافة الأعصار على قولهما، كذا فى الزاهدى. (عالمگيرى: (۱/ ۱۵۲) كتاب الصلاة، الباب السابع عشر فى صلاة العيدين ومما يتّصل بذٰلک تكبيرات أيّام التشريق، ط: رشيديه)

☜ الدر مع الرد: (۲/۱۷۷، ۱۷۹) كتاب الصلاة، باب العيدين، مطلب فى تكبير التشريق، ط: سعيد.

☜ البحر الرائق: (۲/۱۶۴، ۱۶۵) كتاب الصلاة، باب العيدين، قبيل: باب صلاة الكسوف، ط: سعيد.

☜ ولا يقطع التلبية وهٰذا قول عامة العلماء و قال مالک إذا وقف بعرفة يقطع التلبية والصحيح قول العامة، لما روى أنّ رسول اللّٰه ﷺ لبّى حتى رمى الجمرة العقبة...... (بدائع الصنائع: (۲/ ۱۵۴) كتاب الحج، فصل: وأمّا بيان سنن الحج و بيان ترتيبه ، ط: سعيد) =

☆تکبیر تشریق یہ ہے: اَللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَرُ لاَ إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَ اَللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ. (۱)

☆وقوف عرفات کیلئے نیت شرط نہیں لیکن مستحب ہے، اگر وقوف کی نیت نہیں کی تب بھی وقوف ہوجائے گا، اسی طرح عرفات میں وقوف کیلئے کھڑا رہنا شرط اور واجب نہیں بلکہ مستحب ہے، بیٹھ کر، لیٹ کر جس طرح ہوسکے سوتے جاگتے وقوف کرنا جائز ہے، لیکن وقوف کیلئے بلا عذر لیٹنا مکروہ ہے۔ (۲)

☆وقوف کے لئے حیض ونفاس اور جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں ہے

= إرشاد الساری: (ص: ۲۵۷) باب السعی بین الصفا والمروة، فصل: فإذا فرغ من السعی، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

عالمگیری: (۱/۲۳۱) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیه.

ویتأکّد استحباب إکثارها عند تغیر الأحوال والأزمان، وکلما علاشرفًا أو هبط وادیًا، أو لقی رکبانًا وعند إقبال اللیل والنهار وبالإسحار وبعد المکتوبات اتفاقًا، یبدأ بتکبیر التشریق ثم بها، فلو بدأ بها سقط التکبیر. (غنیة الناسک: (ص: ۷۵) باب الإحرام، فصل فی کیفیة الإحرام و صفة التلبیة، ط: إدارة القرآن)

ثم بالتکبیر لوجوبه فی حرمتها ثم بالتلبیة لو محرمًا لعدمهما خلاصة، وفی الولوالجیة: لو بدأ بالتلبیة، سقط السجود والتکبیر. (شامی مع الدر: (۲/۱۸۰، ۱۸۱) کتاب الصلاة، باب العیدین، مطلب فی تکبیر التشریق، ط: سعید)

(۱) وأمّا عدده وماهیته فهو أن یقول مرّة: اللّٰه أکبر اللّٰه أکبر لاإلٰه إلّا اللّٰه واللّٰه أکبر اللّٰه أکبر ولله الحمد. (عالمگیری: (۱/۱۵۲) کتاب الصلاة، الباب السابع فی صلاة العیدین، ومما یتّصل بذٰلک تکبیرات أیّام التشریق، ط: رشیدیه)

البحر الرائق: (۲/۱۶۵) کتاب الصلاة، باب العیدین، قبیل: باب صلاة الکسوف، ط: سعید.

شامی: (۲/۱۷۸) کتاب الصلاة، باب العیدین، مطلب فی تکبیرات التشریق، ومطلب: یطلق اسم السنه علی الواجب، ط: سعید.

(۲) فیقف راکبا وهو الأفضل والأکمل أن یکون المرکوب بعیرًا وإلّا فقائمًا أی إن قدر علیه و إلّا فقاعدًاأی وإلّا فمضطجعًا، لقوله تعالیٰ ﴿الّذین یذکرون اللّٰه قیامًا قعودًا وعلی جنوبهم﴾. (إرشاد الساری: (ص: ۲۸۲) باب الوقوف بعرفة وأحکامه، فصل: فی صفة الوقوف، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

ویکره الاضطجاع إلّا من عذر ...... (غنیة الناسک: (ص: ۱۵۴) باب مناسک عرفات، فصل: فی صفة الوقوف بعرفة، ط: إدارة القرآن)

عالمگیری: (۱/۲۲۹) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أدء الحج، ط: رشیدیه.

ناپاکی کی حالت میں بھی وقوف عرفات ہوجاتا ہے۔(۱)

☆ وقوف کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہوجاتا ہے، افضل ہے کہ اس وقت قبلہ رو کھڑا ہوکر غروب آفتاب تک وقوف کرے، اور ہاتھ اٹھا کر دعائیں کرتا رہے، اگر پورے وقت میں کھڑا نہ ہوسکے تو جس قدر کھڑا ہوسکتا ہے کھڑا رہے پھر بیٹھ جائے، پھر جب قوت ہو کھڑا ہوجائے اور حمد وثنا اور تکبیر (**اللہ اکبر**) وتہلیل (**لاالہ الااللہ**) اور تلبیہ تین تین بار پڑھے، استغفار وقراءت قرآن شریف اور درود شریف کی کثرت کرے، کیوں کہ اس دن اعمال میں کوتاہی یا کمی کا کوئی تدارک نہیں ہوسکتا، دل کی ندامت کے ساتھ تمام خلاف شرع امور کے متعلق توبہ واستغفار کثرت سے کرے اور ذکر کے ساتھ گریہ وزاری بھی کثرت کے کرے، وہاں پر آنسو بہائے جائیں اور گناہوں سے معافی مانگی جائے۔(۲)

---

(۱) ووقوف الحائض والجنب ومن لم یصل الصلاتین یجزیه ولایلزمه شیئ کذا فی محیط السرخسی. (عالمگیری: (۱/۲۲۹) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیه)

🗁 إرشاد الساری: (ص: ۲۹۰) باب الوقوف بعرفات وأحکامه، فصل فی شرائط صحة الوقوف، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة.

🗁 غنیة الناسک: (ص: ۱۵۹) باب مناسک عرفات، فصل: فی رکن الوقوف، وقدر الواجب فیه، وسننه ومستحاباته، ط: إدارة القرآن.

(۲) فیقف راکبا وهو الأفضل، وإلّا فقائمًا وإلّا فقاعدًا بقرب الإمام وبقرب جبل الرحمة أفضل عند الصخرات السود، مستقبل القبلة خلف الإمام وإلّا فعن یمینه أو بحذائهٖ أو شماله، رافعًا یدیه بسطًا مکبّرًا مهلّلا ملبیًا حامدًا مصلیًا علی النبیّ ﷺ داعیًا مستغفرًا له ولوالدیه وأقاربه وأحبائه ولجمیع المؤمنین والمؤمنات ویجتهد فی الدعاء ویقوی الرجاء. ولایفرط فی الجهر بصوتهٖ، ویکرّر الدعاء ثلاثًا، یستفتحه بالتحمید والتمجید والتسبیح، والصلاة، ویختمه بها و بآمین. فیقف هکذا إلی غروب الشمس ویلبّی ساعة فساعة فی أثناء الدعاء، ویعلّمهم المناسک، ولیجتهد فی أن یقطر من عینیه قطرات فإنّه دلیل الإجابة. (مناسک الملا علی القاری: (ص: ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۵، ۲۸۷) باب الوقوف بعرفات وأحکامه، فصل: فی صفة الوقوف، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة)

🗁 غنیة الناسک: (ص: ۱۵۴) باب مناسک عرفات، فصل فی صفة الوقوف بعرفة، ط: إدارة القرآن.

🗁 عالمگیری: (۱/۲۲۹) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیه.

☆عرفات کی تسبیحات اور دعائیں:

①۔لَا إِلٰـهَ اِلَّااللّٰهُ وَحْدَه‘ لاَ شَرِيْکَ لَه‘ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، ۱۰۰ مرتبہ۔

②۔درود ابراہیمی، ۱۰۰ مرتبہ۔

③۔کلمہ سوم: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، ۱۰۰ مرتبہ۔

④۔استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّىْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّأَتُوْبُ إِلَيْهِ، ۱۰۰ مرتبہ پڑھے۔

⑤۔لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، ۱۰۰ مرتبہ پڑھے۔

⑥۔سورۂ اخلاص، ۱۰۰ مرتبہ پڑھے۔(۱)

---

(۱) وأخرج البيهقي في الشعب عن جابر بن عبد الله قال: قال رسول الله ﷺ: ما من مسلم يقف عشية عرفة بالموقف فيستقبل القبلة بوجهه ثم يقول: "لاإلٰه إلّا الله وحده لاشريک له، له الملک وله الحمد وهو على كلّ شيئ قدير" مئة مرة ، ثم يقرأ: "قل هو الله أحد" مئة مرّة، ثم يقول: "اللّٰه صلّ على محمّد وعلى اٰل محمّد كما صلّيت على إبراهيم وعلى اٰل إبراهيم إنّک حميد مجيد، وعلينا معهم" مئة مرة، إلّا قال الله تعالىٰ: يا ملائكتي! ما جزاء عبدى هٰذا، سبّحني و هللني وكبّربي وعظمني وعرفني وأثنىٰ عليّ وصلّى على نبيّي، أشهدوا يا ملائكتي! أنّي قد غفرت له وشفعته في نفسهٖ ولو سألني عبد لشفعته في أهل الموقف ، انتهىٰ.

ولعل بعض العلماء أخذوا من هٰذا الحديث أنّه يقال في الموقف : " سبحان الله" مئة مرّة ، " والحمد لله " مئة مرّة ، و " الله أكبر " ، مئة ، " ولاحول ولا قوّة إلّا بالله " مئة مرة ، و "الاستغفار " مئة ...... (إرشاد الساري : (ص: ۲۸۴ ، ۲۸۵) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : في صفة الوقوف ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک: (ص: ۱۵۵) باب مناسک عرفات، فصل: في صفة الوقوف بعرفة، ط: إدارة القرآن.

☆عرفات سے مزدلفہ کو روانگی:

☆ جیسے ہی سورج غروب ہوجائے تو عرفات سے مزدلفہ روانہ ہوجائیں، اور مزدلفہ منی سے مشرق کی طرف حدود حرم کے اندر مِنٰی سے تقریباً تین میل کے فاصلہ پر ہے، عرفات کے وقوف سے فارغ ہوکر دسویں ذی الحجہ کی رات میں مزدلفہ پہنچنا ہے، اور مغرب اور عشاء کی دونوں نمازوں کو ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ عشاء کے وقت میں جمع کرکے پڑھنا ہے اور سنت وتر بعد میں پڑھنے ہیں، مزدلفہ کے راستہ میں اللہ کا ذکر اور تلبیہ پڑھتے ہوئے چلیں، اس روز حجاج کرام کے لئے مغرب کی نماز عرفات میں یا راستہ میں پڑھنا جائز نہیں ہے، مغرب کی نماز کو مؤخر کرکے مزدلفہ میں عشاء کے ساتھ پڑھنا واجب ہے، اور مغرب کی فرض نماز کے فوراً بعد عشاء کی فرض نماز پڑھیں، مغرب کی سنتیں اور عشاء کی سنت اور وتر سب بعد میں پڑھیں۔(۱)

☆ یہ رات مزدلفہ میں گزارنی ہے، مزدلفہ میں ساری رات جاگنا افضل ہے

---

(۱) إذا غربت الشمس أفاض الإمام والنّاس معه...... من عرفات إلى آخر المزدلفة فرسخ ومنه إلى آخر مكّة فرسخ، والفرسخ ثلاثة أميال ويستحب أن يكون فى مسيره ملبيًا مكبرًا مهللا مستغفرًا داعيًا مصليًا على النبيّ ﷺ ذاكرًا باكيًا حتى يأتى مزدلفة ولايصلى المغرب ولا العشاء بعرفات ولا فى الطريق ولايعرج على شيئ حتى يدخل مزدلفة وينزل بها...... ويستحب التعجيل فى هٰذا الجمع، فيصليهما قبل حط رحله، بل ينيخ جماله ويعقلها حتى يصلى فإذا دخل وقت العشاء أذن المؤذن، ويقيم فيصلى بهم المغرب فى أول وقت العشاء، ثم يتبعها العشاء بجماعة ولايعيد الأذان ولا الإقامة للعشاء، بل يكتفى بأذان واحد إجماعًا وإقامة واحدةٍ عندنا...... ولايتطوّع بينهما، ويصلى سنة المغرب والعشاء والوتر بعدهما. (غنية الناسك: (ص: ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳) باب مناسك عرفات، فصل: فى الإفاضة من عرفات، وباب أحكام المزدلفة، فصل: فى الجمع بين العشائين بمزدلفة، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۳۰۱) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فى الإفاضة من عرفة، و: (ص: ۳۰۲، ۳۰۳) باب أحكام المزدلفة ، فصل فى الجمع بين الصلاتين بها ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

▭ الدر مع الرد : (۵۰۸/۲ ، ۵۰۹ ، ۵۱۰) كتاب الحج ، مطلب فى إجابة الدعاء ، قبيل : مطلب فى الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد .

لیکن لیٹنا یا سونا منع نہیں ہے۔(۱)

☆ مزدلفہ میں عشاء کی نماز سے فارغ ہوکر صبح صادق تک ٹھہرنا سنت موکدہ ہے اس رات میں جاگنا اور عبادت میں مشغول رہنا مستحب ہے، یہ رات بعض کے نزدیک شب قدر سے بھی افضل ہے،اس رات کی عظمت اور قدر و قیمت کو یاد رکھیں۔(۲)

☆ یہاں اللہ کی تسبیح وتقدیس اور حمد وشکر ادا کریں، دعا، توبہ اور استغفار میں مشغول رہیں، آخری حصے میں تہجد پڑھ کر فجر تک ذکر وفکر، درود شریف، اَللّٰہُ أَکْبَرُ، لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ، اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّأَتُوْبُ إِلَیْہِ، اور تلبیہ پڑھیں اور ذکر اور دعا میں مشغول رہیں، اور دعا میں اس طرح ہاتھ اٹھائیں جیسے عام دعا کے وقت اٹھاتے ہیں۔(۳)

(۱،۲،۳) وإذا فرغ من العشاء يبيت بمزدلفة والبيتوتة بها إلى الفجر سنة مؤكدة عندنا...... وينبغي أن يحيى هٰذه الليلة بالصلاة والتلبية والدعاء والتضرع ويشتغل بالدعاء وغيره بمثل ما اشتغل به بعرفة إن تيسر؛ لأنّها ليلة العيد ، وقد جمعت شرف الزمان والمكان وجلالة أهل الجمع وهم وفد اللّٰه تعالىٰ وخير عباده ومن لايشقى به جليسهم. (غنية الناسک: (ص: ۱۶۵) باب أحكام المزدلفة، فصل فى البيتوتة بمزدلفة، ط: إدارة القرآن)

☜ فإنّها أشرف من ليلة القدر كما أفتىٰ به صاحب النهر وغيره ، جزم شارح البخارى سيما القسطلانى بأن عشر ذى الحجة أفضل من عشر الأخير من رمضان . تأييد لما قبله من حيث إن الأكثر على أنّ ليلة القدر فى العشر الأخير من رمضان ، فإذا كان عشر ذى الحجة أفضل منه لزم تفضيله على ليلة القدر، وليلة العيد أفضل ليالى العشر فتكون أفضل من ليلة القدر ...... وأخذ به بعضهم ، لكن الجمهور على خلافه ...... (شامى : (۲/۵۱۰ ، ۵۱۱) كتاب الحج ، مطلب فى المفاضلة بين ليلة العيد و ليلة الجمعة و عشر ذى الحجة و عشر رمضان ، ط: سعيد)

☜ إرشاد السارى: (ص: ۳۰۹) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فى البيتوتة بمزدلفة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☜ عالمگيرى: (۱/۲۳۰) كتاب المناسک، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه .

☜ (فيرفعهما كالدعاء) والرفع فيه ، وفى الاستسقاء مستحب (فيبسط يديه) حذاء صدره (نحو السماء)؛ لأنّها قبلة الدعاء ...... (الدر مع الرد : (۱/۵۰۷) كتاب الصلاة ، باب صفة الصلاة ، فصل : وإذا أراد الشروف فى الصلاة ، ط: سعيد)

☆ وقوف مزدلفہ واجب ہے اس کا وقت صبح صادق سے لے کر سورج نکلنے سے کچھ پہلے تک ہے، اگر کوئی شخص طلوع فجر کے بعد تھوڑی دیر ٹھہر کر منیٰ کو چلا جائے طلوع آفتاب کا انتظار نہ کرے تو بھی واجب وقوف ادا ہو جائے گا، اور واجب کی ادائیگی کے لئے اتنا بھی کافی ہے کہ فجر کی نماز مزدلفہ میں پڑھ لے، مگر سنت یہی ہے کہ سورج نکلنے تک ٹھہرے۔(۱)

☆ وقوف مزدلفہ:

صبح صادق ہو جانے کے بعد اول وقت میں فجر کی نماز پڑھیں، پھر وقوف کریں یعنی کھڑے ہو کر **سبحان اللہ** اور **لاالہ الااللہ** پڑھیں اور دعا کریں جب سورج نکلنے میں تقریباً پانچ منٹ باقی رہ جائیں تو مزدلفہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہو جائیں، اس کے بعد تاخیر کرنا سنت کے خلاف ہے۔(۲)

---

(۱) الوقوف بها أی بعد طلوع الفجر واجب وشرائط صحته شرائط جمع الصلاة،...... وقدر الواجب منه ساعة ولو لطيفة أی قليلة ولو لحظة أو لمحة، و قدر السنة امتداد الوقوف أی من مبداء الصبح إلی الإسفار جدًا أی إلی الإضاء ة بطريق المبالغة بحيث تكاد الشمس تطلع. (إرشاد الساری: (ص: ۴۱۰) باب أحكام المزدلفة، فصل فی الوقوف بها، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۶۵ ، ۱۶۶) باب أحكام المزدلفة ، فصل فی البيتوتة بمزدلفة ، فصل فی صفة الوقوف بمزدلفة ، ط: إدارة القرآن.

شامی : (۲/ ۵۱۱) كتاب الحج ، مطلب : فی الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد .

(۲) فإذا انشق الفجر يستحب أن يصلی الفجر بغلس مع الإمام ، فإذا صلی فردًا جاز، فإذا فرغ منها فالمستحب أن يأتی الإمام والنّاس المشعر الحرام، وهو جبل قزح الّذی عليه بناء اليوم ويقف مستقبل القبلة والنّاس وراء ه، والأفضل أن يقف علی جبل قزح إن أمكنه وإلا فتحته أو بقربه. ويستحب أن يدعوَ ويكبر ويهلل، ويحمد اللّٰه تعالیٰ ويثنی عليه ويصلی علی النبیّ ﷺ ويكثر التلبية ويرفع يديه للدعاء بسطا، يستقبل بهما وجهه ويذكر اللّٰه كثيرًا ويسأل اللّٰه حوائجه ولايزال كذٰلک إلی أن يسفر جدًا، وهو أن يبقی من طلوع الشمس قدر ركعتين أن نحوه فيدفع، والأفضل أن يكون وقوفه بعد الصلاة. فإذا فرغ من الوقوف وأسفر جدًا فالسنة أن يفيض مع الإمام، قبل طلوع الشمس، فإن تقدم علی الإمام أو تأخّر عنه جاز ولاشيئ عليه، وكذا لو دفع بعد طلوع الشمس لايلزمه شيئ ويكون مسيئًا (لتركه السنة). =

☆ مزدلفہ میں کنکریاں اٹھانا مستحب ہے، اس لئے مزدلفہ سے روانگی سے پہلے ستر کنکریاں بڑے چنے یا مٹر کے دانوں کے برابر یا کھجور کی گٹھلی کے برابر مزدلفہ سے اٹھا کر ساتھ لے لیں، اگر مزدلفہ سے کنکریاں اٹھانے کا موقعہ نہ ملے تو راستہ سے یا کسی اور جگہ سے بھی اٹھانا درست ہے لیکن جمرات کے پاس سے نہ اٹھائیں، حدود حرم میں جہاں سے چاہیں اٹھا سکتے ہیں، البتہ مزدلفہ میں جس طرح آسانی سے مل جاتی ہیں کسی دوسری جگہ اس طرح آسانی سے نہیں ملتیں، اس لئے مزدلفہ ہی سے اٹھانے کی کوشش کریں تا کہ بعد میں پریشانی نہ ہو۔(۱)

حج کب فرض ہوا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے حج فرض ہوا، اس سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے بعد کے انبیاء کرام علیہم السلام ''بیت اللہ'' حاضر

= (مناسک الملا علی القاری مع إرشاد الساری: (ص: ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳) باب أحکام المزدلفة، فصل: فی آداب الوقوف بمزدلفة، وفصل: فی آداب التوجه إلی منٰی، ط: الإمدادية مکّة المکرّمة)

🗀 غنية الناسک: (ص: ۱۶۵) باب أحکام المزدلفة، فصل: فی صفة الوقوف بمزدلفة، و: (ص: ۱۶۷) فصل فی إفاضه من المشعر الحرام و رفع الحصی من المزدلفة وقدر الحصٰی، ط: إدارة القرآن.

🗀 عالمگیری: (۱/۲۳۰، ۲۳۱) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفية أداء الحج، ط: رشيديه.

(۱) ويستحب أن يرفع من المزدلفة أو من قارعة الطريق سبع حصيات كحصى الخذف، أو أكبر منها قليلًا، والمختار قدر الباقلاة ويكره أكبر منها كالصخرة العظيمة، ومايقرب منها...... وإن رفع من المزدلفة سبعين حصاة، أو من قارعة الطريق، فهو جائز؛ لأنّه يجوز أخذها من أى موضع شاء إلا من عند الجمرة، والمسجد ومكان نجس، فإن فعل جاز وكره تنزيهًا،...... و إنّما كره أخذها من عند الجمرة؛ لأنّها مردودة لحديث: رواه الدار قطني، والحاكم وصححه عن أبى سعيد الخدرى رضى الله عنه: من قبلت حجته رفعت جمرته فيتشاء م بها. (غنية الناسک: (ص: ۱۶۸، ۱۶۹) باب أحکام المزدلفة، فصل: فی إفاضة من مشعر الحرام ورفع الحصی من المزدلفة وقدر الحصٰی، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساری: (ص: ۳۱۳، ۳۱۴) باب أحکام المزدلفة، فصل فی رفع الحصی، ط: الإمدادية مکّة المکرّمة.

🗀 شامی: (۲/۵۱۵) کتاب الحج، مطلب فی رمی جمرة العقبة، ط: سعيد.

ہوتے اور طواف کرتے تھے، رہی یہ بات کہ یہ طواف فرض تھا یا نفل اس کی کہیں وضاحت نہیں ہے۔(۱)

حج کرنے کی شرط پر زکوٰۃ دینا

مستحق زکوٰۃ آدمی کو حج کرنے کے لئے زکوٰۃ دینا جائز ہے، البتہ زکوٰۃ دیتے وقت حج کرنے کی شرط رکھنا درست نہیں، یہ زکوٰۃ لینے والے کی مرضی ہے کہ وہ اس سے حج کرے یا اپنی دوسری ضروریات اس سے پوری کرے۔(۲)

حج کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتے ہیں، اور اگر خطائیں

---

(۱) ﴿وأذّن فی النّاس بالحج یأتوک رجالاً وعلی کلّ ضامرٍ یأتین من کلّ فجٍّ عمیق﴾ (سورة الحج، رقم الآیة: ۲۷)

روی معتمر عن لیث عن مجاهد فی قوله تعالیٰ: ﴿وأذن فی النّاس بالحج﴾ قال ابراهیم علیه السلام: وکیف أؤذّنهم؟ قال: تقول: یأیّها النّاس أجیبوا، یأیّها النّاس أجیبوا! قال: فقال: یٰأیّها النّاس أجیبوا! فصارت التلبیه: لبّیک اللّٰهم لبّیک ...... وهٰذه الآیة تدلّ علی أنّ فرض الحج کان فی ذٰلک الوقت؛ لأنّ اللّٰه تعالیٰ أمر إبراهیم بدعاء النّاس إلی الحج وأمره کان علی الوجوب ...... (أحکام القرآن للجصاص: (۳/۳۴۲) سورة الحج، باب بیع أراضی مکّة وإجارة بیوتها، قبیل: باب الحج ماشیًا، رقم الآیة: ۲۷، ط: قدیمی کتب خانه)

إرشاد الساری: (ص: ۲۰، ۲۱) مقدّمة: هل فرضیة الحج خصوصیة للأمة المحمدیة، ط: المکتنة الإمدادیة مکّة المکرّمة.

بدائع الصنائع: (۲/۱۱۸) کتاب الحج، ط: سعید.

(۲) فهی تملیک المال من فقیر مسلم غیر هاشمی ولامولاه بشرط قطع المنفعة عن المملک من کلّ وجه للّٰه تعالیٰ، هٰذا فی الشرع، کذا فی التبیین. (الهندیة: (۱/۱۷۰) کتاب الزکاة، الباب الأوّل فی تفسیرها و صفتها و شرائطها، ط: رشیدیه)

الدر مع الرد: (۲/۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸) کتاب الزکاة، ط: سعید.

البحر الرائق: (۲/۲۰۱) کتاب الزکاة، ط: سعید.

معاف کرواتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی خطاؤں کو معاف کرتے ہیں۔(۱)

حج کریں گے مختلف نیتوں کے ساتھ

حدیث شریف میں ہے کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ مالدار صرف سیر وسیاحت اور تفریح کے لئے حج کریں گے، متوسط طبقہ کے لوگ تجارت کے لئے، فقراء سوال کرنے کے لئے اور قراء اور علماء نام ونمود کے لئے حج کریں گے۔(۲)

حج کس سن میں فرض ہوا

حج کی فرضیت کی تاریخ میں اختلاف ہے، بعض نے ۶ھ، بعضوں نے ۷ھ اور بعض نے ۸ھ کا قول نقل کیا ہے، لیکن جمہور علماء ۶ھ کا قول اختیار کرتے ہیں اور علامہ شامی رحمہ اللہ نے ۹ھ کے قول کو صحیح قرار دیا ہے۔(۳)

---

(۱) عن أبی هريرة عن النّبیّ ﷺ أنّه قال: الحاج والعمّار وفد اللّٰه، إن دعوه أجابهم، وإن استغفروه غفرلهم، رواه ابن ماجه. (مشكاة المصابيح: (ص: ۲۲۲، ۲۲۳) كتاب المناسک، الفصل الثالث، ط: قديمی)
إرشاد الساری: (ص: ۳۹) باب شرائط الحج، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

(۲) ويروى عن النّبیّ ﷺ أنّه قال: "يأتی على النّاس زمان يحج اغنياء أمتی للنزهة، وأوساطهم للتجارة، وقرّائهم للرياء، والسمعة، وفقرائهم للمسألة. (البحر العميق: (۱/۲۹۰) الباب الثانی فی الرقائق المتعلقة بالحج وأسراره، الفصل الأوّل فی العزم على الحج، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

(۳) فرض سنة تسع وإنّما أخره عليه الصلاة والسلام لعشر لعذر مع علمه ببقاء حياته ليكمّل التبليغ...... وفی الشامية: أنّ الصحيح أنّ الحج فرض فی أواخر السنة تسع، وإن آية فرضه هی قوله تعالىٰ: ﴿ولله على النّاس حج البيت﴾ وهی نزلت عام الوفود أواخر سنة تسع، وأنّه ﷺ لم يؤخر الحج بعد فرضه عامدًا واحدًا، وهٰذا هو اللائق بهديه و حاله ﷺ، وليس بيد من ادعٰى تقدم فرض الحج سنة ست أو سبع أو ثمان أو تسع دليل واحد، وغاية ما احتج به من قال سنة ست أن فيها نزل قوله تعالىٰ: ﴿وأتمّوا الحج والعمرة لله﴾ وهٰذا ليس فيه ابتداء فرض الحج وإنّما فيه الأمر باتمامه إذا شرع فيه فأين هو من وجوب ابتدائه. (الدر مع الرد: (۲/۴۵۵) كتاب الحج، ط: سعيد)
إرشاد الساری: (ص: ۲۲) مقدّمة: هل فرضية الحج خصوصية للأمة المحمدية، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

حج کس کا قبول ہے؟

حج کس کا قبول ہوتا ہے کس کا نہیں؟ یہ فیصلہ تو قبول کرنے والی ذات اللہ تعالی ہی کر سکتے ہیں، یہ کام بندہ کا نہیں ہے، نہ کوئی بندہ اس بارے میں کچھ کہنے کا مجاز ہے البتہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جس نے شرائط کی پابندی کے ساتھ حج کے ارکان صحیح طور پر ادا کئے اس کا حج قبول ہوگیا، اور جس نے شرائط کی پابندی کیساتھ حج نہیں کیا اس کا حج قبول نہیں ہوگا۔(۱)

حج کی اوّلین دعوت اور اعلان

حضرت ابن عبّاس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب ابراہیم علیہ السلام کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہو گئے تو انہوں نے اللہ تعالی سے عرض کیا:

اے پروردگار! میں تیرے گھر کی تعمیر سے فارغ ہوگیا، حق تعالیٰ کا ارشاد ہوا:

''اب لوگوں میں حج کا اعلان کردو''۔

ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا:

''اے پروردگار میری آواز لوگوں تک کیسے اور کون پہنچائے گا؟

---

(۱) واختلف فی الحج المبرور فقال النووی رحمه اللّٰه : الأصحّ أنّ المبرور وهو الّذی لایخالطه إثم و قیل: هو المقبول، وقیل: هو الّذی لامعصیة بعده، وقال الحسن البصری: هو أن یرجع زاهدًا فی الدنیا راغبًا فی العقبٰی . (إرشاد الساری : (ص: ۷۵۴) باب زیارة المرسلین ﷺ، فصل فی آداب الرجوع من سفر الحج ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

والمبرور الّذی لایخالطه إثم، مأخوذ من البر وهو الطاعة، وقیل: المتقبل، واستشکله النووی من حیث إنّه إطلاع علی القبول، وأجاب عنه بأنّه قد قیل من علامات القبول أن یزداد بعده خیرًا ولایعود المعاصی بعد رجوعه، وقیل: المبرور: الّذی لاریاء فیه ولاسمعة، ولا رفث ولا فسوق، وقیل: الّذی لامعصیة بعده. (البحر العمیق: (۵۷/۱، ۵۸) الباب الأوّل: فی الفضائل، فصل: فی فضل الحج والعمرة و ذم تارک الحج)

مرقاة المفاتیح : (۲۶۵/۵) کتاب المناسک ، الفصل الأوّل ، ط: الإمدادیة ملتان .

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

’’تم اعلان کرو اور (تمہاری آواز کا لوگوں تک) پہنچانا میرا کام ہے۔

ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا:

اے پروردگا میں کیا کہوں؟

اس پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا:

تم یہ کہو: اے لوگو! تم پر بیت العتیق یعنی اللہ تعالیٰ کے اس قدیم گھر کی طرف حج فرض کیا گیا ہے اس لئے تم اپنے پروردگار کے حکم پر آؤ۔

اب ابراہیم علیہ السلام مقام ابراہیم یعنی اس پتھر پر کھڑے ہوگئے (جو کعبہ کی تعمیر کے لئے ان کے واسطے جنت سے بھیجا گیا تھا) پھر یہ پتھر اوپر اٹھنا شروع ہوا یہاں تک کہ اونچے سے اونچے پہاڑ سے زیادہ بلند ہوگیا، ابراہیم علیہ السلام نے اپنے دونوں کانوں میں انگلیاں ڈالیں اور چہرے کو دائیں بائیں گھماتے ہوئے تین بار اعلان کیا۔

چنانچہ ابراہیم علیہ السلام کے لئے زمین کے میدان اور پہاڑ، دریا اور خشکی کو سمیٹ دیا گیا یہاں تک کہ انسانوں اور جنات سب نے اس آواز کو سنا اور انہوں نے جواب میں کہا:

’’لبّیک اللّٰھم لبّیک‘‘، یعنی حاضر ہیں اے رب ہم حاضر ہیں۔

چنانچہ آج تک حج کرنے والے احرام باندھ کر یہی کلمے دہراتے ہیں:

لبّیک اللّٰھم لبّیک لبّیک لا شریک لک لبّیک إنّ الحمد والنعمة لک والملک لاشریک لک. (۱)

---

(۱) وعن ابن عبّاس رضی اللّٰه عنهما: لمّا فرغ ابراهیم علیه السلام من بناء البیت، قال: یا رب قد فرغت، قال: أذن فی النّاس بالحج، قال: أی رب ومن یبلغ صوتی؟ قال اللّٰه جلّ ثناؤه: أذن وعلی الإبلاغ، قال: أی رب کیف أقول: قال: قل: یأیّها النّاس کتب علیکم الحج إلی البیت العتیق فأجیبوا ربّکم عزّو جلّ، فوقف علی المقام وارتفع به حتٰی کان أطول الجبال، فنادی وأدخل اصبعیه فی أذنیه، وأقبل بوجهه شرقًا و غربًا ینادی بذٰلک ثلاث مرّات: أی وزویت الأرض له یومئذٍ سهلها =

حج کی تعلیم ابراہیم علیہ السلام کو

’’ابراہیم علیہ السلام کو تعلیم حج‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۸۲)

حج کی تین اقسام میں سے کونسا حج افضل ہے؟

’’احرام باندھنے والے کو اختیار ہے‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۰۶)

حج کی روانگی سے پہلے

حج کی روانگی سے پہلے تیاری کے متعلق مشورے:

①۔روانگی سے پہلے پاسپورٹ اور ٹکٹ حاصل کرلے۔

②۔احرام کے کپڑے کے دو جوڑے ساتھ رکھے۔

③۔حج کی کتاب ساتھ لے لے۔

④۔وظیفہ اور دعا کی کتابیں۔

⑤۔سردی کا موسم ہو تو گرم چادر۔

⑥۔عورتیں اپنے پردے کے لئے ایسا ہیٹ خرید لیں جس کے اوپر سے نقاب ڈالنے سے کپڑہ چہرے پر نہ لگے۔ پاکستان میں اس قسم کا ہیٹ حاجی کیمپ اور برقعہ کی دکانوں میں تیار مل جاتا ہے۔

⑦۔احرام باندھنے کے لئے مرد حضرات پٹی، بیلٹ، یا چمڑے کا پرس لے لیں، تاکہ بقدر ضرورت روپیہ وغیرہ رکھنے میں آسانی رہے۔

⑧۔چار پانچ جوڑے کپڑے ساتھ لے لیں۔

⑨۔جوتوں کے لئے تھیلے ضرور ساتھ لیں تاکہ جوتے تھیلے میں رکھ کر اپنے

= وجبلها وبرّها والسها وجنها حتٰی اسمعهم جميعًا فقالوا؟ لبّيک اللّٰهم لبّيک، وبدأ بشق اليمن، وحينئذٍ يكون أوّل من أجاب أهل اليمن، وسيأتی التصريح بذٰلک فی بعض الروايات. (السير الحلبية: (۱/۲۱۳) باب بنيان قريش الكعبة شرفها اللّٰه تعالىٰ، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

ہی ساتھ رکھیں ورنہ گم ہونا یقینی ہے، اور جوتے کا تھیلا حاجی کیمپ میں تیار ملتا ہے۔

⑩۔کھانے پینے کا سارا سامان وہاں ہر جگہ آسانی سے مل جاتا ہے اس لئے اپنے ملک سے کچھ بھی لے جانے کی ضرورت نہیں۔

⑪۔ جائے نماز اور چٹائی وہاں تقریباً ہر جگہ ملتی ہے اس لئے یہ چیزیں بھی یہاں سے لے جانے کی ضرورت نہیں۔

⑫۔سامان کا بیگ وغیرہ مضبوط ہونا ضروری ہے ورنہ جہاز وغیرہ میں بے دردی سے اتارنے چڑھانے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کے دوران ٹوٹ جاتا ہے اور اس وقت کوئی متبادل انتظام نہیں ہوتا۔

⑬۔اپنے بیگ اور سامانوں پر موٹے حروف سے اپنا نام، پتہ، موبائل نمبر اور پاسپورٹ نمبر لکھ دیں، اور اگر حج گروپ سے جارہے ہیں تو اس کا نام بھی لکھ دیں تاکہ گم ہوجانے کی صورت میں ملنا آسان ہو۔

⑭۔سفر کے دوران روپیہ پیسہ کی حفاظت کا خاص خیال رکھیں۔

⑮۔مرد حضرات ہوائی چپل خرید لیں تاکہ احرام کے دوران کوئی پریشانی نہ ہو۔

⑯۔حج کے سفر سے پہلے حج کے مسائل کو اچھی طرح جاننا ضروری ہے بلکہ کسی ماہر عالم کے پاس جا کر احرام، طواف، سعی اور رمی وغیرہ کے طریقہ کی عملی طور پر مشق بھی کر لینی چاہیے تاکہ وہاں جا کر عملی میدان میں پریشانی نہ ہو۔

⑰۔سفر میں ذوق وشوق کے ساتھ حج کی سعادت پر اللہ تعالی کا تہ دل سے شکر گزار رہنا بھی ضروری ہے، کیونکہ یہ سعادت ہر ایک کو میسر نہیں آتی۔

⑱۔خاص طور پر حج کے سفر میں آنکھ، کان، زبان اور تمام اعضاء وجوارح کو گناہوں سے بچانے کا بھرپور اہتمام کرنا چاہیے، اور مکمل یکسوئی اور کامل خشوع اور تواضع کے ساتھ ریا کاری سے بچتے ہوئے سفر کا آغاز کرنا چاہیے، اور سفر کے دوران

فضول باتوں سے بچنا چاہیے، اور ذکر واذکار میں زیادہ سے زیادہ وقت گزارنا چاہیے، اور حج کے احرام میں دس تاریخ کی رمی تک کثرت سے تلبیہ پڑھنا چاہیے، پھر ایسا موقع قسمت سے ملے گا، ضائع نہیں کرنا چاہیے۔(۱)

حج کی سنتیں

❶ ۔طواف قدوم۔

❷ ۔طواف قدوم یا طواف فرض میں رمل کرنا (اکڑ کر چلنا)۔

❸ ۔صفا مروہ کی سعی میں دونوں سبز نشانوں کے درمیان جلدی چلنا۔

❹ ۔قربانی کی راتوں میں سے ایک رات منی میں قیام کرنا۔

❺ ۔سورج نکلنے کے بعد منی سے عرفات جانا۔

❻ ۔سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے منی آجانا۔

❼ ۔مزدلفہ میں رات گزارنا۔

❽ ۔گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو تینوں شیطانوں کو ترتیب سے سات سات

---

(۱) وإذا عزم على الحج ينبغي له البداية بالتوبة بشرطها من رد المظالم إلى أهلها عند الإمكان...... وتجريد السفر من التجارة أحسن، ولو اتجر لاينقص ثوابه، وأمّا عن الرياء والسمعة والفخر ظاهرًا أوباطنًا ففرض...... ولايليق بالحاج غير التواضع في جميع هيئاته وأحواله في جميع سفره...... ويحافظ على الطهارة والنوم عليها وعلى صون لسانه من الكلام المباح والمكروه تنزيها، وإلا فهو واجب...... ويكثر ذكر اللّٰه تعالىٰ، وليكثر من الدعاء في جميع سفرهٖ لنفسهٖ ولوالديه ولولاة المسلمين ولعامتهم...... ويجتنب الغضب...... ويجتنب المخاصمة والمخاشنة ومزاحمة النّاس في الطريق. (غنية الناسک: (ص: ۳۴ إلى ۳۹) باب ماينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن)

ويستحب إكثارها...... قائمًا و قاعدًا...... راكبًا و نازلًا واقفًا و سائرًا طاهرًا، ومحدثًا، ويلبي...... في مسجد مكّة...... ومنىٰ...... لا في الطواف أي لايلبّي حال طوافهٖ مطلقًا لأنّ اشتغاله حينئذٍ بالأدعية المأثورة أفضل، إذا أريد به طواف القدوم أو طواف الفرض على فرض تقديمه على الرمي، وإلّا فلاتلبية في طواف العمرة وفي طواف الفرض بعد الرمي. (إرشاد الساري: (ص: ۱۴۵، ۱۴۷) باب الإحرام، فصل: وشرط التلبية أن تكون باللسان، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

کنکریاں مارنا۔(۱)

☆سنتوں کا حکم یہ ہے کہ ان کو قصداً چھوڑنا برا ہے، اور کرنے سے ثواب ملتا ہے اور ان کے ترک یعنی چھوڑنے سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوتا لیکن آخرت میں سنت موکدہ کو ترک کرنے پر سخت سرزنش اور ڈانٹ بھی ہوگی۔(۲)

حج کی فرضیت کا وقت

☆اگر کوئی شخص حج کے مہینوں میں مالدار ہوا، اور حج کرنے کی استطاعت ہوگئی، تو حج فرض ہو جائے گا اگر اس وقت نہیں کرے گا تو بعد میں کرنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) طواف القدوم للآفاقی المفرد بالحج والقارن، والابتداء من الحجر الأسود وخطبة الإمام فی ثلاثة مواضع، والخروج من مکّة إلی منٰی یوم الترویة، والبیتوتة بمنٰی لیلة عرفة، والرفع منه إلی عرفة بعد طلوع الشمس، والغسل بعرفة والبیتوتة بمزدلفة والدفع منها إلی منٰی قبل طلوع الشمس والبیتوتة بمنٰی لیالی أیّامه والنزول بالأبطح. (مناسک الملا علی القاری مع إرشاد الساری: (ص: ۱۰۳، ۱۰۴) باب فرائض الحج و وجباته وسننه ومستحباته ومکروهاته، فصل: فی سنن الحج، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

أمّا سننه: فطواف القدوم والرمل فیه أو فی الطواف الفرض والسعی بین المیلین الأخضرین، والبیتوتة بمنی فی لیالی أیّام النحر، والدفع من منٰی إلی عرفة بعد طلوع الشمس، ومن مزدلفة إلی منٰی قبلها، کذا فی فتح القدیر، والبیتوتة بمزدلفة سنة، والترتیب بین الجمار الثلاث سنة. (الهندیة: (۱/۲۱۹) کتاب المناسک، الباب الأوّل، ط: رشیدیه)

غنیة الناسک: (ص: ۴۷) باب فرائض الحج، و واجباته وسننه و مستحباته، ومکروهاته، وأمّا سننه، ط: إدارة القرآن.

(۲) وحکمها الإساءة بترکها وعدم لزوم الجزاء. (غنیة الناسک: (ص: ۴۷) باب فرائض الحج و واجباته وسننه ومستحابته ومکروهاته، فصل: وأمّا سننه، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج، وواجباته، وسننه ومستحباته، ومکروهاته، فصل: فی سنن الحج، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة.

وحکمها مایؤجر علی فعله ولایلام علی ترکه. (شامی: (۱/۱۰۴) کتاب الطهارة، مطلب فی السنة وتعریفها، ط: سعید)

(۳) الحج واجب علی الأحرار الأصحّاء إذا قدروا علی الزاد والراحلة فاضلًا عن المسکن ومالابد منه وعن نفقة عیاله إلی حین عوده...... (الهدایة مع فتح القدیر: (۲/۳۱۷، ۳۲۱، ۳۲۲) کتاب الحج، ط: رشیدیه) =

موجودہ دور میں سعودی عرب کے لوگوں کے علاوہ دوسرے ممالک کے لوگوں کیلئے اپنی مرضی سے حج میں جانے کی اجازت نہیں ہوتی، بلکہ ہر ملک میں حج کے لئے جانے کے قوانین الگ الگ ہیں، مثلاً پاکستان میں حج کے مہینے شروع ہونے سے کافی مہینے پہلے حکومت کی طرف سے بینک میں پیسے جمع کرانے کا اعلان کیا جاتا ہے، اگر اعلان کے مطابق متعینہ مدت میں پیسے جمع کر دیتے ہیں تو اس سال حج کیلئے جانے کی اجازت ہوتی ہے ورنہ بعد میں مشکل سے اجازت ملتی ہے اس صورت میں اگر اعلان کے مطابق متعینہ مدت میں کسی آدمی کے پاس حج پر جانے کے لئے پیسے ہوں گے تو حج فرض ہوگا، اگر اس سال کرلیا تو بہتر ورنہ بعد میں ادا کرنا فرض ہوگا، اور اگر اصل مدت کے بعد کسی کے پاس حج کے لئے پیسے ہوں گے تو اس پر اس سال حج فرض نہیں ہوگا، البتہ اگر اگلے سال اعلان کے وقت اتنے پیسے ہوں گے تو اس وقت حج فرض ہوگا۔(۱)

☆استطاعت کے بعد حج فوری طور پر فرض ہوجاتا ہے، لہذا بلا عذر تاخیر

= عالمگیری: (۱/ ۲۱۷) کتاب المناسک، الباب الأوّل: فی تفسیر الحج......، ط: رشیدیه.

إرشاد الساری: (ص: ۵۹، ۶۰) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

(۱) السابع: الوقت، أی وجود القدرة فيه، وهو أشهر الحج، أو وقت خروج أهل بلده، إن كانوا يخرجون قبلها، فلايجب إلا على القادر فيها، أو فی وقت خروج أهل بلده، فإن ملک المال قبل الوقت فله صرفه حيث شاء...... وإن ملكه فی الوقت فليس له صرفه إلى غير الحج على القول بالفور. (غنية الناسک: (ص: ۲۲) باب شرائط الحج، فصل أمّا شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۶۷) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، السابع: الوقت، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

شامی: (۲/ ۴۵۸، ۴۶۵) کتاب الحج، قبيل: مطلب فی فروض الحج وواجباته، ط: سعيد.

کرنے کی صورت میں گنہگار رہوگا۔(۱)

حج کی قربانی بے ہوشی کی وجہ سے نہ کرسکا

’’بے ہوشی کی وجہ سے حج کی قربانی نہ کرسکا‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۳٤)

حج کی قربانی کے احکام

☆ حج کی قربانی کے جانوروں کے احکام عیدالاضحیٰ کی قربانی کے جانوروں کے مانند ہیں دونوں میں کوئی فرق نہیں، جن جانوروں کی قربانی عیدالاضحیٰ میں جائز ہے حج کی قربانی میں بھی ان جانوروں کی قربانی جائز ہے۔(۲)

جس طرح عیدالاضحیٰ کی قربانی میں اونٹ، بھینس، اور گائے میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں حج کی قربانی میں بھی شریک ہوسکتے ہیں۔(۳)

---

(۱) وهو فرض على الفور وهو الأصحّ، فلا يباح له التاخير بعد الإمكان إلى عام الثاني...... وعنده دراهم يبلغ بها الحج أو يبلغ ثمن مسكن وخادم و طعام وقوت فعليه الحج، فإن جعلها في غير الحج أثم. (عالمگیری: (۱/۲۱٦، ۲۱۷) كتاب المناسك، الباب الأوّل: في تفسير الحج و فرضيته، ط: رشيديه)

☜ شامي: (۲/٤۵۷) كتاب الحج، مطلب فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد.

☜ إرشاد الساري: (ص: ۸۹) باب شرائط الحج، النوع الرابع: شرائط وقوع الحج عن الفرض، فصل: وجوب الحج على الفور، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☜ غنية الناسك: (ص: ۱۰، ۱۱) مقدمة في تعريف الحج ومايتعلق بفرضيته، ط: إدارة القرآن.

(۲) ولايجوز في الهدايا إلّا ماجاز في الضحايا إلّا أنّ القيمة قد تجزى في الأضحية، كما إذا مضت أيّامها، ولم يضح الغني بخلاف الهدى. (غنية الناسك: (ص: ۳٦٦) باب الهدايا، فصل: فيما يجوز من الهدايا ومالايجوز، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساري: (ص: ٦۲۹) باب الهدايا، فيما لايجوز من الهدايا، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☜ عالمگيري: (۱/۲٦۱) كتاب المناسك، الباب السادس عشر في الهدى، ط: رشيديه.

(۳) فلو اشترك سبعة في بدنة جاز عند الأئمة الأربعة بشرط قصد القربة من جميع السبعة. (إرشاد الساري: (ص: ۵۵٦) باب في جزاء الجنايات و كفاراتها، فصل: في أحكام الدماء وشرائط جوازها، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ ويجوز اشتراكُ واحدٍ ستةً أو أقل في بدنة والهدى ابتداء بأن يكون الشراء منهم جميعًا، =

☆ اونٹ، گائے، بھینس میں سات آدمیوں سے کم بھی شریک ہوسکتے ہیں لیکن کسی کا حصہ ساتویں سے کم نہ ہو۔(۱)

☆ چونکہ ''منیٰ'' میں عیدالاضحیٰ کی نماز نہیں ہوتی اس لئے وہاں پر ذبح کے لئے عید کی نماز کا پہلے ہونا شرط نہیں ہے البتہ رمی کے بعد جانور کو ذبح کرنا شرط ہے، ذبح کے بعد حلق یا قصر کرے، اگر کسی نے رمی سے پہلے قربانی کر لی تو ایک دم بھی دینا پڑے گا۔(۲)

حج کی قسمیں

حج کی تین قسمیں ہیں اور تینوں کے مسائل کچھ الگ الگ ہیں:

❶۔حج افراد۔ ❷۔حج قران۔ ❸۔حج تمتع۔(۳)

= أو من أحدهم بأمر الباقين ، وهٰذا هو الأفضل ، أو بقاء ، كما إذا اشترىٰ واحد بدنة لمتعة مثلا بلانية أو بنية أن يشترک فيها ستة ؛ ......وأمّا يجوز الاشتراک فيها بشرط أن لايكون لأحدهم أقلّ من سبع . (غنية الناسک : (ص: ٣٦٧ ، ٣٦٨) باب الهدايا ، فصل : فيما يجوز من الهدايا ومالايجوز ، مطلب : فى جواز الاشتراک فى الهدى ، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر مع الرد : (٢/ ٢١٥) كتاب الحج ، باب الهدى ، ط: سعيد .

(١) انظر الحاشية السابقة ، رقم : ٢، على الصفحه السابقة، رقم: ١٩٤ .

(٢) ولو حلق المفرد أوغيره من القارن والمتمتّع قبل الرمى أو القارن أو المتمتّع أى أو حلقا قبل الذبح أوذبحا قبل الرمى فعليه دم...... (إرشاد السارى: (ص: ٥٠٧) باب الجنايات وأنواعها، النوع الخامس: الجنايات فى أفعال الحج، فصل: فى ترک الترتيب بين أفعال الحج، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک: (ص: ٢٧٩، ٢٨٠) باب الجنايات، الفصل السابع: فى ترک الواجب فى أفعال الحج، المطلب العاشر: فى ترک الترتيب بين الرمى والذبح والحلق......، ط: إدارة القرآن.

▭ شامى : (٢/ ٥٥٥) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(٣) وهى أربعة: قران: وهو الجمع بين العمرة والحج، وتمتّع: أى بانتفاع المحظورات بين تحلله من العمرة وبين إحرامه للحج، إذا لم يسق الهدى، وإفراد بحجة: أى سواء أتىٰ بعمرة بعدها أو قبلها لكن فى غير الأشهر...... (إرشاد السارى: (ص: ١٣٣) باب الإحرام، فصل: فى وجوه الإحرام، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ شرح العناية مع فتح القدير : (٢/ ٤٠٨) كتاب الحج ، باب القران ، ط: رشيديه .

▭ شامى : (٢/ ٥٢٩) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد .

حج کے احرام میں عمرہ کا احرام باندھ لیا

اگر حج کا احرام باندھ کر طواف قدوم کرنے سے پہلے عمرہ کا احرام باندھ لیا تو قران ہو جائے گا، لیکن اس طرح کرنا اچھا نہیں ہے۔(۱)

حج کے ارکان

''ارکان حج'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/ ۱٤٠)

حج کے ایام میں عمرہ کرنا

عمرہ تمام سال میں کرنا جائز ہے، صرف حج کے پانچ دن ۹، ۱۰۔۱۱۔۱۲۔۱۳/ ذی الحجہ میں عمرہ کا احرام باندھنا مکروہ تحریمی ہے، اگر ان ایام میں احرام نہیں باندھا بلکہ پہلے سے احرام بندھا ہوا تھا، تو پھر مکروہ نہیں ہے، مثلاً کوئی شخص پہلے سے احرام باندھ کر آیا اس کو حج نہیں ملا اور اس نے ان ایام میں عمرہ کرلیا تو مکروہ نہیں ہے لیکن اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ ان پانچ دن کے بعد عمرہ کرے۔(۲)

---

(۱) وإن كان أى المحرم بهما آفاقيًا أدخل العمرة على الحج أى ففيه تفصيل إن كان إدخاله قبل أن يشرع فى طواف القدوم فهو قارن مسيئ . (إرشاد السارى : (ص: ۴۱۸) باب إضافة أحد النسكين إلى الآخر ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۳۱)باب الجمع بين النسكين أو أكثر ، فصل فى الجمع المكروه بين عمرة و حجة ، مطلب فى جمع الآفاقى بينهما إحرامًا بإضافة إحرامها إلى إحرامه أو أفعالاً، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۲/ ۵۳۰) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد .

(۲) السنة كلها وقت لها إلّا أنّه يكره تحريمًا إنشاء إحرامها فى الأيّام الخمسة ، وإن أداها بإحرام سابق لا بأس ويستحب أن يؤخّر حتىٰ تمضى الأيّام ، ثم يفعلها . (مناسک الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص: ۶۵۵) باب العمرة ، فصل فى وقتها ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۹۷) باب العمرة ، وتسمى الحج الأصغر ، ط : إدارة القرآن.

عالمگيرى : (۱/ ۲۳۷) كتاب المناسک ، الباب السادس : فى العمرة ، ط: رشيديه.

حج کے بعد اعمال میں سستی آئے تو۔۔۔۔!!

☆ حج کے بعد اعمال میں سستی نہیں بلکہ چستی ہونی چاہیے، اگر اعمال میں سستی آئے تو ہمت سے کام لے ان شاء اللہ سستی ختم ہو جائے گی اور چستی پیدا ہو جائے گی، اگر پہلا حج شرائط کے مطابق ادا کیا ہے تو دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں۔(۱)

☆ جو شخص حج سے پہلے بھی گناہوں میں ملوث تھا اور حج کے اندر بھی بے پروائی سے کام لیتا رہا، اور حج کے بعد بھی گناہوں سے پرہیز نہ کیا تو اس کا حج کوئی فائدہ نہیں دے گا، اگرچہ اس نے حج کے فرائض کو پورا کرلیا ہے۔(۲)

(۱، ۲) وینبغی أن یجتهد فی محاسنه فی باقی عمره وأن یزاد خیره بعد العود ، فعلامة الحج المبرور و قبول زیارة خیر مزرور أن یعود خیرًا مما کان فی جمیع الأمور ، فإن رأی فی نفسهٖ نزوعًا عن الأباطیل وتجافیًا عن دار الغرور و إنابة إلی دار الخلود ، فلیحترز أن یدنس ذٰلک بطلب الفضول ویستبشر بحصول خلعة القبول ، وهو غایة المطلوب والمسؤول و نهایة المقصود والمأمول . (مناسک الملا علی القاری مع إرشاد الساری : (ص: ۷۵۴) باب زیارة سید المرسلین ، فصل : فی آداب الرجوع من سفر الحج ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

☜ والمبرور الّذی لایخالطه إثم ، مأخوذ من البر وهو الطاعة ، وقیل : المتقبل واستشکله النووی من حیث إنّه لا اطلاع علی القبول ، وأجاب عنه ، بأنّه قد قیل من علامات القبول : أن یزداد بعده خیرًا ، ولایعاد المعاصی بعد رجوعه ، و قیل : المبرور الّذی لاریاء ولا سمعة ولا رفث ولا فسوق و قیل : الّذی لا معصیة بعده ، وقال الحسن البصری : الحج المبرور أن یرجع زاهدًا فی الدنیا راغبًا فی الآخرة . (البحر العمیق : (۱/۵۷ ، ۵۸) الباب الأوّل : فی الفضائل ، فضل الحج والعمرة و ذم تارک الحج ، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة)

☜ غنیة الناسک : (ص : ۳۸۹) خاتمة فی زیارة قبر الرسول ﷺ ، فصل : فی آداب الرجوع، ط: إدارة القرآن.

☜ وینبغی لمن منّ اللّٰه علیه بحج بیته الحرام ، ونظفت صحیفة عمله بالغفران من دنس الآثام أن یحذر من العود إلی وسخ المعاصی ، فالنکسة أشد من المرض ، ولیجتنب الغفلة ،ولیتأهب بعد لقاء البیت للقاء رب البیت ، ولیکن خیره بعد ذٰلک فی ازدیاد ، فذٰلک من علامات القبول، والمعصیة بعد الحج أفحش منها قبله ...... (البحر العمیق : (۱/۳۴۶) الباب الثانی : فی الرقائق المتعلقة بالحج وأسراره، الفصل الثالث : فی رقائق دخول مکّة وباقی الأعمال ، قبیل الباب الثالث : فی مناسک الحج ، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة)

حج کے بعد شیطان کیا کرتا ہے

حج ادا کرنے کے بعد شیطان عام طور پر انسان کے دل میں اپنی بڑائی اور بزرگی کا خیال ڈالتا ہے جو اس کے تمام اعمال کو برباد کردینے والا ہے۔(۱)

جس طرح حج سے پہلے اور حج کے اندر اللہ تعالی سے ڈرنا اور اس کی اطاعت لازم ہے اسی طرح حج کے بعد اس سے زیادہ ڈرنا اور گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرنا لازم ہے تاکہ محنت ومشقت سے کی ہوئی عبادت ضائع نہ ہوجائے۔(۲)

حج کے بعد کی زندگی

حج کے بعد کی زندگی اور سرگرمیاں واضح کردیتی ہیں کہ کس کا حج واقعی حج ہے اور اللہ کے دربار میں مقبول ہے، اور کس کا حج مقبول نہیں یعنی سارے ارکان کی ادائیگی اور بیت اللہ شریف کی زیارت، عرفات، منی، اور مزدلفہ کی حاضری اور دعا اور آہ وزاری کے باوجود اللہ کی رحمت سے محروم رہ گیا ہے۔

حج حقیقت میں حال کی ایک کسوٹی ہے، کہ کس نے اللہ کی دی ہوئی توفیق واستطاعت سے واقعی فائدہ اٹھایا ہے، اور کون موقع پانے کے باوجود محروم رہ گیا ہے۔(۳)

حج کے بعد گناہ سے نہ بچنا

بعض لوگ حج اور عمرہ کرکے واپس آنے کے بعد گناہوں سے بچتے نہیں، وی سی آر، فلمیں دیکھتے ہیں، نماز کی پابندی نہیں کرتے، سود کھاتے ہیں، جھوٹ بولتے ہیں اور غیر شرعی کام کرتے ہیں اور ناجائز چیز کھاتے ہیں اور پیتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انہوں نے صحیح معنوں میں حج وعمرہ نہیں کیا بس گھوم پھر کر واپس آگئے۔

(۱،۲،۳) انظر الحاشية السابقة رقم، ۱. على الصفحة رقم: ۱۹۷. (وينبغي أن يجتهد في محاسنه)

حج قبول ہونے کی علامت یہ ہے کہ حج کے بعد آدمی کی زندگی میں انقلاب آجائے، اوراس کا رخ خیر اور نیکی کی طرف بدل جائے۔(۱)

ایسے لوگوں پر ضروری ہے کہ اپنے برے فعل سے توبہ کریں، فرائض کی پابندی کریں، اورحرام چیزوں سے پرہیز کریں، اگر سچی توبہ کرلیں گے تو اللہ تعالی ان کے قصور کو معاف فرمادیں گے۔(۲) اللہ تعالی ہم سب کو معاف فرمائیں۔(آمین)

حج کے بعد مالی پوزیشن صفر ہونے کی حالت میں حج

اگر کسی آدمی کی مالی حیثیت اتنی ہے کہ بیوی کا مہر اوراہل وعیال کا خرچہ ادا کرنے کے بعد آسانی کے ساتھ حج کے اخراجات پورے ہوسکتے ہیں، لیکن حج کے بعد مالی پوزیشن صفر ہوجائے گی تب بھی حج کرنا فرض ہوگا۔(۳)

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم: ۱، على الصفحة: رقم: ۱۹۷. (وينبغى أن يجتهد فى محاسنه)

(۲) عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ: إن العبد إذا اعترف ثم تاب تاب الله عليه. متفق عليه.
مشكاة المصابيح: (ص: ۲۰۳) باب الاستغفار والتوبة، الفصل الأوّل، ط: قديمى)

☐ قال رسول الله ﷺ: التائب من الذنب كمن لا ذنب له ...... روى عنه موقوفًا، قال الندم توبة، والتائب كمن لا ذنب له. وقال على القارى تحت قوله: (والتائب من الذنب كما لاذنب له) ...... ثم اعلم أنّ التوبة إذا وجدت بشروطها المعتبرة فلاشكّ فى قبولها و ترتب المغفرة عليها؛ لقوله تعالىٰ: ﴿وهو الّذى يقبل التوبة عن عباده ......﴾. (مرقاة المفاتيح: (۱۵۱/۵) باب الاستغفار والتوبة، الفصل الثالث، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☐ البحر العميق: (۴۲۵/۱، ۴۲۶) الباب الرابع: فى مقدمات السفر وآدابه، التوبة، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

(۳) ولايشترط نفقة أى بقاء نفقة لما بعد إيابه أى لاسنة ولاشهرًا ولايومًا، كما ورد فيه روايات عن بعضهم، قال ابن الهمام: والمسطور عندنا أنّه لايعتبر نفقة لما بعد إيابه فى ظاهر الرواية.
(إرشاد السارى: (ص: ۵۹) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسك: (ص: ۱۹) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: إدارة القرآن.

☐ فتح القدير مع الكفاية: (۳۲۲/۲) كتاب الحج، ط: رشيديه.

حج کے دنوں میں مکہ مکرمہ پہنچ گیا

☆اگر حج کے دنوں میں آدمی مکہ مکرمہ تک پہنچ جائے، اور حج تک وہاں ٹھہرنا ممکن بھی ہے اور خرچہ بھی ہے اور پہلے حج بھی نہیں کیا ہے تو اس صورت میں حج فرض ہو جاتا ہے، اور اگر یہ تمام شرطیں موجود نہیں ہیں تو حج فرض نہیں ہوتا۔(۱)

☆اگر کوئی شخص رمضان المبارک میں عمرہ کیلئے گیا، اور شوال کا مہینہ شروع ہو گیا تو اگر وہ پہلے حج کر چکا ہے تو دوبارہ حج فرض نہ ہوگا، اور اگر پہلے حج نہیں کیا ہے اور یہ شخص حج کی ادائیگی تک مکہ مکرمہ میں رہ سکتا ہے (ویزا ہے یا اجازت ہے) اور حج کا خرچہ بھی ہے تو اس پر حج فرض ہوگا، اور اگر پیسہ نہیں یا پیسہ ہے لیکن ٹھہرنے کی کوئی صورت نہیں یا واپس ہونے کے بعد دوبارہ حج کے لئے جانے کی استطاعت نہیں تو ان صورتوں میں حج فرض نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) والفقير الآفاقي إذا وصل إلى ميقات فهو كالمكي أى حيث لايشترط فى حقه إلّا الزاد دون الواحلة إن لم يكن عاجزًا عن المشى، وينبغى أن يكون الغنىّ الآفاقى كذٰلک إذا عدم المركوب بعد وصوله إلى أحد المواقيت، فالتقيد بالفقير لظهور عجزهٖ عن المركب، وليفيد أنّه يتعين عليه أن ينوى حج الفرض ليقع عن حجة الإسلام ولا ينوى نفلا على زعم أنّه فقير لايجب عليه الحج؛ لأنّه ما كان واجبًا عليه وهو آفاقى، فلما صار كالمكى وجب عليه فلو حج نفلًا يجب عليه أن يحج حجًا ثانيًا، ولو أطلق يصرف إلى الفرض...... (إرشاد السارى: (ص: ۵۷) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک: (ص: ۱۸) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: إدارة القرآن.

▭ فتح القدير مع الكفاية: (۳۲۲/۲) كتاب الحج، ط: رشيديه.

(۲) انظر الحاشية السابقة أيضًا.

▭ السابع من شرائط الوجوب "الوقت": وهو أشهر الحج...... وهو عندنا شوال و ذو القعدة و عشرة أيّام من ذى الحجة...... أو وقت خروج أهل بلده، إن كانوا يخرجون قبلها، فلايجب إلّا على القادر فيها أو فى وقت خروجهم. (إرشاد السارى: (ص: ۶۷) باب شروط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، السابع: الوقت، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة) =

حج کے دو رکن

حج کے دو رکن ہیں: ''وقوف عرفات'' اور ''طواف زیارت'' اگر حج کا احرام باندھنے کے بعد یہ دونوں کام کر لئے تو حج ادا ہو جائے گا، ان دونوں کاموں کے علاوہ باقی کام حج میں واجب، سنت اور مستحب ہیں، جن کے ترک کرنے سے دم اور صدقہ وغیرہ لازم ہوتا ہے یا ثواب میں کمی آتی ہے، باقی حج ہو جاتا ہے۔(۱)

حج کے سفر میں جانے کی وجہ سے تنخواہ کا حکم

حج کے سفر میں جانے کی وجہ سے ملازم کو رخصت کے ایام کی تنخواہ ملے گی یا نہیں؟ اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر ملازم کے ساتھ معاہدہ یا اس بارے میں ادارے کا قانون ہے تو اس پر عمل کیا جائے گا، ورنہ دیگر اداروں کے قانون پر عمل کیا جائے گا، عام طور پر فرض حج کے لئے تنخواہ کے ساتھ رخصت دینے کا معمول اور رواج

= غنية الناسک: (ص: ۲۲) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، السابع : الوقت ، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد : (۴۶۵/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

(۱) أمّا فرائض الحج : وهى أعمّ من الشرائط فثلاث : الأوّل : الإحرام قبل الوقوف بعرفة،...... والثانى : الوقوف بعرفة فى وقتهٖ ولو ساعة ، والثالث طواف الزيارة فى وقتهٖ ومكانهٖ ...... وهما ركنان إجماعًا لكن الوقوف هو الركن الأصلى والطواف أفضل من الوقوف؛ لأنّه عبادة مقصودة ، ولهٰذا يتنفل به ، بخلاف الوقف ...... وحكم الفرائض أنّه لايصحّ الحج إلّا بها ، ولو ترك واحدًا منها لايجبر بدم . (غنية الناسک : (ص: ۴۴ ، ۴۵) باب فرائض الحج وواجباته و سننه و مستحباته و مكروهاته ، فصل : أمّا فرائض الحج ، ط: إدارة القرآن)

والوقوف بعرفة أى فى وقتهٖ ولو ساعة وأكثر طواف الزياره أى فى محلهٖ ، وهما ركنان للحج، ......وحكم الفرائض أنّه لايصحّ الحج إلّا بها أو بوجود جميعها ولو ترك واحدًا منها لايصحّ أداؤه...... (إرشادالسارى : (ص: ۹۴) باب فرائض الحج ، فصل : فى فرائضه ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

الهندية: (۲۱۹/۱) كتاب المناسک، الباب الأوّل فى تفسير الحج و فرضيته،...... وأمّا ركنه فشيئان، ط: رشيديه.

ہے۔(۱)

حج کے سفر میں مر گیا

☆اگر کسی آدمی پر پہلے سے حج فرض تھا، اور وہ حج کا احرام باندھ کر حج کے لئے روانہ ہوا، اور وقوف عرفہ کے بعد فوت ہو گیا تو فرض ادا ہو گیا، اور اگر وقوف عرفہ سے پہلے فوت ہوا تو فرض ساقط نہیں ہوا، اس لئے ایسے آدمی پر اپنے شہر سے حج بدل کرانے کی وصیت کرنا فرض ہے (اگر وصیت کرنا ممکن ہو) اب اگر ترکہ کا ایک تہائی مال اس کے شہر سے حج بدل کرانے کے لئے کافی ہے تو اس کے شہر سے حج بدل کرانا ضروری ہوگا ورنہ ایک تہائی ترکہ سے جہاں سے بھی حج بدل ہو سکے وہیں سے حج بدل کرا دیا جائے۔(۲)

---

(۱) أمّا لو شرط شرطًا تبع كحضور الدّرس أياما معلومة فى كل جمعة، فلايستحق المعلوم الا من باشر خصوصًا إذا قال: من غائب عن الدّرس قطع معلومة فيجب اتباعه. (شامى: (۴/ ۴۱۹) كتاب الوقف، مطلب فى الغيبة الّتى يستحق بها العزل عن الوظيفة ومالايستحق، ط: سعيد)

🗁 البحر الرائق: (۵/ ۲۴۶) كتاب الوقف، ط: دار المعرفة، بيروت.

(۲) فلو خرج و مات فى الطريق لم يجب الإيصاء؛ لأنّه لم يؤخر بعد الإيجاب. (شامى: (۲/ ۴۵۹) كتاب الحج، و فى تقريرات الرافعى تحت قوله: "ولو خرج و مات فى الطريق الخ" عبارة النهر: ولو مات فى الطريق لايجب عليه الإيصاء أى اتّفاقًا اهـ وعلّله فى البحر بما ذكره المحشى، والمرادأنّ من مات فى الطريق من أصحاب الأعذار المذكورة فى أوّل سنة الإيجاب لايجب عليه الإيصاء، لا من مات بعد تقرّرهٖ فى ذمّتهٖ أو ضمير "خرج" عائد للقادر على الحج، إلّا أنّه مقيد بما إذا خرج فى أوّل سنة الوجوب بدليل التعليل. (تقريرات الرافعى على حاشية ابن عابدين: (۲/ ۱۵۶) كتاب الحج، ط: سعيد)

🗁 البحر الرائق: (۲/ ۳۱۱) كتاب الحج، ط: سعيد.

🗁 غنية الناسک: (ص: ۳۳) باب شرائط الحج، فصل: فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء أو الوجوب فقط، ط: إدارة القرآن.

🗁 اعلم أنّ كل من وجب عليه الحج...... وعجز عن الأداء بنفسهٖ أى بعده يجب عليه الإحجاج أى بأن يحج عنه فى حال حياتهٖ أو بعد مماتهٖ إن فرّط أى قصّر فى التأخير، بأن وجب عليه فلم يخرج إليه من عامه...... وفيه الإيماء إلى أنّ وجوب الإيصاء إنّما يتعلق بمن لم يحج بعد الوجوب إذ الم يخرج إلى الحج حتى مات فأمّا من وجب عليه الحج فحج من عامه فمات فى الطريق لايجب عليه الإيصاء بالحج؛ لأنّه لم يؤخر بعد الإيجاب ولم يقصر فى هٰذا الباب. (إرشاد السارى: (ص: ۶۱۱) باب الحج عن الغير، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☆اور اگر ایسے آدمی نے حج بدل کرانے کے لئے وصیت نہیں کی تو وارثوں پر حج بدل کرانا لازم تو نہیں ہوگا البتہ اگر تمام ورثاء بالغ ہیں اور سب رضامندی سے مرحوم کے لئے حج بدل کرائیں تو میت پر بہت بڑا احسان ہوگا اور وہ آخرت کی پکڑ سے بچ جائے گا۔(۱)

☆اور اگر اس آدمی پر پہلے سے حج فرض نہیں تھا بلکہ اس سال ہی حج فرض ہوا اور حج فرض ہوتے ہی حج کرنے کے لئے نکلا اور وقوف عرفہ سے پہلے فوت ہوگیا تو حج بدل کرانا لازم نہیں ہوگا، ہاں اگر اس نے حج بدل کرانے کے لئے وصیت کی ہے تو ایک تہائی ترکہ سے حج بدل کرانا لازم ہوگا۔(۲)

حج کے فرائض

☆حج کے اصل فرض تین ہیں:

① ۔احرام۔

② ۔وقوف عرفات یعنی نو ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے وقت سے دس ذی الحجہ کی صبح صادق تک عرفات میں کسی وقت ٹھہرنا، اگرچہ ایک لحظہ ہی کیوں نہ ہو۔

③ ۔طواف زیارت جو دسویں ذی الحجہ کی صبح سے لے کر بارہویں ذی الحجہ

---

(۱) من مات بعد وجوب الحج ولم يوص به لم يلزم الوارث أن يحج عنه من تركته...... وإن أحب يحج عنه، وفعل الولد ذٰلک مندوب إليه جدًا...... تبرّع الولد بالإحجاج أو الحج بنفسهٖ عن أبويه إذا مات وعليه حج الفرض ولم يوص به مندوب إليه جدًا...... وقال عليه الصلاة والسلام: ”من حج عن أبيه أو أمّه فقد قضى عنه حجته وكان له فضل عشر حجج“...... (غنية الناسک: (ص: ۳۲۲، ۳۲۸) باب الحج عن الغير، فصل: فی شرائط النيابة فی الحج الفرض، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساری: (ص: ۶۱۳، ۶۱۴) باب الحج عن الغير، فصل فی شرائط جواز الإحجاج، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

🗀 الدر مع الرد: (۲/۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد.

(۲) انظر الحاشية السابقة، رقم: ؟؟؟؟؟، على الصفحه السابقة، رقم: ۲۰۲.

تک عام طور پر سر کے بال منڈوانے یا کتروانے کے بعد کیا جاتا ہے اگر چہ اس سے پہلے بھی کرنا جائز ہے۔(۱)

☆ ان تینوں فرضوں میں سے اگر کوئی چیز رہ جائے گی تو حج صحیح نہ ہوگا اور اس کی تلافی دم یعنی قربانی وغیرہ سے بھی نہیں ہوسکتی۔(۲)

ان تینوں فرائض کا ترتیب وار ادا کرنا، اور ہر فرض کو اس کی مخصوص جگہ اور وقت میں کرنا بھی فرض ہے۔(۳)

حج کے لئے چھٹی حاصل کرنا

بعض اداروں میں ملازمت کے دوران ہر ملازم کو ایک ماہ کی چھٹی تنخواہ کے ساتھ ملتی ہے، ایسے اداروں کے ملازمین کو اگر قانون کی رو سے چھٹی مل سکتی ہے، اور اس کے لئے کسی قسم کی غلط بیانی کی ضرورت نہیں ہوتی ہے تو ایسے

---

(۱) أمّا فرائض الحج: وهى أعمّ من الشرائط فثلاث: الأوّل: الإحرام قبل الوقوف بعرفة، والثانى: الوقوف بعرفة فى وقته ولو ساعة، والثالث: طواف الزيارة فى وقته و مكانه. (غنية الناسک (ص: ۴۴) باب فرائض الحج، فصل: وأمّا فرائض الحج، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد السارى: (ص: ۹۲) باب فرائض الحج، فصل: فى فرائضه، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

🗀 الدر مع الرد: (۴۶۷/۳) كتاب الحج، مطلب فى فروض الحج و واجباته، ط: سعيد.

(۲) وحكم الفرائض أنّه لايصحّ الحج إلّا بها ولو ترک واحدًا منها لايجبر بدم. (مناسک الملا على القارى مع إرشاد السارى: (ص: ۹۴) باب فرائض الحج، فصل: فى فرائضه، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک: (ص: ۴۵) باب فرائض الحج و واجباته...... فصل: وأمّا فرائض الحج، ط: إدارة القرآن.

🗀 البحر العميق: (۳۵۴/۱) الباب الثالث: فى مناسک الحج، حكم الفرائض، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

(۳) وزاد فى نسخة: والترتيب بين الفرائض أى ومن الفرائض ترتيبها بأن يقع الإحرام أوّلاً ثم الوقوف ثم الطواف، " وأداء كل فرض " أى ركن فى وقته. (إرشاد السارى: (ص: ۹۳) باب فرائض الحج، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗀 شامى: (۴۶۷/۲) كتاب الحج، مطلب فى فروض الحج، ط: سعيد.

اداروں کے لوگ قانونی طور پر چھٹی لے کے حج کر سکتے ہیں، حج کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی۔(۱)

حج کے لئے رقم دی

''غریب کو حج کے لئے رقم دی'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۲٤٥)

حج کے لئے رکھی ہوئی رقم پر زکوۃ

☆اگر کسی شخص نے حج کرنے کے ارادہ سے حکومت کی اسکیم میں درخواست دی اور حج کے لئے رقم جمع کرائی، لیکن قرعہ اندازی میں جانے کے لئے نام نہ نکلا، اور حکومت سے وہ رقم واپس مل گئی، اور یہ شخص آئندہ سال حج کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اس رقم پر بھی زکوۃ واجب ہوگی کیونکہ یہ رقم اس کے پاس کم سے کم ایک سال تک رہے گی۔(۲)

حج کے لئے قرض لینا

اگر حج فرض ہے، اور قرض مل سکتا ہے تو قرض لے کر حج کر لینا چاہیے، اور اگر حج فرض نہیں، لیکن قرض ادا کرنے کے اسباب موجود ہیں، تو بھی قرض لے کر حج کرنا جائز ہے، اور اگر قرض لینے کے بعد سہولت کے ساتھ ادا کرنے کی توقع نہیں تو قرض

(۱) ﴿ يأيّها الّذين اٰمنوا اتّقوا اللّٰه وقولوا قولًا سديدًا﴾. (الأحزاب: ۷۰)

(۲) فالأولىٰ يحمل ما في البدائع وغيرها ، على ما إذا أمسكه لينفق منه كل مايحتاجه فحال الحول وقد بقي معه منه نصاب فإنّه يزكي ذٰلک الباقي ، وإن كان قصده الإنفاق منه أيضًا في المستقبل ، لعدم استحقاق صرفه إلى حوائجه الأصلية وقت حولان الحول . (شامي : (۲/ ۲٦۲) كتاب الزكاة ، مطلب في زكاة ثمن المبيع وفاءً ، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق : (۲/ ۲۰٦) كتاب الزكاة ، ط: سعيد.

▭ الهندية: (۱/ ۱۷٤) كتاب الزكاة، الباب الأوّل: في تفسيرها، وصفتها، وشرائطها، ط: رشيديه.

لے کر حج اور عمرہ کرنے کے لئے جانا صحیح نہیں ہوگا۔(۱)

حج کے لئے کسی نے رقم دی

کسی نے کسی کو حج کے لئے رقم دی، اس نے فوری حج نہیں کیا، بلکہ اس نے اس رقم کو کسی اور مصرف میں لگا دیا، اور وہاں سے ایک دو سال تک یک مشت وہ رقم ملنے کی امید نہیں، تو اس صورت میں حج کے لئے رقم دینے والے کو حج کرانے کا ثواب مل جائے گا لیکن جس آدمی کو رقم دی گئی اس پر حج فرض ہو گیا۔(۲)

اگر وہ حج کئے بغیر مر جائے گا تو گنہگار رہوگا، ایسے آدمی کے لئے حج بدل کرانے کی وصیت کرنا لازم ہے تاکہ اس کی طرف سے حج بدل کرا دیا جائے۔(۳)

---

(۱) ولـذا قلنا لايستقرض ليحج إلّا إذا قدر على الوفاء (شامي: (۲/۴۶۲، ۴۶۳) كتاب الحج، مطلب في قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعيد)

☐ إرشـاد السـاري: (ص: ۹۱، ۹۲) با شرائط الحج، النوع الرابع: شرائط وقوع الحج عن الفرض، فصل: وجوب الحج على الفور، ط: الإمدادية مكّه المكرّمة.

☐ و وسعـه أن يستقـرض ويـحـج، وإن كان غير قادر على قضائه، وإن مات قبل قضائه، قالوا: يـرجـى أن لايـؤاخـذه اللّٰه تعالىٰ بذٰلک، ولايكون آثما إذا كان من نيته قضاء الدين إذا قدر، لكن الـمراد وإن كان غير قادر على قضاء ه في الحال، وغلب على ظنه أنّه لو اجتهد قدر على القضاء، أمّـا إن عـلـم أنّه ليس له جهة القضاء أصلًا، فالأفضل عدم الاستقراض لأنّ تـحمل حقوق اللّٰه تعالىٰ أخف مـن ثـقل حقوق العباد. (غنية الناسک: (ص: ۳۳) باب شرائط الحج، فصل فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء أو الوجوب فقط، ط: إدارة القرآن)

(۲) وكـذا لـو وهـب مال ليحج به، لايجب عليه قبوله؛ لأنّ شرط الوجوب لايجب تحصيله، فلو قبـل وجـب عـليـه الـحـج إجـمـاعًا. (غنية الناسک: (ص: ۲۱) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشـاد السـاري: (ص: ۶۲) بـاب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☐ الدر مع الرد: (۲/۴۶۱) كتاب الحج، ط: سعيد.

(۳) مـن جـاء وقـت خـروجـه أهـل بـلـده، أو أشهـر الحج وقداستكمل سائر شرائط الوجوب والأداء وجـب عـليـه الـحج من عامه، و وجب أدائه بنفسه، فيلزمه التأهب والخروج معهم، =

حج کے لئے نکاح شرط نہیں

حج کے لئے نکاح شرط نہیں ہے غیر شادی شدہ حج کرسکتا ہے، اگر حج فرض ہے تو فرض ادا ہو جائے گا۔(۱)

حج کے لئے والدین سے اجازت لینا

فرض حج کے لئے والدین سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے، البتہ نفل حج والدین کی اجازت کے بغیر نہیں کرنا چاہیے۔(۲)

حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے والے پر حج

☆ میقات کی حدود سے باہر رہنے والا آفاقی شخص اگر اشہر حج یعنی شوال، ذی القعدہ اور ذی الحجہ کے شروع میں عمرہ کر کے حج سے پہلے اپنے وطن لوٹ جائے تو

= فلو لم يحج حتى مات فعليه الإيصاء به. (غنية الناسک: (ص: ۳۲، ۳۳) باب شرائط الحج، فصل: فيما إذا وجد شرائط الوجوب فقط، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۸۹) باب شرائط الحج ، النوع الرابع: شرائط وقوع الحج عن الفرض ، فصل : فيمن يجب عليه الوصية ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

▭ البحر الرائق : (۳۱۰/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد.

(۱) ﴿ولله على النّاس حجّ البيت من استطاع إليه سبيلًا﴾ (آل عمران: ۹۷)

▭ فرض مره على الفور بشرط حرية ، وبلوغ ، وعقل ، وصحة ، وقدرة زاد و راحلة فضلت عن مسكنه و عما لا بد له منه ونفقة ذهابه وإيابه و عياله...... (كنز الدقائق مع البحر: (۳۰۹/۲، ۳۱۱) كتاب الحج ، ط: سعيد)

▭ شامى : (۴۵۸/۲ ، ۴۵۹) كتاب الحج ، ط: سعيد.

(۲) ويكره الخروج إلى الحج إذا كره أحد أبويه إن كان الوالد محتاجًا إلى خدمة الولد وإن كان مستغنيًا فلا بأس...... فى الملتقط: حج الفرض أولىٰ من طاعة الوالدين، وطاعتهما أولىٰ من حج النّفل...... (الهندية: (۲۲۰/۱، ۲۲۱) كتاب المناسک، الباب الأوّل: فى تفسير الحج، ط: رشيديه)

▭ فتح القدير مع الكفاية : (۲۱۹/۲) كتاب الحج ، ط: رشيديه .

▭ غنية الناسک : (ص: ۳۴) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن .

دوبارہ اس کو حج یا عمرہ کے لئے آنا ضروری نہیں۔(۱)

☆ اور اگر یہ شخص اسی سال دوبارہ وطن سے واپس آ کر حج کرے گا تو اس پہلے عمرہ کی وجہ سے تمتع کرنے والا نہیں ہوگا، اور اس کی وجہ سے تمتع کا دم دینا لازم نہیں ہوگا۔(۲)

☆ اگر ایسا شخص تمتع کرنا چاہے تو اس کو دوبارہ عمرہ کا احرام باندھ کر آنا ہوگا۔(۳)

☆ ایسے لوگ دوبارہ وطن سے آ کر حج کرنا چاہیں تو حج افراد، حج تمتع اور حج قران میں سے کوئی بھی ایک حج کر سکتے ہیں۔(۴)

---

(۱) السابع:...... الوقت وهو أشهر الحج ...... وهى عندنا شوال و ذو القعدة و عشرة أيّام من ذى الحجة...... أو وقت خروج أهل بلده إن كانوا يخرجون قبلها ، فلايجب إلّا على القادر فيها أو فى وقت خروجهم . (إرشاد السارى : (ص: ٦٧) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، السابع : الوقت : ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ فقير آفاقى قدم مكة قبل أشهر أو صبى مكى بلغ...... قبل أشهر الحج هل يجب عليهم الحج فى الحال أم لايجب مالم يدركوا الأشهر وهم بمكّة، فعلى القول بأن الوقت شرط الوجوب لايجب.
(غنية الناسک: (ص: ٢٢) باب شرائط الحج، فصل: أمّا شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر مع الرد :(٤٦٥/٢) كتاب الحج ، ط: سعيد.

(٢،٣) السادس: عدم الإلمام أى النزول بالأهل إلمامًا صحيحًا، وهو أن يرجع إلى وطنه حلالًا...... فإن حل من عمرته أى فى الأشهر و رجع إلى أهله ثم حج أى ولو من عامه لم يكن متمتعًا...... السابع: أن يكون طواف العمرة كله أو أكثره والحج...... فى سفر واحدٍ، فلو رجع إلى أهله قبل إتمام الطواف ثم عاد وحج، فإن كان أكثر الطواف فى السفر الأوّل لم يكن متمتّعًا...... وإن كان أكثره فى الثانى أى من سفره كان متمتّعًا. (إرشاد السارى: (ص: ٣٨١، ٣٨٢) باب التمتّع، فصل: فى شرائطه، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک: (ص: ٢١٢، ٢١٣) باب التمتّع، فصل: فى ماهية التمتع وشرائطه، ط: إدارة القرآن.

▭ الدر مع الرد : (٥٣٥/٢ ، ٥٣٧) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد.

(٤) السادس: أن يكون آفاقيًا ولو حكما فلا قران للمكى أى الحقيقى إلّا إذا خرج إلى الآفاق قبل أشهر الحج ،قيل : ولو فيها فيصح منه القران لصيرورته آفاقيا حكما...... (إرشاد السارى (ص: ٣٦٤) باب القران ، فصل : فى شرائط صحة القران ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ الحادى عشر: أن يكون من أهل الآفاق، والآفاقى كل من كان داره خارج الميقات. =

حج کے مہینے میں عمرہ کرنا

"اشہر حج میں عمرہ کرنا" عنوان کو دیکھیں۔

حج کے واجبات

☆حج کے واجبات چھ ہیں:

① ......مزدلفہ میں وقوف کے وقت ٹھہرنا۔

② ......صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

③ ......رمی جمار یعنی شیطان کو کنکریاں مارنا۔

④ ......قارن اور متمتع کا قربانی کرنا۔

⑤ ......سر کے بال منڈوانا یا کتروانا۔

⑥ ......آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والے کا طواف وداع کرنا۔(۱)

= (إرشاد الساری : (ص: ۳۸۴) باب التمتّع ، فصل : فی شرائطہ ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۲۰۳) باب القران ، فصل : فی شرائط صحة القران ، و: (ص:۲۱۳، ۲۱۴) باب التمتّع ، فصل : فی ماهیة التمتّع وشرائطه ، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/ ۵۳۱) کتاب الحج، باب القران، و: (۲/ ۵۳۹) باب التمتّع، ط: سعید.

(۱) وأمّا واجباته فستة : وقوف جمع فی وقتهٖ ولو لحظة ، والسعی بین الصفا والمروة ، ورمی الجمار ، والذبح للقارن والمتمتّع ، والحلق أو التقصیر فی أوانهٖ و مکانهٖ ، وطواف الصدر للآفاقی غیر الحائض والنفساء إذا یستوطن بمکّة قبل النفر الأوّل . (غنیة الناسک : (ص: ۴۵) باب فرائض الحج و واجباته و سننه ...... فصل : وأمّا واجباته ، ط: إدارة القرآن)

وواجبه نیف و عشرون: وقوف جمع...... والسعی بین الصفا والمروة...... ورمی الجمار...... وطواف الصدر أو الوداع للآفاقی غیر الحائض والحلق أو التقصیر...... وفی الشامیة: قلت : لکن واجبات الحج فی الحقیقة : الخمسة الأول المذکورة فی المتن والذبح ، أمّا الباقی فهی واجبات له بواسطة؛ لأنّها واجبات الطواف ونحوه...... (الدر مع الرد: (۲/ ۴۶۷، ۴۶۸) کتاب الحج ، مطلب فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعید)

إرشاد الساری: (ص: ۹۴، ۹۵، ۹۶) باب فرائض الحج، فصل فی واجباته، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

☆واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے کوئی واجب ترک ہو جائے گا تو حج ہو جائے گا، خواہ قصداً ترک کیا ہو یا بھول کر، لیکن اس کی جزاء لازم ہوگی خواہ دم کی صورت میں ہو یا صدقہ کی صورت میں، البتہ اگر کوئی فعل کسی معتبر عذر کی وجہ سے ترک ہو گیا ہو تو دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔(۱)

حج مبرور

''حج مبرور'' حج مقبول کو کہتے ہیں، اور مقبول حج وہ ہے کہ جس میں گناہوں سے توبہ واستغفار کرے، اور حج کو تمام فرائض، واجبات، سنن اور مستحبات کے ساتھ ادا کرے اور احرام کی حالت میں ممنوعات سے اجتناب کرتا رہے، ریا، نام ونمود اور حرام مال سے بچے اور جملہ اخراجات، کھانا پینا وغیرہ حلال مال سے ہوں، اور حج کے بعد دینی حالت بہتر ہو تو یہ حج مقبول اور حج مبرور ہے۔(۲)

---

(۱) وحکم الواجبات لزوم الجزاء (أی الدم......) بترک واحد منها، وجواز الحج، سواء ترکه عمدًا أو سهوًا، لکن العامد آثم، ویستثنٰی من هٰذا الکلی ترک رکعتی الطواف، وترک الحلق لعذر والبیتوتة بمزدلفة عند موجبه، وترک یأخیر المغرب إلی العشاء، وترک الواجب بعذر قال: فی البدائع: إن الواجبات کلها إن ترکها لعذر لا شیئ علیها...... (مناسک الملا علی القاری مع إرشاد الساری: (ص: ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳) باب فرائض، فصل: فی واجباته، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک: (ص: ۴۶) باب فرائض الحج و واجباته، فصل: وأمّا واجباته، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/ ۴۷۰) کتاب الحج، مطلب: فی فروض الحج و واجباته، ط: سعید.

(۲) المبرور: المقبول، و قال غیره الّذی لایخالطه شیئ من الإثم، وقال القرطبی: الأقوال الّتی ذکرت فی تفسیره متقاربة المعنی. (فتح الباری: (۳/ ۳۸۲) باب فضل الحج المبرور، ط: دار المعرفة)

والمبرور: الّذی لایخالطه إثم، وقیل: المتقبّل، وقیل: الّذی لاریاء فیه ولاسمعة ولارفث ولافسوق، وقیل: الّذی لا معصیة بعده، وقال الحسن البصری: هو أن یرجع زاهدًا فی الدنیا راغبًا فی العقبٰی. (إرشاد الساری: (ص: ۳۹) باب شرائط الحج، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

مرقاه المفاتیح شرح مشکوٰة المصابیح: (۵/ ۴۲۲) کتاب المناسک، الفصل الأوّل، ط: رشیدیه.

حج مقبول

☆ حج بہت بڑی عبادت ہے، اس سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ حج کرنے والا ایسا ہے گویا وہ آج اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے" یہ گناہوں سے پاک ہونے کو سمجھانے کے لئے ہے کہ جس طرح نومولود بچہ گناہوں سے پاک وصاف ہوتا ہے اسی طرح حج مقبول کے بعد آدمی گناہوں سے پاک صاف ہو جاتا ہے۔(۱)

☆ "حج مقبول" وہی ہے جس سے زندگی کی لائن بدل جائے، آئندہ کے لئے گناہوں سے بچنے کا اہتمام ہو، اور اطاعت کی پابندی کی جائے، حج کے بعد جس شخص کی زندگی میں خوش گوار انقلاب نہیں آتا اس کا معاملہ مشکوک ہے۔(۲)

---

(۱) وعنه ﷺ أنه قال لابن عمر: أمّا علمت أنّ الإسلام يهدم ما كان قبله، وأنّ الهجرة تهدم ما كان قبلها، وأنّ الحج يهدم ما كان قبله، رواه مسلم، وعنه ﷺ: تابعوا بين الحج والعمرة، فإنّهما ينفيان الفقر والذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد والذهب والفضة، رواه الترمذي وغيره، وعنه ﷺ: إنّ الحاج إذا قضى آخر طواف بالبيت خرج من ذنوبه كيوم ولدته أمّه، رواه وابن حبان. (إرشاد الساري: (ص: ۳۹، ۴۰) باب شرائط الحج، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ من حجّ للّٰه فلم يرفث ولم يفسق رجع كيوم ولدته أمّه، متّفق عليه...... العمرة إلى العمرة كفارة لما بينهما والحج المبرور ليس له جزاء إلّا الجنّة. متّفق عليه. (مشكوٰة المصابيح: (ص: ۲۲۱) كتاب المناسك، الفصل الأوّل، ط: قديمي)

☜ قال رسول اللّٰه ﷺ تابعوا بين الحج والعمرة فإنّهما ينفيان الفقر والذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد والذهب والفضة، وليس للحجة المبرورة ثواب إلّا الجنّة. (مشكوٰة المصابيح: (ص: ۲۲۲) كتاب المناسك، الفصل الثاني، ط: قديمي)

☜ سنن ابن ماجه: (ص: ۲۰۷) أبواب المناسك، باب فضل الحج والعمرة، ط: قديمي)

(۲) وينبغي أن يجتهد في محاسنه أي في زيادة تحسين مكارم أخلاقه في باقي عمره أي ليحسن ختام أمره، وأن يزداد خيره بعد العود، كما قيل: والعود أحمد، فعلامة الحج المبرور و قبول زيارة خير مزرور أن يعود خيرًا مما كان في جميع الأمور، فإن رأى في نفسه نزوعًا عن الأباطيل أي من الخوض في الضلال والتضليل، وتجافيًا عن دار الغرور و إنابة إلى دار الخلود، أي وجوار المعبود، فليحترز أن يدنس ذٰلك أن يخلط عمله ويوشخ أمله بطلب الفضول...... =

حج مقدم ہے یا بچے کی شادی

☆اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے اور بچوں کی شادی بھی سامنے ہے تو پہلے حج ادا کرے اس سے فارغ ہونے کے بعد بچوں کی شادی کی فکر کرے، بچوں کی شادی کی وجہ سے حج کو مؤخر کرنا جائز نہیں ہے۔(۱)

فقہاء کرام نے مکہ مکرمہ تک آمدورفت کا کرایہ اور جن کا خرچہ ضروری ہے ان کے خرچہ کا انتظام کرنے پر قادر ہونا بیان کیا ہے، بچوں کی شادی کا خرچہ بیان نہیں کیا، یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے مبارک سفر کا خرچہ بھی حج کی فرضیت کے لئے ضروری قرار نہیں دیا ہے۔(۲)

= ویستبشر بحصول خلعة القبول، وهو غاية المطلوب والمسؤول و نهاية المقصود والمأمول.
(إرشاد الساری: (ص: ۷۵۴) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، فصل: فی آداب الرجوع من سفر الحج، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص ۳۸۹) خاتمة فی زيارة قبر الرسول ﷺ، فصل فی آداب الرجوع، ط: إدارة القرآن.

الفقه الإسلامی وأدلّته: (۲۴۱۶/۳) الباب الخامس: الحج والعمرة، الفصل الثالث، آداب السفر للحج وغيره وآداب الحاج العائد، المبحث الثانی: آداب رجوع الحاج من سفره، ط: مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ.

(۱) وإذا وجد ما يحج به وقد قصد التزوج يحج به ولا يتزوّج ؛ لأنّ الحج فريضة أوجبها الله تعالىٰ على عبده كذا فی التبيين . (الهندية : (۲۱۷/۱) كتاب المناسک ، الباب الأوّل : فی تفسير الحج و فرضيته ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۴۶۲/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۲۰) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، ط:إدارة القرآن والعلوم الإسلامية .

(۲) حج کو اس انتظار میں مؤخر نہ کرے کہ جب مدینہ کا خرچ بھی پاس ہوگا تب حج کرے گا۔(فتاویٰ محمودیہ: (۳۱۸/۱۰) کتاب الحج، باب فرضيه الحج وشرائطه وأركانه، فرضیت حج کے لئے مدینہ طیبہ کا خرچ ہونا ضروری نہیں، ط: إدارة القرآن) =

☆ اگر کسی آدمی پر حج فرض تھا اور اس نے حج نہیں کیا بلکہ اولاد کی شادی میں وہ رقم خرچ کردی اور اب وہ غریب ہوگیا اور وہ پوری عمر غریب رہا تو وہ حج چھوڑنے والا ہے اور حج نہ کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا۔(۱)

☆ آج کل رسم ورواج نے شادی کے لئے جو پابندیاں لازم کردی ہیں وہ اکثر ایسی ہیں جو شرعاً لازم نہیں بلکہ اکثر شرعاً ناجائز ہیں، اگر مسنون طریقہ سے شادی کی جائے تو حج کو ملتوی یا مؤخر کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔(۲)

حج مقدم ہے یا نکاح

اگر کسی کے پاس اتنا مال ہے کہ وہ حج کرسکتا ہے مگر اس کی شادی نہیں ہوئی، تو وہ پہلے نکاح کرے یا حج؟ اس بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر حج کا فارم بھرنے کا زمانہ ہو اور لوگ حج کی تیاری کررہے ہوں، اور زنا میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو پہلے حج کرے، اور اگر اپنے اوپر قابو نہیں ہے اور زنا میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہے تو پہلے

= ☜ ونصاب الوجوب أی مقدار ما يتعلق به وجوب الحج من الغنی...... بل هو ملک مال يبلغه...... إلی مكّة بل إلی عرفة ذاهبًا أی إليها وجائيًا أی راجعًا عنها إلی وطنه راكبا فی جميع السفر لا ماشيًا أی فی جميعه. (إرشاد الساری: (ص: ۵۷) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: الشرط السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک: (ص: ۱۹) باب شرائط الحج، فصل: أمّا شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن.

(۱) وهو فرض علی الفور وهو الأصح فلا يباح له التاخير بعد الإمكان إلی العام الثانی...... عنده دراهم يبلغ بها الحج أو يبلغ ثمن مسكن وخادم و طعام و قوت، فعليه الحج، فإن جعلها فی غير الحج أثم. (الهندية: (۲۱۶/۱، ۲۱۷) كتاب المناسک، الباب الأوّل: فی تفسير الحج و فرضيته، ط: رشيديه)

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۱) مقدّمة فی تعريف الحج ومايتعلّق بفرضيته ، ط: إدارة القرآن .

☜ حاشية الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۷۲۴) كتاب الحج ، ط: قديمی .

(۲) فتاوی محمودیہ:(۲۹۱/۱۰، ۲۹۲) كتاب الحج، باب فرضيةا لحج، وشرائطه وأركانه، لڑکی شادی مقدم ہے یا حج؟ ط: إدارة الفاروق، كراچی.

☜ وانظر الحاشية السابقة، رقم: ۱ أيضًا. (وهو فرض علی الفور وهو الأصح)

نکاح کرے بعد میں اگر اللہ توفیق دے تو حج کرے۔(۱)

حج میں بے احتیاطیاں

بیت اللہ شریف کا حج کرنا بے شمار برکتوں کا ذریعہ اور حیرت انگیز نعمتوں کا وسیلہ ہے، موجودہ دور میں جدید سہولیات کی وجہ سے سابقہ زمانہ کی مشکلات ختم ہوگئی ہیں، بہت کچھ آسانیاں پیدا ہوگئی ہیں لیکن دور دراز کا سفر ہے، لاکھوں روپے خرچ ہوتے ہیں، اکثر لوگوں کو زندگی میں ایک ہی مرتبہ جانا نصیب ہوتا ہے، اور اب بھی بہت کچھ مشکلات اٹھانی پڑتی ہیں، ایسی صورت میں حج کرنے والے خواتین وحضرات پر بے حد ضروری ہے کہ اس مقدس فریضہ کی ادائیگی میں بے انتہا احتیاط کریں، حج کے مسائل کو اچھی طرح سیکھیں، حج کے موضوع پر لکھی گئی کتابوں کو پڑھیں، علماء کرام اور دارالافتاء سے رجوع کریں، اور تربیتی کیمپ، اور تربیتی پروگرام میں پابندی سے شرکت کریں جو بات سمجھ میں نہ آئے اس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔(۲) تاکہ شرعی قانون کے مطابق صحیح طور پر حج ادا ہو سکے اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ راضی

---

(۱) له ألف و خاف العزوبة ، إن كان قبل خروجه أهل بلده فله التزوّج، ولو وقته لزمه الحج؛ لأنّه إذا خاف الزنا ، فالتزوّج واجب عليه لا فرض ، فيقدم عليه الحج الفرض ، بخلاف ما ذا تحقق الزنا وتيقنه ؛ لأنّ التزوّج فرض حينئذٍ فيقدم على الحج. (غنية الناسک: (ص: ۲۰) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۲/۴۶۲) كتاب الحج ، ط: سعيد.

منحة الخالق مع البحر الرائق : (۲/۳۱۴) كتاب الحج ، ط: سعيد.

(۲) وليتعلّم ما يحتاج إليه في سفره من أمر الصلاة ، ولذٰلک يتعلّم كيفية الحج وصفة المناسک ، وأن يستصحب معه كتابًا واضحًا في المناسک جامعًا لمقاصدها . (إرشاد الساری: (ص: ۹) مقدّمة في آداب مريد الحج ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۳۶) باب ماينبغي لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن.

البحر العميق : (۱/۴۴۷) الباب الرابع ، في مقدمات السفر وآدابه ، الأمر العاشر : تعليم الصلاة وكيفية الحج ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

ہوجائیں اور تمام گناہ معاف ہوجائیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ مخلوق خدا کا یہ عظیم سمندر پوری دنیا کے ہر گوشہ سے آتا ہے اکثر و بیشتر لوگ حج کے مسائل و احکام اور طریقہ سے بے خبر ہوتے ہیں، سنن و مستحبات تو دور کی بات ہے فرائض و واجبات سے بھی غافل ہوتے ہیں، اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حج کے دوران جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے مستقل وہ کرتے رہتے ہیں، اور گناہوں سے بچنے کا بالکل اہتمام نہیں کرتے، وقت پر نماز ادا کرنے میں کوتاہی کرتے ہیں، اور مرد حضرات حرم شریف کی جماعت کی پابندی نہیں کرتے ہیں، حالانکہ ایک فرض نماز کی اہمیت حج سے بھی زیادہ ہے۔(۱)

اگر شرعی عذر کے بغیر ایک نماز بھی قضا کرے گا تو حج قبول ہونے کی توقع رکھنا مشکل ہے۔(۲)

---

(۱) وأن يستصحب معه كتابًا واضحًا فى المناسك ...... أو يصحب عالمًا يوثق بدينه ، يعلمه جميع ذٰلك فى موضعه ؛ لأنّه لاعمل إلا عن علم قال : عمر بن عبد العزيز : من عمل على غير علم ، كان مايفسد أكثر ما يصلح ، وقال بعض العلماء : أعمال الجوارح فى الطاعات مع أهمال شروطها ضحكة للشيطان . ويروى عن عطاء عن النّبىّ ﷺ : ” تعلموا المناسك فإنّها من دينكم “ ومن العجب أن كثيرًا من أبناء الدنيا الّذين لاعلم عندهم بالمناسك ، يسهل عليهم إنفاق الأموال الكثير فى سفر الحج ، من غير حاجة مع سرف محرم ، ولايسهل عليهم إنفاق اليسير فى سفر من يعلمهم ما يحتاجون إليه فى سفرهم ، ليحصل لهم التعلم والأجر بإحجاجه ، وكثير من العامة يرجع بغير حج ، إمّا لكونه لايصح إحرامه ، أو لكونه يترك شرطًا ، أو يتعاطى شيئًا من الأمور المبطلة ...... (البحر العميق : (۱/۴۴۷ ، ۴۴۸) الباب الرابع : فى مقدّمات السفر وآدابه ، الأمر العاشر : تعليم الصلاة وكيفية الحج ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

(۲) اختلف فى الحج المبرور، فقال النووى رحمه الله : الأصح أنّ المبرور هو الّذى لايخالطه إثم ، وقيل : هو المقبول . (إرشاد السارى : (ص: ۷۵۴) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، فصل فى آداب الرجوع من سفر الحج ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗀 البحر العميق : (۲/۵۷ ، ۵۸) الباب الأوّل ، فى الفضائل ، فصل : فى فضل الهج والعمرة، وذم تارك الحج ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة.

🗀 الثالث: الخوف من ركوب الخطايا والذنوب بها، أمّا الكبائر والصغائر مثل الاشتغال بالسمر وحكايات الدنيا فى الطواف والمسجد وغير ذٰلك ، ففى الكبائر يتولّدمنه مقت الله =

سفر میں احرام باندھنے کے بعد تلبیہ پڑھنے اور اللہ کا ذکر کرنے کی جگہ پر عام طور پر غیبتیں کرتے ہیں، نامناسب باتیں زبان سے نکالتے ہیں، زبان، نگاہ اور ہاتھ پاؤں پر قابو نہیں رکھتے، بلکہ بسا اوقات مسجد حرام میں بیٹھے ہوئے نماز کے انتظار کے دوران، فضولیات اور غیبت میں مبتلا ہوجاتے ہیں، حالانکہ زندگی کے اس عظیم مرحلے پر پہنچ کر تمام اوقات عبادت میں گزارنے چاہئیں، گناہوں سے پاک صاف ہوکر ایسے واپس ہونا چاہیے جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے ولادت ہوئی ہے اور دنیا میں دوبارہ آئے ہیں۔

بعض حضرات مستحبات اور آداب کی بہت ہی زیادہ پابندی کرتے ہیں لیکن فرائض اور واجبات میں کوتاہی کرتے ہیں، موجودہ دور میں بعض حاجیوں کو دیکھ کر یہ شبہ ہوتا ہے کہ شاید کسی میلہ یا تماشہ کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں، یا آرام کرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔

عورتوں پر پردہ فرض ہے۔(۱) مگر حرمین شریفین میں پہنچ کر اکثر عورتیں بلکہ بہت ساری برقع پوش عورتیں بھی برقع پھینک کر بے حجاب ہوجاتی ہیں، اس طرح وہ

= و سخطه، وفيه إطفاء نور المعرفة بالكلية، وفى الصغائر يورث تقليل نور المعرفة، ولهٰذا قال ابن عباس رضى اللّٰه عنه حين اختار المقام بالطائف وحواليه على مكّة؛ لأنّ أذنب سبعين ذنبا بركية أحبّ إليّ من أن أذنب ذنبًا واحدًا بمكّة "...... وقال بعض العلماء: إن السيئات تضاعف بها كما تضاعف الحسنات. (البحر العميق: (۱/ ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵) الباب الأوّل: فى الفضائل، فصل: فى حكم الجواز بمكّة شرفها تعالىٰ وعظمها، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

▭ وليحذر كل الحذر من إخراج الصلوات المكتوبات عن وقتها ، فإنّها آكد من الحج ، وقد يسر اللّٰه أمرها على المسافر ، والعجب من قوم يأخذون أنفسهم ، بحج التطوّع مع كونهم لايسلمون فيه من إخراج الصلاة المفروضة عن وقتها و غير ذٰلک من المعاصى ، وهٰذه خسارة وجهالة . (البحر العميق : (۱/ ۳۱۱) الباب الثانى فى الرقائق المتعلقة بالحج وأسراره ، الفصل الأوّل : فى العزم على الحج ومايتعلّق بالسفر ، ط؛ مؤسّسه الريّان المكتبة المكيّة)

(۱) انظر الى الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحة رقم: ۲۱۵ . (اختلف فى الحج المبرور،)

کبیرہ گناہ کی مرتکب ہوتی ہیں، نہ صرف بے حجاب ہوتی ہیں بلکہ بسا اوقات نیم عریاں لباس میں بیت اللہ شریف کا طواف کرتی ہیں، ان کے شوہر اور محرم حضرات ان کو اس بے حجابی سے روکتے بھی نہیں اور روکنے کی تدبیر بھی نہیں کرتے، اور حکومت کی طرف سے اس پر کوئی پابندی بھی عائد نہیں کی جاتی، بلاخوف مردوں کے درمیان گھس جاتی ہیں، حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے مردوں کی بھیڑ میں جان بوجھ کر گھس جاتی ہیں، اور پھنستی ہیں، اجنبی مردوں کے ساتھ شدید وقبیح اختلاط میں مبتلا ہوتی ہیں، یہ سب حرام اور کبیرہ گناہ ہیں۔(۱)

ایسا حج جس میں اول سے اخیر تک ناجائز، حرام اور کبیرہ گناہوں سے احتراز نہیں کیا جائے گا وہ حج کیسے قبول ہوگا، حج مقبول کا بدلہ جنت ہے لیکن یہ حج مقبول کیسے ہوگا؟ نبی کریم ﷺ نے حج مقبول کے بارے میں بیان فرمایا کہ ''حج کرے اور اس میں کوئی بھی بے حیائی کا کام نہ کرے، کوئی گناہ نہ کرے، تب گناہوں سے پاک وصاف ہوگا جیسے ماں کے پیٹ سے آج ہی پیدا ہوا ہے۔(۲)

(۱) قال ابن الحاج فی المدخل: ولیحذر ممایفعله بعضهم أنّ الرّجال والنّساء یتزاحمون علی الحجر الأسود فیقع الانضغاط بینهم، فقدیأتی فم الرجال علی فم المرأة وبالعکس. (البحر العمیق: (۱۱۸۳/۲) الباب العاشر: فی دخول مکّة و فی الطواف والسعی، فصل: فی بیان أنواع الأطوفة، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة)

(۲) والمبرور الّذی لایخالطه إثم، مأخوذ من البر وهو الطاعة، وقیل: المتقبل...... وقیل: المبرور الّذی لاریاء فیه ولا سمعة، ولا رفث ولا فسوق وقیل: الّذی لا معصیة بعده...... وعن أبی هریرة رضی اللّٰه عنه أنّ رسول الله ﷺ قال: العمرة إلی العمرة کفاره لما بینهما والحج المبرور لیس له جزاء إلّاالجنّة...... وعن جابر رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ''من جاء هٰذا البیت حاجًا فطاف به أسبوعًا ثم أتٰی مقام إبراهیم علیه السلام فصلی عنده رکعتین ثم أتٰی زمزم ثم شرب من مائها أخرجه اللّٰه من ذنوبه کیوم ولدته أمّه...... (البحر العمیق: (۵۷/۱، ۵۸، ۶۰، ۶۵) الباب الأوّل: فی الفضائل، فصل: فی فضائل الحج والعمرة وذم تارک الحج، ط: مؤسّسة الریّان المکتبنة المکیّة)

وعنه قال: قال رسول الله ﷺ من حجّ للّٰه فلم یرفث ولم تفسق رجع کیوم ولدته أمّه. متفق علیه، وعنه قال: قال رسول الله ﷺ: العمرة إلی العمرة کفارة لما بینهما، والحج المبرور =

ایشیاء کی بعض عورتیں مصر وشام وغیرہ بعض ملکوں کی عورتوں کو دیکھ کر کہ وہ بے پردہ ہیں خود بھی پردہ اٹھا کر حرم میں اس طرح آتی ہیں جیسے دنیا کے تمام مردان کے محرم ہیں، یا وہ اپنے گھر کے صحن میں پھر رہی ہیں، یہ انتہائی حماقت کی بات ہے، اگر دنیا کی کوئی قوم کسی گناہ میں مبتلا ہے تو اس سے وہ گناہ جائز نہیں ہو جاتا۔

نیز یہ کہ مصر اور شام وغیرہ کی عورتیں چہرہ کھلا رکھ کر بے پردگی کرتی ہیں لیکن ایک خاص سنجیدگی اور وقار کے ساتھ ہوتی ہیں، لباس بھی ان کا سر سے پاؤں تک با حجاب ہوتا ہے، پاؤں تک موزے ہوتے ہیں، لیکن ہمارے ممالک کی بعض خواتین کا لباس انتہائی بے حیائی کا ہوتا ہے، تمام نسوانی اعضاء نمایاں ہوتے ہیں، بے محابا سینہ تان کر چلتی ہیں، اس وجہ سے یہ خواتین اس مقدس مقام میں گناہ اور معصیت میں مبتلا ہو جاتی ہیں، اور ان کے شوہر اور والدین بھی ان کی اس بے حجابی پر گنہگار ہوتے ہیں، کیونکہ یہ لوگ ان کو بے پردگی سے منع نہیں کرتے، روکتے اور ٹوکتے نہیں اصلاح کی کوشش نہیں کرتے، یہ کھلی بے حیائی اور بے غیرتی ہے۔(۱)

= ليس له جزاء إلّا الجنّة، متفق عليه. (مشكوٰة المصابيح: (ص: ۲۲۱، ۲۲۲) كتاب المناسك، الفصل الأوّل، والثانى، ط: قديمى)

مرقاة المفاتيح : (۲۶۵/۵ ، ۲۶۶) كتاب المناسك ، الفصل الأوّل ، ط: امداديه ملتان .

حاشية ابن عابدين : (۵۲۹/۲) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد .

(۱) أنّ للمرأة أن تلبس ما بدالها......؛ لأنّ عورة مستورة بالنص، فيجب عليها فعل ما هو أستر لها وهو الأصحّ...... واعلم أنّ سدل الشيئ على وجهها واجب عليها...... ودلّت المسئلة: على أنّ المرأة منهية عن إظهار وجهها للرجال من غير ضرورة. (البحر العميق: (۷۱۳/۲) الباب السابع: فى الإحرام، الفصل الثامن: إحرام المرأة، والخنثى مشكل، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

غنية الناسک: (ص: ۹۴) باب الحرام، فصل: فى إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن.

عن عبدالله بن عمر أنّ رسول الله قال: الا كلّكم راعٍ وكلّكم مسؤول عن رعيّته، فالأمير الّذى على النّاس راعٍ عليهم و هو مسؤول عنهم، والرجل راعٍ على أهل بيته وهو مسؤول عنهم، والمرأة راعية على بيت بعلها و ولده، وهى مسؤولة عنهم والعبد راعٍ على مال سيده وهو مسؤول عنه، فكلّكم راعٍ وكلّكم مسؤول عن رعيّته. (سنن أبى داؤد: (۵۸/۲) كتاب الخراج، باب مايلزم الإمام من حق الرعية، ط: رحمانيه)

ان سب سے بڑھ کرایک بات یہ ہے کہ اکثر خواتین پانچ وقت کی نمازوں میں مردوں کی طرح حرم میں پہنچتی ہیں،عورتوں کے مخصوص دروازے اور متعینہ جگہوں کو چھوڑ کر عام جگہوں میں جاکر مردوں کے درمیان صفوں میں کھڑی ہوکر نماز پڑھنا شروع کردیتی ہیں حالانکہ جماعت کی نماز میں ایک عورت کی وجہ سے تین مردوں کی نماز فاسد ہوجاتی ہے یعنی دائیں بائیں کے دونمازی اور بالکل پیچھے کے ایک نمازی کی نماز فاسد ہوجاتی ہے۔(۱) اورکسی کی نماز فاسد کرنا خاص طور پر حرم شریف میں بہت ہی بڑا گناہ ہے۔

اس لئے خواتین کو چاہیے کہ خواتین کی متعینہ جگہوں میں نماز پڑھیں ورنہ جماعت ہونے کے بعد پڑھیں۔

حج میں تصویر

حج میں جانے کے لئے ضرورت کی وجہ سے تصویر بنانا جائز ہے،تصویر لازم کرنے کے قانون بنانے والے گنہگار ہیں، حج پر جانے والانہیں، کیونکہ وہ قانون کے سامنے مجبور ہے۔(۲)

---

(۱) (وإذا حاذته) ولو بعضو واحدٍ...... (امرأة) ولو أمة (مشتهاة)...... ولاحائل بينهما...... (فسدت صلاته) و قال المحقق الشامی تحت قوله: وخصه الزيلعی الخ...... وقد صرّحوا بأنّ المرأة الواحدة تفسد صلاة ثلاثة إذا وقفت فی الصف من عن يمينها، ومن عن يسارها، ومن خلفها فالتفسير الصحيح للمحاذاة ما فی المجتبیٰ: المحاذاة المفسدة أن تقوم بجنب الرجل من غير حائل أو قدامه. (الدر مع الرد: (۱/۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۵) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۱/۳۵۴، ۳۵۵) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد.

الهداية: (۱/۱۷۸) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: مكتبة البشریٰ.

(۲) بأن كان الحاج لايتوصل إلى الحج إلا بالرشوة...... فالإثم فی مثله علی الآخذ لا المعطی علی ما عرف من تقسيم الرشوة فی كتاب القضاء، ولايترك الفرض لمعصية عاص...... (البحر الرائق: (۲/۳۱۴) كتاب الحج، ط: سعيد) =

حج میں رشوت

حج میں جانے کے لئے رشوت دینے کی ضرورت پڑے تو ضرورت کی وجہ سے جائز ہوگا، قانون بنانے والے اور رشوت لینے والے گنہگار رہوں گے، دینے والا نہیں کیونکہ وہ مجبور ہے۔(۱)

حج نبی کریم ﷺ کی طرف سے کرنا

''نبی کریم ﷺ کی طرف سے حج کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(٤/٢٦٤)

حج نفل کے لئے والدین سے اجازت لینا

اگر والدین خدمت کے محتاج ہیں، اوران کی خدمت کے لئے کوئی اور اولاد نہیں ہے تو والدین کی اجازت کے بغیر نفل حج کے لئے جانا مکروہ تحریمی ہے۔

= مع أمن الطريق بغلبة السلامة ولو بالرشوة...... وبتقديرهم فالإثم فى مثله على الآخذ على ما عرف من تقسيم الرشوة فى كتاب القضاء. (الدر مع الرد: (۲/۴۶۳) كتاب الحج، مطلب فى قولهم يقدم حق العبد على حقّ الشرع، ط : سعيد)

إرشاد السارى : (ص: ۵۷) باب شرائط الحج ، النوع الثانى : شرائط الأداء ، الثانى : أمن الطريق ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة.

غنية الناسک: (ص: ۲۵) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الثالث: أمن الطريق ، ط: إدارة القرآن.

(۱) بأن كان الحاج لايتوصل إلى الحج إلا بالرشوة ...... فالإثم فى مثله على الآخذ لا المعطى على ما عرف من تقسيم الرشوة فى كتاب القضاء ، ولايترک الفرض لمعصية عاص...... (البحر الرائق : (۲/۳۱۴) كتاب الحج ، ط: سعيد)

شامى: (۲/۴۶۳) كتاب الحج، مطلب فى قولهم يقدم حق العبد على حقّ الشرع، ط: سعيد.

إرشاد السارى : (ص: ۵۷) باب شرائط الحج ، النوع الثانى : شرائط الأداء ، الثانى : أمن الطريق ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة.

غنية الناسک: (ص: ۲۵) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الثالث: أمن الطريق، ط: إدارة القرآن.

اور اگر والدین بیٹے کی خدمت کے محتاج نہیں ہیں تو نفل حج کے لئے والدین سے اجازت لینا ضروری نہیں بہتر ہے۔(۱)

حدود حرم کے نشانات

حدود حرم کے تمام اطراف میں حدود حرم کے نشانات موجود ہیں، اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ جگہ حدود حرم کے اندر ہے یا نہیں۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہ مقامات دکھائے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان مقامات پر نشانات لگائے ہیں، پھر اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے اس کی تجدید کی، پھر اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پھر اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان نشانات کی تجدید کی، اور وہ نشانات اب تک حدود حرم کے اطراف میں موجود

---

(۱) هٰكذا كله في الحج الفرض ، أمّا في النفل فطاعة الوالدين أولىٰ مطلقًا احتاجا إلى خدمته أولا، وسواء كان الطريق مخوفًا أولا ، كما صرّح به في الملتقط . (غنية الناسک : (ص: ۳۴) باب ماينبغي لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن)

حج الفرض أولىٰ من طاعة الوالدين فطاعتهما أولىٰ من حج النفل . (عالمگیری : (۱/ ۲۲۱) كتاب المناسک ، الباب الأوّل في تفسير الحج ...... ط: رشيديه)

إرشاد الساري : (ص: ۹) مقدمة في آداب مريد الحج ، فصل : ويكره الخروج إلى الحج النفل ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

كالحج بمال حرام ، وبالكراهة كالحج بلا إذن ممن يجب استئذانه . الدر المختار . (قوله : ممن يجب استيذانه) كأحد أبويه المحتاج إلى خدمته والأجداد والجدات كالأبوين عند فقدهما، وكذا الغريم لمديون لا مال له يقضي به ، والكفيل لو بالإذن فيكره خروجه بلا إذنهم كما في الفتح. وظاهره أنّ الكراهة تحريمية ، ولذا عبر الشارح بالوجوب ، وزاد في البحر عن السير وكذا ان كرهت خروجه زوجته ومن عليه نفقته اهـ والظاهر أنّ هٰذا إذا لم يكن له مايدفعه للنفقة في غيبته. قال في البحر : وهٰذا كله في حج الفرض ، أمّا حج النفل ، فطاعة الوالدين أولىٰ مطلقا كما صرّح به في الملتقط . (شامي : (۲/ ۴۵۶) كتاب الحج ، مطلب فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد)

ہیں، البتہ جعرانہ کے اطراف میں نشان اور علامت نصب نہیں ہے۔(۱)

حرام آمدنی والے کو حج گروپ میں شامل کرنا

☆حرام آمدنی والے آدمی کی رقم کو گروپ والے کھانے پینے میں شامل نہ کریں، بلکہ ایسے آدمی کو گروپ والے اپنی حلال رقم سے کھلائیں پلائیں، یا اس کو حلال رقم قرض دیں تاکہ وہ اس رقم کو کھانے پینے میں شامل کرے۔(۲)

حرام پیسے سے حج کرنا

حج حلال رقم سے کرنا چاہیے، ورنہ حج اللہ کے دربار میں قبول نہیں ہوگا حرام رقم سے حج نہ کرنا چاہیے وہ حج اللہ کے دربار میں قبول نہیں ہوگا اگر چہ حج کی فرضیت

---

(۱) ونقل عن شرح المهذب للنووی ان ناظم الابیات المذکورة القاضی ابو الفضل النویری ان علی الحرم علامات منصوبة فی جمیع جوانبهٖ نصبها ابراهیم الخلیل علیه الصلاة والسلام، وکان جبرئیل یریه مواضعها ثم أمر النبیّ ﷺ بتجدیدها، ثم عمر ثم عثمان ثم معاویة، وهی إلی الآن ثابتة فی جمیع جوانبه الا من جهة جده وجهة جعرانة فإنّها لیس فیها انصاب اهـ ملخصًا.
(شامی: (۴۷۹/۲) کتاب الحج، قبل فصل فی الإحرام، مطلب فی المواقیت، ط: سعید)
▭ غنیة الناسک: (ص: ۵۹) باب المواقیت، تتمة: فی حدود الحرم زادها اللّٰه أمنًا و شرفًا، ط: إدارة القرآن.

(۲) وفی الذخیرة: سئل أبو جعفر عمن اکتسب ماله من أمر السلطان والغرامات المحرمة و غیر ذٰلک. هل یحل لمن عرف ذٰلک أن یأکل من طعامه؟ قال: أحب إلیّ فی دینه أن لایأکل، ویسعه حکما، إن لم غصبًا أو رشوةً. (شامی: (۳۸۶/۶) کتاب الحظر والإباحة، فصل: فی البیع، ط: سعید)
▭ آکل الربا وکاسب الحرام أهدی إلیه أو أضافه وغالب ماله حرام، لایقبل ولایأکل مالم یخبره أن ذٰلک المال أصله حلال ورثه، أو استقرضه. (الهندیة: (۳۴۳/۵) کتاب الکراهیة، الباب الثانی عشر فی الهدایا و الضیافات، ط: رشیدیه)
▭ خلاصة الفتاوٰی: (۳۴۸/۴، ۳۴۹) کتاب الکراهیة، الفصل الرابع: فی المال من الإهداء والمیراث و غیر ذٰلک، ط: رشیدیه.

ساقط ہوجائے گی۔(۱)

حرام حلال مخلوط ہے

اگر حلال اور حرام مال مخلوط ہے تو حرام مال کو حلال مال سے منہا کرنے کے بعد اگر حلال مال حج کیلئے کافی ہے تو حج فرض ہوگا ورنہ حج فرض نہیں ہوگا، اور جو حرام مال جمع کیا ہے اس کو اس کے اصل مالک کو واپس کردے، اگر وہ مر چکا ہے تو اس کے وارثوں کو واپس کردے، اور اگر مالک اور اس کے ورثاء موجود نہیں تو ثواب کی نیت کے بغیر مستحق زکوۃ لوگوں کو صدقہ کردے۔(۲)

---

(۱) وقد يتصف بالحرمة كالحج بمال حرام...... (قوله: كالحج بمال حرام)...... فإنّ الحج فى نفسه مأمور به، وإنّما يحرم من حيث الانفاق، وكأنّه أطلق عليه الحرمة؛ لأنّ للمال دخلا فيه، فإنّ الحج عبادة مركبة من عمل البدن والمال كما قدمناه، ولذا قال فى البحر: ويجتهد فى تحصيل نفقة حلالٍ، فإنّه لا يقبل بالنفقة الحرام، كما ورد فى الحديث، مع أنّه يسقط الفرض عنه معها، ولا تنافى بين سقوطه وعدم قبوله، فلايثاب لعدم القبول، ولا يعاقب تارك الحج، أى لأنّ عدم الترك يبتنى على الصحة: وهى الاتيان بالشرائط والأركان والقبول المرتب عليه الثواب يبتنى على أشياء كحل المال والإخلاص...... (الدر مع الرد: (۴۵۶/۲) كتاب الحج، مطلب: فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد)

غنية الناسک: (ص: ۲۱) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن.

إرشاد السارى: (ص: ۶۹۰، ۶۹۱) باب المتفرّقات، مسئله: من حج بمال حرام، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

ويجتهد فى تحصيل نفقة حلالٍ، فإنّه لا يقبل بالنفقة الحرام، مع أنّه يسقط الفرض معها وإن كانت مغصوبة كذا فى فتح القدير. (الفتاوىٰ العالمكيرية: (۲۲۰/۱) كتاب المناسک، الباب الأوّل فى تفسير الحج و فرضيته، ط: رشيديه)

وقدرة زاد و راحلة...... فلاتجب بإباحة، ولا بمال حرام لكن لو حج به جاز؛ لأنّ المعاصى لاتمنع الطاعات، فإذا أتٰى بها لايقال: انّها غير مقبولة، كما فى مكروهات صلاة الخزانة، ذكره القهستانى. (مجمع الأنهر شرح ملتقى الأبحر: (۲۶۱/۱) كتاب الحج، ط: دار إحياء التراث العربى، بيروت)

(۲) وإذا عزم على الحج ينبغى له البداية بالتوبة بشروطها من رد المظالم إلى أهلها عند الإمكان...... والاستحلال من ذوى الخصومات والمعاملات، فإن ماتوا فالاستغفار لهم، وإن عنده مظلمة مالية مات أهلها ولا وارث لها، أو جهل أربابها، فالتصدق بها بنية خصمائه. ولايرجو به الثواب لنفسه، وفى الكبير: فالتصدق بقدرها على الفقراء على غريمة القضاء إن وجدهم، =

حرام کمائی سے حج کرنا

حرام کمائی سے حج کرنے سے حج قبول نہیں ہوتا، اس لئے حلال کمائی یا رقم کے علاوہ حرام کمائی یا رقم سے حج نہیں کرنا چاہیے ورنہ گناہ ہوگا۔(۱)

حرام مال سے حج کرنا

☆......حرام مال سے حج کرنا صحیح نہیں، (بلکہ حرام مال کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر مالک معلوم ہے اور واپس کرنا ممکن ہے تو واپس کر دینا ضروری ہے ورنہ ثواب کی نیت کے بغیر کسی مستحق زکوۃ آدمی کو صدقہ کر دینا ضروری ہے) تاہم اگر حرام مال سے حج کرلیا تو حج کا فرض ادا ہو جائے گا لیکن حج مقبول کا ثواب نہیں ملے گا۔(۲)

= ولا يشترط التصدق ما عليه. وفى الخانية: رجل تناول مال إنسان فى حال حياته، ثم رده إلى ورثته بعد موته، يبرأ عن الدين، ويبقى حق الميت فى مظلمته إيّاه، ولا يرجى له الخروج عنها إلّا بالتوبة والاستغفار للميت. (غنية الناسک: (ص: ۳۴) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر مع الرد: (۵/ ۹۹) كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، مطلب: فى من ورث مالا حرامًا، و: (۶/ ۱۸۹) كتاب الغصب، و: (۶/ ۳۸۶) كتاب الحظر والإباحة، فصل: فى البيع، ط: سعيد.

▭ البحر الرائق: (۸/ ۲۰۱) كتاب الكراهية، فصل: فى البيع، ط: سعيد.

▭ ومعنى القدرة على زاد وراحلة، ملك مالٍ يبلغه إلى مكّة، بل إلى عرفة ذاهبًا و جائيًا راكبًا فى جميع السفر بثمن المثل أو أجرة المثل بنفقة وسط، لا إسراف فيها ولا تقصير، ...... ولا تثبت الاستطاعة بالعارية والإباحة ...... ولا بمال حرام .... (غنية الناسک: (ص: ۱۹، ۲۱) باب شرائط الحج، فصل: أمّا شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى: (ص: ۵۷) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

▭ الدر مع الرد: (۲/ ۴۶۰) كتاب الحج، ط: سعيد.

▭ والحاصل أنّه ان علم أرباب الأوّل وجب رده عليهم، وإلّا فإن علم عين الحرام لا يحل له، ويتصدق به بنية صاحبه. (شامى: (۵/ ۹۹) باب البيع الفاسد، مطلب: فيمن ورث مالاً حرامًا، ط: سعيد)

▭ انظر الحاشية السابقة رقم: ۱، على الصفحة رقم: ۲۲۳. (وقد يتصف بالحرمة كالحج)

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم: ۱، على الصفحة رقم: ۲۲۳. (وقد يتصف بالحرمة كالحج)

(۲) انظر الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحة رقم: ۲۲۳. (وإذا عزم على الحج ينبغى لله)

مزید ''مال حرام سے حج کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔

☆......حرام مال سے حج کرنے سے ذمہ داری ساقط ہوجائے گی ، اور آخرت میں حج نہ کرنے کی سزا نہیں ملے گی ،لیکن ایسا حج اللہ کے دربار میں قبول نہیں ہوگا ،اور حج کرنے کا ثواب بھی نہیں ملے گا ، کیونکہ حج اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے اور یہ اللہ تعالی ہی کے لئے ہے اور اللہ پاک ہے اور پاک چیز کو قبول کرتا ہے،حرام چیز کو قبول نہیں کرتا ،اس لئے حج پاک اور حلال مال سے کرنا ضروری ہے، ہاں اگر کسی نے حرام مال سے حج کرلیا اور بعد میں اتنا حلال مال صدقہ کردیا یا جس جس سے ناجائز طور پر رقم لی ہے حلال رقم سے اس کو اس کی رقم واپس کردی تو حج قبول ہوجائے گا۔(۱)

حرام مال کی وجہ سے حج فرض ہوتا ہے یا نہیں

حرام مال کیوجہ سے حج فرض نہیں ہوتا ، بلکہ حرام مال کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اگر اس کا اصل مالک یا اس کے ورثاء موجود ہیں تو ان کو واپس کردیا جائے اگر واپس کرنا ممکن ہے ورنہ ثواب کی نیت کے بغیر کسی مستحق زکوۃ آدمی کو صدقہ کردیا جائے۔(۲)

---

(۱) ویجتهد فی تحصیل نفقة حلال، فإنّه لایقبل بالنفقة الحرام کما ورد فی الحدیث مع أنّه یسقط الفرض عنه معها، ولاتنافی بین سقوطه، وعدم قبوله فلایثاب لعدم القبول، ولایعاقب عقاب تارک الحج، أی لأنّ عدم الترک یبتنی علی الصحة وهی الاتیان بالشرائط، والارکان والقبول المترتب علیه الثواب یبتنی علی أشیاء کحل المال والإخلاص، کما لو صلی مرائیا أو صام واغتاب فإنّ الفعل صحیح لکنه بلاثواب، واللّٰه تعالیٰ أعلم! (شامی: (۴۵٦/۲) کتاب الحج، مطلب فیمن حج بمال حرام، ط: سعید)

البحر الرائق : (۳۰۹/۲) کتاب الحج ، ط : سعید .

فتح القدیر : (۳۱۹/۲) کتاب الحج ، هٰذه المقدّمة الموعودة ، ط: رشیدیه .

(۲) انظر الحاشیة السابقة رقم: ۱، ۲. علی الصفحة رقم: ۲۲۳. (وقد یتصف بالحرمة کالحج)، (وإذا عزم علی الحج ینبغی‌لله).

حرم

مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ دور تک زمین حرم کہلاتی ہے، اس کی حدود پر نشانات لگے ہوئے ہیں، اس میں شکار کھیلنا، درخت کاٹنا، گھاس میں جانور کو چرانا حرام ہے۔(۱)

مزید ''حرم کی حدود'' عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔(۲/ ۲۲۷)

حرم سے باہر حلق کیا

☆عمرہ یا حج کے احرام سے حلال ہونے کے لئے حرم کی حدود کے اندر حلق یا

---

(۱) عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكّة لاهجرة، ولكن جهاد و نية، وإذا استنفرتم فانفروا، وقال يوم فتح مكّة، إنّ هٰذا البلد حرّمه الله يوم خلق السّمٰوات والأرض، فهو حرام بحرمة الله إلى يوم القيامة وإنّه لم يحل القتال فيه لأحد قبله ولم يحل له إلاَّ ساعةً من نهارٍ فهو حرام بحرمة الله إلى يوم القيامة، لايعضد شوكه ولا ينفر صيده، ولايلتقط لقطته إلاَّ من عرفها، ولايختلى خلاها...... (مشكوٰة المصابيح: (ص: ۲۳۸) كتاب المناسك، باب حرم مكّة حرّسها الله تعالىٰ، الفصل الأوّل، ط: قديمى)

☐ سنن الترمذى : (۱/ ۱٦۷) أبواب الحج ، باب ماجاء فى حرمة مكّة ، ط: قديمى.

☐ البحر العميق : (۲/ ۱۰۰۷، ۱۰۰۸) الباب التاسع : فيما يتعلق بحرمة مكّة المعظمة ، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة.

☐ فحد الحرم من طريق المدينة إلى التنعيم على ثلاثة أميال من مكّة، ومن طريق اليمن إلى ''أضاة لبن''، فى ثنية لبن على سبعة أميال من مكّة، ومن طريق العراق إلى ''ثنية خل'' بالمقطع على سبعة أميال من مكة، ومن طريق الجعرانة إلى ''شعب اٰل عبد الله بن خالد''، على تسعة أميال من مكّة، وبينها وبين الحرم نحو ثلاثة أميال، وحده من هٰذه الجهة لايعرف موضعه، قاله ابن حجر: ومن طريق الطائف إلى ''عرنة'' على سبعة أميال، ومن طريق جده إلى ''الحديبية'' على عشرة أميال من مكّة، قال فى المبسوط: نصف الحديبية من الحرم و نصفها من الحل،...... وعلى الحرم علامات منصوبة فى جميع جوانبه...... (غنية الناسك: (ص: ۵۹) باب المواقيت، تتمة فى حدود الحرم زادها الله أمنًا و شرفًا، ط: إدارة القرآن)

☐ البحر العميق : (۲/ ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲) الباب التاسع : فيما يتعلق بحرم مكّة المعظمة ، حد الحرم ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة.

☐ الدر مع الرد : (۲/ ۴۷۹) كتاب الحج ، قبيل : فصل فى الإحرام ، ط: سعيد.

قصر کرنا ضروری ہے اگر حرم کی حدود سے باہر سر منڈوایا یا قصر کیا تو احرام سے نکل جائے گا لیکن حرم کی حدود میں ایک دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

حرم سے باہر قصر کیا

''حرم سے باہر حلق کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/ ۲۲۶)

حرم کی حدود

مکہ شہر کے اردگرد چاروں طرف حد بندی کی گئی ہے، اور حد بندی کی ان جگہوں کو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو دکھایا، اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان جگہوں پر نشان لگا دیے تھے، پھر حضرت سرورِ عالم ﷺ نے ان علامات کو از سرِ نو بنوایا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان علامات کی تجدید کی، اور یہ حد جدہ کی طرف سے دس میل ہے، اور کسی طرف سے تین میل، اور کسی طرف سے سات اور کسی طرف سے نو میل ہے، ان حدود کے اندر شکار کرنا اور ہری گھاس اور لکڑی توڑنا حرام ہے، اور ان حدود کے اندر کی زمین کو ''حرم'' کہتے ہیں، اور ان حدود سے باہر باہر کو

---

(۱) ويختص حلق الحاج بالزمان والمكان عند أبي حنيفة رضي الله عنه، وحلق المعتمر بالمكان، فالزمان أيّام النحر الثلاثة والمكان الحرم، والتخصيص للتضمين لا للتحلل، فلو حلق أو اقتصر في غير ما توقت به لزمه الدم، ولكن يحصل في أيّ مكان و زمان أتى به بعد دخول وقته. (غنية الناسك: (ص: ۱۷۵) باب مناسک منى يوم النحر، فصل في الحلق، مطلب يختص حلق الحاج، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري: (ص: ۳۲۵) باب مناسک منى، فصل: في زمان الحلق ومكانه، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

بدائع الصنائع: (۲/ ۱۴۲) كتاب الحج، فصل: وأمّا حكم تأخيره عن زمانه و مكانه، ط: سعيد.

''حل'' کہتے ہیں۔(۱)

حرم کی حدود سے باہر نکل گیا

اگر عمرہ یا حج والا حلق کرنے سے پہلے حرم کی حدود سے باہر نکل گیا پھر حرم کی حدود میں واپس آکر سر منڈوایا یا قصر کیا تو دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا، لیکن اگر حاجی ایام نحر کے بعد حرم کی حدود میں واپس آکر سر منڈوائے گا تو تاخیر کی وجہ سے ایک دم

(۱) و حد الحرم كما حرره السروجي و غيره من طريق المدينة دون التنعيم عند بيوت نفار...... على ثلاثة أميال من مكّة ومن طريق اليمن طرف أضاة لبن على سبعة أميال من مكّة ...... ومن طريق الطائف على عرفات من بطن غرة على سبعة أميال ، ومن طريق العراق على ثنية جبل بالمقطع على سبعة أميال ...... ومن طريق الجعرانة على تسعة أميال ، ومن طريق جده على عشرة أميال هٰذ اقول الجمهور فى ضبط حدود الحرم ، وهى : توقيف لايعرف إلا نقلاً ...... وأوّل من نصب أنصاب الحرم : إبراهيم عليه الصلاة والسلام ، فكان إبراهيم يرضم الحجارة ، وينصب الاعلام ، ويحثى عليها التراب ، وكان جبرئيل عليه السلام يوقفه على الحدود .

وروى الزهدى عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة ، قال : نصب إبراهيم أنصاب الحرم يريد جبرئيل عليه السلام ثم لم تحرك حتٰى كان قصى فجدّدها ، ثم لم تحرك حتٰى كان النبىّ ﷺ فبعث عام الفتح تميم بن أسد الخزاعى فجدّدها ، ثم لم تحرك حتٰى كان عمر بن الخطاب فبعث أربعة نفر من قريش فجدّدوها ، ثمّ جدّدها عثمان بعد عمر بن الخطاب ، ثم جدّدها معاوية، ثم أمر عبد الملك بتجديدها ، ثمّ جدّدها المهدى ، وهى الآن بنية معاوية . (البحر العميق : (۱۰۰۹/۲ ، ۱۰۱۰ ، ۱۰۱۱ ، ۱۰۱۲ ، ۱۰۱۵ ، ۱۰۱٦) الباب التاسع ، فيما يتعلق بحرم مكّة المعظمة ، حد الحرم ، مؤسسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

☐ أخبار مكة للأزرقى : (۱۲۲/۲) باب حرمة بيت الحرام ، ط: مكتبة الثقافة الدينيّة .

☐ إرشاد السارى : (ص: ٦۹۳) باب المتفرقات ، فصل : فى حدود الحرم ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

☐ أنّه لايحلّ قتل صيد الحرم للمحرم والحلال جميعًا...... أن نبات الحرم لايخلو إمّا أن يكون مما لاينبته النّاس عادة وإمّا أن يكون مما ينبته النّاس عادة، فإن كان مما لاينبته النّاس عادة إذا نبت بنفسهٖ وهو رطب فهو محظور القطع والقلع على المحرم والحلال جميعًا...... (بدائع الصنائع: (۲/ ۲۰۷، ۲۱۰) كتاب الحج، فصل: ويتّصل بهٰذا بيان مايعم المحرم والحلال جميعًا، ط: سعيد)

☐ الدر مع الرد : (۴۷۹/۲) كتاب الحج ، قبيل : فصل فى الإحرام ، ط: سعيد .

دینا لازم ہوگا۔(۱)

حرم کی مٹی

حرم کی زیادہ مٹی اور پتھر کو حرم کی حدود سے باہر لے جانا منع ہے اس لئے وہاں سے مٹی وغیرہ نہ لائیں۔(۲)

حرم کے امام کے پیچھے نماز نہ پڑھنا

''امام حرم کے پیچھے نماز نہ پڑھنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۱۵۲)

حرم کے پتھر

''حرم کی مٹی'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۱۵۲)

حرم کے جنازے میں عورتوں کی شرکت

''عورتوں کا جنازہ کی نماز میں شریک ہونا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/۲۲۹)

حرم کے حدود کے بورڈ

مکہ مکرمہ کی حدود میں داخل ہوتے وقت جہاں بورڈ میں یہ لکھا ہو ہے کہ غیر

---

(۱) انظر الى الحاشية رقم: ۱، على الصفحة رقم:۲۲۷. (ويختص حلق الحاج بالزمان والمكان)

(۲) ولا بأس بإخراج تراب الحرم وأشجاره اليابسة والإذخر مطلقًا إلى الحل (لباب) وكذا قيل فى تراب البيت المعظم إذا كان قدرًا يسيرًا للتبرك به، بحيث لا تفوت به عمارة المكان، كذا فى الظهيرية، وصوّب ابن الوهبان المنع عن تراب البيت لئلا تسلّط عليه الجهال، فيفضى إلى خراب البيت والعياذ بالله؛ لأنّ القليل من الكثير كثير ...... ومن ذٰلک أحجار أرض الحرم وحصاها إلّا أن يبالغ فى ذٰلک. (غنية الناسک: (ص: ۳۰۶) خاتمة فى أحكام الحرم والمسجد الحرام و ما فيها، مطلب: فى إخراج تراب الحرم، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد السارى: (ص: ۶۹۴، ۶۹۵) باب المتفرّقات، فصل: فى أحكام تراب وأرض مكّة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

🗀 شامى: (۲/۶۲۶) كتاب الحج، قبيل: مطلب فى تفضيل مكّة على المدينة، ط: سعيد.

مسلم یہاں سے آگے داخل نہیں ہوسکتے، یا غیر مسلم کے لئے دوسرا راستہ ہے وہاں سے حرم کی حدود شروع ہوجاتی ہیں۔

مکہ مکرمہ کے شمالی جانب مدینہ منورہ کے راستہ میں جاتے ہوئے حرم کی حد تنعیم ہے اور یہ سب سے قریب ترین جگہ ہے، اور مغربی جانب جدہ کی طرف جاتے ہوئے حرم کی حد "**حدیبیه**" اور جنوب کی جانب یمن کی طرف جاتے ہوئے حرم کی حد "**اَضاۃ لبن**" ہے اور مشرقی جنوبی جانب حرم کی حد "**جعرانه**" ہے اور مغربی شمالی جانب وادی عرفہ کے قریب حرم کی حد ہے، اور مشرقی شمالی جانب حرم کی حد "**ثنیة جبل المقطع**" ہے۔(۱)

حرم کے راستہ سے گزرنا

اگر آفاقی تجارت یا اپنے رشتہ دار سے ملنے کے لئے "حل" مثلا جدہ جانا چاہے لیکن جس راستہ سے وہ سفر کرے گا وہ راستہ حرم کے اندر سے ہوکر نکلتا ہے، تو ایسے شخص پر احرام باندھ کر حرم سے گزرنا لازم ہے، حج یا عمرہ کے احرام کے بغیر گزرنے پر دم لازم ہوگا۔(۲)

حرم کے رہنے والے

جو لوگ "حرم" کے علاقے میں رہتے ہیں وہ جب بھی چاہیں مکہ مکرمہ میں

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم: ۱، علی الصفحة رقم: ۲۲۶. (عن ابن عباس قال:)

(۲) آفاقی مسلم مکلف أراد دخول مكة أو الحرم ولو لتجارة أو سياحة و جاوز آخر مواقيته غير محرم، ثم أحرم أو لم يحرم أثم ولزمه دم ...... (غنية الناسک : (ص: ۶۰) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام، فصل فی مجاوزة الآفاقی وقته، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۱۸، ۱۱۹) باب المواقيت، فصل : فی مجاوزة الميقات بغير إحرام، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ الدر مع الرد : (۲/۵۷۹) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید.

احرام کے بغیر جا سکتے ہیں، ان پر احرام باندھنا لازم نہیں۔(۱)

حرم میں داخلہ

☆حرم شریف میں داخلہ کے وقت بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ کہہ کر داہنا پاؤں اندر رکھے اور یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

اے اللہ! اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔(۲)

---

(۱) وحل لهم دخول مكّة بلاإحرام ما لم يردوا نسكا. (غنية الناسک: (ص: ۵۵) باب المواقيت، فصل: وأمّا ميقات أهل الحل، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۱۱۶) باب المواقيت، فصل: فی الصنف الثانی: وهم الّذين منازلهم فی نفس الميقات أو داخل الميقات، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

▭ الدر مع الرد: (۲/۴۷۸) كتاب الحج، مطلب فی المواقيت، ط: سعيد.

(۲) عن فاطمة بنت حسين عن جدتها فاطمة الكبرىٰ رضی اللّٰه عنها قالت: كان النبیّ ﷺ إذا دخل المسجد صلّى على محمد وسلم و قال: رب اغفرلی ذنوبی، وافتح لی أبواب رحمتک، وإذا خرج صلى على محمد، و قال: رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی أبواب فضلک، رواه الترمذی وأحمد وابن ماجه، وفی روايتهما: قالت: إذا دخل المسجد وكذا إذا خرج، قال: بسم اللّٰه والسلام على رسول اللّٰه بدل صلى على محمد وسلم. وقال الترمذی ليس إسناده بمتصل و فاطمة بنت الحسين لم تدرک فاطمة الكبرىٰ.
(مشكوٰة المصابيح: (ص: ۷۰) باب المساجد و مواضع الصلاة، الفصل الثانی، ط: قديمی)

▭ جامع الترمذی: (۱/۱۸۰، ۱۸۱) أبواب الصلاة، باب مايقول عند دخول المسجد، ط: رحمانيه.

▭ ويستحب عند الأربعة أن يدخل المسجد من باب بنی شيبة ولو دخل من أسفل مكّة، فهو مستحب لكل قادم من أی جهة قدم ليكون مستقبلا فی دخوله باب البيت تعظيمًا مقدمًا رجله اليمنىٰ حافيًا، إلا أن يستضر، ملبيًا مكبرًا مهلّلا متواضعًا ملاحظًا جلالة البقعة داعيًا بقوله: بسم اللّٰه والصلوٰة والسلام على رسول اللّٰه، رب اغفر لی ذنوبی وافتح لی أبواب رحمتک، وهو سنة عند دخول كل مسجد...... فإذا عاين البيت كبّر ثلاثًا، وهلّل ثلاثًا تلقاء البيت لئلا يقع نوع شرک بتوهم الجاهل أن العبادة للبيت، ثم يرفع يديه كما قيل: ويقول: اللّٰهم زد هٰذا البيت تشريفا و تعظيما و تكريما ومهابة، وزد من شرفه وكرمه ممن حجه أو اعتمره تشريفا و تكريما وتعظيما وبرًا ويضيف إليه. اللّٰه أنت السلام ومنک السلام فحينا ربنا بالسلام، ثم صلى على النبی ﷺ، وهی من أهم الأذكار هنا، ودعا بما أحبّ، فقد جاء أنّه تستجاب دعوة المسلم =

☆مسجد حرم میں داخلہ کے وقت اعتکاف کی نیت کرنا مستحب ہے، جیسا کہ عام حالات میں دوسری مساجد میں داخل ہونے کے وقت اعتکاف کی نیت کرنا مستحب ہے، لہٰذا یہ کہے کہ یا اللہ! میں اعتکاف کی نیت کرتا ہوں جب تک حرم شریف میں ہوں میرا اعتکاف رہے۔

پھر جب بیت اللہ شریف پر نظر پڑے تو تین مرتبہ "الله اکبر" اور تین مرتبہ "لا الـه الا الله" کہے، یا تین مرتبہ یہ تکبیر کہے: "اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ".

پھر یہ دعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ. (۱)

اے اللہ! تو ہی سلامتی دینے والا ہے، اور تیری ہی طرف سے سلامتی نصیب ہوتی ہے اے ہمارے رب ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ، اور یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفًا وَّ تَعْظِيْمًا وَّ تَكْرِيْمًا وَّمَهَابَةً وَّزِدْ مَنْ شَرَّفَه‘ وَكَرَّمَه‘ مِمَّنْ حَجَّه‘ أَوِ اعْتَمَرَه‘ تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّ تَكْرِيْمًا وَّ بِرًّا.

اے اللہ! اس گھر کی شرافت اور عظمت اور بزرگی اور ہیبت کو بڑھا، اور جو شخص اس گھر کی عزت اور احترام کرنے والا ہو، ان لوگوں میں سے جو اس کا حج یا عمرہ کرنے والے ہیں ان کی بھی شرافت اور عظمت اور بزرگی اور بھلائی کو بڑھا۔

= عند رؤية الكعبة، ومن أهم الأدعية طلب الجنّة بلا حساب، ومن المأثور هنا: "أعوذ برب البيت من الدين والفقر ومن ضيق الصدر وعذاب القبر......". (غنية الناسک: (ص: ۹۷) باب دخول مكّة وحرمها، فصل: يستحب عند الأربعة أن يدخل المسجد من باب بني شيبة، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۱۸۰، ۱۸۱) باب دخول مكّة، فصل: فی آداب دخول المسجد الحرام، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

شامی: (۴۹۲/۲) كتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب: فی دخول مكّة، ط: سعيد.

الهندية: (۲۲۵/۱) كتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

(۱) انظر الی الحاشية السابقة رقم: ۱، علی الصفحة رقم: ۲۳۱. (عن فاطمة بنت حسين)

اس کے بعد درود شریف پڑھے، یہ مقام اور وقت دعا کی مقبولیت کا ہے، حدیث میں ہے کہ بیت اللہ شریف کو دیکھتے وقت مسلمان کی دعا قبول ہوتی ہے، ایمان پر خاتمہ کی دعا مانگے، بلا حساب جنت الفردوس مانگے، شریعت پر مکمل طور پر چلنے کی دعا مانگے اور اس کے علاوہ جو دعائیں چاہے مانگے۔

ایک دعا یہ ہے:

أَعُوْذُ بِرَبِّ الْبَيْتِ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَمِنْ ضَيْقِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

میں کفر وفقر اور سینہ کی تنگی اور قبر کے عذاب سے اس گھر کے رب کی پناہ چاہتا ہوں۔(۱)

☆ بیت اللہ شریف کو دیکھتے وقت دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے، کھڑے ہو کر دعا مانگنا مستحب ہے، پھر اس کے بعد ہر دفعہ کی زیارت کے وقت ہاتھ نہ اٹھائے۔(۲)

حرم میں دو کام کرنا منع ہیں

حرم میں دو کام کرنا منع ہیں، خواہ احرام کی حالت میں ہو یا نہ ہو:

① ۔حرم کے جانور کو چھیڑنا یعنی شکار کرنا اور تکلیف پہنچانا۔

---

(۱) انظر الى الحاشية السابقة رقم: ۱، على الصفحة رقم: ۲۳۱. (عن فاطمة بنت حسين)

(۲) ويستحب أن يكون في دعائه واقفًا ...... وإنّما يرفع القادم يديه عند رؤية البيت ؛ لأنّه ثبت عنه ﷺ : أنّه كان إذا رأى البيت رفع يديه ، و قال : اللّٰهم زد هٰذا البيت إلى قوله : وبرًا واستحبه المحققون من أهل المذهب منهم الكرماني والبصروى ، وابن الهمام وعلى القارى ، وهو مذهب الشافعي و أحمد رضى الله عنهم . (غنية الناسک : (ص: ۹۸) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : يستحب عند الأربعة أن يدخل المسجد من باب بنى شيبة ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۱۸۱) باب دخول مكّة ، فصل : فى آداب دخول المسجد الحرام ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

🗀 الهندية : (۱/۲۲۵) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

④۔حرم کا درخت اور گھاس کاٹنا۔(۱)

حرمین میں عورتوں کا نماز پڑھنا

”عورتوں کیلئے مسجد حرام کی جماعت میں شامل ہونا“ عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۲۳۰)

حرم والے

حرم کی حدود کے اندر رہنے والوں کو”حرم والے“یا”مکی“ کہتے ہیں، ان پر بیت اللہ میں جانے آنے کیلئے احرام کی پابندی نہیں ہے، جب بھی چاہیں بیت اللہ میں آسکتے ہیں جب یہ لوگ عمرہ کرنا چاہیں تو حرم کی حدود سے باہر جا کر احرام باندھ

---

(۱) عن أبی هريرة رضی الله عنه قال : لما فتح اللّٰه على رسوله مكّة قام النبیّ ﷺ فيهم ، فحمد اللّٰه وأثنٰى عليه ثم قال : إنّ اللّٰه حبس عن مكّة الفيل ، وسلط عليها رسوله والمؤمنون ، وأنّها أحلت لی ساعة من النهار ، ثم بقی حرامًا إلی يوم القيامة ، لايعضد شجرها ، ولاينفر صيّدها، ولايخلی خلاها ولا تحل ساقطها إلا لمنشد ، فقال العباس : إلا الإذخر ، فإنّه لقبورنا وبيوتنا، فقال عليه الصلاة والسلام : إلا الإذخر ، أخرجه الستة . (إعلاء السنن : (۱۰/ ۴۰۳) كتاب الحج ، أبواب جزاء الصيد ، باب حرمة صيد الحرم ، ونباته وشجره ، وحشيشه إلا الإذخر قبيل: مسائل شتى تتعلق بالحج ، ط: إدارة القرآن)

☜ أمّا حكم الصيد فنقول : قتل صيد الحرم حرام إلا ما استثناه رسول اللّٰه ﷺ فی قوله : ” خمس من الفواسق “ هٰذا لأنّ الصيد يستفيد الأمن بسبب الحرم ...... وأمّا حكم الشجر ، فنقول : قطع شجر الحرم حرام ، قال عليه الصلاة والسلام فی الحديث المعروف،”ولا يقطع شجرها“...... وأمّا حكم الحشيش ، قال محمد رحمه اللّٰه فی الأصل : لا يختلی حشيش الحرم ولا يقطع إلا الإذخر ، بلا خلاف ، فإنّه بلغنا أنّ رسول اللّٰه ﷺ رخّص فی الإذخر ، فكان يحرم قطع الحشيش ، وهو القطع بالمنجل ، يحرم إرسال البهيمة على الحشيش فی الرعی ، وهٰذا قول أبی حنيفة و محمد رحمهما اللّٰه ...... (المحيط البرهانی : (۳/۵۳ ، ۵۶ ، ۵۷) كتاب المناسک ، الفصل السادس : فی صيد الحرم ، وشجره وحشيشه وحكم أهل مكّة ، ط: مكتبة رشيديه كوئٹه)

☜ الفتاوٰی التاتارخانية : (۲/۵۰۸ ، ۵۱۲ ، ۵۱۳) كتاب المناسک ، الفصل السادس ، فی صيد الحرم وشجره وحشيشه ، وحكم أهل مكّة ، ط: إدارة القرآن.

لیں، اور جب حج کرنا چاہیں تو حرم شریف ہی سے احرام باندھ لیں۔(۱)

حرم والے احرام کہاں سے باندھیں

☆حرم والے عمرہ کا احرام حدود حرم سے باہر جا کر باندھیں پھر بیت اللہ میں آ کر طواف اور صفا، مروہ کی سعی کرنے کے بعد حلق یا قصر کر کے عمرہ سے فارغ ہو جائیں۔

☆حرم والے حج کا احرام حرم شریف ہی سے باندھیں پھر اس کے بعد حج مکمل کریں۔(۲)

مزید ''مکہ والے احرام کہاں سے باندھیں'' عنوان کے تحت بھی دیکھیں۔

حطیم

بیت اللہ شریف کی شمالی جانب بیت اللہ سے متصل قد آدم دیوار سے کچھ حصہ زمین کا ہلالی شکل میں گھرا ہوا ہے، اس کو ''حطیم'' اور ''حظیرۂ اسماعیل'' کہتے ہیں، جناب رسول اللہ ﷺ کو نبوت ملنے سے ذرا پہلے جب خانہ کعبہ کو قریش نے تعمیر کرنا چاہا سب نے یہ اتفاق کیا کہ حلال کمائی کا مال اس میں صرف کیا جائے لیکن سرمایہ کم تھا اس وجہ سے شمال کی جانب اصل قدیم بیت اللہ میں سے تقریباً چھ گز شرعی جگہ چھوڑ دی، اس چھٹی ہوئی جگہ کو حطیم کہتے ہیں۔

(۱، ۲) من كان منزله فی الحرم، كسكان مكة ومنى فوقته الحرم للحج، ...... والحل للعمرة، ليحصل لهم نوع من السفر ...... وكذٰلک ...... كل من دخل الحرم من غير أهله وإن لم ينو الإقامة به كالمفرد بالعمرة والمتمتّع ...... (إرشاد السارى: (ص: ۱۱۷) باب المواقيت، فصل: فى الصنف الثالث، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (۵۷، ۵۸) باب المواقيت، فصل: وأمّا ميقات أهل الحرم، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/۴۷۸) كتاب الحج، مطلب: فى المواقيت، ط: سيعد.

ولهم دخول مكّة بغير إحرام إذا لم يريدوا نسكا. (إرشاد السارى: (ص: ۱۱۶) باب المواقيت، فصل: فى الصنف الثانى: وهم الّذين منازلهم فى نفس الميقات أو داخل الميقات إلى الحرم، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

اصل حطیم چھ گز شرعی کے قریب ہے، اب کچھ احاطہ زائد بنا ہوا ہے۔(۱)

حطیم کے اندر سے گزر کر طواف کیا

''طواف میں حطیم کے اندر سے گزر گیا'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۱۳۰)

حفاظت کی دعا

حج کے سفر کے دوران جب بھی کسی منزل پر ٹھہرے تو یہ دعا پڑھے تا کہ وہاں سے نکلنے تک کوئی چیز نقصان نہ پہنچائے، مثلاً ائیر پورٹ، جدہ، اور ہوٹلوں میں ٹھہرے تو یہ دعا پڑھے:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ. (۲)

---

(۱) قوله: الركن اليمانى الخ، ياء اليمانى ليست بمشددة بل عوض عن التنوين وكان فى الأصل يمان وأما وجه تخصيص الإستلام بالحجر الأسود والركن اليمانى دون الركن العراقى والشامى، فهو أن الأوليين باقيين على البناء الإبراهيمى، بخلاف الآخرين، وكان بيت اللّٰه احترقت فى زمان فجمع القريش الأموال الطيبة لبناء بيت اللّٰه الكعبة فبنوها وأخرجوا الحطيم؛ لأنّ الأموال الطيبة كانت قليلة، والحطيم على شكل نصف الدائرة، ودوران الحطيم ستة وثلثون ذراعًا وأبعد الحطيم عن بيت اللّٰه ستة أذرع...... (العرف الشذى للكشميرى: (۱/ ۱۷۸، ۱۷۹) أبواب الحج، باب ماجاء فى استلام الحجر الأسود والركن اليمانى دون ماسواهما، ط: قديمى)

البحرا لعميق: (۵/ ۲۴۹۹) الباب التاسع عشر: تاريخ مكّة ومايتعلق بالكعبة والمسجد الحرام، ذكر بناء قريش الكعبة فى الجاهلية، ط: مؤسسة الريّان، المكتبة المكية.

أخبار مكّة للأزرقى: (۱/ ۱۲۴) ما جاء فى ذكر بناء قريش الكعبة فى الجاهلية، ط: مكتبة الثقافة الدينية.

والمشهور عند الأصحاب: أن الحطيم إسم للموضع الّذى فيه الميزاب، وبينه و بين البيت فرجة، فسمى هٰذا الموضع حطيمًا؛ لأنّه محطوم من البيت، أى مكسور منه،...... ويسمى أيضًا حجرًا بكسر الحاء المهملة؛ لأنّه حُجر من البيت، أى مُنع منه، ويسمى: حظيرة إسماعيل؛ لأنّ الحجر ـ قبل بناء الكعبة ـ كان زربًا لغنم إسماعيل. (البحر العميق: (۱/ ۱۸۴) الباب الأوّل فى الفضائل، فصل: الملتزم والدعاء وماجاء فى الحطيم، ط: مؤسسة الريّان، المكتبة المكيّة)

(۲) عن خولة بنت حكيم قالت: سمعت رسول اللّٰه ﷺ يقول: من نزل منزلاً فقال ''أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ'' لم يضره شيئ حتٰى يرتحل من منزله ذٰلك. =

حکومت حج کرنے نہ دے

اگر خدانخواستہ کسی حکومت کی جانب سے حج کرنے کی اجازت نہ ہو مثلاً ایک عرصہ تک ''برما'' اور ''روس'' کا کوئی آدمی حج کے لئے نہیں جا سکتا تھا تو ایسی حالت میں جس پر حج فرض ہوا اور وہ حج نہ کر سکا تو گنہگار رہو گا یا نہیں؟ اس بارے میں امام اعظم ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے درمیان اختلاف ہے امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک ایسی صورت میں حج فرض نہیں ہوگا اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک حج فرض ہوگا اور ایسے آدمی کے لئے اپنی طرف سے حج بدل کرانا فرض ہوگا، اگر بعد میں یہ عذر زائل ہو گیا اور حکومت کی طرف سے حج کرنے کی اجازت مل گئی تو دوبارہ خود حج کرے۔ اور فتوی امام ابو یوسف رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے قول پر ہے۔

اور یہ اختلاف اس صورت میں ہے کہ حکومت کے منع کرنے سے پہلے حج فرض نہ ہوا ہو، اور اگر حج پہلے سے فرض تھا اس کے بعد حکومت کی پابندی کی وجہ سے عاجز ہو گیا تو بلا اختلاف دوسرے سے حج کرانا فرض ہے۔ (۱)

= (مشکوة المصابيح: (ص: ۲۱۳) باب الدعوات فى الاوقات، الفصل الأوّل، ط: قديمى)

سنن أبى داود: (۱۸۸/۲) كتاب الطب، باب كيف الرقى، ط: رحمانيه.

سنن ابن ماجه: (ص: ۲۵۱) أبواب الطب، باب رقية الحية والعقرب، ط: قديمى.

(۱) الأوّل: الصحة، وهى سلامة البدن عن الآفات المانعة عن القيام بمالا بدّ منه فى سفر الحج، هٰذا عندهما، أمّا ظاهر المذهب عند أبى حنيفة رضى الله عنه فهى شرط الوجوب فلا يجب الحج على المقعد والزمن والمفلوج...... وإن ملكوا ما به الاستطاعة فليس عليهم الإحجاج أو الإيصاء وعندهما يجب الحج عليهم إذا ملكوا الزاد والراحلة ومؤنة من يرفعهم ويضعهم ويقودهم إلى المناسک، لكن ليس عليهم الأداء بأنفسهم فعليهم الإحجاج أو الإيصاء به عند الموت، وصححه قاضى خان، واختاره كثير من المشائخ...... والخلاف فيمن ملک مابه الاستطاعة وهو معذور حتى مات، فإن ملكه وهو صحيح، فلم يحج من عامه حتى زالت الصحة فإنّه يتقرر دينا فى ذمته بالاتفاق، فيجب عليه الإحجاج أو الإيصاء به عند الموت...... الثانى: عدم الحبس والمنع والخوف من السلطان الّذى يمنع النّاس من الخروج إلى الحج، والخلاف =

حکومت کی اجازت کے بغیر حج کرنا

حکومت کی اجازت کے بغیر حج کرنے میں قانون کی خلاف ورزی ہونے کی وجہ سے عزت کو خطرہ لاحق ہونے کا امکان ہے، لیکن حج کرنے سے حج ہو جائے گا، اور ثواب بھی ملے گا، اور فرض بھی ادا ہو جائے گا۔(۱)

حکومت کی طرف سے حج پر پابندی ہو

''حج پر پابندی لگادی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۱۱۹)

حل

حرم کی حدود کے بعد چاروں طرف میقات تک جو زمین ہے اس کو ''حل'' کہتے ہیں، کیونکہ اس میں وہ چیزیں حلال ہیں جو حرم کے اندر حرام تھیں۔(۲)

= فیہ الخلاف فی صحة البدن ، فالمحبوس والخائف من السلطان کالمریض لایجب علیهما أداء الحج بأنفسهما ، ولکن یجب علیهما الإحجاج أو الإیصاء به عند الموت عندهما. (غنیة الناسک: (ص: ۲۴) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۷۵ ، ۷۶) باب شرائط الحج ، النوع الثانی ، شرائط الأداء ، الشرط الثالث ، عدم الحبس والمنع والخوف ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۲/ ۴۵۹) کتاب الحج ، مطلب : فیمن حج بمال حرام ،ط : سعید .

(۱) ولو تکلّف هٰؤلاء الحج بأنفسهم سقط عنهم بالاتفاق حتی لو صحوا بعد ذٰلک لایجب علیهم الأداء. (غنیة الناسک: (ص: ۲۴) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط وجوب الأداء، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۸۸) باب شرائط الحج، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

▭ التاتارخانية: (۲/ ۴۳۱) کتاب الحج، الفصل الأوّل فی بیان شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن.

(۲) وأمّا میقات أهل الحل، وهم أهل داخل المواقیت إلی الحرم، والمراد بالداخل غیر الخارج، فشمل من فیها نفسها کالّذین بعدها، وبأهله کل من وجد فی داخلها سواء کان من أهله أو قصده لحاجة...... (غنیة الناسک: (ص: ۵۵) باب المواقیت، فصل: وأمّا میقات أهل الحل، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۱۱۶) باب المواقیت، فصل: فی الصنف الثانی، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

▭ التاتارخانية: (۲/ ۴۷۴) کتاب المناسک، الفصل الرابع: فی بیان مواقیت الإحرام، ط: إدارة القرآن.

حلق

سر کے بال منڈانا۔(۱)

حلق ایام نحر کے بعد کیا

☆ حج کے احرام سے حلال ہونے کے لئے حرم کی حدود میں ایام نحر یعنی بارہ ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے حلق یا قصر کرنا ضروری ہے، ورنہ ایام نحر کے بعد حلق یا قصر کر کے احرام سے نکلنے کی صورت میں احرام سے تو نکل جائے گا لیکن حرم کی حدود میں ایک دم دینا لازم ہوگا۔(۲)

حلق حرم سے باہر کیا

''حرم سے باہر حلق کیا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۲۲۶)

حلق سعی سے پہلے کرلیا

''عمرہ کرنے والے نے سعی سے پہلے حلق کرلیا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۲۰۹)

حلق سے پہلے کپڑا پہن لیا

اگر کسی شخص نے عمرہ کے طواف اور سعی سے فارغ ہونے کے بعد حلق یا قصر

---

(۱) حلق...... رأسه: أزال الشعر عنه، فهو محلوق و حليق ...... (المعجم الوسيط: (۱/۱۹۲) باب الحاء، ط: دار الدعوة)

(۲) ثم الحلق في حق الحاج موقت بالمكان وهو الحرم، وبالزمان وهو يوم النحر عند أبي حنيفة، حتى لو أخّره عن يوم النحر أو عن الحرم يلزمه الدم. (الفتاوى التاتارخانية: (۲/۵۴۳) كتاب المناسک، الفصل الرابع عشر: في الحلق والقصر، ط: إدارة القرآن)

🗁 بدائع الصنائع: (۲/۱۴۲) كتاب الحج، فصل: وأمّا حكم تأخره (الحلق) عن زمانه ومكانه، ط: سعيد.

🗁 غنية الناسک: (ص: ۱۷۵) باب مناسک منى يوم النحر، فصل في الحلق، مطلب: ويختصّ حلق الحاج بالزمان والمكان، ط: إدارة القرآن.

سے پہلے احرام کا کپڑا بدل کر عام کپڑا پہن لیا پھر اس کے بعد حلق یا قصر کیا تو اس صورت میں اگر درمیان میں آدھے دن سے کم وقفہ تھا تو دم لازم نہیں ہوگا البتہ صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا اور یہ صدقہ دنیا کی کسی بھی جگہ کے غریبوں کو دینا جائز ہے، اور اگر کپڑے پہننے کے بعد حلق یا قصر کے درمیان آدھے دن سے زیادہ وقفہ ہوا ہے تو اس صورت میں دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

حلق کیا احرام کی حالت میں

''احرام کی حالت میں کسی کا حلق کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۱۹)

حلق کی مختلف صورتیں

''احرام کی حالت میں کسی کا حلق کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۱۹)

حلق یا قصر سے پہلے ڈاڑھی کاٹ لی

''ڈاڑھی حلق یا قصر سے پہلے کاٹ لی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۳۰٤)

حل کے رہنے والے

''میقات کے رہنے والے'' عنوان کو دیکھیں۔(٤/۲۳۸)

حل والوں کی میقات

حل والوں کے لئے حج اور عمرہ دونوں کا احرام حرم کی حدود میں داخل ہونے

---

(۱) فإذا لبس مخيطًا يومًا كاملًا أو ليلةً كاملةً فعليه دم، وفى أقل من يوم (أى مقدار نهارٍ ولو ينقص ساعة) أو ليلة، صدقة، (وهى نصف صاع من بر) وكذا لو لبس ساعة، (أى نجوميّة وهى جزء من أجزاء اثنى عشر حالة اعتدال الليل والنهار) فصدقة...... (إرشاد السارى: (ص: ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶) باب الجنايات، النوع الأوّل، فى حكم اللبس، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۲۵۰، ۲۵۱) باب الجنايات، الفصل الثانى: فى لبس المخيط، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/۵۴۷) باب الجنايات، ط: سعيد.

سے پہلے باندھ لینا ضروری ہے۔(۱)

حل والے

☆اگر ''حل والے'' کسی تجارتی مقصد یا کسی اور ضرورت سے مکہ مکرمہ جانا چاہیں، تو ان پر حج یا عمرہ کے احرام کی کوئی پابندی نہیں، جب بھی چاہیں احرام کے بغیر مکہ مکرمہ جا سکتے ہیں۔(۲)

☆اگر حل والے حج یا عمرہ کے مقصد سے مکہ مکرمہ جانا چاہیں تو اپنے گھر سے یا حرم کی حدود سے یا حرم سے پہلے پہلے احرام باندھ لیں۔(۳)

حل والے احرام کہاں سے باندھیں

حل والے اگر عمرہ یا حج کرنا چاہیں تو اپنے گھر سے یا حدود حرم سے یا حدود حرم سے پہلے پہلے احرام باندھ لیں، اور اگر عمرہ یا حج کرنے کا ارادہ نہیں تو حل والوں پر احرام باندھنا ضروری نہیں۔(۴)

(۱،۳،۴) وأمّا من كان أهله في الميقات أو داخل الميقات إلى الحرم، فميقاتهم إلى الحج والعمرة الحل الّذى بين المواقيت، حتى لو أخّر الإحرام إلى الحرم جاز؛ لأنّه جاز لهم الإحرام من دويرة أهلهم، وما وراء الميقات إلى الحرم كشيئ واحد، وكان لهم التأخير إلى الحرم. (التاتارخانية: (۲/۴۷۴) كتاب المناسک، الفصل الرابع: فى بيان مواقيت الإحرام، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر مع الرد: (۲/۴۷۸) كتاب الحج، مطلب: فى المواقيت، ط: سعيد.

▭ الهندية: (۱/۲۲۱) كتاب المناسک، الباب الثانى: فى المواقيت، ط: رشيديه.

(۲،۴) ومن كان داخل الميقات كالبستانى له أن يدخل مكّة لحاجة بلا إحرام، إلّا إذا أراد النسک، فالنسک لا يتأدّى إلا بالإحرام، ولا حرج فيه، كذا فى الكافي. (الهندية: (۱/۲۲۱) كتاب المناسک، الباب الثانى: فى المواقيت، ط: رشيديه)

▭ التاتارخانية: (۲/۴۷۵) كتاب المناسک، الفصل الرابع: فى بيان مواقيت الإحرام، ط: إدارة القرآن.

▭ غنية الناسک: (ص: ۵۵) باب المواقيت، فصل: وأمّا ميقات أهل الحل، ط: إدارة القرآن.

حیض

☆عورت حیض میں بھی احرام باندھ سکتی ہے۔

☆عورت کو حیض کی حالت میں احرام باندھنے کے بعد تمام افعال کرنے جائز ہیں، صرف طواف کرنا اور نماز پڑھنا منع ہے، اس لئے احرام کی نیت کرتے وقت جو دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے وہ نہ پڑھے۔(۱)

☆چونکہ حیض کی حالت میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے اس لئے غسل یا وضو کر کے قبلہ رو بیٹھ کر احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے، نماز نہ پڑھے۔

☆اگر عورت کو احرام باندھنے سے پہلے حیض آ جائے تو غسل یا وضو کر کے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لے، اور سب افعال کرے مگر سعی، طواف اور نماز نہ پڑھے۔(۲)

حیض اور طواف

حیض اور نفاس کے دوران بیت اللہ کا طواف کرنا جائز نہیں ہے اگر عورت

---

(۱) عن عائشة عن النبیّ ﷺ قال: الحائض تقضی المناسک کلها إلا الطواف بالبیت، رواه أحمد وابن أبی شیبة. (إعلاء السنن: (۱۰/ ۳۱۷) کتاب الحج، أبواب وجوه الإحرام، باب: إذا حاضت المرأة عند الإحرام اغتسلت وأحرمت وصنعت کما یصنعه الحاج غیر أن لاتطوف بالبیت حتی تطهر، ط: إدارة القرآن)

فتح القدیر مع الکفایة: (۲/ ۳۳۷) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: رشیدیه.

الهندیة: (۱/ ۲۲۲) کتاب المناسک، الباب الثالث فی الإحرام، ط: رشیدیه.

(۲) ثم ذکر أحکامه بقوله: یمنع صلاة مطلقا ولو سجدة شکر و صومًا و جماعًا ...... ویمنع حل دخول مسجد وحل الطواف ولو بعد دخولها المسجد وشروعها فیه. (الدر المختار: (۲/ ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲) کتاب الطهارة، باب الحیض، ط: سعید)

الهندیة: (۱/ ۳۸) کتاب الطهارة، الباب السادس: فی الدماء المختصة بالنّساء، ط: الفصل الرابع: فی أحکام الحیض والنّفاس والاستحاضة، ط: رشیدیه.

بدائع الصنائع: (۱/ ۴۴) کتاب الطهارة، فصل: فی تفسیر الحیض والنفاس والاستحاضة، ط: سعید.

نے صرف حج کا احرام باندھا ہے تو مکہ مکرمہ پہنچ کر طواف قدوم نہ کرے اگر منی جانے سے پہلے پاک ہوجائے تو غسل کرکے طواف قدوم کرلے اور اگر منی جانے سے پہلے پاک نہیں ہوئی تو طواف قدوم چھوڑ دے اور منی چلی جائے، طواف قدوم چھوڑنے کی وجہ سے کوئی کفارہ یا دم لازم نہیں ہوگا۔(۱)

اور دس ذی الحجہ سے بارہ ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے جو طواف کیا جاتا ہے اس کو ''طواف زیارت'' کہتے ہیں، یہ طواف فرض ہے اگر عورت اس دوران خاص ایام میں ہو تو پاک ہونے تک طواف میں تاخیر کرے، پاک ہونے کے بعد غسل کرکے طواف کرے، اور اس تاخیر کی وجہ سے کوئی کفارہ یا دم واجب نہیں ہوگا۔(۲)

(۱) سنن الحج طواف القدوم على الصحيح خلافًا لمن قال بوجوبه للآفاقى ...... وحكم السنن المؤكدة الإساءة بتركها أى لو تركها عمدًا وعدم لزوم شيئ أى من دم أو صدقة على فاعلها (على تاركها). (إرشاد السارى: (ص: ۱۰۳، ۱۰۵) باب فرائض الحج، و واجباتها، وسننه...... فصل: فى سنن الحج ...... حكم السنن، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۴۷) باب فرائض الحج و واجباته وسننه ...... فصل: وأمّا سننه ......، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/۴۹۲) كتاب الحج، مطلب فى طواف القدوم، ط: سعيد.

وانظر الحاشية السابقة، رقم: ۲، أيضًا.

(۲) لو ترک شيئًا من الواجبات بعذر لا شيئ عليه على ما فى البدائع، وأطلق بعضهم وجوبه فيها إلا فيما ورد النص، وهى: ترک الوقوف بالمزدلفة وتأخير طواف الزيارة عن وقته وترک الصدر للحائض والنفساء...... (مناسک الملا على القارى مع إرشاد السارى: (ص:۵۰۸) باب الجنايات وأنواعها، النوع الخامس: الجنايات فى أفعال الحج، فصل: فى ترک الواجبات بعذر، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۷۸) باب طواف الزيارة، و (ص: ۲۷۴) باب الجنايات، الفصل السابع: فى ترک الواجب فى أفعال الحج، المطلب الأوّل: فى ترک الواجب فى طواف الزيارة، ط: إدارة القرآن.

المرأة إذا حاضت فى الحج إن حاضت قبل أن تحرم وانتهت إلى الميقات فإنّها تغتسل فتحرم، فإذا قدمت مكة وهى حائض تصنع ما يصنع الحاج غير أنّها لا يطوف بالبيت ولا تسعى بين الصفا والمروة، وتشهد جميع المناسک، وإن حاضت يوم النحر قبل أن يطوف بالبيت ليس لها أن ينفر حتى تطهر وتطوف بالبيت، وإن حاضت بعدما رأت البيت و طافت جاز لها أن تنفر، وفى الهداية: وإن حاضت بعد الوقوف وطواف الزيارة انصرفت من مكّة ولا شيئ عليها =

اور اگر پاک ہونے تک وہاں رہنے کی اجازت نہیں ملتی ہے یا محرم واپس آرہا ہے تو اسی حالت میں طواف زیارت کرلے اور حدود حرم میں ایک بدنہ ذبح کرے، (بدنہ اونٹ، گائے اور بھینس کو کہتے ہیں)(۱)

مکہ مکرمہ سے رخصت ہونے کیوقت جو طواف کیا جاتا ہے یہ طواف وداع ہے اور یہ واجب ہے لیکن اگر عورت رخصت کے وقت حیض میں ہے تو اس طواف کو چھوڑ دے، حیض کی وجہ سے طواف وداع چھوڑنے سے کوئی کفارہ، دم یا قضا لازم نہیں ہوگی۔(۲)

= لتركها طواف الصدر. (الفتاوى التاتارخانية: (۲/ ۴۷۱) كتاب المناسك، الفصل الثالث: في تعليم أعمال الحج، أحكام المرأة، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد: (۲/ ۵۵۳) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد.

(۱) ولو همّ الراكب على القفول، ولم تطهر، فاستفتت هل تطوف أم لا؟ قالوا: يقال لها: لاتحل لك دخول المسجد، وإن دخلت وطفت أثمت، وصح طوافك، وعليك ذبح بدنة. (غنية الناسك: (ص: ۲۷۴) باب الجنايات، الفصل السابع، في ترك الواجب في أفعال الحج،...... المطلب الأوّل: في رك الواجب في طواف زيارة، ط: إدارة القرآن)

شامي: (۲/ ۵۱۹) كتاب الحج، مطلب في طواف الزيارة، ط: سعيد.

حاشية إرشاد الساري إلى مناسك الملا علي القاري: (ص: ۴۹۶) باب الجنايات، وأنواعها، النوع الخامس: الجنايات في أفعال الحج، فصل: في طواف الزيارة للحائض، ط: الإمداية مكّة المكرّمة.

(۲) وهو واجب على الحاج الآفاقي المفرد والمتمتّع والقارن، ولايجب على المعتمر ولا على أهل مكّة والحرم والحل والمواقيت ...... والحائض والنفساء (لعذرهما) ...... وإذا طهرت الحائض قبل أن تفارق بنيان مكّة يلزمها طواف الصدر، وإن جاوزت أى جدران مكّة ثم طهرت لم يلزمها، أى الطواف أو العود؛ لأنّها حين خرجت من العمران صارت مسافرة بدليل جواز القصر، فلايلزمها العود ولا الدم. (إرشاد الساري: (ص: ۳۵۵، ۳۵۷) باب طواف الصدر، وفصل: في أحكام الخروج من مكّة قبل طواف الوداع، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسك: (ص: ۱۹۰، ۱۹۲) باب طواف الصدر، وفصل: فيمن خرج من مكّة ولم يطف، ط: إدارة القرآن.

شامي: (۲/ ۵۲۳) كتاب الحج، مطلب في طواف الصدر، و (۲/ ۵۵۳) باب الجنايات، ط: سعيد.

حیض اور طواف وداع

''طواف وداع اور حیض'' عنوان کو دیکھیں۔ (۱۴۲/۳)

حیض دوائی سے روکنے کے بعد عمرہ کرلیا پھر خون جاری ہوا

''دوائی سے حیض روکنے کے بعد عمرہ کرلیا پھر خون جاری ہوا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۹۵/۲)

حیض روکنے کے لئے دوائی استعمال کرنا

''ماہواری روکنے کی دوائی استعمال کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۳۱/٤)

حیض سے بارہ ذی الحجہ کو پاک ہوئی

اگر عورت حیض سے ایسے وقت میں پاک ہوئی کہ بارہ ذی الحجہ کا آفتاب غروب ہونے میں اتنی دیر ہے کہ غسل کر کے بیت اللہ میں جا کر پورا طواف زیارت یا طواف زیارت کے صرف چار چکر کرسکتی ہے، اور اس نے طواف زیارت نہیں کیا، تو بعد میں طواف زیارت بھی کرنا پڑے گا اور تاخیر کی وجہ سے ایک دم بھی دینا واجب ہوگا، اور اگر غسل کر کے فارغ ہونے کے بعد بیت اللہ کے چار چکر کرنے کا وقت نہیں تھا تو دم واجب نہیں ہوگا البتہ طواف زیارت ہر حال میں کرنا پڑے گا ورنہ شوہر کے لئے حلال نہیں ہوگی۔ (۱)

---

(۱) فلو طهرت حائض فی آخر أيّام النحر، إن أمكنها طواف الزيارة كله، أو أكثره قبل الغروب بأن بقی زمن إلى الغروب يسع أربعة أشواط مع مقدماتها، كالاستقاء والتستر عن الأعين، وخلع الثياب والاغتسال و قطع المسافة، فلم تطف حتى غربت، أو حاضت بعد ما قدرت على أربعة أشواط فلم تطف حتى مضى الوقت لزمها دم للتأخير، وإن أمكنها أقله، أو حاضت بعد ما قدرت على أقلّه، فلم تطف لا شئ عليها. (غنية الناسک: (ص: ۲۷۳، ۲۷۴) باب الجنايات، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج......، المطلب الأوّل: فی ترک الواجب فی طواف الزيارة، ط: إدارة القرآن) =

حیض طواف کے دوران آجائے

''طواف کے دوران حیض آجائے'' عنوان کو دیکھیں۔(۱۲۲/۳)

حیض کی حالت میں سعی کی

حیض کی حالت میں سعی نہیں کرنی چاہئے ، تاہم اگر حیض کی حالت میں سعی کر لی تو سعی ادا ہوجائے گی ، دوبارہ سعی کرنا بہتر ہے لازم نہیں ۔(۱)

نفاس اور جنابت کی حالت میں سعی کرنے کا بھی یہی حکم ہے۔

حیض کی حالت میں طواف زیارت کرنے کے بعد وطی کا حکم

''طواف زیارت حیض میں کرنے کے بعد وطی کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

حیض کی حالت میں طواف زیارت کیا

''جنابت کی حالت میں طواف زیارت کیا'' عنوان کو دکھیں۔(۳۱۵/۱)

حیض کی حالت میں طواف کیا

''طواف جنابت کی حالت میں کیا ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۵۵/۳)

حیض کی حالت میں عمرہ ادا کرنے کا حکم

اگر عورت کو احرام کے دوران حیض آگیا ، یا حیض کے دوران احرام باندھنا

= الدر مع الرد : (۵۱۹/۲) كتاب الحج ، مطلب فی طواف الزيارة ، ط: سعيد .

إرشاد السارى : (ص: ۴۹۵) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فی أفعال الحج ، فصل فی طوا ف الزيارة للحائض ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

(۱) والأفضل أن يعيد السعى لأنه تبع للطواف، وإن لم يعده فلاشيئ عليه وهو الصحيح؛ لأنّ الطهارة ليست شرطا فی السعی. (البحر الرائق: (۲۲/۳) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد)

وإن سعٰى جنبًا أو حائضًا أو نفساء ، فسعيه صحيح . (الفتاوٰى الهندية : (۲۴۷/۱) كتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنايات ، الفصل الخامس فی الطواف والسعی ، ط: رشيديه)

إرشاد السارى : (ص: ۲۵۱، ۲۵۲) باب السعی بين الصفا والمروة ، فصل فی شرائط صحة السعی ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

پڑا، مثلاً گھر یا مدینہ منوّرہ سے مکہ مکرّمہ کے لئے نکلتے وقت حیض تھا اور احرام باندھنا پڑا تو مکہ مکرّمہ جانے کے بعد پاک ہونے کا انتظار کرے، اور پاک ہونے کے بعد غسل کر کے عمرہ کرے، اور اگر واپسی سے پہلے پہلے حیض سے پاک ہوکر عمرہ کرنے کی صورت نہیں، یعنی ویزا بڑھانے کی یا محرم کے ساتھ رہنے کی کوئی صورت نہیں تو مجبوراً عمرہ کرلے، اور حرم کی حدود میں ایک دم دیدے۔(۱)

نفاس اور جنابت کی حالت میں بھی سعی کرنے کا یہی حکم ہے۔

حیض کی حالت میں عمرہ کیا

حیض کی حالت میں عمرہ کرنا سخت گناہ ہے، اگر حیض کی حالت میں عمرہ کرنے کے بعد پاک ہوکر عمرہ دوبارہ کرنے کا وقت ملا تو دوبارہ عمرہ کرنا لازم ہوگا۔

اور اگر دوبارہ عمرہ کرنے کا وقت نہیں ملا تو اس صورت میں حرم کے حدود میں ایک دم دینا لازم ہوگا۔(۲)

جنابت اور نفاس کا بھی یہی حکم ہے۔

---

(۱) ولو طاف للعمرة كله أو أكثره أو أقلّه ولو شوطا جنبًا أو حائضًا أو نفساء أو محدثًا فعليه شاة، لافرق فيه بين الكثير والقليل والجنب والمحدث ؛ لأنّه لامدخل فى طواف العمرة للبدنة ولا للصدقة . (شامى : (۲/ ۵۵۱) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

☐ اللباب مع شرحه (إرشاد السارى): (ص: ۴۹۹) باب الجنايات وأنواعها، النوع الخامس: الجنايات فى أفعال الحج، فصل: فى الجنابة فى طواف العمرة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☐ قوله: أو طاف لعمرته وسعى محدثًا ولم يعد، أى تجب شاة لتركه الواجب وهو الطهارة، قيد بقوله لم يعد؛ لأنّه لو أعاد الطواف طاهرًا فإنّه لايلزمه شيئ لارتفاع النقصان بالاعادة، ولايؤمر بالعود إذا رجع إلى أهله لوقوع التحلل بأداء الركن مع الحلق والنقصان يسير، ومادام بمكّة يعيد الطواف لأنّه الأصل...... ولو قال المصنف محدثًا أو جنبًا لكان أولىٰ؛ لأنّه لافرق بين الحدثين فى طواف العمرة. (البحر الرائق: (۳/ ۲۲) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد)

(۲) (قوله : أو طاف لعمرته وسعى محدثًا ولم يعد) ، أى تجب شاة لتركه الواجب وهو الطهارة، قيد بقوله لم يعد ؛ لأنّه لو أعاد الطواف طاهرًا فإنّه لايلزمه شيئ لارتفاع النقصان بالاعادة . (البحر الرائق : (۳/ ۲۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد) =

حیض کی حالت میں مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ آئی

☆ اگر عورت مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ واپس آتے ہوئے حیض میں ہو تو وہ ذو الحلیفہ (بیر علی) سے عمرہ کے موسم میں عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ واپس آئے اور احرام میں رہے، اور پاک ہونے کے بعد غسل کر کے عمرہ کرے، اور اگر پاک ہونے تک انتظار کرنے کا وقت نہیں ہے، تو مجبوری کی وجہ سے حیض کی حالت میں عمرہ کرے اور حرم کی حدود میں جب بھی موقع ملے ایک دم دیدے۔(۱)

اور اگر عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد عمرہ کئے بغیر احرام کھول لیا تو عمرہ کی قضاء اور دم دینا لازم ہوگا۔(۲)

= ولو طاف للعمرة كله أو أكثره أو أقلّه ولو شوطا جنبًا أو حائضًا أو نفساء أو محدثًا فعليه شاة، لافرق فيه بين الكثير والقليل والجنب والمحدث ؛ لأنّه لامدخل فى طواف العمرة للبدنة ولا للصدقة . (شامى : (۲/ ۵۵۱) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

إرشاد السارى : (ص: ۵۰۰) باب الجنايات و أنواعها ، النوع الخامس ، الجنايات فى أفعال الحج ، فصل : فى الجناية فى طواف العمرة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

(۱) ولو طاف للعمرة كله أو أكثره أو أقلّه ولو شوطا جنبًا أو حائضًا أو نفساء أو محدثًا فعليه شاة، لافرق فيه بين الكثير والقليل والجنب والمحدث ؛ لأنّه لامدخل فى طواف العمرة للبدنة ولا للصدقة . (شامى : (۲/ ۵۵۱) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

قوله: أو طاف لعمرتهٖ وسعى محدثًا ولم يعد، أى تجب شاة لتركه الواجب وهو الطهارة، قيد بقوله لم يعد؛ لأنّه لو أعاد الطواف طاهرًا فإنّه لايلزمه شيئ لارتفاع النقصان بالاعادة، ولايؤمر بالعود إذا رجع إلى أهله لوقوع التحلل بأداء الركن مع الحلق والنقصان يسير، ومادام بمكّة يعيد الطواف لأنّه الأصل...... الخ. (البحر الرائق: (۳/ ۲۲) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد)

غنية الناسك: (ص : ۲۷۶) باب الجنايات ، الفصل السابع : فى ترك الواجب فى أفعال الحج ، المطلب الرابع: فى ترك الواجب فى طواف العمرة ، ط: ادارة القرآن.

(۲) فإن رفضها فعليه دم لرفضها، وقضاؤها لصحة الشروع فيها. (غنية الناسك: (ص: ۲۳۲) باب الجمع بين النسكين أوأكثر، فصل: فى الجمع المكروه بين عمرة و حجة، مطلب فى جمع الآفاقى بينهما، تنبيه، ط: إدارة القرآن)

حج فأهل بعمرة يوم النحر أو فى ثلاثة أيّام بعده لزمته بالشروع لكن مع كراهة التحريم و رفضت وجوبًا تخلصًا من الإثم وقضيت مع الدم للرفض ، وفى الشامية : قوله بالشروع: لأن الشروع فيها ملزم . (شامى : (۲/ ۵۸۸) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد) =

☆اور اگر حج کا موسم ہے تو حج کا احرام باندھ کر بھی آ سکتی ہے، اگر مکہ مکرمہ آنے کے بعد پاک ہوگئی تو غسل کر کے طواف قدوم کر لے ورنہ اسی حالت میں منیٰ، عرفات، اور مزدلفہ چلی جائے، اور رمی، قربانی اور قصر کرے، پھر پاک ہونے کے بعد غسل کر کے طواف زیارت کے لئے جائے، پھر اس کے بعد سعی کرے۔(۱)

حیض کی حالت میں وقوف عرفہ کرنا

وقوف عرفہ کیلئے پاک ہونا شرط نہیں ہے، اگر کوئی عورت حیض یا نفاس کی وجہ سے ناپاکی کی حالت میں ہو تو اس حالت میں بھی وقوف عرفات درست ہو جائے گا البتہ اس حالت میں نماز نہ پڑھے اور قرآن مجید کی تلاوت نہ کرے، ذکر واذکار، استغفار اور دعاؤں میں وقت گزارے۔(۲)

حیض کی وجہ سے طواف زیارت میں تاخیر ہوگئی

اگر عورت حیض کی وجہ سے طواف زیارت دس ذی الحجہ سے بارہ ذی الحجہ تک

= وکل شيئ رفضه يجب لرفضه دم و قضاؤه ، فإن كان عمرة لم يلزمه فى قضائه سوى عمرة . (فتح القدير : (۱۲۰/۳) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: دار الفكر)

(۱) وحيضها لا يمنع نسكا الا الطواف فهو حرام من وجهين: دخولها المسجد، وترک الواجب الطهارة فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت و أحرمت وشهدت جميع المناسک الا الطواف والسعى لأنّه لا يصح بدون الطواف ولايلزمها دم لترک الصدور تاخير الزيارة عن وقته لعذر الحيض والنفاس. (غنية الناسک: (ص: ۹۴، ۹۵) باب الإحرام فصل فى إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۵۲۸/۲) كتاب الحج ، قبيل باب القران ، ط: سعيد .

إرشاد السارى: (ص: ۱۶۲) باب الإحرام، فصل فى إحرام المرأة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

(۲) أنّه عليه السلام قال : إن النفساء والحائض تغتسل و تحرم وتقضى المناسک كلها غير أن لاتطوف بالبيت. (فتح القدير مع الكفاية: (۳۳۷/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: رشيديه)

الهندية : (۲۲۲/۱) كتاب المناسک ، الباب الثالث فى الإحرام ،ط :رشيديه.

إعلاء السنن: (۳۱۷/۱۰) كتاب الحج ، أبوب وجوه الإحرام ، باب : إذا حاضت المرأة عند الإحرام، ط: إدارة القرآن.

نہ کرسکی تو خون بند ہونے کے بعد غسل کر کے طواف زیارت کرے، اس صورت میں تاخیر کی وجہ سے دم واجب نہیں ہوگا۔(۱)

حیض کی وجہ سے طواف وداع کے بغیر واپس جارہی تھی راستہ میں پاک ہوگئی

حیض کی وجہ سے عورت طواف وداع کے بغیر واپس جارہی تھی کہ مکہ مکرمہ کی آبادی سے نکلنے سے پہلے پاک ہوگئی تو اگر مکہ مکرمہ میں واپس لوٹنا اپنے اختیار میں ہے تو واپس لوٹ کر طواف وداع کرنا واجب ہوگا، اور اگر واپس لوٹ کر آنا اپنے اختیار میں نہیں ہے تو واپس لوٹ کر طواف وداع کرنا واجب نہیں ہوگا۔

اور اگر مکہ مکرمہ کی آبادی سے نکلنے کے بعد پاک ہوئی تو واپس لوٹ کر طواف وداع کرنا واجب نہیں، لیکن اگر میقات سے گزرنے سے پہلے کسی وجہ سے مکہ واپس آئے گی تو طواف وداع کرنا واجب ہوگا۔

نفاس والی عورت کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

---

(۱) ولو ترک شیئًا من الواجبات بعذر، لاشئ علیه علی ما فی البدائع وأطلق بعضهم وجوبه فیها إلا فیما ورد النص، وهی ترک الوقوف بالمزدلفة، وتأخیر طواف الزیارة عن وقته و ترک الصدر للحائض والنفساء. (إرشاد الساری: (ص: ۵۰۸) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس: الجنایات فی أفعال الحج، فصل: فی ترک الواجبات بعذر، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

الدر مع الرد : (۲/۵۵۳) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

غنیة الناسک:(ص: ۱۷۸)باب طواف الزیارة،و:(ص: ۲۷۴) باب الجنایات،الفصل السابع:فی ترک الواجب فی أفعال الحج،المطلب الأوّل:فی ترک الواجب فی طواف الزیارة،ط: إدارة القرآن.

(۲) وإذا طهرت الحائض قبل أن تفارق بنیان مکّة یلزمها طواف الصدر، وإن جاوزت أی جدران مکّة، ثم طهرت لم یلزمها...... ولو خرجت أی من البنیان وهی حائض ثم طهرت، فرجعت إلی مکّة أی مع أنّه لایجب علیها العود ، ولکن عادت باختیارها قبل مجاوزة المیقات لزمها الطواف؛ لأنّ بعودها صارت کأنّها لم تخرج والنفساء کالحائض أی فی هذا الحکم. (إرشاد الساری: (ص: ۳۵۷) باب طواف الصدر، فصل فی أحکام الخروج من مکّة قبل طواف الوداع، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

شامی: (۲/۵۲۳) کتاب الحج، مطلب فی طواف الصدر، و: (۲/۵۵۳) باب الجنایات، ط: سعید.=

حیض کی وجہ سے عمرہ کا احرام کھول لیا

اگر عورت نے عمرہ کا احرام باندھا پھر حیض کی وجہ سے عمرہ نہیں کیا، گھر واپس آ گئی اور احرام کھول دیا تو عمرہ کی قضاء اور ایک دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

حیض میں سعی کو طواف سے پہلے کرنا

عورت کو حیض میں صفا مروہ کی سعی کو بیت اللہ کے طواف سے پہلے کرنا صحیح نہیں خون بند ہونے کے بعد غسل کر کے پاک ہونے کے بعد بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد صفا مروہ کی سعی کر کے احرام کھولے، اس وقت تک احرام میں رہے۔(۲)

حیض میں طواف کے علاوہ باقی تمام افعال کر سکتی ہے

عورت حیض کی حالت میں حج کے افعال میں سے طواف کے علاوہ باقی تمام افعال کر سکتی ہے منی، عرفات اور مزدلفہ جانے کے لئے عورت کا پاک ہونا شرط نہیں ہے، اس لئے حیض کی حالت میں بھی منی، عرفات اور مزدلفہ جائے گی، اور شیطان کو کنکری بھی مارے گی، البتہ اس حالت میں نماز نہیں پڑھے گی بلکہ تلبیہ، دعا اور ذکر واذکار میں وقت گزارے گی۔(۳)

= غنية الناسک: (ص: ۱۹۲) باب طواف الصدر، فصل: فيمن خرج من مكّة ولم يطف، إدارة القرآن.

(۱) انظر الحاشية رقم: ۲، على الصفحة السابقة رقم: ۲۴۸.

(۲) الخامس: أن يكون السعي بعد طواف، أى أىّ طواف كائن على طهارة عن الجنابة والحيض، وكذا احكم النفاس، فإن لم يكن طاهرًا أى عنهما وقت الطواف لم يجز سعيه رأسًا أى أصلًا، هٰكذا صرّح به صاحب البدائع. (إرشاد السارى: (ص: ۲۵۰، ۲۵۱) باب السعي بين الصفا والمروة، ط: فصل: في شرائط صحة السعي، الشرط الخامس، ط:ا لإمدادية مكة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۳۳) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل: في واجبات السعي، الأوّل: كونه بعد طوافٍ على طهارةٍ عن الجنابة والحيض، ط: إدارة القرآن.

بدائع الصنائع: (۱۳۴/۲، ۱۳۵) كتاب الحج، فصل: أمّا شرائط جوازه (أى السعي بين الصفا والمروة)، ط: سعيد.

(۳) انظر الحاشية رقم: ۲، على الصفحة السابقة، رقم: ۲۴۸.
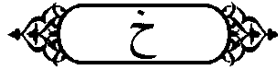
خالو

خالو محرم نہیں ہے، عورتوں کے لئے اس کے ساتھ سفر کرنا اور حج عمرہ کے لئے جانا جائز نہیں ہے۔(۱)

خاموش رہنا طواف میں

طواف کے دوران بالکل خاموش رہنا اور کچھ نہ پڑھنا بھی جائز ہے نیز طواف کرتے وقت دعا پڑھنا یا دعا کرنی ہو تو دعا میں ہاتھ نہ اٹھائیں۔(۲)

---

(۱) والمحرم من لايجوز له مناكحتها على التابيد بقرابة أو رضاع أو مصاهرة بنكاح فاسدٍ أو سفاح على الأصح . (غنية الناسک : (ص: ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۶۷) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، ط: المكتبة الإمدادية امكّة المكرّمة .

شامی : (۲/۴۶۴) كتاب الحج ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/۲۱۹) كتاب المناسک ، الباب الأوّل : فی تفسير الحج و فرضيته و وقته و شرائطه ، ط: رشيديه .

(۲) ولو ترک الأذكار أی والأدعية المأثورة وغيرها مما يستحب إكثاره حينئذٍ فسكت فی جميع طوافهٖ ، جاز . (إرشا دالساری : (ص: ۲۳۷) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فی مسائل شتی ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۲۱) باب ماهية الطواف وأنواعه وأركانهٖ ...... ، فصل : وأمّا مستحبات الطواف ، ط: إدارة القرآن.

وأيضًا فيه : ورفع اليدين للدعاء ووضعهما كالصلاة ، ومايفعله بعض العوام من رفع اليدين فی الطواف عند دعاء جماعة من الأئمة الشافعية أو الحنفية بعد الصلاة ، فلا وجه له . (ص: ۱۲۶) باب فی ماهية الطواف وأنواعهٖ ، فصل : وأمّا مكروهاته ، ط: إدارة القرآن)

البحر العميق : (۲/۱۲۱۹) الباب العاشر : فی دخول مكّة و فی الطواف والسعی ، فصل: فی بيان أنواع الأطوفة ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

ختنہ

احرام کے دوران ختنہ کرانا جائز ہے۔

خطبہ کے وقت طواف کرنا

جب امام خطبہ کیلئے کھڑا ہواس وقت طواف شروع کرنا مکروہ ہے۔(۱)

خفین

احرام کی حالت میں سردی کی وجہ سے بھی خفین استعمال کرنا جائز نہیں۔
(چمڑے کے موزہ کو ''خفین'' کہتے ہیں)(۲)

خنثیٰ مشکل

خنثیٰ مشکل یعنی جس شخص کا مرد یا عورت ہونا معلوم نہ ہو، وہ تمام احکام میں

---

(۱) والطواف عند الخطبة أی مطلقا لإشعاره بالإعراض ولو كان ساكتًا ، وإقامة المكتوبة ، فإن ابتداء الطواف حينئذٍ مكروه بلاشبهة ، وأمّا إذ اكان يمكنه إتمام الواجب عليه والتحاقه بالصلاة وإدراک الجماعة ، فالظاهر أنّة هو الأولیٰ من قطعه . (إرشاد السارى : (ص: ۳۳۴) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فی مكروهات الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۲۷) باب فی ماهية الطواف وأنواعه وأركانه ، فصل : وأمّا مكروهاته ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ولبس الخفين أی إلا أن لايجد نعلين فإنّه يقطعهما أسفل من الكعبين والجوربين أی ولبسهما سواء كانا منعلين أو غير منعلين وكل مايوارى الكعب الّذی عند معقد شراک النعل ، أی فی المفصل الّذی فی وسط القدم لا الكعب المعبر عند غسل الرجلين . (إرشاد السارى : (ص: ۱٦٦) باب الإحرام ، فصل فی محرمات الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۸٦) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الإحرام ، ومحظوراته الّتی فی غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن.

التاتارخانية : (۴۹۲/۲) كتاب المناسک ، الفصل الخامس : فيما يحرم على المحرم ومالايحرم ، نوع منه فی لبس المخيط ، ط: إدارة القرآن .

الخُفّ:...... مايلبس فی الرجل من جلد رقيق. (المعجم الوسيط: (۲۴۷/۱) باب الخاء، ط: دار الدعوة.

عورت کی مانند ہے، اس کا کسی اجنبی عورت یا مرد کے ساتھ تنہائی میں بیٹھنا جائز نہیں ہے۔(۱)

خنثٰی مشکل حج کس طرح کرے

خنثٰی مشکل عورت کی طرح حج کرے۔

خنثٰی مشکل کے ساتھ محرم ہونا شرط ہے

خنثٰی مشکل کے ساتھ بھی محرم ہونا شرط ہے (خنثٰی مشکل اس کو کہتے ہیں جس میں دونوں اعضاء ہوں لیکن کوئی ایک جانب غالب نہ ہو، اور مرد یا عورت ہونا معلوم نہ ہو)(۲)

خواتین کا کسی سے کنکریاں مروانا

ہجوم کے وقت خواتین کا خود کنکریاں مارنے کے بجائے دوسروں سے

---

(۱) وهو ذو فرج و ذكر أو من عرٰى عن الأثنين جميعًا ...... لايخلو به غير محرم، ولا يسافر بغير محرم، وإن قال: أنا رجل أو امرأة لاعبرة به. (تنوير الأبصار مع الرد: (۶/ ۷۲۷، ۷۲۹) كتاب الخنثٰى، ط: سعيد)

البحر الرائق: (۸/ ۴۷۲، ۴۷۳) كتاب الخنثٰى، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۷/ ۳۲۷، ۳۲۹) كتاب الخنثٰى، و فصل: وأمّا حكم الخنثى المشكل، ط: سعيد.

(۲) والخنثٰى أى المشكل، كالأنثٰى أى فى الأحكام المختصة بالنساء، فيشترط فى حقه مايشترط فى حق المرأة احتياطًا. (إرشاد السارى: (ص: ۸۰) باب شرائط الحج، النوع الثانى: شرائط الأداء، الشرط الرابع: المحرم الأمين المرأة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسك: (ص: ۲۹) باب شرائط الحج، وأمّا شرائط وجوب الأداء، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/ ۵۲۸) كتاب الحج، قبيل: باب القران، وكذا فى كتاب الخنثٰى، و: (۶/ ۷۲۹) ط: سعيد.

کنکریاں مروانا صحیح نہیں ہے بلکہ خود جا کر کنکریاں مارنا ضروری ہے۔

رات کے وقت رش نہیں ہوتا عورتوں کو دن میں رش ہونے کی صورت میں رات میں رمی کرنی چاہیے، البتہ اگر کوئی عورت ایسی بیمار ہے کہ خود پیدل یا سوار ہو کر یا وھیل چیئر پر جمرات تک نہیں جاسکتی تو اس کی جگہ پر اس کی اجازت سے دوسرے آدمی کیلئے رمی کرنا جائز ہے۔(۱)

خوشبو

☆احرام کی حالت میں خوشبو چھونا یا سونگھنا، خوشبو والے کی دکان پر خوشبو سونگھنے کیلئے بیٹھنا، خوشبو دار میوہ اور خوشبودار گھاس کو سونگھنا اور چھونا مکروہ ہے، اگر بلا ارادہ خوشبو آجائے تو کچھ حرج نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) والرجل والمرأة فی الرمی سواء ، إلا أن رمیها فی اللیل ، أفضل ، وفیه إیماء إلی أنّه لا تجوز النیابة عن المرأة بغیر عذر . (إرشاد الساری : (ص: ۳۵۱) باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل : فی شرائط الرمی و واجباته ، التاسع : إتمام العدد أو أکثره ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☐ غنیة الناسک : (ص: ۱۸۸) باب رمی الجمار ، فصل : فی شرائط الرمی ، ط: إدارة القرآن .

☐ الفقه الإسلامی وأدلّته : (۲۲۵۴/۳) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل ، المبحث السادس : واجبات الحج ، المطلب الثانی : رمی الجمار فی منٰی وحکم المبیت فیها ، ثانیًا وجوب الرمی ، والإنابة فیه ،ط : رشیدیه .

☐ الخامس : أن یرمی بنفسهٖ فلاتجوز النیابة عند القدرة ، وتجوز عند العذر ، فلو رمی عن مریض ، أی لایستطیع الرمیَ بأمرهٖ ...... جاز . (إرشاد الساری : (ص: ۳۴۹) باب رمی الجمار و أحکامهٖ ، فصل : فی شرائط الرمی وواجباته ، الخامس : أن یرمی بنفسهٖ ، ط:ا لإمدادیة مکّة المکرّمة)

(۲) ولبس الثوب المبخّر وشم الطیب ،ومسّه إن لم یلتزق ، وشم الریحان ،والثمار الطیبة ، وکل نبات له رائحة طیبة والجلوس فی دکان عطار لاشتمام الرائحة . (إرشاد الساری : (ص:۱۷۰) باب الإحرام ، فصل : فی مکروهاتهٖ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☐ ومس الطیب إن لم یلتزق شئ من جرمه إلی بدنهٖ بخلاف ما إذا تعلق به ریحه ، وعبق به فوحه فإنّه لایضرّه...... (غنیة الناسک : (ص: ۹۱) باب الإحرام ، فصل : فی مکروهات الإحرام ، ومحظوراته الّذی لاجزاء فیها سوی الکراهة ، ط: إدارة القرآن) =

☆احرام کی حالت میں خوشبو دار چیز سونگھنا مکروہ ہے البتہ اس سے دم یا صدقہ میں سے کوئی چیز لازم نہیں ہوتی۔(۱)

☆احرام کی حالت میں حجر اسود کا بوسہ نہ لے، اور ہاتھ بھی نہ لگائے کیونکہ اس میں خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے۔(۲)

☆احرام باندھنے سے پہلے بدن کو خوشبو لگانا مطلقا جائز ہے، اور کپڑوں کو ایسی خوشبو لگانا جائز ہے جس کا جسم پر اثر باقی نہ رہے، اور جس خوشبو کا اثر باقی رہے وہ کپڑوں پر لگانا منع ہے۔(۳)

= التاتارخانية : (۲/۵۰٦) كتاب المناسک ، الفصل الرابع فی بيان مايحرم عليا لمحرم ومالايحرم ، ط:إدارة القرآن .

(۱) فلايجب شئ بشم الطيب والفواكه الطيبة وإن كان أی الشم مكروهًا ، إذا قصد به الشم لعدم الإلصاق ...... (إرشاد الساری : (ص : ۴۴۱) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانی فی الطيب ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۴٦) باب الجنايات ، الفصل الأوّل فی الطيب ، مطلب : فی تطييب الثوب ، ويدخل فی الفراش ، ط:إدارة القرآن .

التاتارخانية : (۲/۵۰٦) كتاب المناسک ، الفصل الرابع : فی بيان مايحرم علی المحرم ومالا يحرم ، نوع منه فی الدهن والتطييب والخضاب ، ط: إدارة القرآن .

(۲) وإن استلم الركن ، فأصاب فمه أو يده ، خلوق كثير ، فعليه دم ، وإن كان قليل فصدقة ...... ولا يمس طيبًا بيده وإن كان لايقصد به التطيب . (غنية الناسک : (ص: ۲۴۳ ، ۲۴۵) باب الجنايات ، الفصل الأوّل ،ط : إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۴۴۱) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانی فی التطيب ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

وقال : فی المحرم : إذا مس الطيب أو استلم الحجر فأصاب يده خلوق ، إن كان ماأصابه كثيرًا فعليه دم . (التاتارخانية : (۲/۵۰۴) كتاب المناسک ، فصل : فی بيان مايحرم علی المحرم ومالا يحرم ، نوع منه فی الدهن والتطييب والخضاب ، ط: إدارة القرآن)

(۳) ويسن بعد الغسل أن يستعمل الطيب فی بدنهٖ إن كان عنده ، وإلا فلا يطلبه ...... يجوز بمالا تبقٰی عينه بعد الإحرام اتّفاقًا ، وكذا بما تبقی عينه بعده كالمسک والغالية عندهما ، ...... وبمالا تبقیٰ عينه أفضل خروجًا عن الخلاف ......وأمّا الثوب فلايجوز أن يطيب بما تبقٰی عينه بعد الإحرام إجماعًا ، وقيل : يجوز فی الثوب أيضًا عندهما ، والأولیٰ أن لايطيب ثوبه . (غنية الناسک : (ص: ٧٠) باب الإحرام ، فصل : فيما ينبغی لمريد الإحرام من كمال التنظيف والغسل والإدهان والتطييب ، وغير ذٰلک ، ط: إدارة القرآن) =

☆احرام باندھنے سے پہلے جسم پر عطر لگایا اور احرام باندھنے کے بعد بدن پر اس کی خوشبو باقی ہے تو کچھ حرج نہیں، چاہے کتنی مدت تک باقی رہے۔(۱)

☆ اگر محرم نے احرام کی حالت میں خوشبو کو دواء کے طور پر لگایا، تو اگر زخم ایک بڑے عضو کے برابر یا اس سے زیادہ نہیں تو صدقہ واجب ہے، اور اگر ایک بڑے عضو کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو دم واجب ہے، عذر کی وجہ سے لگانے کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

☆احرام کی حالت میں سردی یا کسی اور وجہ سے خوشبودار روئی کان وغیرہ

= إرشاد الساری : (ص: ۱۲۷ ، ۱۲۸) باب الإحرام ، سننه ، ط الإمدادية مكّة المكرّمة .
الدر مع الرد : (۲/ ۴۸۱) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ،ط : سعيد .

(۱) ويسن بعد الغسل أن يستعمل الطيب فی بدنه إن كان عنده ، وإلا فلا يطلبه ...... يجوز بمالا تبقٰی عينه بعد الإحرام اتّفاقًا ، وكذا بما تبقی عينه بعده كالمسک والغالية عندهما ، ...... وبمالا تبقیٰ عينه أفضل خروجًا عن الخلاف ......وأمّا الثوب فلايجوز أن يطيب بما تبقٰی عينه بعد الإحرام إجماعًا ، وقيل : يجوز فی الثوب أيضًا عندهما ، والأولیٰ أن لايطيب ثوبه . (غنية الناسک : (ص: ۷۰) باب الإحرام ، فصل : فيما ينبغی لمريد الإحرام من كمال التنظيف والغسل والإدهان والتطييب ، وغير ذٰلک ، ط: إدارة القرآن)
إرشاد الساری : (ص: ۱۲۷ ، ۱۲۸) باب الإحرام ، سننه ، ط الإمدادية مكّة المكرّمة .
الدر مع الرد : (۲/ ۴۸۱) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ،ط : سعيد .

(۲) ولو تداوٰی بالطيب أو بدواء فيه طيب غالب ولم يكن مطبوخًا فألزقه بجراحته يلزمه صدقة إذا كان موضع الجراحة لم يستوعب عضوًا أو أكثر ، إلّا أن يفعل ذٰلک مرارًا ، فيلزمه دم . (غنية الناسک : (ص: ۲۴۸) باب الجنايات ، الفصل الأوّل : فی الطيب ، مطلب فی التداوی بالطيب ، ط: إدارة القرآن)
الدر مع الرد : (۲/ ۵۴۶) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .
إرشاد الساری : (ص: ۴۵۲)باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانی فی الطيب ، فصل : فی التداوی بالطيب ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

میں رکھنا جائز نہیں ہے۔(۱)

خوشبو احرام سے پہلے لگانا

''احرام سے پہلے خوشبو لگانا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱۰۸/۱)

خوشبو اور اعضاء کی مقدار

حج کی جنایات کے سلسلے میں محرم کا کسی عضو پر خوشبو لگانے کی وجہ سے دم واجب ہونے کا اعتبار کثرت پر ہے، اور قلیل اور کثیر کے درمیان مقدار کے بارے میں مختلف اقوال ہیں، بعض فقہاء نے کثرت کی حد بڑے عضو کو قرار دیا ہے اور بعض فقہاء نے ایک چوتھائی عضو کو کثرت کی حد قرار دیا ہے، اور بعض فقہاء نے نفس خوشبو کو کثرت کی حد قرار دیا ہے۔ ان تین اقوال کے درمیان تطبیق یہ ہے کہ اگر خوشبو کی مقدار کم ہے تو کامل عضو پر خوشبو لگانے سے دم واجب ہوگا، اور کامل عضو پر نہ لگانے کی وجہ سے صدقہ کرنا لازم ہوگا۔

اور اگر خوشبو زیادہ ہے تو ایک چوتھائی عضو کا اعتبار ہے، اور اس صورت میں ایک چوتھائی عضو پر خوشبو لگانے سے دم واجب ہوگا، اور اس سے کم میں صدقہ لازم ہوگا۔

لہٰذا جہاں بھی بعض اعضاء کے ایک چوتھائی حصے کو کل کے قائم مقام قرار نہیں

---

(۱) فلو أكله أو استعطه أو داوىٰ به جراحة أو شقوق رجليه أو أقطر في أذنيه لايجب الدم ولا صدقة، اتفاقًا بخلاف المسک والعنبر والغالية والكافور ونحوها مما هو طيب بنفسه، فإنّه يلزمه الجزاء بالإستعمال ولوعلى وجه التداوى. (الدر مع الرد: (۵۴۶/۲) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد)

☜ البحر الرائق: (۵/۳) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد.

☜ إرشاد الساری: (ص: ۴۵۲) باب الجنايات وأنواعها، النوع الثانی: في الطيب، فصل: فی التداوی بالطيب، ط: المدادية، مكّة المكرّمة.

دیا گیا اور اس کی وجہ سے دم واجب نہیں کیا گیا، وہاں خوشبو کی قلیل مقدار مراد ہے، اور جہاں بھی بعض اعضاء کے ایک چوتھائی کو کل کے قائم مقام قرار دیا گیا ہے وہاں خوشبو کی زیادہ مقدار مراد ہے۔(۱)

خوشبو بدن پر لگانے کی جنایت

''بدن پر خوشبو لگانے کی جنایت'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۱۹۸)

خوشبو بستر پر لگائی ہوئی ہو

''بستر میں خوشبو لگائی ہوئی ہو'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۰۲)

خوشبودار چیز

جو چیزیں خوشبودار ہیں مثلاً عنبر، مشک، کافور، عطر وغیرہ ان چیزوں کو احرام کی حالت میں استعمال کرنے سے جزاء واجب ہوتی ہے، اگر چہ دوا کے طور پر ہو۔(۲)

---

(۱) فإذا استعمل فإن كان كثيرًا فاحشًا ففيه الدم ، وإن كان قليلا ففيه الصدقة كذا فى المحيط ، واختلف المشائخ فى الحد الفاصل بين القليل والكثير ، فبعض مشايخنا اعتبروا الكثرة بالعضو الكبير نحو الفخذ والساق ، وبعضهم اعتبروا الكثرة بربع العضو الكبير ، والشيخ الإمام أبو جعفر اعتبر القلة والكثرة فى نفس الطيب إن كان الطيب فى نفسه يستكثره النّاس ككفين من ماء الورد ، وكف من الغالية والمسك بقدر ما استكثره النّاس فهو كثير ومالا فلا .

والصحيح أن يوقف ويقال إن كان الطيب قليلاً ، فالعبرة للعضو لا للطيب حتىٰ لو طيب به عضوًا كاملاً يكون كثيرًا يلزمه دم ، وفيما دونه صدقة ، وإن كان الطيب كثيرًا فالعبرة للطيب لا للعضو حتىٰ لو طيب به ربع عضو يلزمه دم هٰكذا فى محيط السرخسى والتبيين .

(الهندية: (۱/ ۲۴۰) كتاب المناسك ، الباب الثامن ، فى الجنايات ، ط: رشيديه)

شامى : (۲/ ۵۴۴ ، ۵۴۵) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

البحر : (۳ / ۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) انظر الحاشية السابقة ، رقم : ۲، على الصفحة السابقة ، رقم : ۲۵۷، والحاشية السابقة رقم: ۱، على الصفحة السابقة رقم: ۲۵۸ .

خوشبودار شربت

☆ایسی بوتل، شربت اور پھلوں کا رس جن میں خوشبو ڈالی گئی ہو احرام کی حالت میں نہ پیئے جائیں اگر کوئی حاجی یا عمرہ کرنے والا احرام کی حالت میں تھوڑی مقدار میں ایک مرتبہ پیئے گا تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا، اور اگر زیادہ مقدار میں پیا، یا تھوڑا تھوڑا دو تین بار پیا تو دم واجب ہوگا، اور جس شربت میں بالکل خوشبو نہ ڈالی گئی ہو وہ پینا جائز ہے۔

☆اگر خوشبو پینے کی چیز میں ملائی گئی ہے اور خوشبو کی مقدار، غالب ہے تو ایسی خوشبودار چیز پینے کی صورت میں دم دینا لازم ہوگا، اور اگر خوشبو مغلوب ہے تو ایسی خوشبودار چیز پینے کی صورت میں صدقہ دینا لازم ہوگا، اور اگر ایسی مغلوب خوشبو دار چیز کو بار بار پیا ہے تو دم واجب ہوگا۔(۱)

خوشبودار صابن

معمولی خوشبودار صابن استعمال کرنے سے دم لازم نہیں ہوگا، البتہ صدقہ دینا لازم ہوگا اور صدقہ تقریباً دو کلو گندم یا آٹا یا اس کی قیمت ہے، اور یہ حدود حرم کے اندر اور باہر کہیں بھی ادا کرسکتا ہے، مزید ''صابن'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱)

---

(۱) ولو خلطه بمشروب كخلط الزعفران أو القرنفل بالقهوة ، فإن كان الطيب غالبًا أى باعتبار أجزاء ه ففيه الدم ، وإن كان مغلوبًا ففيه الصدقة إلّا أن يشرب مرارًا فعليه الدم . (إرشاد السارى : (ص: ۴۵۰) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانى فى الطيب ، فصل : فى أكل الطيب و شربه ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۲۴۷) باب الجنايات ، الفصل الأوّل : فى الطيب ، مطلب فى أكل الطيب وشربهٖ ، ط:إدارة القرآن .

🗀 شامى : (۵۴۷/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۱) ولو غسل المحرم باشنان فيه طيب فإن كان من راه سماه أشنانًا كان عليه الصدقة وإن كان سمّاه طيبًا كان عليه الدم ، والصدقة فى كل موضع نصف صاع إلاً فى الجراد والقمل على ما يذكر فى المحرم . (الخانية على هامش الهندية: (۲۸۹/۱، ۲۹۰) كتاب الحج ، فصل: فيما يجب بلبس المخيط وإزالة التفث، ط: رشيديه) =

خوشبودار غذا

☆ جو خوشبوئیں حقیقی کہلاتی ہیں جیسے مشک، عنبر، زعفران وغیرہ اگر پکے ہوئے کھانے میں ملی ہوئی ہوں اور انہیں احرام کی حالت میں کھایا تو دم یا صدقہ کچھ واجب نہ ہوگا اگر چہ خوشبودار چیزیں غالب ہوں۔

☆ اور جو کھانا پکا ہوا نہ ہو یعنی جو کھانا پکایا ہی نہیں جاتا، تو اگر اس میں خوشبو کی چیز غالب ہے اگر چہ خوشبو ظاہر نہ ہو، ایسا کھانا کھانے سے دم واجب ہوگا، اور اگر خوشبو کی چیزیں مقدار میں کم ہیں، اگر چہ خوشبو خوب ظاہر ہو تو ایسا کھانا کھانے سے دم اور صدقہ لازم نہیں ہوگا، البتہ ایسا کھانا کھانا مکروہ ہے۔(۱)

☆ پلاؤ ، بریانی، زردہ وغیرہ پکی ہوئی چیزوں میں زعفران ، الائچی، دارچینی وغیرہ خوشبودار چیز ڈالی ہوں تو احرام کی حالت میں ایسی پکی ہوئی چیز میں کھانا جائز ہیں، چاہے جتنی مقدار میں خوشبودار چیز ڈالی گئی ہو، اس کے کھانے سے کچھ واجب نہ ہوگا۔

= غنیة الناسک : (ص: ۲۴۹) باب الجنایات ، الفصل الأوّل : فی الطیب ، مطلب : فی غسل یدہ أو رأسه بالطیب ، ط: إدارة القرآن .

التاتارخانیة : (۵۰۷/۲) کتاب المناسک ، الفصل الخامس : فیما یحرم علی المحرم بسبب إحرامہٖ ومالایحرم ، نوع منه فی الدھن ، والتطییب والخضاب ، قبیل الفصل السادس ، ط: إدارة القرآن .

(۱) اعلم أنّ خلط الطیب بغیرہ علی وجوہ ؛لأنّه إمّا أن یخلط بطعام مطبوخ أولا ، ففی الأوّل ، لا حکم للطیب سواء کان غالبًا أو مغلوبًا ، وفی الثانی : الحکم للغلبة ، إن غلب الطیب وجب الدم ، وإن لم تظھر رائحته ، کما فی الفتح ، وإلا فلا شئ علیه ، غیر أنّه إذا وجدت معه الرائحة ، کرہ .
(شامی : (۵۴۷/۲) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید)

البحر الرائق : (۵/۳) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

غنیة الناسک : (ص: ۲۴۶ ، ۲۴۷) باب الجنایات ، الفصل الأوّل : فی الطیب ، مطلب فی أکل الطیب وشربہٖ ، ط: إدارة القرآن .

خوشبودار کھانا

☆ اگر خوشبودار چیز کسی کھانے والی چیز میں ڈال کر پکائی گئی ہے، تو ایسی چیز احرام کی حالت میں کھانے سے دم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہوگا۔

☆ اسی طرح اگر خوشبودار چیز کسی اور کھانے والی چیز میں ڈالی گئی ہے لیکن پکائی نہیں گئی اور خوشبودار چیز کی مقدار دوسری چیزوں سے کم ہے، تب بھی احرام کی حالت میں ایسی چیز کھانے سے دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا، البتہ مذکورہ دونوں قسم کا کھانا کھانا احرام کی حالت میں مکروہ ہے اس لئے اس سے بچنا چاہئے۔(۱)

خوشبو کپڑے میں استعمال کرنے کی جنایت

’’کپڑے میں خوشبو استعمال کرنے کی جنایت‘‘ عنوان کو دیکھیں۔(۳۰۸/۳)

---

(۱) فلو أكل طيبًا كثيرًا وهو أن يلتصق بأكثر فمه يجب الدم ، وإن كان قليلاً بأن لم يلتصق بأكثر فمه فعليه الصدقة هٰذا إذا أكله كما هو من غير خلط أو طبخ ، فلو جعله بالطعام وطبخه فلابأس بأكله ؛ لأنّه خرج من حكم الطيب ، وصار طعامًا ، وكذالک كل ما غيرته النّار من الطيب فلابأس بأكله ، ولو كان ريح الطيب يوجد منه ، وإن لم تغيره النّار يكره أكله إذا كان يوجد منه رائحة الطيب وإن أكل فلاشيئ عليه كذا فى شرح الطحاوى . (غنية الناسک فى بغية المناسک : (ص: ٢٤٦) باب الجنايات ،الفصل الأوّل : فى الطيب ، مطلب فى أكل الطيب وشربه ، ط: إدارة القرآن)

▭ وأكل طعام أى غير مطبوخ يوجد منه رائحة الطيب بخلاف المطبوخ فإنّه لايكره ، وكذا إذا كان المخلوط غير مطبوخ ، ولم يوجد منه الريح فإنّه حينئذٍ مغلوب مستهلک ، فلا شيئ عليه ، وكذا حكم الشراب وهٰذا كله عند أبى حنيفة ، وأمّا عندهما فلا شيئ عليه بأكل الزعفران فإنّه يستعمل فى الأطعمة فالتحق بها ، ولأبى حنيفة انه طيب حقيقة ، ولاتسقط هٰذه الحقيقة الا لضرورة التبعية للطعام ، بأن كان فى طعام مسته النّار أو لم تمسه كذا فى الشمنى . (لباب المناسک مع شرحه (إرشاد السارى) : (ص: ١٣٤) فصل فى مكروهاته ، ط: بيروت ، و: (ص: ١٧١) باب الإحرام ، فصل : فى مكروهاته ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ الهندية : (٢٤١/١) كتاب المناسک ، الباب الثامن : فى الجنايات ، ط: رشيديه .

خوشبو کھالی

اگر کسی نے احرام کی حالت میں بہت سی خالص خوشبو کھالی، یعنی اتنی کہ منہ کے اکثر حصہ میں لگ گئی تو دم دینا واجب ہوگا، اور اگر تھوڑی مقدار میں کھائی ہے یعنی منہ کے اکثر حصہ میں نہیں لگی تو صدقۂ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا، اور یہ حکم اس وقت ہے جب کہ خالص خوشبو کھائے، اور اگر اس کو کسی کھانے میں ڈال کر پکایا تو کچھ واجب نہیں، اگر چہ خوشبو کی چیز غالب ہو۔(۱)

خلاصہ یہ کہ پکانے سے پہلے اور پکانے کے بعد کا حکم الگ الگ ہے۔

خوشبو والی دواء

اگر محرم نے احرام کی حالت میں ایسی دوائی لگائی جس میں خوشبو غالب ہے اور پکی ہوئی نہیں ہے، تو اگر زخم ایک بڑے عضو کے برابر یا اس سے زیادہ نہیں تو صدقہ واجب ہے، اور اگر ایک بڑے عضو کے برابر یا اس سے زیادہ ہے تو دم واجب ہے، عذر کی وجہ سے لگانے کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

---

(۱) فلو أكل طيبًا كثيرًا ، وهو أن يلتصق بأكثر فمه يجب الدم ، وإن كان قليلاً بأن لم يلتصق بأكثر فمه فعليه الصدقة ، هٰذا إذا أكله كما هو من غير خلط أو طبخ فلو جعله فى الطعام وطبخه ، فلا بأس بأكله ؛ لأنّه خرج من حكم الطيب وصار طعامًا ...... (غنية الناسک : (ص: ۲۴۶) باب الجنايات ، الفصل الأوّل : فى الطيب ، مطلب فى أكل الطيب وشربهٖ ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۴۴۴ ، ۴۴۵) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانى : فى الطيب ، فصل : فى أكل الطيب و شربهٖ ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (۵۴۴/۲ ، ۵۴۵) كتاب الحج ، بابن الجنايات ، ط: سعيد .

البحر الرائق :(۵/۳) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) ولو تداوىٰ بالطيب أو بدواء فيه طيب غالب ولم يكن مطبوخًا فألزقه بجراحته يلزمه صدقة إذا كان موضع الجراحة لم يستوعب عضوًا أو أكثر، إلّا أن يفعل ذٰلک مرارًا، فيلزمه دم. (غنية الناسک: (ص: ۲۴۸) باب الجنايات، الفصل الأوّل: فى الطيب، مطلب فى التداوى بالطيب، ط:إدارة القرآن)=

خوف یا وحشت ہو

جس جگہ خوف یا وحشت ہو وہاں پر ''سورۃ لِایلاف'' پڑھنے سے ہر قسم کی بلا مصیبت سے امن حاصل ہو جاتا ہے۔(۱)

خون ٹیسٹ کروانا

احرام کی حالت میں خون ٹیسٹ کروانا جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔(۲)

خون چڑھانا

اگر کسی آدمی کو احرام کی حالت میں خون چڑھانے کی ضرورت ہے تو خون چڑھانا جائز ہے اس سے دم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہوگا۔(۳)

= الدر مع الرد : (۲/۵۴۶) کتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

إرشاد الساری : (ص: ۴۵۲)باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانی فی الطیب ، فصل : فی التداوی بالطیب ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

البحر الرائق : (۵/۳) کتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۱) يستحب أن يقرأ سورة " لإيلاف قريش " ...... إنّها أمان من كلِّ سوء . (الاذكار للنووی: (ص: ۲۴۷)، کتاب أذكار المسافر، باب أذكاره عند إرادته الخروج من بيتهٖ ، ط: دار البشائر)

فتح القدير : (۲/۲۰۲) کتاب الحج ، المقدّمة ، ط: رشيديه .

مرقاة المفاتيح : (......) کتاب الدعوات ، باب الدعوات المتفرّقة فی الاوقات .

(۲) (والفصد) الإفتصاد (والحجامة) أی الاحتجام (بلاإزالة شعر) أی موضعيهما . (إرشاد الساری : (ص: ۱۷۳) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاتهٖ ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۹۲) باب الإحرام ، فصل : فی مباحات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۵۴۹) کتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۳) انظر الحاشية السابقة.

خون دینا

اگر احرام کی حالت میں کسی آدمی کی جان بچانے کے لئے خون دینے کی ضرورت پڑے تو خون دینا جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

خون مسلسل بہنے کی صورت میں طواف کیسے کرے؟

”ریاحی مریض طواف کیسے کرے؟“ عنوان کو دیکھیں۔(۲/ ۳۶۷)

خون مسلسل بہنے کی صورت میں عرفات میں نماز کیسے پڑھے؟

”ریاحی مریض عرفات میں نماز کیسے پڑھے؟ عنوان کو دیکھیں۔(۲/ ۳۶۹)

خیمہ

احرام کی حالت میں خیمے کے اندر داخل ہونا اور اس میں بیٹھنا اور سونا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحة السابقة رقم: ۲۶۴ .

(۲) ولاستظلال ببيت ومحمل و عماريّه و فسطاط (بضم الفاء : أى خيمة كبيرة : ولعل المراد بها ما لم يصل رأسه إليها أو فيه تجريد أريد به مطلق الخيمة) و ثوب وغيرها ......(لباب المناسک مع إرشاد السارى : (۱۷۳) باب الإحرام ، فصل : فى مباحاته ، ط:الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۹۲) باب الإحرام ، فصل : فى مباحات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

🗀 الدر مع الرد : (۲/ ۴۹۰) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ،ط : سعيد .

د

داماد

داماد (سگی بیٹی کا شوہر) اپنی ساس کے لیے محرم ہے، ان میں ہمیشہ کے لئے نکاح حرام ہے، لہٰذا ساس داماد کے ساتھ حج کو جاسکتی ہے، باقی اگر فتنہ کا اندیشہ ہو تو احتیاط ضروری ہے۔(۱)

داماد محرم ہے، ساس کے لئے اس کے ساتھ حج کے لئے جانا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) والمحرم من لا يجوز مناكحتها على التابيد بقرابة أو رضاع أو مصاهرةٍ بنكاح فاسدٍ أو سفاح على الأصح ...... ونقل أبو السعود رحمه الله عن البزازية : لاتسافر بأخيها رضاعًا فى زماننا ، قال فى رد المحتار :أى لفساد الزمان ويؤيده كراهة الخلوة بها كالصهرة الشابة ، فينبغى استثناء الصهرة الشابة هنا أيضًا ؛ لأنّ السفر كالخلوة . (غنية الناسک : (ص: ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الرابع : ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساري : (ص: ۷۶) باب شرائط الحج ، النوع الثانى : شرائط الأداء ، الشرط الرابع : المحرم الأمين للمرأة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

▭ الهندية : (۱/ ۲۱۹) كتاب المناسک ، الباب الأوّل فى تفسير الحج و فرضيته ، ط: رشيديه .

(۲) والمحرم الزوج ومن لايجوز مناكحتها على التابيد بقرابة أو رضاع أو مصاهرةٍ . (الهندية : (۱/ ۲۱۹) كتاب المناسک ، الباب الأوّل فى تفسير الحج ، ط: رشيديه)

▭ التاتارخانية : (۲/ ۴۳۴) كتاب المناسک ، الفصل الأوّل فى بيان شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

▭ شامى : (۲/ ۴۶۴) كتاب الحج ، مطلب فى قولهم : يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد .

▭ غنية الناسک : (ص: ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن .

درخت

حرم کی حدود میں درخت کاٹنا محرم اور غیر محرم دونوں کے لئے منع ہے۔(۱)

درخت کی شاخیں کاٹنا مزدلفہ اور منٰی میں

منٰی اور مزدلفہ کے درختوں کی شاخیں کاٹنے اور تراشنے کی وجہ سے جو نقصان ہوا ہے اس کی بقدر رقم فقراء میں صدقہ کرنا لازم ہوگا، اور اگر کوئی نقصان نہیں ہوا تو کچھ بھی صدقہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) وأمّا حكم الشجر : فنقول : قطع شجر الحرم حرام ، قال عليه السلام فى الحديث المعروف: " ولايقطع شهرها ". (المحيط البرهانى : (۵٦/۳) كتاب المناسک ، الفصل السادس : فى صيد الحرم و شجره ، وحشيشه ، وحكم أهل مكّة ، ط: رشيديه)

▭ الفتاوٰى التاتارخانية : (۵۱۲/۲) كتاب المناسک ، الفصل السادس : فى صيد الحرم وشجره وحشيشه وحكم أهل مكّة ، ط: إدارة القرآن .

▭ إعلاء السنن : (۴۰۳/۱۰) كتاب الحج ، أبواب جزاء الصيد ، باب حرمة صيد الحرم ونباته وشجره ، وحشيشه إلا الإذخر ، قبيل : مسائل شتٰى تتعلق بالحج ، ط: إدارة القرآن .

▭ إرشاد السارى : (ص: ۵۳۹) باب الجنايات وأنواعها ، النوع السابع : فى أشجار الحرم ونباته ، النوع الرابع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) إذا جنٰى على نبات الحرم أى بقطعه أو قلعه أو رعيه فعليه قيمته كبيرا كان الشجر أو صغيرا فيشترى بها أى بقيمته طعامًا من الحبوب الّذى يؤكل منها، يتصدق به على الفقراء أى فقراء الحرم أو غيره. (لباب المناسک مع شرحه (إرشاد السارى) (ص: ۴۲۵) باب فى جزاء الجنايات و كفارتها، فصل فى جزاء أشجار الحرم و نباته ، ط: بيروت ، و: (ص: ۵۴۵) ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ ويجوز أخذ الورق من شجر الحرم ولا ضمان فيه إذا كان لايضر بالشجر كذا فى السراج الوهاج. (الهنديه: (۲۵۳/۱) كتاب المناسک، الباب التاسع: فى الصيد، اعلم أن شجر الحرم أنواع أربعة، ط:رشيديه)

▭ قطع ورق الشجر بالمحجن والعصا، والسواک ، وقطع الشجر للبناء والسكنٰى بموضعه وقطعه لاصلاح الحوائط والبساتين، لقوله ﷺ يوم فتح مكّة: " إنّ هٰذا البلد حرمه اللّٰه يوم خلق السمٰوات والأرض فهو حرام بحرمة اللّٰه إلى يوم القيامة ولايعضد شوكه، ولاينفر صيده ولايلتقط لقطته الا من عرفها ولايختلى خلاه ، فقال ابن عبّاس رضى اللّٰه عنهما يا رسول اللّٰه ! الا الاذخر، فإنّه لقينهم و بيوتهم، فقال: " الا الإذخر " ويجب عند الجمهور ضمانه خلافا للمالكية. (الفقه الإسلامى وأدلّته: (۳۲۸/۳) الباب الخامس: الحج والعمرة، الفصل الثانى: خصائص الحرمين، المبحث الأوّل: حرم مكة، سادسًا: الأحكام الّتى يخالف فيها الحرم غيره من البلاد، ط:دار الفكر)

درخواست منظور نہ ہونے سے حج ساقط نہیں ہوگا

حج کی درخواست دینے سے فرض حج ساقط نہیں ہوتا، درخواست منظور نہ ہونے یا قرعہ اندازی میں نام نہ نکلنے کی صورت میں مسلسل ہر سال درخواست دیتے رہنا چاہیے حج کرنے کا موقعہ مل گیا تو حج کرنے سے حج ساقط ہو جائیگا، اور اگر خدا نخواستہ منظوری کی نوبت نہیں آئی تو وارثوں کو حج بدل کے لئے وصیت کر کے جانا لازم ہوگا۔(۱)

درود شریف مختصر یہ ہے

☆......اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ . (۲)

(۱) كل من قدر على شرائط الوجوب ، الأولىٰ أن يقال : وهو من وجد فى حقهٖ شرائط الوجوب، ولـم يـحـج أى بـنفسهٖ ، فعليه الإيصاء به ، سواء قدر على شرائط الأداء أم لا ، أى أم لم يقدر على شـرائـط الأداء ، لـكـن إذا وجـد فيه شرائط الوجوب ولم يوجد شرائط الأداء فعليه الإحجاج فى الـحـال ، أو الإيـصـاء فى المآل ، بخلاف من وجد فيه شرائط الأداء أيضًا ولم يحج فإنّه يتعين فى حـقـه الإيـصـاء . (إرشاد السارى : (ص: ۸۹) باب شرائط الحج ، النوع الرابع ، شرائط وقوع الحج عن الفرض ، فصل : فيمن يجب عليه الوصية بالحج ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غـنية الـنـاسـک : (۳۲، ۳۳) بـاب شرائط الحج ، فصل : فيما إذا وجد شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

☜ شامى : (۲/۴۵۹) كتاب الحج ، ط: سعيد .

(۲) وفـي لـفـظ عـنـد ابـن بشـكـوال من حديث أبي هريرة أيضًا : ” من صلى صلاة العصر من يوم الـجمعة فقال قبل أن يقوم من مكانه : اللّٰهم صلى على محمد النبى الأمى وعلى اٰلهٖ وسلم تسليما ثـمـانـيـن مـرـة غـفـرت له ذنوب ثمانين عامًا وكتبت له عبادة ثمانين سنة “ ونحوه عن سهل كما سيـأتـي . (الـقول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيع (صلى اللّٰه عليه وسلم) للإمام الحافظ الـمـورخ مـحـمـد بـن عبـد الرحمٰن السخاوي ، (ص: ۳۹۹) ۱۳۔ الصلاة عليه في يوم الجمعة وليـلـتهـا ، وفيه أحاديث كثيرة . ط: دار اليسر ، دار المنهاج ، المدينة المنوّرة ، المملكة العربية السعودية) =

☆......اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا. (۱)

= ۱۱۴ ـ قال شيخنا أبو القاسم : روينا عن سهل بن عبد الله : من قال في يوم الجمعة بعد العصر اللّٰهم صل على محمد النبى الأمى وعلى آله وسلم ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين سنة . (القربة إلى رب العالمين والصلاة على محمد سيد المرسلين لابن بشكوال (المتوفى : ۵۷۸ هـ) ، (ص: ۱۱۴) باب فضل الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم عشية الخميس ويوم الجمعة ، ط: دار الكتب العلمية ، الطبعة الأولىٰ ۱۴۲۰هـ)

حدثنا عمر ، نا الحسين بن اسماعيل الضبى ، واحمد بن عبد الله بن نصر بن بجير ، قالا : نا سعيد بن محمد بن ثواب ، أنا عون بن عمارة ، أنا سكن البرجمى عن حجاج بن سنان ، عن على بن زيد ، عن سعيد بن المسيب اظنّه عن أبى هريرة ، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : " الصلاة علىّ نور على الصراط فمن صلّى علىّ يوم الجمعة ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين عامًا . (الترغيب فى فضائل الأعمال و ثواب ذلک لأبى حفص عمر بن احمد بن عثمان بن احمد بن محمد بن ايوب بن ازداد البغدادى المعروف بابن شاهين (المتوفى : ۳۸۵) ، (ص: ۱۴) باب مختصر من الصلاة على رسول الله صلى الله عليه وسلم تسليما ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت لبنان)

۱۱۴ ـ قال شيخنا أبو القاسم : روينا عن سهل بن عبد الله : من قال فى يوم الجمعة بعد العصر اللّٰهم صل على محمد النبى الامى وعلى آله وسلم ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين سنة. (القربة إلى رب العالمين والصلاة على محمد سيد المرسلين لابن بشكوال (ص: ۱۱۴) باب فضل الصلاة على النّبى صلى الله عليه وسلم عشية الخميس ويوم الجمعة ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

عن الحجاج بن سنان عن على بن زيد عن سعيد ابن المسيب اظنه عن أبى هريرة قال : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم : " صلاة علىّ نور على الصراط ، فمن صلّى علىّ يوم الجمعة ثمانين مرّة غفرت له ذنوب ثمانين عامًا . (القربة إلى ربّ العالمين ...... (ص: ۱۱۱) فضل الصلاة على النّبى صلى الله عليه وسلم عشية الخميس يوم الجمعة ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

۳۸۱۴ـ أبو هريرة : الصلاة علىّ نور على الصراط ، ومن صلّى علىّ يوم الجمعة ثمانين مرّة غفرت له ذنوب ثمانين عامًا . (الفردوس بماثور الخطاب ، (۲/۴۰۸) ذكر الفصول من ذوات الألف واللام ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

(۱) وفي لفظ عند ابن بشكوال من حديث أبي هريرة أيضًا : " من صلى صلاة العصر من يوم الجمعة فقال قبل أن يقوم من مكانه: اللّٰهم صلى على محمد النبى الأمى وعلى اٰلہ وسلم تسليما=

=ثمانین مرة غفرت له ذنوب ثمانین عامًا وكتبت له عبادة ثمانين سنة " ونحوه سن سهل كما سيأتي . (القول البديع في الصلاة على الحبيب الشفيع (صلى الله عليه وسلم) للإمام الحافظ المورخ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوي ، (ص: ۳۹۹) ۱۳۔ الصلاة عليه في يوم الجمعة وليلتها ، وفيه أحاديث كثيرة . ط: دار اليسر ، دار لامنهاج ، المدينة المنوّرة ، المملكة العربية السعودية)

قال شيخنا أبو القاسم : روينا عن سهل بن عبد الله : من قال في يوم الجمعة بعد العصر اللّٰهم صل على محمد النبى الأمى وعلى آله وسلم ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين سنة . (القربة إلى رب العالمين والصلاة على محمد سيد المرسلين لابن بشكوال (المتوفى : ۵۷۸ هـ) ، (ص: ۱۱۴) باب فضل الصلاة على النبى صلى الله عليه وسلم عشية الخميس ويوم الجمعة ، ط: دار الكتب العلمية ، الطبعة الأولىٰ ۱۴۲۰ هـ)

حدثنا عمر ، نا الحسين بن اسماعيل الضبى ، واحمد بن عبد الله بن نصر بن بجير ، قالا : نا سعيد بن محمد بن ثواب ، أنا عون بن عمارة ، أنا سكن البرجمى عن حجاج بن سنان ، عن على بن زيد ، عن سعيد بن المسيب اظنّه عن أبى هريرة ، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : " الصلاة علىّ نور على الصراط فمن صلّى علىّ يوم الجمعة ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين عامًا .(الترغيب فى فضائل الأعمال و ثواب ذلك لأبى حفص عمر بن احمد بن عثمان بن احمد بن محمد بن ايوب بن ازداد البگدادى المعروف بابن شاهين (المتوفى : ۳۸۵) ، (ص: ۱۴) باب مختصر من الصلاة على رسول الله صلى الله عليه وسلم تسليما ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت لبنان)

قال شيخنا أبو القاسم : روينا عن سهل بن عبد الله : من قال فى يوم الجمعة بعد العصر اللّٰهم صل على محمد النبى الامى وعلى آله وسلم ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين سنة . (القربة إلى رب العالمين والصلاة على محمد سيد المرسلين لابن بشكوال (ص: ۱۱۴) باب فضل الصلاة على النّبى صلى الله عليه وسلم عشية الخميس ويوم الجمعة ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

عن الحجاج بن سنان عن على بن زيد عن سعيد ابن المسيب اظنه عن أبى هريرة قال : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم : " صلاة علىّ نور على الصراط ، فمن صلّى علىّ يوم الجمعة ثمانين مرّة غفرت له ذنوب ثمانين عامًا . (القربة إلى ربّ العالمين ...... (ص: ۱۱۱) فضل الصلاة على النّبى صلى الله عليه وسلم عشية الخميس يوم الجمعة ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

أبو هريرة : الصلاة علىّ نور على الصراط ، ومن صلّى علىّ يوم الجمعة ثمانين مرّة غفرت له ذنوب ثمانين عامًا . (الفردوس بماثور الخطاب ، (۴۰۸/۲) ذكر الفصول من ذوات الألف واللام ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

درود وسلام پڑھنا

روزانہ پانچوں نمازوں کے وقت یا جس وقت موقع ہو روضۂ اقدس پر حاضر ہوکر درود وسلام پڑھنا جائز ہے۔(۱)

دستانہ

☆عورتوں کے لئے احرام کی حالت میں دستانے پہننا جائز ہے، البتہ نہ پہننا بہتر ہے۔

☆مردوں کے لئے احرام کی حالت میں دستانے پہننا جائز نہیں ہے، اگر آدھے دن سے زیادہ دیر پہن کر رکھے گا تو دم دینا لازم ہوگا، اور آدھے دن سے کم میں صدقہ دینا لازم ہوگا۔(۲)

نابالغ بچوں پر دستانے پہننے کی وجہ سے دم یا صدقہ واجب نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) ویستحب الإکثار من الصلاۃ والسلام علی النّبیّ ﷺ فی المدینۃ المعظمۃ أی خصوصًا ...... (إرشاد الساری : (ص: ۷۵۲) باب زیارۃ سید المرسلین ﷺ ، فصل فی استحباب الإکثار من أعمال البر بالحرمین ، ط: الإمدادیۃ ، مکّۃ المکرّمۃ)

غنیۃ الناسک : (ص: ۳۸۳) خاتمۃ فی زیارۃ قبر الرسول ل ﷺ ، قبیل : فصل فی زیارۃ أھل البقیع ،ط: إدارۃ القرآن .

الفقہ الإسلامی وأدلّتہ : (۳/ ۳۴۱) الباب الخامس : الحج والعمرۃ ، الفصل الثانی : خصائص الحرمین ، المبحث الثانی ، حرم المدینۃ ، ط: دار الفکر .

(۲) قال عز بن جماعۃ رحمہ اللّٰہ تعالیٰ : ویحرم علیہ لبس القفازین فی یدیہ عند الأربعۃ ، وأمّا المرأۃ : فیندب لھا عدمہ لقولہ ﷺ : ” ولاتلبس القفازین “ . (غنیۃ الناسک : (ص: ۸۶) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الإحرام ومحظوراتہ الّتی فی غالبھا الجزاء ، ط: إدارۃ القرآن)

وکذا لبس المحرم القفازین ، لما نقل عز الدین بن جماعۃ من أنّہ یحرم علیہ لبس القفازین فی یدیہ عند الأئمۃ الأربعۃ ...... فإنّ المرأۃ لیست ممنوعۃ عن لبسھما ، وإن کان الأولیٰ لھا أن لاتلبسھما لقولہ ﷺ : ” ولا تلبس القفازین “ جمعًا بین الدلائل . (إرشاد الساری : (ص: ۱۶۶، ۱۶۷) باب الإحرام ، فصل فی محرماتہ ، ط: الإمدادیۃ ، مکّۃ المکرّمۃ)

شامی : (۲/ ۴۸۹) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب : فیما یحرم بالإحرام ومالایحرم ، ط: سعید .

(۱) وفی الولوالجیۃ: ولو لبس صبی أحرم عنہ أبوہ قمیصًا لم یلزمہ شئ. (التاتارخانیۃ: =

دس ذی الحجہ کی رمی کا وقت

دسویں کو رمی کا وقت صبح صادق سے گیارہویں کی صبح صادق تک ہے، مسنون وقت سورج نکلنے سے زوال تک ہے، زوال سے غروب تک مباح وقت ہے، غروب کے بعد مکروہ وقت ہے۔

دسویں تاریخ کی رمی

☆ دسویں تاریخ کی رمی اگر چہ عورتوں اور بیماروں کے علاوہ دوسروں کے لئے مغرب کے بعد کرنا مکروہ ہے، مگر رات میں صبح صادق سے پہلے پہلے کرنے سے واجب ادا ہو جاتا ہے۔

☆ اگر دسویں تاریخ کے بعد کی رات گزر گئی اور رمی نہیں کی تو اس کی قضا بھی واجب ہے اور رات کے بعد کرنے سے دم دینا بھی لازم ہے۔(۲)

= (۴۹۴/۲) کتاب المناسک ، الفصل الخامس : فی بیان ما یحرم علی المحرم ومالا یحرم ، نوع منه : فی لبس المخیط ، ط : إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۵۹) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام الصبی ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ (غنية الناسک : (ص: ۸۴) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی والمجنون والعبد والأمة ، ط:إدارة القرآن .

(۲) وله فی هٰذا الیوم أربعة أوقات، فوقت الجواز أداء من طلوع الفجر، فلایصح قبله إلی طلوع الفجر من غده فإذا طلع فات وقت الأداء ولزمه الدم والقضاء، ویسن من طلوع الشمس إلی الزوال ثم یباح إلی الغروب، وقیل یکره، ویکره من الغروب إلی الفجر، وکذا قبل طلوع الشمس وهٰذا عند عدم العذر، فلا إساءة برمی الضعفة قبل الشمس، ولا برمی الرعاة لیلاً.(غنیة الناسک: (ص: ۱۷۰،۶۹) باب مناسک منی یوم النحر، فصل فی رمی جمرة العقبة یوم النحر، ط: إدارة القرآن)

▭ ولو أخّره إلی اللیل کره إلاّ فی حقّ النساء وکذا حکم الضعفاء ولایلزمه شئ أی من الکفارة ولکن یلزمه الإساءة لترکه السنة ، وإن کان بعذر لم یکره أی تاخیره ولو أخّره أی رمی الیوم إلی الغد لزمه الدم والقضاء أی فی أیّامه . (إرشاد الساری : (ص: ۳۳۳) باب رمی الجمار وأحکامه، فصل : فی رمی جمرة العقبة یوم النحر ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ شامی : (۵۱۵/۲) کتاب الحج ، مطلب فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعید)=

☆ مزید ''دسویں ذی الحجہ کو مغرب کے وقت رمی کرنا'' عنوان کو بھی دیکھیں۔

☆ رمی اور قربانی کرنے میں اتنی جلدی کرنا کہ ازدحام کی وجہ سے اپنے نفس کو یا کسی دوسرے کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو حرام ہے، غروب سے کچھ قبل اطمینان سے رمی کریں، اگر اس وقت بھی ہجوم اور ازدحام ہو تو غروب کے بعد رمی کریں، ایسی حالت میں غروب کے بعد رمی کرنے میں کوئی کراہت نہیں ہے۔(۱)

دسویں ذی الحجہ کو مغرب کے وقت رمی کرنا

اگر دسویں ذی الحجہ کو زوال سے پہلے پہلے رمی کرنے میں دشواری ہے تو مغرب تک رمی میں تاخیر کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن یہ شرط ہے کہ جب تک رمی نہ کرلیں تب تک تمتع اور قران کی قربانی نہیں کر سکتے، اور جب تک قربانی نہ کرلیں، بال نہیں کٹوا سکتے اور جب تک بال نہیں کٹوائے تب تک احرام کے کپڑے اتار کر عام

=(قوله : و ترک الإیذاء واجب) أی فلا یترک الواجب لفعل السنة . (الدر مع الرد : (۲/۴۹۴) کتاب الحج ، مطلب فی دخول مکّة ، ط: سعید)

(۱) وله فی هٰذا الیوم أربعة أوقات ، فوقت الجواز أداء من طلوع الفجر ، فلایصح قبله إلی طلوع الفجر من غده فإذا طلع فات وقت الأداء ولزمه الدم والقضاء ، ویسن من طلوع الشمس إلی الزوال ثم یباح إلی الغروب ، وقیل یکره ، ویکره من الغروب إلی الفجر ، وکذا قبل طلوع الشمس وهٰذا عند عدم العذر ، فلا إساء ة برمی الضعفة قبل الشمس ، ولا برمی الرعاة لیلاً . (غنیة الناسک : (ص: ۱۶۹ ، ۱۷۰) باب مناسک منی یوم النحر ، فصل فی رمی جمرة العقبة یوم النحر ، ط: إدارة القرآن)

ولو أخّره إلی اللیل کره إلاّ فی حقّ النساء وکذا حکم الضعفاء ولایلزمه شئ أی من الکفارة ولکن یلزمه الإساء ة لترکه السنة ، وإن کان بعذر لم یکره أی تاخیره ولو أخّره أی رمی الیوم إلی الغد لزمه الدم والقضاء أی فی أیّامه . (إرشاد الساری : (ص: ۳۳۳) باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل : فی رمی جمرة العقبة یوم النحر ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

شامی : (۲/۵۱۵) کتاب الحج ، مجلط فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعید)

(قوله : و ترک الإیذاء واجب) أی فلا یترک الواجب لفعل السنة . (الدر مع الرد : (۲/۴۹۴) کتاب الحج ، مطلب فی دخول مکّة ، ط: سعید)

سلے ہوئے کپڑے نہیں پہن سکتے، احرام کے کپڑوں میں رہنا لازم ہوگا۔(۱)

دعا طواف کی

''طواف کی دعا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ۱۱۲)

دعا قبول نہیں ہوتی

بعض لوگ کہتے ہیں کہ موجودہ زمانہ میں کسی کا حج قبول نہیں ہو رہا ہے، کیونکہ میدان عرفات میں اسلام کے دشمنوں کے بارے میں بددعا کی جاتی ہے مگر ان کا کوئی نقصان نہیں ہوتا بلکہ وہ اور زیادہ دندناتے پھرتے ہیں، دنیا سے برائی ختم ہونے کی دعا کرتے ہیں لیکن برائیاں ختم نہیں ہو رہی ہیں بلکہ بڑھ رہی ہیں گویا یہ ان کی دعا قبول نہ ہونے کی علامت ہے۔

---

(۱) ورمی القارن والمتمتع قبل الذبح والهدی علیهما ، وذبحهما قبل الحلق ، لکن هٰذا الترتیب وما قبله إنّما هو واجب عند الإمام ...... ویلحق بالجملة أی بجملة ما ذکرناه من واجبات الحج ، ترک محظورات الإحرام . (إرشاد الساری : (ص: ۱۰۰ ، ۱۰۱) باب فرائض الحج و واجباته وسننه ، ومستحباته ، ومکروهاته ، فصل : فی واجبات الحج ، الواجبات الخاصة لغیر المکی ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۴۵ ،۴۶) باب فرائض الحج ، و واجباته ، وسننه ، ومستحابته ، ومکروهاته ، فصل : وأمّا واجباته ، ط : إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۲/ ۴۷۰) کتاب الحج ، مطلب : فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعید .

▭ وشرط الخروج ، منه أی من إحرام العمرة والحج فی الجملة ، الحلق أو التقصیر ، أی قدر ربع شعر الرأس فی وقته . (إرشاد الساری : (ص: ۱۳۱) باب الإحرام ، فصل فی حکم الإحرام، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ٦٦) باب الإحرام ، فصل : فی حکم الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

▭ شامی : (۲/ ۵۱۷) کتاب الحج ، مطلب : فی رمی جمرة العقبة ، قبیل : مطلب فی طواف الزیارة ، ط: سعید .

▭انظر الحاشیة السابقة، رقم: ۲، علی الصفحة السابقة: ۲۷۲، والحاشیة رقم: ۱، علی الصفحة الابقة رقم: ۲۷۳. أیضًا.

اس کا جواب یہ ہے کہ: حج کس کا قبول ہوتا ہے کس کا نہیں؟ یہ فیصلہ تو قبول کرنے والا اللہ ہی کرسکتا ہے، یہ کام بندہ کے کرنے کا نہیں، اور نہ کوئی بندہ کسی کے بارے میں یہ کہنے کا مجاز ہے کہ اس کی فلاں عبادت قبول ہوئی یا نہیں، البتہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ جس نے شرائط کی پابندی کے ساتھ حج کے ارکان صحیح طور پر کئے اس کا حج قبول ہوگیا۔ (۱)

رہا دعاؤں کا قبول ہونا یا نہ ہونا، یہ حج قبول ہونے یا نہ ہونے کی علامت نہیں بعض اوقات نیک آدمی کی دعا بظاہر قبول نہیں ہوتی اور برے آدمی کی دعا ظاہر میں قبول ہوجاتی ہے، اس کی حکمتیں اور مصلحتیں بھی اللہ تعالی ہی کو معلوم ہیں، اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ برائی اور شر کے غلبہ کی وجہ سے نیک لوگوں کی دعائیں بھی قبول نہیں ہوتیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ: ایک وقت آئے گا کہ نیک آدمی عام لوگوں کے لئے دعا کرے گا، حق تعالی شانہ فرمائیں گے تو اپنے لئے جو کچھ مانگنا چاہتا ہے مانگ، میں تجھ کو عطا کروں گا لیکن عام لوگوں کے لئے نہیں، کیونکہ انہوں نے مجھ کو ناراض کرلیا ہے۔ (۲)

---

(۱) والأصح الأشهر أنّ الحج المبرور الّذی لایخالطه إثم مأخوذ من البر وهو الطاعة، وقیل هو المقبول المقابل بالبر، وهو الثواب، ومن علامة القبول أن یرجع خیرًا مما کان ولا یعاود المعاصی، وقیل هو الّذی لاریاء فیه، وقیل: هو الّذی لایتعقبه معصیة، وهما داخلان فیما قبلهما، قال القرطبی: الأقوال الّتی ذکرت فی تفسیره متقاربة وأنّه الحج الّذی وقت أحکامه و وقع موقعا لما طلب من المکلّف علی وجه الأکمل. (حاشیة السیوطی علی سنن النسائی: (۲/۲) کتاب مناسک الحج، فضل الحج المبرور، ط: قدیمی)

🗁 إرشاد الساری: (ص: ۷۵۴) باب زیارة سید المرسلین ﷺ، فصل: فی آداب الرجوع من سفر الحج، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة.

🗁 البحر العمیق: (۱/۵۷، ۵۸) الباب الأوّل: فی الفضائل، فصل: فی فضل الحج والعمرة وذم تارک الحج، ط: مؤسّسة الریّان، المکتبة المکیّة.

(۲) یأتی علی النّاس زمان یدعو فیه المؤمن للعامة فیقول اللّٰه ادع لخاصة نفسک استجب لک، فأمّا العامة فإنّی علیهم ساخط. (جامع الأحادیث: (۹/۲۲۶) رقم الحدیث: ۲۸۱۶۵، قسم الأقوال، حرف الیاء، ط: دار الفکر)

ایک اور حدیث میں ہے کہ: تم لوگ نیکی کا حکم کرو اور برائی کو روکو ورنہ وہ دن دور نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو عام عذاب کی لپیٹ میں لے لیں گے، پھر دعائیں کرو تو تمہاری دعائیں بھی قبول نہیں ہوں گی۔(۱)

اس وقت امت میں گناہوں کی کھلے بندوں اشاعت ہو رہی ہے بلکہ گناہوں پر جرات اور جوانمردی دکھا رہے ہیں اور اس پر فخر کئے جا رہے ہیں، اور اسلام کے خلاف ''روشن خیالی'' کے نام سے اسلام کی بنیادیں ڈھا کر اللہ اور اس کے رسول کو ناراض کیا جا رہا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے بہت کم بندے رہ گئے ہیں جو گناہوں پر روک ٹوک کرتے ہیں۔

اس لئے اگر اس زمانے میں نیک لوگوں کی دعائیں بھی امت کے حق میں قبول نہ ہوں تو اس میں قصور ان نیک لوگوں یا ان کی دعاؤں کا نہیں بلکہ ہماری شامت اعمال کا قصور ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں معاف فرمائیں اور ہماری دعاؤں کو قبول فرمائیں آمین۔

دعا قبول ہونے کی جگہ

☆ حج میں جن مقامات پر خاص طور پر دعا قبول ہوتی ہے وہ یہ ہیں:

① بیت اللہ شریف پر پہلی نظر پڑتے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

---

(۱) عن حذیفة الیمانی عن النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم قال: والّذی نفسی بیده لتأمرنّ بالمعروف ولتنهون عن المنکر أو لیوشکن اللّٰه أن یبعث علیکم عذابًا (عقابًا) منه فتدعونه فلایستجیب لکم. (سنن الترمذی: (۲/۴۰) أبواب الفتن، باب ماجاء فی الأمر بالمعروف والنهی عن المنکر، ط: قدیمی)

🗁 مشکاة المصابیح: (ص: ۴۳۶) باب الأمر بالمعروف، الفصل الثانی، ط: قدیمی.

🗁 مسند أحمد: (۵/۳۸۸) رقم الحدیث: ۲۳۳۴۹، مسندالأنصار، حدیث حذیفة الیمان، ط: مؤسّسة قرطبة قاهرة.

② ملتزم (حجر اسود اور خانہ کعبہ کی چوکھٹ کے درمیان کی جگہ کو ملتزم کہتے ہیں یہ حصہ تقریباً دو میٹر ہے) کے پاس دعا قبول ہوتی ہے۔

③ ''میزابِ رحمت'' کے نیچے دعا قبول ہوتی ہے (بیت اللہ شریف کی شمالی جانب چھت سے بارش کا پانی گرنے کے لئے سونے کا جو پرنالہ بنایا گیا ہے اس کو ''میزابِ رحمت'' کہتے ہیں)

④ بیت اللہ شریف کے اندر دعا قبول ہوتی ہے۔

⑤ زم زم پیتے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

⑥ مقام ابراہیم کے پیچھے دعا قبول ہوتی ہے۔

⑦ صفا اور مروہ پر دعا قبول ہوتی ہے۔

⑧ سعی میں دعا قبول ہوتی ہے۔

⑨ عرفات کے میدان میں دعا قبول ہوتی ہے۔

⑩ منی اور مزدلفہ میں دعا قبول ہوتی ہے۔

⑪ رمی کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

⑫ جمرات کے پاس دعا قبول ہوتی ہے۔

⑬ حطیم اور رکن یمانی کے درمیان بھی دعا قبول ہوتی ہے۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ رکن یمانی پر ہاتھ رکھ کر دعا کی جائے تو وہ دعا قبول ہوتی ہے۔

⑭ طواف کے دوران دعا قبول ہوتی ہے۔

⑮ زم زم کے کنویں کے پاس دعا قبول ہوتی ہے۔(۱)

---

(۱) وهو من مواضع الإجابة وهي بمكّة خمسة عشر ، نظمهما صاحب النهر ، فقال :

دعاء البرايا يستجاب بكعبة وملتزم والموقفين كذا الحجر =

دعا کسی منزل پر ٹھہرنے کی

’’کسی منزل پہ ٹھہرنے پر یہ دعا پڑھے‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ۳۱۰)

دعا معین کرنا

حج کے مقامات میں کوئی دعا خاص طور پر معین کرنا اچھا نہیں ہے، جس دعا میں دل لگے اور جس کی ضرورت سمجھے وہ دعا کرے، کیونکہ معین الفاظ کی پابندی کی صورت میں قلب کی رقت اور خشوع خضوع باقی نہیں رہتا، اور اللہ تعالی سے توجہ ہٹ جاتی ہے، اس لئے جو دعا اچھی طرح یاد ہے اس سے دعا کرے ورنہ اپنی زبان اور اپنے محاورہ میں دعا کرے۔(۱)

دعوت کرنا

’’حاجیوں کی دعوت کرنا‘‘ عنوان کو دیکھیں۔(۲/ ۴۳)

= طواف و سعی مروتین وزمزم مقام و میزاب جمارک تعتبر

زاد فی اللباب وعند رؤیة الکعبة وعند السدرة، والرکن الیمانی وفی الحجر وفی منی نصف لیلة البد. (الدر مع الرد: (۲/ ۵۰۷، ۵۰۸) کتاب الحج، مطلب فی إجابة الدعاء، ط: سعید)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۷۰۲ ، ۷۰۳) باب المتفرّات ، فصل : فی أماکن الإجابة ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

☐ غنیة الناسک : (ص: ۱۲۳) باب ماهیة الطواف وأنواعه وأرکانهٖ وشرائطهٖ وأحکامهٖ ، فصل: وأمّا مستحبات الطواف ، تنبیة : فی أماکن الإجابة ، ط: إدارة القرآن .

(۱) ویدعو بما شاء، ولیس عن أصحابنا فیه دعا موقت؛ لأنّ الإنسان یدعو بما شاء؛ ولأنّ توقیت الدعاء یذهب بالرقة؛ لأنّه یجری علی لسانه من غیر قصد ، فیبعد عن الإجابة. (غنیة الناسک: (ص: ۱۵۴ ، ۱۵۵) باب مناسک عرفات ، فصل : فی صفة الوقوف بعرفة، ط: إدارة القرآن)

☐ الهندیة : (۱/ ۲۳۹) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه.

☐ بدائع الصنائع:(۲/ ۱۵۴) کتاب الحج، فصل: وأما بیان سنن الحج وبیان ترتیبهٖ، ط: سعید.

دکاندار کے لئے حج کا حکم

جس دکاندار کے پاس دکان میں اتنا سامان موجود ہے کہ: اگر اس میں سے حج کے مصارف کی مقدار سامان فروخت کر کے اتنا سرمایہ دوکان میں باقی رہتا ہے کہ اس میں کاروبار کر کے یہ شخص بال بچوں کے ساتھ درمیانی حیثیت سے گزر بسر کر سکے تو حج کے مصارف کی مقدار سامان بیچ کر حج کرنا لازم ہوگا کیونکہ اس پر حج فرض ہے۔

اور اگر باقی سرمایہ سے تجارت کر کے گزر بسر کرنا مشکل ہے تو حج واجب نہیں ہوگا بشرطیکہ اس شخص کا گزر بسر تجارت سے ہو، تجارت کے علاوہ گزر بسر کا کوئی اور ذریعہ نہ ہو۔ (۱)

دل اور زبان میں اختلاف ہو گیا

مثلا دل میں حج قران کرنے کی نیت تھی لیکن زبان سے افراد یا تمتع نکل گیا تو جو دل میں تھا اس کا اعتبار ہوگا، زبان سے جو الفاظ نکلے ان کا اعتبار نہ ہوگا۔ (۲)

---

(۱) ومعنى القدرة على زاد و راحلة ، ملك ما يبلغه إلى مكّة بل إلى عرفة ذاهبًا و جائيًا راكبًا فى جميع السفر بثمن المثل ...... فاضلًا عن حوائجه الأصلية المذكورة فى الزكاة كمسكنه و عبيد خدمته ...... أو رأس مال التجارة إن كان تاجرًا يعيش بالتجارة ، والمراد مايمكنه الاكتساب به قدر كفايته و كفاية عياله ، لا أكثر ؛ لأنّه لا نهاية له ...... وإن كان له من الضياع مالو باع مقدار مايكفى الزاد والراحلة ، يبقى بعد رجوعه من ضيعته قدر ما يعيش بغلته الباقى ، يفترض عليه الحج وإلا فلا . كذا فى الخانية . (غنية الناسك : (ص: ۱۹ ، ۲۰ ، ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل أمّا شرائط الوجوب ، السادس : الاستطاعة ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۴۶۲/۲) كتاب الحج ، قبيل : مطلب : فى قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۳۱۳/۲) كتاب الحج ، تحت قوله : وعما لا بدّ له منه ، ط: سعيد .

إرشاد السارى : (ص: ۶۰ ، ۶۱) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) وشرط النية أن تكون بالقلب ...... وإن جرىٰ على لسانه خلاف ما نوىٰ بقلبه فالعبرة بما نوىٰ لا بما جرىٰ فلو لبّى بحجة و نوى بقلبه العمرة ، أو لبّى بعمرة ونوى بقلبه الحج ، أو لبّى بهما جميعًا نوىٰ أحدهما ، أو لبّى بأحدهما ونوىٰ كليهما ، فالعبرة بمانوىٰ . (لباب المناسك مع إرشاد السارى : (ص:۱۴۳) باب الإحرام ،فصل:وشرط النية أن تكون بالقلب ،المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة) =

دم

حج یا عمرہ میں غلطی کی وجہ سے حرم کی حدود میں ایک بکرا یا دنبہ وغیرہ ذبح کرنا واجب ہوتا ہے اس کو ''دم'' کہتے ہیں۔(۱)

☆ احرام کی حالت میں بعض ممنوع افعال کرنے سے بکری وغیرہ ذبح کرنی واجب ہوتی ہے، اس کو ''دم'' کہتے ہیں۔(۲)

☆ دم کا حدود حرم میں دینا لازم ہے، حرم کی حدود سے باہر دم دینا جائز نہیں اگر کسی نے حرم کی حدود سے باہر دم دیا ہے تو وہ دم دوبارہ حدود حرم میں دینا لازم ہوگا۔(۳)

= غنية الناسک : (ص: ۷۸) باب الإحرام ، فصل فی نية الإحرام ، ط: إدارة القرآن .
الدر مع الرد : (۲/۴۸۳) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ،ط : سعيد .

(۱) اعلم أنّه حيثما أطلق الدم فی عبارات القوم من أصحاب المناسک ، فالمراد الشأة ، فهی تجزئ فی کل موضع أی من مواضع الجنايات . (إرشاد الساری : (ص: ۵۵۳) باب فی جزاء الجنايات وکفاراتها ، فصل فی أحکام الدماء ، وشرائط جوازها ، ط: الإمدادية ، مکّة المکرّمة)
غنية الناسک : (ص: ۲۴۰) باب الجنايات ، مقدمة ، ط: إدارة القرآن .
الدر مع الرد : (۲/۵۴۳) کتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) اعلم أنّه حيثما أطلق الدم فی عبارات القوم من أصحاب المناسک ، فالمراد الشأة ، فهی تجزئ فی کل موضع أی من مواضع الجنايات . (إرشاد الساری : (ص: ۵۵۳) باب فی جزاء الجنايات وکفاراتها ، فصل فی أحکام الدماء ، وشرائط جوازها ، ط: الإمدادية ، مکّة المکرّمة)
غنية الناسک : (ص: ۲۴۰) باب الجنايات ، مقدمة ، ط: إدارة القرآن .
الدر مع الرد : (۲/۵۴۳) کتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۳) ويختص أی جواز ذبحه بالمکان هو الحرم فلايجوز ذبحه فی غيره، أصلاً ...... (إرشاد الساری: (ص: ۳۶۹) باب القران ، فصل : فی هدی القارن والمتمتّع ، ط: الإمدادية ، مکّة المکرّمة)
وفيه أيضًا : ولو ذبح شيئًا من الدماء الواجبة أی کدم القران والتمتّع والنذر ، فی الحج والعمرة أی مجتمعين أو منفردين خارج الحرم أی عن أرضه المحدودة المعلومة من کل ناحية بالعلم ، لم يسقط عنه أی ذٰلک الدم وعليه ذبح آخر بدلاً عمّا تقدم ، وهٰذا متفق عليه بين أصحابنا . (إرشاد الساری : (ص: ۵۰۶) باب الجنايات و أنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فی أفعال الحج ، فصل فی الجناية فی الذبح والحلق ، ط: الإمدادية ، مکّة المکرّمة) =

☆ جنایت سے واجب ہونے والے دم کا گوشت خود کھانا جائز نہیں صرف غریب لوگ ہی دم کا گوشت کھا سکتے ہیں، کوئی مالدار نہیں۔(۱)

☆ قصداً جنایت کر کے دم دینا گناہ ہے، اس سے عبادت قبول نہ ہونے کا اندیشہ ہے اگر کسی نے ایسا کرلیا تو اس سے توبہ کرنا اور آئندہ اس قسم کی جنایت نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا، اور دم بھی دینا لازم ہوگا۔(۲)

☆ دم کے جانور کو حرم کی حدود میں ذبح کرنا ضروری ہے، حرم سے باہر ذبح کرنے سے ذمہ داری ادا نہیں ہوگی۔(۳)

= غنية الناسک : (ص: ۲۷۹) باب الجنايات ، الفصل السابع فى ترک الواجب فى أفعال الحج ...... المطلب التاسع : فى ترک الواجب فى الذبح والحلق ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۲۱۶) كتاب الحج ، باب الهدى ، ط: سعيد .

(۱) ولايجوز للمكفّر أى مكفّر الجناية فى ذبح الهدى أن يأكل شيئًا من الدماء الواجبة عليه للجزاء إلاّ دم القران و التمتّع والتطوّع ، استثناء منقطع ؛ لأنّ دم القران والتمتّع وإن كان مما يجب عليه إلاّ أنّه دم شكر و دم التطوّع مما لايجب عليه ، فالمعنى : لكن دم القران والتمتّع والتطوّع له أن يأكل شيئًا منه ، بل يستحب له أن يأكل بعضه كما فى الأضحية . (إرشاد السارى : (ص: ۵۷۰) باب فى جزاء الجنايات و كفارتها ، فصل : لايجوز أن يأكل شيئًا من الدماء الواجبة عليه للجزاء ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۳۵۲) باب الهدايا ، فصل : فى أحكام الهدايا بعد الذبح و أحكام ذبحها ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۲۱۵ ، ۲۱۶) كتاب الحج ، باب الهدى ، ط: سعيد .

(۲) المحرم إذا جنى عمدًا بلا عذر يجب عليه الجزاء ، أى جزاء فعله وهو الكفارة والإثم أى وتدارک إثمه وهو التوبة عن المعصية . (إرشاد السارى : (ص: ۴۲۱ ، ۴۲۲) باب الجنايات، ط:الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۴۲) باب الجنايات ، مقدمة : فى ضوابط ينبغى حفظها لعموم نفعها فى الفصول الآتية ، قبيل : الفصل الأوّل : فى الطيب ، ط: إدارة القرآن .

شامى : (۲/۵۴۴) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط:سعيد .

(۳) الثالث: ذبحه فى الحرم، بالاتفاق، سواء وجب شكرًا أو جبرًا ...... السابع: التصدق به على فقير فلو أعطاه أى المتصدق لحم هديه لغنى لم يجز...... (إرشاد السارى: (ص:۵۵۴،۵۵۵) باب جزاء =

☆ پورا منیٰ حرم کی حدود کے اندر ہے، لہذا منیٰ کے اندر کہیں بھی ذبح کرنا درست اور مکہ مکرمہ کے گلی کوچے میں بھی دم کے جانور کو ذبح کرنا جائز ہے۔(۱)

دم احصار کا گوشت

احصار کی قربانی کا گوشت محصر کے لئے کھانا جائز نہیں کیونکہ یہ جنایت کی قربانی ہے۔(۲)

= الجنايات وكفاراتها ، فصل : فى أحكام الدماء وشرائط جوازها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

ويجوز ذبح الهدايا فى أى موضع شاء من الحرم ولايختص بمنى ، ومن النّاس من قال : لايجوز إلاّ بمنٰى والصحيح قولنا لما روى عن النّبىّ ﷺ أنّه قال : منٰى كلها منحر و فجاج مكّة كلها منحر ، وعن ابن عمر رضى اللّٰه عنه أنّه قال : الحرم كله منحر ، وقد ذكرنا أنّ المراد من قوله عزّ وجلّ ﴿ ثمّ محلّها إلى البيت ﴾ الحرم . (بدائع الصنائع : (۲/ ۲۲۵) كتاب الحج ، فصل: ثم الحج كما هو واجب بإيجاب اللّٰه تعالىٰ ، ط: سعيد)

تبيين الحقائق : (۲/ ۹۰) كتاب الحج ، باب الهدى ، ط: دار الكتب الإسلامى .

(۱) الثالث : ذبحه فى الحرم ، بالاتفاق ، سواء وجب شكرًا أو جبرًا …… السابع : التصدق به على فقير فلو أعطاه أى المتصدق لحم هديه لغنى لم يجز …… (إرشاد السارى : (ص: ۵۵۴ ، ۵۵۵) باب جزاء الجنايات وكفاراتها ، فصل : فى أحكام الدماء وشرائط جوازها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

ويجوز ذبح الهدايا فى أى موضع شاء من الحرم ولايختص بمنى ، ومن النّاس من قال : لايجوز إلاّ بمنٰى والصحيح قولنا لما روى عن النّبىّ ﷺ أنّه قال : منٰى كلها منحر و فجاج مكّة كلها منحر ، وعن ابن عمر رضى اللّٰه عنه أنّه قال : الحرم كله منحر ، وقد ذكرنا أنّ المراد من قوله عزّ وجلّ ﴿ ثمّ محلّها إلى البيت ﴾ الحرم . (بدائع الصنائع : (۲/ ۲۲۵) كتاب الحج ، فصل: ثم الحج كما هو واجب بإيجاب اللّٰه تعالىٰ ، ط: سعيد)

تبيين الحقائق : (۲/ ۹۰) كتاب الحج ، باب الهدى ، ط: دار الكتب الإسلامى .

(۲) ثم الهدى …… على نوعين : هدى شكر …… وهو هدى المتعة والقران …… وهدى جبر …… وهو سائر الدماء الواجبة من إحصار أو رفض أو جزاء صيد أو كفارة جناية أخرىٰ أو تجاوز ميقات ، ماعدا هٰذه الثلاثة أى المتقدمة من المتعة أو القران والتطوّع …… وكل دم وجب جبرًا لايجوز له الأكل منه ولو كان فقيرا ، ولا للأغنياء ، ويجب التصدق بجميعه . (إرشاد السارى : (ص: ۶۶۴ ، ۶۶۵) باب الهدايا ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

البحر الرائق : (۳/ ۷) كتاب الحج ، باب الهدى ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (۲/ ۶۱۲) كتاب الحج ، باب الهدى ،ط : سعيد .

دم ادا ہونے کے لئے مساکین کا عدد شرط نہیں

دم ادا ہونے کے لئے مسکینوں کا عدد شرط نہیں ہے، اگر ایک مسکین کو سارا گوشت ایک ہی دفعہ دے دیا جائے تب بھی جائز ہے۔(۱)

دم پیشگی دینا

دم واجب ہونے سے پہلے احتیاطاً دم ادا کرنے سے بعد میں واجب ہونے والا دم ادا نہیں ہوگا، کیونکہ دم واجب ہونے سے پہلے ادا کر دینے سے واجب دم ادا نہیں ہوتا۔(۲)

دم تمتّع کی استطاعت نہیں

''دم شکر کی استطاعت نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۸۷)

دم دینے کی نیت سے جنایت کرنا

دم یا فدیہ دینے کی نیت سے جان بوجھ کر جنایت کرنا سخت گناہ ہے، قصداً ا

---

(۱) ولایشترط فی التصدق به أی بلحمه عدد المساکین ...... فلو تصدق به علی فقیر واحد جاز ولو بدفعة واحدة ...... (إرشاد الساری : (ص: ۵۵۸) باب جزاء الجنایات و کفاراتها ، فصل : فی أحکام الدماء وشرائط جوازها ، ط: الإمدادیة ، مكّة المكرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۲۶۳) باب الجنایات ، فصل : فی شرائط کفاراتها الثلاث ، مطلب فی شرائط جواز الدم ، ط: إدارة القرآن .

البحر العمیق : (۲/ ۸۱۱) الباب الثامن : فی الجنایات و کفاراتها ، الفصل الأوّل : حکم اللبس ، ط: مؤسّسة الريّان ، المکتبة المکیّة .

(۲) الرابع : تاخیره عن الجنایة ، فلو ذبح ثم جنٰی لم یجزه . (لباب المناسک : (ص: ۵۵۵) باب فی جزاء الجنایات و کفاراتها ، فصل : فی أحکام الدماء و شرائط جوازها ، ط: إمدادیة مكّة المكرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۲۶۲) باب الجنایات ، فصل : فی شرائط کفاراتها الثلاث، مطلب : فی شرائط جواز الدم ، ظ: إدارة القرآن .

جان بوجھ کر جنایت کر کے دم یا فدیہ دینے سے گناہ معاف نہیں ہوتا، اور اس کا حج قبول نہ ہونے کا اندیشہ رہتا ہے، اور حج مبرور نہیں ہوتا، یہ ایسا ہے جیسے کوئی کہے کہ میں زنا کرتا ہوں، حد کھا کر پاک ہو جاؤں گا، یا ایسا ہے جیسا کہ کسی کے پاس زخم پر لگانے کی پولی فیکس ٹیوب ہے یا جلنے کے بعد لگانے کے لئے ''برنال'' دوائی ہے، اب یہ آدمی خود اپنے آپ کو قصداً چھری سے کاٹ کر پولی فیکس لگاتا ہے، یا اپنے آپ کو خود قصداً آگ میں جلا کر ''برنال'' لگاتا ہے، جس طرح یہ عقلمندی نہیں ہے اسی طرح دم دینے کی نیت سے جنایت کرنا بھی درست نہیں ہے۔

اگر کسی نے ایسا کر لیا تو اس سے توبہ کرنا اور آئندہ اس قسم کی خیانت نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرنا اور جنایت کے اعتبار سے دم یا فدیہ دینا بھی لازم ہوگا۔(۱)

دم شکر

حج تمتع یا حج قران کی وجہ سے جو قربانی واجب ہوتی ہے اس کو ''دم شکر'' کہتے

---

(۱) المحرم إذا جنٰى عمدًا بلاعذر يجب عليه الجزاء أى جزاء فعله وهو الكفارة ، والإثم أى و تدارک إثمه هو التوبة عن المعصية ...... والمقصود أنّه إذا جنٰى عمدًا بلاعذر ثم كفر فلايتوهّم أنّه لايتوجّه عليه الإثم ولاتجب عليه التوبة ، فقد ذكر ابن جماعة عن الأئمة الأربعة أنّه إذا ارتكب محظور الحرام عامدًا يأثم ، ولاتخرجه الفدية والعزم عليها عن كونه عاصيًا . قال النووى: وربما ارتكب بعض العامة شيئًا من هٰذه المحرمات و قال : أنا أفتدى ، متوهّمًا أنّه بالتزام الفدية يتخلّص من وبال المعصية ، وذٰلک خطأ صريح وجهل قبيح ، فإنّه يحرم عليه الفعل ، فإذا خالف أثم ولزمته الفدية ، وليست الفدية مبيحة للإقدام على فعل المحرم ، وجهالة هٰذا الفعل كجهالة من يقول : أنا أشرب الخمر و أزنى والحد يطهرنى ! ومن فعل شيئًا مما يحكم بتحريمه فقد أخرج حجّه عن أن يكون مبرورًا . (إرشاد السارى : (ص: ۴۲۲) باب الجنايات ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۴۲) باب الجنايات ، مقدّمة : قبيل الفصل الأوّل : فى الطيب ، ط: إدارة القرآن .

شامى : (۵۴۴/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

ہیں، اس کو منیٰ یا حرم کی حدود میں ذبح کرنا ضروری ہے۔(۱)

حج افراد میں ’’دم شکر‘‘ یعنی حج کی قربانی واجب نہیں خواہ پہلا حج ہو یا دوسرا یا تیسرا، تمتع یا قران ہو تو ’’دم شکر‘‘ لازم ہے، خواہ پہلا ہو یا دوسرا یا تیسرا ہر دفعہ ’’دم شکر‘‘ یعنی حج کی قربانی لازم ہوگی۔(۲)

دم شکر اور بچہ

اگر نابالغ بچے نے اپنے والد کے ساتھ حج تمتع کیا تو اس کی طرف سے دم شکر یعنی قربانی کرنا لازم نہیں، کیونکہ بچہ جب تک بالغ نہیں ہوتا تب تک وہ کسی شرعی حکم کا مکلّف نہیں ہوتا لہٰذا اس پر حج بھی فرض نہیں، اگر وہ حج کرتا ہے تو نفلی حج ہوگا، اور اگر وہ کسی ممنوع چیز کا ارتکاب کرتا ہے تو اس پر کچھ واجب نہیں ہوگا اور باپ کو بیٹے کی جانب سے دم شکر یعنی قربانی دینا لازم نہیں، اسی طرح نابالغ بچہ پر روزہ بھی واجب نہیں ہوگا، لہٰذا بالغ ہونے کے بعد قضاء بھی واجب نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) انظر الحاشية رقم : ۳، ۴، ۵، علی نفس الصفحة.

(۲) فإذا فرغ من رمي جمرة العقبة يوم النحر انصرف إلى رحله أي منزله ولا يشتغل بشئ آخر ...... ثم إن كان منفردًا أي بالحج يستحب له الذبح أي مرتبا فيذبح ويحلق ...... وإن كان قارنًا أو متمتّعا يجب عليه الذبح . (إرشاد الساري : (ص: ۳۱۸) باب مناسک منٰی ، فصل : في الذبح، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۱۷۲) باب مناسک منٰی يوم النحر ، فصل في الذبح وأحكامه ، ط: إدارة القرآن .

🗀 الدر مع الرد : (۲/۵۱۵) كتاب الحج ، مطلب في رمي جمرة العقبة ، ط : سعيد .

(۳) فشرائط وجوبه : القدرة عليه ، وصحّة القران والتمتّع ، والعقل والبلوغ والحرية . (غنية الناسک : (ص: ۲۰۷) باب القران ، فصل في هدى القارن والمتمتّع ، فصل : في شرائط وجوبه ، ومكان ذبحه وزمانه ، ط: إدارة القرآن)

🗀 وأيضًا فيه : وينبغي للولي أن يجرّده قبل الإحرام ويلبسه إزار ورداء ، وإذا أحرم له ينبغي أن يجنبه من محظورات الإحرام ، ولو ارتكب محظورًا لا شئ عليهما ...... وإحرام الصبي ينعقد غير=

دم شکر کو عید کی قربانی سمجھ کر کیا

اگر کسی نے ''دم شکر'' کو عید کی قربانی سمجھ کر ادا کیا تو دم شکر ادا نہیں ہوا، اگر ''دم شکر'' ادا کرنے سے پہلے احرام کھول دیا تو اس پر ''دم شکر'' کے علاوہ ایک اور ''دم'' بھی واجب ہو جائے گا، اور اگر ایام نحر (دس سے بارہ ذی الحجہ) کے اندر ''دم شکر'' نہیں دیا تو تاخیر کی وجہ سے تیسرا ''دم'' واجب ہو جائے گا، اس طرح اسے چار جانور ذبح کرنے پڑیں گے۔(۱)

= لازم ، فلایلزمه المضی علیه ، ولو فسخه أو ترک أرکان الحج کلها أو بعضها أو ترک واجباته کذٰلک لا جزاء علیه ولا قضاء ...... (غنیة الناسک : (ص: ۸۴) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام الصبی والمجنون والعبد والأمة ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۳۶۹) باب القران ، فصل فی هدی القارن والمتمتّع ، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة .

(۱) ایک جانور تو قربانی کا ہے جو وہ ذبح کر چکا ہے، دوسرا دم شکر، تیسرا ذبح (دم شکر کی ادائیگی) سے قبل حلق کرانے کا اور چوتھا ایام نحر سے دم شکر کو مؤخر کرنے کا۔

لو أخّر القارن أو المتمتّع الذبح عن أیّام النحر فعلیه دم . (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۵۰۶) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل : فی الجنایة فی الذبح والحلق ، ط :المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☐ غنیة الناسک : (ص: ۲۷۹) باب الجنایات ، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب التاسع : فی ترک الواجب فی الذبح والحلق ، ط: إدارة القرآن .

☐ شامی : (۲/۵۵۵) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

☐ ولو حلق المفرد أو غیره قبل الرمی أو القارن أو المتمتّع قبل الذبح أو ذبحا قبل الرمی فعلیه دم عند أبی حنیفة بترک الترتیب ...... وفی الکبیر : إذا حلق القارن قبل الذبح وأخّر إراقة الدم عن أیّام النحر أیضًا ، ،ینبغی أن یجب علیه ثلاثة دماء ، دم لحلقه قبل الذبح ودم لتأخیر الذبح عن أیّام و دم للقران والتمتّع . (غنیة الناسک : (ص: ۲۷۹ ، ۲۸۰) باب الجنایات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، ......المطلب العاشر : فی ترک الترتیب بین الرمی ولذبح والحلق ، وکذا بینها و بین الطواف ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۵۰۷) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل فی ترک الترتیب بین أفعال الحج ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☐ شامی : (۲/۵۵۵) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

دم شکر کی استطاعت نہیں

حج تمتّع اور حج قران میں جو دم واجب ہوتا ہے اس کو دم شکر کہتے ہیں، اگر تمتع یا قران کرنے والے کو دم شکر قربان کرنے کی استطاعت نہیں تو تین روزے ایام تشریق سے پہلے اور سات روزے حج کے بعد رکھے، چاہے گھر واپس آ کر رکھے چاہے تو مکہ مکرمہ میں رکھ لے دونوں صحیح ہے۔(۱)

اور اگر ان دس روزوں میں سے تین روزے ایام تشریق سے پہلے نہیں رکھے تو حج کے بعد دس روزے رکھنا کافی نہیں ہوگا بلکہ دم دینا واجب ہوگا۔(۲)

ایسی صورت میں تین دم لازم ہوں گے: ۱۔ دم شکر، ۲۔ دوسرا ذبح سے پہلے حلق کرانے کا دم، ۳۔ تیسرا ذبح کو ایام نحر سے مؤخر کرنے کا دم۔(۳)

---

(۱) وإن صامها بمكّة بعد فراغه من الحج جاز عندنا كذا في القدوري . (الهندية : (۱/۲۳۹) كتاب المناسک ، الباب السابع في القران والتمتّع ، ط: رشيديه)

شامی : (۲/۵۳۳) کتاب الحج ، بان القران ، ط: سعید .

إرشاد الساری : (ص: ۳۷۶) باب القران ، فصل : فی بدل الهدی ، ط: امدادیه مکّة المکرّمة .

(۲) قال أبو حنيفةؒ إن لم يصم ثلاثة فليس عليه صوم سبعة كذا في المحيط السرخسي ...... لو لم يصم الايام الثلاثة لم يجز الصوم ، ولايجزيه الا الدم . (الهنديه : (۱/۲۳۹) كتاب المناسک ، الباب السابع في القران والتمتّع ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۲/۵۳۴) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد .

فإن فاتت الثلاثة تعين الدم فلو لم يقدر ، تحلّل وعليه دمان أی دم التمتّع ، ودم التحلل قبل أوانه ، بحر . (الدرمع الر د: (۲/۵۳۴) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد)

لو حلق المفرد أو غيره أی من القارن والمتمتّع قبل الرمی أو القارن والمتمتّع قبل الذبح أو ذبحًا قبل الرمی ، فعليه دم . (إرشاد الساری : (ص : ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فی أفعال الحج ، فصل : فی ترک الترتيب بين أفعال الحج ، ط: امدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۷۹ ، ۲۸۰) باب الجنايات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب العاشر : فی ترک الترتيب بين الرمی والذبح والحلق ، ط: إدارة القرآن)

(۳) انظر إلى الحاشية السابقة .

''دمِ شکر'' کے بجائے روزہ رکھنا

اگر قارن اور متمتع مکہ مکرمہ میں بکرا یا دنبہ یا بڑے جانور کا ساتواں حصہ خریدنے کی استطاعت رکھتا ہے، تو اس صورت، میں جانور خرید کر حرم کی حدود میں ذبح کرنا ضروری ہے، استطاعت کی صورت میں جانور ذبح نہ کرنا اور روزہ رکھنا درست نہیں، بلکہ ایسی صورت میں تین دم لازم ہوں گے:

۱۔ایک دم شکر ۲۔دوسرا دم ذبح سے پہلے حلق کرانے کا اور ۳۔ذبح کو ایام نحر سے مؤخر کرنے کا۔(۱)

دمِ شکر کے جانور خریدنے کی استطاعت نہیں

☆ اگر تمتع اور قران کرنے والے کے پاس دم شکر خریدنے کی رقم نہیں تو دس روزے رکھے، ان میں سے تین روزے دس ذی الحجہ سے پہلے رکھ لے، مسلسل رکھنا بہتر ہے اور متفرق وقفے کے ساتھ رکھنا بھی جائز ہے۔ اگر ساتویں، آٹھویں اور نویں ذی الحجہ کو روزے رکھ لے تو بہتر ہے ورنہ اشہر حج میں عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد جب بھی چاہے رکھ لے، اور باقی سات روزے ایام تشریق گزرنے کے بعد مکہ میں یا

(۱) یجب علی القارن والمتمتّع هدی شکرًا لما وفقه اللّٰه تعالیٰ للجمع بین النسکین فی أشهر الحج بسفر واحدٍ ...... وشرائط وجوبه القدرة علیه ، ...... ویختص بالمکان وهو الحرم والزمان وهو أیّام النحر ...... إذا عجز القارن أو المتمتّع عن الهدی بأن لم یکن فی مکة فضل عن کفافٍ قدر مایشتری به الدم ، ولا هو فی ملکه وجب الصیام علیه عشرة أیّام ...... وشرائط صحة صیام الثلاثة ...... وأن یکون عاجزًا عن الهدی فی أیّام النحر ...... ولو صام فقیرًا ثم أیسر یوم النحر فإن کان قبل الحلق بطل الصوم ، ووجب الدم . (إرشاد الساری : (ص: ۳٦۸ ، ۳٦۹ ، ۳۷۰ ، ۳۷۱ ، ۳۷۴) باب القران ، فصل :فی هدی القارن والمتمتّع ، و فصل : فی بدل الهدی ، ط: المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

🗁 غنیة الناسک : (ص: ۲۰۷ ، ۲۰۸ ، ۲۰۹) باب القران ، فصل : فی بدل الهدی ، ط: إدارة القرآن .

🗁 بدائع الصنائع : (۱۷۳/۲ ، ۱۷۴) کتاب الحج ، فصل : وأمّا مایجب علی المتمتّع والقارن ، ط: سعید .

🗁 وانظر الحاشیة السابقة آنفًا ، رقم الحاشیة : ۲ ، أیضًا .

وطن میں جہاں بھی چاہے رکھ لے، ان سات روزوں میں بھی بلا وقفہ مسلسل رکھنا افضل ہے اور وقفہ کے ساتھ متفرق طور پر رکھنا بھی جائز ہے اور اگر ایام تشریق میں روزہ رکھے گا تو صحیح نہیں ہوگا۔

اور اگر دس ذی الحجہ سے پہلے تین روزے نہیں رکھ سکا اور نویں تاریخ گزر گئی تو دم دینا ہر حال میں لازم ہوگا۔

اور اگر اس صورت میں پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے دم دینے کی قدرت نہیں تو رمی کے بعد حلق یا قصر کر کے حلال ہو جائے اور احرام کی پابندی سے نکل جائے، اب اس پر دو دم دینا واجب ہونگے، ایک دم، دم شکر، دوسرا ذبح سے پہلے حلق یا قصر کر کے حلال ہونے کا۔

☆ اگر شروع سے پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے دم شکر کی جگہ پر روزے رکھنا شروع کیے اور دس ذی الحجہ سے پہلے پہلے تین روزے رکھ لئے اور باقی سات روزے بعد میں رکھنے تھے، لیکن ایام نحر دس گیارہ، اور بارہ ذی الحجہ کے غروب سے پہلے پہلے پیسے ملنے کی وجہ سے جانور خریدنے پر قادر ہو گیا تو روزہ کا حکم باطل ہو جائے گا اور جانور ذبح کر کے دم دینا واجب ہوگا۔

اور اگر ایام نحر گزرنے کے بعد، یا ایام نحر میں حلق یا قصر کے بعد جانور خرید کر دم دینے پر قادر ہوا تو دم دینا واجب نہیں ہوگا، بلکہ سات روزے رکھنا کافی ہوگا۔(۱)

(۱) (وإن عجز صام ثلاثة أيّام) ولو متفرقة (آخرها يوم عرفة) ندبًا رجاء القدرة على الأصل فبعده لايجزيه . (قوله : ولو متفرقة) أشار إلى عدم لزوم التتابع ومثله فى السبعة ،وإلى أن التتابع أفضل فيهما) . (وسبعة بعد) تمام أيّام (حجه) فرضًا أو واجبًا وهو بمعنى أيّام التشريق (أين شاء) لكن أيّام التشريق لاتجزيه لقوله تعالىٰ : ﴿ وسبعة إذا رجعتم ﴾ أى فرغتم من أفعال الحج ، فعم من وطنهٖ منًى أو اتخذها موطنا (فإن فاتت الثلاثة تعين الدم) فلو لم يقدر تحلل وعليه دمان ، ولو قدر عليه فى أيّام النحر قبل الحلق بطل صومه . (قوله : وعليه دمان) أى دم التمتّع ودم التّحلل قبل أوانهٖ ، بحر عن الهداية . (و قوله : ولو قدر عليه) ...... بخلاف ما لو قدر على الهدى=

دم شکر میں دم جبر کی نیت کرنا

کسی نے حج تمتع یا حج قران کی قربانی کے لئے دم شکر کی رقم بینک میں جمع کرائی اور بینک کو اس کا وکیل بنایا، پھر اس کو معلوم ہوا کہ رمی، قربانی اور حلق میں ترتیب ضروری ہے، جب کہ بینک میں اس کا خیال نہیں رکھا جاتا، لہذا اس نے قربانی کے لئے دوسری بکری خرید لی، اور جس بکری کا بینک کو وکیل بنایا تھا اس میں اپنے ذمہ میں آنے والے واجب دم جبر کی طرف سے قربانی کرنے کی نیت کر لی ہے تو یہ نیت بدلنا صحیح ہے اس لئے کہ قربانی کے سلسلہ میں مالدار اپنے غیر کو قائم مقام کر سکتا ہے اور اس تبدیلی کی اطلاع وکیل کو دینی ضروری نہیں اور یہاں موکل کی نیت کا اعتبار ہوتا ہے وکیل کی نیت کا اعتبار نہیں ہوتا۔(۱)

= بعد الحلق أو قبله لكن بعد أيّام النحر ...... (الدر مع الرد : (۲/۵۳۳) كتاب الحج، باب القران ، ط: سعيد)

▭ غنية الناسک : (ص: ۲۰۷ ، ۲۰۸ ، ۲۰۹) باب القران ، فصل : فی بدل الهدی ، ط: إدارة القرآن .

▭ البحر الرائق : (۲/۳۶۰ ، ۳۶۱) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد .

(۱) ومنها أن تجزئ فيها النيابة فيجوز للإنسان أن يضحى بنفسه وبغيره بإذنه ؛ لأنها قربة تتعلّق بالمال فتجزئ فيها النيابة كأداء الزكاة و صدقة الفطر ...... حتى لو اشترىٰ شأة للأضحية فجاء يوم النحر فاضجعها وشد قوائمها فجاء إنسان و ذبحها من غير أمره أجزأه استحسانا ...... وعلى هٰذا إذا غلط رجلان فذبح كل واحد منهما أضحية صاحبه عن نفسه أنّه يجزئ كل واحد منهما أضحيته عنه استحسانًا ويأخذها من الذابح ، لما بينا أن كل واحد منهما يكون راضيًا بفعل صاحبه فيكون مأذونًا فيه دلالة فيقع الذبح ونية صاحبه تقع لغوًا ...... (بدائع الصنائع : (۵/۶۷) كتاب الأضحية ، فصل : وأمّا كيفية الوجوب فأنواع ، ط: سعيد)

▭ رجل اشترىٰ شاة للأضحية وأوجبها بلسانه ثم اشترى أخرىٰ جاز له بيع الأولىٰ فی قول أبی حنيفة و محمد رحمهما اللّٰه وإن كان الثانية شرًا من الأولىٰ وذبح الثانية فإنّه يتصدق بفضل ما بين القيمتين ...... قال بعض مشائخنا : هٰذا إذا كان الرجل فقيرًا ، فإن كان غنيًا فليس عليه أن يتصدق بفضل القيمة ، قال الإمام شمس الأئمة السرخسی : الصحيح أن الجواب فيهما على =

دمِ قران کی استطاعت نہیں

''دمِ شکر کی استطاعت نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۸۷/۲)

دم کا گوشت

☆''دمِ شکر'' کے علاوہ باقی دموں کا گوشت صرف فقراء اور مساکین کھا سکتے ہیں، مالدار نہیں کھا سکتے۔(۱)

☆دم ادا ہونے کے لئے مسکینوں کا عدد شرط نہیں ہے، اگر ایک مسکین کو سارا گوشت ایک ہی دفعہ دے دیا جائے تب بھی جائز ہے۔(۲)

= السواء يلزمه التصدق بالفضل غنيًا كان أو فقيرًا ...... ولو اشترى الغنى أضحية فضلت فاشترىٰ أخرىٰ ثم وجد الأولىٰ فى أيّام النحر كان له أن يضحى بأيّتهما شاء . (الهندية : (۲۹۴/۵) كتاب الأضحية ، الباب الثانى : فى وجوب الأضحية بالنذر وما هو فى معناه ، ط: رشيديه)

وهل تتعين الأضحية بالنيّة ؟ قالوا : إن كان فقيرًا وقد اشتراها بنيتها تعينت فليس له بيعها وإن كان غنيًا لم تتعين ، والصحيح أنّها تتعين مطلقًا فيتصدق بها الغنى بعد أيّامها حية ، ولكن له أن يقيم غيرها مقامها ...... قالوا : والهدايا كالضحايا ، قوله : والصحيح الخ ...... ذكر فى الشافى أنّه تتعين بالنّيّة ، وعند الجمهور : لا، إلاّ أن يقول بلسانهٖ عليَّ أن أضحى بها . (الأشباه والنظائر مع شرح الحموى عليه : (۵۲/۱) الفن الأوّل : القواعد الكلية ، النوع الأوّل ، القاعدة الأولىٰ: لاثواب إلاّ بالنّيّة ، وأمّا الضحايا ...... ، ط: مكتبة علميه كوئٹه)

وفى الزكاة قالوا : المعتبر نية المؤكل ، فلو نواها ودفع الوكيل بلانية أجزأته ...... (الأشباه والنظائر مع الحموى : (۱۴۳/۱) الفن الأوّل ، القواعد الكلّية ، تكميل فى النيابة فى النية ، ط: مكتبه علميه كوئٹه)

(۱) ولا تجوز للمكفر أى مكفر الجنايات أن يأكل شيئًا من الدماء الواجبة عليه للجزاء إلّا دم القران والتمتّع والتطوع ...... (إرشاد السارى : (ص: ۵۷۰) باب جزاء الجنايات و كفّارتها، فصل : لايجوز أن يأكل شيئًا من الدماء الواجبة عليه للجزاء ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد : (۲۱۵/۲ ، ۲۱٦) كتاب الحج ، باب الهدى ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۳۵٦) باب الهدايا ، فصل : فى أحكام الهدايا بعد الذبح وأحكام ذبحها ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ولايشترط فى التصدق به عدد المساكين ، فلو تصدق به على فقير واحدٍ جاز . (لباب مع إرشاد السارى : (ص: ۵۵۸) باب فى جزاء الجنايات و كفاراتها ، فصل : فى أحكام الدماء وشرائط جوازها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة) =

☆ دم کا گوشت ہر فقیر کو دینا جائز ہے، حرم شریف کا فقیر ہونا شرط نہیں اور حرم میں صدقہ کرنا بھی شرط نہیں، اس لئے اگر حرم سے نکل کر فقراء کو دے دیا تو بھی جائز ہے صرف حرم میں ذبح کرنا شرط ہے، البتہ حرم کے فقراء کو دینا افضل ہے، لیکن اگر دوسرے فقراء حرم کے فقراء سے زیادہ محتاج ہوں تو پھر ان کو دینا افضل ہے۔(۱)

دم کا لفظ

دم کے لفظ سے مراد حرم کے حدود میں بکرا، بھیڑ، دنبہ ذبح کرنا یا گائے یا اونٹ میں سے ساتواں حصہ مراد ہوتا ہے، بشرطیکہ ان تمام جانوروں میں قربانی صحیح ہونے کی شرائط موجود ہوں۔(۲)

= غنية الناسک : (ص: ۲۶۳) باب الجنايات ، فصل : فی شرائط كفاراتها الثلاث ، مطلب : فی شرائط جواز الدم ، ط: إدارة القرآن .

(۱) وخصّ الكل بالحرم لا بفقيره ، فلو أخرجه من الحرم بعد ذبحه فيه فتصدق به على فقراء الحرم أو غيرهم جاز ، لكنهم أفضل إلاّ أن يكون غيرهم أحوج . (غنية الناسک : (ص: ۳۵۸) باب الهدايا ، فصل : فی أحكام الهدايا بعد الذبح وأحكام ذبحها ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۶۱۶/۲) كتاب الحج ، باب الهدايا ، ط: سعيد .

الهندية : (۲۶۲/۱) كتاب المناسک ، الباب السادس عشر فی الهدی ، ط: رشيديه .

(۲) اعلم أنّ حيثما اطلق الدم ...... فالمراد الشاة وهی تجزی فی كل موضع ...... الاّ فی موضعين ......وأمّا شرائط جواز الدّماء ...... فالأوّل منها : أن يكون الهدی ثنيا ...... فمافوقه ...... الثانی أن يكون ...... سالمًا من العيوب ...... والثالث : ذبحه فی الحرم ...... والخامس : أن يكون من النعم المذكورة من الشاه والبعير والبقر فلايجوز نحو الدجاجة خلافًا لمايتوهّمه العامة . (إرشاد الساری : (ص: ۵۵۳ ، ۵۵۴ ، ۵۵۵) باب فی جزاء الجنايات وكفاراتها ، فصل : فی أحكام الدماء و شرائط جوازها ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۶۲) باب الجنايات ، فصل : فی شرائط كفاراتها الثلاث ، مطلب فی شرائط جواز الدم ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۵۴۳/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

دم کہاں ادا کیا جائے

☆ حج اور عمرہ کے سلسلہ میں جو دم واجب ہوتا ہے، اس کا حرم کی حدود میں ذبح کرنا ضروری ہے، حدود حرم سے باہر کسی اور جگہ ذبح کرنا درست نہیں۔

☆ اگر کسی آدمی پر دم واجب ہوا اور اس کو حرم کی حدود میں ذبح کرنے سے پہلے اپنے وطن آ گیا تو کسی حاجی یا عمرہ کرنے والے یا جاننے والے کے ذریعے اتنی رقم بھیج دے، یاد رہے کہ اس دم کا گوشت صرف فقراء اور مساکین کھا سکتے ہیں، مالدار لوگ نہیں کھا سکتے۔(۱)

دم کی قیمت دینا

☆ دم کے بدلہ میں قیمت دینا جائز نہیں البتہ اگر کسی نے اپنے دم سے کھالیا کہ جس سے کھانا جائز نہیں تھا یا اس کو تلف کر دیا تو اس کھائے ہوئے اور تلف کئے ہوئے کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔(۲)

---

(۱) ویختص جواز ذبحهٖ بالمکان هو الحرم فلایجوز ذبحه فی غیره أصلاً . (إرشاد الساری : (ص: ۳۶۹) باب القران ، فصل : فی هدی القارن والمتمتّع ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

وأیضًا فیه : ولو ذبح شیئًا من الدماء الواجبة أی کدم القران والتمتّع والنذر فی الحج والعمرة أی مجتمعین أو منفردین خارج الحرم أی عن أرضهٖ المحدودة المعلومة من کل ناحیة بالعلم لم یسقط عنه أی ذٰلک الدم و علیه ذبح آخر أی بدلاً عمّا تقدّم وهٰذا متّفق علیه بین أصحابنا . (إرشاد الساری : (ص: ۵۰۶) باب الجنایات وأنوعها ، النوع الخامس ، الجنایات فی أفعال الحج ، فصل : فی الجنایة فی الذبح والحلق ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۲۷۹) باب الجنایات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ...... المطلب التاسع فی ترک الواجب فی الذبح والحلق ، ط:إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۶۱۲) کتاب الحج ، باب الهدی ، ط: سعید .

(۲) ولایجوز عن الدم أی بدلاً عنه أداء القیمة أی صرف قیمتهٖ ولو حیًّا إلاّ إذا أکل أو أتلف مما لایجوز أی له الأکل منه ، فعلیه قیمته أی حینئذٍ یتصدق بها أی علی الفقراء . (إرشاد الساری: (ص: ۵۵۸) باب فی جزاء الجنایات و کفارتها ، فصل فی أحکام الدماء وشرائط جوازها ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة) =

☆ دم شکر کا گوشت خود کھا سکتا ہے باقی دموں کا گوشت خود نہیں کھا سکتا۔(۱)

دم کے احکام

''حج کی قربانی کے احکام'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۱۹٤)

دم کے جانور ذبح کرنے کے لئے وقت کی پابندی ہے یا نہیں

قران اور تمتع کے ''دم شکر'' اور عیدالاضحیٰ کی قربانی کے علاوہ کسی اور دم کے ذبح کرنے کے لئے وقت کی کوئی پابندی نہیں ہے، لیکن ذبح بہرحال حرم کی حدود میں ضروری ہے، اور عیدالاضحیٰ کی قربانی حرم کی حدود میں کرنا ضروری نہیں، باقی منیٰ میں کرنا سنت ہے، البتہ نذر کی قربانی ہو اور اُسے حدودِ حرم میں ذبح کرنے کی نذر نہ مانی ہو، تو اس کو حرم میں ذبح کرنے کی پابندی نہیں ہے۔(۲)

= غنیة الناسک : (ص: ۲۶۳) باب الجنایات ، فص؛ فی شرائط کفاراتها الثلاث ، مطلب فی شرائط جواز الدم ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۲۸٦/۲) کتاب الزکاة ، باب زکاة الغنم ، ط: سعید.

(۱) ولایجوز للمکفر أی مکفر الجنایات أن یأکل من الدماء الواجبة علیه للجزاء إلاّ دم القرآن والتمتّع ...... (إرشاد الساری : (ص: ۵۷۰) باب فی جزاء الجنایات وکفارتها ، فصل : لایجوز أن یأکل شیئًا من الدماء الواجبة علیه للجزاء ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۲۵٦) باب الهدایا ، فصل فی أحکام الهدایا بعد الذبح ، وأحکام ذبحها ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/ ٦۱۵ ، ٦۱٦) کتاب الحج ، باب الهدی ، ط: سعید .

(۲) وخصّ ذبح هدی المتعة والقران فقط بیوم النحر . والمراد به وقت النحر وهو الأیّام الثلاثة بلیلتها المتوسطتین إلا أنّه کره الذبح لیلاً فلایجوز قبلها ولو ذبحه بعدها أجزأه إلاّ أنّه تارک للواجب عند الإمام ، ویجوز ذبح بقیة الهدایا وهی هدی الکفارات والنذر و الإحصار والتطوع فی أیّ وقت شاء إلاّ أنّ ذبحه فی أیّام النحر أفضل إجماعًا ، وخص الکل بالحرم لا بفقیره ...... (غنیة الناسک : (ص: ۳۵۸) باب الهدایا ، فصل : فی أحکام الهدایا بعد الذبح ، وأحکام ذبحها ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۲/ ٦۱٦) کتاب الحج ، باب الهدی ، ط: سعید .

الهندیة : (۱/ ۲٦۱) کتاب المناسک ، الباب السادس عشر فی الهدی ، ط: رشیدیه .

ووقت الأضحیة ثلاثة أیّام: العاشر والحادی عشر، والثانی عشر، أوّلها أفضل وآخرها أدونها، =

دوا سے بال صاف کرنا

اگر احرام سے نکلنے کے لئے دوا یا صابن وغیرہ سے سر کے بال کو ختم کر دے تب بھی کافی ہے، احرام سے نکل جائے گا۔(۱)

دوائی سے حیض روکنے کے بعد عمرہ کرلیا پھر خون جاری ہوا

مثلا ایک عورت نے حیض کے ایام میں دو تین خون کے قطرے دیکھے اور پھر حیض روکنے والی دوائی کھا کر پاک ہوگئی اور غسل کر کے عمرہ کرلیا اور دس دن پورے ہونے سے پہلے پھر خون دیکھا، تو یہ حیض کی حالت میں عمرہ شمار ہوگا، دواء کی وجہ سے حکم میں کوئی فرق نہیں آئے گا بلکہ یہ مسلسل خون آنے کے حکم میں ہوگا، اس لئے پاک ہونے کے بعد عمرہ دوبارہ کرے، اور اگر عمرہ دوبارہ نہیں کیا تو حرم کی حدود میں ایک

= ویجوز فی نهارها و لیلها بعد طلوع الفجر من یوم النحر إلی غروب الشمس من یوم الثانی عشر. (فتح القدیر : (۸/۴۳۲) کتاب الأضحیة ل ط: رشیدیه)

الهندیة : (۵/۲۹۵) کتاب الأضحیة ، الباب الثالث فی وقت الأضحیة ، ط: رشیدیه .

البحر الرائق : (۸/۱۷۵) کتاب الأضحیة ، ط: سعید .

البدنة إذا أوجبها بالنذر فإنّه ینحرها حیث شاء إلاّ إذا نویٰ أن ینحر بمکّة فلایجوز نحرها إلّا بمکّة . (الهندیة : (۱/۲۶۲) کتاب المناسک ، الباب السادس عشر فی الهدی ، ط: رشیدیه)

إرشاد الساری : (ص: ۱۷۶) باب الهدی ، فصل : فی وجوب الهدی بالنذر به ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

غنیة الناسک : (ص: ۳۵۴) باب الهدایا ، فصل : فی إیجاب الهدی بالنذر ، ط: إدارة القرآن .

(۱) ویستحب الحلق بالموسیٰ ، ولو أزال الشعرة بالنورة ، أو الحرق ، أو النتف بیده ، أو أسنانه بفعله أو بفعل غیره أجزأ عن الحلق . (غنیة الناسک : (ص: ۱۷۴) باب مناسک منیٰ یوم النحر ، فصل : فی الحلق ، ط: إدارة القرآن)

الهندیة : (۱/۲۳۱) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ،ط : رشیدیه.

إرشاد الساری : (ص: ۳۲۴) باب مناسک منیٰ ، فصل : فی الحلق والتقصیر ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

دودھ شریک بھائی

دودھ شریک بھائی محرم ہے، اگر فتنہ اور شہوت کا اندیشہ نہیں ہے تو اس کے ساتھ سفر کرنا اور حج یا عمرہ پر جانا جائز ہوگا، موجودہ دور میں ایسے رشتہ داروں کے ساتھ سفر کرنے سے احتیاط کرنا بہتر ہے۔(۲)

دودھ کے رشتہ دار

آج کل فتنہ کا زمانہ ہے، دودھ کے (رضاعی) رشتہ والے محرم کے ساتھ حج

---

(۱) اعلم أنّه لايشترط استمرار الدم فيها بحيث لاينقطع ساعة ؛ لأنّ ذٰلک لايكون الا نادرًا بل انقطاعه ساعة أو ساعتين فصاعدًا غير مبطل كذا فى المستصفىٰ " بحر " أى لأنّ العبرة لأوّله وآخره . (شامى : (۱/۲۸۴) كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/۲۴۷) كتاب المناسک ، الباب الثامن فى الجنايات ، الفصل الخامس فى الطواف والسعى ، ط: رشيديه .

شامى : (۲/۵۵۱) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۳/۲۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

ولو انقطع دمها أى دم الحائض بدواء أولا أى لابدواء أو لم ينقطع أى بالكلية فاغتسلت أولا أى أوماغتسلت و طافت ثم عاد دمها فى أيّام عادتها يصح طوافها ولزمها بدنة و كانت عاصية أى من وجهين : لدخول المسجد ونفس الطواف وعليها أن تعيده طاهرة أى من الحدثين فإن أعادته سقط ما وجب أى من البدنة وعليها التوبة من جهة المعصية ولو مع البدنة . (إرشاد السارى : (ص: ۴۹۶) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : فى الجنايات فى أفعال الحج ، فصل : فى طواف الزيارة للحائض ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

(۲) والمحرم من لايجوز مناكحتها على التأبيد بقرابة أو رضاعٍ أو مصاهرةٍ بنكاح فاسد أو سفاح على الأصح ...... ونقل أبو السعود رحمه اللّٰه تعالى عن البزازية : لاتسافر بأخيها رضاعًا فى زماننا ، قال فى رد المحتار : أى لفساد الزمان . (غنية الناسک : (ص: ۲۷) باب شرائط الحج، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن.

إرشاد السارى : (ص: ۶۷) باب شرائط الحج ، النوع الثانى : شرائط الأداء ، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة .

شامى : (۲/۴۶۴) كتاب الحج ، ط: سعيد .

کے سفر کرنے سے بھی احتیاط کی ضرورت ہے، اس لئے ان لوگوں کے ساتھ حج نہ کیا جائے۔ (۱)

دور اور قریب کی مقدار رمی میں

''کنکری شیطان سے دور گرنے کی مقدار'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳/ ۳۲۵)

دو رکعت نماز طواف کے بعد

''طواف کے بعد دو رکعت'' کے عنوان کو دیکھیں۔ (۳/ ۱۱۷)

دو رکعت واجب الطّواف کے بغیر دوسرا طواف شروع کر دیا

''نفل بھول کر دوسرا طواف شروع کر دیا'' عنوان کو دیکھیں۔ (۴/ ۲۷۱)

دوست کی والدہ

دوست کی والدہ محرم نہیں اس لئے اس کو حج اور عمرہ کے لئے ساتھ لے جانا جائز نہیں۔ (۲)

دوسروں کی طرف سے حج کرنے کا ثواب

دوسروں کی طرف سے حج کرنے کا ثواب بعض اعتبار سے اپنے حج کے ثواب سے بھی زیادہ ہے۔ (۳)

---

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم : ۲ ، على الصفحة السابقة ، رقم : ۲۰۵ .

(۲) والمحرم من لا يجوز له مناكحتها على التابيد لقرابة أو رضاع أو مصاهرة بنكاح فاسدٍ على الأصح.
(غنية الناسک : (ص: ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)
شامی : (۲/ ۴۶۴) كتاب الحج ، ط: سعيد ،
الهندية : (۱/ ۲۱۹) كتاب المناسک ، الباب الأوّل : فی تفسير الحج و فرضيته و وقته و شرائطه ، ط: رشيديه .

(۳) ....

....

....

....

دوسرے کی بیوی ظاہر کر کے حج کرنا

بعض دفعہ کسی عورت کا شوہر مثلاً سعودی عرب میں رہتا ہے اور وہ اپنی بیوی کو حج کرانا چاہتا ہے لیکن کسی قانونی پیچیدگی کی وجہ سے اپنے نام پر بلا نہیں سکتا اس لئے اپنے کسی ساتھی یا دوست کے نام نکاح نامہ بنا کر کاغذی کارروائی کر کے دوسرے کی بیوی ظاہر کر کے بلا لیتا ہیں، اور دوسرا آدمی ائر پورٹ جا کر سیکورٹی والوں کو اقامہ دکھا کر عورت کو لے کر آتا ہے، اس کے بعد عورت اصل شوہر کے پاس ہوتی ہے اور اس کے ساتھ حج بھی کر لیتی ہے تو اس صورت میں حج تو ادا ہو جائے گا لیکن محرم کے بغیر جہاز کا سفر کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگی، اور جعل سازی کی وجہ سے تینوں گنہگار ہوں گے اس لئے اس طرح غلط کاغذات بنا کر حج کے لئے جانا درست نہیں۔(۱)

دوسرے کے پیسوں سے حج کرنا

دوسروں کے پیسوں سے حج کرنے سے فرض حج ادا ہو جائے گا، بشرطیکہ نفل حج ادا کرنے کی نیت نہ کی ہو۔(۲)

---

(۱) إن الإعانة على المعصية حرام مطلقًا بنص القرآن ، أعنى قوله تعالىٰ : ﴿ ولا تعاونوا على الإثم والعدوان ﴾ . (أحكام القرآن للمفتى محمد شفيع رحمه الله : (۳/۷۴) سورة المائدة ، رقم الآية : ۲ ، ط: إدارة القرآن)

أنّ رسول الله ﷺ قال : من حمل علينا السلاح فليس منّا ومن غشّنا فليس منّا . (الصحيح لمسلم : (۱/۹۵) كتاب الإيمان ، باب قول النّبىّ ﷺ من غشّنا فليس منّا ، ط: رحمانيه)

ولو حجت بلا محرم أو زوج جاز حجها بالاتفاق ، كما لو تكلّف رجل مسألة النّاس ، وحج ، ولكن مع الكراهة التحريمية للنهى . (غنية الناسک : (ص: ۲۹) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الرابع : المحرم أو الزوج ، ط: إدارة القرآن)

الجوهرة النيّرة : (۱/۱۸۱) كتاب الحج ، ط: قديمى .

شامى : (۲/۴۶۵) كتاب الحج ، ط: سعيد .

(۲) (قوله : للآفاقى) ...... [تنبيه] الفقير الآفاقى إذا وصل إلى ميقات فهو كالمكى ...... ويبغى أن يكون الغنى الآفاقى كذٰلک إذا عدم الركوب بعد وصوله إلى أحد المواقيت فالتقيد بالفقير =

دوسرے کے پیسے سے حج کرنا

مالدار لوگ غریب لوگوں کو حج کراتے ہیں، اور پیسے کے سارے انتظامات کردیتے ہیں، اور غریب لوگ حج کر کے آجاتے ہیں، ایسی صورت میں غریب لوگوں کا حج ادا ہوجائے گا، بعد میں مالدار ہونے کی صورت میں اپنے پیسے سے دوبارہ حج کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ حج زندگی میں صرف ایک دفعہ کرنا فرض ہوتا ہے، بار بار کرنا فرض نہیں ہوتا، البتہ ایسے لوگ حج کرتے وقت حج یا فرض حج کی نیت سے حج کریں نفل حج کی نیت سے حج نہ کریں ورنہ بعد میں صاحب استطاعت ہونے کی صورت میں دوبارہ فرض حج ادا کرنا لازم ہوگا۔(۱)

دو میقات ہیں

''میقات دو ہیں'' عنوان کو دیکھیں۔(۲۲۴/۴)

= لظهور عجزه من المركب ، وليفيد أنّه يتعين عليه أن لاينوى نفلاً على زعم أنّه لايجب عليه لفقره؛ لأنّه كان واجبا وهو آفاقى ، فلمّا صار كالمكى وجب عليه ، فلو نواه نفلاً لزمه الحج ثانيًا.
(الدر مع الرد : (۲/۴۶۰) كتاب الحج ، مطلب فيمن حج بمال حرام ، تنبيه ، ط: سعيد)
▭ بدائع الصنائع : (۲/۱۲۰) كتاب الحج ، فصل وأمّا شرائط ، ط: سعيد .
▭ خانية على هامش الهندية : (۱/۲۸۳) كتاب الحج ، ومن شرائط الوجوب ، ط: رشيديه .
▭ غنية الناسک : (ص: ۱۸) فصل وأمّا شرائط الوجوب فسبعة على الأصح ، السادس : الاستطاعة ،ط : إدارة القرآن .

(۱) ولو تكلّف هؤلاء الحج بأنفسهم سقط عنهم بالاتفاق ...... كالفقير إذ احج ثم استغنٰى وكذا كل من حج ممن لايجب عليه الحج فإنّه يقع عن حجة الإسلام إلّا الصبى والمجنون والعبد والكافر . (غنية الناسک : (ص: ۲۴) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الأداء ، ط: إدارة القرآن)
▭ الفقير الآفاقى إذ اوصل إلى ميقات فهو كالمكى ...... وليفيد أنّه يتعين عليه أن لاينوى نفلاً على زعم أنّه لا يجب عليه لفقره ؛ لأنّه ماكان واجبًا وهو آفاقى فلما صار كالمكى وجب عليه فلو نواه نفلاً لزمه الحج ثانيًا . (الدر مع الرد : (۲/۴۶۰) كتاب الحج ، ط: سعيد)
▭ إرشاد السارى : (ص: ۵۶) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، السادس: الاستطاعة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

دھاگہ

احرام کی چادر اور تہبند کو دھاگہ سے باندھنا مکروہ ہے۔(۱)

دھکا دینا طواف کے دوران

''طواف کے دوران ایذاء رسانی'' عنوان کو دیکھیں۔(۱۲۱/۳)

دھونی دیا ہوا کپڑا

احرام باندھنے کے بعد دھونی دیا ہوا کپڑا پہننا مکروہ ہے، البتہ اس سے دم یا صدقہ میں سے کوئی چیز لازم نہیں ہوگی۔(۲)

دھونی والا مکان

احرام کی حالت میں ایسے مکان میں داخل ہوا جس میں کسی چیز کی دھونی دی

(۱) والأصل : أن لایکون فیه خیاطة أصلاً ، وإن زر أحدهما أو خلله بخلالٍ ، أو میله أو عقده بأن ربط طرفه الآخر أو شدّه بحبل ونحوهٖ أساء ولاشیئ علیه . (غنیة الناسک : (ص: ۱۷) باب الإحرام ، فصل : فیما ینبغی لمرید الإحرام من کمال التنظیف والغسل ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۱۶۹ ، ۱۷۰) باب الإحرام ، فصل فی مکروهات الإحرام ،ط : الإمدادیة مکّة المکرّمة .

☜ الدر المختارمع الرد : (۴۸۱/۲) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ،ط : سعید .

(۲) ولبس الثوب المبخر ...... وکذا لو أجمر أی ثوبه بطیب تبقی رائحته بعد الإحرام ...... (إرشادا الساری : (ص: ۱۷۰) باب الإحرام ، فصل : فی مکروهات الإحرام ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۹۱) باب الإحرام ، فصل فی مکروهات الإحرام ومحظوراته الّتی لاجزاء فیها سوی الکراهة ، ط: إدارة القرآن .

☜ التاتارخانیة : (۵۰۶/۲) کتاب المناسک ، الفصل الخامس فیما یحرم علی المحرم ومالا یحرم ، نوع منه فی الدهن والتطییب والخضاب ، ط: إدارة القرآن .

☜ و قالوا : لو لبس إزاراً مبخّرًا لاشیئ علیه ؛ لأنّه لیس بمستعمل لجزء من الطیب وإنّما حصل مجرد الرائحة ومن ثم قال فی الخانیة : لو دخل بیتًا قد بخر فیه واتّصل بثوبهٖ شیئ منه لم یکن علیه شیئ ، نهر . (شامی : (۴۸۷/۲) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب : فیما یحرم بالإحرام ومالایحرم ، ط: سعید)

گئی تھی، اور احرام والے کپڑوں میں خوشبو آنے لگی اور خوشبو کپڑوں کو بالکل نہیں لگی تو دم اور صدقہ میں سے کوئی بھی چیز واجب نہیں ہوگی۔(۱)

دینی بھائی کے ساتھ حج پر جانا

عورتوں کے لئے محرم کے بغیر حج کا سفر کرنا جائز نہیں ہے۔

حقیقی محرم نہ ہونے کی صورت میں کسی مسلمان کو دینی بھائی کہہ کر اس کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز نہیں۔(۲)

دیور

''دیور'' محرم نہیں، اس کے ساتھ حج یا عمرہ یا کسی سفر میں جانا جائز نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) ولو دخل بيتًا قد أبخر فيه واتصل بثوبه شيئ من ذلك لا شيئ عليه . (التاتارخانيه : (۵۰۶/۲) كتاب المناسک ، الفصل الخامس فيما يحرم على المحرم ومالايحرم ، نوع منه فى الدهن والتطييب والخضاب ، ط: إدارة القرآن)

غنية الناسک : (ص: ۹۱) باب الإحرام ، فصل فى مكروهات الإحرام ومحظوراته الّتى لاجزاء فيها سوى الكراهة ، ط: إدارة القرآن .

(إرشادا السارى : (ص: ۱۷۰) باب الإحرام ، فصل : فى مكروهات الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

(شامى : (۴۸۷/۲) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد)

(۲) وأمّا الّذى يخص النّساء فشرطان : أحدهما : أن يكون معها زوجها أو محرم لها ...... ولنا ما روى عن ابن عبّاس رضى اللّٰه عنه عن النبىّ ﷺ أنّه قال : ألا لاتحجنّ امرأة إلاّ ومعها محرم ، وعن النّبىّ ﷺ أنّه قال : لاتسافر امرأة ثلاثة أيّام إلاً ومعها محرم أو زوج . (بدائع الصنائع : (۱۲۳/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائط فرضيته فنوعان ، ط: سعيد)

شامى : (۴۶۴/۲) كتاب الحج ، ط:سعيد .

الهندية : (۱۸/۱ ، ۱۹ ا) كتاب المناسک ، الباب الأوّل ، فى تفسير الحج ، ط: رشيديه .

(۳) والمحرم فى حق المرأة شرط ، شابة كانت أو عجوزًا إذا كانت بينها و بين مكّة مسيرة ثلاثة أيّام ...... والمحرم : الزوج ، ومن لايجوز مناكحتها على التأبيد برضاع أو صهرية . وفى الخانية: أو رحم ...... (التاتارخانية : (۴۳۴/۲) كتاب المناسک ، الفصل الأوّل فى بيان شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن) =

ڈاڑھ نکالنا

احرام کی حالت میں ڈاڑھ نکالنا جائز ہے، اس سے دم وغیرہ لازم نہیں ہوتا۔

ڈاڑھی

☆اگر احرام کی حالت میں وضو کرتے وقت یا کسی اور طرح داڑھی کے تین بال گر گئے تو ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کردے، اور اگر خود اکھاڑے تو ہر ایک بال کے بدلے میں ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کردے، اگر تین بال سے زائد اکھاڑے تو صدقۂ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کردے۔(۱)

☆احرام کی حالت میں وضو کرتے وقت داڑھی کا خلال کرنا مکروہ ہے، اگر کرے تو اس طرح کرے کہ بال نہ گریں۔(۲)

= شامی : (۲/۴۶۴) کتاب الحج ، ط: سعید .

غنیة الناسک : (ص: ۲۷) باب شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن .

عن عقبة بن عامر قال : قال رسول الله ﷺ : إیّاکم والدخول علی النّساء فقال رجل : یا رسول اللّٰه ! أریت الحمو؟ قال : الحمو الموت . متفق علیه . (مشکوٰة المصابیح : (ص: ۲۶۸) کتاب النکاح ، باب النظر إلی المخطوبة و بیان العورات ، الفصل الأوّل ، ط: قدیمی)

(۱) وإن نتف من رأسه أو أنفهٖ أو لحیتهٖ ثلاث شعرات ، ففی کل شعر کف من طعام ، وفی خصلة نصف صاعٍ ، فتبیّن أنّ نصف الصاع إنّما هو فی الزائد علی الشعرات الثلاث ، أمّا إذا لم یزد تصدق لکل شعرة بکف من طعام ، هٰذا إذا سقط بفعل محظور الإحرام ، کالنتف ، أمّا إذا سقط بفعل المأمور به کالوضوء ، ففی ثلاث شعرات کف واحد من طعام . (غنیة الناسک : (ص: ۲۵۶) باب الجنایات ، الفصل الارابع : فی الحلق و إزالة الشعر ، ط: إدارة القرآن)

التاتارخانیة : (۲/ ۵۰۱ ، ۵۰۲) کتاب المناسک ، الفصل الخامس : فیما یحرم علی المحرم ومالایحرم ، نوع آخر منه : فی حلق الشعر ، و قلم الأظفافیر ، ط: إدارة القرآن .

الهندیة : (۱/ ۲۴۳) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الثالث : فی حلق الشعر و قلم الأظفار ،ط : رشیدیه .

(۲) وحک سائر بدنهٖ حکا شدیدًا إن خاف سقوط شعرة أو قملة ، وإلا فلا بأس بهٖ ، وإذا حک رأسه یحکه برفق ، وعن أبی حنیفة یحکه ببطون الأصابع کیلا یؤذی شیئًا من هوام رأسه ولا یتناثر =

☆بعض لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ احرام کی حالت میں سر اور داڑھی کے بال جتنے گریں گے اتنی قربانیاں کرنے کی ضرورت ہوگی، یہ بات غلط ہے، دم لازم نہیں ہوتا البتہ صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے۔(۱)

☆ہر طرف سے ایک مٹھی داڑھی رکھنا نبی کریم ﷺ بلکہ تمام انبیاء کرام کی سنت ہے، ایک مٹھی سے پہلے کاٹنا کبیرہ گناہ ہے۔(۲)

☆مسجد نبوی ﷺ کی حاضری میں بھی گناہوں سے پاک رہنے کی کوشش کرنی چاہیئے، بعض لوگ خوب داڑھی منڈا کر روضۂ اطہر پر حاضری دیتے ہیں، اور

= شعره . (غنية الناسک : (ص: ۹۰) باب الإحرام ، فصل فی مکروهات الإحرام ، ومحظوراته الّتی لاجزاء فيها سوی الكراهة ، ط: إدارة القرآن)

▭ التاتارخانية : (۲/ ۵۰۱) كتاب المناسک ، الفصل الخامس : فيما يحرم على المحرم ومالايحرم ، نوع منه فی حلق الشعر ، وقلم الأظافير ، ط: إدارة القرآن .

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۶۹) باب الإحرام ، فصل فی مکروهاته ، ط: الإمدادية ، مکّة المکرّمة .

(۱) انظر الحاشية ، رقم : ۴ ، على الصفحة السابقة ، رقم : ۲۰۸ .

(۲) عن النبیّ ﷺ قال : أحفوا الشوارب واعفوا اللحی ...... عن عائشة رضی الله عنها قالت : قال رسول اللّٰه ﷺ : عشرة من الفطرة : قص الشارب ، وإعفاء اللحية الحديث : (الصحيح لمسلم : (۱/ ۱۶۲) كتاب الطهارة ، باب خصال الفطرة ، ط : رحمانيه)

▭ صحيح البخاری : (۲/ ۸۷۵) كتاب اللباس ، باب إعفاء اللحٰی ، ط: قديمی .

▭ مرقاة المفاتيح : (۲/ ۹۱) كتاب الطهارة ، باب السواک ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه .

▭ قال محمد رحمه الله تعالىٰ : عن ابن عمر رضی الله عنهما : أنّه كان يقبض على لحيته ، ثم يقص ما تحت القبضة ، قال محمد : وبه نأخذ وهو قول أبی حنيفة . (كتاب الآثار (ص: ۱۹۸) باب حف الشعر من الوجه ، ط: إدارة القرآن)

▭ وأمّا الأخذ منها (أی من اللحية) وهی دون ذٰلک أی دون القبضة ، كما يفعله بعض المغاربة ومخنثة الرجال ، فلم يبحه أحدٌ ، وأخذ كلها فعل يهود الهند ، و مجوس الأعاجم ، فتح . (الدر مع الرد : (۲/ ۴۱۸) كتاب الصوم ، مطلب فی الأخذ من اللحية ، وفيه أيضًا : (۶/ ۴۰۷) كتاب الحظر والإباحة ، فصل فی البيع ، ط: سعيد)

▭ فتح القدير : (۲/ ۲۷۰) كتاب الصوم ، باب مايوجب القضاء والكفارة ، قبيل فصل : ومن كان مريضًا فی رمضان ...... ط: رشيديه .

ان کو ذرا بھی شرم نہیں آتی کہ وہ آنحضرت ﷺ سے محبت کا دعوی کرتے ہیں، مگر شکل آپ ﷺ کے دشمنوں جیسی بناتے ہیں۔(۱)

☆ حج اور عمرہ کے دوران بھی اپنے آپ کو گناہوں اور غلطیوں سے پاک رکھنا چاہیے ورنہ حج اور عمرہ کا پورا پورا ثواب نہیں ملے گا۔(۲)

ڈاڑھی حلق یا قصر سے پہلے کاٹ لی

اگر عمرہ کرنے والے نے طواف اور سعی کے بعد حلق یا قصر سے پہلے ڈاڑھی کاٹ لی تو حرم کی حدود میں دم دینا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) فإذا عزم على الزيارة أى قصدها ، فعليه أن يخلص نيته ويجرّد عزمه أى طويته من رادة الرياء والسمعة وقصد المبهات والفرجة ومن علاماتها الدالة ،عليها : أن لايترک شيئًا مما يلزمه من الفرائض والسنن ، وإلاّ فلايحصل لـه من الزيارة إلَّا التعب والخسارة ، بل يوجب التوبة والكفارة . (إرشاد الساری: (ص: ۷۰۸) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، فصل فى آداب التوجه والسفر للزيارة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

(۲) فعلى هٰذا يخرج الحج من أن يكون مبرورًا بارتكاب الجناية عمدًا مرّة بعد أخرىٰ ، وإن كفر عنها صاحبها ...... ومن فعل شيئًا مما يحكم بتحريمه ، فقد أخرجه عن أن يكون مبرورًا . (منحة الخالق على هامش البحر : (۱۳/۳) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

▭ إلاّ أن الحج المبرور على ما نقله العسقلانى عن ابن خالويه : المقبول ، وهو كما لو ترىٰ أمره مجهول ، وقال غيره : هو الّذى لايخالطه شيئ من المعاصى ، ورجحه النووى ، وهٰذا هو الأقرب وإلى قواعد الفقه أنسب . (حاشية إرشاد السارى : (ص: ۶۸۵) باب المتفرّقات ، مسئلة : الحج يهدم ما كان قبله من الصغائر . ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ فتح البارى : (ص: ۳۸۲/۳) كتاب الحج ، باب فضل الحج المبرور ، ط: دار المعرفة بيروت.

(۳) وفى البدائع : لو وجب عليه الحلق أو التقصير ، فغسل رأسه بالخطمى مقام الحلق ، لايقوم مقامه و عليه الدم ، لغسل رأسه بالخطمى وليس للمحرم أن يقصّ أظافيره قبل الحلق ، وكذا فى منسک الكرمانى . (البحر العميق : (۱۷۹۰/۳) الباب الثانى عشر : فى الأعمال المشروعة يوم النحر ، الحلق ، ط: مؤسسة الرّيان ، المكتبة المكيّة)

▭ ولو قصّ أظفاره أو شاربه أو لحيته أو طيب قبل الحلق فعليه موجب جنايته . (إرشاد السارى: (ص: ۳۲۲) باب مناسک منىٰ ، فصل : فى الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۷۴) باب مناسک منىٰ يوم النحر ، فصل : فى الحلق ، ط: إدارة القرآن .

ڈاڑھی کے بال

احرام کی حالت میں چوتھائی داڑھی یا اس سے زیادہ کے بال منڈوائے یا کتروائے یا کسی اور چیز کے ذریعہ دور کرے یا اکھاڑے خواہ اختیار سے ہو یا بلا اختیار ہر حال میں دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

ڈرافٹ پر زیادہ رقم لینا

پاکستان میں پہلے حج کے لئے ڈرافٹ جمع کرانے کی صورت میں قرعہ اندازی کے بغیر حج کے لئے بھیج دیا جاتا تھا، اور ڈرافٹ کے بغیر فارم جمع کرنے کی صورت میں جانا یقینی نہیں ہوتا تھا، اگر قرعہ اندازی میں نام نکل آیا تو جا سکتا تھا ورنہ نہیں اس لئے لوگ حج کے لئے ڈرافٹ خریدتے تھے، ڈرافٹ میں مثلا ایک لاکھ کی رقم لکھی ہوئی ہے منگوا کر دینے والے یا ڈرافٹ فروخت کرنے والے ایک لاکھ کی جگہ پر مثلا ایک لاکھ پانچ ہزار لیتے تھے حالانکہ ڈرافٹ میں بھی پاکستانی رقم لکھی ہے اور جو اس کے عوض میں وصول کر رہا ہے وہ بھی پاکستانی رقم ہے تو یہ کمی زیادتی سود ہونے کی وجہ سے ناجائز اور حرام ہے۔

البتہ جائز ہونے کی صورت یہ ہے کہ ایسے ڈرافٹ کو دوسری کرنسی کے عوض میں

---

(۱) فالواجب دم لو حلق ربع رأسه أو ربع لحيته فصاعدًا، أو قصر ربع رأسه أو أكثر. (غنية الناسک: (ص: ۲۵۶) باب الجنايات، الفصل الرابع: فی الحلق وإزالة الشعر، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۴۶۱) باب الجنايات وأنواعها، النوع الثالث: فی الحلق وإزالة الشعر، و قلم الأظفار، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

▭ الهندية: (۱/ ۲۴۳) كتاب المناسک، الباب الثامن فی الجنايات، الفصل الثالث، فی حلق الشعر و قلم الأظفار، ط: رشيديه.

لیا جائے مثلاً ڈالر، پونڈ، یورو یا ریال کے عوض میں لیا جائے تو اس صورت میں کرنسی کی جنس مختلف ہونے کی وجہ سے کمی زیادتی کی صورت میں کوئی گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

اور اگر دوسری کرنسی کے عوض میں خریدنے کی کوئی صورت نہیں ہے تو پھر منگوانے کی صورت میں اس طرح معاہدہ کریں کہ ایک لاکھ کے ڈرافٹ کے عوض میں ایک لاکھ ہے البتہ منگوانے کی اجرت یا حق محنت کے طور پر مثلاً مزید پانچ ہزار دینے ہیں تو اس صورت میں گنجائش ہوجائے گی۔(واضح رہے کہ آج کل پاکستان میں ڈرافٹ کی صورت نہ ہونے کے برابر ہے)(۲)

---

(۱) عن عبادة بن الصامت قال: قال رسول اللّٰه ﷺ الذهب بالذهب، والفضة بالفضة، والبر بالبر، والشعير بالشعير، والتمر بالتمر، والملح بالملح، مثلاً بمثلٍ سواء بسواءٍ، يدًا بيدٍ، فإذا اختلف هٰذه الأصناف فبيعوا كيف شئتم إذا كان يدًا بيدٍ، رواه مسلم. (مشكوٰة المصابيح: (ص: ۲۴۴) باب الربوا، الفصل الأوّل، ط: قديمى)

▭ أحدهما أن يكون الجنس بالجنس من غير أن يكون مع أحد الجنسين عرض مثل الذهب بالذهب والفضة بالفضة مفردين فإنّه لايجوز فيه خمسة أشياء: [۱] التفاضل، [۲] والنسية، [۳] والخيار، [۴] والجهالة، [۵] والافتراق قبل القبض ...... فإذا كان الجنسان مختلفين كالذهب بالفضة، والفضة بالذهب، فلاتجوز فيه ثلاثة أشياءٍ: [۱] النسية، [۲] والخيار، [۳]والافتراق قبل القبض، وأمّا إذا كان أحدهما أكثر من الآخر، جاز ذٰلک، وسواء كان مع أحدهما عرض أو لم يكن. (النتف فى الفتاوٰى: (ص: ۲۹۸، ۲۹۹) كتاب الصرف، ط: سعيد)

▭ الهداية: (۸۱/۳) كتاب البيوع، باب الربٰو، ط: مكتبة شركت علمية، ملتان.

(۲) تصح الوكالة بأجر و بغير أجر؛ لأنّ النبىّ ﷺ كان يبعث عماله لقبض الصدقات ويجعل لهم عمولة، ولهٰذا قال أبناء عمه: لو بعثتنا على هٰذه الصدقات، فنؤدى النّاس ونُصيب مايصيب النّاس، أى العمولة، ولأنّ الوكالة عقد جائز، لايجب على الوكيل القيام، فيجوز أخذ الأجرة فيها بخلاف الشهادة. (الفقه الإسلامى وأدلّته: (۴۰۵۸/۵) القسم الثالث: العقود أو التصرّفات المدنية المالية، الفصل التاسع :الوكالة، المبحث الأوّل: تعريف الوكالة ...... الوكالة بأجر، ط: رشيديه)

ڈرائیور وغیرہ کے لئے احرام کے بغیر میقات سے تجاوز کرنا

☆ موجودہ دور میں ڈرائیور، تاجر، دفاتر میں کام کرنے والے، ٹیکسی چلانے والے، اور دیگر پیشہ ورانہ کام کرنے والے کبھی ہر روز، کبھی دوسرے تیسرے دن، اور بعض لوگوں کو ایک سے زائد مرتبہ حرم میں داخل ہونا پڑتا ہے، ایسی حالت میں اس طرح کے لوگوں کو ہر بار احرام عمرہ اور احرام کی پابندی بے حد مشکل اور دشوار ہے، اس لئے ان حضرات کے لئے احرام کے بغیر بھی حرم کے حدود میں داخل ہونے کی گنجائش ہوگی، دم دینا یا عمرہ کرنا لازم نہیں ہوگا، اگر چہ احرام باندھ کر آنا بہتر ہوگا۔ (۱)

☆ اور جو لوگ روزانہ نہیں آتے کبھی کبھار آتے ہیں تو ان کے لئے احرام باندھ کر آنا لازم ہے۔ (۲)

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ میقات کے باہر سے لکڑیاں لانے والے اور عمال اور تجار اور کمانے والے جو بار بار جاتے آتے ہیں ان کے لئے احرام کے بغیر میقات سے گزرتے رہنے کی اجازت ہے، اس لئے کہ اگر ہر بار ان پر احرام کی پابندی لگائی جائے گی تو مشقت کا خطرہ ہے۔ (۳)

---

(۱) قال أبو عمر: لا اعلم خلافا بين فقهاء الامصار فى الحطابين ومن يد من الاختلاف إلى مكة، ويكثره فى اليوم والليلة أنّهم لايأمرون بذٰلک لما عليهم فيه من المشقة. (عمدة القارى: (۵۳۵/۷) كتاب المناسک، أبوب العمرة، باب دخول الحرم و مكّة بغير إحرام، ط: دار الحديث ملتان)

من كان داخل الميقات له أن يدخل مكّة بغير إحرام لحاجته لأنّه يكثر دخوله مكّة، وفى إيجاب الإحرام فى كل مرّة حرج بين. (الهداية: (۲۳۴/۱) كتاب الحج، فصل فى المواقيت، ط: مكتبة البشرىٰ)

(۲) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱.

(۳) وأخرج ابن أبى شيبة فى مصنفه: ثنا على بن هاشم، ووكيع عن طلحة، عن عطاء، عن ابن عباس رضى اللّٰه عنهما قال: لايدخل أحد مكّة الا بإحرام الا الحطابين، والعمالين، وأصحاب منافعها. (نخب الأفكار فى تنقيح مبانى الأخبار فى شرح شرح معانى الآثار للإمام بدر الدين محمود بن أحمد العينى الحنفى: (۵۴۴/۱۳، ۵۴۵، ۵۴۷، ۵۴۸)، كتاب مناسک الحج، [۱۶۸] من باب: دخول الحرم هل يصلح بغير إحرام؟، ط: دار اليسر، دار المنهاج، المدينة المنوّرة، حققه و خرج أحاديثه السيد أرشد المدنى) =

ڈر یا وحشت ہو تو کیا پڑھے

''خوف یا وحشت ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲٦٤)

ڈیپ ہیٹ(Deep Heat)

''وکس'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(٤/۳۱۳)

= مصنف ابن أبی شیبة : (۸/۲۲۷) ، رقم الحدیث : ۱۳٦۹۱ ، کتاب الحج ، باب من کره أن یدخل مکّة بغیر إحرام ، ط: مؤسّسة علوم قرآن ، شرکة دار القبلة ، و: (۴/۲۱۱) .

طحطاوی شریف من عطاء (۱/۵۰۸) کتاب مناسک الحج ، باب دخول الحرم هل یصلح بغیر إحرام ، ط: سعید .تلخیص الحبیر فی تخریج الرافعی الکبیر : (۲/۴٦۴) رقم الحدیث : ۱۰۱۰ ، کتاب الحج ، باب دخول مکّة و بقیة أعمال الحج ، ط: مؤسّسة قرطبة ،

للحطابین أی الّذین یحملون الحطب إلی مکّة للبیع ، قال أبو عمر ولا علم خلافه بین فقهاء الأمصار فی الحطا بین ومن بد من الاختلاف إلی مکّة ویکثره فی الیوم واللیلة أنّهم لایومرون بذٰلک لما علیهم فیه من المشقة ، هٰذا ما اختصر من کلام العینی . (حاشیة الطحطاوی : (۱/۵۰۸) ط: سعید)

(۱) وذات عرق : بکسر العین وسکون الراء ، لجمیع أهل المشرق و هی بین المشرق والمغرب من مکة ، قیل : وبینها و بین مکّة مرحلتان . (البحر الرائق : (۲/۳۱۷) کتاب الحج، مواقیت الإحرام ، ط: سعید)

إرشاد الساری : (ص: ۱۱۲) باب المواقیت ، فصل : فی مواقیت الصنف الأوّل ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

شامی : (۲/۴۷۵) کتاب الحج ، مطلب : فی المواقیت ، ط: سعید .
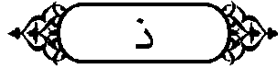
ذات عرق

مکہ مکرمہ کے مشرقی شمالی جانب مثلاً عراق وغیرہ کی طرف سے آنے والوں کے لئے ''ذات عرق'' میقات ہے، یہ مکہ مکرمہ کے مشرقی شمالی جانب تقریباً پچاس میل کے فاصلے پر ہے۔(۱)

نقشہ یہ ہے:
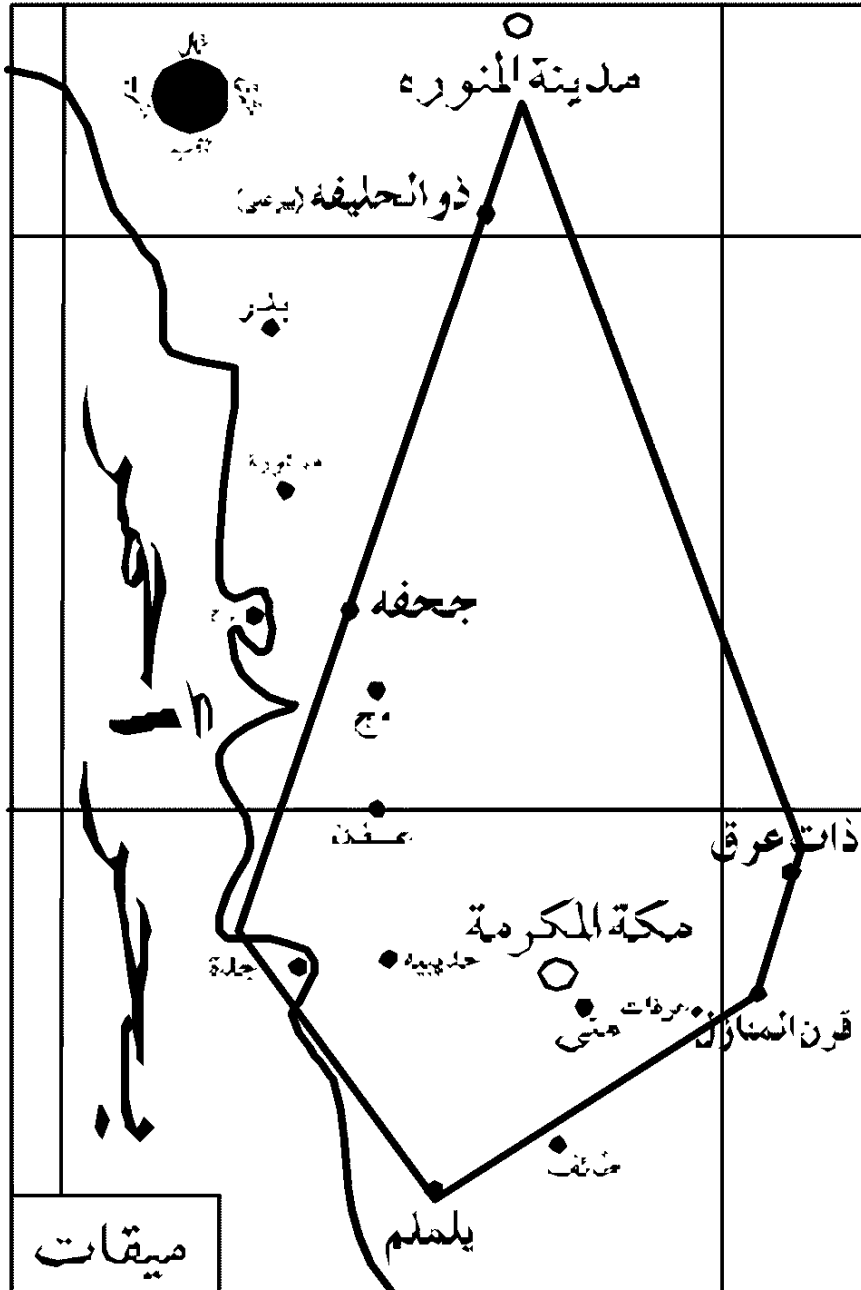
ذبح رمی سے پہلے کرلیا

''رمی سے پہلے ذبح کرلیا'' عنوان کو دیکھیں۔(ر)

ذوالحلیفہ

مکہ مکرمہ سے سیدھا شمال کی طرف مدینہ منورہ ہے، مدینہ منورہ کی طرف سے مکہ مکرمہ کی طرف آنے والوں کے لئے میقات ''ذوالحلیفہ'' ہے، آج کل اس کو ''بئر علی'' یا ''ابار علی'' کہتے ہیں، اور یہ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ کی طرف آتے ہوئے تقریبا چھ میل پر مکہ مکرمہ کے راستہ میں دائیں جانب ہے، اور یہاں ایک شاندار اور خوبصورت مسجد بنی ہوئی ہے اور وضو غسل ہر چیز کا بہترین انتظام ہے، یہاں سے مکہ مکرمہ تقریبا ڈھائی سو میل ہے۔(۱)

---

(۱) و " ذو الحليفة " بضم الحاء المهملة و بالفاء ، بينه و بين مكّة نحو عشر مراحل ، أو تسع ، وبينه وبين المدينة ستة أميالٍ ، كما ذكره النووی و قيل سبعة كما ذكره القاضی عياض ، ميقات أهل المدينة ، وهو أبعد المواقيت وبهٰذا المكان آبار تسميه العوام آبار علی .... (البحر الرائق: (۳۱۷/۲) كتاب الحج ، مواقيت الإحرام ،ط : سعيد)

▭ شامی : (۴۷۴/۲) كتاب الحج ، مطلب فی المواقيت ، ط: سعيد .

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۱۰ ، ۱۱۱) باب المواقيت ، فصل : فی مواقيت الصنف الأوّل ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .
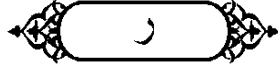
رات منی سے باہر گزارنا

منی میں رات گزارنا سنت ہے، اس لئے بلا عذر منی سے باہر رات گزارنا مثلا مکہ مکرمہ میں یا رہائش کی بلڈنگ میں، یہ سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے درست نہیں، البتہ حج ہو جائے گا اور دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا۔(۱)

راستہ پر میقات نہیں

''میقات پر راستہ نہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۲۲۴/٤)

راستہ میں مرنے پر دوسرے نے حج ادا کیا

ایک شخص فرض حج کے لئے روانہ ہوا، میقات پہنچنے سے پہلے ہی انتقال ہوگیا، اس میت کے باقی ماندہ روپیہ سے دوسرے آدمی نے اس کی طرف سے حج ادا کیا، تو امید ہے کہ میت کی طرف سے حج ادا ہو جائے گا۔(۲)

---

(۱) ویکره أن لایبیت بمنی لیال الرمی ، ولو بات فی غیره متعمدًا لایلزمه شیئ عندنا . (التاتارخانیة: (۴۶۶/۲) کتاب المناسک ، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج ، ط: إدارة القرآن)

🗀إرشاد الساری : (ص: ۱۰۷) باب فرائض الحج ، وواجباته ...... فصل فی مکروهاته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

🗀غنیة الناسک : (ص: ۴۸) باب فرائض الحج وواجباته ...... فصل : وأمّا مکروهاته ، ط: إدارة القرآن.

(۲) ولو مات رجل بعد وجوب الحج ولم یوص به ، فحج رجل عنه أو حج عن أبیه أو أمّه عن حجة الإسلام من غیر وصیة ، قال أبوحنیفة : یجزیه إن شاء اللّٰه ...... ؛ لأنّه إیصال للثواب وهو لایختص بأحد من قریب أو بعید . (شامی : (۶۰۰/۲) کتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ، قبیل : مطلب : شروط الحج عن الغیر وشرون ، ط: سعید)

🗀 البحر الرائق : (۶۹/۲) کتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ، ط: سعید .

🗀 غنیة الناسک : (ص: ۳۲۲) باب الحج عن الغیر ، فصل : شرائط النیابة فی الحج الفرض، ط: إدارة القرآن .

البتہ اس آدمی پر ضروری ہے کہ میت کا بقیہ روپیہ میت کے وارثوں کو دیدے، کیونکہ مرنے والے نے حج بدل کرنے کے لئے وصیت نہیں کی، اس لئے بقیہ روپیہ میراث میں شامل ہوکر وارثوں کا حق ہوگیا۔(۱)

"ربنا اتنا فی الدنیا حسنة الخ"

ترجمہ: اس میں لفظ "حسنۃ" میں تمام ظاہری اور باطنی خوبیاں اور ہر قسم کی بھلائیاں داخل ہیں مثلاً دنیا کی حسنہ میں بدن کی صحت، اہل وعیال کی صحت، رزق حلال میں وسعت وبرکت، دنیاوی سب ضروریات کا پورا ہونا، اچھے اعمال، نیک اخلاق، علم نافع، عزت وجاہت، عقائد کی درستگی، سیدھے اور صحیح راستے کی ہدایت، عبادات میں اخلاص کامل وغیرہ سب داخل ہیں۔

اور آخرت کی "حسنہ" میں جنت اور اس کی بے شمار اور لازوال نعمتیں اور حق تعالیٰ کی رضاء اور اس کا دیدار یہ سب چیزیں شامل ہیں۔(۲)

---

(۱) ولایجوز لأحد أن یتصرف فی ملک غیرہ بلاإذنہ أو وکالة منه ...... وإن فعل کان ضامناً. (شرح المجلّة لرستم باز: (۱/۶۱) رقم المادة: ۹۶، المقالة الثانیة: فی بیان القواعد الفقهیة، ط: حنفیه کوئٹه)

الدر المختار: (۶/۲۰۰) کتاب الغصب، ط: سعید.

(۲) وأظهر الأقوال فی تفسیر الحسنة فی الدنیا أنها العبادة والعافیة وفی الآخرة: الجنة والمغفرة، وقیل الحسنة تعم الدنیا، والآخرة. (شرح الصحیح لمسلم للنووی علی هامش الصحیح لمسلم: (۲/۳۴۳) کتاب الذکر والدعاء والتوبةو الاستغفار، باب کراهة الدعاء بتعجیل العقوبة فی الدنیا، ط: قدیمی)

عن أنس قال: کان أکثر دعوة یدعو بها، یقول: اللّٰهم آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة، وقنا عذاب النّار، قال: وکان أنس إذا أراد أن یدعو بدعوة دعا بها، فإذا أراد أن یدعو بدعاء دعا بها فیه. (الصحیح المسلم: (۲/۳۴۴) کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الدعاء باللّٰهم اٰتنا فی الدنیا حسنة ...... ط: قدیمی)

عن أنس قال: کان أکثر دعاء النّبیّ ﷺ: اللّٰهم آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة و قنا عذاب النّار، متفق علیه. (مشکوٰة المصابیح: (ص: ۲۱۸) کتاب الدعوات، باب جامع الدعاء، الفصل الأوّل، ط: قدیمی) =

خلاصہ یہ کہ یہ دعا ایک ایسی جامع دعا ہے کہ اس میں انسان کی تمام دنیاوی اور دینی میں مقاصد آ جاتے ہیں، دنیا و آخرت دونوں جہاں میں راحت و سکون میسر آتا ہے، آخر میں خاص طور پر اس میں جہنم کی آگ سے پناہ کا بھی ذکر ہے، اس وجہ سے نبی کریم ﷺ اس دعا کو کثرت سے مانگا کرتے تھے۔(۱)

= ومنهم من يقول ربّنا آتنا فيا لدنيا حسنة وفى الآخرة حسنة وقنا عذاب النّار ، فيه ثلاث مسائل ...... واختلف فى تأويل الحسنتين على أقوال عديدة ، فروى عن على بن أبى طالب رضى اللّٰه عنه أنّ الحسنة فى الدنيا المرأة الحسناء ، وفى الآخرة الحور العين ...... و قال قتادة : حسنة الدنيا العافية فى الصفحة ، وكفاف المال ، وقال الحسن : حسنة الدنياالعلم والعبادة ، وقيل غير هٰذا . والّذى عليه أكثر أهل العلم أنّ المراد بالحسنتين نعم الدنيا والآخرة وهٰذا هو الصحيح ، فإنّ اللفظ يقتضى هٰذا كله ، فإن " حسنة " نكرة فى سياق الدّعاء فهو محتمل لكل حسنة من الحسنات على البدل . (الجامع لأحكام القرآن للقرطبى : (۲/ ۴۳۲ ، ۴۳۳) رقم الآية : ۲۰۱ ، سورة البقرة ، ط: دار عالم الكتب رياض)

فقال : " ومنهم من يقول ربّنا آتنا فى الدنيا حسنة وفى الآخرة حسنة وقنا عذاب النّار " فجمعت هٰذه الدعوة كل خير فى الدنيا وصرفت كل شر ، فإنّ الحسنة فى الدنياتشمل كل مطلوب دنيوى من عافية ، و دار رحبة ، و زوجة حسنة ، ورزق واسع و علم نافع ، وعمل صالح ، ومركب هنيئ وثناء جميل إلى غير ذٰلک مما اشتملت عليه عبارات المفسرين ، ولامنافاة بينها ، فإنّها كلها مندرجة فى الحسنة فى الدنيا ، وأمّا الحسنة فى الآخرة فأعلى ذٰلک دخول الجنة ، وتوابعه من الأمن من الفزع الأكبر من العرصات ، وتيسير الحساب وغير ذٰلک من أمور الآخرة الصالحة ...... ولهٰذا وردت السنّة بالترغيب فى هٰذا الدعاء ...... عن أنس قال : كان أكثر دعوة يدعو بها رسول الله ﷺ : اللّٰهم ربّنا آتنا فى الدنيا حسنة وفى الآخرة حسنة وقنا عذاب النّار . (تفسير ابن كثير : (۱/ ۵۵۸) سورة البقرة ، رقم الآية : ۲۰۱ ، ط: دار طيبة بيروت)

(۱) وأظهر الأقوال فى تفسير الحسنة فى الدنيا أنّها العبادة والعافية وفى الآخرة : الجنة والمغفرة ، وقيل الحسنة تعم الدنيا ، والآخرة . (شرح الصحيح لمسلم للنووى على هامش الصحيح لمسلم : (۲/ ۳۴۳) كتاب الذكر والدعاء والتوبةو الاستغفار ، باب كراهة الدعاء بتعجيل العقوبة فى الدنيا ، ط: قديمى)

عن أنس قال : كان أكثر دعوة يدعو بها ، يقول : اللّٰهم آتنا فى الدنيا حسنة و فى الآخرة حسنة ، وقنا عذاب النّار ، قال : وكان أنس إذا أراد أن يدعو بدعوة دعا بها ، فإذا أراد أن يدعو بدعاء دعا بها فيه . (الصحيح المسلم : (۲/ ۳۴۴) كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار ، باب فضل الدعاء باللّٰهم آتنا فى الدنيا حسنة ...... ط: قديمى) =

رخسار

احرام کی حالت میں رخسار کو کپڑے سے چھپانا مکروہ ہے، ہاتھ سے چھپانا جائز ہے۔(۱)

= عن أنس قال : كان أكثر دعاء النّبىّ ﷺ: اللّٰهم آتنا فى الدنيا حسنة وفى الآخرة حسنة و قنا عذاب النّار ، متفق عليه . (مشكوٰة المصابيح : (ص: ٢١٨) كتاب الدعوات ، باب جامع الدعاء ، الفصل الأوّ ل ، ط: قديمى)

ومنهم من يقول ربّنا آتنا فيا لدنيا حسنة وفى الآخرة حسنة وقنا عذاب النّار ، فيه ثلاث مسائل ...... واختلف فى تأويل الحسنتين على أقوال عديدة ، فروى عن على بن أبى طالب رضى اللّٰه عنه أنّ الحسنة فى الدنيا المرأة الحسناء ، وفى الآخرة الحور العين ...... و قال قتادة : حسنة الدنيا العافية فى الصفحة ، وكفاف المال ، وقال الحسن : حسنة الدنياالعلم والعبادة ، وقيل غير هٰذا . والّذى عليه أكثر أهل العلم أنّ المراد بالحسنتين نعم الدنيا والآخرة وهٰذا هو الصحيح ، فإنّ اللفظ يقتضى هٰذا كله ، فإن " حسنة " نكرة فى سياق الدّعاء فهو محتمل لكل حسنة من الحسنات على البدل . (الجامع لأحكام القرآن للقرطبى : (٢/٤٣٢ ، ٤٣٣) رقم الآية : ٢٠١ ، سورة البقرة ، ط: دار عالم الكتب رياض)

فقال : " ومنهم من يقول ربّنا آتنا فى الدنيا حسنة وفى الآخرة حسنة وقنا عذاب النّار " فجمعت هٰذه الدعوة كل خير فى الدنيا وصرفت كل شر ، فإنّ الحسنة فى الدنياتشمل كل مطلوب دنيوى من عافية ، و دار رحبة ، و زوجة حسنة ، ورزق واسع و علم نافع ، وعمل صالح ، ومركب هنيئ وثناء جميل إلى غير ذٰلک مما اشتملت عليه عبارات المفسرين ، ولامنافاة بينها ، فإنّها كلها مندرجة فى الحسنة فى الدنيا ، وأمّا الحسنة فى الآخرة فأعلى ذٰلک دخول الجنة ، وتوابعه من الأمن من الفزع الأكبر من العرصات ، وتيسير الحساب وغير ذٰلک من أمور الآخرة الصالحة ...... ولهٰذا وردت السنّة بالترغيب فى هٰذا الدعاء ...... عن أنس قال : كان أكثر دعوة يدعو بها رسول اللّٰه ﷺ : اللّٰهم ربّنا آتنا فى الدنيا حسنة وفى الآخرة حسنة وقنا عذاب النّار . (تفسير ابن كثير : (١/٥٥٨) سورة البقرة ، رقم الآية : ٢٠١ ، ط: دار طيبة بيروت)

(١) ولابأس أن يضع يده على أنفه بلاثوب ، والظاهر أنّه لوكان الوضع بالثوب ففيه الكراهة التحريمية فقط وعلى هٰذا يفرع ما لو دخل تحت ستر الكعبة ، فإن كان يصيب وجهه أو رأسه فمكروه ، لاشيئ عليه ، وإلاّ فلا بأس به . (غنية الناسک : (ص: ٢٥٥) باب الجنايات ، الفصل الثالث : فى تغطية الرأس والوجه ، ط: إدارة القرآن)

شامى : (٢/٥٤٩) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (٣/٨) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

رخصتی سے پہلے حج کرنا

اگرلڑکی کا نکاح ہوگیا ہے،اور رخصتی نہیں ہوئی،اورلڑکا لڑکی کواس دوران اپنے ساتھ حج کرانا چاہتا ہے،تو رخصتی سے پہلے بھی شوہر کے ساتھ حج کے لئے بھیجنا جائز ہوگا،اس سے رخصتی اور حج دونوں کام ہوجائیں گے،جب نکاح ہوگیا تو دونوں میاں بیوی ہیں ایک دوسرے کے لئے حلال ہیں،رخصتی ہوئی ہو یا نہ ہوئی ہواس سے کوئی فرق نہیں آئے گا،حج سے واپس آنے کے بعد اگرلوگوں کے سامنے باقاعدہ رخصتی کرانا چاہیں تو کر سکتے ہیں،شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔(۱)

رزائی

احرام کی حالت میں سردی کی وجہ سے رزائی استعمال کرسکتا ہے،مگرسراور چہرہ نہیں ڈھانک سکتا،البتہ عورتوں کے لئے سرڈھانکنے کی اجازت ہے۔(۲)

---

(۱) (وينعقد) متلبسا (بإيجاب) من أحدهما (وقبول) من الآخر ...... (و) شرط (حضور) شاهدين (حرين) •و حر و حرتين (مكلفين سامعين قولهما معا) ...... (الدر المختار مع رد المحتار: (۳/۹، ۲۱، ۲۲) كتاب النكاح، ط: سعيد)

▭ النكاح ينعقد بالإيجاب والقبول وضعا للمضى أ ووضع أحدهما للمضى والآخر لغيره مستقبلا كان كالأمر أو حالاً كالمضارع، كذا في النهر الفائق، فإذا قال لها: أتزوجک بكذا، فقالت قد قبلت يتم النّكاح ...... (الهندية: (۱/۲۷۰) كتاب النكاح، الباب الثاني فيما ينعقد به النّكاح ومالاينعقد به، ط: رشيديه)

▭ الهداية: (۲/۳۰۵، ۳۰۶) كتاب النكاح، ط: مكتبة شركة علمية ملتان.

(۲) وستر الوجه كله أو بعضه كفمه و ذقنه ...... والرأس أى رأس الرجل أمّا المرأة فتستره ...... بخلاف الميت وبقية البدن، أى و بخلاف ستر بقية البدن سوى الرأس والوجه فإنّه لاشيئ عليه. (الدر مع الرد: (۲/۴۸۷، ۴۸۸) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، مطلب فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم، ط: سعيد)

▭ غنية الناسک: (ص: ۸۸) باب الإحرام، فصل فى محرمات الإحرام، ط: ومحظوراته الّتى فى غالبها الجزاء، و: (ص: ۹۴) فصل: فى إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن.

▭ بدائع الصنائع: (۲/۱۸۴، ۱۸۵) كتاب الحج، فصل: وأما بيان ما يحظره الإحرام ومالايحظره وبيان م ايجب بفعل المحظور، ط: سعيد.

رسی

احرام کی چادر اور تہبند کو رسی سے باندھنا مکروہ ہے۔(۱)

رشوت دے کر حج پر جانا

اگر کسی پر حج فرض ہے، اور حکومت رشوت کے بغیر حج کے لئے جانے کی اجازت نہیں دیتی تو رشوت دے کر حج کے لئے جانا جائز ہوگا، اور رشوت دینے والا حاجی گنہگار نہیں ہوگا، البتہ رشوت لینے والے گنہگار رہوں گے۔

اور نفل حج یا عمرہ کے لئے رشوت دینا کراہت کے ساتھ جائز ہوگا۔(۲)

رشوت دے کر ملازمت لی

☆ رشوت دے کر ملازمت حاصل کرنا ناجائز ہے، مگر ملازمت ہوجانے کے بعد صلاحیت، قابلیت اور مہارت کی وجہ سے اپنی محنت سے اس نے جو پیسہ کمایا ہے اور تنخواہ لی ہے وہ حلال ہے اس رقم سے حج کرنا یا اپنے والدین یا ان کے علاوہ کسی اور کو حج کرانا جائز ہے، البتہ رشوت دے کر جو ملازمت لی ہے اس سے توبہ استغفار

---

(۱) وعقد الإزار والرداء بأن يربط طرف أحدهما بطرفه الآخر، وأن يخلله بخلال أو يشده بحبل و نحوه. (غنية الناسک: (ص: ۹۱) باب الإحرام، فصل: فى مكروهات الإحرام، ط: إدارة القرآن)

البحر الرائق: (۳/۷) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۲۴۲) كتاب الحج، الباب الثامن: فى الجنايات، الفصل الثانى: فى اللبس، ط: رشيديه.

(۲) (من أمن الطريق) بغلبة السلامة ولو بالرشوة على ماحققه الكمال. الدر المختار. وفى الشامية: (قوله: على ماحققه الكمال) ...... و بتقديره فالإثم فى مثلهٖ على الآخذ على ما عرف من تقسيم الرشوة فى كتاب القضاء ...... قلت ويؤيّده مايأتى عن القنية والمجتبٰى فان المكس والخفارة رشوة، ونقل "ح" عن البحر ان الرشوة فى مثل هٰذا جائزة ولم اره فيه فليراجع. (شامى: (۲/۴۶۳) كتاب الحج، مطلب فى قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعيد)

البحر: (۲/۳۱۴) كتاب الحج، (قوله: وأمن الطريق) ط: سعيد.

کرنا ضروری ہے۔(۱)

☆ظلم کو دفع کرنے اور اپنا جائز حق حاصل کرنے کے لئے رشوت دینی پڑے تو گنجائش ہے مگر دوسرے کی حق تلفی نہ ہو، البتہ رشوت لینے والا گنہگار ہوگا، اس کے لئے کسی حال میں بھی رشوت لینے کی اجازت نہیں کیونکہ اس کا حق کبھی بھی ضائع نہیں ہوتا۔(۲)

رشوت لینے والے کا حلال کمائی سے حج کرنا

☆اگر کوئی ملازم یا افسر تنخواہ بھی لیتا ہے، اوپر سے رشوت بھی لیتا ہے، رشوت کی رقم سے کھاتا پیتا ہے اور تنخواہ کی حلال رقم جمع کرتا رہتا ہے، اور تنخواہ کی حلال رقم سے حج کرتا ہے تو حج ہو جائے گا، لیکن حرام کمائی سے کھانا اور حلال کمائی کو جمع کرنے کا جو طرز ہے وہ صحیح نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) عن عبد اللّٰہ بن عمرو قال : لعن رسول اللّٰہ ﷺ الراشی والمرتشی . (مشکوٰۃ المصابیح : (ص: ۳۲۶) باب رزق الولاۃ ، وھدایاھم ، الفصل الثانی ، ط: قدیمی)

▭ جامع الترمذی : (۱/۲۸) أبواب الأحکام ، باب ماجاء فی الراشی والمرتشی فی الحکم ، ط: سعید .

▭ ثم الرشوۃ أربعة أقسام : منها ما ھو حرام علی الآخذ والمعطی ، وھو الرشوۃ علی تقلید القضاء والإمارۃ ، الثانی : ارتشاء القاضی لیحکم وھو کذٰلک ولو القضاء بحق ؛ لأنّه واجب علیه ...... (شامی : (۵/۳۶۲) کتاب القضاء ، مطلب : فی الکلام علی الرشوۃ والھدیة ، ط: سعید)

(۲) الثالث : أخذ المال لیسوی أمرہ عندالسلطان دفعًا للضرر ، أو جلبًا لنفع ، وھو حرام علی الآخذ ، فقط ، الرابع : ما یدفع لدفع الخوف من المدفوع إلیه علی نفسهٖ أو مالهٖ حلال للدافع ، حرام علی الآخذ ؛ لأنّ دفع الضرر عن المسلم واجب . (شامی : (۵/۳۶۲) کتاب القضاء ، مطلب : فی الکلام علی الرشوۃ والھدیة ، ط: سعید)

▭ مرقاۃ المفاتیح : (۷/۲۴۸) باب رزق الولاۃ وھدایاھم ، الفصل الثانی ، ط: الإمدادیة ملتان .

▭ البحر الرائق : (۶/۴۴۱) کتاب القضاء ، ط: سعید .

(۳) عن أبی ھریرۃ قال : قال رسول اللّٰہ ﷺ : إنّ اللّٰہ طیب لایقبل إلاّ طیبًا ، وإنّ اللّٰہ أمر المؤمنین بما أمر به المرسلین فقال : یأیّھا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحًا ، وقال تعالیٰ : ﴿ یٰأیّھا الّذین اٰمنوا کلوا من طیّبات ما رزقنکم ﴾ ثم ذکر الرجل یطیل السفر ، أشعث ، أغبر ، یمد یدیه إلی السماء ، یا رب ! یا رب ! ومطعمه حرام ، ومشربه حرام ، وملبسه حرام ، وغذی =

حدیث شریف میں ہے کہ ”جس جسم کی غذا حرام کی ہو دوزخ کی آگ اس کی زیادہ مستحق ہے۔“(۱)

ایسے آدمی پر ضروری ہے کہ حرام کمائی سے توبہ کرے، اور جس جس آدمی سے رشوت کی رقم لی ہے وہ اس کو واپس کرے، اگر وہ مرگیا ہے تو اس کے وارثوں کو واپس کرے، اور اگر وارث بھی نہیں ہیں تو اسکی طرف سے کسی غریب کو صدقہ کردے، اور ثواب کی نیت بھی نہ کرے۔(۲)

= بالحرام ، فأنّیٰ یستجاب لذٰلک ، رواہ مسلم . (مشکوٰۃ المصابیح : (ص: ۲۴۱) کتاب البیوع، باب الکسب وطلب الحلال ، الفصل الأوّل ، ط: قدیمی)

(۱) عن جابر رضی اللّٰہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ : لایدخل الجنّۃ لحم نبت من السحت ، وکل لحم نبت من السحت کانت النّار أولیٰ بہ . رواہ أحمد ، والدارمی ، والبیھقی فی شعب الإیمان . (مشکوٰۃ المصابیح : (ص: ۲۴۲) کتاب البیوع ، باب الکسب وطلب الحلال ، الفصل الثانی ، ط: قدیمی)

☜ کنز العمال : (۶/ ۱۱۹) رقم الحدیث : ۱۵۱۰۶ ، کتاب الإمارۃ والقضاء ، من قسم الأقوال ، الباب الثانی ، فی القضاء ، الفصل الثالث : فی الھدیۃ والرشوۃ ، الرشوۃ من الإکمال ، ط: مؤسّسۃ الرسالۃ ، بیروت .

☜ مسند أحمد بن حنبل : (۳/ ۳۹۹) رقم الحدیث : ۱۵۳۱۹) مسند المکثرین من الصحابۃ ، مسند جابر بن عبد اللّٰہ رضی اللّٰہ عنہ ، ط: مؤسّسۃ قرطبۃ ، قاھرۃ .

(۲) أنّ ما وجب التصدق بکلہ لایفید التصدق ببعضہ ؛ لأنّ المغصوب إن علمت أصحابہ ، أو ورثتھم وجب الرد علیھم ، وإلاّ وجب التّصدّق بہ . (شامی : (۲/ ۲۹۱) کتاب الزکاۃ ، باب زکاۃ الغنم ، قبیل مطلب : فی التصدق بمال حرام ، ط: سعید ، وکذا فی : (۶/ ۳۸۵) کتاب الحظر والإباحۃ ، فصل : فی البیع ، ط: سعید)

☜ البحر الرائق : (۸/ ۳۵۹) کتاب الکراھیۃ ، ط: سعید .

☜ تبیین الحقائق : (۶/ ۳۲۱ ، ۳۲۲) کتاب الغصب ، ط: دار الکتب العلمیۃ بیروت .

☜ إنّما یکفر إذ اتصدّق بالحرام القطعیّ ...... رجل دفع إلی فقیر من المال الحرام شیئًا یرجو بہ الثواب ، یکفر ...... قولہ : إذا تصدّق بالمال الحرام القطعی) : أی مع رجاء الثواب الناشی عن استحلالہ ، کما مرّ فافھم . (الدر مع الرد : (۲/ ۲۹۲) کتاب الزکاۃ ، با بزکاۃ الغنم ، مطلب فی التصدق من المال الحرام ، ط: سعید)

☜ الھندیۃ : (۲/ ۲۷۲) کتاب السیر ، الباب التاسع : فی أحکام المرتدین ، ط: رشیدیہ .

☆ آج کل بعض ممالک میں یہ رواج ہے کہ ملازمین رشوت کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے، اس لئے ضرورت مند لوگ ملازمین کو کچھ نہ کچھ رقم ضرور دیتے ہیں، اور دفتر کے تمام ملازمین کا حصہ مقرر ہوتا ہے، جو بھی رقم ملتی ہے جس افسر یا ملازم کو ملتی ہے وہ مقررہ عہدہ کے مطابق تمام ملازمین اور افسران میں تقسیم کی جاتی ہے، اس اعتبار سے تمام ملازمین بلاواسطہ یا بالواسطہ رشوت لینے میں شریک ہیں، ایسی رقم حرام رقم ہے اور حرام رقم سے حج کرنا جائز نہیں ہے بلکہ جن لوگوں سے یہ رقم لی گئی ہے ان کو واپس کر دینا ضروری ہے ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا اور وہ برداشت کرنا ممکن نہیں ہوگا۔(۱)

رضاعی باپ

رضاعی باپ محرم ہے، اگر فتنہ فساد کا اندیشہ نہیں تو اس کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) وقد يتّصف بالحرمة كالحج بمال حرام ...... فإنّ الحج في نفسهٖ مأمور به ، وإنّما يحرم من حيث الإنفاق ، وكأنّه أطلق عليه الحرمة ؛ لأنّ للمال دخلاً فيه ، فإنّ الحج مركبة من عمل البدن والمال كما قدمناه ، ولذا قال في البحر : ويجتهد في تحصيل نفقة حلال ، فإنّه لايقبل بالنفقة الحرام ، كما ورد في الحديث : مع أنّه يسقط الفرض عنه معها ...... (الدر مع الرد : (۴۵۶/۲) كتاب الحج ، مطلب : فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق : (۳۰۹/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

▭ غنية الناسک : (ص: ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط:إدارة القرآن .

(۲) والمحرم : الزوج ومن لايجوز مناكحتها على التأبيد بقرابةٍ أو رضاعٍ أو مصاهرةٍ ، كذا في الخلاصة ، ويشترط أن يكون مأمومًا عاقلاً بالغًا حرًا كان أو عبدًا ...... (الهندية : (۲۱۹/۱) كتاب المناسک ، الباب الأوّل : في تفسير الحج وفرضيته و وقته وشرائطه ...... ط: رشيديه)

▭ التتارخانيه : (۴۳۴/۲) كتاب المناسک ، الفصل الأوّل : في بيان شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

▭ غنية الناسک : (ص: ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن .

رضاعی بھائی

رضاعی بھائی محرم ہے، اگر فتنہ وشہوت کا اندیشہ نہیں تو اس کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز ہے، البتہ ایسے رشتہ داروں کے ساتھ سفر کرنے سے احتیاط کرنا بہتر ہے۔(۱)

رفائنڈ تیل

احرام کی حالت میں رفائنڈ تیل کھانا یا لگانا جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں آتا۔(۲)

رکن شامی

بیت اللہ شریف کے شمال مغربی گوشہ کو ''رکن شامی'' کہتے ہیں، چونکہ یہ گوشہ ملک شام کی جانب ہے اس لئے اس کو ''رکن شامی کہتے ہیں۔(۳)

رکن عراقی

بیت اللہ شریف کے شمال مشرقی گوشہ کو ''رکن عراقی'' کہتے ہیں چونکہ یہ گوشہ ''عراق'' کی طرف ہے اس لئے اس کو ''رکن عراقی'' کہتے ہیں۔(۴)

---

(۱) راجع الحاشية ، رقم : ۵ ، على الصفحة السابقة ، رقم : ۲۰۸ .

(۲) وأمّا إذا استعمله على وجه التداوی أو الأكل فلا شيئ عليه ، فلو أكل الزيت الخالص عن الطيب أو الحل أو داوىٰ بهما شقوق رجليه أو جراحة أو أقطر فی أذنيه أو أسعط فلا شيئ عليه ولو ادّهن بسمن أو شحم أو ألية أو أكله فلا شيئ عليه . ولا فرق بين الشعر والجسد فی الدّهن ...... (لباب مع إرشاد الساری : (ص: ۴۵۹ ، ۴۶۰) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانی فی الطيب ، فصل فی الدّهن ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۴۸) باب الجنايات ، الفصل الأوّل فی الطيب ، مطلب : فی الادّهان ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۵۴۶/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۳) الركن الشامی : يسمّٰى بذٰلک ؛ لأنّه إلى جهة الشام والمغرب . (التاريخ القويم : (۱۱۹/۴ ، ۱۲۰) أركان الكعبة المعظمة ، ط: مكتبة النهضة الحديثية ، مكّة المكرّمة)

(۴) الركن العراقی : يسمّٰى بذٰلک ؛ لأنّه إلى جهة العراق ...... والعراقی : يطلق عليه الركن =

رکن یمانی

بیت اللہ شریف کی جنوبی مغربی گوشہ کو ''رکن یمانی'' کہتے ہیں ''رکن'' کا معنی کونا اور گوشہ ہے، چونکہ یہ گوشہ یمن کی جانب ہے، اور اس طرف ملک یمن ہے، اس لئے اس گوشہ کو ''رکن یمانی'' کہتے ہیں۔(۱)

رکن یمانی پر دعا کرنا

حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رکن یمانی پر ہاتھ رکھ کر دعا کی جائے تو وہ قبول ہوتی ہے۔(۲)

رکن یمانی کو بوسہ دینا

☆رکن یمانی کو بوسہ نہیں دیا جاتا، نہ اس کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے بلکہ طواف کے دوران اگر چلتے چلتے اس کو صرف داہنا ہاتھ لگانے کی گنجائش ہو تو ہاتھ لگا دے، اور ہاتھ کو نہ چومے، اور اگر ہاتھ نہ لگا سکے تو کسی قسم کے اشارے کے بغیر گزر جائے۔(۳)

= الشـمـالي لوقوعه جهة الشمال . (التاريخ القويم : (۱۹/۴ ا ، ۱۲۰) أركان الكعبة المعظمة ، ط: مكتبة النهضة الحديثية ، مكّة المكرّمة)

(۱) الـركـن اليماني : يسمّى باليماني ؛ لاتجاهه إلى اليمن . (التاريخ القويم : (۱۱۹/۴) أركان الكعبة المعظمة ، ط: مكتبة النهضة الحديثية ، مكّة المكرّمة)

(۲) عـن مـجـاهـد قـال : كـان يـقـال : لقل ما يضع أحد يده على الركن اليماني فيدعو إلاّ كاد أن يستـجـاب لـه . (أخبـار مـكّة للفاكهي : (۱۳۹/۱) رقم الحديث : ۱۵۳ ، ذكر استلام الركن اليماني و فضله وماجاز فيه ، ط: دار خضر ، بيروت)

🗁 وعن مجاهد : من وضع يده على الركن اليماني ثم دعا استجيب له . (فتح القدير مع الكفاية : (۴۶۶/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: رشيديه)

🗁 تبيين الحقائق : (۱۸/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: دار الكتب الإسلامى .

(۱) قـولـه : واستـلـم الـركـن الـيـماني : أى فى كل شوط ، والمراد بالاستلام هنا لمسه بكفيه أو بيـمـيـنـه دون يسـاره ، بـدون تـقـبيـل و سـجـود عـليه ولا نيابة عنه بالإشارة عند العجز عن لمسه للزحمة . (شامى : (۴۹۸/۲) كتاب الحج ، مطلب فى طواف القدوم ، ط: سعيد) =

☆ حجر اسود والے کونے سے طواف شروع ہوتا ہے اور واپس یہیں پر آ کر ایک چکر پورا ہوتا ہے، اور طواف ختم بھی یہیں پر ہوتا ہے۔(۱)

کعبۃ اللہ کے تین کونوں کے چکر لگانے کے بعد جب چوتھے کونے پر پہنچیں گے اس کا نام ''رکن یمانی'' ہے رکن یمانی کو دونوں ہاتھوں سے یا صرف دائیں ہاتھ سے چھونا سنت ہے جب کہ دوسروں کو تکلیف پہنچائے بغیر وہاں تک پہنچنا ممکن ہو ورنہ ہاتھ لگائے بغیر ہی وہاں سے گزر جائے اور اس کی طرف ہاتھ کا اشارہ بھی نہ کرے، جب کہ بعض حضرات اس کا استلام کرتے ہیں اور ہاتھوں کو چومتے ہیں، یہ غلط طریقہ اور خلاف سنت ہے اگر ہاتھ لگانا ممکن نہیں ہے تو وہاں سے گزرتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی سنت اور صحابہ کرامؓ کے طریقہ پر عمل کرتے ہوئے صرف ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار پڑھتے ہوئے گزر جائے، اس میں سب کچھ مانگ لیا گیا ہے، اور اس کے الفاظ نہایت مختصر ہیں، پس اس مختصر وقفہ کے لئے یہی دعا مناسب ہے، یعنی رکن یمانی سے چل کر حجر اسود تک پہنچنے میں کچھ زیادہ دیر نہیں لگتی، اس لئے اس موقع پر یہی مختصر دعا مناسب ہے۔(۲)

= الهندية : (۲۲۶/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

إرشاد الساری : (ص: ۲۲۶) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فی مستحبات الطواف، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۱) وإذا دخل مكة بدأ بالمسجد وحين شاهد البيت كبّر وهلل ثم (ابتدأ بالطواف ...... فاستقبل) الحجر مكبّرًا مهللاً رافعًا يديه ...... (ولما كان الابتداء من الحجر واجبًا كان الابتداء فی الطواف من الجهة الّتی فيها الركن اليمانی قريبًا من الحجر الأسود متعينًا) ...... وختم الطواف باستلام الحجر استنانًا ثم صلی شفعًا ...... (تنوير الأبصار مع الرد علی الدر : (۴۹۲/۲، ۴۹۳ ، ۴۹۵ ، ۴۹۸) كتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعيد)

ثم الشوط من الحجر الأسود إلی الحجر الأسود . (الهندية : (۲۲۵/۱) كتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

بدائع الصنائع : (۱۴۷/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا سنن الحج و بيان ترتيبه ، ط: سعيد.

(۳) وعند الركن اليمانی : اللّٰهم إنّی أسألک العفو والعافية فی الدين والدنيا والآخرة ، وفيما بين =

رمضان میں عمرہ کر کے مکہ میں رہ گیا

''اشہر حج سے پہلے عمرہ کر کے مکہ میں رہ گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

رمضان میں عمرہ کرنا

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا رمضان میں عمرہ کا ثواب ایک حج کے برابر ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ اس حج کے برابر ہے جو میرے ساتھ کیا ہو۔(۱)

= الركنين (أى الركن الّذى فيه الحجر الأسود والركن اليمانى ، ويقال : لهما اليمانيان للتغليب......) '' ربّنا آتنا فى الدنيا حسنةً الآية '' ، واعلم أنّه لايقف للدعاء فى أثناء الطواف ، لا فى الأركان ولا فى غيرها من المطاف ، فإن الموالاة بين الأشواط والأجزاء مستحبة ...... ويستحب استلام الركن اليمانى ...... فى كل شوط أى حين وصوله . والمراد بالاستلام أو بيمينه ، دون يساره ، كما فعله بعض الجهلة والمتكبّرة ، من دون تقبيله والسجود عليه ، ثم عند العجز عن اللمس للزحمة ليس فيه النيابة عنه بالإشارة وهٰذا الّذى ذكرناه حسن فى ظاهر الرواية ، كما فى رواية الكافى والهداية وغيرهما من كتب الدراية ، قال الكرمانى هو الصحيح ...... (إرشاد السارى : (ص: ١٩١ ، ١٩٢ ، ١٩٣) باب دخول مكّة ، فصل : فى صفة الشروع فى الطواف ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

شامى : (٢/ ٤٩٨) كتاب الحج ، مطلب : فى طواف القدوم ،ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (٢/ ١٤٧ ، ١٤٨) كتاب الحج ، فصل : وأمّا سنن الحج ، وبيان الترتيب فى أفعال الحج ، ط: سعيد .

عن عبد الله بن السائب قال : سمعت رسول الله ﷺ يقول ما بين الركنين : '' ربّنا آتنا فى الدنيا حسنةً و فى الآخرة حسنةً و قنا عذاب النّار '' . رواه أبوداود . (مشكوٰة : (ص: ٢٢٧) كتاب المناسك ، باب دخول مكّة والطواف ، الفصل الثانى ، ط: قديمى)

(١) عن ابن عباس أنّ النّبىّ ﷺ قال : لامرأة من الأنصار يقال لها : أم سنان : ما منعك أن تكونى حججت معنا ؟ قالت : ناضحان كانا لأبى فلان زوجها حج هو وابنه على أحدهما ، وكان الآخر يسقى عليه غلامنا ، قال : فعمرة فى رمضان تقضى حجة أو حجة معى . (وفى رواية) قال : فإذا جاء رمضان فاعتمرى فإن عمرة فيه تعدل حجة . (الصحيح لمسلم : (١/ ٤٧٥) كتاب الحج ، باب فضل العمرة فى رمضان ، ط: رحمانيه لاهور)

صحيح البخارى : (١/ ٢٣٩) أبواب العمرة ، باب عمرة فى رمضان ، ط: قديمى .

إرشاد السارى : (ص: ٦٥٢) باب العمرة ، فصل : فى وقتها ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

رمل

''رمل'' سے مراد طواف کے شروع کے تین چکروں میں اگر جگہ اور موقع ہو تو پہلوانوں کی طرح کندھے ہلا کر قدرے تیز تیز چلنا۔(۱)

☆ جس طواف کے بعد سعی ہوتی ہے اس میں شروع کے تین چکروں میں ''رمل'' بھی ہوتا ہے اور جس طواف کے بعد سعی نہیں ہوتی اس میں رمل نہیں ہوتا۔(۲)

☆ اگر طواف رمل کے ساتھ شروع کیا اور ایک دو چکر کے بعد اتنا ہجوم ہو گیا کہ رمل نہیں کر سکتا تو رمل چھوڑ دے اور طواف پورا کر لے۔(۳)

---

(۱) ترمل فی الثلاثة الأُول فقط ، بیان للسنة أی فی الأشواط الثلاثة الأُول دون غیرها ...... الرمل : بفتح المیم فی المصدر من باب دخل ، وهو الحمز والإسراع ، قاله القتبی ، وفی دیوان الأدب : هو ضرب من العدو مشیًا علی هینتک بکسر الهاء أی علی رسلک و وقارک ...... (طلبة الطلبة : (ص: ۱۱۱) کتاب المناسک ، ط: قدیمی)

☐ والرمل : أن یهز فی مشیته الکتفین کالمبارز یتبختر بین الصفین ، وقیل : هو إسراع مع تقارب الخطا دون الثوب والعدو ، ...... (البحر الرائق : (۲/ ۳۲۹ ، ۳۳۰) کتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : سعید)

☐ شامی : (۲/ ۴۹۸) کتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعید .

☐ الهندیة : (۱/ ۲۲۶) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه.

(۲) والرمل سنة فی کل طواف بعده سعی حتی فی طواف الصدر لو لم یسع إلاّ بعده ...... والأصل أنّ کل طواف بعده سعی ، فمن سننه الاضطباع والرمل ، وإلاّ فلا ...... (غنیة الناسک : (ص: ۱۱۹) باب فی ماهیة الطواف وأنواعه وأرکانهٖ ...... ، فصل : وأمّا سنن الطواف ...... ، ط: إدارة القرآن)

☐ البحر الرائق : (۲/ ۳۳۰) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

☐ الهندیة : (۱/ ۲۲۶) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه.

(۳) ولو زحمه النّاس وقف : وفی شرح الطحاوی : یمشی حتٰی یجد الرمل وهو الأظهر ؛ لأنّ وقوفه مخالف للسنة ، قاری علی النّقایة ، وفی شرحهٖ علی اللباب ؛ لأنّ الموالاة بین الأشواط وأجزاء الطواف سنة متفق علیه ، بل قیل واجبة فلایترکها لسنة مختلف فیها ، ...... وإن حصلت فی الأثناء فلایقف لئلا تفوت الموالاة ...... (الدر مع الرد : ۲/ ۴۹۸) کتاب الحج ، ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فی طواف القدوم ، ط: سعید) =

☆ کسی بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے اگر رمل نہیں کرسکتا تو نہ کرے طواف صحیح ہوجائے گا۔(۱)

☆ طواف کے شروع کے تین چکروں کے علاوہ باقی چار چکروں میں رمل کرنا مکروہ ہے لیکن کرنے سے کوئی جزاء اور دم واجب نہیں ہوگا۔(۲)

☆ طواف کے شروع میں تین چکروں میں رمل کا حکم صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں۔(۳)

اگر مرد حضرات پہلے چکر میں رمل کرنا بھول جائیں تو صرف دو چکروں میں رمل کریں، اور اگر دوسرے چکر میں بھی رمل کرنا بھول جائیں تو صرف تیسرے چکر

= ▭ غنية الناسک : (ص: ۱۱۸ ، ۱۱۹) باب فی ماهية الطواف وأنواعه ...... فصل : وأمّا سنن الطواف ، ط: إدارة القرآن .

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۸۹ ، ۱۹۰) باب دخول مكّة ، فصل : فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

(۱) ولايطوف بلا رمل إلّا إذا تعذر لمرض و كذا إذا تعسّر لكبر و غيره . (إرشاد الساری : (ص: ۱۸۹) باب دخول مكّة ، فصل : فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۰۴) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : فی الأخذ فی الطواف ...... ط: إدارة القرآن .

(۲) لايرمل فی الباقی ؛ لأنّ ترک الرمل فی الأربعة سنة فلو رمل فيها لكان تاركا لسنتين ...... ولو رمل فی الكل لم يلزمه شيئ ، وينبغی أن يكره تنزيهًا لمخالفة السنة ...... (البحر الرائق : (۳۳۰/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد)

▭ شامی : (۴۹۸/۲) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فی طواف القدوم ، ط: سعيد .

▭ الهندية : (۲۲۶/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

(۳) ولاترمل ولا تضطبع ولا تسعى بين الميلين ...... ؛ لأنّ أصل مشروعيته لإظهار الجلد وهو للرجال ، ولأنّه يخل بالستر ، ...... (الدر مع الرد : (۵۲۸/۲) كتاب الحج ، قبيل باب القران ، ط: سعيد)

▭ غنية الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن .

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

میں رمل کریں، اور اگر تیسرے چکر میں بھی بھول جائیں تو اب باقی چکروں میں رمل نہ کریں۔(۱)

☆ جس طرح طواف کے شروع کے تین چکروں میں رمل کرنا مسنون ہے، اسی طریقے سے آخر کے چار چکروں میں رمل نہ کرنا مسنون ہے، اس لئے اگر شروع کے تین چکروں میں رمل نہیں کیا تو ایک سنت چھوٹ گئی، اگر آخری چار چکروں میں رمل کریگا تو دوسری سنت بھی چھوٹ جائے گی۔(۲)

☆ طواف کے پہلے تین چکروں میں اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر ذرا تیزی سے چلنے کو "رمل" کہتے ہیں۔(۳)

(۱) فلو ترک الرمل فی الشوط الأوّل ، أو نسیه لایرمل إلاّ فی الشوطین ، ولو فی الثلاثة لایرمل فیما بعدها . (غنیة الناسک : (ص: ۱۰۳ ، ۱۰۴) باب دخول مكّة ، فصل : فی الأخذ فی الطواف و كیفیة أدائه ، ط: إدارة القرآن)

☜ شامی : (۴۹۸/۲) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعید .

☜ البحر الرائق : (۳۳۰/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

(۲) وإن لم یذكر فی الثلاثة لایرمل بعد ذٰلک ؛ لأنّ ترک الرمل فی الأربعة سنة ، فلو رمل فیها كان تاركًا للسنتین ، وترک أحدهما أسهل . (شامی : (۴۹۸/۲) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب : فی طواف القدوم ، ط: سعید)

☜ البحر الرائق : (۳۳۰/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : سعید .

☜ إرشاد الساری : (ص: ۱۱۸) باب دخول مكّة ، فصل فی صفة الشروع فی الطواف ،ط : الإمدادیة ، مكّة المكرّمة .

(۳) ترمل فی الثلاثة الأُول فقط ، بیان للسنة أی فی الأشواط الثلاثة الأُول دون غیرها ...... الرمل : بفتح المیم فی المصدر من باب دخل ، وهو الحمز والإسراع ، قاله القتبی ، وفی دیوان الأدب : هو ضرب من العدو مشیًا علی هینتک بكسر الهاء أی علی رسلک و وقارک ...... (طلبة الطلبة : (ص: ۱۱۱) كتاب المناسک ، ط: قدیمی)

☜ والرمل : أن یهز فی مشیته الكتفین كالمبارز یتبختر بین الصفین ، وقیل : هو إسراع مع تقارب الخطا دون الثوب والعدو ، ...... (البحر الرائق : (۳۲۹/۲ ، ۳۳۰) كتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : سعید) =

☆ طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کرنا، اور باقی چار چکروں میں رمل نہ کرنا سنت ہے۔(۱)

☆ طواف کے سات چکروں میں رمل کرنا مکروہ ہے، لیکن اس کی وجہ سے کوئی دم اور جزاء واجب نہیں ہوگی۔(۲)

☆ رمل صرف اس طواف کے پہلے تین چکروں میں سنت ہے جس کے بعد سعی کی جائے گی، اور جس طواف کے بعد سعی نہیں کرنی ہے تو اس کے کسی چکر میں بھی رمل نہیں کیا جاتا۔(۳)

☆ اگر ہجوم زیادہ ہونے کی وجہ سے رمل کرنا مشکل ہو، تو ہجوم کم ہونے تک طواف کو موخر کرنا چاہیئے، جب ہجوم کم ہو جائے تو اس کے بعد رمل کے ساتھ طواف کرنا چاہیئے، لیکن موجودہ دور میں حج کے زمانے میں بہت ہی زیادہ ہجوم ہو جاتا ہے بلکہ انسانوں کا ایک سمندر ہوتا ہے دیکھے بغیر سمجھنا اور سمجھانا مشکل ہے، ایسے ہجوم میں اگر جگہ ہے اور دوسروں کو بھی تکلیف نہ ہو تو رمل کرے ورنہ مجبوراً رمل کے بغیر طواف کر لے۔(۴)

= شامی : (۴۹۸/۲) کتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعید .

الهندية : (۲۲٦/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

(۱) ترمل فی الثلاثة الأُول فقط ، بيان للسنة أی فی الأشواط الثلاثة الأُول دون غيرها …… لايرمل فی الباقی ؛ لأنّ ترک الرمل فی الأربعة سنة …… (البحر الرائق : ۳۲۹/۲ ، ۳۳۰) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد)

شامی : (۴۹۸/۲) کتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعید .

الهندية : (۲۲٦/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

(۲) راجع الحاشية رقم: ۲، علی الصفحة السابقة، رقم: ۳۲۵. (لايرمل فی الباقی)

(۳) راجع الحاشية، رقم: ۲، علی الصفحة السابقة، ۳۲۴. (والرمل سنة)

(۴) فإن زاحمه النّاس فی الرمل وقف فإذا وجد مسلكا رمل ؛ لأنّه لابدل له ، فيقف حتیٰ يقيمه علی الوجه المسنون . (البحر الرائق : ۳۳۰/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد)

شامی : (۴۹۸/۲) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعید.=

☆اگر طواف رمل کے ساتھ شروع کیا اور ایک یا دو چکروں کے بعد اتنا زیادہ ہجوم ہوگیا کہ رمل کا موقع نہیں، تو رمل کرنا چھوڑ دے اور طواف پورا کرے۔(۱)

رمل آخری چار چکروں میں کرنا

طواف کے شروع کے تین چکروں میں رمل کرنا سنت ہے، اور آخری چار چکروں میں رمل نہ کرنا سنت ہے، اگر کوئی شخص ساتوں چکروں میں رمل کرے گا تو سنت ترک کرنے کی وجہ سے مکروہ ہوگا۔(۲)

رمل ترک کرنا مکروہ ہے

جس طواف میں رمل سنت ہے، اس میں عذر کے بغیر رمل کو چھوڑنا مکروہ ہے اگرچہ اس کی وجہ سے دم لازم نہیں ہوگا۔(۳)

= غنية الناسک : (ص: ۱۰۴) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل فى الأخذ فى الطواف، ط: إدارة القرآن.

(۱) راجع الحاشية رقم: ۳، على الصفحة السابقة : ۳۲۴. (ولو زحمه الناس)

(۲) والرمل فى الثلاثة الأول والمشى على هيئته فى الأربعة الباقية ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۱۸) باب فى ماهية الطواف ، فصل : وأمّا سنن الطواف ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۲۲۵) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فى سنن الطواف ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (۴۹۸/۲) كتاب الحج ، مطلب : فى طواف القدوم ، ط: سعيد .

(۳) وحكم السنن أى المؤكدة الإساءة بتركها أى لو تركها عامدًا وعدم لزوم شيئ أى من دم أو صدقة على فاعلها . (تاركها)...... (إرشاد السارى : (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج و واجباته ، ...... فصل : فى سننه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۴۷) باب فرائض الحج و واجباته ، ...... فصل : وأمّا سننه ، ط: إدارة القرآن .

وأيضًا راجع الحاشية ، رقم : ۲، على الصفحة السابقة ، رقم : ۳۲۵.

رمل چھوٹ جائے

رمل نہ کرنا سنت کے خلاف ہے البتہ رمل چھوٹ جانے سے دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا۔ (۱)

رمل طواف زیارت میں

''طواف زیارت میں رمل'' عنوان کو دیکھیں۔ (۳/۷۷)

رمل کرنا بھول گیا

اگر طواف کے شروع سے رمل کرنا بھول گیا یا ایک چکر کے بعد یاد آیا، تو صرف دو میں رمل کرے، اور اگر شروع کے تین چکروں کے بعد یاد آیا تو پھر رمل نہ کرے کیونکہ جس طرح طواف کے شروع کے تین چکروں میں رمل کرنا سنت ہے اسی طرح آخر کے چار چکروں میں رمل نہ کرنا سنت ہے۔ (۲)

رمی

رمی کا لغوی معنی ہے: کنکریاں پھینکنا، مارنا۔ (۳)

(۱) وحكم السنن أى المؤكدة الإساءة بتركها أى لو تركها عامدًا وعدم لزوم شيئ أى من دم أو صدقة على فاعلها . (تاركها)...... (إرشاد السارى : (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج و واجباته، ...... فصل : فى سننه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۴۷) باب فرائض الحج و واجباته ، ...... فصل : وأمّا سننه ، ط: إدارة القرآن .

وأيضًا راجع الحاشية ، رقم : ۲، على الصفحة السابقة ، رقم : ۳۲۵.

(۲) لو ترک الرمل فى الشوط الأوّل لايرمل إلا فى الشوطين بعده ، وبنسيانه فى الثلاثة الأُول لايرمل فى الباقى ؛ لأنّ ترک الرمل فى الأربعة سنة ، فلو رمل فيها لكان تاركًا للسنتين ، وكان ترک أحدهما أسهل . (البحر الرائق : (۲/۳۳۰) كتاب الحج ، باب الإحرام ،ط :سعيد)

شامى : (۲/۴۹۸) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب فى طواف القدوم ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/۲۲۶) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

(۳) (رمى) الشيئ وبه : ألقاه . (القاموس المحيط : (۴/۳۳۶) باب الواو والياء ، فصل الراء ، ط: المطبعة الحسينية المصرية ، مصر ، ۱۳۴۴ھ) =

رمی

☆ حدث اصغر یا حدث اکبر کی حالت میں رمی کرنا جائز ہے لیکن خلاف اولیٰ ہے۔
☆ اگر رمی کے دوران ہجوم کی وجہ سے انزال ہو جائے تو اسی حالت میں بھی رمی کرنا جائز ہے، البتہ بہتر نہیں ہے۔(۱)

رمی بارہ ذی الحجہ کو زوال سے پہلے کرنا

''بارہ ذی الحجہ کو زوال سے پہلے رمی کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۱٦۲)

رمی بارہ ذی الحجہ کی رات کو کرنا

''بارہ ذی الحجہ کی رات میں رمی کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۱٦۲)

رمی بارہویں ذی الحجہ کی

''رمی گیارہ ذی الحجہ کی'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۳٥۲)

رمی بے ہوش کی طرف سے کرنا

''بے ہوش کی طرف سے رمی کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۳۳)

= (فصل) وأمّا تفسير رمی الجمار فرمی الجمار فی اللغة : هو القذف بالأحجار الصغار وهی الحصی إذ الجمار جمع جمرة ، والجمرة هی الحجر الصغير ، وهی الحصاة . (بدائع الصنائع : (۱۳٦/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا تفسير رمی الجمار ، ط: سعيد)
رمی الشیئ وبه من يده : رميا ورماية : هاتھ سے ڈالنا ، پھینکنا . (القاموس الوحيد : (ص: ٦٧٢) باب الراء ، ط: إداره اسلاميات)
(۱) ولايشترط أن يكون الرامی علی حالة مخصوصة من قيام واستقبال وطهارة وهی الأكمل . (إرشاد الساری : (ص: ۳٥۱) باب رمی الجمار وأحكامه ، فصل : فی أحكام الرمی وشرائطه وواجباته ، ط: الإمداديه مكّه المكرّمة)
غنية الناسک : (ص: ۱۸٦) باب رمی الجمار ، فصل : فی الترتيب بين الجمار الثلاث ، تتمة : ، قبيل : فصل : فی شرائط الرمی ، ط: إدارة القرآن .

رمی ترک کردی

☆ اگر کسی نے تینوں دنوں کی رمی بالکل نہیں کی یا ایک دن کی رمی ساری ترک کردی، یا پہلے دن کی چار کنکریاں، یا باقی دو دنوں کی گیارہ کنکریاں ترک کردیں، تو ان سب صورتوں میں ایک ہی دم واجب ہوگا۔(۱)

ایسی بات ایک دن کی ہو یا تینوں کی، ایک ہی دم واجب ہوگا۔(۲)

☆ اگر دسویں ذی الحجہ کی رمی سے تین یا اس سے کم کنکریاں اور باقی گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کے دنوں کی رمی سے دس یا اس سے کم کنکریاں نہیں ماریں تو ہر کنکری کے بدلے پورا صدقہ یعنی پونے دو کلو گیہوں یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۳)

---

(۱) الواجب دم ...... أو ترک ...... أو الرمی کله ، أو فی یومٍ واحد ، أو الرمی الأوّل ، وأکثره ، أی أکثر رمی یومٍ قال فی الرد : (قوله : وأکثره) کأربع حصیات فما فوقها فی یوم النحر أو إحدٰی عشرة فیما بعده . (شامی : (۲/۵۵۴) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید)

البحر الرائق : (۳/۲۳) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

فتح القدیر : (۲/۴۶۸) کتاب الحج ، باب الجنایات ، فصل ومن طاف طواف القدوم ...... الخ ، ط: رشیدیه .

(۲) وإنّما وجب دم واحد بترک الجمار فی الأیّام کلها ؛ لأنّ الجنس متحد ، کما فی الحلق . (البحر الرائق : (۳/۲۳) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید)

شامی : (۲/۵۵۴) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

فتح القدیر : (۲/۴۶۸) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: رشیدیه .

(۳) ترک ...... (أو إحدٰی الجمار الثلاث) ویجب لکل حصاة صدقة إلاّ أن یبلغ دمًا فکما مرّ ...... (تصدق بنصف صاعٍ من برٍ) کالفطرة . وقال الشامی تحته : (قوله : أو إحدی الجمار أی الّتی بعد یوم النحر ، والمراد أن یترک أقلّ جمار یوم کثلاث من یوم النحر و عشرة مما بعده رحمتی ، . (شامی : (۲/۵۵۷) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید)

وإن ترک أقلّ أو أخّره کحصاة أو حصاتین أو ثلاث فی الیوم الأوّل وعشر حصیات فما دونها فیما بعده) أی بعد الیوم الأوّل (فعلیه لکل حصاة صدقة إلاّ أن یبلغ ذٰلک دمًا فینقص منه) . (مناسک الملا علی القاری : (ص: ۱۸۴) باب الجنایات ، فصل فی الجنایات فی رمی الجمرات ، ط: مطبعة الترقی الماجدیة بمکّة المحمیة ، و : (ص: ۵۰۸) ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة)

البحر الرائق : (۳/۲۳) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

رمی جمار

☆ ''رمی جمار'' کا معنی لغت میں چھوٹی کنکریوں کا پھینکنا ہے، اور شریعت کی زبان میں چھوٹی کنکریوں کا مخصوص زمانہ میں مخصوص جگہ پر مخصوص تعداد میں پھینکنا ہے۔(۱)

☆ رمی جمار واجب ہے، ترک کرنے سے دم لازم ہوگا۔(۲)

☆ ایک بڑا پتھر توڑ کر رمی کے لئے چھوٹے ٹکڑے بنانا مکروہ ہے۔(۳)

☆ جمرہ کے قریب سے کنکریاں لینا، مسجد سے لینا یا ناپاک جگہ سے لینا بھی مکروہ ہے۔(۴)

---

(۱) رمی الجمار فی اللغة : هو القذف بالأحجار الصغار وهی الحصی ، إذ الجمار جمع جمرة ، والجمرة : هی الحجر الصغیر ، وهی الحصاة ، وفی الشرع : هو القذف بالحصی فی زمان مخصوص ومکان مخصوص و عدد مخصوص . (الفقه الإسلامی وأدلّته : (۱۹۲/۳) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل ، المبحث السادس ، المطلب الثانی ، ط: دار الفکر)

☐ بدائع الصنائع : (۱۳۷/۲) کتاب الحج ، فصل : وأمّا تفسیر رمی الجمار ، ط: سعید .

(۲) اعلم أنّ رمی الجمار واجب ، وإن ترکه فعلیه دم . (مناسک الملا علی القاری : (ص: ۳۳۳) باب رمی الجمار وأحکامه ، ط: المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☐ الدر المختار مع رد المحتار : (۴۶۷/۲ ، ۴۶۸) کتاب الحج ، مطلب : فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعید .

☐ غنیة الناسک : (ص: ۴۵) باب فرائض الحج و واجباته ، ...... فصل : وأمّا واجباته فستة ، ط: إدارة القرآن .

(۳) ویکره أن یأخذ حجرًا کبیرًا فیکسره صغارًا . (غنیة الناسک : (ص: ۱۶۸) باب أحکام المزدلفة ، فصل : فی إفاضة من مشعر الحرام ، ورفع الحصی من المزدلفة وقدر الحصی ، ط: إدارة القرآن)

☐ الدر المختار : (۵۱۵/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعید .

☐ لباب مع إرشاد الساری : (ص: ۳۱۴) باب أحکام المزدلفة ، فصل : فی رفع الحصی ، قبیل : باب مناسک منٰی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

(۴) ویجوز أخذها من کل موضع إلاّ من عند الجمرة والمسجد ومکان نجس ، فإن فعل جاز وکره ...... (لباب مع إرشاد الساری : (ص: ۳۱۴) باب أحکام المزدلفة ، فصل : فی رفع الحصی ، قبیل : باب مناسک منی ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة) =

☆ کنکریوں کو مارنے سے پہلے دھو لینا مستحب ہے۔(۱)

☆ دس ذی الحجہ کو بڑے شیطان کو الگ الگ سات کنکریاں اور گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو ترتیب سے تینوں شیطانوں کو الگ الگ سات سات کنکریاں مارنا ضروری ہے۔(۲)

☆ اگر ایک سے زیادہ یا ساتوں ایک ہی دفعہ مار دے تو ایک ہی شمار ہوں گی، اگرچہ علیحدہ علیحدہ گری ہوں اور باقی کنکریاں الگ الگ مارنا ضروری ہوگا۔(۳)

= غنية الناسک : (ص: ۱۶۸) باب أحكام المزدلفة ، فصل في إفاضة من المشعر الحرام و رفع الحصى من المزدلفة وقدر الحصى ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۵۱۵/۲) كتاب الحج ، مطلب في رمي جمرة العقبة ، ط: سعيد .

(۱) وندب غسلها أي يستحب أن يغسل الحصاة مطلقًا ، والله اعلم . (إرشاد الساري : (ص: ۳۱۴) باب أحكام المزدلفة ، فصل : في رفع الحصى ، قبيل : باب مناسک منٰى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

غنية الناسک : (ص: ۱۶۹) باب أحكام المزدلفة ، فصل : في إفاضة من مشعر الحرام ، ورفع الحصى من المزدلفة وقدر الحصى ، قبيل : باب مناسک منٰى يوم النحر ، ط: إدارة القرآن)

شامی : (۵۱۵/۲) كتاب الحج ، مطلب : في رمي جمرة العقبة ، ط: سعيد .

(۲) الخامس : تفريق الحصيات ، فلو رمى بسبع حصيات ، أو أكثر جملة واحدة لاتجزيه إلا عن واحدة ، ولو وقعت متفرقة عند الأربعة ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۸۷) باب رمي الجمار ، فصل في شرائط الرمي ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري : (ص: ۳۴۶ ، ۳۴۷) باب رمي الجمار وأحكامه ، فصل : في أحكام الرمي ، وشرائطه وواجباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

شامی : (۵۱۳/۲) كتاب الحج ، مطلب : في رمي جمرة العقبة ، ط: سعيد .

ورمي الجمار في الأيام الثلاثة . (إرشاد الساري : (ص: ۹۷) باب فرائض الحج ، و واجباته ...... فصل : في واجباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

انظر الحاشية ، رقم : ۲ ، على الصفحة التالية ، رقم : ۳۳۴ ، أيضًا .

(۳) الخامس : تفريق الحصيات ، فلو رمى بسبع حصيات ، أو أكثر جملة واحدة لاتجزيه إلا عن واحدة ، ولو وقعت متفرقة عند الأربعة ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۸۷) باب رمي الجمار ، فصل في شرائط الرمي ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري : (ص: ۳۴۶ ، ۳۴۷) باب رمي الجمار وأحكامه ، فصل : في أحكام الرمي ، وشرائطه وواجباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة . =

☆ سات کنکریوں سے زائد مارنا مکروہ ہے، شک ہوجانے کی وجہ سے زیادہ مارے تو حرج نہیں ہے۔(۱)

رمی دس ذی الحجہ کی

☆ دس ذی الحجہ کو مزدلفہ سے منی واپس آنے کے بعد پہلے اور دوسرے شیطان کو چھوڑ کر سیدھا تیسرے شیطان کے پاس آجائے، (اس کو جمرہ عقبہ کہتے ہیں) اس پر سات کنکریاں مارے۔(۲)

☆ اگر آسانی سے ممکن ہے تو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے کنکری پکڑ کر ہاتھ کو اونچا کرے اور "**بسم اللہ اللہ اکبر رغما للشیطن ورضی للرحمن**" پڑھتے ہوئے ایک ایک کنکری مارے، اور اگر انگوٹھے اور شہادت کی

= شامی : (۲/ ۵۱۳) کتاب الحج ، مطلب : فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعید .

ورمی الجمار فی الأیام الثلاثة . (إرشاد الساری : (ص: ۹۷) باب فرائض الحج ، و واجباته ...... فصل : فی واجباته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

انظر الحاشیة الآتیة ایضا، رقم: ۲ .

(۱) رمی بأکثر منها أی السبع جاز أی ویکره . (الدر مع الرد : (۲/ ۵۱۳) کتاب الحج ، مطلب: فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعید)

ولو رمی أکثر من سبع یکره ، أی إذا رماه عن قصد ، وأمّا إذا شکّ فی السابع ورماه و تبیّن أنّه الثامن فإنّه لایضره ذٰلک ، هذا . (إرشاد الساری : (ص: ۳۵۳) باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل فی أحکام الرمی وشرائطه ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

الهندیة : (۱/ ۲۳۴) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ،ط : رشیدیه .

(۲) فإذا أتٰی منٰی ...... تجاوز من الجمرة الأوّلٰی والثانیة إلی جمرة العقبة الّتی علی حد منٰی نسبت إلی العقبة لالتصاقها بها من غیر أن یشتغل بشیئ آخر قبل رمیها بعد دخول وقتها ؛ لما روی أنّ رسول اللّٰه ﷺ لما أتٰی لم یعرج علی شیئ حتی رمی جمرة العقبة سبع حصیات . (غنیة الناسک : (ص: ۱۶۹) باب مناسک منی یوم النحر ، فصل : فی رمی جمرة العقبة یوم النحر ، ط: إدارة القرآن)

بدائع الصنائع : (۲/ ۱۵۶) کتاب الحج ، فصل : وأمّا بیان سنن الحج ، وبیان ترتیبه ، ط: سعید .

الهندیة : (۱/ ۲۳۱) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه.

انگلی سے پکڑنا مشکل ہے تو جس طرح پکڑنا ممکن ہے اسی طرح پکڑ کر رمی کرے۔(۱)

☆بڑے یعنی تیسرے شیطان کو پہلی کنکری مارتے ہی تلبیہ پڑھنا بند کردے۔(۲)

☆بڑے اور تیسرے شیطان کی رمی کا مسنون وقت سورج طلوع ہونے سے شروع ہوکر زوال تک ہے، زوال سے مغرب تک بلاکراہت مباح وقت ہے اور مغرب سے صبح صادق سے پہلے تک مکروہ وقت ہے۔(۳)

---

(۱) يأخذ الحصى بطرفي إبهامه وسبابته كأنّه عاقد ثلاثين ويرميها ...... أنّه يكبر عند كل حصاة ، فيقول : بسم الله والله أكبر ، رغمًا للشيبان وحزبه ويقول : اللّٰهم اجعل حجي مبرورًا وسعيي مشكورًا وذنبي مغفورًا . (الهندية : (۲۳۳/۱ ، ۲۳۴) كتاب المناسك ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

▭ يكبر مع كل حصاة ويدعو : فيقول : بسم الله الله أكبر ، رغما للشيطان ورضا للرحمٰن ، ...... وكيفية الرمي أي المستحبة وإلاّ فاختيار مشائخ بخارىٰ أنّه كيفما رمى جاز ، ...... قيل ...... أن يضع الحصاة على ظهر إبهامه اليمنىٰ ويستعين عليها أي على رميها بالمسبحة أي بإمساكها ، وقيل : يأخذ بطرفي إبهامه وسبابته ...... وهو الأصحّ ...... وهٰذا أي كله بيان الأولوية ، وأمّا الجواز فلايتقيد بهيئة أي كيفية دون أخرىٰ بل يجوز كيفما كان ...... (إرشاد الساري : (ص: ۳۱۶) باب مناسك منٰى ، الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسك : (ص: ۱۷۰ ، ۱۷۱) باب مناسك منٰى يوم النحر ، فصل : في رمي جمرة العقبة ، مطلب في كيفية وقوف الرمي ...... ومطلب في كيفية الرمي ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ويقطع التلبية مع أوّل حصاة يرمي بها جمرة العقبة ...... (بدائع الصنائع : (۱۵۶/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان سننه و بيان ترتيبه ، ط: سعيد)

▭ غنية الناسك : (ص: ۱۷۰) باب مناسى منٰى يوم النحر ، فصل : في رمي جمرة العقبة ، مطلب : في كيفية وقوف الرمي و موقفه من جمرة العقبة وقطع التلبية ، ط: إدارة القرآن .

▭ الهندية : (۲۳۱/۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

(۳) وله في هٰذا اليوم أربعة أوقات ، فوقت الجواز من طلوع الفجر ، فلا يصح قبله إلى طلوع الفجر من غده ، فإذ اطلع فات وقت الأداء ولزمه الدم والقضاء ، ويسن من طلوع الشمس إلى الزوال ، ثم يباح إلى الغروب ، وقيل : يكره ، ويكره من الغروب إلى الفجر ، وكذا قبل طلوع الشمس ، وهٰذا عند عدم العذر ، فلا إساءة برمي الضعفة قبل الشمس ولا برمي الرعاة ليلاً ...... (غنية الناسك : (ص: ۱۶۹ ، ۱۷۰) باب مناسك منٰى يوم النحر ، فصل : في رمي جمرة العقبة ، ط: إدارة القرآن) =

☆ بلا عذر اگلے دن تک موخر کرنے کی صورت میں دم واجب ہوگا، اور یہ رمی جو رہ گئی ہے اس کو ایام رمی میں سے کسی دن کرنا بھی لازم ہوگا، اگر ایام رمی میں نہیں کی تو ایام رمی گزرنے کے بعد رمی کرنا ساقط ہوجائے گا اور صرف ایک ہی دم لازم ہوگا۔(۱)

☆ اگر دسویں کی رمی سے تین یا اس سے کم کنکریاں مارنے سے رہ جائیں تو ہر کنکری کے بدلے پورا صدقہ یعنی پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۲)

= إرشاد الساری : (ص: ۳۳۳) باب رمی الجمار وأحكامه ، فصل : فی وقت رمی جمرة العقبة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الهندية : (۱/۲۳۳) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، الكلام فی الرمی ، ط: رشيديه .

(۱) ولو ترک رمی يوم كله أو أكثره كأربع حصيات فما فوقها فی يوم النحر ، أو إحدٰی عشرة حصاة فيما بعده أ وأخّره إلی يوم النحر فعليه دم ...... (وفی شرحه) والحاصل : أنّ الرمی موقت عند أبی حنيفة ، وعندهما يجب القضاء لاغير ؛ لأنّ الأيّام كلها وقت لها ، وإذا خرج وقتها وجب دم أيضًا عندهما لترک الرمی ، وهو قول أكثر العلماء ، والأصح عند الشافعية . (لباب مع شرحه المعروف بمناسک الملا علی القاری : (ص: ۵۰۷ ، ۵۰۸) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس ، الجنايات فی أفعال الحج ، فصل فی الجناية ، فی رمی الجمار ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۷۹) باب الجنايات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الثامن ، فی ترک الواجب فی رمی الجمرات ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۵۵۴) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) قوله : وأكثره : كأربع حصيات فما فوقها فی يوم النحر أو إحدٰی عشرة فيما بعده ، وكذا لو أخّر ذٰلک ، أمّا لو ترک أقلّ من ذٰلک ، فعليه لكل حصاة صدقة ، إلاّ أن يبلغ دمًا فينقص ما شاء . (شامی : (۲/۵۴۴) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

غنية الناسک : (ص: ۲۷۹) باب الجنايات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الثامن : فی ترک الواجب فی رمی الجمرات ، ط: إدارة القرآن .

التاتارخانية : (۲/۴۶۸ ، ۴۶۹) كتاب المناسک ، الفصل الثالث فی تعليم الحج ، والكلام فی الرمی فی مواضع ، ط: إدارة القرآن .

رمی دوسرے کی طرف سے کرنے کا طریقہ

☆ ہر جمرہ (شیطان) پر اپنی سات کنکریاں پھینکنے کے بعد ہی دوسرے کی طرف سے اسی وقت سات کنکریوں سے رمی کر دے پھر دوسرے اور تیسرے جمرہ (شیطان) پر اسی طرح کیا کرے یعنی پہلے اپنی سات کنکریاں پھینکنے کے بعد پھر دوسرے کی طرف سے سات کنکریاں مارے، آج کل زیادہ رش ہونے کی وجہ سے اس میں سہولت ہے۔(۱)

☆ اگر معذور کی طرف سے دوسرا آدمی کرنا چاہے تو اس کے لئے شرط یہ ہے کہ معذور آدمی دوسرے آدمی کو اپنا نائب بنا کر خود بھیجے یعنی رمی کرنے کے لئے اجازت اور اختیار دیدے۔

اگر معذور کی اجازت کے بغیر دوسرے آدمی نے اس کی طرف سے رمی کر دی تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا البتہ بے ہوش اور چھوٹے بچے اور مجنون کی طرف سے ان کے اولیاء خود اجازت کے بغیر رمی کر دیں تو یہ جائز ہے۔(۲)

(۱) السادس : أن يرمى بنفسهٖ فلا تجوز النيابة فيه عند القدرة ، وتجوز عند العذر ، فلو رمٰى عن مريض بأمرهٖ أو مغمى عليه ولو بغير أمرهٖ أو صبى أو معتوه أو مجنون جاز ، ...... والأولىٰ أن يرمى السبعة أوّلاً عن نفسهٖ ثم عن غيرهٖ " شرح " لكن الظاهر أنّه فى يوم النّحر ، وأمّا فى الأيّام الثلاثة فالأولىٰ أن يرمى الجمار الثلاث عن نفسهٖ أولاً ، ثم عن غيرهٖ ، لئلا تفوت الموالاة . (غنية الناسک : (ص: ۱۸۷ ، ۱۸۸) باب رمى الجمار ، فصل فى شرائط الرمى ، ط: إدارة القرآن)

🗁 إرشاد السارى : (ص: ۳۴۹) باب رمى الجمار وأحكامهٖ ، فصل فى أحكام الرمى وشرائطهٖ ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗁 الفقه الإسلامى وأدلّته : (۳/ ۲۲۵۹) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل : أحكام الحج والعمرة ، والمبحث السادس : واجبات الحج ، المطلب الثانى : رمى الجمار...... خامسًا : شروط الرمى ، ط: رشيديه .

(۲) السادس : أن يرمى بنفسهٖ فلا تجوز النيابة فيه عند القدرة ، وتجوز عند العذر ، فلو رمٰى عن مريض بأمرهٖ أو مغمى عليه ولو بغير أمرهٖ أو صبى أو معتوه أو مجنون جاز ، ...... والأولىٰ أن يرمى=

رمی رات کے وقت کرنا

تندرست طاقتور مردوں کو رات کے وقت رمی کرنا مکروہ ہے البتہ عورتیں اور کمزور مرد اگر عذر کی بنا پر رات کو رمی کریں تو ان کے لئے نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے۔(۱)

رمی سات کنکریوں سے زیادہ کرنا

جان بوجھ کر سات سے زیادہ کنکریوں کی رمی کرنا مکروہ ہے۔(۲)

رمی سات کنکریوں سے کم کرنا

اگر رمی سات کنکریوں سے کم کرے گا تو کافی نہیں ہوگا، بلکہ سات پوری کرنا واجب ہوگا، ورنہ جنایت ہونے کی وجہ سے اس کی جزاء دینی پڑے گی۔(۳)

جنایت اور اس کی جزاء کی تفصیل کے لئے ''رمی ترک کردی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

= السبعة أوّلاً عن نفسهٖ ثم عن غيرهٖ " شرح " لكن الظاهر أنّه في يوم النّحر ، وأمّا في الأيّام الثلاثة فالأولىٰ أن يرمي الجمار الثلاث عن نفسهٖ أولاً ، ثم عن غيرهٖ ، لئلا تفوت الموالاة . (غنية الناسک : (ص: ۱۸۷ ، ۱۸۸) باب رمي الجمار ، فصل في شرائط الرمي ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۳۴۹) باب رمي الجمار وأحكامهٖ ، فصل في أحكام الرمي وشرائطهٖ ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الفقه الإسلامي وأدلّته : (۲۲۵۹/۳) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل : أحكام الحج والعمرة ، والمبحث السادس : واجبات الحج ، المطلب الثاني : رمي الجمار...... خامسًا : شروط الرمي ، ط: رشيديه .

(۱) والرجل والمرأة في الرمي سواء إلاّ أن رميها في الليل أفضل ، وفيه إيماء إلى أنّه لاتجوز النيابة عن المرأة بغير عذر . (إرشاد الساری : (ص: ۳۵۱) باب رمي الجمار وأحكامه ، فصل : في أحكام الرمي وشرائطهٖ ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

والليل وقت مكروه كذا في محيط السرخسي . (الهندية : (۲۳۳/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، الكلام في الرمي ، ط: رشيديه)

غنية الناسک : (ص: ۱۸۸) باب رمي الجمار ، فصل في شرائط الرمي ، ط: إدارة القرآن.

(۲، ۳) (فلو رمى بأكثر منها) أي السبع (جاز ، لا لو رمى بالأقل) فالتقييد بالسبع لمنع النقص =

رمی سے پہلے ذبح کرلیا

اگر قارن اور تمتع کرنے والے نے رمی کرنے سے پہلے جانور ذبح کرلیا، تو ترتیب کے خلاف کرنے کی وجہ سے ایک دم دینا واجب ہوگا۔(۱)

رمی سے پہلے قربانی کرنا

☆جس شخص کا تمتع یا قران کا احرام ہو، اس کیلئے رمی اور قربانی میں ترتیب واجب ہے، پہلے رمی کرے، پھر قربانی کرے، پھر مرد حلق یا قصر کرے، اور عورت صرف قصر کرے، پھر احرام کھولے۔(۲)

=لا لزيادة . (قوله : لا لو رمى بالأقل) ؛لأنّه إذا ترك أكثر السبع لزمه دم كما لو لم يرم أصلاً ، وإن ترك أقل منه كثلاث فما دونها فعليه لكل حصاة صدقة . (الدر مع الرد : (۲/۱۳ ۵، ۵۱۴) ، كتاب الحج ، مطلب : في رمي جمرة العقبة ، ط: سعيد)

ولو رمى أكثر من سبع يكره أى إذا رماه عن قصد ...... (إرشاد السارى : (ص: ۳۵۳) باب رمى الجمار وأحكامه ، فصل : في أحكام الرمى و شرائطه ...... ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

إرشاد السارى : (ص: ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس في الجنايات في أفعال الحج ، فصل : في الجناية ، في رمى الجمار ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

غنيه الناسک : (ص: ۲۷۹) باب الجنايات ، الفصل السابع ، في ترك الواجب في أفعال الحج ، المطلب الثامن : في ترك الواجب في رمي الجمرات ، ط: إدارة القرآن .

(۱) لو حلق المفرد أو غيره قبل الرمى ، أو القارن ، أو المتمتّع قبل الذبح ، أو ذبحا قبل الرمى ، فعليه دم عند أبى حنيفة بترك الترتيب . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۹ ، ۲۸۰) باب الجنايات ، الفصل السابع في ترك الواجب في أفعال الحج ، المطلب العاشر في ترك الترتيب ، ط: إدارة القرآن)

إرشا دالسارى : (ص: ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات في أفعال الحج ، فصل في ترك الترتيب بين أفعال الحج، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (۲/۵۵۵) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) لو حلق المفرد أو غيره قبل الرمى ، أو القارن ، أو المتمتّع قبل الذبح ، أو ذبحا قبل الرمى ، فعليه دم عند أبى حنيفة بترك الترتيب . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۹ ، ۲۸۰) باب الجنايات ، الفصل السابع في ترك الواجب في أفعال الحج ، المطلب العاشر في ترك الترتيب ، ط: إدارة القرآن) =

اگر کسی عورت نے تمتع یا قران کیا ہے، اور وہ ہجوم کی وجہ سے رات تک رمی کر کے فارغ نہ ہوسکی تو قربانی کو بھی رمی سے فارغ ہونے تک موخر کرنا لازم ہوگا، جب تک وہ رمی نہ کر لے اس کے حصہ کی قربانی نہیں ہوسکتی، اور جب تک قربانی کرنے کے بعد قصر نہیں کرے گی تو احرام سے نہیں نکل سکے گی۔(۱)

اور مرد کا بھی یہی حکم ہے۔(۲)

☆ اگر کسی نے رمی سے پہلے قربانی کی تو دم دینا واجب ہوگا۔(۳)

رمی کا وقت

''بارہ ذی الحجہ کو زوال سے پہلے رمی کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/ ۱۶۲)

= ▭ إرشاد السارى : (ص: ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فى أفعال الحج ، فصل فى ترك الترتيب بين أفعال الحج، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۲/ ۵۵۵) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۱) ثم يذبح بعد رمى جمرة العقبة إن أحب ...... ثم يحلق أو يقصر ...... لما روى أنّ النبىّ ﷺ قال : إن أوّل نسكنا فى يومنا هٰذا أن نرمى ثم نذبح ثم نحلق ...... ولأنّ الحلق من أسباب التحلل وكذا الذبح حتى يتحلل به المحصر ، ...... فيقدم الرمى عليها ، ثم الذبح ثم الحلق من محظورات الإحرام ، أى من ممنوعاته بلغ . فيقدم عليه الذبح أى على الحلق ، فأخر لذٰلك ......

(البناية شرح الهداية : (۴/ ۱۳۶ ، ۱۳۷) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : رشيديه)

▭ البحر الرائق : (۳/ ۲۴) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

▭ وشروط الخروج منه أى من إحرام العمرة والحج فى الجملة ، الحلق أو التقصير أى قدر ربع شعر الرأس ، فى وقته ، ...... (إرشاد السارى : (ص: ۱۳۱) باب الإحرام ، فصل فى حكم الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

(۲) والرجل والمرأة فى الرمى سواء ...... (إرشاد السارى : (ص: ۳۵۱) باب رمى الجمار وأحكامه ، فصل : فى أحكام الرمى وشرائطه ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسك : (ص: ۱۸۸) باب رمى الجمار ، فصل فى شرائط الرمى ، ط: إدارة القرآن.

(۳) راجع الحاشية السابقة ، رقم : ۴، ۵ ، على الصفحة السابقة ، رقم : ۲۱۵ .

رمی کا وقت حکومت بدل دے تو کیا کرے

سننے میں آرہا ہے کہ سعودی حکومت آئندہ زمانے میں شیطان کو کنکریاں مارنے کا وقت ہر مکتب والوں کے لئے الگ الگ مقرر کرے گی، سابقہ زمانے کی طرح سب کو ایک ساتھ جانے کی اجازت نہیں ہوگی، اور ہر حاجی کو ہاتھ میں پہننے کے لئے ایک ایک ''کڑا'' یا ''پٹّا'' دیا جائے گا، اور وہ کمپیوٹر سے منسلک ہوگا، اور اس میں مکتب کا نمبر اور شیطان کو کنکریاں مارنے کا وقت وغیرہ درج ہوگا۔

اور ہر مکتب کے گیٹ بند رکھیں گے، اور پولیس گیٹ پر ہوں گے، اور مقررہ وقت پر گیٹ کھولیں گے، اور آگے راستے میں بھی ''کڑا'' یا ''پٹّا'' دیکھ کر چیک بھی کریں گے، اگر مقررہ وقت پر نہیں آیا، آگے پیچھے ہوا تو جرمانہ بھی لگائیں گے، ہوسکتا ہے اس ''حج گروپ کے اجازت نامہ'' کو بھی منسوخ کردیں۔

ایسی صورت میں اگر پہلے دن یعنی دس ذی الحجہ کی رمی کا وقت زوال کے بعد یا رات کو مغرب کے بعد دیا ہے، تو رات کو صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے رمی کرلیں اس طرح رمی کرنے سے واجب بھی ادا ہوجائے گا اور دم بھی واجب نہیں ہوگا اور حکومت کے شیڈول کی بنا پر مجبور ہونے کی وجہ سے مکروہ بھی نہیں ہوگا۔

گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کی رمی کا وقت زوال کے بعد سے شروع ہوکر رات کو صبح صادق سے پہلے پہلے تک باقی رہتا ہے، اگر حکومت نے گیارہ یا بارہ ذی الحجہ کی رمی کا وقت زوال سے پہلے دیا ہے، تو زوال سے پہلے رمی کا وقت شروع نہ ہونے کی وجہ سے رمی کرنے سے واجب ادا نہیں ہوگا اس لئے زوال سے پہلے رمی نہ کریں، ایسی صورت میں اگر زوال کے بعد رمی کرنے کا موقع ملتا ہے تو زوال کے بعد رمی کریں ورنہ رات کو صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے جب بھی موقع ملے رمی کرلیں تو رمی کا واجب ادا ہوجائے گا اور دم واجب نہیں ہوگا۔

اور اگر گیارہ ذی الحجہ کی رمی گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کی درمیانی رات میں صبح صادق سے پہلے پہلے نہ کرسکیں تو بارہویں ذی الحجہ کو زوال کے بعد رمی کرتے وقت گیارہ ذی الحجہ کی کنکری بھی ماریں، یعنی بارہ ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے رات کو صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے جب بھی موقع ملے ہر شیطان کو چودہ چودہ کنکریاں ماریں، اور حرم کے حدود میں ایک دم بھی دیں۔(۱)

اور اگر بارہ ذی الحجہ کی رمی کا وقت زوال سے پہلے دیا ہے، تو رمی کا وقت شروع نہ ہونے کی وجہ سے زوال سے پہلے رمی نہ کریں، اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور رمی کرنے کا واجب بھی ادا نہیں ہوگا، اس لئے یا تو زوال کے بعد رمی کریں ورنہ پوری رات صبح صادق سے پہلے پہلے جب بھی موقع ملے رمی کریں، رمی کا واجب ادا ہوجائے گا دم واجب نہیں ہوگا، اور اگر صبح صادق تک بھی رمی نہیں کرسکے تو حرم کی حدود میں ایک دم دینا واجب ہوگا۔(۲)

اندازہ یہی ہے کہ رات کو گیارہ بجے کے بعد رمی کرنے کی عام اجازت ہوگی اس وقت رمی کرلیا کریں، دم ساقط ہوجائے گا، اور مجبوری کی وجہ سے مکروہ بھی نہیں ہوگا۔(تاہم یاد رہے کہ حکومت کو مناسک حج میں مداخلت کا حق نہیں)

نیز یہ کہ بارہ ذی الحجہ اور تیرہ ذی الحجہ کی درمیانی رات رمی کرکے صبح صادق سے پہلے پہلے منٰی کی حدود سے باہر نکل جانے کی صورت میں تیرہ ذی الحجہ کی رمی لازم نہیں ہوگی۔(۳)

مزید ’’رمی گیارہ ذی الحجہ کی‘‘ اور ’’بارہ ذی الحجہ کی رات میں رمی کرنا‘‘ عنوانات کے تحت بھی دیکھیں۔

---

(۱) ’’رمی معین وقت پر نہ ہوسکی‘‘ عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

(۲) ’’بارہ ذی الحجہ کی رات میں رمی کرنا‘‘ عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔

(۳) ....

رمی کرانے کے بعد عذر ختم ہوگیا

اگر معذور آدمی کا عذر دوسرے سے رمی کرانے کے بعد رمی کا وقت رہتے ہوئے زائل ہوجائے تو دوبارہ خود رمی کرنا لازم نہیں ہوتا، اوراس پر کوئی دم یا صدقہ بھی لازم نہیں ہوتا۔(۱)

رمی کرتے وقت کیا پڑھے

''رمی کے ساتھ تکبیر کہنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۲/۳۴۸)

رمی کرکے دعا کرنا

☆جمرہ اولی (چھوٹا شیطان) اور جمرہ وسطی (درمیانہ شیطان) کو سات سات کنکریاں مارنے کے بعد قبلہ رو ہوکر بیس آیات کی تلاوت کی مقدار کھڑے ہوکر دعا مانگنا مسنون ہے، آخری جمرہ یعنی بڑے شیطان کو رمی کرنے کے بعد دعا نہ کرے بلکہ وہاں سے واپس آجائے۔(۲)

---

(۱) ولو رمی عنهم يجزيهم ذٰلک، ولايعاد إن زال العذر في الوقت، ولا فدية عليهم وإن لم يرموا إلا المريض...... (غنية الناسک: (ص: ۱۸۷) باب رمی الجمار، فصل: في شرائط اللرمی، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری: (ص: ۳۴۹، ۳۵۰) باب رمی الجمار وأحكامه، فصل في أحكام الرمی وشرائطه، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

☐ الفقه الإسلامی وأدلّته: (۳/۲۲۵۹) الباب الخامس: الحج والعمرة، الفصل الأوّل: المبحث السادس: واجبات الحج، المطلب الثانی: رمی الجمار، خامسًا: شروط الرمی، ط: رشيديه.

(۵) ثم (أی بعد الفراغ منها) يتقدم عنها قليلاً وينحرف عنها قليلاً وعبارة بعضهم: وينحدر أمامها، فيقف بعد تمام الرمی، لا عند كل حصاة، مستقبل القبلة، فيحمد الله، ويكبّر ويهلّل، ويسبّح، ويصلّی علی النبیّ ﷺ، ويدعو، ويرفع يديه كما للدعاء بسطا مع حضور و خشوع وتضرع واستغفار، ويمكث كذٰلک قدر قراءة سورة البقرة، أو ثلاثة أحزاب أو عشرين آية (يعنی وهو أقلّ المراتب، واختارة صاحب الحاوی، والمضمرات) ويدعو، و يستغفر لأبويه وأقاربه ومعارفه وسائر المسلمين ثم يأتی الجمرة الوسطٰی فيصنع عندها كما صنع عند الأولیٰ =

رمی کرنے کا حکم

اگر کسی نے کسی دن رمی کے معین وقت میں رمی نہیں کی تو تیرہویں ذی الحجہ تک اس کی قضاء کرسکتا ہے، ایسے آدمی پر قضا اور دم دونوں واجب ہیں، تیرہویں تاریخ کے بعد قضاء نہیں ہے اور دم کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر تینوں دن رمی نہیں کی یا ایک دن پوری یا نصف سے زائد کنکریاں چھوڑ دیں تو دم واجب ہے، اور اگر ایک دن کی نصف سے کم چھوڑ دیں تو ہر کنکری کے عوض نصف صاع تقریبا دو کلو گندم یا آٹا یا اس کی قیمت کے برابر صدقہ کرنا واجب ہے، اگر صدقہ کا مجموعہ دم کی قیمت کے برابر ہوجائے تو اس سے کچھ کم دے۔(۱)

= ...... ثم یأتی الجمرة القصویٰ ، وھی جمرة العقبة فیرمیھا من بطن الوادی ، کما مرّ فی الیوم الأوّل ، ولا یقف عندھا فی جمیع أیّام الرمی للدعاء ویدعو بلا وقوف ، والوقوف عند الأولیین سنة فی الأیّام کلھا .... (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۳۴۱، ۳۴۲) باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل : فی صفة الرمی فی ھٰذہ الأیّام ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۸۲ ، ۱۸۳) باب رمی الجمار ، فصل : فی صفة الرمی فی الیوم الثانی ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۵۲۰ ، ۵۲۱) کتاب الحج ، مطلب فی رمی الجمرات الثلاث ، ط: سعید .

(۱) ولو ترک رمی یوم کله ، أو أکثرہ کأربع حصیات ، فما فوقھا فی یوم النحر ، أو إحدیٰ عشر حصاة فیما بعدہ ، فعلیه دم بالاتفاق ، وإنّما یتحقق الترک بغروب الشمس من آخر أیّام الرمی وھو الرابع ، وإن أخّرہ إلی یوم آخر ، فعلیه القضاء مع الدم عند أبی حنیفة ، وعندھما یجب القضاء لاغیر ، وإن أخّرہ إلی اللّیل فلا شیئ علیه ، وإن ترک الأقل کحصاة أو حصاتین ، أو ثلاث فی الیوم الأوّل ، أو عشر حصیات ، فما دونھا فیما بعدہ ، فعلیه لکل حصاة صدقة إلاّ أن یبلغ ذٰلک دمًا ، فینقص منه ماشاء ...... ولو ترک رمی الجمار الثلاث فی یوم واحد ، أو فی یومین أو فی الأیّام کلھا ، فعلیه دم واحد لإتحاد الجنس . (غنیة الناسک : (ص: ۲۷۹) باب الجنایات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ...... المطلب الثامن : فی ترک الواجب فی رمی الجمرات ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۵۰۷ ، ۵۰۸) باب الجنایات وأنواعھا ، النوع الخامس ، الجنایات فی أفعال الحج ، فصل فی الجنایة فی رمی الجمار ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة . =

رمی کرنے کے لئے کوئی خاص ہیئت شرط نہیں

☆ رمی کرنے کے لئے کوئی خاص حالت اور ہیئت شرط نہیں بلکہ جس حالت میں اور جس جگہ کھڑے ہوکر رمی کرے گا صحیح ہو جائے گی۔(۱)

البتہ مندرجہ ذیل امور کی رعایت کرنا مسنون ہے:

۱۔رمی ہاتھ سے کرنا ضروری ہے، اگر کمان، تیر اور بندوق وغیرہ سے رمی کی تو صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

۲۔سات کنکریاں علیحدہ علیحدہ مارنا، اگر ایک سے زائد یا ساتوں ایک دفعہ مارے تو ایک ہی شمار ہوگی اگرچہ سب الگ الگ گری ہوں، باقی چھ پوری کرنی ضروری ہوں گی۔(۳)

= ▭ الدر مع الرد : (۲/۵۵۴) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۱) ولايشترط أن يكون الرامى على حالة مخصوصة من قيام واستقبال وطهارة ...... (إرشاد السارى : (ص: ۲۵۱) با رمى الجمار وأحكامه ، فصل فى أحكام الرمى وشرائطه وواجباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۸۶) باب رمى الجمار ، فصل فى الترتيب بين الجمار الثلاث ، تتمة ، قبيل : فصل فى شرائط الرمى ، ط: إدارة القرآن .

▭ الفقه الإسلامى وأدلّته : (۳/۲۲۵۹) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل ، المبحث السادس : واجبات الحج ، المطلب الثانى : رمى الجمار ، خامسًا : شروط الرمى ، ط: رشيديه .

(۲) والثانى : الرمى باليد ، فلايجزئ الرمى بالقوس ونحوه ، ولا الرمى بالرجل ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۸۶) باب رمى الجمار ، فص: فى شرائط الرمى ، ط: إدارة القرآن)

▭ البحر العميق : (۳/۱۶۷۲) الباب الثانى عشر : فى الأعمال المشروعة يوم النحر ، مطلب : موضع وقوع الحصى ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(۳) الرابع : تفريق الرميات فلو رمى بسبع حصيات جملة لم يجزه إلا عن حصاة واحدة ...... (لباب مع إرشاد السارى : (ص: ۳۴۶) باب الجمار وأحكامه ، فصل : فى أحكام الرمى وشرائطه وواجباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ البحر الرائق : (۲/۳۴۳) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۸۷) باب رمى الجمار ، فص: فى شرائط الرمى ، ط: إدارة القرآن.

۳۔ ہر جمرہ (شیطان) پر سات کنکری سے زیادہ قصدا مارنا مکروہ ہے شک ہو جانے کی وجہ سے سات سے زیادہ مارے تو کوئی حرج نہیں۔(۱)

☆ کم عقل، مجنون، بچہ اور بے ہوش اگر بالکل رمی نہ کریں تو ان پر دم یا صدقہ واجب نہیں، البتہ اگر عاقل بالغ مریض رمی نہیں کرے گا تو رمی ترک کرنے کی وجہ سے دم دینا لازم ہوگا۔(۲)

☆ عورت اورمرد کے لئے رمی احکام کے برابر ہیں کوئی فرق نہیں، البتہ عورت کے لئے رات میں رمی کرنا افضل ہے۔(۳)

---

(۱) ولو رمى أكثر من سبع يكره أى إذا رماه عن قصد ، وأمّا إذا شك فى السابع ورماه وتبيّن أنّه الثامن فإنّه لايضره ذٰلك ...... (إرشاد السارى : (ص: ۳۵۳) باب رمى الجمار وأحكامه ، فصل: فى أحكام الرمى وشرائطه وواجباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ منحة الخالق على البحر الرائق : (۳۴۴/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : سعيد .

☜ الهندية : (۲۳۴/۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

(۲) ولو ارتكب محظورا لا شيئ عليهما ...... فلو فسخه أو ترك أركان الحج كلها أو بعضها أو ترك واجباته ، كذٰلك لاجزاء عليه ولا قضاء ......(غنية الناسك : (ص: ۸۴) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام الصبى والمجنون ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۱۵۹) باب الإحرام ، فصل فى إحرام الصبى ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

☜ وإن لم يرم حتٰى غابت الشمس من اليوم الرابع سقط عنه الرمى لفوات الوقت ، وعليه دم واحد بالإجماع ؛ لأنّ الرمى كله نسك واحد ...... (التاتارخانية : (۴۶۹/۲) كتاب المناسك ، الفصل الثالث : فى تعليم أعمال الحج ، والكلام فى الرمى ، ط: إدارة القرآن)

☜ غنية الناسك : (ص: ۲۷۹) باب الجنايات ، الفصل السابع فى ترك الواجب فى أفعال الحج ، ...... المطلب الثامن فى ترك الواجب فى رمى الجمرات ، ط: إدارة القرآن .

☜ إرشاد السارى : (ص: ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فى أفعال الحج ، فصل : فى الجناية فى رمى الجمار ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۳) راجع الحاشية السابقة ، رقم : ۱ ، على الصفحة السابقة ، رقم : ۳۳۸ .

رمی کرنے والے اور جمرہ کے درمیان فاصلہ

رمی کرنے والے اور جمرہ (شیطان) کے بیچ مین پانچ ہاتھ سے کم فاصلہ نہ ہو، زیادہ فاصلہ میں کوئی قباحت نہیں، یعنی کم سے کم پانچ ہاتھ کا فاصلہ ہونا چاہئے۔(۱)

رمی کی قضا کا وقت

رمی کی قضا کا وقت تیرہویں ذی الحجہ کا آفتاب غروب ہونے تک ہے غروب کے بعد رمی کا وقت ختم ہوجاتا ہے اور قضا کا وقت نہیں رہتا، صرف دم واجب ہوتا ہے۔(۲)

رمی کے دوران انزال ہوجائے

اگر رمی کے دوران ہجوم کی وجہ سے انزال ہوجائے، تو ایسی حالت میں رمی

---

(۱) ویستحب أن یکون بینه أی بین الرامی و بین الجمرة أی موضع وقوع الحصی خمسة أذرع فأکثر لأنّ ما دونها وضع وهو غیر جائز أو طرح وهو خلاف السنة. (إرشاد الساری: (ص:۳۱۷) باب مناسک منٰی، ط: الإمدادیه مکّة المکرّمة)

الدر مع الرد: (۲/۵۱۳) کتاب الحج، مطلب فی رمی جمرة العقبة، ط: سعید.

غنیة الناسک: (ص: ۱۷۰) باب مناسک منٰی یوم النحر، فصل: فی رمی جمرة العقبة یوم النّحر، مطلب فی کیفیة وقوف الرمی، ط: إدارة القرآن.

(۲) ولو ترک رمی الجمار کلها فی سائر الأیّام إلی یوم الرابع، قضاها علی التألیف فی الیوم الرابع، وفی شرح الطحاوی: قبل غروب الشمس؛ لأنّ وقت الرمی باق والجنس واحد، یعنی یبدأ بجمرة العقبة، ثم یرمی الّتی تلی مسجد الخیف ثم تلیها ثم جمرة العقبة، وفی الهدایة: ثم بتأخیرها یجب عند أبی حنیفة خلافًا لهما، وإن لم یرم حتی غابت الشمس من الیوم الرابع سقط عنه الرمی لفوات الوقت و علیه دم واحد بالإجماع؛ لأنّ الرمی کله نسک واحد ...... (التاتارخانیة: (۲/۴۶۹) کتاب المناسک، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج، ط: إدارة القرآن)

البحر الرائق: (۲/۳۴۸) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید.

إرشاد الساری: (ص: ۳۴۴) باب رمی الجمار وأحکامه، فصل: فی رمی الیوم الرابع، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة.

کرنے سے رمی ہوجائے گی، البتہ ایسی حالت میں رمی کرنا بہتر نہیں۔(۱)

رمی کے ساتھ تکبیر کہنا

رمی کے ساتھ تکبیر کہنا مسنون ہے، اس لئے جب شیطان کو کنکری مارے تو ہر کنکری مارتے وقت یہ پڑھتا رہے: **"بسم الله الله اکبر رغما للشیطن ورضی للرحمن"** (میں اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں، اللہ سب سے بڑا ہے، یہ کنکری شیطان کو ذلیل کرنے اور اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے مارتا ہوں)(۲)

رمی کیسے کرے

☆ رمی کرتے وقت کنکری کو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑنا مستحب ہے، اور رمی کرتے وقت ہاتھ کو اتنا اونچا کرنا کہ بغل کی سفیدی نظر آئے مستحب ہے، باقی جیسے بھی سہولت ہو رمی کرنے سے رمی ہوجائے گی۔(۳)

---

(۱) ارجع الحاشیة السابقة رقم: ۱، علی الصفحة السابقة: ۳۳۰. تحت عنوان " رمی ".

(۲) یکبّر مع کلّ حصاة ویدعو، فیقول: بسم الله، الله أکبر، رغمًا للشیطان ورضا للرحمٰن. (إرشاد الساری: (ص: ۳۱۶) باب مناسک منٰی، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک: (ص: ۱۷۰) باب مناسک منٰی یوم النحر، فصل: فی رمی جمرة العقبة، مطلب: فی کیفیة رمی جمرة العقبة، ط: إدارة القرآن.

▭ الهندیة: (۱/۲۳۳، ۲۳۴) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیه.

(۳) ویرفع الرجل یدیه حتی یری بیاض إبطه ...... وکیفیة الرمی أن یضع طرف إبهامه الیمنٰی علی وسط السبابة ویضع الحصاة علی ظهر الإبهام کأنّه عاقد سبعین ...... وقیل: أن یأخذ الحصی بطرفی إبهامه وسبابته کأنّه عاقد ثلاثین فیرمیها، هٰذا هو الأصح؛ لأنّه الأیسر المعتاد، ثم هٰذا بیان الأولویة، وأمّا بیان الجواز فلایتقید بهیئة، بل یجوز کیف ما وجد الرمی. (غنیة الناسک: (ص: ۱۷۰، ۱۷۱) باب مناسک منٰی یوم النحر، فصل فی جمرة العقبة، مطلب فی کیفیة وقوف الرمی وموقفه، ط: إدارة القرآن)

▭ المنحة الخالق: علی البحر الرائق: (۲/۳۴۳) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید.

▭ إرشاد الساری: (ص: ۳۱۶، ۳۱۷) باب مناسک منٰی یوم النحر، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

رمی کے لئے پاک ہونا شرط نہیں

شیطان کی رمی کرنے کے لئے عورت کا حیض ونفاس سے پاک ہونا شرط نہیں ہے، اسی حالت میں رمی کرے گی۔(۱)

رمی کے لئے جمرہ کے قریب ہونا ضروری نہیں

رمی کیلئے جمرہ (شیطان) کے قریب یا دور ہونا ضروری نہیں، جس جگہ سے بھی رمی کرے گا اس کی رمی ہو جائے گی، لیکن سنت یہ ہے کہ جمرہ سے پانچ ہاتھ یا اس سے زیادہ فاصلہ پر رمی کرے اس سے کم فاصلے پر رمی کرنا مکروہ ہے۔(۲)

رمی کے لئے کنکریاں دوسرے کو دے کر چلے جانا

☆جمرات (شیطان) کی رمی واجب ہے، اور اس کو چھوڑنے پر دم لازم آتا ہے اس لئے اپنی کنکریاں کسی دوسرے کے حوالے کر کے خود چلے آنا جائز نہیں ہے حج

---

(۱) ولایشترط أن یکون الرامی علی حالة مخصوصة من قیام واستقبال وطهارة ، (وهی الأکمل ......) . (لباب مع إرشاد الساری : (ص: ۳۵۱) باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل : فی أحکام الرمی وشرائطهٖ وواجباته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

🗀 غنیة الناسک : (ص: ۱۸۶) باب رمی الجمار ، فص: فی الترتیب بین الجمار الثلاث ، تتمة ، قبیل : فص؛ فی شرائط الرمی ، ط : إدارة القرآن .

(۲) فإذا أتٰی جمرة العقبة یقف فی بطن الوادی حیث یریٰ موضع حصیاته والتقدیر بخمسة أذرع تقدیر بأقل ماسن فیه ...... (غنیة الناسک : (ص: ۱۷۰) باب مناسک منٰی یوم النحر ، فصل فی رمی جمرة العقبة ، مطلب : فی کیفیة وقوف الرامی ، ط: إدارة القرآن)

🗀 ویستقبل القبلة أی القبلة الّتی هی جهتها ویجعل بینه أی بین نفسهٖ و بین مجتمع الحصی ، خمسة أذرع أو أکثر لا أقلّ أی بطریق الاستحباب ...... (إرشاد الساری : (ص: ۳۴۱) باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل فی صفة الرمی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

🗀 الدر مع الرد : (۵۱۳/۲) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب : فی رمی جمرة العقبة، ط: سعید .

ناقص رہے گا، دم لازم آئے گا، اور قصدا حج کا واجب چھوڑنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا۔(۱)

اتنا خرچ کر کے حج کیلئے آئے اور پھر حج کو ادھورا اور ناقص چھوڑ کر واپس چلا جائے یہ عقل مندی کی بات نہیں ہے۔

(۱) ورمی الجمار لكل من حجّ ...... آفاقيا أو غيره قارنًا أو متمتّعًا أو مفردًا ...... (الدر مع الرد : (كتاب الحج ، مطلب : فى فروض الحج وواجباته ، ط: سعيد)

☜ أو إحدٰى الجمار الثلاث ، ويجب لكل حصاة صدقة إلاّ أن يبلغ دمًا ...... (الدر المختار : (۵۵۷/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

☜ التاتارخانية : (۴۶۹/۲) كتاب المناسك ، الفصل الثالث فى تعليم أعمال الحج ، ط: إدارة القرآن .

☜ البحر الرائق : (۳۴۸/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

☜ السادس : أن يرمى بنفسهٖ ، فلايجوز النيابة فيه عند القدرة ، وتجوز عند العذر ، فلو رمى عن مريض بأمرهٖ أو مغمٰى عليه ، ولو بغير أمرهٖ ، أو صبى أو معتوه أو مجنون جاز ...... وحد المريض أن يصير بحيث يصلى جالسًا ؛ لأنّه لايستطيع الرمى راكبًا ، ولا محمولاً ، أمّا لأنّه تعذر عليه الرمى أو يلحقه بالرمى ضرر، فإن كان مريض له قدرة على حضور المرمٰى محمولاً ، ويستطيع الرمى كذٰلک من غير أن يلحقه ألم شديد ، ولايخاف زيادة المرض ، ولا بطء البرء ، لايجوز النيابة عنه إلاّ أن لايجد من يحمله ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۸۷ ، ۱۸۸) باب رمى الجمار، فص: فى شرائط الرمى ،ط : إدارة القرآن)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۳۴۹) باب رمى الجمار وأحكامه ، فص: فى أحكام الرمى و شرائطهٖ و واجباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ المحرم إذا جنٰى عمدًا بلا عذر يجب عليه الجزاء ...... والإثم ...... ولا بد من التوبة فى كل حالٍ . (لباب المناسک مع إرشاد السارى : (ص: ۴۲۲) باب الجنايا ت، وأنواعها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ شامى : (۵۴۴/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

☜ ترک رمى يوم أى من أيّام النحر كله أى سبع حصيات فى اليوم الأوّل وإحدٰى و عشرين فى بقية الأيّام أو أكثرهٖ كأربع حصيات فما فوقها فى يوم النحر أو إحدى عشر حصاة فيما بعده أو أخّره إلى يوم آخر ، فعليه دم أى لتركه أو تأخيره ...... (إرشاد السارى : (ص: ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فى أفعال الحج ، فصل : فى الجناية فى رمى الجمار ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☆ اگر کوئی شخص خود رمی کرنے پر قادر ہے، تو اس کی طرف سے کسی دوسرے آدمی کا رمی کردینا کافی نہیں بلکہ اس کے ذمہ بذات خود رمی کرنا لازم ہے، البتہ اگر کوئی مرد یا عورت ایسا بیمار یا معذور ہو کہ خود جمرات (شیطان) تک آنے کی طاقت نہیں رکھتا، اس کی طرف سے نیابت جائز ہے کہ اس کے حکم سے دوسرا شخص اس کی طرف سے رمی کردے۔(۱)

---

(۱) ورمی الجمار لکل من حجّ ...... آفاقیا أو غیرہ قارنًا أو متمتّعًا أو مفردًا ...... (الدر مع الرد : (کتاب الحج ، مطلب : فی فروض الحج وواجباته ، ط: سعید)

☜ أو إحدٰی الجمار الثلاث ، ویجب لکل حصاۃ صدقة إلاّ أن یبلغ دمًا ...... (الدر المختار : (۵۵۷/۲) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

☜ التاتارخانیة : (۴۶۹/۲) کتاب المناسک ، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج ، ط: إدارۃ القرآن .

☜ البحر الرائق : (۳۴۸/۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

☜ السادس : أن یرمی بنفسهٖ ، فلایجوز النیابة فیه عند القدرۃ ، وتجوز عند العذر ، فلو رمی عن مریض بأمرہٖ أو مغمٰی علیه ، ولو بغیر أمرہٖ ، أو صبی أو معتوہ أو مجنون جاز ...... وحد المریض أن یصیر بحیث یصلی جالسًا ؛ لأنّه لایستطیع الرمی راکبًا ، ولا محمولاً ، أمّا لأنّه تعذر علیه الرمی أو یلحقه بالرمی ضرر ، فإن کان مریض له قدرۃ علی حضور المرمٰی محمولاً ، ویستطیع الرمی کذٰلک من غیر أن یلحقه ألم شدید ، ولایخاف زیادۃ المرض ، ولا بطء البرء ، لایجوز النیابة عنه إلاّ أن لایجد من یحمله ...... (غنیة الناسک : (ص: ۱۸۷ ، ۱۸۸) باب رمی الجمار، فص: فی شرائط الرمی ،ط : إدارۃ القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۳۴۹) باب رمی الجمار وأحکامه ، فص: فی أحکام الرمی و شرائطهٖ و واجباته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☜ المحرم إذا جنٰی عمدًا بلا عذر یجب علیه الجزاء ...... والإثم ...... ولا بد من التوبة فی کل حالٍ . (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۴۲۲) باب الجنایا ت، وأنواعها ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☜ شامی : (۵۴۴/۲) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

☜ لو ترک رمی یوم أی من أیّام النحر کله أی سبع حصیات فی الیوم الأوّل وإحدٰی و عشرین فی بقیة الأیّام أو أکثرہٖ کأربع حصیات فما فوقها فی یوم النحر أو إحدی عشر حصاۃ فیما بعدہ أو أخّرہ إلی یوم آخر ، فعلیه دم أی لترکه أو تأخیرہ ...... (إرشاد الساری : (ص: ۵۰۷) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل : فی الجنایة فی رمی الجمار ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☆ رمی میں کنکریاں پے درپے مارنا مسنون ہے، تاخیر کرنا اور کنکریوں میں فاصلہ کرنا مکروہ ہے۔(۱)

رمی گیارہ ذی الحجہ کی

☆ گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو تینوں شیطانوں پر رمی کرنے کا مسنون وقت زوال آفتاب سے غروب آفتاب تک ہے، اور غروب آفتاب سے صبح صادق تک مکروہ وقت ہے، اگر بلاعذر اگلے دن تک مؤخر کیا تو دم واجب ہوگا۔(۲)

☆ اگر کسی نے گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو زوال سے پہلے رمی کی تو رمی نہیں ہوگی، زوال کے بعد دوبارہ کرنا لازم ہوگا ورنہ دم دینا واجب ہوگا۔(۳)

---

(۱) لایشترط الموالاۃ بین الرمیات ، بل یسن فیکرہ ترکھا ، لباب . (شامی : (۲/ ۵۱۴) کتاب الحج ، مطلب : فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعید)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۳۵۱) باب رمی الجمار وأحکامہ ، فصل : فی أحکام الرمی وشرائطه و واجباته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

▭ غنیة الناسک : (ص: ۱۸۶) باب رمی الجمار ، فصل فی الترتیب بین الجمار الثلاث ، تمتة ، ط: إدارة القرآن.

(۲) وقت رمی الجمار الثلاث فی الیوم الثانی والثالث من أیّام النحر : بعد الزوال ، فلا یجوز قبله فی المشهور ، ...... والوقت المسنون فی الیومین یمتد من الزوال إلی غروب الشمس ومن الغروب إلی طلوع الفجر ، وقت مکروہ ، وإذا طلع الفجر فقد فات وقت الأداء ، وبقی وقت القضاء إلی آخر أیّام التشریق ، فلو أخّرہ عن وقته فعلیه القضاء والجزاء ...... (لباب مع إرشاد الساری : (ص: ۳۳۴ إلی ۳۳۹) باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل : فی وقت الرمی فی الیومین المتوسطین ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۱۸۱) باب رمی الجمار ، فصل : فی أوقات الرمی فی الأیّام الأربعة ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۱/ ۵۲۱) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب : فی رمی الجمار الثلاث ، ط: سعید .

(۳) وقت رمی الجمار الثلاث فی الیوم الثانی والثالث من أیّام النحر : بعد الزوال ، فلا یجوز قبله فی المشهور ، ...... والوقت المسنون فی الیومین یمتد من الزوال إلی غروب الشمس ومن =

☆ کمزور، بیمار اور خواتین کے لئے رات میں رمی کرنا مکروہ نہیں ہے، اس لئے جو لوگ رات کے وقت میں رمی کرنے پر قادر ہوں ان کی طرف سے دوسرے کی رمی درست نہیں ہوگی۔(۱)

☆ اگر حقیقی عذر کے بغیر رمی خود نہیں کی بلکہ کسی اور سے نیابت کے طور پر کرالی گئی تو رمی معتبر نہیں ہوگی، اور ایسے لوگوں پر رمی ترک کرنے کی وجہ سے دم واجب ہوگا۔(۲)

= الغروب إلى طلوع الفجر ، وقت مکروہ ، وإذا طلع الفجر فقد فات وقت الأداء ، وبقی وقت القضاء إلی آخر أیّام التشریق ، فلو أخّرہ عن وقتہٖ فعلیہ القضاء والجزاء …… (لباب مع إرشاد الساری : (ص: ۳۳۴ إلی ۳۳۹) باب رمی الجمار وأحکامہ ، فصل : فی وقت الرمی فی الیومین المتوسطین ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۱۸۱) باب رمی الجمار ، فصل : فی أوقات الرمی فی الأیّام الأربعة ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۱/ ۵۲۱) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب : فی رمی الجمار الثلاث ، ط: سعید .

(۱) لو لم یرم یوم النحر أو الثانی ، أو الثالث ، رماہ فی اللیلة المقبلة أی الآتیة لکل من الأیّام الماضیة ، ولا شیئ علیہ سوی الإساء ة ما لم یکن بعذر . (شامی : (۲/ ۵۲۱) کتاب الحج، فصل فی الإحرام ، مطلب : فی رمی الجمار الثلاث ، ط: سعید)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۳۴۰) باب رمی الجمار وأحکامہٖ ، فصل : فی وقت الرمی فی الیوم الرابع …… ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

▭ غنیة الناسک : (ص: ۱۷۰) باب مناسک منٰی یوم النحر ، فصل : فی رمی جمرة العقبة ، ط: إدارة القرآن .

(۲) الخامس : أن یرمی بنفسہٖ ، فلایجوز النیابة عند القدرة ، وتجوز عند العذر …… (إرشاد الساری : (ص: ۳۴۹) باب رمی الجمار وأحکامہ ، فصل فی أحکام الرمی وشرائطہٖ وواجباتہ ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۱۸۷) باب رمی الجمار ، فصل فی شرائط الرمی ، ط: إدارة القرآن.

▭ الفقہ الإسلامی وأدلّتہ : (۳/ ۲۲۵۹) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل : أحکام الحج والعمرة ، المبحث السادس : واجبات الحج ، المطلب الثانی : رمی الجمار …… خامسًا : شروط الرمی ، ط: رشیدیہ .

☆بعض حجاج بارہویں کے روز زوال سے پہلے رمی کر کے مکہ مکرمہ آجاتے ہیں، یہ عمل درست نہیں، ایسے لوگوں کی رمی نہیں ہوگی اور ان کو دم دینا لازم ہوجائے گا۔(۱)

گیارہ اور بارہ ذی الحجہ کو (اور اگر تیرہ ذی الحجہ کو منی میں رہا) تو چھوٹے اور درمیانی شیطان کو سات سات کنکریاں مارنے کے بعد مجمع سے ہٹ کر کم از کم بیس آیتیں پڑھنے کی مقدار قبلہ رو کھڑے ہوکر دعا کرنا سنت ہے لیکن بڑے شیطان کو کنکریاں مارنے کے بعد کسی دن بھی دعا کے لئے ٹھہرنا سنت نہیں ہے۔(۱)

(۱) وأمّا وقت الرمی من الیوم الأوّل والثانی من أیّام التشریق وهو الیوم الثانی والثالث من أیّام الرمی فبعد الزوال حتی لایجوز الرمی فیهما قبل الزوال فی الروایة المشهورة عن أبی حنیفة ...... ووجه الروایة المشهورة ما روی عن جابر رضی اللّٰه عنه أنّ رسول اللّٰه ﷺ رمی الجمرة یوم النحر ضحی و رمی فی بقیة الأیّام بعد الزوال ، وهٰذا باب لایعرف بالقیاس ، بل بالتوقیف . (بدائع الصنائع :(۱۳۸/۲) کتاب الحج ، وأمّا وقت الرمی من الیوم الأوّل والثانی ، ط: سعید)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۱۸۱) باب رمی الجمار ، فصل فی أوقات الرمی فی الأیّام الأربعة ، ط: إدارة القرآن .

▭ إرشاد الساری : (ص: ۳۳۴ إلی ۳۳۹) باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل فی وقت الرمی فی الیومین المتوسطین ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

(۲) (ثم بعد الفراغ منها) یتقدم عنها قلیلاً وینحرف عنها قلیلاً ، وعبارة بعضهم : وینحدر أمامها ، فیقف بعد تمام الرمی ، لا عند کل حصاة مستقبل القبلة ، فیحمد اللّٰه ویکبّر و یهلّل ، ویسبّح ویصلی علی النّبیّ ﷺ ، ویدعو ، ویرفع یدیه کما للدعاء بسطًا مع حضور و خشوع وتضرع واستغفار ، ویمکث کذٰلک قد قراءة سورة البقرة ، أو ثلاثة أحزاب أو عشرین آیة (یعنی وهو أقلّ المراتب واختاره صاحب الحاوی والمضمرات) ویدعو ویستغفر لأبویه ، وأقاربه ومعارفه وسائر المسلمین ، ثم یأتی الجمرة الوسطٰی فیصنع عندها کما صنع عنی الأولیٰ ...... ثم یأتی الجمرة القصوٰی وهی جمرة العقبة فیرمیها من بطن الوادی کما مر فی الیوم الأوّل ، ولایقف عندها فی جمیع أیّام الرمی للدعاء ویدعو بلاوقوف ، والوقوف عند الأولین سنة ،فی الأیّام کلها ...... (لباب مع إرشاد الساری : (ص: ۳۴۱ ، ۴۲ ، ۳) باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل فی صفة الرمی فی هٰذه الأیّام ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۱۸۲ ، ۱۸۳) باب رمی الجمار ، فصل فی صفة رمی الجمار فی الیوم الثانی ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۵۲۰/۲ ، ۵۲۱) کتاب الحج ، مطلب فی رمی الجمرات الثلاث ، ط: سعید .

رمی معین وقت پر نہ ہوسکی

☆ اگر کسی دن کی رمی اس کے معین وقت میں نہیں ہوسکی تو قضاء واجب ہوگی اور دم بھی واجب ہوگا، اسی طرح اگر کسی دن کی رمی بالکل نہیں کی اور رمی کا وقت گزر گیا، تب بھی ایک ہی دم واجب ہوگا، اور یہ حرم کے حدود میں دینا ہوگا۔(۱)

☆ رمی کی قضاء کا وقت تیرہویں ذی الحجہ کے آفتاب غروب ہونے تک ہے غروب کے بعد رمی کا وقت ختم ہو جاتا ہے اور قضاء کا وقت نہیں رہتا، صرف دم واجب ہوتا ہے۔(۲)

---

(۱) ولو ترک رمی یوم کله ، أو أکثره کأربع حصیات ، فما فوقها فی یوم النحر ، أو إحدی عشر حصاة فیما بعده ، فعلیه دم بالاتفاق ، وإنّما یتحقق الترک بغروب الشمس من آخر أیّام الرمی ، وهو الرابع ، وإن أخّره إلی یوم آخر فعلیه القضاء مع الدم عند أبی حنیفة وعندهما یجب القضاء لاغیر ، وإن أخّره إلی اللیل ، فلا شیئ علیه . (غنیة الناسک : (ص: ۲۷۹) باب الجنایات ، الفصل السابع : فی ترک الواجبات فی أفعال الحج ...... المطلب الثانی : فی ترک الواجب فی رمی الجمرات ، ط: إدارة القرآن)

☜ لباب مع شرحہٖ : (ص: ۵۰۷ ، ۵۰۸) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل : فی الجنایة فی رمی الجمار ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☜ الدر مع الرد : (۲/۵۵۴) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

☜ ویختصّ جواز ذبحه بالمکان هو الحرم فلایجوز ذبحه فی غیره أصلاً ...... (إرشاد الساری : (ص: ۳۶۹) باب القران ، فصل : فی هدی القارن والمتمتّع ، وکذا : (ص: ۵۰۶) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فسل : فی الجنایة فی الذبح والحلق ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۲۷۹) باب الجنایات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ...... المطلب التاسع : فی ترک الواجب فی الذبح والحلق ، ط: إدارة القرآن .

☜ الدر مع الرد : (۲/۶۱۶) کتاب الحج ، باب الهدی ، ط: سعید .

(۲) ولو ترک رمی یوم کله ، أو أکثره کأربع حصیات ، فما فوقها فی یوم النحر ، أو إحدی عشر حصاة فیما بعده ، فعلیه دم بالاتفاق ، وإنّما یتحقق الترک بغروب الشمس من آخر أیّام الرمی ، وهو الرابع ، وإن أخّره إلی یوم آخر فعلیه القضاء مع الدم عند أبی حنیفة وعندهما یجب القضاء لاغیر ، وإن أخّره إلی اللیل ، فلا شیئ علیه . (غنیة الناسک : (ص: ۲۷۹) باب الجنایات ، الفصل السابع : فی ترک الواجبات فی أفعال الحج ...... المطلب الثانی : فی ترک الواجب فی رمی الجمرات ، ط: إدارة القرآن) =

☆اگر کسی نے دسویں یا گیارہویں یا بارہویں کو رمی نہیں کی، تو اس دن کے بعد والی رات میں کرسکتا ہے، مثلا دسویں ذی الحجہ کو رمی نہیں کی تو دسویں اور گیارہویں کی درمیانی رات میں رمی جائز ہے، کیونکہ حج کے ایام میں بعد والی رات پہلے دن کی شمار ہوتی ہے۔(۱)

رمی میں ترتیب بدل گئی

☆دوسرے اور تیسرے دن تینوں شیطانوں کو ترتیب سے کنکری مارنا سنت ہے، یعنی پہلے پہلے شیطان کو پھر درمیانی شیطان کو اور آخر میں بڑے شیطان کی رمی کرنا سنت ہے، اور سنت کے خلاف کرنا برا ہے اس لئے جان بوجھ کر ترتیب کے خلاف رمی نہ

= لباب مع شرحہ: (ص: ۵۰۷، ۵۰۸) باب الجنايات وأنواعها، النوع الخامس: الجنايات فى أفعال الحج، فصل: فى الجناية فى رمى الجمار، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

الدر مع الرد: (۲/۵۵۴) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد.

ويختصّ جواز ذبحه بالمكان هو الحرم فلايجوز ذبحه فى غيره أصلاً ...... (إرشاد السارى: (ص: ۳۶۹) باب القران، فصل: فى هدى القارن والمتمتّع، وكذا: (ص: ۵۰۶) باب الجنايات وأنواعها، النوع الخامس: الجنايات فى أفعال الحج، فسل: فى الجناية فى الذبح والحلق، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۲۷۹) باب الجنايات، الفصل السابع: فى ترک الواجب فى أفعال الحج ...... المطلب التاسع: فى ترک الواجب فى الذبح والحلق، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/۶۱۶) كتاب الحج، باب الهدى، ط: سعيد.

(۱) إذا أخّر الرمى عن يومه، أو قدم أو لم يرم، لو لم يرم يوم النحر أو الثانى أو الثالث، رماه فى الليلة المقبلة، ولا شيئ عليه سوى الإساءة إن لم يكن بعذر، ولو رمى ليلة الحادى عشر، أو غيرها من غدها لم يصح؛ لأنّ الليالى فى الحج فى حكم الأيّام الماضية ...... (غنية الناسک: (ص: ۱۸۲) باب رمى الجمار، فصل فى أوقات الرمى فى الأيّام الأربعة، ط: إدارة القرآن)

بدائع الصنائع: (۲/۱۳۸) كتاب الحج، فصل: وأمّا وقت الرمى، ط: سعيد.

إرشاد السارى: (ص: ۳۴۰) باب رمى الجمار وأحكامه، فص؛ فى وقت الرمى فى اليوم الرابع من أيّام الرمى، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

کرے۔(۱)

تاہم اگر کسی نے غلطی یا بھول کی وجہ سے ترتیب بدل دی مثلاً سب سے پہلے بڑے شیطان کی رمی اور آخر میں چھوٹے شیطان کی رمی کی تو سنت کے خلاف کرنے کی وجہ سے برا تو ہوگا لیکن حج ہوجائے گا اور دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا۔

اور اگر دوبارہ ترتیب سے رمی کی تو سنت کے مطابق ہوجائے گا اور اساءت اور برائی ختم ہوجائے گی۔(۲)

---

(۱) وما ذكرنا من الترتيب في الجمار الثلاث سنة عند الأكثر ، هو المختار ، وقيل : شرط كماقاله الثلاثة ، فلو بدأ بجمرة العقبة ، ثم الوسطى ، ثم بالأولىٰ ، ثم تذكر ذٰلک في يومه ، فإنّه يعيد الوسطىٰ والعقبة سنة أوحتمًا ...... رمى في اليوم الثاني أو الثالث أو الرابع : الوسطىٰ والثالثة، ولم يرم الأولىٰ ، فعند القضاء إن رمى الكل بالترتيب فحسن ، وإن قضى الأولىٰ جاز ، لسنية الترتيب ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۸۵) باب رمي الجمار ، فصل في الترتيب بين الجمار الثلاث ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري : (ص: ۳۵۲) باب رمي الجمار وأحكامه ، فصل : في أحكام الرمي او شرائطه و واجباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

وحكم السنن أي المؤكّدة الإساءة بتركها ، أي لو تركها عامدًا وعدم لزوم شيئ أي من دم أ صدقة على فاعلها ، (تاركها) . (إرشاد الساري : (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج ...... فصل في سننه ، حكم السنن ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۴۷) باب فرائض الحج ...... فصل : وأمّا سننه ...... ، ط: إدارة القرآن.

(۲) وما ذكرنا من الترتيب في الجمار الثلاث سنة عند الأكثر ، هو المختار ، وقيل : شرط كماقاله الثلاثة ، فلو بدأ بجمرة العقبة ، ثم الوسطى ، ثم بالأولىٰ ، ثم تذكر ذٰلک في يومه ، فإنّه يعيد الوسطىٰ والعقبة سنة أوحتمًا ...... رمى في اليوم الثاني أو الثالث أو الرابع : الوسطىٰ والثالثة، ولم يرم الأولىٰ ، فعند القضاء إن رمى الكل بالترتيب فحسن ، وإن قضى الأولىٰ جاز ، لسنية الترتيب ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۸۵) باب رمي الجمار ، فصل في الترتيب بين الجمار الثلاث ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري : (ص: ۳۵۲) باب رمي الجمار وأحكامه ، فصل : في أحكام الرمي او شرائطه و واجباته ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

وحكم السنن أي المؤكّدة الإساءة بتركها ، أي لو تركها عامدًا وعدم لزوم شيئ أي من دم أ صدقة على فاعلها ، (تاركها) . (إرشاد الساري : (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج ...... فصل في سننه ، حكم السنن ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۴۷) باب فرائض الحج ...... فصل : وأمّا سننه ...... ، ط: إدارة القرآن.

رمی میں عورت مرد کے احکام برابر ہیں

عورت اور مرد کے لئے رمی کے احکام برابر ہیں، کوئی فرق نہیں البتہ عورتوں کے لئے رات میں رمی کرنا افضل ہے۔(۱)

رمی میں کنکریاں لگا تار مارنا

رمی میں کنکریاں پے در پے لگا تار مارنا مسنون ہے، ایک کنکری مارنے کے بعد دوسری کنکری مارنے میں تاخیر کرنا اور فاصلہ کرنا مکروہ ہے نیز ایک شیطان کی رمی کے بعد دوسرے شیطان کی رمی میں دعا کے علاوہ تاخیر کرنا بھی مکروہ ہے۔(۲)

رمی میں مجبوری میں نیابت

اگر بارہ ذی الحجہ کو قافلہ چل رہا تھا، اور رش کی وجہ سے عورتوں کے لئے رمی کرنا بہت دشوار تھا اس لئے کسی مرد نے ان کی طرف سے نیابت کر کے رمی کی تو عذر کی بنا پر رمی ہو جائیگی اور دم لازم نہیں ہوگا۔

ہاں اگر عورتوں نے عذر کے بغیر رمی نہیں کی کسی اور سے کروائی تو اس صورت میں رمی صحیح نہیں ہوگی اور دم دینا واجب ہوگا۔

---

(۱) والرجل والمرأة فی الرمی سواء إلاّ أن رمیها فی اللیل أفضل ...... (إرشاد الساری : (ص: ۳۵۱) ، باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل فی أحکام الرمی و شرائطه ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☜غنیة الناسک : (ص: ۱۸۸) باب رمی الجمار ، فصل : فی شرائط الرمی ، ط: إدارة القرآن.

(۲) لایشترط الموالاة بین الرمیات بل یسن فیکره ترکها ، " لباب " . (شامی : (۲/۵۱۴) کتاب الحج ، مطلب فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعید)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۱۸۶) باب رمی الجمار ، فصل فی الترتیب بین الجمار الثلاث ، تتمة ، ط: إدارة القرآن .

☜إرشاد الساری : (ص: ۳۵۱) باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل : فی أحکام الرمی و شرائطه و واجباته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

اور اگر ان عورتوں نے وقت کے اندر اندر خود جا کر رمی کی تو دم ساقط ہو جائے گا۔(۱)

رمی میں معذور کی تعریف

☆جو شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھنے پر قادر نہ ہو یا جمرات تک پیدل یا سوار ہو کر آنے میں سخت تکلیف ہو، یا مرض بڑھ جانے یا مرض پیدا ہو جانے کا قوی اندیشہ ہو تو وہ معذور ہے۔(۲)

---

(۱) الخامس : أن يرمى بنفسه ، فلا تجوز النيابة عند القدرة وتجوز عند العذر فلو رمى عن مريض أى لايستطيع الرمى بأمره أو مغمى عليه ولو بغير أمره أو صبى أى غير مميز ، أو مجنون جاز ، ...... (إرشاد السارى : (ص: ۳۴۹) باب رمى الجمار وأحكامه ، فصل فى أحكام الرمى وشرائطه و واجباته ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

والرجل والمرأة فى الرمى سواء إلاّ أن رميها فى الليل أفضل ، وفيه إيماء إلى أنّه لا تجوز النيابة عن المرأة بغير عذر . (إرشاد السارى : (ص: ۳۵۱) باب رمى الجمار وأحكامه، فصل : فى أحكام الرمى و شرائطه و واجباته ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۸۷) باب رمى الجمار ، فصل فى شرائط الرمى ،ط : إدارة القرآن.

الفقه الإسلامى وأدلّته : (۲۲۵۹/۳) الباب الخامس ، الفصل الأوّل ،، المبحث السادس : واجبات الحج ، المطلب الثانى : رمى الجمار ...... خامسًا : شروط الرمى ، ط: رشيديه .

قد تبيّن ممّا قدمنا أنّهم جعلوا خوف الزحام عذرًا للمرأة ولمن به علة أو ضعف فى تقديم الرمى قبل طلوع الشمس أو تأخيره إلى الليل ، لا فى جواز النيابة عنهم لعدم الضرورة ، فلو لم يرموا بأنفسهم لخوف الزحام ، تلزمهم الفدية ، واللّٰه سبحانه و تعالىٰ أعلم . (إرشاد السارى : (ص: ۱۸۸) باب رمى الجمار ، فصل : فى شرائط الرمى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

(۲) وحد المريض أن يصير بحيث يصلى جالسًا ؛ لأنّه لايستطيع الرمى راكبًا ، ولا محمولاً، أمّا لأنّه تعذر عليه الرمى ، أو يلحقه بالرمى ضرر ، فإن كان مريض له قدرة على حضور المرمى محمولاً ، ويستطيع الرمى كذٰلک من غير أن يلحقه ألم شديد ، ولا يخاف زيادة المرض ، ولا بطء البرء لايجوز النيابة عنه إلاّ أن لايجد من يحمله ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۸۷ ، ۱۸۸) باب رمى الجمار ، فصل فى شرائط الرمى ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۳۴۹) باب رمى الجمار وأحكامه ، فصل : فى أحكام الرمى و شرائطه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة . =

☆ایسے مریض کمزور، بوڑھے اور اپاہج وغیرہ کی طرف سے رمی جمرات میں نیابت جائز ہے جو از خود جمرات پہنچ کر رمی کرنے پر قدرت نہیں رکھتے، اور رمی کرنے والا نائب رمی کے وقت ان کی طرف سے رمی کی نیت کرے گا۔

☆اگر معذور کا عذر دوسرے سے رمی کرانے کے بعد رمی کے وقت کے اندر زائل ہو جائے تو بھی دوبارہ خود رمی کرنا ضروری نہیں رہتا، اور نہ ہی ان پر کوئی دم یا فدیہ لازم ہے۔(۱)

روپیہ حج کے لئے تھا اس سے مکان بنالیا

اگر کسی کے پاس حج کے اخراجات کے برابر یا اس سے زائد رقم تھی اور اس سال حکومت کی جانب سے حج کے لئے رقم جمع کرنے کے اعلان آنے سے پہلے اس نے اس رقم سے ضرورت کی بنا پر مکان بنالیا تو اس کے ذمہ حج فرض نہیں ہوگا۔

اور اگر اس سال حکومت کی جانب سے حج کے لئے پیسے جمع کرنے کے اعلان آنے کے بعد اس رقم سے مکان بنالیا ہے تو اس کے ذمہ حج فرض ہے، اور ہر

= الفقه الإسلامي وأدلّته : (۲۲۵۹/۳) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل ، المبحث السادس ، المطلب الثانی : خامسًا : شروط الرمی ، ط: رشیدیه .

(۱) السادس : أن یرمی بنفسهٖ ، فلا یجوز النیابة فیه عند القدرة وتجوز عند العذر ، فلو رمی عن مریض بأمرهٖ ، أو مغمیٰ علیه ولو بغیر أمرهٖ أو صبیّ أو معتوه أو مجنون جاز ...... ولو رمیٰ عنهم یجزئهم ذٰلک ، ولا یعاد إن زال العذر فی الوقت ولا فدیة علیهم ، وإن لم یرموا إلا المریض ......
(غنیة الناسک : (ص: ۱۸۷) باب رمی الجمار ، فصل : فی شرائط الرمی ، ط: إدارة القرآن)
إرشاد الساری : (ص: ۳۴۹) باب رمی الجمار وأحکامهٖ ، فصل : فی أحکام الرمی و شرائطهٖ و واجباتهٖ ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

الفقه الإسلامی وأدلّته : (۲۲۵۹/۳) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل ، المبحث السادس : واجبات الحج ، المطلب الثانی : رمی الجمار ...... ، شروط الرمی ، ط: رشیدیه .

حال میں حج کرنا لازم ہوگا۔(۱)

روضۂ اقدس کا طواف کرنا

روضۂ اقدس کا طواف کرنا حرام ہے، اور روضہ کے سامنے جھکنا اور سجدہ کرنا حرام ہے۔(۲)

روضۂ اقدس کی زیارت میں بدلیت

حج بدل میں روضۂ اقدس کی زیارت داخل نہیں ہے، اگر حج بدل کے لئے

---

(۱) فإن ملكه أى المال قبل الوقت أى قبل الأشهر أو قبل أن يتأهب أهل بلدهٖ فله صرفه أى فهو فى سعة من صرف المال حيث شاء من شراء مسكن و خادم و تزوّج و نحو ذٰلک ، ولا حج عليه أى وجوبًا ؛ لأنّه لايلزمه التأهب فى الحال ، وإن ملكه فيه أى فى الوقت فليس له صرفه إلى غير الحج، فلو صرفه لم يسقط الوجوب عنه ...... (إرشاد السارى : ص: ٦٧) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، السابع : الوقت ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ٢٢) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط الوجوب ، السابع : الوقت ، ط: إدارة القرآن .

بدائع الصنائع : (١٢٥/٢) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائط فرضيته فنوعان ، قبيل : فصل : وأمّا ركن الحج ، ط: سعيد .

(۲) ولايطوف أى لايدور حول البقعة الشريفة ؛ لأنّ الطواف من مختصات الكعبة المنيفة ، فيحرم حول قبور الأنبياء ، والأولياء ، ولا عبرة فيما يفعله العامة الجهلة ، ولو كانوا فى صورة المشائخ والعلماء ولا ينحنى ولا يقبّل الأرض ، وإنّه أى كل واحد بدعة أى غير مستحسنة فتكون مكروهة ، وأمّا السجدة فلاشک أنّها حرام ، فلا يغتر الزائر بما يرىٰ من فعل الجاهلين ، ، بل يتبع العلماء العاملين . (إرشاد السارى : (ص: ٤٢٥) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، فصل: فى آداب المجاورة فى المدينة المنوّرة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ٣٨٢) خاتمة : فى زيارة قبر الرسول ﷺ ، ومن آداب الزائر ، ط: إدارة القرآن .

الفقه الإسلامى وأدلّته : (٢٤٠٤/٣) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الثانى : خصائص الحرمين ، المبحث الثانى : حرم المدينة النوّرة ، خامسًا : زيارة المسجد النبوى وقبر النّبىّ ﷺ ، ط: رشيديه .

جانے والا آدمی روضۂ اقدس کی زیارت کرے گا تو اس کے لئے بہت ہی اچھا ہوگا اور اس کو اس پر اجر وثواب ملے گا، مگر اس میں نیابت اور بدلیت نہیں ہے، جو کوئی زیارت کرے گا اس کو ثواب ملے گا اور جس نے حج بدل کے لئے روپیہ دیا اس کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔(۱)

روضۂ شریف کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا

روضۂ اقدس کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا جائز ہے بلکہ جمہور اکابر امت کے نزدیک روضۂ شریف کی زیارت کی نیت ضرور کرنی چاہیئے۔(۲)

---

(۱) (ونصاب الوجوب) أی مقدار ما یتعلق به وجوب الحج من غنی ، لیس له حد من نصاب شرعی علی ما فی الزکاة ، بل هو (ملک مال یبلغه) ...... (إلی مکّة) بل إلی عرفة (ذاهبًا و جائیًا) ...... (راکبًا فی جمیع السفر لا ماشیًا) أی فی جمیعه . (إرشاد الساری : (ص:۵۷) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☜(وإن وسع علیه الأمر) وهو الموصی أو الوصی (الأمر) أی أمر المصروف (فله أن یفعل ذٰلک) أی جمیع ما ذکر (بلا خلا ف) ...... (إرشاد الساری : (ص: ۶۴۴) باب الحج عن الغیر ، فصل : فی النفقة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☜غنیة الناسک : (ص : ۱۹) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

☜البحر العمیق : (۱/۳۷۷) الباب الثالث : فی مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، النوع الثانی : الاستطاعة ، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة .

(۲) والأولیٰ فیما یقع عند العبد الضعیف تجرید النیة لزیارة قبره علیه السلام ...... ؛ لأنّ فی ذٰلک زیادة تعظیمه ﷺ وإجلاله ، ویوافقه ظاهر ما ذکرناه من قوله ﷺ " من جاء نی زائرًا لاتحمله حاجة إلا زیارتی کان حقًا علیّ أن أکون شفیعًا له یوم القیامة " . (شامی : (۲/۶۲۷) کتاب الحج ، مطلب : فی تفضیل قبره المکرم ﷺ ، ط: سعید)

☜حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۷۴۵) کتاب الحج ، باب فصل زیارة النّبیّ ﷺ ، ط: قدیمی .

☜غنیة الناسک : (ص: ۳۷۴ ، ۳۷۵) خاتمة فی زیارة قبر سید المرسلین ﷺ ، ط: إدارة القرآن .

روضہ کی طرف پشت کرنا

شدید ضرورت کے بغیر روضہ اقدس کی طرف پشت نہ کرے، نہ عام نفل نماز میں اور نہ اس کے علاوہ دوسری حالت میں، اس کا احترام سب پر ضروری ہے، البتہ جماعت کی نماز کے دوران ضرورت کی وجہ سے منع نہیں ہے۔(۱)

روضہ کے سامنے جھکنا

روضۂ اقدس کے سامنے جھکنا حرام ہے۔(۲)

روضہ کے سامنے سجدہ کرنا

روضۂ اقدس کے سامنے سجدہ کرنا حرام ہے۔(۳)

روضۂ مبارک کی زیارت کے بغیر آنا

☆اگر کوئی شخص حج کے لئے جائے اور روضۂ اقدس کی زیارت کے بغیر آ جائے تو

---

(۱) ولایستدبر القبر المقدّس أی فی صلاة ولا غیرها ، إلا لضرورة ملجئة إلیه . (إرشاد الساری : ص: ۷۲۵) باب زیارة سید المرسلین ﷺ ، فصل فی آداب المجاورة فی المدینة المنوّرة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۳۸۲) خاتمة فی زیارة قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن .

البحر العمیق : (۲۸۹۸/۵) الباب العشرون : فی تاریخ المدینة وما یتعلق بمسجدها النبویّ ، کیفیة زیارتهٖ ﷺ ، و زیارة ضجیعیه ، ط: مؤسّسة الریّان ، المکتبة المکیّة .

(۲) وأمّا الانحناء بالرکوع فهو حرام کالسجدة . (غنیة الناسک : (ص: ۳۸۲) خاتمة فی زیارة قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن)

إرشا دالساری : (ص: ۷۲۵) باب زیارة سیّد المرسلین ﷺ ، فصل فی آدب المجاورة فی المدینة المنوّرة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

(۳) وأمّا الانحناء بالرکوع فهو حرام کالسجدة . (غنیة الناسک : (ص: ۳۸۲) خاتمة فی زیارة قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن)

إرشا دالساری : (ص: ۷۲۵) باب زیارة سیّد المرسلین ﷺ ، فصل فی آدب المجاورة فی المدینة المنوّرة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

اس کا حج تو مکمل ہو جائے گا لیکن اس نے زیارت کے بغیر واپس آنے کی وجہ سے بے مروتی سے کام لیا، اور زیارت کی برکت سے محروم رہا۔

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ’’جس نے بیت اللہ شریف کا حج کیا اور میری زیارت کو نہ آیا اس نے مجھ سے بے مروتی کی۔‘‘

☆ اگر کوئی حاجی پیسے نہ ہونے کی وجہ سے مدینہ منورہ جا کر روضہ اقدس کی زیارت نہ کر سکا تو اس کا حج کامل اور پورا ہو گیا البتہ پیسہ ہونے کے باوجود مدینہ منورہ نہ جانا، روضۂ اقدس کی زیارت نہ کرنا برا ہے اور بدقسمتی اور محرومی کی بات ہے۔(۱)

روضۂ مبارک کی طرف دیکھنا

روضۂ مبارک کی طرف دیکھنا ثواب ہے، اور اگر مسجد کے باہر ہو تو قبہ کو بھی دیکھنا ثواب ہے۔(۲)

---

(۱) اعلم أنّ زيارة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم أى وعليهم أجمعين بإجماع المسلمين أى من غير عبرة بما ذكره بعض المخالفين من أعظم القربات وأفضل الطاعات وأنجح المساعى أى أرجى الوسائل والدواعى لنيل الدرجات ، قريبة من درجة الواجبات...... لمن له سعة أى وسعة واستطاعة وتركها غفلة عظيمة وجفوة كبيرة ، أى غلظة جسيمة ، وفيه إشارة إلى حديث استدلّ به على وجوب الزيارة وهو قوله ﷺ : " من حج البيت ولم يزرنى فقد جفانى " . رواه ابن عدى بسند جيّد حسن . (إرشاد السارى : (ص: ۷۰۷ ، ۷۰۸) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ البحر العميق : (۲۸۸۷/۵) الباب العشرون : فى تاريخ المدينة وما يتعلق بمسجدها النبوىّ ، الفصل السابع : حكم زيارته ﷺ وفضلها وكيفيتها ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

▭ غنية الناسک : (ص: ۳۷۴) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ويديم النظر إلى الحجرة الشريفة ، فإنّه عبادة قياسًا على الكعبة ، وإن كان خارج المسجد أدام النظر إلى قبتها المنيفة مع المهابة والحضور ، ...... (غنية الناسک : (ص: ۳۸۲) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۷۲۴) باب زيارة سيد المرسلين صلّى الله عليه وسلم وعليهم أجمعين ، فصل : فى آداب المجاورة فى المدينة المنوّرة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

روضۂ مبارک کے برابر سے جب گزر ہو

جب کبھی روضۂ مبارک کے برابر سے گزر ہو، حسب موقع تھوڑا بہت ٹھہر کر سلام پڑھے اگر چہ مسجد سے باہر ہو۔(۱)

روضۂ مبارک کے سامنے حاضری کے لئے دھکا بازی کرنا

حضور ﷺ کے روضۂ مبارک کے سامنے حاضری کے لئے دھکا بازی کرنا خاص طور پر عورتوں کا غیر محرموں کے ہجوم میں داخل ہونا حرام ہے، ایسی حالت میں دور سے درود سلام پڑھیں۔(۲)

روغن بادام

احرام کی حالت میں ''روغن بادام'' کھانا یا لگانا جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوتا۔(۳)

---

(۱) ولا یمرّ بہ حتی یقف ویسلم ولو من خارج المسجد وجدارہ . (غنیة الناسک : (ص: ۳۸۲) خاتمة فی زیارة قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۷۲۶) باب زیارة سید المرسلین ، فصل : فی آداب المجاورة فی المدینة النوّرة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

(۲) ومن المنکر الفاحش : مایفعلہ الآن نسوان بمکّة فی تلک البقعة من الاختلاط بالرجال ، ومزاحمتھنّ لھم فی تلک الحالة . (إرشاد الساری : (ص: ۲۴۰) باب أنواع الأطوفة وأحکامھا ، فصل : فی مسائل شتٰی عن الطواف ،ط : الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

ولیحذر ممّا یفعلہ بعضھم أنّ الرّجال والنّساء یتزاحمون علیا لحجر الأسود فیقع الانضغاط فقد یأتی فم الرجل علی فم المرأة وبالعکس ...... (البحر العمیق : (۲/۱۱۸۳) الباب العاشر: فی دخول مکّة وفی الطواف والسعی ، فصل : فی بیان أنواع الأطوفة ، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة)

الدر مع الرد : (۲/۵۲۸) کتاب الحج ، قبیل : باب القران ، ط: سعید .

(۳) لو ادّھن بزیت بحت أو خل بحت غیر مطبوخ کل منھما أو أکثر فعلیہ دم ...... ھٰذا إذا استعملھا علی وجہ التطیب ...... أمّا إذا استعملھا علی وجہ التداوی أو الأکل فلا شیئ علیہ =

روغن گلاب

اگر کسی تیل میں گلاب کے پھول ڈال دیئے جائیں تو اس کو ’’روغن گلاب‘‘ کہتے ہیں اگر ایسے تیل کو احرام کی حالت میں ایک پورے عضو پر لگایا جائے گا تو دم دینا لازم اور اگر اس سے کم ہے تو صدقہ دینا لازم ہوگا۔(۱)

رومال عضو پر لپیٹنا

’’قطرہ آتا ہے‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ۲۹۲)

رہن

جائیداد وغیرہ رہن رکھ کر قرض لے کر حج کے لئے جانا جائز ہے،البتہ رہن میں رکھی ہوئی چیز کا نفع مرتہن کے لئے لینا جائز نہیں،اور اگر منافع مرتہن نہ لے تو درست ہے۔(۲)

= بالإجماع ، فلو أكلها ، أو استعطهما ، أو داوىٰ بهام جراحته أو شقوق رجليه أو أقطر فى أذنيه فلا شيئ عليه . (غنية الناسک : (ص: ۲۴۸) باب الجنايات ، الفصل الأوّل : فى الطيب ، مطلب : فى الادهان ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۴۵۹) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانى : فى الطيب ، فصل : الدهن ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

البحر العميق : ۲/ ۸۴۴ ، ۸۴۵ ، ۸۴۶) الباب الثامن : فى الجنايات و كفاراتها ، الفصل الثانى : الطيب والدهن ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(۱) ولو ادّهن بتشديد الدال بدهن مطيّب وهو ما ألقى فيه الأنوار ، كدهن البنفسج والورد والياسمين والبان والخيرىّ ...... عضوًا كاملاً على ما فى البدائع فعليه دم أى اتّفاقًا وفى الأقلّ من عضو صدقة ...... (إرشاد السارى : (ص: ۴۵۸ ، ۴۵۹) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانى: فى الطيب ، فصل : فى الدهن ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

البحر العميق : (۲/ ۸۴۴) الباب الثامن : فى الجنايات و كفاراتها ، الفصل الثانى : التطيب والدهن ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

غنية الناسک : (ص: ۲۴۸ ، ۲۴۹) باب الجنايات ، الفصل الأوّل : فى الطيب ، مطلب : فى الادّهان ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ووسعه أن يستقرض ويحج ، وإن كان غير قادر على قضائه ، وإن مات قبل قضائه ، قالوا:=

ریاحی مریض طواف کیسے کرے؟

☆اگر ریاحی مریض سے مسلسل ریاح رگیس خارج ہوتی رہتی ہے، علاج کے باوجود افاقہ نہیں ہوتا تو وہ معذور ہے (اور مسلسل سے مراد یہ ہے کہ وضو کرنے کے بعد فرض نماز ادا کرنے کا وقت بھی نہیں ملتا اس دوران دوبارہ گیس خارج ہو جاتی ہے تو یہ معذور ہے) ایسا آدمی وقت داخل ہونے کے بعد وضو کر لے پھر اس وضو سے وقت کے اندر اندر جتنی نمازیں پڑھنا چاہے پڑھ سکتا ہے اور جتنے طواف کرنا چاہے کر سکتا ہے، نماز یا طواف کے دوران گیس خارج ہونے سے وضو نہیں ٹوٹے گا اور وہ شخص گنہگار بھی نہیں ہوگا البتہ وقت نکل جانے کے بعد وضو ٹوٹ جائے گا اس کے بعد دوبارہ وضو کرنا پڑے گا۔(۱)

= يرجى أن لايؤاخذه الله تعالىٰ بذٰلک ، ولا يكون آثمًا إذا كان من نيته قضاء الدين إذا قدر ، لكن المراد : وإن كان غير قادر على قضائه في الحال ، وغلب على ظنه أنّه لو اجتهد قدر على القضاء ...... (غنية الناسک : (ص: ۳۳) باب شرائط الحج ، فصل فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء أو الوجوب فقط ، ط: إدارة القرآن)

☜إرشاد الساری : (ص: ۹۱) باب شرائط الحج ، فصل : وجوب الحج على الفور ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜شامی : (۴۶۲/۲) كتاب الحج ، مطلب : في قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد .

☜أنّه يكره للمرتهن أن ينتفع بالرهن وإن أذن له الراهن ، قال المصنف : وعليه يحمل ما عن محمد بن أسلم من أنّ لا يحل للمرتهن ذٰلک ولو بالإذن لأنّه ربا ، قلت : وتعليله يفيد أنّها تحريمية فتأمله . (الدر المختار : (۵۲۲/۶ ، ۵۲۳) كتاب الرهن ، فصل : في مسائل متفرقة ، ط: سعيد ، و أيضًا فيه : (۴۸۲/۶) كتاب الرهن ، ط: سعيد)

☜الهداية : (۵۱۸/۴) كتاب الرهن ، ط: مكتبة شركة علمية ملتان .

☜شرح المجلّة لخالد الأتاسي : (۱۹۶/۳ ، ۱۹۷) المادة رقم : ۷۵۰ ، الكتاب الخامس : في الرهن ، الباب الرابع : في بيان أحكام الرهن ، الفصل الثاني : في تصرف الراهن والمرتهن في الرهن ، ط: رشيديه.

(۱) وصاحب عذر ، من به سلس بول لايمكنه إمساكه أو استطلاق بطن أو انفلات ريح (هو من لايملک جمع مقعده لاسترخاء فيها ، نهر) أو استحاضة ...... إن استوعب عذره تمام وقت =

اگر طواف کے دوران نماز کا وقت نکل گیا تو دوبارہ وضو کرے، اگر طواف کے چار چکروں کے بعد وقت نکل گیا تو دوبارہ وضو کر کے طواف کے بقیہ چکروں کو پورا کرے، اور اگر چار چکر پورا ہونے سے پہلے وقت نکل گیا تو بھی دوبارہ وضو کر کے طواف کے بقیہ چکروں کو پورا کرسکتا ہے، لیکن چار چکر سے کم کی صورت میں طواف کو شروع سے کرنا افضل ہے۔(۱)

= صلاة مفروضة بأن لايجد في جميع وقتها زمنًا يتوضّأ ويصلي فيه خاليًا عن الحدث ولو حكما...... وحكمه الوضوء لاغسل ثوبه ونحوه لكل فرض، " اللام للوقت كما في لدلوك الشمس " ثم يصلى به فيه فرضًا و نفلاً فدخل الواجب بالأولىٰ فإذا خرج الوقت بطل أى ظهر حدثه السابق؛ حتى لو توضّأ على الانقطاع و دام إلى خروجه لم يبطل بالخروج مالم يطرأ حدث آخر أو يسيل، كمسألة مسح خفه، (أى فإنّه بعد الخروج لو طرأ : أى عرض له حدث آخر أو سال حدثه يبطل وضوءه بذٰلک الحدث، فهو كالصحيح فى ذٰلک، فتدبر. (الدر مع الرد: (۱/ ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷) كتاب الطهارة، باب الحيض، مطلب فى أحكام المعذور، ط: سعيد)

☜الهندية: (۱/ ۴۰، ۴۱) كتاب الطهارة، الباب السادس فى الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع: فى أحكام الحيض والنفاس والاستهاضه، وممّا يتّصل بذٰلک أحكام المعذور، ط: رشيديه.

☜والجمهور على أنّ الطواف كالصلاة فى اعتبار الشرائط كلها إلا ما استثنٰى بفعله عليه الصلاة والسلام من ترک الاستقبال وجواز المشى ونحو ذٰلک. (إرشاد السارى: (ص: ۲۱۳) باب الأطوفة وأحكامها، فصل فى واجبات الطواف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

(۱) لو خرج من الطواف أو من السعى إلى جنازة أو مكتوبة أو تجديد وضوء، ثم عاد، بنى لو كان ذٰلک بعد إتيان أكثره، ولو استأنف لا شيئ عليه، فلا يلزمه إتمام الأوّل؛ لأنّ هٰذا الاستئناف للإكمال بالموالاة بين الأشواط، ويستحب الاستئناف فى الطواف إذا كان قبل إتيان أكثره ...... وصاحب العذر الدائم إذا طاف أربعة أشواط، ثم خرج الوقت، توضأ و بنى، ولا شيئ عليه، وكذا إذا طاف أقلّ منها إلاّ أنّ الإعادة حينئذٍ أفضل. (غنية الناسک: (ص: ۱۲۷) باب فى ماهية الطواف وأنواعه ...... فصل: وأمّا مكروهاته، ط: إدارة القرآن)

☜إرشاد السارى: (ص: ۲۳۶) باب الأطوفة وأحكامها، فصل: فى مسائل شتٰى، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☜الدر مع الرد: (۲/ ۴۹۷) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، مطلب فى القدوم، ط: سعيد.

واضح رہے کہ وضو کرنے کے بعد وقت کے اندر ریاح خارج ہونے کی وجہ سے تو ریاحی مریض کا وضو نہیں ٹوٹے گا لیکن اگر اس کے علاوہ وضو ٹوٹنے والی اور کوئی چیز پیش آئے گی تو وضو ٹوٹ جائے گا مثلاً ریاحی مریض نے وضو کیا پھر وقت کے اندر پیشاب پاخانہ کیا یا خون نکلا تو وضو ٹوٹ جائے گا اس وقت نماز اور طواف کے لئے دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا۔(۱)

☆ اگر کسی آدمی کے ناک یا زخم سے مسلسل خون نکلتا رہتا ہے، علاج کے باوجود افاقہ نہیں ہوتا تو اس کا حکم بھی یہی ہے۔(۲)

ریاحی مریض عرفات میں نماز کیسے پڑھے

☆ اگر ریاحی مریض معذور ہے اور اس میں معذور ہونے کی تمام شرائط

---

(۱) وصاحب عذر ، من به سلس بول لایمکنه إمساکه أو استطلاق بطن أو انفلات ریح (هو من لایملک جمع مقعده لاسترخاء فیها ، نهر) أو استحاضة ...... إن استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بأن لایجد فی جمیع وقتها زمنًا یتوضّأ ویصلی فیه خالیًا عن الحدث ولو حکما ...... وحکمه الوضوء لاغسل ثوبهٖ ونحوه لکل فرض ، " اللام للوقت کما فی لدلوک الشمس " ثم یصلی به فیه فرضًا و نفلاً فدخل الواجب بالأولیٰ فإذا خرج الوقت بطل أی ظهر حدثه السابق ؛ حتی لو توضّأ علی الانقطاع و دام إلی خروجه لم یبطل بالخروج مالم یطرأ حدث آخر أو یسیل ، کمسألة مسح خفه ، (أی فإنّه بعد الخروج لو طرأ : أی عرض له حدث آخر أو سال حدثه یبطل وضوء ه بذٰلک الحدث ، فهو کالصحیح فی ذٰلک ، فتدبر . (الدر مع الرد : (۱/ ۳۰۵ ، ۳۰۶ ، ۳۰۷) کتاب الطهارة ، باب الحیض ، مطلب فی أحکام المعذور ، ط: سعید)

☜الهندیة : (۱/ ۴۰ ، ۴۱) کتاب الطهارة ، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء ، الفصل الرابع : فی أحکام الحیض والنفاس والاستهاضه ، وممّا یتّصل بذٰلک أحکام المعذور ، ط: رشیدیه .

☜والجمهور علی أنّ الطواف کالصلاة فی اعتبار الشرائط کلها إلا ما استثنیٰ بفعله علیه الصلاة والسلام من ترک الاستقبال وجواز المشی ونحو ذٰلک . (إرشاد الساری : (ص: ۲۱۳) باب الأطوفة وأحکامها ، فصل فی واجبات الطواف ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

(۲) راجع الحاشیة رقم : ۲، ۳، ۴ علی الصفحة السابقة رقم : ۲۳۳ .

موجود ہیں تو وہ عرفات کے میدان میں ظہر کے وقت وضو کر کے مسجد نمرہ کے امام کے پیچھے ظہر کی نماز کے ساتھ عصر کی نماز پڑھ سکتا ہے، ظہر کی نماز کے بعد عصر کی نماز پڑھنے کیلئے دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، کیونکہ شرعی معذور آدمی کا وضو نماز کا وقت خارج ہونے سے ٹوٹتا ہے، اور عرفات میں مسجد نمرہ کے امام کے پیچھے عصر کی نماز ظہر کے وقت میں پڑھی جاتی ہے، ظہر کا وقت خارج نہیں ہوتا، لہذا شرعی معذور کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔(۱)

☆اور اگر ریاحی مریض عرفات میں ظہر اور عصر کی نماز خیمہ میں اپنے اپنے وقت پر ادا کرے گا تو ظہر کی نماز کے لئے ظہر کے وقت اور عصر کی نماز کے لئے عصر کے وقت وضو کرنا لازم ہوگا، کیونکہ ظہر کے وقت میں جو وضو کیا تھا وہ ظہر کا وقت نکلنے سے ٹوٹ گیا لہذا عصر کا وقت داخل ہونے سے دوبارہ وضو کرنا لازم ہے۔(۲)

☆اگر کسی آدمی کے ناک یا زخم سے مسلسل خون نکلتا رہتا ہے، علاج کے باوجود افاقہ

---

(۱) راجع الحاشية رقم : ۲ ، ۴ على الصفحة السابقة رقم : ۲۳۳ .

▭(وصلى بهم الظهر والعصر بأذان و إقامتين) وقراءة سرية ...... فى وقت الظهر . (الدر مع الرد : ۲/۵۰۴) كتاب الحج ، مطلب فى الرواح إلى عرفات ، ط: سعيد

▭إرشاد السارى : (ص: ۲۷۴) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فى الجمع بين الصلاتين بعرفة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭غنية الناسک : (ص: ۱۵۰) باب مناسک عرفاته ، باب الجمع بين الصلاتين بعرفة ، ط: إدارة القرآن .

(۲) راجع الحاشية رقم : ۲ ، ۴ على الصفحة السابقة رقم : ۲۳۳ .

▭(وصلى بهم الظهر والعصر بأذان و إقامتين) وقراءة سرية ...... فى وقت الظهر . (الدر مع الرد : ۲/۵۰۴) كتاب الحج ، مطلب فى الرواح إلى عرفات ، ط: سعيد

▭إرشاد السارى : (ص: ۲۷۴) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فى الجمع بين الصلاتين بعرفة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۵۰) باب مناسک عرفاته ، باب الجمع بين الصلاتين بعرفة ، ط: إدارة القرآن .

نہیں ہوتا تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔(۱)

ریاض الجنہ

مسجد نبوی ﷺ کا وہ حصہ جو منبر اور قبر شریف کے درمیان ہے وہ ''ریاض الجنۃ'' کہلاتا ہے، اس مقام کے متعلق حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ''جو جگہ میرے گھر اور منبر کے درمیان ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے''، یعنی یہ جگہ حقیقت میں جنت کا ایک ٹکڑا ہے جو اس دنیا میں منتقل کر دیا گیا ہے اور قیامت کے دن یہ ٹکڑا جنت میں شامل ہو جائے گا۔(۲)

ریاض سے مکہ مکرمہ آئے

ریاض سے مکہ مکرمہ آنے کی صورت میں میقات سے احرام باندھ کر آنا

---

(۱) راجع الحاشية رقم : ۲ ، ۴ على الصفحة السابقة رقم : ۲۳۳ .

(وصلى بهم الظهر والعصر بأذان و إقامتين) وقراء ة سرية ...... فى وقت الظهر . (الدر مع الرد : ۲/۵۰۴) كتاب الحج ، مطلب فى الرواح إلى عرفات ، ط: سعيد

إرشاد السارى : (ص: ۲۷۴) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فى الجمع بين الصلاتين بعرفة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

غنية الناسک : (ص: ۱۵۰) باب مناسک عرفاته ، باب الجمع بين الصلاتين بعرفة ، ط: إدارة القرآن .

(۱) فى الصحيح : أنّ النّبىّ ﷺ قال : ما بين بيتى و منبرى روضة من رياض الجنة ، ومنبرى على حوضى '' ، وقوله : '' ما بين بيتى و منبرى روضة من رياض الجنة '' يحتمل أن يكون ذٰلک الموضع ينتقل بعينه إلى الجنة ، ورجّحه الشيخ محب الدين الطبرى ......(البحر العميق : (۱/۲۵۲) الباب الأوّل : فى الفضائل ، فضل الروضة الشريفة والمنبر ، وأيضًا : (۵/۲۷۷۳) الباب العشرون : فى تاريخ المدينة وما يتعلق بمسجدها النبوى ، ذكر منبرى النّبىّ ﷺ ، وروضته الشريفة ، وأمّا الروضة الشريفة ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

صحيح البخارى : (۱/۳۱۹) كتاب التهجد ، باب فضل ما بين القبر و المنبر ، قبيل : أبواب العمل فى الصلاة ، ط: الطاف اينڈ سنز ، كراچى .

جامع الترمذى : (۲/۲۱۰) أبواب المناقب ، باب ماجاء فى فضل المدينة ط: رحمانيه لاهور .

ضروری ہے ورنہ احرام کے بغیر مکہ مکرمہ آنے کی صورت میں دم دینا لازم ہوگا، ایسے لوگوں کے مسجد عائشہؓ میں آکر احرام باندھنے سے دم ساقط نہیں ہوگا، ہاں اگر ایسے لوگ میقات پر واپس لوٹ کر دوبارہ احرام باندھ کر آئیں گے تو دم ساقط ہوجائے گا۔(۱)

ریٹائرمنٹ کی رقم

ملازمین کو ریٹائرمنٹ کے وقت یکمشت کافی رقم ملتی ہے، اگر یہ رقم حج کے لئے اور اس عرصہ تک اہل وعیال کے خرچ کے لئے کافی ہوتی ہے تو اس پر حج کرنا فرض ہوگا ورنہ نہیں۔(۲)

---

(۱) أنّه لایجوز مجاوزة آخر المواقیت إلاّ محرمًا فإذا جاوزه بلا إحرام لزمه الدم وأحد النسکین إمّا الحج أو عمرة ...... من جاوز آخر المواقیت بغیر إحرام ثم عاد إلیه وهو محرم ولبی فیه فقد سقط عنه الدم الّذی لزمه بالمجاوزة بغیر إحرام ؛ لأنّه قد تدارک ما فاته . (البحر الرائق: (۴۸/۳) کتاب الحج ، باب مجاوزة المیقات بغیر إحرام ، ط: سعید)

بدائع الصنائع : (۱۶۵/۲) کتاب الحج ، فصل : وأمّا مکان الإحرام ، ط: سعید .

الهندية : (۲۵۳/۱) کتاب المناسک ، الباب العاشر : فی مجاوزة المیقات بغیر إحرام ، ط: رشیدیه .

(۲) ومنها القدرة علی الزاد والراحلة بطریق الملک ...... وتفسیر ملک الزاد والراحلة أن یکون مال فاضل عن حاجته وهو ما سوی مسکنه و لبسه و خدمه وأثاث بیته قدر ما یبلغه إلی مکّة ذاهبًا وجائیًا راکبا لا ماشیًا ، وسوٰی مایقضیٰ به دیونه ویمسک لنفقة عیالهٖ ومرمة مسکنهٖ ونحوهٖ إلی وقت انصرافهٖ . (الهندية : (۲۱۷/۱) کتاب المناسک ، الباب الأوّل : فی تفسیر الحج...... وأمّا شرائط وجوبهٖ ، ط: رشیدیه)

إرشاد الساری : (ص: ۵۵ ــــ ۵۹) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

غنیة الناسک : (ص: ۱۶ ، ۱۷ ، ۱۸ ، ۱۹) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

زخم

☆ اگر تیل خوشبودار نہیں ہے تو احرام کی حالت میں زخم یا ہاتھ پاؤں کی پھٹن میں لگانا جائز ہے۔(۱)

☆ زیتون یا تل کا تیل زخم پر یا ہاتھ پاؤں کی پھٹن پر لگایا، یا ناک یا کان میں ٹپکایا تو دم اور صدقہ نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) وإن ادّهن غير مطيب كالزيت الخالص و الحَل وهو دهن السمسم وأكثر منه فعليه دم ...... وهٰذا إذا استعمله على وجه التطيب . وأمّا إذا استعمله على وجه التداوى أو الأكل فلا شيئ عليه ، فلو أكل الزيت الخالص عن الطيب أو الحَل أو داوٰى بهما شقوق رجليه أو جراحة أو أقطر فى أذنيه أو استعط فلا شيئ عليه . (لباب مع شرحہ إرشاد السارى : (ص: ۴۵۹) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانى : فى الطيب ، فصل : فى الدهن ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۴۸) باب الجنايات ، الفصل الأوّل : فى الطيب ، مطلب : فى الادهان ، ط: إدارة القرآن .

الهندية : ۱/۲۴۰) كتاب المناسک ، الباب الثامن فى الجنايات ، الفصل الأوّل : فيما يجب بالتطيب والتدهن ، ط: رشيديه .

(۲) وإن ادّهن غير مطيب كالزيت الخالص و الحَل وهو دهن السمسم وأكثر منه فعليه دم ...... وهٰذا إذا استعمله على وجه التطيب . وأمّا إذا استعمله على وجه التداوى أو الأكل فلا شيئ عليه ، فلو أكل الزيت الخالص عن الطيب أو الحَل أو داوٰى بهما شقوق رجليه أو جراحة أو أقطر فى أذنيه أو استعط فلا شيئ عليه . (لباب مع شرحہ إرشاد السارى : (ص: ۴۵۹) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانى : فى الطيب ، فصل : فى الدهن ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۴۸) باب الجنايات ، الفصل الأوّل : فى الطيب ، مطلب : فى الادهان ، ط: إدارة القرآن .

الهندية : ۱/۲۴۰) كتاب المناسک ، الباب الثامن فى الجنايات ، الفصل الأوّل : فيما يجب بالتطيب والتدهن ، ط: رشيديه .

زخمی سر

اگر سر میں زخم ہے اور بال لمبے نہیں ہیں یعنی ایک پور تک کاٹنا ممکن نہیں ہے تو زخمی سر پر بھی استرہ چلانا واجب ہے اور اگر زخم اتنا زیادہ ہے یا گہرا ہے کہ اس پر استرہ چلانا بھی ممکن نہیں تو یہ واجب ساقط ہوجائے گا، اور یہ بھی منڈوانے والے کے مانند ہوجائے گا، مگر ایسے آدمی کے لئے بہتر یہ ہے کہ بارہ ذی الحجہ کے آخر تک حلال نہ ہو۔(۱)

زردہ

''پلاؤ'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۴۲)

زکوٰۃ میں ملی ہوئی رقم

اگر زکواۃ کے مستحق فقیر وغریب کے پاس زکوٰۃ میں ملی ہوئی رقم موجود ہے تو اس رقم سے حج کرنا درست ہے۔(۲)

زکوٰۃ نہ نکالنے والے کا حج

جو شخص صاحب نصاب ہے مگر زکوٰۃ ادا نہیں کرتا ہے اور حج کے لئے جاتا ہے، تو حج

---

(۱) ومن لا شعر له على رأسه يجرى الموسٰى ...... على رأسه وجوبًا وهو المختار ...... ولو تعذر الحلق لعارض ...... تعين التقصير أو التقصير ...... تعين الحلق ، وإن تعذر جميعًا لعلة فى رأسه بأن يكون شعره قصيرًا أو برأسه قدوح يضره الحلق سقطًا عنه وحل بلاشيئ أى بلاوجوب دم عليه ؛ لأنّه ترك الواجب بعذر ...... والأحسن أى يؤخر أى هٰذ االشخص الإحلال إلى آخر أيّام النّحر ، أى إن كان يرجو زوال العذر ، وإن لم يؤخره فلاشيئ عليه لحلول وقته و تحقق عذره وتوهم زواله . (إرشاد السارى : (ص: ۳۲۴) باب مناسک منٰى ، فصل فى الحلق و التقصير ، ط: الإمدادية مكّة المكّرمة)
غنية الناسک : (ص: ۱۷۴ ، ۱۷۵) باب مناسک منٰى يوم النحر ، فصل : فى الحلق ، ط: إدارة القرآن.
الدر مع الرد : (۲/ ۵۱۶) كتاب الحج ، مطلب فى رمى جمرة العقبة ، ط: سعيد .
(۲) راجع الحاشية رقم : ۳، على الصفحة السابقة رقم : ۳۷۲.

کرنے سے حج ادا ہو جائے گا اور فرض ساقط ہو جائے گا۔(۱)

اور حج کرنے کا ثواب بھی ملے گا مگر زکوٰۃ نہ دینے کی وجہ سے گناہ ہوگا اور آخرت میں عذاب ہوگا۔(۲)

---

(۱) من عليه زكاة ماله ألف وحج ، وفى يده ألف ، يصرفه إلى الزكاة إلاّ أن يكون الألف من غير مال الزكاة ، فتصرف إلى الحج إن أصابها فى أوان الحج ، أمّا إذا أصابها فى غير أوانه فتصرف إلى الزكاة ...... (غنية الناسک : (ص: ۳۳) باب شرائط الحج ، فصل : فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء أو الوجوب فقط ، ط: إدارة القرآن)

▭ وإذا وجد مالاً وليه حج وزكاة ، الأولىٰ : وعليه زكاة وحج ، يحج به ، وذٰلک ؛ لأنّهم مااعتبروا فى الفاضل أن يكون عن دين اللّٰه ، بل اقتصروا على دين العباد ...... قيل : إلاّ أن يكون المال من جنس ما يجب فيه الزكاة أى من النقود والسوائم فيصرف إليها ، وهو قيد حسن . (إرشاد السارى: (ص: ۹۱) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض ، فصل : وجوب الحج على الفور ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ شامى : (۲/۴۶۱) كتاب الحج ، قبيل : المطلب فى قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعيد .

(۲) هل الحج يكفر الكبائر ؟ قيل : نعم كحربى أسلم ، وقيل : غير المتعلقة بالآدمى كذمى أسلم ، وقال عياض : أجمع أهل السنة أن الكبائر لا يكفرها إلا التوبة ، ولا قائل بسقوط الدين ولو حقًا للّٰه تعالىٰ كدين صلاة وزكاة ، نعم إثم المطل وتأخير الصلاة ونحوها يسقط ، وهٰذا معنى التكفير على القول به ، وحديث ابن ماجة أنّه عليه الصلاة والسلام استجيب له حتى الدماء والمظالم ضعيف . (الدر المختار مع رد المحتار : (۲/۶۲۲ ـ ۶۲۴) كتاب الحج ، فروع ، مطب : فى تكفير الحج الكبائر ، ط: سعيد)

▭ الذخيرة الكثيرة فى رجاء مغفرة الكبيرة لعلى القارىؒ على هامش شرحا للباب : (ص: ۶۸۴ ـ ۶۹۰) باب المتفرّقات ، مسألة : الحج يهدم ما كان قبله من الصغائر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۹۴) خاتمة : فى فضائل الحج ، ط: إدارة القرآن .

▭ عن أبى هريرة عن النبىّ ﷺ أنّه قال فى هٰذه الآية : ﴿ سبحان الّذى أسرىٰ بعبده ليلاً من المسجد الحرام إلى المسجد الأقصىٰ ﴾ قال : أتىٰ بفرس فحمل عليه قال كل خطوة منتهىٰ أقصىٰ بصره فسار و سار معه جبرئيل عليه السلام ...... ثم أتىٰ على قوم على اقبالهم رقاع وحجارتها قال ما هٰؤلاء يا جبرئيل ؟ قال هٰؤلاء الّذين لا يؤدون صدقات أموالهم وما ظلمهم اللّٰه وما اللّٰه بظلام للعبيد . (دلائل النبوّة للبيهقى : (۲/۳۹۸) ، رقم الحديث : ۶۷۹ ، باب الدليل على أنّ النبىّ ﷺ حرج به إلى السماء ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

واضح رہے کہ زکوٰۃ اور حج الگ الگ فرض ہیں، ایک فرض کا ادا کرنا دوسرے فرض کے ادا کرنے پر موقوف نہیں ہے، البتہ جو فرض ادا کیا جائے گا وہ ادا ہو جائے گا اور جو فرض ادا نہ ہوگا اس کا گناہ ذمہ میں باقی رہے گا۔(۱)

زکوٰۃ نہ نکالی گئی رقم سے حج کرنا

جس رقم سے زکوۃ نہیں نکالی گئی اس سے حج کرنا جائز ہے، البتہ زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے گناہ ہوگا، زکوٰۃ ادا کر کے توبہ استغفار کرنے کی صورت میں گناہ معاف ہو جائے گا، اس لئے ضروری ہے کہ پہلے زکوٰۃ ادا کر دے پھر اس کے بعد جو رقم باقی رہے اس سے حج کیا جائے۔(۲)

---

(۱) هل الحج يكفر الكبائر ؟ قيل : نعم كحربى أسلم ، وقيل : غير المتعلقة بالآدمى كذمى أسلم ، وقال عياض : أجمع أهل السنة أن الكبائر لا يكفرها إلا التوبة ، ولا قائل بسقوط الدين ولو حقًا للّٰه تعالىٰ كدين صلاة وزكاة ، نعم إثم المطل وتأخير الصلاة ونحوها يسقط ، وهٰذا معنى التكفير على القول به ، وحديث ابن ماجة أنّه عليه الصلاة والسلام استجيب له حتى الدماء والمظالم ضعيف . (الدر المختار مع رد المحتار : (۲/ ۶۲۲ - ۶۲۴) كتاب الحج ، فروع ، مطب : فى تكفير الحج الكبائر ، ط: سعيد)

▭ الذخيرة الكثيرة فى رجاء مغفرة الكبيرة لعلى القارىؒ على هامش شرحا للباب : (ص: ۶۸۴ - ۶۹۰) باب المتفرّقات ، مسألة : الحج يهدم ما كان قبله من الصغائر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۹۴) خاتمة : فى فضائل الحج ، ط: إدارة القرآن .

▭ عن أبى هريرة عن النّبىّ ﷺ أنّه قال فى هٰذه الآية : ﴿ سبحان الّذى أسرٰى بعبدهٖ ليلاً من المسجد الحرام إلى المسجد الأقصٰى ﴾ قال : أتٰى بفرس فحمل عليه قال كل خطوة منتهٰى أقصٰى بصره فسار و سار معه جبرئيل عليه السلام ...... ثم أتٰى على قوم على اقبالهم رقاع وحجارتها قال ما هٰؤلاء يا جبرئيل ؟ قال هٰؤلاء الّذين لا يؤدون صدقات أموالهم وما ظلمهم اللّٰه وما اللّٰه بظلام للعبيد . (دلائل النبوّة للبيهقى : (۲/ ۳۹۸) ، رقم الحديث : ۶۷۹ ، باب الدليل على أنّ النّبىّ ﷺ حرج به إلى السماء ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

(۲) من عليه زكاة ماله ألف وحج ، وفى يده ألف ، يصرفه إلى الزكاة إلاّ أن يكون الألف من غير مال الزكاة ، فتصرف إلى الحج إن أصابها فى أوان الحج ، أمّا إذا أصابها فى غير أوانه فتصرف إلى الزكاة ...... (غنية الناسک : (ص: ۳۳) باب شرائط الحج ، فصل : فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء أو الوجوب فقط ، ط: إدارة القرآن) =

زم زم

مسجد حرام میں بیت اللہ شریف کی مشرقی جانب دروازہ سے تھوڑے سے فاصلہ پر ایک مشہور چشمہ ہے، جو اب کنویں کی شکل میں فرش کے نیچے مخفی ہے مطاف میں صرف اس کا ڈھکن نظر آتا ہے اس کے علاوہ اور کچھ نظر نہیں آتا ۲۰۰۴ء تک مطاف سے اندر جانے کی جگہ تھی اور راستہ بھی تھا اور اب سب بند ہے، باقی پانی کا انتظام مطاف وغیرہ ہر جگہ موجود ہے۔(۱)

اس کنویں کو اللہ تعالی نے اپنی قدرت سے اپنے پیارے نبی حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ کے لئے جاری کیا تھا۔(۲)

= وإذا وجد مالاً وليه حج وزكاة ، الأولىٰ : وعليه زكاة وحج ، يحج به ، وذٰلك ؛ لأنّهم مااعتبروا فى الفاضل أن يكون عن دين الله ، بل اقتصروا على دين العباد ...... قيل : إلاّ أن يكون المال من جنس ما يجب فيه الزكاة أى من النقود والسوائم فيصرف إليها ، وهو قيد حسن . (إرشاد السارى: (ص: ۹۱) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض ، فصل : وجوب الحج على الفور ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

شامى : (۲/۴۶۱) كتاب الحج ، قبيل : المطلب فى قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعيد .

(۱) زمزم : بئر مشهور بمكّة بجوار الكعبة يتبرك بها ويشرب مائها وينقل إلى الجهات . (المعجم الوسيط : (۱/۴۰۰) باب الزائ ، ط: دار الدعوة ، استانبول)

وبينها وبين الكعبة ـ زادها الله شرفًا ـ ثمان و ثلاثون ذراعًا . (البحر العميق : (۱/۲۰۱) الباب الأوّل : فى الفضائل ، فضل زمزم ، والشرب منها وذكر آدابها وأسمائها ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

(۱) وغمز بعقبه على الأرض ، قال : فانبثق الماء ، فدهشت أمّ إسماعيل ، فجعلت تحفر ، قال : فقال أبو القاسم ﷺ : لو تركته ، كان الماء ظاهرًا ، قال : فجعلت تشرب من الماء ويدر لبنها على صبيها . (صحيح البخارى : (۱/۴۷۳) كتاب الأنبياء ، باب قول الله : ﴿ واتّخذ الله إبراهيم خليلاً ﴾ ، قديمى)

عن سعيد بن جبير قال : حدثنا عبد الله بن عبّاس أنّه حين كان بين أم إسماعيل بن إبراهيم ، وبين سارة امرأة إبراهيم ماكان أقبل إبراهيم نبى الله بأم إسماعيل و إسماعيل ، وهو صغير ترضعه حتى قدم بها مكّة ومع أم إسماعيل شنة فيها ماء تشرب منه وتدر على إبنها وليس معها زاد ، يقول سعيد بن جبير ، قال ابن عبّاس : فعمد بها إلى دوحة فوق زمزم فى أعلى المسجد =

زم زم اپنے ساتھ لانا

☆ حدیث شریف میں ہے ''ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ اپنے ساتھ زم زم لے جاتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ زم زم شریف لے جاتے تھے۔''

اس سے ثابت ہوا کہ حجاج کرام کا زم زم ساتھ لانا جائز ہے، اور برکت کا باعث ہے اس پر اعتراض کرنا صحیح نہیں ہے۔

☆ آب زم زم کو دوسرے شہروں کی طرف برکت کے لئے لے جانا اور لوگوں کو پلانا مستحب ہے اور مریضوں پر چھڑکنا بھی جائز ہے۔(۱)

= يشير لنا بين البئر و بين الصفة ، يقول : فوضعهما تحتها ...... فخرج لها جبرئيل عليها السلام فاتبعته حتى ضرب برجله مكان البئر ، فظهر ماء فوق الأرض حيث فحص جبرئيل ...... (أخبار مكّة للأزرقيؒ : (۲/۳٦) باب ذكر زمزم ، باب ماجاء في إخراج جبرئيل زمزم بأم إسماعيل عليهما السلام ، ط: مكتبة الثقافة الدينية)

☜ تاريخ مكّة المشرفة والمسجد الحرام والمدينة الشريفة ، والقبر الشريف : (ص: ۳۳) فصل: ماجاء في إسكان إبراهيم ابنه إسماعيل وأمّه في بدء أمرهِ عند البيت ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت .

(۲) عن عائشة رضي اللّٰه عنها أنها كانت تحمل ماء زمزم ، وتخبر أنّ رسول اللّٰه ﷺ كان يحمله . رواه الترمذي . (البحر العميق : (۱/۲۱۰ ، ۲۱۱) الباب الأوّل : في الفضائل ، فضل زمزم ، والشرب منها ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

☜ جامع الترمذي : (۱/۱۵ ۳) أبواب الحج عن رسول اللّٰه ﷺ ، بابٌ ، قبيل : أبواب الجنائز ، ط: رحمانيه .

☜ ويستحب حمله إلى البلاد أي تبركا للعباد ، فقد روى الترمذي عن عائشة رضي اللّٰه عنها أنّها كانت تحمله وتخبر أنّ رسول اللّٰه ﷺ كان يحمله ، و في غير الترمذي : أنّه كان يحمله و كان يصبه على المرضٰى ويسقيهم ، وأنّه حنّك به الحسن والحسين رضي اللّٰه عنهما . (إرشاد الساري : (ص: ۶۹۹) باب المتفرّقات ، فصل : في أحكام زمزم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ البحر العميق : (۱/۲۰۲ ، ۲۰۵ ، ۲۰٦) الباب الأوّل : في الفضائل ، فضل زمزم والشرب منها ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكية .

☜ ويستحب حمله إلى البلاد ، ويسقيه للعباد ، ويصبه على المرضٰى ويسقيهم فإنّه شفاء سقم . (غنية الناسك : (ص: ۱۴۱) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : فيما ينبغي له الاعتناء به بعد الفراغ ...... مطلب : في شرب ماء زمزم ، ط: إدارة القرآن)

زم زم پینے کا طریقہ

☆ زم زم کا پانی کھڑے ہوکر اور قبلہ رخ ہوکر پینا مستحب ہے، اور حج اور عمرہ کے ساتھ خاص نہیں ہے۔(۱)

☆ زم زم پیتے ہوئے یہ دعا پڑھے

اللّٰهم إنّي أسألک علمًا نافعًا و رزقًا واسعًا وشفاءً من کل داءٍ (۲)

---

(۱) قوله : ثم شرب من ماء زمزم أى قائمًا مستقبلاً القبلة متضلّعا منه متنفّسًا فيه مرارًا ناظرًا فى كل مرة إلى البيت ماسحًا به وجهه ورأسه و جسده صابًا منه على جسده إن أمكن كما فى البحر ...... (شامى : (۵۲۴/۲) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب : فى طواف الصدر ، قبيل : مطلب فى حكم المجاورة بمكّة والمدينة ، ط: سعيد)

▭ ثم يأتى زمزم فيشرب منه أى مستقبل البيت الحرام قائمًا أو قاعدًا ...... قائلاً فى أوّل كل مرّةٍ " بسم اللّٰه والحمد للّٰه والصلوٰة والسلام على رسول اللّٰه " وفى المرة الأخيرة : " اللّٰهم إنّى أسألک رزقًا وّاسعًا و علمًا نافعًا وشفاءً من كلّ داءٍ ...... (إرشاد السارى : (ص: ۳۵۸) باب طواف الصدر ، فصل : فى صفة طواف الوداع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ عن ابن عبّاس رضى اللّٰه عنهما أنّ النّبىّ ﷺ شرب من زمزم وهو قائمٌ ، ...... هٰذا حديث حسن . (جامع الترمذى : (۴۵۲/۲) أبواب الأشربة ، باب ماجاء فى الرخصة فى الشرب قائمًا ، ط: رحمانيه)

▭ فكان ابن عبّاس : إذا شرب ماء زمزم قال : " اللّٰهم إنّى أسألک علمًا نافعًا و رزقًا واسعًا وشفاءً من كل داءٍ " ، رواه الحاكم فى المستدرک ، وهٰذا لفظه ، والدار قطنى . (البحر العميق: (۲۰۲/۱) الباب الأوّل : فى الفضائل ، فضل زمزم والشرب منها ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

▭ عمدة القارى شرح صحيح البخارى : (۳۹۸/۹) كتاب الحج ، باب ماجاء فى زمزم ، [رقم الباب : ۷۶] ط: دار الكتب العلمية .

(۲) قوله : ثم شرب من ماء زمزم أى قائمًا مستقبلاً القبلة متضلّعا منه متنفّسًا فيه مرارًا ناظرًا فى كل مرة إلى البيت ماسحًا به وجهه ورأسه و جسده صابًا منه على جسده إن أمكن كما فى البحر ...... (شامى : (۵۲۴/۲) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب : فى طواف الصدر ، قبيل : مطلب فى حكم المجاورة بمكّة والمدينة ، ط: سعيد)

▭ ثم يأتى زمزم فيشرب منه أى مستقبل البيت الحرام قائمًا أو قاعدًا ...... قائلاً فى أوّل كل مرّةٍ " بسم اللّٰه والحمد للّٰه والصلوٰة والسلام على رسول اللّٰه " وفى المرة الأخيرة : " اللّٰهم إنّى أسألک رزقًا وّاسعًا و علمًا نافعًا وشفاءً من كلّ داءٍ ...... (إرشاد السارى : (ص: ۳۵۸) باب=

زم زم پینے کے لئے مکہ مکرمہ جانا

اگر میقات سے باہر رہنے والا آدمی صرف زم زم پینے کے ارادہ سے مکہ مکرمہ جائے گا تو اس پر عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کرنا لازم ہوگا۔

اگر ایسا آدمی احرام کے بغیر مکہ مکرمہ آئے گا تو اس پر ایک دم اور عمرہ لازم ہوگا۔(۱)

زم زم سے استنجا کرنا

آب زم زم سے استنجا کرنا مکروہ ہے، اس لئے اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔(۲)

= طواف الصدر ، فصل : فی صفة طواف الوداع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ عن ابن عبّاس رضی اللّٰه عنهما أنّ النبیّ ﷺ شرب من زمزم وهو قائمٌ ، ...... هٰذا حديث حسن . (جامع الترمذی : (۲/۴۵۲) أبواب الأشربة ، باب ماجاء فی الرخصة فی الشرب قائمًا، ط: رحمانيه)

☜ فكان ابن عبّاس : إذا شرب ماء زمزم قال : " اللّٰهم إنّی أسألک علمًا نافعًا و رزقًا واسعًا وشفاءً من كل داءٍ " ، رواه الحاكم فی المستدرک ، وهٰذا لفظه ، والدار قطنی . (البحر العميق: (۱/۲۰۲) الباب الأوّل : فی الفضائل ، فضل زمزم والشرب منها ، ط: مؤسّسة ، الريّان المكتبة المكيّة)

☜ عمدة القاری شرح صحيح البخاری : (۹/۳۹۸) كتاب الحج ، باب ماجاء فی زمزم ، [رقم الباب : ۷٦] ط: دار الكتب العلمية .

(۱) وحكمها : وجوب الإحرام منها لأحد النسكين (أی بالإجماع) و تحريم تأخيره عنها لمن أراد دخول مكّة أو الحرم وإن كان لقصد التجارة أو غيرها ولم يرد نسكًا ولزوم الدم بالتأخير و وجوب أحد النسكين . (لباب مع شرحهٖ : (ص: ۱۱۳) باب المواقيت ، فصل : فی مواقيت الصنف الأوّل (وهم أهل الآفاق) حكمها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ٦۰) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، فصل : فی مجاوزة الآفاقی وقته ، ط: إدارة القرآن .

☜ بدائع الصنائع : (۲/۱٦۴) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان مكان الإحرام ، ط: سعيد .

(۲) ويجوز الاغتسال والوضوء والتوضؤ بماء زمزم ...... على وجه التبرک ...... إلاّ أنّه ينبغی أن يستعمله على قصد التبرک بالمسح أو الغسل أو التجديد فی الوضوء ، ولا يستعمل إلاّ على =

زم زم سے غسل کرنا

’’زم زم سے وضو کرنا‘‘ عنوان کو دیکھیں۔(۲/۳۸۲)

زم زم سے ناپاک چیز دھونا

کسی ناپاک چیز یا کپڑے وغیرہ کو زم زم کے پانی سے دھونا منع ہے اور جنبی یعنی ناپاک شخص کو اس سے غسل کرنا منع ہے۔(۱)

زم زم سے ناپاک کپڑا دھونا

زم زم کا پانی برکت والا پانی ہے اس سے ناپاک کپڑا یا ناپاک چیزیں دھونا جائز نہیں ہے البتہ برکت کے لئے پاک کپڑے کو اس میں بھگو کر لانا جائز ہے۔(۲)

= شیئٍ طاهرٍ فلا ينبغي أن يغسل به ثوب نجس ولا أن يغتسل به جنب ولا محدث ولا في مكان نجس ، ويكره الاستنجاء به ، وكذا إزالة النجاسة الحقيقية من ثوبه أو بدنه حتى ذكر بعض العلماء تحريم ذلک ...... (إرشاد الساری : (ص: ۶۹۹) باب المتفرقات ، فصل : فی أحكام ماء زمزم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

شامی : (۲/۶۲۵) كتاب الحج ، فروع ، مطلب فی كراهية الاستنجاء بماء زمزم ، ط: سعيد .

البحر العميق : (۳/۱۳۶۲) الباب العاشر : فی دخول مكّة وفی الطواف والسعی ، فصل : ما يستحب للحاج فی مدة مقامه بمكّة ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(۱) ويجوز الاغتسال والوضوء والتوضؤ بماء زمزم ...... على وجه التبرک ...... إلاّ أنّه ينبغي أن يستعمله على قصد التبرک بالمسح أو الغسل أو التجديد فی الوضوء ، ولا يستعمل إلاّ على شيئٍ طاهرٍ فلا ينبغي أن يغسل به ثوب نجس ولا أن يغتسل به جنب ولا محدث ولا في مكان نجس ، ويكره الاستنجاء به ، وكذا إزالة النجاسة الحقيقية من ثوبه أو بدنه حتى ذكر بعض العلماء تحريم ذلک ...... (إرشاد الساری : (ص: ۶۹۹) باب المتفرقات ، فصل : فی أحكام ماء زمزم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

شامی : (۲/۶۲۵) كتاب الحج ، فروع ، مطلب فی كراهية الاستنجاء بماء زمزم ، ط: سعيد .

البحر العميق : (۳/۱۳۶۲) الباب العاشر : فی دخول مكّة وفی الطواف والسعی ، فصل : ما يستحب للحاج فی مدة مقامه بمكّة ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(۲) ويجوز الاغتسال والوضوء والتوضؤ بماء زمزم ...... على وجه التبرک ...... إلاّ أنّه ينبغي أن=

زم زم سے وضو کرنا

برکت کے لئے آب زم زم سے وضو یا غسل کرنا مکروہ نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔(۱)

زمزم کا پانی کھڑے ہوکر پینا

''آب زمزم کھڑے ہوکر پینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۷۳)

زم زم کا کنواں

زم زم کا کنواں مسجد کے اندر ہے، اس کے چاروں طرف کی زمین مسجد ہے، اس لئے اس میں ناپاکی کا غسل کرنا جائز نہیں ہے، نیز تھوکنا، ناک کی ریزش ڈالنا یا جنابت کی حالت میں داخل ہونا بھی جائز نہیں ہے۔(۲)

= يستعمله على قصد التبرک بالمسح أو الغسل أو التجديد فی الوضوء ، ولا يستعمل إلاّ علی شيئٍ طاهرٍ فلا ينبغی أن يغسل به ثوب نجس ولا أن يغتسل به جنب ولا محدث ولا فی مكان نجس ، ويكره الاستنجاء به ، وكذا إزالة النجاسة الحقيقية من ثوبه أو بدنه حتی ذكر بعض العلماء تحريم ذٰلک ...... (إرشاد الساری : (ص: ۶۹۹) باب المتفرقات ، فصل : فی أحكام ماء زمزم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

شامی : (۶۲۵/۲) كتاب الحج ، فروع ، مطلب فی كراهية الاستنجاء بماء زمزم ، ط: سعيد .

البحر العميق : (۱۳۶۲/۳) الباب العاشر : فی دخول مكّة وفی الطواف والسعی ، فصل : ما يستحب للحاج فی مدة مقامه بمكّة ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(۱) ويجوز الاغتسال والتوضؤ بماء زمزم ، ولايكره عند الثلاثة خلافًا لأحمد ، علی وجه التبرک ، أی لابأس بما ذكر ، إلّا أنّه ينبغی أن يستعمله علی قصد التبرک بالمسح أو الغسل أو التجديد فی الوضوء . (إرشاد الساری : (ص: ۶۹۹) باب المتفرّقات ، فصل : فی أحكام ماء زمزم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

البحر العميق : (۱۰۴۶/۲) الباب التاسع : فيما يتعلق بحرم مكّة المعظمة ، مسائل منثورة، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

شامی : (۶۲۵/۲) كتاب الحج ، فروع ، مطلب : فی كراهية الاستنجاء بماء زمزم ، ط: سعيد .

(۲) ويحرم بالحدث الأكبر دخول المسجد . وفی الشامية : ...... عن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت : جاء رسول اللّٰه ﷺ و بيوت أصحابه شارعة فی المسجد ، فقال : وجهوا هٰذه البيوت ،=

موجودہ دور میں زم زم کا کنواں مطاف کے فرش کے نیچے ہے عام آدمی کے لئے دروازہ کھلا ہوا نہیں ہے اس لئے وہاں تک پہنچنا ممکن نہیں ہے۔

زم زم کی فضیلت

☆ بیت اللہ شریف سے مشرق کی جانب دروازہ اور مقام ابراہیم کے درمیان ایک تاریخی کنواں ہے، جس کو زم زم کہتے ہیں، حدیث شریف میں اس کنوئیں کی بڑی فضیلت آئی ہے، اور اس کے پانی کی بھی بڑی برکت اور فضیلت بیان کی گئی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالی کے حکم سے جب حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کو مکہ مکرمہ کے بے آب وگیاہ ریگستان میں لاکر چھوڑ دیا تو اللہ تعالی نے ان پر رحم کھا کر اس چٹیل میدان میں ان کے لئے زمین کا یہ چشمہ جاری فرمایا۔ (۱)

= فإنّی لاأحلّ المسجد لحائض ولا جنب بلا اغتسال ...... (الدر مع الرد : (۱/۱۷۱) کتاب الطهارة ، قبیل : مطلب : یطلق الدعاء علی مایشمل الثناء ، ط: سعید)

🗁 حاشیة الطحطاوی علی الدر : (۱/۹۷) کتاب الطهارة ، قبیل : باب المیاه ، ط: رشیدیه .

🗁 الهندیة : (۱/۳۸) کتاب الطهارة ، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء ، الفصل الرابع فی أحکام الحیض والنفاس والاستحاضة ، ط: رشیدیه .

🗁 وکذا راجع الحاشیة السابقة رقم : ۱ ، ۲ ، ۳ علی هٰذه الصفحة .

🗁 ولایزق علی حیطان المسجد ،ولا بین یدیه علی الحصی ولو فوق البواری ولا تحتها ، وکذا المخاط . (الهندیة : (۱/۱۱۰) کتاب الصلاة ، فصل : کره غلق باب المسجد الخ ، ط: رشیدیه)

🗁 خلاصة الفتاوٰی : (۱/۲۲۹) کتاب الصلاة ، الفصل السادس والعشرون فی المسجد ، ط: رشیدیه .

(۱) عن ابن عباس رضی اللّٰه عنهما قال : قال رسول اللّٰه ﷺ ماء الزمزم لما شرب له إن شربته تستشفی به شفاک اللّٰه ، وإن شربته لشبعک اشبعک اللّٰه ، وإن شربته لقطع ظمأک قطع اللّٰه ، وهی هزمة جبرئیل و سقیا اللّٰه إسماعیل . (سنن الدار قطنی : (۲/۲۸۹) کتاب الحج ، باب المواقیت ، رقم الحدیث : ۲۳۸ ، ط: دار المعرفة)

1 مصنف عبد الرزاق : (۵/۱۱۸) کتاب الحج ، باب زمزم و ذکرها ، رقم الحدیث : ۹۱۲۴ ، ط: المکتب الإسلامی ، بیروت . =

حدیث شریف میں ہے:

”ھی ھزمة جبریل و سقیا اسمعیل“(دارقطنی)

یہ جبرئیل علیہ السلام کا کھودا ہوا کنواں اور اسماعیل علیہ السلام کا سقاوہ ہے۔(۱)

☆ طواف کے بعد یا صفا مروہ کی سعی اور بال کٹوانے سے فارغ ہوکر زمزم کا پانی خوب پیٹ بھر کر پینا چاہیئے۔(۲)

= ▭ موسوعة أطراف الحديث : ١/ ٢٥٣٦٥١) ، حرف الميم ، ط: دار النشر بيروت .

▭ البحر العميق : (١/ ٢٠٢) الباب الأوّل : فى الفضائل ، فصل : زمزم والشرب منها ، ط: موسوعة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(١) عن ابن عباس رضى الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ ماء الزمزم لما شرب له إن شربته تستشفى به شفاک الله ، وإن شربته لشبعک اشبعک الله ، وإن شربته لقطع ظمأک قطع الله ، وهى هزمة جبرئيل و سقيا الله إسماعيل . (سنن الدار قطنى : (٢/ ٢٨٩) كتاب الحج ، باب المواقيت ، رقم الحديث : ٢٣٨ ، ط: دار المعرفة)

▭ مصنف عبد الرزاق : (٥/ ١١٨) كتاب الحج ، باب زمزم و ذكرها ، رقم الحديث : ٩١٢٤ ، ط: المكتب الإسلامى ، بيروت .

▭ موسوعة أطراف الحديث : ١/ ٢٥٣٦٥١) ، حرف الميم ، ط: دار النشر بيروت .

▭ البحر العميق : (١/ ٢٠٢) الباب الأوّل : فى الفضائل ، فصل : زمزم والشرب منها ، ط: موسوعة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(٢) ويستحب الإكثار من من شرب ماء زمزم ، فإنّه لما شرب له ، كما رواه الأعيان ، وأنّ إكثار من علامة الإيمان ، وأنّه من الأشربة المفرحة المزيلة للأحزان . (إرشاد السارى : (ص: ٢٩٦) باب المتفرّقات ، فصل : ويستحب الإكثار من شرب ماء زمزم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ (وختم الطواف باستلام الحجر استنانًا ثم صلى شفعًا) فى وقت مباحٍ ...... (ثم) التزم الملتزم وشرب من ماء زمزم . (قوله : ثم التزم الملتزم الخ) ...... ويستحب أن يأتى زمزم بعد الركعتين ثم يأتى الملتزم ، قبل الخروج إلى الصفاء و قيل يأتى الملتزم ، ثم يصلى ، ثم يأتى زمزم ثم يعود إلى الحجر ، والثانى هو الأسهل والأفضل وعليه العمل . (الدر مع الدر : (٢/ ٤٩٩ ، ٥٠٠) كتاب الحج ، مطلب فى طواف القدوم ، قبيل : مطلب فى السعى بين الصفا والمروة ، ط: سعيد)

▭ غنية الناسک : (ص: ١٤٠) باب السعى بين الصفا والمروة ، مطلب فى شرب ماء زمزم ، ط: إدارة القرآن .

☆ زمزم کا پانی اس حد تک زیادہ پینا چاہیئے کہ پسلیاں تن جائیں، یہ ایمان کی علامت ہے، ایمان سے محروم منافق اتنا نہیں پی سکتا کہ اس کی پسلیاں تن جائیں۔(۱)

ابن ماجہ میں نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ "ہمارے اور منافق کے درمیان ایک امتیازی علامت یہ ہے کہ منافق زمزم کا پانی اتنا پیٹ بھر کر نہیں پیتے کہ ان کی پسلیاں تن جائیں"۔(۲)

آب زمزم کی فضیلت و برکت بیان کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ نے بیان فرمایا ہے "آب زمزم جس مقصد سے پیا جائے، وہ اسی مقصد کے لئے مفید ہو جاتا ہے، شفاء کے لئے پیو تو اللہ تعالی شفاء بخشے گا، پیٹ بھرنے اور آسودہ ہونے کے لئے پیو تو خدا تمہیں آسودہ کردے گا، پیاس بجھانے کے لئے پیو تو اللہ تعالی تمہاری پیاس بجھادے گا یہ وہ کنواں ہے، جس کو جبرائیل علیہ اسلام نے اپنی ٹھوکر کی قوت سے "اللہ

(۱) عن محمد بن عبد الرحمٰن بن أبی بکر قال : کنت عند ابن عبّاس جالسًا فجاءه رجل ، فقال: من أین جئت ؟ قال : من زمزم ، قال : فشربت منها کما ینبغی ، قال : و کیف قال : إذا شربت منها فاستقبل القبلة ، واذکر اسم اللّٰه ، وتنفس ثلاثًا وتضلع منها ، فإذا فرغت فاحمد اللّٰه عزّو جلّ ، فإنّ رسول اللّٰه ﷺ قال : إنّ اٰیة ما بیننا وبین المنافقین أنّهم لایتضلعون من زمزم .
(سنن ابن ماجه : (ص: ۲۱۹ ، ۲۲۰) أبواب المناسک ، باب الشرب من زمزم ، ط: قدیمی)
🗀 انظر الحاشیة رقم: ۱ ، علی الصفحة رقم: ۳۸۴.
🗀 البحر العمیق : (۲۰۶/۱) الباب الأوّل ، فی الفضائل ، فصل : زمزم والشرب منها ، ط: مؤسّسة الریّان ، المکتبة المکیّة .

(۲) عن محمد بن عبد الرحمٰن بن أبی بکر قال : کنت عند ابن عبّاس جالسًا فجاءه رجل ، فقال: من أین جئت ؟ قال : من زمزم ، قال : فشربت منها کما ینبغی ، قال : و کیف قال : إذا شربت منها فاستقبل القبلة ، واذکر اسم اللّٰه ، وتنفس ثلاثًا وتضلع منها ، فإذا فرغت فاحمد اللّٰه عزّو جلّ ، فإنّ رسول اللّٰه ﷺ قال : إنّ اٰیة ما بیننا وبین المنافقین أنّهم لایتضلعون من زمزم .
(سنن ابن ماجه : (ص: ۲۱۹ ، ۲۲۰) أبواب المناسک ، باب الشرب من زمزم ، ط: قدیمی)
🗀 انظر الحاشیة رقم: ۱ ، علی الصفحة رقم: ۳۸۴.
🗀 البحر العمیق : (۲۰۶/۱) الباب الأوّل ، فی الفضائل ، فصل : زمزم والشرب منها ، ط: مؤسّسة الریّان ، المکتبة المکیّة .

کے حکم سے" کھودا تھا، اور یہ اسماعیل علیہ السلام کی سبیل ہے۔ دار قطنی۔(۱)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"روئے زمین کے ہر پانی سے زیادہ افضل زمزم کا پانی ہے، یہ بھوکے کے لئے غذاء ہے اور بیمار کے لئے شفا ہے۔(۲)

☆ آب زمزم کثرت سے پینا مستحب اور ایمان کی علامت ہے، نیز زمزم کو قربت (ثواب) کی نیت سے دیکھنا بھی عبادت ہے جیسے کعبہ کو دیکھنا عبادت ہے۔(۳)

زم زم لانا مستحب ہے

واپسی میں آب زمزم اپنے وطن لانا مستحب ہے، حضرت عائشہ صدیقہ رضی

---

(۱) انظر الحاشية رقم : ۱، ۲، على الصفحة السابقة، رقم : ۲۳۹ .

(۲) عن قيس قال : سمعت ابن عبّاس يقول : زمزم خير ما يعلم طعام طعم و شفاء سقم . هٰذا موقوف. (شعب الإيمان للبيهقيؒ : (۴۸۲/۳) رقم الحديث : ۴۱۳۰، الباب الخامس والعشرون من شعب الإيمان، وهو باب في المناسک، فضل الحج والعمرة، ط: دار الكتب العلمية، بيروت)

☜ عن ابن عبّاس رضى الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ خير ماء على وجه الأرض ماء زمزم فيه طعام من الطعم و شفاء من السقم ...... (المعجم الكبير للطبرانيؒ : (۹۸/۱۱) رقم الحديث : ۱۱۱۶۷، باب العين، أحاديث عبد الله بن عبّاس رضى الله عنهما، مكتبة العلوم والحكم)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۲۹۶) باب المتفرّقات، فصل : ويستحب الإكثار من شرب زمزم، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

(۳) ويستحب الإكثار من شرب زمزم، فإنّه لما شرب له، كما رواه الأعيان، وأنّ إكثاره من علامة الإيمان ...... والنظر فى زمزم عبادة أى إذا قصد به القربة لا بطريق العادة، كما ورد أنّ النظر إلى الكعبة عبادة . (إرشاد السارى : (ص: ۲۹۶، ۲۹۹) باب المتفرّقات، فصل : ويستحب الإكثار من شرب ماء زمزم، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☜ البحر العميق : (۲۰۹/۱) الباب الأوّل : فى الفضائل، فضل زمزم والشرب منها، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكية .

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۴۰) باب السعى بين الصفا والمروة، مطلب : فى شرب ماء زمزم، ط: إدارة القرآن .

اللہ عنہا بھی واپسی کے وقت آب زم زم لے جایا کرتی تھیں، اور فرماتی تھیں کہ آنحضرت ﷺ بھی لے جایا کرتے تھے اور اسے بیماروں پر چھڑکا کرتے تھے اور انہیں پلاتے بھی تھے۔(۱)

زمین

☆اگر کسی آدمی کے پاس نقد رقم نہیں لیکن اتنی زیادہ زمین ہے کہ اس کا ایک ٹکڑا حج کے خرچہ کے لئے فروخت کرنے کے بعد بھی اتنی زمین باقی رہتی ہے جو اس کے اور اس کے اہل وعیال کے گزر بسر کے لئے کافی ہے تو ایسے شخص کے ذمہ اپنی زمین کا حصہ حج کے لئے فروخت کرنا لازم ہے، اور اس پر حج فرض ہے۔(۲)

(۱) عن عائشة رضی اللّٰه عنها : أنّها كانت تحمل ماء زمزم فی القوارير ، وتذكر أنّ رسول اللّٰه ﷺ فعل ذٰلک ، وزاد فيه غيره ، عن أبی كريب : وكان يصب علی المرضٰی ويسقيهم . (شعب الإيمان للبيهقیؒ : (۴۸۲/۳) رقم الحديث : ۴۱۲۹ ، الباب الخامس والعشرون من شعب الإيمان ، وهو باب فی المناسک ، فضل الحج العمرة ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

▭ سنن البيهقی الكبرٰی : (۲۰۲/۵) رقم الحديث : ۹۷۶۸ ، كتاب الحج ، باب الرخصة فی الخروج بماء زمزم ، ط: مكتبة دار الباز مكّة المكرّمة)

▭ عن عائشة رضی اللّٰه عنها : أنّها كانت تحمل ماء زمزم ، وتخبر أنّ رسول اللّٰه ﷺ كان يحمله ، رواه الترمذی . (البحر العميق : (۲۱۱/۱) الباب الأوّل : فی الفضائل ، فضل زمزم والشرب منها ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

(۲) وإن كان له مسكن فاضل ، أو عبد أو متاع ، أو كتب أو ثياب ، أو أرض ، أو كرم أو حوانيت أو نحو ذٰلک مما لايحتاج إليها يجب بيعها إن كان به وفاء الحج . (لباب مع شرحہ : (ص: ۶۰ ، ۶۱) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، السادس : الاستطاعة ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ وإن كان له من الضياع ما لو باع مقدار ما يكفی الزاد والراحلة ، يبقی بعد رجوعه من ضيعته قدر ما يعيش بغلته الباقی ، يفترض عليه الحج ، وإلّا فلا . (غنية الناسک : (ص: ۲۰ ، ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن)

1 البحر العميق : (۳۸۵/۱) الباب الثالث : فی مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

☆اور اگر حج کے خرچہ کے لئے ایک ٹکڑا زمین فروخت کرنے کے بعد باقی زمین اس کے اور اہل وعیال کے گزر بسر کے لئے کافی نہیں ہوتی تو اس حالت میں اس پر حج فرض نہیں ہوگا اور زمین فروخت کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

☆جو زمین گزر اوقات سے زیادہ نہ ہو اس کو فروخت نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ دوسرے کی ملکیت سے بسر اوقات کرنا شرعاً معتبر نہیں، اپنی آمدنی کا لحاظ کیا جاتا ہے، اور شریعت میں جائز آمدنی کا لحاظ ہے۔(۲)

☆کسی کے پاس ضرورت سے زائد زمین ہے، اور وہ اس کی آمدنی کا محتاج نہیں ہے اور اس کی مالیت اتنی ہے کہ اس کو بیچ کر حج کرسکتا ہے، تو اس کو حج کے لئے بیچنا واجب ہے۔

☆اگر کسی آدمی کی ملکیت میں اتنی زیادہ زمین ہے کہ حج کے مصارف ادا کرنے کے بعد اتنی زمین باقی رہتی ہے کہ وہ اس کے اور اس کے اہل وعیال کے معاش کے لئے کافی ہے تو اس پر حج فرض ہے۔

☆اگر زمین کی آمدنی اتنی مقدار میں ہے کہ اس سے اہل وعیال کا خرچہ اور حج کے لئے آمد ورفت کا خرچہ پورا ہوتا ہو تو حج فرض ہوگا ورنہ نہیں۔(۳)

زمین بیچ کر حج کرنا

اگر کسی زمیندار کے پاس اتنی زمین ہے کہ اس کے کچھ حصے کو بیچ کر حج کے

---

(۱) تقدم تخريجه تحت الحاشية السابقة ، رقم : ۲، على الصفحة السابقة رقم : ۳۸۷.

(۲) ولاتثبت الاستطاعة ببذل الغير مالاً أو طاعةً ملكاً أو إباحةً . (لباب مع شرحه : (ص: ۶۱) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

البحر العميق : (۳۸۵/۱) الباب الثالث فى مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(۳) تقدم تخريجه تحت الحاشية السابقة ، رقم : ۲، على الصفحة السابقة رقم : ۳۸۷.

اخراجات نیز واپسی تک کی گھریلو ضروریات کا انتظام ہو سکے اور باقی ماندہ زمین آئندہ گزارے کے لئے بھی کافی ہو تو ایسی صورت میں ایسے زمین دار پر حج فرض ہوگا ورنہ نہیں۔(۱)

زنا کی وجہ سے محرم بننے والے کے ساتھ سفر کرنا

زنا کی وجہ سے محرم بننے والے کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز نہیں ہے۔(۲)

زندہ مردہ دونوں کے لئے عمرہ

زندہ اور مردہ دونوں کو ثواب پہنچانے کے لئے عمرہ کرنا جائز ہے۔(۳)

ذیابطیس کے مریض

اگر کوئی شخص ذیابطیس (شوگر) کے مرض میں مبتلا ہے اور ڈاکٹر وغیرہ اس کو سفر کی اجازت نہیں دیتے، اور دوائی/انسولین وغیرہ سے وقتی طور پر شوگر کو کنٹرول کرنا

---

(۱) تقدم تخریجه تحت الحاشية السابقة، رقم: ۲، علی الصفحة السابقة رقم: ۳۸۷.

(۲) لکن ذکر قوام الدين شارح "الهداية" أنّه إذا كان محرمًا بالزنا لا تسافر معه عند بعضهم، وإليه ذهب القدوری، وبه نأخذ، قال شارح رحمهما للّٰه تعالیٰ: وهو الأحوط فی الدين، وأبعد من التهمة. (غنية الناسک: (ص: ۲۷) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط وجوب الأداء، ط: إدارة القرآن)

البحر العميق: (۱/۴۰۳) الباب الثالث: فی شرائط الحج، شرائط وجوب الأداء، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة.

شامی: (۲/۴۶۴) کتاب الحج، ط: سعيد.

(۳) والأصل فيه أن الإنسان له أن يجعل ثواب عمله لغيره صلاة أو صومًا أو صدقة أو قراءة أو ذكرًا أو حجًا أو عمرةً وبهٰذا علم أنّه لافرق بين أن يكون المجعول له ميتًا أو حيًّا. (البحر الرائق: (۳/۵۹) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، ط: سعيد)

شامی: (۲/۵۹۵) کتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب: فی إهداء ثواب الأعمال للغير، ط: سعيد.

إرشاد الساری: (ص: ۶۰۹) باب الحج عن الغير، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

بھی ممکن نہ ہو، اور آئندہ اس مرض سے صحت یاب ہونے کی امید بھی نہ ہو تو ایسا آدمی کسی کو اپنی طرف سے حج بدل کرا سکتا ہے، اور اگر شوگر پر وقتی طور پر کنٹرول حاصل کرنا ممکن ہو یا عنقریب اس بیماری سے صحت یاب ہونے کی امید ہو تو حج بدل کرانا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

زیارت بدل

''روضۂ اقدس کی زیارت میں بدلیت'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/ ۳٦۱)

زیارت روضۂ اقدس کے فضائل

۱۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری زیارت کے لئے آئے اور میری زیارت کے سواء اس کو کوئی کام نہ ہو تو میرے اوپر ضروری ہے کہ میں قیامت کے دن

---

(۱) الأوّل : الصحة ، وهی سلامة البدن عن الآفات المانعة عن القیام بما لا بدّ منه فی سفر الحج ، هٰذا عندهما ، أمّا ظاهر المذهب عند أبی حنیفة رضی اللّٰه عنه ، فهع شرط الوجوب ، فلایجب الحج علی المقعد والزمن ، والمفلوج ، ومقطوع الرجلین ، أو الیدین ، أو الرجل الواحدة ، والأعمٰی ، والمریض ، والمعضوب ، وهو الشیخ الکبیر الّذی لا یثبت علی الراحلة بنفسهٖ ، وإن ملکوا مابه الاستطاعة فلیس علیهم الإحجاج أو الإیصاء ، وعندهما یجب الحج علیهم إذا ملکوا الزاد والراحلة ، ومؤنة من یرفعهم ویضعهم ، ویقودهم إلی المناسک ، ولکن لیس علیهم الأداء بأنفسهم فعلیهم الإحجاج أو الإیصاء به عند الموت ، وصححه قاضی خان ، واختاره کثیر من المشائخ ، منهم ابن الهمام رحمهم اللّٰه تعالیٰ ...... (غنیة الناسک : (ص: ۲۳) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن)

🗁 کل من قدر علی شرائط الوجوب ...... ولم یحج أی بنفسهٖ فعلیه الإیصاء به سواء قدر علی شرائط الأداء أم لا ، أی أم یقدر علی شرائط الأداء ، لکن إذا وجد شرائط الوجوب ولم یوجد شرائط الأداء ، فعلیه الإحجاج فی الحال أو الإیصاء فی المآل ...... (إرشاد الساری : (ص: ۸۹) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض ، فصل : فیمن یجب علیه الوصیّة بالحج ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

1 البحر العمیق : (۳۷۰/۱) الباب الثالث فی مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، ط: مؤسّسة الریّان المکتبة المکیّة .

اس کی شفاعت کروں۔(۱)

۲۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص حج کرے اور میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کرے وہ میری زندگی میں میری زیارت کرنے کے مانند ہوگا۔(۲)

۳۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص قصد کر کے میری زیارت کو آئے گا وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا، اور جو شخص حرمین میں سے کسی مقام میں مرجائے گا اس کو اللہ قیامت کے دن بے خوف لوگوں میں اٹھائے گا۔(۳)

۴۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص میری وفات کے بعد میری زیارت کرے گا گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی اور جس نے میری قبر کی

---

(۱) وعنه ﷺ قال: ما جاء نی زائرًا لاتحمله حاجة إلا زيارتی كان حقًا علیّ أن أكون له شفيعًا يوم القيامة. أخرجه الطبرانی والدار قطنی وأبو علی بن السكن. (البحر العميق: (۱/۲۵۵) الباب الأوّل: فی الفضاء ل، فضل زيارة قبر النبیّ ﷺ والصلاة فيه، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة)

سنن ابن ماجه: (ص: ۲۲۵) كتاب المناسک، باب فضل المدينة، ط: قديمی.

المعجم الكبير للطبرانی: (۱۲/۲۹۱) باب العين، عبد اللّٰه بن عمر بن الخطاب، رقم الحديث: ۱۳۱۴۹، ط: مكتبة العلوم والحكم.

(۳) وعنه ﷺ قال: من حج و زار قبری بعد موتی كان كمن زارنی فی حياتی. أخرجه سعيد بن منصور، والدار قطنی. (البحر العميق: ۱/۲۵۵) الباب الأوّل: فی الفجائل، فضل زيارة قبر النبیّ ﷺ والصلاة فيه، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة)

السنن الكبرٰی للبيهقی: (۵/۲۴۶) كتاب الحج، باب زيارة قبر النبیّ ﷺ، رقم الحديث: ۱۰۵۷۳، ط: مجلس دائرة المعارف النظامية، حيدر آبار دكن.

المعجم الأوسط للطبرانی: (۳/۳۵۱) باب من اسمه جعفر، ط: دار الحرمين، قاهرة.

(۴) من زارنی متعمّدًا كان فی جواری يوم القيامة ومن سكن المدينة وصبر علی بلائها كنت شهيدًا وشفيعًا يوم القيامة، ومن مات فی أحد الحرمين بعثه اللّٰه من الآمنين يوم القيامة. (شعب الإيمان للبيهقی: (۳/۴۸۸) المناسک، فضل الحج والعمرة، رقم الحديث: ۴۱۵۲، ط: دار الكتب العلمية)

1 كنز العمال: (۵/۱۳۶) كتاب الحج والعمرة، الباب الثالث فی العمرة و فضائلها وأحكامها، الفضائل، رقم الحديث: ۱۲۳۷۳، ط: مؤسّسة الرّسالة.

زیارت کی اس کیلئے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوگئی، اور میری امت میں جس کسی کو قدرت ہو پھر وہ میری زیارت نہ کرے تو اس کا کوئی عذر نہیں سنا جائے گا۔(۱)

۵۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی عادت تھی کہ جب کسی سفر سے آتے تو سب سے پہلے روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر نبی کریم ﷺ کے دربار میں سلام عرض کرتے۔(۲)

۶۔حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ شام سے مدینہ منورہ قاصد بھیجا کرتے تھے تاکہ وہ ان کا سلام بارگاہ رسالت میں پہنچادے اور یہ زمانہ جلیل القدر تابعین کا تھا۔(۳)

زیارت کے بغیر واپس آنا

''روضۂ مبارک کی زیارت کے بغیر آنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۳۶۳)

زیارت مدینہ منورہ

☆جب کوئی شخص نبی کریم ﷺ کی زیارت کے لئے جانے کا ارادہ کرے تو

---

(۱) عن أنس قال : قال رسول اللّٰه ﷺ : ما من أحد من أمّتی له سعة ولم يزرنی فليس له عذر . أخرجه ابن عساكر ، وعن النّبیّ ﷺ : أنّه قال : من زار قبری وجبت له شفاعتی ...... وعنه ﷺ قال : من جاء نی زائرًا لاتحمله حاجة إلاّ زيارتی كان حقا علی أن أكون له شفيعًا له يوم القيامة ...... من حج و زار قبری بعد موتی ، كان كمن زارنی فی حياتی . (البحر العميق : (۱/۲۵۴ ، ۲۵۵) الباب الأوّل : فی الفضائل ، فضل زيارة قبر النبیّ ﷺ والصلاة فيه ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

(۲) أخبرنا مالک ، أخبرنا عبد اللّٰه بن دينار أنّ ابن عمر كان إذا أراد سفرًا أو قدم من سفر جاء قبر النّبیّ فصلی عليه ودعا ثم انصرف . قال محمد : هٰكذا ينبغی أن يفعله إذا قدم المدينة يأتی قبر النّبیّ ﷺ . (موطأ الإمام محمد : (ص: ۳۹۶) أبواب السير ، باب قبر النّبیّ ﷺ ، وما يستحب من ذٰلک ، ط: قديمی)

(۳) عن يزيد بن أبی سعيد المقبری قال : قدمت علی عمر بن عبد العزيز إذ كان خليفة بالشام فلما ودعته قال : إنّ لی إليک حاجة إذا أتيت المدينة ستری قبر النّبیّ ﷺ فأقرئه منی السلام ، قال محمد بن اسماعيل بن أبی فديک ، فحدثت به عبد اللّٰه بن جعفر ، فقال : أخبرنی فلان أن عمر كان يرد إليه البريد من الشام . (شعب الإيمان للبيقهی : (۳/۴۹۲) رقم الحديث: ۴۱۶۲ ، المناسک ، فضل الحج والعمرة ، ط: دار الكتب العلمية)

تمام راستے میں کثرت سے سلام اور درود پڑھتا ہوا جائے، اور مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کو جائے تو جب مدینہ منورہ کی حدود اور آبادی نظر آئے تو حضور ﷺ پر درود وسلام بھیجے اور یوں کہے:

اللهم هذا حرم نبيک فاجعله وقاية لی من النار واما نا من العذاب وسوء الحساب.

اے اللہ! یہ تیرے نبی کا حرم ہے، اس کی برکت سے مجھے جہنم کی آگ سے بچالے نیز عذاب اور حساب وکتاب کی سختی سے امان میں رکھ۔(۱)

☆ اور اگر موقع ہو تو مدینہ منورہ میں داخل ہونے سے پہلے ورنہ داخل ہونے کے بعد غسل کرے اور خوشبو لگائے، اور اپنا بہترین لباس اگر ممکن ہو تو سفید لباس زیب تن کرے اور مدینہ منورہ میں عاجزی، سکون اور وقار کے ساتھ داخل ہو۔(۲)

---

(۱) إذا توجه إلى الزيارة يكثر من الصلاة والسلام على النّبيّ ﷺ مدة الطريق ...... وإذا عاين حيطان المدينة يصلي عليه، ويقول: اللّهم هٰذا حرم نبيک فاجعله وقاية لی من النّار وأمانا من العذاب وسوء الحساب.

(الفتاوى الهندية: (۱/۲۶۵) كتاب المناسک، خاتمة فی زيارة قبر النّبیّ ﷺ، ط: رشيديه)

☐ مراقی الفلاح: (ص: ۷۴۲) كتاب الحج، فصل فی زيارة النّبیّ ﷺ، ط: قديمی.

☐ إرشاد الساری: (ص: ۷۱۱) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، آداب دخول المدينة المنوّرة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

(۲) وإذا دنا من حرم المدينة المشرفة، فليزدد خشوعًا و خضوعًا و شوقًا وتوقًا ...... وإذا وصل إلى المدينة المنوّرة اغتسل بظاهرها قبل الدخول وإذا لم يتيسر فبعده وإلاّ توضّأ والغسل أفضل، ثم لبس أنظف ثيابه والجديد أفضل، ويتطيب ...... (غنية الناسک: (ص: ۳۷۵، ۳۷۶) خاتمة فی زيارة قبر الرّسول ﷺ، ط: إدارة القرآن)

☐ وإذا دنا من حرم المدينة المشرفة، فليزدد خشوعًا و خضوعًا و شوقًا وتوقًا ...... وإذا وصل إلى المدينة المنوّرة اغتسل بظاهرها قبل الدخول وإذا لم يتيسر فبعده وإلاّ توضّأ والغسل أفضل، ثم لبس أنظف ثيابه والجديد أفضل (أی كما فی العيد والبياض أولىٰ كما فی الجمعة) ويتطيّب.

(مناسک الملا علی القاری: (ص: ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☐ مراقی الفلاح: (ص: ۷۴۲) كتاب الحج، فصل: زيارة النّبیّ ﷺ، ط: قديمی.

☆مسجد میں داخل ہو تو باب جبریل سے داخل ہونا بہتر ہے، ویسے جس دروازہ سے سہولت ہو داخل ہوسکتا ہے، داخلہ کے وقت:

بسم اللّٰہ والصلوۃ و السلام علی رسول اللہ کہ کر داہنا پاؤں اندر رکھے اور یہ دعا پڑھے:

اللھم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک. (۱)

☆تھوڑے وقت کے لئے بھی اعتکاف کی نیت کرنا مستحب ہے اور نیت اس طرح کرے ''اے اللہ! اعتکاف کی نیت کرتا ہوں، جب تک میں مسجد نبی ﷺ میں رہوں میرا اعتکاف رہے''۔(۲)

---

(۱) فیدخله أی المسجد مقدّمًا رجلها الیمنٰی مع غایة الخضوع والافتقار ونهایة الخشوع والانکسار تائبًا مما اقترفه من الأوزار قائلًا: اللّٰهم صلّ علی محمّد وعلی آل محمّد وصحبه وسلم، اللّٰهم اغفرلی ذنوبی وافتح له أبواب رحمتک، ویدخل من باب جبرئیل علیه السلام أو غیره والأوّل أفضل. (إرشاد الساری: (ص: ۷۱۳) باب زیارة سیّد المرسلین ﷺ، فصل: فی آداب التوجّه والسفر للزیارة، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

▭ فیدخل المسجد و فعل عند دخوله ما هو السنة فی دخول المساجد من تقدیم المنٰی، قوله: بسم اللّٰه والصلاة والسلام علی رسول اللّٰه، ربّ اغفر لی ذنوبی وافتح لی أبواب رحمتک مع غایة الخضوع والافتقار ونهایة الخشوع والانکسار تائبًا مما اقترفه من الأوزار ویدخل من باب جبرئیل أو غیرہ کباب السلام والأوّل أفضل. (غنیة الناسک: (ص: ۳۷۶) خاتمة فی زیارة قبر الرّسول ﷺ، ط: إدارة القرآن)

▭ الهندیة: (۱/۲٦۵) کتاب المناسک، خاتمة فی زیارة قبت النّبیّ ﷺ، ط: رشیدیه.

(۲) ویستحب الإکثار من الصلاة والسلام علی النّبیّ ﷺ فی المدینة المعظمة أی خصوصًا. وملازمة المسجد النبوی أی للزیارة وغیرها مع أنواع العبادة و العکوف فیه أی بالاعتکاف وأقلّه یوم بصوم ویجوز عند محمد نفله بغیر قید فیه فکلّما دخل المسجد یقول نویت الاعتکاف مادمت فیه. (إرشاد الساری: (ص: ۷۵۲) باب زیارة سیّد المرسلین ﷺ، فصل: استحباب الإکثار من أعمال البربالحرمین، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک: (ص: ۳۸۲) خاتمة فی زیارة قبر الرّسول ﷺ، قبیل: فصل فی زیارة أهل البقیع، ط: إدارة القرآن.

☆ پھر ''ریاض الجنته'' میں آکر اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے ''ریاض الجنۃ'' کی ایک خاص دعا یہ ہے۔

اللهم ان هذه روضة من رياض الجنة شرفتها و كرمتها ومجد تها وعظمتها و نورتها بنور نبيك وحبيبك محمد صلى الله عليه وسلم اللهم بلغتنا فى زيارته وماثره الشريفة فلا تحرمنا يا الله فى الآخرة من فضل شفاعة محمد صلى الله عليه وعلى اله وسلم، واحشرنا فى زمرته وتحت لوائه وامتنا على محبته وسنته واسقنا من حوضه المورود بيده الشريفة شربة هنيئة لا نظما بعد ها ابدا انك على كل شىء قدير.

اے اللہ! بیشک یہ جگہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے جسے تو نے شرف بخشا اور عزت بزرگی اور عظمت دی ہے، اور اسے اپنے نبی اور اپنے پیارے محمد ﷺ کے نور سے منور فرمایا ہے، اے اللہ! جس طرح تو نے ہمیں دنیا میں حضور ﷺ اور آپ کی مقدس یادگاروں کی زیارت نصیب فرمائی ہے اسی طرح اے اللہ! ہمیں آخرت میں بھی حضرت محمد ﷺ کی شفاعت کی فضیلت سے محروم نہ کرنا، اور آپ ہی کے گروہ میں اور آپ ہی کے جھنڈے کے نیچے ہمیں جمع کرنا، اور آپ کی محبت اور آپ کی سنت پر قائم رکھتے ہوئے ہمیں موت دینا، اور آپ کے حوض (کوثر) سے جو مومنین کے وارد ہونے کی جگہ ہے، آپ کے مبارک ہاتھ سے ہمیں ایسا خوشگوار شربت پلانا جسے پی کر ہم کبھی بھی پیاسے نہ ہوں، بے شک تو ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔

☆ اس کے بعد نہایت ادب، تواضع، خشوع وخضوع، عجز وانکساری خشیت اور وقار کے ساتھ ''مواجہہ شریف'' میں سرہانے کی دیوار کے کونے والے ستون سے تین چار ہاتھ کے فاصلے سے کھڑا ہو جائے قبلہ کی طرف پشت ہو اور ذرا بائیں طرف

کو مائل ہو جائے تا کہ نبی کریم ﷺ کے چہرہ انور کے خوب سامنے ہو جائے، اور قبر کی دیوار پر ہاتھ نہ رہے، اور اس طرح کھڑا ہو جیسے نماز میں کھڑے ہوتے ہیں، نظریں نیچی رکھے ادھر ادھر دیکھنا اس وقت سخت بے ادبی ہے ہاتھ پاؤں بھی ساکن اور وقار سے رہیں، پھر رحمت عالم ﷺ کو اپنے مرقد میں زندہ تصور کرے گویا کہ وہ اپنے مرقد میں سو رہے ہیں، اور چہرہ انور اس وقت میرے سامنے ہے حضور ﷺ کو میری حاضری کی اطلاع ہے، اور یہ سمجھے کہ گویا زندگی میں آپ ﷺ کی مجلس میں حاضر ہے، اور وہ میری بات سن رہے ہیں پھر کہے:

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

الصلوة والسلام عليك يا نبي الله

الصلوة والسلام عليك يا حبيب الله

الصلوة والسلام عليك ياخير خلق الله

الصلوة والسلام عليك يا خاتم الانبياء

الصلوة والسلام عليك ياسيد الانبياء

والمرسلين ورحمة الله وبركاته. (١)

---

(١) ثم توجّه أى بالقلب والقالب مع رعاية غاية الأدب ، فقام تجاه الوجه الشريف ...... متواضعًا خاضعًا خاشعًا مع الذلة والانكسار والخشية والوقار والهيبة والافتقار غاض الطرف مكفوف الجوارح فارغ القلب واضعًا يمينه على شماله مستقبلاً للوجه الكريم مستدبرًا للقبلة تجاه مسمار الفضة على نحو أربعة أذرع لا الأقل (أى لأنّه ليس من شعار آداب الأبرار) من السارية الّتى عند رأسه الكريم ناظرًا إلى الأرض أ وإلى أسفل ما يستقبله من الحجرة الشريفة محترزًا عن اشتغال النظر بما هناک من الزينة متمثلاً صورته الكريمة فى خيالک مستشعرًا بأنّه عليه الصلاة والسلام عالم بحضورک و قيامک و سلامک (أى بل بجميع أفعالک وأحوالک وارتحالک ومقامک ، وكأنّه حاضر جالس بإزائک) مستحضرًا عظمته وجلالته وشرفه وقدره صلى اللّٰه تعالىٰ عليه واٰله وسلم ، ثم قال مسلماً مقتصدًا من غير رفع صوت ولا إخفاء =

☆اس کے بعد نبی کریم ﷺ سے شفاعت کی درخواست کرے کہ حضور والا گناہوں کے بوجھ نے میری کمر توڑ دی ہے، میں آپ کے سامنے اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور اللہ سے معافی چاہتا ہوں، حضور ﷺ بھی میرے لئے استغفار فرمائیں، اور قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں، اگر حضور ﷺ نے عنایت نہ فرمائی تو میں کہیں کا نہ ہوں گا، اب اس دروازہ میں دل کی فرمائشیں سب پوری کیجئے، کوئی حسرت باقی نہ رہے، کبھی صرف آنسوؤں کی زبان سے کام لے کبھی ذوق وشوق کی زبان میں عرض کرے۔(۱)

= بحضور وحياء : السلام عليك أيّها النّبيّ ورحمة الله وبركاته ، السلام عليك يا رسول الله ، السلام عليك يا حبيب الله ، السلام عليك يا خليل الله ، السلام عليك يا خير خلق الله، السلام عليك يا صفوة الله ، السلام عليك يا خِيَرة الله ، السلام عليك يا سيّد المرسلين، السلام عليك يا إمام المقتدين ، السلام عليك يا من أرسله الله رحمة للعالمين ، السلام عليك يا شفيع المذنبين ، السلام عليك يا مبشر المحسنين ، السلام عليك يا خاتم النبيين ، السلام عليك وعلى جميع الأنبياء والمرسلين ، والملائكة المقربين ، السلام عليك وعلى آلك وأهل بيتك وأصحابك أجمعين ، و سائر عباد الله الصالحين . (مناسك الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص: ۵۱۷ ، ۶۱۷ ، ۷۱۷) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسك : (ص: ۲۷۷ ، ۲۷۸) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن .

مراقى الفلاح مع الطحطاوى : (ص: ۷۴۷) كتاب الحج ، فصل فى زيارة النّبيّ ﷺ ، ط: قديمى .

(۱) ثم يطلب الشفاعة أى فى الدنيا بتوفيق الطاعة و فى الآخرة بغفران المعصيّة فيقول : يا رسول الله ! أسئلك الشفاعة ، ثلاثًا ؛ لأنّه أقل مراتب الإلحاح لتحصيل المنال ، فى مقام الدعاء والسؤال ، ولا يبعد أن يكون إشارة إلى طلبها فى المقامات الثلاثة من الدنيا والبرزخ والآخرة ، أو المراتب المرتّبة من الشريعة والطريقة والحقيقة . (إرشاد السارى : (ص: ۷۱۸) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسك : (ص: ۳۷۹) خاتمة فى زيارة قبر الرّسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن .

ونحن وفدك يا رسول الله ، وأضيافك ، جئنا إليك وإلى بلدك الكريم من بلاد شاسعة ، وأماكن بعيدة ، نقصد بذٰلك قضاء حقك علينا والنظر إلى مآثرك والتيمن بزيارتك والتبرك بالسلام عليك والاستشفاع بك إلى ربّنا عزّ وجلّ . فإن خطايا قد قصمت ظهورنا وأوزارنا قد اثقلت كو أهلنا وأنت الشافع المشفع وقد قال الله تعالىٰ : ﴿ ولو أنّهم إذ ظلموا =

اور یہ بھی دعا کرے ”اے اللہ! نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک پر میری اس حاضری کو آخری موقعہ نہ بنا بلکہ اے رب ذوالجلال مجھے پھر واپس آنے کی توفیق عطا فرما“۔(۱)

اوراس دعا کے وقت نہ آواز بہت اونچی کرے اور نہ بالکل دھیمی ہو۔(۲)

☆اس کے بعد اپنے ان بزرگوں، عزیزوں کا سلام حضور ﷺ کو پہنچائیں، جنہوں نے آپ سے فرمائش کی ہو، اورآپ نے ان سے وعدہ کرلیا ہو، اس کے لئے

= أنفسهم جاء وک فاستغفروا اللّٰه واستغفر لهم الرسول لوجدوا اللّٰه توّابًا رحيمًا ﴾ النساء : ۶۴) وقد جئناک يارسول اللّٰه ظالمين لأنفسنا ، مستغفرين لذنوبنا فاشفع لنا إلى ربّنا واسأله أن يميتنا على سنتک ، ويحشرنا في زمرتک و يسقينا بكأسک غير خزايا ولا ندامىٰ ، ويرزقنا مرافقتک في الفردوس الأعلىٰ مع الّذين أنعم اللّٰه عليهم من النبيّين والصديقين والشهداء والصالحين وحسن أولئک رفيقًا ، يا رسول اللّٰه ، الشفاعة ، الشفاعة ، الشفاعة . (البحر العميق : (۵/۲۹۰۳ ، ۲۹۰۴) الباب العشرون : في تاريخ المدينة وما يتعلق بمسجدها النبوى ، كيفية السلام عليه ﷺ حال الزيارة ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

(۱) ويقول : غير مودع يا رسول اللّٰه ! ثم يقول : اللّٰهم لا تجعل هٰذا آخر العهد بنبيک ومسجده وحرمته ويسرلي العود إليه ، والعكوف لديه والعافية في الدنيا والآخرة . (غنية الناسک : (ص: ۳۸۸) خاتمة في زيارة الرسول ﷺ ، فصل : في آداب الرجوع ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۷۵۲) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، فصل في آداب الرجوع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ الفقه الإسلامي وأدلّته : (۳/۳۴۲) الباب الخامس ، الحج والعمرة ، الفصل الثانى : خصايص الحرمين ، المبحث الثانى ، حرم المدينة ، ط: دار الفكر .

(۲) ثم مسلما أى مريد السلام مقتصدًا أو متوسطًا في رفع كلامه كمابيّنه من غير رفع صوت لقوله تعالىٰ : ﴿ إنّ الّذين يغضون أصواتهم عند رسول اللّٰه ﴾الآية . ولاإخفاء أى بالمرة ، لفوت الإسماع الّذى هو السنة ، وإن كا لايخفىٰ شيئ على الحضرة ...... (إرشاد السارى : (ص: ۷۱۶) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ البحر العميق : (۵/۲۹۰۰) الباب العشرون : في تاريخ المدينة و مايتعلق بمسجدها النبوى ﷺ ، كيفية زيارته ﷺ وزيارة ضجيعيه (رضى اللّٰه عنهما) ، ط: إمؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

☜ غنية الناسک : (ص: ۳۸۲) خاتمة في زيارة قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن .

یوں کہنا چاہیئے:

السلام علیک یا رسول الله من فلان بن فلان یستشفع

بک الی ربک فاشفع لہ ولجمیع المو منین. (۱)

"اے اللہ کے رسول! آپ پر فلاں بن فلاں کی جانب سے سلام ہو، وہ آپ کے پروردگار کی بارگاہ میں آپ کی شفاعت کا طالب ہے پس اس کی اور تمام مسلمانوں کی شفاعت فرمائیں۔"

☆ اور اگر تمام سلام بھیجنے والوں کا نام لینا مشکل ہو تو اتنا ہی کہہ دے کہ حضور ﷺ آپ پر ایمان رکھنے والے اور آپ کا نام لینے والے میرے چند بزرگوں اور عزیزوں، دوستوں نے بھی سلام عرض کیا ہے، حضور ﷺ ان کا بھی سلام قبول فرمائیں اور ان کے لئے اپنے رب سے مغفرت مانگیں، وہ بھی حضور ﷺ کی شفاعت کے طلب گار اور امیدوار ہیں۔ (۲)

☆ پھر اس کے بعد تقریباً ایک ہاتھ داہنی جانب ہٹ کر آپ کے یارِ غار اور سب سے بڑے جاں نثار حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خدمت میں سلام عرض کرے اور یہ کہے:

السلام علیک یا سید نا ابابکر الصدیق

السلام علیک یا خلیفہ رسول اللّٰہ

السلام علیک یا وزیر رسول اللّٰہ

السلام علیک یا صاحب رسول الله فی الغار

---

(۱) ثم لیبلغ سلام من أوصاه بتبلیغ سلامه، فیقول: السلام علیک یا رسول اللّٰه من فلان بن فلان یستشفع بک إلی ربّک، أو فلان بن فلان یسلّم علیک یا رسول اللّٰه ویستشفع بک إلی ربّک ...... (غنیة الناسک: (ص: ۳۷۹) خاتمة فی زیارة قبر الرّسول ﷺ، ط: إدارة القرآن)

🗁 البحر العمیق: (۲۹۰۷/۵) الباب العشرون: فی تاریخ المدینة ومایتعلق بمسجدها النبوی، کیفیة السلام علیه ﷺ حال الزیارة، ط: مؤسّسة الریّان، المکتبة المکیّة.

🗁 إرشاد الساری: (ص: ۷۲۳) باب زیارة سید المرسلین ﷺ، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة. ش

(۲) انظر الحاشیة السابقة، رقم: ۱.

السلام علیک یا رفیقه فی الاسفار ورحمة الله و برکاته. (۱)

☆اس کے بعد پھر ایک ہاتھ اور داہنی جانب ہٹ کر سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے روبرو سلام عرض کرے اور یوں کہے:

السلام علیک یا عمر بن الخطاب
السلام علیک یا امیر المومنین
السلام علیک یا عز الاسلام و المسلمین
السلام علیک یا ابا لفقراء و الضعفاء
والارام والاتیام، السلام علیک یا مظهر الاسلام
السلام علیک یا مکسر الاصنام، جزاک اللّٰه
عنا افضل الجزاء ورضی الله عنه، ورحمته الله وبرکاته. (۲)

---

(۱) ثم یتأخّر إلی صوب یمینه قدر ذراع، فیسلّم علی خلیفة رسول اللّٰه ﷺ، أبی بکر الصدیق رضی اللّٰه عنه فیقول: السلام علیک یاخلیفة رسول اللّٰه، السلام علیک یا صفیّ رسول اللّٰه، السلام علیک یا صاحب رسول اللّٰه، السلام علیک یا وزیر رسول اللّٰه، السلام علیک یا ثانی رسول اللّٰه فی الغار و رفیقه فی الأسفار، وأمینه علی الأسرار، السلام یا علم المهاجرین والأنصار، السلام علیک یا أبابکر الصدیق، السلام علیک ورحمة اللّٰه وبرکاته، جزاک اللّٰه عن رسوله وعن الإسلام وأهله خیر الجزاء، ورضی اللّٰه عنک أحسن الرضاء. (مناسک الملا علی القاری مع إرشاد الساری: (ص: ۷۱۸، ۷۱۹) باب زیارة سید المرسلین، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)
▭ غنیة الناسک: (ص: ۳۷۹) خاتمة فی زیارة قبر الرسول ﷺ، ط: إدارة القرآن.
▭ البحر العمیق: (ص: ۲۹۰۵/۵) الباب العشرون: فی تاریخ المدینة ومایتعلق بمسجدها النبوی، کیفیة السلام علیه ﷺ حال الزیارة، ط: مؤسّسة الریّان، المکتبة المکیّة.
(۲) ثم یتأخّر کذٰلک قدر ذراع فیسلّم علی عمر رضی اللّٰه عنه؛ لأنّ رأسه من الصدیق کرأس الصدیق من النّبیّ ﷺ، فیقول: السلام علیک یا أمیر المؤمنین، عمر الفاروق الّذی أعزّ اللّٰه به الإسلام، إمام المسلمین حیا و میتًا، جزاک اللّٰه عن أمة محمد خیرًا. ویزید علیه أو ینقص إن ضاق الوقت. (غنیة الناسک: (ص: ۳۷۹، ۳۸۰) خاتمة فی زیارة قبر الرسول ﷺ، ط: إدارة القرآن)
▭ ثم یتأخّر عنه إلی یمینه قد رذراع فیسلّم علی خلیفة رسول اللّٰه ﷺ عمر بن الخطاب رضی =

اس کے بعد جو دعا یاد ہو وہ کرے اور جو دل چاہے مانگے۔(۱)

☆ روضۂ اقدس کی زیارت سے فارغ ہوکر "بقیع" کے قبرستان "جنة البقیع" کی جانب جاکر قبروں اور مزارات پر حاضر ہونا چاہیئے، یہاں پر حضرت عباسؓ، حسنؓ بن علیؓ، زین العابدینؒ، ان کے فرزند محمد باقر، اور ان کے بیٹے جعفر صادق، امیر المومنین سیدنا عثمانؓ اور نبی کریم ﷺ کے فرزند ابراہیمؓ اور متعدد ازواج مطہراتؓ اور آپ ﷺ کی پھوپھی صفیہؓ نیز دوسرے بہت سے صحابہ وتابعین بالخصوص امام مالکؒ اور سیدنا نافع رحمہ اللہ کے مزارات کی زیارت کی جائے۔(۲)

= اللّٰه فيقول : السلام عليك يا أمير المؤمنين عمر الفاروق ، السلام عليك يا من كمّل به الأربعين ، السلام عليك يا من استجاب اللّٰه فيه دعوة خاتم النبيين ، السلام عليك يا من أظهر اللّٰه به الدين ، السلام عليك يا من أعزّ اللّٰه به الدين ، السلام عليك يا من نطق بالصواب و وافق قوله محكم الكتاب ، السلام عليك يا من عاش حميدًا و خرج من الدنيا شهيدًا ، جزاك اللّٰه عن نبيه و خليفته وأمّته خير الجزاء ، السلام عليك ورحمة اللّٰه وبركاته . (إرشاد السارى : (ص: ۷۱۹ ، ۷۲۰) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ البحر العميق : (۲۹۰۵/۵) الباب العشرون : فى تاريخ المدينة وما يتعلق بمسجدها النبوى ، كيفية السلام ﷺ حال الزيارة ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكية .

(۱) ثم يرجع إلى حيال وجه النّبىّ ﷺ ويقف عند القبر الأقدس على قدر رمح فيحمد اللّٰه تعالىٰ ويثنى عليه ويمجّده ويصلى على النبىّ ﷺ ويستشفع به إلى ربّه ويدعو رافعًا يديه لنفسه ولوالديه ولمن شاء من أقاربه وأشياخه وإخوانه ولمن أوصاه و سائر المسلمين . (إرشاد السارى : (ص: ۷۲۰) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسك : (ص: ۳۸۰) خاتمة فى قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن .

▭ مراقى الفلاح : (ص: ۷۵۰) كتاب الحج ، فصل فى زيارة النّبىّ ﷺ ، ط: قديمى .

(۲) يستحب أن يخرج كل يوم إلى البيقع بعد زيارة النّبىّ ﷺ و صاحبيه رضى اللّٰه عنهما فيزور القبور الّتى به خصوصًا يوم الجمعة ، وقد قيل إنّه مات بالمدينة من الصحابة نحو عشرة آلاف غير أنّ غالبهم لايعرف ، وممن يعرف عينًا أو جهة بالبقيع مشهد عثمان و مشهد سيدنا إبراهيم ابن النّبىّ ﷺ و فيه رقية ابنته ﷺ وعثمان بن مظعون و عبد الرحمٰن بن عوف و سعد بن أبى وقاص و عبد اللّٰه بن مسعود ، وخُنيس بن حذافة ، وأسعد بن زرارة ، فينبغى أن يسلّم هناك على هؤلاء كلهم رضى اللّٰه عنهم ، ومشهد عبّاس بن عبد المطلب ، وهو عمّ النّبىّ ﷺ ، وفيه حسن=

☆اور مستحب یہ ہے کہ جمعرات کے روز شہدائے احد خاص طور پر سید الشہداء سیدنا حمزہؓ کے مزار کی زیارت کی جائے اور وہاں پر کہے:

سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار سلام علیکم دار قوم مومنین وانا ان شآء للہ بکم لا حقون.

ترجمہ: ”اے قبر والے! وہ صبر اور استقامت جس کا تم نے مظاہرہ کیا اس پر تمہیں سلام ہو، آخرت کا گھر کیسی اچھی جگہ ہے، ایمان والوں کی اس اقامت کی جگہ پر سلام ہو، ہم بھی ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔“

یہاں پر آیت الکرسی اور سورۂ اخلاص (قل ھو اللہ احد) پڑھنی چاہیئے، اور ہفتہ کے دن مسجد قبا پر آنا مستحب ہے۔(۱)

= بن علی عند رجلی العباس ، قیل : و فاطمة الزهراء ، وقیل فی مسجدها بالبقیع ، قیل ورأس الحسین ، قیل وعلی أیضًا نُقل إلیهم رضی الله عنهم ولا بأس بالسلام علی هؤلاء کلهم ، وفیه أیضًا : زین العابدین وابنه محمد الباقر ، وابن محمد جعفر الصادق رضی الله عنهم ، ومشهد أزواج النبیّ ﷺ وعلی اٰله وأزواجه ماعدا خدیجة ومیمونة وقیل لایعرف تحقیق من فیهنّ ...... ومشهد الإمام مالک ومشهد یقال : إن به نافعًا مولیٰ ابن عمر رضی الله عنهم ...... (إرشاد الساری : (ص: ۷۲۹ ، ۷۳۰ ، ۷۳۱ ، ۷۳۲) باب زیارة سیّد المرسلین ﷺ ، فصل : فی زیارة أهل البقیع ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۳۸۳ ، ۳۸۴ ، ۳۸۵) خاتمة فی زیارة قبر الرّسول ﷺ ، فصل : فی زیارة أهل البقیع ، ط: إدارة القرآن .

مراقی الفلاح : (ص: ۷۵۰) کتاب الحج ، فصل فی زیارة النبیّ ﷺ ، ط: قدیمی .

(۱) فیأتی المشهد والمزارات خصوصًا قبر سید الشهداء حمزة رضی الله عنه ...... وإن تیسّر یوم الخمیس فهو حسن ویقول : سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار ، ویقرأ آیة الکرسی ، والإخلاص إحدٰی عشر مرّة ، وسورة یٰس إن تیسّر ویهدی ثواب ذٰلک لجمیع الشهداء ومن بجوارهم من المؤمنین ویستحب أن یأتی مسجد قباء یوم السبت أو غیره ویصلی فیه ...... (مراقی الفلاح : (ص: ۷۵۰ ، ۷۵۱) کتاب الحج ، فصل فی زیارة النبیّ ﷺ ، ط: قدیمی)

غنیة الناسک : (ص: ۳۸۶ ، ۳۸۷) خاتمة قبر النبیّ ﷺ ، فصل : فی زیارة شهداء أحد ، وفصل : فی زیارة مسجد قباء وما یقربه من الآبار ، ط: إدارة القرآن . =

☆ جب تک مدینہ منورہ میں رہے تمام نمازیں مسجد نبوی میں ادا کرنا مستحب ہے، اور جب مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ ہو تو دو رکعت نماز وداع مسجد نبوی میں ادا کرنا مستحب ہے، اور جو مراد ہو اس کے لئے دعا مانگی جائے اور پھر حضور ﷺ کی قبر پر آ کر دعائیں مانگے، اللہ تعالی دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔(۱)

☆ اور یہ تصور و خیال کرتے ہوئے کہ میں بارگاہ عالی مقام میں حاضر ہوں کہ آقا ﷺ میری گزارش بہ نفس نفیس سن رہے ہیں، پورے ادب کے ساتھ ہلکی آواز سے صلوۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرے، اور شفاعت کی درخواست پیش کرے، اور صلاۃ وسلام کے الفاظ اوپر لکھے گئے ہیں۔(۲)

= ▭ إرشاد الساری : (ص: ۷۳۳، ۷۳۷، ۷۳۸) باب زيارة سيّد المرسلين ﷺ، فصل : فی المساجد المنسوبة إليه ﷺ، و فصل : فی زيارة جبل أحد وأهله، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة .

(۱) وليغتنم أيّام مقامه بالمدينة المشرفة فيحرص على ملازمة المسجد والصلاة فيه بالجماعة ...... (غنية الناسک : (ص: ۳۸۲) خاتمة فی زيارة قبر الرّسول ﷺ، ط: إدارة القرآن)

▭ وأيضًا فيه : وإذا فرغ من زيارة سيّد الأنام عليه الصلاة والسلام و زيارة المساجد والمشاهد العظام يستحب أن يودع مسجد النّبیّ ﷺ بصلاة و دعاء بماأحبّ وأولى أن يكون بمصلاه ﷺ ثم بما قرب منه إلى مايلی المنبر، وأن يأتی القبر المقدّس، فيزور كما حرّر ثم يدعو بما أحب من دين أو دنيا، ويسأل الله تعالىٰ والوصول إلى الأهل سالمًا من بليات الدارين ...... (غنية الناسک : (ص: ۳۸۸) خاتمة فی زيارة قبر الرّسول ﷺ، فصل فی آداب الرجوع، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۷۲۴) باب زيارة سيّد المرسلين ﷺ، فصل : فی آداب المجاورة فی المدينة المنوّرة، و (ص: ۷۵۲) فص فی آدب الرجوع، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة .

▭ شامی : (ص: ۲/۶۲۸) كتاب الحج، باب الهدی، خاتمة، ط: سعيد .

(۲) متمثّلا صورته الكريمة فی خيالک مستشعرًا بأنّه عليه الصلاة والسلام عالم بحضورک وقيامک وسلامک، مستحضرًا عظمته و جلالته وشرفه و قدره ﷺ، ثم قال : مسلما مقتصدًا من غير رفع صوت ولا إخفاء بحضورٍ وحياء ...... ثم يطلب الشفاعة فيقول : يا رسول الله ! أسألک الشفاعة ثلاثًا ...... (إرشاد الساری : (ص: ۷۱۶، ۷۱۸) باب زيارة سيّد المرسلين ﷺ، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۳۷۸) خاتمة فی زيارة قبر الرسول ﷺ، ط: إدارة القرآن .

▭ البحر العميق : (۵/۲۹۰۳) الباب العشرون : فی تاريخ المدينة وما يتعلق بمسجدها النبوی، كيدية السلام عليه ﷺ، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة .

☆ مدینہ منورہ میں قیام کے ایک ایک لمحہ کو غنیمت سمجھا جائے، جس قدر ہو سکے طاعت وعبادت میں صرف کریں، ہر نماز جماعت کے ساتھ مسجد نبوی ﷺ میں ادا کرے بلکہ یہ کوشش کرے کہ ریاض الجنۃ یا اس حصے میں پڑھے جو حضور ﷺ کے زمانہ میں مسجد تھی، درود شریف کا ورد ہر وقت جاری رکھے، کثرت کے ساتھ روضۂ اقدس ﷺ پر حاضری دیتا رہے، اور سلام عرض کرتا رہے کیونکہ پھر یہ دولت کہاں نصیب ہوگی، اور زیادہ سے زیادہ وقت مسجد نبوی ﷺ میں گزارے۔

☆ اگر مواجہہ شریف میں اطمینان وسکون کے ساتھ صلوۃ وسلام کا موقع نہ مل سکے تو مسجد نبوی ﷺ میں جس جگہ سے سہولت سے ہو سکے صلوۃ وسلام اور درود شریف کا ورد رکھے۔(۱)

زیارت نبوی ﷺ کے آداب

نبی کریم ﷺ کی زیارت کے اداب میں سے یہ ہے کہ پہلے بارگاہ عالی میں

---

(۱) وإذا فرغ من الزيارة يأتي المنبر فيدعو عنده، ويأتي الروضة فيكثر فيها من الصلاة والدعاء، وعند الأساطين الفاضلة، وليغتنم أيّام مقامه بالمدينة المشرفة، فيحرص على ملازمة المسجد والاعتكاف والختم ولو مرّة منه ...... ويكثر من الصلاة والسلام على النبيّ ﷺ والصيام والصدقة عند الأساطين الفاضلة وغيرها (أى وغير الأسطوانات من المشاهد الكاملة من قرب محرابه ومنبره وقرب قبره وسائر أماكن الروضة الشريفة) مع تحرّى المسجد الأوّل ...... (إرشاد السارى : (ص: ۷۲۴، ۷۲۶) باب زيارة سيّد المرسلين ﷺ، ط: الإمداديه، مكّة المكرّمة)

🗁 وليغتنم أيّام مقامه بالمدينة المشرفة فيحرص على ملازمة المسجد والصلاة فيه بالجماعة ...... ويكثر من الصلاة والسلام على النبيّ ﷺ والصيام والصدقة ويكثر من السنن والنوافل فى الروضة الكريمة خصوصًا عند الأساطين الفاضلة وأفضل الأماكن للصلاة محرابه ﷺ، ثم ما قرب منه، ومن المنبر، قال مالك: أفضل مواقع الصلاة النافلة محرابه ﷺ، وأفضل مواضع الفرض الصف الأوّل، ويتحرّى المسجد الأوّل الّذى كان فى زمن النبيّ ﷺ ...... (غنية الناسك : (ص: ۳۸۲، ۳۸۳) خاتمة فى زيارة قبر الرّسول ﷺ، ط: إدارة القرآن)

1 الهندية : (۱/ ۲٦٦) كتاب المناسك، خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ، ط: رشيديه.

سلام پیش کرے اس کے بعد شفاعت کی درخواست کرے، امام جزریؒ ''حصن حصین'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ اگر نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کے پاس دعا قبول نہ ہوگی تو اور کہاں ہوگی؟(۱)

صلاۃ وسلام اور شفاعت کی درخواست پیش کرنے کے بعد قبلہ رخ ہوکر دعا مانگے اور مدینہ طیبہ میں درود شریف کثرت سے پڑھنا چاہیئے اور قرآن کریم کی تلاوت کی مقدار بھی بڑھا دینی چاہیئے۔(۲)

---

(۱) ثم يطلب ...... الشفاعة أى فى الدنيا بتوفيق الطاعة وفى الآخرة بغفران المعصية ، فيقول يا رسول اللّٰه ! أسألك الشفاعه ، ثلاثًا ...... (إرشاد السارى : (ص : ۴۱۸) باب زيارة سيّد المرسلين ﷺ ، فصل : ولو توجه إلى الزيارة ،ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ وعند قبور الأنبياء عليهم السلام ، ولايصحّ قبر نبى بعينه سوى قبر نبينا ﷺ ، بالإجماع فقط . (حصن حصين : (ص: ۱۷۴) الباب الثانى : فى أوقات الإجابة وأحوالها وأماكناه ...... فصل : فى أماكن الإجابة وهو المواضع المباركة ، ط: مكتبة سيد أحمد شهيدؒ)

☜ غنية الناسک : (ص: ۳۷۹) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ ، فصل : وإذا تقجّه إلى الزيارة ، ط: إدارة القرآن .

☜ قال الحسن البصرى فى رسالته إلى أهل مكّة ان الدعاء يستجاب هناک فى خمسة عشر موضعًا : فى الطواف ، وعند الملتزم ، وتحت الميزاب ، و فى البيت ، و عند زم زم وعلى الصفا والمروة وفى المسعى وخلف المقام وفى عرفات وفى المزدلفة ، وفى منى وعند الجمرات الثلث ، قلت: وإن لم يجب الدعاء عند النّبى صلى اللّٰه عليه وسلم ففى أى موضع يستجاب على انا قد روينا فى استجابة الدعاء فى الملتزم حديثًا مسلسلاً من طريق أهل مكّة الخ . (حصن حصين : (ص: ۳۲ ، ۳۳) اماكن الإجابة ، المنزل الأوّل من ورد يوم الخميس ، ط: المطبع المجتبائى دهلى) .

(۲) ثم يتقدّم إلى رأس القبر الشريف فيقف بين القبر والأسطوانة الّتى هناک ، ويسقتبل القبلة ، ويجعل الرأس المقدّس عن يساره ويحمد اللّٰه تعالىٰ ويثنىٰ عليه ، ويصلى على النّبىّ ﷺ ويدعو لنفسهٖ ولمن أحبّ بما أحبّ ...... (البحر العميق : (۲۹۰۶/۵) الباب العشرون : فى تاريخ المدينة ومايتعلق بمسجدها النبوى ، كيفية السلام عليه ﷺ حال الزيارة ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۴۲۰) باب زيارة سيّد المرسلين ﷺ ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ غنية الناسک : (ص: ۳۸۰) خاتمه فى زيارة قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن .

☜ انظر الحاشية رقم : ۲ ، على نفس الصفحة ، أيضًا .

زیتون

☆احرام کی حالت میں زیتون کا تیل زخم پر یا ہاتھ پاؤں کی پھٹن پر لگانا جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوتا۔(۱)

☆احرام کی حالت میں زیتون کا تیل کان یا ناک میں ٹپکانے سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوتا۔(۲)

☆زیتون کا خالص تیل اگر ایک بڑے عضو یا اس سے زیادہ پر خوشبو کے طور پر لگایا تو دم واجب ہے، اور اگر اس سے کم پر لگایا تو صدقہ واجب ہے، اور اگر اس کو کھالیا یا دوا کے طور پر لگایا تو کچھ بھی واجب نہیں ہے۔(۳)

☆زیتون کے تیل میں اگر خوشبو ملی ہوئی ہے، جیسے گلاب یا چمبیلی وغیرہ کے پھول ڈال دیئے جاتے ہیں اور اس کو روغن گلاب کہتے ہیں، یا کوئی اور خوشبو ڈالی گئی، اور اس تیل کو ایک کامل عضو پر لگایا گیا تو دم دینا واجب ہوگا اور اس سے کم پر لگایا تو صدقہ دینا لازم ہوگا۔(۴)

(۱، ۲، ۳) ولو ادّهن بزيت بحت أو خل بحت غير مطبوخ كل منهما ، وأكثر فعليه دم عند أبي حنيفة ، وصدقة عندهما وإن استقل منهما فصدقة اتّفاقًا ، هٰذا إذا استعملهما على وجه الطيب ، سواء استعملها في الشعر أو الجسد عندنا ، أمّا إذا استعملهما على وجه التداوي ، أو الأكل فلا شيئ عليه بالإجماع فلو أكلهما وأ استعطهما ، أو داوىٰ بهما جراحته ، أو شقوق رجليه أو أقطر في أذنيه ، فلا شيئ عليه ، وأمّا المطيب منهما وهو ما ألقي فيه الأنوار ، كدهن البنفسج ، والياسمين والورد والبان ، الخيري وما أشبه ذٰلك ، فإذا دّهن به عضوًا كبيرًا كاملاً فعليه دم بالإجماع ؛ لأنّه طيب وفي الأقل منه صدقة ، وكذا إذا اادّهن بالمطبوخ منهما وأكثر منه فعليه دم اتّفاقًا ...... (غنية الناسك : (ص: ۲۴۸ ، ۲۴۹) باب الجنايات ، الفصل الأوّل : في الطيب ، مطلب : في الادّهان ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري : (ص: ۴۵۸ ، ۴۵۹) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثاني : في الطيب ، فصل في الدّهن ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

الهندية : (۱/ ۲۴۰) كتاب المناسك ، الباب الثامن : في الجنايات ، الفصل الأوّل : فيما يجب بالتطيب ، والتدهّن ، ط: رشيديه .

زیتون کا تیل

''ناریل کا تیل'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(٤/ ٢٦١)

زیرناف

احرام کی حالت میں زیرناف کے پورے بال صاف کرنے سے دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

زیور

عورت کے لئے احرام کی حالت میں زیور پہننا جائز ہے، البتہ نہ پہننا بہتر ہے۔(۲)

---

(١) وإن حلق عانته أو إبطيه أو نتفهما أو أحدهما فعليه دم . (الهندية : (۱/ ۲۴۳) كتاب المناسک ، الباب الثامن : فی الجنايات ، الفصل الثالث : فی حلق الشعر و قلم الأظفار ، ط: رشيديه)

مراقی الفلاح : (ص: ۷۴۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ،ط : قديمی .

الدر مع الرد : (۲/ ۵۴۹) كتاب الحج ، باب الجنايات ،ط : سعيد .

(۲) وتلبس الحرير و الذهب وتتحلى بأى حلى شائت . (غنية الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

لها أن تلبس الحرير والذهب وتتحلى بأى حلى شائت عند عامة العلماء ، وعن عطاء أنّه كره ذٰلک ، والصحيح قول العامة لما روى أن ابن عمر رضى اللّٰه عنهما كان يلبس نساء ه الذهب والحرير فی الإحرام ، وعن عائشة رضی اللّٰه عنها أنّها سئلت : ما تلبس المرأة ؟ قالت : تلبس من خزها و قزها وأصباغها وحليّها ، أخرجه البغوی فی شرح السنّة . (البحر العميق : (۲/ ۷۱۴ ، ۷۱۵) الباب السابع : فی الإحرام ، الفصل الثامن : إحرام المرأة والخنثٰى المشكل ، ط: مؤسّسة الريّان المكتبة المكيّة)

إرشاد السارى : (ص: ۱۶۳) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .
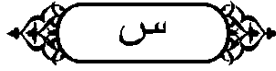
سات ستون

۱۔ستون حنانہ۔ ۲۔ستون عائشہ۔ ۳۔ستون ابولبابہ۔ ۴۔ستون سریر۔
۵۔ستون حرس۔ ۶۔ستون وفود۔ ۷۔ستون تہجد۔

یہ تمام ستون مسجد کے اس حصہ میں ہیں جو حضور اقدس ﷺ کے زمانے میں تھی، ان ستونوں کے پاس جا کر دعا اور استغفار کرے، اور جب بھی موقع ملے اگر مکروہ وقت نہیں تو ان کے پاس نوافل ادا کرے یہ بڑے متبرک مقامات ہیں، ان کی تفصیل اپنی اپنی جگہ پر دیکھیں۔(۱)

ساس کو حج پر لے جانا

''داماد'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۶۶)

سالی محرم نہیں

محرم وہ ہے جس سے نکاح کسی حال میں بھی جائز نہ ہو، سالی محرم نہیں ہے

---

(۱) ثم یأتی الروضة الکریمة ...... فلیکثر فیها من الصلاة والدعاء خصوصًا عند المنبر جمعًا بین فضیلة الروضة والمنبر وعند الأساطین الفاضلة منها اسطوانة فی علم علی المصلی الشریف ...... وکان جذعه ﷺ الّذی کان یخطب إلیه ویتکئ علیه أمامها ...... واسطوانة عائشة رضی اللّٰه عنها ، ...... واسطوانة التوبة ...... واسطوانة السریر ...... واسطوانة علی رضی اللّٰه عنه ویسمّٰی اسطوانة الحرس ...... واسطوانة الوفود ......واسطوانة مربعة القبر ، ویقال لها : مقام جبرئیل علیه السلام ...... واسطوانة التهجد کان ﷺ یصلی إلیها لیلاً ...... (غنیة المناسک : (ص: ۳۸۱ ، ۳۸۲) خاتمة فی زیارة قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن)

🗁 إرشاد الساری : (ص: ۷۲۷ ، ۷۲۸) باب زیارة سید المرسلین ﷺ ، فصل : فی آداب المجاورة فی المدینة المنوّرة ، الأساطین الفاضلة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

🗁 البحر العمیق : (۱/۲۶۵ ، ۲۶۶) الباب الأوّل : فی الفضائل ، فضل الأسطوانات المشهودة فی الروضة والصلاة إلیها ، ط: مؤسّسة الریّان ، المکتبة المکیة .

چنانچہ اگر شوہر بیوی کو طلاق دیدے اور عدت گزر جائے، یا بیوی کا انتقال ہوجائے تو سالی کے ساتھ نکاح ہوسکتا ہے، اور نا محرم کو ساتھ لے جانا جائز نہیں ہے بلکہ ایسی صورت میں بہنوئی گنہگار ہوگا، اس لئے بہنوئی حج میں سالی کو ساتھ نہ لے جائے۔(۱)

سامان

کسی کے پاس ضرورت سے زائد سامان ہے، اور اس کی اتنی مالیت ہے کہ اس کو بیچ کر حج کرسکتا ہے تو اس کو حج کے لئے بیچنا واجب ہے۔(۲)

سانپ

''موذی جانور'' عنوان کو دیکھیں۔(۴/۲۱۱)

سایہ میں بیٹھنا

احرام کی حالت میں کسی بھی چیز کے سایہ میں بیٹھنا جائز ہے۔(۳)

---

(۱) (ومنها المحرم للمرأة) شابة كانت أو عجوزًا إذا كانت بينها وبين مكّة مسيرة ثلاثة أيّام ...... والمحرم الزوج ومنها لا يجوز مناكحتها على التأبيد بقرابة أو رضاع أو مصاهرة، كذا فى الخلاصة. (الهندية: (۱/۲۱۸، ۲۱۹) كتاب المناسک، الباب الأوّل، ط: رشيديه)

شامی: (۲/۴۶۴) كتاب الحج، مطلب فى قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعيد.

بدائع الصنائع: (۲/۱۲۳) كتاب الحج، فصل: وأمّا شرائط فرضيته، ط: سعيد.

(۲) وذكر ابن شجاع أنّه إذا كانت له دار لايسكنها ولا يواجرها ومتاع لا يمتهنه وعبد لايستخدمه وجب عليه أن يبيعه ويحج به ...... (بدائع الصنائع: (۲/۱۲۳) كتاب الحج، فصل: وأمّا شرائط فرضيته، ط: سعيد)

الهندية: (۱/۲۱۷) كتاب المناسک، الباب الأوّل، ط: رشيديه.

غنية الناسک: (ص: ۲۱) باب شرائط الحج، فصل: فى شرائط الوجوب، ط: إدارة القرآن.

(۳) لا بأس بأن يستظل بالبيت والمحمل كذا فى الكافى. ولا بأس بأن يستظل فى القسطاط، كذا فى فتاوٰى قاضى خان. (الهندية: (۱/۲۲۴) كتاب المناسک، الباب الرابع فيما يفعله المحرم بعد الإحرام، ط: رشيديه) =

ستر عورت

جس طرح نماز میں ستر عورت واجب ہے اسی طرح طواف میں بھی ستر عورت واجب ہے، لہذا بدن کے جن حصوں کا چھپانا واجب ہے، اگر ان میں سے کسی عضو کا چوتھائی حصہ کھلا رہ گیا تو واجب ترک ہو گیا، لہذا اس صورت میں دوبارہ طواف کرنا یا دم دینا واجب ہوگا۔(۱)

ستون ابولبابہ

ایک صحابی حضرت ابولبابہؓ سے ایک قصور سرزد ہو گیا تھا، انہوں نے اپنے آپ کو یہاں بنے ہوئے ستون سے اس نیت سے باندھ لیا کہ جب تک اللہ کی جانب سے میرا قصور معاف نہیں ہوگا تب تک میں اپنے آپ کو اسی سے باندھ کر رکھوں گا، چنانچہ چند دن بعد انہیں معافی ملی نبی کریم ﷺ نے ابولبابہؓ کو ان کے قصور کی معافی کی خوشخبری سنائی، اب اسی مقام پر ایک ستون بنا ہوا ہے جسے ''ستون ابولبابہ'' کہتے ہیں۔(۲)

ستون تہجد

نبی کریم ﷺ اس جگہ تہجد کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔(۳)

= بدائع الصنائع : (۱۸۶/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان ما يحظره الإحرام ، ومالايحظره ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۹۲) باب الإحرام ، فصل فی مباحات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

(۱) وأمّا ستر العورة فهو مثل الطهارة عن الحدث والجنابة أی أنّه ليس بشرط الجواز ، وليس بفرض ، لكنه واجب عندنا حتى لو طاف عريانا فعليه الإعادة مادام بمكة فإن رجع إلى أهله فعليه الدم . (بدائع الصنائع : (۱۲۹/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شروطه و واجباته (أی لطواف الزيارة) ط: سعيد)

الهندية : (۲۴۶/۱) كتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنايات ، الفصل الخامس فی الطواف والسعی والرمل ورمی الجمار ، ط: رشيديه .

الثانی : ستر العورة ، لوجوب الدم به وإلاّ فهو فرض مطلقًا ، والمانع كشف ربع العضو فمازاد ، كما فی الصلاة ، لا أقلّ ويجمع المتفرقات ، فلو طاف للفرض أو الواجب مكشوف العورة بقدر مالا تجوز معه الصلاة فعليه الإعادة أو الدم ، وفی التطوع الصدقة . (غنية الناسک : (ص: ۱۱۲) باب فی ماهية الطواف ...... فصل : فی واجبات الطواف ، ط: إدارة القرآن)

(۲، ۳) منها اسطوانة هی علم على المصلى الشريف كان سلمة ابن الأكوع يتحرى الصلاة =

ستون حرس

اس مقام پر حضرت علیؓ اکثر نماز پڑھا کرتے تھے اور اسی جگہ بیٹھ کر سرکار دو عالم ﷺ کی پاسبانی کیا کرتے تھے، اس کو ’’ستون علیؓ‘‘ بھی کہتے ہیں۔(۱)

ستون حنانہ

یہ ستون ’’محراب النبی ﷺ‘‘ کے قریب ہے، حضور اقدس ﷺ اس ستون کے پاس کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے یہیں وہ کھجور کا تنا دفن ہے جو لکڑی کا منبر بن جانے کے بعد آپ ﷺ کی جدائی اور فراق میں بچوں کی طرح رویا تھا۔(۲)

عندها وكان جذعه ﷺ الّذى يخطب إليه ويتكئ عليه أمامها فى موضع كرسى الشمعة عن يمين محرابه ﷺ ، و اسطوانة عائشة رضى اللّٰه عنها ، ...... وتسمّٰى اسطوانة القرعة لما فى الأوسط للطبرانى أنّ رسول اللّٰه ﷺ قال : إنّ فى مسجدى لبقعة لو يعلم النّاس ما صلوا فيها إلاّ أن يطير لهم القرعة ، فمن عائشة رضى اللّٰه عنها أنّها أشارت إليها ...... واسطوانة التوبة ...... واسطوانة السرير ، هٰذه اللاصقة بالشباک شرقى اسطوانة التوبة روى اعتكافه ﷺ عندها ، كان سريره ﷺ يوضع عندها مرة ، وعند ااسطوانة التوبة مرة أخرٰى . واسطوانة على رضى اللّٰه عنه ويسمّٰى اسطوانة الحرس ...... وكان على كرم اللّٰه وجهه يصلى ويجلس فى صفحتها الّتى تلى القبر الشريف ، يحرس رسول اللّٰه ﷺ ...... واسطوانة الوفود ...... وكان ﷺ يجلس عندها للوفود ، واسطوانة مربّعة القبر ويقال لها : مقام جبرئيل عليه السلام ...... و اسطوانة التهجد ، كان ﷺ يصلى إليها ليلاً ...... فهٰذه فى الأساطين الخاصة الّذى ذكرها أهل التواريخ ، وإلاّ فجميع سوارى المسجد يستحب الصلاة عندها ؛ لأنّها لاتخلو عن النظر النبوى إليه وصلاة الصحابة عندها . (غنية الناسک : (ص: ۳۸۱ ، ۳۸۲) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن)

☐ ومنها اسطوانة التوبة ...... ومنها حل رسول اللّٰه ﷺ أبا لبابة حين نزل توبته ، وأنزل اللّٰه فيه : ﴿ يٰأيّها الّذين اٰمنوا لاتخونوا اللّٰه والرّسول ﴾ ...... (البحر العميق : (۱/۲٦٦) ، وأيضًا : (ص: ۲٦۷) الباب الأوّل : فى الفضائل ، فضل الأسطوانة المشهورة فى الروضة ، ط:مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكية)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۷۲۸ ، ۷۲۹ ، ۷۳۰) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، فصل فى آداب المجاورة فى المدينة المنوّرة ، الأساطين الفاضلة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۱ ، ۲) منها اسطوانة هى علم على المصلى الشريف كان سلمة ابن الأكوع يتحرى الصلاة =

ستون سریر

اس جگہ پر نبی اکرم ﷺ اعتکاف فرماتے تھے اور رات کو یہیں آپ ﷺ کے لئے بستر بچھا دیا جاتا تھا۔(۱)

ستون عائشہؓ

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ’’میری مسجد میں ایک ایسی جگہ ہے کہ اگر لوگوں کو وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت کا علم ہو جائے تو وہ قرعہ اندازی کرنے لگیں‘‘ اس جگہ کی نشاندہی حضرت عائشہؓ نے فرمائی تھی، ستون عائشہ اسی مقام پر بنا ہوا ہے۔(۲)

= عندها وكان جذعه ﷺ الّذى يخطب إليه ويتكئ عليه أمامها فى موضع كرسى الشمعة عن يمين محرابه ﷺ ، و اسطوانة عائشة رضى اللّٰه عنها ، ...... وتسمّٰى اسطوانة القرعة لما فى الأوسط للطبرانى أنّ رسول اللّٰه ﷺ قال : إنّ فى مسجدى لبقعة لو يعلم النّاس ما صلوا فيها إلاّ أن يطير لهم القرعة ، فمن عائشة رضى اللّٰه عنها أنّها أشارت إليها ...... واسطوانة التوبة ...... واسطوانة السرير ، هٰذه اللاصقة بالشباك شرقى اسطوانة التوبة روى اعتكافه ﷺ عندها ، كان سريره ﷺ يوضع عندها مرة ، وعند ااسطوانة التوبة مرة أخرٰى . واسطوانة على رضى اللّٰه عنه ويسمّٰى اسطوانة الحرس ...... وكان على كرم اللّٰه وجهه يصلى ويجلس فى صفحتها الّتى تلى القبر الشريف ، يحرس رسول اللّٰه ﷺ ...... واسطوانة الوفود ...... وكان ﷺ يجلس عندها للوفود ، واسطوانة مربّعة القبر ويقال لها : مقام جبرئيل عليه السلام ...... و اسطوانة التهجد ، كان ﷺ يصلى إليها ليلاً ...... فهٰذه فى الأساطين الخاصة الّذى ذكرها أهل التواريخ ، وإلاّ فجميع سوارى المسجد يستحب الصلاة عندها ؛ لأنّها لاتخلو عن النظر النبوى إليه وصلاة الصحابة عندها . (غنية الناسك : (ص: ۳۸۱ ، ۳۸۲) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن)

ومنها اسطوانة التوبة ...... ومنها حل رسول اللّٰه ﷺ أبا لبابة حين نزل توبته ، وأنزل اللّٰه فيه : ﴿ يأيّها الّذين اٰمنوا لاتخونوا اللّٰه والرّسول ﴾ ...... (البحر العميق : (۱۶۶/۱) ، وأيضًا : (ص: ۲۶۷) الباب الأوّل : فى الفضائل ، فضل الأسطوانة المشهورة فى الروضة ، ط:مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكية)

إرشاد السارى : (ص: ۷۲۸ ، ۷۲۹ ، ۷۳۰) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، فصل فى آداب المجاورة فى المدينة المنوّرة ، الأساطين الفاضلة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۱ ، ۲) منها اسطوانة هى علم على المصلى الشريف كان سلمة ابن الأكوع يتحرى الصلاة =

ستون وفود

اسی جگہ نبی اکرم ﷺ باہر سے آنے والے وفود سے ملاقات فرماتے تھے۔(۱)

سر

☆مرد کے لئے احرام کی حالت میں سر ڈھانکنا جائز نہیں بلکہ اس کو کھلا رکھنا ضروری ہے،اس لئے احرام کی حالت میں ٹوپی اور پگڑی نہ پہنے اور چادر وغیرہ سے بھی سر کو نہ ڈھانکے۔(۲)

= عندها وكان جذعه ﷺ الّذى يخطب إليه ويتكئ عليه أمامها فى موضع كرسى الشمعة عن يمين محرابه ﷺ ، و اسطوانة عائشة رضى اللّٰه عنها ، ...... وتسمّى اسطوانة القرعة لما فى الأوسط للطبرانى أنّ رسول اللّٰه ﷺ قال : إنّ فى مسجدى لبقعة لو يعلم النّاس ما صلوا فيها إلاّ أن يطير لهم القرعة ، فمن عائشة رضى اللّٰه عنها أنّها أشارت إليها ...... واسطوانة التوبة ...... واسطوانة السرير ، هٰذه اللاصقة بالشباک شرقى اسطوانة التوبة روى اعتكافه ﷺ عندها ، كان سريره ﷺ يوضع عندها مرة ، وعند ااسطوانة التوبة مرة أخرىٰ . واسطوانة على رضى اللّٰه عنه ويسمّى اسطوانة الحرس ...... وكان على كرم اللّٰه وجهه يصلى ويجلس فى صفحتها الّتى تلى القبر الشريف ، يحرس رسول اللّٰه ﷺ ...... واسطوانة الوفود ...... وكان ﷺ يجلس عندها للوفود ، واسطوانة مربّعة القبر ويقال لها : مقام جبرئيل عليه السلام ...... و اسطوانة التهجد ، كان ﷺ يصلى إليها ليلاً ...... فهٰذه فى الأساطين الخاصة الّذى ذكرها أهل التواريخ ، وإلاّ فجميع سوارى المسجد يستحب الصلاة عندها ؛ لأنّها لاتخلو عن النظر النبوى إليه وصلاة الصحابة عندها . (غنية الناسک : (ص: ۳۸۱ ، ۳۸۲) خاتمة فى زيارة قبر الرسول ﷺ ، ط: إدارة القرآن)

☐ ومنها اسطوانة التوبة ...... ومنها حل رسول اللّٰه ﷺ أبا لبابة حين نزل توبته ، وأنزل اللّٰه فيه : ﴿ يأيّها الّذين اٰمنوا لاتخونوا اللّٰه والرّسول ﴾ ...... (البحر العميق : (۱/۱٦٦) ، وأيضًا : (ص: ۲٦۷) الباب الأوّل : فى الفضائل ، فضل الأسطوانة المشهورة فى الروضة ، ط:مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكية)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۴۲۸ ، ۴۲۹ ، ۴۳۰) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، فصل فى آداب المجاورة فى المدينة المنوّرة ، الأساطين الفاضلة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم : ۱ ، على الصفحة السابقة ، رقم : ۲۴۴ .

(۲) ولايغطى رأسه بالعمامة ولا غيرها مما يقصد به التغطية ؛ لأنّ المحرم ممنوع عن تغطية رأسه بمايقصد به التغطية . (بدائع الصنائع : (۲/۱۸۴) كتاب الحج ، وأمّا بيان مايحظره الإحرام ،ط : سعيد) =

☆عورت کے لئے احرام کی حالت میں سر ڈھانکنا واجب ہے، کھلا رکھنا جائز نہیں۔(۱)

☆عورتوں کو چاہئے کہ احرام کی حالت میں سر پر چھوٹا سا رومال باندھیں تا کہ سر کے بال نہ کھلیں، اور یہ سر پر رومال باندھنے کا حکم بالوں کو چھپانے کے لئے ہے احرام کے لئے نہیں، کیونکہ عورت کے سر کا یہ رومال احرام نہیں ہے، چنانچہ اگر سر کھلا رہے گا تو دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا۔ واضح رہے کہ رومال باندھنا اور پردہ کرنا اجنبی مرد کے سامنے واجب ہے، اور سر کھولنا گناہ ہے۔(۲)

احرام کے بعد سر کھلا رکھے، اور احرام کی حالت میں نمازیں بھی ننگے سر پڑھے۔(۳)

= الهندية : (۲۲۴/۱) كتاب المناسک ، الباب الرابع فيما يفعله المحرم بعد الإحرام ، ط: رشيديه .

غنية الناسک : (ص: ۸۸) باب الإحرام ، فصل فى مباحات الإحرام ومحظوراته الّتى فى غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن .

(۱، ۲) هى فيه كالرجل غير أنّها لاتكشف رأسها وتكشف وجهها ، والمراد بكشف الوجه عدم مماسة شيئ له ، فلذٰلک يكره لها أن تلبس البرقع ؛ لأنّ ذٰلک يماس وجهها ، كذا فى المبسوط ، فلو سدلت عليه شيئًا وجافته عنه جاز من حيث الإحرام ، لعدم كونه سترًا وإلّا فسدل الشيئ مستحب ، كما فى الفتح ، لكن فى النهاية والمحيط : أنّه واجب ، والتوفيق أن الاستحباب عند عدم الأجانب وأمّا عند وجودهم فالإرخاء واجب عليها عند الإمكان ...... والكلام فى الشابة ، وأمّا العجوز الّذى لايخشى بها الفتنة ، فمستحب مطلقًا . (غنية الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل فى إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

شامى : (۵۲۸/۲) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، ط: سعيد .

إرشاد السارى : (ص: ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام المرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۳) ويتقى ستر الرأس والوجه . (الهندية : (۲۲۴/۱) كتاب المناسک ، الباب الرابع : فيما يفعله المحرم بعد الإحرام ، ط: رشيديه .

وتغطية الرأس أى كله أو بعضه لكنه فى حق الرجل ، والوجه أى للرجل والمرأة . (إرشاد السارى : (ص: ۱۶۷) باب الإحرام ، فصل فى مباحات الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

1 غنية الناسک : (ص: ۸۸) باب الإحرام ، فصل فى محرمات الإحرام ، ومحظوراته الّتى فى غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن .

سر پر اٹھانا

احرام کی حالت میں دیگ، طباق، چارپائی، سبزی وغیرہ سر پر اٹھانا جائز ہے۔(۱)

سر پر زخم ہے

اگر سر پر زخم ہے، اور استرہ پھیرنا مشکل ہے، تو اس سے استرہ پھیرنے کا واجب ساقط ہو جائے گا اور وہ ویسے ہی احرام سے نکل جائے گا۔(۲)

سر پر کپڑا رکھنا

احرام کی حالت میں سر پر کپڑا رکھنا ڈھانکنے کے حکم میں ہے۔

سردی

☆احرام کی حالت میں سردی کی وجہ سے لحاف اوڑھنا جائز ہے، مگر سر کھلا رکھنا ضروری ہے باقی تمام بدن پر لحاف رہے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) ولو حمل المحرم شيئًا على رأسهٖ فإن كان من جنس مالا يغطى به الرأس كالطست والإجانة و عدل بر و نحوها فلا شيئ عليه . (الهندية : (۱/۲۴۲) كتاب المناسک ، الباب الثامن : فيا لجنايات ، الفصل الثاني : في اللبس ، ط: رشيديه)

☐ بدائع الصنائع : (۲/۱۸۵) كتاب الحج ، فصل : وأمّا ما يحظره الإحرام ، ط: سعيد .

☐ غنية الناسک : (ص: ۲۵۵) باب الجنايات ، الفصل الثالث : في تغطية الرأس والوجه ، ط: إدارة القرآن .

(۲) قال محمد رحمه الله تعالىٰ : لو كان برأسه قروح لايستطيع معها أن يمرّ الموسىٰ على رأسهٖ ولايصل إلى تقصيرهٖ فقد حل بمنزلة من حلق رأسه ؛ لأنّه عجز عن الحلق والتقصير فسقط عنه . (الهندية : (۱/۲۳۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۷۵) باب مناسک منٰى يوم النحر ، فصل في الحلق ، ط: إدارة القرآن .

☐ إرشاد الساری : (ص: ۳۲۴) باب مناسک منٰى ، فصل : في الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

(۳) أي و بخلاف ستر بقية البدن سوى الرأس والوجه فإنّه لا شيئ عليه لو عصبه . (شامي : (۲/۴۸۸) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب فيما يحرم بالإحرام ، ط: سعيد) =

☆ احرام کی حالت میں سردی یا کسی اور وجہ سے کان میں روئی رکھنا جائز ہے، مگر خوشبو دار روئی رکھنا جائز نہیں ہے۔(۱)

سردی کے وقت

سردی کے وقت گرم چادر، تولیہ، اور کمبل سے بھی احرام کا کام لینا جائز ہے۔(۲)

سر ڈھانپنا

احرام کی حالت میں مردوں کے لئے سر ڈھانپنا اور چھپانا جائز نہیں، البتہ اگر کسی مرد نے احرام کی حالت میں پوری رات یا دن سر کو ڈھانپے رکھا تو اس پر دم

= ☜ غنية الناسک : (ص: ۸۸) باب الإحرام ، فصل فی محظوراته الّتی فی غالبها الجزاء ، و كذا : (ص: ۹۳) فصل فی مباحات الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۱۷۵) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۱) وتغطية اللحية ما دون الذقن ، وأذنيه . (إرشاد الساری : (ص: ۱۷۴ ، ۱۷۵) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۹۳) باب الإحرام ، فصل فی مباحات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

☜ البحر الرائق : (۳/۸) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

☜ ولبس ثوب مصبوغ بطيب أی بورس أو زعفران أ وعصفر أو غيرها مما يطيب به ، مخيطًا ، كان أو غير مخيط ، ...... والتطيب أی استعمال الطيب بعد الإحرام . (إرشاد الساری : (ص: ۱٦۷) باب الإحرام ، فصل : فی محرّمات الإحرام ،ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۸۹) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الإحرام ، ومحظوراته الّتی فی غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن .

☜ الدر مع الرد : (۲/۴۸۷) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد .

(۲) ويجوز الإحرام فی ثوب واحدٍ ...... أو أكثر من ثوبين بأن يجعل واحد فوق واحد أو يبدّل أحدهما بالآخر ...... (إرشاد الساری : (ص: ۱۳۹) باب الإحرام ، فصل : فی التجرد عن الملبوس المحرم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۷۱) باب الإحرام ، فصل : فيما ينبغی لمريد الإحرام ...... ، ط: إدارة القرآن .

☜ منحة الخالق :علی البحر الرائق : (۲/۳۲۱) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

واجب ہوگا، اور اگر پوری رات یا دن سے کم ہے تو صدقہ (تقریباً دو کلو گندم یا اس کی قیمت) دینا لازم ہوگا۔(۱)

سر ڈھانپنے کی جنایت

☆ اگر مرد نے سر کپڑے وغیرہ سے ڈھانپ لیا، تو اگر پورا ایک دن یا ایک رات اسی طرح ڈھانپ کے رکھا ہے تو دم دینا لازم ہوگا، اور اگر ایک دن اور رات سے کم ہے تو صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۲)

☆ اور عورتوں کیلئے جس طرح احرام سے پہلے سر چھپانا ضروری ہے اسی طرح احرام کی حالت میں اور احرام کے بعد بھی سر چھپانا ضروری ہے، اگر عورت نے احرام کی حالت میں سر کھول دیا تو اس پر کچھ واجب نہیں ہوگا البتہ وہ عورت گنہگار ہوگی۔(۳)

☆ اگر مرد نے سر کپڑے وغیرہ سے ڈھانپ لیا اور ایک دن یا ایک رات گزرنے کے بعد دم دے دیا لیکن سر کو بدستور کپڑوں سے ڈھانپ کر رکھا تو دوسرا دم دینا لازم ہوگا، اور اگر بیچ میں دم نہیں دیا تو آخر میں ایک ہی دم دینا کافی ہوجائے گا۔(۴)

(۱،۲) ولو غطّى المحرم رأسه أو وجهه يومًا فعليه دم ، وإن كان أقلّ من ذلك فعليه صدقة . (الهندية : (۲۴۲/۱) كتاب المناسك ، الباب الثامن فى الجنايات ، الفصل الثانى فى اللّبس ، ط: رشيديه)

▭ بدائع الصنائع : (۱۸۷/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان ما يحظره الإحرام ، ط: سعيد .

▭ غنية الناسك : (ص: ۲۵۴ ، باب الجنايات ، الفصل الثالث : فى تغطية الرأس والوجه ، ط: إدارة القرآن.

(۳) والمرأة فى جميع ذلك كالرجل غير أنّها لاتكشف رأسها . (الهندية : (۲۳۵/۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل فى إحرام المرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ شامى : (۵۲۸/۲) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ،ط : سعيد .

(۴) ولو لبس المحرم المخيط أيّاما فإن لم ينزعه ليلاً و نهارًا يكفيه دم واحد بالإجماع . وإن ذبح الهدى و دام على لبسهٖ يومًا كاملا فعليه دم آخر بالإجماع ؛ لأنّ الدوام عليه لبس مبتدأ . (الهندية : (۲۴۲/۱) كتاب المناسك ، الباب الثامن فى الجنايات ، الفصل الثانى فى اللبس ، ط: رشيديه)

▭ غنية الناسك : (ص: ۲۵۱) باب الجنايات ، الفصل الثانى : فى لبس المخيط ، ط: إدارة القرآن .

▭ إرشاد السارى : (ص: ۴۲۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الأوّل : فى حكم اللبس ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☆ سر کے چوتھائی حصے کو ڈھانکنا سارے سر کو ڈھانکنے کے حکم میں ہے۔(۱)

سر ڈھانک لیا

اگر کوئی محرم احرام کی حالت میں سر ڈھانک کر سو گیا اور اسی حالت میں ایک دن یا ایک رات گزر گئی تو دم دینا لازم ہوگا، اور اس سے کم ہوگا تو صدقہ دینا کافی ہوگا، اس مسئلہ میں سونا اور جاگنا دونوں برابر ہیں، ہاں اگر سونے کے وقت سر ڈھانکنے کا ارادہ نہ تھا لیکن سونے کی حالت میں بلا ارادہ سر ڈھانک لیا تو گناہ نہیں ہوگا البتہ دم یا صدقہ حسب شرائط لازم ہوگا۔(۲)

سر ڈھانکنا

احرام کی حالت میں نماز پڑھتے وقت سر پر کپڑا اڈالنا اور ٹوپی پہننا منع ہے۔(۳)

---

(۱) وجه رواية الأصل أنّ ربع الرأس له حكم الكل فى هٰذا الباب كحلق ربع الرأس . (بدائع الصنائع : (۱۸۷/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان مايحظره الإحرام ، ومالايحظره ، ط: سعيد)

☜ وتغطية ربع الرأس أو الوجه كالكل . (شامى : (۵۴۹/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۴۳۵) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الأوّل : فى حكم اللبس ، فصل : فى تغطية الرأس والوجه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) وكذا إذا غطاه ليلةً كاملةً سواء غطاه عامدًا أو ناسيًا أو نائمًا كذا فى السراج الوهاج . (الهندية : (۲۴۲/۱) كتاب المناسک ، الباب الثامن ، الفصل الثانى فى اللبس ، ط: رشيديه)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۴۳۵ ، ۴۳۶) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الأوّل : فى حكم اللبس ، فصل فى تغطية الرأس ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ غنية الناسک : (ص: ۲۵۵) باب الجنايات ، الفصل الثالث : فى تغطية الرأس و الوجه ، ط: إدارة القرآن .

(۳) وتغطية الرأس أى كله أو بعضه لكنه فى حق الرجال ، والوجه أى للرجال والمرأة . (إرشاد السارى : (ص: ۱۶۷) باب الإحرام ، فصل : فى محرمات الإحرام ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ البحر الرائق : (۳۲۴/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

☜ غنية الناسک : (ص: ۸۸) باب الإحرام ، فصل : فى محرمات الإحرام و محظوراته الّتى فى غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن .

سرسوں کا تیل

احرام کی حالت میں سرسوں کا تیل کھانا، یا دوا کے طور پر لگانا جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوتا۔(۱)

سر کا رومال

☆عورت کے لئے سر کا رومال احرام میں داخل نہیں ہے، لہذا اگر عورت وضو اور غسل میں سر پر مسح کرنے کے لئے رومال کھولے گی تو دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا، یہ رومال صرف اس لئے ہوتا ہے تا کہ سر کے بال ٹوٹنے سے محفوظ رہیں۔

☆عورتیں احرام میں سر پر رومال باندھنا ضروری سمجھتی ہیں، اور اس کو احرام سمجھتی ہیں یہ جہالت ہے، اس رومال کا احرام سے کوئی تعلق نہیں، یہ رومال اس لئے باندھا جاتا ہے تا کہ بال بکھرنے اور ٹوٹنے سے محفوظ رہیں، اور غیر محرم سے سر اور چہرہ

---

(۱) وتغطية الرأس ...... والوجه ، ...... والتطيب ...... والتدهين أى تدهين نفسهٖ ...... أى استعمال الدهن مطيبًا ، أو غير مطيب فى بدنهٖ ...... (إرشاد السارى : (ص: ۱۶۷) باب الإحرام ، فصل فى محرمات الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

ولو ادّهن ...... بدهن مطيب ...... عضوًا كاملًا ...... فعليه دم أى اتّفاقًا ، وفى الأقلّ من عضو صدقة...... وإن ادهّن بدهن غير مطيب كالزيت الخالص والحل وهو دهن السمسم ، وأكثر منه فعليه دم أى عند أبى حنيفة ، وصدقة عندهما وهذا ...... إذا استعمله على وجه التطيب أمّا إذا استعمله على وجه التداوى أو الأكل فلا شيئ عليه أى اتّفاقًا . (إرشاد السارى : (ص: ۴۵۸ ، ۴۵۹) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانى : فى الطيب ، فصل فى الدهن ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۴۸ ، ۲۴۹) باب الجنايات ، الفصل الأوّل : فى الطيب ، مطلب : فى الإدهان ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۵۴۶) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(فلو أكل الزيت الخالص عن الطيب أو الحل) أى : الخالص (أو داوى بهما شقوق رجليه)...... (أو جراحة ، أو أقطر فى إذنيه أو استعط) أى فى أنفهٖ (فلا شيئ عليه . (إرشاد السارى : (ص: ۳۶۰) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانى فى الطيب ، فصل فى الدهن ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

کا پردہ فرض ہے اور بالوں کی حفاظت کے لئے سر پر رومال باندھنا جائز ہے لیکن اس کو احرام سمجھنا صحیح نہیں ہے۔(۱)

سرکاری دورہ پر حج کرنا

اگر سرکاری دورہ پر سعودی عرب جانے والے افراد نے سرکاری خرچے پر حج ادا کرلیا ہے تو حج کا فرض ادا ہوجائے گا، پھر صاحب استطاعت ہونے سے دوبارہ حج کرنا لازم نہیں ہوگا۔

ہاں اگر حج کرتے وقت نفل حج کی نیت کرے گا تو بعد میں صاحب استطاعت ہونے سے دوبارہ فرض حج ادا کرنا لازم ہوگا اس لئے جب بھی حج کرے فرض حج یا حج کی نیت سے حج کرے نفل کی نیت سے حج نہ کرے تاکہ فرض حج ادا ہوجائے۔(۲)

---

(۱) وهی فیه کالرجل غیر أنّها لا تکشف رأسها وتکشف وجهها ...... وتلبس من المخیط ما بدالها کالدروع والقمیص والسراویل والخفین والقفاذین . (غنیة الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☜ الدر مع الرد : (۲/۵۲۷ ، ۵۲۸) کتاب الحج ، قبیل : باب القران ، ط: سعید .

☜ احسن الفتاوٰی : (۴/۵۷۶) کتاب الحج ، حج کے بعض ضروری مسائل ، ط: سعید .

(۲) والفقیر الآفاقی إذا وصل إلی میقات فهو کالمکی ...... وینبغی أن یکون الغنی الآفاقی کذٰلک إذا عدم المرکوب بعد وصوله إلی أحد المواقیت ...... ولیفید أنّه یتعین علی أن ینوی حج الفرض لیقع عن حجة الإسلام ولا ینوی نفلاً علی زعم أنّه فقیر لایجب علیه الحج ؛ لأنّه ماکان واجبًا علیه وهو آفاقی ، فلما صار کالمکی وجب علیه ، فلو حج نفلا یجب علیه أنّ یحجّ ثانیًا ، فلو أطلق یصرف إلی الفرض ...... (إرشاد الساری : (ص: ۵۶ ، ۵۷) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۱۸) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

☜ شامی : (۲/۴۶۰) کتاب الحج ، ط: سعید .

سرکاری ڈیوٹی پر جانے والے کا حج

☆ بعض لوگوں کو حکومت کی طرف سے حج کے مقامات پر ڈیوٹی دینے کے لئے بھیجا جاتا ہے، اگر ایسے لوگ ڈیوٹی کے ساتھ ساتھ احرام باندھ کر حج کے تمام ارکان پوری طرح ادا کرلیں گے تو حج ہوجائے گا، اور دہرا ثواب ملے گا یعنی حج کا بھی اور حاجیوں کی خدمت کا بھی ثواب ملے گا۔

☆ اگر کوئی شخص فوج کی طرف سے حج کرنے کے لئے جائے گا تو اس کا فرض حج ادا ہوجائے گا۔

☆ مسلح افواج کے جو دستے ہر سال حجاج کرام کی خدمت کے لئے جاتے ہیں اور احرام باندھ کر حج کرتے ہیں ان کا فرض حج ادا ہوجاتا ہے۔(۱)

سرکاری روپیہ سے حج کرنا

☆ سرکاری ملازم، سرکاری خرچہ پر حج کریں، یا سرکاری دورہ پر جانے کی صورت میں سفر کے دوران حج کرلیں تو اس سے فرض حج ادا ہوجائے گا، دوبارہ ذاتی خرچے پر حج کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ حج زندگی میں صرف ایک دفعہ فرض ہوتا ہے بار بار فرض نہیں ہوتا۔(۲)

---

(۱) والفقير الآفاقى إذا وصل إلى ميقات فهو كالمكى ...... وينبغى أن يكون الغنى الآفاقى كذٰلک إذا عدم المركوب بعد وصوله إلى أحد المواقيت ...... وليفيد أنّه يتعين على أن ينوى حج الفرض ليقع عن حجة الإسلام ولا ينوى نفلاً على زعم أنّه فقير لايجب عليه الحج ؛ لأنّه ماكان واجبًا عليه وهو آفاقى ، فلما صار كالمكى وجب عليه ، فلو حج نفلا يجب عليه أنّ يحجّ ثانيًا ، فلو أطلق يصرف إلى الفرض ...... (إرشاد السارى : (ص: ۵۶ ، ۵۷) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک : (ص: ۱۸) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

🗁 شامى : (۲/۴۶۰) كتاب الحج ، ط: سعيد .

(۲) وأدائه فى العمر مرّةً ؛ لأنّ سببه البيت وهو واحد ومازاد فتطوع ، هٰذا عندنا ...... (غنية =

البتہ حج ادا کرتے وقت مطلق حج یا فرض حج ادا کرنے کی نیت کریں نفل حج ادا کرنے کی نیت نہ کریں ورنہ صاحب استطاعت ہونے کی صورت میں دوبارہ فرض حج ادا کرنا لازم ہوگا۔(۱)

☆اگر کسی غریب آدمی نے سرکاری روپیہ سے حج کرلیا تو حج ادا ہوجائے گا پھر مالدار ہونے کے بعد اس کے ذمہ دوبارہ حج کرنا فرض نہیں ہوگا۔(۲)

سرکاری ملازم کا دورہ میں حج ادا کرنا

اگر کسی سرکاری ملازم نے سرکاری دورہ میں سرکاری مصارف پر حج کرلیا ہے تو حج کا فرض ادا ہوجائے گا، پھر مالدار ہونے سے دوبارہ حج کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۳)

سر کے بال

☆احرام کی حالت میں چوتھائی سر کے بال منڈ وائے یا کتر وائے یا کسی اور چیز کے ذریعہ دور کرے یا اکھاڑے خواہ اختیار سے ہو یا بلا اختیار ہر حال میں دم دینا لازم ہوگا۔(۴)

= الناسک : (ص: ۱۰) مقدمة فی تعریف الحج ومایتعلق بفرضیته ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۴۵۵/۲) کتاب الحج ، ط: سعید .

إرشاد الساری : (ص: ۳۴) باب شرائط الحج ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

انظر الحاشیة رقم : ۱ ، ۲ ، علی نفس الصفحة : أیضًا .

(۱،۲،۳) انظر الحاشیة السابقة رقم : ۱ ، ۲ ، علی الصفحة السابقة .

(۴) وکذٰلک إذا حلق ربع رأسه أو ثلثه یجب علیه الدم . (الهندیة : (۲۴۳/۱) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الثالث فی حلق الشعر و قلم الأظفار ، ط: رشیدیه)

بدائع الصنائع : (۱۹۲/۲) کتاب الحج ، فصل : وأمّا ما یجری مجری الطیب ، ط: سعید .

إزالة الشعر أعم من الحلق والتقصیر ، فشمل النتف والتنور والقطع والحرق و نحو ذٰلک ، إذا حلق رأسه کله ، أو ربعه أی فصاعدًا ، فعلیه دم وإن کان أقلّ من الربع فعلیه صدقة . (إرشاد الساری : (ص: ۴۶۰) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الثالث : فی الحلق وإزالة الشعر وقلم الأظفار ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

سر کے بال منڈوانا یا کتروانا

☆سعی سے فارغ ہونے کے بعد عمرہ اور تمتع کرنے والے حضرات سر کے بال منڈوا کر یا کتروا کر احرام کھول دیں گے، اور عام کپڑے پہن لیں گے، اب احرام کی پابندیاں ختم ہوگئیں۔(۱)

☆حلق یا قصر کے بغیر احرام کی پابندیاں ختم نہیں ہوسکتیں۔(۲)

حنفی مسلک میں کم از کم چوتھائی سر کا حلق یا قصر لازم ہے ورنہ احرام کی پابندیاں ختم نہیں ہوں گی، چوتھائی سر کا حلق یا قصر مکروہ تحریمی ہے، اگرچہ احرام سے حلال ہونے کے لئے کافی ہے، اس لئے پورے سر کے بالوں کا حلق یا قصر کرے۔(۳)

---

(۱) فإذا طاف و سعٰی وحلق يخرج عن إحرام العمرة . (الهندية : (۲۳۷/۱) كتاب المناسک، الباب السادس فی العمرة ، ط: رشيديه)

☜ وشروط الخروج منه أی من إحرام العمرة والحج فی الجملة الحلق أو التقصير أی قدر ربع شعر الرأس فی وقته وهو باعتبار صحته : بعد طلوع الفجر فی الحج وبعد أكثر الطواف فی العمرة ، وأمّا باعتبار وجوبه فوقته بعد الرمی فی الحج وبعد السعی فی العمرة ...... (إرشاد الساری : (ص: ۱۳۱) باب الإحرام ، فصل : وحكم الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۲۱۵) باب التمتّع ، فصل فی كيفية أداء التمتّع المسنون ، ط: إدارة القرآن .

(۲) وأفاد أنّه لا يحلّ له بالرمی قبل الحلق شیئ ، وهو المذهب عندنا . (شامی : (۵۱۷/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد)

☜ غنية الناسک : (ص: ۲۶) باب الإحرام ، فصل : فی حكم الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

☜ إرشاد الساری : (ص: ۱۳۱) باب الإحرام ، فصل : وحكم الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۳) وأشار إلى أنّه لو اقتصر على حلق الربع جاز كما فی التقصير لكن مع الكراهة لتركه السنة ، فإنّ السنة حلق جميع الرأس أو تقصير جميعه . (شامی : (۵۱۶/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد)

☜ والسنة حلق جميع الرأس أو تقصير جميعه ، وإن اقتصر على الربع جاز مع الكراهة أی لتركه السنة والاكتفاء بمجرد الواجب وهو الربع أقل الواجب فی الحلق . (إرشاد الساری : (ص: ۳۲۲ ، ۳۲۳) باب مناسک منٰی ، فصل : فی الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۷۴) باب مانسک منٰی يوم النحر ، فصل فی الحلق ، ط: إدارة القرآن .

☆ مروہ میں کچھ لوگ قینچی لئے کھڑے رہتے ہیں اور بہت سے لوگ ان سے چند بال کٹوا لیتے ہیں اس طرح چند بال کاٹنے سے آدمی احرام سے باہر نہیں ہوتا اور حلال بھی نہیں ہوتا، یہ بات سوچے کہ جب گھر سے اللہ کی رضا کیلئے نکل گیا، لباس بدل دیا، اور اپنی تمام ہیئت بدل دی تو آخری وقت میں ایک افضل ترین عمل سے اپنے آپ کو محروم کر دیا اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی محبت سے بالوں کی محبت زیادہ ہے اور یہ یقیناً عقلمندی کی بات نہیں ہے، ہزاروں بالوں کو دے کر اگر اللہ ورسول کی محبت حاصل ہو جائے تو یہ سودا سستا ہے۔(۱)

☆ استرے سے اپنے تمام بال صاف کرانے کو حلق کہتے ہیں۔(۲)

اور سر کے تمام بالوں کو لمبائی میں انگلی کے ایک پور کے برابر کاٹ لینے کو قصر کہتے ہیں۔(۳)

---

(۱) ومراده أن يأخذ كل شعرة مقدار الأنملة . (شامی : (۵۱۶/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۱۷۴) باب مناسک منٰی یوم النحر ، فصل فی الحلق ، ط: إدارة القرآن .

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۳۲۲ ، ۳۲۳ ، ۳۲۴) باب مناسک منٰی، فصل فی الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

🗀 قل إن كنتم تحبّون الله فاتّبعونی يحببكم الله ويغفر لكم ذنوبكم والله غفور رحيم . (سورة آل عمران : رقم الآية : ۳۱)

🗀 عن أنس رضی الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ : لايؤمن أحدكم حتٰى أكون أحب إليه من والده و ولده والنّاس أجمعين . متفق عليه . (مشكوٰة المصابيح : (ص:۱۲) كتاب الإيمان ، الفصل الأوّل ، ط: قديمی)

(۲) " حلق " ...... ورأسه ، أزال الشعر عنه فهو محلوق و حليق (المعجم الوسيط : (۱۹۲/۱) باب الحاء ، ط: دار الدعوة .

(۳) والتقصير أن يأخذ الرجل و المرأة من رؤوس الشعر ربع الرأس مقدار الأنملة . (الهندية : (۲۳۱/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۱۷۴) باب مناسک منٰی یوم النحر ، فصل : فی الحلق ، ط: إدارة القرآن .

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۳۲۴) باب مناسک منٰی ، فصل : فی الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

اور قصر سے زیادہ حلق کی فضیلت ہے اس لئے حلق کرنے کی کوشش کرے۔(۱)

☆جس کے سر کے بال انگلی کے پور سے کم ہوں اس کے لئے حلق کرانا واجب ہے، اس کے بغیر حلال نہیں ہوگا۔(۲)

☆حلق یا قصر حرم کی حدود میں ہونا ضروری ہے ورنہ دم لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) وحلق الكل أفضل اقتداءً ا بالنّبيّ ﷺ . (الهندية : (۱/ ۲۳۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

☜ لكن الحلق أفضل : لأنّ اللّٰه تعالىٰ بدأ به فى قوله : " محلّقين رؤوسكم و مقصرين " واقتداءً برسول اللّٰه ﷺ ؛ لأنّ النّبيّ ﷺ دعا للمحلقين ثلاثًا وللمقصرين واحدة ...... (البحر العميق : (۱۷۸۳/۳) الباب الثانى عشر : فى الأعمال المشروعة يوم النحر ، الحلق ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۳۱۹) باب مناسك منٰى ، فصل : فى الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ غنية الناسك : (ص: ۱۷۳) باب مناسك منٰى يوم النحر ، فصل فى الحلق ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ومثله ما لو كان الشعر قصيرًا فيتعين الحلق . (شامى : (۵۱۶/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد)

☜ أو تعذّر التقصير بأن يكون شعره قصيرًا ، أو لبده بصمغ ، فلا يعمل فيه المقراض تعين الحلق ، وكذا لو كان معقوصًا أو مضفورًا ...... (غنية الناسك : (ص: ۱۷۵) باب مناسك منٰى يوم النحر ، فصل فى الحلق ، مطلب : لو تعذر الحلق أو التقصير ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۳۲۴) باب مناسك منٰى ، فصل : فى الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۳) ...... حتىٰ لو أخّر الحلق عن أيّام النحر أو حلق خارج الحرم يجب عليه الدم فى قول أبى حنيفة . (بدائع الصنائع : (۱۴۱/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان زمانه ، (أى الحلق) ومكانه ، ط: سعيد)

☜ ويختصّ حلق الحاج بالزمان والمكان عند أبى حنيفة رضى اللّٰه تعالىٰ عنه ، وحلق المعتمر بالمكان فالزمان أيّام النحر الثلاثة ، والمكان الحرم ، والتخصيص للتضمين لا لتحلل ، فلو حلق أو اقتصر فى غير ما توقت به لزمه الدم ...... (غنية الناسك : (ص: ۱۷۵) باب مناسك يوم النحر ، فصل فى الحلق ، مطلب : يختص حلق الحاج بالمكان والزمان ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۳۲۵) باب مناسك منٰى ، فصل : فى زمان الحلق ومكانه ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

☆ اگر کوئی شخص گنجا ہے اور اس کے سر کے بال بالکل نہیں ہیں یا سر پر زخم ہیں تو سر پر صرف استرا پھرانا واجب ہے۔(۱)

اگر زخموں کی وجہ سے استرا بھی نہ چلا سکے تو یہ واجب ساقط ہو جائے گا۔(۲)

☆ عمرہ کرنے والا یا حج کرنے والا سب ارکان ادا کر چکے اور صرف حلق یا قصر باقی رہ جائے تو ایسا محرم مرد یا عورت اپنے بال خود بھی حلق کر سکتا ہے اور اپنے جیسے کسی دوسرے محرم مرد یا عورت سے بھی حلق یا قصر کرا سکتا ہے، اور اس دوسرے محرم کا بھی حلق یا قصر کر سکتا ہے۔(۳)

☆ حلق یا قصر کرتے یا کراتے وقت تکبیر کہنا اور دعا مانگنا مستحب ہے۔(۴)

---

(۱) وإذا جاء وقت الحلق ولم يكن على رأسه شعر بأن حلق قبل ذٰلک أو بسبب آخر ذکر فی الأصل أنّی يجری الموسىٰ علی رأسه . (الهندية : (۱/ ۲۳۱) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

ويجب إجراء الموسىٰ على الأقرع وذی قروح إن أمكنه هو المختار . (غنية الناسک : (ص: ۱۷۴) باب مناسک منٰی يوم النحر ، فصل فی الحلق ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۳۲۴) باب مناسک منٰی ، فصل فی الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية مکّة المکرّمة .

(۲) قال محمد رحمه اللّٰه لو كان برأسه قروح لايستطيع أن يمر الموسىٰ علی رأسه ولا يصل إلى تقصيره فقد حلّ بمنزلة من حلق رأسه لأنّه عجز عن الحلق والتقصير فسقط عنه . (الهندية : (۱/ ۲۳۱) کتاب المناسک ، الباب الخامس : فی کيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

غنية الناسک : (ص: ۱۷۵) باب مناسک منٰی يوم النحر ، فصل : فی الحلق ، مطلب : لو تعذّر الحلق أو التقصير ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد الساری : (ص: ۳۲۴) باب مناسک منٰی ، فصل فی الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية ، مکّة المکرّمة .

(۳) ولو حلق رأسه أو رأس غيره من حلال أو محرم جاز له الحلق لم يلزمهما شيئ . (غنية الناسک : (ص: ۱۷۴) باب مناسک منٰی يوم النحر ، فصل : فی الحلق ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۳۲۴) باب مناسک منٰی ، فصل فی الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية ، مکّة المکرّمة .

(۴) ويدعو عند الحلق ، فيقول : الحمد للّٰه على ما هدانا ، وأنعم علينا ، اللّٰهم هٰذه ناصيتی =

☆حلق یا قصر سے پہلے ناخن وغیرہ نہ کاٹے ورنہ دم لازم ہو جائے گا۔(۱)

سر منڈوانے سے پہلے صحبت کرنا

وقوف عرفات کے بعد سر منڈوانے سے پہلے صحبت کرنے سے حج فاسد نہیں ہوتا مگر ایک اونٹ یا ایک گائے حدود حرم میں ذبح کرنا لازم ہوگا اور استغفار بھی کرنا ہوگا۔(۲)

= بیدک فتقبل منی واغفر لی ذنوبی اللّٰهم اکتب لی بکل شعرة حسنة ، وامح بها عنی سیئة ، وارفع لی بها درجة ، اللّٰهم اغفرلی وللمحلقین والمقصرین یا واسع المغفرة آمین ، وإذا فرغ فلیکبر ولیقل الحمد للّٰه الّذی قضٰی عنا نسکنا ، اللّٰهم زدنا إیمانًا ویقینًا ویدعو لوالدیه وللمسلمین . (غنیة الناسک : (ص: ۱۷۳) باب مناسک منٰی یوم النحر ، فصل : فی الحلق ، ط: إدارة القرآن)

ویدعو ویکبّر عند الحلق وبعده . (مناسک الملا علی القاری مع شرحہٖ إرشاد الساری : (ص: ۳۲۱) باب مناسک منٰی ، فصل : فی الحلق والتقصیر ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

البحر العمیق : (۱۸۲۳/۳) الباب الثانی عشر : فی الأعمال المشروعة یوم النحر ، الحلق ، ط: مؤسّسة الریّان ، المکتبة المکیّة .

(۱) ولیس للمحرم أن یقصّ أظفاره ، فإذا قصّ أظافیر ید واحدة أو رجل واحدة عن غیر ضرورة فعلیه دم . (الهندیة : (۲۴۴/۱) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الرابع فی حلق الشعر و قلم الأظفار ،ط : رشیدیه)

غنیة الناسک : (ص: ۲۵۹) باب الجنایات ،ا لفصل الخامس : فی قص الأظفار ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد الساری : (ص: ۴۶۸) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الثالث : فی الحلق وإزالة الشعر وقلم الأظفار ، فصل : فی قلم الأظفار ،ط : الإمدادیة ، مکّة المکرّمة.

(۲) (قوله : أو جامع بعد الحلق) معطوف علی قوله أول الفصل قبل أی یجب شاة إن جامع بعد الحلق قبل الطواف لقصور الجنایة لوجود الحل الأوّل بالحلق . ثم اعلم أنّ أصحاب المتون علی ماذکره المصنف من التفصیل فیما إذا جامع بعد الوقوف فإن کان قبل الحلق فالواجب بدنة ، وإن بعده فالواجب شاة ومشی جماعة من المشائخ کصاحب المبسوط والبدائع والاسبیجابی علی وجوب البدنة مطلقًا و قال فی فتح القدیر أنّه الأوجه . (البحر الرائق : (۱۶/۳ ، ۱۷) کتاب الحج ، باب الجنایات ،ط : سعید)

شامی : (۵۶۰/۲) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

غنیة الناسک : (ص: ۲۶۹ ، ۲۷۰ ، ۲۷۱) باب الجنایات ، الفصل السادس : فی الجماع و دواعیه ، مطلب : وأمّا لو جامع بعد وقوف بعرفة ...... ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۴۸۱ ، ۴۸۲) باب الجنایات وأنواعها ، فی حکم الجماع ع دواعیه ، فصل : وإن جامع بعد الوقوف ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

سر منڈوانے کے بعد صحبت کرنا

اگر سر منڈوانے کے بعد طواف زیارت سے پہلے صحبت کر لی تو اس صورت میں بھی حج فاسد نہ ہوگا، لیکن اس صورت میں بعض حضرات کے نزدیک ایک بکری واجب ہوگی، اور بعض حضرات کے نزدیک ایک پورا اونٹ یا گائے حدود حرم میں ذبح کرنا واجب ہوگا، اور یہ زیادہ صحیح ہے۔(۱)

سرمہ

☆احرام باندھنے سے پہلے سرمہ لگانا جائز ہے۔(۲)

☆اگر سرمہ خوشبودار نہیں تو احرام کی حالت میں لگانا جائز ہے، اور اگر سرمہ خوشبودار ہے تو لگانا منع ہے، ایک یا دو مرتبہ خوشبودار سرمہ لگانے کی صورت میں صدقہ

---

(۱) (قوله : أو جامع بعد الحلق) معطوف على قوله أول الفصل قبل أى يجب شاة إن جامع بعد الحلق قبل الطواف لقصور الجناية لوجود الحل الأوّل بالحلق . ثم اعلم أنّ أصحاب المتون على ماذكره المصنف من التفصيل فيما إذا جامع بعد الوقوف فإن كان قبل الحلق فالواجب بدنة ، وإن بعده فالواجب شاة ومشى جماعة من المشائخ كصاحب المبسوط والبدائع والاسبيجابى على وجوب البدنة مطلقًا و قال فى فتح القدير أنّه الأوجه . (البحر الرائق : (۱۶/۳ ، ۱۷) كتاب الحج ، باب الجنايات ،ط : سعيد)

☐ شامى : (۵۶۰/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

☐ غنية الناسک : (ص: ۲۶۹ ، ۲۷۰ ، ۲۷۱) باب الجنايات ، الفصل السادس : فى الجماع و دواعيه ، مطلب : وأمّا لو جامع بعد وقوف بعرفة ...... ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۴۸۱ ، ۴۸۲) باب الجنايات وأنواعها ، فى حكم الجماع ع دواعيه ، فصل : وإن جامع بعد الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) ويسنّ بعد الغسل أن يستعمل الطيب فى بدنه إن كان عنده ، وإلاّ فلا يطلبه ...... (غنية الناسک : (ص: ۷۰) باب الإحرام ، فصل : فيما ينبغى لمريد الإحرام ...... ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۱۳۸) باب الإحرام ، فصل فى صفة الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ الدر مع الرد : (۴۸۱/۲) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ،ط : سعيد .

دینا ہوگا، اور دو مرتبہ سے زیادہ لگانے کی صورت میں دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

سسر

سسر محرم ہے، اگر فاسق وفاجر نہیں تو اس کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز ہے۔(۲)

سسرالی رشتہ

آج کل فتنے کا زمانہ ہے، سسرالی رشتہ داروں کے ساتھ حج کا سفر کرنے سے

---

(۱) لو اکتحل بکحل لیس فیه طیب ، فلا بأس به ، وإن کان فیه طیب فعلیه صدقة ، إلّا أن یکون مرارًا کثیرة فدم ، کذا فی الحاکم والمحیط ، فلایلزم الدم بمرة أو مرتین ، وإن کان الطیب کثیرًا فی الکحل ...... (غنیة الناسک : (ص: ۲۴۹) باب الجنایات ، الفصل الأوّل : فیا لطیب ، مطلب : فی الکحل المطیب ، ط: إدارة القرآن)

(ان اکتحل بکحل فیه طیب فإن کان) ...... (مرارا کثیرة) ......وقیل : وهی) ...... (ثلاث) ...... (فعلیه دم) ...... (وإن کان مرة أو مرتین فعلیه صدقة) ...... أنّ المراد بالکثرة المعتبرة هی ما فوق المرتین من الثلاثة ...... (ولو اکتحل بکحل لیس فیه طیب فلا بأس به ...... (ولا شیئ علیه) . (إرشاد الساری : (ص: ۴۴۳ ، ۴۴۴) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الثانی فی الطیب ، فصل : فی الکحل المطیب ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

البحر العمیق : (۸۲۹/۲ ، ۸۳۰) الباب الثامن : فی الجنایات وکفاراتها ، الفصل الثانی : التطیب والدهن ، ط: مؤسّسة الریّان ، المکتبة المکیة .

(۲) والمحرم من لایجوز له مناکحتها علی التأبید بقرابة أو رضاع أو مصاهرة بنکاح فاسد أو سفاح علی الأصح ...... ونقل أبو السعود رحمه اللّٰه تعالیٰ عن البزازیة : لاتسافر بأخیها رضاعًا فی زماننا، قال فی رد المحتار : أی لفساد الزمان ، ویؤیده کراهة الخلوة بها کالصهرة الشابة ، فینبغی استثناء الصهرة الشابة هنا أیضًا ؛ لأنّ السفر کالخلوة . (غنیة الناسک : (ص: ۲۷) با شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

شامی : (۴۶۴/۲) کتاب الحج ، ط: سعید .

البحر العمیق : (۴۰۲/۱ ، ۴۰۳) الباب الثالث : فی مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، ط: مؤسّسة الریّان ، المکتبة المکیّة .

احتیاط کی ضرورت ہے، خصوصاً جب کہ جوان ہوں۔(۱)

سرسوں کا تیل

’’ناریل کا تیل‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۶۱/۴)

سعودی عرب میں ملازمت کرنے والوں کا حج

جولوگ نوکری کے لئے سعودی عرب جاتے ہیں، وہاں رہ کر حج یا عمرہ کرتے ہیں ان کا حج اور عمرہ صحیح ہے، اگر حج اور عمرہ کے ارکان کو صحیح ادا کرتے ہیں اور اخلاص کے ساتھ حج کرتے ہیں تو ان کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کہ وطن سے جانے والوں کو ملتا ہے، اور حج کا فرض بھی ساقط ہو جائے گا۔(۲)

سعودیہ میں رہنے والے

☆ اگر سعودیہ میں رہنے والے میقات سے باہر رہتے ہیں، اور ان کا مکہ مکرمہ

---

(۱) والمحرم من لایجوز له مناکحتها علی التأبید بقرابة أو رضاع أو مصاهرة بنکاح فاسد أو سفاح علی الأصح ...... ونقل أبو السعود رحمه اللّٰه تعالیٰ عن البزازیة : لاتسافر بأخیها رضاعًا فی زماننا، قال فی رد المحتار : أی لفساد الزمان ، ویؤیده کراهة الخلوة بها کالصهرة الشابة ، فینبغی استثناء الصهرة الشابة هنا أیضًا ؛ لأنّ السفر کالخلوة . (غنیة الناسک : (ص: ۲۷) با شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

☐ شامی : (۴۶۴/۲) کتاب الحج ، ط: سعید .

☐ البحر العمیق : (۴۰۲/۱ ، ۴۰۳) الباب الثالث : فی مناسک الحج ، شرائط وجوب الأداء ، ط: مؤسّسة الریّان ، المکتبة المکیّة .

(۲) والفقیر الآفاقی إذا وصل إلی المیقات صار کالمکی ، فیجب علیه ، ...... وکذا الغنی الآفاقی إذا عدم الرکوب بعد وصوله إلی المیقات یتعین علیه أن لاینوی بحجة نفلا لیقع عن حجة الإسلام ، فلو نوی نفلا یکره تحریما ، وعلیه الحج من قابل . (غنیة الناسک : (ص: ۱۸) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۵۶ ، ۵۷) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرمّة .

☐ شامی : (۴۶۰/۲) کتاب الحج ، ط: سعید .

یا حرم شریف آنے کا ارادہ ہے یا حج یا عمرہ کا ارادہ ہے تو آتے ہوئے جس میقات سے گزر کر آئیں گے وہاں سے احرام باندھنا لازم ہوگا، اگر ایسے لوگ قانون کی گرفت سے بچنے کے لئے میقات سے احرام کے بغیر آئیں گے تو دم دینا لازم ہوگا، اگر دم ساقط کرنا چاہیں تو واپس کسی میقات میں آ کر احرام باندھنا لازم ہوگا۔(۱)

اور اگر میقات میں یا میقات اور حرم کی حدود کے درمیان میں ہیں اور حج یا عمرہ کا ارادہ ہو تو احرام باندھنا لازم ہوگا ورنہ لازم نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) وهن أى هٰذه المواقيت لهن أى لأهلهنّ ...... ولمن أتى عليهنّ أى على هٰذه المواقيت من غير أهلهنّ ، أى من غير أصحاب هٰذه المواقيت من المواضع المذكورة ، وحكمها وجوب الإحرام منها لأحد النسكين ...... وتحريم تأخيره عنها ...... لمن أراد دخول مكّة أو الحرم و إن كان لقصد التجارة أو غيرها ...... ولزوم الدم بالتأخير ...... (إرشاد السارى : (ص: ۱۱۳) باب المواقيت ، فصل : فى مواقيت الصنف الأوّل ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۵۲، ۵۳) باب المواقيت ، فصل : أمّا مواقيت أهل الآفاق ، ط: إدارة القرآن.

الهندية : (۱/ ۲۲۱) كتاب المناسک ، الباب الثانى : فى المواقيت ، ط: رشيديه .

من جاوز وقته ، أى ميقاته الّذى وصلى إليه سواء كان ميقاته الموضع المعيّن له شرعًا أم لا ، غير محرم ...... ثم أحرم بعد المجاوزة أو لا أى لم يحرم بعدها ، فعليه العود أى يجب عليه الرجوع إلى وقت أى إلى ميقات من المواقيت ولو كان أقربها إلى مكّة ولم يتعين عليه العود إلى خصوص ميقاته الّذى تجاوز عنه بلاإحرام إلاّ فى رواية عن أبى يوسف ...... وإن لم يعد أى مطلقا فعليه دم أى لمجاوزة الوقت ...... (إرشاد السارى : (ص: ۱۱۸، ۱۱۹) باب المواقيت ، فصل فى مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

شامى : (۲/ ۴۷۷) كتاب الحج ، مطلب فى المواقيت ،ط : سعيد .

الهندية : (۱/ ۲۲۱) كتاب المناسک ، الباب الثانى فى المواقيت ، ط: رشيديه .

(۲) وهم الّذين منازلهم فى نفس الميقات أو داخل الميقات إلى الحرم فوقتهم الحل ...... للحج والعمرة ...... ولهم دخول مكة بغير إحرام إذ الم يريدوا نُسكا وإلا أى وإن أرادوا نسكا ، فإن نفى النفى إثبات فيجب أى الإحرام ...... (إرشاد السارى : (ص: ۱۱۶، ۱۱۷) باب المواقيت ، فصل فى الصنف الثانى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۵۵) باب المواقيت ، فصل : أمّا ميقات أهل الحل ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/ ۴۷۸) كتاب الحج ، مطلب فى المواقيت ، قبيل : فصل فى الإحرام ،ط : سعيد .

سعی

☆ ''سعی'' کے لفظی معنی دوڑنے کے ہیں، اور شرعا صفا ومروہ کے درمیان مخصوص طریقہ پر سات چکر لگانے کو ''سعی'' کہتے ہیں۔(۱)

یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ ہاجرہ علیہا السلام کے ایک خاص عمل کی یادگار ہے۔(۲)

عمرہ اور حج دونوں میں یہ سعی کرنا واجب ہے۔(۳)

---

(۱) والسعی بین المروتین أی بین الصفاء والمروة ...... (إرشاد الساری : (ص: ۹۴ ، ۹۵) باب فرائض الحج ، فصل : فی واجباته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☐ غنیة الناسک : (ص: ۴۵) باب فرائض الحج و واجباته ، ...... فصل : وأمّا واجباته ، ط: إدارة القرآن .

☐ الدر مع الرد : (۴۶۸/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعید .

☐ (سعی) ...... فی مشیه ، عدا ، وبین الصفا والمروة ، تردد بینهما . (المعجم الوسیط : (۴۳۱/۱) باب السین ، حرف : سعی ، ط: دار الدعوة .

(۲) وجه السعین بین الصفا والمروة غیر ما فی هٰذا الحدیث ، وذٰلک قصة هاجر ، وکانت هاجر تمشی من الصفا إلی المیل الأخضر ، وتسعی من المیل إلی المیل الثانی بغیبوبة إسماعیل عن نظرها ثم تمشی من المیل إلی المروة ، وجرت سنتها إلی قیام القیامة . (العرف الشذی للکشمیری ؒ علی سنن الترمذی : (۱۷۹/۱) أبواب الحج ، باب ماجاء فی السعی بین الصفا والمروة ، ط: قدیمی)

☐ أخبار مکّة للأزرقی : (۳۲/۱) باب ماجاء فی إسکان إبراهیم ابنه إسماعیل وأمّه هاجر ...... ط: مکتبة الثقافة الدینیة .

(۳) والسعین بین المروتین أی بین الصفا والمروة ......(إرشاد الساری : (ص: ۹۴ ، ۹۵) باب فرائض الحج و واجباته ، فصل فی واجباته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☐ و واجباتها السعی أیبین الصفاء والمروة ...... (إرشاد الساری : (ص: ۲۵۴) باب العمرة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☐ غنیة الناسک : (ص: ۴۵) باب فرائض الحج و واجباته ...... فصل : وأمّا واجباته ، و: (ص: ۱۹۶) باب العمرة وتسمّی الحج الأصغر ، ط:إدارة القرآن .

☐ الدر مع الرد : (۴۶۸/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی فروض الحج و واجباته ، و: (۴۷۲/۲) ، مطلب : فی أحکام العمرة ،ط : سعید .

صفا ومروہ دو پہاڑیاں ہیں جو کعبۃ اللہ کے مشرقی جانب جنوب اور شمال میں واقع ہیں، اوراب ان کو مسجد حرام میں شامل کرلیا گیا ہے۔

☆ عمرہ کرنے والے کو صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنا واجب ہے، لیکن اس سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرنا ضروری ہے، طواف کے بغیر سعی معتبر نہیں ہوگی۔(۱)

سعی بغیر وضو کرلی

سعی کے دوران وضو شرط نہیں ہے، اگر کسی نے وضو کے بغیر سعی کرلی تو سعی ادا ہوجائے گی دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا البتہ وضو کے ساتھ سعی کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔(۲)

---

(۱) (قوله : ثم اخرج إلى الصفا ......) وقد قدمناأن هٰذا السعى واجب ...... أشار بثم إلى تراخى السعى عن الطواف فلو سعى ثم طاف أعاده ؛لأنّ السعى تبع ولايجوز تقدم التبع على الأصل ...... وبهٰذا علم أنّ تأخير السعى عن الطواف واجب . (البحر الرائق : (۲/۳۳۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد)

☜ الثانى : أن يكون أى السعى بعد طواف أى كامل ولو نفلاً أى بعد أكثره أى أكثر أشواطه فلو سعى قبل الطواف أى أكثر جنسه أو بعد أقله ، لم يصح ؛ لعدم تحقق ركنه ...... (إرشاد السارى : (ص: ۲۴۷) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى شرائط صحة السعى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ شامى : (۲/۵۰۰) كتاب الحج ، مطلب فى السعى بين الصفا والمروة ، ط: سعيد .

(۲) الخامس : أن يكون السعى بعد طواف على طهارة عن الجنابة والحيض ...... وأمّا الطهارة عن الحدث الأصغر فى الطواف وكذا طهارة البدن والثوب والمكان فليست بشرط لصحة السعى ...... (إرشاد السارى : (ص: ۲۵۰ ، ۲۵۱) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى شرائط صحة السعى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ والطهارة فيه عن الجنابة والحيض ، أمّا عن الحدث الأصغر وعن النجاسة فى الثوب والبدن فمستحب . (غنية الناسك : (ص: ۱۳۵) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل فى سنن السعى ، ط: إدارة القرآن)

☜ البحر العميق : (۳/۱۲۹۵) الباب العاشر : فى سخول مكّة و فى الطواف والسعى ، فصل : الكلام فى السعى ، ومن مستحابته ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

سعی پہلے کی طواف بعد میں کیا

☆اگر کسی نے سعی پہلے کی اور طواف بعد میں کیا تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا ایسی صورت میں طواف کے بعد سعی دوبارہ کر لے ورنہ دم دینا لازم ہوگا۔

اگر کسی نے دس ذی الحجہ سے بارہ ذی الحجہ کے اندر طواف زیارت کرتے ہوئے پہلے سعی کی پھر بعد میں طواف کیا تو سعی کا اعتبار نہیں ہوگا، طواف زیارت کے بعد سعی دوبارہ کرنی ہوگی ورنہ دم لازم آئے گا۔(۱)

سعی پیدل کرنا

سعی پیدل کرنا واجب ہے، کوئی عذر ہو تو سواری وغیرہ پر بھی کر سکتے ہیں، اگر بلاعذر سواری پر سعی کی تو دوبارہ سعی کرنا یا حدود حرم میں ایک بکرا ذبح کرنا لازم ہوگا۔(۲)

سعی خود کرے

سعی خود کرے، اگر معذور ہے تو کسی سواری پر سوار ہو کر کرے، کسی کو نائب بنا کر

---

(۱) (قوله : ثم اخرج إلى الصفا ......) وقد قدمنا أن هٰذا السعي واجب ...... أشار بثم إلى تراخي السعي عن الطواف فلو سعى ثم طاف أعاده ؛لأنّ السعي تبع ولايجوز تقدم التبع على الأصل ...... وبهٰذا علم أنّ تأخير السعي عن الطواف واجب . (البحر الرائق : (۳۳۲/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد)

الثاني : أن يكون أي السعي بعد طواف أي كامل ولو نفلاً أي بعد أكثره أي أكثر أشواطه فلو سعى قبل الطواف أي أكثر جنسه أو بعد أقله ، لم يصح ؛ لعدم تحقق ركنه ...... (إرشاد الساري : (ص: ۲۴۷) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في شرائط صحة السعي ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

شامي : (۵۰۰/۲) كتاب الحج ، مطلب في السعي بين الصفا والمروة ، ط: سعيد .

(۲) (قوله : ثم اخرج إلى الصفا ......) ...... وقد قدمنا أن المشي فيه واجب حتى لو سعى راكبًا من غير عذر لزمه دم . (البحر الرائق : (۳۳۲/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد)

البدائع : (۱۳۴/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا ركنه ، ط: سعيد .

إرشاد الساري : (ص: ۲۵۳) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في واجباته ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

غنية الناسک: (ص: ۱۳۳) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل: في واجبات السعي، ط: إدارة القرآن.

سعی نہ کرائے کیونکہ سعی میں نیابت جائز نہیں ہے ہاں اگر کوئی شخص بے ہوش ہو گیا ہے او رسعی کے وقت تک ہوش میں نہ آئے تو اس کی طرف سے دوسرا آدمی سعی کر سکتا ہے۔(۱)

سعی حیض کی حالت میں کی

''حیض کی حالت میں سعی کی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۴۶)

سعی دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں

''طواف زیارت دوبارہ کیا تو سعی دوبارہ کرے یا نہیں؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/۶۴)

سعی سوار ہو کر کر لی

''سعی کی غلطی'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۲/۴۵۱)

سعی سے پہلے حلق کر لیا

''عمرہ کرنے والے نے سعی سے پہلے حلق کر لیا'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/۲۰۹)

سعی سے فارغ ہو کر کیا کرنا چاہیئے

☆ اگر احرام صرف عمرہ کا ہے، یا حج میں تمتع کا ہے، تو اب احرام اور عمرہ کے

---

(۱) وأمّا ركنه فكينونته بين الصفا والمروة سواء كان بفعل نفسهٖ أو بفعل غيره عند عجزهٖ عن السعي بنفسهٖ بأن كان مغمى عليه أو مريضًا فسعى بهٖ محمولاً أو سعى راكبًا لحصولهٖ كائنا بين الصفا والمروة . وإن كا قادرا على المشي بنفسهٖ فحمل أو ركب يلزمه الدم ...... اهـ . (البدائع : (۱۳۴/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا ركنه ، ط: سعيد)

🗀 إرشاد الساري : (ص: ۲۳۶ ، ۲۳۷) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في شرائط صحة السعي ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 غنية الناسك : (ص: ۱۳۱) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في ركن السعي و شرائطهٖ ، ط: إدارة القرآن .

تین عمل مکمل ہو گئے، ایک احرام، دوسرا طواف، تیسرا سعی اس کے بعد اگر مکروہ وقت نہیں ہے، تو مسجد حرام میں آکر دو رکعت نماز پڑھے، یہ مستحب ہے، اگر کسی نے ادا نہیں کی تو اس کی قضا نہیں ہے، اور یہ نماز مروہ میں نہ پڑھے بلکہ مسجد حرام میں یا مطاف میں پڑھے۔(۱)

اس کے بعد صرف آخری کام رہ گیا، حلق یعنی بال منڈوانا یا ایک پور کے برابر کٹوانا، مرد نائی کی دکان پر جا کر اپنے بال منڈوائیں یا چھوٹے کروائیں یا اگر ساتھ کچھ ساتھی ہوں اور وہ آپس میں مونڈ لیں تو بھی جائز ہے اس میں بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوتی ہے کہ اگر دو ساتھی ہیں تو ایک دوسرے کے بال کیسے بنائیں؟ لہذا پہلے نائی سے ایک بنواتا ہے تب وہ دوسرے کے بال بناتا ہے، یہ بات درست نہیں بلکہ جب عمرہ اور حج کے سب کام کر چکا ہے صرف حلق رقصر کرنا باقی ہے تو اب اس کے لئے حلق کرنا اور کرانا سب جائز ہے چاہے تو اپنے ساتھی کے پہلے بنادے، یا خود اپنے بنالے، یا ساتھی اس کے پہلے بنادے ہر صورت جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۲)

عورت کے بال کاٹنے کی صورت یہ ہے کہ سر کے سب بال اکٹھے کر کے آخر

---

(۱) وندب أن يختم السعي بركعتين في المسجد كالطواف ، كما أن مبدئهما بالاستلام ، ولا يصليهما على المروة ؛ لأنّه ابتداع شعارٍ . (غنية الناسک : (ص: ۱۳۰) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في كيفية أداء السعي ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۲۵۵ ، ۲۵۶) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في مستحباته ، و فصل : حكم صلاة ركعتين بعد السعي ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ شامی : (۲/ ۵۰۱) كتاب الحج ، مطلب : في السعي بين الصفا والمروة ، ط: سعيد .

(۲) ولو حلق رأسه أو رأس غيره من حلال أو محرم جاز له الحلق ، لم يلزمهما شيئ . (غنية الناسک : (ص: ۱۷۴) باب مناسک منٰی يوم النحر ، فصل : في الحلق ، ط: إدارة القرآن)

▭ (وإذا حلق) أي المحرم (رأسه) أي : رأس نفسهٖ (أو رأس غيره) أو لو كان محرمًا (عند جواز التحليل) ...... لم يلزمه شيئ . (إرشاد الساری : (ص: ۳۲۴) باب مناسک منٰی ، فصل : في الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

کے بال مٹھی میں پکڑے جو دو چار بال کچھ لمبے ہوں ان کو پہلے کاٹ کر نکالدے، پھر اس کے بعد تقریبا انگلی کے ایک پور کے برابر قینچی سے چاہے عورت خود ہی کاٹ لے یا اس کا شوہر یا ایک عورت دوسری عورت کے بال کاٹ دے۔(۱)

لیکن کسی غیر محرم سے نہ کٹوائے۔(۲)

اور نہ مسجد میں بال گرائے۔(۳)

بلکہ اپنے کمرہ میں یا مروہ کے باہر بال کاٹنے کی جگہ پر کاٹے، اور حرم کی حدود میں بال کاٹنا ضروری ہے۔(۴)

---

(۱) ومراده أن يأخذ من كل شعرة مقدار الأنملة (محيط) ومراده من كل شعرة من شعر الربع وجوبًا أو من الكل ندبًا، فأقلّ الواجب فی التقصير قدرا لأنملة من جميع شعر ربع الرأس كما صرّح فی اللباب لكن أصحابنا قالوا يجب أن يزيد فی تقصير الربع علی قدر الأنملة؛ لأنّ أطراف الشعر غير متساوية عادة، فلو قصر قدر الأنملة من الربع لم يستوف قدر الأنملة من جميع شعر الربع، بل من بعضہٖ فوجب أن يزيد علی قدرا لأنملة حتی يستوفی قدر الواجب بيقين، وكذا ينبغی أن يزيد فی تقصير الكل علی قدر الأنملة يستوفی فی قدر الأنملة من كل شعرة برأسه، فيستوفی قدرا لمندوب بيقين. (غنية الناسک: (ص: ۱۷۵) باب مناسک منٰی يوم النحر، فصل: فی الحلق، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری: (ص: ۳۲۴) باب مناسک منٰی، فسل فی الحلق والتقصير، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

☐ شامی: (۵۱۵/۲، ۵۱۶) كتاب الحج، قبيل: مطلب: فی طواف الزيارة، ط: سعيد.

(۲) لكل ابن آدم حظة من الزنا بهٰذه القصة، قاال: واليدان تزنيان فزناهما البطش ......(سنن أبی داؤد: (۳۱۰/۱) كتاب النكاح، باب مايؤمر به من غض البصر، ط: رحمانيه)

☐ (ولاتقرب الحجر فی الزحام) لمنعها من مماسة الرجال. (الدر مع الرد: (۵۲۸/۲) كتاب الحج، باب القران، ط: سعيد)

☐ البحر الرائق: (۳۵۵/۲) كتاب الحج، ط: سعيد.

(۳) ولكون المسجد يصان عن القاذورات، ولو كانت طاهرة، يكره البصاق فيه ولو فوق البواری ولاتحتها ...... (البحر الرائق: (۳۵/۲) كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ، فصل: لما فرغ من بيان الكراهة فی الصلاة، ط: سعيد)

☐ شامی: (۶۵۷/۱) كتاب الصلاة، مطلب فی أحكام المساجد، ط: سعيد.

(۴) ويختص حلق الحاج بالزمان والمكان عند أبی حنيفة رضی اللّٰه عنه وحلق المعتمر بالمكان =

بال کاٹنے کے بعد عمرہ کا عمل مکمل ہوگیا، حج تمتع میں دو چیزیں تھیں ایک حج دوسرا عمرہ تو عمرہ کا عمل مکمل ہوگیا۔

اب یہ شخص مکہ مکرمہ میں مقیم ہے، مکہ کے باشندے کی طرح وہاں پر رہنا ہے، مکہ مکرمہ میں جس طرح مکی شخص حج کا احرام اپنے گھر سے باندھتا ہے اسی طرح یہ شخص بھی اپنی قیام گاہ یا مسجد حرام سے حج کا احرام باندھے گا۔(۱)

مکہ مکرمہ کے قیام کو غنیمت سمجھے اس قیام کے دوران کثرت سے نفل طواف کرے، جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا پورا اہتمام کرے کم از کم ایک قرآن کریم حرم شریف میں ختم کرنے کی کوشش کرے اور اگر سہولت ہو تو مکہ والوں کی طرح مسجد عائشہ جا کر نفلی عمرہ کی نیت سے احرام باندھ کر نفلی عمرہ کی سعادت حاصل کرتا رہے اور مکہ مکرمہ کے قیام کے زمانہ میں جو نفلی طواف کئے جائیں گے ان میں اضطباع اور رمل نہیں ہوگا، اضطباع اور رمل ہر اس طواف کے بعد ہوتا ہے جس طواف کے بعد سعی ہوتی ہے البتہ ہر نفلی طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہوگا۔(۲)

= فالزمان أيّام النحر الثلاثة ، والمكان الحرم . (غنية الناسک : (ص:۱۷۵) باب مناسک منٰى يوم النحر ، فصل فى الحلق ، مطلب : ويختص حلق الحاج بالزمان والمكان ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۳۲۵) باب مناسک منٰى ، فصل : فى زمان الحلق ومكانه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

البحر العميق : (۱۷۹۸/۳) الباب الثانى عشر : فى الأعمال المشروعة يوم النحر ، الحلق، زمان الحلق ومكانه ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(۱) وإذا كان يوم التروية أحرم أى المتمتع بنوعيه بالحج وقبله أفضل ...... والأفضل أن يحرم من المسجد والحطيم أفضل أماكنه ويجوز من جميع الحرم ، ومن مكّة أفضل من خارجها أى بالنسبة إلى سائر الحرم . (إرشاد السارى :(ص: ۴۰۸ ، ۴۰۹) باب التمتع ، فصل : المتمتع على نوعين ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۱۶) باب التمتّع ، فصل : فى كيفية أداء التمتّع المسنون ، ط: إدارة القرآن .

شامى : (۵۳۷/۲) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

(۲) وأقام بمكّة حلالاً يطوف بالبيت ما بدا له ، ويعتنى بسائر ما سبق له فى فصل ما ينبغى =

جب مفرد طواف قدوم سے اور قارن سعی سے فارغ ہوجائے تو احرام کی حالت میں ہی مکہ مکرمہ میں رہے، اور احرام کے ممنوعات سے بچتا رہے، اور تمتع کرنے والا جب عمرہ کے طواف اور سعی سے فارغ ہوجائے تو بال منڈوالے یا قصر کروالے، اس کے بعد وہ حلال ہوجائے گا، جو چیزیں احرام کی وجہ سے منع ہوگئی تھیں اب وہ حلال ہوجائیں گی، جب تک دوبارہ احرام نہیں باندھے گا وہ حلال رہیں گی۔(۱)

= الاعتناء به بعد السعي، ويعتمر قبل الحج ماشاء ...... (غنية الناسک: (ص: ۲۱۵) باب التمتّع، فصل: في كيفية أداء التمتّع المسنون، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساري: (ص: ۴۰۷، ۴۰۸) باب التمتّع، فصل: التمتّع على نوعين، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☐ شامي: (۵۳۷/۲) كتاب الحج، باب التمتّع، ط: سعيد.

☐ ويطوف بالبيت ما بدا له بلارمل، ولا اضطباع، ولا سعي بعده؛ لأنّ التنفّل بالسعي غير مشروع ويصلي لكل أسبوع ركعتين. (غنية الناسک: (ص: ۱۳۷) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل: فيما ينبغي له الاعتناء به بعد الفراغ من السعي أيّام مقامه بمكّة، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساري: (ص: ۲۵۷) باب السعي بين الصفا والمروة، فصل: حكم صلاة ركعتين بعد السعي، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

☐ الدر مع الرد: (۵۰۲/۲) كتاب الحج، مطلب في السعي بين الصفا والمروة، ط: سعيد.

☐ ويستحب ختم القرآن بالمساجد الثلاثة، بأن يختم في كل منها ولو مرة ...... والإكثار من الإعتمار أي عند الجمهور والطواف بلا خلاف بمكّة المشرفة ...... والصلاة مع الجماعة أي لزيادة المضاعفة ...... (إرشاد الساري: (ص: ۷۵۱، ۷۵۲) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، فصل: استحباب الإكثار من أعمال البر بالحرمين، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☐ البحر العميق: (۱۳۷۴/۳) الباب العاشر: في دخول مكّة و في الطواف والسعي، فصل: ما يستحب للحاج في مدة مقامه بمكّة، ط: مؤسّسه الريّان، المكتبة المكيّة.

(۱) ثم إذا كان الفارغ منه أي من السعي قارنًا أو متمتّعًا لكن لا مطلقًا بل مقيدًا بما وصفه بقوله: ساق الهدي، أو مفردًا بالحج أي من أوّل الوهلة، فإنّه يقيم بمكّة حرامًا أي محرمًا محرّمًا عليه محظورات الإحرام، فلايقصر و لايحلق ولا يلبس المخيط ...... وإن كان الفارغ متمتّعًا أي من وصفه أنّه لم يسق الهدي أو مفردًا بعمرة أي في غير الأشهر سواء ساق الهدي أم لا، فعليه أن يحلق، ويحلّ ...... وهو أي المتمتّع المذكور أي بعد حلقه كما في نسخة حلال أي خارج عن الإحرام يفعل أي مايريد فعله من =

اور حج کے لئے آٹھ ذی الحجہ کو یا اس سے پہلے حج کی نیت سے احرام باندھ لے اور منیٰ کے لئے روانہ ہو جائے۔(۱)

سعی طواف کے بعد

سعی طواف کے بعد ہے اگر سعی طواف سے پہلے کر لی اور طواف بعد میں کیا تو وہ سعی شمار میں نہیں آئے گی، اور جہاں تک ممکن ہو اس کو پھر کرنا واجب ہے۔(۲)

سعی کا ’’چکر‘‘ چھوڑ دیا

اگر سعی کا ایک ’’چکر‘‘ چھوڑ دیا تو ایک صدقہ فطر کے برابر صدقہ ادا کر دے اسی طرح دو یا تین چکر چھوڑ دینے کی صورت میں ہر چکر کے عوض ایک ایک صدقہ فطر کے برابر صدقہ ادا کرنا واجب ہوگا، چار یا اس سے زیادہ چکر چھوڑ دینے کی صورت میں دم دینا لازم ہوگا۔(۳)

= الحلال كما تفعل الحلال أى مايجوز له من الأفعال ......(إرشاد السارى : (ص: ۲۵۷ ، ۲۵۸) باب السعى بين الصفا والمروة ، حكم صلاة ركعتين بعد السعى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

شامى : (۵۰۲/۲) كتاب الحج ، مطلب : فى السعى بين الصفا والمروة ، ط: سعيد .

البحر العميق : (۱۳۰۲/۳ ، ۱۳۰۳ ، ۱۳۰۴) الباب العاشر : فى دخول مكّة و فى الطواف والسعى ، فصل : بعد الفراغ من السعى ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(۱) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱ ، على الصفحة السابقة رقم: ۳۳۸.

(۲) (قوله : ثم اخرج إلى الصفا ......) و قد قدمنا أنّ هٰذا السعى واجب ...... أشار بثم إلى تراخى السعى عند الطواف فلو سعى ثم طاف أعاده ؛ لأنّه السعى تبع ولايجوز تقدم التبع على الأصل ...... بهٰذا علم أنّ تأخير السعى عن الطواف واجب . (البحر الرائق : (۳۳۲/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد)

إرشاد السارى : (ص: ۲۴۷) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى شرائط صحة السعى ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

شامى : (۵۰۰/۲) كتاب الحج ، مطلب : فى السعى بين الصفا والمروة ، ط: سعيد .

(۳) ولو ترک السعى كله أو أكثره فعليه دم ، وحجّه تام عندنا ولو تركه لعذر كالزمن إذا لم يجد من يحمله لاشيئ عليه ، ولو ترک منه ثلاثة أشواط ، أو أقلّ ، فعليه لكل شوط صدقة ، إلاّ أن =

سعی کا طریقہ

☆ جس طواف کے بعد سعی ہو، تو طواف سے فارغ ہو کر حجر اسود کا ''استلام'' کرے جیسے طواف کے شروع میں اور طواف کے آخر میں استلام کیا تھا (دونوں ہاتھوں کو حجر اسود کے برابر کر کے ان کو بوسہ دے اور **بسم اللّٰہ و الصلاۃ و السلام علی رسول اللہ** کہے) یہ استلام ایک مرتبہ سعی کرنے والوں کے لئے مستحب ہے۔

استلام کرنے کے بعد آنحضرت ﷺ کی سنت کے مطابق باب الصفا سے صفا کی طرف آئے، اور اگر کسی دوسرے دروازے سے جائے تو یہ بھی جائز ہے (باب الصفاء حجر اسود کی سمت پر ہے) پھر صفا پر اتنا چڑھے کہ بیت اللہ شریف بھی نظر آسکے اوپر چڑھتے وقت یہ پڑھے ''**ابدأ بما بدأ الله تعالى به ان الصفا و المروة من شعائر الله**'' موجودہ زمانے میں چند ستون ہیں ان میں سے مغربی ستون کے قریب سے کعبۃ اللہ واضح طور پر نظر آتا ہے۔(۱)

= يبلغ ذٰلک دمًا فله الخيار بين الدم وتنقيص الصدقة . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۷) باب الجنايات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ...... المطلب الخامس : فی ترک الواجب فی السعی ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۵۰۳) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فی أفعال الحج ، فصل : فی الجناية فی السعی ،ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

شامی : (۵۵۶/۲ ، ۵۵۷) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط : سعيد .

(۱) فإذا خرج من الطواف ونحوه كما ذكرنا ، فالسنة أن يخرج للسعی على فوره إن أراده ، ويسن أن يبتدئ بالحجر الأسود فيسلمه كما مرّ ، ثم يخرج من باب الصفا ندبًا فإن خرج من غيره لا بأس به ، ويقول عند خروجه : بسم الله والصّلاة والسلام على رسول الله ، اللّٰهم اغفر لی ذنوبی وافتح له أبواب فضلک كما هو سنة عند الخروج من أی مسجد كان ...... وإذا دنٰی من الصفا يستحب أن يقول : أبدأ بما بدأ الله به : ﴿إنّ الصفا والمروة من شعائر الله﴾ ويصعد عليه حتى يرى البيت من الباب لا من فوق الجدار إن أمكنه الصعود لرؤية البيت حقيقة أو محاذاة ، وإلاّ فقدر مايمكنه ، فالواجب هو البداءة بالصفا ...... وأمّا رؤية البيت فشرط الكمال ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۲۸) باب السعی بين الصفا والمروة ، كيفية أداء السعی ، ط: إدارة القرآن) =

پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کر سعی کی نیت اس طرح کرے کہ ''یا اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے صفا مروہ کے درمیان سعی کے سات چکر کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان بنائیں اور قبول فرمائیں'' (نیت زبان سے یا دل میں کسی بھی زبان میں کرسکتا ہے، عربی زبان میں نیت کرنا ضروری نہیں) اور یہ نیت دل میں کرنا کافی ہے مگر زبان سے بھی کہنا افضل ہے، نیت کے وقت ہاتھ نہ اٹھائے۔(۱)

☆ پھر دونوں ہاتھوں کو اس طرح اٹھائے جیسے دعا میں اٹھائے جاتے ہیں، نماز کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے وقت جس طرح ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں اس طرح نہ اٹھائے جیسے بہت سے ناواقف لوگ اٹھاتے ہیں یہ درست نہیں اور بیت اللہ شریف کی طرف ہاتھ سے اشارہ بھی نہ کرے۔(۲)

= ☜ إرشاد الساری : (ص: ۲۴۲) باب السعی بین الصفا والمرة ، کیفیة السعی بین الصفا والمرة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☜ شامی : (۲/۵۰۰) کتاب الحج ، مطلب فی السعی بین الصدا والمروة ، ط: سعید .

(۱) والنیة : الأولیٰ ذکرها فی السنن ، لیترتب علی فعله المثوبة الکاملة ، ولکونها شرطًا عند الحنابلة خلافًا للثلاثة ...... (إرشاد الساری : (ص: ۲۵۵) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی مستحباته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۱۳۵) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی مستحباته ، ط: إدارة القرآن.

☜ البحر العمیق : (۳/۱۲۵۷) الباب العاشر ، فصل فی رکعتی الطواف ، ط: ، مؤسّسة الریّان ، المکتبة المکیّة .

☜ وشرط النیة أن تکون بالقلب ، وذکره باللسان مع ذلک أفضل ولیس بشرط ولو نوی بقلبه ولم یتکلّم بلسانه صحّ ...... (إرشاد الساری : (ص: ۱۴۳) باب الإحرام ، فصل و شرط النیة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۷۸) باب الإحرام ، فصل : فی نیة الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

☜ شامی : (۲/۴۸۳) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، ط: سعید .

(۲) ویرفع یدیه حذو منکبیه أی مقابلهما جاعلاً بطنهما نحو السماء لأنّها قبلة الدعاء ، کما للدعاء أی کما یرفعهما لمطلق الدعاء فی سائر الأمکنة والأزمنة علی طبق ماوردت به السنة لا کما یفعله الجهلة خصوصًا معلمی الغرباء من رفع أیدیهم إلی آذانهم واکتافهم ثلاثًا کل مرّة مع=

☆ پھر بلند آواز میں تین مرتبہ "الله اکبر الله اکبر و لله الحمد" پڑھے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھے "لا الہ الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير".

"لااله الا الله وحده انجز وعده ونصر عبده وهزب الاحزاب وحده".

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرے اور یہ دعا پڑھے

سبحان الله والحمد لله ولا اله الاالله والله اکبر ولا حول ولا قوة الابالله.

اس کے بعد آہستہ آواز سے درود شریف پڑھے، پھر اپنے لئے اور اپنے دوستوں کے لئے خوب خشوع وخضوع سے دعا مانگے کیونکہ یہ دعا قبول ہونے کی مقدس جگہ ہے، اور جو چاہے دعا مانگے، اور دعاء مانگنا سعی کے آداب میں سے ہے۔(۱)

= تكبيرة ، فإنّ السنة الثابتة بخلافه ، فيرفع يديه من غير إرسال إليه . (إرشاد السارى : (ص: ۲۴۲) باب السعى بين الصفا والمروة ، كيفية السعى ...... ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسك : (ص: ۱۲۹) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل :فى كيفية أداء السعى ، ط: إدارة القرآن .

▭ شامى : (۲/۵۰۰) كتاب الحج ، مچلط فى السعى بين الصفا والمروة ، ط: سعيد .

(۱) فكبّر ثلاثًا كما رواه ابن المنذر بإسناد صحيحٍ ، وهلّل رفع صوته بهما ، وفى حديث مسلم أنّه ﷺ قال هنا : لا إلٰه إلاّ اللّٰه وحده ، أللّٰه أكبر لا إلٰه إلاّ اللّٰه وحده لاشريك له له الملك وله الحمد يحيى ويميت وهو على كل شيئ قديرٍ ، لا إلٰه إلاّ اللّٰه وحده أنجز وعده ونصر عبده وهزم الأحزاب وحده ثم دعا فعل ذٰلك ثلاث مرات ...... ثم خفض صوته فيحمد اللّٰه تعالىٰ ويثنى عليه ويصلّى على النّبىّ ﷺ ، ويدعو بما شاء لنفسهٖ وللمسلين ، ويكرر التكبير والتهليل والحمد والصلاة والدعاء ثلاث مرّات حتٰى يكون التكبير تسع مرّات ...... ويأتى بالأدعية والأذكار ما أحب و يطيل المقام عليه بإطالة ذٰلك ولايعجل ، ويجتهد فى الدعاء فإنّه موضع إجابة ...... (غنية الناسك : (ص: ۱۲۹) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى كيفية أداء السعى ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۲۴۲ ، ۲۴۳) باب السعى بين الصفا والمروة ، كيفية السعى ...... ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

1 البحر العميق : (۳/۱۲۵۷ ، ۱۲۵۸ ، ۱۲۵۹) الباب العاشر : فى دخول مكّة وفى الطواف والسعى ، فصل : فى ركعتى الطواف ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

☆اس کے بعد سعی شروع کردے، سعی کے دوران اضطباع نہ کرے بلکہ مونڈھا ڈھکے ہونے کی حالت میں سعی کرے، اور ذکر اور دعا مانگتے ہوئے صفا سے مروہ کی طرف چلے یا چوتھا کلمہ پڑھتا رہے۔(۱)

☆تھوڑی دور چلنے کے بعد جب صفا اور مروہ کے درمیان وہ جگہ آنے لگے جہاں دیوار اور چھت پر صرف ہرے رنگ کی ٹیوب لائٹ کی پٹی لگی ہوئی ہے، اور بقدر چھ ہاتھ کے فاصلہ پر رہ جائے تو صرف مرد حضرات درمیانی چال سے دوڑنا شروع کریں اور دوسری طرف سبز ٹیوب لائٹ کی پٹی کے بعد بھی چھ ہاتھ تک دوڑتا رہے، پھر اپنی چال چلنے لگے۔(۲)

☆تیز دوڑنا مسنون نہیں ہے بلکہ متوسط طریقہ سے اتنا دوڑنا چاہیئے کہ رمل

---

(۱) ثم يهبط نحو المروة داعيًا ذاكرًا ماشيًا على هيئته ...... ولا اضطباع في السعي مطلقًا عندنا خلافًا للشافعية . (غنية الناسک : (ص: ۱۲۹ ، ۱۳۰) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في كيفية أداء السعي ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساري : (ص: ۲۴۳ ، ۲۴۶) باب السعي بين الصفا والمروة ، كيفية السعي ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ شامي : (۵۰۰/۲ ، ۵۰۱) كتاب الحج ، مطلب : في السعي بين الصفا والمروة ، ط: سعيد .

(۲) ثم يهبط نحو المروة داعيًا ذاكرًا ، ماشيًا على هيئته ، حتى إذا كان دون الميل المعلّق في ركن المسجد ، قيل : بنحو ستة أذرع ، سعى سعيًا شديدًا (وما ذكره البرجندي من أن السعي بين الصفا والمروة واجب عندنا على الرجال دون النّساء ، فخطأ واضح ، إذ السعي المخصوص بالرجال هو الإسراع بين الميلين وإلاّ فالسعي المطلق بين الصفا والمروة واجب إجماعًا على الرجال والنّساء) في بطن الوادي حتى يجاوز الميلين (أي الأخضرين أو يحاذيهما والأوّل أحوط) بفناء المسجد وفناء دار العبّاس ، ثم يمشي على هينته حتّى يأتي المروة ...... (مناسک الملا علي القاري مع إرشاد الساري : (ص: ۲۴۳ ، ۲۴۴) باب السعي بين الصفا والمروة ، كيفية السعي ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۲۹) باب السعي بين الصفا والمروة ، ط: فصل في كيفية أداء السعي ، ط: إدارة القرآن .

☜ الهندية : (۲۲۶/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

سے زیادہ اور بہت تیز دوڑنے سے کم رفتار ہو، بعض لوگ تمام سعی میں جھپٹ کر چلتے ہیں اور بعض سبز ستونوں کے درمیان بہت تیزی سے دوڑتے ہیں، یہ دونوں باتیں غلط اور بری ہے، لیکن اس سے دم یا صدقہ واجب نہیں ہوگا۔(۱)

☆ سبز لائٹوں کے درمیان درمیانی چال سے دوڑنا صرف مردوں کے لئے ہے دیکھا گیا ہے کہ عورتیں بھی دوڑنے لگتی ہیں، یہ صحیح نہیں ہے۔(۲)

☆ سبز لائٹوں کے درمیان رسول اللہ ﷺ سے یہ دعا منقول ہے اس کے علاوہ جو بھی دعا چاہے مانگے کیونکہ یہ دعا قبول ہونے کی مقدس جگہ ہے دعا یہ ہے:

رب اغفر وارحم انک انت الاعزا لاکرم. (۳)

---

(۱) ویستحب أن یکون السعی بین المیلین فوق الرمل دون العدو وهو جری شدید کجری الفرس (شرح) وهو سنة فی کل شوط ، فلو ترکه أو هرول فی جمیع السعی فقد أساء ولا شیئ علیه . (غنیة الناسک : (ص: ۱۳۰) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی کیفیة أداء السعی ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۲۴۵ ، ۲۴۶) باب السعی بین الصفا والمروة ، کیفیة السعی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☐ شامی : (۲/ ۵۰۱) کتاب الحج ، مطلب فی السعی بین الصفا والمروة ، ط: سعید .

(۲) ولا تسعی بین المیلین ...... قوله : ولا ترمل الخ ؛ لأنّ أصل مشروعیته لإظهار الجلد وهو للرجال ، ولأنّه یخل بالستر ، وکذا السعی : الهرولة بین المیلین فی المسعی ...... (الدر مع الرد : (۵۲۸/۲) کتاب الحج ، قبیل : باب القران ، ط: سعید)

☐ غنیة الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ۱۱، فصل فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن .

☐ إرشاد الساری : (ص: ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المرأة ،ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

(۳) وهو یقول فی سعیه : رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم إنّک أنت الأعز الأکرم ...... (غنیة الناسک : (ص: ۱۲۹) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی کیفیة أداء السعی ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۲۴۴) باب السعی بین الصفا والمروة ، کیفیة السعی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☐ بدائع الصنائع : (۲/ ۱۴۹) کتاب الحج ، وأمّا بیان سنن الحج و بیان الترتیب فی أفعاله ، ط: سعید .

☆ جب دونوں سبز لائٹوں کی پٹیوں سے نکل جائے تو اس کے بعد مروہ تک کی مسافت اپنی چال اور میانہ روی سے چل کر پوری کرے، یہاں تک کہ مروہ پہنچ جائے اور کشادہ جگہ پر رک جائے، ذرا دائیں جانب کو مائل ہوکر اندازہ سے بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو جائے، پھر دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر جس طرح صفا پر ذکر اور دعا کی تھی یہاں پر بھی کرے، یہاں بھی دعا قبول ہوتی ہے، یہ صفا سے مروہ تک ایک ''چکر'' ہوگیا، اس کے بعد مروہ سے صفا کی طرف چلے، اور دونوں ہری لائٹوں کی پٹیوں کے درمیان پہلے کی طرح مرد دوڑ کر چلیں اور وہی دعا پڑھیں، پھر صفا پر پہنچ کر اسی طرح ہاتھ اٹھا کر دعا اور ذکر کرے جیسے شروع میں کیا تھا البتہ نیت دوبارہ نہ کرے کیونکہ نیت شروع میں ایک دفعہ کی جاتی ہے، یہ مروہ سے صفا تک دو ''چکر'' ہوگئے، اس طرح سات چکر کرے۔(۱)

☆ پھر سعی کے سات ''چکر'' مکمل ہونے کے بعد اگر مکروہ وقت نہیں ہے تو حلق رقصر سے پہلے حرم میں آکر دو رکعت نفل نماز پڑھے۔(۲)

---

(۱) ثم يمشی علی هينته حتٰی يأتی المروة فيصعد عليها إن كان ثم مصعد إلی أن يبدو له البيت إن أمكن ويفعل علی المروة جميع ما فعله علی الصفا من الاستقبال والتكبير والذكر والدعاء ثم ينزل منها داعيًا ذاكرًا ويمشی علی هينئته، فإذا بلغ الميلين سعی كما مرّ، هٰكذا يفعل ذٰلک سبعة أشواط يبدأ بالصفا ويختم بالمروة، من الصفا إلی المروة شوط، والعود منها إلی الصفا شوط آخر ...... (إرشاد الساری: (ص: ۲۴۴، ۲۴۵) باب السعی بين الصفا والمروة، كيفية السعی، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک: (ص: ۱۳۰) باب السعی بين الصفا والمروة، فصل: فی كيفية أداء السعی، ط: إدارة القرآن.

▭ الدر مع الرد: (۲/ ۵۰۱) كتاب الحج، مطلب: فی السعی بين الصفا والمروة، ط: سعيد.

(۵) وندب ختمه بركعتين فی المسجد كختم الطواف. (الدر مع الرد: (۲/ ۵۰۱) كتاب الحج، مطلب: فی السعی بين الصفا والمروة، ط: سعيد)

▭ الهندية: (۱/ ۲۲۷) كتاب المناسک، الباب الخامس: فی كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

▭ غنية الناسک: (ص: ۱۳۰) باب السعی بين الصفا والمروة، فصل فی كيفية أداء السعی، ط: إدارة القرآن.

☆ طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے اور سعی کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے، اگر کسی نے سعی کے بعد دو رکعت نماز نہیں پڑھی تو قضاء لازم نہیں ہوگی، اس نماز کو مروہ میں پڑھنا مکروہ اور بدعت ہے اس لئے مسجد حرام میں آ کر پڑھے۔(۱)

☆ طواف میں ایک چکر مکمل ہوتا ہے خانہ کعبہ کے چاروں طرف ایک چکر لگا نے کے بعد، اور سعی میں صفا سے مروہ تک ایک ''چکر'' اور مروہ سے صفا تک دوسرا ''چکر'' ہوتا ہے، صفا سے صفا تک پورا پھیرا کرنے کا نام ''چکر'' نہیں۔(۲)

(۱) وواجبه نيف و عشرون ...... وصلاة ركعتين لكل أسبوع من أى طواف كان فلو تركها هل عليه دم ؟ قيل : نعم ، فيوصى به . (الدر المختار : (۴۷۰/۲) كتاب الحج ، مطلب فى فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد)

إرشاد السارى : (ص: ۲۱۸) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فص؛ل فى ركعتى الطواف ، وأحكامهما ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

غنية الناسک : (ص: ۱۱۶) باب ماهية الطواف وأنواعه ...... فصل : ومن الواجبات ركعتا الطواف ، ط: إدارة القرآن .

ونـدب أن يـختم السعى بركعتين فى المسجد ...... ولايصليهما على المروة ؛ لأنّه ابتداع شعار . (غنية الناسک : (ص: ۱۳۰) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى كيفية أداء السعى ، ط: إدارة القرآن)

إرشـاد السارى : (ص: ۲۵۵) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى مستحابته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

البحر الرائق : (۱۳۰۱/۳ ، ۱۳۰۲) الباب العاشر : فى دخول مكّة وفى الطواف والسعى ، فصل : الكلام فى السعى ، قبيل : فصل بعد الفراغ من السعى ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(۲) يبـدأ بالصفا ويختم بالمروة ، من الصفا إلى المروة شوط ، والعود منها إلى الصفا شوط آخر ، لا أنّهـمـا شـوط كـمـا قـالـه الـطـحـاوى و بعض الشافعية رحمهم اللّٰه تعالىٰ ، وقد صرحوا بأن الـخـروج عـن هٰـذا الـخـلاف لايستحب لضعفه (شرح) ، (غنية الناسک : (ص: ۱۳۰) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى كيفية أداء السعى ، ط: إدارة القرآن)

إرشـاد السـارى : (ص: ۲۴۵) بـاب السـعـى بيـن الـصـفـا والمروة ، كيفية السعى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

شامى : (۵۰۱/۲) كتاب الحج ، مطلب : فى السعى بين الصفا والمروة ، ط: سعيد .

(فيـطـوف سبعة أشواط) ...... (وراء الحطيم) أى الحِجر وجوبا (ومن الحجر الأسود) أى الـركـن الأسـعـد(إليه) أى إلى وصوله إليه ثانيًا (شوطٌ) . (إرشاد السارى : (ص: ۱۸۸) باب دخول مكّة ، فصل : فى صفة الشروع فى الطواف ،ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☆اگر سعی کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو سعی جاری رکھے، بے وضو سعی ہو جاتی ہے اور اس سے کوئی دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔(۱)

سعی کرتے ہوئے جماعت کھڑی ہوگئی

اگر سعی کرتے ہوئے جماعت کھڑی ہو جائے یا جنازہ کی نماز ہونے لگے تو سعی چھوڑ کر جماعت کی نماز میں شریک ہو جائے اور پھر باقی پھیرے نماز سے فارغ ہونے کے بعد پورے کرلے، اسی طرح اگر کوئی عذر پیش آجائے تو باقی پھیرے پھر پورے کرسکتا ہے۔(۲)

سعی کرتے ہوئے جنازہ کی نماز ہونے لگے

''سعی کرتے ہوئے جماعت کھڑی ہوگئی'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/ ٤٤٨)

سعی کی ابتداء

سعی کو صفا سے شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا واجب ہے۔(۳)

---

(۱) ومن مستحابته السعي على طهارة ، حتى لو سعى محدثًا ، أو جنبًا أو كانت المرأة حائضًا ، أو نفساء ، صحّ ولا شيئ عليه ...... الأصل أن كل عبادة تؤدى لا في المسجد من أحكام المناسک ، فالطهارة ليست من شرطها كالسعي والوقوف بعرفة ، ومزدلفة ورمي الجمار ، وكل عبادة تؤدى في المسجد فالطهارة من شرطها ، كالطواف . (البحر العميق : (۳/ ۱۲۹۵ ، ۱۲۹۶) الباب العاشر : في دخول مكّة و في الطواف ، والسعي ، فصل : الكلام في السعي ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

☐ إرشاد الساري : (ص: ۲۵۰ ، ۲۵۱) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في شرائط صحة السعي ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۳۵) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في سنن السعي ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ولو خرج منه أي من السعي إلى جنازة أو مكتوبة أو تجديد وضوء ثم عاد بنى . (الدر مع الرد : (۲/ ۴۹۷) كتاب الحج ، مطلب في طواف القدوم ، ط: سعيد)

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۲۷) باب في ماهية الطواف ، ...... فصل : وأمّا مكروهاته ، ط: إدارة القرآن .

☐ البحر الرائق : (۲/ ۳۲۹) كتاب الحج ، قبيل : (قوله : ترمل في الثلاثة الأوّل فقط) ط: سعيد .

(۳) (وطف بينهما سبعة أشواط تبدأ بالصفا وتختم بالمروة) كما صح في حديث جابر الطويل ،=

سعی کی شرائط

☆سعی کا طواف کے بعد ہونا شرط ہے، اگر کوئی شخص طواف سے پہلے سعی کرلے تو وہ سعی معتبر نہیں ہوگی، طواف کے بعد دوبارہ سعی کرنی ہوگی۔(۱)

☆سعی طواف کے بعد فوراً کرنا ضروری نہیں، مگر طواف کے بعد متصل کرنا سنت ہے، اگر تھکان، کمزوری، یا کسی اور ضرورت کی وجہ سے درمیان میں کچھ وقفہ کرلے تو مضائقہ نہیں، لیکن بلا وجہ تاخیر کرنے کی صورت میں سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مکروہ ہوگا۔(۲)

= وقوله :تبدأ بالصفا ، بیان للواجب حتی لو بدأ بالمروة لایعتد بالأوّل ...... (البحر الرائق : (۳۳۳/۲) کتاب الحج ، ط: سعید)

☐ الثانی : الترتیب ، بأن تبدأ بالصفا ویختم بالمروة ......(غنیة الناسک : (ص: ۱۳۳) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی واجبات السعی ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۲۴۸ ، ۲۴۹) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی شرائط صحة السعی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

(۱) الثانی : أن یکون أی السعی بعد طواف أی کامل ولو نفلاً أو بعد أکثرہٖ أی أکثر أشواطہٖ فلو سعی قبل الطواف أی أکثر جنسہٖ أو بعد أقلّه ، لم یصح لعدم تحقق رکنہٖ . (إرشاد الساری : (ص: ۲۴۷) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی شرائط صحة السعی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☐ البحر الرائق : (۳۳۲/۲) کتاب الحج ، ط: سعید .

☐ غنیة الناسک : (ص: ۱۳۲) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل فی رکن السعی و شرائطہٖ ،ط : إدارة القرآن .

(۲) والموالاة بینه وبین الطواف ......(غنیة الناسک : (ص: ۱۳۵) باب السعی بین الصفاوالمروة ، فصل فی سنن السعی ، ط: إدارة القرآن)

☐ وأیضًا فیه : وتأخیره عن الطواف من غیر عذر ...... (غنیة الناسک : (ص: ۱۳۶) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل فی مکروهاته ، ط: إدارة القرآن)

☐الموالاة بینه وبین الطواف ، کما قاله ابن العجمی ، وعز الدین بن جماعة ، حتی لو تخلّل بین الطواف والسعی فصل کثیر لا یضرّه ویکره لمافیه من ترک السنة . (البحر العمیق : (۱۲۹۴/۳) الباب العاشر : فی دخول مکّة و فی الطواف والسعی ، فصل : الکلام فی السعی ، وأمّا سننه ، ط: مؤسّسة الریّان ، المکتبة المکیّة) =

☆ جو سعی وقوف عرفات کے بعد طواف زیارت کے ساتھ کی جاتی ہے اس میں احرام شرط نہیں بلکہ افضل اور مستحب یہ ہے کہ دسویں تاریخ کو منی میں قربانی اور حلق کر کے احرام کھول لینے کے بعد سلے ہوئے کپڑے پہننے کے بعد طواف زیارت کرے، اگرچہ احرام کھولنے سے پہلے احرام کے کپڑے پہن کر طواف زیارت کرنا جائز ہے لیکن حج کی جو سعی منی روانگی سے پہلے یا وقوف عرفات سے پہلے کی جائے، اس میں احرام شرط ہے، اسی طرح عمرہ کی سعی کے لئے بھی احرام شرط ہے۔(۱)

☆ سعی پیدل کرنا واجب ہے، کوئی عذر ہو تو سواری وغیرہ پر بھی کر سکتے ہیں، اگر بلا عذر سواری پر سعی کی تو دم یعنی حدود حرم میں ایک بکرا ذبح کرنا لازم ہوگا۔(۲)

= وإذا فرغ من الطواف فالسنة أن يخرج للسعي على فوره فإن أخّره لعذر أو ليستريح فلابأس به وإن أخّره لغير عذر فقد أساء (أى لتركه الموالاة الّتى هى سنة بين الطواف والسعى) ولا شيئ عليه . (لباب المناسک مع إرشاد السارى : (ص: ۲۴۱) باب السعى بين الصفا والمروة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

(۱) الرابع : تقديم الإحرام عليه ، وأمّا بقاء الإحرام حالة السعى ، فإن كان سعيه للحج قبل الوقوف فيشترط ، أو بعد الوقوف فلايشترط ، بل عدمه ، فإنّه يسنّ الترتيب بين الرمى والحلق و بين الطواف والسعى ، وإن كان سعيه للعمرة فلايشترط بقائه ، بل يجب حتى لو طاف كله أو أكثره ، ثم حلق ، ثم سعى صح سعيه ، وعليه دم لتحلله قبل أوانه . (غنية الناسک : (ص: ۱۳۲) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى ركعتى السعى و شرائطه ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۲۴۷ ، ۲۴۸) باب السعى بين الصفا والمروة ، ط: فصل : فى شرائط السعى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) المشى فيه ، فإن سعى راكبا أ ومحمولاً أو زحفًا أى بجميع أنواعه ممالايطلق عليه أنه مشى بغير عذر فعليه دم ، ولو بعذر فلا شيئ عليه . (إرشاد السارى : (ص: ۲۵۳) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى واجباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

بدائع الصنائع : (۱۳۴/۲) كتاب الحج ، واجبات الحج ، فصل : وأمّا ركنه ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۱۳۳) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى واجبات السعى ، ط: إدارة القرآن .

سعی کی غلطی

اگر پوری سعی یا سعی کے اکثر چکر بلا عذر ترک کر دیئے، یا بلا عذر سوار ہوکر سعی کی تو حج ہو جائے گا لیکن دم دینا واجب ہوگا، اور پیدل سعی کا اعادہ کرنے سے دم ساقط ہو جائے گا، اور اگر عذر کی وجہ سے سوار ہوکر سعی کی تو کچھ واجب نہیں ہوگا۔ اور اگر سعی کے ایک یا دو یا تین چکر چھوڑ دیئے یا بلا عذر ایک، دو یا تین چکر سوار ہوکر کئے تو ہر چکر کے بدلے میں صدقہ دینا لازم ہوگا، اور ایک صدقہ ایک صدقہ فطر کے برابر ہے۔ (۱)

سعی کے چکروں کا حکم

طواف کے بعد سعی کے سات چکر ہیں اور ان میں سے ہر پھیرا واجب ہے۔ (۲)

---

(۱) ولو ترک السعی کله أو أكثره فعليه دم، وحجّه تام وإن تركه لعذر فلا شيئ عليه ولو ترک منه ثلاثة أشواط أو أقلّ، فعليه لكل شوط صدقة إلاّ أن يبلغ ذٰلک دمًا فله الخيار بين الدم و تنقيص الصدقة، ولو سعى كله أو أكثره راكبًا أومحمولاً بلا عذر، فعليه دم، وإن كان بعذر فلا شيئ عليه، وإن سعى أقلّه راكبا بلا عذر فعليه صدقة، ولو سعى قبل الطواف لم يعتد به، فإن لم يعده فعليه دم،...... وإذا أعاده سقط الدم ...... (لباب المناسک مع إرشاد الساری: (ص: ۵۰۳، ۵۰۴) باب الجنايات وأنواعها، النوع الخامس: الجنايات فی أفعال الحج، فصل: فی الجناية، فی السعی، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک: (ص: ۲۷۷، ۲۷۸) باب الجنايات، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج، المطلب الخامس فی ترک الواجب فی السعی، ط: إدارة القرآن.

☜ الدر مع الرد: (۵۵۳/۲) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد.

(۲) واجبات السعی، منها أو أوّلها إكمال عدد سبع مرّات، وهو إتيان ثلاثة أشواط من آخره، فإن تركه أقلّه صحّ سعيه؛ لأنّه أتٰى بركنه كما فی الطواف، وعليه صدقة لترک ما بقی ...... (إرشاد الساری: (ص: ۲۵۲) باب السعی بين الصفا والمروة، فصل: فی واجباته، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک: (ص: ۱۳۴) باب السعی بين الصفا والمروة، فصل: فی واجباته، ط: إدارة القرآن.

☜ البحر العميق: (۱۲۹۳/۳) الباب العاشر: فی سخول مكّة وفی الطواف والسعی، فصل: الكلام فی السعی، وأمّا واجباته، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكية. =

سعی کے چکروں میں فاصلہ کرنا

☆اگر کسی نے متفرق طور پر سعی کی مثلاً ایک دن میں سعی کا ایک چکر اور سات دن میں سات چکر کئے تو ایسا کرنا بھی جائز ہے، لیکن ایسا کرنا عذر کی وجہ سے بلا کراہت جائز ہے اور بلا عذر خلاف سنت ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے۔(۱)

سعی کے دوران وضوٹوٹ گیا

اگر سعی کے دوران وضوٹوٹ جائے تو سعی جاری رکھے، بے وضو سعی ہو جاتی ہے اور اس سے کوئی دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔(۲)

سعی کے سات چکر

سعی کے سات چکر ہیں: صفا سے مروہ تک ایک چکر ہوتا ہے، اور مروہ سے

= ☜ بدائع الصنائع : (۲/۱۳۴، ۱۳۵) کتاب الحج ، واجبات الحج ، وأمّا شرائط جوازه (أی السعی) ط: سعید .

(۱) والموالاة بین أشواطه و أجزاء الأشواط وهو أوسع من الموالاة بین أشواط الطواف وأجزاء أشواطه لتجویزهم ، نحو الأكل فیه لا فی الطواف ...... (غنیة الناسک : (ص: ۱۳۵) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی السعی ، ط: إدارة القرآن)

☜ وتفریقه تفریقًا كثیرًا أی فإنّه ینافی الموالاة المعدودة من السنة . (إرشاد الساری : (ص: ۲۵۶) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی مکروهاته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☜ ومنها : الموالاة بین أشواط السعی ، فلو فرّق السعی تفریقًا كثیرًا لم یبطل سعیه ...... (البحر العمیق : (۳/۱۳۹۴) الباب العاشر فی دخول مکة و فی الطواف و السعی ، فصل : الكلام فی السعی ، ط: مؤسّسة الریّان ، المکتبة المکیّة)

(۲) وأمّا عن الحدث الأصغر وعن النجاسة فی الثوب والبدن فمستحب . (غنیة الناسک : (ص: ۱۳۵) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی سنن السعی ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص:۲۵۵) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل فی مستحباته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☜ البحر العمیق : (۳/۱۲۹۵) الباب العاشر : فی دخول مکّة وفی الطواف والسعی ، فصل : الكلام فی السعی ، ط: مؤسّسة الریّان ، المکتبة المکیّة .

صفا تک دوسرا چکر ہوتا ہے، اسی طرح سات چکر ہونے چاہئیں۔(۱)

سعی کے لئے گھر سے واپس آنے کا طریقہ

اگر کسی آفاقی حاجی نے طواف زیارت کے بعد سعی نہیں کی اور گھر واپس آ گیا تو سعی نہ کرنے کی وجہ سے حرم کی حدود میں ایک دم دینا لازم ہوگا، اور اگر گھر سے واپس آ کر سعی کرے گا تو دم ساقط ہو جائے گا۔

اور گھر سے واپس آنے کا طریقہ یہ ہے کہ حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر مکہ مکرمہ آئے اور پہلے حج یا عمرہ کر کے احرام سے نکلے، پھر اس کے بعد سابقہ سعی جو ذمہ میں رہ گئی تھی وہ کرے تو دم دینا لازم نہیں ہوگا۔

واضح رہے کہ ایسی صورت میں واپس آ کر سعی کرنے سے دم دینا بہتر ہے تاکہ فقیروں کا فائدہ ہو۔(۲)

سعی مقدم کرنا

اگر ہجوم کی وجہ سے ساتویں، آٹھویں ذی الحجہ کو منیٰ روانہ ہونے سے پہلے سعی سے فراغت حاصل کرنا چاہتا ہے تو سعی سے فارغ ہو جانا بلا کراہت جائز ہے لیکن

---

(۱) ثم يمشي على هينته حتى يأتي المروة فيصعد عليها إن كان ثم مصعد إلى أن يبدو له البيت إن أمكن ويفعل على المروة جميع ما فعله على الصفا من الاستقبال والتكبير، والذكر والدعا ثم ينزل منها داعيًا ذاكرًا ويمشي على هينته، فإذا بلغ الميلين سعى كما مرّ. هٰكذا يفعل ذٰلک سبعة أشواط، يبدأ بالصفا ويختم بالمروة، من الصفا إلى المروة شوط، والعود منها إلى الصفا شوط آخر. (لباب المناسک مع إرشاد الساری: (ص: ۲۴۴، ۲۴۵) باب السعي بين الصفا والمروة، كيفية السعي، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص ۱۳۰) باب السعي بين الصفا والمروة، فسل في كيفية أداء السعي، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/۵۰۱) كتاب الحج، مطلب: في السعي بين الصفا والمروة، ط: سعيد.

(۲) تخریج ''طواف زیارت کے بعد سعی نہیں کی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

اس کے لئے شرط یہ ہے کہ سعی کرنے سے پہلے حج کا احرام باندھ کر ایک نفلی طواف کرے، کیونکہ ہر سعی سے پہلے ایک طواف کا ہونا بھی شرط ہے۔(۱)

اوراس طواف میں مردوں کیلئے احرام کی چادر کا اضطباع کرنا اور طواف کے دوران ''رمل'' کرنا بھی مسنون ہے۔(۲)

اس صورت میں طواف زیارت کے بعد دوبارہ سعی کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور اگر اس طرح پہلے سعی نہیں کی تو طواف زیارت کے بعد سعی کرنا لازم ہوگا۔(۳)

(۱، ۲) ولو أراد تقديم السعي تنفل بطواف واضطبع ورمل فيه ...... ثم سعى بعده ثم راح إلى عرفات. (إرشاد الساری: (ص: ۴۰۹) باب التمتّع، فصل المتمتّع على نوعين، قبيل: باب الجمع بين النسكين، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک: (ص: ۲۱۲) باب التمتّع، فصل: كيفية أداء التمتّع المسنون، ط: إدارة القرآن.

☜ الثانی: أن يكون أی السعی بعد طواف أی كامل ولو نفلاً أو بعد أكثره أی أكثر أشواطه ......

(إرشاد الساری: (ص: ۲۴۷) باب السعی بين الصفا والمروة، فصل: فی شرائط صحة السعی، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک: (ص: ۱۳۲) باب السعی بين الصفا والمروة، فصل فی ركن السعی و شرائطه، ط: إدارة القرآن.

☜ البحر العميق: ۱۲۸۷/۳، ۱۲۸۸) الباب العاشر: فی دخول مكّة، و فی الطواف والسعی، فصل الكلام فی السعی، وأمّا شرائط جوازه، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة.

☜ والاضطباع، والرمل فی الثلاثة والمشيئ على هينته فی الباقی فی طواف الحج والعمرة، (قيد للاضطباع والرمل، لكونهما من سنن طواف بعده سعیٌ). (لباب المناسک مع إرشاد الساری: (ص: ۲۲۵) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، فصل: فی سنن الطواف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☜ والأصل أنّ كل طواف بعده سعی، فمن سنته الاضطباع والرمل فی الثلاثة الأشواط الأوّل ...... (البحر العميق: (۱۱۶۵/۲) الباب العاشر: فصل: فی بيان أنواع الأطوفة، وأمّا سنن الطواف، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة)

☜ غنية الناسک: (ص: ۱۱۸، ۱۱۹) باب فی ماهية الطواف وأنواعه وأركانه وشرائطه وأحكامه، فصل: وأمّا سنن الطواف، ط: إدارة القرآن.

(۱) فإذا دخل المسجد أی المسجد الحرام ...... بدأ بالطواف ...... فيطوف سبعة أشواط بلارمل فيه وسعی أی، وبلا سعی بعده أی بعد الطواف، إن قدّمهما أی الرمل والسعی؛ لأنّهما لم يشرعا =

سعی میں ایک چکر نہیں کیا احرام سے نکل گیا

''سعی کا''چکر''چھوڑ دیا''عنوان کو دیکھیں۔(۲/ ٤٤٠)

سعی میں بات چیت کرنا

سعی کے دوران جائز اور ضروری بات چیت کرنے کی گنجائش ہے بشرطیکہ باتوں میں مشغول ہونا خشوع اور خضوع کے منافی نہ ہو ورنہ مکروہ ہے۔(۱)

سعی میں باوضو ہونا

☆سعی میں باوضو ہونا اور کپڑوں کا پاک ہونا مستحب ہے، اس کے بغیر بھی سعی ہو جاتی ہے۔

☆سعی کے دوران وضو شرط نہیں ہے، اگر وضو کے بغیر سعی کر لی تو سعی ادا ہوا جائیگی۔(۲)

= إلاّ مرّةً ، وإلاّ أى وإن لم يقدمهما رمل فيه وسعى بعده ، وإن قدم السعى لا ارمل ، سقط الرمل ، وأمّا الاضطباع فساقط مطلقا فى هٰذا الطواف . (إرشاد السارى : (ص: ٣٢٧) باب طواف الزيارة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد : (٢/ ٥١٨) كتاب الحج ، مطلب : فى طواف الزيارة ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ١٧٦) باب طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن .

(١) الكلام أى المباح الّذى لايشغله لما سيأتى ، والأفضل ترک الفضول ومالايعنيه فى جميع أوقاته ، فكيف فى سعيه الّذى من جملة عباداته . (إرشاد السارى : (ص: ٢٥٥) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى مباحاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

والبيع والشراء والحديث إذا كان يشغله ، قيد للثلاثة ، والمعنى : يشغله عن الحضور ، ويدفعه عن الذكر والدعاء ، أو يمنعه عن الموالاة . (أيضًا : (ص: ٢٥٦) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى مكروهاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ١٣٥ ، ١٣٦) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى مباحاته ، ط: إدارة القرآن .

(٢) ومستحباته : السعى على طهارة ، حتى لو سعى محدثًا ، أو جنبًا ، أوكانت المرأة حائضًا أو=

سعی میں تاخیر

☆سعی واجب ہے، طواف کے فوراً بعد کرنا سنت ہے واجب نہیں، اگر کسی عذر یا تھکان کی وجہ سے فورا طواف کے بعد سعی نہ کر سکے تو مضائقہ نہیں، بلا عذر تاخیر کرنا مکروہ ہے۔(۱)

☆طواف زیارت۔(۲)

= نفساء ، صحّ ولاشيئ عليه ، كالوقوف ؛ لأنّ السعى ليس فى معنى الصلاة ...... وفى المرغيناني: الأصل أن كل عبادة تؤدى لا فى المسجد من أحكام المناسک ، فالطهارة ليست من شرطها ، كالسعى والوقوف بعرفة ، ومزدلفة ورمى الجمار ...... (البحر العميق : (۳/ ۱۲۹۵) الباب العاشر : فى دخول مكّة ، وفى الطواف والسعى ، فصل : الكلام فى السعى ، ومن مستحابته ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۳۵) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل فى سنن السعى ، ط: إدارة القرآن .

☜ إرشاد السارى : (ص: ۲۵۵) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى مستحباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۱) ومنها : الموالاة بينه و بين الطواف ، كما قال ابن العجمى ، وعز بن جماعة : حتى لو تخلل بين الطواف والسعى فصل كثير لايضره ، ويكره ، لما فيه من ترک السنة . (البحر العميق : (۳/۱۲۹۴) الباب العاشر ، فصل : الكلام فى السعى ، وأمّا سننه ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

☜ وتأخيره عن الطواف من غير عذر . (غنية الناسک : (ص: ۱۳۶) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى مكروهاته ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۲۵۶) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : مفى مكروهاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) أوّل وقت طواف الزيارة : طلوع الفجر الثانى من يوم النحر ، فلايصحّ قبله ولاآخر له فى حق الصحة ، فلو أتٰى به بعد سنين صحّ ، ولكن يجب فعله فى أيّام النحر ، ...... (لباب المناسک مع إرشاد السارى : (ص: ۳۲۸) باب طواف الزيارة ، فصل : فى وقت طواف الزيارة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۷۷ ، ۱۷۸) باب طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن .

☜ الدر مع الرد : (۲/۵۱۷) كتاب الحج ، مطلب فى طواف الزيارة ،ط : سعيد .

حلق۔(۱)

رمی۔(۲)

قربانی۔(۳)

حج کے یہ سارے اعمال ایام نحر کے اندر اندر کرنا واجب ہے لیکن صفا مروہ کی سعی ایام نحر کے اندر کرنا لازم نہیں بلکہ بعد میں کرنا بھی جائز ہے، لہٰذا اگر کسی عذر یا تھکاوٹ دور کرنے کے لئے آرام کرنا چاہیئے تو آرام کرسکتا ہے، آج نہیں تو کل یا دس پندرہ دن بعد سعی کرنا جائز ہے، اسی طرح سعی کے ساتوں چکروں کو پے در پے (مسلسل) کرنا سنت ہے واجب نہیں، لہٰذا اگر چند چکر کے بعد تھکاوٹ کی وجہ سے بقیہ کو موقوف کرے اور بعد میں کسی موقع پر ان چکروں کی تکمیل کرے تو سعی مکمل اور

(۱) يختصّ حلق الحاج بالزمان والمكان ...... فالزمان أى فى حلق الحاج أيّام النحر الثلاثة أى ولياليها ...... فلو حلق أو قصر فى غير ما توقت به لزمه الدم ...... (إرشاد السارى : (ص: ۳۲۵) باب مانسک منىٰ ، فسل فى زمان الحلق ومكانه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۷۵) باب مناسک منٰى يوم النحر ، فصل فى الحلق ، مطلب : فى زمان الحلق ومكانه ،ط : إدارة القرآن .

البحر العميق : (۱۷۹۸/۳) الباب الثانى عشر : فى الأعمال المشروعة يوم النحر ، الحلق، وأمّا بيان زمانه ومكانه ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(۲) ....

(۳) وأمّا وقت الوجوب فأيّام النحر ، فلا تجب قبل دخول الوقت ؛ لأنّ الواجبات المؤقتة لاتجب قبل أوقاتها ، كالصلاة والصوم و نحوهما ...... (البحر العميق : (۱۷۰۹/۳ ، ۱۷۱۰) الباب الثانى عشر : فى الأعمال المشروعة يوم النحر ، الكلام فى الأضحية ، مطلب : شرائط الوجوب ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

غنية الناسک : (ص: ۴۶) باب فرائض الحج و واجباته ، فصل : وأما واجباته ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد السارى : (ص: ۱۰۰) باب فرائض الحج ...... فصل : فى واجباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

صحیح ہوجائے گی اوراس پر کوئی دم وغیرہ بھی واجب نہیں ہوگا۔(۱)

سعی میں تلاوت

سعی میں قرآن مجید کی تلاوت کرنا جائز ہے۔(۲)

سعی میں تلبیہ

حج کی سعی اگر طواف قدوم کے بعد، طواف زیارت سے پہلے کرے تو سعی میں تلبیہ پڑھے اور عمرہ کی سعی میں تلبیہ نہ پڑھے، تمتع کرنے والا بھی تلبیہ نہ پڑھے، کیونکہ عمرہ کرنے والے اور تمتع کرنے والے کا تلبیہ طواف شروع کرنے سے پہلے ختم ہوجاتا ہے، اور حج کرنیوالے کا رمی شروع کرنے کے وقت ختم ہوجاتا ہے۔(۳)

---

(۱) فإذا دخل المسجد أی المسجد الحرام ...... بدأ بالطواف ...... فيطوف سبعة أشواط بلارمل فيه وسعی أی، وبلا سعی بعده أی بعد الطواف، إن قدّمهما أی الرمل والسعی؛ لأنّهما لم يشرعا إلاّ مرّةً، وإلاّ أی وإن لم يقدمهما رمل فيه وسعی بعده، وإن قدم السعی لا ارمل، سقط الرمل، وأمّا الاضطباع فساقط مطلقا فی هٰذا الطواف. (إرشاد الساری: (ص: ۳۲۷) باب طواف الزيارة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☜ الدر مع الرد: (۵۱۸/۲) كتاب الحج، مطلب: فی طواف الزيارة، ط: سعيد.

☜ غنية الناسک: (ص: ۱۷۶) باب طواف الزيارة، ط: إدارة القرآن.

(۲) وجاز فيهما أكل و بيع وإفتاء و قراءة، لكن الذكر أفضل منها، وفی منسک النووی الذكر المأثور أفضل، وأمّا غير المأثور فالقراءة أفضل. (الدر مع الرد: (۴۹۷/۲) كتاب الحج، مطلب: فی طواف القدوم، ط: سعيد)

☜ إرشاد الساری: (ص: ۲۵۵) باب السعی بين الصفا والمروة، فصل: فی مستحباته، و فصل: فی مباحاته، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☜ غنية الناسک: (ص: ۱۳۵) باب السعی بين الصفا والمروة، فصل: فی مستحباته، و فصل: فی مباحاته، ط: إدارة القرآن.

(۳) (ويلبی فی السعی الحاج) أی: ان وقع سعيه بعد طواف القدوم (لا المعتمر) ولو كان متمتّعًا؛ لأنّ تلبيته تنقطع بالشروع فی طوافه، ولا الحاج إذا سعی بعد طواف الإفاضة لانقطاع تلبيته بأوّل رمی الجمرة. (إرشاد الساری: (ص: ۲۴۶) باب السعی بين الصفا والمروة، قبل: فصل فی شرائط صحة السعی، ط: المكتبة الإمدادية، مكّة المكرّمة) =

سعی میں دوڑنا

☆سعی میں پیدل یا سواری کا دوڑنا اس حد تک سنت ہے کہ اس سے دوسروں کو تکلیف دینے کا سبب نہ بنے۔(۱)

☆میلین اخضرین (سبز ٹیوب کی پٹی) کے درمیان زیادہ تیز دوڑنا مسنون نہیں بلکہ متوسط طریقے سے اتنا تیز چلنا چاہئیے کہ رمل سے زیادہ اور بہت تیز دوڑنے

= ▭ ویلبی فی السعی الحاج ان سعی بعد طواف القدوم لا المعتمر . (غنیة الناسک : (ص: ۱۳۰) فصل فی کیفیة أداء السعی ، ط: إدارة القرآن .

▭ ویلبّی أی حال إحرامه فی مسجد مکّة …… ومنی …… لا فی الطواف …… وسعی العمرة أی ولا فی سعی العمرة ، فإنّ التلبیة تقطع بأوّل شروعه فی طوافها ، وأمّا ما أطلق بعضهم من أنّه لایلبّی حالة السعی ، فمتعین حمله علی سعی العمرة أو سعی الحج إذا أخّره ، صرّح به فی الأصل من أنّه لایلبّی فی السعی ، فیحمل علی سعی الحج إذا قدّمه . (إرشاد الساری : (ص: ۱۴۷) باب الإحرام ، فصل : و شرط التلبیة أن تکون باللسان ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

▭ ویلبّی فی سعی الحج إذا قدمه ، ولا یلبی حالة الطواف فی طواف القدوم وطواف الإفاضة علی فرض تقدیمه علی الرمی …… (غنیة الناسک : (ص: ۷۵ ، ۷۶) باب الإحرام ، فی کیفیة الإحرام وصفة التلبیة ، ط: إدارة القرآن)

▭ شامی : (۵۰۰/۱) کتاب الحج ، مطلب فی السعی بین الصفا والمروة ، ط: سعید .

(۱) وإن عجز عن السعی بین المیلین أی بسبب الازدحام صبر أی من أوّل الوهلة حتی یجد فرجة أی فرصة من الأزمة الخالیّة ، وإلا تشبه بالساعی فی حرکته ، أی فی الجملة ؛ لأنّ ما لایدرک کله لایترک کله ، وإن کان علی دابة ، أی لعذر ، فإن المشی فی السعی واجب عندنا ، حرّکها من غیر أن یؤذی أحدًا ، أی من الرکبان والمشاة ولیتحرز أی کل الاحتراز عن أذی غیره أی بکل وجه من وجوهه ، فإنّه حرام مجمع علیه .وداخل تحت الفسوق المنهیّ عنه . وتعریض نفسه للأذٰی أی للتأذی من غیره مع عدم تحمّله وحصوله جَزَعه و وصول نزاعه . (إرشاد الساری : (ص: ۲۴۶) باب السعی بین الصفا والمروة ، کیفیة السعی ، قبیل : فصل فی شرائط صحّة السعی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۱۳۰) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل فی کیفیة أداء السعی ،ط : إدارة القرآن .

▭ البحر العمیق: (۱۲۹۳/۳) الباب العاشر : فی دخول مکة و فی الطواف والسعی ، فصل :

سے کم رفتار ہو۔(۱)

☆میلین کے درمیان ہر چکر میں جھپٹ کر تیز چلنا مسنون ہے۔(۲)

☆میلین کے درمیان جھپٹ کر نہ چلنا یا تمام سعی میں جھپٹ کر چلنا برا ہے، لیکن اس سے دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔(۳)

☆اگر ہجوم کی وجہ سے میلین کے درمیان دوڑنے میں دوسروں کو یا اپنے نفس کو تکلیف ہو تو دوڑنا سنت نہیں ہے، جہاں موقع پائے دوڑے یا تیز چلنے والوں کی طرح حرکت کرے۔(۴)

سعی میں ستر

ستر عورت یعنی مردوں کے لئے ہر حال میں ناف سے گھٹنے تک چھپانا فرض

(۱، ۲، ۳) ویستحب أن یکون السعی بین المیلین فوق الرمل دون العدو ، وھو جری شدید کجری الفرس ، وھو سنة فی کل شوط ، فلو ترکه أو ھرول فی جمیع السعی ، فقد أساء ولا شیئ علیه . (غنیة الناسک : (ص: ۱۳۰) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی کیفیة أداء السعی ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۲۴۵ ، ۲۴۶) باب السعی بین الصفا والمروة ، کیفیة السعی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☐ شامی : (۲/۱ ۵۰) کتاب الحج ، مطلب فی السعی بین الصفا والمروة ، ط: سعید .

(۴) وإن عجز عن السعی بین المیلین أی بسبب الازدحام صبر أی من أوّل الوھلة حتی یجد فرجة أی فرصة من الأزمة الخالیّة ، وإلا تشبه بالساعی فی حرکته ، أی فی الجملة ؛ لأنّ ما لایدرک کله لایترک کله ، وإن کان علی دابة ، أی لعذر ، فإن المشی فی السعی واجب عندنا ، حرّکھا من غیر أن یؤذی أحدًا ، أی من الرکبان والمشاة ولیتحرز أی کل الاحتراز عن أذی غیره أی بکل وجه من وجوھه ، فإنّه حرام مجمع علیه .وداخل تحت الفسوق المنھیّ عنه . وتعریض نفسهٖ للأذیٰ أی للتأذی من غیرہٖ مع عدم تحمّله وحصوله جزعه و وصول نزاعه . (إرشاد الساری : (ص: ۲۴۶) باب السعی بین الصفا والمروة ، کیفیة السعی ، قبیل : فصل فی شرائط صحّة السعی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☐ غنیة الناسک : (ص: ۱۳۰) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل فی کیفیة أداء السعی ،ط : إدارة القرآن .

☐ البحر العمیق: (۳/۱۲۹۳) الباب العاشر : فی دخول مکة و فی الطواف والسعی ، فصل : الکلام فی السعی ، وأمّا سننه ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة .

ہے، احرام میں اور زیادہ اہتمام کے ساتھ چھپانے کی ضرورت ہے کیونکہ بعض مرتبہ طواف اور سعی کے دوران یا عام حالت میں بھی کبھی احرام ہوا سے اڑنے لگتا ہے یا سوتے وقت بے پردگی ہوجاتی ہے۔(۱)

سعی میں کپڑوں کا پاک ہونا

سعی میں کپڑوں کا پاک ہونا مستحب ہے، اور اس کے بغیر بھی سعی ہوجاتی ہے۔(۲)

سعی میں کھانا پینا

☆......سعی کے دوران ایسا کھانا پینا جو سعی کے چکروں میں فصل کا موجب نہ ہو جائز ہے، اور اگر چکروں کے درمیان فصل کا باعث بنے گا تو مکروہ ہے۔(۳)

---

(۱) وستر العورة فيه مع أنّه فرض في كل حال ، فلو تركه فيه يأثم إثم تارك لاسنة ، لأجل السعي مع ثبوت ثم ترك الفرض . (غنية الناسك : (ص: ۱۳۵) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل في سنن السعي ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساري : (ص: ۲۵۴) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل في سننه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ البحر العميق : (۱۲۹۶/۳) الباب العاشر : في دخول مكّة وفي الطواف والسعي ، فصل : الكلام في السعي ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكية .

(۱)

☐ والطهارة فيه عن الجنابة والحيض ، أمّا عن الحدث الأصغر ، وعن النّجاسة في الثوب والبدن فمستحب . (غنية الناسك : (ص: ۱۳۵) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل في سنن السعي ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساري : (ص: ۲۵۵) باب السعي بين الصفا والمروة ، فصل : في مستحباته ، ط:الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ البحر العميق : (۱۲۹۵/۳) الباب العاشر : فصل الكلام في السعي ، مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۳) والشرب والأكل بحيث لايقطع الموالاة مع أنّه مكروه في الطواف ، نعم سومح الشرب في=

☆......سعی کے دوران کھانا پینا مباح ہے، اور خرید وفروخت مکروہ ہے۔(۱)

سعی میں مسائل کا تذکرہ

سعی میں اللہ کا ذکر کرنا چاہئے، البتہ مسائل کا تذکرہ اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا جائز ہے۔(۲)

سعی میں نیابت

☆''سعی'' میں نیابت جائز نہیں ہے، مگر یہ کہ احرام سے پہلے کوئی شخص بے ہوش ہوگیا تو اس کی طرف سے دوسرا شخص سعی کرسکتا ہے بشرطیکہ سعی کے وقت تک ہوش نہ آیا ہو۔

☆صفا اور مروہ کے دمیان سعی میں نیابت جائز نہیں ہے، اگر عذر ہو تو سعی سواری پر کی جاسکتی ہے۔(۳)

= الطواف لقلة زمانه . (غنية الناسک : (ص: ۱۳۵) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل فی مباحاته ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۲۵۵) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل فی مباحاته ،ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 شامی : (۲/۴۹۷) کتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ،ط : سعید .

(۱، ۲) ''سعی میں تلاوت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

(۳) الأوّل : أی الشرط الأوّل ...... كينونته بين الصفا والمروة أی بأن لاينحرف عنهما إلى أطرافهما سواء كان بفعل نفسه أی ماشيًا أو راكبًا ، أو بفعل غيره بأن كان مّغمًى عليه ولو بغير أمره ، وكذا إذا كان مجنونًا أو صغيرًا غير مميز ، أو مريضًا أو صحيحًا بأمره ، أی بأمر كل منهما ، فسعى به أی بكل منهم محمولاً أو راكبًا يصحّ سعيه لحصوله أی لحصول سعيه كائنًا بينهما أی بين المكانين ، ولاتجوز فيه النيابة إلا للمغمى عليه قبل الإحرام ، إذا دام إغماؤه إلى حال سعيه ، أو أفاق حينئذٍ ، وفيه أنّه إذا حدث له الإغماء بعد إحرامه مفيقًا ينبغي أن يكون كذٰلک ، لكن لا ضرورة فی نيابته للسعی إذيمكنه سعيه محمولاً ، بخلاف نية الإحرام ، فإنّ النيابة فيه جوزت للضرورة . (إرشاد الساری : (ص: ۲۴۶ ، ۲۴۷) باب السعی بين الصفا والمروة ، فصل :فی شرائط صحة السعی ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة) =

سعی میں وضوٹوٹ جائے

☆ اگر سعی کے درمیان میں وضوٹوٹ جائے تو سعی جاری رکھے، بے وضو سعی ہو جاتی ہے اور اس سے کوئی دم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔(۱)

☆ اگر سعی کے درمیان وضوٹوٹ جانے کی صورت میں دوبارہ وضو کر کے آیا تو شروع سے دوبارہ سعی کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی بلکہ صرف بقیہ چکر پورے کر لے خواہ سعی کے شروع میں وضوٹوٹا ہو یا بعد میں اس سے حکم میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔(۲)

سعی نہیں کی

اگر کسی نے حج ادا کیا لیکن اس نے حج کی سعی نہیں کی، اور وہ طواف کرنے کے بعد سعی کے بغیر حلال ہو کر گھر واپس آ گیا تو اس پر سعی کی قضا لازم نہیں ہوگی بلکہ حرم کی حدود میں ایک دم دینا واجب ہوگا البتہ اگر کسی عذر شدید کی وجہ سے سعی نہ کر سکا تو اس پر دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا۔(۳)

= غنية الناسک : (ص: ۱۳۱) باب السعی بين الصفا والمروة، فصل فی رکن السعی و شرائطہ، ط:إدارة القرآن .

البحر العميق : (۱۲۸۷/۳) الباب العاشر : فصل الكلام فی السعی، وأمّا ركنه، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۱) انظر الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحة السابقة رقم: ۴۵۵.

(۲) ولو خرج منه أو من السعی إلى جنازة أو مكتوبة أو تجديد وضوء ثم عاد، بنى . (الدر مع الرد : (۴۹۷/۲) كتاب الحج، مطلب فی طواف القدوم ،ط : سعيد)

فتح القدير : (۳۸۹/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، وهذه فروع تتعلق بالطواف ،ط : رشيديه .

غنية الناسک : (ص: ۱۲۷) باب فی ماهيّة الطواف وأنواعہ و أركانہ، فصل :وأمّا مكروهاته، قبيل باب السعی، ط: إدارة القرآن .

(۳) ولو ترک السعی كله أو أكثره فعليه دم، وحجه تام عندنا ولو تركه لعذر كالزمن إذا لم يجد من يحمله لا شيئ عليه . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۷) باب الجنايات، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج، ...... المطلب الخامس : فی ترک الواجب فی السعی، ط: إدارة القرآن) =

سعی نہیں کی طواف زیارت کے بعد

''طواف زیارت کے بعد سعی نہیں کی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ٦٩)

سعی وقوف عرفات سے پہلے کرلی

اگر کسی نے حج کا احرام باندھنے کے بعد منی روانہ ہونے سے پہلے نفلی طواف کے بغیر صرف سعی کرلی تو اس سعی کا اعتبار نہیں ہوگا، اس سعی کو وقوف عرفات کے بعد دوبارہ کرنا لازم ہوگا ورنہ دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

سفارش بیت اللہ کی

''بیت اللہ کی سفارش'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ٢١٤)

سفرِ حج میں انتقال ہونے والے کے لئے خوشخبری

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جو حج کے لئے نکلا اور راستہ میں انتقال کر گیا اس کو قیامت تک حج کا ثواب ملتا رہے گا، اور جو عمرہ کے نکلا اور راستہ میں انتقال کر گیا، اس کو قیامت تک عمرہ کرنے کا ثواب ملتا رہے گا۔''(۲)

= إرشاد الساري: (ص: ۵۰۳) باب الجنايات وأنواعها، النوع الخامس: الجنايات في أفعال الحج، فصل: في الجناية في السعي، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

الدر مع الرد: (۲/ ۵۵۳) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد.

(۱) ولو سعى قبل الطواف لم يعتد به، فإن لم يعده فعليه دم. (غنية الناسك: (ص: ۲۷۷) باب الجنايات، الفصل السابع: في ترك الواجب في أفعال الحج، المطلب الخامس في ترك الواجب في السعي، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري: (ص: ۵۰۳، ۵۰۴) باب الجنايات وأنواعها، النوع الخامس: الجنايات في أفعال الحج، فصل: الجنايات في السعي، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

البحر العميق: (۳/ ۱۲۸۸) الباب العاشر: فصل الكلام في السعي، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة.

(۳) عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: من خرج مجاهدًا فمات كتب الله أجره إلى يوم القيامة، ومن خرج حاجًا فمات كتب الله أجره إلى يوم القيامة، ومن خرج معتمرًا=

ایک اور حدیث میں ہے کہ ’’جس شخص کو جس چیز اور جس عمل پہ موت آئے گی قیامت کے دن وہی کرتا ہوا اٹھے گا۔‘‘(۱)

اس لئے خوش نصیب اور قسمت کے دھنی ہیں وہ لوگ جو کوئی نیک عمل کرتے ہوئے دنیا سے چلے جائیں (اور قیامت میں اسی حالت پر اٹھیں)

سفر سے عاجز ہے

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے، مگر اس کوئی ایسی تکلیف ہے کہ اس کی وجہ سے حج کے سفر سے بالکل عاجز ہے، تو حج بدل کے لئے کسی کو اپنی زندگی میں بھیج دینا جائز ہے پھر اگر یہ شخص اسی عجز کی حالت میں ہی انتقال کر گیا تو یہ حج بدل کافی ہو جائے گا، اور اگر زندگی میں وہ عجز زائل ہو گیا تو دوبارہ اس آدمی کو حج ادا کرنے کے لئے جانا لازم ہوگا، اور پہلے جو حج بدل کرایا تھا وہ نفلی حج ہو جائے گا۔(۲)

= فمات كتب الله أجره إلى يوم القيامة ، أخرجه أبو ذر . (البحر العميق : (۱/۹۸ ، ۹۹) الباب الأوّل : فى الفضائل ، فصل : من مات فى طريق الحج و العمرة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة)

معجم الأسط للطبرنى : (۵/۲۸۲) رقم الحديث : ۵۳۲۱ ، من اسمه محمد ، ط: دار الحرمين .

كنز العمال : (۵/۱۵) رقم الحديث : ۱۱۸۴۷ ، كتاب الحج ، الباب الأوّل : فى فضال الحج ، الفصل الأوّل ...... ط: مؤسّسة الرسالة .

(۱) عن جابر قال سمعت النبىّ ﷺ يقول : يبعث كل عبد على ما مات عليه . (صحيح المسلم : (۲/۳۸۷) كتاب صفة المنافقين وأحكامهم ، باب الأمر بحسن الظن بالله تعالىٰ عند الموت ، ط: قديمى)

مسند أحمد : (۳/۳۳۱) رقم الحديث : ۱۴۵۸۳ ، مسند المكثرين من الصحابة ، مسند جابر بن عبد الله رضى الله عنه ، ط: مؤسّسة قرطبه .

التعليق الممجد على مؤطا محمد : (ص: ۲۳۷) كتاب الحج ، باب تكفين المحرم ، ط: قديمى .

(۲) واعلم أنّ كل من وجب عليه الحج وعجز عن الأداء بنفسهٖ يجب عليه الإحجاج أى بأن يحج عنه فى حال حياتهٖ أو بعد مماتهٖ إن فرط أى قصّر فى التأخير ...... ويتحقق العجز بالموت والحبس والمنع ، والمرض الّذى لايرجٰى زواله أى كالزمن والفالج ...... كل ذٰلک إذا استمرّ إلى الموت ...... الثانى : العجز المستدام من وقت الإحجاج إلى وقت الموت ، فلو أحجّ المعذور ، كان أمره موقوفًا ، إن استمرّ عذره إلى الموت جاز ، وإن زال عذره وجب عليه الأداء بنفسهٖ ،=

سفر کی تکلیف کے ڈر سے حج بدل کرانا

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے، اور وہ معذور نہیں ہے، تو حج کے لئے خود جانا ضروری ہے، صرف سفر کی تکلیف کے ڈر سے حج بدل کرانا صحیح نہیں ہے اس طرح حج بدل کرانے سے فرض ادا نہیں ہوگا اور حج کرنے کی ذمہ داری ساقط نہیں ہوگی، اس لئے معذور نہ ہونے کی صورت میں اپنا فرض حج خود کرے کسی اور کو نہ بھیجے۔(۱)

سفر کے دوران قصر کرے

اپنے وطن کے ائیر پورٹ سے جہاز پرواز کرنے کے بعد سے مکہ مکرمہ تک سفر ہے اس لئے اس دوران نماز قصر کرے گا۔(۲)

اگر مکہ مکرمہ میں سات ذی الحجہ تک پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا موقع

= وظهرت نفليّة الأوّل ، (لباب المناسك مع إرشاد السارى : (ص: ۲۱۱ ، ۲۱۲ ، ۲۱۳) باب الحج عن الغير ، وفصل : فى شرائط جواز الإحجاج ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسك : (ص: ۳۲۱) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۵۹۸/۲ ، ۵۹۹) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ،ط : سعيد .

(۱) الثانى : عجزه عن الأداء بنفسهٖ بزوال أحدهما ، فلو أحج عنه فرضًا وهو صحيح ، وله مال ، ثم عجز بزوال الصحّة ، واستمرّ لا يجزئه عن فرضهٖ ، وهو تطوع له . (غنية الناسك : (ص: ۳۲۱) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ،ط : إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۲۱۳) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط جواز الإحجاج ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

شامى : (۵۹۸/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ،ط : سعيد .

(۲) أقلّ مدّ سفرٍ تتغير به أى السفر ، الأحكام وهى لزوم قصر الصلاة ...... مسيرة ثلاثة أيّام من أقصر أيّام السنة ...... بسير وسط ...... فيقصر المسافر الفرض العلمى الرباعى . (مراقى الفلاح : (ص: ۴۱۹ ، ۴۲۱ ، ۴۲۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمى)

الحلبى الكبير : (ص: ۴۶۱ ، ۴۶۲) فصل : فى صلاة المسافر ، ط: نعمانيه .

الهندية : (۱۳۹/۱) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه .

ہوتو مقیم ہوگا اور منی ،عرفات اور مزدلفہ میں بھی مقیم ہوگا اور پوری نماز پڑھے گا، اور اگر سات ذی الحجہ تک مکہ مکرمہ میں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا موقع نہیں ملا تو مکہ مکرمہ میں بھی مسافر رہے گا منی ،عرفات اور مزدلفہ میں بھی مسافر رہے گا اور نمازیں قصر کرے گا۔(۱)

البتہ مقیم امام کے پیچھے پوری نماز پڑھے گا۔(۲)

سفر محرم کے بغیر کرنا

خواتین کے لئے محرم کے بغیر سفر کرنا ناجائز، حرام اور کبیرہ گناہ ہے جس عورت کا کوئی محرم نہ ہو اس پر حج فرض نہیں ہوتا، بلکہ اگر محرم ہو بھی لیکن حج پر قادر نہ ہو یا یہ عورت اس کے مصارف برداشت کرنے کے قابل نہ ہو تب بھی حج فرض نہ ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولایزال علی حکم السفر حتی ینوی الإقامة فی بلد أو قریة خمسة عشر یوما أو أکثر کذا فی الهداية …… ونية الإقامة إنّما تؤثر بخمس شرائط ، ترک السیر ، …… وصلاحية الموضع …… واتحاد الموضع ، والمدّة والاستقلال بالرأی …… ولو نوی الإقامة خمسة عشر یومًا فی موضعين فإن کان کل منهما أصلاً بنفسه ، نحو مکّة ، ومنٰی ، والکوفة والحيرة لایصیر مقیمًا …… ذکر فی کتاب المناسک : أنّ الحاجّ إذا دخل مکّة فی أیّام العشر ونوی الإقامة نصف شهر لاتصح ؛ لأنّه لا بدّ له من الخروج إلی عرفات ، فلایتحقق الشرط . (الهندية : (۱/۱۳۹ ، ۱۴۰) کتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر : فی صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

☐ مراقی الفلاح : (۴۲۵ ، ۴۲۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمی .

☐ الدر مع الرد : (۲/۱۲۵ ، ۱۲۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید .

(۲) وإن اقتدی مسافر بمقیم یصلی رباعية ولو فی التشهد الأخیر فی الوقت صحّ اقتداؤه وأتمّها أربعًا ، تبعًا لإمامه …… (مراقی الفلاح : (ص: ۴۲۷) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: قديمی)

☐ الحلبی کبیر : (ص: ۴۶۷) فصل فی صلاة المسافر ، الثالث : اعتبار حال الصلاة فی التغيّر ومایبتنی علیه من اقتداء المسافر بالمقيم ، ط: نعمانيه .

☐ الدر مع الرد : (۲/۱۳۰) کتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعید .

(۳) الرابع : المحرم أو الزوج لامرأةٍ بالغةٍ ولو عجوزًا ومعها غیرها من النساء الثقات والرجال الصالحين فی مسيرة سفر …… وتجب علیها النفقة والراحلة لمحرمها ؛ لأنّه محبوس علیها ، =

سگریٹ

اگر ''سگریٹ'' میں خوشبو دار چیز کی ملاوٹ نہیں ہے تو احرام کی حالت میں سگریٹ پینے سے دم تو لازم نہیں ہوگا، البتہ سگریٹ نوشی کی جو کراہت ہے وہ بدستور باقی رہے گی، اس لئے احرام کے دوران جہاں تک ممکن ہو اس سے پرہیز کرنے کی مکمل طور پر کوشش کرنی چاہیئے۔

اور اگر سگریٹ میں خوشبو دار چیز ملائی گئی ہے تو اس صورت میں احرام کی حالت میں خوشبو دار سگریٹ پینے سے دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

= فیشترط أن تکون قادرة علی نفقتها ونفقته الشاملة للراحلة ...... هٰذا إذا أبی أنّ یحج معها إلا بالنفقة منها والراحلة أمّا إذا حجّ معها من غیر اشتراط ذٰلک ، فلا تجب . (غنیة الناسک : (ص: ۲۶ ، ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۷۶ ، ۷۷ ، ۷۸) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الشرط الرابع : المحرم الأمین أو الزوج للمرأة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

الدر مع الرد : (۲/ ۴۶۴) کتاب الحج ،ط : سعید .

(۱) لو أکل طیبًا کثیرا وهو أی الأکل الکثیر أن یلتصق أی یلتزق بأکثر فمه ...... یجب الدم ...... وإن کان ...... قلیلاً بأن لم یلتصق بأکثر فمه ...... فعلیه الصدقة ، أی عنده ...... (إرشاد الساری : (ص: ۴۴۴ ، ۴۴۵) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الثانی : فی الطیب ، فصل : فی أکل الطیب وشربه ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

وشرح الوهبانیة للشرنبلالی : ویمنع من بیع الدخان وشربه و شاربه فی الصوم لاشک یفطر ...... فهو داخل تحت قاعدة الأصل فی الأشباه الإباحة ، وأن فرض إضراره للبعض لایلزم منه تحریمه علی کل أحد ...... فالّذی ینبغی للإنسان إذا سئل عنه سواء کان ممن یتعاطاه أو لا کهٰذا العبد الضعیف و جمیع من فی بیته أن یقول هو مباح ، لکن رائحته تستکرهها الطباع فهو مکروه طبعًا لا شرعًا ...... (شامی : (۶/ ۴۵۹) کتاب الأشربة ، ط: سعید)

غنیة الناسک : (ص: ۲۴۶) باب الجنایات ، الفصل الأوّل : فی الطیب ، مطلب : فی أکل الطیب وشربه ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد: (۲/ ۵۴۴) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

سلام کرنا تلبیہ پڑھنے والے کو

اگر کوئی شخص تلبیہ پڑھ رہا ہے تو اس کو سلام کرنا مکروہ ہے۔(۱)

سلا ہوا کپڑا

☆......اگر محرم احرام کی حالت میں سلا ہوا کپڑا سارا دن پہنا رہا، اور اس کا دم دے دیا مگر کپڑا بدستور استعمال کرتا رہا تو دوسرا دم دینا لازم ہوگا، اور اگر بیچ میں دم نہیں دیا تو آخر میں ایک ہی دم کافی ہوجائے گا۔(۲)

☆......عورت کے لئے احرام کی حالت میں سلا ہوا کپڑا پہننا جائز ہے اور مردوں کے لئے جائز نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) سلامک مکروہ علی من ستسمع ، ومن بعد أبدٰی یسن ویشرع ...... وفی الرد : (قوله : کذٰلک أستاذ) ...... (ولا تنس من لبّی هنالک صرحوا ، فکن عارفًا یا صاح تحظی و ترفع . (الدر مع الرد : (۶/۷۱۲) کتاب الصلاة ، باب مایفسد الصلاة ، ومایکره فیها ، مطلب فی المواضع الّذی یکره فیها السلام ، ط: سعید)

▭ روح المعانی للآلوسی : (۵/۱۰۲) سورة الناساء ، رقم الآیة : ۸۶ . ط: دار إحیاء التراث .

(۲) ولو لبسه أی المخیط أیّامًا أی من غیر نزع وأداء جزاء فعلیه دم واحد ...... فإن أراق أی الدم لذٰلک أی لأجل ذٰلک اللبس ثم ترکه علیه یومًا آخر فعلیه دم آخر. (إرشاد الساری : (ص: ۴۲۷) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الأوّل : فی حکم اللبس ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۲۵۱) باب الجنایات ، الفصل الثانی : فی لبس المخیط ، ط: إدارة القرآن .

▭ الهندیة : (۱/۲۴۲) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الثانی : فی اللبس ، ط:رشیدیه .

(۳) قوله : وخفین : أی للرجال فإن المرأة تلبس المخیط والخفین . (إرشاد الساری : (ص:۲/۴۹۰) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : مایحرم بالإحرام ومالایحرم ، ط: سعید)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: المدادیة مکّة المکرّمة .

▭ غنیة الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن .

سلیپر

☆اگر ''سلیپر'' قدم کے بیچ میں ابھری ہوئی ہڈی کو نہ چھپائے تو مردوں کے لئے احرام کی حالت میں پہننا جائز ہے اور اگر سلیپر قدم کے بیچ میں ابھری ہوئی ہڈی کو چھپائے گا تو مردوں کے لئے احرام کی حالت میں پہننا جائز نہیں ہوگا۔(۱)

اگر ایسا ''سلیپر'' احرام کی حالت میں ایک دن یا ایک رات پہنا رہا تو دم واجب ہوگا، اور اس سے کم میں صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

مزید تفصیل ''جوتا'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

سلے ہوئے کپڑے

اگر احرام کے دوران ایک دن یا ایک رات تک سلے ہوئے کپڑے پہن لے تو دم دینا لازم ہوگا، اس سے کم میں صدقہ دینا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولبس الخفين، والجوربين وكل مايواري الكعب الّذي عند معقد شراك النعل أي في المفصِل الّذي هو في وسط القدم لا الكعب المعبّر عند غسل الرجلين. (لباب المناسك مع إرشاد الساري: (ص: ۱۲۶) باب الإحرام، فصل في محرمات الإحرام، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسك: (ص: ۸۶، ۸۷) باب الإحرام، فصل في محرمات الإحرام ومحظوراته الّتي في غالبها الجزاء، ط: إدارة القرآن.

▭ الدر مع الرد: (۲/۴۹۰) كتاب الحج، فصل في الإحرام، مطلب: فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم، ط: سعيد.

(۲) ولو لبس الخفين قبل القطع يومًا فعليه دم، وفي أقلّ من يوم صدقة، وكذا الجوربين. (غنية الناسك: (ص: ۲۵۴) باب الجنايات، الفصل الثاني في لبس المخيط، مطلب: في لبس الخفين، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساري: (ص: ۴۳۸) باب الجنايات وأنواعها، النوع الأوّل: في حكم اللبس، فصل في لبس الخفين، ط: الإمدادية مكة المكرّمة.

▭ البحر العميق: (۲/۶۹۷، ۶۹۸) الباب الثامن في الجنايات وكفاراتها، الفصل الأوّل: حكم اللبس، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة.

(۳) انظر الحاشية السابقة رقم: ۲، على الصفحة السابقة، رقم: ۴۶۹.

سلے ہوئے کپڑوں میں احرام باندھ لیا

اگر کسی نے سلے ہوئے کپڑے پہن کر احرام باندھ لیا، اور احرام کی نیت کرنے کے بعد پورا دن پہنا رہا تو دم دینا لازم ہوگا، اور اس سے کم میں صدقہ فطر کی مقدار صدقہ کرنا کافی ہوجائے گا۔(۱)

سلے ہوئے کپڑوں میں احرام کی نیت کرنا

☆ اگر کسی مرد نے سلے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیا تو اگر تلبیہ پڑھنے کے بعد پورا دن سلے ہوئے کپڑے پہنے رہا تو دم واجب ہوگا اور اگر ایک دن سے کم پہنا رہا تو صدقہ فطر کی مقدار تقریبا دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۲)

☆ آدھی رات سے آدھے دن تک ایک دن شمار ہوتا ہے۔(۳)

☆ جو کپڑا بدن کی ہیئت پر سلا یا بنا ہوا ہو اگر اس کو احرام کی حالت میں پہنا اور پورا دن یا پوری رات پہنا رہا تو دم دینا لازم ہوگا، اس سے کم استعمال کیا تو صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا۔(۴)

اور یہ صدقہ کہیں بھی ادا کر سکتا ہے، صدقہ کے لئے حدود حرم ہونا ضروری نہیں ہے۔(۵)

(۱،۲،۴) انظر الحاشية السابقة رقم : ۳ ، على الصفحة السابقة ، رقم : ۲۷۶ .

(۳) فإذا لبس مخيطًا يوماً كاملاً أى نهارًا شرعيًا وهو من الصبح إلى الغروب ، أو ليلة كاملة فعليه دم أى اتّفاقًا ، والظاهر أنّ المراد مقدار أحدهما ، فيفيد أن من لبس من نصف النّهار إلى نصف الليل من غير انفصال وكذا فى عكسه لزمه دم ...... (إرشاد السارى : (ص: ۴۲۴ ، ۴۲۵) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الأوّل : فى حكم اللبس ،ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک : (ص: ۲۵۱) باب الجنايات ، الفصل الثانى : فى لبس المخيط ، ط: إدارة القرآن .

🗁 شامى : (۲/۵۴۷) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۵) ولاتختصّ الصدقة بزمان ولا مكان . (لباب المناسک مع إرشاد السارى : (ص: ۵۶۵)=

سلے ہوئے کپڑے ایک سے زائد پہن لئے

اگر احرام کی حالت میں ایک سے زائد سلے ہوئے کپڑے پہن لئے جیسے کرتہ، پاجامہ، ٹوپی، عمامہ پہن لئے، اور ایک ہی سبب سے سب کو پہنا ہے، چاہے ضرورت کے لئے پہنا ہے یا بلا ضرورت پہنا تو ایک ہی دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

سلے ہوئے کپڑے پر سونا

محرم احرام کی حالت میں سلے ہوئے کپڑے مثلاً فرش کی چادر وغیرہ پر سو سکتا ہے۔(۲)

= باب فی جزاء الجنایات وكفاراتها، فصل: فی أحكام الصدقة وشرائط جوازها، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک: (ص: ۲٦۴) باب الجنايات، فصل فی شرائط كفاراتها الثلاث، مطلب: فی شرائط جواز الصدقة، ط: إدارة القرآن.

☜ البحر العميق: (۲/۸۱۲) الباب الثمن فی الجنايات، الفصل الأوّل: حكم اللبس، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة.

(۱) ويتحدد الجزاء ...... مع تعدد اللبس بأمور أی ثلاثة منها: اتحاد السبب بأن لبس فی موضعين من الجسد كليهما بعذر أو كليهما بغير عذر ...... أنّه ن لبس الثياب كلها معًا ولبس خفين فعليه دم واحد. (إرشاد الساری: (ص: ۴۳۳، ۴۳۴) باب الجنايات وأنواعها، النوع الأوّل: فی حكم اللبس، ط: الإمداديه مكّة المكرّمة)

☜ ولو جمع اللباس أی أنواعه كله معًا أی فی مجلس واحد (من قميص و قباء و عمامة وقلنسوة وسراويل وخف، بيان لجنس اللباس ولبس أی دوام على لبس جميعها يومًا أو أيّامًا ...... فعليه دم واحد. (أيضًا: (ص: ۴۲۸) باب الجنايات وأنواعها، النوع الأوّل: فی حكم اللبس، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک: (ص: ۲۵۱، ۲۵۲) باب الجنايات، الفصل الثانی فی لبس المخيط، ط: ادارة القرآن.

☜ الدر مع الرد: (۲/۵۱۸) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد.

(۲) ولا بأس للمحرم أن يغطی من لحيته ما دون الذقن، وأن يضع يده على أنفه وأن يغطی أذنه وقفاه وأن يلقی على نفسه القباء والفروة ونحوهما وهو مضطجع إذا كان لايعد لابسًا إذا قام. =

سلے ہوئے کپڑے دوبارہ پہننے کی نیت سے اتارے

☆ مرد حضرات کے لئے احرام کی حالت میں سلے ہوئے کپڑے پہننا منع ہے، اگر پورا ایک دن یا پوری ایک رات یا اس سے زیادہ پہن کر رکھے ہیں تو دم دینا لازم ہوگا اس سے کم میں اگر ایک گھنٹہ بھر ہو تو صدقۂ فطر کے برابر صدقہ دیدے، اور اگر ایک گھنٹہ سے بھی کم ہے تو ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کردے۔

☆ اگر سلے ہوئے کپڑے کو رات میں اس نیت سے اتارا ہے کہ دن کو پھر پہنے گا اور اسی طرح روز رات کو اتارتا ہے اور فجر میں پہنتا ہے تو اس طرح متعدد ایام پہننے کی صورت میں بھی ایک ہی دم دینا واجب ہوگا جب تک کہ ترک کی نیت سے نہ اتارے۔

☆ اگر ایک دن یا ایک رات سلے ہوئے کپڑے پہننے کے بعد ترک کی نیت سے اتار کر پھر پہنے اور پھر دوبارہ ایک دن یا ایک رات گزر گئے تو دوسرا دم بھی دینا لازم ہوگا، پہلے کا کفارہ دیدیا ہو یا نہ دیا ہو دونوں صورتوں میں دو دم دینا لازم ہوں گے۔(۱)

= (البحر العميق : (۲/ ۱۰۷) الباب السابع فی الإحرام ، الفصل السابع : مايحرم على المحرم وما يباح له ، ط: مؤسّسه الريّان ، المكتبة المكيّة)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۱۷۴) باب الإحرام ، فصل : فى مباحاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ غنية الناسک : (ص: ۹۲) باب الإحرام ، فصل فى مباحات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

(۱) (أو لبس مخيطًا) لبسًا معتادًا ...... (يومًا كاملاً) أو ليلةً كاملة وفى الأقل صدقة (والزائد) على اليوم (كاليوم) وإن نزعه ليلا وأعاده نهارًا ولو جميع مايلبس (مالم يعزم على الترک) للبسه (عند النزع ، فإن عزم عليه) أى الترک (ثم لبس تعدد الجزاء كفر للأوّل أولا ، وكذا) يتعدد دما للبسه (ثم دام على الجزاء لو لبس يومًا فأراق لبسه يومًا آخر فعليه الجزاء)

(قوله : وفى الأقل صدقة) أى نصف صاع من برّ ، وشمل الأقل الساعة الواحدة أى الفلكية وما دونها خلافًا لما فى خزانة الأكمل ، أنّه فى ساعة نصف صاع و فى أقلّ من ساعة قبضة من بر ...... (قوله : مالم يعزم على الترک) فإن نزعه على قصد أن يلبسه ثانيًا أ ليلبس بدله لايلزمه كفارة أخرىٰ ، لتداخل لبسه وجعلهما لبسًا واحدًا . (الدر مع الرد : (۲/ ۵۴۷ ، ۵۴۸) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)=

سلے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے دم دیا

اگر سلے ہوئے کپڑے پہنے ہی رہا، اور ایک رات گزرنے کے بعد دم دے دیا لیکن کپڑے پہنے ہی رہا اتارے نہیں تو مزید ایک دن یا ایک رات گزرنے کے بعد دوسرا دم دینا لازم ہوگا، اور اگر بیچ میں دم نہیں دیا تو ایک ہی دم دینا کافی ہوگا۔(۱)

سمجھ دار بچہ

☆ اگر نابالغ بچہ ہوشیار اور سمجھ دار ہے تو خود حج کے احرام کی نیت کرے، اور حج کے افعال خود ادا کرے، اور بالغ کی طرح سب افعال ادا کرے۔(۲)

= ▭ إرشاد الساری : (ص: ۴۲۴ ، ۴۲۵ ، ۴۲۶ ، ۴۲۷) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الأوّل، فی حکم اللبس ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

▭ الهندیة : (۱/ ۲۴۲) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الثانی فی اللبس ، ط: رشیدیه .

(۱) ولو لبس المحرم المخیط أیّاما فإن لم ینزعه لیلاً ونهارًا یکفیه دم واحد بالاجماع ، وإن ذبح الهدی و دام علی لبسه یوماً کاملاً فعلیه دم آخر بالاجماع لأن الدوام علیه لبس مبتدأ . (الهندیة : (۱/ ۲۴۲) کتاب المناسک ، الباب الثامن ، فی الجنایات ، الفصل الثانی : فی اللبس ، ط: رشیدیه)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۴۲۷) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الأوّل : فی حکم اللبس، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۲/ ۵۴۸) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

(۲) ینعقد إحرام الصبی الممیز للنفل لا للفرض إذا أحرم بنفسهٖ ...... فالممیّز لایصلح النیابة عنه فی الإحرام ، ولا فی أداء الأفعال ، إلاّ فیما لا یقدر علیه فیحرم بنفسهٖ ، ویقضی المناسک کلها بنفسهٖ ، ویفعل کما یفعل البالغ . (غنیة الناسک : (ص: ۸۳) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام الصبی ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۵۷ ، ۱۵۸) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام الصبی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

▭ البحر العمیق : (۲/ ۶۸۶) الباب السابع فی الإحرام ، الفصل الخامس ، إحرام الصبی والمجنون والسفیه ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة .

☆ سمجھ دار بچہ کی طرف سے ولی احرام کی نیت نہیں کر سکتا، بلکہ سمجھ دار بچہ خود اپنے احرام کی نیت کرے گا۔(۱)

☆ سمجھ دار بچہ حج کے جو افعال خود کر سکتا ہے خود کرے، اور جو افعال وہ خود نہیں کر سکتا ہے وہ اس کا ولی کر دے، البتہ طواف کے بعد دو رکعت نماز بچہ خود پڑھے اس کی طرف سے ولی نہ پڑھے، کیونکہ نماز میں نیابت جائز نہیں ہے۔(۲)

☆ سمجھ دار بچہ خود طواف کرے، وقوف عرفہ، سعی اور رمی بھی خود کرے۔(۳)

سنت کا حکم

سنت کا حکم یہ ہے کہ ان کو قصداً چھوڑنا برا ہے اور کرنے سے ثواب ملتا ہے، اور ترک کرنے سے دم یا صدقہ لازم نہیں آتا لیکن بلا عذر چھوڑنا بدقسمتی ہے، آخرت میں سختی اور ڈانٹ بھی ہوگی۔(۴)

(۱،۳) ینعقد إحرام الصبی الممیز للنفل لا للفرض إذا أحرم بنفسہٖ ...... فالممیّز لایصلح النیابة عنه فی الإحرام، ولا فی أداء الأفعال، إلاّ فیما لا یقدر علیه فیحرم بنفسہٖ، ویقضی المناسک کلها بنفسہٖ، ویفعل کما یفعل البالغ. (غنیة الناسک: (ص: ۸۳) باب الإحرام، فصل: فی إحرام الصبی، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری: (ص: ۱۵۷، ۱۵۸) باب الإحرام، فصل: فی إحرام الصبی، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

☜ البحر العمیق: (۲/۶۸۲) الباب السابع فی الإحرام، الفصل الخامس، إحرام الصبی والمجنون والسفیه، ط: مؤسّسة الریّان، المکتبة المکیّة.

(۲) وکل ما قدر الصبی علیه أی الممیز بنفسہٖ لاتجوز فیه النیابة عنه، بل یفعله هو بنفسہٖ، وإلا أی وإن لم یقدر بنفسہٖ علیه سواء کان ممیزًا أو غیر ممیزٍ جاز، أی فی النیابة عنه، إلاّ رکعتی الطواف، فإنّ الولی لایصلیهما عن الصبی مطلقًا ...... (إرشاد الساری: (ص: ۱۵۹) باب الإحرام، فصل فی إحرام الصبیّ، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

☜ البحر العمیق: (۲/۶۸۵) الباب السابع فی الإحرام، الفصل الخامس: فی إحرام الصبی، ط: موسّسة الریّان المکتبة المکیّة.

☜ غنیة الناسک: (ص: ۸۴) باب الإحرام، فصل فی إحرام الصبی، ط: إدارة القرآن.

(۴) وحکم السنن أی المؤکّدة الإساءة بترکها أی لو ترکها عمدًا و عدم لزوم شیٔ من دم أو صدقة علی فاعلها (أی تارکها)، وحصول الأجر علی الإتیان بالسنن. (إرشاد الساری: =

سنتیں حج کی

’’حج کی سنتیں‘‘ کے عنوان کو دیکھیں۔ (۲/ ۱۹۱)

سنن چھوڑنا عذر کی وجہ سے

’’عذر کی وجہ سے سنن وواجبات چھوڑنا‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳/ ۱۵۵)

سوار ہو کر سعی کی

’’سعی کی غلطی‘‘ عنوان کو دیکھیں۔

سواری پر سعی کر رہا ہے

اگر عذر کی وجہ سے سواری پر سعی کر رہا ہے یعنی وہیل چیئر وغیرہ پر تو سعی کے دوران دونوں سبز بتیوں کی پٹی کے درمیان سواری کو تیز کر دے بشرطیکہ اپنے آپ کو اور دوسرے لوگوں کو اس سے تکلیف نہ پہنچے۔ (۱)

= (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج، وواجباته، وسننه...... فصل: فی سننه، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☜ وحكمها الإساءة بتركها و عدم لزوم الجزاء . (غنية الناسک : (ص: ۴۷) باب فرائض الحج ، و واجباته ، و سننه ، ...... فصل : وأمّا سننه ، ط: إدارة القرآن)

☜ البحر العميق : (۱/ ۳۵۴) الباب الثالث : فی مناسک الحج ، و أمّا سنن الحج ، ط: مؤسّسة الريّان ،، المكتبة المكيّة .

☜ سنة الهدى و تاركها يستوجب إساءة أی جزاء إساءة كاللوم والعتاب أو سمی جزاء الإساءة كما فی قوله تعالىٰ : ﴿ جزاء سيئة سيئة مثلها ﴾ كالجماعة والأذان والإقامة ، فإنّ هٰؤلاء كلها من جملة شعائر الدين واعلام الاسلام ، ولهٰذا قالوا إذا أصر أهل مصر على تركها يقاتلوا بالسلاح من جانب الامام ، وقد وردت فی كل منها آثار لاتحصی . (نور الأنوار : (ص: ۱۷۹) باب الرخصة والعزيمة ، فصل المشروعات على نوعين ، ط: مکتبه رحمانیه)

(۱) وإن كان على دابة أی لعذر ، فإن المشيء فی السعی واجب عندنا ، حرّكها من غير أن يؤذی أحدًا ...... وليحترز أی كل الاحتراز عن أذی غيره ...... و تعريض نفسه للأذی . (إرشاد الساری : (ص: ۲۴۶) باب السعی بين الصفا والمروة ، كيفية السعی ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک: (ص: ۱۳۰) باب السعی بين الصفا والمروة، فصل فی كيفية أداء السعی، ط: إدارة القرآن.

☜ شامی : (۲/ ۵۰۱) كتاب الحج ، مطلب فی السعی بين الصفا والمروة ، ط: سعد .

سوتن کے نواسے کے ساتھ حج پر جانا

سوتن کا نواسا محرم ہے، اور یہ سوتیلی نانی ہے، اس لئے سوتیلی نانی کے لئے سوتیلے نواسے کے ساتھ حج پر جانا جائز ہے۔(۱)

سوتیلا داماد

سوتیلا داماد اپنی سوتیلی ساس کے لئے محرم نہیں ہے، اس لئے سوتیلی ساس سوتیلے داماد کے ساتھ حج کے لئے نہیں جاسکتی۔(۲)

سوتیلی ساس

سوتیلی ساس اپنے سوتیلے داماد کیساتھ حج کا سفر نہیں کرسکتی، کیونکہ سوتیلا داماد محرم نہیں ہے۔(۳)

سودی رقم سے حج کرنا

سودی رقم حرام رقم ہے اور حرام رقم سے حج کرنا جائز نہیں، اگر کسی نے سودی

---

(۱) والمحرم من لا یجوز له مناکحتها علی التأبید لقرابة أو رضاع أو مصاهرة بنکاح فاسدٍ علی الأصح .
(غنیة الناسک : (ص: ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)
شامی : (۴۶۴/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی قولهم یقدم حق العبد علی حق الشرع ، ط: سعید ،
الهندیة : (۲۱۹/۱) کتاب المناسک ، الباب الأوّل : فی تفسیر الحج و فرضیته و وقته و شرائطه ، ط: رشیدیه .
التاتارخانیة : (۴۳۴/۲) کتاب المناسک ، الفصل الأوّل : فی بیان شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن.

(۲،۳) الرابع : المحرم الأمین وهو کل رجل مأمون عاقل بالغ مناکحتها حرام علیه بالتأبید سواء کان بالقرابة أو الرضاعة أو الصهریة بنکاح أو سفاح فی الأصح . (إرشاد الساری : (ص: ۷۶) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)
غنیة الناسک : (ص: ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الشرط الرابع ، ط: إدارة القرآن .
شامی : (۴۶۴/۲) کتاب الحج ، ط: سعید .

رقم سے حج کرلیا ہے تو حج ادا ہوجائے گا لیکن حج کا ثواب نہیں ملے گا اور یہ حج اللہ کے دربار میں قبول بھی نہیں ہوگا۔(۱)

سوڈا

''بوتل'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۰۵)

سوکس

''موزہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴/۲۱۱)

سوئی

احرام کی چادر اور تہبند میں سوئی لگانا مکروہ ہے۔(۲)

سوئیٹر

''ٹوپی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۳۰۵)

---

(۱) وقد يتصف بالحرمة كالحج بمال حرام ، ...... فقد يقال إن الحج نفسه الّذى هو زيارة مكان مخصوص الخ، ليس حرام بل الحرام هو إنفاق المال الحرام ولا تلازم بينهما...... ولذا قال فى البحر: ويجتهد فى تحصيل نفقة حلال ، فإنّه لايقبل بالنفقة الحرام ، كما ورد فى الحديث ، مع أنّه يسقط الفرض عنه معها ، ولا تنافى بين سقوطه وعدم قبوله فلايثاب لعدم القبول ، ولايعاقب عقاب تارک الحج ...... (الدر مع الرد : (۲/۴۵٦) كتاب الحج ، مطلب : فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد)

غنية الناسک : (ص: ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد السارى : (ص: ۸) مقدمة فى آداب مريد الحج ، فصل : ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) وعقد الإزار والرداء أى ربط طرف أحدهما بطرفه الآخر وأن يغلّه أى كل واحد منهما بخلال كنحو إبرة أو شدهما بحبل و نحوه من رباط ومنطقة . (إرشاد السارى : (ص: ۱٦۹ ، ۱۷۰) باب الإحرام ، فصل : فى مكروهاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۹۱) باب الإحرام ، فصل : فى مكروهات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۴۸۹) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد .

سیاسی حج

اگر حکومت اپنے پارٹی ورکروں کو سرکاری خرچ پر حج کے لئے بھیجنا چاہے تو بھیج سکتی ہے لیکن صرف اپنے ورکروں کو سیاسی رشوت کے طور پر حج کرانا مناسب نہیں۔(۱)

سیٹ کنفرم نہیں

''فلائٹ یقینی نہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۲۶۱)

سیدھا منٰی چلا گیا

''منٰی چلا گیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴/ ۱۶۰)

سینہ

طواف کرتے وقت سینہ یا پیٹھ بیت اللہ شریف کی طرف کرنا مکروہ تحریمی ہے، اگر اسی حالت میں طواف کا کچھ فاصلہ طے کیا تو طواف کے اتنے حصے کا اعادہ واجب ہوگا ورنہ ایک چکر مزید کرنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولا تثبت الاستطاعة بالعادة والاباحة ...... فلو قبل وجب عليه الحج إجماعًا ...... ولا بمال حرام ولو حج به سقط عنه الفرض لكنه لاتقبل حجته، كما ورد فى الحديث. (غنية الناسک: (ص: ۲۱) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد: (۲/ ۴۶۱) كتاب الحج، ط: سعيد.

إرشاد السارى: (ص: ۶۱، ۶۲) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

عن عبد الله بن عمرو قال: لعن رسول الله ﷺ الراشى والمرتشى، رواه أبو داؤد وابن ماجه. (مشكوٰة المصابيح: (ص: ۳۲۶) كتاب الإمارة والقضاء، باب رزق الولاة وهداياهم، الفصل الثانى، ط: قديمى)

(۲) وأداء شئ من الطواف مع استقبال البيت، قيل: الا قبالة الحجر الأسود فى ابتداء الطواف خاصة كما مرّ. (غنية الناسک: (ص: ۱۲۶) باب فى ماهية الطواف وأنواعه ...... فصل: وأمّا = محرماته، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى: (ص: ۲۱۶) باب أنواع الأطوفة، فصل: فى واجبات الطواف، الخامس: التيامن، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

الدر مع الرد: (۲/ ۴۹۴) كتاب الحج، مطلب فى دخول مكّة، ط: سعيد.

حج و عمرہ

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
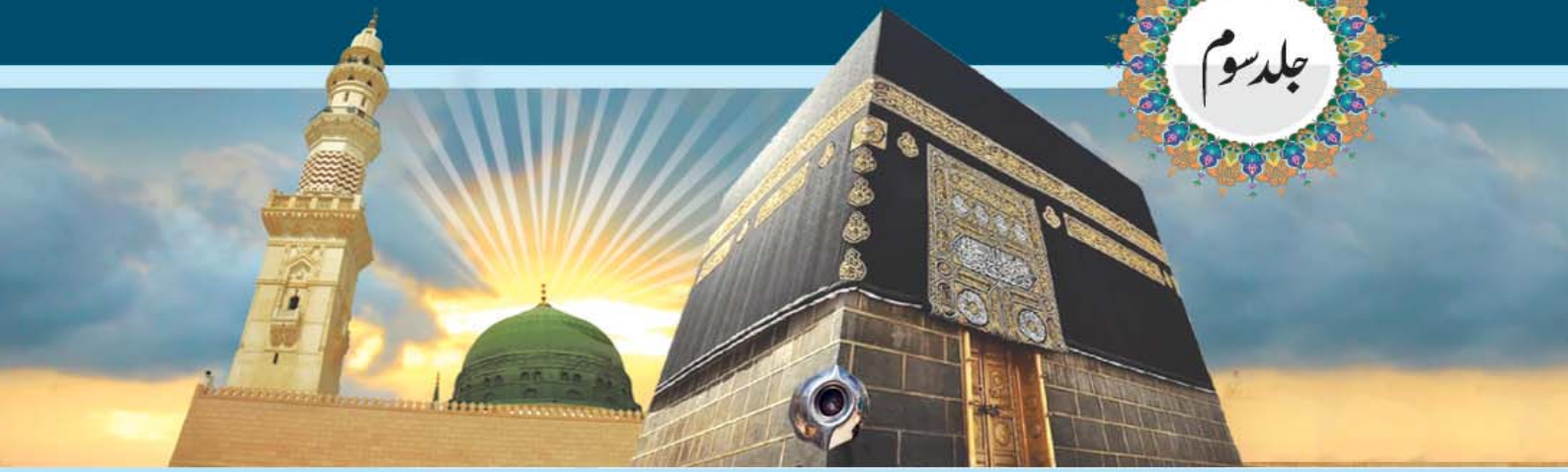
جلد سوم

(ش - گ)

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

حج وعمرہ

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

(ش - گ)

جلدِ سوم

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتا جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

نام کتاب: حج و عمرہ کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف: مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

طباعت: طبع ثانی: ۱۴۳۸-۲۰۱۷

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی۔ 74400

فون: 0302-2205466 ، 0333-3136872,
0333-3845224

ای میل: baitulammar2004@gmail.com
qaasmiesencyclopedia2004@gmail.com

کراچی:

الحجاز پبلشرز، بنوری ٹاؤن۔ 0314-2139797
اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن۔ 021-34727159
دار البشائر، بنوری ٹاؤن۔ 0334-2659744
ادارۃ النور، بنوری ٹاؤن۔ 0324-2855000
مکتبہ القرآن، بنوری ٹاؤن۔ 021-34856701
زم زم پبلشرز، اردو بازار۔ 021-32729089
مکتبہ ندوہ، اردو بازار۔ 0321-8936511
مکتبہ المعارف، دار العلوم کراچی۔ 021-35032020

کوئٹہ:

مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ۔ 081-26622631
مکتبہ ماجدیہ۔ 0333-7434142

پنجاب:

مکتبہ رحمانیہ۔ 042-37224228
الفلاح پبلشرز۔ 0333-4101085
مکتبہ عائشہ۔ 0321-9233714
دار الناشر۔ 0333-8335011

خیبر پختونخواہ (KPK):

مکتبہ عمر فاروق، قصہ خوانی بازار، پشاور۔ 0311-8845717
مکتبہ بنوری ٹاؤن، لکی مروت۔ 0336-9731158
مکتبہ فاروقیہ، بنو۔ 0334-8825488
مکتبہ حقانیہ، اکوڑہ خٹک۔ 0337-7445290
مکتبہ محمودیہ، صوابی۔ 0312-9430416
مکتبہ الحرمین، اکوڑہ خٹک۔ 0313-8680501
مولوی ظہور، مردان۔ 0334-8414660

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر

صفحہ نمبر	عنوان

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر
ق	

عنوان	صفحہ نمبر

شاخیں کاٹنا مزدلفہ اور منیٰ میں

''درختوں کی شاخیں کاٹنا مزدلفہ اور منیٰ میں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

شربت

☆ اگر شربت میں بالکل کسی قسم کی خوشبو نہیں ڈالی گئی تو وہ احرام کی حالت میں پینا جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔

☆ ایسی بوتل، شربت اور پھلوں کا رس جن میں خوشبو ڈالی گئی ہو احرام کی حالت میں پینا منع ہے، اگر کوئی محرم تھوڑی مقدار میں ایک مرتبہ پیے گا تو صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہوگا، اور اگر زیادہ مقدار میں پیا تھوڑا تھوڑا دو تین بار تو دم واجب ہوگا۔

☆ اگر خوشبو پینے کی چیز میں ملائی گئی اور خوشبو کی مقدار غالب ہے اور محرم نے پی لیا تو دم دینا واجب ہوگا اور اگر خوشبو کی مقدار کم اور مغلوب ہے تو پینے سے صدقہ دینا واجب ہوگا، مگر مغلوب کو بار بار پینے سے دم دینا واجب ہوگا اور اگر بہت پیا تو دم اور تھوڑا پیا تو صدقہ ہے، اور اگر تھوڑا تھوڑا دو بار پیا تو دم لازم ہے۔(۱)

(۱) ولو خلطه بمشروب كخلط الزعفران أو القرنفل بالقهوة فإن كان الطيب غالبًا أى باعتبار أجزائه ففيه الدم ، وإن كان مغلوبًا ففيه الصدقة الاّ أن يشرب مرارًا فعليه الدم . (إرشاد السارى : (ص: ۴۵۰) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانى : فى الطيب ، فصل : فى أكل الطيب وشربه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

البحر العميق : (۲/۸۴۲) الباب الثامن : فى الجنايات وكفاراتها ، الفصل الثانى : التطيب والدهن ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

شامى : (۲/۵۴۷) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

شرعی طریقہ سے حلال نہیں ہوا

اگر کوئی حاجی یا عمرہ کرنے والا شرعی طریقہ سے حلال ہوئے بغیر احرام کھولتا ہے تو ایک دم دینا لازم ہوگا، اگر متعدد بار ایسا کیا ہے تو ہر بار کے لئے ایک ایک دم دینا لازم ہوگا، اور احرام کھولنے کے بعد احرام کے ممنوعات کا مرتکب ہونے سے مزید کوئی دم لازم نہیں ہوگا۔(۱)

شکار کا گوشت کھانا

☆اگر کسی غیر محرم حلال آدمی نے حرم کی حدود سے باہر کسی حلال جانور کو شکار کیا اور اس نے یا کسی اور غیر محرم نے اس جانور کو ذبح کیا، اور محرم آدمی نے اس جانور کو شکار کرنے اور ذبح کرنے میں کسی قسم کی شرکت اور مدد نہیں کی تو اس جانور کا گوشت محرم لوگوں کے لئے کھانا جائز ہے۔(۲)

(۱) وإذا تعدد الجنايت تعدد الجزاء الا إذا اتحد المجلس ...... أو المحل ...... أو السبب ...... وإذا كفر للأولىٰ تعدد الجزاء فى جميع الصور ، وإذا اختلف جنس الجناية تعذر التداخل إلا إذا فعلها على قصد رفض الإحرام ، فإنّ المحرم إذا نوىٰ رفض الإحرام ، فجعل يصنع ما يصنعه الحلال من لبس الثياب ، والتطيب والحلق ، والجماع ، وقتل الصيد ، فعليه دم واحد بجميع ما ارتكب . (غنية الناسک : (ص: ۲۴۱) باب الجنايات ، مقدمة فى ضوابط ...... ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۵۷۸ ، ۵۷۹) باب فى جزاء الجنايات وكفاراتها ، فصل : فى ارتكاب المحرم المحظور على نيّة رفض الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 البحر العميق : (۸۸۲/۲) الباب الثامن فى الجنايات وكفاراتها ، الفصل الخامس : الجماع ودواعيه ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۲) ويجوز للمحرم أكل ما اصطاده الحلال فى الحل لنفسه أو للمحرم و ذبحه ، وإن لم يدل عليه محرم ولا أمره بصيده ولا أشار إليه ولا أعانه عليه ، فإن فعل شيئًا من ذٰلک لم يحل . (مناسک الملا على القارى مع إرشااد السارى : (ص: ۵۳۸) باب الجنايات وأنواعها ، النوع السادس : فى الصيد ومايتعلق به ، فصل : يجوز للمحرم أكل ما اصطاده الحلال لنفسه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀بدائع الصنائع : (۲۰۵/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان حكم مايحرم على المحرم ، ط: سعيد . =

☆حرم کی حدود میں محرم یا غیرمحرم کے لئے گھریلو جانور کے علاوہ کسی اور جانورکا شکار کرنا، ذبح کرنا جائزنہیں ہے۔(۱)

شکارکرنا

حرم شریف کی حدود میں شکار کرنا محرم اور غیرمحرم دونوں کے لئے حرام ہے۔(۲)

شکاری کی اعانت

احرام باندھنے کے بعد خشکی کے جانور کو شکار کرنا، اسکی طرف شکار کرنے والے کے لئے اشارہ کرنا یا شکاری کو بتانا، اوراس کی اعانت کرنا منع ہے، اوراعانت کی صورت یہ ہے کہ چھری، نیزہ یا بندوق یا گولی وغیرہ فراہم کرنا یا پکڑادینا وغیرہ۔(۳)

= ▭ الهندية : (۱/ ۲۵۱) كتاب المناسک ، الباب التاسع فی الصيد ، ط: رشديه .

(۱، ۲) صيد الحرم حرام على المحرم والحلال ، إلاّ ما استثناه الشارع . (لباب المناسک مع شرحه : (ص: ۵۲۸) باب الجنايات وأنواعها ، النوع السادس : فی الصيد ومايتعلق به ، فصل : فی صيد الحرم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ وذبح الإبل والبقر والغنم والدجاج والبط الأهلی وقتل الهوام ...... (لباب المناسک مع شرحه : (ص: ۱۷۶) باب الإحرام ، باب مباحاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ غنية الناسک : (ص: ۲۹۹) باب الجنايات ، الفصل التاسع : فی صيد الحرم ، ط: إدارة القرآن .

▭ لايحل قتل صيد الحرم ولا أخذه للمحرم والحلال جميعًا ،الاّ ما استثناه رسول الله ﷺ من الفواسق وغيرها من المؤذيات المبتدئة للأذى غالبًا ، فلايحل منه للحلال الاّ مايحلّ للمحرم .... (البحر العميق : (۲/ ۱۰۱۷) الباب التاسع ، فی ما يتعلق بحرم مكّة المعظمة ، الفصل الأوّل : فيما يرجع إلى الصيد ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة)

(۳) وقتل صيد البر ...... وأخذه ...... ودوام امساكه فی يده ...... و الإشارة إليه أی حال حضوره والدلالة أی حال غيبته، والإعانة عليه أی بنوع من أنواع الإعانة كإعارة سكين أو مناولة رمح و سوط . (إرشاد السارى : (ص: ۱۶۷ ، ۱۶۸) باب الإحرام ، فصل فی محرمات الإحرام، ط: الإمدادية مكّة المكّرمة)

▭ الدر مع الرد : (۲/ ۴۸۷) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد .

▭ غنية الناسک : (ص: ۸۹) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

شلوار

''پاجامہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۳۶)

شوال سے پہلے حج کا احرام باندھنا

''حج کا احرام شوال سے پہلے باندھنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۵۷)

شوال سے پہلے عمرہ کر کے مکہ میں رہ گیا

جو کوئی مرد یا عورت شوال سے پہلے عمرہ کر کے مکہ مکرمہ میں رہ گیا اس آدمی کے لئے تمتع کرنا جائز نہیں ہے، اگر بالفرض حج تمتع کرے گا تو دم دینا لازم ہوگا۔

ہاں اگر ایسا آدمی عمرہ کا احرام باندھ کر رمضان المبارک میں عمرہ نہ کرے بلکہ رمضان کا مہینہ گزرنے کے بعد شوال کے مہینے میں عمرہ کرے، پھر اسی سال حج کرے تو یہ جائز ہے اور یہ تمتع ہو جائے گا۔(۱)

شوط

☆ ''بیت اللہ'' کے چاروں طرف ایک چکر لگانے کو ایک ''شوط'' کہتے ہیں۔

---

(۱) لاتمتع، ولاقران، ولاجمع بيهما فی غير أشهر الحج لأهل مكة وأهل المواقيت الخمسة ومن دونها إلى مكّة ...... وكل آفاقي صار في حكم أهل مكّة كأن دخل الميقات لحاجة في أشهر الحج أو قبلها، فدخلت عليه أو مكة بعمرة في أشهر الحج، فأفسدها أو قبلها، فدخلت عليه وقد طاف لها الأكثر ...... الاّ أن يعود إلى أهله حلالاً، ثم يرجع إلى مكّة محرمًا بالعمرة في قول أبي حنيفة رضی الله تعالىٰ عنه ...... فإن قارنوا، أو تمتّعوا، فقد أساء وا، ويجب عليهم الدم لإساء تهم . (غنية الناسک : (ص: ۲۱۹، ۲۲۰) باب التمتّع، فصل : لاتمتّع ولا قران لأهل مكة، ط: إدارة القرآن)

🗁 إرشاد الساری : (ص: ۳۸۵، ۳۸۶) باب التمتّع، فصل : في تمتّع المكی ومن في معناه، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

🗁 الدر مع الرد : (۲/۵۳۹) كتاب الحج، باب التمتّع، ط: سعيد .

☆طواف کی نیت کر کے بیت اللہ کے چاروں طرف سات مرتبہ گھومنے کو طواف کہتے ہیں اور ایک چکر کو ''شوط'' کہتے ہیں، یعنی اردو زبان کے ایک ''چکر'' کو عربی زبان میں شوط کہتے ہیں۔(۱)

شوہر پر حج فرض ہونے سے بیوی پر حج فرض ہوتا ہے یا نہیں

اگر بیوی مالدار نہیں تو شوہر پر حج فرض ہونے سے بیوی پر حج فرض نہیں ہوگا اور اگر بیوی بھی مالدار، صاحب استطاعت ہے تو بیوی پر بھی حج فرض ہوگا۔(۲)

شوہر دوسرے کو ظاہر کر کے حج کرنا

''دوسرے کی بیوی ظاہر کر کے حج کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲۹۸/۲)

---

(۱) وإذا فرغ من الاستلام أی وما يتعلق به من الأحكام أخذ عن يمين نفسهٖ ...... مما يلی الباب وجعل البيت عن يساره ...... فيطوف سبعة أشواط أی جمعا بين الركن والواجب وراء الحطيم أی الحجر وجوبًا ، ومن الحجر الأسود أی الركن الأسعد إليه أی إلی وصوله إليه ثانيًا شوط ...... (إرشاد السارى : (ص: ۱۸۷ ، ۱۸۸) باب دخول مكّة ، فصل فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۰۳) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل فی الأخذ فی الطواف وكيفيّة أدائه ، ط: إدارة القرآن .

☜ البحر العميق : (۱۱۰۳/۲) الباب العاشر : فی دخول مكّة و فی الطواف والسعی ، فصل : يستحب الدخول من باب بنی شيبة ، ط: مؤسّسة الريان ، المكتبة المكيّة .

(۲) قال الله تبارک وتعالیٰ : ﴿ولله على النّاس حجّ البيت من استطاع إليه سبيلاً﴾ (الآية : رقم : ۹۷ ، سورة آل عمران ، الجزء : ۴)

☜ السادس : الاستطاعة ، وهی القدرة على زاد يليق بحالهٖ ، ولو لمكی ملكاً ، لا بالإباحة ، وعلى راحلة مختصّة به لغير مكی ومن حولها ، بالملک أو الإجارة ، ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۶) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن)

☜ وقد تجب ...... على مسلم ...... حر مكلف ...... صحيح البدن بصير ذی زاد ...... و راحلة ...... فضلًا عما لابد منه . (الدر المختار مع رد المحتار : (۴۵۵/۲ ، ۴۵۸ ، ۴۵۹ ، ۴۶۱) كتاب الحج ، مطلب : فيمن حج بمال حرام ،ط : سعيد)

شوہر کا چچا

☆شوہر کے سگے چچا کے ساتھ اور کوئی قرابت نہیں تو اس کے ساتھ حج کے لئے جانا جائز نہیں ہے، کیونکہ شوہر کے سگے چچا محرم نہیں ہیں، اور نامحرم کے ساتھ حج کے لئے جانا جائز نہیں ہے۔

☆اگر شوہر کے چچا کے ساتھ حرمت اور قرابت کی کوئی رشتہ داری ہے تو پھر حکم مختلف ہوگا، مثلا چچازاد اور تایازاد میں نکاح ہوا، شوہر کا جو چچا ہے وہ بیوی کا بھی سگا چچا ہے، تو ایسے چچا کے ساتھ حج کے لئے جانا جائز ہوگا۔(۱)

شہوت کے ساتھ بیوی کو ہاتھ لگایا

احرام کی حالت میں بیوی کو شہوت سے ہاتھ لگانے سے دم واجب ہوجاتا ہے، چاہے انزال ہو یا نہ ہو۔(۲)

---

(۱) الرابع : المحرم أو الزوج لإمرأة بالغة ، ولو عجوزًا ومعها غيرها من النساء الثقات والرجال الصالحين فی مسيرة سفرٍ ...... والمحرم من لايجوز له مناكحتها على التابيد بقرابة أو رضاع أو مصاهرة ...... (غنية الناسک : (ص: ۲۶ ، ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۷۶ ، ۷۷) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الشرط الرابع : المحرم الأمين (أو الزوج) للمرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 الدر مع الرد : (۴۶۴/۲) كتاب الحج ، مطلب : فی قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد .

(۲) ولو جامع فيما دون الفرج ، أی من الفخذ و نحوه (قبل الوقوف أو بعده أو باشر) أی مباشرة فاحشةً (أو عانق) ولو بالعری (أو قبّل أو لمس بشهوة) قيد للكل فأنزل أو لم ينزل) أی فی الجمع (فعليه دم) كما فی المبسوط الهداية والكافی والبدائع ، وشرح المجمع وغيرها . (اللباب و شرح اللباب (إرشاد الساری) : (ص: ۳۸۰) فصل فی حكم دواعی الجماع ، ط: حقانيه) ، و: (ص: ۴۸۶) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الرابع : فی حكم الجماع و دواعيه ، فصل : فی حكم دواعی الجماع ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

🗀 غنية الناسک : (ص: ۲۶۸) باب الجنايات ، الفصل السادس : فی الجماع و دواعيه ، ط: إدارة القرآن .

🗀 البحر الرائق : (۱۴/۳) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

شیروانی

احرام کی حالت میں شیروانی پہننا منع ہے، اور جو کپڑا بدن کی ہیئت پر سلا ہوا ہے اس کا پہننا احرام کی حالت میں منع ہے۔(۱)

اگر پورا ایک دن یا ایک رات پہنے رہا تو دم لازم ہوگا اور اگر اس سے کم پہنا تو صدقہ دینا واجب ہوگا۔(۲)

شیطان کو کنکریاں مارنے کی علت کیا ہے

حج کے موقع پر شیطان کو جو کنکریاں ماری جاتی ہیں اس کا سبب غالبا حضرت ابراہیم علیہ السلام والا واقعہ ہی ہے مگر یہ علت نہیں، ایسے امور کی علت تلاش نہیں کی جاتی، بس جو حکم ہو اس کی تعمیل کی جاتی ہے، اور حج کے اکثر افعال اور ارکان عاشقانہ

---

(۱) ولبس المخيط أى على وجه المعتاد ، والقميص خص بالذكر ؛ لأنّه لا يجوز لبسه ولو عدم الإزار إتفاقًا ؛ لأنّه لايمكنه أن يأتزر به ...... والسراويل .... (إرشاد السارى : (ص: ١٢٦) باب الإحرام ، فصل فى محرمات الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

ولبس المخيط ، قال الحلبى رحمه اللّٰه تعالىٰ : أن ضابطة لبس كل شيئ معمول على قدر البدن أو بعضه بحيث يحيط به خياطة ، أو تلزيق بعضه ببعض أو غيرهما ، ويستمسك عليه بنفس لبس مثله الا المكعب بكسر الميم ، وفتح العين ...... (غنية الناسک : (ص: ٨٥) باب الإحرام ، فصل فى محرمات الإحرام ، ...... ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (٢/٤٨٩) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد .

(٢) فإذا لبس مخيطًا يوماً كاملاً أو ليلةً كاملةً فدم ، المراد مقدار أحدهما ، فلو لبس من نصف نهار إلى نصف الليل من غير انفصال ، أو بالعكس لزمه ، وفى أقلّ من يوم و ليلة صدقة ، كذا فى المتون . (غنية الناسک : (ص: ٢٥١) باب الجنايات ، الفصل الثانى : فى لبس المخيط ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساسرى : (ص: ٤٢٤ ، ٤٢٥) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الأوّل : فى حكم اللبس ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (٢/٥٤٧) كتاب الحج ، باب الجنايا ت ، ط: سعيد .

انداز کے ہیں کہ عقلاء ان کی علتیں تلاش کرنے سے قاصر ہیں۔(۱)

شیطان کی رمی میں تاخیر کرنا

ایک شیطان کی رمی کے بعد دوسرے شیطان کی رمی میں دعا کے علاوہ تاخیر کرنا بھی مکروہ ہے۔(۲)

شیطان کے قریب سے کنکریاں اٹھانا

شیطان کے آس پاس سے کنکریاں لے کر مارنا جائز ہے البتہ جو کنکریاں شیطان کے اردگرد بنائے گئے حوض میں ہیں ان سے رمی کرنا صحیح نہیں ہے۔(۳)

(۱) والسر فی رمی الجمار ما ورد فی نفس الحديث من أنّه إنّما جعل لإقامة ذكر اللّٰه عزّ وجلّ...... وأيضًا ورد فی الأخبار ما يقتضی أنّه سنّةٌ سنّها إبراهيم عليه السلام حين طرد الشيطان، ففی حكاية مثل هٰذا الفعل تنبيه للنفس أىّ تنبيه . (حجة اللّٰه البالغة : (۲/ ۶۰) مبحث فی أبواب الحج ، صفة المناسک ، السر فی رمی الجمار ، ط: رشيديه دهلی)

والحكمة فيه ترجع إلى الاقتداء بسيدنا إبراهيم عليه الصلوٰة والسلام ؛ لأنّ اللّٰه تعالىٰ أوحٰی له فی هٰذه الأراضی المقدّسة بذبح ولده فامتثل ، وقام ليصدع بأمر اللّٰه ، فوسوس له الشيطان بأن لايفعل هٰذا الذبح ، فأخذ إبراهيم عليه السلام حصيات ورماه بها ، ...... ولما كان إبليس وسوس فی هٰذا المكان لسيدنا إبراهيم وسيدنا إسماعيل والسيدة هاجر ، وكل منهم رمی عليه الجمرات ، فاقتداء بهم نرجم إبليس لعنة اللّٰه ...... (حكمة التشريع و فلسفته : (۱/ ۲۷۳) حكمة رمی الجمرات ، ط: أنصاری كتب خانه ، كابل)

البحر العميق : (۴/ ۱۸۸۲ ، ۱۸۸۳ ، ۱۸۸۴) الباب الثانی عشر : فی الأعمال المشروعة يوم النحر ، فصل : فيما يفعله الحاج أيّام التشريق ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكية .

(۲) ولايشترط الموالاة بين الجمرات ، ولا بين رميات جمرة واحدة ، بل يسن فيكره تركها . (غنية الناسک : (ص: ۱۸۶) باب رمی الجمار ، فصل : فی الترتيب بين الجمار الثلاث، تتمة ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۳۵۱) باب رمی الجمار وأحكامه ، فصل : فی أحكام الرمی وشرائطه ، وواجباته ، الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

شامی : (۲/ ۵۱۴) كتاب الحج ، مطلب : فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعيد .

(۳) ويكره أخذها من عند الجمرة ؛لأنّها مردودة لحديث " من قبلت حجته رفعت جمرته " ، =

شیمپو

احرام کی حالت میں چاہے احرام کھولنے سے پہلے ہی کیوں نہ ہو، خوشبو والے صابن یا شیمپو استعمال کرنے سے احتراز کرنا ضروری ہے، تاہم ان چیزوں کے استعمال کرنے کی صورت میں تفصیل یہ ہے کہ:

۱۔ ایسا خوشبودار صابن یا شیمپو جس کی خوشبو زیادہ ہے تو اس سے سر، چہرہ اور ہاتھ وغیرہ دھونے سے دم واجب ہوگا۔

۲۔ اور اگر ان چیزوں میں خوشبو ہلکی ہے اور بار بار نہیں دھویا تو صدقہ کرنا واجب ہوگا۔

۳۔ اور اگر ان چیزوں میں خوشبو بالکل نہ ہو تو استعمال سے کچھ واجب نہ ہوگا، لیکن احرام والوں کے لئے جسم کا میل دور کرنا مکروہ ہے، اس لئے احرام کے دوران ایسا صابن اور شیمپو استعمال کرنے سے بھی پرہیز کرنا چاہئے۔(۱)

= وفی الرد : وما هی الا کراهة تنزیهیة "فتح" أشار إلی أنّه یجوز أخذ من أیّ موضع سواه . (الدر مع الرد : (۲/۵۱۵) کتاب الحج ، مطلب فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعید)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۳۱۴) باب أحکام المزدلفة ، فصل : فی رفع الحصی ، قبیل : باب مناسک منٰی ، ط: الإمدادیه ، مکّة المکرّمة .

▭ غنیة الناسک : (ص: ۱۶۸) باب أحکام المزدلفة ، فصل : فی إفاضة من المشعر الحرام ورفع الحصی من المزدلفة وقدر الحصی ، ط: إدارة القرآن .

(۱) قال اصحابنا رحمهم اللّٰه تعالیٰ ان مایستعمل فی البدن ثلاثة أنواع : طیب محض معد للتطیب به کالمسک والزعفران والغالیة والعنبر والکافور ونحوها تجب به الکفارة علی أیّ وجه استعمل حتٰی لو داوٰی عینیه أو شقوق رجلیه تجب به الکفارة ، ونوع لیس بطیب بنفسه ولا فیه معنی الطیب کالالیة والشحم فسواء أکله أو ادّهن به أو جعله فی شقوق رجلیه فلاشیئ علیه . (غنیة الناسک : (ص: ۸۹) باب الإحرام ، فصل فی محرمات الإحرام و محظوراته، ط: ادارة القرآن)

▭ وفی قاضیخان : لو غسل المحرم باشنان فیه طیب ، فإن کان من رآه سمّاه اشنانًا کان علیه صدقة ، وإن کان سمّاه طیبًا کان علیه الدم ، وهٰکذا ذکر صاحب المحیط . (البحر العمیق : =

....

= (۲/ ۸۴۰) الباب الثامن فی الجنایات و کفاراتها ، الفصل الثانی : التطیب ، والدّهن ، ط: مؤسسة الریّان ، المکتبة المکیّة)

خامسًا : التطیّب فی الثوب والبدن وتطریة الجلد بدهنه بالمطریات فعلی المحرم أن یجتنب ذٰلک لما روینا فی الحدیث السابق (ولاتمسوه طیبا) ولما أخرج الترمذی من حدیث ابن عمر أنه ﷺ قال : (الحاج الشعث التفل) والشعث المنتشر الشعر لقلة تعهده له ، والتفل التارک للطیب ، وقد مرّ معنیٰ قوله علیه الصلاة والسلام (ولا تلبسوا من الثیاب شیئًا مسه زعفران ولا ورس) لأن فیها رائحة طیبة والمنع للطیب لا للون . (الفقه الحنفی : (ص: ۴۸۵) کتاب الحج، محظورات الإحرام ، ط: دار القلم)

ولو غسل رأسه أو یده بأشنان فیه الطیب فإن کان من رآه سمّاه اشنانًا فعلیه صدقة الّاٰن یغسل مرارًا فدم ولو غسل رأسه بالحرض والصابون لاروایه فیه ، و قالوا لاشیئ فیه لأنّه لیس بطیب ولایقتل الهوام کذا فی الغنیة ، واللباب ، قلت : ولینظر حکم الصابون الّذی یلین الشعر ، ویقتل الهوام و فیه الطیب والظاهر مما ذکر أنّ فیه صدقة ولم أره صریحًا . (معلم الحجاج : (ص: ۲۳۷) ...... ط: مکتبه تهانوی)

فی مکروهاته : إزالة التفث بفتحتین أی الوسخ والدرن ، وکذ االشعث وهو تفرق الشعر ...... (إرشاد الساری : (ص: ۱۶۹) باب الإحرام ، فصل : فی مکروهاته ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

صابن

☆ ......اگر صابن خوشبودار نہیں ہے، یا دوسری میل کاٹنے والی چیز سے غسل کرنا احرام والے کے لئے جائز ہے، لیکن اس سے جوئیں نہ مرنے پائیں۔(۱)

☆ بلا خوشبو خالص صابن سے دھونے میں کوئی چیز واجب نہیں، لیکن احرام والوں کے لئے جسم کا میل دور کرنا مکروہ ہے۔(۲)

☆ ......صابن کے ذریعے ہاتھوں کی صفائی مقصود ہوتی ہے، خوشبو مقصود نہیں ہوتی، نیز اس کو دیکھنے والا خوشبو نہیں سمجھتا بلکہ صفائی کا ذریعہ سمجھتا ہے، اور اس میں خوشبو کے اجزاء کم اور صفائی کے اجزاء زیادہ ہوتے ہیں، اس لئے اس میں دم واجب نہیں ہوگا، ہاں صدقہ دینا لازم ہوگا۔(۳)

مزید تفصیل کے لئے ''شیمپو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

---

(۱) لہ الاغتسال بالماء القراح وماء الصابون ،و الحرض ، ویکرہ بالسدر ونحوہ کمامرّ ، ولہ الاغتسال بأیّ ماء کان ولکن بحیث لایزیل الوسخ ، بل یقصد الطھارۃ أو دفع الغبار ، أو الحرارۃ ...... وأمّا إزالۃ الوسخ فمکروھۃ . وغسل الثوب للطھارۃ ، أو النظافۃ لایقصد قتل القملۃ والزینۃ .
(غنیۃ الناسک : (ص: ۹۱ ، ۹۲) باب الإحرام ، فصل فی مباحات الإحرام ، ط: إدارۃ القرآن)
🗁 إرشاد الساری : (ص: ۱۷۲) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاتہ ، ط: الإمدادیۃ ، مکّۃ المکرّمۃ .
🗁 الدر مع الرد : (۲/۴۹۰) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فیما یحرم بالإحرام ومالایحرم ، ط: سعید .

(۲) انظر الحاشیۃ السابقۃ رقم: ۱ .

(۳) وغسل الرأس واللحیۃ والجسد بالسدر ونحوہ ...... بخلاف غسلہ بصابون او دلوک او اشنان فإنّہ لایکرہ الاّ أن یزیل الوسخ . (غنیۃ الناسک فی بغیۃ المناسک : (ص: ۹۰) باب الإحرام ، فصل فی مکروھات الإحرام ، ط: ادارۃ القرآن) =

صابن سے بال صاف کرنا

''دوا سے بال صاف کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲؍۲۹۵)

صاحب نصاب پر حج فرض ہے یا نہیں؟

اگر صاحب نصاب آدمی کے پاس قرض اور غیر حاضری کے ایام کے اہل و عیال کے خرچ کو نکالنے کے بعد اتنی رقم یا اس زیادہ موجود ہے جس کا حکومت کی طرف سے حج کے لئے اعلان ہوتا ہے تو اس پر حج کرنا فرض ہوگا، اور اگر صاحب نصاب کے پاس اتنی رقم موجود نہیں ہے تو اس پر حج فرض نہیں ہوگا۔(۱)

= الغسل أی الاغتسال بالماء القراح ، وماء الصابون والاشنان ، ویکره بالسدر لکن یستحب أن لایزیل الوسخ بأیّ ماء کان بل یقصد الطهارة أو دفع الغبار، والحرارة . (لباب المناسک مع شرحه (إرشاد الساری) : (ص: ۱۳۵) باب الإحرام ، فصل فی مباحاته ، ط: بیروت ، و: (ص: ۱۷۲) ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

البحر العمیق : (۲؍۸۴۰) الباب الثامن فی الجنایات و کفاراتها ، الفصل الثانی : التطییب والدهن ، ط: مؤسسة الریّان المکتبة المکیّة .

(۱) فرض مرة علی الفور علی مسلم ، حر ، مکلف ، صحیح ، بصیر ، ذی زاد ، و راحلةٍ ، فضلاً عما لابد منه (کما مرّ فی الزکوٰة أی من بیان مالابدّ منه من الحوائج الأصلیة کفرسه و سلاحهٖ ،ؤ وثیابه و عبید خدمته و آلات حرفته وأثاثهٖ و قضاء دیونه وأصدقته ولو مؤجلة کما فی اللباب وغیره ، والمراد قضاء دیون العباد ، ......) وعن نفقة عیاله إلی عودهٖ . (تنویر الأبصار مع الرد : (۲؍۴۵۵ ، ۴۵۶ ، ۴۵۸، ۴۶۱ ، ۴۶۲ ، ۴۶۳) کتاب الحج ، مطلب : فیمن حج بمال حرام ، ط: سعید)

السادس : الاستطاعة ، وهی ملک الزاد والتمکن من الراحلة ...... ونصاب الوجوب (أی مقدار مایتعلق به وجوب الحج من الغنی لیس له حد من نصابٍ شرعی علی ما فی الزکوٰة بل هو) ملک مال یبلغه إلی مکّة (بل إلی عرفة) ذاهبًا و جائیًا راکبًا فی جمیع السفر لاماشیًا ، بنفقة متوسطة فاضلاً عن مسکنهٖ ...... ونفقة من علیه نفقته وکسوته وقضاء دیونه و أصدقة نسائه ولو مؤجلة إلی حین عوده . (لباب المناسک مع شرحهٖ و إرشاد الساری : (ص: ۵۵ ، ۵۷ ، ۵۸ ، ۵۹) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۹) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

صبح صادق تک مزدلفہ میں نہیں ٹھہرا

''مزدلفہ میں صبح صادق تک نہیں ٹھہرا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴/۷۷)

صحبت

☆طواف زیارت سے پہلے صحبت کرنا جائز نہیں ہے تاہم وقوف عرفات کے بعد سر منڈوانے سے پہلے صحبت کرنے سے حج فاسد نہیں ہوگا لیکن بڑا دم یعنی ایک پورا اونٹ یا پوری سالم گائے حدود حرم میں ذبح کرنا لازم ہوگا۔(۱)

☆طواف زیارت سے پہلے صحبت کرنے سے ایک بڑا دم یعنی اونٹ یا گائے حدود حرم میں ذبح کرنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) وإن جامع بعد الوقوف بعرفة أى ولو ساعة قبل الحلق أى ولو حال الوقوف ، وقبل طواف الزيارة كله أو أكثره أى بأن طاف منه ثلاثة أشواط ، لم يفسد حجه أى لأدائه الركن الأعظم الّذى لايفوت الاّ بفوته وهو الوقوف لقوله ﷺ " الحج عرفة " وعليه بدنة أى لجماعه قبل الحلق ...... سواء جامع عامدًا أو ناسيًا . (إرشاد السارى : (ص: ۴۸۱) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الرابع : فى حكم الجماع و دواعيه ، فصل : فى الجماع قبل الحلق وبعده ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۲۶۹) باب الجنايات ، الفصل السادس : فى الجماع و دواعيه ، مطلب : وأمّا لو جامع بعد وقوفه ، ط: إدارة القرآن .

☜ البحر العميق : (۲/۸۷۹) الباب الثامن : فى الجناياة وكفاراتها ، الفصل الخامس : الجماع ودواعيه ، إن جامع بعد الوقوف بعرفة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۲) لو جامع أوّل مرّة بعد الحلق قبل الطواف ، فعليه شاة ، وقيل : بدنة ، (...... وأطلق فى المسعودى حيث قال : إن جامع بعد الحلق قبل الطواف ، فعليه بدنة . وهٰذا الإطلاق هو الأظهر ؛ لأنّ حلقه بالنسبة إلى الجماع كلاحلق ، ويستوى فيه القارن والمفرد ، قال ابن الهمام : وقول موجب البدنة أوجه ؛ لأنّ المذكور فى ظاهر الرواية إطلاق لزوم البدنة بعد الوقوف ، من غير تفصيل بين كونه قبل الحلق أو بعده . (لباب المناسک مع شرحهٖ و إرشاد السارى : (ص: ۴۸۲ ، ۴۸۳) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الرابع : فى حكم الجماع و دواعيه ، فصل : فى جماع القارن أوّل مرّة بعد الحلق قبل الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ فشرائط وجوب البدنة بالجماع ثلاثة : الأوّل : أن يكون الجماع بعد الوقوف ، الثانى : أن يكون=

☆ سر منڈوانے کے بعد طواف زیارت سے پہلے صحبت کرنے سے حج فاسد نہیں ہوگا لیکن اس صورت میں بھی ایک اونٹ یا گائے حدودِ حرم میں ذبح کرنا لازم ہوگا۔(۱)

صحبت کرنا

''عمرہ کے بعد حج سے پہلے'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۲۱۲)

صحرائی زمین

اگر صحرائی زمین اس قدر ہے کہ اس کی آمدنی اور پیداوار اس کے اور اس کے اہل وعیال کے سالانہ خرچ سے زیادہ نہیں ہے تو اس پر حج فرض نہیں اور زمین فروخت

= قبل الطواف و قبل الحلق عند الجمهور وأمّا على قول المحققين : فقبل الطواف قبل الحلق أو بعده ، الثالث : أن يكون الجماع أوّل مرّة ، فلو جامع مرّة ثانية ، فعلى كل واحد شاة مع البدنة . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۱) باب الجنايات ، الفصل السادس : فى الجماع و دواعيه ، تنبيه : ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۲/ ۵٦۰) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۱) ولو جامع أوّل مرّة بعد الحلق قبل الطواف ، فعليه شاة ، وقيل : بدنة ، (...... وأطلق فى المسعودى حيث قال : إن جامع بعد الحلق قبل الطواف ، فعليه بدنة . وهٰذا الإطلاق هو الأظهر ؛ لأنّ حلقه بالنسبة إلى الجماع كلاحلق ، ويستوى فيه القارن والمفرد ، قال ابن الهمام : وقول موجب البدنة أوجه ؛ لأنّ المذكور فى ظاهر الرواية إطلاق لزوم البدنة بعد الوقوف ، من غير تفصيل بين كونه قبل الحلق أو بعده . (لباب المناسک مع شرحه و إرشاد السارى : (ص: ۴۸۲ ، ۴۸۳) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الرابع : فى حكم الجماع و دواعيه ، فصل : فى جماع القارن أوّل مرّة بعد الحلق قبل الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

فشرائط وجوب البدنة بالجماع ثلاثة : الأوّل : أن يكون الجماع بعد الوقوف ، الثانى : أن يكون قبل الطواف و قبل الحلق عند الجمهور وأمّا على قول المحققين : فقبل الطواف قبل الحلق أو بعده ، الثالث : أن يكون الجماع أوّل مرّة ، فلو جامع مرّة ثانية ، فعلى كل واحد شاة مع البدنة . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۱) باب الجنايات ، الفصل السادس : فى الجماع و دواعيه ، تنبيه : ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۲/ ۵٦۰) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

کرنالازم نہیں۔(۱)

صدری

احرام کی حالت میں ”صدری“ پہننامنع ہے،اور جو کپڑا بدن کی ہیئت پر سلا ہوا ہواس کا پہننا احرام کی حالت میں مردوں کے لئے منع ہے۔(۲)
عورتوں کے لئے منع نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) وإن كان لـه من الضياع مالو باع مقدار مايكفى الزاد والراحلة ، يبقى بعد رجوعه من ضيعته قدر مايعيش بغلته الباقى ، يفترض عليه الحج ، وإلاّ فلا . (غنية الناسک : (ص: ۲۰ ، ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، تنبيه ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۶۰ ، ۶۱) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ شامى : (۴۶۲/۲) كتاب الحج ، قبيل : مطلب : فى قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد .

(۲) ولبس المخيط أى على وجه المعتاد ، والقميص ...... والسراويل ...... (إرشاد السارى : (ص: ۱۶۶) باب الإحرام ، فصل : فى محرمات الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ ولبس المخيط ، قال الحلبى رحمه الله تعالىٰ أن ضابطه لبس كل شيئ معمول على قدر البدن ، أو بعضه بحيث يحيط به بخياطته . (غنية الناسک : (ص: ۸۵) باب الإحرام ، فصل : فى محرمات الإحرام ،ط : إدارة القرآن)

☜ الدر مع الرد : (۴۸۹/۲) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب : فى ما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد .

(۳) هى فيه كالرجال غير أنّها لاتكشف رأسها وتكشف وجهها ......وتلبس من المخيط مابدا لها كالدرع والقميص ، والسراويل ، والخفين ، والقفازين ، وقوله عليه الصلوٰة والسلام : ” ولاتلبس القفازين “ هى ندب ، (غنية الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل فى إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل فى إحرام المرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ الدر مع الرد : (۵۲۸/۲) كتاب الحج ، قبيل : باب القران ،ط : سعيد .

اگر ''صدری'' ایک دن یا ایک رات پہنے رہا تو دم دینا لازم ہوگا اس سے کم میں صدقہ دینا واجب ہوگا۔(۱)

صدقہ

☆ اگر صدقہ مطلق بولا جائے تو اس سے نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجور ، کشمش یا جو مراد ہوتا ہے اور ایک صاع ساڑھے تین کلو ہے اور نصف صاع سے پونے دو کلو مراد ہے جو احتیاط کے طور پر دو کلو کہا جاتا ہے، آسان الفاظ میں صدقہ کا لفظ مطلق ہونے کی صورت میں صدقۂ فطر کی مقدار مراد ہوتی ہے۔

☆ اور جس جگہ پر صدقہ کی مقدار ذکر کی جاتی ہے وہاں پر وہی مقدار مراد ہوتی ہے۔ (۲)

صدقۂ جنایت کئی فقیروں میں تقسیم کرنا

صدقۂ جنایت میں صدقۂ فطر کی بقدر جنایت ہونے کی صورت میں ایک

---

(۱) فإذا لبس مخيطًا يومًا كاملاً أو ليلةً كاملةً فعليه دم وفى أقلّ من يوم أو ليلة صدقة . (لباب المناسک مع إرشاد السارى : (ص: ۴۲۴ ، ۴۲۵) باب الجنايات وأنواعها ، البوع الأوّل : فى حكم اللبس ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۲۵۱) باب الجنايات ، الفصل الثانى : فى لبس المخيط ، ط: إدارة القرآن .

☜ الدر مع الرد : (۲/۵۴۷) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۱) حيث اطلق الصدقة فالمراد نصف صاع من بر أو صاع من غيره ، كالتمر والشعير إلاَّ فى جزاء اللبس ...... والطيب والحلق ...... فالمراد فيه ...... من الصدقة ثلاثة أصوع من برٍ أو ستة أصوع من غيره ...... وإلاَّ فى قتل الجراد ...... والقمل ...... ففيها ...... يطعم شيئًا أى من الصدقة ولو يسيرًا . (إرشاد السارى : (ص: ۵۲۰) باب جزاء الجنايات وكفاراتها ، فصل : فى أحكام الصدقة وشرائط جوازها ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☜ البحر العميق : (۲/۸۰۷) الباب الثامن ، فى الجنايات و كفاراتها ، الفصل الأوّل : حكم اللّبس ، ط: مؤسسة الريّان المكتبة المكيّة .

☜ غنية الناسک : (ص: ۲۶۳) باب الجنايات ، فصل : فى شرائط كفاراتها الثلاث ، مطلب : فى شرائط جواز الصدقة ، ط: ادارة القرآن .

صدقہ ایک مسکین ہی کو دینا ضروری ہے، اگر ایک صدقہ کی رقم دو یا زیادہ مسکینوں میں تقسیم کی جائے گی تو صدقہ ادا نہیں ہوگا۔(۱)

صفا

☆...... بیت اللہ شریف کے مشرقی جنوبی گوشہ کے قریب ایک چھوٹی سی پہاڑی ہے جس سے سعی شروع کی جاتی ہے۔(۲)

☆......صفا کی بلندی کے اول حصہ پر چڑھنا جہاں سے بیت اللہ نظر آ جائے کافی ہے، بعض لوگ بالکل دیوار تک چڑھ جاتے ہیں، یہ صحیح نہیں ہے۔(۳)

☆......"صفا" صاف پتھر کو کہتے ہیں، چونکہ صفا کا پہاڑ صاف ستھرا تھا اس

---

(۱) والا ان الزکاة والفطرة یشترط فی صرفهما التملیک ، وفی ما سواهما یکفی الإباحة أیضًا ، وأیضًا یجوز فیها التفریق لا فی صدقة الکفارة . (غنیة الناسک : (ص: ۳۵٦) باب الهدایا ، فصل : فی أحکام الهدایا بعد الذبح ، ط: ادارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۵٦۲) باب فی جزاء الجنایات وکفاراتها ، فصل : فی أحکام الصدقة ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

▭ البحر العمیق : (۲/۸۰۹ ، ۸۱۰) الباب الثامن ، فی الجنایات وکفاراتها ، الفصل الأوّل : حکم اللّبس ، ط: مؤسسة الریّان ، المکتبة المکیّة .

(۲)

(۳) ویصعد علیه أی یطلع علی الصفا حتی یری البیت أی الکعبة من الباب أی من باب الصفا المحاذی لها ، لا من فوق الجدار أی لایلزمه أی یصعد بحیث أنّه یری البیت من فوق جدار المسجد . إن أمکنه ...... وإلا فقدر ما یمکنه ...... وما یفعله بعض أهل البدعة والجهلة المتوسوسة من الصعود علیه حتی یلصقوا أنفسهم بالجدر . فهو خلاف طریقة أهل السنة والجماعة . (إرشاد الساری : (ص: ۲۴۲) باب السعی بین الصفا والمروة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۱۲۸) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی کیفیة أداء السعی ، ط: إدارة القرآن .

▭ شامی : (۲/۵۰۰) کتاب الحج ، مطلب : فی السعی بین الصفا والمروة ، ط: سعید .

لئے اس کا نام ’’صفا‘‘ رکھا گیا یا صفا پر آدم صفی اللہ علیہ السلام بیٹھے تھے، اس لئے ’’صفا‘‘ پہاڑ کہتے ہیں، اور مروہ پر ان کی بیوی بیٹھی تھیں۔(۱)

صفا مروہ کا حکم توسیع کے بعد

’’صفا مروہ کی توسیع‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ٤٥)

صفا مروہ کی توسیع

صفا اور مروہ دو پہاڑوں کے نام ہیں، اور پہاڑ لمبے اور چوڑے ہوتے ہیں۔(۲)

صفا مروہ جبل ہیں، عربی زبان میں چھوٹے پہاڑ کو جبل نہیں کہتے، جب صفا اور مروہ لمبے چوڑے پہاڑ ہیں تو توسیع کے بعد مسعی (سعی کی جگہ) بھی چوڑی ہوگی، بلکہ کسی زمانے میں تو ان دونوں پہاڑوں کے درمیان مکانات تھے اور لوگ مکانات سے باہر کی طرف سعی کرتے تھے، خلیفہ مہدیؒ نے ان مکانات کو منہدم کرادیا تھا اور ان میں سے بعض حصے کو مسجد حرام میں داخل کرادیا تھا اور بعض کو چھوڑ دیا تھا، پھر ایک زمانہ تک صفا مروہ کے دونوں اطراف میں دکانیں بنی ہوئی تھیں، سعودی حکومت نے ان کو بھی منہدم کردیا، اور آج کل صفا اور مروہ میں چوڑائی کے اعتبار سے بہت توسیع

---

(۱) (والسعى) وعند الأئمة الثلاثة هو ركن (بين الصفا) سمّى به؛ لأنّه جلس عليه آدم صفوة اللّٰه، (والمروة) لأنّه جلس عليه امرأته وهى حواء ولذا أنثت . (الدر مع الرد: (۲/ ۴۶۸) كتاب الحج، مطلب: فى فروض الحج و واجباته، ط: سعيد)

ثم اعلم أنّ أصل الصفا فى اللغة الحجر الأملس وهو والمروة جبلان معروفان بمكّة، وكان الصفا مذكرًا؛ لأنّ آدم عليه السلام وقف عليه فسمى به، و وقفت حواء على المروة فأنث لذلك، كذا ذكر القرطبى فى تفسيره .

البحر الرائق: (۲/ ۳۳۳) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد .

الجامع لأحكام القرآن للقرطبى: (ص: ۲/ ۱۷۹) تفسير سورة البقرة، رقم الآيه: ۱۵۸، ط: دار عالم الكتب رياض .

(۲) الصفا: العريض من الحجارة الأملس، جمع صفاة، يكتب بالألف...... ومنه الصفا والمروة، =

کردی گئی ہے، اور ۱۴۳۰ھ تک جتنا چوڑا تھا اس کا ڈبل کر دیا ہے، تو یہ توسیع صحیح ہے اور اس میں سعی کرنا درست ہے۔

صفا، مروہ مسجد حرام میں داخل ہیں یا نہیں؟

صفا مروہ مسجد حرام کا حصہ نہیں ہیں، اور یہ مسجد حرام میں داخل نہیں ہیں۔(۱)
اور یہ دونوں مستقل طور پر شعائر اسلام میں داخل ہیں اس لئے وہاں آنے کیلئے پاکی شرط نہیں ہے، باقی پاکی کی حالت میں آنا بہتر اور ادب کے مطابق ہے۔(۲)

= وهما جبلان بين بطحاء مكة والمسجد ...... الصفا : اسم أحد جبلى المسعى ، والصفا موضع بمكة .(لسان العرب : (۴۶۲/۱۴) مادة : صفا ، ط: دار صادر بيروت)

الجبل : اسلم لكل وتد من اوتاد الأرض إذا عظم و طال . (لسان العرب : (۹۶/۱۱) تحت مادة الجبل ، ط: بيروت)

المرو ...... واحدتها "مروةً" ومروة المسعى الّتى تذكر مع الصفا وهى أحد راسيه الّذين ينتهى السعى إليها سميت بذٰلك ...... والمروة جبل مكّة شرّفها اللّٰه تعالىٰ فى التنزيل العزيز : ﴿إنّ الصفا والمروة من شعائر اللّٰه﴾ . (لسان العرب : (۲۷۵/۱۵) مادة : مرا ، ط: دار صادر، بيروت)

المعجم الوسيط : (۸۶۵/۲) باب الميم ، ط: دار الدعوة .

المنجد فى الأعلام : (ص: ۳۴۵)

معجم البلدان : (۴۱۱/۳)

الجامع لأحكام القرآن : (۱۷۹/۲) البقرة ، رقم الآية : ۱۵۸ ، ط: دار عالم الكتب ، رياض .

(۱) وأمّا أنّه عليه السلام خرج من باب بنى مخزوم ، فاسنده الطبرانى عن ابن عمر أنّ رسول اللّٰه ﷺ خرج من المسجد إلى الصفا من باب بنى مخزوم ، واسند أيضًا عن جابر رضى اللّٰه عنه أنّ النّبىّ ﷺ ...... ثم خرج من باب الصفا ...... الخ . (فتح القدير : (۳۶۱/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: رشيديه)

وفى أيضًا : (قوله : ثمّ يخرج إلى الصفا) مقدما رجله اليسرىٰ حال الخروج من المسجد قائلاً باسم اللّٰه ، والسلام على رسول اللّٰه ﷺ اللهم اغفرلى ذنوبى وافتح لى أبواب رحمتك وادخلنى فيها . (فتح القدير : (۳۶۱/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: رشيديه)

(۲) ﴿إنّ الصّفا والمروة من شعائر اللّٰه فمن حجّ البيت أو اعتمر فلا جناح عليه أن يطّوّف بهما﴾ (سورة البقرة : ۱۵۸) =

صفا مسجد حرام میں داخل نہیں

''صفا مروہ مسجد حرام میں داخل ہیں یا نہیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (٣/٤٦)

صفوں کا حکم

☆ اگر حرم شریف میں جماعت کی نماز کے دوران صفوں کے درمیان فاصلہ رہے گا تو نماز ہو جائے گی، اقتدا بھی صحیح ہو جائے گی، البتہ جان بوجھ کر صفوں کو متصل نہ کرنا اور درمیان میں فاصلہ رکھنا مکروہ ہے۔

☆ حرم شریف سے باہر اگر صفیں متصل ہیں، درمیان میں فاصلہ نہیں تو نماز صحیح ہو جائے گی، اور اگر صفوں کے درمیان میں سڑک یا زیادہ فاصلہ ہے تو اقتدا صحیح نہیں ہوگی اور نماز بھی صحیح نہیں ہوگی ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (١)

صلوۃ وسلام پڑھنا

''درود وسلام پڑھنا'' عنوان کو دیکھیں۔ (٢/٢٧١)

= ▭ فی مستحبّاته : ...... والطهارة ، أی مطلقا فی الثوب والبدن عن النجاسة الحقيقية والحكمية كبرىٰ وصغرىٰ . (إرشاد الساری : (ص : ٢٥٥) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی مستحباته ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ١٣٥) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی سنن السعی ، ط: إدارة القرآن .

(١) ▭ (ويمنع من الاقتداء) ...... (طريق تجری فيه عجلة) آلة يجرها الثور (أو نهر تجری فيه السفن) ...... (أو خلاء) أی فضاء (فی الصحراء) أو فی مسجد كبير جدا كمسجد القُدس (يسع صفين) ......(الدر مع الرد : (١/٥٨٤ ، ٥٨٥) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط: سعيد)

▭ الهندية : (١/٨٧) كتاب الصلاة ، الباب الخامس : فی الإمامة ، الفصل الرابع : فی بيان ما يمنع الصحة الاقتداء ومالايمنع ، ط: رشيديه .

▭ بدائع الصنائع : (١/١٤٥) كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا شرائط الأركان ، قبيل : فصل : وأمّا واجباتها بصفحة ، ط: سعيد .

طائف سے آنے والا

☆ ’’طائف‘‘ میقات سے باہر ہے وہاں سے احرام کے بغیر آنا صحیح نہیں ہے، لہذا طائف سے مکہ مکرمہ آنے والے کا مقصد کچھ بھی ہو (جمعہ کی نماز پڑھنے کا ارادہ ہو، یا دوست احباب سے ملنا مقصد ہو یا حج یا عمرہ کی نیت ہو، یا کوئی کاروباری تجارتی غرض ہو ان تمام صورتوں میں) میقات سے حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آنا لازم ہوگا، اگر ایسے لوگ میقات سے احرام باندھے بغیر مکہ مکرمہ آگئے اور واپس میقات آ کر احرام نہیں باندھا تو وہ گنہگار رہوں گے اور ان کے ذمہ حج یا عمرہ بھی واجب ہوگا۔(۱)

حنفی مذہب کے مطابق ایسے لوگ جتنی مرتبہ طائف سے احرام کے بغیر مکہ مکرمہ آئیں گے ان کے ذمہ اتنے ہی عمرے لازم ہوں گے، اور میقات سے احرام باندھ کر نہ آنے کی وجہ سے جو کوتاہی ہوئی ہے اس پر استغفار کرنا بھی لازم ہے۔(۲)

☆ اگر طائف سے آنے والا آدمی میقات سے احرام باندھے بغیر مکہ مکرمہ آ گیا اور میقات کے اندر آ کر احرام باندھ کر حج یا عمرہ کیا تو دم دینا لازم ہوگا۔(۳)

☆ اور اگر واپس میقات جا کر احرام باندھ لیا، یا میقات کے اندر آ کر احرام باندھنے کے بعد طواف شروع کرنے سے پہلے واپس میقات جا کر تلبیہ پڑھ لیا تو دم ساقط ہو جائیگا۔(۴)

☆ طائف کی میقات طائف کے راستہ میں ’’السیل الکبیر‘‘ یا

---

(۱) انظر الحاشية الآتية، رقم: ۲، على الصفحة الآتية، رقم: ۴۹.

(۲) انظر الحاشية الآتية، رقم: ۱، على الصفحة الآتية، رقم: ۵۰.

(۳) انظر الحاشية الآتية، رقم: ۲، على الصفحة الآتية، رقم: ۵۰.

(۴) انظر الحاشية الآتية، رقم: ۲، على الصفحة الآتية، رقم: ۵۰.

"السیل الصغیر" ہے۔(۱)

طائف سے احرام کے بغیر آنا

☆......طائف میقات سے باہر ہے، لہذا وہاں سے احرام کے بغیر مکہ مکرمہ آنا صحیح نہیں۔

☆......طائف سے مکہ مکرمہ آنے والے لوگ حج یا عمرہ کی نیت سے آئیں یا محض کسی ضروری کام سے مکہ مکرمہ آئیں یا صرف حرم شریف میں جمعہ کی نماز پڑھنے یا طواف کرنے کے لئے آئیں ہر صورت میں طائف سے آتے ہوئے میقات سے احرام باندھنا ضروری ہے ورنہ دم بھی لازم ہوگا اور ایک حج یا ایک عمرہ کی قضاء بھی لازم ہوگی۔(۲)

---

(۱) عن جابر و عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جدّه قال وقت رسول الله صلى الله عليه وسلم لأهل المدينة من ذى الحليفة ...... ولأهل الطائف قرن . (مسند أحمد : (۱۸۱/۲) مسند عبد الله بن عمرو رضى الله عنهما ، رقم الحديث : (۶۶۹۷) ط: مؤسّسة قرطبة ، القاهرة .

🗀 مجمع الزوائد للهيثمى : (۲۷۵/۳) أبواب الميقات ، وقال رواه أحمد وفيه الحجاج بن ارطاة ، وفيه كلام وقد وثق .

" السيل الكبير " الموضع المعروف قديما باسم قرن المنازل . المفصل فى تاريخ العرب قبل الإسلام ، (۲۱۱/۱۵) الفصل الثانى و العشرون بعد المائة ، المسند . ومشتقاتها ، مدخل ، ط: دار الساقى ، الطبعة الرابعة ۱۴۲۲هـ ـ ۲۰۰۱م .

🗀 " قرن " قرن المنازل ، وهو مايعرف اليوم باسم " السيل الكبير " وما زال الوادى يسمى قرنا ، والبلدة تسمى " السيل " ، وهو على طريق الطائف من مكّة المار بنخلة اليمانية يبعد عن مكّة ۸۰ كيلا وعن الطائف ۵۳ كيلا . (المعالم الجغرافية الواردة فى السيرة البنوية)، (۳۸۱/۱) قرن ، مصدر الكتاب موقع الإسلام) www.al.islam.com

(۲) وحكمها وجوب الإحرام منها لأحد النسكين أى بالإجماع مع جواز تقديمه عليها أيضًا بلا خلاف وتحريم تأخيره عنها ...... لمن أراد دخول مكّة أو الحرم وإن كان لقصد التجارة أو غيرها أى من إرادة النزهة أو دخول بيته ولم يرد نسكًا ...... ولزوم الدم بالتأخير ...... و وجوب أحد النسكين أى إن لم يحرم عند دخولها أو بعده إلى أن دخل مكّة ، فيلزم التلبّس بعمرة أو حجة ليقوم بحق =

اگر احرام کے بغیر متعدد دفعہ آنا ہوا تو جتنی بار احرام کے بغیر آیا اتنے ہی دم اور اتنے ہی عمرے اس پر واجب ہوں گے۔(۱)

اگر کوئی شخص میقات سے احرام کے بغیر گزر گیا تو اس پر لازم ہے کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے پہلے میقات پر واپس لوٹے اور وہاں سے احرام باندھ کر جائے، اگر وہ میقات پر واپس نہیں لوٹا تو اس کے ذمہ ''دم'' واجب ہوگا۔(۲)

طواف

''بیت اللہ'' کے چاروں طرف مخصوص طریقے سے سات چکر لگانے کو

= حرمة البقعة . (إرشاد الساری : (ص: ۱۱۳) باب المواقیت ، النوع الثانی : المیقات المکانی ، فصل : فی مواقیت أهل الآفاقی ، أحکام مواقیت أهل الآفاقی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۵۳) باب المواقیت ، فصل : أمّا مواقیت أهل الافاق ، ط: إدارة القرآن.

▭ البحر العمیق : (۱/۴۰۸) الباب السادس : فی المواقیت ، المیقات المکانی ، الإحرام من هٰذه المواقیت ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة .

(۱) ولو دخلها مرارًا بغیر إحرام فعلیه لکل دخول نسکٌ ، حج أو عمرة ، بیان لنسک ، وکذا لکل دخول دم مجاوزة ...... (إرشاد الساری : (ص : ۱۲۴) باب المواقیت ، فصل : فی مجاوزة المیقات بغیر إحرام ،ط : الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ البحر العمیق : (۶۲۳/۱) الباب السادس : فی المواقیت ، فصل : فی مجاوزة المیقات بغیر إحرام ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة .

▭ غنیة الناسک : (ص: ۶۲) باب مجاوزة المیقات بغیر إحرام ، فصل : فی مجاوزة الآفاقی وقته ، مطلب : فی دخول مکّة بغیر إحرام ،ط : إدارة القرآن .

(۲) من جاوز وقته أی میقاته الّذی وصل إلیه ...... غیر محرم بالنصب علی الحال ثم أحرم أی بعد المجاوزة أولا أی لم یحرم بعدها فعلیه العود أی فیجب علیه الرجوع إلی وقت أی إلی میقات من المواقیت ...... وإن لم یعد أی مطلقًا فعلیه دم أی لمجاوزة الوقت . (إرشاد الساری : (ص: ۱۱۸ ، ۱۱۹) باب المواقیت ، فصل : فی مجاوزة المیقات بغیر إحرام ،ط : الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (۶۰ ، ۶۲) باب مجاوزة المیقات بغیر إحرام ، ط:فصل : فی مجاوزة الآفاقی وقته ،ط: إدارة القرآن .

▭ البحر العمیق : (۶۱۸/۱ ، ۶۲۰) الباب السادس : فی المواقیت ، فصل : فی مجاوزة المیقات بغیر إحرام ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة .

''طواف'' کہتے ہیں۔(۱)

طوافِ آدم علیہ السلام

''آدم علیہ السلام کا طواف'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۷۶/۱)

طواف اجرت پر کرانا

''اجرت پر طواف کرانا'' عنوان کو دیکھیں۔(۸۶/۱)

طواف افاضہ

طواف افاضہ، طواف وداع کو کہتے ہیں۔(۲)

طواف افضل ہے یا عمرہ؟

☆......عمرہ سے طواف زیادہ افضل ہے مگر شرط یہ ہے کہ عمرہ کرنے پر جتنا وقت لگتا ہے اتنا وقت یا اس سے زیادہ وقت طواف پر خرچ کرے، ورنہ عمرہ کی جگہ

---

(۱) الطواف هو الدوران حول الكعبة أربعة أشواط أو أكثر إلى تمام السبعة كيف ماحصل.
(غنية الناسک: (ص: ۱۰۹) باب هية الطواف وأنواعه، ط: إدارة القرآن)
▭ القاموس الوحيد: (ص: ۱۰۲۱) باب الطاء، ط: إدارهٔ اسلاميات.
▭ المعجم الوسيط: (۵۷۱/۲) باب الطاء، ط: دار الدعوة.

(۲) الثالث: طواف الصدر، بفتحتين، بمعنى الرجوع ...... ولذا يسمّى طواف الرجوع، ويسمّى طواف الوداع، بفتح الواؤ، و بكسرها لموادعته البيت أو الحج، لعدم صحته بدونه...... ويسمّى طواف الإفاضة لكونه لايصحّ الاّ بعد المراجعة من الوقوف وأداء طواف ركنه، وطواف آخر عهد بالبيت؛ لأنّه يسنّ وقوعه حينئذٍ عندنا. (إرشاد السارى: (ص: ۲۰۱) باب أنواع الأطوفة أو أحكامها، الثالث: طواف الصدر، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)
▭ شامى: (۵۲۳/۲) كتاب الحج، مطلب: فى طواف الصدر، ط: سعيد.
▭ البحر العميق: (۱۹۰۶/۴) الباب الثانى عشر: فى الأعمال المشروعة يوم النحر، فصل: النفر م منىٰ إلى مكّة، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة.

ایک دو طواف کر لینے کو افضل نہیں کہا جائے گا۔(۱)

☆ میقات سے باہر رہنے والوں کے لئے نفلی نماز سے نفلی طواف کرنا افضل ہے۔(۲)

☆ ...... زیادہ سے زیادہ طواف کرنا، زیادہ سے زیادہ عمرہ کرنے سے بہتر ہے، کیونکہ طواف ایک مستقل عبادت ہے اور ہر حالت میں جائز ہے، جب کہ ایک سال میں کثرت سے عمرے کرنا بعض فقہاء کے نزدیک مکروہ ہے۔

اور کثرت طواف عمرہ سے اس وقت افضل ہوتا ہے جب کہ طواف کرنے میں اتنا وقت مشغول رہے جتنا وقت عمرہ ادا کرنے میں لگتا ہے، ورنہ طواف عمرہ سے افضل نہیں۔(۳)

---

(۱) والطواف أفضل من العمرة إذا شغل به مقدار زمن العمرة . (غنية الناسک : (ص: ۱۳۸) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فیما ینبغی له الاعتناء به بعد الفراغ من السعی ، أیّام مقامه بمکّة ، ط: إدارة القرآن)

▭ البحر العمیق : (۱۳۱۸/۳ ، ۱۳۱۹) الباب العاشر ، فصل : مایستحب للحاج فی مدّة مقامه بمکّة ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة .

▭ شامی : (۵۰۲/۲) کتاب الحج ، مطلب : الصلاة أفضل من الطواف وهو أفضل من العمرة، ط: سعید .

(۲) وطواف التطوع أفضل من صلاة التطوّع للغرباء وعکسه لأهل مکّة أی ومن فی معناهم من المتوطنین بها ، وذٰلک لأنّ الصلاة وإن کانت أم العبادات ، وأفضل موضوع فی الطاعات ، إلاّ أنّها تتصور کثرتها فی جمیع الجهات ، والطواف یختصّ وجوده بالکعبة ذات البرکات . (إرشاد الساری : (ص: ۲۳۸ ، ۲۳۹) باب أنواع الأطوفة وأحکامها ، فصل : فی مسائل شتی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۱۳۷) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فیما ینبغی له الاعتناء به بعد الفراغ من السعی أیّام مقامه بمکّة ، ط: إدارة القرآن .

▭ البحر العمیق : (۱۳۰۵/۳) الباب العاشر ، فصل : مایستحب للحاج فی مدّة مقامه بمکّة ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة .

(۳) بقی الکلام فی أنّ إکثار الطواف أفضل أم إکثار الاعتمار ؟ والأظهر تفضیل الطواف لکونه =

طواف اول میں طواف قدوم کی نیت کی

اگر قارن نے مکہ مکرمہ جانے کے بعد پہلے طواف میں عمرہ کے طواف کے بجائے طواف قدوم کی نیت کی، تو بھی یہ طواف عمرہ ہی کا طواف ہوگا۔(۱)

طواف بائیں طرف سے شروع کیا

''بائیں طرف سے طواف کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۸۸)

مقصودًا بالذات ولمشروعيتهٖ فی جميع الحالات ولكراهة بعض العلماء إكثارها فی سنة . (شرح لباب المناسک : (ص: ۲۰۱) باب السعی بين الصفا والمروة ، فصل : فإذا فرغ من السعی ، ط: بيروت)

▭ والطواف أفضل من العمرة إذا شغل به مقدار زمن العمرة وتمامه فی المنحة و رد المحتار ، وقد قيل سبع اسابيع من الاطوفة كعمرة . (غنية الناسک فی بغية المناسک : (ص: ۷۴) فصل فيما ينبغی له الاعتناء بعد الفراغ من السعی أيّام مقامه مكّة .

▭ شامی : (۵۰۲/۲) مطلب : الصلاة أفضل من الطواف وهو أفضل من العمرة ، ط: سعيد .

(۱) ولو طاف طوافًا فی وقتهٖ أی فی زمانه الّذی عيّن الشارع وقوعه فيه ، وقع عنه ، أی بعد أن ينوی أصل الطواف ، لكونه معيارًا له ...... وهٰذا كله مبنی علی أن التعيين ليس بشرط فی نية الطواف ...... والحاصل أنّه إذا نوٰی طوافًا آخر يكون للأوّل ، وإن نوی الثانی فلاتعمل النيّة فی تقديم ذٰلک عليه ولاتأخيره ، ومثاله مابينه بقوله : ...... أو قارنًا أی قدم قارنًا و طاف طوافين من غير تعيين فيهما ، وقع الأوّل للعمرة ، والثانی للقدوم ، ...... فالحاصل : أنّ كل من عليه طواف فرض أو واجب أو سنة إذا طاف أی مطلقا أو مقيّدًا وقع عما يستحقه الوقت أی من الترتيب المعتبر الشرعی دون غيره .... (إرشاد الساری : (ص: ۲۰۵ ، ۲۰۶) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فی تحقيق نية الطواف ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۱۰) باب فی ماهية الطواف ، مطلب : فی نية الطواف و فروعها ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۵۲۳/۲) كتاب الحج ، مطلب : فی طواف الصدر ، ط: سعيد .

طواف بے وضو کیا

☆ اگر عام طواف بے وضو کیا ہے تو اس کا اعادہ مستحب ہے۔(۱)

☆ اگر عمرہ کا طواف بے وضو کیا تو دم دینا واجب ہے، اور اگر وضو کے ساتھ دوبارہ کرلیا تو دم ساقط ہوجائے گا۔(۲)

☆ اگر طواف زیارت بے وضو کیا تو دم دینا لازم ہوگا اور اگر وضو کے ساتھ دوبارہ کرلیا تو دم ساقط ہوجائے گا۔(۳)

☆ اگر طواف قدوم بے وضو کیا ہے تو صدقہ دینا لازم ہوگا اور اگر وضو کے ساتھ دوبارہ کرلیا تو صدقہ دینا لازم نہیں ہوگا۔(۴)

مزید ''وضو کے بغیر طواف کرلیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

(۱، ۲، ۳، ۴) ولو طاف للزيارة كله أوأكثره محدثًا ، فعليه شأة ، وعليه الإعادة استحبابًا ...... فإن أعاده سقط عنه الدم سواء أعاده فى أيّام النحر أو بعدها ولا شيئ عليه للتأخير . (إرشاد السارى : (ص: ۴۹۰) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فى أفعال الحج ، فصل : فى حكم الجنايات فى طواف الزيارة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

▭ وأيضًا فيه : وإن طافه (أى طواف الصدر : من الناقل) محدثًا ، فعليه صدقةٌ لكل شوط ...... ثم إذا أعاد سقط عنه الجزاء . (ص: ۴۹۷) فصل : فى الجناية فى طواف الصدر ، ط: أيضًا)

▭ وأيضًا فيه : ولو طافه (أى طواف القدوم : من الناقل) محدثًا ، فعليه صدقةٌ ...... ولو أعاده أى طواف القدوم طاهرًا من الحدثين فى الجانبة أو الحدث ...... سقط عنه الجزاء ...... وحكم كل طواف تطوع كحكم طواف القدوم . (ص: ۴۹۸) فصل : فى الجناية فى طواف القدوم ، ط: أيضًا)

▭ وأيضًا فيه : ولو طاف للعمرة كله أوأكثره أو أقلّه ولو شوطًا جنبًا أ وحائضًا أو نفساء أو محدثًا فعليه شأة ، ...... ولا فرق فيه أى فى طواف العمرة بين الكثير والقليل والجنب ، والمحدث ؛ لأنّه لامدخل فى طواف العمرة للبدنة ...... لا للصدقة ...... وإن أعاده أى الأقل منه سقط عنه الدم ، ولو ترك كله أوأكثره فعليه أن يطوفه حتمًا أو وجوبًا ، أو فرضًا ، ولا يجزى عنه البدل أصلاً ؛ لأنّه ركن العمرة . (ص: ۴۹۹ ، ۵۰۰) فصل : فى الجناية فى طواف العمرة ، ط: أيضًا)

▭ الدر مع الرد : (۲/ ۵۵۰، ۵۵۱) كتاب الحج ، باب الجنايات ،ط :سعيد .

▭ غنية الناسك : (ص: ۲۷۲) باب الجنايات ، الفصل السابع فى ترك الواجب فى أفعال =

طواف تحیہ ناپاکی کی حالت میں کیا

''طواف تحیہ'' جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں کرنے سے جرمانہ میں ایک دم حدود حرم میں دینا لازم ہوگا، اور پاک ہونے کے بعد طواف دوبارہ کرنے سے دم ساقط ہوجائے گا۔(۱)

طواف، جنابت کی حالت میں کیا

اگر جنابت یا حیض یا نفاس کی حالت میں طواف کیا ہے تو اس کو دوبارہ کرنا واجب ہے، اگر دوبارہ کرلیا تو دم ساقط ہوجائے گا ورنہ دم دینا لازم ہوگا۔(۲)

= الحج ...... المطلب الأوّل فی ترک الواجب فی طواف الصدر ، المطلب الثانی : فی ترک الواجب فی طواف الصدر ، المطلب الثالث : فی ترک الواجب فی طواف القدوم ، و : (ص:٢٧٦) المطلب الرابع : فی ترک الواجب فی طواف العمرة ، ط: إدارة القرآن والعلوم الإسلامية) .

(١) فلو طاف للقدوم کله أوأکثره جنبًا ، فعلیه دم ، ولو محدثًا فصدقة لکل شوط نصف صاع من برّ إلاّ أن یبلغ ذٰلک دمًا ، فینقص ماشاء ، ویعیده طاهرًا وجوبًا فی الجنایة ، وندبًا فی باقی الحدث ، فإن أعاده سقط عنه الجزاء . (غنیة الناسک : (ص: ٢٧٥ ، ٢٧٦) باب الجنایات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الثانی : فی ترک الواجب فی طواف القدوم ، ط: إدارة القرآن)

أو طاف للقدوم لوجوبه بالشروع أو للصدر جنبًا أو حائضًا ...... إن لم یعده ...... (وفی الشامیّة : تحت قوله : إن لم یعده) ...... فإن أعاده فلاشیئ علیه ، فإنّه متی طاف أی طواف مع أی حدث ثم أعاده سقط موجبه . (الدر مع الرد : (٢/٥٥٠، ٥٥١) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید)

إرشاد الساری : (ص: ٤٩٧ ، ٤٩٨) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل : فی الجنایة فی طواف القدوم ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

(٢) أو طاف القدوم ، لوجوبه بالشروع أو للصدر جنبًا أو حائضًا أو للفرض محدثًا ، ولو جنبًا فبدنة إن لم یعده ، والأصح وجوبها فی الجنابة وندبها فی الحدث...... (قوله : إن لم یعده) أی الطواف الشامل للقدوم والصدر والفرض ، فإن أعاده فلا شیئ علیه ، فإنه متٰی طاف أی طواف مع أی حدث ثم أعاده سقط موجبه . (الدر مع الرد : (٢/٥٥٠ ، ٥٥١) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید)

غنیة الناسک : (ص: ٢٧٢ ، ٢٧٥) باب الجنایات ، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، ط: إدارة القرآن . =

طواف رخصت

طواف رخصت، طواف وداع کو کہتے ہیں۔(۱)

طواف زیادہ سے زیادہ کرو

حدیث میں ہے کہ:

”اس بیت اللہ کا طواف زیادہ سے زیادہ کرو، اس سے پہلے کہ اس کو اٹھالیا جائے، دومرتبہ یہ منہدم ہوا یعنی گرا ہے اور تیسری مرتبہ اس کو اٹھالیا جائے گا۔(۲)

طواف زیارت

☆طواف زیارت فرض اور حج کا رکن ہے۔(۳)

= إرشاد الساری : (ص: ۴۹۰ إلی ۴۹۸) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

(۱) الثالث : طواف الصدر ، بفتحتین ، بمعنی الرجوع ...... ولذا یسمّی طواف الرجوع ، ویسمّی طواف الوداع ، بفتح الواؤ ، و بکسرها لموادعته البیت أو الحج ، لعدم صحته بدونه ...... ویسمّٰی طواف الإفاضة لکونه لایصحّ الاّ بعد المراجعة من الوقوف وأداء طواف رکنه ، وطواف آخر عهد بالبیت ؛ لأنّه یسنّ وقوعه حینئذٍ عندنا . (إرشاد الساری : (ص: ۲۰۱) باب أنواع الأطوفة أو أحکامها ، الثالث : طواف الصدر ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

شامی : (۲/۵۲۳) کتاب الحج ، مطلب : فی طواف الصدر ، ط: سعید .

البحر العمیق : (۴/۱۹۰۶) الباب الثانی عشر : فی الأعمال المشروعة یوم النحر ، فصل : النفر م منیٰ إلی مکّة ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة .

(۲) وجاء ” استکثروا من الطواف بهٰذا البیت قبل أن یرفع “ وقد هدم مرتین و یرفع فی الثالثة ، واللّٰه أعلم . (السیرة الحلبیة : (۱/۲۱۹) باب بنیان قریش الکعبة شرفها اللّٰه تعالیٰ ، ط: دار الکتب العلمیة بیروت)

(۲) وهٰذا الطواف هو المفروض فی الحج ولایتم الحجّ إلاّ به أی لکونه رکنًا بالإجماع والفرض منه أربعة أشواط وما زاد فواجب . (إرشاد الساری : (ص: ۳۲۸) باب طواف الزیارة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة) =

اس طواف کے بغیر مکمل طور پر محرم احرام سے نہیں نکلتا، اور بیوی سے صحبت حلال نہیں ہوتی، یہ طواف کرنا ہر حال میں ضروری ہے۔(۱)

اور بارہ ذی الحجہ سے تاخیر کرنے کی صورت میں طواف کرنے کے بعد حدود حرم میں ایک دم دینا بھی لازم ہوگا۔(۲)

☆ رمی، قربانی اور حلق کے بعد جو طواف کیا جاتا ہے اس کو طواف زیارت کہتے ہیں۔(۳)

☆ رمی، قربانی اور حلق کے بعد طواف زیارت کے لئے مکہ معظّمہ جائے، یہ طواف فرض ہے اور دس سے بارہ ذی الحجہ کا آفتاب غروب ہونے سے پہلے پہلے کیا جا سکتا ہے، اور اگر بارہ ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے طواف زیارت

= غنية الناسک : (ص: ۱۷۸) باب طواف الزيارة، ط: إدارة القرآن.

شامی : (۲/۵۱۸) كتاب الحج، مطلب : فی طواف الزيارة، ط: سعيد.

(۱) ولو لم يطف أصلاً لايحل له النساء وإن طال، ومضت سنون بالإجماع. (غنية الناسک : (ص: ۱۷۷) باب طواف الزيارة، ط: إدارة القرآن.

إرشاد الساری : (ص: ۳۲۷، ۳۲۸) باب طواف الزيارة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

شامی : (۲/۵۱۸) كتاب الحج، مطلب : فی طواف الزيارة، ط: سعيد.

(۲) ولو أخّر طواف الزيارة كله أو أكثره عن أيّام النحر فعليه دم، ولو أخّر أقلّه فعليه لكل شوط صدقة وهٰذا عند الإمكان. (غنية الناسک : (ص: ۲۷۳) باب الجنايات، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج، المطلب الأوّل : فی ترک الواجب فی طواف الزيارة، ط : إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۴۹۳) باب الجنايات وأنواعها، النوع الخامس فی الجنايات فی أفعال الحج، فصل : فی حكم الجنايات فی طواف الزيارة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد : (۲/۵۵۵) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد.

(۳) فإذا فرغ من الرمی والذبح والحلق يوم النحر فالأفضل أن يطوف للفرض من يومه ذٰلک وإلاّ فی الثانی أو فی الثالث ثم لافضيلة بل الكراهة. (أمّا عند الإمام فكراهة تحريميّة موجبة للدم). (إرشاد الساری : (ص: ۳۲۷) باب طواف الزيارة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۷۶) باب طواف الزيارة، ط: إدارة القرآن.

شامی : (۲/۵۱۷) كتاب الحج، مطلب : فی طواف الزيارة، ط : سعيد.

نہیں کیا تو بعد میں بھی کرنا پڑے گا اور تاخیر کرنے کی وجہ سے حرم کی حدود میں ایک دم بھی دینا لازم ہوگا۔(۱)

☆ جو عورت ناپاک ہو وہ اس وقت طواف زیارت نہ کرے بلکہ منی ہی میں مقیم رہے، اور بعد میں خون بند ہونے کے بعد غسل کرکے پاک ہونے کے بعد طواف زیارت کرے، ناپاکی کی بنا پر طواف زیارت میں تاخیر ہونے کی وجہ سے دم لازم نہیں ہوگا۔(۲)

☆ اگر منی روانہ ہونے سے پہلے حج کی سعی نہیں کی تھی تو اس طواف کے بعد سعی بھی کرنی ہوگی، اور اس طواف کے شروع کے تین چکروں میں رمل (اکڑ کر چلنا) کیا جائے، اور جب حلق کے بعد سلے ہوئے کپڑے پہن کر طواف کرے تو اضطباع نہ کرے، اور پھر سعی بھی سلے ہوئے کپڑوں میں کرے۔(۳)

---

(۱) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱، ۲، ۶، على نفس الصفحة.

(۲) وحيجها لايمنع نسكا الا الطواف، فهو حرام من وجهين: دخولها المسجد، و ترک واجب الطهارة، فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت، وشهدت جميع المناسک الاّ الطواف والسعى؛ لأنّه لايصحّ بدون الطواف، ولايلزمها دم لترک الصدر وتأخير الزيارة عن وقته لعذر الحيض والنّفاس. (غنية الناسک: (ص: ۹۴، ۹۵) باب الإحرام، فصل: فى إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى: (ص: ۱۶۲) باب الإحرام، فصل فى إحرام المرأة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

▭ الدر مع الرد: (۵۲۸/۲) كتاب الحج، قبيل: باب القران، ط: سعيد.

(۳) فيطوف سبعة أشواط بلارمل فيه، وسعى بين الصفا والمروة بعده إن قدم السعى و وقع ممتدًا به، وإلاّ رمل و سعى، وإن قدم الرمل؛ لأنّ رمله السابق بلاسعى غير مشروع ...... وأمّا الاضطباع فساقط مطلقًا فى هٰذا الطواف، سوا سعى قبله أو بعده؛ لأنّه قد تحلل من إحرامه، وقد لبس المخيط، والاضطباع فى حال بقاء الإحرام ...... (غنية الناسک: (ص: ۱۷۶، ۱۷۷) باب طواف الزيارة، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى: (ص: ۳۲۷) باب طواف الزيارة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

▭ البحر العميق: (۱۸۳۱/۳) الباب الثانى عشر: فى الأعمال المشروعة يوم النحر، طواف الإفاضة، ط: موسّسة الريّان، المكتبة المكيّة.

☆ طواف زیارت دسویں کو کرنا افضل ہے، اور بارھویں کا آفتاب غروب ہونے تک جائز ہے، اس کے بعد مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

☆ طواف زیارت کو بارہ ذی الحجہ سے مؤخر کرنے کی صورت میں دم دینا لازم ہوگا اور بلا عذر تاخیر کی وجہ سے گناہ بھی ہوگا۔(۲)

طواف زیارت بے وضو کرنے کے بعد وطی کا حکم

''طواف زیارت جنابت میں کرنے کے بعد وطی کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳ / ٦١)

طواف زیارت بے وضو کیا

اگر طواف زیارت بے وضو کیا، اور طواف وداع بارہ ذی الحجہ کے آفتاب غروب ہونے سے پہلے پہلے کرلیا، تو یہ طواف طواف زیارت بن جائے گا، اور اگر طواف وداع ایام نحر یعنی بارہ ذی الحجہ گزرنے کے بعد کیا تو یہ طواف، طواف زیارت

---

(۱) فإذا فرغ من الرمی والذبح والحلق یوم النحر فالأفضل أن یطوف للفرض من یومه ذٰلک وإلاّ فی الثانی أو فی الثالث ثم لافضیلة بل الکراهة . (أمّا عند الإمام فکراهة تحریمیّة موجبة للدم) . (إرشاد الساری : (ص: ٣٢٧) باب طواف الزیارة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ١٧٦) باب طواف الزیارة ، ط: إدارة القرآن .

▭ شامی : (٢/ ٥١٧) کتاب الحج ، مطلب : فی طواف الزیارة ،ط : سعید .

(٢) المحرم إذا جنٰی عمدًا بلاعذر یجب علیه الجزاء والإثم وإن جنٰی بغیر عمدٍ أو بعذر فعلیه الجزاء دون الإثم ، ولا بدّ من التوبة علی کل حال . (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ٤٢١ ، ٤٢٢) باب الجنایات، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ٢٤٢) باب الجنایات ، مقدمة : فی ضوابط ینبغی حفظها لعموم نفعها فی الفصول الآتیة ، قبیل : الفصل الأوّل فی الطیب ، ط: إدارة القرآن .

▭ شامی : (٢/ ٥٤٤) باب الجنایات ، تنبیه ، ط: سعید .

▭ انظر الحاشیة السابقة، رقم: ١ ، علی الصفحة السابقة رقم: ٥٧ .

نہیں بنے گا، اور بے وضو طواف زیارت کرنے کی وجہ سے دم دینا واجب ہوگا۔(۱)

طواف زیارت بے ہوشی کی وجہ سے بارہ ذی الحجہ تک نہ کرسکا

☆ اگر کوئی حاجی طواف زیارت کے ایام میں بے ہوش ہوگیا ہے، بارہ ذی الحجہ تک ہوش میں آ کر طواف کرنے کا امکان نہیں ہے تو کوئی دوسرا شخص اس کی طرف سے نائب بن کر طواف زیارت کرلے، کافی ہوجائے گا، البتہ اگر اس دوران اس بے ہوش آدمی سے احرام کی ممنوع چیزوں میں سے کوئی چیز صادر ہوگی تو جزاء اس بے ہوش آدمی پر لازم ہوگی، نائب بن کر طواف زیارت کرنے والے پر نہیں۔

اور اگر نائب سے احرام کی ممنوع چیزوں میں سے کوئی چیز صادر ہوگی تو نائب کو اپنی طرف سے صرف ایک ہی جزاء دینا لازم ہوگا۔

☆ اور اگر بے ہوش آدمی بارہ ذی الحجہ تک ہوش میں آ کر طواف زیارت نہیں کرسکا اور بارہ ذی الحجہ کے اندر کسی نے نائب بن کر بھی اس کی طرف سے طواف زیارت نہیں کیا تو ہوش میں آنے کے بعد طواف زیارت کرلے، اور تاخیر کی وجہ سے حرم کی حدود میں ایک دم دے دے۔(۲)

---

(۱) وإن طاف للزيارة جنبًا محدثًا وللصدر طاهرًا أى من الحدثين فإن حصل فى أيّام النحر انتقل إلى الزيادة ، ثم إن طاف للصدر ثانيًا فلاشيئ عليه ...... وإلاً أى إن لم يطف ثانيًا فعليه دم لتركه أى لترك الصدر اتفاقًا ...... وإن حصل الصدر بعد أيّام النحر لاينتقل إليها وعليه دم أى اتّفاقًا لطواف الزيارة محدثًا ...... (إرشاد السارى : (ص: ۴۹۳ ، ۴۹۴) باب الجنايات وأنواعها، فصل : ولو طاف للزيارة جنبًا وللصد رطاهرًا ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗀 غنية النّاسک : (ص: ۲۷۴) باب الجنايات ، الفصل السابع فى ترک الواجب فى أفعال الحج ، المطلب الأوّل : فى ترک الواجب فى طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن .

🗀 شامي : (...... / ۵۵۱) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) ولو أحرم بحجه الإسلام عاقلاً ، ثمّ عرض له الجنون ففعل به ماعلىٰ الحاج من الوقوف و طواف الزيارة ونحو ذٰلک أجزأه ،و إلا فلا ...... ولو أحرم وهو صحيح ثم أصابه عنه ، فقضٰى به أصحابه =

طواف زیارت جنابت میں کرنے کے بعد وطی کا حکم

جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں طواف زیارت کرنا منع ہے، اگر کسی نے ایسی حالت میں طواف زیارت کرلیا تو گناہ ہوگا اور حرم کے حدود میں ''بدنہ'' یعنی اونٹ یا گائے ذبح کرنا لازم ہوگا، البتہ اس کے بعد حلق یا قصر کرکے بیوی سے ہمبستری کرنے کی صورت میں مزید دم لازم نہیں ہوگا، تاہم احتیاط اسی میں سے کہ جب تک پاکی کی حالت میں طواف زیارت دوبارہ نہ کرلیا جائے یا ''بدنہ'' ادا نہ کردیا جائے، اس وقت تک ہمبستری سے اجتناب کیا جائے۔(۱)

= المناسک ، ووقفوا به ، فلبث بذٰلک سنین ، ثم أفاق ، أجزأه ذٰلک عن حجة الإسلام ، ومایصیب هٰذا المعتوه من الصید أو مس الطیب أو لبس الثیاب أو الجماع یجب علیه فی ذٰلک مایجب علی الصحیح ؛ لأنّه قد جعل فیما یجزیه من حجته بمنزلة الصحیح . والحاصل أنه لو أغمٰی علیه ، أو جن أو نام وهو مریض فإن کان قبل الإحرام ، و دام بعده ، فکل من علم قصده هو نائب عنه فی کل شیئ علی الأصح ...... وإن کان بعد الإحرام تعیّن حمله ، ولانیة عنه إلاً فی نیة الطواف والرمی . (غنیة الناسک : (ص: ۸۳) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المغمی علیه والمعتوه والنائم المریض والمجنون ، ط: إدارة القرآن).

ولو ارتکب أی المغمٰی علیه المحرم عنه غیره محظورًا لزمه موجبه ...... لا الرفیق أی لاغیره لأنّه أحرم عن نفسهٖ طریق الإصاله وعن المغمٰی علیه بطریق النّیابة کالولی یحرم عن الصغیر ...... ولذا لو ارتکب هو أیضًا محظورًا لزمه جزاء واحد لإحرام نفسهٖ ، ولا شیئ علیه من جهة إهلاله عن غیره . (إرشاد الساری : (ص: ۱۵۵ ، ۱۵۶) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المغمٰی علیه، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

الدر مع الرد : (۲/۵۲۶ ، ۵۲۷) کتاب الحج ، مطلب : فی مضاعفة الصلاة بمکّة ، ط: سعید.

(۱) فأمّا الطهارة عن الحدث والجنابة والحیض والنفاس فلیست بشرط لجواز الطواف ولیست بفرض عندنا بل واجبة حتٰی یجوز الطواف بدونها ...... وإذا لم تکن الطهارة من شرائط الجواز ، فإذا طاف وهو محدث أو جنب وقع موقعه حتٰی لو جامع بعده لایلزمه شیئ ؛ لأنّ الوطء لم یصادف الإحرام لحصول التحلل بالطواف هٰذا إذا طاف بعد أن حلق أو قصر ثم جامع . (بدائع الصنائع : (۲/۱۲۹) کتاب الحج ، فصل : وأمّا شرطه و واجباته ، ط: سعید)

ولو طاف للزیارة جنبًا أو حائضًا ، أو نفساء کله أو أکثره ، وهو أربعة أشواطٍ ، فعلیه بدنة ، ویقع معتد به فی حق التحلل ، ویصیر عاصیًا ویعیده طاهرًا حتمًا ، فإن أعاده سقطت عنه البدنة . (غنیة الناسک : (ص: ۲۷۲) باب الجنایات ، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الأوّل ، ط: إدارة القرآن)=

طواف زیارت جنابت کی حالت میں کیا

''جنابت کی حالت میں طواف زیارت کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱/۳۱۵)

طواف زیارت جنابت میں کیا اور طواف وداع طہارت سے کیا

☆ ......اگر طواف زیارت جنابت میں کیا اور طواف وداع پا کی کی حالت میں کیا، تو اگر طواف وداع بارہ ذی الحجہ کے اندر اندر کیا ہے تو یہ طواف، طواف زیارت بن جائیگا، اور طواف وداع ترک کرنے کا دم دینا پڑے گا، ہاں اگر اس کے بعد کوئی طواف کیا ہے تو وہ طواف، طواف وداع بن جائے گا، اور دم ساقط ہو جائے گا۔

☆ ......اور اگر طواف زیارت جنابت میں کرنے کے بعد پا کی کی حالت میں طواف وداع کیا لیکن یہ طواف وداع بارہ ذی الحجہ کے بعد کیا تو بھی یہ طواف، طواف زیارت ہو جائے گا مگر تاخیر کی وجہ سے ایک دم اور طواف وداع ترک کرنے کی وجہ سے دوسرا دم دینا پڑے گا، ہاں اگر اس کے بعد کوئی اور طواف کر لے گا تو وہ طواف وداع بن جائے گا اور طواف وداع ترک کرنے کی وجہ سے جو دم واجب ہوا تھا وہ ساقط ہو جائے گا اور طواف زیارت میں تاخیر کی وجہ سے صرف ایک دم دینا کافی ہوگا۔ (۱)

= إرشاد الساری : (ص: ۴۸۸) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل : فی حکم الجنایات فی طواف الزیارة ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

(۱) مالو طاف للزیارة جنبًا وللصدر طاهرًا ، فإن طاف للصدر فی أیّام النحر ، فعلیه دم لترک الصدر ؛ لأنّه انتقل إلی الزیارة ، وإن طاف للصدر ثانیًا ، فلا شیئ علیه ، وإن طاف للصدر بعد أیّام النحر ، فعلیه دمان ، دم لترک الصدر ، ودم لتأخیر الزیارة ، وإن طاف للصدر ثانیًا ، سقط عنه دمه . (غنیة الناسک : (ص: ۲۷۴) باب الجنایات ، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج ...... المطلب الأوّل : ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۴۹۳) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل : ولو طاف للزیارة جنبًا ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

الدر مع الرد : (۲/۵۵۰ ، ۵۵۱) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

طواف زیارت حیض کی حالت میں کیا

''حیض کی حالت میں طواف زیارت کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(٢٤٦/٢)

طواف زیارت حیض میں کرنے کے بعد وطی کا حکم

''طواف زیارت جنابت میں کرنے کے بعد وطی کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(٦١/٣)

طواف زیارت خود کرے

طواف زیارت خود کرنا فرض ہے، اگر چہ کسی کی گود یا کندھے پر ہو، اس میں نیابت جائز نہیں ہے، البتہ بے ہوش آدمی کے واسطے نائب بن کر طواف زیارت کرنا درست ہے، اور یہ طواف موت تک فوت بھی نہیں ہوتا، اور اس کا بدل بھی نہیں ہے، ہاں اگر کسی آدمی کا وقوف عرفہ کے بعد طواف زیارت کرنے سے پہلے انتقال ہو جائے اور اس نے موت سے پہلے حج مکمل کرنے کی وصیت کی تو اس صورت میں حرم کی حدود میں گائے یا اونٹ ذبح کرنا واجب ہوگا تا کہ حج مکمل ہو جائے۔(١)

---

(١) وكونه بنفسه أى وكون الطواف بنفس الناسک بلانيابة عنه وهو ركن الطواف ، ولو محمولاً أى بعذر أو بغيره ، فلاتجوز النيابة الا للمغمٰى عليه قبل الإحرام أى على الصحيح ، سواء طاف عنه واحد بأمره أو بغير أمره فإنّه يقع عنه و قيل : بل يشترط حضوره فيطاف به ، والصّبىّ غير المميّز ...... ولا مفسد للطواف وإنّما يبطله الردة ، ولا فوات قبل الممات ، ولايجزئ عنه البدل أى الجزاء ، الاّ إذا مات بعد الوقوف بعرفة ...... و أوصٰى بإتمام الحج : تجب البدنة لطواف الزيارة وجاز حجّه ، أى صح و كمل . (إرشاد السارى : (ص: ٣٢٨ ، ٣٢٩) باب طواف الزيارة ، فصل : فى شرائط صحّة الطواف ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص : ١٧٨) باب طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (٥١٨/٢) كتاب الحج ، مطلب : فى طواف الزيارة ، ط: سعيد .

طواف زیارت دوبارہ کیا تو سعی دوبارہ کرے یا نہیں؟

اگر طواف زیارت، جنابت یا حیض یا نفاس میں کیا، اور سعی بھی اس کے بعد کی، اور اس کے بعد طواف زیارت کا اعادہ کیا تو سعی دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں، کیونکہ پہلا طواف معتبر ہے، البتہ اس میں نقصان ہوا ہے اور دوسرے طواف سے اس نقصان کی تلافی ہوئی ہے، جب پہلا طواف نقصانات کے ساتھ معتبر ہے تو سعی بھی معتبر ہے، جب سعی معتبر ہے تو دوبارہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔(۱)

طواف زیارت رمی کے بعد کرنا

حج تمتع یا حج قران کرنے والوں کے لئے دسویں ذی الحجہ کی رمی، قربانی اور حلق یا بال کٹوانے کے بعد طواف زیارت کرنا سنت ہے واجب نہیں ہے، لہذا اگر کوئی شخص رمی، قربانی اور حلق سے پہلے طواف زیارت کرلے گا تو طواف زیارت ہو جائے گا اور اس پر دم لازم نہیں ہوگا مگر خلاف سنت اور مکروہ ہوگا اور اگر افراد کرنے والا ہے تو رمی اور حلق سے پہلے طواف زیارت کرنے سے طواف زیارت

---

(۱) وإذا أعاد الطواف أی طواف الزيارة طاهرًا وقد طافه جنبًا أی أولاً، فالمعتبر هو الأوّل والثانی جبر له أی لنقصانه بترک الواجب علی ماذهب إليه الكرخی وصححه صاحب "الإيضاح" إذ لا شکّ فی وقوع الأوّل معتدًا به حتیٰ حل به النّساء اتّفاقًا ...... وذهب أبو بكر الرازی إلی أن المعتبر هو الثانی ...... قال الكرمانی: والأوّل أقرب إلی الفقه، و قال ابن الهمام: قول الكرخی أولیٰ، قال فی البحر الزاخر و فائدة الخلاف تظهر فی إعادة السعی، فعلی القول الأوّل لايجب وعلی الثانی يجب، قلت ويؤيد الأوّل أنّه إذا لم يعد الطواف لاشيئ عليه من إعادة السعی والدم بتركه اتّفاقًا. (إرشاد الساری: (ص: ٤٩٠) باب الجنايات وأنواعها، النوع الخامس: فی الجنايات فی أفعال الحج، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية النّاسک: (ص: ٢٧٣) باب الجنايات، الفصل السابع: فی ترک الواجب فی أفعال الحج، المطلب الأوّل: ، ط: إدارة القرآن.

شامی: (٥٥١/٢) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد.

ہو جائے گا اور دم لازم نہیں ہوگا مگر سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مکروہ ہوگا۔(۱)

(موجودہ دور میں چونکہ رش بہت زیادہ ہوتا ہے اس لئے امید ہے کہ کراہت نہیں ہوگی۔)

طواف زیارت سے پہلے حج کرنا

طواف زیارت سے پہلے دوسرے حج یا عمرہ کا احرام باندھنا جائز نہیں۔(۲)

طواف زیارت سے پہلے صحبت کرنا

طواف زیارت سے پہلے بیوی سے صحبت کرنا حرام ہے اگر صحبت کر لی تو بدنہ (بڑا دم) یعنی پوری گائے یا پورا اونٹ حرم کی حدود میں ذبح کرنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) وأمّا الترتيب بينه و بين طواف الزيارة وبين الرمي و الحلق أى كونه بعدهما فسنة وليس بواجب تاكيد لماقبله ، وكذا الترتيب بينه وبين الحلق ، حتٰى لو طاف قبل الرمى والحلق لاشيئ عليه ، إلاّ أنّه قد خالف السنة فيكره ، على ماصرّح به غير واحد . (إرشاد السارى : (ص: ۳۲۹) باب طواف الزيارة ، فصل : فى شرائط طواف الزيارة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

شامى : (۲/۵۱۷) كتاب الحج ، مطلب فى طواف الزيارة ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۱۷۸) باب طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن .

(۲) وأمّا المنهى عنها أى من أنواع الإحرام المتصورة ، فالجمع بين الحجين أى بإحرام واحد ، أو بإدخال واحدة على أخرىٰ قبل الفراغ من الأولىٰ ، والعمرتين أى بينهما كذٰلک ، وهما نهى تحريم ، فيجب عليه الرفض و دمه على ماسيأتى فى محله وإدخال العمرة على الحج مطلقًا أى الآفاقى وغيره ...... (إرشاد السارى : (ص: ۱۳۴) باب الإحرام ، فصل : فى وجوه الإحرام ،ط : وأمّا المنهى عنها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۳۰) باب الجمع بين النسكين ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۵۸۷) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۳) و وطؤه بعد وقوفه لم يفسد حجه وتجب بدنة ، و بعد الحلق قبل الطواف شاة لخفة الجناية ، وفى الرد تحت قوله : لخفة الجناية) أى لوجود الحل الأوّل بالحلق فى حق غير النّساء ، وما=

اور اس کا گوشت صرف فقراء اور مساکین ہی کھا سکتے ہیں مالدار لوگ نہیں کھا سکتے، ساتھ ساتھ استغفار بھی کرنا چاہئے۔(۱)

طواف زیارت سے پہلے عمرہ کرنا

طواف زیارت سے پہلے دوسرے حج یا عمرہ کا احرام باندھنا جائز نہیں۔(۲)

طواف زیارت سے روکا گیا

اگر کسی محرم کو صرف ''طواف زیارت'' سے روکا گیا تو وہ ''محصر'' نہیں ہوگا

= ذكره من التفصيل هو ما عليه المتون ، ومشى في المبسوط والبدائع والاسبيجابى على وجوب البدنة قبل الحلق وبعده ، وفى الفتح أنّه الأوجه لإطلاق ظاهر الرواية ، وجوبها بعد الوقوف بلاتفصيل . (الدر مع الرد : (٢/٥٦٠) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

☐ إرشاد السارى : (ص: ٤٨١ ، ٤٨٢) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الرابع : فى حكم الجماع ، و دواعيه ، فصل : فى الجماع قبل الحلق وبعده ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ٢٦٩ ، ٢٧١) باب الجنايات ، الفصل السادس : فى الجماع و دواعيه ،ط : إدارة القرآن .

(١) ولايجوز للمكفر أى مكفر الجناية فى ذبح الهدى أى يأكل شيئًا من الدماء أى الواجبة عليه للجزاء الا دم القران والتمتّع والتطوع ...... (إرشاد السارى : (ص: ٥٧٠) باب فى جزاء الجنايات وكفاراتها ، فصل : لايجوز للمكفر ...... ط: الإمدادية ، مكّة المكرمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ٣٥٥ ، ٣٥٦) باب الهدايا ، فصل : فى أحكام الهدايا بعد الذبح وأحكام ذبحها ، ط: إدارة القرآن .

☐ الدر مع الرد : (٢/٦١٥ ، ٦١٦) كتاب الحج ، باب الهدى ، ط: سعيد .

(٢) وأمّا المنهى عنها أى من أنواع الإحرام المتصورة ، فالجمع بين الحجين أى بإحرام واحد ، أو بإدخال واحدة على أخرىٰ قبل الفراغ من الأولىٰ ، والعمرتين أى بينهما كذٰلک ، وهما نهى تحريم ، فيجب عليه الرفض و دمه على ماسيأتى فى محله وإدخال العمرة على الحج مطلقًا أى الآفاقى وغيره ...... (إرشاد السارى : (ص: ١٣٤) باب الإحرام ، فصل : فى وجوه الإحرام ،ط : وأمّا المنهى عنها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ٢٣٠) باب الجمع بين النسكين ، ط: إدارة القرآن .

☐ الدر مع الرد : (٢/٥٨٧) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

کیونکہ یہ طواف پوری زندگی میں جب بھی چاہے کرسکتا ہے۔(١)

البتہ بارہ ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے کے بعد طواف زیارت کرنے سے دم واجب ہوگا۔(٢)

اور یہ دم حدود حرم میں دینا ہوگا۔(٣)

اور جب تک طواف زیارت نہیں کرے گا بیوی حلال نہیں ہوگی۔(۴)

طواف زیارت قربانی سے پہلے کرنا

''قربانی سے پہلے طواف زیارت کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(٣/ ٢٨٠)

طواف زیارت کا بدل نہیں

طواف زیارت کسی حال میں بھی فوت نہیں ہوتا، اور بدل دے کر بھی ادا نہیں

---

(١) هو المنع عن الوقوف والطواف بعد الإحرام في الحج الفرض والنفل ، و في العمرة عن الطواف بها أو بهما لاغير ، فإن قدر على الطواف أو الوقوف فليس بمحصر (لأنّه إن منع عن الطواف فقط وقف ويؤخّر الطواف ويبقى محرمًا في حق النّساء . (إرشاد الساري : (ص: ٥٧٩، ٥٨٠) باب الإحصار ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ٣٠٩) باب الإحصار ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (٢/ ٥٩٣) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعيد .

(٢) انظر الحاشية السابقة، رقم: ٢، على الصفحة السابقة، رقم: ٥٧.

(٣) ذبحه في الحرم ، فلو ذبحه في غيره لايجزئه عن الذبح ...... (غنية الناسک : (ص: ٢٦٢) باب الجنايات ، فصل : في شرائط كفاراتها الثلاث ، مطلب : في شرائط جواز الدم ، الثامن ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري : (ص: ٥٥۴) باب في جزاء الجنايار و كفاراتها ، فصل : في أحكام الدماء و شرائط جوازها ، الثالث : ذبحه في الحرم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (٢/ ٦١٢) كتاب الحج ، باب الهدى ،ط : سعيد .

(۴) ولو لم يطف أصلاً لايحل له النّساء وإن طال ومضت سنون بإجماع ، كذا في الهندية . (شامي : (٢/ ٥١٨) كتاب الحج ، مطلب : في طواف الزيارة ، ط: سعيد)

غنية الناسک، (ص:١٧٧) باب طواف الزيارة، ط: ادارة القرآن.

إرشاد الساري : (ص: ٣٢٧ ، ٣٢٨) باب طواف الزيارة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

انظر الحاشية السابقة ، رقم : ١ .

کیا جاسکتا، ہر حال میں طواف زیارت کرنا ضروری ہے، اگر طواف زیارت نہیں کیا تو آخری عمر تک طواف زیارت کی ادائیگی فرض رہے گی (۱)

اور جب تک اس کو ادا نہیں کرے گا بیوی سے صحبت اور بوس و کنار حرام رہے گا گویا کہ بیوی کے حق میں احرام باقی رہے گا۔ (۲)

طواف زیارت کا وقت

طواف زیارت کا وقت ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کی صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اس سے پہلے طواف زیارت کرنا جائز نہیں ہے، اور اس کو بارھویں تاریخ کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے ادا کر لینا واجب ہے، اور طواف زیارت رات میں بھی کرنا جائز ہے، اگر کسی نے بارھویں تاریخ کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے طواف زیارت نہیں کیا تو اس کو بھی طواف زیارت کرنا پڑے گا اور ایک دم دینا بھی لازم ہوگا۔ (۳)

---

(۱) ولایجزئ عنه البدل أی الجزاء إلاّ إذا مات بعد الوقوف بعرفة . (إرشاد الساری : (ص: ۳۲۹) طواف الزیارة ، فصل : فی شرائط صحة الطواف ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۷۸) باب طواف الزیارة ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۲/۵۱۷) کتاب الحج ، مطلب : فی طواف الزیارة ، ط: سعید .

(۲) ولو لم یطف أصلاً لایحل له النّساء وإن طال ومضت سنون بإجماع ، کذا فی الهندیة . (شامی : (۲/۵۱۸) کتاب الحج ، مطلب : فی طواف الزیارة ، ط: سعید)

إرشاد الساری : (ص: ۳۲۷ ، ۳۲۸) باب طواف الزیارة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

انظر الحاشیة السابقة، رقم: ۱، علی الصفحة السابقة، رقم: ۶۷، أیضًا.

(۳) أوّل وقت طواف الزیارة : طلوع الفجر الثانی من یوم النحر ، فلایصح قبله ، ولا آخر له فی حق الصحة ، فلو أتٰی به بعد سنین صحّ ، ولکن یجب فعله فی أیّام النحر أی أولیالیها عند الإمام ، ویسنّ إجماعًا ، فیکره تأخیرها عنه بالاتفاق تحریمًا أو تنزیهًا ، فلو أخّر عنها أی بغیر عذر ولو إلیٰ آخر أیّام التشریق لزمه دم . (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۳۲۸) باب طواف الزیارة ، فصل : أوّل وقت طواف الزیارة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة) =

اور یہ دم حدود حرم میں دینا لازم ہوگا۔(۱)

طواف زیارت کے بعد سعی کرنا

طواف زیارت کے بعد سعی کرنا واجب ہے جس شخص نے پہلے سعی کرلی تھی اس کے لئے طواف زیارت کے بعد دوبارہ سعی کرنا واجب نہیں ہے۔(۲)

طواف زیارت کے بعد سعی نہیں کی

☆اگر حج افراد کرنے والے نے منیٰ جانے سے پہلے طواف قدوم کے ساتھ سعی نہیں کی تو طواف زیارت کے بعد سعی کرنا واجب ہے، اور طواف کے بعد متّصل سعی کرنا سنت ہے اور فاصلہ کرنا سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے لیکن دم واجب نہیں ہوگا۔(۳)

= غنية الناسک : (ص: ۱۷۷ ، ۱۷۸) باب طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن .

بدائع الصنائع : (۱۳۲/۲) کتاب الحج ، فصل : وأمّا زمان هٰذا الطواف (طواف الزيارة) ط: سعيد .

(۱) ذبحه في الحرم ، فلو ذبحه في غيره لايجزئه عن الذبح ...... (غنية الناسک : (ص: ۲۶۲) باب الجنايات ، فصل : في شرائط کفاراتها الثلاث ، مطلب : في شرائط جواز الدم ، الثامن ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري : (ص: ۵۵۴) باب في جزاء الجنايات و کفاراتها ، فصل : في أحکام الدماء و شرائط جوازها ، الثالث : ذبحه في الحرم ، ط: الإمدادية ، مکّة المکرّمة .

الدر مع الرد : (۲۱۶/۲) کتاب الحج ، باب الهدی ،ط : سعيد .

(۲) فيطوف سبعة أشواط بلارمل فيه ، وسعی بين الصفا والمروة بعده إن قدم السعي و وقع معتدا به ، وإلاّ رمل و سعی ، ......قدمنا أن الأفضل تأخير السعي إلی ما بعد طواف الإفاضة ، وکذٰلک الرمل ليصير تبعًا للفرض دون السنة ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۷۶ ، ۱۷۷) باب طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري : (ص: ۳۲۷) باب طواف الزيارة ، ط: الإمدادية ، مکّة المکرّمة .

شامي : (۵۱۸/۲) کتاب الحج ، مطلب في طواف الزيارة ، ط: سعيد .

(۳) فإن کان سعی بين الصفا والمروة عقيب طواف القدوم ولم يرمل في هٰذا الطواف ولم يسع والا رمل کذا في الکافي. (الهنديه: (۲۳۲/۱) کتاب الحج، الباب الخامس في کيفية أداء الحج، ط: رشيديه)

(فإن کان سعی بين الصفا والمروة) سابقًا (عقب طواف القدوم لم يرمل في هٰذا الطواف)=

☆اور اگر قران اور تمتع کرنے والے نے منی جانے سے پہلے ایک نفلی طواف کر کے حج کی سعی نہیں کی تو طواف زیارت کے بعد سعی کرنا واجب ہے، طواف زیارت کے بعد متّصل سعی کرنا سنّت ہے، اور فاصلہ کرنا سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے، لیکن دم واجب نہیں ہوگا۔

اگر ان دونوں صورتوں میں طواف زیارت کرنے کے بعد سعی نہیں کی اور بارہ ذی الحجہ کا دن بھی گزر گیا تو اب بھی سعی کرے، تاخیر کی وجہ سے مکروہ ضرور ہوگا لیکن دم واجب نہیں ہوگا، اور اگر بارہ ذی الحجہ کے بعد سعی بھی نہیں کی اور گھر واپس آ گیا تو ایسی صورت میں حرم کی حدود میں ایک دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

= لأنّ الرمل فی طواف بعده سعی (ولا سعی علیه) ؛ لأنّ تکراره غیر مشروع (فإن لم یکن قدم السعی) بعد طواف القدوم (رمل فی هٰذا الطواف ...... و سعی بعده) وجوبًا علی ماقدمنا .
(اللباب فی شرح الکتاب : (۱/۱۹۲) کتاب الحج ، ط: دار الکتاب العربی)

ولو ترک السعی ورجع إلی أهله ، فإن خرج من المیقات (شرح) فأراد العود یعود بإحرام جدید ، فإن کان بعمرة فیأتی أوّلاً بأفعال العمرة ، ثمّ یسعی ، وإن کان لحج فیطوف اولاً طواف القدوم ثمّ یسعی بعده وإذا أعاده سقط الدم ، قال فی الأصل : والدم أحب إلی من الرجوع ؛ لأنّ فیه منفعة للفقراء ، والنقصان لیس بفاحش ...... ولو أخر السعی عن أیّام النحر ولو شهورًا لا شیئ علیه ، ویکره . (غنیة الناسک : (ص: ۲۷۸) المطلب الخامس : فی ترک الواجب فی السعی، ط: إدارة القرآن)

أمّا بیان حکمه إذا تأخر عن وقته الأصلی وهی أیّام النحر بعد طواف الزیارة ، فإن کان لم یرجع إلی أهله فإنّه یسعی ولاشیئ علی ؛ لأنّه أتٰی بما وجب علیه ولایلزمه بالتاخیر شیئ ؛ لأنه فعله فی وقته الأصلی وهو ما بعد طواف الزیارة ...... وإن کان رجع إلی أهله ، فعلیه دم لترکه السعی بغیر عذر . (بدائع الصنائع : (۲/۱۳۵) کتاب الحج ، ط: سعید)

(۱) فإن کان سعی بین الصفا والمروة عقیب طواف القدوم ولم یرمل فی هٰذا الطواف ولم یسع والا رمل کذا فی الکافی . (الهندیه : (۱/۲۳۲) کتاب الحج ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه)

(فإن کان سعی بین الصفا والمروة) سابقًا (عقب طواف القدوم لم یرمل فی هٰذا الطواف) لأنّ الرمل فی طواف بعده سعی (ولا سعی علیه) ؛ لأنّ تکراره غیر مشروع (فإن لم یکن قدم السعی) بعد طواف القدوم (رمل فی هٰذا الطواف ...... و سعی بعده) وجوبًا علی ماقدمنا .
(اللباب فی شرح الکتاب : (۱/۱۹۲) کتاب الحج ، ط: دار الکتاب العربی) =

اور اگر گھر سے واپس آکر کبھی بھی سعی کرے گا تو دم ساقط ہو جائے گا، البتہ دوبارہ حرم جانے کے لئے حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر جانا ہوگا، پہلے حج یا عمرہ سے فارغ ہوگا پھر اس کے بعد سعی کرے گا جو ذمہ میں رہ گئی تھی۔(۱)

= ☜ ولو ترك السعي ورجع إلى أهله ، فإن خرج من الميقات (شرح) فأراد العود يعود بإحرام جديد ، فإن كان بعمرة فيأتي أوّلاً بأفعال العمرة ، ثمّ يسعى ، وإن كان لحج فيطوف اولاً طواف القدوم ثمّ يسعى بعده وإذا أعاده سقط الدم ، قال في الأصل : والدم أحب إلى من الرجوع ؛ لأنّ فيه منفعة للفقراء ، والنقصان ليس بفاحش ...... ولو أخر السعي عن أيّام النحر ولو شهورًا لا شيئ عليه ، ويكره .
(غنية الناسك : (ص: ۲۷۸) المطلب الخامس : في ترك الواجب في السعي، ط: إدارة القرآن)

☜ أمّا بيان حكمه إذا تأخر عن وقته الأصلي وهي أيّام النحر بعد طواف الزيارة ، فإن كان لم يرجع إلى أهله فإنّه يسعى ولاشيئ على ؛ لأنّه أتىٰ بما وجب عليه ولايلزمه بالتاخير شيئ ؛ لأنّه فعله في وقته الأصلي وهو ما بعد طواف الزيارة ...... وإن كان رجع إلى أهله ، فعليه دم لتركه السعي بغير عذر . (بدائع الصنائع : (۱۳۵/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد)

(۱) فإن كان سعى بين الصفا والمروة عقيب طواف القدوم ولم يرمل في هٰذا الطواف ولم يسع والا رمل كذا في الكافي . (الهنديه : (۲۳۲/۱) كتاب الحج ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

☜ (فإن كان سعى بين الصفا والمروة) سابقًا (عقب طواف القدوم لم يرمل في هٰذا الطواف) لأنّ الرمل في طواف بعده سعي (ولا سعي عليه) ؛ لأنّ تكراره غير مشروع (فإن لم يكن قدم السعي) بعد طواف القدوم (رمل في هٰذا الطواف ...... و سعى بعده) وجوبًا على ماقدمنا .
(اللباب في شرح الكتاب : (۱۹۲/۱) كتاب الحج ، ط: دار الكتاب العربي)

☜ ولو ترك السعي ورجع إلى أهله ، فإن خرج من الميقات (شرح) فأراد العود يعود بإحرام جديد ، فإن كان بعمرة فيأتي أوّلاً بأفعال العمرة ، ثمّ يسعى ، وإن كان لحج فيطوف اولاً طواف القدوم ثمّ يسعى بعده وإذا أعاده سقط الدم ، قال في الأصل : والدم أحب إلى من الرجوع ؛ لأنّ فيه منفعة للفقراء ، والنقصان ليس بفاحش ...... ولو أخر السعي عن أيّام النحر ولو شهورًا لا شيئ عليه ، ويكره . (غنية الناسك : (ص: ۲۷۸) المطلب الخامس : في ترك الواجب في السعي، ط: إدارة القرآن)

☜ أمّا بيان حكمه إذا تأخر عن وقته الأصلي وهي أيّام النحر بعد طواف الزيارة ، فإن كان لم يرجع إلى أهله فإنّه يسعى ولاشيئ على ؛ لأنّه أتىٰ بما وجب عليه ولايلزمه بالتاخير شيئ ؛ لأنّه فعله في وقته الأصلي وهو ما بعد طواف الزيارة ...... وإن كان رجع إلى أهله ، فعليه دم لتركه السعي بغير عذر . (بدائع الصنائع : (۱۳۵/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد)

طواف زیارت کے لئے مستقل احرام

طواف زیارت کی قضاء کرنے کیلئے مستقل احرام کی ضرورت نہیں ہے، جس احرام سے حلال ہوا ہے وہی اس کے لئے کافی ہے۔(۱)

طواف زیارت کے وقت حیض آجائے

☆ طواف زیارت حج کا عظیم رکن ہے، جب تک طواف زیارت نہیں کیا جاتا میاں بیوی ایک دوسرے کیلئے حلال نہیں ہوتے بلکہ اس معاملہ میں احرام بدستور باقی رہتا ہے اس لئے یہ طواف ہر حال میں کر کے آنے کی کوشش کرنی چاہئے۔(۲)

☆ اگر کوئی شخص طواف زیارت کے بغیر وطن واپس آ گیا تو اس پر نیا احرام باندھے بغیر واپس مکہ مکرمہ جا کر طواف زیارت کرنا لازم ہے، اور تاخیر کی وجہ سے دم دینا بھی لازم ہوگا، جب تک طواف زیارت نہیں کرے گا میاں بیوی کے تعلق کے حق میں احرام باقی رہے گا اور اس کا حج مکمل نہیں ہوگا، اور طواف زیارت کا بدل کوئی چیز نہیں ہے، دم دینا کافی نہیں ہر حال میں واپس جا کر طواف کرنا ہی ضروری ہے۔(۳)

---

(۱) ولو ترک طواف الزيارة كله أو أكثره فهو محرم أبدًا فى حق النّساء ، حتى يطوف ...... فعليه حتمًا أن يعود بذٰلک الإحرام ويطوفه ولايجزئ عنه البدل أصلاً . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۳) باب الجنايات ، الفصل السابع فى ترک الواجب فى أفعال الحج ...... المطلب الأوّل : فى ترک الواجب فى طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن)

انظر الحاشية السابقة ، رقم : ۳، ۴، ۵ على الصفحة السابقة ، رقم : ۲۸۱ .

(۲) ولو ترک طواف الزيارة كله أو أكثره فهو محرم أبدًا فى حق النّساء ، حتى يطوف ...... فعليه حتمًا أن يعود بذٰلک الإحرام ويطوفه ولايجزئ عنه البدل أصلاً . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۳) باب الجنايات ، الفصل السابع فى ترک الواجب فى أفعال الحج ...... المطلب الأوّل : فى ترک الواجب فى طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن)

انظر الحاشية السابقة ، رقم : ۳، ۴، ۵ على الصفحة السابقة ، رقم : ۲۸۱ .

(۳) ولو ترک طواف الزيارة كله أو أكثره فهو محرم أبدًا فى حق النّساء ، حتى يطوف ...... فعليه =

☆ جوخواتین طواف زیارت کے دنوں میں ناپاک ہوں، ان کو چاہئے کہ اپنا سفر ملتوی کردیں، اور جب تک پاک ہوکر طواف نہیں کرلیتیں مکہ مکرمہ سے واپس نہ جائیں اگر پہلے سے ایام کو روکنے کی کوئی تدبیر ہوسکتی ہے تو اس کو اختیار کرلینا چاہئے۔(۱)

آج کل حج کے سفر میں آمدورفت کی تاریخ پہلے ہی سے متعین ہوتی ہے، تبدیل کرانا مشکل ہوتا ہے اور کافی پریشانی ہوتی ہے اس لئے اگر واپسی کی تاریخ تبدیل کرنا ممکن نہیں یا پاک ہونے تک مکہ مکرمہ میں ٹھہرنے کی کوئی صورت نہیں تو ایسی مجبوری اور ناگزیر حالت میں حیض کی حالت میں طواف زیارت کرلے اور اللہ تعالی سے توبہ استغفار کرلے تو طواف زیارت شرعا معتبر ہوجائے گا اور وہ پوری طرح حلال ہوجائے گی اور احرام کی پابندیاں ختم ہوجائیں گی، مگر اس پر ایک بدنہ بڑا جانور، اونٹ، گائے یا بھینس حدود حرم میں ذبح کرنا لازم ہوگا اگر حدود حرم میں بدنہ ذبح نہ کرسکی اور وہ کسی بھی موقع پر پاکی کی حالت میں طواف زیارت کا اعادہ کرلے تو بدنہ ذبح کرنا ساقط ہوجائے گا۔(۲)

= حتمًا أن يعود بذٰلک الإحرام ويطوفه ولايجزئ عنه البدل أصلاً . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۳) باب الجنايات ، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج ...... المطلب الأوّل : فی ترک الواجب فی طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن)

▭ انظر الحاشية السابقة، رقم:۴، علی الصفحة رقم:۶۷، والحاشية رقم: ۱ ،علی الصفحة:۶۸ .

(۱) وحيضها لايمنع نسکاً إلاّ الطواف ، فهو حرام من وجهين ، دخولها المسجد ، وترک واجب الطهارة ، فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت وشهدت جميع المناسک ، الاّ الطواف والسعی ...... ولايلزمها دم لترک الصدر وتأخير الزيارة عن وقته لعذر الحيض والنفاس. (غنية الناسک : (ص: ۹۴ ، ۹۵) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر مع الرد : (۵۲۸/۲) کتاب الحج ، قبيل : باب القران ، ط: سعيد .

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ،ط: الإمدادية ، مکّة المکرّمة .

(۲) ولو همّ الراکب علی القفول ، ولم تطهر فاستفتت هل تطوف أم لا ؟ قالوا : يقال لها : لاتحل لک دخول المسجد وإن دخلت وطفت أثمت ، وصحّ طوافک وعليک ذبح بدنة . =

طواف زیارت موت تک نہ کرسکا

☆ اگر کوئی حاجی موت تک طواف زیارت کرنے پر قادر نہیں ہوا تو اس پر آخری وقت میں ایک بدنہ (اونٹ یا گائے) حرم کی حدود میں ذبح کرنے کے لئے وصیت کرنا لازم ہے۔(۱)

واضح رہے کہ طواف زیارت کرنے سے پہلے بیوی سے صحبت کرنا بھی حلال نہیں ہے۔

☆ اگر ایسے آدمی نے بارہ ذی الحجہ کے اندر یا اس کے بعد کوئی طواف کیا تو یہ طواف، طوافِ زیارت کے قائم مقام ہوجائے گا اور بیوی حلال ہوجائے گی البتہ بارہ ذی الحجہ کے بعد طواف کرنے کی صورت میں تاخیر کی وجہ سے ایک دم دینا لازم ہوگا۔

= (غنية الناسك : (ص: ۲۷۴) باب الجنايات ، الفصل السابع : في ترك الواجب في أفعال الحج ......المطلب الأوّل : في ترك الواجب في طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن)

☞ ولو انقطع دمها أي دم الحائض بدواء أو لا أي لا بدواء أو لم ينقطع أي بالكية ، فاغتسلت أولا أي أو ما اغتسلت وطافت ثم عاد دمها في أيّام العادة يصح طوافها ، ولزمها بدنة وكانت عاصية ...... ، وعليها أن تعيده طاهرة ، أي من الحدثين ، فإن أعادته سقط ما وجب أي من البدنة وعليها التوبة من جهة المعصية ولو مع البدنة . (إرشاد الساري : (ص: ۴۹۲) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات في أفعال الحج ، فصل : في طواف الزيارة للحائض ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☞ شامي : (۲/۵۱۹) كتاب الحج ، مطلب : في طواف الزيارة ، ط: سعيد .

(۱) طواف الزيارة (أول وقته بعد طلوع الفجر يوم النحر وهو فيه) أي الطواف في يوم النحر الأوّل (أفضل ويمتد) وقته إلى آخر العمر ...... (قوله : ويمتد وقته) أي وقت صحته إلى آخر الموت ، فلو مات قبل فعله ، فقد ذكر بعض المحشين عن شرح اللباب للقاضي محمد عبد عن البحر العميق أنّهم قالوا : ان عليه الوصية ببدنة لأنّه جاء العذر من قبل من له الحق وإن كان آثمًا بالتاخير اهـ تامل . (قوله : وحل له النّساء) أي بعد الركن منه وهو أربعة أشواط " بحر " ولو لم يطف أصلاً لا يحل له النّساء وإن طال ومضت سنون بإجماع . (شامي : (۲/۵۱۸) كتاب الحج ، مطلب في طواف الزيارة ،ط : سعيد)

☞ إرشاد الساري : (ص: ۳۲۸ ، ۳۲۹) باب طواف الزيارة ، فصل : في شرائط صحة الطواف، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

1 غنية الناسك : (ص: ۱۷۸) باب طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن .

طواف زیارت میں احرام ضروری نہ ہونے کی وجہ

طواف زیارت حج کا اہم رکن ہے اس کے باوجود اس سے پہلے احرام کھولنے کی اجازت ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جب لوگ بادشاہوں کے دربار میں حاضری دیتے ہیں تو خوب صفائی کرکے، بن سنور کر حاضر ہوتے ہیں، اسی طرح لوگوں کو طواف زیارت کے لئے اپنا حال درست کرکے حاضر ہونا چاہئے، سر سے گرد وغبار صاف کرلیں، بدن سے میل دور کرلیں، اور سلے ہوئے موزوں کپڑے پہن کر اللہ تعالیٰ کے دربار میں طواف زیارت کے لئے حاضری دیں اسی مقصد سے قارن اور تمتع کرنے والے کو قربانی اور حلق کے بعد طواف زیارت سے پہلے اور مفرد کو رمی کے بعد طواف زیارت سے پہلے احرام کھول کر سلے ہوئے کپڑے پہن کر طواف زیارت کرنے کی اجازت ہے، اور یہ احرام جزوی طور پر یعنی صرف تزیین کی حد تک کھلتا ہے، بیوی کے ساتھ صحبت کرنے میں ابھی احرام باقی ہے، کیونکہ ابھی حج کا ایک اہم رکن طواف زیارت باقی ہے۔(۱)

---

(۱) والسر فی الحلق أنّه تعيين طريق للخروج من الإحرام بفعل لاينافی الوقار ، فلو تركهم وأنفسهم لذهب كل مذهبًا ، وأيضًا ففيه تحقيق انقضاء التشعث والتغبر بالوجه الأتم ، ومثله كمثل السلام من الصلاة ، وإنّما قدم على طواف الإفاضة ليكون شبيهًا بحال الداخل على الملوک فی مؤاخذته نفسه بإزالة تشعثه وغباره. (حجة الله البالغة : (۲/ ۶۰) مبحث فی أبواب من الحج ، ط: كتب خانه رشيديه دهلی)

☐ حكمه التحلل فيباح فيه جميع ماحُظر بالإحرام من الطيب والعيد ولبس المخيط وغير ذٰلک إلا الجماع ودواعيه ، فإنّه و توابعه يتوقّف حلّه على الطواف أی طواف الإفاضة . (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۳۲۶) باب مناسک منٰی ، فصل : فی حكم الحلق ،ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۷۶) باب مناسک منٰی يوم النحر ، فصل : فی الحلق ، مطلب : فی حكم الحلق ،ط : إدارة القرآن .

☐ شامی : (۲/ ۵۱۷) كتاب الحج ، قبيل : مطلب : فی طواف الزيارة ، ط: سعيد .

طواف زیارت میں اضطباع

''طواف زیارت میں رمل'' کے عنوان کو دیکھیں۔(۳/۷۷)

طواف زیارت میں اہم باتیں

طواف زیارت میں طواف کی نیت کرنا فرض ہے، اور چار شوط (چکر) اس طواف میں فرض ہیں، اور سات شوط پورے کرنے واجب ہیں، اگر پیدل چل سکتا ہے تو پیدل چل کر طواف کرنا اور دائیں طرف سے شروع کرنا، اور وضو کے ساتھ کرنا، اور ستر چھپانا اور بارہ ذی الحجہ کے غروب سے پہلے پہلے کرنا واجب ہے۔(۱)

طواف زیارت میں تاخیر کی اور حیض آ گیا

عورت جانتی ہے کہ حیض عنقریب آنے والا ہے، اور ابھی حیض آنے میں اتنا وقت باقی ہے کہ پورا طواف زیارت یا چار پھیرے کر سکتی ہے، لیکن اس عورت نے طواف زیارت نہیں کیا اور حیض آ گیا، پھر ایام نحر گزرنے کے بعد پاک ہوئی تو پاک ہونے کے بعد طواف زیارت بھی کرنا پڑے گا اور تاخیر کرنے کی وجہ سے ایک دم بھی دینا پڑے گا اور یہ دم حدود حرم میں دینا لازم ہوگا۔

---

(۱) هٰذا الطواف هو المفروض فی الحج ولا یتم الحج الاّ به أی لکونه رکنًا بالإجماع ، والفرض منه أربعة أشواط وما زاد فواجب ...... فصل فی شرائط صحة الطواف ...... والنیّة أی أصلها لا تعینها واتیان أکثره ، وفیه أنّه رکن لا شرط، ...... و واجباته : المشی للقادر ، والتیامن ، وإتمام السبعة ،والطهارة عن الحدث أی مطلقا ، وستر العورة ، وفعله فی أیّام النحر . (إرشاد الساری : (ص: ۳۲۸ ، ۳۲۹) باب طواف الزیارة ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

▭ بدائع الصنائع : (۲/۱۲۸) کتاب الحج ، فصل : وأمّا شرطه و واجباته ، و : (ص ۲/۱۳۲) فصل : وأمّا مقداره ، ط: سعید .

▭ الدر مع الرد : (۲/۴۶۷ ، ۴۶۸ ، ۴۶۹) کتاب الحج ، مطلب : فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعید .

اور اگر حیض شروع ہونے سے پہلے پاک ہونے کی حالت میں طواف کے چار پھیرے کرنے کا وقت نہیں تھا تو دم واجب نہیں ہوگا البتہ پاک ہونے کے بعد طواف زیارت کرنا لازم ہوگا، اس کے بغیر شوہر کے لئے حلال نہیں ہوگی۔(۱)

طواف زیارت میں حیض کی وجہ سے تاخیر ہوگئی

''حیض کی وجہ سے طواف زیارت میں تاخیر ہوگئی'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۲۴۹)

طواف زیارت میں رمل

اگر حج کا احرام باندھنے کے بعد منی جانے سے پہلے ایک نفلی طواف کر کے سعی نہیں کی تو طواف زیارت کے بعد سعی بھی کرنی ہوگی اور اس طواف میں رمل بھی کرنا ہوگا، مگر طواف زیارت عموماً احرام کا کپڑا بدل کر سادہ کپڑے پہن کر کیا جاتا ہے اس لئے اس میں اضطباع نہیں ہوگا، البتہ اگر احرام کی چادریں نہ اتاری ہوں تو اضطباع بھی کرلیں۔(۲)

---

(۱) ولو حاضت في وقت تقدر أى حال كونها قادرة على أن تطوف فيه أربعة أشواط فلم تطف أى قبل الحيض لزمها دمٌ للتأخير ...... ولو حاضت في وقت تقدر على أقلّ من ذٰلك لم يلزمها شيئ ...... فقولهم أى مجملاً لاشيئ على الحائض وكذا النفساء لتأخير الطواف ...... مقيد بما إذا حاضت في وقت لم تقدر على أكثر الطواف أى قبل الحيض أو حاضت قبل أيّام النحر ولم تطهر إلاّ بعد مضيّ أيّام النحر أى جميعها ...... (إرشاد السارى : (ص:۴۹۵) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات في أفعال الحج ، فصل : في طواف زيارة للحائض ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسك : (ص: ۲۷۳ ، ۲۷۴) باب الجنايات ، الفصل السابع : في ترك الواجب في أفعال الحج ، ...... المطلب الأوّل : في ترك الواجب في طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن .

شامى : (۲/۵۱۹) كتاب الحج ، مطلب في طواف الزيارة ، ط: سعيد .

(۲) فيطوف سبعة أشواط بلا رمل فيه ، وسعى بين الصفا والمروة بعده إن قدم السعى و وقع معتدا به ، وإلاّ رمل و سعى ، وإن قدم الرمل ؛ لأنّ رمله السابق بلا سعى غير مشروع ...... وإن قدم السعى لا الرمل سقط الرمل ؛ لأنّ الرمل إنّما شرع في طواف بعده سعى ...... وأمّا الاضطباع فساقط مطلقًا في هٰذا الطواف سواء سعى قبله ، أو بعده ؛ لأنّه قد تحلل من إحرامه وقد لبس المخيط ، و =

طواف زیارت ناپاکی کی حالت میں کیا

اگر طواف زیارت جنابت یا حیض یا نفاس کی حالت میں کیا تو ایک بدنہ یعنی بڑا جانور اونٹ یا گائے کو حدودِ حرم میں ذبح کرنا لازم ہوگا، اور اگر ایسی حالت میں تین یا اس سے زیادہ طواف کے چکر کئے تو دم دینا لازم ہوگا (دم ایک بکرا یا گائے اور اونٹ کے ساتویں حصہ کو کہتے ہیں اور دم کا جانور حدودِ حرم میں ذبح کرنا ضروری ہے) اور اگر پاکی کے بعد طواف زیارت کا اعادہ کر لیا جائے گا تو بدنہ اور دم ساقط ہو جائے گا۔(۱)

طواف زیارت نفاس کی حالت میں کیا

''جنابت کی حالت میں طواف زیارت کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۱۵/۱)

طواف زیارت نہیں کیا

☆اگر کسی نے حج کے موسم میں طواف زیارت نہیں کیا تو وہ بعد میں جب بھی

= الاضطباع فی حال بقاء الإحرام ...... و مفاده أنّه لو قدمه علی الحلق سن الاضطباع فیه إذا کان أخر السعی إلیه . (غنیة الناسک : (ص: ۱۷۶ ، ۱۷۷) باب طواف الزیارة ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۳۲۷ ، باب طواف الزیارة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☐ شامی : (۵۱۸/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی طواف الزیارة ، ط: سعید .

(۱) ولو طاف للزیارة جنبًا أو حائضًا أو نفساء کله أو أکثره ، وهو أربعة أشواط فعلیه بدنة ، ویقع معتدا بـه فـی حـق التحلّل ، ویصیر عاصیًا ، وعلیه أن یعیده طاهرًا حتمًا ، فإن أعاده سقطت عنه البـدنة ...... ولـو طـاف أقلّه جنبًا فعلیه لکل شوط صدقة نصف صاعٍ ، (وفی حاشیته :قوله : لکل شـوط صـدقة) الخ ، أقول : یخالفه ما فی "غایة البیان " حیث أوجب الدم ...... (لباب المناسک مـع إرشـاد السـاری : (ص: ۴۸۸ ، ۴۸۹) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل : فی حکم الجنایات فی طواف الزیارة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☐ غنیة الناسک : (ص: ۲۷۲) باب الجنایات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الأوّل : فی ترک الواجب فی طواف الزیارة ، ط: إدارة القرآن .

☐ الدر مع الرد: (۵۵۱/۲) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

چاہے وہاں جا کر طواف زیارت کرے، نیا احرام باندھنے کی ضرورت نہیں، ویسے ہی جا کر طواف کرے، اور تاخیر کی وجہ سے حرم کی حدود میں ایک دم دیدے۔(۱)

☆ طواف زیارت سے پہلے دوسرے حج یا عمرہ کا احرام باندھنا جائز نہیں۔(۲)

بیوی سے صحبت کرنا بھی حرام ہے۔(۳)

اگر بیوی سے صحبت کر لی تو تاخیر کی وجہ سے دم دینے کے علاوہ بدنہ یعنی پوری گائے یا پورا اونٹ دینا بھی واجب ہوگا اور یہ حدود حرم میں دینا لازم ہوگا۔(۴)

---

(۱) ولو ترک طواف الزیارة کله أو أکثره ، فهو محرم أبدًا فی حق النّساء حتی یطوف ...... فعلیه حتمًا أن یعود بذٰلک الإحرام ، ویطوفه ، ولایجزئ عنه البدل أصلاً ...... ولو أخّر طواف الزیارة کله أو أکثره عن أیّام النحر فعلیه دم . (غنیة الناسک : (ص: ۲۷۳) باب الجنایات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الأوّل : فی ترک الواجب فی طواف الزیارة ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۴۹۰ ، ۴۹۳) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل : فی حکم الجنایات فی طواف الزیارة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☐ الدر مع الرد : (۲/۵۵۳ ، ۵۵۵) کتاب الحج ، باب الجنایات ،ط : سعید .

(۲) وأمّا المنهی عنها أی من أنواع الإحرام المتصورة ، فالجمع بین الحجین أی بإحرام واحد ، أوبإدخال واحدة علی أخریٰ قبل الفراغ من الأولیٰ ، والعمرتین أی بینهما کذٰلک وهما نهی تحریم ، فیجب علیه الرفض ، ودمه علی ماسیأتی فی محله ، وإدخال العمرة علی الحج مطلقًا أی الآفاقی وغیره ...... (إرشاد الساری : (ص:۱۳۴) باب الإحرام ، فصل : فی وجوه الإحرام ، وأمّا المنهی عنها ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☐ غنیة الناسک : (ص: ۲۳۰) باب الجمع بین النسکین ، ط: إدارة القرآن .

☐ الدر مع الرد : (۲/۵۸۷) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

(۳) فإذا أحرم قولاً بالتلبیة أو فعلاً بالسوق کما ذکرنا فلیتق الرفث وهو الجماع عند الجمهور ...... أو ذکر الجماع و دواعیه بحضرة النّساء . (غنیة الناسک : (ص: ۹۵) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

☐ الدر مع الرد : (۲/۴۸۷) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فی مایحرم بالإحرام ومالایحرم ، ط: سعید .

☐ إرشاد الساری : (ص: ۱۶۴) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الحرام ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

(۴) و وطؤه بعد وقوفه لم یفسد حجه وتجب بدنة ، و بعد الحلق قبل الطواف شاة لخفة الجنایة، وفی الرد تحت قوله : لخفة الجنایة) أی لوجود الحل الأوّل بالحلق فی حق غیر النّساء ، =

طواف شروع کرتے وقت

طواف شروع کرتے وقت پورا جسم حجر اسود کے سامنے ہونا افضل ہے یہاں تک کہ بدن کا کوئی حصہ اس کے مقابل ہونے سے رہ نہ جائے۔(۱)

طواف شروع کرنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا

طواف شروع کرنے سے پہلے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا صرف پہلے چکر

= وما ذكره من التفصيل هو ما عليه المتون ، ومشى فى المبسوط والبدائع والاسبيجابى على وجوب البدنة قبل الحلق وبعده ، وفى الفتح أنّه الأوجه لإطلاق ظاهر الرواية ، وجوبها بعد الوقوف بلاتفصيل . (الدر مع الرد : (۵۶۰/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۴۸۱ ، ۴۸۲) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الرابع : فى حكم الجماع ، و دواعيه ، فصل : فى الجماع قبل الحلق وبعده ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۲۶۹ ، ۲۷۱) باب الجنايات ، الفصل السادس : فى الجماع و دواعيه ،ط : إدارة القرآن .

☐ وأيضًا فيه : ذبحه فى الحرم ، فلو ذبحه فى غيره لايجزئه عن الذبح . (غنية الناسک : (ص: ۲۶۲) باب الجنايات ، فصل : فى شرائط كفاراتها الثلاث ، مطلب : فى شرائط جواز الدم ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۵۵۴) باب فى جزاء الجنايات وكفاراتها ، فصل : فى أحكام الدماء و شرائط جوازها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ الدر مع الرد : (۶۱۲/۲) كتاب الحج ، باب الهدى ، ط: سعيد .

☐ وانظر الحاشية السابقة، رقم: ۱ ، على الصفحة السابقة رقم: ۷۹، أيضًا.

(۱) قالوا : وأخذ الطائف عن يمين الحجر مما يلى الركن اليمانى ليحاذى جميع الحجر بجميع بدنه حين مروره عليه خروجًا عن خلاف من اشتراطه ...... والشرط إنّما هو أن يحاذى بجميعه جميع الأسود أو بعضه ، قال ابن الحجر رحمه اللّٰه تعالىٰ : إن المحاذاة لجميع الحجر ليست بشرط ، إنّما تكفى لبعضه بكل بدنه . (غنية الناسک : (ص: ۱۲۰) باب فى ماهية الطواف وأنواعه ، وأركانه ، وشرائطه ، وأحكامه ، فصل : وأمّا مستحبات الطواف ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۲۲۶) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فى مستحبات الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ شامى: (۴۹۳/۲) كتاب الحج، فصل : فى الإحرام ، مطلب : فى دخول مكّة ، ط: سعيد.

کے شروع میں ہے باقی چھ چکروں کے شروع میں نہیں ہے۔(۱)

طواف صدر

طواف صدر، طواف وداع کو کہتے ہیں۔(۲)

طواف عمرہ ناپاکی کی حالت میں کیا

عمرہ کا طواف جنابت یا حیض یا نفاس کی حالت میں کیا تو جرمانہ میں ایک دم یعنی بکری کو حدود حرم میں ذبح کرنا لازم ہوگا، اور اگر پاک ہونے کے بعد دوبارہ طواف کرلے گا تو دم ساقط ہوجائے گا۔(۳)

---

(۱) فاستقبل الحجر ، مکبّرًا مهلّلًا ، رافعًا يديه كالصلاة ، (قال تحتة فی الرد :)أی عند التكبير لا عند النية فإنّه بدعة لباب . و قال شارحه القاری فی موضع آخر بعد كلام : والحاصل أن رفع اليدين فی غير حالة الاستقبال مكروه . (الدر مع الرد : (۲/ ۴۹۳) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فی دخول مكّة ، ط: سعيد)

غنية الناسک : (ص: ۱۱۹) باب فی ماهية الطواف ...... فصل : و أمّا سنن الطواف ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد الساری : (ص: ۲۲۵) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فی سنن الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) ــــ الثالث : طواف الصدر ، ...... ولذا يسمٰى طواف الرجوع ، و يسمّى طواف الوداع بفتح الواو و بكسرها لموادعته البيت أو الحج . (إرشاد الساری : (ص: ۲۰۱) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، الثالث : طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

شامی : (۲/ ۵۲۳) كتاب الحج ، مطلب : فی طواف الصدر ، ط: سعيد .

البحر العميق : (۴/ ۱۹۰۶) الباب الثانی عشر : فی الأعمال المشروعة يوم النحر ، فصل: النفر من منٰی إلی مكّة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۳) ولو طاف للعمرة كله أو أكثره ، أو أقلّه ، ولو شوطًا جنبًا ، أو حائضًا ، أو نفساء ، أو محدثًا ، فعليه شاة ، لا فرق فيه بين الكثير والقليل والجنب والمحدث ؛ لأنّه لا مدخل فی طواف العمرة للبدنة ولا للصدقة ، ...... ولو أعاده سقط عنه الدم . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۶) باب الجنايات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الرابع : فی ترک الواجب فی طواف العمرة ، ط: إدارة القرآن) =

طوافِ قدوم

حج تمتع کرنے والے پر طواف قدوم واجب نہیں۔(۱)

عمرہ کرنے کے بعد جس قدر عمرے یا طواف کرنا چاہے عمرے اور طواف کرسکتا ہے۔(۲)

☆...... حج افراد اور حج قران کرنے والے پر طواف قدوم ہے، حج تمتع کرنے والے اور صرف عمرہ کرنے والے پر طواف قدوم نہیں۔

☆...... اگر حج افراد کرنے والے نے مکّہ آ کر طواف کیا مگر قدوم کی نیت نہیں کی، مطلق طواف کی نیت کر لی یا اور کسی طواف کی نیت کر لی تو طواف قدوم ہی ادا

= إرشاد الساری : (ص: ۴۹۹، ۵۰۰) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فى أفعال الحج ، فصل : فى الجناية فى طواف العمرة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (۲/۵۵۱) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۱) الأوّل : طواف القدوم ، وهو سنة (أى على ما فى عامة الكتب المعتمدة وفى خزانة المفتيين ، أنّه واجب على الأصح) ، للآفاقى المفرد بالحج والقارن بخلاف المعتمر و المتمتّع والمكى ومن بمعناه ، فإنّه لايسن فى حقهم . (إرشاد السارى : (ص: ۱۹۹) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، الأوّل : طواف القدوم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۰۸) باب دخول مكّة و حرمها ، فصل : فى أحكام اطواف القدوم ، ط: إدارة القرآن .

البحر العميق : (۲/۱۰۴۱) الباب العاشر : فى دخول مكة و فى الطواف والسعى ، فصل : يستحب الدخول من باب بنى شيبة ، قبيل : فى بيان أنواع الأطوفة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة.

(۲) وأقام بمكّة حلالاً يطوف بالبيت مابداله ، ويعتنى بسائر ما سبق له فى فصل ما ينبغى الاعتناء به بعد السعى ، ويعتمر قبل الحج ماشاء . (غنية الناسک : (ص: ۲۱۵) باب التمتّع ، فصل : فى كيفية أداء التمتّع المسنون ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۴۰۷، ۴۰۸) باب التمتّع ، فصل : المتمتّع على نوعين ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

شامى : (۲/۵۳۷) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

ہوگا، طواف قدوم کی نیت نہ کرنے سے کچھ فرق نہیں پڑے گا۔(۱)

طواف قدوم عمرہ کرنے والے پر

عمرہ کرنے والے پر طواف قدوم نہیں۔(۲)

طواف قدوم کا وقت

طواف قدوم کا وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بعد سے وقوف عرفہ تک ہے، اگر طواف قدوم کرنے سے پہلے وقوف عرفہ شروع کرلیا تو طواف قدوم کا وقت فوت ہوگیا۔(۳)

طواف قدوم کی نیت نہیں کی

''طواف قدوم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ۸۲)

---

(۱) هو سنة للآفاقی المفرد بالحج والقارن، ولو دخل قبل الأشهر كما مرّ، فلايسنّ للمعتمر والمكی ولا لأهل المواقيت ومن دونها إلى مكة. (غنية الناسک: (ص: ۱۰۸) باب دخول مكة وحرمها، فصل: فی أحكام طواف القدوم، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری: (ص: ۱۹۸) باب أنواع الأطوفة، الأوّل: طواف القدوم، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☐ الفقه الإسلامی وأدلّته: (۳/ ۱۴۴، ۱۴۵) الباب الخامس: الحج والعمرة، والمبحث الخامس، المطلب الثانی: الطواف، طواف القدوم، ط: دار الفكر، بيروت.

(۲) گزشتہ عنوان ''طواف قدوم'' کا حاشیہ ملاحظہ ہو۔

(۳) وسقط طواف القدوم عمن وقف بعرفة ساعة قبل دخول مكّة ولا شيئ عليه بتركه؛ لأنّه سنة وأساء. (الدر المختار: (۲/ ۵۲۵) كتاب الحج، مطلب فی مضاعفة الصلاة بمكة، ط: سعيد)

☐ وأوّل وقته أی وقت أدائه حين دخول مكة ...... وآخره وقوفه بعرفةٍ أی ينتهی بوقوفه بعرفة ...... فإذا وقف فقد فات وقته أی سقط أدائه، وإن لم يقف فإلى طلوع فجر النحر إذ اهو نهاية وقت الوقوف. (إرشاد الساری: (ص: ۱۹۹) باب أنواع الأطوفة، الأوّل: طواف القدوم، ط: الإمداديه مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک: (ص: ۱۰۸) باب دخول مكّة وحرمها، فصل: فی أحكام طواف القدوم، ط: إدارة القرآن.

طواف قدوم ناپاکی کی حالت میں کیا

’’طواف قدوم‘‘ جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں کرنے سے جرمانہ میں ایک دم حدودِ حرم میں دینا لازم ہوگا، اور پاک ہونے کے بعد طواف دوبارہ کرنے سے دم ساقط ہو جائے گا۔(۱)

طواف قدوم نہیں کر سکا

طواف قدوم سنت ہے، اگر کسی وجہ سے طواف قدوم نہیں کر سکا تو سنت کے خلاف ہوگا لیکن دم لازم نہیں ہوگا۔(۲)

طواف کا آٹھواں چکر کر لیا

☆ اگر کسی نے قصداً طواف کا آٹھواں چکر کر لیا رتو پھر مزید چھ چکر ملا کر پورا

---

(۱) فلو طاف للقدوم كله أو أكثره جنبًا ، فعليه دم ، ولو محدثًا فصدقة ...... ويعيده طاهرًا وجوبًا في الجنابة وندبًا في باقي الحدث ، فإن أعاده سقط عنه الجزاء . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۵ ، ۲۷۶) باب الجنايات ، الفصل السابع : في ترک الواجب في أفعال الحج ، المطلب الثاني : في ترک الواجب في طواف القدوم ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساري : (ص: ۴۹۷ ، ۴۹۸) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات في أفعال الحج ، فصل : في الجناية في طواف القدوم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ الدر مع الرد : (۲/۵۵۰) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط : سعيد .

(۲) (وطاف بالبيت طواف القدوم ويسن) هٰذا الطواف (للآفاقي) لأنّه القادم (قوله : طواف القدوم) ...... ويقع هٰذا الطواف للقدوم من المفرد بالحج وإن لم ينو كونه للقدوم ، أو نوى غيره ؛ لأنّه وقع في محلّه ، قال في اللباب : ثم إن كان المحرم مفردًا بالحج وقع طوافه هذا القدوم وإن كان مفردًا بالعمرة أو متمتّعًا أو قارنًا وقع عن طواف العمرة نواه له أو لغيره ، وعلى القارن أن يطوف طوافًا آخر للقدوم اهـ أي استحبابا بعد فراغه عن سعي العمرة . (شامي : (۲/۴۹۴) كتاب الحج ، مطلب في دخول مكة ، ط: سعيد)

☐ إرشاد الساري : (ص: ۱۹۸) باب أنواع الأطوفة ، الأوّل : طواف القدوم ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۰۸) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : في أحكام طواف القدوم ، ط: إدارة القرآن .

طواف کرنا واجب ہوگا گویا اب دوطواف ہوجائیں گے، اوردودو رکعت کرکے چار رکعات ''واجب الطّواف'' پڑھنا لازم ہوگا، (اگر واجب الطّواف کے چار رکعات حرم میں نہیں پڑھیں تو حرم سے باہر بھی پڑھنا لازم ہوگا)(۱)

☆اگرکسی نے وہم یا وسوسہ کی بنا پر طواف میں ساتویں چکر کے بعد آٹھواں چکر بھی کرلیا تو اس پر دوسرا طواف بھی پورا کرنا لازم ہوگا، اور آخر میں دودو رکعت کرکے چار رکعات واجب الطّواف پڑھنا لازم ہوگا (گویا اس صورت میں دوطواف ہوگئے ہیں اس لئے دودو رکعت دوطوافوں کی الگ الگ پڑھنا واجب ہے اگر اب تک ادا نہیں کی تو فی الحال ادا کرلے)(۲)

---

(۱) فلو طاف ثامنًا مع علمه به (أی بأنّه ثامن لکن فعله بناءً ا علی الوهم أو الوسوسة لا علی قصد دخول طواف آخر ، فإنّه حینئذٍ یلزم اتفاقًا ، شرح اللباب) فالصحیح أنّه یلزمه إتمام الأسبوع للشروع ، أی لأنّه شرع فیه ملتزمًا بخلاف ما لوظنّ أنّة سابع بشروعه مسقطًا لامستلزمًا …… ثم صلیٰ شفعًا فی وقت مباحٍ یجب بعد کل أسبوع عند المقام …… أو غیره من المسجد ، وهل یتعین المسجد ؟ قولان . (لم أر من حکی القولین سوی ما توهمه عبارة النهر وفیها نظر ، والمشهور فی عامة الکتب أن صلاتها فی المسجد أفضل من غیره ، وفی اللباب : ولا تختصّ بزمان ولامکان ولاتفوت فلو ترکها لم یجبر بدم ، ولو صلاها خارج الحرم ولو بعد الرجوع إلی وطنهٖ جاز ویکره ، ویستحب مؤکّدًا أدائها خلف المقام ، ثم فی الکعبة ، ثم فی الحجر تحت المیزاب ، ثم کل ما قرب من الحجر ، ثم باقی الحجر ، ثم ما قرب من البیت ، ثم المسجد ، ثم الحرم ، ثم لافضیلة بعد الحرم ، بل الإساءة.
(الدر مع الرد : (۲/۴۹۶، ۴۹۸، ۴۹۹) کتاب الحج ، مطلب : فی طواف القدوم ، ط: سعید)
▭ غنیة الناسک : (ص: ۱۱۷، ۱۱۸) باب فی ماهیة الطواف وأنواعه وأرکانه وشرائطه وأحکامه ، فصل : ومن الواجبات رکعتا الطواف ،ط : إدارة القرآن .
▭ إرشاد الساری : (ص: ۲۳۵) باب أنواع الأطوفة وأحکامها ، فصل : فی مسائل شتی عن الطواف ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

(۲) فلو طاف ثامنًا مع علمه به (أی بأنّه ثامن لکن فعله بناءً ا علی الوهم أو الوسوسة لا علی قصد دخول طواف آخر ، فإنّه حینئذٍ یلزم اتفاقًا ، شرح اللباب) فالصحیح أنّه یلزمه إتمام الأسبوع للشروع ، أی لأنّه شرع فیه ملتزمًا بخلاف ما لوظنّ أنّة سابع بشروعه مسقطًا لامستلزمًا …… ثم صلیٰ شفعًا فی وقت مباحٍ یجب بعد کل أسبوع عند المقام …… أو غیره من المسجد ، وهل یتعین المسجد ؟ قولان . =

طواف کا اعادہ کرے

''بائیں طرف سے طواف کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۸۸/۱)

طواف کا طریقہ

☆ طواف کی ابتداء اور انتہاء، حجر اسود کے استلام (بوسہ لینے) سے ہوتی ہے۔(۱)

☆ طواف شروع کرنے سے پہلے اضطباع کر لے۔(۲)

= (لم أر من حكى القولين سوى ما توهمه عبارة النهر وفيها نظر، والمشهور فى عامة الكتب أن صلاتها فى المسجد أفضل من غيره، وفى اللباب: ولا تختصّ بزمان ولامكان ولاتفوت فلو تركها لم يجبر بدم، ولو صلاها خارج الحرم ولو بعد الرجوع إلى وطنه جاز ويكره، ويستحب مؤكّدًا أدائها خلف المقام، ثم فى الكعبة، ثم فى الحجر تحت الميزاب، ثم كل ما قرب من الحجر، ثم باقى الحجر، ثم ما قرب من البيت، ثم المسجد، ثم الحرم، ثم لافضيلة بعد الحرم، بل الإساءة. (الدر مع الرد: (۴۹۶/۲، ۴۹۸، ۴۹۹) كتاب الحج، مطلب: فى طواف القدوم، ط: سعيد)

☐ غنية الناسک: (ص: ۱۱۷، ۱۱۸) باب فى ماهية الطواف وأنواعه وأركانه وشرائطه وأحكامه، فصل: ومن الواجبات ركعتا الطواف، ط: إدارة القرآن.

☐ إرشاد السارى: (ص: ۲۳۵) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، فصل: فى مسائل شتى عن الطواف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

(۱) استلام الحجر فى أوّله و آخره، وأمّا فى ما بينهما، فسنة مستحبة، قال فى شرح الطحاوى: وإن افتتح الطواف باستلام الحجر، وختم به، وترک الاستلام فيما بين ذٰلک أجزأه، وإذا تركه رأسًا فقد أساء. (غنية الناسک: (ص: ۱۱۹) باب فى ماهية الطواف، ...... فصل: وأمّا سنن الطواف، ط: إدارة القرآن)

☐ شامى: (۴۹۸/۲) كتاب الحج، مطلب فى طواف القدوم، ط: سعيد.

☐ الهندية: (۲۲۵/۱) كتاب المناسک، الباب الخامس: فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

(۲) وإذا أراد أن يبتدأ به ينبغى أن يضطجع قبله بقليل بأن يجعل وسط ردائه تحت إبطه الأيمن، ويلقى طرفيه على كتفه الأيسر، ويكون منكبه الأيمن مكشوفًا وهو سنة فى كل طواف بعده سعى. (غنية الناسک: (ص: ۹۹) باب دخول مكّة وحرمها، فصل: فى صفة الابتداء من الحجر الأسود، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى: (ص: ۱۸۲) باب دخول مكّة، فصل: فى صفة الشروع فى الطواف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

☐ البحر الرائق: (۳۲۷/۲) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، ط: سعيد.

☆ طواف کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑا ہو کہ حجر اسود اس کی دائیں جانب ہو، اور اس کا اندازہ حجر اسود کو دیکھ کر یا سائڈ کی سبز بتی کو دیکھ کر کیا جا سکتا ہے، پھر طواف کی نیت اس طرح کرے۔(۱)

”اللهم انی ارید طواف بیتک الحرام سبعۃ اشواط

للّٰہ تعالی فیسرہ لی و تقبلہ منی“

اے اللہ میں تیرے مقدس گھر کے سات چکروں کے طواف کی نیت کرتا ہوں خالص تیری رضا اور خوشنودی کے لئے، لہذا اسے میرے لئے آسان کر کے قبول فرما۔

☆ نیت کرنے کے بعد ذرا دائیں طرف چلے اور سینہ اور چہرہ حجر اسود کی طرف بالکل مقابل کر کے کھڑا ہو جائے، پھر نماز کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے لئے جس طرح دونوں ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں اسی طرح دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے ہوئے ”بسم اللہ اللہ اکبر وللہ الحمد“ پڑھے اور ہاتھ گرا دے۔(۲)

(۱) ويقف على جانب الحجر الأسود ممايلى الركن اليمانى بحيث يصير جميع الحجر عن يمينه ، ويكون منكبه الأيمن عند الحجر ، فينوى الطواف ، ثم يمشى مارًا إلى يمينه حتى يحاذى الحجر فيقف بحياله ، ويستقبله ، ثم يستلمه .... (غنية الناسک : (ص: ۱۰۰) باب دخول مكّة و حرمها ، فصل : فى صفة الابتداء بالحجر الأسود ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۱۸۳ ، ۱۸۴) باب دخول مكّة ، فصل : فى صفة الشروع فى الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 شامى : (۴۹۳/۲) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب : فى دخول مكّة ، ط: سعيد .

(۲) ثم يمشى مارًا إلى يمينه ...... حتى يحاذى الحجر أى يقابله ، فيقف بحياله ...... ويستقبله أى بوجهه ...... ويبسمل ويكبر ويحمد ويصلى ويدعو أى يقول : بسم الله والله أكبر ولله الحمد ، والصلاة والسلام على رسول الله ﷺ ، اللّهم إيمانًا بک ، وتصديقًا بكتابک ، و وفاء بعهدک ، واتّباعًا لسنة نبيک ، محمد ﷺ ، ويرفع يديه عند التكبير أى مقابل للحجر حذاء منكبيه أو أذنيه كما فى الصلاة وهو الأصح ، مستقبلاً بباطن كفيه الحجر ...... (إرشاد السارى : (ص: ۱۸۴) باب دخول مكّة ، فصل : فى صفة الشروع فى الطواف ، ط الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 شامى : (۴۹۳/۲) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب : فى دخول مكّة ، ط: سعيد .

🗀 غنية الناسک : (ص: ۱۰۲) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : فى صفة الاستلام ، ط: إدارة القرآن .

☆اس کے بعد حجر اسود کا استلام کرے یعنی حجر اسود کو بوسہ دے، اس کی صورت یہ ہے کہ اگر حجر اسود تک پہنچنے کا موقع مل جائے تو اپنا منہ دونوں ہاتھوں کے بیچ میں اس طرح رکھے جیسے نماز میں سجدے میں رکھا جاتا ہے، اور آواز کے بغیر نرمی کے ساتھ بوسہ دے یعنی حجر اسود پر صرف ہونٹ رکھ دے۔(۱)

اور اگر ہجوم کی وجہ سے حجر اسود تک پہنچنا ممکن نہ ہو تو پھر حجر اسود کے برابر میں اس طرح کھڑا ہو جائے کہ سینہ اور چہرہ دونوں حجر اسود کی طرف ہوں، اور دونوں ہاتھوں کو حجر اسود کے سامنے اس طرح پھیلا دے کہ دونوں ہتھیلیوں کا رخ بالکل حجر اسود کی طرف ہو، اور یہ خیال کرے کہ دونوں ہتھیلیاں حجر اسود پر رکھی ہوئی ہیں، اور حجر اسود کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے یہ دعا پڑھے۔

اللّٰہ اکبر لاالہ الااللّٰہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللّٰہ اور اپنے ہاتھوں کو چوم لے۔(۲)

---

(۱) (قوله : واستلمه) أى بعد أن يرسل يديه كما فى النهر عن التحفة قال فى اللباب : وصفة الاستلام : أن يضع كفيه على الحجر ويضع فمه بين كفيه ويقبله) بكفيه وقبّله بلاصوت وهل يسجد عليه ؟ قيل : نعم ، جزم به فى اللباب و قال : إنّه مستحب ، ويكرره مع التقبيل ثلاثًا ......
(شامى : (۲/۴۹۳) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب : فى دخول مكّة ، ط: سعيد)
▭ غنية الناسک : (ص: ۱۰۲) باب دخول مكّة و حرمها ، فصل فى صفة الاستلام ، ط: إدارة القرآن .
▭ إرشاد السارى : (ص: ۱۸۴ ، ۱۸۵) باب دخول مكّة و حرمها ، فصل : فى صفة الشروع فى الطواف ،ط : الإمداية مكّة المكرّمة .

(۲) و ترک الإيذاء واجب فإن لم يقدر يضعهما ثم يقبلهما أو إحداهما ، وإلاّ يمكنه ذٰلک يمس بالحجر شيئًا فى يده ولو عصًا ثم قبله أى الشيئ وإن عجز عنهما أى الاستلام والإمساس استقبله مشيرًا إليه بباطن كفيه كأنّه واضعهما عليه ، وكبّر وهلّل وحمد اللّٰه تعالىٰ وصلى على النّبىّ ﷺ ، ثم يقبل كفيه ، (الدر المختار : (۲/۴۹۴) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب فى دخول مكّة ، ط: سعيد)
▭ إرشاد السارى : (ص: ۱۸۵) باب دخول مكّة ، فصل فى صفة الشروع فى الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .
▭ غنية الناسک : (ص: ۱۰۲) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : فى صفة الاستلام ،ط : إدارة القرآن .

☆ دور سے استلام میں بھی اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا قریب سے بوسہ لینے میں، اس لئے ہجوم میں حجر اسود کو بوسہ دینے کے لئے جانے کی کوشش نہ کرے، خاص کر خواتین جہاں تک ممکن ہو غیر مردوں سے اختلاط سے بچنے کا اہتمام کریں۔(۱)

یاد رکھیں کہ حجر اسود کو بوسہ دینا سنت ہے اور مسلمانوں کو تکلیف دینا حرام ہے اس لئے دوسروں کو دیکھ کر خود زور آزمائی نہ کریں۔(۲)

اور اگر استلام کرتے وقت ہجوم کے دھکوں کی وجہ سے اپنی جگہ سے آگے پیچھے ہو گئے اور چہرے اور سینے کو بیت اللہ شریف کی طرف کرتے ہوئے دائیں جانب بیت اللہ کے دروازے کی طرف بڑھ گئے تو طواف کا اتنا حصہ صحیح نہیں ہوگا، ایسی حالت میں الٹے پاؤں لوٹے اور بایاں کندھا بیت اللہ شریف ہی کی طرف رہے اور اتنے حصہ کا اعادہ کرے، اور اگر ہجوم کی وجہ سے پیچھے آ کر اعادہ کرنا مشکل ہے تو اس خاص چکر کو دوبارہ کرے یعنی سات چکر کی جگہ پر آٹھ چکر کرے ورنہ جزا لازم ہوگی۔(۳)

---

(۱) ولاتقرب الحجر فی الزحام لمنعها من مماسة الرجال . (الدر المختار : (۵۲۸/۲) کتاب الحج ، قبیل : باب القران ، ط: سعید)

🗀 البحر الرائق : (۳۵۵/۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، قبیل : باب القران ، ط: سعید .

🗀 غنیة الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن .

(۲) لما روی عن رسول اللّٰه ﷺ أنه قال لعمر : یاأباحفص : إنّک رجل قوی وإنّک تأذی الضعیف فإذا وجدت مسلکا فاستلم وإلا فدع وکبّر وهلّل ولأنّ الاستلام سنة وإیذاء المسلم حرام وترک الحرام أولیٰ من الإتیان بالسنة ...... (بدائع الصنائع : (۱۴۶/۲) کتاب الحج ، فصل : وأمّا بیان الترتیب فی أفعاله ، ط: سعید)

🗀 شامی : (۴۹۴/۲) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فی دخول مکّة ، ط: سعید .

🗀 البحر الرائق : (۳۲۶/۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط:سعید .

(۳) الخامس أی من الواجبات التیامن وهو أخذ الطواف أی شروعه عن یمین نفسه وجعل البیت عن یساره...... وضده أخذه عن یساره وجعل البیت عن یمینه ، وهو الطواف المنکوس الظاهر، أنّه الطواف المقلوب والمعکوس...... والحاصل: أنّ وجوب التیامن یفید أن من أتٰی بخلافه من الصور المذکورة المخالفة للتیامن فی الهیئة والکیفیّة، یحرم علیه فعله، ویجب علیه الإعادة أو لزوم الجزاء. (إرشاد الساری: =

☆استلام کے بعد اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے، اور پاؤں اپنی جگہ پر جمائے ہوئے چہرہ، سینہ اور قدم حجر اسود کے دائیں طرف موڑ کر طواف شروع کر دے اور چکر کے دوران چہرہ اور سینہ بیت اللہ شریف کی طرف نہ کرے، بایاں شانہ بیت اللہ کی طرف رہے، اور نظر نیچے کئے ہوئے گولائی میں چلتا رہے۔(۱)

☆ اگر اس طواف کے بعد صفا و مروہ کی سعی ہے تو طواف کے پہلے تین چکروں میں مرد حضرات رمل بھی کریں، اور اگر سعی نہیں تو رمل نہ کریں۔(۲)

☆دعا کے بارے میں بات آگے آرہی ہے۔

☆ جب ایک چکر پورا ہو جائے اور دوبارہ حجر اسود کے برابر میں پہنچے تو پھر چہرہ اور سینہ حجر اسود کی طرف کر کے استلام کرے اور فوراً اپنی ہیئت پر آجائے، اسی

= (ص: ۲۱۶) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، فصل: فی واجبات الطواف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

▭ الدر المختار مع الرد: (۲/۴۹۴) كتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب: فی دخول مكّة، ط: سعيد.

▭ البحر الرائق: (۲/۳۲۸) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

(۱) وإذا فرغ من الاستلام أی و مايتعلق به من الأحكام، أخذ عن يمين نفسه أی أو عن يمين الحجر باعتبار حذائه، ومآلهما واحد إذ المقصود التيامن الواجب وهو ممايلی الباب وجعل البيت عن يساره كما يستلزمه قبله. (إرشاد الساری: (ص: ۱۸۷، ۱۸۸) باب دخول مكّة، فصل: فی صفة الشروع فی الطواف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک: (ص: ۱۰۳) باب دخول مكّة وحرمها، فصل: فی الأخذ فی الطواف، ط: إدارة القرآن.

▭ الدر مع الرد: (۲/۴۹۴) كتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب: فی دخول مكة، ط: سعيد.

(۲) والرمل سنة فی كل طواف بعده سعی حتی فی طواف الصدر ...... والأصل أن كل طواف بعده سعی، فمن سنته الاضطباع والرمل، وإلاّ فلا. (غنية الناسک: (ص: ۱۱۹) باب فی ماهية الطواف وأركانه ...... فصل: وأمّا سنن الطواف، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۲۲۵) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، فصل: فی سنن الطواف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

▭ البحر الرائق (۲/۳۳۰) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

طرح ساتوں چکر پورے کرے۔(۱)

☆ حجر اسود کے سامنے استلام کے وقت تکبیر کہنا مطلقا سنت ہے یعنی شروع میں بھی اور چکروں میں بھی، اور استلام کے وقت ہر بار یہ کہے۔

اللہ اکبر لاالہ الااللہ والصلوۃ وا لسلام علی رسول اللہ۔ (۲)

☆ طواف کے دوران ذکر واذکار، تسبیحات، استغفار، درود شریف اور آیت کریمہ اور تیسرا اور چوتھا کلمہ پڑھ سکتے ہیں، خاص دعا پڑھنا ضروری نہیں ہے اور جو دعا بھی پڑھے اتنی آہستہ پڑھے کہ دوسروں کی عبادت میں خلل نہ پڑے آج کل جو طواف میں گروپ بنا کر اور چیخ چیخ کر دعائیں پڑھی جاتی ہیں یہ طریقہ غلط ہے۔(۳)

(۱) وکلما مرّ علی الحجر الأسود استلمه بآدابه، کما فی الابتداء الاّ أنّه لایرفع یدیه مع التکبیر الاّ فی الابتداء. (غنیة الناسک: (ص: ۱۰۴) باب دخول مکّة وحرمها، فصل فی الأخذ فی الطواف وکیفیة أدائه، ط: إدارة القرآن)

☐ البحر الرائق: (۳۳۰/۲) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعید.

☐ إرشاد الساری: (ص: ۱۸۷) باب دخول مکّة، فصل: فی صفة الشروع فی الطواف، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

(۲) فإذا وقف بحذاء الحجر الأسود مستقبلا له ونوی الطواف کما ذکرنا، کبّر وهلّل استنانًا، ویضیف إلیهما الحمد والصلاة استحبابًا، فیقول: اللّٰه أکبر لاإلٰه الا اللّٰه، ولِلّٰه الحمد والصلاة والسلام علی رسول اللّٰه. (غنیة الناسک: (ص: ۱۰۲) باب دخول مکّة وحرمها، فصل فی صفة الاستلام، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری: (ص: ۱۸۴) باب دخول مکّة، فصل: فی صفة الشروع فی الطواف، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

☐ شامی: (۴۹۳/۲) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب فی دخول مکّة، ط: سعید.

(۳) ویکون فی طوافه أی فی جمیع أشواطه أو أنواعه ذاکرًا، داعیًا أی بالدعوات المأثورة وغیرها، المتعارفة المشهورة فی محالها المسطورة ...... مُصلیًا علی النّبیّ ﷺ ...... هٰذا ولم یعین الإمام محمد من ائمتنا لمشاهد الحج شیئًا من الدعوات، فإن توقیتها یذهب بالرقة؛ لأنّه یصیر کمن یکرّر محفوظه، بل یدعو بما بداله ...... (إرشاد الساری: (ص: ۱۲۰، ۱۹۲، ۱۹۳) باب دخول مکّة، فصل فی صفة الشروع فی الطواف، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)=

☆طواف کے ہر چکر میں جب بھی رکن یمانی پر پہنچے تو اگر قریب ہو تو سینہ اور قدم بیت اللہ شریف کی طرف کئے بغیر دونوں ہاتھوں یا صرف دائیں ہاتھ سے رکن یمانی کو چھونا سنت ہے لیکن اس وقت ہاتھ اٹھا کر اشارہ وغیرہ نہ کیا جائے بلکہ وہاں سے ویسے ہی گزر جائے۔

آج کل بہت سے لوگ دوسروں کی دیکھا دیکھی رکن یمانی سے گزرتے ہوئے بلند آواز سے تکبیر پڑھتے ہیں اور ہاتھوں کو بوسہ دیتے ہیں، یہ سب سنت کے خلاف ہے، اس سے احتراز کرنا لازم ہے۔(۱)

☆طواف کے ساتوں چکروں میں باوضو رہنا ضروری ہے، اگر پہلے چار چکروں کے بعد وضو ٹوٹ جائے تو وضو کر کے بقیہ چکروں کو پورا کر لے یا از سرنو

= ▭ وأيضًا فيه : والإسرار بالذكر والأدعية وفيه بحث ؛ لأنّه يجب الإخفاء إذا كان الجهر مشوشًا للطائفين والمصلين ، فقد صرّح ابن الضياء أن رفع الصوت في المسجد حرام ولو بالذكر ...... (إرشاد السارى : (ص: ۲۳۰) باب أنواع الأطوفة وأنواعها ، فصل : فى مستحباته، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۰۵) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : فى الأخذ فى الطواف و كيفية أدئه ، ط: إدارة القرآن .

▭ شامى : (۲/۴۹۷) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب : فى طواف القدوم ، ط: سعيد .

(۱) ويستحب استلام الركن اليمانى ...... فى كل شوط أى حين وصوله ، والمراد بالاستلام هنا لمسه بكفيه أو بيمينه دون يساره كما يفعله بعض الجهلة والمتكبّرة من دون تقبيله والسجود عليه ، ثم عند العجز عن اللمس للزحمة ليس فيه النيابة عنه بالإشارة ، وهذا الّذى ذكرناه حسن فى ظاهر الرواية . (إرشاد السارى : (ص: ۱۹۳) باب دخول مكّة ، فصل : فى صفة الشروع فى الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۰۴ ، ۱۰۵) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : فى الأخذ فى الطواف و كيفية أدائه ،ط : إدارة القرآن .

▭ بدائع الصنائع : (۲/۱۴۷ ، ۱۴۸) كتاب الحج ، فصل : أمّا بيان سنن الحج وبيان الترتيب فى أفعاله ،ط : سعيد .

طواف کرے دونوں کا اختیار ہے، اور از سر نو طواف کرنا زیادہ بہتر ہے۔(۱)

☆ طواف کے دوران جب رکن یمانی سے گزرے تو حجر اسود تک پہنچتے پہنچتے یہ دعا پڑھے:

اللھم انی اسئلک ا لعفو و العافیة فی الدنیا والآخرة ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار و ادخلنا ا لجنة مع الابرار یاعزیز یاغفار یارب العالمین.

ترجمہ: ''اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت اور معافی کا خواستگار ہوں اے ہمارے رب ہم کو دنیا اور آخرت میں بھلائی سے سرفراز فرمایئے، اور ہم کو جنت میں نیک لوگوں کے ساتھ داخل فرمایئے''

اور ساتھ ساتھ درود شریف بھی پڑھتے جائیں، اس لئے کہ درود شریف پڑھنا اس وقت کے اہم اذکار میں سے ہے۔(۲)

---

(۱) الأوّل : الطهارة عن الحدث الأكبر والأصغر ...... (إرشاد الساری : (ص: ۲۱۳) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فی واجبات الطواف ،ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۱۲) باب فی ماهية الطواف وأنواعه ...... فصل : فی واجبات الطواف ،ط : إدارة القرآن .

☐ بدائع الصنائع : (۱۲۹/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرطه و واجباته ، ط: سعيد .

☐ ولو خرج من الطواف أو من السعی إلى جنازة ، أو مكتوبة أو تجديد وضوء ثم عاد بنى لو كان ذٰلک بعد إتيان أكثره ...... ويستحب الاستئناف فی الطواف إذا كان قبل إتيان أكثره . (غنية الناسک : (ص: ۱۲۷) باب فی ماهية الطواف ، فصل : وأمّا مكروهاته ، ط: إدارة القرآن)

☐ شامی : (۴۹۷/۲) كتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعيد .

☐ فتح القدير : (۳۸۹/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، وهٰذه فروع تتعلق بالطواف ، ط: رشيديه.

(۲) وعند الركن اليمانی : اللّٰهم إنّی أسألک العفو والعافية فی الدين والدنيا والآخرة ، وفيما بين الركنين : " ربّنا آتنا فی الدنيا حسنة وفی الآخرة حسنةً " الآية ...... (إرشاد الساری : (ص: ۱۹۱) باب دخول مكّة ، فصل فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۲۴) باب فی ماهية الطواف ...... فصل : وأمّا مستحبات الطواف ، =

☆ اگر طواف کے بعد صفا مروہ کی سعی ہونے کی وجہ سے طواف کے ساتوں چکروں میں اضطباع کیا گیا ہے تو طواف کے سات چکروں سے فارغ ہونے کے بعد سب سے پہلے اضطباع کی کیفیت ختم کرے، اور اپنے دونوں مونڈھے احرام کی چادر سے ڈھک لے، کیوں کہ اضطباع صرف طواف کے ساتوں چکروں میں ہی مسنون ہے اس سے پہلے یا بعد میں کسی بھی جگہ مسنون نہیں۔(۱)

☆ طواف کے بعد ملتزم (جو حجر اسود اور بیت اللہ شریف کے دروازے کے درمیان تقریباً ڈھائی گز کا کعبہ کی دیوار کا حصہ ہے) سے لپٹ کر دعا مانگنا مستحب ہے، یہ دعا کی قبولیت کا مقام ہے، اس سے رسول اللہ ﷺ اس طرح لپٹ لپٹ جاتے تھے جس طرح بچہ ماں کے سینہ سے لپٹ جاتا ہے، اگر موقع ملے اس جگہ سے لپٹ کر اپنا چہرہ، سینہ اور پیٹ لگا دے، دونوں ہاتھوں کو سیدھا کر کے سر کے اوپر لمبا کر دے، کبھی داہنا اور کبھی بایاں رخسار اس پر رکھے اور خوب رو رو کر دعا مانگے۔(۲)

= تنبيه : في أماكن الإجابة، ط: إدارة القرآن .

▭ مجموعة رسائل ابن عابدين ؛ (۳۴۹/۲) بغية الناسک فی أدعية المناسک ، ط: عالم الكتب ، بيروت .

(۱) واعلم أنّ الاضطباع سنة في جميع أشواط الطواف ، كما صرّح به ابن الضياء ، فإذا فرغ من الطواف فيترک الاضطباع ، حتى إذا صلّى ركعتى الطواف مضطبعًا يكره ، للكشف منكبه ، ويأتي الكلام على أنّه لااضطباع فى السعي . (إرشاد الساري : (ص: ۱۸۳) باب دخول مكّة ، فصل في صفة الشروع في الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۰۶) باب دخول مكّة ، فصل في الأخذ في الطواف ، وكيفية أدائه ، ط: إدارة القرآن .

▭ شامی : (۴۹۵/۲) كتاب الحج ، فصل : في الإحرام، مطلب في دخول مكّة ،ط : سعيد .

(۲) ثم يأتي الملتزم ويتشبث بالأستار ساعة بقرب الحجر وصفة التزامه أن يضع صدره وبطنه وخده الأيمن أو جبهته عليه ، ويتشبث بأستار الكعبة إن كانت قريبة بحيث ينالها ، وإلاّ وضع يديه فوق رأسه مبسوطتين على الجدار قائمتين ، وقيل : يبسط يده اليمنیٰ مما يلي الباب واليسریٰ ممّا يلي الحجر داعيًا بما أحبّ بالتضرع والابتهال مع الخضوع والإنكسار مجتهدًا =

البتہ اگر احرام کی حالت میں ہے تو اس سے نہ لپٹے کیوں کہ اس جگہ پر خوشبو لگائی جاتی ہے، جس کا احرام کی حالت میں بدن سے لگانا منع ہے۔(۱)

☆ طواف کے سات چکر پورے ہونے کے بعد دو رکعت نماز ''واجب الطّواف'' پڑھنا ضروری ہے یہ نماز مقام ابراہیم اور بیت اللہ کو سامنے لے کر پڑھے اور اگر مقام ابراہیم کے پاس ہجوم کی وجہ سے جگہ نہیں ہے تو مسجد حرام کے اندر جہاں بھی جگہ مل جائے پڑھے۔(۲)

اور اگر مکروہ وقت ہے تو واجب الطّواف کی نماز مکروہ وقت میں نہ پڑھے بلکہ مزید طواف کرتا رہے یا انتظار کرے، مکروہ وقت گزرنے کے بعد واجب الطّواف کی

= بـاكيًا أو متباكيًا ، مكبّرا مهللاً مصليا على النّبيّ المختار . (غنية الناسک : (ص: ۱۰۷) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : في الأخذ في الطواف ، ط: إدارة القرآن)

☐ الدر المختار : (۴۹۹/۲) كتاب الحج ، فصل :في الإحرام ، مطلب : في طواف القدوم ، ط: سعيد .

☐ إرشاد الساري : (ص: ۱۹۵ ، ۱۹۶) باب دخول مكّة ، فصل في صفة الشروع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۱) والتطيّب وإن لم يقصده . (الدر المختار مع الرد : (۴۸۷/۲) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب في ما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد)

☐ غنية الناسک : (ص: ۸۹) باب الإحرام ، فصل :في محرمات الإحرام ، ومحظوراته ، ط: إدارة القرآن .

☐ إرشاد الساري : (ص: ۱۶۷) باب الإحرام ، فصل : في محرمات الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرمة .

(۲) فإذا ختم الطواف بالاستلام ترک الاضطباع ، ويأتي المقام فيصلي خلفه ركعتي الطواف ، أو حيث تيسّر من المسجد ...... وهي واجبة عندنا على الصحيح بعد كل طواف معتد به فرضًا كان أو واجبًا أو سنّةً أو نفلاً ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۰۶) باب دخول مكّة و حرمها ، فصل : في الأخذ في الطواف وكيفية أدائه ، ط : إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساري : (ص: ۱۹۴) باب دخول مكّة ، فصل في صفة الشروع في الطواف ، ط : الإمدادية مكة المكرّمة .

☐ البحر الرائق : (۳۳۱/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

نماز پڑھ لے، اور اگر ایک سے زائد طواف کیا ہے تو تمام طوافوں کی الگ الگ نمازیں ترتیب وار پڑھ لے۔(۱)

☆ طواف کے دوران نمازیوں کے آگے سے گزرنا منع نہیں ہے، اور طواف کے علاوہ حالت میں نمازی کے عین سامنے نہ گزرے بلکہ ضرورت ہو تو کم از کم سجدے کے مقام کے آگے سے گزرے۔(۲)

☆ واجب الطّواف کی دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد زم زم پینا مستحب ہے، اور زم زم پیتے وقت جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔(۳)

---

(۱) والسنة الموالاة بينهما وبين الطواف ، فيكره تأخيرها عنه إلاّ في وقت مكروه ، فيجب تأخيرها إلى وقت مباحٍ ...... ويكره الجمع بين أسبوعين أو أكثره بلاصلاة بينهما عندهما ...... والخلاف في غير وقت الكراهة ، أمّا فيه فلايكره إجماعًا ، وإذا زال وقت الكراهة ينبغي أن يكره الطواف قبل الصلاة لكل أسبوع ركعتين .... (غنية الناسک : (ص: ۱۱۷) باب في ماهية الطواف وأنواعه وأركانه ، فصل : ومن الواجبات الطواف ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساري : (ص: ۲۱۹) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : في ركعتي الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۴۹۸/۲ ، ۴۹۹) كتاب الحج ، فصل : في الإحرام ، مطلب في طواف القدوم ، ط: سعيد .

(۲) إذا صلّى في المسجد الحرام ينبغي أن لايمنع المار لهذا الحديث ، وهو محمول على الطائفين ؛ لأنّ الطواف صلاة ، فصار كمن بين يديه صفوف من المصلين ، اهـ ، وقال ثم رأيت في البحر العميق حكى عز الدين بن جماعة عن مشكلات الآثار للطحاوي : أن المرور بين يدي المصلي بحضوة الكعبة يجوز . (شامي : (۵۰۱/۲ ، ۵۰۲) كتاب الحج ، فصل : في الإحرام ، مطلب في عدم المار بين المصلي عند الكعبة ، ط: سعيد)

▭ وفي مشكل الآثار يجوز للطائف المرور بين يدي المصلي ؛ لأنّ الطائف في حكم المصلي ، واحتج بحديث . (العرف الشذي للكشميري : (۸۲/۱) أبواب الصلاة ، باب ماجاء في سترة المصلي ، ط: قديمي)

▭ فتح الباري لابن حجر : (۵۷۶/۱) كتاب الصلاة ، باب الصلاة إلى العنزة ، تحت رقم الحديث : ۴۷۹ ، ط: دار المعرفة ، بيروت .

(۳) ثم يأتي زمزم، أي بئرها، فيشرب من مائها أي قائما أو قاعدًا وراء ها مستقبلا ، مبتدءًا بقوله: =

(نوٹ) اسکے بعد ''سعی کا طریقہ'' کے عنوان کو پڑھیں۔(۲/ ٤٤١)

طواف کا کوئی وقت مقرر نہیں

''طواف ہر وقت جائز ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ۱۵۱)

طواف کا معنی

☆ طواف کا معنی ہے کسی چیز کے چاروں طرف گھومنا، طواف کی نیت کر کے بیت اللہ کے چاروں طرف سات مرتبہ گھومنے کو طواف کہتے ہیں۔(۱)

☆ بیت اللہ شریف کے علاوہ کسی چیز یا کسی مقام کا طواف کرنا جائز نہیں ہے۔(۲)

= اللّٰهم إنّی أسألک علمًا نافعًا و رزقًا واسعًا و شفاءً من کل داءٍ ، ویسمّی و یتنفس ثلاثًا ویحمد ویتضلع أی یبالغ فی شربه فإنّه ورد...... (إرشاد الساری : (ص: ۱۹٦) باب دخول مکّة، فصل: فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☐ غنیة الناسک : (ص: ۱۰۷) باب دخول مکّة وحرمها ، فصل : فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: إدارة القرآن .

☐ الدر المختار مع رد المحتار : (۴۹۹/۲) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فی طواف القدوم ، ط: سعید .

☐ أنّ الدعاء هناک یستجاب فی خمسة عشر موضعًا ، فی الطواف ...... وعدن زمزم ...... (غنیة الناسک : (ص: ۱۲۳) باب فی ماهیة الطواف ، ...... فصل فی الأخذ فی الطواف ، تنبیه : فی أماکن الإجابة ، ط: إدارة القرآن)

☐ شامی : (۵۰۷/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی إجابة الدعاء ، ط: سعید .

☐ إرشاد الساری: (ص: ۴۰۳) باب المتفرّقات، فصل: فی أماکن الإجابة، ط : الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

(۱) الطواف هو الدوران حول الکعبة أربعة أشواط أو أکثر إلی تمام السبعة کیف ما حصل . (غنیة الناسک : (ص: ۱۰۹) باب فی ماهیة الطواف ، ...... ط: إدارة القرآن)

☐ المعجم الوسیط : (۵۷۱/۲) باب الطاء ، ط: دار الدعوة .

☐ القاموس الوحید : (ص: ۱۰۲۱) باب الطاء ، ط: إدارة إسلامیات .

(۲) ولایطوف أی لایدور حول البقعة ؛ لأنّ الطواف من مختصات الکعبة المنیفة ، فیحرم حول قبور الأنبیاء والأولیاء ، ولاعبرة بما یفعله العامة الجهلة ولوکانوا فی صورة المشائخ والعلماء . (إرشاد الساری : (ص: ۵۲۷) باب زیارة سید المرسلین ﷺ ، فصل : فی آداب المجاورة فی =

طواف کب مکروہ ہے

جب جماعت کی نماز کے لئے اقامت ہوتی ہے، یاامام خطبہ کے لئے کھڑا ہوتا ہےاس وقت طواف کرنا مکروہ ہے،اس کے علاوہ کسی اوروقت بلکہ مکروہ اوقات میں بھی طواف کرنا مکروہ نہیں، (مکروہ اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے،طواف کرنا مکروہ نہیں ہے)(۱)

طواف کثرت سے کرنا

زیادہ عمرہ کرنے کےمقابلہ میں زیادہ طواف کرناافضل ہے۔(۲)

= المدينة المنوّرة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۳۸۲) خاتمة فی زيارة قبر الرّسول ﷺ ، قبيل : فصل فی زيارة أهل البقيع ، ط: إدارة القرآن .

(۱) والطواف عند الخطبة ، أی مطلقًا لإشعاره بالإعراض ولو كان ساكتًا ، وإقامة المكتوبة ، فإن ابتداء الطواف حينئذٍ مكروه بلاشبهة ...... (إرشاد السارى : (ص: ۳۳۴)باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فی مكروهاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ والطواف عند الخطبة مطلقًا ولو ساكتًا ، وإقامة المكتوبة ، فإن ابتداء الطواف حينئذٍ مكروه بلاشبهة ...... ولايكره فی الأوقات الّتی يكره فيها الصلاة . (غنية الناسک : (ص: ۱۲۷) باب فی ماهية الطواف وأنواعه ...... فصل : وأمّا مكروهاته ، ط: إدارة القرآن)

▭ البحر العميق : (۲/۱۲۳۵) الباب العاشر : فی دخول مكّة ...... فصل :فی إباحة الطواف فی النعلين وفی الشرب بالطواف ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۲) والطواف أفضل من العمرة إذا شغل به مقدار زمن العمرة . (غنية الناسک : (ص: ۱۳۸) باب السعی بين الصفا والمروة ، فصل : فی ما ينبغی له الاعتناء به بعد الفراغ من السعی أيّام مقامه بمكّة ، ط: إدارة القرآن)

▭ البحر العميق : (۳/۱۳۱۸ ، ۱۳۱۹) الباب العاشر : فصل : مايستحب للحاج فی مدّة مقامه بمكة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

▭ شامی : (۲/۵۰۲) كتاب الحج ، مطلب : السلاة أفضل من الطواف وهو أفضل من العمرة ، ط: سعيد .

طواف کرانے والا اپنے طواف کی نیت کرسکتا ہے

اگر کوئی شخص کسی معذور یا بیمار آدمی کو طواف کرائے اور ساتھ ساتھ اپنے طواف کی بھی نیت کرے تو اس کا طواف بھی ادا ہو جائے گا۔(۱)

طواف کرنے کا طریقہ

☆ واضح رہے کہ بیت اللہ شریف کے چار کونے ہیں اور کونے کو عربی زبان میں ''رکن'' کہتے ہیں، مشرقی شمالی کونے کو ''رکن عراقی'' کہتے ہیں کیونکہ اس سمت میں ''عراق'' ہے اور مشرقی جنوبی کونے میں حجر اسود نصب ہے، اور مغربی شمالی کونے کو ''رکن شامی'' کہتے ہیں، کیونکہ اس سمت پر ملک شام ہے، اور مغربی جنوبی کونے کو ''رکن یمانی'' کہتے ہیں کیونکہ اس سمت میں ملک یمن ہے۔(۲)

☆ طواف کے دوران باوضو ہونا ضروری ہے، لہذا طواف شروع کرتے

---

(۱) ولو طافوا بالمغمی علیه محمولاً أجزأ ذٰلک عن الحامل والمحمول، إن نوی أی الحامل عن نفسه وعن المحمول وإن کان بغیر أمر المغمی علیه ...... (لباب المناسک مع إرشاد الساری: (ص: ۲۰۸) باب أنواع الأطوفة وأحکامها، فصل: فی طواف المغمی علیه والنائم، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

☐ غنیة الناسک: (ص: ۱۱۱) باب فی ماهیة الطواف، فصل: فی أرکان الطواف و شرائطه، فروع فی طواف المغمٰی علیه والنائم والمریض، ط: إدارة القرآن.

☐ بدائع الصنائع: (۱۲۸/۲) کتاب الحج، فصل: وأمّا رکنه، ط: سعید.

(۲) وللبیت أربعة أرکان: الرکن الأسود، والرکن الیمانی، ویقال لهما: الیمانیان، وأما الرکنان الآخران: فیقال لهما الشامیان. (البحر العمیق: (۱۱۹۷/۲) الباب العاشر: فصل: فی بیان أنواع الأطوفة، ط: مؤسّسة الریّان، المکتبة المکیّة)

☐ والمراد بالرکنین الیمانین: الرکن الیمانی والرکن الّذی فیه الحجر الأسود، ویقال له العراقی لکونه إلی جهة العراق، قیل للّذی قبله الیمانی؛ لأنّه إلی جهة الیمین، ویقال لهما الیمانیان تغلیبًا لأحد الإسمین ...... ویقال للرکنین الآخرین الّذین یلیان الحجر ــ بکسر الحاء ــ الشامیان لکونهما بجهة الشام ...... (شرح صحیح مسلم للنووی: (۳۷۷/۱) کتاب الحج، باب بیان الأفضل أن یحرم حین تنبعث به راحلته متوجّهًا إلی مکة، ط: قدیمی)

وقت اگر وضو ہے تو بہتر ورنہ وضو کر لے۔(۱)

☆ عمرہ کے پورے طواف میں اضطباع سنت ہے، یعنی مرد حضرات احرام کی چادر کے داہنے پلے کو اپنی داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے کے اوپر ڈال لیں، اس کو "اضطباع" کہتے ہیں۔(۲)

☆ طواف شروع کرنے سے پہلے حجر اسود کے سامنے اس طرح کھڑا ہو جائے کہ پورا حجر اسود دائیں جانب ہو جائے یعنی داہنا مونڈھا حجر اسود کے کنارے کے سامنے پڑتا ہو اور بدن حجر اسود کے بغل میں بائیں جانب ہو، اور تلبیہ پڑھنا بند کر دے، اور طواف کی نیت کرے۔(۳)

---

(۱) الأوّل الطهارة عن الحدث الأكبر والأصغر ...... (إرشاد الساری : (ص: ۳۱۳) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فی واجبات الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۱۲) باب فی ماهية الطواف ...... فصل : فی واجبات الطواف ، ط: إدارة القرآن .

☐ بدائع الصنائع : (۱۲۹/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرطه و واجباته ، ط: سعيد .

(۲) والاضطباع أی فی جميع أشواط الطواف الّذی سن فيه ...... فی طواف الحج و العمرة ...... (إرشاد الساری : (ص: ۲۲۵) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، فصل : فی سنن الطواف ،ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ وهو أی الاضطباع المسنون أی يجعل وسط ردائه تحت إبطه الأيمن ويلقی طرفيه أو طرفه علی كتفه الأيسر ويكون المنكب الأيمن مكشوفًا ...... وهو الاضطباع سنة فی كل طواف بعده سعی كطواف القدوم والعمرة وطواف الزيارة علی تقدير تأخير السعی ...... (إرشاد الساری : (ص: ۱۸۳) باب دخول مكّة ، فصل : فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۹۹) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل فی صفة الابتداء بالحجر الأسود ، ط: إدارة القرآن .

☐ شامی : (۴۹۵/۲) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب :فی دخول مكّة ، ط: سعيد .

(۳) ويقف علی جانب الحجر الأسود مما يلی الركن اليمانی بحيث يصير جميع الحجر عن يمينه ، ويكون منكبه الأيمن عند الحجر ، فينوی الطواف ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۰۰) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : فی صفة الابتداء بالحجر الأسود ، ط: إدارة القرآن) =

اور نیت اس طرح ہے:

اللهم انی ارید طواف بیتک الحرام سبعة اشواط

لله تعالی فیسره لی و تقبله منی.

اے اللہ! میں تیرے گھر بیت اللہ الحرام کے سات چکروں کے طواف کی نیت کرتا ہوں، خالص تیری خوشنودی اور رضا کے لئے، پس اس کو میرے لئے آسان کردے اور قبول فرمالے۔

☆ اگر نیت سے پہلے اضطباع نہیں کیا تھا تو نیت کے بعد اضطباع کرے۔(۱)

☆ نیت کے بعد ذرا دائیں چل کر اس طرح کھڑا ہو جائے کہ سینہ اور چہرہ حجر اسود کی طرف ہو، یعنی حجر اسود بالکل چہرے کے سامنے ہو، پھر "بسم اللہ اللہ اکبر و للہ الحمد" پڑھتے ہوئے اس طرح دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائے جیسے نماز کی تکبیر

= ▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۸۳ . ۱۸۴) باب دخول مكّة ، فصل فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ شامی : (۴۹۳/۲) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب فی دخول مكّة ، ط: سعيد .

▭ ويلبی فی مسجد مكّة ...... ومنی ...... وعرفات ...... لا فی الطواف أی لايلبی حال طوافه مطلقًا ؛ لأنّ اشتغاله حينئذٍ بالأدعية المأثورة أفضل ، وهٰذا إذا أريد به طواف القدوم أو طواف الفرض علی فرض تقديمه علی الرمی ، وإلاّ فلاتلبية فی طواف العمرة ولا فی طواف الفرض بعد الرمی . (إرشاد الساری : (ص: ۱۴۷) باب الإحرام ، فصل : و شرط التلبية أن تكون باللسان ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

(۲) فالاضطباع فی جميع أشواطه وينبغی أن يفعله قبل الشروع فی الطواف بقليل ...... و قال الطرابلسی : مضطبع مع شروعه فی الطواف ، فإن اضطبع قبله بقليل ، فلا بأس به . (غنية الناسک : (ص: ۱۱۸) باب فی ماهية الطواف وأنواعه ...... فصل : وأمّا سنن الطواف ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۸۲ ، ۱۸۳) باب دخول مكّة ، فصل فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ شامی : (۴۹۵/۲) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب : فی دخول مكّة وحرمها ، ط: سعيد .

تحریمہ کے وقت اٹھاتے ہیں، ہاتھ اٹھاتے وقت دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں حجر اسود اور خانہ کعبہ کی طرف رہیں، پھر دونوں ہاتھوں کو گرادے، اس عمل کو حجر اسود کا استقبال کہتے ہیں، اور یہ صرف طواف کے شروع میں ایک دفعہ کرنا ہوتا ہے باقی چھ چکروں میں استقبال نہیں کیا جائے گا۔(۱)

☆ اس کے بعد حجر اسود کا استلام کرے یعنی حجر اسود کو بوسہ دے، اس کی کیفیت یہ ہے کہ اپنی دونوں ہتھیلیاں حجر اسود پر رکھے اور اپنا منہ دونوں ہاتھوں کے درمیان حجر اسود پر اس طرح رکھے جیسے کہ نماز میں سجدہ کرتے وقت رکھتا ہے، اور آواز کے بغیر نرمی سے بوسہ دے یعنی حجر اسود پر صرف ہونٹ رکھ دے۔(۲)

اگر ہجوم کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو ایسی حالت میں صرف اشارہ کرے، اور اشارے کی کیفیت یہ ہے کہ حجر اسود کی طرف سینہ اور چہرہ کرکے کھڑے ہو کر دونوں

---

(۱) ثم یمشی مارا إلی یمینه ......حتی یحاذی الحجر أی یقابله ، فیقف بحیاله ...... ویستقبله أی بوجهه ویبسمل ویکبّر ویحمد ویصلی ویدعو أی یقول : بسم اللّٰہ واللّٰہ أکبر ، وللّٰہ الحمد ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللّٰہ ﷺ...... ویرفع یدیه عند التکبیر أی مقابل للحجر حذاء منکبیه أو أذنیه کما فی الصلاۃ وهو الأصح ، مستقبلاً بباطن کفیه الحجر ...... ثم هل یرفع الیدین فی کل تکبیر یستقبل به فی مبدأ کل شوط أو مختصّ بالأوّل ؟ فمال ابن الهمام إلی أنّ الثانی هو المعوّل ، وظاهر کلام الکرمانی والطحاوی و بعض الأحادیث یؤیّد الأوّل ...... (إرشاد الساری : (ص: ۱۸۴ ، ۱۸۷) باب دخول مکّة ، فصل : فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

🗀 شامی : (۲/۴۹۳) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فی دخول مکّة ، ط: سعید .

🗀 غنیة الناسک : (ص: ۱۰۲) باب دخول مکّة و حرمها ، فصل فی صفة الاستلام ، ط: إدارۃ القرآن .

(۲) ثم یرسلهما ثم استلمه إن استطاع من غیر أن یؤذی نفسه أو غیره بأن یضع کفیه علی الحجر ویضع فمه بین کفیه ویقبله من غیر صوت یظهر فی القبلة ، وهو للطواف بمنزلة التکبیر للصلاۃ ، ثم یسجد علیه استحبابًا ویستحب أن یکرر التقبیل والسجود علیه ثلاثًا . (غنیة الناسک : (ص: ۱۰۲) باب دخول مکّة وحرمها ، فصل : فی صفة الاستلام ، ط: إدارۃ القرآن)

🗀 شامی : (۲/۴۹۳) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب فی دخول مکّة ، ط: سعید .

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۱۸۴ ، ۱۸۵) باب دخول مکّة وحرمها ، فصل : فی صفة الشروع فی الطواف ،ط : الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

ہاتھ حجرِ اسود کے سامنے اس طرح پھیلائے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رخ حجرِ اسود کی طرف رہے اور ہاتھوں کی پشت اپنے چہرے کی طرف رکھے اور یہ خیال کرے گویا دونوں ہاتھ حجرِ اسود پر رکھے ہیں، ہاتھ اٹھاتے ہوئے یہ پڑھے: "**اللہ اکبر لاالہ الاالله والصلوة والسلام علی رسول الله**" یہ پڑھ کر اپنے ہاتھوں کو بوسہ دے، اور چومتے وقت چٹخارے کی آواز پیدا نہ ہو، اس عمل کو "استلام" کہتے ہیں۔(۱)

☆ استلام سے فارغ ہوکر اپنی جگہ پر کھڑے کھڑے اور پاؤں اپنی جگہ جمائے ہوئے طواف کی حالت میں آجائے، یعنی فوجی طریقہ سے دائیں طرف مڑ جائے اور بایاں کندھا بیت اللہ شریف کی طرف رہے، اور طواف شروع کردے۔(۲)

☆ اگر یہ طواف عمرہ کا طواف ہے یا ایسا طواف ہے کہ اس کے بعد سعی بھی کرنی ہے (جیسا کہ طواف زیارت میں ہوتا ہے) تو شروع کے تین چکروں میں رمل بھی کرے اور "رمل" کا مطلب یہ ہے کہ دونوں شانے ہلاتے ہوئے پہلوانوں کی

---

(۱) وترک الإیذاء واجب فإن لم یقدر یضعهما ثم یقبلهما أو إحداهما وإلاّ یمکنه ذٰلک یمس بالحجر شیئًا فی یده ولو عصًا ثم قبله أی الشیئ، وإن عجز عنهما أی الاستلام والإمساس استقبله مشیرًا إلیه بباطن کفیه کأنّه واضعهما علیه، وکبّر وهلّل وحمد اللّٰه تعالیٰ وصلی علی النّبیّ ﷺ ثم یقبل کفیه. (الدر المختار مع رد المحتار: (۴۹۴/۲) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب فی دخول مکّة، ط: سعید)

▭ غنیة الناسک: (ص: ۱۰۲) باب دخول مکّة وحرمها، فصل فی صفة الاستلام، ط: إدارة القرآن.

▭ إرشاد الساری: (ص: ۱۸۵) باب دخول مکّة، فصل: فی صفة الشروع فی الطواف، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

(۲) فإذا فرغ من الاستلام أو نحوه انفتل إلی یمینه، وجعل البیت عن یساره، فأخذ فی الطواف. (غنیة الناسک: (ص: ۱۰۳) باب دخول مکّة وحرمها، فصل: فی الأخذ فی الطواف و کیفیة أدائه، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۱۸۷، ۱۸۸) باب دخول مکّة، فصل: فی صفة الشروع فی الطواف، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

▭ الدر مع الرد: (۴۹۴/۲) کتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب: فی دخول مکّة، ط: سعید.

طرح سینہ تان کر قریب قریب قدم رکھتے ہوئے قدرے تیز چلے، پہلے تین چکروں میں رمل کے بعد آخر کے چار چکروں میں رمل نہ کرے بلکہ اعتدال سے چلے، اور عورتیں کسی بھی چکر میں رمل نہ کریں بلکہ طواف کے شروع سے آخر تک رمل کے بغیر اعتدال سے چلیں۔

اور اگر یہ طواف عمرہ کا طواف نہیں، یا اس طواف کے بعد سعی نہیں کرنی صرف طواف کرنا ہے تو اس صورت میں شروع کے تین چکروں میں رمل نہ کرے بلکہ ساتوں چکروں میں اعتدال کے ساتھ چلے۔(۱)

☆ طواف کرتے وقت خوب دھیان رہے کہ بیت اللہ شریف پر اللہ تعالی کی رحمت کی تجلی کا نزول ہو رہا ہے، اور اس سے وہ تجلی میری طرف آرہی ہے جتنا زیادہ توجہ سے طواف کرے گا اتنا ہی زیادہ تجلیات سے حصہ ملے گا۔(۲)

☆ حطیم کو شامل کر کے طواف کرے، حطیم کے درمیان سے گزرنے سے وہ چکر پورا نہیں ہوگا اس چکر کو دوبارہ کرنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) والرمل سنة فی کل طواف بعده سعی حتی فی طواف الصدر لو لم یسع إلاّ بعده ...... والأصل أن کل طواف بعده سعی فمن سننه الاضطباع والرمل وإلاّ فلا . (غنیة الناسک : (ص: ۱۱۹) باب فی ماهیة الطواف ...... فصل : وأمّا سنن الطواف ، ط: إدارة القرآن)

🗀 البحر الرائق : (۳۳۰/۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

🗀 الدر مع الرد : (۴۹۸/۲) کتاب الحج ، فصل: فی الإحرام ، مطلب فی طواف القدوم ،ط : سعید .

(۲) وإذا دخل مکّة بدأ بالمسجد الحرام ،...... داخلاً من باب السلام نهارًا ندبًا ملبیًا متواضعًا خاشعًا ملاحظاً جلالة البقعة . (الدر المختار مع الرد : (۴۹۲/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی دخول مکّة ، ط: سعید)

🗀 غنیة الناسک : (ص: ۹۷) باب دخو؛ل مکّة ، فصل : و یستحب عند الأربعة ، ...... ط: إدارة القرآن.

🗀 البحر الرائق : (۳۲۶/۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

(۲) السابع : الطواف وراء الحطیم أی جدار الحجر ، فلو لم یطف وراءہ بل دخل الفرجة الّتی بینه و بین البیت أی وخرج من الفرجة الأخریٰ ، فطاف ، فعلیه الإعادة أو الجزاء . (إرشاد الساری : (ص: ۲۱۷) باب أنواع الأطوفة وأحکامها ، فصل : فی واجبات الطواف ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)=

☆ طواف کے دوران نزدیک نزدیک قدم رکھ کر چلے، اور چکروں کے درمیان زیادہ فاصلہ یا وقفہ نہ کرے۔(۱)

☆ طواف کے دوران اپنی نگاہ کو چلنے کی جگہ کے علاوہ اِدھر اُدھر نہ گزارے بلا ضرورت ادھر ادھر لوگوں کو نہ دیکھے، کولہے، گدی یا منہ پر ہاتھ نہ رکھے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل نہ کرے خشوع خضوع اور عاجزی کے ساتھ طواف کرے۔(۲)

☆ طواف کے دوران ایک دوسرے کے پیچھے نہ بھاگے۔(۳)

☆ طواف کی دعاؤں کے ساتھ ساتھ درود شریف بھی پڑھتا رہے کیونکہ درود شریف افضل عبادت ہے بیت اللہ شریف کے ارکان (گوشے/کونے) کے نزدیک

= غنية الناسک : (ص: ۱۱۴) باب فی ماهية وأنواعه ، فصل : فی واجبات الطواف ، ط: إدارة القرآن .

البحر الرائق : (۳۲۷/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : سعيد .

(۱) المشی علی هيئته ، أی السكينة والوقار فی جميع أشواطه أن لاسعی بعده بأن لايسرع إسراعًا لما يتفرع عليه من تشويش الخاطر ، وأذية التدافع ...... والموالاة بين أشواطه وأجزاء الأشواط ، لكن المراد بها الموالاة العرفية ، لا أنّه لايقع فيها مطلق الفاصلة لتجويزهم الشرب ونحوه فی الطواف . (غنية الناسک : (ص: ۱۱۹ ، ۱۲۰) باب فی ماهية الطواف ، ...... فصل : وأمّا سنن الطواف ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۲۲۵ ، ۲۲۶) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فی سنن الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

شامی : (۴۹۸/۲) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعيد .

(۲) فكل عمل ينافی الخشوع أی التذلل له سبحانه كالتلثم علی ما صرّح به فی " الكبير " وكذا الالتفات بوجهه إلی النّاس لغير ضرورة ، ووضع اليد علی الخاصرة أو علی القفا ونحوها . (إرشاد الساری : (ص: ۲۲۷) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فی مستحباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۲۲) باب فی ماهية الطواف ، ...... فصل : وأمّا مستحبات الطواف ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۴۹۲/۲) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب فی دخول مكة ، ط: سعيد .

(۳) انظر الحاشية السابقة رقم : ۳ ، علی نفس الصفحة .

درود شریف پڑھنا اور بھی افضل ہے۔(۱)

☆طواف کے دوران دعا کی طرح ہاتھ نہ اٹھائے اور نہ نماز کی طرح ہاتھ باندھے۔(۲)

☆طواف میں ذکرواذکار اور دعا آہستہ کرے۔(۳)

☆طواف کے دوران قرآن مجید کی تلاوت کرنے سے دعا پڑھنا افضل ہے۔(۴)

---

(۱) ویکون فی طوافه أی فی جمیع أشواطه وأنواعه ذاکرًا ...... داعیًا أی بالدعوات المأثورة وغیرها ، المتعارفة المشهورة فی محلها المسطورة ، ...... مصلیا علی النّبیّ ﷺ أی فی أثناء ادعوات الطواف أو بدل الدعوات ، فإنّها من أفضل القربات ، وبالخصوص عند الأرکان لاسیما عند الرکن الأعظم ...... (إرشاد الساری : (ص: ۱۹۰ ، ۱۹۲ ۱۹۳) باب دخول مکّة وحرمها ، فصل فی صفة الشروع فی الطواف ،ط : الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۱۰۵ ، ۱۰۷) باب دخول مکّة و حرمها ، فصل : فی الأخذ فی الطواف وکیفیة أدائه ، ط: إدارة القرآن .

☜ شامی : (۲/۴۹۷) کتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعید .

(۲) ورفع الیدین للدعاء ووضعهما کالصلاة ، ومایفعله بعض العوام من رفع الیدین فی الطواف عند دعاء جماعة من الأئمة الشافعیة أو الحنفیة بعد الصلاة ، فلا وجه له . (غنیة الناسک : (ص: ۱۲۶) باب فی ماهیة الطواف ...... فصل : وأمّا مکروهاته ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۲۳۹) باب أنواع الأطوفة وأحکامها ، فصل : فی مسائل شتیٰ ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☜ شامی : (۲/۴۹۳) کتاب الحج ، مطلب فی دخول مکّة ،ط : سعید .

(۳) والاسرار بالذکر والأدعیة ، إلاّ إذا کان الجهر مشوشًا للطائفین والمصلین فالإسرار واجب حینئذٍ . (غنیة الناسک : (ص: ۱۲۲) باب فی ماهیة الطواف ، فصل : وأمّا مستحبات الطواف ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۲۳۰) باب أنواع الأطوفة وأحکامها ، فصل : فی مستحباته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☜ شامی : (۲/۵۰۷) کتاب الحج ، قبیل : مطلب : الثناء علی الکریم دعاء ، ط: سعید .

(۴) وجاز فیهما أکل و بیع و افتاء و قراء ة لکن الذکر أفضل منها ، أی من القراء ة فی الطواف ...... والحاصل أن هدی النّبیّ ﷺ هو الأفضل ، ولم یثبت عنه فی الطواف قراء ة بل الذکر وهو=

☆ طواف میں چلنے کی حالت میں بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرنا منع ہے۔(۱)

☆ اور طواف کے دوران چلتے ہوئے بیت اللہ شریف کو نہ دیکھے اور ہاتھ سے اشارہ بھی نہ کرے البتہ ''رکن یمانی'' پر پہنچے تو اس کو دونوں ہاتھوں سے یا صرف دائیں ہاتھ سے چھونا ممکن ہو تو چھولے، بشرطیکہ پاؤں اپنی جگہ پر رہیں، سینہ اور قدم بیت اللہ کی طرف نہ ہو۔(۲)

اور بایاں کندھا رکن یمانی کی طرف ہوا گر اس طرح ہاتھ لگانے کا موقع نہ ملے تو اس کی طرف اشارہ نہ کرے بلکہ ایسے ہی گزر جائے۔(۳)

= المتوارث من السلف والجمع عليه فكان أولىٰ . (الدر مع الرد :(۲/۴۹۷) كتاب الهج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب طواف القدوم ، ط: سعيد)

🗀 غنية الناسک: (ص: ۱۲۱ ، ۱۲۲) باب فى ماهية الطوا ف...... ط: فصل وأمّا مستحباته، ط: إدارة القرآن.

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۲۳۲) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فى مباحاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۱) وليس شيئ من الطواف يجوز عندنا مع استقبال البيت ، فإذا استقبله عند استلام أحد الركنين ، ينبغى أن يقرّ قدميه فى موضعهما حالة الاستقبال ، فإذا فرغ من الاستلام اعتدل قائمًا على حاله قبل الاستلام وجعل يساره إلى البيت كما كان ، فيطوف . (غنية الناسک : (ص: ۱۱۳) باب فى ماهية الطواف ...... فصل : فى واجبات الطواف ، تنبيه : إدارة القرآن)

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۲۱۶) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فى واجبات الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 شامى: (۲/۴۹۴) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب : فى دخول مكّة ، ط: سعيد .

(۲) وليس شيئ من الطواف يجوز عندنا مع استقبال البيت ، فإذا استقبله عند استلام أحد الركنين ، ينبغى أن يقرّ قدميه فى موضعهما حالة الاستقبال ، فإذا فرغ من الاستلام اعتدل قائمًا على حاله قبل الاستلام وجعل يساره إلى البيت كما كان ، فيطوف . (غنية الناسک : (ص: ۱۱۳) باب فى ماهية الطواف ...... فصل : فى واجبات الطواف ، تنبيه : إدارة القرآن)

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۲۱۶) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فى واجبات الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 شامى : (۲/۴۹۴) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب : فى دخول مكّة ، ط: سعيد .

(۱) ويستحب استلام الركن اليمانى فى كل شوط ...... ثم عند العجز عن اللّمس للزحمة ليس=

☆ حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان یہ دعائیں یا ان میں سے کوئی ایک دعا پڑھے:

۱. سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاَاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلاَحَوْلَ وَلاَقُوَّةَاِلَّابِاللّٰهِ.

۲. لاالہ الاانت سبحانک انی کنت من الظلمین.

۳. اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی.

۴. یاحی یاقیوم برحمتک استغیث.

۵. رب اغفر وارحم وانت خیرالرحمین.

۶. اللھم انی اسئلک الھدی والتقی والعفاف والغنی.

۷. ربنا اغفر لی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب.

۸. رب اغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم.

۹. استغفر اللہ الذی لاالہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ.

۱۰. اللھم انی اسئلک رضاک والجنة واعوذبک من غضبک والنار.

ان کے علاوہ بھی دوسری دعائیں بھی پڑھ سکتے ہیں۔(۲)

☆ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ پڑھے:

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار وأدخلنا الجنة مع الأبرار یاعزیز یاغفار یارب العلمین. (۲)

= فیہ النیابة عنه بالإشارة ، وھٰذا الّذی ذکرناہ حسنٌ فی ظاھر الروایة . (إرشاد الساری : (ص: ۱۹۳) باب دخول مکة ، فصل فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۰۵) باب دخول مکّة وحرمھا ، فصل : فی الأخذ فی الطواف وکیفیة أدائه ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۴۹۸/۲) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب فی طواف القدوم ،ط : سعید.

(۲) ویقول بین الرکن الیمانی والحجر : " ربّنا آتنا فی الدنیا ھسنة وفی الآخرة حسنة و قنا =

ساتھ ساتھ درود شریف بھی پڑھے۔(۱)

☆ ہر چکر پورا ہونے پر حجر اسود کا ''استلام'' کرے، یعنی جب چکر لگا کر واپس حجر اسود یا اسکے برابر سامنے کی سمت پر پہنچے تو سینہ اور منہ حجر اسود کی طرف کر کے:

اللہ اکبر لاالہ الااللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ

کہہ کر حجر اسود یا ہاتھ کو اس طرح بوسہ دے جس طرح پہلے چکر کے شروع میں کیا تھا اس طرح ایک چکر پورا ہو جائے گا۔

یاد رہے کہ استلام کے وقت ہاتھوں کو کانوں تک نہ اٹھائے، کانوں تک ہاتھ اٹھانا صرف طواف کے شروع میں ایک مرتبہ ہے۔(۲)

☆ اب اسی طرح سات چکر حجر اسود سے شروع کر کے حجر اسود تک پورے

= عذاب النّار '' ...... (مجموعة رسائل ابن عابدين : (۲/ ۳۴۹) بغية الناسک فی أدعية المناسک، ط: عالم الكتب)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۱۹۱) باب دخول مكّة، فصل فی صفة الشروع فی الطواف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۲۴) باب فی ماهية الطواف وأنواعه، ...... فصل : وأمّا مستحبات الطواف، تنبيه : فی أماكن الإجابة، ط : إدارة القرآن.

(۱) انظر الحاشية رقم : ۱، علی الصفحة السابقة، رقم : ۱۰۶.

(۲) ثم يمشی مارا إلی يمينه ......حتی يحاذی الحجر أی يقابله، فيقف بحياله ...... ويستقبله أی بوجهه ويبسمل ويكبّر ويحمد ويصلی ويدعو أی يقول : بسم اللّٰه واللّٰه أكبر، وللّٰه الحمد، والصلاة والسلام علی رسول اللّٰه ﷺ...... ويرفع يديه عند التكبير أی مقابل للحجر حذاء منكبيه أو أذنيه كما فی الصلاة وهو الأصح، مستقبلاً بباطن كفيه الحجر ...... ثم هل يرفع اليدين فی كل تكبير يستقبل به فی مبدأ كل شوط أو مختصّ بالأوّل ؟ فمال ابن الهمام إلی أنّ الثانی هو المعوّل، وظاهر كلام الكرمانی والطحاوی و بعض الأحاديث يؤيّد الأوّل ...... (إرشاد السارى: (ص: ۱۸۴، ۱۸۷) باب دخول مكّة، فصل: فی صفة الشروع فی الطواف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

▭ شامی : (۲/ ۴۹۳) كتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب فی دخول مكّة، ط: سعيد.

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۰۲) باب دخول مكّة و حرمها، فصل فی صفة الاستلام، ط: إدارة القرآن.

کریں گے تو ایک طواف مکمل ہوگا۔(۱)

☆ سات چکر پورے ہونے کے بعد آٹھویں مرتبہ حجر اسود کا ''استلام'' کرے، یعنی دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف کر کے ہاتھ چوم لے، اور یہ ''استلام'' ہر چکر کے شروع میں ہوگا، اور آخری چکر پورا کر کے حجر اسود کا استلام کر کے واپس جانا ہے گویا ایک طواف میں آٹھ ''استلام'' ہوں گے۔(۲)

طواف کرنا منی روانہ ہونے سے پہلے

''حج کا احرام باندھنے کے بعد طواف کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۱۵۷)

طواف کعبہ کے قریب سے کرے

طواف کے واجبات میں سے یہ ہے کہ کعبۃ اللہ کے دروازہ کے قریب دائیں جانب سے طواف شروع کرے، اور کعبہ کو اپنی بائیں جانب رکھے، کیونکہ کعبہ امام کے مانند ہے، اگر مقتدی اکیلا ہو تو امام کے دائیں جانب کھڑا ہوتا ہے اگر طواف

---

(۱) فيطوف سبعة أشواط وراء الحطيم ، ومن الحجر الأسود إليه شوط . (لباب المناسک مع إرشاد السارى : (ص: ۱۸۸) باب دخول مكّة ، فصل : فى صفة الشروع فى الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۰۳) باب دخول مكّة و حرمها ، فصل : فى الأخذ فى الطواف وكيفية أدائه ، ط: إدارة القرآن .

☐ شامى : (۲/۴۹۶) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب فى دخول مكّة ،ط : سعيد .

(۲) وكلما مرّ على الحجر الأسود استلمه بآدابه ، كما فى الابتداء الاّ أنّه لايرفع يديه مع التكبير إلاّ فى الابتداء ...... واستلامه فى أوّل الطواف وآخره سنة ، فقيل : أدب ، وقيل : سنة ، ومشى فى " اللباب " على الثانى ...... وإذا طاف سبعة أشواط استلم الحجر الأسود فختم الطواف به . (غنية الناسک : (ص: ۱۰۴ ، ۱۰۵) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : فى الأخذ فى الطواف...... ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۱۸۷ ، ۱۹۴) باب دخول مكّة ، فصل : فى الشروع فى الطواف ،ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ البحر الرائق : (۲/۳۳۰ ، ۳۳۱) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : سعيد .

اس کے الٹ کیا یعنی بائیں طرف سے شروع کیا اور کعبہ کو دائیں جانب رکھا تو دوبارہ طواف کرنا یا دم دینا واجب ہے۔(۱)

طواف کی ابتداء

طواف کی ابتداء حجراسود سے کرنا ضروری ہے، اگر کسی نے طواف کی ابتداء حجراسود سے نہیں کی تو مکہ مکرمہ کے قیام کے دوران دوبارہ طواف کرنا واجب ہے۔(۲)

طواف کی ابتداء اور انتہا

طواف کی ابتداء اور انتہا حجراسود کے استلام (بوسہ لینے) سے ہوتی ہے۔(۳)

(۱) من الواجبات التيامن ...... وهو أخذ الطواف أى شروعه عن يمين نفسه وجعل البيت عن يساره ...... وضده أخذه عن يساره وجعل البيت عن يمينه وهو الطواف المنكوس ، الظاهر أنّه الطواف المقلوب والمعكوس...... والحاصل أن وجوب التيامن يفيد أنّ من أتٰى بخلافه من الصور المذكورة المخالفة للتيامن فى الهيئة والكيفية يحرم عليه فعله ، ويجب عليه الإعادة أو لزوم الجزاء . (إرشاد السارى : (ص: ۲۱۶) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل فى واجبات الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۱۳) باب فى ماهية الطواف ، ...... فصل : فى واجبات الطواف ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر المختار مع الرد : (۲/۴۹۴) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب فى دخول مكّة ، ط: سعيد .

(۲) الابتداء من الحجر الأسود ...... ولو ابتدأ من غير الحجر أعاده مادام بمكّة فلو رجع فعليه دم . (غنية الناسک : (ص: ۱۱۲) باب فى ماهية الطواف ، ...... فصل : فى واجبات الطواف ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۲۱۷) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل فى واجبات الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ شامى : (۲/۴۹۴) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب : فى دخول مكّة ، ط: سعيد .

(۳) واستلام الحجر فى أوّله وآخره ، وأمّا فيما بينهما فسنة مستحبة ، قال فى شرح الطحاوى : وإن افتتح الطواف باستلام الحجر ، وختم به ، وترک الاستلام فيما بين ذٰلک أجزأه . (غنية الناسک : (ص: ۱۱۹) باب فى ماهية الطواف وأنواعه ...... فصل : وأمّا سنن الطواف ، ط: إدارة القرآن)=

طواف کیا وہیل چیئر پر بیٹھ کر

''وہیل چیئر پر طواف کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۱۵/٤)

طواف کی جگہ

☆طواف کی جگہ ''بیت اللہ شریف'' کے چاروں طرف مسجد کے اندر اندر ہے چاہے بیت اللہ سے قریب ہو یا دور اور چاہے ستون وغیرہ کو درمیان میں لے کر طواف کرے، طواف ہو جائے گا۔

☆اگر کوئی شخص مسجد حرام کی چھت پر چڑھ کر طواف کرے گا تو طواف ہو جائے گا اگر چہ چھت بیت اللہ شریف سے اونچی ہو ہے اس سے کوئی فرق نہیں آئے گا، البتہ اگر مسجد حرام سے باہر نکل کر طواف کرے گا تو طواف صحیح نہیں ہوگا۔(۱)

طواف کی دعا

جب آدم علیہ السلام اپنے پہلے حج میں عرفات کے میدان میں ٹھہرے ہوئے تھے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام ان کے پاس آئے اور انہوں نے کہا کہ ہم پچاس

= ▭ إرشاد الساري : (ص: ۱۸۷) باب دخول مكّة ، فصل : في صفة الشروع في الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ شامي : (۴۹۸/۲) كتاب الحج ، فصل : في الإحرام ، مطلب في طواف القدوم ، ط: سعيد .

(۱) واعلم أنّ مكان الطواف داخل المسجد ولو وراء زمزم (أي أو المقام أو السواري أو على سطحه ولو مرتفعًا على البيت لباب) لاخارجه لصيرورته طائفًا بالمسجد لا بالبيت . (الدر المختار : (۴۹۷/۲) كتاب الحج ، فصل : في الإحرام ، مطلب : في طواف القدوم ، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق : (۳۲۹/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط:سعيد .

▭ غنية الناسك : (ص: ۱۰۹) باب في ماهية الطواف ...... فصل : في أركان الطواف و شرائطه، ط: إدارة القرآن .

ہزار سال سے اس بیت اللہ کا طواف کررہے ہیں، تو آدم علیہ السلام نے ان سے پوچھا: طواف کے دوران آپ کیا پڑھتے تھے؟ انہوں نے کہا: ہم یہ پڑھتے تھے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ

ترجمہ: پاک ہے اللہ تعالیٰ کی ذات، اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

اس پر آدم علیہ السلام نے کہا: اس میں یہ جز اور بڑھا دو:

وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کے سوا کسی میں طاقت وقوت نہیں۔

چنانچہ اس کے بعد آدم علیہ السلام جب طواف کرتے تھے تو یہی دعا پڑھا کرتے تھے۔(۱)

طواف کی مروجہ دعائیں

☆ طواف کی مروجہ دعائیں صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہیں اس لئے ان دعاؤں کو سنت سمجھ کر پڑھنا درست نہیں، البتہ سنت سمجھے بغیر پڑھے تو درست ہے۔

☆ اکثر لوگوں کو یہ دعائیں یاد نہیں ہوتیں، طواف کے دوران کتاب دیکھ کر پڑھتے ہیں، اور ازدحام میں کتاب پڑھتے ہوئے چلنے سے خشوع خضوع اور اللہ کی طرف توجہ باقی نہیں رہتی۔(۲)

---

(۱) وعند ذلک قال آدم للملائکة : فمن کنتم تقولون حوله ؟ قالوا : کنا نقول : " سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ " قال آدم : زیدوا فیها : وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ، فکان آدم إذا طافها یقولها . (السیرة الحلبیة : (۱/ ۲۲۰) باب بنیان قریش الکعبة شرفها اللّٰه تعالیٰ ، ط: دار الکتب العلمیة بیروت)

(۲) وترک کل عمل ینافی الخشوع والتذلل کالتلثم والالتفات بغیر ضرورة ...... (غنیة الناسک : (ص: ۱۲۲) باب فی ماهیة الطواف ، فصل : وأمّا مستحبات الطواف ، ط: إدارة القرآن) =

☆طواف کرنے والوں کے ہجوم میں کتاب پر نظر رکھنا اپنے لئے اور دوسروں کے لئے بھی تکلیف کا باعث ہے، خاص طور پر دعاؤں کی خاطر جماعت اور گروہوں کی صورت میں چلنا سخت تکلیف پہنچانے والی بات ہے، اور کسی کو تکلیف پہنچانا حرام ہے۔(۱)

☆گروہوں کی شکل میں چلا چلا کر دعائیں پڑھنے سے دوسرے طواف کرنے والوں کے خشوع میں خلل پڑتا ہے۔(۲)

☆عام لوگ ان دعاؤں کے الفاظ کو صحیح طور پر ادا نہیں کر پاتے تو قافلہ کا بڑا

= ▭ إرشاد الساری : (ص: ٢٢٧) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فی مستحباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ واعلم أنّه غلب على عوام النّاس فی زماننا الإعراض فی الطواف عن قراءة القرآن وعن مهمات الأدعية ، وعن ذكر والدعا المرويين عن النّبیّ ﷺ وعن الصحابة رضی اللّٰه عنهم أجمعين ، وعن الأقدمين من السلف بسبب اشتغالهم بأدعية متكلفة غير مأثورة عن المتقدمين من السلف ، وإنّما ذكرها بعض المتأخرين من الفقهاء وليتهم لم يذكروها يحفظونها محرّفة ، ويدعون بها حول البيت ، ويخصّون كل ناحية من البيت بدعاء منها ، ويصيرون بمنزلة من يكرر على محفوظه ومن لم يحفظه تلقنه ممن يحفظه ويزول عنهم الخشوع بسبب اشتغالهم بتحفظه ، ويجتمع لذٰلک جماعة كثيرون من الرّجال والنساء حِلَقًا حِلَقًا حول من يتلقونه منه مستقبلی الكعبة و مستدبريها ...... (البحر العميق : (١٢١٧/٢) الباب العاشر : فی دخول مكّة وفی الطواف والسعی ، فصل : فی بيان أنواع الأطوفة ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

(١) وإيذاء المسلم حرام و ترک الحرام أولىٰ من الإتيان بالسنة ...... (بدائع الصنائع : (١٤٦/٢) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان سنن الحج و بيان الترتيب فی أفعاله ، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق : (٣٢٦/٢) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

▭ شامی : (٤٩٤/٢) كتاب الحج ، مطلب : فی دخول مكّة ، ط: سعيد .

(٢) وإيذاء المسلم حرام و ترک الحرام أولىٰ من الإتيان بالسنة ...... (بدائع الصنائع : (١٤٦/٢) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان سنن الحج و بيان الترتيب فی أفعاله ، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق : (٣٢٦/٢) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

▭ شامی : (٤٩٤/٢) كتاب الحج ، مطلب : فی دخول مكّة ، ط: سعيد .

آدمی جماعت اور گروہ کو روک کر ان دعاؤں کے الفاظ کو کہلوانے کی کوشش کرتے ہیں، جب کہ طواف کے دوران بلاضرورت ٹھہرنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

مزید یہ کہ اس حالت میں بعض لوگوں کی پیٹھ یا سینہ بیت اللہ کی طرف ہو جاتا ہے یہ بھی مکروہ تحریمی ہے اور اسی حالت میں اگر کچھ لوگ آگے کو سرک گئے تو ان پر اتنے حصہ کے طواف کا اعادہ کرنا واجب ہوگا۔(۲)

طواف کی نیت

☆''طواف'' صحیح ہونے کے لئے طواف کی نیت کرنا فرض ہے، طواف کی نیت کے بغیر بیت اللہ شریف کا کتنا ہی ''چکر'' لگایا جائے ''طواف'' نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) وتفريق الطواف أى الفصل بين أشواطه تفريقًا كثيرًا ، فاحشًا سواء مرّة أو مرات لترك الموالاة . (إرشاد السارى : (ص: ۲۳۴) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فى مكروهاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ والوقوف للدعاء فى أثناء الطواف فى الأركان أو فى غيره ؛ لأنّ الموالاة بين الأشواط وأجزاء الأشواط سنة مؤكّدة ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۲۶) باب فى ماهية الطواف ، ...... فصل : وأمّا مكروهاته ، ط: إداره القرآن)

▭ شامى : (۲/۴۹۷) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ،مطلب : فى طواف القدوم ، ط: سعيد .

(۲) ولو عكس بأن أخذ عن يساره وجعل البيت عن يمينه ، وكذا لو استقبل البيت بوجهه أو استدبره وطاف معترضًا ...... أعاد مادام بمكّة ، ولو رجع فعليه دم . (الدر مع الرد : (۲/۴۹۴) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب : فى دخول مكّة ، ط: سعيد)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۱۳) باب فى ماهية الطواف ...... فصل : فى واجبات الطواف ، ط: إدارة القرآن.

▭ إرشاد السارى : (ص: ۲۱۶) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فى واجبات الطواف، ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۳) والشرط أصل النية دون التعيين فإنّه مستحب أو سنة ، ولو لم ينو الطواف أصلاً بأن طاف طالبًا لغريم أو هاربًا من عدو أو لايعلم أنّه البيت لم يعتد به ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۱۰) با فى ماهية الطواف ، فصل : فى أركان الطواف وشرائطه ، ط: إدارة القرآن .

▭ إرشاد السارى : (ص: ۲۰۵) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل فى تحقيق النية ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة . =

☆ طواف کی نیت عربی زبان میں کرنا زیادہ بہتر ہے، باقی عربی زبان کے علاوہ کسی بھی زبان میں کرے نیت صحیح ہوجائے گی، عربی زبان کے علاوہ کسی اور زبان میں مثلا اردو زبان میں اس طرح کرے ''یااللہ! میں تیری رضا کے لئے بیت اللہ شریف کے طواف کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان کردے اور قبول فرما۔''

دل سے یہ نیت کرنا فرض ہے اور زبان سے بھی کہہ لینا افضل ہے۔(۱)

طواف کی نیت نہیں کی

اگر طواف کرنے والے نے طواف کی نیت نہیں کی اور طواف کرنے والا معذور و بیہوش بھی نہیں تھا، اس نے خود طواف کی نیت کر لی تھی تو طواف ہوگیا، اور اگر بیہوش تھا تو طواف نہیں ہوا، طواف کرانے والا نیت کر لیتا تو طواف ہوجاتا۔(۲)

= 🗀 بدائع الصنائع : (۱۲۸/۲) کتاب الحج ، فصل : وأمّا شرطه (أی الطواف) و واجباته ، ط: سعيد.

(۱) والنية بالإجماع وهی الإرادة ...... والمعتبر فيها عمل القلب اللازم للإرادة فلاعبرة للذكر باللسان إن خالف القلب ؛ لأنّه كلام لانية ...... والتلفظ عند الإرادة بها مستحب هو المختار وتكون بلفظ الماضی ولو فارسيًا ؛ لأنّه الأغلب فی الانشاء ات ، وتصحّ بالحال قهستانی . (الدر المختار : (۴۱۵/۱ ، ۴۱۶) کتاب الصلاة ، باب شروط الصلاة ، ط: سعيد)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۷۸) باب الإحرام ، فصل : فی نية الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۱۴۳) باب الإحرام ، فصل : شرط النية أن تكون بالقلب ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة

(۲) ولو طافوا بالمغمی عليه محمولا أجزأه ذٰلک عن الحامل والمحمول إن نوی عن نفسه و عن المحمول ، وإن كان بغير أمر المغمی عليه ...... ولو طافوا بمريض وهو نائم من غير إغماء إن كان بأمره وحملوه علی فوره يجوز وإلاّ فلا ...... وإن لم ينو الحامل الطواف بل نوی طلب غريم ، فإن كان المحمول عاقلاً ونوی الطواف أجزأه دون الحامل ، وإن كان المحمول مغمی عليه لم يجزه (أی الطواف لهما) لانتفاء النية منه ومنهم أی الحاملين ...... وعلم منه أنّه لو نوی الحامل عن نفسه ولم ينو المحمول جاز للحامل دون غيره سواء كان مفيقًا أو لا . (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۲۰۸) ۲۰۹ ، ۱۱۰) باب : فی أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فی طواف المغمی عليه والنائم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة) =

طواف کے بعد دو رکعت

☆ ہر طواف کے سات چکروں کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے، اور حرم شریف میں پڑھنا سنت ہے، اور مقام ابراہیم اور بیت اللہ کو سامنے لے کر پڑھنا افضل ہے۔(۱)

☆ اگر مکروہ وقت نہیں تو طواف سے فارغ ہوتے ہی بلا تاخیر دو رکعت نماز پڑھنا بہتر ہے اور اگر مکروہ وقت ہے تو بعد میں کسی وقت بھی دو رکعت نماز پڑھنا لازم ہے لیکن بلا عذر تاخیر کرنا مکروہ ہے۔(۲)

= غنية الناسک : (ص: ۱۱۱) باب فی ماهية الطواف ...... فصل : فی أركان الطواف وشرائطه ، فروع فی طواف المغمی عليه والنائم والمريض ، ط: إدارة القرآن .

بدائع الصنائع : (۱۲۸/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا ركنه (الطواف) ط: سعيد .

(۱) وهی " أی صلاة الطواف " واجبة بعد كل طواف فرضًا كان أو واجبًا ، أو سنةً أو نفلاً ولاتختصّ بزمان ولامكانٍ ، أی باعتبار الجواز والصحة ، ولاتفوت فلو تركها لم تجبر بدم ولو صلّاها خارج الحرم ولو بعد الرجوع إلی وطنهٖ جاز ويكره ، والسنة الموالاة بينهما وبين الطواف ، وتستحب مؤكدًا أدائها خلف المقام ...... ثم فی الكعبة ثم فی الحجر تحت الميزاب ثم كل ما قرب من الحجر إلی البيت ثم باقی الحجر ثم ماقرب من البيت ثم المسجد ثم الحرم ، ثم لا فضيلة بعد الحرم ، بل الإساءة ...... (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۲۱۸ ، ۲۱۹ ، ۲۲۰) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۱۶) باب فی ماهية الطواف ...... فصل : ومن الواجبات ركعتا الطواف ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۴۹۸/۲ ، ۴۹۹) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فی طواف القدوم ، ط: سعيد .

(۲) ويكره تأخيرها عن الطواف إلاّ فی وقت مكروه ، ولو طاف بعد العصر يصلی المغرب ثم ركعتی الطواف ثم سنة المغرب ، ولا تصلی إلاّ فی وقت مباح ......(لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۲۲۳) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل فی ركعتی الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۱۶ ، ۱۱۷) باب فی ماهية الطواف ...... فصل : ومن الواجبات : ركعتا الطواف ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۴۹۸/۲ ، ۴۹۹) كتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعيد .

☆ اگر طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا یاد نہیں رہا، بھول گئے اور اپنے وطن پہنچ گئے تو اپنے وطن میں ہی پڑھ لے اس پر تاخیر کی وجہ سے دم وغیرہ واجب نہیں ہوگا اور نماز پڑھنے کا واجب ادا ہو جائے گا۔(۱)

☆ اگر کسی نے مکہ مکرمہ میں طواف کے بعد دو رکعت نماز نہیں پڑھی تو اس کو جہاں کہیں بھی ہو ادا کرنا واجب ہے، جب تک ادا نہیں کرے گا ذمہ سے ساقط نہیں ہوگی۔(۲)

☆ اگر یاد ہے تو پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الاخلاص پڑھے اور اگر ان کے علاوہ کوئی اور سورتیں پڑھے تب بھی جائز ہے۔(۳)

۱۔خواہ طواف فرض ہو یا واجب یا سنت یا نفل ہر قسم کے طواف کے بعد

(۱،۲) وهي " أى صلاة الطواف " واجبة بعد كل طواف فرضًا كان أو واجبًا ، أو سنةً أو نفلاً ولاتختصّ بزمان ولامكانٍ ، أى باعتبار الجواز والصحة ، ولاتفوت فلو تركها لم تجبر بدم ولو صلّاها خارج الحرم ولو بعد الرجوع إلى وطنه جاز ويكره ، والسنة الموالاة بينهما وبين الطواف ، وتستحب مؤكدًا أدائها خلف المقام ...... ثم فى الكعبة ثم فى الحجر تحت الميزاب ثم كل ما قرب من الحجر إلى البيت ثم باقى الحجر ثم ماقرب من البيت ثم المسجد ثم الحرم ، ثم لا فضيلة بعد الحرم ، بل الإساءة ...... (لباب المناسك مع إرشاد السارى : (ص: ٢١٨ ، ٢١٩، ٢٢٠) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسك : (ص: ١١٦) باب فى ماهية الطواف ...... فصل : ومن الواجبات ركعتا الطواف ، ط: إدارة القرآن)

🗀 الدر مع الرد : (٢/٤٩٨ ، ٤٩٩) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب : فى طواف القدوم ، ط: سعيد .

(٣) ويستحب أن يقرأ فى الأولىٰ بسورة الكافرون وفى الثانية الإخلاص ...... (لباب المناسك مع إرشاد السارى : (ص: ٢٢٢) باب أنواع الأطوفة ، فصل فى ركعتى الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسك : (ص: ١٠٦) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : فى الأخذ فى الطواف و كيفية أدائه ، ط: إدارة القرآن .

1 شامى : (٢/٤٩٨ ، ٤٩٩) كتاب الحج ، مطلب : فى طواف القدوم ، ط: سعيد .

دو رکعت پڑھنا واجب ہے۔(۱)

۲۔حرم شریف سے مراد حدود حرم ہے اس لئے مسجد حرام کے علاوہ اپنے ہوٹل اور قیام گاہ میں بھی پڑھ سکتے ہیں۔(۲)

طواف کے بعد دو رکعت اور بچہ

اگر باپ نے اپنے چھوٹے بچے کو اپنے ساتھ اٹھاتے ہوئے طواف کیا اور اس بچے کی طرف سے بھی اس نے طواف کی نیت کر لی تو باپ کے طواف کے ساتھ ساتھ بچے کا طواف بھی ہو جائے گا، البتہ باپ پر اپنے چھوٹے بچے کی جانب سے طواف کی دو رکعت لازم نہیں ہوں گی اور چھوٹے بچے پر بھی پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۳)

(۱، ۲) وهی " أی صلاة الطواف " واجبة بعد كل طواف فرضًا كان أو واجبًا ، أو سنةً أو نفلاً ولاتختصّ بزمان ولامكانٍ ، أی باعتبار الجواز والصحة ، ولاتفوت فلو تركها لم تجبر بدم ولو صلّاها خارج الحرم ولو بعد الرجوع إلى وطنه جاز ويكره ، والسنة الموالاة بينهما وبين الطواف ، وتستحب مؤكدًا أدائها خلف المقام ...... ثم فی الكعبة ثم فی الحجر تحت الميزاب ثم كل ما قرب من الحجر إلى البيت ثم باقی الحجر ثم ماقرب من البيت ثم المسجد ثم الحرم ، ثم لا فضيلة بعد الحرم ، بل الإساءة ...... (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۲۱۸ ، ۲۱۹، ۲۲۰) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۱۲) باب فی ماهية الطواف ...... فصل : ومن الواجبات ركعتا الطواف ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۴۹۸/۲ ، ۴۹۹) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فی طواف القدوم ، ط: سعيد .

(۳) ويقضی به المناسک كلها ، وينوی عنه حين يحمله فی الطواف ، وجاز النيابة عنه فی كل شئ إلاَّ فی ركعتی الطواف فتسقطا . (غنية الماسنک : (ص: ۸۴) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی ...... ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۱۵۹) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی ، ط: الامدادية مكّة المكرّمة .

شامی : (۴۶۶/۲) كتاب الحج ، قبيل : مطلب : فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد .

طواف کے چکروں کی گنتی میں شبہ ہو

☆ اگر طواف فرض اور طواف واجب کے دوران چکروں کی گنتی میں شک و شبہ ہو جائے تو طواف دوبارہ شروع سے کرنا چاہئے۔

☆ اگر طواف سنت اور طواف نفل کے چکروں کی گنتی میں شک وشبہ ہو جائے تو غالب گمان پر بنا کرنا درست ہے۔(۱)

طواف کے چودہ چکر لگانے کا حکم

☆ ہر طواف کے سات ہی چکر ہوتے ہیں لیکن اگر کسی نے کسی بھی وجہ سے سات کے بجائے چودہ چکر لگا دیئے تو اس پر کوئی کفارہ یا جرمانہ نہیں آئے گا، لیکن دو طواف ہونے کی وجہ سے دو دو رکعت کر کے چار رکعات (واجب الطّواف) پڑھنا لازم ہوگا، اگر ایسے آدمی نے ابھی تک دو دو رکعت کر کے چار رکعات نہیں پڑھی تو فی الحال جہاں کہیں بھی چاہے پڑھ لے۔

واضح رہے کہ ایک طواف میں سات چکر سے زیادہ لگانا مناسب نہیں ہے؛ اس لئے جان بوجھ کر ایسا ہرگز نہ کرے۔(۲)

---

(۱) ولو شكّ في عدد الأشواط في طواف الركن أعاده ولايبني على غالب ظنه بخلاف الصلاة ، ...... أنّه لو شكّ في أشواط غير الركن لايعيده بل يبني على غلبة ظنّه ؛ لأنّ غير الفرض على التوسعة . (شامي : ۴۹۶/۲ ، ۴۹۷) كتاب الحج ، مطلب : في طواف القدوم ، ط: سعيد)

🗀 إرشاد الساري : (ص: ۲۳۶) باب أنواع الأطوفة ، فصل : في مسائل شتّٰى ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

(۲) والجمع بين أسبوعين فأكثر من غير صلاة بينهما لما يترتب عليه من ترك السنة وهو الموالاة بين الطواف وصلاته لكل أسبوع عند أبي حنيفة و محمد ...... إلّا في وقت كراهة الصلاة ؛ لأنّه لا كراهة حينئذٍ بالجمع شفعاً و وتراً اتفاقًا ، لكن يؤخر ركعتي الطواف إلى وقت مباح . (إرشاد الساري : (ص: ۲۳۴) باب أنواع الأطوفة و أحكامها ، فصل في مكروهاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 البحر الرائق : (۳۳۱/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد . =

طواف کے دوران ایذاء رسانی

طواف کے دوران تیز دوڑنے کے لئے سامنے آنے والوں کو دھکا دے کر آگے نکلنے کی کوشش کرنا اور دوسروں کو تکلیف پہنچانا ناجائز اور حرام ہے، اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔(۱)

طواف کے دوران بدن یا کپڑے پر نجاست لگی ہو

اگر طواف کے دوران بدن پر نجاست لگی ہو، یا کپڑا نجس ہو تو دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا، مگر اس حالت میں طواف کرنا مکروہ ہوگا۔(۲)

= غنية الناسک : (ص: ١١٧) باب فی ماهية الطواف وأركانه ...... ، فصل : ومن الواجبات ركعتا الطواف ، ط: إدارة القرآن .

(١) وإيذاء المسلم حرام وترک الحرام أولىٰ من الاتيان بالسنة .... (بدائع الصنائع : (١٤٦/٢) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان سنن الحج و بيان الترتيب فی أفعاله ، ط: سعيد)

شامی : (٤٩٤/٢) كتاب الحج ، فصل : الإحرام ، مطلب فی دخول مكّة ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (٣٢٦/٢) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

(٢) (والطهارة فيه) من النجاسة الحكمية على المذهب قيل والحقيقة من ثوب و بدن ومكان الطواف ، والأكثر على أنّه سنة مؤكّدة ، وقال المحقق تحت (قوله : والأكثر على أنّه) أی هٰذا النوع من الطهارة فی الثوب والبدن سنة مؤكّدة ...... وفی البدائع إنّه سنة فلو طاف وعلى ثوبهٖ نجاسة أكثر من الدرهم لايلزمه شيئ بل يكره لإدخال النجاسة المسجد . (الدر مع الرد : (٤٦٩/٢) كتاب الطهارة ، مطلب : فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد)

فأمّا الطهارة عن النّجس فليست من شرائط الجواز بالإجماع فلايفترض تحصيلها ولاتجب أيضًا لكنّه سنة حتىٰ لو طاف وعلى ثوبهٖ نجاسة أكثر من قدر الدرهم جاز ولايلزمه شيئ إلاّ أنّه يكره .
(بدائع الصنائع : (١٢٩/٢) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائطه ، و واجباته ، ط: سعيد)

غنية الناسک : (ص: ١١٢) باب فی ماهية الطواف ...... ، فصل : فی واجبات الطواف ،ط: إدارة القرآن .

طواف کے دوران پینا

طواف کے دوران پانی پینا مباح ہے۔(۱)

طواف کے دوران حیض آجائے

اگر طواف کے دوران عورت کو حیض آجائے تو طواف کو وہیں روک دے اور جب خون بند ہو جائے تو غسل کر کے پاک ہو کر طواف کو شروع سے دوبارہ کرے، اوراس وقت تک احرام میں رہے۔(۲)

طواف کے دوران دھکا دینا

''طواف کے دوران ایذاءرسانی'' عنوان کو دیکھیں۔(۳ / ۱۶۱)

طواف کے دوران کھانا

طواف کی حالت میں کھانا اور خرید وفرخت کرنا مکروہ ہے، البتہ پانی پینا مباح ہے اس لئے طواف کے دوران کھانے اور خرید وفروخت کرنے سے بچنا چاہئے۔(۳)

---

(۱) وأمّا مباحات الطواف فالسلام ...... ويشرب و يفعل كل مايحتاج إليه . (غنية الناسک : (ص: ۱۲۵) باب فى ماهية الطواف ...... فصل : وأمّا مباحات الطواف ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۲۳۲) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فى مباحاته ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

☐ الدر مع الرد : (۲/ ۴۹۷) كتاب الحج ، مطلب : فى طواف القدوم ، ط: سعيد .

(۳) ويمنع حل دخول المسجد ، وحل الطواف ولو بعد دخولها المسجد و شروعها فيه ؛ لأنّ الطهارة له واجبة فيكره تحريمًا . (الدر المختار مع رد المحتار : (۱/ ۲۹۲) كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد)

☐ البحر الرائق : (۱/ ۱۹۶ ، ۱۹۷) كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد .

☐ حاشية الطحطاوى على الدر : (۱/ ۱۴۹) كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد .

☐ وانظر أيضًا: الحاشية رقم: ۱، على الصفحة الآتية رقم: ۱۲۳ .

(۱) وجاز فيهما أكل و بيع وافتاء و قراءة ...... (قوله : و جاز فيهما أكل و بيع) المصرّح فى =

طواف کے دوران لڑکی بالغ ہوگئی

اگر کسی نابالغ لڑکی نے عمرہ کا احرام باندھ کر والدین وغیرہ کے ساتھ طواف اور صفا مروہ کی سعی کی، اور طواف کے دوران حیض شروع ہونے کی وجہ سے بالغ ہوگئی ،تو ایسی لڑکی احرام نہ کھولے بلکہ پاک ہونے تک اسی احرام میں رہے خون بند ہونے کے بعد غسل کر کے دوبارہ بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کرے اور سر کے بال ایک پور تک کاٹ کر احرام سے نکل جائے۔(۱)

اور اگر اس لڑکی نے بالغ ہونے کے بعد پاک ہونے کے بعد دوبارہ طواف اور سعی نہیں کی اور احرام کھول دیا تو اس پر دم واجب نہیں ہوگا، کیونکہ اس نے نابالغی کی حالت میں احرام باندھا تھا، ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ ''اگر بچے نے ممنوعات احرام میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا تو اس کے ذمے کچھ نہیں'' خواہ یہ ارتکاب بلوغ کے بعد ہو، کیوں کہ وہ اس سے پہلے مکلّف نہیں تھا۔(۲)

= اللباب كراهة البيع وكراهة الأكل فى الطواف لا السعى ، ومثل البيع الشراء ، وعدّ الشرب فيهما من المباحات . (الدر مع الرد : (۴۹۷/۲) كتاب الحج ، مطلب : فى طواف القدوم ، ط: سعيد)

إرشاد السارى : (ص: ۲۳۲) باب أنواع الأطوفة ، فصل : فى مباحاته ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

غنية الناسك : (ص: ۱۲۵ ، ۱۲۶) باب فى ماهية الطواف وأنواعه ، فصل : وأمّا مباحات الطواف ، و فصل : وأمّا مكروهاته ، ط: إدارة القرآن .

(۱) وحيضها لايمنع نسكاً إلّا الطواف فهو حرام من وجهين دخولها المسجد وترك واجب الطهارة ...... (غنية الناسك : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل فى احرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۵۲۸/۲) كتاب الحج ، قبيل : باب القران ، ط: سعيد .

إرشاد السارى : (ص: ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام المرأة ،ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة.

(۲) وينبغى لوليّه أن يجنبه ...... من محظورات الإحرام ...... وإن ارتكبها أى الصبى شيئًا من المحظورات لا شيئ عليه أى ولو بعد بلوغه لعدم تكليفه قبله .... (إرشاد السارى : (ص: ۱۵۹) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام الصبى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسك : (ص: ۸۴) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام الصبى ، ط: إدارة القرآن .

1 شامى : (۴۶۶/۲) كتاب الحج ، قبيل : مطلب فى فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد .

طواف کے دوران مواد نکلے

اگر جسم کے کسی بھی حصے سے مواد نکلے تو طواف زیارت کے لئے ایام نحر کے اندر مواد بند ہونے کا انتظار کرنا واجب ہے۔(۱)

لیکن اگر مواد بند ہونے کا انتظار نہیں کیا اور طواف کرلیا تو طواف ہو جائے گا، لیکن ناپاکی کی حالت میں طواف کرنے کی وجہ سے دم دینا لازم ہوگا، البتہ بعد میں کسی بھی وقت اس طواف کا اعادہ کر لینے کی صورت میں دم ساقط ہو جائے گا۔(۲)

طواف کے دوران وضو ٹوٹ جائے

طواف کرنے کے لئے وضو شرط ہے، اگر طواف کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو وضو کر کے دوبارہ طواف کیا جائے، اور اگر وضو کے ساتھ چار پانچ چکر پورے کر چکا ہے اس کے بعد وضو ٹوٹ گیا، تو وضو کر کے باقی چکر پورے کرلے، اور اگر چار پانچ چکر پورے ہونے سے پہلے وضو ٹوٹ گیا ہے تو اس صورت میں وضو کر کے نئے سرے سے طواف شروع کرے۔(۳)

---

(۱) الأوّل : الطهارة عن الحدث الأكبر والأصغر .... (إرشاد الساری : (ص: ۲۱۳) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فی واجبات الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۱۲) باب فی ماهية الطواف ، فصل : فی واجبات الطواف ، ط: إدارة القرآن.

☐ شامی : (۲/۴۶۹) كتاب الحج ، مطلب : فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد .

(۲) ولو طاف للزيارة كله أو أكثره محدثًا فعليه شاة ويعيده طاهرًا استحبابًا قيل : حتمًا ، فإن أعاده سقط عنه الدم . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۲) باب الجنايات ، الفصل السابع فی ترک الواجب فی افعال الحج ، المطلب الأوّل : فی ترک الواجب فی طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۴۹۰) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : فی الجنايات فی أفعال الحج ، فصل فی حكم الجنايات فی طواف الزيارة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ شامی : (۲/۵۵۰ ، ۵۵۱) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۳) ولو خرج من الطواف أو من السعی إلی جنازة أو مكتوبة أو تجديد وضوء ، ثم عاد ، بنی =

البتہ سعی کے دوران وضو شرط نہیں ہے، اگر کسی نے وضو کے بغیر سعی کر لی تو ادا ہو جائے گی، دم بھی لازم نہیں ہوگا البتہ وضو کے ساتھ کرنا بہتر ہے۔(۱)

طواف کے دوران وضو ٹوٹ گیا

اگر طواف کے دوران وضو ٹوٹ جائے تو اسی جگہ طواف کا سلسلہ روک دینا لازم ہے، اور وضو کر کے وہاں سے طواف کی تکمیل کی جا سکتی ہے، لیکن بہتر یہ ہے کہ شروع سے طواف دوبارہ کرے۔(۲)

= لو کان ذلک بعد إتیان أکثره ولو استأنف لا شیئ علیه ، ویستحب الاستئناف فی الطواف إذا کان قبل إتیان أکثره . (غنیة الناسک : (ص: ۱۲۷) باب فی ماهیة الطواف ، فصل : وأمّا مکروهاته ، ط: إدارة القرآن)

شامی : (۴۹۷/۲) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعید .

فتح القدیر : (۳۸۹/۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، وهٰذه فروع تتعلق بالطواف ، ط: رشیدیه.

أنظر أیضًا الحاشیة السابقة ، رقم : ۴ ، علی الصفحة السابقة ، رقم : ۳۰۲ .

(۱) ولایجب فیه الطهارة عن الجنابة والحیض ، سواء کان سعی عمرة أو حج ؛ لأنّه عبادة تؤدی لا فی المسجد والأصل أن کل عبادة تؤدی لا فی المسجد الحرام فی أحکام المناسک ، فالطهارة لیست بواجبة لها کالسعی ...... وأمّا عن الحدث الأصغر وعن النجاسة فی الثوب والبدن فمستحب . (غنیة الناسک : (ص: ۱۳۴، ۱۳۵) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل فی واجبات السعی ، و فصل : فی سنن السعی . ط: إدارة القرآن)

البحر العمیق : (۱۲۹۵/۳) الباب العاشر : فصل : الکلام فی السعی ، ومن مستحباته ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیة .

إرشاد الساری : (ص: ۲۵۵) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی مستحباته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

(۲) ولو خرج من الطواف أو من السعی إلی جنازة أو مکتوبة أو تجدید وضوء ، ثم عاد ، بنی لو کان ذلک بعد إتیان أکثره ولو استأنف لا شیئ علیه ، ویستحب الاستئناف فی الطواف إذا کان قبل إتیان أکثره . (غنیة الناسک : (ص: ۱۲۷) باب فی ماهیة الطواف ، فصل : وأمّا مکروهاته ، ط: إدارة القرآن)

شامی : (۴۹۷/۲) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعید .

فتح القدیر : (۳۸۹/۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، وهٰذه فروع تتعلق بالطواف ، ط: رشیدیه .

أنظر أیضًا الحاشیة السابقة ، رقم : ۴ ، علی الصفحة السابقة ، رقم : ۳۰۲ .

طواف کے لئے پاک ہونا

''پاک ہونا'' عنوان کو دیکھیں۔ (۱/۲۳۷)

طواف کے نفل ممنوع اوقات میں پڑھنا

☆ امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک ممنوع اوقات یعنی عصر کے بعد سے مغرب تک، فجر کے بعد سے اشراق تک، اور زوال کے وقت واجب الطّواف کی دو رکعت نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے، اس دوران جتنے طواف کئے ہوں، مکروہ وقت ختم ہونے کے بعد ہر طواف کے لئے الگ الگ دو رکعت پڑھے۔ (۱)

☆ اگر کسی نے واجب الطّواف کی دو رکعت نماز مکروہ وقت میں ادا کی تو یہ ادا نہیں ہوگی، اگر نماز کے دوران مکروہ وقت کا خیال آجائے تو نماز اسی وقت توڑ دے، اور اگر نماز پوری پڑھ لی ہے تو مکروہ وقت گزرنے کے بعد دوبارہ پڑھے۔ (۲)

---

(۱) والسنة الموالاة بينها وبين الطواف ، فيكره تأخيرها عنه إلّا في وقت مكروه ، فيجب تأخيرها إلى وقت مباح ...... ولو صلاها في وقت مكروه لايجوز ، فلاتنعقد عند طلوع الشمس مالم ترتفع قدر رمح ، وعند استواء ها إلى أن تزول ، وعند تغيّرها إلى أن تغيب ...... ويكره الجمع بين أسبوعين أو أكثر بلا صلاة بينهما عندهما ...... والخلاف في غير وقت الكراهة ، أمّا فيه فلايكره إجماعًا ، وإذا زال وقت الكراهة ينبغي أن يكره الطواف قبل الصلاة لكل أسبوع ركعتين . (غنية الناسك : (ص: ۱۱۷) باب في ماهية الطواف ، فصل : ومن الواجبات ركعتا الطواف ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساري : (ص: ۲۲۲، ۲۲۳) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : في ركعتي الطواف ، ط: الإمداية مكّة المكرّمة .

🗀 الدر مع الرد : (۲/۴۹۸ ، ۴۹۹) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب في طواف القدوم ، ط: سعيد .

(۲) ولا تصلي ...... إلّا في وقت مباح أي لسعة زمانه فإن صلاها في وقت مكروه كما سيأتي بيانه ، قيل : صحت مع الكراهة أي إن أداها ويجب عليه قطعها أي في أثنائها ، فإن مضى فيها أي بأن كمّلها ، فالأحب أن يعيدها . (إرشاد الساري : (ص: ۲۲۳) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل في ركعتي الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة) =

طواف کے ہر چکر میں نئی دعا پڑھنا

☆ عام کتابوں میں طواف کے ہر چکر کے لئے الگ الگ جو دعائیں لکھی گئی ہیں، یہ نبی کریم ﷺ سے منقول نہیں ہیں، بلکہ بعض بزرگوں سے منقول ہیں، اس لئے اگر یہ دعائیں یاد ہیں تو آہستہ آہستہ خشوع خضوع کے ساتھ پڑھیں ورنہ خشوع خضوع کے ساتھ جو بھی دعا اور ذکر آہستہ آہستہ کر سکتے ہیں کریں، اور بلند آواز سے قرآن مجید کی تلاوت بھی نہ کریں، اس سے دوسرے طواف کرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے، اور دوسروں کو تکلیف پہنچانا حرام ہے۔(۱)

☆ نبی کریم ﷺ سے طواف کے دوران رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان ''ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة و قنا عذاب النار'' پڑھنا منقول ہے۔(۲)

= غنية الناسک : (ص: ۱۱۷) باب فی ماهية الطواف، فصل : ومن الواجبات ركعتا الطواف، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۴۹۸/۲، ۴۹۹) كتاب الحج، فصل : فی الإحرام، مطلب فی طواف القدوم، ط: سعيد .

(۱) وإتيان الأذكار والأدعية فيه ...... ويكره أن يرفع صوته بالقراءة فيه، ولا بأس بقراءته فی نفسه ...... والاسرار بالذكر والأدعية إلّا إذا كان الجهر مشوشا للطائفين والمصلين، فالإسرار واجب حينئذٍ . (غنية الناسک : (ص: ۱۲۱، ۱۲۲) باب فی ماهية الطواف، فصل : وأمّا مستحبات الطواف، ط : إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۲۳۰) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، فصل فی مستحباته، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة .

شامی : (۵۰۷/۲) كتاب الحج، قبيل : مطلب : الثناء على الكريم دعاء، ط: سعيد .

وإيذاء المسلم حرام .... (بدائع الصنائع : (۱۴۶/۲) كتاب الحج، فصل : وأمّا بيان سنن الحج و بيان الترتيب فی أفعاله، ط: سعيد)

شامی : (۴۹۴/۲) كتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب فی دخول مكّة، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۳۲۶/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد .

(۲) ويقول بين الركن اليمانی والحجر : " ربّنا آتنا فی الدنيا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النّار " =

☆ جو بھی دعا یاد ہے پڑھنا درست ہے، تیسرا کلمہ، درود شریف، آیت کریمہ اور استغفار وغیرہ پڑھ سکتے ہیں البتہ آہستہ پڑھنا ضروری ہے، تا کہ دوسرے لوگوں کو تکلیف اور تشویش نہ ہو۔(۱)

☆ حج کے مقامات میں کسی دعا کو خاص طور پر معین کرنا اچھا نہیں ہے، جس دعا میں دل لگے اور جس کی ضرورت سمجھے وہ دعا کرے کیونکہ معین اور مخصوص الفاظ کی پابندی کی صورت میں قلب کی رقت اور خشوع خضوع باقی نہیں رہے گا اور اللہ سے توجہ ہٹ جائے گی۔(۲)

= .... (مجموعة رسائل ابن عابدين : (۳۴۹/۲) بغية الناسک فی أدعية المناسک ، ط: عالم الكتب)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۱۹۱) باب دخول مكّة ، فصل : فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۲۴) باب فی ماهيه الطواف ...... ، فصل : وأمّا مستحبات الطواف، ط: إدارة القرآن.

(۱) وإتيان الأذكار والأدعية فيه ...... ويكره أن يرفع صوته بالقراءة فيه ، ولا بأس بقراءته فی نفسه ...... والاسرار بالذكر والأدعية إلّا إذا كان الجهر مشوشا للطائفين والمصلين ، فالإسرار واجب حينئذٍ . (غنية الناسک : (ص: ۱۲۱ ، ۱۲۲) باب فی ماهية الطواف ، فصل : وأمّا مستحبات الطواف ،ط : إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۲۳۰) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل فی مستحباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ شامی : (۵۰۷/۲) كتاب الحج ، قبيل : مطلب : الثناء على الكريم دعاء ، ط: سعيد .

☜ وإيذاء المسلم حرام .... (بدائع الصنائع : (۱۴۶/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان سنن الحج و بيان الترتيب فی أفعاله ، ط: سعيد)

☜ شامی : (۴۹۴/۲) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فی دخول مكّة ، ط: سعيد .

☜ البحر الرائق : (۳۲٦/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

(۲) هٰذا ولم يعين الإمام محمد من أئمتنا لمشاهد الحج شيئًا من الدعوات فإن توقيتها يذهب بالرقة ؛ لأنّه يصير كمن يكرّر محفوظه ، بل يدعو بما بداله ويذكر اللّٰه تعالىٰ كيفما ظهر له متضرّعًا . (إرشاد الساری : (ص: ۱۹۳) باب دخول مكّة ، فصل : فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة) =

مزید ''ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة '' عنوان کو بھی دیکھیں۔

طواف مسجد کے اندر سے ہو

طواف مسجد کے اندر سے ہونا ضروری ہے، اگر کعبہ کا طواف اوپر والی منزلوں سے کیا جائے تو بھی جائز ہے، لیکن اگر مسجد کے باہر سے طواف کیا تو یہ طواف درست نہ ہوگا۔(۱)

طواف مسجد کے باہر سے کیا

طواف مسجد حرام کے اندر ہونا ضروری ہے، اگر مسجد حرام سے باہر صحن یا صفا مروہ کی چھت پر سے کیا ہے تو طواف معتبر نہیں ہوگا اس طواف کو دوبارہ مسجد حرام کے اندر سے کرنا لازم ہوگا۔(۲)

مزید ''طواف میں مسعی سے چکر لگایا'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۱۳۱)

طواف میں آٹھواں چکر کرلیا

''آٹھواں شوط کرلے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۷۳)

= غنية الناسک : (ص: ۱۰۵) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : فی الأخذ فی الطواف ...... ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۲/ ۴۹۷) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فی طواف القدوم ، ط: سعيد.

(۱، ۲) واعلم أنّ مكان الطواف داخل المسجد ولو وراء الزمزم ، (أو المقام أو السواری أو على سطحه ولو مرتفعا على البيت) لا خارجه لصيرورته طائفا بالمسجد لا بالبيت ؛ لأنّ حيطان المسجد تحول بينه و بين البيت .... (شامی : (۲/ ۴۹۷) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/ ۳۲۹) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۱۰۹) باب فی ماهية الطواف ، فصل : فی أركان الطواف و شرائطه ، ط: إدارة القرآن .

طواف میں تلبیہ پڑھنا

طواف شروع کرنے کے بعد طواف کے دوران تلبیہ نہ پڑھیں۔(۱)

طواف میں حطیم کے اندر سے گزر گیا

اگر طواف کے دوران ''حطیم'' کے اندر سے گزر گیا تو طواف صحیح نہیں ہوا ایسی صورت میں طواف دوبارہ کرے اور اگر وطن واپس آنے کی وجہ سے دوبارہ طواف کرنا ممکن نہ ہو تو حدود حرم میں ایک دم دے دے اور گوشت فقراء و مساکین میں تقسیم کردے، مالدار لوگ اس گوشت کو نہ کھائیں۔(۲)

---

(۱) ویلبی فی مسجد مکة ...... ومنی ...... وعرفات لا فی الطواف أی لایلبّی حال طوافه مطلقًا ؛ لأنّ أشغاله حینئذٍ بالأدعیة المأثورة أفضل . (إرشاد الساری : (ص: ۱۴۷) باب الإحرام ، فصل : وشرط التلبیة أن تکون باللسان ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۷۵) باب الإحرام ، فصل : فی کیفیة الإحرام وصفة التلبیة ...... ط: إدارة القرآن .

شامی : (۲/ ۴۹۱) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، قبیل مطلب : فی حدیث : " أفضل الحج العج والثج " ط: سعید .

(۲) السابع : الطواف وراء الحطیم ...... فلو لم یطف وراءه بل دخل الفرجة الّتی بینه و بین البیت أی وخرج من الفرجة الأخریٰ، فطاف ، فعلیه الإعادة أو الجزاء ...... ثم الواجب أن یعیده علی الحجر ، والأفضل إعادة کله . (إرشاد الساری : (ص: ۲۱۷) باب أنواع الأطوفة وأحکامها ، فصل : فی واجبات الطواف ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۱۴) باب فی ماهیة الطواف ، فصل : فی واجبات الطواف ، ط: إدارة القرآن.

البحر الرائق : (۲/ ۳۲۷) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

الثالث : ذبحه فی الحرم بالاتفاق ...... والسابع : التصدّق به علی فقیر ، فلو أعطاه أی المتصدّق لحم هدیه لغنی لم یجز . (إرشاد الساری : (ص: ۵۵۴ ، ۵۵۵) باب فی جزاء الجنایات وکفاراتها ، فصل : فی أحکام الدماء وشرائط جوازها ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۲۶۲ ، ۲۶۳) باب الجنایات ، فصل : فی شرائط کفاراتها الثلاث ، مطلب : فی شرائط جواز الدم ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۲/ ۶۱۵ ، ۶۱۶) کتاب الهج ، باب الهدی ، ط: سعید .

طواف میں عورت مرد کے ساتھ ہو جائے

اگر طواف کے دوران عورت مرد کے ساتھ ہو جائے تو کسی کا بھی طواف فاسد نہیں ہوگا، دونوں کا طواف درست ہو جائے گا۔(۱)

طواف میں کعبہ کو بائیں جانب رکھنے کی وجہ

''طواف کعبہ کے قریب کرے'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۱۱۰)

طواف میں محاذات

''طواف میں عورت مرد کے ساتھ ہو جائے'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۱۳۱)

طواف میں مسعیٰ سے چکر لگایا

اگر کسی نے طواف زیارت مسجد حرام کی چھت پر کیا، اور رش کی وجہ سے صفا مروہ کی چھت پر سے گزرنے پر مجبور ہو گیا، تو اس کا طواف صحیح نہیں ہوا کیونکہ طواف کا مسجد کے اندر ہونا ضروری ہے، مسجد سے باہر طواف کرنے سے طواف نہیں ہوتا، ایسے آدمی پر طواف کا اعادہ کرنا لازم ہے۔(۲)

اگر زندگی میں دوبارہ طواف کرنے کا موقع نہیں ملا تو موت سے پہلے حرم کی حدود میں ایک اونٹ یا گائے یا بھینس کی قربانی کی وصیت کرنا اس پر واجب ہوگا۔(۳)

---

(۱) ولو حاذته إمرأة فی الطواف لایفسد أی طوافهما ؛ لأنّ الطواف لیس كالصلاة حقیقةً ولذا جاز إتمامه بوضوء آخر ، ولأنّ المحاذاة المفسدة لها شروط لم یتصور وجود جمیعها فی تلك الحالة . (إرشاد الساری : (ص: ۲۳۷) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فی مسائل شتی ، ط: الإمدادیة ، مكّة المكرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۲۷) باب فی ماهیة الطواف ، فصل : وأمّا مكروهاته ، ط: إدارة القرآن.

بدائع الصنائع : (ص: ۱۳۰) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرطه أی الطواف ، و واجباته ، ط: سعید .

(۲) انظر الحاشیة رقم : ۱ ، ۲ علی الصفحة السابقة ، رقم: ۱۲۹ .

(۳) ولا فوات قبل الممات ، ولایجزئ عنه البدل أی الجزاء إلّا إذا مات بعد الوقوف بعرفة ......=

لیکن اگر اس نے بارھویں ذی الحجہ کا سورج غروب ہونے سے پہلے کوئی نفل طواف بھی کرلیا تھا تو دم ساقط ہوجائے گا، اور اگر بارہ تاریخ کے بعد طواف کیا ہے تو تاخیر کی وجہ سے حرم کی حدود میں ایک دم دینا لازم ہوگا۔

طواف میں نیابت کرانا

طواف میں نیابت جائز نہیں، اگر کسی آدمی پر طواف لازم ہے مثلا طواف زیارت، طواف عمرہ، طواف وداع وغیرہ اور اس کی طرف سے دوسرے آدمی نے نائب بن کر طواف کیا، تو ایسی صورت میں جس کی طرف سے طواف کیا ہے اس کی طرف سے طواف کرنے کی ذمہ داری ساقط نہیں ہوگی، اگر ایسے لوگ معذور یا بیمار ہونے کی وجہ سے پیدل طواف نہیں کر سکتے تو جھولے یا وہیل چیئر پر بیٹھ کر طواف کریں۔(۱)

طواف نفل کا چکر چھوڑ دیا

''نفل طواف کا چکر چھوڑ دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲۷۱/٤)

طواف نفل ناپاکی کی حالت میں کیا

''طواف نفل'' جنابت، حیض اور نفاس کی حالت میں کرنے سے جرمانے میں

= وأوصى بإتمام الحج، تجب البدنة لطواف الزيارة، وجاز حجه. (إرشاد الساري: (ص: ۳۲۹) باب طواف الزيارة، فصل: في شرائط صحة الطواف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۷۸) باب طواف الزيارة، ط: إدارة القرآن.

شامي: (۵۱۷/۲) كتاب الحج، مطلب: في طواف الزيارة، ط: سعيد.

(۱) وكونه بنفسه أي وكون الطواف بنفس الناسک بلا نيابة عنه وهو ركن الطواف، ولو محمولاً أي بعذر أو بغيره فلايجوز النيابة إلّا للمغمى عليه قبل الإحرام على الصحيح ...... قيل: بل يشترط حضوره فيطاف به. والصبيّ غير المميز. (إرشاد الساري: (ص: ۳۲۹) باب طواف الزيارة، فصل: في شرائط صحة الطواف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۰۹) باب في ماهية الطواف، فصل في أركان الطواف و شرائطه، ط: إدارة القرآن.

شامي: (۵۱۷/۲) كتاب الحج، مطلب في طواف الزيارة، ط: سعيد.

ایک دم حدودِ حرم میں دینا لازم ہوگا، اور پاک ہونے کے بعد طواف دوبارہ کرنے سے دم ساقط ہو جائے گا۔(۱)

طواف واجب

''طواف واجب'' طواف وداع کو کہتے ہیں۔(۲)

طواف وداع

☆ میقات سے باہر رہنے والے آفاقی لوگوں پر منیٰ سے واپس آنے کے بعد مکہ مکرمہ سے واپس ہوتے وقت طواف وداع کرنا واجب ہے۔(۳)

☆ جو عورت حج کے تمام ارکان اور واجبات ادا کر چکی، اور اس کا محرم روانہ ہونے لگے اور عورت کو اسی وقت حیض یا نفاس شروع ہو جائے اور پاک ہونے تک محرم کے ساتھ وہاں انتظار کرنے کی کوئی صورت نہ ہو تو طواف وداع اس عورت کے ذمہ واجب نہیں رہتا، اس کو چاہئے کہ مسجد حرام میں داخل نہ ہو مگر دروازہ کے پاس کھڑی ہو کر دعا مانگ کر رخصت ہو جائے، نیز عورت پر اس عذر کی وجہ سے دم بھی

---

(۱) ولو طاف للقدوم جنبًا فعليه دم ،...... ولو أعاده طاهرًا فى الجنابة أو الحدث سقط عنه الجزاء وحكم كل طواف تطوع كحكم طواف القدوم . (لباب المناسک مع إرشاد السارى : (ص: ۳۹۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فى أفعال الحج ، فصل فى الجناية فى طواف القدوم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۲۷۵ ، ۲۷۶) باب الجنايات ، الفصل السابع : فى ترک الواجب فى أفعال الحج ، المطلب الثالث : فى ترک الواجب فى طواف القدوم ، ط: إدارة القرآن .

☐ شامى : (۲/۵۵۰) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲،۳) طاف للصدر أو الوداع سبعة أشواط بلا رمل وسعى وهو واجب إلّا على أهل مكّة ومن فى حكمهم . (الدر المختار مع الرد : (۲/۵۲۳) كتاب الحج ، مطلب فى طواف الصدر ، ط: سعيد)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۳۵۵) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۹۰) باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن .

واجب نہیں ہوگا۔(۱)

☆ طواف وداع کے لئے نیت بھی ضروری نہیں، اگر واپسی سے پہلے کوئی نفلی طواف کرلیا ہے تو وہ طواف وداع کے قائم مقام ہوجاتا ہے، لیکن افضل یہی ہے کہ مستقل نیت سے واپسی کے عین وقت پر یہ طواف وداع کرے۔(۲)

☆ اگر طواف وداع کرنے کے بعد کسی ضرورت سے پھر مکہ میں قیام کرے تو پھر چلتے وقت اگر وقت ہو تو طواف وداع دوبارہ کرنا مستحب ہے۔(۳)

---

(۱) ولايلزمها دم لترک الصدر أی طواف الوداع وتأخير طواف الزيارة عن وقته ...... لعذر الحيض والنفاس ، وفی حاشيته تحت قوله : لعذر الحيض والنفاس :) قال الشارح الشيخ المرشدی : لكن هذا فيما إذا فاجأها الحيض والنفاس عقب تحللها ، و استمر بها حيث لم تجد وقتًا تقدر على أداء طواف الزيارة فی وقته ، وفی طواف الصدر بأن أخذ أهلها فی الرحيل والعذر مستمر بها ، وأمّا إذا وجدت وقتًا بعده ولم تطفه ثم غشيها الحيض أو النفاس والدم متحتم عليها . (إرشاد الساری : (ص: ۱۶۲ ، ۱۶۳) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۹۵) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۵۲۸/۲) كتاب الحج ، قبيل : باب القران ، ط: سعيد .

ويمنع حل دخول المسجد وحل الطواف ولو بعد دخولها المسجد وشروعها فيه .... (الدر المختار : (۲۹۲/۱) كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۹۶/۱ ، ۱۹۷) كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوی على الدر : (۱۴۹/۱) كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد .

والحائض وكذا النفساء تقف عند باب المسجد أی أیّ باب كان ، أو باب الحزوَرة وهو الأفضل ، وتدعو وتمضی أی تركب أو تمشی . (إرشاد الساری : (ص: ۳۶۰) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۹۳) باب طواف الصدر ، فصل : فی سفة طواف الوداع وما يتبعه مما يودع به البيت ، ط: إدارة القرآن .

(۲،۳) وشرائط صحته : أصل نية الطواف لا التعيين أی لا تعيين الصدر إذا وقع فی محله ...... وأمّا وقته : فأوّله بعد طواف الزيارة ، فلو طاف بعد الزيارة طوافًا أی أیّ طواف كان ، يكون عن الصدر ...... ولو فی يوم النحر ...... ويستحب أن يجعله أی طواف الصدر آخر طوافه عند السفر...... ، ولو أقام أی تأخر بعده أی بعد طوافه ولو أيّامًا أی ثلاثة ليصحّ قوله : أو أكثره فلا بأس، ...... والأفضل أن يعيده أی ليقع مستحبًا. =

☆ طواف وداع کے بعد دو رکعت واجب الطّواف پڑھے، دعا کرے پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کر زمزم پیے، پھر حرم شریف سے رخصت ہو۔(۱)

☆ طواف وداع روزمرہ کے لباس میں کر سکتے ہیں اس کے لئے احرام کے کپڑے کی ضرورت نہیں، اس طواف میں رمل اور اضطباع نہیں اور اس کے بعد سعی بھی نہیں ہے۔(۲)

☆ طواف وداع سے پہلے مکہ مکرمہ میں قیام کے زمانہ میں اگر مزید عمرے کرنا چاہے تو کر سکتے ہیں البتہ عمرہ کرنے کے لئے حرم کی حدود سے باہر جا کر مثلاً مسجد عائشہ یا جعرانہ وغیرہ سے احرام باندھنا ضروری ہوگا۔(۳)

= (إرشاد الساری : (ص: ۳۵۵ ، ۳۵۶) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۹۰) باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۵۲۳/۲) کتاب الحج ، مطلب فی طواف الصدر ، ط: سعید .

(۱، ۲) وإذا دخل المسجد بدأ بالحجر الأسود فیستلمه ثم یطوف سبعًا بلا رمل ولا اضطباع ولا سعی بعده ، ثم یصلی رکعتین خلف المقام أو غیره ثم یأتی زمزم فیشرب منه . (إرشاد الساری : (ص: ۳۵۸) باب طواف الصدر ، فصل : فی صفة طواف الودوع ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۹۲) باب طواف الصدر ، فصل فی صفة طواف الوداع ، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد : (۵۲۳/۲ ، ۵۲۴) کتاب الحج ، مطلب فی طواف الصدر ، ط: سعید .

(۳) السنة أی أیّامها کلها وقت لها أی لجوازها إلّا أنّه یکره تحریمًا إنشاء إحرامها فی الأیّام الخمسة .... (إرشاد الساری : (ص: ۶۵۵) باب العمرة ، فصل فی وقتها ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۹۷) باب العمرة ، وتسمی الحج الأصغر ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۴۷۳/۲) کتاب الحج ، مطلب فی أحکام العمرة ، ط: سعید .

وأمّا میقات أهل الحرم ، والمراد به کل من کان داخل الحرم سواء کان أهله أولاً ، مقیمًا به أو مسافرًا ، فالحرم للحج ...... والحل للعمرة ، والأفضل من التنعیم من معتمر عائشة رضی اللّٰه عنها ...... ثم من الجعرانة .... (غنیة الناسک : (ص: ۵۷ ، ۵۸) باب المواقیت ، فصل : وأمّا میقات أهل الحرم ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۱۱۷) باب المواقیت ، فصل : فی الصنف الثالث ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة.

الدر مع الرد : (۴۷۸/۲ ، ۴۷۹) کتاب الحج ، مطلب : فی المواقیت ، قبیل : فصل : فی الإحرام ، ط: سعید .

☆ بعض حضرات بارھویں یا تیرھویں تاریخ کو کنکریاں مارنے سے قبل منی سے مکہ آتے ہیں اور طواف وداع کرتے ہیں، پھر منی جا کر کنکریاں مارتے ہیں، اور وہیں سے اپنے شہر یا وطن کی طرف واپس ہو جاتے ہیں، ایسی صورت میں آخری کام ''رمی جمار'' ہوتا ہے، بیت اللہ کا طواف نہیں ہوتا، جب کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے'' مکہ مکرمہ سے روانگی سے قبل آخری کام بیت اللہ کا طواف ہونا چاہئے'' اس لئے طواف وداع حج کے تمام کاموں سے فارغ ہونے کے بعد مکہ مکرمہ سے واپس آتے وقت کرنا ضروری ہے ورنہ ان کا عمل نبی کریم ﷺ کے فرمان کا خلاف ہوگا، اس لئے ہر کام نبی کریم ﷺ کے فرمان کے مطابق کریں اس کے خلاف نہ کریں۔(۱)

☆ بعض حضرات طواف وداع کے بعد مسجد حرام سے الٹے پاؤں کعبۃ اللہ کی طرف ہاتھ ہلاتے ہوئے واپس نکلتے ہیں اور چہرہ بیت اللہ کی طرف ہوتا ہے، یہ سنت سے ثابت نہیں ہے۔

اور الٹے پاؤں چلنے میں خود کو چوٹ لگنے اور دوسروں کو ایذاء پہنچنے کا اندیشہ ہے۔(۲)

البتہ بعض فقہاء کرام نے بیت اللہ کی تعظیم کی وجہ سے الٹے پاؤں باہر نکلنے کو بہتر کہا ہے۔

---

(۱) وأمّا وقته : فأوّله بعد طواف الزيارة ...... ولو في يوم النحر أى وإن وقع فى أوّل أيّام النحر ، مع أنّه بقى من أفعال الحج أشياء ومحل الوداع هو الفراغ من الأعمال ويستحب أى يجعله أى طواف الصدر آخر طوافه عند السفر ...... ففى البدائع عن أبى حنيفة أنّه قال : ينبغى للإنسان إذا أراد السفر أن يطوف طواف الصدر حين يريد أن ينفر أى من مكّة ، وهذا بيان الوقت المستحب لا بيان أصل الوقت .... (إرشاد السارى : (ص: ۳۵۵ ، ۳۵۶) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک : (ص: ۱۹۰ ، ۱۹۱) باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن .

🗁 شامى : (۵۲۳/۲ ، ۵۲۴) كتاب الحج ، مطلب فى طواف الصدر ، ط: سعيد .

🗁 وأمّا مكانه فحول البيت لايجوز إلاّ به لقول النّبى صلى اللّٰه عليه وسلم من حج هذا البيت ، فليكن آخر عهده به الطواف . (بدائع الصنائع : (۱۴۳/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا مكانه (أى طواف الصدر) ط: سعيد)

(۲) ثم يستلم الحجر ويرجع أى وراءه ...... و وجهه أو بصره إلى البيت متباكيًا أى وإن لم يكن باكيًا ، متحسرًا على فراقه حتى يخرج من أسفل المسجد أى استحبابًا قيل : من باب العمرة ،=

☆ اس آخری ''طواف وداع'' کے موقع پر جو کچھ چاہیں دل کھول کر اپنے لئے اور اپنے دوست واحباب اور رشتہ داروں کے لئے دعا مانگیں، مغفرت، صحت تندرستی، ایمان کی سلامتی، دوبارہ حج وعمرہ کی سعادت حاصل ہونے کی اور کاروبار اور زندگی میں خیر وبرکت کی اور ایمان کے ساتھ موت آنے کی دعائیں مانگیں، غرض کہ جو بھی مرادیں ہوں مانگ کر حزن اور ملال اور غم وافسوس کے ساتھ واپس آئیں۔(۱)

= والأصحّ أنّه من باب الحزورة كما عليه عمل العامة ، وقيل : أى فى صفة رجوعه ينصرف ويمشى ويلتفت إلى بيت كالمتحزن على فراقه ، وهذا أظهر و أيسر على الأكثر و به يحصل الجمع بين اختلاف الأدلّة والروايات ...... وقال الطرابلسى : وما يفعله النّاس من الرجوع القهقرى بعد الوداع فليس فيه سنة مرويّة وأثر محكى ، وقد فعله الأصحاب أى أصحاب المذهب ، ...... أقول : إن كان المراد به الطرابلسىّ ففيه إنّما ينكر كونه سنة ، لاكونه جائزًا أو بدعة مستحسنة . (إرشاد السارى : (ص: ۳۵۹ ، ۳۶۰) باب طواف الصدر ، فصل : فى صفة طواف الوداع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۹۳) باب طواف الصدر ، فصل فى صفة طواف الوداع ، ط: إدارة القرآن.

☜ الهندية : (۱/۲۳۵) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ،ط : رشيديه .

☜ ورده صاحب المدخل : واليحذر مما يفعله بعضهم من هٰذه البدعة : وهو أنّهم إذا خرجوا من مكّة ويخرجون من المسجد القهقرى وكذلک يفعلون فى مسجد النّبى صلى اللّٰه عليه وسلم حين وداعهم له عليه الصلاة والسلم ، ويزعمون إنّ ذلک من باب الأدب وذلک من البدع المكروهة الّتى لاتصل لها فى الشرع الشريف ولا فعلها أحد من السلف الماضيين رضى اللّٰه عنهم ، وهو أشدّ النّاس حرصًا على اتباع السنة نبيهم صلى اللّٰه عليه وسلم . (المدخل لابن الحاج : (ص: ۴۱۸) فصل فى ذكر بعض ما الحاج فى حجه بما يتعين التحذير منه ، فصل ولا فضل أن يأتى بطواف الإفاضة)

(۱) ☜ وصفة الالتزام : أن يضع صدره وخده الأيمن على الجدار ويرفع يده اليمنىٰ إلى عتبة الباب اويتعلق بأستار البيت ، ويتشبث بها ساعة ، متضرّعًا متخاشعًا داعيًا ، باكيًا مكبّرًا مهلّلا ، مصليًا على النّبى صلى اللّٰه عليه وسلم ، حامدًا ، ثم يستلم الحجر ويرجع و وجهه إلى البيت متباكيًا ، متحسّرًا على فراقه ، حتى يخرج من أسفل المسجد قيل من باب العمرة ، وقيل ينصرف ويمشى ويلتفت إلى البيت كالمتحزن على فراقه . (إرشاد السارى : (ص: ۳۵۹) باب طواف الصدر ، فصل فى صفة طواف الوداع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۹۳) باب طواف الصدر ، فصل فى صفة طواف الوداع ، ط: إدارة القرآن.

☜ بدائع الصنائع : (۲/۱۶۰) كتاب الحج ، فصل : وأمّا سنن الحج وبيان الترتيب فى أفعاله ، ط: سعيد.

☆ منیٰ سے مکہ معظّمہ واپس ہو کر جو حضرات فوراً یا بعد میں وطن یا مدینہ منورہ جانا چاہتے ہیں ان پر جانے سے پہلے طواف وداع کرنا واجب ہے، اگر بلا عذر طواف وداع نہیں کیا تو حدود میں ایک دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

☆ طواف زیارت کے بعد کیا گیا نفلی طواف بھی طواف وداع کے قائم مقام ہوجاتا ہے اور طواف زیارت کے بعد جو بھی آخری طواف ہوگا وہ طواف وداع کے قائم مقام ہوجائے گا۔(۲)

☆ اگر کوئی شخص طواف وداع کے بغیر میقات سے باہر چلا جائے گا اس پر دم واجب ہوجائے گا اس دم سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ دوبارہ میقات سے عمرے کا احرام باندھ کر حرم میں آئے اور پہلے عمرہ کرے پھر اس کے بعد طواف وداع کرے،

---

(۱) أمّا الأوّل : فطواف الصدر واجب عندنا ...... أمّا شرائط الوجوب فمنها أن يكون من أهل الآفاق ...... فإن نفر ولم يطف يجب عليه أن يرجع ويطوف مالم يجاوز الميقات ؛ لأنّه ترک طوافًا واجبًا ، وأمكنه أن يأتي به من غير الحاجة إلى تجديد الإحرام ، فيجب عليه أن يرجع ويأتي به ، وإن جاوز الميقات لايجب عليه الرجوع ؛ لأنّه لايمكنه الرجوع إلاّ بالتزام عمرة بالتزام إحرامها ، ثم إذا أراد أن يمضي مضى وعليه دم ، وإن أراد أن يرجع أحرم بعمرة ثم رجع ، وإذا رجع يبتدئ بطواف العمرة ، ثم بطواف الصدر ولا شيئ عليه لتأخيره عن مكانه ، وقالوا الأولىٰ أن لايرجع ويريق دمًا مكان الطواف ؛ لأنّ هذا أنفع للفقراء وأيسر عليه ، لما فيه من دفع مشقة السفر و ضرر التزام الإحرام . (بدائع الصنائع : (۲/ ۱۴۲ ، ۱۴۳) كتاب الحج ، فصل : وأمّا طواف الصدر ، وفصل : وأمّا شرائطه ، وفصل : وأمكانه ، ط: سعيد)

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۹۲ ، ۱۹۳ ، ۱۹۴) باب طواف السدر ، وفصل : فيمن خرج من مكّة ولم يطف ، ط: إدارة القرآن .

☐ إرشاد الساری : (ص: ۳۵۵ ، ۳۵۶ ، ۳۵۷) باب طواف الصدر ، وفصل : ومن خرج ولم يطفه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) ومن شرائط صحته نية الطواف ، والشرط أصل النية لا التعيين ، حتى لوطاف بعد طاف الزيارة لا يعين شيئًا ، أو نوىٰ تطوّعًا كان للصدر ؛ لأنّ الوقت تعين له ...... فلو طاف بعد ما حل النفر ، ونوى التطوع أجزأه عن الصدر . (غنية الناسک : (ص: ۱۹۰) باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۳۵۵) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ بدائع الصنائع : (۲/ ۱۴۳) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائط جوازه ، ط: سعيد .

صرف طواف وداع کرنے کے لئے میقات کے باہر سے عمرے کے احرام کے بغیر نہ آئے ورنہ دم لازم ہوگا۔(۱)

☆ جو عورت مکہ مکرمہ سے واپسی کے وقت حیض میں ہو اس کے لئے طواف وداع کے لئے رکنا لازم نہیں، وہ طواف وداع کے بغیر وطن لوٹ سکتی ہے، اور مدینہ منورہ جا سکتی ہے، اس پر دم واجب نہیں ہوگا، ہاں جو عورتیں پاک ہیں ان کے لئے طواف وداع کرنا ضروری ہے ورنہ دم لازم ہوگا۔(۲)

☆ مکہ معظّمہ سے واپسی کے وقت نہایت حزن و ملال کا اظہار کریں، اور

---

(۱) أمّا الأوّل : فطواف الصدر واجب عندنا ...... أمّا شرائط الوجوب فمنها أن يكون من أهل الآفاق ...... فإن نفر ولم يطف يجب عليه أن يرجع ويطوف مالم يجاوز الميقات ؛ لأنّه ترك طوافًا واجبًا ، وأمكنه أن يأتي به من غير الحاجة إلى تجديد الإحرام ، فيجب عليه أن يرجع ويأتي به ، وإن جاوز الميقات لايجب عليه الرجوع ؛ لأنّه لايمكنه الرجوع إلّا بالتزام عمرة بالتزام إحرامها ، ثم إذا أراد أن يمضي مضى وعليه دم ، وإن أراد أن يرجع أحرم بعمرة ثم رجع ، وإذا رجع يبتدئ بطواف العمرة ، ثم بطواف الصدر ولا شيئ عليه لتأخيره عن مكانه ، وقالوا الأولىٰ أن لايرجع ويريق دمًا مكان الطواف ؛ لأنّ هذا أنفع للفقراء وأيسر عليه ، لما فيه من دفع مشقة السفر و ضرر التزام الإحرام . (بدائع الصنائع : (۲/۱۴۲ ، ۱۴۳) كتاب الحج ، فصل : وأمّا طواف الصدر ، وفصل : وأمّا شرائطه ، وفصل : وأمكانه ، ط: سعيد)

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۹۲ ، ۱۹۳ ، ۱۹۴) باب طواف السدر ، وفصل : فيمن خرج من مكّة ولم يطف ، ط: إدارة القرآن .

☐ إرشاد السارى : (ص: ۳۵۵ ، ۳۵۶ ، ۳۵۷) باب طواف الصدر ، وفصل : ومن خرج ولم يطفه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) فلايجب على المعتمر ...... والحائض والنفساء ...... وإذا طهرت الحائض قبل أن تفارق بنيان مكّة ، يلزمها طواف الصدر ، وإن جاوزت ثم طهرت لم يلزمها ......والنفساء كالحائض . (غنية الناسک : (ص: ۱۹۰ ، ۱۹۲) باب طواف الصدر ، فصل : فيمن خرج ولم يطف ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۳۵۵ ، ۳۵۷) باب طواف الصدر ، فصل : ومن خرج ولم يطفه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ بدائع الصنائع : (۲/۱۴۲ ، ۱۴۳) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائطه ، ط: سعيد .

بیت اللہ کی جدائی پر گریہ وزاری کے ساتھ واپس ہوں۔(۱)

☆ حیض اور نفاس والی عورت پر طواف وداع معاف ہے، ان پر یہ طواف واجب نہیں ہے، اور دم بھی نہیں ہے۔(۲)

☆ حیض یا نفاس والی عورت، حیض ونفاس کی وجہ سے طواف وداع کئے بغیر واپس جارہی تھی کہ مکہ کی آبادی سے نکلنے سے پہلے خون بند ہوکر پاک ہوگئی تو اگر مکہ میں واپس لوٹنا اپنے اختیار میں ہے تو واپس لوٹ کر طواف وداع کرنا واجب ہوگا اور اگر واپس لوٹ کر آنا اپنے اختیار میں نہیں ہے تو واپس لوٹ کر طواف وداع کرنا واجب نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) وصفة الالتزام : أن يضع صدره وخده الأيمن على الجدار ويرفع يده اليمنٰى إلى عتبة الباب اويتعلق بأستار البيت ، ويتشبث بها ساعة ، متضرّعًا متخاشعًا داعيًا ، باكيًا مكبّرًا مهلّلا ، مصليًا على النّبي صلى اللّٰه عليه وسلم ، حامدًا ، ثم يستلم الحجر ويرجع و وجهه إلى البيت متباكيًا ، متحسّرًا على فراقه ، حتى يخرج من أسفل المسجد قيل من باب العمرة ، وقيل ينصرف ويمشى ويلتفت إلى البيت كالمتحزن على فراقه . (إرشاد السارى : (ص: ۳۵۹) باب طواف الصدر ، فصل فى صفة طواف الوداع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۹۳) باب طواف الصدر ، فصل فى صفة طواف الوداع ، ط: إدارة القرآن.

(۲) ولايجب على المعتمر أى ولو كان آفاقيًا ولا على أهل مكّة ...... والحرمِ والحلِ والمواقيت ...... وفائت الحج والمحصر والمجنون والصبى والحائض والنفساء ومن نوى الإقامة الأبدية بمكّة قبل حل النفر الأوّل من أهل الآفاق . (لباب المناسک مع إرشاد السارى : (ص: ۳۵۵) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۹۰) باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن .

☐ بدائع الصنائع : (۱۴۲/۲ ، ۱۴۳) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائطه (طواف الصدر) ، ط: سعيد.

(۳) وإذا طهرت الحائض قبل أن تفارق بنيان مكّة يلزمها طواف الصدر وإن جاوزت ثم طهرت لم يلزمها ، ولو طهرت فى أقلّ من عشرة فلم تغتسل ولم يذهب وقت صلاة حتى خرجت من مكّة لم يلزمها العود ، ولو خرجت وهى حائض ثم طهرت ، فرجعت إلى مكّة قبل مجاوزة الميقات لزمها الطواف ، والنفساء كالحائض . (لباب المناسک مع إرشاد السارى : (ص: ۳۵۷) باب طواف الصدر ، فصل : ومن خرج ولم يطفه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة) =

☆اور اگر مکہ کی آبادی سے نکلنے کے بعد پاک ہوئی تو واپس لوٹ کر طواف وداع کرنا واجب نہیں لیکن اگر میقات سے گزرنے سے پہلے کسی وجہ سے مکہ واپس آئے گی تو طواف وداع کرنا واجب ہوگا۔(۱)

☆حائضہ عورت پر طواف وداع واجب نہیں، ہاں اگر موقع ہوتو پاک ہونے کے بعد طواف وداع کر کے واپس ہونا افضل ہے۔(۲)

☆اہل حرم، اہل حل، اہل میقات اور حائضہ، نفساء، مجنون اور نابالغ پر طواف وداع واجب نہیں ہے۔(۳)

= ☐ غنية الناسک : (ص: ۱۹۲) باب طواف الصدر، فصل : فيمن خرج من مكّة ولم يطف، ط: إدارة القرآن .

☐ التاتارخانية : (۴۷۱/۲) كتاب المناسک، الفصل الثالث : فی تعليم أعمال الحج، طواف الوداع، ط: إدارة القرآن .

(۱) وإذا طهرت الحائض قبل أن تفارق بنيان مكّة يلزمها طواف الصدر وإن جاوزت ثم طهرت لم يلزمها، ولو طهرت فی أقلّ من عشرة فلم تغتسل ولم يذهب وقت صلاة حتی خرجت من مكّة لم يلزمها العود، ولو خرجت وهی حائض ثم طهرت، فرجعت إلی مكّة قبل مجاوزة الميقات لزمها الطواف، والنفساء كالحائض . (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۳۵۷) باب طواف الصدر، فصل : ومن خرج ولم يطفه، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۹۲) باب طواف الصدر، فصل : فيمن خرج من مكّة ولم يطف، ط: إدارة القرآن .

☐ التاتارخانية : (۴۷۱/۲) كتاب المناسک، الفصل الثالث : فی تعليم أعمال الحج، طواف الوداع، ط: إدارة القرآن .

(۲،۳) ولايجب علی المعتمر أی ولو كان آفاقيًا ولا علی أهل مكّة ...... والحرمِ والحلِ والمواقيت ...... وفائت الحج والمحصر والمجنون والصبی والحائض والنفساء ومن نوی الإقامة الأبدية بمكّة قبل حل النفر الأوّل من أهل الآفاق . (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۳۵۵) باب طواف الصدر، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۹۰) باب طواف الصدر، ط: إدارة القرآن .

☐ بدائع الصنائع : (۱۴۲/۲، ۱۴۳) كتاب الحج، فصل : وأمّا شرائطه (طواف الصدر)، ط: سعيد .

☆حیض و نفاس والی عورت طواف وداع نہ کرے بلکہ حدود مسجد سے باہر باہر دعا مانگ کر رخصت ہوجائے۔(۱)

طواف وداع اور حیض

جو عورت حج کے تمام ارکان و واجبات ادا کر چکی ہے اور اس کا محرم روانہ ہونے لگے اور عورت کو اسی وقت حیض یا نفاس شروع ہوجائے اور پاک ہونے تک وہاں ٹھہرنے کی گنجائش نہ ہو یا محرم کے ساتھ ویزہ میں توسیع کی گنجائش نہ ہو، تو طواف وداع اس عورت کے ذمہ واجب نہیں رہتا، اس کو چاہئے کہ مسجد حرام میں داخل نہ ہو مگر دروازہ کے پاس کھڑی ہوکر دعا مانگ کر رخصت ہوجائے، نیز عورت پر عذر کی وجہ سے دم نہیں ہوگا۔(۲)

طواف وداع اور نفاس

''طواف وداع اور حیض'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۱۴۲)

طواف وداع جنابت کی حالت میں کیا

اگر جنابت کی حالت میں طواف وداع کیا ہے تو جرمانہ میں ایک دم حدود حرم میں دینا لازم ہوگا، اور اگر پاک ہونے کے بعد طواف دوبارہ کرلے گا تو دم ساقط

---

(۱) والحائض وكذا النفساء تقف عند باب المسجد أى أىّ باب كان ، أو باب الحزوَرة وهو الأفضل ، وتدعو وتمضى أى تركب أو تمشى . (إرشاد السارى : (ص: ۳۶۰) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۹۳) باب طواف الصدر ، فصل : فى سفة طواف الوداع ، ط: إدارة القرآن.

الدر المختار : (۱/ ۲۹۲) كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد .

(۲) انظر الحاشية، رقم: ۱ ، وعلى الصفحة السابقة، رقم: ۱۴۰ ، والحاشية السابقة ايضًا.

ہو جائے گا۔(۱)

طواف وداع رہ جائے

اگر کسی حاجی نے طواف زیارت کے بعد کوئی نفلی طواف بھی نہیں کیا اور طواف وداع بھی نہیں کیا تو اس پر ایک دم واجب ہوگا اور یہ دم حرم کی حدود میں دینا لازم ہوگا۔(۲)

طواف وداع عمرہ میں

''عمرہ میں طواف وداع'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/۲۱۹)

طواف وداع کا طریقہ

''طواف وداع'' اس طواف کو کہتے ہیں جو اپنے وطن کو واپسی کے وقت بیت اللہ شریف سے رخصت ہونے کے لئے کیا جاتا ہے، یہ سادہ طواف ہوتا ہے، اس میں رمل اور اضطباع نہیں کیا جاتا، اور اس کے بعد سعی بھی نہیں ہوتی، رمل اور اضطباع ایسے طواف میں مسنون ہے جس کے بعد سعی ہو۔(۳)

(۱،۲) ومن ترک طواف الصدر کله أو أکثره فعلیه شاة أی لترک الواجب وما دام فی مکّة یؤمر بأن یطوفه ...... ولو طافه أی الصدر جنبا فعلیه شاة ...... ثم عاد الطواف سقط عنه الجزاء ولایجب بالتأخیر شیئ اتّفاقًا . (إرشاد الساری : (ص: ۴۹۶ ، ۴۹۷) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل : فی الجنایة فی طواف الصدر ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۲۷۵) باب الجنایات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الثانی : فی ترک الواجب فی طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۵۵۰ ، ۵۵۳) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

(۳) فصل فی صفة طواف الوداع أی کیفیته عند إرادة الرجوع إلی أهله ، وإذا دخل المسجد بدأ بالحجر الأسود أی بعد النیة فیستلمه ...... ثم یطوف سبعًا ...... بلا رمل ولا اضطباع و لا سعی بعده ؛ لأنّ التنفّل بهٰذه الثلاثة غیر مشروع . (إرشاد الساری : (ص: ۳۵۸) ، باب طواف الصدر ، ط: فصل : فی صفة طواف الوداع ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة) =

طواف وداع کو، طواف صدر، طواف واجب، طواف افاضہ اور طواف رخصت بھی کہتے ہیں۔(۱)

طواف وداع کا وقت

☆ طواف وداع کا وقت طواف زیارت کے بعد شروع ہوتا ہے جبکہ مکہ مکرمہ سے وطن واپسی کا پختہ ارادہ ہو۔

☆ طواف وداع کے وقت میں اگر نفل کی نیت سے کوئی طواف کرلیا جائے تب بھی طواف وداع ہوجاتا ہے، البتہ مستحب یہ ہے کہ واپسی کے ارادہ کے وقت طواف وداع کرے، اس سے معلوم ہوا کہ جن حاجیوں نے طواف زیارت کے بعد نفلی طواف کئے ہیں ان کا طواف وداع ادا ہوگیا، ان کے ذمے دم واجب نہیں ہے۔

☆ طواف زیارت کے بعد چلتے وقت طواف وداع کرنا افضل ہے، طواف زیارت کے بعد اگر نفل طواف کر چکا ہے تو وہ بھی طواف وداع کے قائم مقام ہوجائے گا۔(۲)

= غنية الناسک : (ص: ۱۹۲) باب طواف الصدر ، فصل : فی صفة طواف الوداع ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۵۲۳/۲) کتاب الحج ، مطلب فی طواف الصدر ، ط: سعید .

(۱) الثالث : طواف الصدر ، بفتحتین بمعنی الرجوع ...... یسمّٰی طواف الرجوع ، ویسمّی طواف الوداع بفتح الواؤ و بکسرها لموادعته البیت أو الحج لعدم صحته بدونه ...... ویسمّی طواف الإفاضة لکونه لایصحّ إلّا بعد المراجعة من الوقوف وأداءِ طواف رکنه و طواف آخر عهد بالبیت ؛ لأنّه یسنّ وقوعه حینئذٍ عندنا . (إرشاد الساری : (ص: ۲۰۱) باب أنواع الأطوفة وأحکامها ، الثالث : طواف الصدر ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

شامی : (۵۲۳/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی طواف الصدر ، ط: سعید .

البحر العمیق : (۱۹۰۶/۴) الباب الثانی عشر : فی الأعمال المشروعة یوم النحر ، فصل : النفر من منی إلی مکّة ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبه المکیّة .

(۲) ومن شرائط صحته نیة الطواف ، والشرط أصل النیة لا التعیین حتی لو طاف بعد طواف الزیارة=

طواف وداع کب کیا جائے

☆ مکہ مکرمہ سے واپس آتے وقت طواف وداع کرنا بہتر ہے تاکہ آخری ملاقات بیت اللہ شریف کے ساتھ ہو، اور اگر اس سے پہلے بھی کرلیا ہے تو کافی ہوجائے گا۔(۱)

اور یہ طواف واجب ہے نہ کرنے کی صورت میں ایک دم دینا لازم ہوگا، اگر خواتین حیض ونفاس کی وجہ سے نہ کرسکیں تو طواف وداع ساقط ہوجائے گا اور دم بھی واجب نہیں ہوگا۔(۲)

= لایعیّن شیئًا ، أو نوی تطوعًا کان للصدر ،؛ لأنّ الوقت تعیّن له ...... فلو طاف بعد إرادة السفر ، ونوی التطوّع أجزأه عن الصدر ، ...... وأن یکون بعد طواف الزیارة کله أو أکثره ، ولو بقی علیه من أفعال الحج واجبات و سنن ، ومحل الوداع هو الفراغ من الأعمال ...... وأمّا وقت الاستحباب فأن یوقعه عند إرادة السفر ...... ولو أقام بعده ولو أیّامًا أو أکثر فلا بأس ، والأفضل أن یعیده ...... والحاصل : أن المستحب فیه أن یقع عند إرادة السفر بعد الفراغ من أفعال الحج ، بل من جمیع أشغاله ، ویعقبه الخروج من غیر مکث ...... (غنیة الناسک : (ص: ۱۹۰، ۱۹۱) ، باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۳۵۵ ، ۳۵۶) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

🗀 الدر مع الرد : (۵۲۳/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی طواف الصدر ، ط: سعید .

(۱) ومن شرائط صحته نیة الطواف ، والشرط أصل النیة لا التعیین حتی لو طاف بعد طواف الزیارة لایعیّن شیئًا ، أو نوی تطوعًا کان للصدر ،؛ لأنّ الوقت تعیّن له ...... فلو طاف بعد إرادة السفر ، ونوی التطوّع أجزأه عن الصدر ، ...... وأن یکون بعد طواف الزیارة کله أو أکثره ، ولو بقی علیه من أفعال الحج واجبات و سنن ، ومحل الوداع هو الفراغ من الأعمال ...... وأمّا وقت الاستحباب فأن یوقعه عند إرادة السفر ...... ولو أقام بعده ولو أیّامًا أو أکثر فلا بأس ، والأفضل أن یعیده ...... والحاصل : أن المستحب فیه أن یقع عند إرادة السفر بعد الفراغ من أفعال الحج ، بل من جمیع أشغاله ، ویعقبه الخروج من غیر مکث ...... (غنیة الناسک : (ص: ۱۹۰، ۱۹۱) ، باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۳۵۵ ، ۳۵۶) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

🗀 الدر مع الرد : (۵۲۳/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی طواف الصدر ، ط: سعید .

(۲) انظر الحاشیة، رقم: ۱ ، علی الصفحة رقم: ۱۴۰ ، ورقم: ۱ ، علی الصفحة السابقة، رقم: ۱۴۱ .

☆ طواف وداع کے بعد بھی مکہ مکرمہ جاسکتا ہے، مسجد حرام میں جاسکتا ہے ،نماز پڑھ سکتا ہے، طواف اور عبادت کرسکتا ہے، دوبارہ مسجد حرام میں جانے کی وجہ سے طواف وداع کا اعادہ کرنا واجب نہیں ہوگا۔(۱)

طواف وداع کس پر واجب ہے؟

☆ طواف وداع میقات سے باہر رہنے والے آفاقی حاجیوں پر واجب ہے خواہ حج افراد کیا ہو یا قران یا تمتع ، بشرطیکہ عاقل بالغ ہوں، معذور نہ ہوں، اہل حرم، اہل حل، اہل میقات، اہل جدہ اور حائضہ ،نفساء، مجنون اور نابالغ پر واجب نہیں ہے۔(۲)

☆ طواف وداع صرف حج میں واجب ہے، عمرہ میں نہیں۔(۳)

---

(۱) ومن شرائط صحته نية الطواف ، والشرط أصل النية لا التعيين حتى لو طاف بعد طواف الزيارة لايعيّن شيئًا ، أو نوى تطوعًا كان للصدر ،؛ لأنّ الوقت تعيّن له ...... فلو طاف بعد إرادة السفر ، ونوى التطوّع أجزأه عن الصدر ، ...... وأن يكون بعد طواف الزيارة كله أو أكثره ، ولو بقي عليه من أفعال الحج واجبات و سنن ، ومحل الوداع هو الفراغ من الأعمال ...... وأمّا وقت الاستحباب فأن يوقعه عند إرادة السفر ...... ولو أقام بعده ولو أيّامًا أو أكثر فلا بأس ، والأفضل أن يعيده ...... والحاصل : أن المستحب فيه أن يقع عند إرادة السفر بعد الفراغ من أفعال الحج ، بل من جميع أشغاله ، ويعقبه الخروج من غير مكث ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۹۰، ۱۹۱) ، باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۳۵۵ ، ۳۵۶) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۵۲۳/۲) كتاب الحج ، مطلب : فی طواف الصدر ، ط: سعيد .

(۳،۲) هو واجب على الحاج الآفاقی المفرد والمتمتع و القارن ، ولا يجب على المعتمر ، ولا على أهل مكّة ، والحرم والحل والمواقيت وفائت الحج والمحصر و المجنون والصبی والحائض والنفساء ومن نوى الإقامة الأبدية بمكّة قبل حل النفر الأوّل من أهل الآفاق ، وفی شرحه تحته : لكن قال أبو يوسف : إنّی أحبه للمكی أی ومن فی معناه ؛ لأنّه وضع لختم أفعال الحج ، (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۳۵۵) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۹۰) باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۵۲۳/۲) كتاب الحج ، مطلب : فی طواف الصدر ، ط: سعيد .

☆ طواف وداع مکی اور میقاتی کے لئے مستحب ہے واجب نہیں۔(۱)

☆ جو شخص مکہ مکرمہ یا اطرافِ مکہ مکرمہ کو مستقل طور پر وطن بنالے تو اس سے یہ طواف وداع ساقط ہو جاتا ہے، لیکن اگر بارھویں ذی الحجہ کے بعد مکہ مکرمہ یا اس کے اطراف میں دائمی طور پر ٹھہرنے کی نیت کی ہے تو طواف وداع ساقط نہیں ہوگا۔(۲)

☆ اگر بارہویں ذی الحجہ سے پہلے مکہ مکرمہ یا اس کے اطراف میں دائمی طور پر رہنے کی نیت کرنے کے بعد مکہ مکرمہ سے سفر کرنے کا ارادہ ہو گیا تو بھی طواف وداع واجب نہیں ہوگا جیسے مکہ مکرمہ میں رہنے والا اگر کہیں جائے تو اس پر واجب نہیں ہوتا۔(۳)

☆ اگر کسی نے مکہ مکرمہ میں اقامت کی نیت کی لیکن مستقل وطن نہیں بنایا، تو طواف وداع ساقط نہ ہوگا اگر چہ سالہا سال رہے۔(۴)

☆ طواف وداع کا اول وقت طواف زیارت کے بعد ہے، اگر طواف وداع کے بعد مکہ مکرمہ میں کچھ قیام ہو گیا تو چلتے کے وقت اگر وقت ہو تو دوبارہ طواف وداع

(۱،۲،۳) هو واجب على الحاج الآفاقي المفرد والمتمتع و القارن ، ولا يجب على المعتمر ، ولا على أهل مكّة ، والحرم والحل والمواقيت وفائت الحج والمحصر و المجنون والصبي والحائض والنفساء ومن نوى الإقامة الأبدية بمكّة قبل حل النفر الأوّل من أهل الآفاق ، وفي شرحه تحته : لكن قال أبو يوسف : إنّي أحبه للمكي أي ومن في معناه ؛ لأنّه وضع لختم أفعال الحج ، (لباب المناسك مع إرشاد الساري : (ص: ۳۵۵) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسك : (ص: ۱۹۰) باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/ ۵۲۳) كتاب الحج ، مطلب : في طواف الصدر ، ط: سعيد .

(۴) (ولا يسقط) هذا الطواف (عنه) أي عن الحاج الآفاقي ، (هٰذ الطواف بنية الإقامة) سواء كان بعد النفر الأوّل أو قبله ولو سنين أي ولو كانت مدة الإقامة سنين كثيرة . (إرشاد الساري : (ص: ۳۵٦) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنيه الناسك : (ص: ۱۹۱) باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن .

البحر الرائق : (۲/ ۳۵۱) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

کرنا مستحب ہے۔(۱)

☆ کوئی طواف وداع کے بغیر مکہ مکرمہ سے چل دیا ہے تو جب تک میقات سے نہیں نکلے گا اس پر مکہ مکرمہ واپس آ کر طواف وداع کرنا واجب ہے جب کہ واپس آنا اپنے اختیار میں ہو، احرام کی ضرورت نہیں ہے، اگر میقات سے نکل گیا تو اب اس کو اختیار ہے کہ دم بھیج دے۔(۲)

طواف وداع کی حکمت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ حج سے فارغ ہونے کے بعد منیٰ سے ہر طرف چل دیتے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے کوئی ہرگز کوچ نہ کرے، یہاں تک کہ اس کی آخری ملاقات بیت اللہ سے ہو جائے، مگر آپ ﷺ نے حائضہ سے حکم ہلکا کیا۔'' (۳)

---

(۱) انظر الحاشية رقم : ۱، ۲، ۴، على الصفحة السابقة، رقم : ۳۱۲ .

(۲) أمّا الأوّل : فطواف الصدر واجب عندنا ...... أمّا شرائط الوجوب فمنها أن يكون من أهل الآفاق ...... فإن نفر ولم يطف يجب عليه أن يرجع ويطوف مالم يجاوز الميقات ؛ لأنّه ترك طوافًا واجبًا ، وأمكنه أن يأتى به من غير الحاجة إلى تجديد الإحرام ، فيجب عليه أن يرجع ويأتى به ، وإن جاوز الميقات لايجب عليه الرجوع ؛ لأنّه لايمكنه الرجوع إلّا بالتزام عمرة بالتزام إحرامها ، ثم إذا أراد أن يمضى مضى وعليه دم ، وإن أراد أن يرجع أحرم بعمرة ثم رجع ، وإذا رجع يبتدئ بطواف العمرة ، ثم بطواف الصدر ولا شيئ عليه لتأخيره عن مكانه ، وقالوا الأولىٰ أن لايرجع ويريق دمًا مكان الطواف ؛ لأنّ هذا أنفع للفقراء وأيسر عليه ، لما فيه من دفع مشقة السفر و ضرر التزام الإحرام . (بدائع الصنائع : (۲/۱۴۲، ۱۴۳) كتاب الحج ، فصل : وأمّا طواف الصدر ، وفصل : وأمّا شرائطه ، وفصل : وأمكانه ، ط: سعيد)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۹۲ ، ۱۹۳ ، ۱۹۴) باب طواف السدر ، وفصل : فيمن خرج من مكّة ولم يطف ، ط: إدارة القرآن .

▭ إرشاد السارى : (ص: ۳۵۵ ، ۳۵۶ ، ۳۵۷) باب طواف الصدر ، وفصل : ومن خرج ولم يطفه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۳) عن ابن عباس قال : كان النّاس ينصرفون فى كل وجه فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم :=

طواف وداع کر کے ہی وطن لوٹنے میں دو حکمتیں ہیں:

پہلی حکمت: مناسک حج کی ترتیب میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حج کے سفر کا اہم مقصد بیت اللہ شریف کی تعظیم وتکریم اور اس کے ساتھ اپنی وابستگی کا اظہار ہے۔

چنانچہ مکہ مکرمہ میں حاضری کے بعد سب سے پہلا کام طواف قدوم ہے یعنی حاضری کا طواف، مسجد حرام میں داخل ہوتے ہی یہ طواف کیا جاتا ہے تحیۃ المسجد بھی نہیں پڑھی جاتی، پھر حج سے فارغ ہونے کے بعد آفاقی جب وطن کی طرف کو رخ کرتا ہے تب بھی یہی حکم ہے کہ آخری وداعی طواف کر کے لوٹے، یہ اس بات کی منظر کشی ہے کہ مقصود صرف بیت اللہ ہی ہے۔

دوسری حکمت: لوگ جب بادشاہوں سے رخصت ہوتے ہیں تو الوداعی ملاقات کر کے ہی کوچ کرتے ہیں، طواف وداع میں اس کی موافقت پیش نظر ہے یعنی حجاج کرام کو بھی جو بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوئے ہیں، اللہ پاک سے ملاقات کر کے اپنے وطنوں کو لوٹنا چاہئے۔

اور اللہ تعالی کی ملاقات کی یہی صورت ہے کہ ان کے گھر کے پھیرے لگا کر لوٹے کیونکہ ان کی ہستی غیر محسوس ہے۔(۱)

= لا ینفرن أحدکم حتی یکون آخر عهده بالبیت إلّا أنّه خفف عن الحائض . متفق علیه . (مشکوٰة المصابیح : (ص: ۲۳۴) کتاب المناسک ، باب خطبة یوم النحر ورمی أیام التشریق والتودیع ، الفصل الأوّل ، ط: قدیمی)

صحیح البخاری : (۱/۲۷۴) کتاب الحج ، باب طواف الوداع ، ط: الطاف اینڈ سنز کراچی .

الصحیح لمسلم : (۱/۴۹۴) کتاب الحج ، باب وجوب طواف الودوع وسقوطه عن الحائض ، ط: رحمانیه .

(۱) قال النّبی صلی اللّٰه علیه وسلم : لا ینفرنّ أحدکم حتی یکون آخر عهده بالبیت وخفف عن الحائض ، أقول : السر فیه تعظیم البیت بأن یکون هو الأوّل وهو الآخر تصویرًا لکونه هو المقصود من السفر ،=

طواف وداع کے بعد حرم جا سکتا ہے

طواف وداع کے بعد دوبارہ مسجد حرام میں جا سکتا ہے، اس وجہ سے طواف وداع دوبارہ کرنا واجب نہیں ہوگا، البتہ اگر مکہ مکرمہ سے نکلتے وقت دوبارہ طواف کرلے گا تو بہتر ہوگا تاکہ آخری ملاقات بیت اللہ کے ساتھ ہو۔(۱)

طواف وداع کے قائم مقام

''طواف وداع کا وقت'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۱٤٤)

طواف وسعی کے درمیان فاصلہ ہوجائے

اگر طواف وسعی کے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہوجائے تو دم وغیرہ لازم نہیں ہوگا البتہ بلا عذر بہت زیادہ فاصلہ کرنا مکروہ ہے۔(۲)

= وموافقة لعادتهم فى توديع الوفود ملوكها عند النفر ، والله أعلم . (حجة الله البالغة : (۲/ ۶۱) مبحث فى أبواب من الحج ، صفة المناسک ، قبيل : قصة حجة الوداع ، ط: كتب خانه رشيديه دهلى)

(۱) وأمّا وقته : فأوّله بعد طواف الزيارة ، فلو طاف بعد الزيارة طوافًا أى أىّ طواف كان يكون عن الصدر ، ...... ولو فى يوم النحر أى وإن وقع فى أوّل أيّام النحر ، مع أنّه بقى من أفعال الحج أشياء ، ومحل الوداع هو الفراغ من الأعمال ولا آخر له ...... حتى لو طاف طواف الصدر ثم أطال الإقامة بمكّة ولم يتّخذها دارًا جاز طوافه ، وإن أقام سنة بعد الطواف ، إلّا أن الأفضل أن يكون طوافه عند الصدر ولايلزمه بالتأخير عن أيّام النحر شيئ بالإجماع . ويستحب أن يجعله أى طواف الصدر آخر طوافه عند السفر أى واقعًا عند العزم على خروجه وإرادة مباشرة سفره . (إرشاد السارى : (ص: ۳۵۵ ، ۳۵۶) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۹۰ ، ۱۹۱) باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن .

شامى : (۲/ ۵۲۳) كتاب الحج ، قبيل : مطلب : فى طواف الصدر ، ط: سعيد .

(۲) إذا فرغ من الطواف أى الطواف الّذى بعده سعى فالسنة أن يخرج للسعى على فوره أى ساعته من غير تأخير ، فإن أخّر لعذر أى لضرورة أو ليستريح أى ليحصل له الراحة وتعود إليه القوّة فلا بأس به أى لايكون مسيئًا ، وإن أخّره لغير عذر أى من استراحة وغيرها فقد أساء أى لتركه الموالاة الّتى هى سنة بين الطواف والسعى ، ولا شيئ عليه أى من الجزاء بالدم أو الصدقة . (إرشاد السارى : (ص: ۲۴۱) باب السعى بين الصفا والمروة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)=

طواف ہر وقت جائز ہے

☆ طواف ہر وقت جائز ہے، اگر چہ وقت مکروہ ہو، مگر طواف سے فارغ ہونے کے بعد طواف کی دو رکعت نماز مکروہ وقت میں نہ پڑھے، بلکہ صبر کرے، جب مکروہ وقت نکل جائے تب اس دو رکعت نماز کو پڑھے، اگر طواف سے فارغ ہونے کے بعد مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز کو طواف سے متصل پڑھنا چاہیئے، تاخیر کرنا مکروہ ہے۔

☆ اگر عصر کی نماز کے بعد طواف کیا تو مغرب کی فرض نماز پڑھ کر پہلے طواف کی دو رکعت پڑھے پھر اس کے بعد مغرب کی سنت پڑھے۔

☆ اگر کسی نے عصر کی نماز کے بعد طواف سے فارغ ہو کر مغرب کی نماز سے پہلے طواف کی دو رکعت پڑھ لی، تو کراہت کے ساتھ جائز ہو جائے گی، مگر مکروہ وقت گزرنے کے بعد دوبارہ پڑھنا بہتر ہے اور اگر طلوع یا غروب یا زوال کے وقت طواف کی دو رکعت پڑھی ہے تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا، ممنوع اوقات ختم ہونے کے بعد دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا۔(۱)

☆ مزید " طواف کے نفل ممنوع اوقات میں پڑھنا " عنوان کے تحت دیکھیں۔

= غنية الناسک : (ص: ۱۲۸) باب السعي بين الصفا والمروة، ط: إدارة القرآن .

شامي : (۲/۵۰۰) كتاب الحج، مطلب في السعي بين الصفا والمروة، ط: سعيد .

(۱) ولايكره في الأوقات الّتي يكره فيها الصلاة . (غنية الناسک : (ص: ۱۲۷) باب في ماهية الطواف ...... فصل : وأمّا مكروهاته، ط: إدارة القرآن)

ويكره تأخيرها عن الطّواف ...... الاّ في وقت مكروه ...... فلو طاف بعد العصر يصلي المغرب ثم ركعتي الطواف ...... ثم سنة المغرب ...... ولاتصلي ...... إلاّ في وقت مباح ...... فإن صلاها في وقت مكروه ...... قيل صحت مع الكراهة ...... ويجب عليه قطعها أي في أثنا ئها فإن مضى فيها ......=

= فالأحب أن يعيدها لعموم القاعدة : أنّ كل صلاة أديت مع الكراهة التنزيهية يستحب إعادتها ، ومع الكراهة التحريمية يجب إعادتها ، وأوقات الكراهة ...... بعد طلوع الفجر إلى طلوع الشمس قدر رمح ...... ووقت الاستواء ...... و بعد العصر أى بعد أدائه إلى أداء المغرب ...... و قال المعشى تحت (قوله : فالأحب أن يعيدها) قال العلامة ابن عابدين فى " رد المحتار " بعد نقله عبارة المصنف من قوله " فإن صلاها فى وقت مكروه " إلى قوله : " فالأحب أن يعيدها " مالفظه : وفى إطلاقه نظر ، لما مرّ فى أوقات الصلاة من أن الواجب ولو لغيره لركعتى الطواف والنذر لاتنعقد فى ثلاثة من الأوقات المنهية ، أعنى الطلوع ، والاستواء والغروب ، بخلاف ما بعد الفجر وصلاة العصر فإنّها تنعقد مع الكراهة فيهما . (إرشاد السارى : (ص: ۲۲۲ ، ۲۲۳) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فى ركعتى الطواف ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک : (ص: ۱۱٦ ، ۱۱۷) باب فى ماهية الطواف ...... فصل : ومن الواجبات ركعتا الطواف ، ط: إدارة القرآن .

🗁 الدر مع الرد : (۲/۴۹۸ ، ۴۹۹) كتاب الحج ، مطلب : فى طواف القدوم ، ط: سعيد .

عبادت کا موقع دینے کے لیے پیسہ دینا

''بیت اللہ کے خدمت گاروں کو پیسہ دینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۱۶/۱)

عدت

عورت کا عدت کے دوران حج کے لئے جانا جائز نہیں، عدت گزر جانے کے بعد اگر محرم کے ساتھ جاسکتی ہے تو جائے، اور اگر موت تک کوئی محرم میسر نہ آئے تو حج بدل کی وصیت کردے، تاکہ ورثاء اس کے ترکہ کے ایک تہائی حصہ سے اس عورت کے لئے حج بدل کرائیں۔

اگر شوہر کا انتقال ایسے وقت ہوا کہ حج کے لئے روانگی کے وقت تک اس کی عدت پوری نہیں ہوتی تو وہ عورت عدت پوری ہونے سے پہلے حج کا سفر نہ کرے بلکہ حج کا پروگرام اس سال ملتوی کردے ورنہ عدت کے دوران حج کے لئے روانہ ہونے کی وجہ سے گنہگار ہوگی۔

عورت عدت کی حالت میں اگر حج کرے گی تو حج ہوجائے گا لیکن عدت کے دوران حج کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگی، اور اللہ سے توبہ استغفار کرنا لازم ہوگا۔(۱)

---

(۱) الخامس : عدم عدة عليها مطلقًا ، سواء كانت من طلاق بائن أو رجعى ، أو وفاة أو فسخ أو غير ذلک ، فلو كانت معتدة عند خروج أهل بلدها لايجب عليها ، كما فى شرح المجمع ، وهو مشعر بأنّه شرط الوجوب ، وذكر ابن أمير الحاج : أنّه شرط الأداء ، وهو الأظهر فى حكم القضاء ، فإن حجت وهى فى العدة ، جازت بالاتفاق ، وكانت عاصية .... (غنية الناسک : (ص: ۲۹) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۴۶۵/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

إرشاد السارى : (ص: ۸۰) باب شرائط الحج ، النوع الثانى : شرائط الأداء ، الخامس عدم العدة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة. =

بیوہ اور مطلقہ عورت کی عدت کا ایک ہی حکم ہے، دونوں کے لئے عدت کے دوران حج کے لئے جانا منع ہے۔

بیوہ کی عدت (۱۳۰) دن ہے اور طلاق کی صورت میں حاملہ عورت کی عدت وضع حمل تک اور اگر ماہواری آتی ہے تو تین ماہواری، اگر ماہواری نہیں آتی تو تین مہینے عدت ہے۔(۱) اور عدت ختم ہونے سے پہلے حج کے لئے جانا منع ہے۔(۲)

= فإن كان استجمع فيه شرائط الوجوب دون الأداء وجب عليه الحج ، ولكن لايجب عليه أدائه ببدنه،...... فوجب عليه الإحجاج ، فإذا لم يفعله مدة حياته وجب عليه الإيصاء به عند الموت .... (غنية الناسک : (ص: ۳۳) باب شرائط الحج ، فصل : فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء ، أو الوجوب فقط ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۸۹) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شراط وقوع الحج عن الفرض ، فصل : فيمن يجب عليه الوصية بالحج ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

شامی : (۴۵۸/۲) كتاب الحج ، مطلب : فيمن حج بمال حرام ،ط : سعيد .

(۱) وهی فی حق حرة ولو كانت كتابية تحت مسلم تحيض لطلاق ولو رجعيا أو فسخ بجميع أسبابه ...... ثلاث حيض كوامل ، ...... والعدة فی حق من لم تحض حرة أم أم ولد لصغر بأن لم تبلغ تسعًا أو كبر بأن بلغت سن الإياس أو بلغت بالسن ولم تحض ...... ثلاثة أشهر والعدة للموت أربعة أشهر بالأهلة لو فی الغرة كما مر وعشر من الأيّام وفی حق الحامل مطلقًا ...... وضع جميع حملها....... (الدر المختار مع الرد : (۵۰۴/۳ ، ۵۰۵ ، ۵۰۷ ، ۵۰۸ ، ۵۰۹ ، ۵۱۰ ، ۵۱۱) كتاب الطلاق ، باب العدة ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۱۲۸/۴ ، ۱۳۰ ، ۱۳۱ ، ۱۳۳) كتاب الطلاق ، باب العدة ، ط: سعيد .

حاشية الطحطاوی علی الدر : (۲۱۵/۲ ، ۲۱۶ ، ۲۱۷ ، ۲۱۸) كتاب الطلاق ، باب العدة ، ط: رشيديه .

(۲) ومع عدم عدة عليها مطلقًا أية عدة كانت والعبرة لوجوبها أی العدة المانعة من سفرها وقت خروج أهل بلدها ، وفی الرد تحت قوله : (أيّه عدة كانت) أی سواء كانت عدة وفاة أو طلاق بائن أو رجعی . (الدر مع الرد : (۴۶۵/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد)

غنية الناسک: (ص: ۲۹) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط عدم العدة، ط: إدارة القرآن.

إرشاد الساری : (ص: ۸۰) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الشرط الخامس : عدم العدة فی حق النساء ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

عذر

''عذر کی وجہ سے واجب ترک کردے'' اور ''ممنوعات احرام کا ارتکاب کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔

عذر کی وجہ سے سنن وواجبات چھوڑنا

عذر کی وجہ سے سنن وواجبات چھوڑنے سے دم لازم نہیں ہوتا۔(۱)

عذر کی وجہ سے ممنوع احرام کا ارتکاب کرلیا

''ممنوعِ احرام عذر سے کرلیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۵۱/٤)

عذر کی وجہ سے واجب ترک کردے

عذر کی وجہ سے واجب ترک کرنے میں تین قول ہیں:

ایک یہ کہ عذر کی وجہ سے مطلقا دم ساقط ہوجائے گا۔

دوسرا یہ کہ جن اعذار کی وجہ سے دم ساقط ہونا قرآن وحدیث کی نص سے

---

(۱) یستثنٰی من الاطلاق المار فی وجوب الجزاء ما فی اللباب: لو ترک شیئًا من الواجبات بعذر لا شیئ علیه .... (شامی: (۵۴۴/۲) کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید)

غنیة الناسک: (ص: ۲۳۹) باب الجنایات، مقدمة: فی ضوابط ینبغی حفظها لعموم نفعها فی الفصول الآتیة، ط: إدارة القرآن.

إرشاد الساری: (ص: ۵۰۸) باب الجنایات وأنواعها، النوع الخامس فی أفعال الحج، فصل فی ترک الواجبات بعذر، الإندادیة مکّة المکرّمة.

ولو ترک السنن والآداب فلاشیئ علیه وقد أساء. (التاتارخانیة: (۴۳۸/۲) کتاب المناسک، الفصل الثانی: فی بیان رکن الحج وکیفیة وجوبه، ط: إدارة القرآن)

وحکم السنن أی المؤکدة الإساءة بترکها أی لو ترکها عمدًا و عدم لزوم شیئ أی من دم أو صدقة علی فاعلها (تارکها). (إرشاد الساری: (ص: ۱۰۵) باب فرائض الحج و واجباته ...... فصل: فی سننه، حکم السنن، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک: (ص: ۴۸) باب فرائض الحج، فصل: وأمّا سننه، ط: إدارة القرآن والعلوم الاسلامیة.

ثابت ہے ان سے دم ساقط ہو جائے گا، ان کے علاوہ دوسرے اعذار کی وجہ سے دم ساقط نہیں ہوگا۔

تیسرا یہ کہ عذر بندوں کی طرف نہ ہو بلکہ عذر سماوی یعنی آسمانی کی وجہ سے دم ساقط ہوگا۔(۱)

عرفات

☆......''عرفات'' وہ عظیم الشان میدان ہے جہاں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواء علیہا السلام کی جدائی کے بعد ملاقات اور تعارف ہوا، یہی تعارف ''عرفات'' نام رکھنے کی وجہ بتائی جاتی ہے۔(۲)

(۱) وأمّا ترک الواجبات بعذر فلا شيئ فيه ، ثم مرادهم بالعذر ما يكون من الله تعالىٰ ، فلو كان من العباد فليس بعذر ، ...... وأطلق بعضهم وجوب الدم بترک واجب بعذر أو بغير عذر ، كما في ارتكاب محظور إلاّ في ما ورد النص به .... (غنية الناسک : (ص: ۲۳۹) باب الجنايات ، مقدمة في ضوابط ينبغي حفظها لعموم نفعها في الفصول الآتية ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۵۵۳/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

لو ترک شيئًا من الواجبات بعذر لا شيي عليه على ما في البدائع ، وكذا الكرماني ، لكن يرد على تعميمها تخصيصهم عدم لزوم شيئ في ترک طواف الصدر وتأخير الزيارة للمرأة مطلقًا....... (إرشاد الساري : (ص: ۵۰۸) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات في أفعال الحج ، فصل : في ترک الواجبات بعذر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

(۲) واختلفوا في تسمية ذلک الموضع عرفة فقيل : لأنّ جبرئيل عليه السلام قال لإبراهيم عليه السلام في ذلک الموقف بعد فراغه من تعليم المناسک : عرفت ؟ قال : نعم ، فسميت بذلک ؛ لأنّه عرّفه المناسک بها ، وقيل : سميت عرفات كتعارف آدم وحواء فيها ؛ لأنّ آدم عليه السلام هبط من الجنّه بأرض الهند ، وحواء بجدة فتعارفا بالموقف ، فسمّى اليوم يوم عرفة والموضع عرفات . (البحر العميق : (۱۵۰۰/۳) الباب الحادى عشر : في الخروج من مكّة إلى منى ثم عرفة ، فصل : الوقوف بعرفة ، ط: مؤسسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

الدر المختار مع الرد: (۴۶۷/۲) كتاب الحج، مطلب في فروض الحج و واجباته، ط: سعيد.

عمدة القاري شرح صحيح البخاري: (۲/۱۰) كتاب الحج، باب الوقوف بعرفة، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

عرفات مکہ مکرمہ سے مشرق کی جانب تقریبا نو میل اور منی سے چھ میل کے فاصلے پر ایک وسیع وعریض میدان ہے۔(۱)

نویں ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے دسویں ذی الحجہ کی صبح صادق تک کسی بھی وقت اس میں ٹھہرنا گو ایک لحظہ ہی ہو، حج کا سب سے بڑا رکن ہے۔(۲) گویا اس میدان میں نو تاریخ کو جو شخص حج کا احرام باندھ کر ایک لحظہ کے لئے بھی پہنچ گیا اس کا حج ہو گیا۔

☆ عرفات کا میدان بطن عرنہ کے علاوہ سارا موقف یعنی ٹھہرنے کی جگہ ہے جہاں جی چاہے ٹھہرے۔(۳)

☆ عرفات میں پہنچ کر تلبیہ، دعا اور درود شریف وغیرہ کثرت سے پڑھتا رہے۔(۴)

---

(۱) من عرفات إلى آخر مزدلفة فرسخ ، ومنه إلى آخر منى فرسخ ، ومنه إلى آخر مكّة فرسخ ، والفرسخ ثلاثة أميال . (غنية الناسک : (ص: ۱۶۲) باب مناسک عرفات ، فصل : فى الإفاضة من عرفات ، ط: إدارة القرآن .

(۲) الثانى الوقوف بعرفة فى وقته ولو ساعة...... وهما ركنان إجماعًا، لكن الوقوف هو الركن الأصلى......

(غنية الناسک: (ص: ۴۵) باب فرائض الحق...... فصل: وأمّا فرائض الحج، ط: إدارة القرآن)

☐ البحر العميق : (۱۵۱۳/۳) الباب الحادى عشر ، فصل الوقوف بعرفة ، مقدار الوقوف بعرفة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

☐ إرشاد السارى: (ص: ۹۲) باب فرائض الحج، فصل: فى فرائضه، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

(۳) العرفات كلها موقف إلَّا بطن عرنة ...... واد من الحرم غربى مسجد عرفة . (الدر المختار مع الرد : (۵۰۳/۲) كتاب الحج ، مطلب فى الرواح إلى عرفات ، ط: سعيد)

☐ إرشاد السارى: (ص: ۲۷۰) باب الوقوف بعرفات وأحكامها، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۴۷) ط: باب مناسک عرفات ،ط : إدارة القرآن.

(۴) وأمّا مستحباته: فالإكثار من التلبية والدعاء والذكر والاستغفار أى المأثورة و غيرها...... ورفع اليدين إلى جهة السماء الّتى هى قبلة مطلق الدعاء للدعاء أى لأجله كما هو من آدابه وتكرار الدعاء ثلاثًا وافتتاحه وختمه بالحمد والصلاة...... (إرشاد السارى: (ص: ۲۹۲، ۲۹۳) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل: فى شرائط صحه الوقوف، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)=

جب زوال ہو جائے تو وضو کرے، غسل افضل ہے، ضروریات مثلاً: کھانے پینے وغیرہ سے پہلے فارغ ہو جائے اور بالکل اطمینان وسکون قلب کے ساتھ اپنے خالق کی طرف متوجہ ہو۔(۱)

☆ وقوف عرفہ کے لئے نیت شرط نہیں، اگر نیت نہیں کی تب بھی وقوف ہو جائے گا۔(۲)

☆ عرفات کے وقوف کے وقت کھڑا رہنا مستحب ہے، شرط اور واجب نہیں ہے بیٹھ کر، لیٹ کر جس طرح ہو سکے سوتے، جاگتے وقوف کرنا جائز ہے۔(۳)

= ☜ غنية الناسک : (۱۶۰، ۱۶۱) باب مناسک عرفات ، فصل : فی رکن الوقوف و قدر الواجب فيه وسننه ومستحباته ، و فصل : فيه الإفاضة من عرفات ، ط: إدارة القرآن .

☜ البحر العميق : (۱۵۳۷/۳) الباب الحادی عشر : فی الخروج من مكّة إلى منى ثم عرفة ، فصل : الوقوف بعرفة ، مطلب : مستحبات يوم عرفة ، :ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۱) فإذا زالت اغتسل أی لوقوف عرفة على الصحيح ، ...... أو توضأ وهو رخصة والغسل أفضل...... وقدّم حوائجه أی مما تتعلّق بالأكل والشرب وأمثالهما قبل الزوال ، وتفرّغ من جميع العلائق ، وتوجّه بقلبه إلى رب الخلائق . (إرشاد السارى : (ص: ۲۷۰ ، ۲۷۱) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۴۸) باب مناسک عرفات، تنبيه : إدارة القرآن .

☜ الدر مع الرد : (۵۰۴/۲) كتاب الحج ، مطلب : فی الرواح إلى عرفات ، ط: سعيد .

(۲) الخامس : كينونته بعرفة فی وقته ولو لحظة سواء كان ناويًا أولا .... (لباب المناسک مع إرشاد السارى : (ص: ۲۹۰) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فی شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک: (ص: ۱۵۹) باب مناسک عرفات، فصل: فی ركن الوقوف، ط: إدارة القرآن.

☜ الدر مع الرد : (۵۰۶/۲) كتاب الحج ، مطلب فی الرواح إلى عرفات ، ط: سعيد .

(۳) فيقف راكبًا وهو الأفضل ...... ، وإلاّ فقائمًا أی إن قدر عليه ، وإلاّ فقاعدًا أو إلاّ فمضطجعًا . (إرشاد السارى : (ص: ۲۸۲) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فی صفة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک: (ص: ۱۵۴) باب مناسک عرفات، فصل: فی صفة الوقوف بعرفة، ط: إدارة القرآن.

☜ الدر مع الرد : (۵۰۶/۲) كتاب الحج ، مطلب فی الرواح إلى عرفات ، ط: سعيد.

☆ وقوف میں ہاتھ اٹھا کر حمد وثنا، درود، دعاء، اذکار، تلبیہ وغیرہ پڑھتے رہنا مستحب ہے، اور خوب دعائیں کریں، یہ دعا قبول ہونے کا سنہرا وقت ہے۔(۱)

☆ وقوف کے لئے حیض، نفاس اور جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں ہے۔(۲)

☆ نویں ذی الحجہ کو زوال سے لے کر آفتاب غروب ہونے تک عرفات میں رہنا واجب ہے، اگر سورج غروب ہونے سے پہلے عرفات کی حدود سے نکل جائے گا تو دم واجب ہوگا، لیکن اگر سورج غروب ہونے سے پہلے پھر واپس عرفات میں آجائے گا تو دم ساقط ہو جائے گا اور اگر غروب کے بعد عرفات میں واپس آئے گا تو دم ساقط نہ ہوگا۔(۳)

---

(۱) وأمّا مستحباته: فالإكثار من التلبية والدعاء والذكر والاستغفار أى المأثورة و غيرها...... ورفع اليدين إلى جهة السماء الّتى هى قبلة مطلق الدعاء للدعاء أى لأجله كما هو من آدابه وتكرار الدعاء ثلاثًا وافتتاحه وختمه بالحمد والصلاة...... (إرشاد السارى: (ص: ۲۹۲، ۲۹۳) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل: فى شرائط صحه الوقوف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک: (۱۶۰، ۱۶۱) باب مناسک عرفات، فصل: فى ركن الوقوف و قدر الواجب فيه وسننه ومستحباته، و فصل: فيه الإفاضة من عرفات، ط: إدارة القرآن.

▭ البحر العميق: (۱۵۳۷/۳) الباب الحادى عشر: فى الخروج من مكّة إلى منى ثم عرفة، فصل: الوقوف بعرفة، مطلب: مستحبات يوم عرفة، :ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة.

(۲) الخامس: كينونته بعرفة فى وقته ولو لحظة سواء كان ناويًا أولا ...... محدثًا أو جنبًا، حائضًا أو نفساء،...... (لباب المناسک مع إرشاد السارى: (ص: ۲۹۰) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل: فى شرائط صحة الوقوف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک: (ص: ۱۵۹) باب مناسک عرفات، فصل: فى ركن الوقوف، ط: إدارة القرآن.

▭ الدر مع الرد: (۵۰۶/۲) كتاب الحج، مطلب فى الرواح إلى عرفات، ط: سعيد.

(۳) وأمّا قدر الواجب فيه إن وقف نهارًا فحد الوقوف من الزوال بل من حين وقف إلى أن تغيب الشمس و وقوف جزء من الليل ...... فإذا وقف نهارًا و دفع قبل الغروب، فإن جاوز حدود عرفة بعد الغروب مع الإمام أو قبله فلا شيئ عليه، وإن جاوز قبل الغروب فعليه دم إمامًا كان أو غيره...... فإن لم يعد أو عاد بعد الغروب لايسقط عنه الدم فى ظاهر الرواية وعليه الجمهور ...... وإن عاد قبله فدفع بعد الغروب فالصحيح أنّه يسقط؛ لأنّ الواجب مقصود النفر بعد الغروب، و وجوب المَدِّكَىُ يقع النفر كذلک، وقد وجد المقصود فسقط ما وجب له. =

☆ جمعہ کے روز اگر وقوف عرفہ (حج) ہو تو اسکی فضیلت دیگر ایام کے وقوف سے ستر درجہ زیادہ ہے۔(۱)

☆ عرفات میں جمعہ کی نماز پڑھنا جائز نہیں۔(۲)

☆ عرفات کا میدان حرم کی حدود سے باہر ہے، اس کی گھاس وغیرہ کاٹنے میں کوئی مضائقہ نہیں، لیکن اس قیمتی وقت کو گھاس کاٹنے میں گزار دینا عقلمندی نہیں ہوگی۔

☆ محرم کے لئے عرفات کے میدان میں بھی شکار کرنے کی اجازت نہیں

= (غنية الناسک: (ص: ۱۵۹، ۱۶۰) باب مناسک عرفات، فصل: فی رکن الوقوف وقدر الواجب فيه، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۲۹۱) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فی شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ شامی: (۵۰۸/۲)کتاب الحج، مطلب فی الرواح إلی عرفات، ومطلب: فی إجابة الدعاء، ط: سعید.

(۱) لوقفة الجمعة مزية على غيرها أی بسبعين درجة ...... أنّه صلى الله عليه وسلم قال : أفضل الأيّام يوم عرفة إذا وافق الجمعة ، وهو أفضل من سبعين حجّة فی غير الجمعة ، رواه رزين بن معاوية . (إرشاد الساری : (ص: ۶۷۴ ، ۶۷۸) باب المتفرقات ، مسأله : لوقفة الجمعة مزية على غيرها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک: (ص: ۱۹۶) خاتمة فی فضائل الحج، قبيل: باب العمرة، ط: إدارة القرآن.

☐ الدر مع الرد: (۶۲۱/۲) کتاب الحج، فروع، مطلب: فی فضل وقفة الجمعة، ط: سعید.

(۲) ولا يصح أداء الجمعة بعرفة ، أی لكونها غير مصر ، ولا تتمصّر بجمع الخلائق فيها لعدم البيوت والمساكن ...... (إرشاد الساری : (ص: ۲۷۹) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، قبيل : فصل : فی شرائط جواز الجمع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۵۱) باب مناسک عرفات ، فصل : فی الجمع بين الصلاتين بعرفة، قبيل : فصل : فی شرائط جواز الجمع ، ط: إدارة القرآن .

☐ الدر المختار مع الرد : (۱۴۴/۲) کتاب الصلاة ، باب الجمعة ، قبيل : مطلب : فی نية آخر ظهر بعد صلاة الجمعة ، ط: سعید .

ہے۔(۱)

☆ ......"عرفات" یا "عرف" سے نکلا ہے، اس کا معنیٰ "خوشبو" ہے، کیونکہ یہاں "منٰی" جو مذبح ہے، اس کے مقابلے میں خوشبو ہوتی ہے اور "منٰی" میں قربانی وغیرہ کے جانور ذبح کرنے کی وجہ سے خوشبو نہیں ہوتی اس لئے اسے "عرفات" کہا جاتا ہے، یا دنیا میں حضرت آدم علیہ السلام و حوا علیہا السلام کا تعارف اس جگہ پر ہوا اس لئے اس کا نام "عرفات" پڑ گیا۔

یا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حج کے افعال سکھائے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا "عرفتُ" یعنی میں نے سیکھ لیا، اس لئے اسے "عرفات" کہا گیا۔

یا عرفہ کی رات جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پھر اپنے صاحبزادے کے ذبح کا خواب دیکھا تو پہچان گئے کہ یہ خواب اپنے ظاہر پر ہے اور ذبح کا حکم مطلوب ہے اس وجہ سے اس دن کا نام "عرفات" رکھ دیا گیا۔(۲)

(۱) وقتل صيد البرّ أى دون البحر وكذا اصطياده وأخذه أى إمساكه ابتداءً والإعانة عليه ...... وقطع شجر الحرم وقلعه ورعيه إلّا الإذخر .... (إرشاد السارى : (ص: ۱۶۷ ، ۱۶۸) باب الإحرام ، فصل : فى محرمات الإحرام، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک : (ص: ۸۹ ، ۹۰) باب الإحرام ، فصل : فى محرمات الإحرام و محظوراته الّتى فى غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن.

🗁 الدر مع الرد : (۴۸۷/۲) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد .

(۲) واختلفوا فى تسمية ذٰلک الموضع عرفة فقيل: لأن جبرئيل عليه السلام قال لإبراهيم فى ذٰلک الموقف بعد فراغه من تعليم المناسک : عرفت ؟ قال : نعم ، فسميت بذٰلک ؛ لأنّه عرّفه المناسک بها ، وقيل : سميت عرفات لتعارف آدم و حواء فيها ...... فسمى اليوم يوم عرفة والموضع عرفات ...... و قيل : سميت عرفات ؛ لأنّها وصفت لإبراهيم عليه السلام ، فلما أبصرها عرفها ...... و قيل : لأنّها طيبة من العرف وهى الطيب ، خلاف منى الّتى فيها الفروث والدماء ...... وقيل : لأنّ إبراهيم عليه السلام رأى ليلة التروية ذبح ولده فتروى يومه =

عرفات چلا گیا

جو حاجی مکہ میں نہیں آیا، اور سیدھا عرفات چلا گیا، تو طواف قدوم اس سے ساقط ہو جائے گا اور سنت ترک کرنے کی وجہ سے گناہ گار ہوگا۔(۱)

عرفات سے بیمار آدمی کب واپس آئے

بیمار آدمی بھی عرفات کے میدان سے سورج غروب ہونے کے بعد مزدلفہ کے لئے روانہ ہو، اگر سورج غروب ہونے سے پہلے بیمار آدمی عرفات کی حدود سے نکل جائے گا اور غروب ہونے سے پہلے پہلے عرفات کی حدود میں دوبارہ واپس نہیں آئے گا تو دم دینا لازم ہوگا، اور اگر واپس آجائے گا تو دم ساقط ہو جائے گا۔(۲)

خلاصہ یہ ہے کہ عرفات کے مسئلہ میں بیمار اور تندرست دونوں کا حکم ایک ہے۔

= و عرف أنّه من اللّٰه في الثاني ، ونحر في الثالث ؛ فسميت بذٰلک ، ...... و قيل : غير ذٰلک .
(البحر العميق: (۱۵۰۰ ، ۱۵۰۱) الباب الحادی عشر : فی الخروج من مكّة إلى منٰی ثم عرفة، فصل: فی الوقوف بعرفة ، ط: مؤسسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

عمدة القاری : (۶/۱۰) كتاب الحج ، باب الوقوف بعرفة ، ط: دار الكتب العلمية.

معجم البلدان : (۱۰۴/۴) ط: إحياء التراث ، بيروت .

الدر مع الرد : (۴۶۷/۲) كتاب الحج ، مطلب فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد .

(۱) وسقط طواف القدوم عمن وقف بعرفة ساعة قبل دخول مكة ولا شيئ عليه بتركه ؛ لأنّه سنة و أساء. (الدر مع الرد: (۵۲۵/۲) كتاب الحج ، مطلب فی مضاعفة الصلاة بمكة ، ط: سعيد)

إرشاد الساری: (ص: ۱۹۹) باب أنواع الأطوفة، الأوّل: طواف القدوم، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

غنية الناسک: (ص: ۱۰۸) باب دخول مكّة وحرمها، فصل: فی أحكام طواف القدوم، ط: إدارة القرآن.

(۲) وإن خاف الزحام ، فتعجل فی الذهاب قبل غروب الشمس فلا بأس به إذا لم يخرج من حدود عرفة قبل غروب الشمس كذا فی المحيط . (الهندية : (۲۳۰/۱) كتاب الحج ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

ومن أفاض من عرفات قبل الإمام ، وقبل الغروب ، فعليه دم اما بعد الغروب فلا شيئ عليه ؛ فإن عاد قبل الغروب سقط عنه الدم على الصحيح ، وإن عاد بعد الغروب لايسقط =

عرفات سے غروب کے بعد واپسی کی وجہ

☆ اسلام سے پہلے جاہلیت کے زمانہ میں لوگ میدان عرفات سے سورج غروب ہونے سے پہلے ہی واپس لوٹ آتے تھے، اور مزدلفہ میں آکر فخر ومباہات کی محفلیں جماتے تھے، اور نام ونمود کا بازار گرم ہوتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی مخالفت کی اور حجۃ الوداع میں سورج غروب ہونے کے بعد واپسی فرمائی۔ کیونکہ غروب سے پہلے واپسی کے لئے کوئی ایسا وقت مقرر نہیں کیا جاسکتا تھا، جس میں کسی کو ابہام نہ ہو۔ جب کہ ایسے بڑے اجتماع کے لئے ایسا واضح تعین ضروری ہے، اور غروب ایک ایسی واضح علامت تھی جس میں ذرا بھی ابہام نہیں تھا، چنانچہ واپسی کے وقت کا انضباط غروب آفتاب سے کیا گیا۔

علاوہ ازیں خطہ گرم ہے، پہاڑی ہے اور شام کو تپش تیز ہوتی ہے اس لئے غروب سے پہلے واپسی میں پریشانی ہوتی، اس لئے بھی واپسی کے لئے موزوں وقت غروب کے بعد کا تھا جیسے منی سے عرفات کے لئے روانگی فجر کے فورا بعد تجویز کی گئی

= فی ظاهر الرواية لا فرق بين أن يفيض باختياره أو ندّبه بغيره ، هٰكذا فی السراج الوهاج . (الهندية: (۱/ ۲۴۷) كتاب الحج ، الباب الثامن : فی الجنايات ، الفصل الخامس فی الطواف والسعی والرمل الخ ، ط: رشيديه)

🗀 فإذا وقف نهارًا ودفع قبل الغروب، فإن جاوز حدود عرفة بعد الغروب مع الإمام أو قبله فلا شيئ عليه، وإن جاوز قبل الغروب فعليه دم امامًا كان أو غيره ، ولو كان يخاف الزحام لنحو عجز أو مرض كانت امرأة تخاف الزحام فإن لم يعد أو عاد بعد الغروب لايسقط عنه الدم فی ظاهر الرواية وعليه الجمهور. (غنية الناسک: (ص: ۱۶۰) فصل فی ركن الوقوف الخ، ط: إدارة القرآن)

🗀 ولايتقدم احد على الإمام أی عند الإفاضة الا إذا خاف الزحام) أی شدةا لزحام (أو كان به علة) أی مرض أو حاجة ضرورية (ولو تقدم على الإمام أو الغروب بأن توجه قبل الإفاضة الإمام أو قبل غروب الشمس (ولم يجز حدود عرفة) أی لم يجاوزها بل وقف فی أواخر أجزائها. (فلابأس به الخ). (شرح لباب المناسک: (ص: ۲۳۵) فصل فی الإفاضة من عرفة، ط: المكتبة الحقانية كوئٹه)

تا کہ ٹھنڈے وقت میں لوگ منزل تک پہنچ جائیں۔(۱)

عرفات کی وجہ تسمیہ

عرفات وہ عظیم الشان میدان ہے جہاں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواء علیہا السلام کی جدائی کے بعد ملاقات اور تعارف ہوا تھا، اس تعارف کی وجہ سے عرفات نام رکھا گیا ہے۔(۲)

عرفات کے امام

موجودہ زمانے میں یہ بات مشہور ہے کہ عرفات، مزدلفہ، منی میں نماز پڑھانے والا امام ''صوبہ نجد'' سے آتا ہے اور مسافر ہی رہتا ہے اس لئے موجودہ زمانہ

(۱) وإنّما براحهم أی رجوعهم من عرفات بعد المغرب وكانوا طول النّهار فی تعب يأتون من كل فجّ عميق ، فلو تجشموا أن يأتوا منى والحال هذا لتعبوا ، وكانوا أهل الجاهلية يدفعون من عرفات قبل الغروب ، ولما كان ذلک قدرًا غير ظاهر ولايتعين بالقطع ، ولا بدّ فی مثل هذا الاجتماع من تعيين لايحتمل الإبهام ، وجب بالغروب .

وإنّما شرع الوقوف بالمشعر الحرام ؛ لأنّه كان أهل الجاهلية يتفاخرون ، ويتراء ون فأبدل من ذلک إكثار ذكر الله ليكون كابحًا عن عادتهم ، ويكون التنويه بالتوحيد فی ذلک الموطن كالمنافسة كأنّه قيل: هل يكون ذكركم الله أكثر، أو ذكر أهل الجاهلية مفاخرهم أكثر؟. (حجة اللّٰه البالغة : (۶۰/۲) مبحث فی أبواب الحج ، صفة المناسک ، ط: كتبخانه رشيديه دهلی ، ومير محمد كراچی)

(۲) واختلفوا فی تسمية ذلک الموضع عرفة فقيل : لأنّ جبرئيل عليه السلام قال لإبراهيم عليه السلام فی ذلک الموقف بعد فراغه من تعليم المناسک : عرفت ؟ قال : نعم ، فسميت بذلک؛ لأنّه عرّفه المناسک بها ، وقيل : سميت عرفات لتعارف آدم وحواء فيها ؛ لأنّ آدم عليه السلام هبط من الجنّه بأرض الهند ، وحواء بجدة فتعارفا بالموقف ، فسمّى اليوم يوم عرفة والموضع عرفات . (البحر العميق : (۱۵۰۰/۳) الباب الحادی عشر : فی الخروج من مكّة إلى منى ثم عرفة ، فصل : الوقوف بعرفة ، ط: مؤسسة الريّان المكتبة المكيّة)

☜ الدر المختار مع الرد: (۴۶۷/۲) كتاب الحج، مطلب فی فروض الحج و واجباته، ط: سعيد.

☜ عمدة القاری شرح صحيح البخاری: (۶/۱۰) كتاب الحج، باب الوقوف بعرفة ، ط: دار الكتب العلمية بيروت .

☜ معجم البلدان : (۱۰۴/۴) ط: دار إحياء التراث بيروت.

میں ''امیر الحج'' کے پیچھے شافعی، حنفی مسلک کے لوگ بھی نماز پڑھ سکتے ہیں، چنانچہ مسافر حجاج تو امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیر دیا کریں، اور مقیم حجاج امام کے سلام کے بعد دو رکعت مزید پڑھ کر اپنی اپنی نماز کی تکمیل کریں، اور دونوں رکعتوں میں کسی قسم کی قراءت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔(۱) اور اگر اتفاق سے امام مقیم ہے اور قصر کرے تو حنفیوں کی نماز اس امام کی اقتداء میں صحیح نہیں ہوگی، ایسی حالت میں ظہر اور عصر کی نماز اپنے اپنے وقت پر پڑھیں، جمع نہ کریں۔

''عرفات میں جمع'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ۱۷۲)

عرفات کے میدان میں

☆ ۹/ ذی الحجہ کو فجر خوب اجالے میں پڑھیں اور نماز کے بعد جب سورج نکل آئے تو عرفات کے لئے روانہ ہونا سنت ہے، ۹/ ذی الحجہ سے پیشتر یا سورج نکلنے سے پہلے عرفات جانا سنت کے خلاف ہے، لیکن موجودہ دور میں ''مکتب'' کی بسیں رات ہی سے عرفات لے جانا شروع کر دیتی ہیں تو اب ان سے جھگڑا نہ کریں، جیسا وقت دیتے ہیں اس کے مطابق چلے جائیں۔

☆ عرفات جاتے وقت نہایت ذوق وشوق کے ساتھ تلبیہ کا ورد کریں، اور عاشقانہ انداز اور کیف ومستی کے عالم میں اللہ کی رحمت کے امیدوار بن کر عرفات کا قصد کریں کیونکہ آج ہی کا دن پورے حج کا نچوڑ ہے، اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔(۲)

---

(۱) وإذا صلى المسافر بالمقيمين ركعتين سلّم وأتم المقيمون صلاتهم كذا في الهداية، وصاروا منفردين كالمسبوقين إلّا أنهم لايقرؤن في الأصحّ هكذا في التبيين، ويستحب للإمام أن يقولوا أتمّوا صلاتكم فإنّا قوم سفر كذا في الهداية. (الهندية: (۱/ ۱۴۲) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر: في صلاة المسافر، ط: رشيديه)

وصحّ اقتداء المقيم بالمسافر في الوقت و بعده فإذا أقام المقيم إلى الإتمام لايقرأ ولايسجد للسهو في الأصحّ؛ لأنّه كاللاحق...... (الدر مع الرد: (۲/ ۱۲۹) كتاب الصلاة، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/ ۱۳۵) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

(۲) وإذا أصبح أي بمنى صلى الفجر بها أي لوقتها المختار ، وهو زمان الإسفار وفي فتاوىٰ =

☆ عرفات جاتے وقت کوئی خاص چیز لے جانے کی ضرورت نہیں، صرف ایک زائد کپڑا کمر میں باندھ لیں تا کہ مزدلفہ میں نماز پڑھنے میں اور بچھا کر بیٹھنے میں سہولت ہو، اور ایک تھیلی لے لیں تا کہ واپسی میں مزدلفہ سے کنکریاں چن کر محفوظ کرنے میں سہولت ہو اور کچھ ضروری رقم ساتھ رکھیں تا کہ ضرورت کے وقت کام آئے۔

☆ عرفہ کا وقوف ۹/ ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے، اس لئے زوال سے پہلے ہی سے پوری تیاری کرلیں تا کہ بعد میں وقت ضائع نہ ہو۔(۱)

☆ وقوف عرفات کے لئے نیت شرط نہیں لیکن مستحب ہے، اس لئے وقوف

= قاضی خان بغلس، فکأنّه قاسه علی فجر مزدلفة ، والأکثر علی الأوّل فهو الأفضل ، یمکث أی هنیهة و سویعة إلی أن تطلع الشمس أی تشرق علی ثبیر بفتح مثلثة وکسر موحدة : جبل بمنی محاذاة مسجد الخیف ، علی یسار السائر إلی عرفات ، فإذا طلعت أی الشمس توجّه إلی عرفات أی لیکون علی وقف السنة مع السکینة ...... والوقار ...... ملبّیًا ...... مهلّلاً مکبرًا ...... داعیًا ذاکرًا...... مصلّیًا علی النّبی صلی اللّٰه علیه وسلم ...... ، ولبّی ساعة فساعة ...... وإن راح قبل طلوع الفجر ...... أو قبل طلوع الشمس أو قبل أداء الفجر جاز أی حجه لا فعله لقوله وأساء ....
(إرشاد الساری : (ص: ۲۶۸) ، باب الخطبة ، فصل : فی الرواح من منی إلی عرفات ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۱۴۶ ، ۱۴۷) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل فی التوجه من منی إلی عرفات ، ط: إدارة القرآن .

☜ البحر الرائق : (۳۳۵/۲ ، ۳۳۶) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعید .

(۱) الرابع : الوقت ، أی الزمان وأوّله زوال الشمس یوم عرفة أی حقیقةً وحکمًا ...... وآخره طلوع الفجر الثانی ...... من یوم النحر . (إرشاد الساری : (ص: ۲۹۰) باب الوقوف بعرفات وأحکامه ، فصل : فی شرائط صحة الوقور ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۱۵۷) باب مناسک عرفات ، فصل : فی شرائط صحة الوقوف ، ط: إدارة القرآن .

☜ بدائع الصنائع: (۱۲۵/۲ ، ۱۲۶) کتاب الحج، فصل: وأمّا رکن الحج، فشیئان ، ط: سعید.

کی نیت کرکے وقوف کرنا بہتر ہے۔(۱)

☆ وقوف کے لئے حیض ونفاس اور جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں ہے، ناپاکی کی حالت میں بھی عرفات کا وقوف ہوجاتا ہے۔(۲)

☆ آج کے دن جو لوگ مسجد نمرہ میں جاکر حکومت کی طرف سے مقرر کردہ امام کے پیچھے نمازیں پڑھیں گے وہ تو ظہر اور عصر دونوں نمازیں ظہر کے وقت میں ادا کریں گے۔ مگر جو حضرات اپنے اپنے خیموں میں اپنے اپنے اماموں کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں گے (یا خواتین انفرادی طور پر پڑھیں گی) ان کے لئے دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت میں (اذان اور اقامت کے ساتھ) پڑھنی ضروری ہیں، اگر ظہر کے وقت میں عصر کی نماز پڑھ لیں گے تو ان کی عصر کی نماز نہیں ہوگی۔

اس مسئلہ کا خاص خیال رکھیں، کیونکہ بہت سارے سلفی اور دوسرے مسلک کے لوگ منظّم طریقے سے سب ہی لوگوں کو ایک ہی وقت میں ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ جمع کرکے پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں، حنفی حضرات کو ان کی تلقین پر عمل کرنے کی

---

(۱) والقيام والنية فيه أي الوقوف ليست بشرط ولا واجب ، وفي الرد تحته:...... فكل من القيام والنية مستحب. (الدر مع الرد: (۲/۵۰٦) كتاب الحج، مطلب في الرواح إلى عرفات، ط: سعيد)

🗀 لباب المناسك مع إرشاد الساري : (ص: ۲۹۰ ، ۲۹۲) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل في شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 غنية الناسك : (ص: ۱۵۹ ، ۱٦۱) باب مناسك عرفات ، فصل : في ركن الوقوف ، ط: إدارة القرآن.

(۲) الخامس: كينونته بعرفة في وقته ...... سواء كان ناويًا ...... أولا ...... محدثًا أو جنبًا ، حائضًا أو نفساء .... (لباب المناسك مع إرشاد الساري : (ص: ۲۹۰) باب الوقوف بعرفة وأحكامه ، فصل : في شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسك: (ص: ۱۵۹) باب مناسك عرفات، فصل: في ركن الوقوف، ط: إدارة القرآن.

🗀 الدر مع الرد: (۲/۵۰٦ ، ۵۰۷) كتاب الحج ، مطلب في الرواح إلى عرفات ، ط: سعيد.

ہرگز اجازت نہیں ہے۔(۱)

☆ آج کل عرفات کی مسجد نمرہ میں ظہر اور عصر کی نماز پڑھانے والے امام مسافر ہوتے ہیں اور ظہر اور عصر کی نمازیں قصر پڑھاتے ہیں، لہٰذا جو حجاج آج کے دن مسافر ہیں وہ تو امام صاحب کے ساتھ ہی سلام پھیر دیں (جن حجاج کے ۷/ذی الحجہ تک مکہ مکرمہ میں ۱۵/دن ہوگئے وہ مقیم ہیں اور جن حجاج کے ۷/ذی الحجہ تک پندرہ دن نہیں ہوئے وہ مسافر ہیں) اور جو حجاج مقیم ہیں وہ دونوں نمازوں میں امام صاحب کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی دو رکعتیں پوری کرلیں، اور بقیہ دو رکعتوں میں تھوڑی دیر کھڑے ہوکر رکوع کریں اور قیام کی حالت میں سورۂ فاتحہ یا کوئی سورت نہ پڑھیں۔(۲)

---

(۱) الخامس: الجماعة فيهما وهذا عند أبی حنيفة خلافًا لهما ، فلو صلى الظهر وحده والعصر مع الجماعة، أو بالعكس أو صلاهما وحده أی منفردًا فيهما لايجوز العصر قبل وقته أی عند أبی حنيفة...... ثم حكم الجماعة مع غير الإمام الأكبر أو نائبه كحكم المنفرد لقوله: السادس: الإمام الأعظم أو نائبه، فلو صلى بهم رجل بغير إذن الإمام أی وجمع بينهما لم يجز العصر. (إرشاد السارى: (ص: ۲۸۰، ۲۸۱) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل: فی شرائط أداء الجمع، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک: (ص: ۱۵۱، ۱۵۲) باب مناسک عرفات، فصل: فی شرائط جواز الجمع، ط: إدارة القرآن.

☜ الدر مع الرد: (۲/۵۰۵) كتاب الحج، مطلب: فی شروط الجمع بين الصلاتين بعرفة، ط: سعيد.

(۲) وإذا صلى المسافر بالمقيمين ركعتين سلّم وأتم المقيمون صلاتهم كذا فی الهداية ، وصاروا منفردين كالمسبوقين إلّا أنّهم لايقرؤن فی الأصحّ هكذا فی التبيين ، ويستحب للإمام أن يقولوا أتمّوا صلاتكم فإنّا قوم سفر كذا فی الهداية . (الهندية : (۱/۱۴۲) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر : فی صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

☜ وصحّ اقتداء المقيم بالمسافر فی الوقت و بعده فإذا أقام المقيم إلى الإتمام لايقرأ ولايسجد للسهو فی الأصحّ ؛ لأنّه كاللاحق .... (الدر مع الرد : (۲/۱۲۹) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

☜ البحر الرائق : (۲/۱۳۵) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

☆ جو لوگ عرفات میں زوال کے بعد آئیں ان کے لئے سورج غروب ہونے تک عرفات میں رہنا واجب ہے، اگر غروب سے پہلے عرفات کی حدود سے نکلیں گے تو دوبارہ عرفات میں واپس آنا لازم ہوگا ورنہ دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

اور جو لوگ ۹/ذی الحجہ کو عرفات میں دن کے وقت حاضر نہ ہوسکیں اور دسویں کی رات میں آکر وقوف کریں تو تھوڑے سے وقت کے رہنے سے بھی یہ واجب ادا ہو جائے گا اور حج بھی ہو جائے گا لیکن زوال کے بعد سے غروب تک وقوف کا جو وقت ہوگا اس سے محروم رہیں گے۔(۲)

☆ وقوف عرفات کا پورا وقت، ذکر، تلبیہ، اور دیگر عبادات میں گزاریں۔(۳)

---

(۱) وأمّا قدر الواجب فيه إن وقف نهارًا فحد الوقوف من الزوال بل من حين وقف إلى أن تغيب الشمس و وقوف جزء من الليل ...... ، وإن جاوز قبل الغروب فعليه دم إمامًا كان أو غيره ...... ، وإن عاد قبله فدفع بعد الغروب فالصحيح أنّه يسقط . (غنية الناسک : (ص: ۱۵۹ ، ۱۶۰) باب مناسک عرفات ، فصل : فی رکن الوقوف وقدر الواجب فيه ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۲۹۱) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فی شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة.

🗀 شامی : (۲/۵۰۸) كتاب الحج ، مطلب فی الرواح إلى عرفات، ط: سعيد .

(۲) (قوله: إن وقف نهارًا) أمّا إذا وقف ليلاً فلا واجب فی حقه حتى لو وقف ساعةً لايلزمه شيئ كما فی شرح اللباب ، نعم يكون تاركا واجب الوقوف نهارًا إلى الغروب . (شامی : (۲/۴۶۸) كتاب الحج ، مطلب فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد)

🗀 غنية الناسک: (ص: ۱۵۹) باب مناسک عرفات ، فصل : فی رکن الوقوف و قدر الواجب فيه ، ط: إدارة القرآن.

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۲۹۱) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فی شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۳) فيقف راكبا وهو الأفضل...... مستقبل القبلة رافعًا يديه بسطًا...... مكبّرًا مهلّلاً ملبيًا حامدًا مصليًا على النّبی صلى الله عليه وسلم داعيًا أی بالدعوات المأثورة وغيرها ...... مستغفرًا لوالديه وأقاربه وأحبائه أی عمومًا وخصوصًا ، ولجميع المؤمنين والمؤمنات ...... ويجتهد فی الدعاء أی بالتضرع والإلحاح والإكثار والإستغفار ويقوّی الرجاء...... (إرشاد الساری: (ص: ۲۸۲، ۲۸۳) باب الوقوف بعرفة وأحكامه، فصل: فی صفة الوقوف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)=

البتہ جن لوگوں نے مسجد نمرہ کے امام کے ساتھ ظہر اور عصر کی نمازیں ایک ساتھ ادا کی ہیں وہ اب کوئی نماز نہ پڑھیں، اور خیموں میں رہنے والے حضرات ظہر سے عصر کے درمیان جتنی چاہیں نمازیں پڑھ سکتے ہیں۔(۱)

آج کے قیمتی لمحات زندگی کے سب سے قیمتی لمحات ہیں، سستی اور غفلت میں ہرگز ضائع نہ کریں۔(۲)

بعض اوقات غروب سے کافی پہلے ہی ''مکتب'' کے آدمی حاجیوں کو بسوں میں بٹھانا شروع کر دیتے ہیں، اس وقت آپ یہ دیکھیں کہ آپ کی بس عرفات کی حدود کے اندر ہے یا نہیں، اگر عرفات کے اندر ہے تو بس میں بیٹھنے میں کوئی قباحت نہیں ہوگی لیکن اس میں بھی ذکر واذکار اور دعا سے غافل نہیں ہونا چاہئے، اور اپنی سیٹوں پر بیٹھے بیٹھے دعا، استغفار، تلبیہ اور اذکار میں مشغول رہیں اور سورج غروب ہونے سے پہلے عرفات سے نہ نکلیں ورنہ دم دینا لازم ہوگا، اور اگر بس

= غنية الناسک: (ص: ۱۵۴) باب مناسک عرفات، فسل: فی صفة الوقوف، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/۵۰۷) کتاب الحج، مطلب فی الرواح إلى عرفات، ط: سعید.

(۱) وکره نفل قصدًا ولو تحية مسجد ...... بعد صلاة فجر و صلاة عصر ولو المجموعة بعرفة. (الدر المختار مع الرد: (۲/۳۷۴، ۳۷۵) کتاب الصلاة، ط: سعید)

ومنها ما بعد صلاة العصر قبل التغير ...... وبين صلاتي الجمع بعرفة ومزدلفة .... (الهندية: (۱/۵۳) کتاب الصلاة، الباب الأوّل فی المواقیت وما یتّصل بها، الفصل الثالث: فی بیان الأوقات الّتی لاتجوز فیها الصلاة وتکره فیها، ط: رشیدیه)

البحر الرائق: (۱/۲۵۱، ۲۵۲) کتاب الصلاة، ط: سعید.

(۲) والوقوف مع الغفلة إلَّا أنّه ليس فيه الإساءة؛ لأنّ رعک الغفلة خصلة مستحبة فكراهته تنزيهية. (إرشاد الساری: (ص: ۲۹۴) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل: فی شرائط صحة الوقوف، وأمّا مكروهاته، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۶۰، ۱۶۱) باب مناسک عرفات، فصل: فی رکن الوقوف و قدر الواجب فيه ......، ط: إدارة القرآن.

الهندية: (۱/۲۲۹) کتاب المناسک، الباب الخامس: فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیه.

عرفات کی حدود سے باہر ہے تو غروب سے پہلے عرفات سے باہر جانے کی وجہ سے دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

☆ غروب ہونے اور رات آجانے کے باوجود عرفات میں مغرب کی نماز ادانہیں کی جائے گی بلکہ مزدلفہ میں جاکر مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ ادا کی جائے گی۔(۲)

عرفات میں تلبیہ پڑھنا

عرفات میں بھی تلبیہ پڑھیں، لیکن زیادہ بلند آواز سے نہیں تاکہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔(۳)

عرفات میں جانے کے لئے پاک ہونا شرط نہیں

عورت کے لئے جانے کے لئے حیض ونفاس سے پاک ہونا شرط نہیں ہے،

---

(۱) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱، على الصفحة السابقة، رقم: ۱۶۹.

(۲) وصلى العشائين بأذان وإقامة...... ولو صلى المغرب أو العشاء فى الطريق أو فى عرفات أعاده للحديث " الصلاة أمامك " فتوقتتا بالزمان والمكان والوقت، فالزمان ليلة النحر، والمكان مزدلفة والوقت وقت العشاء .... (الدر المختار: (۲/۵۰۹) كتاب الحج، ط: سعيد)

▭ الهندية: (۱/۲۳۰) كتاب المناسك، الباب الخامس: فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

▭ إرشاد السارى: (ص: ۳۰۴) باب أحكام المزدلفة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

(۳) ولايفرط فى الجهر بصوته أى فى التلبية بحيث يتعب نفسه، وأمّا الأدعية والأذكار فبالخفية أولىٰ .... (إرشاد السارى: (ص: ۲۸۳) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل: فى صفة الوقوف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسك: (ص: ۱۵۴) باب مناسك عرفات، فصل: فى صفة الوقوف بعرفة، ط: إدارة القرآن.

▭ الدر مع الرد: (۲/۵۰۷) كتاب الحج، مطلب فى الرواح إلى عرفات، قبيل: مطلب: الثناء على الكريم دعاء، ط: سعيد.

البتہ وہاں نماز نہیں پڑھے گی، تلبیہ، دعا اور ذکر واذکار میں وقت گزارے گی۔(۱)

عرفات میں جمع

☆عرفات میں نویں تاریخ کو ظہر وعصر، ظہر کے وقت میں ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ اکٹھی پڑھی جاتی ہیں ان کے جمع کرنے میں مقیم اور مسافر دونوں برابر ہیں خواہ مکہ مکرمہ سے باہر کے رہنے والے ہوں یا مکہ مکرمہ میں مقیم ہوں۔(۲)

☆جب امام مسجد نمرہ میں خطبہ سے فارغ ہو جائے تو مؤذن تکبیر کہے اور ظہر کی نماز پڑھائے، اس کے بعد پھر دوسری تکبیر کہنے کے بعد عصر کی نماز پڑھائے، دونوں نمازوں میں قراءت آہستہ پڑھے، زور سے نہ پڑھے۔(۳)

(۱) ووقوف الحائض والجنب ولم يصل الصلاتين يجزيه ولايلزمه شيئ . (الهندية : (۱/۲۲۹) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۲/۵۰۶) كتاب الحج ، مطلب فی الرواح إلی عرفات ، ط: سعيد .

غنية الناسک: (ص: ۱۵۹) باب مناسک عرفات، فصل: فی ركن الوقوف......، ط: إدارة القرآن.

(۲) وهذا الجمع سنة اتّفاقًا، وهو للنسک عندنا، فيستوی فيه المقيم والمسافر...... (غنية الناسک: (ص: ۱۵۱) باب مناسک عرفات، فصل: فی الجمع بين الصلاتين بعرفة، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۲۷۱) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فی الجمع بين الصلاتين بعرفة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

بدائع الصنائع: (۲/۱۵۲) كتاب الحج، فصل: وأمّا بيان سنن الحج و بيان الترتيب فی أفعاله، ط: سعيد.

(۳) فإذا فرغ أی المؤذن قام الإمام فخطب خطبتين قائمًا...... ثم يدعو اللّٰه تعالیٰ أی له ولعامة المسلمين وينزل ويقيم المؤذن، فيصلی بهم الإمام، أی لا غيره، الظهر، ثم يقيم فيصلی بهم العصر فی وقت الظهر، وهو المسمّی بجمع التقديم، والحاصل أنّه يصلّی بهم الظهر والعصر فی وقت واحد، وهو الظهر...... بأذان واحد وإقامتين...... ويسر الإمام وجوبًا القراءة فی الصلاتين أی علی أصلهما عند الأربعة، ولا يجهر فيهما البتة. (إراشاد الساری: (ص: ۲۷۳، ۲۷۴) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فی الجمع بين الصلاتين بعرفة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۵۰) باب مناسک عرفات، فصل: فی الجمع بين الصلاتين، ط: إدارة القرآن.

بدائع الصنائع:(۲/۱۵۲)كتاب الحج، فصل: وأمّا بيان سنن الحج وبيان الترتيب فی أفعاله، ط: سعيد.

نیز خطبہ ان نمازوں سے پہلے سنت ہے، شرط نہیں ہے۔(۱)
ظہر کے فرضوں کے بعد تکبیر تشریق تو کہہ لے لیکن سنت مؤکدہ یا نفل نہ پڑھے اور عصر کی نماز کے بعد بھی ظہر کے نفل یا سنت نہ پڑھے۔(۲)
نیز دونوں نمازوں کے درمیان اور کوئی کام کرنا، کھانا پینا وغیرہ مکروہ ہے۔(۳)
☆اگر امام مقیم ہو تو عرفہ میں دونوں نمازیں پوری پڑھائے اور مقتدی بھی پوری پڑھیں خواہ مقیم ہوں یا مسافر، اور اگر امام مسافر ہے تو قصر کرے اگر مقیم امام قصر کرے گا تو امام اور مقتدی دونوں کی نماز نہیں ہوگی۔(۴)

---

(۱) وأمّا سننه : فالغسل للوقوف ، والخطبتان ، وكونهما بعد الزوال قبل الصلاة ، .... (غنية الناسک: (ص: ۱۶۰) باب مناسک عرفات، فصل: فی رکن الوقوف ...... ، ط: إدارة القرآن)
☐ إرشاد الساری : (ص: ۲۹۲) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فی شرائط صحة الوقوف ، وأمّا سننه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .
☐ الدر المختار مع الرد: (۲/۵۰۴) كتاب الحج ، مطلب فی الرواح إلی عرفات ، ط: سعید .
(۲،۳) ويكره للإمام والمأموم أن يتطوع بينهما ...... قال الشارح رحمه اللّٰه تعالیٰ : وأمّا ما ذكره فی الذخيرة، والمحيط ، والكافی ، بأنّه لا يتطوع بينهما غير سنة الظهر ، فغير صحيح ، وفی البحر: لا يصلی سنة الظهر البعدية وهو الصحيح . قال فی البدائع : لأنّ النّبی صلی اللّٰه عليه وسلم لم يتنفل قبلهما ولا بعدهما مع حرصه علی النوافل ، أو يشغل بشيئ آخر كأكل و شرب وكلام و غير ذلک سوی تكبير التشريق هنا . (غنية الناسک : (ص: ۱۵۰) باب مناسک عرفات ، فصل: فی الجمع بين الصلاتين ، ط: إدارة القرآن)
☐ شامی: (۲/۵۰۴) كتاب الحج، قبيل: مطلب: فی شروط الجمع بين الصلاتين بعرفة، ط: سعيد)
☐ إرشاد الساری : (ص: ۲۷۵ ، ۲۷۶) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فی الجمع بين الصلاتين بعرفة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة.
(۴) ثم إن كان الإمام مقيمًا أتمّ الصلاة وأتمّ معه المسافرون أيضًا أی وكذا المقيمون ، وإن كان أی الإمام مسافرًا قصر بالتخفيف ، لكون القصر واجبًا علی المسافر ، فلو أتمّه أساء ، وأتمّ المقيمون أی بعد سلام الإمام إذ يحرم قيام المأموم قبل السلام ، فإذا سلم قال لهم أی لأجل المقيمين : أتمّوا صلاتكم يا أهل مكّة ...... فإنّا قوم سفر بفتح فسكون ...... والحاصل أنّ الإمام إن كان مقيمًا فلايجوز القصر للمسافرين والمقيمين، وإن كان مسافرًا فلايجوز القصر للمقيمين، ولايجوز للمقيم أی ولو كان إمامًا أن يقصر الصلاة أی لاختصاص القصر بالمسافر إجماعًا...... =

عرفات میں زوال کے بعد پہنچنا

☆عرفات کے میدان میں زوال سے آفتاب غروب ہونے تک وقوف واجب ہے، اگر کوئی شخص اپنی غفلت اور سستی یا کسی عذر مثلاً گاڑی نہ ملنے یا راستہ بھول جانے کی وجہ سے غروب سے کچھ قبل عرفات پہنچے اور غروب کے بعد میدان سے نکل جائے تو اس کا وقوف ہو جائے گا دم واجب نہیں ہوگا۔(۱)

عرفات میں ظہر اور عصر جمع کرنے کی شرط

☆مسجد نمرہ کے امام کے ساتھ ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کرنا (اکٹھا کرنا) جائز ہے مگر اس کے لئے چند شرائط ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ: قصر صرف مسافر امام کرسکتا ہے، اگر امام مقیم ہے تو اس کو پوری نماز پڑھنی ہوگی، قصر کرنے سے نماز نہیں ہوگی۔(۲)

☆یہ بات مشہور ہے کہ مسجد نمرہ کے امام ریاض سے آتے ہیں اگر یہ بات

= ولا للمسافر أی یقتدی به أی بالمقیم إن قصر، أی لعدم صحة صلاته بالقصر .... (إرشاد الساری: (ص: ۲۷۶) باب الوقوف بعرفات وأحکامه، فصل: فی الجمع بین الصلاتین بعرفة، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

🗀 غنیة الناسک: (ص: ۱۵۰) باب مناسک عرفات، فصل: فی الجمع بین الصلاتین بعرفة، ط: إدارة القرآن.

🗀 شامی: (۵۰۵/۲) کتاب الحج، مطلب: فی شروط الجمع بین الصلاتین بعرفة، ط: سعید.

(۱) وأمّا قدر الواجب فیه إن وقف نهارًا فحد الوقوف من الزوال بل من حین وقف إلی أن تغیب الشمس، و وقوف جزء من اللیل،...... وإن وقف لیلاً فلا واجب فیه. (غنیة الناسک: (ص: ۱۵۹) باب مناسک عرفات وأحکامه، فصل: فی رکن الوقوف وقدر الواجب فیه، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساری: (ص: ۲۹۱) باب الوقوف بعرفات وأحکامه، فصل: فی شرائط صحة الوقوف، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

🗀 شامی: (۴۶۸/۲) کتاب الحج، مطلب فی فروض الحج و واجباته، ط: سعید.

(۲) انظر الی الحاشیة رقم: ۴، فی الصفحة رقم: ۱۷۳. (ثم إن کان الإمام مقیمًا أتمّ الصلاة).

درست ہے تو حنفیوں کے لئے ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا صحیح ہوگا اور اگر امام مقیم ہونے کے باوجود قصر کرتے ہیں تو ان کی اقتداء میں مسافر حنفی حاجیوں کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۱)

☆عرفات میں ظہر اور عصر جمع کرنے کے لئے امام اکبر کے ساتھ جو مسجد نمرہ میں ظہر وعصر کی نماز پڑھاتا ہے اس جماعت میں شرکت شرط ہے لہذا جو لوگ مسجد نمرہ کی ظہر وعصر کی دونوں نمازوں یا کسی ایک کی جماعت میں شریک نہ ہوں ان کے لئے ظہر وعصر کو اپنے اپنے وقت پر پڑھنا لازم ہے، خواہ جماعت کرائیں یا اکیلے اکیلے نماز پڑھیں ان کے لئے ظہر وعصر کو جمع کرنا جائز نہیں۔(۲)

عرفات میں غروب کے بعد پہنچا

☆عرفات کے میدان میں گاڑی نہ ملنے، یا راستہ بھول جانے کی وجہ سے کوئی شخص نویں ذی الحجہ کے غروب تک بھی نہ پہنچ سکے اور غروب کے بعد دسویں کی صبح صادق سے پہلے بھی پہنچ جائے تو فرض وقوف ادا ہو جائے گا اور عذر کی وجہ سے نویں ذی الحجہ کی غروب تک واجب وقوف نہ کرنے کی وجہ سے دم دینا لازم نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم:۴، فی الصفحة رقم: ۱۷۳. (ثم إن كان الإمام مقيمًا أتمّ الصلاة).

(۲) الخامس : الجماعة فيهما وهذا عند أبی حنيفة خلافًا لهما ، فلو صلی الظهر وحده والعصر مع الجماعة ، أو بالعكس أو صلاهما وحده أی منفردًا فيهما لايجوز العصر قبل وقته أی عند أبی حنيفة...... ثم حكم الجماعة مع غير الإمام الأكبر أو نائبه كحكم المنفرد لقوله : السادس : الإمام الأعظم أو نائبه ، فلو صلی بهم رجل بغير إذن الإمام أی وجمع بينهما لم يجز العصر . (إرشاد الساری: (ص: ۲۸۰ ، ۲۸۱) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فی شرائط أداء الجمع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۵۱ ، ۱۵۲) باب مناسک عرفات ، فصل : فی شرائط جواز الجمع ، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/۵۰۵) كتاب الحج، مطلب: فی شروط الجمع بين الصلاتين بعرفة، ط: سعيد.

(۳) انظر الحاشية السابقة ، رقم: ۱ ، علی الصفحة السابقة ، رقم : ۱۷۴.

اور اگر اپنی غفلت یا مخلوق کی طرف سے عذر کی وجہ سے تاخیر ہوئی تو بھی دم واجب نہیں ہوگا۔

☆ اگر کسی شخص کو کسی مجبوری کی وجہ سے نویں ذی الحجہ کی زوال سے مغرب تک وقوف عرفہ کا موقع نہیں ملا تو وہ غروب آفتاب کے بعد دسویں ذی الحجہ کی رات میں صبح صادق سے پہلے پہلے بھی وقوف کرے تو فرض ادا ہو جائے گا۔(۱)

عرفات میں قصر ہے یا نہیں

عرفات میں قصر صرف مسافر کے لئے ہے مقیم پوری نماز پڑھے گا، سعودی حکومت حنبلی ہے، ان کے نزدیک ہر حال میں قصر ہے، امام خواہ مقیم ہو یا مسافر، قصر ہی کرے گا لیکن ہمارے نزدیک فرق ہے، اگر مسافر ہے یعنی ۷/ذی الحجہ تک مکہ مکرمہ میں پندرہ دن مکمل نہیں ہوئے تو منی عرفات اور مزدلفہ میں مسافر ہوگا، اکیلا فرض پڑھ رہا ہے یا امام بن کر پڑھا رہا ہے ان دونوں صورتوں میں قصر کرے گا، اور اگر ۷/ذی الحجہ تک مکہ مکرمہ میں پندرہ دن ہو چکے ہیں تو مقیم ہے، منی، عرفات اور مزدلفہ میں پوری نماز پڑھے گا۔(۲)

---

(۱) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱، على الصفحة السابقة، رقم: ۱۷۴.

(۲) ذكر في المناسك أنّ الحاج إذا دخل أيّام العشر مكّة، ونوى الإقامة خمسة عشر يومًا، أو دخل قبل أيّام العشر لكن بقي إلى يوم التروية أقلّ من خمسة عشر ونوى الإقامة لايصح؛ لأنّه لا بدّ له من الخروج إلى عرفات، فلايتحقق منه نية الإقامة خمسة عشر يومًا...... هذا، وأصل المسئلة على ما في المتون وعلى ماصرّح به قاضي خان: من أنّ الكوفي إذا نوى الإقامة بمكّة ومنى خمسة عشر يومًا، لم يصر مقيمًا؛ لأنّه لم ينو الإقامة في أحدهما خمسة عشر يومًا، فمفهوم هذه المسئلة أنّه لو نوى في إحداهما خمسة عشر يومًا صار مقيمًا، فحينئذٍ المسافر إذا دخل مكة، واستوطن بها أو أراد الإقامة فيها شهرًا مثلاً، فلا شك أنّه يصير مقيمًا ولايضرّه حينئذٍ خروجه إلى منى و عرفات، ولا تنتقض إقامته. (إرشاد الساري: (ص: ۲۷۶، ۲۷۸) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل: في الجمع بين الصلاتين بعرفة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

الهندية: (۱/۱۴۰) كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر: في صلاة المسافر، ط: رشيديه. =

عرفات میں کب تک رہے

میدان عرفات میں غروب آفتاب تک رہنا واجب ہے، اگر سورج غروب ہونے سے پہلے عرفات سے واپس چلا گیا اور حدود سے نکل گیا اور دوبارہ عرفات کی حدود میں واپس نہیں آیا تو ایک دم دینا لازم ہوگا۔

اور اگر دوبارہ عرفات کی حدود میں واپس آ گیا اور غروب آفتاب کے بعد نکلا تو اس صورت میں دم ساقط ہو جائے گا۔(۱)

عرفات میں کیا پڑھے

ایک روایت میں آیا ہے کہ جو مسلمان میدان عرفات میں زوال کے بعد وقوف کرے اور قبلہ رخ ہو کر سو مرتبہ پڑھے:

لاَ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَه، لَا شَرِيْكَ لَه، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

پھر سو مرتبہ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَد" پوری سورت۔

= الدر مع الرد : (۱۲٦/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

انطر الحاشية السابقة ، رقم : ۲ ، ۴ ، ۵ ، على الصفحة السابقة ، رقم : ۲۳ ۳ أيضًا.

(۱) وأمّا قدر الواجب فيه إن وقف نهارًا فحد الوقوف من الزوال بل من حين وقف إلى أن تغيب الشمس و وقوف جزء من الليل ...... ، فإذا وقف نهارًا و دفع قبل الغروب ، فإن جاوز حدود عرفة بعد الغروب مع الإمام أو قبله فلا شيئ عليه ، إن جاوز قبل الغروب فعليه دم إمامًا كان أو غيره......، فإن لم يعد أو عاد بعد الغروب لايسقط عنها الدم فى ظاهر الرواية وعليه الجمهور ، وإن عاد قبله فدفع بعد الغروب فالصحيح أنّه يسقط . (غنية الناسك : (ص: ۱۵۹ ، ۱٦۰) باب مناسك عرفات ، فصل : فى ركن الوقوف وقدر الواجب فيه ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۲۹۱) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فى شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

شامى : (۵۰۸/۲) كتاب الحج ، مطلب فى الرواح إلى عرفات، ط: سعيد .

پھر سو مرتبہ نماز والا درود شریف (درود ابراہیمی) پڑھے۔

تو باری تعالی فرماتے ہیں ''میرے فرشتو! کیا جزاء ہے ہر اس بندے کی کہ جس نے میری تسبیح وتہلیل کی اور بڑائی وعظمت کی اور ثناء کی، اور میرے نبی پر درود بھیجا، میں نے اس کو بخش دیا اور اس کی شفاعت کو اس کے نفس کے بارے میں قبول کیا، اور اگر میرا بندہ اہل موقف کی بھی شفاعت کرے گا تو قبول کروں گا، اور جو دعا چاہے مانگے۔(۱)

عرفات میں کیا تصور ہونا چاہئے

عرفات کے میدان میں حجاج کرام کی کثرت کو دیکھ کر میدان حشر کے دن کا تصور کرے کہ یہ اس کا نمونہ ہے، اور اپنی دینی حالت درست کرنے کی فکر میں لگا رہے، اپنی ہر عبادت اللہ تعالی کے لطف وکرم سے قبول ہونے کی پکی امید رکھے، اللہ تعالی کی ذات سے یہ امید رکھے کہ جب دنیا میں اس نے اپنے مکان کی زیارت نصیب فرمائی ہے اور وقوف عرفہ کی سعادت بخشی ہے تو آخرت میں بھی اپنے دیدار سے محروم نہیں فرمائے گا، ہر مقام پر اس یقین کے ساتھ دعا کرے کہ اللہ تعالی سننے والا قبول کرنے والا ہے، وہ بڑا کریم ہے اور اس کے کرم کا ہر شخص کو امیدوار رہنا

(۱) وأخرج البيهقي في " شعب الإيمان " عن جابر بن عبد الله قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ما من مسلم يقف عشية عرفة بالموقف فيستقبل القبلة بوجهه ثم يقول : لا إلٰه إلّا اللّٰه وحده لا شريک له ، له الملک ، وله الحمد ، وهو علىٰ كل شيئ قدير ، مئة مرة ، ثم يقرأ ، قل هو اللّٰه أحد ، مئة مرّة ، ثم يقول : اللّٰهم صل على محمد و على آل محمد كما صليت على إبراهيم وعلى آل إبراهيم إنّک حميد مجيد وعلينا معهم ، مئة مرّة ، إلّا قال اللّٰه تعالىٰ : يا ملائكتي ، ماجزاء عبدي هٰذا ، سبّحني ، وهلّلني ، وكبّرني ، وعظمني ، وعرفني وأثنى عليّ ، وصلى على نبيّي ، أشهدوا يا ملائكتي ، أنّي قد غفرت له ، وشفعته في نفسه ، ولو سألني عبدي لشفعته في أهل الموقف . (إرشاد الساري : (ص: ۲۸۴ ، ۲۸۵) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل : في شرائط الجمع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

مجموعة رسائل ابن عابدين: (۲/ ۳۵۱) بغية الناسک في أدعية المناسک، ط: عالم الكتب)

چاہئے۔(۱)

مگر اس امید میں گھمنڈ کا شائبہ ہرگز نہ آئے بلکہ اپنے گناہوں سے ڈرتا رہے اور اپنے اعمال کے قصور کی وجہ سے اسی کا مستحق سمجھے کہ قابل قبول نہیں ہیں۔

''حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عقلمند شخص وہ ہے جو اپنے نفس سے حساب کرتا رہے اور آخرت کے لئے عمل کرتا رہے، اور عاجز و بے وقوف ہے وہ شخص جو اپنے نفس کو خواہشوں کی طرف لگائے اور اپنی آرزوں کے پورا ہونے کی امیدیں باندھے رہے''۔(۲)

لیکن اس سب کے باوجود اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم کا امیدوار بھی رہنا چاہئے کہ ان کا فضل وکرم ہمارے گناہوں سے کہیں زیادہ ہے۔

''عرفات'' نام رکھنے کی وجہ

''میدان عرفات'' کو عرفات اس لیے کہتے ہیں کہ عرفہ کے معنی پہچاننے کے ہیں، حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حواء علیہا السلام جنت سے زمین پر اترے تو دونوں ایک دوسرے سے دور تھے، بالآخر اس میدان میں پہنچ کر انہوں نے ایک

---

(۱) ویجتهد بالدعاء أی بالتضرّع والإلحاح والإكثار والإستغفار ،و يقوّی الرجاء أی بغلبة الظّن لرجاء الإجابة وقبول الحجّ . (إرشاد الساری : (ص: ۲۸۳) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فی صفة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص ۱۵۴) باب مناسک عرفات، فصل: فی صفة الوقوف بعرفة، ط: إدارة القرآن.

شامی : (۲/۵۰۷) كتاب الحج ، قبيل مطلب : الثناء الكريم دعاء ، ط: سعيد .

(۲) عن أبی یعلی شداد بن أوس قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : الكيس من دان نفسه و عمل لما بعد الموت ، والعاجز من أتبع نفسه هواها ثم تمنّى على الله . (سنن ابن ماجه : (ص: ۳۱۴) أبواب الزهد ، باب ذكر الموت والاستعداد له ، ط: قديمی)

جامع الترمذی : (۲/۵۲۴) أبوب صفة القيامة ، باب ، ط: رحمانيه .

مسند أحمد بن حنبل : (۴/۱۲۴) رقم الحديث : ۱۷۱۶۴ ، حديث شداد ابن أوس رضی الله عنه ، ط: مؤسّسة قرطبة .

دوسرے کو پہچانا اسی مناسبت سے اس جگہ کو ’’عرفات‘‘ کہتے ہیں۔

دوسری وجہ یہ کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حج کے احکام سکھا دیئے، اور یہاں آکر پوچھا’’**هل عرفت؟**‘‘ کیا آپ نے متعلقہ احکام کو پہچان لیا؟ آپ علیہ السلام نے ’’ہاں‘‘ میں جواب دیا، اس لئے اس میدان کو ’’عرفات‘‘ کہتے ہیں۔

ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہاں پر لوگ اپنے اپنے گناہوں کا اعتراف کر کے توبہ کرتے ہیں، اس لئے اس کو ’’عرفات‘‘ کہا جاتا ہے۔(۱)

عضو پر رومال یا ٹیشو لپیٹنا

’’رومال عضو پر لپیٹنا‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۳٦٦)

عضو ٹوٹ گیا

اگر احرام کے دوران کوئی عضو ٹوٹ جائے تو اس کو باندھنا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) وسميت عرفات بهٰذا الإسم ، إمّا لأنّها وصفت لإبراهيم عليه الصلاة والسلام، فلما بصرها عرفها، أو لأنّ جبرئيل عليه السلام حين كان يدور به في المشاعر أراه إيّاه، فقال: عرفت؟ أو لأنّ آدم عليه الصلاة والسلام هبط من الجنّة بأرض الهند، وحواء بجدة فالتقيا ثمة، فتعارفا، أو لأنّ النّاس يتعارفون بها، أو لأنّ إبراهيم عليه الصلاة والسلام عرف حقيقة رؤياه في ذبح ولده ثمة، أو لأنّ الخلق يعترفون بذنوبهم، أو لأنّ فيها جبالا، والجبال هي الأعراف، وكل عال فهو عرف. (عمدة القاری شرح صحيح البخاری: ۱۰/٦، كتاب الحج، باب الوقوف بعرفة، ط: ادار الكتب العلمية، بيروت)

☜ البحر العميق : (۱۵۰۰/۳) الباب الحادی عشر : فی الخروج من مكّة إلى منى ثم عرفة ، فصل : الوقوف بعرفة ، ط: مؤسسة الريّان المكتبة المكيّة .

☜ الدر المختار مع الرد: (۴٦۷/۲) كتاب الحج، مطلب فی فروض الحج و واجباته، ط: سعيد.

(۲) وجبر المكسور و تعصيبه بخرقة ، وكذا اتغطيته إذا لم يكن رأسه و وجهه . (غنية الناسک: (ص: ۹۲) باب الإحرام ، فصل : فی مباحات الإحرام ،ط : إدارة القرآن)

☜ إرشاد السارى: (ص: ۱۷۳) باب الإحرام، فصل: فی مباحاته، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☜ الدر مع الرد : (۴۹۱/۲) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، قبيل : مطلب فی حديث ’’أفضل الحج العج والثجّ‘‘ ، ط: سعيد.

عطر کی دکان میں بیٹھنا

احرام کی حالت میں عطر کی دکان میں بیٹھنا اور دوکاندار کے ساتھ مصافحہ کرنا جائز ہے، بشرطیکہ اس سے مُحرِم کے بدن پر خوشبو کی ذات یعنی عطر وغیرہ نہ لگے، اور اگر عطر وغیرہ اس کو لگ جائے تو زیادہ لگنے سے دم اور معمولی مقدار میں لگ جائے تو صدقہ واجب ہوگا۔(۱)

عطر والے کی دوکان

احرام کی حالت میں عطر والے کی دکان میں بیٹھنا منع نہیں، البتہ عطر سونگھنے کی نیت سے بیٹھنا مکروہ ہے، لیکن اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔(۲)

عمرہ

''عمرہ'' کا معنی عربی لغت میں ہے: کسی آباد جگہ کا ارادہ کرنا۔

اور شریعت کی زبان میں عمرہ کہتے ہیں: حل یا میقات سے یا میقات سے پہلے اپنے گھر یا ائیر پورٹ سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی

(۱، ۲) وشم الطيب ومسه إن لم يلتزق ، وشم الريحان والثمار الطيبة وكل نبات له رائحة طيبة ، والجلوس فی دكان عطار لاشتمام الرائحة .... (إرشاد الساری : (ص: ۱۷۰) باب الإحرام ، فصل : فی مكروهاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۹۱) باب الإحرام ، فصل فی مكروهات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

بدائع الصنائع : (۲/ ۱۹۱) كتاب الحج ، فصل : وأمّا الّذی يرجع إلى الطيب ، ط: سعيد .

ولو مس طيبًا فلزق به مقدار عضو كامل وجب الدم سواء قصد التطيب أو لم يقصد، وإن كان أقلّ من ذلک فصدقة، وإن لم يلزق به فلا شيئ عليه. (الهندية: (۱/ ۲۴۱) كتاب المناسک، الباب الثامن: فی الجنايات، الفصل الأوّل: فيما يجب بالتطيب والتدهّن، ط: رشيديه)

شامی : (۲/ ۵۴۶) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

إرشاد الساری : (ص: ۴۴۱ ، ۴۴۲ ، ۴۴۳) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانی : فی الطيب ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

کرنا، عمرہ کو حج اصغر بھی کہتے ہیں۔(۱)

عمرہ ادا کیا حیض کی حالت میں

''حیض کی حالت میں عمرہ ادا کرنے کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲٤٦)

عمرہ افضل ہے یا طواف

''طواف افضل ہے یا عمرہ؟'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/۵۱)

عمرہ اور حج میں فرق

☆عمرہ سنت یا واجب ہونے کی شرائط حج کی مانند ہیں، اوراس کے احرام کے احکام بھی حج کے احرام کی مانند ہیں، جو چیزیں حج کے احرام میں حرام، مکروہ، مسنون اور مباح ہیں وہی عمرہ کے احرام میں بھی حرام، مکروہ، مسنون اور مباح ہیں، البتہ حج اور عمرہ میں ان امور میں فرق ہے۔

① حج کے لئے ایک خاص وقت معین ہے، عمرہ کے لئے خاص وقت متعین نہیں، صرف پانچ دن یعنی ۹/ذی الحجہ سے ۱۳/ذی الحجہ کے علاوہ باقی پورے سال عمرہ کرنا درست ہے، اور ۹/ذی الحجہ سے ۱۳/ذی الحجہ تک عمرہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔

---

(۱) والعمرة فی اللغة : الزيارة ، يقال اعتمر فهو معتمر أی زار و قصد ، وقيل : إنّها مشقة من عمارة المسجد الحرام ، وفی الشرع : العمرة زيارة البيت الحرام بشروط مخصوصة ، ذكرت فی كتب الفقه . (عمدة القاری شرح صحيح البخاری : (۱۰ / ۱۵۱) أبوب العمرة ، وجوب العمرة وفضلها ، ط: دار الكتب العلمية)

🗀 فتح الباری بشرح صحيح البخاری: (۳/ ۸۰۱) كتاب العمرة، باب العمرة، وجوب العمرة وفضلها، ط: مكتبة الرشد.

🗀 الهندية: (۱/ ۲۳۷) كتاب المناسک : الباب السادس : فی العمرة ، ط: رشيديه .

🗀 العمرة وتسمّی الحج الأصغر....... (غنية الناسک: (ص: ۱۹٦) باب العمرة، ط: إدارة القرآن.

🗀 إرشاد الساری : (ص: ٦۵۲) باب العمرة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

② حج فرض ہے، عمرہ فرض نہیں۔

③ حج فوت ہوجاتا ہے، عمرہ فوت نہیں ہوتا۔

④ حج میں وقوف عرفہ، وقوف مزدلفہ، نمازوں کا اکٹھا پڑھنا اور خطبہ ہے، عمرہ میں یہ چیزیں نہیں ہیں۔

⑤ حج میں طواف قدوم اور طواف وداع ہوتا ہے، عمرہ میں یہ دونوں نہیں ہوتے۔

⑥ عمرہ فاسد کرنے سے یا جنابت کی حالت میں طواف کرنے سے بکری ذبح کرنی کافی ہے اور حج میں کافی نہیں۔

⑦ آفاقی کے علاوہ باقی تمام لوگوں کے لئے عمرہ کی میقات ''حل'' ہے، مکہ والے حج کا احرام حرم شریف میں باندھتے ہیں، اور آفاقی جب میقات سے باہر سے آئے، اور عمرہ کا ارادہ ہو تو اپنی میقات سے احرام باندھ کر آئے۔

⑧ عمرہ میں طواف شروع کرتے وقت تلبیہ بند کیا جاتا ہے اور حج میں جمرہ عقبہ یعنی بڑے شیطان کی رمی شروع کرتے وقت تلبیہ موقوف کیا جاتا ہے۔(۱)

---

(۱) وهى لاتخالف الحج إلّا فى أمور ، الأوّل منها : أنّها ليست بفرض ، الثانى : أنّه ليس لها وقت معين ، بل جميع السنة وقت لها ...... الثالث : أنّها لاتفوت ، الرابع : ليس فيها وقوف بعرفة ولا مزدلفة ولا رمى ولا جمع ولا خطبة ، الخامس : ليس لها طواف القدوم ، السادس : لايجب بعدها طواف الصدر ، السابع : لاتجب بدنة بإفسادها ، بل تجب شاة ، الثامن : عدم وجوب البدنة بطوافها جنبًا أو حائضًا أو نفساء ، التاسع : أنّ ميقاتها الحل لجميع النّاس بخلاف الحج ، فإنّ ميقاته لأهل مكّة الحرم ، العاشر : أنّه يقطع التلبية عند الشروع فى طوافها ، الحادى عشر : لامدخل للصدقة بالجناية فى طوافها . (لباب المناسک مع إرشاد السارى : (ص: ۶۵۳ ، ۶۵۴) باب العمرة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۱۹۷) باب العمرة وتسمّى الحج الأصغر ، ط: إدارة القرآن .

🗀 كتاب الفقه على المذاهب الأربعة : (۶۸۷/۱ ، ۶۸۸) كتاب الحج ، مبحث العمرة ، واجباتها ، وسننها ، ومفسداتها ، ط: دار الفكر .

عمرہ ایک نظر میں

عمرہ حج اصغر یعنی چھوٹا حج ہے، جو حج کے پانچ دن ۹ / ذی الحجہ سے ۱۳ / ذی الحجہ کے علاوہ باقی ہر مہینہ ہر دن ہر رات ہوسکتا ہے، اس کے لئے کوئی مہینہ، کوئی تاریخ اور کوئی دن مقرر نہیں ہے، جب اور جس وقت چاہیں آفاقی میقات یا میقات سے پہلے سے اور میقات کے اندر رہنے والے حدود حرم سے باہر ''حل'' سے احرام باندھیں، اور احرام کے محرمات اور مکروہات سے بچیں، اور مکہ مکرمہ میں انہی آداب و احترام کو ملحوظ رکھ کر مسجد حرام میں ''باب السلام'' یا ''باب العمرۃ'' سے یا جس گیٹ سے بھی موقع ہو داخل ہوں، اور اضطباع یعنی صرف مرد حضرات احرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال کر طواف کریں، اور جب پہلی بار حجر اسود کے برابر آئیں، تو حجر اسود سے معمولی بائیں جانب کھڑے ہو کر طواف کرنے کی نیت کریں پھر اس کے بعد بالکل حجر اسود کے برابر میں آجائیں، اور حجر اسود کے سامنے مکمل کھڑے ہو کر دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں تک اٹھاتے ہوئے ''بِسْمِ اللّٰهِ أَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ'' کہیں پھر اس کے بعد حجر اسود کا استلام کریں یعنی دونوں ہاتھوں کو حجر اسود کے برابر اٹھائیں اور ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف ہوں اور ہاتھ کی پیٹھ اپنے سینے کی طرف اور یہ کہے ''أَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ'' اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے سرے کو چوم لے پھر دائیں طرف مُڑ کر بیت اللہ کو بائیں جانب لے کر طواف شروع کرے، اور جب پہلی بار طواف کرنے کے لئے حجر اسود کے برابر کھڑا ہو تو جو تلبیہ احرام باندھتے وقت شروع کیا تھا وہ بند کر دے، اور صرف مرد حضرات اگر بھیڑ نہ ہو اور چلنے میں کوئی دشواری نہ ہو تو طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کریں یعنی اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر ذرا تیزی سے چلیں، اور اگر ہجوم زیادہ ہے اور رمل کرنے میں دشواری ہے تو جیسے موقع ہو طواف کرے، اور ہر چکر مکمل ہونے کے بعد حجر اسود کے سامنے کھڑے ہو کر استلام کرے پھر دوسرا چکر شروع کرے، اس طرح

سات چکر مکمل ہونے کے بعد آٹھویں دفعہ بھی حجر اسود کا استلام کرے اور طواف مکمل ہونے کے بعد اگر جگہ ملے تو ملتزم میں دعا کرے پھر اس کے بعد مقام ابراہیم اور بیت اللہ کو سامنے لے دو رکعت نماز پڑھے اور اگر یہاں جگہ نہیں تو حرم میں جہاں کہیں بھی جگہ ملے پڑھے پھر اس کے بعد دعا کرے، اور زم زم بھی پیئے اللہ سے دعا کرے، پھر اس کے بعد نویں دفعہ حجر اسود کا استلام کرنے کے بعد آنحضرت ﷺ کی سنت کے مطابق باب الصفا سے صفا کی طرف آئے، اور اگر کسی دوسرے دروازے سے جائے تو یہ بھی جائز ہے (باب الصفا حجر اسود کی سمت پر ہے) پھر صفا پر اتنا چڑھے کہ بیت اللہ شریف بھی نظر آسکے اوپر چڑھتے وقت یہ پڑھے "أَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ" موجودہ زمانے میں چند ستون ہیں ان میں سے مغربی ستون کے قریب سے کعبۃ اللہ واضح طور پر نظر آتا ہے، پھر قبلہ رخ کھڑا ہو کر سعی کی نیت اس طرح کرے کہ "یا اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے صفا مروہ کے درمیان سات چکر سعی کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان اور قبول فرمائیں" (نیت زبان سے یا دل میں کسی بھی زبان میں کرسکتا ہے، عربی زبان میں نیت کرنا ضروری نہیں) اور یہ نیت دل میں کرنا کافی ہے مگر زبان سے بھی کہنا افضل ہے، نیت کے وقت ہاتھ نہ اٹھائے۔

☆ پھر دونوں ہاتھوں کو اس طرح اٹھائے جیسے دعا میں اٹھائے جاتے ہیں، نماز کے شروع میں تکبیر تحریمہ کے وقت جس طرح ہاتھ اٹھائے جاتے ہیں، اس طرح نہ اٹھائے جیسے بہت سے ناواقف لوگ اٹھاتے ہیں، یہ درست نہیں اور بیت اللہ شریف کی طرف ہاتھ سے اشارہ بھی نہ کرے۔

☆ پھر بلند آواز میں تین مرتبہ "أَللّٰهُ أَكْبَرُ أَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ" پڑھے اور تین مرتبہ یہ دعا پڑھے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ أَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ.

اس کے بعد اللہ تعالی کی حمد وثنا کرے اور یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.

اس کے بعد آہستہ آواز سے درود شریف پڑھے، پھر اپنے لئے اور اپنے دوستوں کے لئے خوب خشوع وخضوع سے دعا مانگے، کیونکہ یہ دعا قبول ہونے کی مقدس جگہ ہے، اور جو چاہے دعا مانگے اور دعا مانگنا سعی کے آداب میں سے ہے۔

☆ اس کے بعد سعی شروع کر دے، سعی کے دوران اضطباع نہ کرے، بلکہ مونڈھا ڈھکے ہونے کی حالت میں سعی کرے اور ذکر اور دعا مانگتے ہوئے صفا سے مروہ کی طرف چلے یا چوتھا کلمہ پڑھتا رہے۔

☆ تھوڑی دور چلنے کے بعد جب صفا اور مروہ کے درمیان وہ جگہ آنے لگے، جہاں دیوار اور چھت پر صرف ہرے رنگ کی ٹیوب لائٹ کی پٹی لگی ہوئی ہے اور بقدر چھے ہاتھ کے فاصلہ پر رہ جائے تو صرف مرد حضرات درمیانی چال سے دوڑنا شروع کریں اور دوسری طرف سبز ٹیوب لائٹ کی پٹی کے بعد بھی چھے ہاتھ تک دوڑتا رہے، پھر اپنی چال چلنے لگے۔

☆ تیز دوڑنا مسنون نہیں ہے، بلکہ متوسط طریقہ سے اتنا دوڑنا چاہیئے کہ رمل سے زیادہ اور بہت تیز دوڑنے سے کم رفتار ہو، بعض لوگ تمام سعی میں جھپٹ کر چلتے ہیں اور بعض سبز ستونوں کے درمیان بہت تیزی سے دوڑتے ہیں، یہ دونوں باتیں غلط اور بری ہیں، لیکن اس سے دم یا صدقہ واجب نہیں ہوگا۔

☆ سبز لائٹوں کے درمیان درمیانی چال سے دوڑنا صرف مردوں کے لئے ہے، دیکھا گیا ہے کہ عورتیں بھی دوڑنے لگتی ہیں، یہ صحیح نہیں ہے۔

☆ سبز لائٹوں کے درمیان رسول اللہ ﷺ سے یہ دعا منقول ہے اس کے علاوہ جو بھی دعا چاہے مانگے، کیونکہ یہ دعا قبول ہونے کی مقدس جگہ ہے، دعا یہ ہے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ إِنَّکَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَکْرَمُ.

☆ جب دونوں سبز لائٹوں کی پٹیوں سے نکل جائے تو اس کے بعد مروہ تک کی مسافت اپنی چال اور میانہ روی سے چل کر پوری کرے، یہاں تک کہ مروہ پہنچ جائے اور کشادہ جگہ پر رک جائے، ذرا دائیں جانب کو مائل ہوکر اندازہ سے بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو جائے، پھر دونوں ہاتھوں کو اٹھا کر جس طرح صفا پر ذکر اور دعا کی تھی یہاں پر بھی کرے، یہاں بھی دعا قبول ہوتی ہے، یہ صفا سے مروہ تک ایک ''چکر'' ہوگیا، اس کے بعد مروہ پھر صفا کی طرف چلے اور دونوں ہری لائٹوں کی پٹیوں کے درمیان پہلے کی طرح مرد دوڑ کر چلیں اور وہی دعا پڑھیں، پھر صفا پر پہنچ کر اسی طرح ہاتھ اٹھا کر دعا اور ذکر کرے جیسے شروع میں کیا تھا، البتہ نیت دوبارہ نہ کرے، کیونکہ نیت شروع میں ایک دفعہ کی جاتی ہے، یہ مروہ سے صفا تک دو ''چکر'' ہوگئے، اس طرح سات چکر کرے۔

☆ پھر سعی کے سات ''چکر'' مکمل ہونے کے بعد اگر مکروہ وقت نہیں ہے تو حلق یا قصر سے پہلے حرام میں آکر دو رکعت نفل نماز پڑھے۔ پھر دکان یا قیام گاہ پر مرد حضرات بال منڈوا کر یا ایک پور تک کٹوا کر حلال ہو جائے اور احرام کے کپڑے بدل کر عام کپڑے پہن لے، احرام کی پابندیاں ختم ہوگئیں اور عمرہ مکمل ہوگیا۔

اور خواتین سر کا حلق نہ کریں بلکہ صرف قصر کریں اور قصر یعنی بال کاٹنے کی صورت یہ ہے کہ سر کے سب بال اکٹھے کر کے آخر کے بال مٹھی میں پکڑے جو دو چار بال کچھ لمبے ہوں ان کو پہلے کاٹ کر نکال دے، پھر اس کے بعد تقریباً انگلی کے ایک پور کے برابر قینچی سے چاہے عورت خود ہی کاٹ لے یا اس کا شوہر یا ایک عورت دوسری عورت کے بال کاٹ دے، لیکن کسی غیر محرم سے نہ کٹوائے اور نہ مسجد میں بال گرائے بلکہ اپنے کمرہ میں یا مروہ کے باہر بال کاٹنے کی جگہ پر کاٹے، اور حرم کی حدود میں بال کاٹنا ضروری ہے، بال کاٹنے کے بعد عمرہ کا عمل مکمل ہوگیا۔

عمرہ بار بار کرنا

آفاقی کے لئے بار بار عمرہ کرنا جائز ہے، اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔(۱)

عمرہ بدل

عمرہ کیلئے کسی دوسرے شخص کو بھیجا جا سکتا ہے، وہ عمرہ کرے اور ثواب بھیجنے والے کو پہنچائے۔

احرام باندھنے کے لئے جعرانہ یا تنعیم جانے کا کرایہ لے سکتا ہے، لیکن عمرہ کا بدل یا عوض نہیں لے سکتا۔(۲)

''حج بدل'' ہوتا ہے، ''عمرہ بدل'' نہیں ہوتا، البتہ عمرہ کر کے اس کا ثواب کسی کو بخشنا چاہیں تو بخش سکتے ہیں، اس میں نیت اپنی طرف سے کریں اور عمرہ کے افعال

---

(۱) وهٰذا المتمتّع آفاقي غير ممنوع من العمرة، فجاز له تكرارها؛ لأنّها عبادة مستقلّة أيضًا كالطواف...... لأنّ العمرة جائزة في جميع السنة بلا كراهة إلاّ في خمسة أيّام لافرق في ذٰلك بين المكّيّ والآفاقي...... (منحه الخالق على هامش البحر الرائق: (۲/۳۶۶) كتاب الحج، باب التمتّع، ط: سعيد)

☐ غنية الناسك: (ص: ۲۲۴) باب التمتّع، فصل: لا تمتّع ولا قران، ولا جمع بينهما في غير أشهر الحج لأهل مكة، تنبيه، ط: إدارة القرآن.

☐ إرشاد الساري: (ص: ۴۰۰) باب التمتّع، فصل: في تمتّع المكّيّ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

(۲) والأصل أن كل من أتىٰ بعبادة ماله أن يجعل ثوابها لغيره وإن نواها عند الفعل لنفسه لظاهر الأدلّة ...... أي سواء كانت صلاة أو صوما أو صدقة أو قراءة أو ذكرًا أو طوافًا أو عمرةً ...... قال في البحر: ولم أر حكم من أخذ شيئًا من الدنيا ليجعل شيئًا من عبادته للمعطى، وينبغي أن لايصح ذٰلك، أي لأنّه إن كان أخذه على عبادة سابقة يكون ذٰلك بيعًا وذٰلك باطل قطعًا، وإن كان أخذه ليعمل يكون إجارة على الطاعة وهي باطلة أيضًا، كما نصّ عليه في المتون والشروح والفتاوىٰ. (الدر مع الرد: (۲/۵۹۵) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب: في إهداء ثواب الأعمال للغير، ومطلب: فيمن أخذ من عبادته شيئًا من الدنيا، ط: سعيد)

☐ إرشاد الساري: (ص: ۶۰۹) باب الحج عن الغير، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☐ الهندية: (۱/۲۵۷) كتاب المناسك، الباب الرابع عشر: في الحج عن الغير، ط: رشيديه.

ادا کرنے کے بعد اس کا ثواب جس کو چاہیں بخش دیں درست ہے۔(۱)

عمرہ پانچ دن کرنا ناجائز ہے

پورے سال میں حج کے دنوں میں ۹/ذی الحج سے ۱۳/ذی الحج تک عمرہ کرنا ناجائز ہے، ان پانچ دنوں کے علاوہ باقی پورے سال میں جب بھی عمرہ کرنا چاہے کرسکتا ہے، البتہ رمضان المبارک میں اعمال کا ثواب ستر گنا زیادہ ہوتا ہے۔(۲)

عمرہ پر عمرہ کا احرام باندھ لیا

اگر کسی نے عمرہ کیا اور حلق یا قصر کرنے سے پہلے دوسرے عمرہ کا احرام باندھ

(۱) والأصل أن كل من أتىٰ بعبادة ماله أن يجعل ثوابها لغيره وإن نواها عند الفعل لنفسه لظاهر الأدلّة ...... أى سواء كانت صلاة أو صوما أو صدقة أو قراءة أو ذكرًا أو طوافًا أو عمرةً ...... قال فى البحر : ولم أر حكم من أخذ شيئًا من الدنيا ليجعل شيئًا من عبادته للمعطى ، وينبغى أن لايصح ذٰلك ، أى لأنّه إن كان أخذه على عبادة سابقة يكون ذٰلك بيعًا وذٰلك باطل قطعًا ، وإن كان أخذه ليعمل يكون إجارة على الطاعة وهى باطلة أيضًا ، كما نصّ عليه فى المتون والشروح والفتاوٰى . (الدر مع الرد : (۵۹۵/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب : فى إهداء ثواب الأعمال للغير ، ومطلب : فيمن أخذ من عبادته شيئًا من الدنيا ، ط : سعيد)

وفى حج النفل يقع عن المامور اتّفاقًا ، أى باتفاق مشائخنا ؛ لأنّ الحديث ورد فى الفرض دون النفل ، وللآمر الثواب ، أى ثواب النفقة ، وفى " شرح النقاية " للشيخ محمد القهستانى : فى النفل يكون ثواب النفقة للآمر بالإتفاق ، وأمّا ثواب النفل فيجعله المأمور للآمر . واللّٰه آعلم. (إرشاد السارى : (ص: ۲۵۱) باب الحج عن الغير ، فصل : فى وقوع أصل الحج عن الآمر ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

الهندية: (۲۵۷/۱) كتاب المناسك، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير، ط: رشيديه.

فتح القدير : (۶۵/۳) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: رشيديه.

(۲) السنة أى أيّامها كلها وقت لها اى لجوازها الا انه اى الشان يكره تحريمًا ...... انشاءً احرامها فى الأيّام الخمسة...... (إرشاد السارى : (ص: ۲۵۵) باب العمرة، فصل فى وقتها، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد : (۴۷۳/۲) كتاب الحج ، مطلب أحكام العمرة ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۱۹۷) باب العمرة و تسمى الحج الأصغر ، ط: إدارة القرآن .

لیا تو دم دینا واجب ہوگا، پھر اگر دوسرا عمرہ ادا کرنے سے پہلے حلق یا قصر کرے گا تو دوسرا دم دینا لازم ہوگا، اور اگر دوسرا عمرہ ادا کرنے کے بعد حلق یا قصر کرے گا تو ایک ہی دم کافی ہوگا۔(۱)

عمرہ حج سے پہلے کرنا

''حج سے پہلے عمرہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/ ۱۵۱)

عمرہ حج کا بدل نہیں

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے، تو اس کے لیے حج کرنا ضروری ہے، عمرہ کرنے سے حج کا فرض ادا نہیں ہوگا، کیونکہ عمرہ حج کا بدل نہیں ہے، باقی عمرہ کی فضیلت اپنی جگہ پر ہے، اس لیے عمرہ کی سعادت نصیب ہوجائے تو عمرہ کر لینا چاہیے، اور بعد میں حج بھی کرے۔(۲)

---

(۱) فلو أحرم بعمرة ف طاف لها شوطًا أو كلّه ...... أو لم يطف شيئًا ...... ثمّ أحرم بأخرىٰ قبل أن يسعىٰ للأولىٰ، لزمه، ......رفض الثّانية، ودم للرفض وقضاء المرفوع ...... ولو طاف و سعى الأولىٰ ولم يبق عليه الاّ الحق فأهلّ بأخرىٰ لزمته أى العمرة الأخرىٰ اتّفاقًا ولايرفضها ...... وعليه دم الجمع، وإن حلق العمرة الأخرىٰ قبل الفراغ ولايرفض ...... وعليه دم الجمع، وإن حلق للأولىٰ قبل الفراغ من الثانية لزمه دم آخر أى للجناية على الثّانية اتّفاقًا، ولو بعده أى ولو حلق للأولىٰ بعد الفراغ من الثّانية لا، أى لايلزمه دم آخر. (إرشاد السارى: (ص: ۴۱۴)، باب الجمع بين النسكين المتحدين، فصل: فى الجمع بين العمرتين، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية النّاسک: (ص: ۲۳۷) باب الجمع بين النسكين أو أكثر، فصل: فى الجمع بين إحرامى عمرتين فأكثر، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/۵۸۷) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد.

(۲) الحج فرض مرّة بالإجماع على كل من استجمعت فيه الشرائط...... قال الإمام بن الهمام: الظاهر أنّه عبارة عن الأفعال المخصوصة من الطواف و الوقوف فى وقته محرمًا بنية الحج سابقًا أى على الأفعال...... (إرشاد السارى: (ص: ۳۴، ۳۵) باب شرائط الحج، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۰) مقدمة فى تعريف الحج وما يتعلق بفرضيته، ط: إدارة القرآن.

انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱ على نفس الصفحة أيضًا.

عمرہ دوسرے کی طرف سے کرنا

☆......زندہ اور مردہ دونوں کی طرف سے عمرہ کرنا جائز ہے۔(۱)

ابو زرین العقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ: میرا باپ عمر رسیدہ ہے نہ تو حج کرسکتا ہے نہ عمرہ کرسکتا ہے اور نہ سفر کرنے کے قابل ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا ''باپ کی طرف سے حج وعمرہ کرلو''۔(۲)

☆......جس زندہ آدمی کی طرف سے عمرہ کیا جائے اس پر حج فرض نہیں ہوتا جب تک کہ وہ صاحب استطاعت نہ ہوجائے۔(۳)

(۱) والأصل أنّ كل من أتى بعبادة ما ، له جعل ثوابها لغيره ، وإن نواها عند الفعل لنفسه لظاهر الأدلّة . الدر المختار (قوله : بعبادة ما) أى سواء كانت صلاة أو صومًا أو صدقة ، أو قراءة ، أو ذكرًا ، أو طوافًا ، أو حجًا ، أو عمرةً .... (الدر مع الرد : (۲/ ۵۹۵ ، ۵۹۶) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب فى إهداء ثواب الأعمال للغير ، ط: سعيد)

البحر العميق : (۴/ ۲۲۴۰) الباب الثامن عشر : فى الحج عن الغير ، الفصل الأوّل : فى الحج عن الحى العاجز ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

غنية الناسک : (ص: ۳۲۰) باب الحج عن الغير ، ط: إدارة القرآن .

(۲) عن أبى زرين العقيلى أنّه قال : يا رسول اللّٰه : إنّ أبى شيخ كبير ، لايستطيع الحج ولا العمرة، ولا الظعن ، قال : " حُجّ عن أبيک واعتمر " ، رواه الأربعة ، وصحّحه الترمذى . (البحر العميق: (۴/ ۲۰۱۷) الباب الرابع عشر : فى العمرة، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة)

مشكوٰة المصابيح : (ص: ۲۲۲) كتاب المناسک ، الفصل الثانى ، ط: قديمى .

جامع الترمذى : (۱/ ۳۰۹) أبواب الحج ، باب ماجاء فى الحج عن الشيخ الكبير و الميت، باب منه ، ط: رحمانيه .

(۳) ومنها : القدرة على الزاد والراحلة .... (الهندية : (۱/ ۲۱۷) كتاب المناسک ، الباب الأوّل : فى تفسير الحج و فرضيته ، و وقته و شرائطه ، وأمّا شرائط وجوبه ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۲/ ۴۵۹) كتاب الحج ، ط: سعيد .

إرشاد السارى : (ص: ۵۵) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، السادس: الاستطاعة ، ط:الإمدادية مكّة المكرّمة .

عمرہ رمضان میں کرنے کی تاکید زیادہ ہے

رمضان المبارک میں عمرہ کرنے کی تاکید زیادہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ "**عمرة فی رمضان تعدل حجة**" یعنی رمضان المبارک میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔(۱)

عمرہ زندہ اور مردہ دونوں کے لئے کیا جاسکتا ہے

"زندہ اور مردہ دونوں کے لئے عمرہ" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲؍۳۸۹)

عمرہ سے فارغ ہوکر کیا کرے

"سعی سے فارغ ہوکر کیا کرنا چاہئے" عنوان کو دیکھیں۔(۲؍۴۳۵)

عمرہ قرض لے کر کرنا

"قرض لے کر عمرہ کرنا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳؍۲۸۸)

عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ نہ کرسکا

اگر کسی نے عمرہ کرنے کے لئے احرام باندھا لیکن طبیعت خراب ہونے کی

---

(۱) عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنهما قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم لامرأة من الأنصار سماها ابن عباس : " ما منعک أن تحجی معنا ؟ قالت : لم یکن لنا إلّا ناضحان ، فحج أبو ولدها وابنها علی ناضح ، وترک لنا ناضحًا ننضح علیه ، قال : فإذ اجاء رمضان فاعتمری ، فإنّ عمرة فی رمضان تعدل حجة " ، متفق علیه . (البحر العمیق : (۱؍۸۷) الباب الأوّل فی الفضائل ، فصل : فیما جاء فی العمرة فی شهر رمضان ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة)

صحیح البخاری : (۱؍۲۳۷) کتاب الحج ، أبواب العمرة ، (کتاب العمرة) ، باب العمرة فی رمضان ، ط: الطاف اینڈ سنز.

الصحیح لمسلم : (۱؍۴۰۹) کتاب الحج ، باب فضل العمرة فی رمضان ، ط: رحمانیه.

وجہ سے یا کسی اور وجہ سے عمرہ ادا نہ کرسکا اور وہ احرام عمرہ ادا کئے بغیر کھول دیا تو دم واجب ہوگا اور اس عمرہ کی قضاء بھی لازم ہوگی (اور دم سے مراد حرم کی حدود میں ایک بکری یا دنبہ ذبح کرنا ہے)۔(۱)

عمرہ کا احرام کہاں سے باندھے

☆ جو شخص میقات کے باہر سے مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ رکھتا ہے، اس کے لئے میقات سے احرام کے بغیر گزارنا جائز نہیں بلکہ حج یا عمرہ کا احرام باندھنا اس پر لازم ہے، اگر ایسا شخص احرام باندھے بغیر میقات سے گزر گیا، تو میقات کی طرف دوبارہ واپس لوٹ کر میقات سے احرام باندھنا ضروری ہوگا، اگر میقات واپس لوٹ کر احرام نہ باندھا تو حدود حرم میں ایک دم دینا لازم ہوگا۔(۲)

خلاصہ یہ کہ آفاقی کے لئے میقات یا میقات سے پہلے عمرہ کا احرام باندھنا ضروری ہے۔

☆ یاد رہے کہ جدہ میقات کے اندر ہے اس لئے آفاقی کے لئے جدہ سے

---

(۱) وإذا أحصر المحصر بعدو أو أصابه مرض فمنعه من المضى جاز له التحلل ...... ويقال له ابعث شاة تذبح فى الحرم و واعد من تبعثه بيوم بعينه يذبح فيه ثم تحلل ...... ولايجوز ذبح دم الإحصار إلّا فى الحرم ...... وعلى المحصر بالعمرة القضاء .... (الهداية مع فتح القدير : (۳/ ۵۱، ۵۳، ۵۵، ۵۶) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: رشيديه)

البحر الرائق : (۳/۵۳ ، ۵۵) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (۲/۵۹۰ ، ۵۹۱ ، ۵۹۳) كتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعيد.

(۲) من جاوز وقته أى ميقاته الّذى وصل إليه ...... غير محرم ...... ثم أحرم أى بعد المجاوزة أو لا أى لم يحرم بعدها فعليه العود أى فيجب عليه الرجوع إلى وقت أى ميقات من المواقيت ...... وإن لم يعد أى مطلقًا فعليه دم . (إرشاد السارى : (ص: ۱۱۸ ، ۱۱۹) باب المواقيت ، فصل : فى مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۶۰) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۴۷۷) كتاب الحج ، مطلب فى المواقيت ، ط: سعيد .

احرام باندھنے کی صورت میں دم دینا لازم ہوگا، اور اگر دم ساقط کرنا چاہتا ہے تو کسی بھی میقات پر جا کر احرام باندھنا پڑھے گا ورنہ دم ساقط نہ ہوگا۔(۱)

☆ جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہیں وہ عمرہ یا حج کا احرام حرم کے باہر جہاں سے چاہیں باندھ سکتے ہیں ''حل'' کی کل زمین ان کے حق میں میقات ہے۔(۲)

عمرہ کا احرام مکہ والے کہاں سے باندھیں

''مکہ والے عمرہ کا احرام کہاں سے باندھیں'' عنوان کو دیکھیں۔(۱۳۸/٤)

عمرہ کا ثواب دوسروں کو کیسے پہنچایا جائے

☆ عمرہ کا ثواب دوسرے کو پہنچانے کے دو طریقے ہیں:

ایک صورت یہ ہے کہ عمرہ اپنی طرف سے کرنے کے بعد جس کو چاہے ثواب پہنچادے، دوسری صورت یہ ہے کہ جس کی طرف سے عمرہ کرنے کا ارادہ ہے احرام باندھتے وقت اس کی طرف سے نیت کرے اور یہ کہے کہ میں اپنے فلاں یا فلانی کی

---

(۱) أمّا لو قصد مرضعًا من الحل كخليص وجدة .... (الدر المختار مع رد المحتار : (۲/ ۴۷۷) كتاب الحج ، مطلب فى المواقيت ، ط: سعيد)

☜ غنية الناسک: (ص: ۵۵) باب المواقيت، فصل: وأمّا مواقيت أهل الآفاق، ط: إدارة القرآن.

☜ إرشاد السارى : (ص: ۱۲۱) باب المواقيت ، فصل :فى مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ انظر الحاشية ، رقم : ۱ ، على نفس الصفحة ، أيضًا .

(۲) وأمّا ميقات أهل الحل، وهم أهل داخل المواقيت إلى الحرم ...... فالحل للحج والعمرة وإحرامهم من دويرة أهلهم أفضل ، وحل لهم دخول مكّة بلا إحرام مالم يريدوا نسكا . (غنية الناسک : (ص: ۵۵) باب المواقيت ، فصل : وأمّا ميقات أهل الحل ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۱۱٦) باب المواقيت ، فصل : فى الصنف الثانى : فى ميقات أهل الحل ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ الدر مع الرد : (۲/ ۴۷۸) كتاب الحج ، مطلب فى المواقيت ، ط: سعيد .

طرف سے عمرہ کا احرام باندھتا ہوں، یا اللہ! یہ عمرہ میرے لئے آسان فرما، اور میرے فلانے یا فلانی کی طرف سے اس کو قبول فرما۔(۱)

☆ اگر کوئی شخص عمرہ کرتے وقت دل میں یہ نیت کرے کہ اس عمرہ کا ثواب

---

(۱) ولجواز النيابة في الحج شرائط ...... ومنها نية المحجوج عنه عند الإحرام، والأفضل أن يقول بلسانه لبيك عن فلان. (الهندية: (۱/۲۵۷) كتاب المناسك، الباب الرابع عشر: في الحج عن الغير، ط: رشيديه)

الدر المختار مع الرد: (۲/۵۹۸) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب: في الفرق بين العبادة والقربة والطاعة، ط: سعيد.

إرشاد الساري: (ص: ۲۲۲) باب الحج عن الغير، فصل في شرائط جواب الإحجاج، التاسع: النيه، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

و عن أبي رزين العقيلي أنّه أتى النّبي صلى الله عليه وسلم، فقال: يا رسول الله: إنّ أبي شيخ كبير، لايستطيع الحج ولا العمرة، ولا الظعن، قال: "حُجّ عن أبيك واعتمر"، رواه الترمذي و أبو داود والنسائي، و قال الترمذي: هٰذا حديث حسن صحيح. (مشكوٰة المصابيح: (ص: ۲۲۲) كتاب المناسك، الفصل الثاني، ط: قديمي.

باب الحج عن الغير، الأصل أنّ كل من أتٰى بعبادة ما، له جعل ثوابها لغيره، وإن نواها عند الفعل لنفسه لظاهر الأدلّة. الدر المختار (قوله: بعبادة ما) أي سواء كانت صلاة أو صومًا أو صدقة، أو قراءة، أو ذكرًا، أو طوافًا، أو حجًا، أو عمرةً ...... وبحث أيضًا: أنّ الظاهر أنّه لا فرق بين أن ينوي به عند الفعل للغير أو يفعله لنفسه ثم يجعل ثوابه لغيره لاطلاق كلامهم اهـ ...... وقدمنا في آخر الجنائز قبيل باب الشهيد عن ابن القيم الحنبلي انّه اختلف عندهم في أنّه هل يشترط نية الغير عند الفعل؟ فقيل: لا لكون الثواب له، فله التبرّع به لمن أراد، وقيل: نعم وهو الأولىٰ؛ لأنّه إذا وقع له لم يقبل انتقاله عنه الخ. (رد المحتار: (۲/۵۹۵) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب في إهداء ثواب الأعمال للغير، ط: سعيد)

والظاهر أنّه لافرق بين أن ينوي به عند الفعل للغير أو يفعله لنفسه ثم بعد ذلك يجعل ثوابه لغيره، لاطلاق كلامهم وأنّه لا فرق بين الفرض والنفل اهـ. (شامي: (۲/۲۴۳) باب صلاة الجنائز، مطلب في القراءة للميت وإهداء ثوابها له، ط: سعيد)

البحر العميق: (۴/۲۲۴۰) الباب الثامن عشر: في الحج عن الغير، الفصل الأوّل: في الحج عن الحي العاجز، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة.

غنية الناسك: (ص: ۳۲۰) باب الحج عن الغير، ط: إدارة القرآن.

میرے فلاں رشتے دار، یا دوست، یا استاذ (زندہ یا مرحوم) کو ملے تو مل جاتا ہے، جس طرح دوسرے نیک کاموں کا ایصال ثواب ہوسکتا ہے، عمرہ کا بھی ہوسکتا ہے۔(۱)

☆نفل عمرہ، نفل نماز کی مانند ہے، ایک عمرہ کے ثواب میں ایک سے زیادہ افراد کو شامل کیا جاسکتا ہے۔(۲)

عمرہ کا ثواب سب کو پہنچایا جاسکتا ہے

نفل عمرہ، نفل نماز کی مانند ہے، ایک عمرہ کے ثواب میں ایک سے زیادہ افراد کو شامل کیا جاسکتا ہے۔(۳)

---

(۱) والأصل أنّ كل من أتىٰ بعبادة ما ، له جعل ثوابها لغيره وإن نواها عند الفعل لنفسه الظاهر الأدلّة . الدر ، (قوله : بعبادة ما) سواء كانت صلاة أو صومًا ...... أو حجًا ، أو عمرةً .... (الدر مع الرد : (۵۹۵/۲ ، ۵۹۶) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب فى إهداء ثواب الأعمال للغير ، ط: سعيد)

☜ البحر العميق : (۲۲۴۰/۴) الباب الثامن عشر : فى الحج عن الغير ، الفصل الأوّل : فى الحج عن الحى العاجز ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

☜ غنية الناسک : (ص: ۳۲۰) باب الحج عن الغير ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ولو أهلّ أى لحجة أو عمرة عن أبويه ...... بلا أمر أى منهما أو أحدهما ولا تعيين من قبله فله أن يجعل لهما ثوابه أو لأحدهما ، .... (إرشاد السارى : (ص: ۶۲۹ ، ۶۳۴) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط جواز الإحجاج ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ الدر مع الرد : (۶۰۸/۲ ، ۶۰۹) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد .

☜ غنية الناسک : (ص: ۳۲۸) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، ط: إدارة القرآن .

(۳) ولو أهلّ أى لحجة أو عمرة عن أبويه ...... بلا أمر أى منهما أو أحدهما ولا تعيين من قبله فله أن يجعل لهما ثوابه أو لأحدهما ، .... (إرشاد السارى : (ص: ۶۲۹ ، ۶۳۴) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط جواز الإحجاج ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ الدر مع الرد : (۶۰۸/۲ ، ۶۰۹) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد .

☜ غنية الناسک : (ص: ۳۲۸) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن .

عمرہ کا حکم

حنفیہ کے نزدیک استطاعت اور قدرت کی صورت میں زندگی میں ایک بار عمرہ کرنا سنت مؤکدہ ہے، فرض نہیں ہے، (۱)

نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ”الحج مکتوب والعمرة تطوع“ حج فرض ہے اور عمرہ رضا کارانہ نفل عبادت ہے۔ (۲)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَتِمُّوْا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ

اس آیت میں حج اور عمرہ کو شروع کرنے کے بعد پورا کرنے کا حکم ہے، اور کوئی بھی عبادت شروع کی جائے تو اس کا پورا کرنا واجب ہوتا ہے خواہ وہ نفلی عبادت کیوں نہ ہو۔

اس آیت سے حج کی طرح عمرہ کی فرضیت پر استدلال کرنا صحیح نہیں ہے، کیونکہ حج کی فرضیت ”وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ“ اور اس کے علاوہ دوسرے دلائل سے بھی ثابت ہے۔

---

(۱) العمرة سنة مؤكدة أى على المختار ...... لمن استطاع أى إليها سبيلاً بالزاد والراحلة......
(إرشاد السارى: (ص: ۶۵۲) باب العمرة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۹۶) باب العمرة، وتسمى الحج الأصغر، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۴۷۲/۲) كتاب الحج، مطلب: أحكام العمرة، ط: سعيد.

(۲) وقال بعضهم هى تطوّع واحتجّ هؤلاء بما روى عن النّبى صلى الله عليه وسلم أنّه قال: ”الحج مكتوب والعمرة تطوّع“. (بدائع الصنائع: (۲۲۶/۲) كتاب الحج، فصل: وأمّا العمرة، ط: سعيد)

” الحج مكتوب والعمرة تطوّع “. (كنز العمال فى سنن الأقوال والأفعال: (۲۲/۵) رقم الحديث: ۱۱۸۷۹، كتاب الحج والعمرة، الباب الأوّل فى فضائل الحج، الفصل الثانى: فى الوعيد على ترک الحج، ط: مؤسّسة الرّسالة)

موسوعة أطواف الحديث: (۷۵۴۶۷/۱) رقم الحديث: ۹۰۲۲۷، ط: دار النشر بيروت.

عمرہ کا رکن

عمرہ کا صرف ایک رکن ہے، اور وہ ہے طواف کے چکروں کی بیشتر تعداد یعنی چار چکر، اس کے علاوہ اور کوئی رکن نہیں۔(۱)

عمرہ کا طواف ناپاکی میں کیا

عمرہ کا طواف پورا یا اکثر یا کم، اگر چہ ایک ہی چکر ہو، اگر جنابت (ناپاکی) حیض یا نفاس کی حالت میں یا بے وضو کیا تو دم واجب ہوگا، اور اگر طواف کا اعادہ کر لیا تو دم ساقط ہو جائے گا۔(۲)

مزید ''طواف عمرہ ناپاکی کی حالت میں کیا'' عنوان کو بھی دیکھیں۔

عمرہ کا معنی

''عمرہ'' کا لغوی معنی زیارت ہے، اور شریعت کی اصطلاح (زبان) میں عمرہ کہتے ہیں، میقات یا حل سے احرام باندھ کر بیت اللہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی

(۱) وأمّا ركنها فالطواف...... (إرشاد الساري: (ص: ۶۵۴) باب العمرة، وأمّا فرائضها، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

ومعظم الطواف ركن .... (غنية الناسک : (ص: ۱۹۶) باب العمرة ، وتسمّى الحج الأصغر ، ط: إدارة القرآن .

الدر المختار : (۴۷۲/۲) كتاب الحج ، مطلب : أحكام العمرة ، ط: سعيد.

(۲) ولو طاف للعمرة كله أو ، أكثره أو أقلّه ، ولو شوطًا جنبًا ، أو حائضًا ، أو نفساء ، أو محدثًا ، فعليه شاة ...... ولو أعاده سقط عنه الدم . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۶) باب الجنايات ، الفصل السابع : فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، ...... المطلب الرابع فی ترک الواجب فی طواف العمرة ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري : (ص: ۴۹۹ ، ۵۰۰) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فی أفعال الحج ، فصل : فی الجناية فی طواف العمرة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة.

الدر مع الرد : (۵۵۱/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

کرنے کے بعد حلق یا قصر کرنا۔(۱)

عمرہ کا ویزا لے کر حج کرنا

☆ بعض لوگ عمرہ کا ویزہ لے کر عمرہ کرنے کے لئے جاتے ہیں، اور وہیں رک کر حج کر کے واپس آتے ہیں، یہ سعودی حکومت کے قانون کی خلاف ورزی ہے، ایسا کرنا مناسب نہیں ہے، لیکن اگر کوئی شخص رک جائے اور کسی طریقہ سے حج کر لے تو حج ہو جائے گا اور فرض ادا ہو جائے گا۔(۲)

(۱) والعمرة في اللغة الزيارة ، يقال : اعتمر فهو معتمر أی زار و قصد ...... وفی الشرع : العمرة: زيارة البيت الحرام بشروط مخصوصة ، ذكرت فی كتب الفقه . (عمدة القاری شرح صحيح البخاری: (۱۰/ ۱۵۱) أبوب العمرة ، وجوب العمرة وفضلها ، ط: دار الكتب العلمية)

☜ فتح البارى بشرح صحيح البخارى : (۳/ ۸۰۱) كتاب العمرة ، باب العمرة ، وجوب العمرة و فضلها ، ط: مكتبة الرشد .

☜ الهندية : (۱/ ۲۳۷) كتاب المناسک ، الباب السادس : فی العمرة ،ط : رشيديه .

(۲) ﴿يأيّها الّذين آمنوا أطيعوا اللّٰه وأطيعوا الرّسول وأولی الأمر منكم......﴾، [سورة النساء: ۵۹]

☜ قال علی ابن أبی طلحة ، عن ابن عباس : ﴿ وأولی الأمر منكم ﴾ يعنی أهل الفقه والدين، وكذا مجاهد وعطاء والحسن والبصری وأبو العالية : ﴿ وأولی الأمر منكم ﴾ يعنی العلماء ، والظاهر واللّٰه أعلم أنّ الآية فی جميع أولی الأمر من الأمراء والعلماء .... (تفسير ابن كثير : (۲/ ۳۴۵) رقم الآية : ۵۹ ، ط: دار طيبة)

☜ الجامع لأحكام القرآن: (۵/ ۲۶۰، ۲۶۱) سورة النّساء، رقم الآية: ۵۹، ط: دار الكتب المصرية.

☜ وأمّا الفقير أی الحقيقی وهو من ليس له مال ومن بمعناه ...... إذا حج سقط عنه الفرض إن نواه أی الفرض فی إحرام حجه أو أطلق النية ...... حی لو استغنی ...... بعد ذلک أی بعد أداء الحج بغير استطاعة لايجب عليه ثانيًا أی فی المآل . (إرشاد الساری : (ص: ۸۸) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شرائط اوقوع الحج عن الفرض ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۲۴) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن.

☜ البحر العميق: (۱/ ۳۷۶، ۳۷۷) الباب الثالث: فی مناسک الحج، شرائط وجوب الأداء ، ط: مؤسّسة الرّيان ، المكتبة المكيّة .

☆اگر حکومت کی طرف سے اجازت کی کوئی صورت مل جائے تو اس کو اختیار کر لینا چاہئے۔

عمرہ کثرت سے کرنا

کثرت سے عمرہ کرنا مکروہ نہیں بلکہ مستحب اور افضل ہے۔(۱)

عمرہ کرتے وقت دوسروں کو ثواب پہنچانے کی نیت کرنا

☆اگر کوئی شخص عمرہ کرتے وقت دل میں یہ نیت کرے کہ اس عمرہ کا ثواب میرے فلاں رشتے دار، یا دوست، یا استاذ (زندہ یا مرحوم) کو ملے، تو مل جاتا ہے، جس طرح دوسرے نیک کاموں کا ایصال ثواب ہوسکتا ہے، عمرہ کا بھی ہوسکتا ہے۔

☆ایک عمرہ کا ثواب ایک سے زائد افراد کو پہنچانا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) ویستحب الإکثار منها عند الجمهور لا سیّما فی رمضان...... (غنیة الناسک: (ص: ۱۹۹) باب العمرة، وتسمّی الحج الأصغر، فصل: فی کیفیة أداء العمرة وبقیة أحکامها، ط: إدارة القرآن)

☐ فلایکره الإکثار منها خلافًا لمالک، بل یستحب علی ما علیه الجمهور. (شامی: (۲/ ۴۷۲) کتاب الحج، مطلب فی أحکام العمرة، ط: سعید)

☐ إرشاد الساری: (ص: ۶۵۷) باب العمرة، فصل: فی وقتها، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

(۲) والأصل أنّ کل من أتٰی بعبادة ما، له جعل ثوابها لغیره وإن نواها عند الفعل لنفسه الظاهر الأدلّة. الدر، (قوله: بعبادة ما) سواء کانت صلاة أو صومًا...... أو حجًا، أو عمرةً...... (الدر مع الرد: (۲/ ۵۹۵، ۵۹۶) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، مطلب فی إهداء ثواب الأعمال للغیر، ط: سعید)

☐ البحر العمیق: (۴/ ۲۲۴۰) الباب الثامن عشر: فی الحج عن الغیر، الفصل الأوّل: فی الحج عن الحی العاجز، ط: مؤسّسة الریّان، المکتبة المکیّة.

☐ غنیة الناسک: (ص: ۳۲۰) باب الحج عن الغیر، ط: إدارة القرآن.

☐ ولو أهلّ أی لحجة أو عمرة عن أبویه ...... بلا أمر أی منهما أو أحدهما ولا تعیین من قبله فله أن یجعل لهما ثوابه أو لأحدهما، ...... (إرشاد الساری: (ص: ۶۲۹، ۶۳۴) باب الحج عن الغیر، فصل: فی شرائط جواز الإحجاج، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

☐ الدر مع الرد: (۲/ ۶۰۸، ۶۰۹) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ط: سعید.

☐ غنیة الناسک: (ص: ۳۲۸) باب الحج عن الغیر، فصل: فی شرائط النیابة فی الحج الفرض، ط: إدارة القرآن.

عمرہ کر کے مدینہ منورہ چلا گیا

☆ جو شخص عمرہ ادا کرنے کے بعد مدینہ طیبہ چلا جائے پھر میقات سے گزر کر جدہ واپس آجائے، اور رات گزار کر صبح پھر مکہ مکرمہ عمرہ کرنے کے لئے روانہ ہو، اور جدہ سے احرام باندھ کر عمرہ کرے، تو اگر اس شخص کا مدینہ منورہ کی میقات سے گزرتے وقت مکہ مکرمہ جانے کا قصد تھا تو میقات پر اس کے لئے احرام باندھنا ضروری تھا، اور اس کے کفارہ کے طور پر دم واجب ہے، اور اگر اس وقت جدہ آنے ہی کا ارادہ تھا، یہاں آ کے عمرہ کا ارادہ ہوا تو دم لازم نہیں ہے۔

☆ اگر ایسا آدمی جدہ میں ''سعدیہ'' نامی مقام پر جا کر احرام باندھے گا تو مدینہ منورہ سے آتے ہوئے بیر علی پر احرام نہ باندھنے کی وجہ سے جو دم واجب ہوا تھا وہ ساقط ہو جائے گا۔(۱)

عمرہ کرنا جدہ والوں کے لئے

''اشہر حج میں عمرہ کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/ ۱٤٤)

---

(۱) والآفاقی إذا انتهٰی إلیها علی قصد دخول مکّة أو الحرم علیه أن یحرم من آخرها قصد الحج أو العمرة أو لا ، فأمّا إذا لم یقصد ذلک ، وإنّما قصد مکانًا من الحل ، بحیث لم یمر علی الحرم حل له مجاوزته بلا إحرام .... (غنیة الناسک : (ص: ۵۴) با بالمواقیت ، فصل : أمّا مواقیت أهل الآفاق ، ط: إدارة القرآن)

🗀 آفاقی مسلم مکلف أراد دخول مکّة أو الحرم ، ولو لتجارة أو سیاحة و جاوز آخر مواقیته غیر محرم ، ثم أحرم أو لم یحرم ، أثم ولزمه دم ، وعلیها العود إلی میقاته الّذی جاوزه أو إلی غیره أقرب أو أبعد ، وإلی میقاه الّذی جاوزه أفضل . (غنیة الناسک : (ص: ٦٠) باب مجاوزة المیقات بغیر إحرام ، فصل : فی مجاوزة الآفاقی وقته ، ط: إدارة القرآن)

🗀 الدر مع الرد : (۲/ ۴۷۷) کتاب الحج ، مطلب : فی المواقیت ، ط: سعید .

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۱۱۳) باب المواقیت ، فصل : فی مواقیت أهل الآفاق ، و: (؟؟؟؟) ص: ۱۱۹ ، ۱۲۱) فصل : فی مجاوزة المیقات بغیر إحرام ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

عمرہ کرنے کا طریقہ

عمرہ حج اصغر یعنی چھوٹا حج ہے، جو حج کے پانچ دن ۹/ذی الحجہ سے ۱۳/ذی الحجہ کے علاوہ باقی ہر مہینہ، ہر دن، ہر رات ہوسکتا ہے، اس کے لئے کوئی مہینہ، کوئی تاریخ اور کوئی دن مقرر نہیں ہے۔(۱)

جب اور جس وقت چاہیں آفاقی لوگ تو میقات یا میقات سے پہلے سے احرام باندھیں اور میقات کے اندر رہنے والے حدود حرم سے باہر ''حل'' سے احرام باندھیں، (۲) اور احرام کے محرمات اور مکروہات سے بچیں، اور مکہ مکرمہ میں انہی آداب کو ملحوظ رکھ کر مسجد حرام میں ''باب السلام'' یا ''باب العمرۃ'' سے یا جس گیٹ سے بھی موقع ہو داخل ہوں۔(۳)

اور اضطباع کریں یعنی صرف مرد حضرات، احرام کی چادر کو داہنی بغل کے

---

(۱) السنة أى أيّامها كلها وقت لها أى لجوازها إلّا أنّه أى الشأن يكره تحريمًا ...... إنشاء إحرامها فى الآية الخمسة . (إرشاد السارى : (ص: ٦٥٥) باب العمرة ، فصل : فى وقتها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ الدر مع الرد : (۲/۴۷۳) كتاب الحج ، مطلب : أحكام العمرة ، ط: سعيد .

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۹۷) باب العمرة وتسمّى الحج الأصغر ، ط: إدارة القرآن .

(۲) وميقاتها ميقات الحج إلّا لأهل مكة فالحل .... (غنية الناسک : (ص: ۱۹۷) باب العمرة وتسمّى الحج الأصغر ، ط: إدارة القرآن .

▭ شامى : (۲/۴۷۳) كتاب الحج ، مطلب: أحكام العمرة ، ط: سعيد .

▭ إرشاد السارى : (ص: ٦٥۴) باب العمرة ، ط: سعيد .

(۳) فإذا دخل مكّة بدأ بالمسجد أى بدخوله من باب السلام على ما هو الأفضل ، ...... نعم لو دخل من باب العمرة فلا بأس به ؛ لأنّه أقرب ، وعليه العمل . (إرشاد السارى : (ص: ٦٥٥) باب العمرة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۹۹) باب العمرة وتسمّى الحج الأصغر ، فصل : فى كيفية أداء العمرة ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۲/۴۹۲) كتاب الحج ، مطلب : فى دخول مكّة ، ط: سعيد .

نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال کر طواف کریں۔(۱)

اور جب پہلی بار حجر اسود کے برابر آئیں، تو حجر اسود کو پورے جسم کے سامنے لے کر معمولی بائیں جانب کھڑے ہو کر طواف کرنے کی نیت کریں پھر اس کے بعد بالکل حجر اسود کے برابر میں آجائیں، اور حجر اسود کو پورے جسم کے سامنے لے کر دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں تک اٹھاتے ہوئے "**بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ**" کہیں پھر اس کے بعد حجر اسود کا استلام کریں یعنی دونوں ہاتھوں کو حجر اسود کے برابر اٹھائیں اور ہتھیلی حجر اسود کی طرف ہو اور ہاتھ کی پیٹھ اپنے سینے کی طرف اور یہ کہیں "**اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ**" اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے سرے کو چھولیں، پھر دائیں طرف مڑ کر بیت اللہ کو بائیں جانب لے کر طواف شروع کریں، (۲) اور جب پہلی بار طواف کرنے کے لئے

---

(۱) وطاف برمل أی فی الثلاثة الأوّل ، و اضطباع أی فی جمیع طوافها . (إرشاد الساری : (ص: ٦٥٥) باب العمرة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ١٩٩) باب العمرة ، وتسمّی الحج الأصغر ، فصل فی کیفیة أداء العمرة وبقیة أحکامها ، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد : (٢/٤٧٣) کتاب الحج ، مطلب أحکام العمرة ، ط: سعید .

(٢) فإذا أراد الشروع فیه ینبغی أن یضطبع قبله بقلیل، وهو أن یجعل وسط ردائه تحت إبطه الأیمن ویُلقی طرفیه علی کتفه الأیسر، ویکون المنکب الأیمن مکشوفًا، وهو سنة فی کل طواف بعده سعی، ثم یقف مستقبل البیت بجانب الحجر الأسود مما یلی الرکن الیمانی، بحیث یصیر جمیع الحجر عن یمینه ویکون منکبه الأیمن عند طرف الحجر فینوی الطواف، وهٰذه الکیفیة مستحبة، والنیة فرض. ثم یمشی مارًا إلی یمینه حتی یحاذی الحجر فیقف بحیاله، ویستقبله، ویسمل ویکبّر ویحمد فیصلی ویدعو، (أی یقول بسم اللّٰه واللّٰه أکبر وللّٰه الحمد، والصلاة والسلام علی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم......) ویرفع یدیه عند التکبیر حذاء منکبیه أو أذنیه مستقبلاً بباطن کفیه الحجر...... ثم یستلم الحجر، وصفة الاستلام أن یضع کفیه علی الحجر، ویضع فمه بین کفیه، ویقبله من غیر صوت إن تیسّر، وإلّا یمسحه بالکف، ویقبّله...... وإذا فرغ من الاستلام أخذ عن یمین نفسه مما یلی الباب وجعل البیت عن یساره، فیطوف سبعة أشواط وراء الحطیم. (لباب المناسک مع إرشاد الساری: (ص: ١٨٢، ١٨٣، ١٨٤، ١٨٥، ١٨٧، ١٨٨) باب دخول مکّة، فصل: فی صفة الشروع فی الطواف، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة) =

حجر اسود کے برابر کھڑے ہوں تو جو تلبیہ احرام باندھتے وقت شروع کیا تھا وہ بند کردیں۔(۱)

اور صرف مرد حضرات اگر بھیڑ نہ ہو اور چلنے میں کوئی دشواری نہ ہو تو طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کریں یعنی اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر ذرا تیزی سے چلیں، اور اگر ہجوم زیادہ ہے اور رمل کرنے میں دشواری ہے تو جیسے موقع ہو طواف کریں۔(۲)

اور ہر چکر مکمل ہونے کے بعد حجر اسود کے برابر کھڑے ہو کر پورے جسم سے حجر اسود کو سامنے لے کر استلام کریں پھر دوسرا چکر شروع کریں، اس طرح سات چکر مکمل ہونے کے بعد آٹھویں دفعہ بھی حجر اسود کا استلام کریں۔(۳)

= ▭ غنية الناسک : (ص: ۹۹ ، ۱۰۰) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : فی صفة الابتداء بالحجر الأسود ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد: (۴۹۲/۲، ۴۹۳ ، ۴۹۵) كتاب الحج ، مطلب فی دخول مكّة ، ط: سعيد .

(۱) أنّه يقطع التلبية عند الشروع فی طوافها .... (إرشاد السارى : (ص: ۲۵۴) باب العمرة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ ثم بدأ بالحجر الأسود ، وإذا استلمه قطع التلبية .... (غنية الناسک : (ص: ۱۹۹) باب العمرة ، فسل : فی كيفية أداء العمرة وبقية أحكامها ، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر مع الرد : (۵۳۷/۲) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد.

(۲) ويرمل فی الثلاثة الأول حول جميع البيت ، وهو أن يسرع فی المشی ويهز كتفيه ويُرى من نفسه الجلادة والقوّة مع تقارب الخُطا دون الوثوب والعدو ...... فإن ازدحم النّاس صبر حتى تزول الزحمة فيرمل .... (لباب المناسک مع إرشاد السارى : (ص: ۱۸۹) باب دخول مكّة، فصل : فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک: (ص: ۱۰۳ ، ۱۰۴) باب دخول مكّة وحرمها، فصل: فی الأخذ فی الطواف، ط: إدارة القرآن.

▭ الدر مع الرد : (۴۹۸/۲) كتاب الحج ، مطلب : فی طواف القدوم ، ط: سعيد.

(۳) وسن الاستلام فی كل شوط ، وإن استلمه وفی أوّل و آخره أجزأه ...... وإذا فرغ من الاستلام...... أخذ عن يمين نفسه .... (إرشاد السارى : (ص: ۱۸۷) باب دخول مكّة ، فصل : فی صفة الشروع فی الطواف ،ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة) =

اور طواف مکمل ہونے کے بعد اگر جگہ ملے تو ملتزم میں دعا کریں۔(۱)

پھر اس کے بعد مقام ابراہیم اور بیت اللہ کو سامنے لے کر دو رکعت نماز پڑھیں اور اگر یہاں جگہ نہیں تو حرم میں جہاں کہیں بھی جگہ ملے پڑھیں پھر اس کے بعد دعا کرے۔(۲)

اور زم زم بھی پیئیں اللہ سے دعا کریں۔(۳)

= غنية الناسک: (ص: ۱۰۴) باب دخول مكّة وحرمها، فصل: فی الأخذ فی الطواف، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۴۹۸/۲) كتاب الحج، مطلب فی طواف القدوم، ط: سعيد.

(۱) ويلتزم الملتزم بعد ختم الطواف...... وفی رسالة الحسن البصری رضی اللّٰه تعالیٰ الّتی أرسلها إلی أهل مكّة أن الدعاء هناک يستجاب فی خمسة عشر موضعًا: فی الطواف أی مكانه وهو المطاف (شرح) وعند الملتزم...... (غنية الناسک: (ص: ۱۲۲، ۱۲۳) باب فی ماهية الطواف وأنواعه......، فصل: وأمّا مستحبات الطواف، وتنبيه: فی أماكن الإجابة، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۱۹۵، باب دخول مكّة، فصل: فی صفة الشروع فی الطواف، و: (ص: ۷۰۴) باب المتفرّقات، فصل: فی أماكن الإجابة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

الدر المختار مع الرد: (۵۰۷/۲) كتاب الحج، مطلب: فی إجابة الدعاء، ط: سعيد.

(۲) ثم يأتی المقام...... فيصلی خلفه، وهو الأفضل لفعله صلی اللّٰه عليه وسلم، أمّا حوله مما يطلق عليه اسم المقام عرفًا، أو حيث تيسّر له من المسجد الحرام، أو غيره من الحرم......

(إرشاد الساری: (ص: ۱۹۴) باب دخول مكّة، فصل: فی صفة الشروع فی الطواف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۰۶) باب دخول مكّة وحرمها، فصل: فی الأخذ فی الطواف، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۴۹۸/۲، ۴۹۹) كتاب الحج، مطلب فی طواف القدوم، ط: سعيد.

(۳) ثم يأتی زمزم أی بئرها، فيشرب من مائها. (إرشاد الساری: (ص: ۱۹۶) باب دخول مكّة، فصل: فی صفة الشروع فی الطواف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنيه الناسک: (ص: ۱۰۶) باب دخول مكّة وحرمها، فصل: فی الأخذ فی الطواف، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۴۹۹/۲) كتاب الحج، مطلب فی طواف القدوم، ط: سعيد.

پھر اس کے بعد نویں مرتبہ فعہ حجر اسود کا استلام کر کے صفا اور مروہ میں جا کر سعی کریں۔(۱)

اور صفا سے سعی شروع کریں اور سات چکر مکمل کر کے مروہ میں جا کر سعی ختم کریں اگر مکروہ وقت نہیں تو حرم میں آ کر دو رکعت نفل نماز پڑھیں۔(۲)

پھر دکان یا قیام گاہ پر بال منڈوا کر یا ایک پور تک کٹوا کر حلال ہو جائیں اور احرام کے کپڑے بدل کر عام کپڑے پہن لیں، احرام کی پابندیاں ختم ہو گئیں اور عمرہ مکمل ہو گیا۔(۳)

واضح رہے کہ طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے اور سعی کے بعد

---

(۱) ثم يعود إلى الحجر أى الأسود فيستلمه ...... ثم مضى إلى الصفا أى من باب الصفا استحبابًا فسعى .... (إرشاد السارى : (ص: ۱۹۷) باب دخول مكّة ، فصل : فى الأخز فى الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد : (۲/۵۰۰) كتاب الحج ، مطلب فى السعى بين الصفا والمروة ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۱۰۷) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : فى الأخذ فى الطواف ، ط: إدارة القرآن.

(۲) هكذا يفعل ذلک سبعة أشواطٍ ، يبدأ بالصفا ويختم بالمروة من الصفا إلى المروة شوط ، والعود منها إلى الصفا شوط آخر ...... وندب أن يختم السعى بركعتين فى المسجد كالطواف . (غنية الناسک : (ص: ۱۳۰) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى كيفية أداء السعى ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى: (ص: ۲۴۵) باب السعى بين الصفا والمروة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

الدر المختار مع الرد : (۲/۵۰۱) كتاب الحج ، مطلب : فى السعى بين الصفا والمروة ، ط: سعيد.

(۳) وخرج للسعى...... فسعى كالحج أى كسعيه ثم حلق يعنى أو قصر أو حل أى خرج عن إحرامها. (إرشاد السارى: (ص: ۲۵۵) باب العمرة، قبيل: فصل: فى وقتها، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۹۹) باب العمرة وتسمّى الحج الأصغر ، فصل : فى كيفية أداء العمرة ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۴۷۲ ، ۴۷۳) كتاب الحج ، مطلب : أحكام العمرة ، ط: سعيد .

دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔(۱)

عمرہ کرنے کی لوگوں نے درخواست کی

اگر ایک سے زائد آدمیوں نے آپ سے عمرہ کرنے کی درخواست کی ہے کہ ہماری طرف سے عمرہ کرنا، تو ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ عمرہ کرنا ہوگا، سب کی طرف سے ایک ہی عمرہ کافی نہیں ہوگا۔(۲)

عمرہ کرنے کے بعد عورت نے قصر میں تاخیر کی

ایک عورت نے عمرہ کرنے کے بعد اپنے بالوں کو نہیں کاٹا، پھر دوسرے یا تیسرے دن یاد آیا تو قصر کیا تو عورت کا عمرہ صحیح ہے، البتہ جب تک بال کو کاٹا نہیں تھا احرام میں تھی، بال کاٹنے کے بعد احرام سے نکلی ہے، اگر بال کاٹنے سے پہلے احرام

---

(۱) و یأتی المقام فیصلی خلفه رکعتی الطواف ...... وهی واجبة عندنا علی الصحیح بعد کل طواف معتد به فرضً کان أو واجبًا ، أو سنة أو نفلاً ، (غنیة الناسک : (ص: ۱۰۶) باب دخول مکّة وحرمها ، فصل : فی الأخذ فی الطواف ، ط: إدارة القرآن)

وأیضًا فیه : وندب أن یختم السعی برکعتین فی المسجد . ((غنیة الناسک : (ص: ۱۳۰) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی کیفیة أداء السعی ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۲۱۸) باب أنواع الأطوفة وأحکامها ، فصل : فی رکعتی الطواف ، و: (ص: ۲۵۵) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی مستحباته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة.

الدر مع الرد : (۲/ ۴۹۸ ، ۴۹۹ ، ۵۰۱) کتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: ومطلب فی السعی بین الصفا والمروة ، ط: سعید .

(۲) ومن حج عن کل من آمریه وقع عنه و ضمن مالها؛ لأنّه خالفهما ولایقدر علی جعله عن أحدهما لعدم الأولویة...... (الدر المختار مع الرد: (۲/۶۰۷) کتاب الحج، باب الحج عن الغیر، ط : سعید)

إرشاد الساری : (ص: ۶۲۸ ، ۶۲۹) باب الحج عن الغیر ، فصل : فی شرائط جواز الإحجاج ، الخامس عشر : أن یفرد الإهلال لواحد ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

غنیة الناسک : (ص: ۳۲۵) باب الحج عن الغیر ، فصل : فی شرائط النیابة فی الحج الفرض ، السابع : أن یفرد الإهلال لواحد معین ، ط : إدارة القرآن .

کے خلاف کوئی کام نہیں کیا تو کوئی جزاء لازم نہیں ہوگی، اور اگر احرام کے خلاف کوئی کام کیا ہے تو مفتیان کرام سے مسئلہ معلوم کر کے اس کے مطابق عمل کرے۔(۱)

عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں

''حج کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۱۸۵)

عمرہ کرنے والے پر طواف قدوم

عمرہ کرنے والے پر طواف قدوم نہیں ہے۔(۲)

عمرہ کرنے والے نے حرم سے باہر سر منڈوایا

اگر عمرہ کے احرام سے حلال ہونے کے لئے حرم سے باہر سر منڈوایا یا قصر کیا

---

(۱) ان الحلق أو التقصير واجب لما ذكرنا ، فلايقع التحلل الا بأحدهما ولم يوجد فكان إحرامه باقيًا . (بدائع الصنائع : (۲/۱۴۰) كتاب الحج ، فصل : وأمّا الحلق أو التقصير ، ط: سعيد)

☜ وفي حق المعتمر لايختصّ بالزمان وبالمكان بلاخلاف وفي الهداية : والتقصير والحلق في العمرة غير موقت بالزمان بالإجماع ، فإن لم يقصر حتٰى رجع وقصر فلا شيئ عليه في قولهم جميعًا . (التاتارخانية : (۲/۵۴۴) كتاب الحج ، الفصل الرابع عشر : في الحلق والتقصير ، ط:إدارة القرآن)

☜ شرح اللباب : (ص: ۲۵۴) فصل في زمان الحلق ومكانه و شرائط جوازه ، ط: بيروت .

☜ ويختصّ حلق الحاج بالزمان والمكان عند أبي حنيفة رضي الله عنه ، وحلق المعتمر بالمكان . (غنية الناسك : (ص: ۱۷۵) باب مناسك منٰى يوم النحر ، فصل : في الحلق ، ط: إدارة القرآن)

(۲) وهو سنة للآفاقي المفرد بالحج والقارن ، ولو دخل قبل الأشهر كما مرّ ، فلايسنّ للمعتمر والمتمتع والمكي ولا لأهل المواقيت ومن دونها إلى مكّة . (غنية الناسك : (ص: ۱۰۸) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : في أحكام طواف القدوم ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساري : (ص: ۱۹۸) باب أنواع الأطوفة ، الأوّل : طواف القدوم ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

☜ الفقه الإسلامي وأدلّته : (۳/۱۴۴ ، ۱۴۵) الباب الخامس : الحج والعمرة ، المبحث الخامس ، المطلب الثان : الطواف ، طواف القدوم ، ط: دار الفكر .

تو حرم کی حدود میں ایک دم دینالازم ہوگا۔(۱)

عمرہ کرنے والے نے سعی سے پہلے حلق کرلیا

اگرعمرہ کرنے والا بیت اللہ شریف کے طواف کے بعد سعی سے پہلے سر منڈواکر حلال ہوگیا اور سعی بھی نہیں کی، تو اس پر دو دم واجب ہوں گے، ایک ترتیب ساقط کرنے کی وجہ سے یعنی طواف کے بعد سعی کرکے سر منڈانا ترتیب سے واجب ہے اس واجب کو ترک کرنے کی وجہ سے ایک دم دینا واجب ہوگا اور دوسرا دم سعی کو ترک کرنے کی وجہ سے واجب ہوگا۔(۲)

عمرہ کیا، حلق یا قصر سے پہلے دوسرے عمرہ کا احرام باندھ لیا

''عمرہ پرعمرہ کا احرام باندھ لیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۸۹/۳)

---

(۱) يختص حلق الحاج بالزمان والمكان ...... وحلق المعتمر بالمكان ...... فلو حلق أو قصّر فى غير ما توقت به لزمه الدم .... (إرشاد السارى : (ص: ۳۲۵) باب مناسک منى ، فصل : فى زمان لاحلق ومكانه و شرائط جوازه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۷۵) باب مناسک منى يوم النحر ، فصل : فى الحلق ، مطلب : يختص حلق الحاج بالزمان والمكان ، ط: إدارة القرآن .

بدائع الصنائع : (۱۴۱/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان زمانه ومكانه ، ط: سعيد .

(۲) (قوله: ودمان لو حلق القارن قبل الذبح) أى يجب دمان عند أبى حنيفة بتقديم القارن أو المتمتّع الحلق على الذبح...... فإنّه قال: فعليه دمان عند أبى حنيفة، ودم بالحق فى غير أوانه...... ودم لتأخير الذبح عن الحلق...... . (البحر الرائق: (۲۴/۳، ۲۵) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد)

إرشاد السارى : (ص: ۵۰۷) با الجنايات وأنواعها ، ط:النوع الخامس : الجنايات فى أفعال الحج ، فصل : فى ترک الترتيب بين أفعال الحج ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

غنية الناسک : (ص: ۲۸۰) باب الجنايات ، الفصل السابع : فى ترک الترتيب فى أفعال الحج ...... المطلب العاشر : فى ترک الترتيب بينا لرمى والذبح والحلق ، ط: إدارة القرآن .

وأحكام إحرامها كأحكام إحرام الحج من جميع الوجوه...... وكذا حكم فرائضها أى فى الجملة، و واجباتها...... (إرشاد السارى: (ص: ۶۵۲) باب العمرة، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۹۶ ، ۱۹۷) باب العمرة ، ط: إدارة القرآن .

عمرہ کی شرائط

عمرہ کی شرطیں اور حج کی شرطیں ایک ہیں۔(۱)

عمرہ کی نیت آفاقی کہاں سے کرے

آفاقی شخص اگر عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ آئے تو اپنی میقات سے عمرہ کا احرام باندھ کر آئے، ورنہ دم لازم ہوگا، اگر دم ساقط کرنا ہے تو دوبارہ کسی میقات میں واپس آکر احرام باندھنا لازم ہوگا۔(۲)

عمرہ کے افعال ایک نظر میں	
احرام عمرہ	شرط
طوافِ معہ رمل	رکن
سعی	واجب
سَر منڈانا یا کتروانا	واجب

(۱) وشرائطها شرائط الحج إلّا الوقت . (غنية الناسک : (ص: ۱۹۷) باب العمرة وتسمّى الحج الأصغر ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۶۵۲) باب العمرة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

شامى : (۴۷۳/۲) كتاب الحج ، مطلب : أحكام العمرة ، ط: سعيد .

(۲) من جاوز وقته أى ميقاته الّذى وصل إليه ...... غير محرم بالنصب على الحال ، ثم أحرم أى بعد المجاوزة أولا أى لم يحرم بعدها فعليه العود أى فيجب عليه الرجوع إلى وقت أى إلى ميقات من المواقيت ...... وإن لم يعد أى مطلقًا فعليه دم ، أى لمجاوزة الوقت ...... فإن عاد أى المتجاوز قبل شروعه فى طواف أى من طواف نسک کطواف عمرة أو قدوم أو وقوف أى فى وقوف عرفة سقط أى الدم .... (إرشاد السارى : (ص: ۱۱۸ ، ۱۱۹) باب المواقيت ، فصل: فى مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۶۰) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: فصل : فى مجاوزة الآفاقى وقته ، ط: إدارة القرآن .

شامى : (۵۷۹/۲ ، ۵۸۰) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

عمرہ کے بعد حج

☆ اگر آفاقی نے حج کے مہینے شوال، ذی قعدہ یا ذی الحجہ کے شروع میں عمرہ کیا، پھر حج کیا تو یہ تمتع ہوگا۔(۱)

اور دس ذی الحجہ کو سر منڈوانے یا قصر سے پہلے دم شکر کی قربانی لازم ہوگی۔(۲)

☆ اور اگر آفاقی عمرہ کر کے وطن واپس چلا جائے اور پھر دوبارہ حج کے لئے آنا چاہے تو حج افراد، حج تمتع اور حج قران میں سے کوئی بھی حج کرسکتا ہے۔(۳)

☆ البتہ میقات کے اندر رہنے والے عمرہ کرنے کے بعد اسی سال حج نہ

---

(۱) هو ...... أن يفعل العمرة أو أكثر أشواطها في أشهر الحج فلو طاف الأقل في رمضان مثلاً ثم طاف الباقي في شوال ثم حج من عامه كان متمتّعًا . (شامي : (۲/ ۵۳۵ ، ۵۳۶) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد)

غنية الناسك: (ص: ۲۱۲) باب التمتّع، فصل: في ماهية التمتّع وشرائطه، ط: إدارة القرآن.

إرشاد الساري : (ص: ۳۸۰) باب التمتّع ، فصل : في شرائطه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة.

(۲) يجب على القارن والمتمتّع هدى شكرا لما وفّقه الله تبارك وتعالىٰ للجمع بين النسكين في أشهر الحج لسفر واحد ...... ويختصّ بالمكان وهو الحرم ، والزمان وهو أيّام النحر ....

(لباب المناسك مع إرشاد الساري : (ص: ۳۶۸ ، ۳۶۹) باب القران ، فصل : في هدى القارن والمتمتّع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسك : (ص: ۲۰۶) باب القران ، فصل : في هدى القارن والمتمتّع ، ط: إدارة القرآن .

شامي : (۲/ ۵۳۲) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد .

(۱) (والمكي ومن في حكمه يفرد فقط) ولو قرن أو تمتّع جاز وأساء وعليه دم جبر، (قوله: يفرد فقط) هٰذا ما دام مقيمًا ، فإذا خرج إلى الكوفة وقرن صح بلاكراهة ؛ لأنّ عمرته وحجته ميقاتيان و صار بمنزلة الآفاقي . (الدر مع الرد : (۲/ ۵۳۹) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد)

غنية الناسك : (ص: ۲۱۹) باب التمتّع ، فصل : لاتمتّع ولاقران ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد الساري : (ص: ۳۸۵) باب التمتّع ، فصل : في تمتّع المكي ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة.

کریں، اگر عمرہ کے بعد حج کریں گے تو دم جبر لازم ہوگا۔(۱)

عمرہ کے بعد حج سے پہلے

عمرہ کے احرام سے فارغ ہونے کے بعد سے حج کا احرام باندھنے تک جو وقفہ ہے، اس میں جس طرح کسی اور چیز کی پابندی نہیں، اسی طرح میاں بیوی کے تعلق کی بھی پابندی نہیں ہے، اس لئے عمرہ سے فارغ ہوکر حج کا احرام باندھنے سے پہلے بیوی سے ملنا جائز ہے، اس سے حج کا ثواب ضائع نہیں ہوتا، اور آئندہ سال حج دوبارہ کرنا بھی لازم نہیں ہوتا۔(۲)

عمرہ کے بعد عمرہ کرنا

''سعی سے فارغ ہوکر کیا کرنا چاہئے'' عنوان کو دیکھیں۔(۴۳۵/۲)

عمرہ کے بعد مکہ مکرمہ میں قیام

☆ عمرہ سے فارغ ہونے کے بعد تمتع کرنے والا حاجی حلال ہوجاتا ہے۔(۳)

---

(۱) (مکی) ومن بحکمه (طاف لعمرته ولو شوطًا) أی أقلّ أشواط (فأحرم بالحج رفضه) وجوبًا...... (وعليه دم). (الدر المختار مع رد المحتار: (۵۸۴/۲، ۵۸۵) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد)

🗁 إرشاد الساری: (ص: ۴۱۶، ۴۱۷) باب إفاضة أحد النسكين إلى الآخر والجمع بينهما معًا، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

🗁 غنية الناسک: (ص: ۲۳۰) باب الجمع بين النسكين، فصل: فی الجمع المكروه بين عمرة وحج، مطلب: فی جمع المكی ومن بمعناه، ط: إدارة القرآن.

(۲،۳) وإن كان الفارغ متمتّعًا أی من وصفُه أنّه لم يسق الهدی أو مفردًا بعمرة أی فی غير الأشهر سواء ساق الهدی أم لا، فعليه أن يحلق ...... ويحلّ أی يخرج من إحرامه، وهو تأكيد، وإلّا فليس على أن يأتی بسائر محظورات إحرامه بعد الحلق أو التقصير، بل يباح له كما قال تعالیٰ: ﴿وإذا حللتم فاصطادوا﴾ ...... (إرشاد الساری: (ص: ۲۵۸، باب السعی بين الصفا والمروة، فصل: فإذا فرغ من السعی، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک: (ص: ۲۱۵) باب التمتّع، فصل: فی كيفية أداء التمتّع المسنون، ط: إدارة القرآن.

🗁 شامی: (۵۳۷/۲) كتاب الحج، باب التمتّع، ط: سعيد.

اب مکہ معظّمہ کے قیام کو غنیمت خیال کریں، اور زیادہ سے زیادہ طواف کریں، حرم میں جماعت کے ساتھ نماز، تلاوت اور ذکر واذکار اور استغفار وغیرہ کا اہتمام رکھیں۔(۱)

یہاں ہر نیکی کا ثواب ایک لاکھ گنا ملتا ہے۔

---

(۱) ویستحب أن یصوم ما أمکنه أیّام مقامه بالحرمین •ی لتضاعف الحسنة فی حرم مکّة...... وأن یتصدّق علی أهلهما ...... ویستکثر من اعمال الخیر کلها أی من غیر الصوم والصدقه، من صلاة النافلة و التلاوة، وملازمة الذکر ومداومة الفکر ...... ویستحب ختم القرآن بالمساجد الثلاثة ...... والإکثار من الاعتمار أی عند الجمهور والطواف أی بلاخلاف بمکّة المشرّفة، والنظر إلی البیت الشریف عبادة ...... والصلاة مع الجماعة أی لزیادة المضاعفة .... (إرشاد الساری : (ص: ۷۵۹، ۷۶۱، ۷۵۲) باب زیارة سید المرسلین صلی اللّٰه علیه وسلم، فصل : فی استحباب الإکثار من أعمال البر بالحرمین، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۱۳۷، ۱۴۱) باب السعین بین الصفا والمروة، فصل : فیما ینبغی له الاعتناء بعد الفراغ من السعی أیّام مقامة بمکّة، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۲/۵۰۲) کتاب الحج، مطلب : الصلاة أفضل من الطواف وهو أفضل من العمرة، ط : سعید .

▭ ومن أهم ما ینبغی للحاج وغیره أن لاتفوته صلاة فی المسجد الحرام، فانّها فیه أفضل منها فی غیره من المساجد حتی مسجد المدینة المنوّرة، فعن عبد اللّٰه ابن الزبیر رضی اللّٰه تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم: صلاة فی مسجدی هذا أفضل من ألف صلاة فیما سواه من المساجد إلّا المسجد الحرام وصلاة فی المسجد الحرام أفضل من مائة صلاة فی هذا...... ثم هٰذه المضاعفة تختصّ بالفرائض عندنا وعند االمالکیة، أمّا النوافل ففی البیت أفضل للنص القولی والفعلی...... أن المشهور عند أصحابنا أن التضعیف یعم جمیع مکّة بل جمیع حرمها الّذی یحرم صیده، کما صحّحه النووی لیس کما ینبغی، نعم مضاعفة الحسنة مطلقًا بمائة ألف تعم الحرم کله لحدیث، وحسنات الحرم، الحسنة بمائة ألف حسنة...... (غنیة الناسک: (ص: ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳) باب السعی بین الصفا والمروة، فصل: فیما ینبغی له الاعتناء بعد الفراغ من السعی أیّام مقامه بمکّة، مطلب: فی مضاعفة الصلاة فی المسجد الحرام، ط: إدارة القرآن)

▭ شامی : (۲/۵۲۴، ۵۲۵) کتاب الحج، مطلب : فی مضاعفة الصلاة بمکّة، ط: سعید .

▭ البحر العمیق : (۱/۱۴۸، ۱۵۲) الباب الأوّل : فی الفضائل، فصل : فی المسجد الحرام والصلاة فیه، ط: مؤسّسة الریّان، المکتبة المکیّة .

☆ اگر چاہیں تو اس زمانہ میں نفلی عمرے بھی اپنے اور دوسرے کے لئے کر سکتے ہیں۔(۱)

ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ اپنی قیام گاہ پر ہی پہلے غسل کرلیں اور اگر غسل کرنے کا موقع نہیں ہے تو وضو کرلیں پھر احرام کی چادر باندھ کر تنعیم یا جعرانہ چلے جائیں، وہاں شاندار مسجد ہے، وضو، غسل تمام چیزوں کا انتظام ہے، اگر مکروہ وقت نہ ہو تو وہاں جا کر پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد کی نماز پڑھیں، پھر دو رکعت نماز احرام کی نیت سے پڑھیں نماز سے فارغ ہونے کے بعد سر سے ٹوپی یا کپڑا اتار دیں، بیٹھ کر عمرہ کی نیت کریں، اس کے بعد تین مرتبہ بلند آواز سے تلبیہ یعنی ''**لبیک اللھم لبیک**'' آخر تک پڑھیں، پھر مکہ مکرمہ واپس آ کر حسب قاعدہ عمرہ ادا کریں۔(۲)

---

(۱) وأقام بكّة حلالاً يطوف بالبيت ما بداله ، ويغني بسائر ما سبق له في فصل ما ينبغي الاعتناء به بعد السعي ، ويعتمر قبل الحج ماشاء . (غنية الناسک : (ص: ۲۱۵) باب التمتّع ، فصل : في كيفية أداء التمتّع المسنون ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۴۰۸) باب التمتّع ، فصل : في التمتّع على نوعين ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة.

▭ شامی : (۲/۵۳۷) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد.

(۲) وأمّا ميقات أهل الحرم ، والمراد به كل من كان داخل الحرم ، سواء كان أهله أو لا ، مقيمًا به أو مسافرًا ، فالحرم للحج ...... والحل للعمرة ، والأفضل إحرامها من التنعيم من معتمر عائشة رضي اللّٰه عنها، ...... ثم من الجعرانة .... (غنية الناسک : (ص: ۵۷ ، ۵۸) باب المواقيت ، فصل : وأمّا ميقات أهل الحرم ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۱۷) باب المواقيت ، فصل : في ميقات أهل الحرم ، (الصنف الثالث) ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ إذا أراد (أي الناسک) أن يحرم (أي بحج أو عمرة أو بهما) يستحب أن يقص شاربه ...... ويغتسل بسدر أو نحوه ...... ينويه للإحرام أو يتوضأ والغسل أفضل ...... ثم يتجرد عن الملبوس المحرّم على المحرم ...... ثم يصلي ركعتين بعد اللبس ينوي بها سنة الإحرام ...... فإذا (أي فرغ من صلاته) فالأفضل أن يحرم وهو جالس مستقبل القبلة في مكانه ، فيقول بلسانه مطابقًا لجنانه اللّٰهم إنّي أريد الحج فيسّره لي وتقبله مني نويتُ الحج واحرمت به للّٰه تعالىٰ. =

☆ مکہ مکرمہ کے قیام کے دوران اپنے علاوہ اپنے والدین، عزیزوں اور دوستوں کی طرف سے عمرہ کر سکتے ہیں، حنفی مذہب میں اس کی اجازت ہے۔(۱)

عمرہ کے تین کام

عمرہ کے صرف تین کام ہیں:

① ایک یہ کہ میقات یا اس سے پہلے عمرہ کا احرام باندھے۔

② دوسرے یہ کہ مکہ مکرمہ پہنچ کر بیت اللہ شریف کا طواف کرے۔

③ تیسرے یہ کہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے، اس کے بعد سر کے بال ایک پور تک کٹوا کر یا منڈوا کر احرام ختم کر دے۔(۲)

عمرہ کے فرائض

عمرہ میں دو فرض ہیں: ایک احرام، دوسرا طواف، اور احرام کے لئے نیت اور

= ثم يلبّى لبيك اللّٰهم لبيك...... . (إرشاد السارى : (ص: ۱۳۶ ، ۱۳۷ ، ۱۳۸ ، ۱۳۹ ، ۱۴۰ ، ۱۴۱) باب الإحرام ، فصل : فى صفة الإحرام ، وفصل : فى التجرد عن الملبوس المحرّم ...... وفصل : فى ركعتى الإحرام .... (الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ الدر مع الرد : (۴۸۲/۲ ، ۴۸۳) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، ط: سعيد.

▭ غنية الناسک: (ص: ۷۳، ۷۴) باب الإحرام، فصل: فى كيفية الإحرام و صفة التلبية، ط: إدارة القرآن.

(۱) ولو أهل (أى بحجة أو عمرة) عن أبويه...... بلا أمر فله أن يجعل لهما ثوابه أو لأحدهما....... (إرشاد السارى : (ص: ۶۳۳ ، ۶۳۴) باب الحج عن الغير ، فصل: فى شرائط جواز الإحجاج، الخامس عشر : ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ شامى : (۶۰۸/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ،ط : سعيد .

▭ غنية الناسک : (ص: ۳۲۷) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، ط: إدارة القرآن .

(۲) وهى إحرام وطواف وسعى وحلق أو تقصير . (شامى : (۴۷۲/۲) كتاب الحج ، مطلب : فى أحكام العمرة ، ط: سعيد .

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۹۶) باب العمرة وتسمّى الحج الأصغر ، ط: إدارة القرآن .

▭ إرشاد السارى : (ص: ۶۵۴) باب العمرة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

تلبیہ دونوں فرض ہیں۔(۱)

اور طواف کے لئے طواف کرنے کی نیت فرض ہے۔(۲)

عمرہ کے فضائل

☆ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”حج اور عمرہ ایک ساتھ کرو، کیونکہ وہ دونوں تنگدستی اور گناہوں کو ایسے دور کر دیتے ہیں جیسے کہ بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو دور کرتی ہے۔

اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر حج اور عمرہ اخلاص کے ساتھ کیے جائیں تو ان سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور ان دونوں کی برکت سے فقر و فاقہ بھی دور ہو جاتا ہے۔(۳)

---

(۱) وأمّا فرائضها أی مجملة فالطواف والنية...... والإحرام، وفيهما فرضان وهما النية والتلبية كما فی إحرام الحج. (إرشاد الساری: (ص: ۶۵۴) باب العمرة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک: (ص: ۱۹۶) باب العمرة وتسمّى الحج الأصغر، ط: إدارة القرآن.

▭ شامی: (۴۷۲/۲، ۴۷۹) كتاب الحج، مطلب: أحكام العمرة، ط: سعيد.

(۲) بقی من فرائض الحج: نية الطواف. (شامی: (۴۶۷/۲) كتاب الحج، مطلب: فی فروض الحج و واجباته، ط: سعيد)

▭ غنية الناسک: (ص: ۱۱۰) باب فی ماهية الطواف وأنواعه، فصل: فی أركان الطواف و شرائطه، مطلب: فی نية الطواف و فروعها، ط: إدارة القرآن.

▭ إرشاد الساری: (ص: ۲۰۵) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، فصل: فی شرائط صحة الطواف، وفصل: فی تحقيق النية، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

(۳) عن عبد اللّٰه قال: قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: تابعوا بين الحج والعمرة، فإنّهما ينفيان الفقر والذنوب كما ينفی الكير خبث الحديد، والذهب والفضة، وليس للحج المبرور ثواب إلّا الجنّة ...... (جامع الترمذی: (۲۸۸/۱) أبواب الحج عن رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم، باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرة، ط: رحمانيه)

▭ مشكوٰة المصابيح: (ص: ۲۲۲) كتاب المناسک، الفصل الثانی، ط: قديمی.

▭ سنن ابن ماجه: (ص: ۲۰۷) أبواب المناسک، باب فضل الحج والعمرة، ط: الميزان.

☆ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا رمضان میں عمرہ کا ثواب ایک حج کے برابر ہے، اور ایک روایت میں ہے کہ اس حج کے برابر ہے جو میرے ساتھ کیا ہو۔ (۱)

☆ نیز حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالی کے مہمان ہیں، اگر وہ اللہ تعالی سے کوئی دعا مانگتے ہیں، تو وہ قبول فرماتے ہیں، اور اگر خطائیں معاف کرواتے ہیں تو اللہ تعالی ان کی خطاؤں کو معاف کرتے ہیں۔ (۲)

عمرہ کے لئے جائے اور حج کرلے تو.....

اگر کوئی شخص عمرہ کا ویزا لے کر مکہ مکرمہ جائے اور وہاں جا کر چھپ جائے اور حج کرلے تو یہ جائز ہے یعنی حج اور عمرہ ادا ہو جائے گا۔ (۳)

---

(۱) عن أم معقل عن النّبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال : عمرة فی رمضان تعدل حجة ...... وفی حاشیته عن شرح مؤطا و فی روایة " معی " . (جامع الترمذی مع حاشیته للمحدث أحمد علی السهارنفوری : (۱/۱۰۳) أبواب الحج عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم : باب ماجاء فی عمرة رمضان ، ط: رحمانیه)

🗀 مشکوٰة المصابیح : (ص: ۲۲۱) کتاب المناسک ، الفصل الأوّل ، ط: قدیمی .

🗀 سنن ابن ماجه : (ص: ۲۱۵) أبواب المناسک ، باب العمرة فی رمضان ، ط: المیزان .

(۲) عن أبی هریرة ، عن النّبی صلی اللّٰہ علیه وسلم : أنّه قال : الحاج والعمار وفد اللّٰہ إن دعوه أجابهم ، وإن استغفروه غفر لهم . رواه ابن ماجه . (مشکوٰة المصابیح : (ص: ۲۲۳) کتاب المناسک ، الفصل الثانی ، ط: قدیمی)

🗀 سنن ابن ماجه : (ص: ۲۰۸) أبواب المناسک ، باب فضل ادعاء الحاج ، ط: المیزان .

(۳) والفقیر الآفاقی إذا وصل إلی میقات فهو کالمکی ...... وینبغی أن یکون الغنی الآفاقی کذلک إذا عدم المرکوب بعد وصوله إلی أحد المواقیت ...... ولیفید أنّه یتعین علیه أن ینوی حج الفرض لیقع عن حجة الإسلام . (إرشاد الساری : (ص: ۵۶ ، ۵۷) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

🗀 غنیة الناسک : (ص: ۱۸) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، السادس : الاستطاعة ، ط: إدارة القرآن.

🗀 شامی : (۲/۴۶۰) کتاب الحج ، ط: سعید .

عمرہ کے واجبات

عمرہ میں دو واجب ہیں:

① ایک صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

② دوسرا سر کے بال منڈوانا یا ایک پور تک کتروانا ہے۔(۱)

عمرہ میں بدنہ واجب نہیں ہوتا

عمرہ کے کسی واجب کے ترک کرنے سے ''بدنہ'' یعنی پورا اونٹ، پوری گائے یا صدقہ واجب نہیں ہوتا بلکہ صرف دم یعنی ایک بکری یا گائے اور اونٹ کا ساتواں حصہ واجب ہوتا ہے، لیکن عمرہ کے احرام میں احرام کے ممنوعات کا ارتکاب کرنے سے حج کے احرام کی مانند دم یا صدقہ واجب ہوتا ہے۔(۲)

عمرہ میں تلبیہ کب تک پڑھے

عمرہ میں تلبیہ طواف شروع کرنے تک پڑھے اس کے بعد نہ پڑھے۔(۳)

---

(۱) و واجباتها : السعی أی بین الصفا والمروة ، والحلق أو التقصیر ، أی بعده جوازًا . (إرشاد الساری : (ص: ۶۵۴) باب العمرة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۹۶) باب العمرة وتسمّی الحج الأصغر ، ط : إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۴۷۲/۲) کتاب الحج ، مطلب : أحکام العمرة ، ط: سعید .

(۲) لاتجب بدنة بإفسادها بل تجب شاة إذا وقع الجماع قبل الطواف کله أو أکثر، بل ولا تجب البدنة فی العمرة قط ...... الثامن : عدم وجوب البدنة بطوافها جنبا أو حائضًا أو نفساء ، أی بل تجب شاة ...... الحادی عشر : أنّه لامدخل للصدقة بالجنایة فی طوافها بخلاف طواف الحج . (إرشاد الساری : (ص: ۶۵۴) باب العمرة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۹۷) باب العمرة وتسمی الحج الأصغر ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۴۷۳/۲) کتاب الحج ، مطلب : أحکام العمرة ، ط: سعید .

(۳) أنّه یقطع التلبیة عند الشروع فی طوافها . (إرشاد الساری : (ص: ۶۵۴) باب العمرة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک: (ص: ۱۹۹) باب العمرة ...... فصل: فی کیفیة أداء العمرة، ط: إدارة القرآن.

شامی : (۵۳۷/۲) کتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعید .

عمرہ میں حج کا احرام باندھ لیا

اگر کسی نے پہلے صرف عمرہ کا احرام باندھا، پھر عمرہ کے طواف کے چار شوط (چکّر) پورے ہونے سے پہلے حج کا احرام باندھ لیا تو بھی قران ہوجائے گا، اور اگر عمرہ کے طواف کے چار شوط کرنے کے بعد حج کا احرام باندھ لیا تو قران نہیں ہوگا۔(۱)

عمرہ میں طواف وداع

عمرہ میں طواف وداع واجب نہیں ہے البتہ افضل ہے، اس لئے اگر کوئی شخص عمرہ کرنے کے بعد طواف وداع کے بغیر رخصت ہوجائے گا تو کوئی حرج نہیں ہوگا لیکن حج میں طواف وداع واجب ہے، اگر کوئی حاجی طواف وداع کے بغیر رخصت ہوجائے گا تو حرم کی حدود میں ایک دم دینا لازم ہوگا، ورنہ واپس آکر طواف وداع کرنا ہوگا، اور طواف زیارت کے بعد جو بھی نفلی طواف کرے گا وہ طواف وداع کا قائم مقام ہوگا۔(۲)

---

(۱) فالآفاقی إذا أدخل الحج أی إحرامه علی العمرة أی علی إحرامها فإن کان أی إدخاله علیها، قبل أن یطوف لها أکثره أو لم یطف شیئًا...... فقارن أی مسنون، وعلیه دم شکر، وإن کان بعدما طاف لها أربعة أشواط فی أشهر الحج فهو متمتّع إن حج من عامه ذٰلک بلا إلمام. (إرشاد الساری: (ص: ۴۱۲) باب إضافة أحد النسکین، أمّا تفریعات القسم الأوّل، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

شامی : (۲/۵۸۴) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

البحر الرائق : (۳/۵۰) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

(۲) لایجب بعدها طواف الصدر أی الوداع ولو کان المعتمر من أهل الآفاق ، وأراد السفر ، وهذا فی ظاهر الروایة ، وقال الحسن بن زیاد : یجب . (إرشاد الساری : (ص: ۶۵۳) باب العمرة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۹۷) باب العمرة ، وتسمّی الحج الأصغر ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۲/۴۷۳) کتاب الحج ، مطلب : أحکام العمرة ، ط: سعید .

وهو واجب علی الحاج الآفاقی دون المکی والمیقاتی والمراد به المفرد والمتمتّع والقارن ولایجب علی المعتمر أی ولو کان آفاقیًا...... لکن قال أبو یوسف: إنّی أحبه للمکی أی ومن فی معناه...... فلو شاء طاف بعد الزیارة طوافًا أی أیّ طوافٍ کان یکون عن الصدر أی یقع عنه سواء نواه أم لا . ومن ترک طواف الصدر کله أو أکثره فعلیه شاة أی لترک الواجب وما دام فی مکّة =

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک روانہ نہ ہو جب تک خانہ کعبہ کا طواف نہ کر لے'' اس کے مخاطب حجاج تھے۔(۱)

عمرہ میں وقوف عرفہ نہ ہونے کی وجہ

عمرہ میں ''وقوف عرفہ'' نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ عمرہ کرنے کا کوئی وقت متعین نہیں ،حج کے پانچ دنوں کے علاوہ پورے سال عمرہ کیا جاسکتا ہے،اس لئے عرفات کے میدان میں اجتماعی طور پر جمع ہونے کی صورت نہیں،اور انفرادی وقوف میں کچھ فائدہ نہیں۔

اور اگر حج کی طرح عمرہ کے لئے بھی وقت مقرر کیا جائے گا تو اس صورت میں عمرہ،عمرہ نہیں رہے گا بلکہ حج ہو جائے گا،اور عمرہ کو حج بنانا صحیح نہیں ہے۔

اور سال میں دو مرتبہ لوگوں کو حج کی دعوت دینے میں جو زحمت ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے،اصل بات یہ ہے کہ عمرہ میں اصل مقصد بیت اللہ کی تعظیم اور زیارت ہے اور اللہ تعالی کی نعمتوں کا شکر بجالانا ہے،اور یہ مقصد طواف سے پورا ہو جاتا ہے، اس کے لئے عرفات کے میدان میں جمع ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔(۲)

= يؤمر بأن يطوفه . (إرشاد السارى : (ص: ۴۹۶) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فى أفعال الحج ، فصل : فى الجناية فى طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۹۰ ، ۱۹۱ ، ۱۹۲) باب طواف الصدر ، وفصل : فيمن خرج من مكّة ولم يطف ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۵۲۳/۲) كتاب الحج ، مطلب : فى طواف الصدر ، ط: سعيد .

(۱) وأمّا مكانه فحول البيت لايجوز إلّا به لقول النّبى صلى الله عليه وسلم : " من حجّ هٰذا البيت فليكن آخر عهده به الطواف " .... (بدائع الصنائع : (۱۴۳/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا مكانه ، (أى طواف الصدر) ط: سعيد)

(۲) وإنّما لم يشرع الوقوف بعرفة فى العمرة ؛ لأنّها ليس لها وقت معين ليتحقق معنى الاجتماع، فلا فائدة للوقوف بها ، ولو شرع لها وقت معين كانت حجًا ، وفى الاجتماع مرتين فى السنة مالا يخفى (أى من الحرج) ، وإنّما العمدة فى العمرة تعظيم بيت الله ، وشكر نعمة الله . (حجة الله البالغة : (۶۱/۲) مبحث : من أبواب الحج ، صفة المناسک ، قبيل : قصة حجة الوداع ، ط: كتب خانه رشيديه دهلى / مير محمد كراچى)

عمرہ میں یہ چیزیں نہیں ہیں

عمرہ میں وقوف عرفہ، وقوف مزدلفہ، شیطان کی رمی، دو نمازوں کو جمع کرنا، خطبہ اور طواف قدوم اور طواف زیارت نہیں ہیں۔(۱)

عمرے کے مکروہ ایام

نویں ذی الحجہ سے تیرہ ذی الحجہ تک پانچ دن حج کے ایام ہیں، ان دنوں میں عمرہ کی اجازت نہیں، اس لئے ان دنوں میں عمرہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

عورت احرام سے نکلنے کے لئے کتنے بال کاٹے

عورت احرام سے نکلنے کے لئے اپنے سر کے بالوں کو مٹھی میں پکڑ کر نیچے سے انگلی کے ایک پورے کے برابر بال خود کاٹ لے یا کسی دوسری عورت سے یا کسی محرم سے کٹوا لے اور جتنے بھی عمرے کرے گی اتنی ہی مرتبہ اتنے بال کاٹنا ضروری ہیں اور اتنے ہی حج کے موقع پر کاٹے جائیں گے۔

---

(۱) قوله : ويفعل فيها كفعل الحاج) قال في اللباب : وأحكام إحرامها كإحرام الحج من جميع الوجوه ...... وهي لاتخالفه إلى في أمور ، منها : أنّها ليست بفرض وأنّها لاوقت لا معين ، ولا تفوت ، وليس فيها وقوف بعرفة ولا مزدلفة ولا رمى فيها ولا جمع أى بين صلاتين ولا خطبة ولا طواف قدوم ولاصدر...... (شامی : (۴۷۳/۲) كتاب الحج ، مطلب أحكام العمرة ، ط: سعيد)

غنية الناسک : (ص: ۱۹۷) باب العمرة ، وتسمّى الحج الأصغر ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد السارى : (ص: ۶۵۳ ، ۶۵۴) باب العمرة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

(۲) الشاني : أنّه أى الشأن ليس لها وقت معين أى بالاتفاق بل جميع السنة وقت لها أى لجوازها إلّا أنّها تكره في خمسة أيّام أى في ظاهر الرواية ، يوم عرفة ويوم النحر ، وأيّام التشريق ....

(إرشاد السارى : (ص: ۶۵۳) باب العمرة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۹۷) باب العمرة ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۴۷۳/۲) كتاب الحج ، مطلب : أحكام العمرة ، ط: سعيد .

ایک پورانگلی کے ایک تہائی حصے کی مقدار کو کہتے ہیں ۔(۱)

عورت احرام کی حالت میں چہرہ کھلا نہ رکھے

احرام کی حالت میں چہرے کو ڈھکنا جائز نہیں، لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ احرام کی حالت میں عورت کو پردہ نہ کرنے کی اجازت مل گئی، بلکہ جہاں تک ممکن ہو پردہ کرنا ضروری ہے، یا تو سر پر کوئی کیپ لگا لیا جائے اور اس کے اوپر سے کپڑا اس طرح ڈالا جائے کہ پردہ ہو جائے مگر کپڑا چہرہ کو نہ لگے، موجودہ دور میں حاجی کیمپ اور بازار میں یہ تیار ملتے ہیں، روانگی سے پہلے وہاں سے خرید لیں، اور احرام کی حالت میں پہنیں، یا عورت اپنے ہاتھ میں پنکھا وغیرہ رکھے، جہاں نامحرم مردوں کا سامنا ہو اسے چہرہ کے آگے کر لیا کرے ۔(۲)

---

(۱) ثم قصر بأن يأخذ من كل شعرة قدر الأنملة وجوبًا وتقصير الكل مندوب ، والربع واجب و في الرد تحت قوله : بأنّ يأخذ الخ) قال : في البحر والمراد بالتقصير أن يأخذ الرجل والمرأة من رؤوس شعر ربع الرأس مقدار الأنملة كذا ذكره الزيلعي ، ومراده أن يأخذ من كل شعرة مقدار الأنملة...... . (شامي مع الدر المختار : (۵۱۵/۲ ، ۵۱٦) كتاب الحج ، مطلب : في رمي جمرة العقبة ، ط: سعيد)

وإذا حلق أي المحرم رأسه أي رأس نفسه أو رأس غيره أي ولو كان محرمًا عند جواز التحلل أي للخروج من الإحرام بأداء أفعال النسک لم يلزمه شيئ . (إرشاد الساري : (ص: ۳۲۴) باب مناسک منى ، فصل : في الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۷۴) باب مناسک منى يوم النحر، فصل: في الحلق، ط: إدارة القرآن.

وفي تهذيب اللغات للنووي : الأنامل أطراف الأصابع ، وقال أبو عمر الشيباني والسجستاني والجرمي : لكل أصبع ثلاث أنملات . (شامي : (۵۱٦/۲) كتاب الحج ، مطلب في رمي جمرة العقبة ، ط: سعيد)

المعجم الوسيط : (۹۵۵/۲) باب النون ، نمل ، ط: دار الدعوة تركي.

(۲) وهي فيها كالرجل غير أنّها لاتكشف رأسها ، وتكشف وجهها ، والمراد بكشف الوجه عدم مماسة شيئ له ، فلذٰلک يكره لها أن تلبس البرقع ...... فلو سدلت عليه شيئًا وجافته عنه جاز منه حيث الإحرام ، لعدم كونه سترًا ، وإلاّ فسدل الشيئ مستحب كما في الفتح لكن في النهاية =

اس میں شبہ نہیں کہ حج کے طویل اور پر ہجوم سفر میں عورت کے لئے پردہ کی پابندی بڑی مشکل ہے، لیکن جہاں تک ہو سکے پردہ کا اہتمام کرنا ضروری ہے، اور جو اپنے بس سے باہر ہو تو اللہ تعالیٰ معاف فرمائیں گے۔

عورت پر بھی حج فرض ہوتا ہے

جس طرح استطاعت کی صورت میں مرد پر حج فرض ہوتا ہے اسی طرح استطاعت کی صورت میں عورت پر بھی حج فرض ہوتا ہے، البتہ جب تک کوئی محرم میسر نہ ہو حج ادا کرنے کے لئے جانا فرض نہیں ہوتا، اگر زندگی میں محرم کے ساتھ جا کر حج کرلیا تو بہتر ورنہ مرنے سے پہلے حج بدل کی وصیت کردے۔(۱)

= والمحيط : أنّه واجب ، والتوفيق أن الاستحباب عند عدم الأجانب ، وأمّا عند وجودهم فالإرخاء واجب عليها عند الإمكان .... (غنية الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 شامی : (۵۲۷/۲) کتاب الحج ، قبيل : باب القران ، ط: سعيد .

(۱) الرابع : المحرم أو الزوج لإمرأة بالغة ، ولو عجوزًا ومعها غيرها من النساء الثقات والرجال الصالحين وتجب عليها النفقة والراحلة لمحرمها ؛ لأنّه محبوس عليها ، فيشترط أن تكون قادرة علی نفقتها ونفقة الشاملة للراحلة ...... ثم اختلفوا أنّ المحرم أو الزوج شرط الوجوب أو شرط الأداء كما اختلفوا فی أمن الطريق ؟ فقيل : الصحيح الأوّل ، وقيل : الصحيح الثانی ، وثمرته تظهر فی وجوب الوصية إذا ماتت قبل وجود المحرم أو نفقته علی القول باشتراطها وفی وجوب نفقة المحرم وراحلته إذا أبی أن يحج معها إلاّ بهما ...... فمن قال بالأوّل ، قال : لايجب عليها شيئ من ذٰلک ، ومن قال : بالثانی ، قال : وجب عليها جميع ذٰلک كذا فی الفتح ، لكن مشی فی اللباب علی الثانی مع أنّه قال : لايجب عليها التزوج . (غنية الناسک : (ص: ۲۶ ، ۲۷ ، ۲۹) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الرابع ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۷۶ ، ۷۸ ، ۸۱) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الشرط الرابع : المحرم الأمين للمرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة.

🗀 الدر مع الرد : (۴۶۵/۲) کتاب الحج ، ط: سعيد .

عورت پر حج کب فرض ہوتا ہے؟

عورت پر اس وقت حج فرض ہوتا ہے جب اس کے پاس اس قدر روپیہ ہو جس قدر روپیہ کا حج پر جانے کے لئے حکومت کی طرف سے اعلان ہوتا ہے، البتہ حج فرض ہونے کے بعد ادا کرنا اس وقت فرض ہوگا جب اس کے پاس اپنا اور ساتھ جانے والے محرم کا بھی خرچہ ہو ورنہ ادا کرنا فرض نہیں ہوگا بلکہ موت سے پہلے حج بدل کے لئے وصیت کرنا لازم ہوگا۔

اگر کسی عورت کو اس کے شوہر یا باپ یا بھائی یا بیٹے وغیرہ نے مالک بنا کر اتنی رقم دی جو حکومت کے اعلان کے مطابق حج میں جانے کے لئے کافی ہے، اور اس پر قرض وغیرہ بھی نہیں ہے تو اس پر حج فرض ہو جائے گا، اسی طرح اگر اتنے زیورات ملے جن کی مالیت کی رقم حکومت کے اعلان کے مطابق حج کے خرچہ کے لئے کافی ہے، اور اس پر قرض وغیرہ بھی نہیں ہے تو اس پر حج فرض ہو جائے گا، البتہ حج ادا کرنا اس وقت فرض ہوگا جب محرم میسر ہوگا یا شوہر کے ساتھ جانے کا اتفاق ہو، ورنہ حج بدل کے لئے وصیت کر کے جانا لازم ہوگا تا کہ ورثاء اس کے ایک تہائی ترکہ سے اس کا حج بدل کرا دیں۔(۱)

(۱) الرابع: المحرم أو الزوج لإمرأة بالغة ، ولو عجوزًا ومعها غيرها من النساء الثقات والرجال الصالحين وتجب عليها النفقة والراحلة لمحرمها ؛ لأنّه محبوس عليها ، فيشترط أن تكون قادرة على نفقتها ونفقة الشاملة للراحلة ...... ثم اختلفوا أنّ المحرم أو الزوج شرط الوجوب أو شرط الأداء كما اختلفوا فى أمن الطريق ؟ فقيل : الصحيح الأوّل ، وقيل : الصحيح الثانى ، وثمرته تظهر فى وجوب الوصية إذا ماتت قبل وجود المحرم أو نفقته على القول باشتراطها وفى وجوب نفقة المحرم وراحلته إذا أبى أن يحج معها إلّا بهما ...... فمن قال بالأوّل ، قال : لايجب عليها شيئ من ذٰلک ، ومن قال : بالثانى ، قال : وجب عليها جميع ذٰلک كذا فى الفتح ، لكن مشى فى اللباب على الثانى مع أنّه قال : لايجب عليها التزوج . (غنية الناسک : (ص: ۲۶ ، ۲۷ ، ۲۹) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الرابع ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۷۶ ، ۷۸ ، ۸۱) باب شرائط الحج ، النوع الثانى : شرائط الأداء ، الشرط الرابع : المحرم الأمين للمرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 الدر مع الرد : (۴۶۵/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

عورت تلبیہ آہستہ پڑھے

عورت کو بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا منع ہے، اس لئے تلبیہ آہستہ آواز سے پڑھے۔(۱)

عورت عمرہ سے فارغ نہیں ہوئی حج کا وقت آگیا

اگر عورت عمرہ کے احرام کی نیت کرکے مکہ مکرمہ پہنچ گئی، لیکن ایام شروع ہونے کی وجہ سے عمرہ کے افعال ادا کرنے کا موقع نہیں ملا اور حج کے لئے روانگی کا وقت آگیا، تو عمرہ کا احرام کھول کر حج کا احرام باندھ لے، اور نماز نہ پڑھے بلکہ غسل یا وضو کرکے حج کے احرام کی نیت کرلے اور حج کے تمام افعال مکمل کرے، البتہ طواف زیارت کو پاک ہونے تک مؤخر کرے پاک ہونے کے بعد غسل کرکے طواف زیارت کرے، اگر پاکی میں تاخیر ہونے کی وجہ سے طواف زیارت میں بارہ ذی الحجہ سے تاخیر ہوجائے گی تو دم واجب نہ ہوگا، اور وہ عمرہ جو پاک نہ ہونے کی وجہ سے توڑ دیا تھا اس کو مسجد تنعیم وغیرہ سے احرام باندھ کر کرلے۔(۲)

---

(۱) ولاتجهر بالتلبية ، بل تسمع نفسها دفعًا للفتنة . (غنية الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۱۶۲) باب الإحرام، فصل: فی إحرام الإمرأة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

الدر مع الرد : (۵۲۸/۲) کتاب الحج ، قبیل : باب القران ، ط: سعيد.

(۲) وحيضها لايمنع نسكا إلّا الطواف، فهو حرام من وجهين : دخولها المسجد، وترک واجب الطهارة، فلو حاضت قبل الإحرام، اغتسلت وأحرمت، وشهدت جميع المناسک، إلّا الطواف، والسعی؛ لأنّه لايصح بدون الطواف ولايلزمها دم لترک الصدر، وتأخير الزيارة عن وقته لعذر الحيض والنفاس. (غنية الناسک: (ص: ۹۴، ۹۵) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۱۶۲، ۱۶۳) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة. =

عورت کا عورت کے ساتھ سفر کرنا

عورت کا کسی ایسی عورت کے ساتھ حج کا سفر کرنا جس کا شوہر ساتھ ہو، یا ایسی خاتون کے ساتھ جانا جس کے ساتھ اس کا محرم ہو جائز نہیں ہے، یعنی عورت، عورت کے ساتھ حج کا سفر نہیں کرسکتی خواہ دوسری عورت کے ساتھ اس کا شوہر یا محرم ہو یا نہ ہو۔(۱)

عورت کو حج بدل پر بھیجنا

افضل اور بہتر یہ ہے کہ کسی ایسے مرد کو حج بدل کے لئے بھیجا جائے جو نیک کار، دیندار، متقی اور پرہیزگار ہو، اللہ تعالی سے ڈرتا ہو، اور حج کے مسائل کو اچھی طرح جانتا ہو، اور اپنا حج ادا کر چکا ہو، تاہم اگر کسی عورت میں یہ تمام باتیں ہیں تو اس سے

= الدر مع الرد : (۲/۵۲۸) کتاب الحج ، قبیل : باب القران ، ط: سعید .

عن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت : خرجنا مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فی حجة الوداع ...... فکنت أنا ممن أهل بعمرة قالت : فخرجنا حتی قدمنا مکّة فأدرکنی یوم عرفة وأنا حائض ، لم أحل من عمرتی ، فشکوتُ ذٰلک إلی النّبی صلی اللّٰه علیه وسلم فقال : دعی عمرتک ، وانقضی رأسک وامتشطی وأهلی بالحج ، قالت : ففعلت ، فلما کانت لیلة الحصبة، وقد قضی اللّٰه حجنا ، أرسل معی عبد الرحمٰن بن أبی بکر فأردفنی وخرج إلی التنعیم فأهللت بعمرة .... (سنن ابن ماجه : (ص: ۲۱۵) کتاب المناسک ، باب العمرة من التنعیم ، ط: میزان)

(۱) الرابع : المحرم أو الزوج لإمرأة بالغة ، ولو عجوزًا ومعها غیرها من النساء الثقات والرجال الصالحین فی مسیرة سفر . (غنیة الناسک : (ص: ۲۶) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۷۶ ، ۷۷) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الشرط الرابع ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

الدر مع الرد : (۲/۴۶۴ ، ۴۶۵) کتاب الحج ، مطلب : فی قولهم : یقدم حق العبد علی حق الشرع ، ط: سعید .

حج بدل کرانے سے حج بدل ہو جائے گا لیکن مرد کو بھیجنا زیادہ بہتر ہے۔(۱)

عورت کے سر پر بال نہیں

اگر بیماری یا بار بار عمرہ کرنے کی وجہ سے عورت کے سر پر بال نہ ہوں تو عمرہ اور حج میں قربانی کے بعد قینچی چلانے سے حلال ہو جائیگی، اور اگر بالکل بال نہ ہوں تب بھی قینچی چلانے سے حلال ہو جائے گی جیسا کہ گنجا مرد سر پر استرہ چلانے سے حلال ہو جاتا ہے، چاہے استرہ چلانے سے بال بالکل نہ آئیں، اسی طرح عورت قینچی چلانے سے حلال ہو جائے گی۔

واضح رہے کہ عورت کے لئے حلق کرنا کسی حال میں بھی جائز نہیں ہے اس لئے عورت حلق نہیں کر سکتی بلکہ قینچی چلائے گی۔(۲)

---

(۱) فجاز حج الصرورة بمهملة: من لم يحج، والمرأة ولو أمة والعبد وغيره كالمراهق، وغيرهم أولىٰ لعدم الخلاف، وفى الرد تحت قوله: (وغيرهم أولىٰ لعدم الخلاف) أى خلاف الشافعى، فإنّه لايجوز حجهم كما فى الزيلعى، ح، ولا يخفى أن التعليل يفيد أنّ الكراهة تنزيهية؛ لأنّ مراعاة الخلاف مستحبة فافهم...... وقال فى الفتح أيضًا: والأفضل أن يكون قد حج عن نفسه حجة الإسلام خروجًا عن الخلاف، ثم قال: والأفضل إحجاج الحر العالم بالمناسک الّذى حج عن نفسه......
(الدر مع الرد: (۲/۶۰۳) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب: فى حج الصرورة، ط: سعيد)
☜ إرشاد السارى: (ص: ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹) باب الحج عن الغير، حكم حج الصرورة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.
☜ غنية الناسک: (ص: ۳۳۷) باب الحج عن الغير، فصل: فيما ليس من شرائط النيابة فى الحج، ط: إدارة القرآن.

(۲) ويجب إجراء الموسى على الاقرع، وفى الشامية: قوله: ويجب إجراء الموسىٰ على الاقرع، هو المختار كما فى الزيلعى والبحر واللباب غيرها، وقيل استحبابًا، قال فى شرح اللباب، وقيل استنانا وهو الأظهر. (شامى: (۲/۵۱۶) كتاب الحج، قبيل: مطلب فى طواف الزيارة، ط: سعيد)
☜ قوله: ويجب إجراء الموسىٰ أى على الأصح، وقيل يستحب "هندية" قوله على اقرع مثله إذا جاء وقت الحلق ولم يكن على رأسه شعر، بأن حلق قبل ذٰلک، وإنّما وجب إجراء الموسىٰ لأنه لما عجز عن الحلق والتقصير يجب عليه التشبه بالحلق كالمفطر فى شهر رمضان يجب عليه التشبه بالصائم، ولأنّ الواجب عليه إجراء الموسىٰ. =

عورت کے لئے خاص لباس

عورتوں کو احرام باندھنے کے لئے کسی خاص قسم کا لباس پہننا لازم نہیں ہے، اس لئے خواتین احرام میں سلے ہوئے کپڑے بدستور پہنتی رہیں، خواہ کسی رنگ کے بھی ہوں، انکا احرام یہ ہے کہ چہرہ کھلا رکھیں اور ہاتھوں میں دستانے نہ پہنیں یہی بہتر ہے، البتہ غیر محرم مرد ہوں تو ان کے سامنے پردہ اس طرح کریں کہ کپڑا وغیرہ چہرہ کے برابر میں رہے اور چہرہ سے نہ لگے، اور اگر کپڑے وغیرہ سے ہاتھوں کو چھپانا چاہتی ہیں تو چھپالیں۔(۱)

= (حاشية الطحطاوى على الدر المختار: (۱/ ۵۰۷) كتاب الحج، ط: رشيديه كوئٹه)

☜ الهندية: (۱/ ۲۳۱) كتاب المناسک، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

☜ ولاحلق على المرأة لما روى عن ابن عبّاس رضى الله عنهما عن النّبىّ ﷺ أنّه قال: ليس على النّساء حلق، وإنّما عليهنّ تقصير، وروت عائشة رضى الله عنها أنّ النّبىّ ﷺ أنّه نهٰى المرأة أن تحلق رأسها، ولأنّ الحلق فى النّساء مثلة ولهٰذا لم تفعله واحدة من نساء رسول الله ﷺ ولكنّها تقصر، فتأخذ من أطراف شعرها قدر أنملة لما روى عن عمر رضى الله تعالىٰ عنه أنّه سئل، فقيل له كم تقصر المرأة؟ فقال مثل هٰذه، وأشار إلى أنملة. (بدائع الصنائع: (۲/ ۱۴۱) كتاب الحج، فصل: وأمّا الحلق والتقصير، ط: سعيد.

☜ غنية الناسک: (ص: ۱۷۵) باب مناسک منى يوم النحر، فصل فى الحلق، ط: إدارة القرآن.

☜ شرح اللباب: (ص: ۳۲۴) باب مناسک منٰى، فصل: فى الحلق والتقصير، ط: بيروت.

☜ قلت: ولو اعتمرت المرأة إيّاما و قصرت من شعرها كل يوم حتى بقيت شعرها قدر أنملة، فإن حلقت رأسها وقعت فى الحرمة أو الكراهة، وإن لم تحلق فلاتحل، ولم أر حكمه فى ذٰلک فى شيئ من كتب المذهب إلا أن يقال كما أنّ إجراء الموسٰى على من ليس له شعر فى الرأس يكفيه كذٰلک إجراء المقصر لعلها تكفيها، والله أعلم. (بذل المجهود: (۳/ ۱۸۴) باب الحلق والقصر، ط: معهد الخليل)

(۱) هى فيه كالرجل غير أنّها لا تكشف رأسها و تكشف وجهها، والمراد بكشف الوجه عدم مماسة شيئ له، فلذٰلک يكره لها أن تلبس البرقع؛ لأنّ ذٰلک يماس وجهها...... ولو سدلت عليه شيئًا وجافته عنه جاز من حيث الإحرام، لعدم كونه سترًا، وإلّا فسدل الشيئ مستحب، كما فى الفتح، لكن فى النهاية، والمحيط أنّه واجب، والتوفيق أن الاستحباب عند عدم الأجانب، وأما عند وجودهم فالإرخاء واجب عليها عند الإمكان...... وتلبس من المخيط ما بدالها كالدرع و القميص، والسراويل والخفين، والقفازين، وقوله عليه الصلاة والسلام: "ولا تلبس القفازين"، نهى ندب. (غنية الناسک: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل فى إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)=

عورتوں کا احرام

عورتوں کا احرام اور حج بھی مردوں کی طرح ہے، فرق یہ ہے کہ عورتوں کو سلے ہوئے کپڑے پہننے کی اجازت ہے بلکہ سلے ہوئے کپڑے پہنے رہنا چاہیے، اور سر کو بھی چھپانا چاہیے تاکہ بے پردگی کا خطرہ نہ رہے، اور چہرے پر کپڑا نہ لگے، اس کو کھلا رکھے البتہ غیر محرم کے سامنے چہرہ کھلا نہ رکھے اور سر سے پردے کے کپڑے کو چہرہ پر اس لٹکائے کہ پردہ بھی ہو جائے اور چہرہ پر لگے بھی نہیں۔(۱)

عورتوں کا جنازہ کی نماز میں شریک ہونا

☆ عورتوں کے لئے صرف جنازہ کی نماز ادا کرنے لئے حرم میں جانا درست نہیں، تاہم اگر طواف، عمرہ یا بیت اللہ کی زیارت کے لئے حرم جانا ہو تو اس وقت جنازہ کی نماز میں شریک ہونے کی گنجائش ہے۔(۲)

= ▭ إرشاد الساری: (ص: ۱۶۲) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

▭ الدر مع الرد : (۲/۵۲۷ ، ۵۲۸) كتاب الحج ، قبيل : باب القران ، ط: سعيد .

(۱) انظر الى الحاشية السابقة رقم: ۱ فى الصفحة رقم: ؟؟؟؟؟. (هي فيه كالرجل)

(۲) أنّ أبا طلحة دعا رسول اللّٰه ﷺ إلى عمير بن أبى طلحة حين توفى ، فأتاهم رسول اللّٰه ﷺ، فصلّى عليه فى منزلهم فتقدّم رسول اللّٰه ﷺ ، وكان أبوطلحة وراءه وأم سليم وراء أبى طلحة ولم يكن معهم غيرهم ، قال الحاكم : هٰذا حديث صحيح على شرط الشيخين ، وسنة غريبة فى إباحة صلاة النساء على الجنائز . (إعلاء السنن)

▭ وفيه أيضًا : ان موقف النساء فى صلاة الجناة كموقفهن فى المكتوبات ، فإنّ محاذاتها للرجال فى صلاة الجنازة ، وإن لم تفسد صلاتهم ولكن لاتخلو من الكراهة . (إعلاء السنن : (۸/ ۳۴۸) ط: إدارة القرآن)

▭ ولاحق للنساء فى الصلاة على الميت . (الهندية : (۱/۱۶۳) الباب الحادى والعشرون فى الجنائز ، الفصل الخامس فى الصلاة على الميت ، ط: رشيديه)

▭ الصلاة على الجنازة فرض كفاية إذا قام به البعض واحدًا كان أو جماعة ذكرًا كان أو أنثٰى سقط عن الباقين . (الهندية : (۱/۱۶۳) الباب الحادى والعشرون فى الجنائز ، الفصل الخامس فى الصلاة على الميت ، ط: رشيديه)

عورتوں کا مسجد حرام کی جماعت میں شامل ہونا

جس طرح خواتین کے لئے اپنے وطن مین نماز تنہا گھروں میں پڑھنا افضل ہے اسی طرح مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں بھی خواتین کے لئے نماز رہائش گاہ اور ہوٹلوں میں تنہا جماعت کے بغیر پڑھنا افضل ہے، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں نماز کا جو ثواب حرم اور مسجد نبوی میں مردوں کو ملتا ہے ان کو گھروں میں پڑھنے سے اس سے زیادہ مل جاتا ہے، ایسی صورت میں حرمین شریفین میں عورتوں کے لئے رہائش گاہ اور ہوٹل میں نماز پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔(۱)

اگر کسی وقت بیت اللہ شریف کو دیکھنے کی غرض سے یا طواف کی غرض سے مسجد حرام میں یا صلاۃ وسلام کی غرض سے مسجد نبوی میں آئیں اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھ لیں تو نماز ادا ہوجاتی ہے، بشرطیکہ مردوں کے درمیان میں کھڑی نہ ہوں، اگر ایک

---

(۱) عن ابن مسعود رضی اللّٰہ عنہ قال: قال صلاۃ المرأۃ فی بیتھا أفضل من صلاتھا فی حجرتھا، وصلاتھا فی حجرتھا أفضل من صلاتھا فی دارھا، وصلاتھا فی دارھا أفضل من صلاتھا فیما سواہ. ثم قال: إن المرأۃ إذا خرجت تشرف لھا الشیطان. (المعجم الکبیر للطبرانی: (۹/ ۳۴۱) رقم الحدیث: ۹۴۸۲، أحادیث عبد اللّٰہ ابن مسعود رضی اللّٰہ عنہ، ط: مکتبۃ امام ابن تیمیہ)

عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنھما قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: لاتمنعوا نساء کم المساجد، وبیوتھن خیر لھن...... عن عبد اللّٰہ عن النبیّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: صلاۃ المرأۃ فی بیتھا أفضل من صلاتھا فی حجرتھا وصلاتھا فی مخدعھا أفضل من صلاتھا فی بیتھا. (سنن أبی داود: (۱/ ۹۴) رقم الحدیث: ۵٦۷، و ۵۷۰) کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی خروج النّساء إلی المسجد، ط: رحمانیہ)

الاختیار لتعلیل المختار: (۱/ ۱۴٦) کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ط: دار الکتب العلمیۃ.

بدائع الصنائع: (۲/ ۱۱۳) کتاب الاعتکاف، فصل: وأمّا شرائط صحتہ، ط: سعید.

والفتویٰ فی زماننا علی أنھنّ لایخرجن وإن کنّ عجائز إلی الجماعات لا فی اللیل ولا فی النھار لغلبۃ الفتنۃ والفساد وقرب یوم المعاد. (مجموعۃ رسائل اللکنوی: (۴/ ۱۱۸) نفع المفتی والسائل، مایتعلق بالجماعۃ، ط: إدارۃ القرآن)

الدر مع الرد: (۱/ ۵٦٦) کتاب الصلاۃ، باب الإمامۃ، ط: سعید.

عورت مردوں کے درمیان کھڑی ہوجاتی ہے تو اس سے تین مردوں کی نماز فاسد ہوجاتی ہے، دائیں بائیں جانب کے دو مردوں کی اور اس کی سیدھ میں پیچھے ایک مرد کی ، اگر بالفرض کوئی عورت اتفاقیہ طور پر عین نماز کے وقت صفوں کے درمیان پھنس جائے اور نکلنا دشوار ہوجائے یا طواف کے دوران نماز کھڑی ہوجائے تو اس وقت اس کو نماز کے بغیر جہاں بھی جگہ ملے خاموش ہوکر بیٹھ جانا چاہئے ، نماز کی نیت ہرگز نہ کرے، ورنہ دائیں بائیں اور بالکل سیدھ میں پیچھے والے مردوں کی نماز فاسد ہوجائے گی ۔(۱)

جب امام فارغ ہوجائے تو پھر تنہا وہیں نماز ادا کرے،عورتوں کو بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے لئے بھی ایسے وقت میں جانا چاہئے جب نماز کا وقت نہ ہو، اس وقت نسبتاً ہجوم بھی کم ہوتا ہے ، اور اگر اتفاقاً نماز کا وقت ہوجائے تو اذان ہوتے ہی جلدی جلدی طواف پورا کرلیں یا طواف درمیان میں چھوڑ دیں اور جتنے چکر رہ گئے وہ نماز کے بعد جہاں چھوڑے تھے وہیں سے پورے کرلیں یا اس طواف کو شروع سے دوبارہ کرلیں ۔(۲)

---

(۱) ولو حاذت امرأة أو صبية مشتهاة تعقل الصلاة رجلاً ، أو تقدمت عليه قدر ركن ، وصلاتها مطلقة مشتركة تحريمة و أداءً واتحد المكان والجهة بلاحائل ونويت إمامتها فسدت صلاة الرجل...... (حلبی کبیر : (۴۴۹) فصل : في الإمامة ، السادس : في الموقف ، ط: نعمانيه كوئٹه ، و: (ص : ۵۲۱) ط: سهيل اكيڈمی لاهور)

والمعتبر في المحاذاة الساق والكعب على الصحيح ثم المرأة الواحدة تفسد صلاة ثلاثة، واحد عن يمينها وآخر عن يسارها، وآخر خلفها، ولا تفسد أكثر من ذلك...... (الهندية: (۱/ ۸۹) كتاب الصلاة، الباب الخامس: في الإمامة، الفصل الخامس: في بيان مقام الإمام والمأموم، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۱/۵۷۲ إلى ۵۷۵) كتاب الصلاة ، باب الإمامة ، ط:سعيد .

(۲) ولو خرج منه أو من السعي إلى جنازة أو مكتوبة أو تجديد وضوء ثم عاد و بنى...... (قوله: وبنى) أى على ما كان طافه ولايلزمه الاستقبال فتح، قلت: ظاهره أنّه لو استقبل لا شيئ عليه فلايلزمه إتمام الأوّل؛ لأنّ هٰذا الاستقبال للإكمال بالموالاة بين الأشواط ثم رأيت في اللباب ما يدلّ عليه حيث قال في فصل مستحبات الطواف، ومنها استئناف الطواف لو قطعه...... أو فعله على وجه مكروه، قال شارحه لو قطعه أى ولو بعذر...... (الدر مع الرد: (۲/۴۹۷) كتاب الحج، مطلب في طواف القدوم، ط: سعيد) =

تاہم اگر خواتین حرمین میں جا کر نماز پڑھنا چاہیں تو ان کو منع نہ کریں بلکہ انہیں عورتوں کی مخصوص جگہ میں جا کر نماز پڑھنے کی ہدایت کریں۔

عورتوں کا مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جا کر عام عورتیں مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھتی ہیں اور مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پوری کرنا ضروری سمجھتی ہیں، یہ مسئلہ اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ حرمین شریفین میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت صرف مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں ہے۔(۱)

عورتوں کو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں جا کر بھی اپنی رہائش گاہ میں نماز پڑھنے کا حکم ہے، اور رہائش گاہ میں نماز پڑھنا مسجد کی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے افضل ہے۔(۲)

غور کرنے کی بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ جب دنیا میں موجود تھے، اور خود نماز پڑھا رہے تھے اسی وقت یہ فرما رہے تھے کہ ''عورت کا گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے افضل ہے۔(۳)

''جس نماز میں افضل الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ امام ہیں اور صحابہ کرام مقتدی ہیں، جب اس جماعت کے بجائے عورت کا گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے تو آج کی جماعت عورت کے لئے کیسے افضل ہو سکتی ہے؟

خلاصہ یہ کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ جا کر عورتوں کا اپنے اپنے گھروں، ہوٹلوں اور رہائش گاہوں میں نماز پڑھنا ہی افضل اور بہتر ہے، اور یہ گھر وغیرہ کی نماز ان کے

= ▭ غنية الناسک : (ص: ۱۲۷) باب فی ماهية الطواف وأنواعه وأركانه ...... ، فصل : وأمّا مكروهاته،...... ط: إدارة القرآن.

▭ إرشاد الساری: (ص: ۲۲۶) باب أنواع الأطوفة، فصل: فی مستحباته، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة.

(۱،۲،۳) انظر الحاشية رقم: ۱ ، علی الصفحة رقم: ۲۳۰.

لئے حرمین شریفین کی جماعت کی نماز سے افضل ہے، حرم شریف میں طواف کے لئے آنا چاہئے لیکن مردوں کے ہجوم میں گھسنے کی کوشش نہ کریں، اور ہجوم میں حجر اسود کا بوسہ لینے کی بھی کوشش نہ کریں ورنہ گنہگار رہوں گی۔(۱)

نیکی برباد گناہ لازم کا مضمون صادق آئے گا۔

(تنبیہ) اگر کوئی عورت حرمین شریفن میں پردہ کے ساتھ جاکر خواتین کے مخصوص دروازے سے داخل ہوکر متعینہ جگہ پر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا چاہتی ہے تو اس کو منع نہ کریں بلکہ جانے دیں کیونکہ یہ محبت اور جذبات کا مسئلہ ہے، اور اختلاف جائز اور ناجائز میں نہیں بلکہ افضل اور غیر افضل میں ہے۔(۲)

ورنہ زندگی بھر حسرت رہ جائے گی، اور ایسا نہ ہو کہ یہی حسرت، جھگڑا فساد اور اختلاف وطلاق کا سبب بن جائے۔

عورتوں کے بال

قربانی سے فارغ ہونے کے بعد عورتیں احرام کھولنے کے لئے اپنے بال خود کاٹ سکتی ہیں، اور ایک عورت دوسری عورت کے بال بھی کاٹ سکتی ہے۔(۳)

(۱) ولاتستلم الحجر إذا كان هناک جمع؛ لأنّها ممنوعة عن ممارسة الرجال إلاَّ أن تجد الموضع خاليا. (غنية الناسک: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

ارشاد الساری: (ص: ۱۶۲) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

الدر مع الرد: (۵۲۸/۲) كتاب الحج، قبيل: باب القران، ط: سعيد.

انظر الحاشية رقم: ۱، على الصفحة رقم: ۲۳۰.

(۲) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱، على الصفحة السابقة رقم: ۲۳۰، أيضًا.

(۳) ولو حلق رأسه أو رأس غيره من حلال أو محرم، جاز له الحلق، لم يلزمهما شيئ. (غنية الناسک: (ص: ۱۷۴) باب مناسک منى يوم النحر، فصل: فی الحلق، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۳۲۴) باب مناسک منٰی، فصل: فی الحلق والتقصير، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

إعلاء السنن: (۴۲۷/۱۰) كتاب الحج، مسائل شتى تتعلق بالحج، باب هل يجب على المحصر الحلق إذا حل فی مكانه ولم يصل إلى البيت، ط: إدارة القرآن.

عورتوں کے قافلہ کا حکم

فطری اور قدرتی طور پر مرد کا میلان عورت کی طرف اور عورت کا مرد کی طرف ہوتا ہی ہے، اور شیطان ملعون بھی گناہوں میں مبتلا کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا تا رہتا ہے، مشکوۃ شریف میں ہے کہ ''مردوں کے حق میں عورتوں سے زیادہ نقصان پہنچانے والا کوئی فتنہ نہیں ہے''۔(۱)

دین اسلام کے ضروری احکام میں سے ایک ضروری حکم حج کی ادائیگی بھی ہے، اور اس کو فتنہ فساد سے بچانے کے لئے ایک زائد احتیاطی تدبیر یہ ہے کہ عورت کے سفر میں دیندار محرم یا شوہر ساتھ ہو جو اس کی پورے طور پر حفاظت کر سکے، ورنہ عورتوں کے لئے حج کے سفر کی بھی اجازت نہیں، اگر عورت محرم کے بغیر صرف عورتوں کے ساتھ حج کرنے کے لئے جائے گی تو اللہ کے قانون کی خلاف ورزی کی وجہ سے گنہگار ہوگی، وجہ یہ ہے کہ سفر میں عورتوں کی عصمت وناموس کی جس قدر حفاظت شوہر اور محرم کر سکتا ہے وہ عورتیں نہیں کر سکتیں، بلکہ خود وہ عورتیں بھی عصمت و پاکدامنی کی حفاظت کے لئے دوسروں کی محتاج ہیں۔

عورت کے حق میں محرم کی شرط اور ضرورت حج سے محرومی کا باعث نہیں بلکہ اس کی عصمت وناموس کی حفاظت وبدگمانی، بدنامی اور تہمت سے بچانے کے لئے ہے جس کے بغیر عورت کی کوئی قیمت نہیں، لہذا عورتوں کو چاہئے کہ شریعت کے احکام کی قدر کریں اور شریعت کو اپنا محسن سمجھیں، رہا حج کو جانے کا معاملہ تو کوئی محرم نہ ملے

---

(۱) عن أسامة بن زيد قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما تركتُ بعدى فتنة أضرّ على الرجال من النّساء. متفق عليه. (مشكوٰة المصابيح: (ص: ۲۶۷) كتاب النكاح، الفصل الأوّل، ط: قديمى)

صحيح البخارى: (۱۴۵۲/۲) رقم الحديث: ۵۰۹۶، كتاب النكاح، باب مايتقى من شؤم المرأة، ط: الطاف اينڈ سنز.

سنن ابن ماجه: (ص: ۲۸۸) أبوب الفتن، باب فتنة النّساء، ط: ميزان.

تو شریعت حج بدل کی بھی اجازت دیتی ہے، جس میں وہ پورے ثواب کی مستحق ہوگی، مزید یہ کہ شرعی حکم کی تابعداری کرنے والی ہوگی اور اجر عظیم کی حق دار ہوگی؛ اس لئے عورتوں کے لئے محرم یا شوہر کے بغیر تنہا عورتوں کے قافلے میں شامل ہوکر حج کرنا درست نہیں، ایسی عورتیں محرم کے بغیر حج کرنے کی وجہ سے گنہگار رہوں گی۔(۱)

عورتوں کے لئے حجاج کو رخصت کرنے کے لئے جانا

بعض جگہ یہ رواج ہے کہ حجاج کرام جب حج کے لئے جاتے ہیں تو اسٹیشن یا ائرپورٹ تک رخصت کرنے لئے عورتیں بھی جاتی ہیں، اسٹیشن اور ائرپورٹ پر مردوں اور عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے، بے پردگی ہوتی ہے اور اس کے علاوہ اور بھی بہت

(۱) وأمّا الّذی یخصّ النّساء فشرطان : أحدھما أن یکون معھا زوجھا أو محرم لھا فإن لم یوجد أحدھما لایجب علیھا الحج ، وھٰذا عندنا ؛ لأنّھا إذ لم یکن معھا زوج ولا محرم لایؤمن علیھا إذ النّساء لحم علی وضم إلا ما ذبّ عنہ ، ولذا لایجوز لھا الخروج وحدھا ، والخوف عند اجتماعھنّ أکثر ولھٰذا حرمت الخلوۃ بالأجنبیۃ وإن کان معھا امرأۃ أخریٰ .... (بدائع الصنائع: (۲/ ۱۳۳) کتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائط فرضیتہ فنوعان ، ط: سعید)

▭ ومع زوج أو محرم ...... وفی الرد تحت قولہ : (قولان) ھما مبنیان علی أن وجود الزوج أو المحرم شرط وجوب أم شرط وجوب أداء والّذی اختارہ فی الفتح أنّہ مع الصحۃ وأمن الطریق شرط وجوب الأداء ، فیجب الإیصاء إن منع المرض وخوف الطریق أو لم یوجد زوج ولا محرم قلتُ : لکن جزم فی اللباب بأنّہ لایجب علیھا التزوج مع أنّہ مشی علی جعل المحرم أو الزوج شرط أداء ، ورجح ھٰذا فی الجوھرۃ وابن أمیر الحاج فی المناسک .... (الدر مع الرد : (۲/۴۶۴ ، ۴۶۵) کتاب الحج ، ط: سعید)

▭ ولو حجت بلا محرم أو زوج جاز حجھا بالاتفاق ، کما لو تکلّف رجل مسألۃ النّاس وحج ، ولکن مع الکراھۃ التحریمیۃ للنھی . (غنیۃ الناسک : (ص: ۲۹) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارۃ القرآن)

▭ ولو حجت بغیر محرم جاز حجھا بالاتفاق ، کما لو تکلف رجل مسألۃ النّاس وحجّ ، ولکنھا تکون عاصیۃ ، ومعنی قولھم : " لایجوز لھا أن تحج بغیر محرم " : لایجوز لھا الخروج إلی الحج ، وأمّا الحج فیجوز .... (إرشاد الساری : (ص: ۷۶) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الرابع ، ط: الإمدادیۃ ، مکّۃ المکرّمۃ)

سارے گناہ ہوتے ہیں، یہ رسم بہت سی برائیوں پر مشتمل ہونے کی وجہ سے بہت ہی بری اور مذموم ہے، اس کو ترک کرنا لازم ہے، یہ حج جیسی عظیم عبادت کے نام پر مردوں اور عورتوں کا ایک مخلوط اجتماع ہے جو ثواب کی بجائے لعنت اور عذاب کا سبب ہے، اس لئے اس رسم کو بالکل بند کردینا ضروری ہے ورنہ اس پر عمل کرنے والے اور اس کو رواج دینے والے سب سخت گنہگار رہوں گے۔(۱)

عورتوں کے لئے حجر اسود کو چومنا

عورتوں کے لئے حجر اسود کو چومنا جائز ہے لیکن اگر حجر اسود کو چومنے کے لئے اجنبی مردوں کے ساتھ جسم لگنے کا احتمال ہو تو حرام ہے، اس لئے اگر اجنبی مردوں سے جسم لگنے کا احتمال نہ ہو تو حجر اسود کو چومے ورنہ نہ چومے۔(۲)

عورتوں کے لئے سر منڈوانا منع ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

---

(۱) ومن منكراتهم أيضًا خروج النّساء عند ذهابهم وعند مجيئهم، فإنّ الواجب على المرأة قعودها في بيتها وعدم خروجها من منزلها وعلى الزوج منعها عن الخروج، ولو أذن لها وخرجت كانا عاصيين، والإذن قد يكون بالسكوت فهو كالقول؛ لأنّ النهي عن المنكر فرض...... فخروج النّساء في هٰذا الزمان من بيوتهن من أكثر الفتن لا سيّما الخروج المحرّم، كخروج خلف الجنازة ولزيارة القبور وعند خروج الحجاج ومجيئهم، والخير قعودهن في بيوتهن وعدم خروجهن عن منزلهن....... (مجالس الأبرار: (ص: ۱۴۵) مجلس رقم: ۲۰، ط: سهيل اكيڈمى)

☜ وقوله تعالىٰ: ﴿وقررن في بيوتكنّ﴾ ...... وقيل: إن معنى ﴿وقرن في بيوتكن﴾ كن أهل وقار وهدوء وسكينة، ...... وفيه الدلالة على أنّ النّساء مأمورات بلزوم البيوت، منهيات عن الخروج. (أحكام القرآن للجصّاص: (۳/ ۵۲۹) سورة الأحزاب، فصل، ط: قديمى)

(۲) ولاتقرب الحجر عند الزحام لمنعها من مماسة الرجال. (الدر المختار مع الرد: (۲/ ۵۲۸) كتاب الحج، قبيل: باب القران، ط: سعيد)

☜ إرشاد السارى: (ص: ۱۶۲) باب الإحرام، فصل: في إحرام المرأة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

☜ غنية الناسک: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل: في إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن.

نے عورتوں کو اپنا سر منڈانے سے منع فرمایا ہے۔(۱)

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ حدیث مروی ہے کہ عورتوں پر حلق (گنجا کرنا) نہیں ہے، عورتوں پر صرف بال کٹوانا ہے۔(۲)

عورتوں کے لئے احرام کھولتے وقت سر منڈوانا دو وجہوں سے ممنوع ہے، ایک یہ کہ اس سے عورت کی شکل بدنما ہو جاتی ہے، دوسری وجہ یہ ہے کہ اس سے عورت، مرد کی ہم شکل بن جاتی ہے اور عورتوں کے لئے مردوں کی شکل اختیار کرنا مطلقا حرام ہے۔(۳)

عورتوں کے لئے محرم لازم ہونے کی وجہ

''عورتوں کے قافلہ کا حکم'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/ ۲۳٤)

عورتوں کے لئے مخصوص احکام

مرد اور عورت کے حج کے درمیان ان مسائل میں فرق ہے:

---

(۱) عن علی و عائشة قالا : نهی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم أن تحلق المرأة رأسها . (مشکوٰة المصابیح : (ص: ۲۳۳) کتاب المناسک ، باب الحلق ، الفصل الثامن، ط: قدیمی)

جامع الترمذی: (۱/ ۳۰۷) أبواب الحج، باب ماجاء فی کراهیة الحلق للنساء، ط: رحمانیه.

(۲) عن ابن عباس قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم : لیس علی النّساء الحلق إنّما علی النّساء التقصیر. رواه ؤبو داود، والدارمی. (مشکوٰة المصابیح: (ص: ۲۳۳) کتاب المناسک، باب الحلق، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

سنن أبی داود: (۱/ ۲۸۷) کتاب المناسک، باب الحلق والتقصیر، ط: رحمانیه.

سنن دارمی: (۲/ ۸۹) رقم الحدیث: ۱۹۰۵، کتاب المناسک، باب من قال لیس علی النّساء حلق ، ط: دار الکتاب العربی.

(۳) ونهی أن تحلق المرأة رأسها ؛ لأنّها مثلة ، وتشبه بالرجال . (حجة اللّٰه البالغة : (ص: ۶۵) مبحث فی أمور تتعلق بالحج ، ط: میر محمد)

رحمة اللّٰه الواسعة : (۴/ ۲۴۸ ، ۲۴۹) مبحث فی أمور تتعلق بالحج ، ط: زمزم پبلشرز .

حکمة التشریع و فلسفته : (۱/ ۱۸۲) حکمة الحلق ، ط: حقانیه پشاور.

① عورتوں کا احرام صرف اتنا ہے کہ نیت اور تلبیہ کے وقت اور اس کے بعد عورتیں معمول کے لباس میں رہیں البتہ اپنا سر ڈھانک لیں اور چہرہ کھولے رکھیں اور غیر محرم کے سامنے پردہ کریں لیکن چہرہ پر کچھ نہ لگے۔(۱)

② سلے ہوئے کپڑے عورتوں کے لئے احرام کے دوران منع نہیں ہیں۔(۲)

③ عورتیں ہر قسم کے جوتے چپل پہن سکتی ہیں۔(۳)

④ عورتیں تلبیہ آہستہ آواز سے پڑھیں۔(۴)

---

(۱) هی فیه کالرجل غیر أنّها لا تکشف رأسها و تکشف وجهها، والمراد بکشف الوجه عدم مماسة شیئ له، فلو سدلت علیه شیئًا وجافته عنه جاز منه حیث الإحرام، لعدم کونه سترًا، وإلّا فسدل الشیئ مستحب، (غنیة الناسک: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل فی إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۶۲ ، ۱۶۳) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۲/۵۲۷ ، ۵۲۸) کتاب الحج ، قبیل : باب القران ، ط: سعید .

(۲) وتلبس من المخیط ما بدالها کالدرع و القمیص ، والسراویل والخفین .(غنیة الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۶۲ ، ۱۶۳) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۲/۵۲۷ ، ۵۲۸) کتاب الحج ، قبیل : باب القران ، ط: سعید .

(۳) وتلبس من المخیط ما بدالها کالدرع و القمیص ، والسراویل والخفین .(غنیة الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۶۲ ، ۱۶۳) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة.

▭ الدر مع الرد : (۲/۵۲۷ ، ۵۲۸) کتاب الحج ، قبیل : باب القران ، ط: سعید .

(۴) ولاتجهر بالتلبیة بل تسمع نفسها دفعا للفتنة . (غنیة الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۶۲ ، ۱۶۳) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة.

▭ الدر مع الرد : (۲/۵۲۷ ، ۵۲۸) کتاب الحج ، قبیل : باب القران ، ط: سعید .

⑤ ناپاکی کی حالت یعنی حیض ونفاس میں احرام کی نیت کر کے دعا، تلبیہ پڑھ کر احرام باندھ لیں، نماز نہ پڑھیں۔(۱)

⑥ سر کے بالوں کو ایک کپڑے سے باندھ لیں تاکہ کوئی بال ٹوٹ کر نہ گر جائے، اور یہ کپڑا یا رومال صرف احتیاط کے لئے ہے، یہ احرام نہیں ہے، اس کو احرام سمجھنا صحیح نہیں ہے۔(۲)

⑦ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے دوران ہرے کھمبوں یعنی ہری ٹیوب لائٹس کے درمیان مردوں کی طرح عورتوں کے لئے دوڑنا مسنون نہیں ہے، اس لئے خواتین اس حصے میں بھی عام رفتار پر چلیں گی۔(۳)

⑧ عورتوں کے لیے عمرہ اور حج کا احرام کھولتے وقت بالوں کے آخر سے

---

(۱) وحیضها لایمنع نسگا إلّا الطواف فهو حرام من وجهین، دخولها المسجد و ترک واجبا لطهارة، فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت، وشهدت جمیع المناسک إلّا الطواف والسعی؛ لأنّه لایصح بدون الطواف، ولایلزمها دم لترک الصدر وتأخیر الزیارة عن وقته لعذر الحیض والنفاس. (غنیة الناسک: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۱۶۲، ۱۶۳) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

الدر مع الرد: (۲/۵۲۷، ۵۲۸) کتاب الحج، قبیل: باب القران، ط: سعید.

(۲) وتلبس من المخیط ما بدالها کالدرع و القمیص، والسراویل والخفین. (غنیة الناسک: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل فی إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۱۶۲، ۱۶۳) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

الدر مع الرد: (۲/۵۲۷، ۵۲۸) کتاب الحج، قبیل: باب القران، ط: سعید.

(۳) ولاتسعی بین المیلین. (غنیة الناسک: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ۱۶۲، ۱۶۳) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

الدر مع الرد: (۲/۵۲۷، ۵۲۸) کتاب الحج، قبیل: باب القران، ط: سعید.

صرف انگلی کے ایک پور کے برابر کاٹ لینا کافی ہے (انگلی کی ہر گانٹھ کو پور کہا جاتا ہے)(۱)

⑨ حیض ونفاس کی حالت میں طواف کے علاوہ حج کے تمام ارکان ادا کرسکتی ہیں۔(۲)

⑩ ایام نحر یعنی دس، گیارہ، اور بارہ تاریخ میں حیض ونفاس سے پاکی کی حالت نہ ہو تو طواف زیارت کو پاک ہونے تک موخر کردیں پاک ہونے کے بعد غسل کر کے طواف زیارت کریں، تاخیر کی وجہ سے کوئی دم لازم نہیں ہوگا۔(۳)

⑪ ہوائی جہاز، جدہ یا مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد شوہر یا محرم کا انتقال ہوجائے یا طلاق ہوجائے تو اسی حالت میں حج کے ارکان ادا کرسکتی ہیں۔(۴)

⑫ اگر عورتیں واپسی کے وقت ماہواری کے ایام میں مبتلا ہوجائیں تو ان سے طواف وداع معاف ہوجاتا ہے اور دم واجب نہیں ہوتا۔(۵)

⑬ اضطباع یعنی طواف کے دوران احرام کی چادر دائیں بغل کے نیچے سے

---

(۱) ولاتسلم الحجر إذا كان هناک جمع ...... ولا تحلق رأسها ؛ لأنّه مثلة كحلق الرجل لحيته بل تقصير من ربع شعرها كالرجل وقصر الكل أفضل . (غنية الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى: (ص: ۱۶۲، ۱۶۳) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

الدر مع الرد : (۲/ ۵۲۷ ، ۵۲۸) كتاب الحج ، قبيل : باب القران ، ط: سعيد .

(۲،۳،۵) انظر الحاشية رقم: ۱ ، فی الصفحة رقم: ۲۳۹ . (وحيضها لايمنع نسكًا إلّا الطواف)

(۴) ولا تحج إلّا بمحرم أو زوج فی الطريق إذا كان سفرًا . (غنية الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۱۶۲ ، ۱۶۳) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام المرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (۲/ ۵۲۷ ، ۵۲۸) كتاب الحج ، قبيل : باب القران ، ط: سعيد .

نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا عورتوں کے لئے نہیں ہے، یہ حکم صرف مردوں کے ساتھ خاص ہے۔(۱)

⑭ عورتوں کو رمی کے وقت ہاتھا اتنا اونچا نہ اٹھانا چاہئے کہ بغل نظر آئے۔(۲)

⑮ ''رمل'' یعنی طواف کے شروع کے تین چکروں میں شانہ ہلاتے ہوئے تیزی سے قدم کو قریب قریب رکھ کر چلنا عورتوں کے لئے مسنون نہیں ہے، یہ صرف مردوں کے لئے مسنون ہے، خواتین اپنی ہی چال سے چلیں۔(۳)

عید کی قربانی کا حکم

☆ جو حاجی صاحبان مسافر ہوں، اور انہوں نے حج تمتع یا قران کیا ہو ان پر ''دم شکر'' یعنی صرف حج کی قربانی واجب ہے، وطن میں جو سالانہ قربانی کی جاتی ہے وہ واجب نہیں۔

اور جو حاجی مسافر نہ ہوں بلکہ مکہ مکرمہ میں مقیم ہوں یعنی ۷ر ذی الحجہ تک پندرہ دن یا اس سے زیادہ بنتے ہوں اور وہاں ٹھہرنے کی نیت بھی ہو تو وہ مقیم ہیں، اگر ایسے لوگوں کے پاس حج کے اخراجات کے علاوہ نصاب کے برابر رقم ہو تو ان پر حج کی قربانی کے علاوہ عید کی قربانی بھی واجب ہوگی اور اگر مقیم ہیں لیکن حج کے اخراجات

(۱،۳) ولا تضطبع ولا ترمل. (غنية الناسک: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۱۶۲، ۱۶۳) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

▭ الدر مع الرد: (۲/۵۲۷، ۵۲۸) كتاب الحج، قبيل: باب القران، ط: سعيد.

(۲) ويرفع الرجل يده حتى يرى بياض إبطيه. (غنية الناسک: (ص: ۱۷۰) باب مناسک يوم النحر، فصل: فی رمی جمرة العقبة يوم النحر، مطلب فی كيفية وقوف الرمی و موقفه من جمرة العقبة وقطع التلبية، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۳۱۷) باب مناسک منى، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

▭ الاختيار لتعليل المختار: (۱/۱۶۶) كتاب الحج، ط: دار الكتب العلمية.

کے علاوہ نصاب کے برابر رقم نہیں ہے تو عید کی قربانی واجب نہیں ہوگی۔(۱)

☆ حج میں سفر کے دوران حاجی سفر میں ہوتا ہے، اس لئے اس پر عیدالاضحیٰ کی قربانی واجب نہیں ہوتی، البتہ اگر حاجی نے حج تمتع یا حج قران کا احرام باندھا ہے تو اس پر حج کی قربانی واجب ہوگی، عیدالاضحیٰ کی نہیں، تاہم اگر عیدالاضحیٰ کی قربانی بھی کر لے تو ثواب ملے گا۔(۲)

عید کی نماز منیٰ میں نہ پڑھنے کی وجہ

دس ذی الحجہ کو منیٰ میں حجاج کرام بہت سے اہم کام مثلاً: رمی، ذبح، اور حلق یا قصر وغیرہ میں مصروف ہوتے ہیں، اس لئے ان سے عیدالاضحیٰ کی نماز ساقط کر دی گئی ہے، ایسے ہی جنہوں نے مکہ مکرمہ میں عیدالاضحیٰ کا اہتمام کرنا ہوتا ہے، وہ اس دن منیٰ میں حج کے کام میں مصروف ہوتے ہیں اس لئے وہاں بھی ادا نہیں کی جاتی، باقی حرم میں عیدالاضحیٰ کی نماز ہوتی ہے اور علاقے کے لوگ جو حج کے لئے نہیں جاتے وہ عید کی نماز میں شریک ہوتے ہیں۔(۳)

(۱، ۲) قال أصحابنا أنّه دم نسک وجب شکرًا لما وفق للجمع بین النسکین بسفر واحد. (بدائع الصنائع: (۲/۱۷۴) کتاب الحج، فصل: وأمّا بیان مایجب علی المتمتّع والقارن، ط: سعید)

▭ فإذا فرغ من الرمی یوم النحر انصرف إلی رحله، ویشتغل بشیئ آخر، فذبح إن شاء؛ لأنّه مفرد، والذبح له أفضل، وإنّما یجب علی القارن والمتمتّع، أمّا الأضحیة فإن کان مسافرًا، فلایجب علیه وإلاّ فکالمکی فتجب، کما فی البحر (رد المحتار) .... (غنیة الناسک: (ص: ۱۷۲) باب مناسک منی یوم النحر، فصل: فی الذبح وأحکامه، و: (ص: ۲۰۶) باب القران، فصل: فی هدی القارن والمتمتّع، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۳۶۸) باب القران، فصل: فی هدی القارن والمتمتّع، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

(۳) وأمّا صلاة العید ففی شرح مناسک الکنز للمرشدی عن المحیط والذخیرة وغیرهما أنّه لایصلیها بها بخلاف الجمعة، وفی شرح المنیة للحلبی أنّه لایصلیها بها اتّفاقًا للاشتغال فیه بأمور الحج، أی لأنّ وقت العید وقت معظم أفعال الحج...... وفی شرح الأشباه للبیری من کتاب الصید، =

عینک

''چشمہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۱۹/۱)

= أنّ منى موضع تجوز فيه صلاة العيد إلّا أنّها سقطت عن الحاج ولم نر في ذٰلك نقلا مع كثرة المراجعة ، ولا صلاة العيد بمكّة يوم الأضحٰى ؛ لأنّا ومن أدركناه من المشايخ لم نصلها بمكّة ، واللّٰه تعالىٰ أعلم ما السبب في ذٰلك ، قلت : وأمّا عدم صلاتها بمنى فقد علمت نقله وأمّا بمكّة فلعل سببه أن من له إقامة العيد يكون بمنى حاجًا واللّٰه تعالىٰ أعلم . (شامي : (۵۱۹/۲ ، ۵۲۰) كتاب الحج ، مطلب في حكم صلاة العيد والجمعة في منى ، ط: سعيد)

▭ وإنّما لاتقم صلاة العيد بمنىٰ اتّفاقًا للتخفيف لا لكونه ليست مصرًا . (البحر الرائق : (۱۴۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة، ط: سعيد)

▭ عناية شرح الهداية على هامش فتح القدير : (۵۲/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجمعة ، ط: رشيديه .

غاصب کا حج

اگر کسی غاصب نے حج کیا تو حج ادا ہو جائے گا البتہ اگر غصب کی رقم سے حج کیا ہے تو وہ قبول نہیں ہوگا، اور ثواب بھی نہیں ملے گا اور غصب کا گناہ بھی ہوگا۔

اور اگر حلال رقم سے حج کیا ہے تو حج بھی ہو جائے گا اور ثواب بھی ملے گا البتہ غصب کا گناہ ہوگا جب تک کہ مالک کو وہ چیز واپس نہ دے یا اس کو راضی نہ کرے۔(۱)

غربت کے بعد مالداری میں دوسرا حج کرنا

اگر کسی آدمی پر غریب ہونے کی وجہ سے حج فرض نہیں تھا لیکن کسی مالدار آدمی نے خرچہ دے کر حج کے لئے بھیج دیا اور اس نے حج کر لیا، پھر وطن واپس آنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کو مالدار بنا دیا، تو اس پر دوبارہ حج نہیں ہوگا جب ایک بار حج ادا کر لیا تو فرض ساقط ہو گیا، دوبارہ کرے گا تو وہ نفل ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولا بمال حرام ، ولو حج به سقط عنه الفرض لكنه لا تقبل حجته كما ورد في الحديث ، ولا تنافي بين سقوطه و عدم قبوله ، فلا يثاب لعدم القبول ، ولا يعاقب عقاب تارک الحج .... (غنية الناسک : (ص: ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، السادس : الاستطاعة ، ط: إدارة القرآن)

☜ وإذا عزم على الحج ينبغي له البداية بالتوبة بشروطها من رد المظالم إلى أهلها عند الإمكان ...... والاستحلال من ذوي الخصومات و المعاملات ، فإن ماتوا فالاستغفار لهم ، وإن كان عنده مظلمة مالية مات أهلها ولا وارث لها ، أو جهل أربابها فالتصدق بها بنية خصمائه ولا يرجو به الثواب لنفسه . (غنية الناسک : (ص: ۳۴) باب ماينبغي لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساري : (ص: ۶۹۰) باب المتفرقات ، مسئله : من حج بمال حرام سقط عنه الفرض ،ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ شامي : (۲/۴۵۶) كتاب الحج ، مطلب : فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد .

(۲) وأمّا الفقير ...... ومن بمعناه ...... إذا حج سقط عنه الفرض إن نواه أي الفرض في إحرام حجه =

غریب کو حج کا ثواب ملے گا

جو غریب آدمی پیسہ پیسہ جمع کر کے حج کی تیاری کرتا رہا، مگر اتنا پیسہ جمع نہ کر سکا جس سے حج کے لئے جا سکے، ایسے آدمی کو بھی نیت کی وجہ سے حج کا ثواب ملے گا۔(۱)

غریب کو حج کرادیا

اگر کسی مالدار نے کسی غریب آدمی کو حج کرادیا پھر وہ غریب آدمی بعد میں مالدار ہو گیا تو اس پر دوبارہ حج کرنا فرض نہ ہوگا، اگر خوشی سے کرے گا تو نفل ہوگا اور ثواب ملے گا۔(۲)

= أو أطلق النية ...... حتى لو استغنى أو صار غنيا بحصول المال من الوجه الحلال بعد ذلک ...... لايجب عليه ثانيًا . (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۸۸) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۳۲) باب شرائط الحج ، فصل : فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء ، ط: إدارة القرآن .

الهندية : (۲۱۷/۱) كتاب المناسک ، الباب الأوّل : فی تفسير الحج و فرضيته ، ط: رشيديه .

(۱) إنّما الأعمال بالنيّات، وإنّما لكل امرئ ما نوى فمن كانت هجرته إلى دنيا يصيبها أو إلى امرأة ينكحها ، فهجرته إلى ما هاجر إليه . (صحيح البخاری : (۱/۱) كتاب بدء الوحی ، باب كيف كان بدء الوحی إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ، ط: الطاف اينڈ سنز)

قوله : (وإنّما لكل امرئٍ ما نوى) ...... الثانية : أفادت أن العامل لايحصل له إلَّا ما نواه ، وقال ابن ديق العيد : الجملة الثانية تقتضى أن من نوىٰ شيئًا يحصل له ، يعنى إذا عمله بشرائطه أو حال دون عمله له ما بعذر شرعًا بعدم عمله . (فتح الباری : (۱۴/۱) كتاب بدء الوحی ، باب كيف كان بدء الوحی إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ، ط: دار المعرفة ، بيروت)

قال التيمی : النية أبلغ من العمل ، ولهٰذا المعنى تقبل النيّة بغير العمل ، فإذا نوى حسنة فإنّه يجزى عليها ...... فقد روى عن النّبی صلى الله عليه وسلّم قال : من همّ بحسنة ولم يعملها كتبت له واحدة ، ومن عملها كتبت له عشرًا . (عمدة القاری : (۷/۱) كتاب بدء الوحی ، باب كيف كان بدء الوحی إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فائدة ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

(۲) وأمّا الفقير ...... ومن بمعناه ...... إذا حج سقط عنه الفرض إن نواه أی الفرض فی إحرام حجه =

غریب کو حج کے لئے رقم دی

کوئی شخص غریب آدمی کے لئے رقم دے اور وہ قبول کرلے تو اس پر حج فرض ہو جائے گا بشرطیکہ دوسرا کوئی عذر نہ ہو، اور وہ مقروض نہ ہو۔(۱)

غریبوں کو رقم دینے سے حج ادا نہیں ہوگا

فقیروں، غریبوں اور یتیموں کو رقم دینے سے فرض حج کی ذمہ داری ادا نہیں ہوگی، البتہ دوسری صورت یہ ہے کہ جانے سے معذور ہونے کی صورت میں حج بدل کرادے تو اس سے ذمہ داری ادا ہو جائے گی۔(۲)

= أو أطلق النية ...... حتى لو استغنى أو صار غنيا بحصول المال من الوجه الحلال بعد ذلک ...... لايجب عليه ثانيًا . (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۸۸) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۳۲) باب شرائط الحج ، فصل : فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء ، ط: إدارة القرآن .

الهندية : (۱/۲۱۷) کتاب المناسک ، الباب الأوّل : فی تفسير الحج و فرضيته ، ط: رشيديه .

(۱) ولاتثبت الاستطاعة ببذل الغير مالاً ...... أو طاعة ...... ملكا ...... أو إباحة ، فإن قبل المال وجب أی عليه الحج إجماعًا . (إرشاد الساری : (ص: ۶۱ ، ۶۲) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الاستطاعة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۳۲) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، الاستطاعة ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۴۵۹) کتاب الحج ، ط: سعيد .

(۲) أمّا إن وجدها وهو صحيح أی سالم ثم طرأ عليه العذر فالاتفاق أی اتفاق الروايات أو اتفاق العلماء على الوجوب أی وجوب الحج ، عليه أی فی ماله ، فيجب عليه الإحجاج أی فی الحال أو الإيصاء فی المآل . (إرشاد الساری : (ص: ۷۲) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الأوّل : سلامة البدن من الأمراض ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۳۳) کتاب الحج ، مطلب : فيمن إذا وجد شرائط الوجوب والأداء ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۴۵۷) کتاب الحج ، مطلب : فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد .

اگر کسی غریب آدمی کو کسی نے حج کے لئے رقم دی، اور اس نے اس نے اس سے حج کرلیا تو اس کی چند صورتیں ہیں:

۱۔ اگر فرض حج کی نیت سے احرام باندھ کر حج کیا ہے تو فرض حج ادا ہو جائے گا، مالدار ہونے کے بعد دوبارہ حج کرنا فرض نہیں ہوگا کیونکہ حج زندگی میں صرف ایک ہی دفعہ فرض ہوتا ہے بار بار فرض نہیں ہوتا۔(۱)

۲۔ فرض یا نفل حج کی نیت سے نہیں بلکہ مطلق حج کی نیت سے احرام باندھ کر حج کیا تو بھی فرض حج ادا ہو جائے گا، مالدار ہونے کے بعد دوبارہ حج کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ مطلق حج کی نیت سے حج کرنے سے فرض حج ادا ہو جاتا ہے۔(۲)

۳۔ اگر خالص نفل حج کی نیت سے حج کیا ہے تو وہ نفل ہوگا، اس سے فرض حج ادا نہیں ہوگا، مالدار صاحب استطاعت ہونے کے بعد دوبارہ فرض حج ادا کرنا فرض ہوگا۔(۳)

---

(۱) الحج فرض مرّة بالإجماع. (إرشاد الساری: (ص: ۳۴) باب شرائط الحج، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

فرض عينا سنة تسع، وقيل: ست على كل من استكمل شرائط وجوبه، وأدائه فی العمرة مرة. (غنية الناسک: (ص: ۱۰) مقدمة: فی تعريف الحج ومايتعلق بفرضيته، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد: (۴۵۵/۲) كتاب الحج، ط: سعيد.

انظر الحاشية، رقم: ۱، ۲، على نفس الصفحة، أيضًا.

(۲،۳) والفقير الآفاقی إذا وصل إلى ميقات فهو كالمكی أی حيث لايشترط فی حقه إلّا الزاد دون الراحلة، وليفيد أنّه يتعين عليه أن ينوی حج الفرض ليقع عن حجة الإسلام. ولاينوی نفلاً على زعم أنّه فقير لايجب عليه الحج؛ لأنّه ماكان ما واجبا عليه وهو آفاقی فلما صار كالمكی وجب عليه، فلو حج نفلا يجب عليه أن يحج ثانيًا، ولو أطلق النية يصرف إلى الفرض. (إرشاد الساری: (ص: ۵۶، ۵۷) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۱۸) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۴۵۷/۲) كتاب الحج، مطلب فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد.

انظر الحاشية رقم: ۲، على الصفحة السابقة رقم: ۲۴۴، أيضًا.

غسل زم زم سے کرنا

''زم زم سے غسل کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/ ۳۸۱)

غسل کرنا

☆ احرام کے لئے غسل کرنا سنت مؤکدہ ہے، اگر غسل کرنے کا موقع نہیں ہے تو وضو کرلینا کافی ہے، اور یہ سنت مؤکدہ کے قائم مقام ہوجائے گا لیکن غسل کرنا ہی افضل ہے اور یہ غسل پاک ہونے کے لئے نہیں بلکہ صفائی ستھرائی کے پیش نظر ہوگا، اس لئے حیض ونفاس کی حالت میں بھی غسل کرکے احرام باندھنا بہتر ہے۔

☆ اگر غسل کرنے کے لئے پانی نہ ملے تو غسل ساقط ہوجائے گا، اس کی جگہ تیمّم کرنا شریعت سے ثابت نہیں ہے کیونکہ صفائی وستھرائی جو اس غسل کی غرض ہے، وہ تیمّم سے حاصل نہیں ہوگی۔(۱)

احرام کی حالت میں پاکی حاصل کرنے کے لئے یا ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے یا غبار دور کرنے کے لئے خالص پانی سے خواہ ٹھنڈا ہو یا گرم غسل کرنا جائز ہے لیکن میل دور نہ کرے۔(۲)

---

(۱) والغسل وهو سنة للإحرام مطلقًا ، أو الوضوء أى فى النيابة عنه ...... ثم هٰذا الغسل للنظافة فى الأصل حتى يلزم الحائض والنفساء ولايقوم مقامه التيمم . (إرشاد السارى : (ص: ۱۲۷) باب الإحرام ، فصل : فى سنن الإحرام ، ط: الإمدادية مكّه المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۶۹) باب الإحرام ، فصل فيما ينبغى لمريد الإحرام من كمال التنظيف ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/ ۴۸۰) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، ط: سعيد .

(۲) له الاغتسال بالماء القراح وما الصابون والحرض ويكره بالسدر ونحوه كما مرّ، وله الاغتسال بأى ماء كان، ولكن بحيث لايزيل الوسخ بل يقصد الطهارة أو دفع الغبار أو الحرارة..... وأمّا إزالة الوسخ فمكروهة. (غنية الناسک: (ص: ۹۱) باب الإحرام، فسل: فى مباحات الإحرام، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۱۷۲) باب الإحرام ، فصل : فى مباحاته ، ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة.

الدر مع الرد: (۲/ ۴۸۹) كتاب الحج، فصل: فى الإحرام، مطلب فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم، ط: سعيد.

مزید تفصیل کے لئے ''احرام کے لئے غسل کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔

غسل کرنا سنت ہے

مکہ مکرّمہ میں داخل ہونے کے لئے غسل کرنا سنّت ہے۔(۱)

غسل کے بعد وضوٹوٹ گیا

اگر احرام باندھنے کے لئے غسل کیا، اور احرام باندھنے سے پہلے وضوٹوٹ گیا تو غسل کی فضیلت حاصل نہ ہوگی۔(۲)

غسل واجب ہوگیا

اگر احرام کی حالت میں صحبت کے بغیر احتلام یا کسی اور عذر کی وجہ سے ناپاک ہوگیا تو اس پر دم نہیں ہے، نیز ناپاکی کی وجہ سے احرام کی چادر کو بدلنا جائز ہے۔ (۳)

---

(۱) فاغتسل بہٖ م ماء بئر أو غيره إن دخل من طريقه ، وإلا فحيث تيسّر ، وهٰذ الغسل سنة لدخول مكّة ، وهو للنظافة حتٰى يستحب للحائض والنفساء . (غنية الناسک : (ص: ۹۲) باب دخول مكّة ، ط إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۱۷۸ ، ۱۷۹) باب دخول مكّة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

☐ الدر مع الرد : (۲/۴۹۲) كتاب الحج ، مطلب فى دخول مكّة ، ط: سعيد .

(۲) فلو اغتسل فأحدث إلاّ أنّه على نظافته ، فتوضأ وأحرم لم ينل فضل الغسل . (غنية الناسک : (ص: ۶۹) باب الإحرام ، فصل : فيما ينبغى لمريد الإحرام ،ط : إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۱۳۸) باب الإحرام ، فصل : فى صفة الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ شامى : (۲/۴۸۱) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، ط: سعيد

(۳) وإن نظر إلى فرج امرأة بشهوة فمنٰى لا شيئ عليه ، كما لو تفكّر فأمنٰى وكذا الاحتلام لايوجب شيئًا سوى الغسل . (الهندية : (۱/۲۴۴) كتاب المناسک ، الباب الثامن : فى الجنايات ، الفصل الرابع : فى الجماع ، ط: رشيديه)

☐ إرشاد السارى : (ص: ۴۸۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الرابع : فى حكم الجماع و دواعيه ، فصل: فى حكم دواعى الجماع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة . =

غصب کی ہوئی رقم سے حج کرنا

غصب کی ہوئی رقم سے حج کرنے سے حج تو ذمہ سے ساقط ہو جائے گا مگر حج اللہ کے دربار میں قبول نہیں ہوگا اور دوسرے کا حق دبا لینے کا گناہ بھی ہوگا۔(۱)

غلام

حج واجب ہونے کے لئے آزاد ہونا شرط ہے اس لئے غلام پر حج واجب نہیں ہے۔(۲)

= غنية الناسك : (ص: ۲۶۷ ، ۲۶۸) باب الجنايار ، الفصل السادس : فى الجماع و دواعيه ، ط: إدارة القرآن .

ويجوز الإحرام فى ثوب واحد أى بأن يتقى بما يجب عليه من ستر العورة ، وأكثر من ثوبين بأن يجعل واحد فوق واحد أو يبدّل أحدهما بالآخر . (إرشاد السارى : (ص: ۱۳۹) باب الإحرام ، فصل : ثم يتجرّد عن الملبوس المحرم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسك : (ص: ۷۱) باب الإحرام ، فصل: فيما ينبغى لمريد الإحرام ، ط: إدارة القرآن.

(۱) ويجتهد فى تحصيل نفقة حلال فإنّه لايقبل الحج بالنفقة الحرام مع أنّه يسقط الفرض معها وإن كانت مغصوبة . (الهندية : (۱/۲۲۰) كتاب المناسك ، الباب الأوّل : فى تفسير الحج و فرضيته ، ط: رشيديه)

من حج بمال حرام سقط عنه الفرض ، أى بحسب الظاهر ، ولا يقبل حجة ؛ لأنّه ليس حجًا مبرورًا ...... ويكون عاصيًا أى باكتساب الحرام . (إرشاد السارى : (ص: ۶۹۰) باب المتفرقات ، مسألة : من حج بمال حرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

شامى : (۱/۴۵۶) كتاب الحج ، مطلب : فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد .

(۲) الخامس : الحرية ، فلا حج على مملوك ، فإن حج ولو بإذن المولىٰ فهو نفل لايسقط به الفرض . (إرشاد السارى : (ص: ۵۳ ، ۵۴) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسك : (ص:۱۶) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، الخامس : الحرية ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۴۵۸) كتاب الحج ، ط: سعيد .

غلط بیانی کر کے حج کو جانا

جھوٹ بول کر اور غلط بات لکھوا کر حج کو جانا جائز نہیں ہے، تاہم اگر کسی نے اس طرح حج کر لیا تو حج ہو جائے گا مگر جھوٹ بولنے کا گناہ ہوگا، اس سے توبہ استغفار کرنا ضروری ہوگا۔(۱)

غلطی

احرام کی حالت میں غلطی قصداً کرے یا بھول کر یا خطاءً، مسئلہ جانتا ہو یا نہ جانتا ہو، اپنی خوشی سے کرے یا کسی کی زبردستی سے، سوتے ہوئے یا جاگتے ہوئے، نشہ میں ہو یا بے ہوش ہو، مالدار ہو یا تنگدست، خود کرے یا کسی کے کہنے پر، معذور ہو یا غیر معذور سب صورتوں میں جزاء واجب ہوگی (اگر دم ہے تو دم ورنہ صدقہ لازم ہوگا)(۲)

غلہ

☆ اگر کسی آدمی کے پاس ''غلہ'' ہے، اور یہ سارا غلہ صرف کھانے کے لئے

---

(۱) قال رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم : إنّ الصدق يهدى إلى البر وإنّ البرّ يهدى إلى الجنة ...... وإنّ الكذب يهدى إلى الفجور وإنّ الفجور يهدى إلى النّار . (الصحيح لمسلم : (۳۲۵/۲) كتاب البر والصلة ، باب قبح الكذب وحسن الصدق وفضله ، ط: قديمى)

ذكر رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم الكبائر أو سئل عن الكبائر ؟ فقال : الشرك بالله وقتل النفس ، وعقوق الوالدين ، فقال : ألا أنبئكم بأكبر الكبائر ؟ ، قال : قول الزور الخ . (صحيح البخارى : (۸۸۴/۲) كتاب الأدب ، باب عقوق الوالدين من الكبائر ، ط : قديمى)

(۲) ثم لا فرق فى وجوب الجزاء بين ما إذا جنى عامدًا أو خاطئًا ، مبتئا أو عائدًا ، ذاكرا أو ناسيًا ، عالمًا أو جاهلاً ، طائعًا أو مكرهًا ، أو منتبهًا ، سكران أو صاحيًا ، مغمى عليه أو مفيقًا موسرًا أو معسرًا ، بمباشرته أو بمباشرة غيره بأمره . (شامى : (۵۴۳/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

إرشاد السارى : (ص: ۴۲۳) باب الجنايات ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

غنية الناسك : (ص: ۲۴۲) باب الجنايات ، ط: إدارة القرآن .

ہی استعمال میں آتا ہے،ضرورت سے زائد نہیں ہے تو حج فرض نہیں ہوگا۔

☆اور اگر کچھ ''غلہ'' کھایا جاتا ہے، باقی بیچا جاتا ہے، اور یہ حج کا خرچہ اور حج کے سفر کے دوران اہل وعیال کے خرچہ کے لئے کافی ہوجاتا ہے،تو اس صورت میں ضرورت سے زائد غلہ فروخت کرکے حج کے لئے جانا فرض ہوگا۔(۱)

غیر محرم کو محرم بنانا

عوت کے لئے محرم کے بغیر حج اور عمرہ کا سفر کرنا جائز نہیں ہے اور نامحرم کو محرم دکھا کر حج اور عمرہ کا سفر کرنا جائز نہیں ہے بلکہ اس میں دہرا گناہ ہے، ایک تو محرم کے بغیر سفر کیا اور دوسرا جھوٹ بولا ،تاہم اگر حج یا عمرہ کے لئے چلی جائے گی تو حج اور عمرہ ہوجائے گا لیکن محرم کے بغیر تنہا سفر کرنیکی وجہ سے گنہگار رہوگی، عبادت کو گناہوں سے پاک رکھنا ضروری ہے ورنہ اس کا اثر ظاہر نہیں ہوتا۔(۲)

---

(۱) إذا كان له دار يسكنها و عبد يستخدمه وثياب يلبسها ومتاع يحتاج إليه لاتثبت به الاستطاعة وفى التجريد : إن كان له دار لايسكنها وعبد لايستخدمه فعليه أن يبيعه و يحج به وإن لم يكن له مسكن ولا شيئ من ذلک وعنده دراهم يبلغ بها الحج ، أو يبلغ ثمن مسكن وخادم و طعام وقوت ، فعليه الحج ، فإن جعلها فى غير الحج أثم . (الهندية : (۱/۲۱۷) كتاب المناسک ، الباب الأوّل : فى تفسير الحج ، ط: رشيديه)

☜ ونصاب الوجوب ...... ملک مال يبلغه ...... إلى مكّة بل إلى عرفة ذاهبًا ...... وجائيًا ...... بنفقة متوسطة ...... فاضلاً ...... عن مسكنه ...... ونفقة من عليه نفقته وكسوته ...... إلى حين عوده ...... وإذا كان عند طعام سنة : لايلزمه الحج أى ببيع بعضه وصرفه فى طريقه ، فإن كان أكثر منه أى من طعام سنة يلزمه أى يلزمه الحج إن كان فى بيع الزائد وفاء لأداء حجّه . (إرشاد السارى : (ص: ۵۷ ، ۵۸ ، ۵۹ ، ۶۱) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب : الاستطاعة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۲۰ ، ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب : الإستطاعة ، ط: إدارة القرآن .

(۲) المحرم أو الزوج لامرأة بالغة ولو عجوزًا ومعها غيرها من النّساء الثقات والرجال الصالحين فى مسيرة سفر ...... ولو حجت بلا محرم أو زوج جاز حجها بالاتفاق ولكن مع الكراهة التحريمة للنهى . (غنية الناسک : (ص: ۲۶ ، ۲۹) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الرابع ، ط: إدارة القرآن) =

غیر مسلم سے قرض لے کر حج کرنا

☆ غیر مسلم حرام وحلال کے قائل نہیں ہیں، اور اس کے پابند بھی نہیں، اس لئے حلال اور حرام ان کے حق میں برابر ہیں، مسلمان ضرورت پڑنے پر غیر مسلم سے قرض لے کر حج کرسکتا ہے حج ہو جائے گا، البتہ بعد میں یہ قرض حلال رقم سے ادا کرے، اگر حرام رقم سے یہ قرض ادا کرے گا تو گناہ ہوگا۔

☆ غیر مسلم جب تک غیر مسلم ہیں عقائد کو درست کرنے کے پابند ہیں عقائد کے علاوہ مسائل کے پابند نہیں ہیں، ہاں مسلمان ہونے کے بعد عقائد اور مسائل دونوں کے پابند ہوتے ہیں، اس لئے غیر مسلموں سے جو قرض لیا جاتا ہے وہ حرام ہونے کے شبہات سے خالی ہوتا ہے، اس لئے ان سے قرض لینا جائز ہے۔(۱)

= شامی : (۲/۴۶۵) کتاب الحج ، مطلب : فی قولهم یقدم حق العبد علی حق الشرع ، ط: سعید .

إرشاد الساری : (ص: ۷۶) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الرابع ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

(۱) لأنّ الکافر غیر مخاطب بفروع الإیمان فی حق الأداء وقد حققناه فیما علقناه علی المنار ...... (قوله : وقد حققناه الخ) حاصل ما ذکر هناک : أنّ فی تکلیفه بالعبادات ثلاثة مذاهب ...... ولایخفی أنّ قوله : " فی حق الأداء " یفهم أنّه مخاطب بها اعتقادًا فقط کما هو مذهب البخاریین وهو ما صححه صاحب المنار . (الدر مع الرد : (۲/۴۵۸) کتاب الحج ، ط: سعید)

أنّ الکفار مخاطبون بالایمان وبالعقوبات سوی حد الشرب وبالمعاملات وإنّما الخلاف فی العبادات . (شامی : (۴/۱۶۱) کتاب الجهاد ، باب استیلاء الکفار ، مطلب : فی أنّ الأصل فی الأشیاء الإباحة ، ط: سعید)

بدائع الصنائع : (۲/۱۲۰) کتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائط فرضیته ، ط: سعید .

إرشاد الساری : (ص: ۴۲ ، ۴۳) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الشرط الأوّل : الإسلام ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

وعنها ، قالت : توفی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ودرعه مرهونة عند یهودیّ بثلاثین صاعًا من شعیر ، رواه ابخاری . وقال الشیخ الکاندهلوی رحمه اللّٰه تحت قوله : ورهنه درعًا له=

غیر ممالک سے جدہ پہنچنے والے

غیر ممالک مثلاً پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش سے عمرہ کے ارادہ سے جدہ جانے والوں کو چاہئے کہ وطن سے احرام باندھ کر جائیں، یا جہاز میں احرام باندھ لیں، یا کم سے کم میقات سے پہلے پہلے احرام باندھ لیں، ان لوگوں کے لئے جدہ سے احرام باندھنا درست نہیں، جدہ سے احرام باندھنے کی صورت میں دم دینا لازم ہوگا، ہاں اگر جدہ اترنے کے بعد کسی میقات میں جا کر احرام باندھیں گے تو دم ساقط ہوجائے گا۔(۱)

= من حديد : فى شرح السنة فيه دليل ...... على جواز المعاملة مع أهل الذمة وإن كان مالهم لايخلو عن الربا وثمن الخمر ...... وقد أجمع المسلمون على جواز معاملة أهل الذمة والكفار إذا لم يتحقق تحريم ما معهم .... (التعليق الصبيح : (۴۲۰/۳ ، ۴۲۱) كتاب البيوع ، باب السلم والرهن ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه كوئٹه)

ويبنغى له أن يجتهد فى تحصيل نفقة حلال ، فإنّه لا يقبل بالنفقة الحرام مع أنّه يسقط الفرض معها وإن كانت مغضوبة كما فى الفتح ، وإذا أراد أن يحج بمال فيه شبهة يستدين للحج ويقضى عينه من ماله . (غنية الناسک : (ص: ۳۵) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن)

(۱) آفاقى مسلم مكلف أراد دخول مكّة أو الحرم ...... و جاوز آخر مواقيته غير محرم ، ثم أحرم أو لم يحرم ، أثم ولزمه دم ، وعليه العود إلى ميقاته الّذى جاوزه أو إلى غيره أقرب أو أبعد ، وإلى ميقاته الّذى جاوزه أفضل ...... سقط الدم ، وإلّا فلا . (غنية الناسک : (ص: ۶۰) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، فصل : فى مجاوزة الآفاقى وقته ، ط: إدارة القرآن)

(وحرم تأخير الإحرام عنها) كلها (لمن) أى الآفاقى (قصد دخول مكّة) ...... و (لو لحاجة) ...... (لا) يحرم (التقديم) للإحرام (عليها) بل هو الأفضل إن فى أشهر الحج وأمن على نفسه . قوله : وأمن على نفسه) وإلّا فالإحرام من الميقات أفضل بل تأخيره إلى آخر المواقيت . (الدر مع الرد: (۴۷۷/۲ ، ۴۷۸) كتاب الحج ، مطلب فى المواقيت ، ط: سعيد)

إرشاد السارى : (ص : ۱۱۸) باب المواقيت ، فصل : فى مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

ف
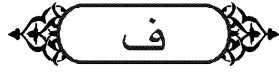
فاصلہ رمی کرنے والے اور جمرہ کے درمیان

''رمی کرنے والے اور جمرہ کے درمیان فاصلہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

فدیہ دینے کی نیت سے جنایت کرنا

''دم دینے کی نیت سے جنایت کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۸۳)

فرائض حج

''حج کے فرائض'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/۲۰۳)

فرائض عمرہ

''عمرہ کے فرائض'' عنوان کو دیکھیں۔(۳/۲۱۵)

فرج کے علاوہ کسی اور جگہ جماع کیا

''بوسہ لیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۰۸)

فرشتوں کو کعبہ کی زیارت کا حکم

''ہر فرشتے کو کعبہ کی زیارت کا حکم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴/۳۲۴)

فرشتوں کے طواف

آدم علیہ السلام نے پہلی مرتبہ جب حج کیا تو جب عرفات کے میدان میں ٹھہرے ہوئے تھے، ان کے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہنے لگے:

''اے آدم! اپنے مناسک اچھی طرح پورے کرو، ہم تمہاری پیدائش سے پچاس ہزار سال پہلے سے بیت اللہ کا طواف کرتے آرہے ہیں۔(۱)

(۱) وأوّل حجة حجها جاءه جبرئيل و هو واقف بعرفة فقال له : يا آدم ! برّ نسكك ، اما إنّا قد طفنا بهٰذا البيت قبل أن تخلق بخمسين ألف سنة . (السيرة الحلبية : (۱/۲۱۹) باب بنيان قريش الكعبة شرفها اللّٰه تعالىٰ ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

فرض نماز کے بعد احرام باندھنا

اگر فرض نماز کے بعد احرام کی نیت کر لی تو کافی ہے لیکن مستقل دو رکعت نفل پڑھنا افضل ہے۔(۱)

فرقہ قرامطہ کے ہاتھوں حجر اسود کی شکست وریخت

(مسلمانوں میں اچانک ایک فتنہ پھیلا تھا اور ایک نیا فرقہ بنا تھا جس کا نام قرامطہ تھا، اس قرامطہ فرقہ کا سربراہ ابوسعید تھا، یہ دہریوں اور بے دینوں کی ایک جماعت اور فرقہ تھا جو ۲۷۰ھ میں کوفہ میں پیدا ہوا تھا۔

یہ لوگ کہتے تھے ہمبستری کے بعد غسل کی ضرورت نہیں ہے، اسی طرح شراب کو حلال کہتے تھے اور کہتے تھے کہ سال میں سوائے دو دنوں کے کوئی روزہ نہیں ہے، یہ دو دن نیروز اور مہرجان کے ہیں، ان لوگوں نے اپنی اذان میں ایک کلمہ کا اضافہ کر لیا تھا، وہ کلمہ یہ تھا: "**محمد بن الحنفية رسول الله**" اسی طرح یہ لوگ کہتے تھے کہ حج اور عمرہ بیت المقدس میں ہوتا ہے۔

جاہلوں اور دیہاتی لوگوں کی ایک بڑی تعداد ان کے فتنے میں آ گئی، اور اسی طرح ان لوگوں کی طاقت اور قوت بہت بڑھ گئی یہاں تک کہ اس جماعت کے سربراہ

---

(۱) ثم يصلي ركعتين ويقرأ فيهما بما شاء ...... ولا يصليهما في الوقت المكروه وتجزيه المكتوبة . كذا في البحر الرائق . (الهندية : (۱/۲۲۳) كتاب المناسك ، الباب الثالث في الإحرام ، ط: رشيديه)

غنية الناسك : (ص: ۷۳) باب الإحرام ، فصل : فيما ينبغي لمريد الإحرام ...... قبيل : فصل : في كيفية الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

شامي : (۲/۴۸۲) كتاب الحج ، فصل : في الإحرام ، ط: سعيد .

إرشاد الساري : (ص: ۱۳۹ ، ۱۴۰) باب الإحرام ، فصل في ركعتي الإحرام وأحكامهما ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

ابوسعید اور اس کے بیٹے ابو طاہر کی فتنہ پردازیوں کی وجہ سے بغداد سے حاجیوں کا سلسلہ بند ہو گیا۔

ابو طاہر نے کوفہ میں ایک عمارت بنالی تھی اور اس کا نام ''دارالہجرت'' یعنی ہجرت گاہ رکھ دیا تھا، اس شخص کے ذریعہ بڑا زبردست فتنہ پھیلا اور مختلف شہروں پر اس نے حملے کئے اور مسلمانوں کو قتل کیا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کی ہیبت لوگوں کے دلوں میں بیٹھ گئی اور اس کے پیرؤوں کی مقدار بڑھ گئی۔

عباسی خلفاء میں سے سولھویں خلیفہ مقتدر باللہ نے کئی دفعہ ابو طاہر کے مقابلے کے لئے فوجیں بھیجیں مگر وہ شکست کھا گئیں، پھر خلیفہ مقتدر نے حاجیوں کا ایک قافلہ مکہ بھیجا اس قافلے (کا ابو طاہر نے پیچھا کیا اور آخر اس) کو آٹھ ذی الحجہ منٰی کے لئے روانگی کے دن ابو طاہر کے لشکر نے جالیا، ابو طاہر نے مسجد حرام میں حاجیوں کو قتل کیا اور کعبے کے اندر پہنچ کر زبردست خون ریزی کی، اس کے بعد اس نے حاجیوں کی لاشوں کو زمزم کے کنویں میں ڈال دیا، پھر اس نے اپنا گرز مار مار کر حجر اسود کی جگہ کو توڑ ڈالا اور اس کو وہاں سے اکھاڑ کر اپنے ساتھ لے گیا، جاتے ہوئے اس نے کعبے کا دروازہ بھی توڑ ڈالا، کعبہ کا غلاف اس نے کھینچ کر اتار لیا، اور اپنے ساتھیوں کے سامنے اس کو پھاڑ ڈالا، پھر اس نے زمزم کے کنویں پر جو قبہ بنا ہوا تھا اس کو ڈھا دیا، پھر یہ ابو طاہر مکے میں دس دن تک ٹھہرنے کے بعد وہاں سے واپس ہوا، اور اپنے ساتھ حجر اسود کو بھی لے گیا۔

اس طرح یہ حجر اسود بیس سال سے زیادہ عرصے تک قرامطہ کے پاس رہا، اس دوران حج کو آنے والے لوگ حجر اسود کے بجائے صرف اس کی جگہ پر ہی تبرک کے لئے ہاتھ رکھ دیا کرتے تھے۔

مسلمانوں نے حجر اسود کو قرامطہ سے واپس لینے کے لئے اس کو پچاس ہزار

دینار تک دینے کی پیشکش کی مگر ان لوگوں نے حجر اسود کو واپس کرنے سے انکار کر دیا، آخر بیس سال سے زائد عرصے کے بعد خلیفہ مطیع کے زمانے میں حجر اسود واپس مکے لا کر بیت اللہ میں نصب کیا گیا۔

یہ خلیفہ مطیع بنی عباس کے خلفاء میں چوبیسواں خلیفہ ہے، اس نے حجر اسود کو واپس لا کر اس کی جگہ پر رکھا، خلیفہ مطیع نے حجر اسود کے لئے چاندی کا ایک گھیرا اور آنکڑا بنوا کر اسے اس کے ساتھ وہاں جما دیا، اس گھیرے کی مالیت تین ہزار سات سو ساڑھے نوے درہم تھی۔

قرامطہ کے بعد پھر ۴۱۳ھ میں بھی ایک ملحد اور بے دین شخص نے اپنے آہنی گرز سے حجر اسود پر تین مرتبہ ضربیں لگائی تھیں، جس کی وجہ سے حجر اسود کا سامنے کا حصہ ٹوٹ گیا تھا اور اس سے ناخن جیسی کرچیں ٹوٹ کر گریں، ٹوٹی ہوئی جگہ میں حجر اسود کا اندر کا حصہ زردی مائل گندمی رنگ کا تھا اور خشخاش کے دانوں کی طرح دانے دار تھا۔

بنو شیبہ نے اس چورے کو جمع کر کے اس کو مشک اور لاکھ کے ساتھ گوندھا اور پھر اسے حجر اسود کے ان شگافوں میں بھر دیا۔(۱)

---

(۱) ...... ان ابا سعيد كبير القرامطة وهم طائفة ملاحدة ظهروا بالكوفة سنة سبعين و مائتين، يزعمون أن لا غسل من الجنابة، وحل الخمر، وأنّه لا صوم فى السنة إلاّ يوم النيروز والمهرجان، ويزيدون فى أذانهم، وأن محمدا ابن الحنفية رسول الله، وأنّ الحج والعمرة إلى بيت المقدس وافتتن بهم جماعة من الجهال وأهل البرارى، وقويت شوكتهم حتٰى انقطع الحج من بغداد بسببه و سبب ولده أبى طاهر، فإن ولده أبا طاهر بنى دارًا بالكوفة و سماها دار الهجرة، وكثر فساده، واستيلاؤه على البلاد وقتله المسلمين وتمكّنت هيبته من القلوب، وكثرت أتباعه، وذهب إليه جيش الخليفة المقتدر بالله السادس عشر من خلفاء بنى العباس غير ما مرّة وهو يهزمهم.

ثم إنّ المقتدر سير ركب الحاج إلى مكّة فوافاهم أبو طاهر يوم التروية فقتل الحجيج بالمسجد الحرام وفى جوف الكعبة قتلاً ذريعًا، وألقى القتلى فى بئر زمزم، وضرب الحجر الأسود بدبوسه فكسره، ثم اقتلعه وأخذه معه، وقلع باب الكعبة، ونزع كسوتها و شققها بين أصحابه، وهدم قبة زمزم وارتحل عن مكّة بعد أن أقام بها أحد عشر يومًا ومعه الحجر الأسود، وبقى عند =

فصد کرانا

احرام کی حالت میں فصد کرانا (رگ سے خون نکالنا) جائز ہے۔(۱)

فضائل طواف

طواف کی بہت ہی فضیلت ہے، اوراحادیث میں اس کی بہت زیادہ ترغیب آئی ہے۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی بیت اللہ پر ہر روز ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتے ہیں (جن میں

= القرامطة أكثر من عشرين سنة : أى والنّاس يضعون أيديهم محله للتبرک ، ودفع لهم فيه خمسون ألف دينـار فـأبـوا حتٰى أعيد فى خلافة المطيع ، وهو الرابع والعشرون من خلفاء بنى العباس ، فأعيد الحجر إلى موضعه ، وجعل له طوق فضة شد به زنته ثلاثة آلاف وسبعمائة و تسعون درهمًا و نصف.

قـال بـعـضـهـم : تأملت الحجر وهو مقلوع فإذا السواد فى رأسه فقط و سائره أبيض ، وطوله قدر عظم الذراع .

وبـعـد القرامطة فى سنة ثلاث عشرة وأربعمائة قام رجل من الملاحدة وضرب الحجر الأسـود ثـلاث ضربات بدبوس فتشقق وجه الحجر من تلک الضربات ، وتساقطت منه شظيات مثـل الأظـفـار ، وخـرج مكسره أسمر يضرب إلى الصفرة محببًا مثل حب الخشخاش فجمع بنو شيبة ذٰلک الـفتـات وعـجـنـوه بـالمسک واللک وحشوه فى تلک الشقوق وطلوه بطلاء من ذٰلک ، وجعل طول الباب أحد عشر ذراعًا والباب الآخر بإزائه كذٰلک .

فـلـمـا فـرغ مـن بـنـائها خلقها من داخلها و خارجها بالخلوق أى الطيب والزعفران ، وكسـاهـا الـقبـاطـىّ : أى وهـى ثيـاب بيـض رقـاق مـن كتـان تـتـخـذ بـمصر .(السيرة الحلبية : (۱/ ۲۴۸) باب بنيان قريش الكعبة شرفها اللّٰه تعالىٰ ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

(۱) والـفـصـد أى الافتـصاد ، والحجامة ، أى الاحتجام بلا إزالة شعر ، أى فى موضعيها. (إرشاد السارى : (ص: ۱۷۳) باب الإحرام ، فصل : فى مباحاته ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۹۲) باب الإحرام ، فصل : فى مباحاته الإحرام ،ط: إدارة القرآن .

🗀 الـدر مـع الـرد : (۲/ ۴۹۱) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد .

سے) ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والوں کے لئے ، اور چالیس رحمتیں نماز پڑھنے والوں کے لئے ،اور بیس رحمتیں بیت اللہ کو دیکھنے والوں کے لئے ہوتی ہیں۔

☆ایک اور روایت میں ہے کہ جو شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے وہ ایک قدم اٹھا کر دوسرا قدم نہیں رکھتا کہ اللہ تعالی اس کی ایک خطاء معاف کر دیتے ہیں، اور ایک نیکی لکھ دیتے ہیں، اور ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں۔

☆ مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے جس قدر ہو سکے زیادہ سے زیادہ طواف کرتے رہیں۔(۱)

یہ عظیم نعمت ہمیشہ میسر نہیں ہوتی۔

☆ جس نے طواف کے سات چکر پورے کئے اور اس دوران کوئی فضول حرکت نہیں کی ،تو گویا اس نے ایک غلام کو آزاد کیا۔(۲)

---

(۱) عن ابن عباس قال : قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم : ینزل اللّٰہ کل یوم عشرین و مائة رحمة ، ستون منها للطائفین ، وأربعون للعاکفین حول البیت ، وعشرون للناظرین إلی البیت . (المعجم الکبیر للطبرانی : (۱۲۴/۱۱ ، ۱۲۵) رقم الحدیث : ۱۱۲۴۸ ، أحادیث عبد اللّٰہ بن عباس ، رضی اللّٰہ عنهما ، عبد اللّٰہ ابن أبی ملیکة عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنهما ، ط: مکتبة ابن تیمیه ، قاهره)

☐ من طاف بالبیت أسبوعًا لایضع قدمًا ولایرفع أخرٰی إلّا حط اللّٰہ تعالیٰ بها خطیئة ، وکتب له بها حسنة ، ورفع بها درجة . (کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال : (۵۳/۵) رقم الحدیث : ۱۲۰۱۷ ، کتاب الحج والعمرة ، الباب الثانی : فی مناسک الحج ، الفصل الرابع : فی الطواف والسعی ، ط: مؤسّسة الرّسالة)

☐ صحیح ابن حبان : (۱۰/۹) رقم الحدیث : ۳۶۹۷ ، باب فضل الحج والعمرة ، ط: مؤسّسة الرسالة .

(۲) وسمعته یقول : من طاف بهٰذا البیت أسبوعًا فأحصاه کان کعتق رقبة .... (سنن الترمذی : (۱۴/۱ ۳) أبواب الحج ، باب ماجاء فی استلام الرکنین ، ط: رحمانیه)

☐ سنن ابن ماجه : (ص: ۲۱۲) کتاب المناسک ، باب فصل الطواف ، ط: میزان .

☐ مسند أحمد : (۳/۲) رقم الحدیث : ۴۴۶۲ ، مسند عبد اللّٰہ ابن عمر رضی اللّٰہ عنهما ، ط: مؤسّسة قرطبه .

یعنی ایک غلام کو آزاد کر کے اپنے پیروں پر کھڑا کر دینے سے جتنا اجر وثواب ملتا ہے، طواف کرنے پر اتنا ہی ثواب ملتا ہے۔

فقیر یا مقروض کو کسی آدمی نے حج کرنے کے لئے رقم دی

اگر کوئی شخص کسی مقروض یا فقیر آدمی کو حج کرنے کے لئے رقم دیتا ہے، تو اس سے حج کرنا جائز ہے، شرعاً اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(۱)

فلائٹ یقینی نہیں

☆ اگر فلائٹ یقینی نہیں یا سیٹ کنفرم نہیں تو اس صورت میں بورڈنگ کارڈ مل جانے کے بعد احرام باندھ لیں، اور اگر امیگریشن کے بعد انتظار گاہ میں احرام باندھنے کا وقت ہے تو وہاں باندھ لیں، ورنہ وقت نہ ہونے کی صورت میں جہاز پر سوار ہو کر باندھ لیں، ورنہ میقات سے پہلے باندھ لیں، ان تمام صورتوں میں احرام صحیح ہو جائے گا اور دم بھی لازم نہ ہوگا۔(۲)

---

(۱) بخلاف الفقير لايجب عليه الحج فى الابتداء ، ثمّ إذا حجّ بالسؤال من النّاس يجوز ذٰلک عن حجّة الإسلام حتٰى لو أيسر لايلزمه حجة أخرٰى ؛ لأنّ الاستطاعة بملک الزاد والراحلة .
(بدائع الصنائع : (۱۲۰/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائط فرضيته فنوعان ، ط: سعيد)
🗀 ولو تكلف هؤلاء الحج بأنفسهم سقط عنهم حتٰى لو صحوا بعد ذٰلک لايجب عليهم الاداء لأنّ سقوط الوجوب عنهم لدفع الحرج فإذ اتحملوه وقع عن حجة الإسلام كالفقير إذا حج .
(البحر الرائق : (۳۱۲/۲) كتاب الحج ، قوله : بشرط حرية و بلوغ وعقل الخ ، ط: سعيد)
(۲) فإن قدّم الإحرام علٰى هٰذه المواقيت جاز وهو الأفضل ، إذا أمن مواقعة المحظورات وإلّا فالتأخير إلى الميقات أفضل ، كذا فى الجوهرة النيّرة . (الهندية : (۲۲۱/۱) كتاب المناسک ، الباب الثانى : فى المواقيت ، ط: رشيديه)
🗀 غنية الناسک : (ص: ۵۳) باب المواقيت ، فصل : وأمّا مواقيت أهل الآفاق ، ط: إدارة القرآن.
🗀 شامى : (۴۷۷/۲) كتاب الحج ، مطلب فى المواقيت ، ط: سعيد .
🗀 بدائع الصنائع : (۱۶۴/۲) كتاب الحج ، فصل ، وأمّا بيان مكان الإحرام ، ط: سعيد .

☆ احرام باندھنے کے لئے غسل کرنا، نوافل پڑھنا شرط نہیں، مستحب ہے، لہذا جہاز یا ٹکٹ کنفرم نہ ہونے کے عذر کی صورت میں صرف سلے ہوئے کپڑے اتار کر احرام کی چادریں پہن لیں اور عمرہ یا حج کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیں، تو احرام صحیح ہو جائے گا، اور یہ کام جہاز میں سوار ہونے سے پہلے بھی ہو سکتا ہے، اور جہاز میں سوار ہو کر بھی ہو سکتا ہے، جدہ جا کر احرام باندھنا درست نہیں کیونکہ پرواز کے دوران جہاز ''قرن المنازل'' کی میقات سے بلکہ بعض اوقات حرم شریف کی حدود سے گزر کر جدہ پہنچتا ہے، اس لئے جہاز پر سوار ہونے سے پہلے یا سوار ہو کر احرام باندھ لینا ضروری ہے۔(۱)

☆ یا تو گھر میں احرام کی چادر پہن کر نفل وغیرہ پڑھ کر روانہ ہو جائیں اور احرام کی نیت نہ کریں جب جہاز میں سوار ہو جائیں تو نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیں۔(۲)

---

(۱) ومن سننه كونه فی أشهر الحج وأن لایعدل من خصوص میقات بلده وطریقه والغسل أو الوجوء ولبس إزار و رداء وأداء الركعتین إلّا فی وقت الكراهة . (غنیة الناسک : (ص: ۶۷) باب الإحرام ، فصل : فی واجبات الإحرام ، وسننه ونحو ذٰلک ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۱۲۷ ، ۱۲۸) باب الإحرام ، سنن الإحرام ، ط: الإمدادیة ، مكّة المكرّمة .

☜ الهندیة : (۱/۲۲۲) كتاب المناسک ، الباب الثالث فی الإحرام ، ط: رشیدیه)

☜ شامی : (۲/۴۸۰ ، ۴۸۱) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، ط: سعید)

☜ وحكمها وجوب الإحرام منها لأحد النسكین وتحریم تأخیره عنها لمن أراد دخول مكّة أو الحرم وإن كان لقصد التجارة أو غیرها ولم یرد نسكًا . (إرشاد الساری : (ص: ۱۱۳) باب المواقیت ، النوع الثانی : المیقات المكانی ...... ط: الإمدادیة ، مكّة المكرّمة)

☜ الهندیة : (۱/۲۲۱) كتاب المناسک ، الباب الثانی : فی المواقیت ، ط: رشیدیه .

☜ غنیة الناسک : (ص: ۵۳) باب المواقیت ، فصل : وأمّا مواقیت أهل الآفاق ، ط: إدارة القرآن.

(۲) فإن قدّم الإحرام علی هٰذه المواقیت جاز وهو الأفضل ، إذا أمن مواقعة المحظورات وإلّا فالتأخیر إلی المیقات أفضل ، كذا فی الجوهرة النیّرة . (الهندیة : (۱/۲۲۱) كتاب المناسک ، الباب الثانی : فی المواقیت ، ط: رشیدیه)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۵۳) باب المواقیت ، فصل : وأمّا مواقیت أهل الآفاق ، ط: إدارة القرآن.

☜ شامی : (۲/۴۷۷) كتاب الحج ، مطلب فی المواقیت ، ط: سعید .

☜ بدائع الصنائع : (۲/۱۶۴) كتاب الحج ، فصل ، وأمّا بیان مكان الإحرام ، ط: سعید .

قارن

قران کرنے والا (''قران'' لفظ کو دیکھیں)

قارن سعی سے فارغ ہوکر کیا کرے

''سعی سے فارغ ہوکر کیا کرنا چاہئے'' عنوان کودیکھیں۔(۲/ ۴۳۵)

قارن کے لئے ترتیب

''ترتیب'' عنوان کودیکھیں۔(۱/ ۲۵۹)

قارن نے افراد میں احرام بدل لیا

قارن، حج قران کے افعال شروع کرنے سے پہلے حج افراد کے احرام کی نیت کرسکتا ہے، البتہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔(۱)

قارن نے ذبح سے پہلے حلق کرلیا

اگر قران کرنے والے نے رمی کے بعد ذبح سے پہلے حلق کرلیا تو دو دم واجب ہوں گے۔(۲)

---

(۱) (والقران) لغه الجمع بين شيئين، وشرعًا أن يهل أى يرفع صوته بالتلبية بحجة و عمرة معًا حقيقةً أو حكمًا بأن يحرم بالعمرة أولاً ثمّ بالحج قبل أن يطوف لهاأربعة أشواط أو عكسه بأن يدخل إحرام العمرة على الحج قبل أن يطوف للقدوم وإن أساء . (شامى : (۲/ ۵۳۱) كتاب الحج، باب القران، ط: سعيد)

(۲) ويجب دمان على قارن حلق قبل ذبحه، دم للتأخير ودم للقران على المذهب كما حرره المصنف . (الدر مع الرد : (۲/ ۵۵۵، ۵۵۶) كتاب الحج، باب الجنايات، ط: سعيد)

🗀 الهندية : (۱/ ۲۴۷) كتاب المناسک، الباب الثامن فى الجنايات، الفصل الخامس : فى الطواف والسعى والرمل ورمى الجمار، ط: رشيديه .

🗀 غنية الناسک: (ص: ۲۷۹، ۲۸۰) باب الجنايات، فصل :فى ترک الواجب =

قارن نے عمرہ کی سعی نہیں کی

اگر قارن عمرہ کا طواف کر لینے کے بعد سعی کرنا بھول گیا، اور اسی احرام کے ساتھ حج کے لئے روانہ ہو گیا، پھر وقوف عرفہ کے بعد یاد آیا کہ سعی نہیں کی، تو ایسا شخص وقوف عرفہ کے بعد حرم میں جا کر سعی کر لے، تو یہ سعی عمرہ کی سعی کے لئے کافی ہو جائے گی، اور اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں ہوگا، مگر تاخیر کی وجہ سے کراہت ضرور آئے گی۔(۱)

قارن نے قربانی نہیں کی

''متمتع نے قربانی نہیں کی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۴/٤)

قباء

مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلے پر جو آبادی ہے اسے ''قباء'' کہا جاتا ہے، یہاں ''انصار'' کے بہت سے خاندان آباد تھے، ان میں عمرو بن عوف کا خاندان بھی تھا، اس خاندان کے سربراہ کلثوم بن الہدم تھے، آپ ﷺ نے مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آتے ہوئے ''قباء'' میں چار دن قیام فرمایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں قیام کا شرف اسی خاندان کے مقدر میں لکھا ہوا تھا۔

قباء کے قیام کے دوران تاریخ اسلام کے ایک نئے سنہری دور کا آغاز مسجد کی تعمیر جیسے مقدس شاہکار سے کیا گیا، حضرت کلثوم بن الہدم کی ایک افتادہ زمین جہاں

= فی أفعال الحج،...... المطلب العاشر فی ترک الترتیب......، ط: إدارة القرآن.

(۱) فإن أتی بطوافین متوالین ثم سعیین لهما جاز وأساء ولا دم علیه ...... أمّا عندهما فظاهر ؛ لأنّ التقدیم والتأخیر فی المناسک لایوجب الدم عندهما ، وعنده طواف التحیة سنة وترکه لایوجب الدم فتقدیمه أولیٰ ، والسعی بتأخیره بالاشتغال بعمل آخر لایوجب الدم فکذا بالاشتغال بالطواف . (الدر مع الرد : (۵۳۲/۲) کتاب الحج ، باب القران ، ط: سعید)

غنیة الناسک : (ص: ۲۰۵) باب القران ، فصل فی صفة القران المسنون ، ط: إدارة القرآن.

إرشاد الساری : (ص: ۳۶۸) باب القران ، فصل: فی بیان أداء القران ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة.

کھجوریں خشک کی جاتی تھیں اس پر آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے مسجد قباء کی بنیاد رکھی، مسجد کی تعمیر میں مزدوروں کے ساتھ شاہ کونین ﷺ بھی مصروف کار رہے، آپ بھاری اور وزنی پتھر اٹھاتے، عقیدت مند آتے اور عرض کرتے یا رسول اللہ! آپ پر ہمارے ماں باپ قربان جائیں، آپ چھوڑ دیں، ہم اٹھائیں گے۔

حضور ﷺ ان کی درخواست کو قبول کرتے ہوئے چھوڑ دیتے مگر پھر بھی اسی وزن کا دوسرا پتھر اٹھا لیتے، اسلام کی تاریخ میں یہی مسجد سب سے پہلے تعمیر ہوئی ہے۔(۱)

☆ اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کا ذکر قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ

(سورۃ توبہ)(۲)

---

(۱) فعدل بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات اليمين حتى نزل بهم علو المدينة بقباء فی بنی عمرو بن عوف علی کلثوم بن الهدم ...... فكان لكثوم بن الهدم مربد ،و المربد الموضع الّذی بسط فيه التمر ليجف فأخذه منه رسول الله صلى الله عليه وسلم فأسسه وبناه مسجدًا ، وفی الصحيح عن عروة : فلبث فی بنی عمرو بن عوف وأسّس المسجد الّذی أسس على التقوىٰ ...... فجمع حجازة فبنى مسجد قباء فهو أوّل من بنى مسجدًا ...... وروى الطبرانی بسند رجاله ثقات عن الشموس ...... بنت النعمان رضی الله عنها . قالت : نظرتُ إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قدم ونزل وأسّس هذا المسجد ، مسجد قباء ، فرأيته يأخذ الحجر أو الصخرة حتى يهصره الحجر ، وأنظر إلى بياض التراب على بطنه أو سرته فيأتی الرجل من أصحابه ويقول : يا رسول اللّه بأبی أنت وأمی أعطينی أكفك ، فيقول : لاخذ مثله ، حتى أسّسه .... (سبل الهدىٰ والرشاد فی سيرة خير العباد : (۲۶۶/۳ ، ۲۶۷ ، ۲۶۸) جماع أبواب الهجرة إلى المدينة الشريفة ، الباب الخامس : فی تلقی أهل المدينة رسول الله صلى الله عليه وسلم ، ونزوله بقباء وتأسيس مسجد قباء ، ط: دار الكتب العلمية)

🗀 البحر العميق فی مناسک المعتمر والحج إلى البيت العتيق : (۲۶۹۹/۵) الباب العشرون : فی تاريخ المدينة وما يتعلق بمسجدها النبوی ، ذكر هجرة النّبی صلى الله عليه وسلم وأصحابه ، و: (۲۸۱۱/۵ ، ۲۸۱۲) الفصل السابع : فی ذكر المساجد الّتی صلى فيها النّبی صلى الله عليه وسلم المعروفة بالمدينة وغيرها ، مسجد قباء ، ط: مؤسّسة الرّيان المكتبة المكيّة .

(۲) سورة التوبة ، جزء : ۱۱ ، رقم الآية : ۱۰۸ .

جو مسجد پہلے دن سے تقوی پر قائم کی گئی تھی۔

☆ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہفتہ کے روز پیدل یا سوار ہو کر مسجد قباء تشریف لاتے اور دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے، آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جو شخص گھر میں وضو کر کے مسجد قباء آئے اور دو رکعت نماز ادا کرے اس کو عمرہ جتنا ثواب ملے گا۔(۱)

قبروں کی ہیئت

☆ نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی قبروں کی ہیئت اور صورت یہ ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سر نبی کریم ﷺ کے سینہ مبارک کے پاس ہے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا سر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سینہ کے مقابل ہے۔(۲)

---

(۱) عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنهما قال : كان النّبی صلی اللّٰہ علیه وسلم یأتی مسجد قباء كل سبت ماشیا و راكبًا ، وكان عبد اللّٰه رضی اللّٰه عنهما یفعله ...... زاد ابن نمیر قال : حدثنا عبید اللّٰه عن نافع : فیصلی فیه ركعتین . (صحیح البخاری : (۱/۳۱۸ ، ۳۱۹) كتاب الصلاة ، باب من أتی مسجد قباء كل سبت ، وباب إتیان مسجد قباء راكبًا و ماشیًا ، رقم الحدیث : ۱۱۹۳ ، ۱۱۹۴ ، ط: الطاف اینڈ سنز)

☐ سنن أبی داود : (۱/۲۹۴) رقم الحدیث : ۲۰۴۰ ، كتاب المناسک ، باب فی تحریم المدینة ، ط: رحمانیه .

☐ قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم : من تطهر فی بیته ثم أتٰی مسجد قباء فصلی فیه صلاة كان له كأجر عمرة . (سنن ابن ماجه : (۱۰۲) كتاب الصلاة ، باب ماجاء فی الصلاة فی مسجد قباء ، ط: میزان.

☐ كنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال : (۱۳/۲۶۳) رقم الحدیث : ۳۴۹۶۳ ، كتاب الفضائل من قسم الأفعال ، الباب الثامن : فی فضائل الأمكنة والأزمنة ، الفصل الأوّل : فی الأمكنة ، فصائل المدینة وما حولها ، ط: مؤسّسة الرّسالة .

(۲) ثم یتأخر عن یمینه إذا كان مستقبلاً قدر ذراع فیسلم علی أبی بكر رضی اللّٰه تعالیٰ عنه فإن رأسه حیال منكب النّبی صلی اللّٰه علیه وسلم ، ...... ثم یتأخّر كذٰلک قدر ذراع فیسلم علی عمر رضی اللّٰه ؛ لأنّ رأسه من الصدیق كرأس الصدیق من النّبی صلی اللّٰه علیه وسلم . (غنیة الناسک : (ص: ۳۷۹) خاتمة فی زیارة قبر سید المرسلین صلی اللّٰه علیه وسلم ، ط: إدارة القرآن) =

جس کی صورت یہ ہے:

قبر شریف حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ
قبر شریف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
قبر مبارک خاتم النبین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
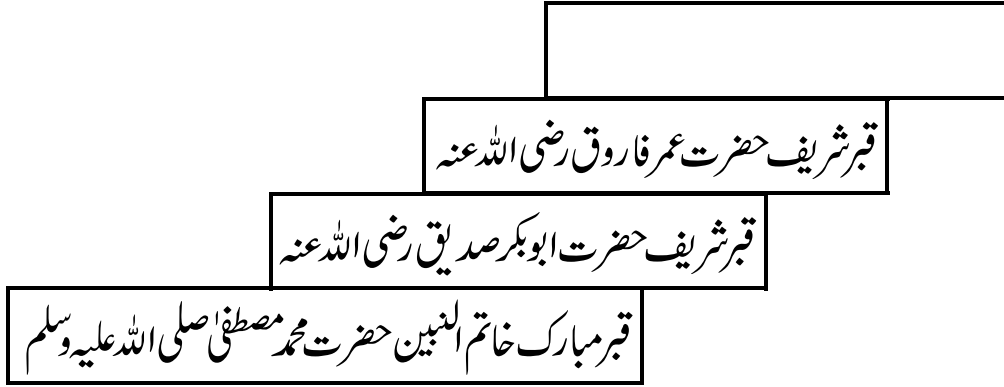
اگر زائر اپنی پشت کو قبلہ کی طرف کر کے حجرہ شریف کی دیوار کے بیچ والی جالی کے سامنے کھڑا ہو تو سرور کائنات ﷺ کے رخ انور کے سامنے ہوگا۔(۱)

☆ جب کبھی روضہ اقدس کے باہر سے گزرے حسب موقع تھوڑا بہت ٹھہر کر سلام پڑھے، اگر چہ مسجد سے باہر ہی ہو۔(۲)

= ▭ إرشاد الساری : (ص: ۷۱۸ ، ۷۱۹) باب زیادۃ سید المرسلین صلی اللّٰہ علیہ وسلم ، آداب السلام علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم والصاحبین ، ط: الإمدادیۃ ، مکّۃ المکرّمۃ .

▭ البحر العمیق : (۲۹۰۵/۵) الباب العشرون : فی تاریخ المدینۃ ومایتعلق بمسجدھا النبوی ، کیفیۃ السلام علیہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حال الزیارۃ ، والسلام علی ضجیعیہ رضی اللّٰہ عنھما ، ط: مؤسّسۃ الرّیان المکتبۃ المکیّۃ .

(۱) فإذا أتاہ یستدبر القبلۃ ، ویستقبل جدار القبر ویقف تجاہ الوجہ الشریف علی نحو أربعۃ أذرع من الساریۃ الّتی عند رأس القبر لا الأقل مائلا بیسارہ إلی القبلۃ قلیلاً لیکون مستقبلاً وجھہ وبصرہ علیہ الصلاۃ والسلام ، فإنّہ فی قبرہ الشریف علی شقہ الأیمن مستقبل القبلۃ ، بخلاف تمام استدبار القبلۃ وتمام استقبالہ علیہ الصلاۃ والسلام ، فإنّہ یکون البصر ناظرًا إلی جنبہ فیکون الأوّل أولیٰ . (غنیۃ الناسک : (ص: ۳۷۷) خاتمۃ فی زیارۃ قبر الرسول صلی اللّٰہ علیہ وسلم ، ط: إدارۃ القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۷۱۵) باب زیارۃ سید المرسلین ، ط: الإمدادیۃ ، مکّۃ المکرّمۃ .

▭ البحر العمیق : (۲۸۹۸/۵ ، ۲۸۹۹) الباب العشرون فی تاریخ المدینۃ وما یتعلق بمسجدھا النّبوی ، کیفیۃ زیارتہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ، وزیارۃ ضجیعیہ رضی اللّٰہ عنھما ، ط: مؤسّسۃ الریّان ،المکتبۃ المکیّۃ .

(۲) ولا یمرّہ حتی یقف ویسلّم ولو من خارج المسجد وجدارہ . (غنیۃ الناسک : (ص: ۳۸۲) خاتمۃ فی زیارہ قبر الرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ، ط: إدارۃ القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۷۲۶) باب زیارۃ سید المرسلین صلی اللّٰہ علیہ وسلم ، فصل : فی آداب المجاورۃ فی المدینۃ المنوّرۃ ، ط : المکتبۃ الإمدادیۃ ، مکّۃ المکرّمۃ .

☆ مسجد شریف میں رہتے ہوئے حجرہ شریف کی طرف اور جب مسجد سے باہر ہو تو قبہ شریف جہاں سے نظر آتا ہو، بار بار ان کو دیکھنا، ان پر نظر جمائے رکھنا بھی افضل ہے اور ان شاء اللہ ثواب بھی ملے گا، نہایت ذوق وشوق کے ساتھ چپ چاپ والہانہ نظر جمائے رکھے۔(۱)

قبریں انبیاء کی بیت اللہ میں

''بیت اللہ میں انبیاء کی قبریں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۱۵)

قدم قدم پر نیکی

''ہر قدم پر نیکی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴/۳۲۴)

قرآن پاک پڑھنا سعی میں

''تلاوت کرنا سعی میں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۶۵)

قرآن مجید کی تلاوت

☆ طواف کرتے ہوئے قرآن مجید کی تلاوت کر سکتے ہیں مگر ذکر کرنا اور دعا پڑھنا افضل ہے، تلاوت کرنی ہو تو بلند آواز سے نہ کرے۔(۲)

قرامطہ کی طرف سے مسجد حرام میں قتل عام

''مکہ معظّمہ میں قتل عام'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴/۱۲۰)

---

(۱) وإدامة النظر إلى الحجرة الشريفة إن تيسّر أو القبّة المنيفة إن تعسّر ...... مع المهابة والخضوع أى مع الخشية والخشوع ظاهرًا وباطنًا فإنّه أى النظر المذكور عبادة ، كالنظر إلى الكعبة الشريفة .... (إرشاد السارى : (ص: ۷۲۴) باب زيارة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم ، فصل فى آداب المجاورة فى المدينة المنوّرة ، ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۳۸۲) خاتمة فى زيارة قبر النّبى صلى الله عليه وسلم، ط: إدارة القرآن.

(۲) والذكر أفضل من القراءة فى الطواف...... فظهر أنّ القراءة فيه خلاف الأولىٰ وفى الكافى للحاكم: يكره أن يرفع صوته بالقراءة فيه ولا بأس بقراءته فى نفسه. (غنية الناسک: (ص: ۱۲۱، ۱۲۲) باب فى ماهية الطواف وأنواعه وأركانه وشرائطه وسائر أحكامه، فصل: وأمّا مستحبات الطواف، ط: إدارة القرآن)=

قران

حج اور عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھ کر پہلے عمرہ کرنا اور احرام میں رہتے ہوئے پھر حج کرنا ''قران'' کہلاتا ہے۔(۱)

قران کا احرام اشہرِ حج سے پہلے باندھنا

حج قران کا احرام اشہرِ حج سے پہلے باندھنے سے کراہت تحریمی کے ساتھ قران ہوجائے گا، اس صورت میں عمرہ سے فارغ ہوکر حلق نہ کرے بلکہ حج کے احرام میں رہے، اگر عمرہ سے فارغ ہوکر حلق کرلیا تو بھی حلال نہیں ہوگا، اور حج کے احرام میں باقی رہے گا، البتہ قران کے دو احرام کے دو دم جنایت حرم کے حدود میں دینا واجب ہوگا۔(۲)

= ☜ الهندية: (۱/ ۲۲۷) كتاب المناسك، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج، ط: رشيديه.

☜ شامى: (۲/ ۴۹۷) كتاب الحج، مطلب فى طواف القدوم، ط: سعيد.

(۱) القارن هو أن يجمع بين إحرامى الحج والعمرة من الميقات أو قبله فى أشهر الحج أو قبلها...... ويأتى القارن بأفعال العمرة ثم يأتى بأفعال الحج، كذا فى محيط السرخسى. (الهندية: (۱/ ۲۲۷) كتاب المناسك، الباب السابع فى القران والتمتّع، ط: رشيديه)

☜ غنية الناسك: (ص: ۲۰۱، ۲۰۲) باب القران، ط: إدارة القرآن.

☜ إرشاد السارى: (ص: ۳۶۰) باب القران، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

☜ شامى: (۲/ ۵۳۰ تا ۵۳۲) باب القران، ط: سعيد.

(۲) (والقران) ...... (أن يهلّ) ...... (بحجة و عمرة معًا) ...... (من الميقات) ...... (أو قبله فى أشهر الحج أو قبلها) وقال المحقق ابن عابدين تحت (قوله؛ أو قبلها) أى قبل أشهر الحج، لكن تقديمه على الميقات الزمانى مكروه مطلقًا، كما مرّ أيضًا، وهذا فى الإحرام، وأمّا الأفعال فلابدّ من أدائها فى أشهر الحج كما قدمنا آنفًا ...... لكن قال فى شرح اللباب: ويظهر لى أنّه قارن بالمعنى الشرعى كما هو المتبادر من إطلاق محمد وغيره أنّه قارن بدليل أنّه إذا ارتكب محظورًا يتعد دعليه الجزاء. (الدر مع الرد: (۲/ ۵۳۱) كتاب الحج، باب القران، ط: سعيد)

☜ إرشاد السارى: (ص: ۳۶۳) باب القران، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

☜ قارن طاف لعمرته، ثمّ حلق، فعليه دمان، ولايحل عليه من عمرته بالحل. (غنية الناسك: (ص: ۲۰۴) باب القران، فصل فى صفة القران المسنون، ط: ادارة القرآن)

قران کا طریقہ

☆ قران کا طریقہ یہ ہے کہ حج کے مہینوں میں میقات پہنچ کر یا اس سے پہلے یا گھر سے غسل وغیرہ سے فارغ ہوکر احرام کے کپڑے پہن کر سر کو ٹوپی یا احرام کی چادر سے ڈھانک کر دو رکعت نماز پڑھے، سلام کے بعد سر سے ٹوپی یا چادر کو ہٹا دے، اور دل میں حج اور عمرہ دونوں کے احرام کی نیت کرے۔(۱)

☆ جب مکہ مکرمہ پہنچ جائے تو مسجد حرام میں مسجد کے آداب کے مطابق داخل ہوکر پہلے عمرہ کا طواف اضطباع (یعنی احرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال کر) اور رمل (یعنی طواف کے شروع کے تین چکروں میں اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر بھیڑ نہ ہو تو تیزی سے چلنا) کے ساتھ کرے، اور طواف سے فارغ ہوکر دو رکعت نماز مقام ابراہیم اور بیت اللہ شریف کو سامنے لے کر پڑھے، اگر یہاں جگہ نہ ملے تو مسجد حرام میں جہاں کہیں بھی جگہ ملے پڑھے، اس کے بعد آب زم زم وغیرہ پی کر فارغ ہونے کے بعد نویں دفعہ حجر اسود کا استلام کرے (اگر حجر اسود پر بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو دونوں ہاتھوں سے اشارہ کر کے ہاتھوں کو چوم لے) پھر ''باب الصفا'' یا کسی بھی دروازے سے نکل کر عمرہ کی سعی کرے، سعی کے بعد عمرہ کے افعال پورے ہو جائیں گے، لیکن عمرہ کی سعی کے بعد

---

(۱) وإذا أراد الرجل القران يتأهب للإحرام كما يتأهب المفرد يتوضأ أو يغسل ويصلي ركعتين ويقول بعد السلام : اللّهم إنّي أريد العمرة والحج ثم يلبّي فيقول : لبيک بعمرة وحجة معًا كذا في فتاویٰ قاضي خان ، ويذكرهما بلسانه عند التلبية مع القصد بالقلب أو يقصدهما بالقلب ولايذكرهما باللسان ، والذكر باللسان أفضل .... (الهندية : (۱/۲۳۷) كتاب المناسک ، الباب السابع : في القران والتمتّع ، ط: رشيديه)

شامي : (۲/۵۳۱) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۲۰۴) باب القران ، فصل : في صفة القران المسنون ، ط: إدارة القرآن .

حلق نہ کرے، کیونکہ حج کا احرام باقی ہے۔(۱)

☆سعی کے فوراً بعد یا ٹھہر کر طواف قدوم جلدی کر لے، ورنہ وقوف عرفہ سے پہلے پہلے طواف قدوم سے فارغ ہو جائے۔(۲)

☆ عمرہ اور طواف قدوم سے فارغ ہونے کے بعد احرام کی حالت میں احرام کی پابندی کرتے ہوئے مکہ مکرمہ میں قیام کرے، اوراس کے بعد آٹھ ذی الحجہ یا اس سے پہلے منی چلا جائے، اورنویں ذی الحجہ کوعرفات جائے، منی، عرفات اور مزدلفہ کے احکام میں حج قران اورحج افراد کے احکام میں کچھ فرق نہیں۔(۳)

---

(۱) فإذا دخل بدأ بأفعال العمرة وجوبًا ...... ويضطبع فی جميع طوافها ، و يرمل فی ثلاثة أشواطه الأوّل ، ثم يصلی ركعتيه ، ويسعی بين الصفا والمروة بلاحلق ، فلو حلق لايحل من عمرته ....
(غنية الناسک : (ص: ۲۰۴) باب القران ، فصل فی صفة القران المسنون ، ط: إدارة القرآن)
☜ فتاویٰ شامی : (۲/۵۳۲) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد .
☜ إرشاد الساری : (ص: ۳۶۷) باب القران ، فصل فی بيان أداء القران ، ط: الإمداديه مكّة المكرّمة.
☜ الهندية : (۱/۲۳۸) كتاب المناسک ، الباب السابع فی القران والتمتّع ، ط: رشيديه .

(۲) ثم يطوف للقدوم وهو من سنن الحج ويضطبع فيه ويرمل إن قدم السعی أی أراد تقديمه . (إرشاد الساری : (ص: ۳۶۷) باب القران ، فصل : فی بيان أداء القران ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)
☜ غنية الناسک : (ص: ۲۰۴ ، ۲۰۵) باب القران ، فصل : فی صفة القران المسنون ، ط: إدارة القرآن .
☜ الدر مع الرد : (۲/۵۳۲) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد .

(۳) فإذا صلی بمكّة الفجر يوم التروية ثامن الشهرخرج إلی منی ...... ومكث بها إلی فجر عرفة ثم بعد طلوع الشمس راح إلی عرفات .... (الدر مع الرد : (۲/۵۰۳) كتاب الحج ، مطلب: فی الرواح إلی عرفات ، ط: سعيد)
☜ الهندية : (۱/۲۲۷) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه .
☜ غنية الناسک : (ص: ۱۴۶ ، ۱۴۷) باب السعی بين الصفا والمروة ، فصل : فی الرواح من مكّة إلی منی ، وفصل : فی التوجّه من منی إلی عرفات ، ط: إدارة القرآن .
☜ وحجّ كالمفرد أی فی بقية أفعاله . (إرشاد الساری : (ص: ۳۶۸) باب القران ، فصل : فی بيان أداء القران ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)
☜ غنية الناسک : (ص: ۲۰۵) باب القران ، فصل: فی صفة القران المسنون ، ط: إدارة القرآن .
☜ الهندية : (۱/۲۳۹) كتاب المناسک ، الباب السابع فی القران والتمتّع ، ط: رشيديه .

☆ عرفات سے نویں ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے کے بعد مزدلفہ کے لئے روانہ ہو جائے وہاں جا کر عشاء کا وقت ہونے کے بعد ایک اذان اور ایک اقامت سے مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھے، پہلے مغرب کی نماز ادا کی نیت سے پڑھے اس کے بعد فوراً عشاء کی نماز پڑھے، عشاء کی نماز کے لئے دوسری دفعہ اذان اور اقامت نہ کہے، اور دونوں نمازوں کے درمیان سنتیں اور نفل بھی نہ پڑھے، عشاء کی نماز کے بعد مغرب اور عشاء کی سنتیں اور وتر پڑھے، اور تقریباً ستر کنکریاں جمع کر کے اپنے پاس محفوظ رکھے، رات کو تہجد وغیرہ عبادات میں گزارنے کی کوشش کرے جب صبح ہو جائے تو فجر کی نماز پڑھ کر کھڑا ہو کر دعا کرے یہ وقوف مزدلفہ ہے اور یہ واجب ہے۔(۱)

پھر دسویں ذی الحجہ کو منی میں آ کر جمرہ عقبہ یعنی بالکل آخر میں بڑے شیطان کو ایک ایک کر کے سات کنکریاں مارے۔(۲)

---

(۱) وإذا غربت الشمس أتى بمزدلفة ...... وصلى العشائين بأذان وإقامة (وفى الشامية : أى فى أوّل وقت العشاء الأخيرة ، قهستانى . وينبغى أن يصلى قبل حط رحاله بل ينيخ جماله ويعقلها ، وأشار إلى أنّه لا تطوّع بينهما ولو سنة مؤكدّة على الصحيح ولو تطوّع أعاد الإقامة كما لو اشتغل بينهما بعمل آخر ، بحر ، قال فى شرح اللباب : ويصلّى سنّة المغرب والعشاء والوتر بعدها كما صرّح به مولانا عبد الرحمٰن الجامى قدس الله سرّه السامى فى منسكه ......) ...... وصلى الفجر بغلس ثم وقف (وفى الشامية : هٰذا الوقوف واجب عندنا لا سنة ......) وكبّر وهلّل ولبّى و صلى ودعا .
(تنوير الأبصار مع رد المحتار : (۲/۵۰۸ ، ۵۰۹ ، ۵۱۱ ، ۵۱۲) كتاب الحج ، ط: سعيد)
🗁 إرشاد السارى : (ص: ۳۰۱ ، ۳۰۲ ، ۳۰۳) باب الوقوف بعرفة وأحكامه ، فصل : فى آداب الإفاضة من عرفة ، فصل فى الجمع بين الصلاتين بمزدلفة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)
🗁 غنية الناسک : (ص: ۱۶۱ ، ۱۶۲ ، ۱۶۳ ، ۱۶۵ ، ۱۶۶) باب مناسک عرفات ، فصل : فى الإفاضة من عرفات ، وباب أحكام المزدلفة ، فصل : فى الجمع ين العشائين بمزدلفة ، وفصل : فى صفة الوقوف بمزدلفة ، ط: إدارة القرآن .
🗁 الهندية : (۱/۲۳۰) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه .
(۲) وإذا أسفر جدًا أتى منى مهللا مصليًا ...... ورمى جمرة العقبة من بطن الوادى سبعًا خذفًا ...... وكبّر لكل حصاة أى مع كل منها وقطع التلبية بأوّلها .... (تنوير مع الدر على الرد : (۲/۵۱۲ ، ۵۱۳) كتاب الحج ، ط: سعيد) =

اس کے بعد قران کے شکریہ میں منی یا حدود حرم میں دم شکر کی قربانی کرے اوراس کے بعد سر کے بال منڈوا کر ایک پور کے برابر کترواکر حلال ہوجائے ، اور عام سلے ہوئے کپڑے پہن لے، اب احرام کی تمام پابندیاں ختم ہوگئیں صرف ایک پابندی باقی رہ گئی وہ یہ کہ عورت سے صحبت اور بوس وکنار کرنا منع ہے، ہاں طواف زیارت کرنے کے بعد یہ پابندی بھی ختم ہوجائے گی، اس لئے جلد از جلد رات میں ہو یا دن میں طواف زیارت کرلے، پھر واپس آتے وقت طواف وداع بھی کرے اب حج کے تمام کام مکمل ہوگئے ۔(۱)

= غنية الناسک : (ص: ۱۶۸ ، ۱۶۹) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فی إفاضة من المشعر الحرام ورفع الحصی من المزدلفة وقدر الحصی ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد الساری : (ص: ۳۱۴ ، ۳۱۵ ، ۳۱۶) باب مناسک منی ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الهندية : (۱/ ۲۳۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

(۱) ثم بعد الرمی ذبح إن شاء ؛ لأنّه مفرد . (تعليل لما استفيد من التخيير بقوله : إن شاء والذبح له أفضل ، ويجب على القارن والمتمتّع ط،) ثم قصر بأن يأخذ من كل شعرة قدر الأنملة وجوبًا ، وتقصير الكل مندوب والربع واجب ...... وحلقه لكل أفضل ولو أزاله بنحو نورة جاز وحل له كل شيئ إلَّا النساء ...... ثم طاف للزيارة يومًا من أيّام النحر الثلاثة ، بيان لوقته الواجب سبعة ...... وأوّل وقته بعد طلوع الفجر يوم وهو فيه أی الطواف فی يوم النحر الأوّل أفضل ويمتد وقته إلی آخر العمر وحل له النّساء .... (الدر مع الرد : (۲/ ۵۱۵ ، ۵۱۶ ، ۵۱۷ ، ۵۱۸) كتاب الحج ، مطلب : فی طواف الزيارة ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/ ۲۳۱ ، ۲۳۲) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

غنية الناسک : (ص: ۱۷۲ ، ۱۷۳ ، ۱۷۶ ، ۱۷۷ ، ۱۷۸) باب مناسک منی يوم النحر ، فصل : فی الذبح وأحكامه ، وفصل فی الحلق ، وباب طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن .

ثم إذا أراد السفر طاف للصدر أی الوداع سبعة أشواط بلا رمل و سعی وهو واجب إلَّا علی أهل مكّة ومن فی حكمهم .... (الدر مع الرد : (۲/ ۵۲۳) كتاب الحج ، مطلب : فی طواف الصدر ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/ ۲۳۴) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

غنية الناسک : (ص: ۱۹۰) باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن والعلوم الإسلامية .

قران کرنا کس کے لئے منع ہے

''مکہ والے قران نہ کریں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۳۸/٤)

قران کی ایک صورت

''عمرہ میں حج کا احرام باندھ لیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

قران کے افعال ایک نظر میں	
احرام حج وعمرہ	شرط
طوافِ عمرہ معہ رمل	رکن
سعی عمرہ	واجب
طوافِ قدوم معہ رمل	سُنّت
سعی حج	واجب
وقوفِ عرفہ	رکن
وقوفِ مزدلفہ	واجب
رمی جمرہ عقبہ	واجب
قربانی	واجب
سَر منڈانا	واجب
طوافِ زیارت	رکن
رمی جمار	واجب
طوافِ وداع	واجب

قربانی ایک پر دو شخص کا دعوی

☆ قصائی نے یا کسی پارٹی نے یا گروپ کے سربراہ نے دو حاجیوں سے الگ الگ پیسے لے کر ایک ہی بکرا یا کوئی اور جانور ذبح کیا تو اس میں دو صورتیں ہیں اگر دونوں حاجیوں سے ایک ہی وقت میں پیسہ لیا اور جانور کی تعیین نہیں کی تو اس صورت میں کسی کی قربانی صحیح نہیں ہوئی، قصائی وغیرہ پر لئے ہوئے پیسے واپس کرنا لازم ہوگا اور ان دونوں حاجیوں پر دوبارہ قربانی کرنا لازم ہوگا، اگر دوبارہ قربانی کرنے سے پہلے حلق یا قصر کر لیا تھا تو اس صورت میں ترتیب کی خلاف ورزی کی وجہ سے قربانی کے علاوہ ایک دم دینا بھی لازم ہوگا۔

☆ اور اگر دونوں سے الگ الگ پیسے لئے اور ایک حاجی سے پہلے پیسے لے کر جانور متعین کر دیا تھا پھر اسی جانور کو دکھا کر دوسرے حاجی سے بھی پیسے لیے ہیں، اور دونوں کی طرف سے اسی جانور کو ذبح کیا تو اس صورت میں پہلے حاجی کی طرف سے قربانی ہو جائے گی اور دوسرے حاجی کی طرف قربانی نہیں ہوگی، دوسرا حاجی قصائی وغیرہ سے اپنے پیسے واپس لے کر دوسرا جانور خرید کر ذبح کرے، اگر دوسرا جانور لے کر ذبح کرنے سے پہلے حلق یا قصر کر کے احرام کھول دیا تھا تو اس صورت میں ترتیب کی خلاف ورزی کی وجہ سے قربانی کے علاوہ ایک اور دم دینا بھی لازم ہوگا۔(۱)

---

(۱) فلاتجوز الشاة والمعز إلّا عن واحد وإن كانت عظيمة سمينة . (الهندية : (۲۹۷/۵) كتاب الأضحية ، الباب الخامس في بيان محل إقامة الواجب . وأيضًا فيه : يجب أن يعلم أن الشاة لاتجزئ إلّا عن واحد وإن كانت عظيمة ، (۳۰۴/۵) الباب الثامن فيما يتعلق بالشركة في الضحايا ، ط: رشيديه)

🗁 شرى أضحية وأمر رجلاً بذبحها فقال تركت التسمية عمدًا لزمه قيمتها ليشترى الآمر بها أخرىٰ ويضحى ويتصدق ولايأكل . (الدر مع الرد : (۳۳۳/۶) كتاب الأضحية ، ط: سعيد) =

اور دو جانوروں کی قربانی کا حکم تمتع یا قران کرنے والے پر ہے ''مفرد'' پر کچھ بھی واجب نہیں ہوگا۔(۱)

☆ یہ حکم بکرا، دنبہ اور بھیڑ میں ہے، اگر گائے، بھینس اور اونٹ ہے تو اس میں ایک ساتھ سات سات افراد شریک ہو سکتے ہیں۔(۲)

قربانی بینک کے ذریعہ کروانا

☆ جس شخص کا حج تمتع یا قران کا ہو اس کے ذمہ قربانی واجب ہے، اور یہ بھی واجب ہے کہ پہلے قربانی کی جائے اس کے بعد حلق یا قصر کرادیا جائے، اگر قربانی

= والأصل أنّ المغرور إنّما يرجع على الغار إذا حصل الغرور في ضمن المعاوضة أو ضمن الغار صفة السلامة للمغرور نصًا . (الدر مع الرد : (۳۳۲/۵ ، ۳۳۳) كتاب الكفالة ، ط: سعيد)

ولو حلق المفرد أو غيره قبل الرمي أو القارن أو المتمتّع قبل الذبح أو ذبحا قبل الرمي فعليه دم عند أبي حنيفة بترك الترتيب . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۹، ۲۸۰) باب الجنايات ، الفصل السابع : في ترک الواجب في أفعال الحج ، المطلب العاشر في ترک الترتيب ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري : (ص: ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات في أفعال الحج ، فصل : في ترک الترتيب بين أفعال الحج ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (۴۷۰/۲) كتاب الحج ، مطلب في فروض الحج و واجباته ، و: (۵۵۵/۲) باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۱) ثم يرجع إلى منى فإن كان معه نسک ذبحه وإن لم يكن فلايضره ؛ لأنّه مفرد بالحج ، ولو كان قارنا أو متمتّعا فلا بد له من الذبح . (الهندية : (۲۳۱/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۵۱۵/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۱۷۲) باب مناسک منى يوم النحر ، فصل في الذبح وأحكامه ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ولايجوز بعير واحد ولا بقرة واحدة عن أكثر من سبعة ويجوز ذٰلک عن سبعة وأقلّ من ذٰلک ، وهٰذا قول عامة العلماء . (الهندية : (۲۹۷/۵) كتاب الأضحية ، الباب الخامس : في بيان محل إقامة الواجب ، ط: رشيديه)

شامي : (۳۱۵/۶ ، ۳۱۶) كتاب الأضحية ، ط: سعيد .

سے پہلے حلق کرالیا تو دم لازم ہوگا، بینک میں رقم جمع کرانے کی صورت میں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ رقم جمع کرانے والے کی قربانی ہوجانے کے بعد اس نے حلق یا قصر کروایا یا پہلے کروالیا اس لئے احتیاط کے طور پر ایک دم دے دینا چاہئے۔(۱)

☆ جو لوگ بینک میں قربانی کی رقم جمع کردیتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ بینک والوں سے صحیح وقت کا تعین کرالیں، اور پھر قربانی کے دن قربان گاہ میں اپنا آدمی بھیج کر اپنے نام سے قربانی کے جانور کو ذبح کردیں اس کے بعد حلق کرائیں، جب تک کسی حاجی کو باوثوق ذریعہ سے یہ معلوم نہ ہو کہ اس کی قربانی ہوچکی ہے، اس وقت تک اس کا حلق رقصر (بال کٹوانا) جائز نہیں، ورنہ دم لازم آئے گا، اس لئے اس بارے میں احتیاط سے کام لیا جائے یا پھر بینک میں رقم جمع ہی نہ کرائی جائے بلکہ اپنے طور پر قربانی کا انتظام کیا جائے۔

(نوٹ) سعودی عرب والے حنبلی مسلک کے لوگ ہیں، ان کے نزدیک رمی، قربانی اور حلق میں ترتیب واجب نہیں، ان کے نزدیک ترتیب بدلنے سے دم واجب نہیں ہوتا، اور حنفی مسلک میں ترتیب بدلنے سے دم واجب ہوتا ہے اس لئے اس بارے میں بہت زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے۔(۲)

---

(۱) لو حلق المفرد أو غيره قبل الرمى أو القارن أو المتمتّع قبل الذبح أو ذبحا قبل الرمى فعليه دم عند أبى حنيفة بترك الترتيب . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۹، ۲۸۰) باب الجنايات ، الفصل السابع : فى ترک الواجب فى أفعال الحج ، المطلب العاشر فى ترک الترتيب ، ط: إدارة القرآن)
🗀 إرشاد السارى : (ص: ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فى أفعال الحج ، فصل : فى ترک الترتيب بين أفعال الحج ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .
🗀 الدر مع الرد : (۲/۴۷۰) كتاب الحج ، مطلب فى فروض الحج و واجباته ، و: (۲/۵۵۵) باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) وقال الحنابلة : إذا أخّر رمى يوم إلى ما بعده ، أو أخّر الرمى كله إلىٰ آخر أيّام التشريق ، ترک السنة ولا شيئ عليه . (الفقه الإسلامى وأدلّته : (۳/۲۰۳) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل : المبحث السادس ، واجبات الحج ، المطلب الثانى ، رمى الجمار ، =

قربانی بے ہوشی کی وجہ سے نہ کرسکا

''بے ہوشی کی وجہ سے حج کی قربانی نہ کرسکا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

قربانی دوطرح کی ہوتی ہے

قربانی دوطرح کی ہوتی ہے، ایک قربانی تو وہ ہے جو صاحب نصاب مقیم پر واجب ہوتی ہے خواہ حج کرنے جائے یا نہ جائے۔

اگر حاجی نصاب کا مالک ہے اور مکہ مکرمہ یا مدینہ طیبہ کا مکین بھی ہے یعنی اس نے وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کی نیت کر لی ہے یا مستقل رہتا ہی وہیں ہے،، تو اس پر یہ قربانی واجب ہوجائے گی، اب اسے اس کے بارے میں اختیار ہے، چاہے تو مکہ مکرمہ میں یا مدینہ طیبہ میں قربانی کرنے کا انتظام کرے، یا اپنے وطن میں اس قربانی کے لئے رقم بھیج دے، یا پہلے سے رقم دے کر آئے تا کہ وطن کے لوگ وطن میں اس کی طرف سے قربانی کردیں، البتہ منی میں قربانی کرنے کا ثواب پوری دنیا کی تمام جگہوں سے زیادہ ہے کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے منی میں قربانی کی ہے۔(۱)

= سابعًا ، حکم تاخیر الرمی عن وقته ، ط: دار الفکر)

إذا أخّر رمی یوم إلی ما بعده أو أخّر الرمی کله إلی آخر أیّام التشریق ترک السنة ولا شیئ علیه ، إلاّ أنّه یقدم بالنیة رمی الیوم الأوّل ، ثم الثانی ثم الثالث .... (المغنی لابن قدامة : (۴۸۷/۳) کتاب الحج ، تاخیر رمی الجمار ، ط: دار الفکر بیروت)

(۱) وشرائطها الإسلام والإقامة ، فالمسافر لاتجب علیه وإن تطوع بها أجزأته عنها . (شامی : (۳۱۲/۶) کتاب الأضحیة ، ط: سعید)

الهندیة : (۲۹۲/۵) کتاب الأضحیة ، الباب الأوّل ، ط: رشیدیه .

بدائع الصنائع : (۶۳/۵) کتاب الأضحیة ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط: سعید .

لأنّ الذبح هو القربة فیعتبر مکان فعلها لا مکان المفعول عنه ، وإن کان الرجل فی مصر ، وأهله فی مصر آخر ، فکتب إلیهم أن یضحوا عنه روی عن أبی یوسف ، أنّه یعتبر مکان الذبیحة .... (بدائع الصنائع : (۷۴/۵) کتاب الأضحیة ، فصل : وأمّا شرائط جواز إقامة الواجب وهی التضحیة ، ط: سعید . =

قربانی رمی سے پہلے کرنا

''رمی سے پہلے قربانی کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲/ ۳۳۹)

قربانی سے پہلے رقم چوری ہوگئی

اگر ''منیٰ'' میں قربانی سے پہلے رقم چوری ہوگئی، اور رقم بالکل نہ رہی اور ساتھیوں سے قرض بھی نہیں ملا اور وطن سے فوری طور پر منگوانے کی بھی کوئی صورت نہیں، تو اس صورت میں تفصیل یہ ہے کہ اگر صرف حج افراد تھا تو اس پر قربانی واجب نہیں، اور اگر حج تمتع یا قران تھا تو حلق/قصر (بال کٹوا کر) احرام سے نکل جائے اور جب قدرت ہو تو ایک جانور ''دم شکر'' کی نیت سے حرم کی حدود میں ذبح کرے یا ذبح کرادے اور اس پر دم بھی واجب نہیں کیونکہ یہ معذور ہے۔(۱)

= عن جابر رضی اللّٰہ عنہ، أنّ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال: کل عرفۃ موقف وکل منی منحر، وکل مزدلفۃ موقف، وکل فجاج مکّۃ طریق و منحر. رواہ أبو داود و الدارمی. (مشکوٰۃ المصابیح: (ص: ۲۲۸، ۲۲۹) کتاب المناسک، باب الوقوف بعرفۃ، الفصل الثانی، ط: قدیمی)

(طریق و منحر) أی: یجوز دخول مکّۃ من جمیع طرقھا، وإن کان الدخول من ثنیۃ کداء أفضل، ویجوز النحر فی جمیع نواحیھا؛ لأنّھا من الحرم، والمقصود نفی الحرج، ذکرہ الطیبی رحمہ اللّٰہ، ویجوز ذبح جمیع الھدایا فی أرض الحرم بالاتفاق، إلّا أن منی أفضل لدماء الحج. (مرقاۃ المفاتیح: (۵/ ۵۱۲) رقم الحدیث: ۲۵۹۲، کتاب المناسک، باب الوقوف بعرفۃ، الفصل الثانی، ط: دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

مرعاۃ المفاتیح: (۹/ ۱۳۸) رقم الحدیث: ۲۶۲۰، کتاب المناسک، باب الوقوف بعرفۃ، الفصل الثانی، ط: إدارۃ البحوث الإسلامیۃ.

عون المعبود: (۵/ ۲۸۸) کتاب المناسک، باب الصلاۃ بجمع، ط: دار الکتب العلمیۃ، بیروت.

(۱) ولو أخّر القارن أو المتمتّع الذبح عن أیّام النحر فعلیہ دم ...... (مناسک الملا علی القاری مع إرشاد الساری: (ص: ۵۰۲) باب الجنایار وأنواعھا، النوع الخامس فی أفعال الحج، فصل فی الجنایۃ فی الذبح والحلق، وأیضًا فیہ: ولو ترک شیئًا من الواجبات بعذر لا شیئ علیہ، علی ما فی البدائع، (ص: ۵۰۸) باب الجنایات وأنواعھا، النوع الخامس فی أفعال الحج، فصل: فی ترک الواجب بعذر، ط: إدارۃ القرآن) =

قربانی سے پہلے طواف زیارت کرنا

قربانی سے پہلے طواف زیارت کرنا جائز ہے، مگر قربانی کے بعد طواف زیارت کرنا افضل ہے۔(۱)

قربانی کسی ادارہ کو رقم دے کر کروانا

''ادارہ کو رقم دے کر قربانی کروانا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱۳۸/۱)

قربانی کی دعا

جانور کو قبلہ رخ لٹا کر پہلے یہ پڑھے:(۲)

= غنية الناسک : (ص: ۲۳۹) باب الجنايات ، مقدمة : فی ضوابط ينبغی حفظها لعموم نفعها ...... ط: إدارة القرآن .

شامی : (۵۵۳/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۱) فيجب فی يوم النحر أربعة أشياء : الرمی ، ثم الذبح لغير المفرد ، ثم الحلق ثم الطواف ، لكن لا شيئ على من طاف قبل الرمی والحلق . (وكذا قبل الذبح بالأولىٰ ؛ لأنّ الرمی مقدم على الذبح ، فإذا لم يجب ترتيب الطواف على الرمی لايجب على الذبح) نعم يكره . (الدر مع الرد : (۵۵۵/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

غنية الناسک : (ص: ۲۸۰) باب الجنايات ، الفصل السابع فی ترک الواجبات فی أفعال الحج ، المطلب العاشر فی ترک الترتيب بين الرمی والذبح والحلق وكذا بينها وبين الطواف ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد السارى : (ص: ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فی أفعال الحج ، فصل فی ترک الترتيب بين أفعال الحج ، ط: الإمداية مكّة المكرّمة .

(۲) ومنها أن يكون الذابح مستقبل القبلة والذبيحة موجهة إلى القبلة . (بدائع الصنائع : (۶۰/۵) قبيل : فصل : أمّا بيان ما يحرم أكله ، ط: سعيد)

غنية الناسک : (ص: ۱۷۲) باب مناسک منى يوم النحر ، فصل : فی الذبح وأحكامه ، ط: إدارة القرآن .

الهندية : (۲۸۸/۵) كتاب الذبائح ، الباب الأوّل فی ركنه و شرائطه وحكمه وأنواعه ، ط: رشيديه.

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلوٰتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَه، وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَامِنَ الْمُسْلِمِیْنَ، اَللّٰهُمَّ مِنْکَ وَلَکَ

پھر بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے تیز چھری جانور کے گلے پر پھیر دے۔

ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ خَلِیْلِکَ اِبْرَاهِیْمَ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اگر جانور میں ایک سے زائد حصے دار ہیں تو "مِنِّیْ" کی جگہ "مِنْ" کہے اور اس کے بعد سب کے نام لے لے۔(۱)

---

(۱) عن جابر بن عبد اللّٰه قال: ذبح النّبی صلی اللّٰه علیه وسلم یوم الذبح کبشین أقرنین أملحین موجوئین فلمّا وجههما قال: إنّی وجهت وجهی للّذی فطر السمٰوات والأرض علی ملّة إبراهیم حنیفًا وما أنا من المشرکین، إنّ صلوتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰه رب العالمین لاشریک له وبذٰلک أمرت وأنا من المسلمین، اللّٰهم منک ولک عن محمد صلی اللّٰه علیه وسلم وأمته بسم اللّٰه واللّٰه أکبر ثم ذبح، رواه أحمد و أبو داود وابن ماجه و الدارمی. (مشکوٰة المصابیح: (ص: ۱۲۸) باب فی الأضحیة، الفصل الثانی، ط: قدیمی، ومرقاة المفاتیح: (۳/۳۰۸) أیضًا، ط: امدادیه ملتان)

☜ سنن أبی داود: (۲/۳۰) باب مایستحب من الضحایا، ط: حقانیه.

☜ بدائع الصنائع: (۵/۸۰) أمّا الّذی یرجع إلی الأضحیة، ط: سعید.

☜ عن عائشة رضی اللّٰه عنها أنّ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم أمر بکبش أقرن لیطأ فی سواد ویبرک فی سواد وینظر فی سواد ...... فأضجعه، ثم ذبحه، ثم قال: بسم اللّٰه اللّٰهم تقبل من محمد وآل محمد ومن أمّة محمد ثم ضحی به. (مشکوٰة المصابیح: (ص: ۱۲۷) باب فی الأضحیة، الفصل الأوّل، ط: قدیمی)

☜ مرقاة المفاتیح: (۳/۳۰۴) أیضًا، ط: امدادیه ملتان.

☜ بدائع الصنائع: (۵/۸۰) أمّا الّذی یرجع إلی الأضحیة، ط: سعید.

قربانی کی طاقت نہیں

اگرکوئی شخص قربانی کی طاقت نہیں رکھتا تو اسے حج کے ایام میں تین روزے رکھنے ہوں گے اور سات روزے اپنے ملک واپس جانے کے بعد رکھنے ہوں گے۔(۱)

قربانی کے تین دن ہیں

قربانی کے تین دن مقرر ہیں، عید کا دن اور اس کے بعد دو دن، یہ دن قران، یا تمتع کی قربانی کے ہیں، اس قربانی کو جمرہ عقبہ (بڑے شیطان) پر کنکریاں مارنے کے بعد ذبح کرنا چاہئے، اگران ''ایام نحر'' کے بعد ذبح کیا تب بھی قربانی ہوجائے گی، لیکن اس تاخیر کی وجہ سے ایک اور دم (قربانی) لازم ہوگی اور قربانی تک احرام کی پابندیاں لازم ہوں گی، قربانی کے بعد حلق یا قصر کر کے احرام سے نکلنے کی اجازت ہوگی۔(۲)

---

(۱) وإن عجز صام ثلاثة أيّام ولو متفرقة آخرها يوم عرفة ندبًا رجاءً القدرة على الأصل ...... وسبعة بعد تمام أيّام حجه فرضًا أو واجبًا .... (شامی : (۲/۵۳۳) كتاب الحج ، باب القران ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/۲۳۹) كتاب المناسک ، الباب السابع فی القران والتمتّع ، ط: رشيديه .

غنية الناسک : (ص: ۲۰۷) باب القران ، فصل : فی بدل الهدی ، ط: إدارة القرآن .

(۱) وقت الأضحية ثلاثة أيّام ، العاشر ، والحادی عشر والثانی عشر . (الهندية : (۵/۲۹۵) كتاب الأضحية ، الباب الثالث فی وقت الأضحية ، ط: رشيديه)

بدائع الصنائع : (۵/۶۵ ، ۷۴) كتاب الأضحية ، فصل : وأمّا الّذی يرجع إلى وقت التضحية ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (۶/۳۱۵ ، ۳۱۶) كتاب الأضحية ، ط: سعيد .

ولو ذبح بعدها أجزأه ولكن كان تاركا للواجب عند الإمام . (غنية الناسک : (ص: ۲۰۷) باب القران ، فصل : فی شرائط وجوبه ومكان ذبحه وزمانه ، ط: إدارة القرآن)

الهندية : (۱/۲۴۴) كتاب المناسک ،الباب الثامن فی الجنايات ، الفصل الثالث فی حلق الشعر و قلم الأظفار ،ط : رشيديه .

شامی : (۲/۵۵۵) باب الجنايات ، ط: سعيد .

ويتحلل بالحلق عندنا لا بالذبح ، كذا فی الهداية . (الهنديه : (۱/۲۳۸) كتاب المناسک ، الباب السابع فی القران والتمتّع ، ط: رشيديه) =

قربانی واجب ہے

قربانی سے مراد ''دم شکر'' ہے، قارن اور تمتع کرنے والے پر دسویں ذی الحجہ کو منیٰ میں یا حدود حرم میں یہ قربانی کرنا واجب ہے ''مفرد'' پر واجب نہیں، مستحب ہے۔(۱)

قرض اور نفلی حج

اگر کسی آدمی پر قرض ہے اور وہ نفلی حج کرنا چاہتا ہے تو پہلے قرض ادا کرے پھر اس کے بعد نفلی حج کرے، نفلی حج کرنا نفل ہے اور قرض ادا کرنا فرض ہے اور فرض کا مقام نفل سے بڑا ہے اور اس کو مقدم کرنا ضروری ہے۔(۲)

قرض اولاد ادا کرنے کا وعدہ کرے

اگر اولاد قرض ادا کرنے کا وعدہ کرے تو مقروض باپ کو حج کرنے کے لئے

= ☜ غنية الناسک : (ص: ١٧٦) باب مناسک منى يوم النحر ، فصل: فى الحلق ، ط: إدارة القرآن .

☜ شامى : (٢/ ٥٣٩) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

(١) وأمّا الخاصة فطواف الصدر للآفاقى ورمى القارن والمتمتّع قبل الذبح والهدى عليهما ، وذبحهما قبل الحلق وفى أيّام النحر . (مناسک الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص: ١٠٠) باب فرائض الحج و واجباته ، فصل : فى واجبات الحج ، الواجبات الخاصة لغير المكى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ٢٠٦) باب القران ، فصل فى هدى القارن والمتمتّع ، ط: إدارة القرآن.

☜ الهندية : (١/ ٢٣٩) كتاب المناسک ، الباب السابع : فى القران والتمتّع ، ط: رشيديه .

(٢) الفرض أفضل من النفل إلاَّ فى مسائل . (الاشباه والنظائر : (ص: ١٥٤) القاعدة الثالثة عشر ، ط: قديمى)

☜ شامى : (١/ ١٢٥ ، ١٢٦) كتاب الطهارة ، مطلب : الفرض أفضل من النفل إلاَّ فى مسائل ، ط: سعيد .

جانا جائز ہے اور وہ قرض خواہوں کا اطمینان کر کے جائے کہ میری اولاد تمہارے قرض کا انتظام کرے گی۔(۱)

قرض دار حج پر جا سکتا ہے یا نہیں؟

قرض دار کے لئے قرض ادا کرنے سے پہلے قرض خواہوں کی اجازت کے بغیر حج کے لئے جانا مکروہ ہے، ہاں اگر قرض خواہ اجازت دے دیں تو بلا کراہت جائز ہے۔(۲)

قرض دار کا حج کے لئے چلا جانا

☆اگر قرض دینے والے لوگ فی الحال قرض کا مطالبہ نہیں کر رہے، اور وہ

---

(۱) ویکره للمديون الخروج إلى الحج إن لم يكن له مال يقضى به دينه الحال إلّا بإذن الغريم ،وإن كان بالدين كفيل كفل بإذن الغريم لايخرج إلّا بإذنهما .... (إرشاد السارى : (ص: ۹) مقدّمة فى آداب مريد الحج ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۳۵) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن .

☐ شامى : (۱۲۶/۴) كتاب الجهاد ، مطلب : طاعة الوالدين فرض عين ، ط: سعيد .

☐ البحر العميق : (۴۳۴/۱) الباب الرابع : فى مقدمات السفر و آدابه ، الأمر السادس ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

☐ الهندية : (۲۲۱/۱) كتاب المناسک ، الباب الأوّل : وممّا يتّصل بذٰلک مسائل ، قبيل : الباب الثانى فى المواقيت ، ط: رشيديه .

(۲) ويكره الخروج إلى الغزو والحج لمن عليه الدين وإن لم يكن عنده مال يقض دينه إلاّ بإذن الغرماء ، فإن كان بالدين كفيل ، إن كفل بإذن الغريم لايخرج إلاً بإذنهما وإن كفل بغير إذن الغريم لايخرج إلا بإذن الطالب و حده وله أن يخرج بغير إذن الكفيل . (الهندية : (۲۲۱/۱) كتاب المناسک ، الباب الأوّل : فى تفسير الحج ...... ، ط: رشيديه)

☐ التاتارخانية : (۴۳۸/۲) كتاب المناسک ، الفصل الثالث : فى تعليم أعمال الحج ، ط إدارة القرآن .

☐ الدر مع الرد : (۴۷۱/۲) كتاب الحج ، مطلب : فى فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد .

خوشی سے حج کے لئے جانے کی اجازت دے دیں، یا قرض دار اپنے قرض کا کسی کو ذمہ دار بنادے اور اس پر قرض دینے والوں کو اطمینان ہو جائے، اور وہ اجازت دیدیں تو وہ شخص حج کے لئے جا سکتا ہے۔(۱)

ایسے آدمی پر احتیاطاً ضروری ہے کہ قرض کے متعلق ایک ''وصیت نامہ'' بھی لکھ دے اور وارثوں کو تاکید کردے کہ اگر میرا انتقال ہو جائے اور میرے ذمہ قرض باقی رہ جائے تو میرے ترکہ میں سے کفن دفن کے خرچہ کے بعد سب سے پہلے میرا قرض ادا کیا جائے، اور اگر ترکہ قرض ادا کرنے کے لئے کافی نہیں ہے تو تم اپنے پاس سے قرض ادا کردینا یا اس سے معاف کرادینا، اگر قرض دینے والوں کی اجازت کے بغیر حج کے لئے جائے گا تو مکروہ ہوگا، لیکن حج کا فریضہ ادا ہو جائے گا۔(۲)

☆ اور اگر حج کے لئے روانہ ہونے سے پہلے قرض ادا کرنے کی گنجائش ہے تو اسی وقت قرض ادا کردینا چاہئے، یہ بندوں کے حقوق کا معاملہ ہے، اس کی اہمیت

---

(۱) قوله (لتقدم حق العبد) أى على حق الشرع لاتهاوناً بحق الشرع بل لحاجة العبد وعدم حاجة الشرع، ألا ترىٰ أنه إذا اجتمعت الحدود وفيها حق العبد يبدأ حق العبد ...... فلو قدم حق الشرع عند الاجتماع بطل حقوق العباد. (شامى: (۲/۴۶۳) كتاب الحج، مطلب: فى قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع، ط: سعيد)

☐ الفرض أفضل من النفل إلَّا فى مسائل. (الاشباه والنظائر: (ص: ۱۵۴) القاعدة الثالثة عشر، ط: قديمى)

☐ شامى: (۱/۱۲۵، ۱۲۶) كتاب الطهارة، مطلب: الفرض أفضل من النفل إلَّا فى مسائل، ط: سعيد.

(۲) ويكتب وصية فيما له على النّاس و عند النّاس وما عليه من الوديون وغير ذٰلك، ويجعل لذٰلك وصيًّا أمينًا عدلاً ليقوم به بعد موته. (غنية الناسك: (ص: ۳۵) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى: (ص: ۹) مقدمة فى آداب مريد الحج، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

☐ البحر العميق: (۱/۴۳۴) الباب الرابع فى مقدمات السفر وآدابه، الأمر السادس، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة.

بہت ہی زیادہ ہے، انتظام ہوتے ہی قرضہ ادا نہ کرنا سنگین گناہ ہے، حدیث شریف میں ہے ”مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے“(۱)

☆ اگر کسی شخص نے فرض حج ادا کرلیا ہے اور اس پر قرض ہے تو مزید نفلی حج کرنے سے پہلے قرض ادا کردینا بہتر ہے، اسی طرح ناداری اور غربت کی حالت کے کوئی حقوق باقی ہیں تو نفلی حج کرنے سے پہلے دوسروں کے وہ حقوق ادا کردیئے جائیں۔(۲)

قرض سے فاضل مال نہیں

اگر کسی آدمی کے ذمہ لوگوں کا قرض ہے، اور قرض سے زائد مال نہیں ہے تو اس آدمی کے لئے بہتر یہ ہے کہ قرض ادا کرنے سے پہلے حج کا ارادہ نہ کرے بلکہ جو کچھ سرمایہ ہے اس کو قرض سے سبکدوشی میں خرچ کرے لیکن اگر قرض ادا کرنے سے پہلے حج کرلیا تو حج ادا ہو جائے گا۔(۳)

---

(۱) عن همام بن منبّه أخي وهب بن منبّه أنّه سمع أباهريرة رضى الله عنه يقول : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : مطل الغنى ظلم . (بخارى : (۱/ ۳۲۱) كتاب فى الاستقراض وأداء الديون والحجر والتفليس ، باب : مطل الغنى ظلم ، ط: رحمانيه)

☐ مشكوٰة المصابيح : (ص: ۲۵۸) كتاب البيوع ، باب الإفلاس ، ط: رحمانيه .

(۲) قوله (لتقدم حق العبد) أى على حق الشرع لاتهاونًا بحق الشرع بل لحاجة العبد وعدم حاجة الشرع ، ألا ترىٰ أنّه إذا اجتمعت الحدود وفيها حق العبد يبدأ حق العبد ...... فلو قدم حق الشرع عند الاجتماع بطل حقوق العباد . (شامى : (۲/ ۴۶۳) كتاب الحج ، مطلب : فى قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد)

☐ الفرض أفضل من النفل إلّا فى مسائل . (الاشباه والنظائر : (ص: ۱۵۴) القاعدة الثالثة عشر ، ط: قديمى)

☐ شامى : (۱/ ۱۲۵ ، ۱۲۶) كتاب الطهارة ، مطلب : الفرض أفضل من النفل إلّا فى مسائل ، ط: سعيد.

(۳) وتفسير ملک الزاد والراحلة أن يكون له مال فاضل عن حاجته وهو ما سوى مسكنه ...... وسوى ما يقضى به ديونه . (الهندية : (۱/ ۲۱۷) كتاب المناسک ، الباب الأوّل ، ط: رشيديه)

☐ شامى : (۲/ ۴۶۱) كتاب الحج ، ط: سعيد .

☐ غنية الناسک : (ص: ۲۰) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن.

قرض کی وجہ سے جیل بھیج دیا گیا

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے، اور اس کو کسی کے حق یا قرض کی وجہ سے جیل بھیج دیا گیا، اور وہ اس حق یا قرض کو ادا کرنے پر قادر ہے تو یہ جیل جانا حج کے لئے عذر نہ ہوگا جیل سے رہائی پر حج کرنا ضروری ہوگا۔(۱)

قرض لے کر حج پر جانا

اگر قرض ادا کرنے پر قادر ہے اور اسباب وغیرہ بھی موجود ہیں تو قرض لے کر حج پر جانا جائز ہے۔(۲)

قرض لے کر حج کرنا

اگر حج فرض ہو چکا ہے اور نقد رقم نہیں ہے تو قرض لے کر حج کرسکتا ہے، البتہ بعد میں قرض ادا کر دینا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) لكن المحبوس لو كان حبسه لمنعه حقًا قادرًا على أدائه لايسقط عنه وجوب الأداء . (غنية الناسك : (ص: ۲۴ ، ۲۵) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

▭ شامی : (۲/۴۵۹) كتاب الحج ، ط : سعيد .

▭ التاتارخانية : (۲/۴۰۰) كتاب الحج ، الفصل الحادى عشر فى الإحصار ، ط: قديمى .

(۲) ولذا قلنا لايستقرض ليحج إلا إذا قدر على الوفاء ...... (شامی : (۲/۴۶۲ ، ۴۶۳) كتاب الحج ، مطلب : فى قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد)

▭ وفيه أيضًا : وقالوا : لو لم يحج حتّٰى اتلف ماله وسعه أن يستقرض ويحج ولو غير قادر على وفائه ويرجٰى أن لايؤاخذه اللّٰه بذٰلك .... (الدر مع الرد : (۲/۴۵۷) كتاب الحج ، مطلب: فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد)

▭ غنية الناسك : (ص: ۳۳) باب شرائط الحج ، فصل : فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء أو الوجوب فقط ، ط: إدارة القرآن .

▭ التاتارخانية : (۲/۴۳۸) كتاب المناسك ، الفصل الثانى : فى بيان ركن الحج وكيفية وجوبه ، ط: إدارة القرآن .

(۳) من جاء وقت خروج أهل بلده أو أشهر الحج و قد استكمل سائر شرائط الوجوب والأداء ،=

مزید تفصیل کے لئے ”حج کے لئے قرض لینا“ عنوان کو دیکھیں۔

قرض لے کر عمرہ کرنا

قرض لے کر عمرہ کرنا جائز ہے، اگر قرض ادا کرنے کے اسباب و وسائل موجود ہیں۔(۱)

قرض ملنے کی امید نہیں

☆ جس قرضہ کی ملنے کی بالکل امید نہیں وہ مال ضمار کے حکم میں ہے، لہٰذا

= وجب عليه الحج من عامه و وجب أدائه بنفسه ، فيلزمه التأهب والخروج معهم فلو لم يحج حتى مات فعليه الإيصاء به ...... وكذا لو لم يحج حتى افتقر ، تقرّر وجوبه دينًا في ذمّته بالاتفاق ، ولايسقط عنه بالفقر سواء هلك المال أو استهلكه ، و وسعه أن يستقرض ويحج ، وإن كان غير قادر على قضائه . (غنية الناسک : (ص: ۳۲ ، ۳۳) باب شرائط الحج ، فصل : فيما إذا وجد شرائط الوجوب و الأداء أو الوجوب فقط ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۹۰ ، ۹۱) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض ، فصل : وجوب الحج على الفور ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ شامی : (۴۵۷/۲) کتاب الحج ، مطلب فی من حج بمال حرام ، ط: سعید .

(۱) قلت : وهٰذا يرد على القول الأوّل أيضًا إن كان المراد بقوله : ولو غير قادر على وفائه أن يعلم أنّه ليس له جهة وفاء أصلاً ، أمّا لو علم أنّ غير قادر في الحال وغلب على ظنّه أنّه لو اجتهد قدر على الوفاء فلايرد ، والظاهر أن هٰذا هو المراد ، أخذًا مما ذكره في الظهيرية أيضًا في لزكاة حيث قال : إن لم يكن عنده مال وأراد أن يستقرض لأداء الزكاة ، فإن كان في أكبر رأيه أنّه إذا اجتهد بقضاء دينه قدر ، كان الأفضل أن يستقرض ، فإن استقرض وأدّى ولم يقدر على قضائه حتٰى مات ، يرجٰى أن يقضى اللّٰه تبارک وتعالىٰ دينه في الآخرةوإن كان أكبر رأيه أنّه لو استقرض لايقدر على قضائه كان الأفضل له عدمه ، وإذا كان هٰذا في الزكاة المتعلق بها حق الفقراء ففي الحج أولىٰ . (شامی : (۴۵۷/۲ ، ۴۵۸) کتاب الحج ، مطلب فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد)

▭ التاتارخانية : (۴۳۸/۲) کتاب المناسک ، الفصل الثانی : فی بیان رکن الحج و کیفیة وجوبه ، ط: إدارة القرآن .

اگر قرض کی رقم بالکل ناامیدی کے بعد مل جائے تو گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔(۱)

اگر یہ آدمی پہلے سے صاحب نصاب ہے تو رقم ملنے کے بعد دوسرے نصابوں پر سال مکمل ہونے پر اس ملنے والی رقم سے بھی زکاۃ نکال دے، اور اگر یہ آدمی پہلے سے صاحب نصاب نہیں بلکہ قرض کی رقم ملنے کے بعد صاحب نصاب بنا ہے تو سال مکمل ہونے کے بعد زکوٰۃ لازم ہوگی۔(۲)

☆البتہ جو قرض ملنے کی امید ہے اس پر گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ واجب ہوگی، لہٰذا مالک کے پاس جتنی رقم آتی جائے گی اس سے گزشتہ سالوں کی بھی زکوٰۃ ادا کرنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) إذا كان لرجل على غيره دين وهو جاحد فإن لم يكن لرب المال بينة عادلة على الدين ، فإنّه لايكون نصابًا عند علمائنا الثلاثة وهٰذه المسئلة فى الفقه يسمّٰى " مال الضمار " ومال الضمار كل مال بقى أصله فى ملكه ولكن زال عن يده زوالاً لا يرجٰى عوده فى الغالب ...... فى الجامع الصغير: رجل له على آخر دين فجحده سنين ثمّ أقام البينة عليه لايزكيه لمامضٰى . (التاتارخانية : (۲/ ۲۰۶) كتاب الزكاة، الفصل الرابع عشر فى المال الّذى يتوى ثم يقدر عليه، ط: إدارة القرآن)

🗀 بدائع الصنائع: (۲/ ۹) كتاب الزكاة، فصل: وأمّا شرائط الّتى ترجع إلى المال، ط: سعيد.

🗀 وسببه أى سبب افتراضها ملك نصاب حولى ، نسبة للحول لحولانه عليه ، نام (وفى الشامية) أى لأنّ حولان الحول على النصاب شرط لكونه سببًا وهٰذا علة للنسة ...... قوله : خرج مال المكاتب : أى خرج بالتقييد به ؛ لأنّ المراد بالتام المملوك رقبة ويدًا ...... (الدر مع الرد : (۲/ ۲۵۹) كتاب الزكاة ، مطلب : الفرق بين السبب والشرط والعلة ، ط: سعيد)

🗀 البحر الرائق : (۲/ ۲۰۳) كتاب الزكاة ، ط:سعيد .

(۲) ومن كان له نصاب فاستفاد فى أثناء الحول مالاً من جنسه ضمه إلى ماله وزكاه سواء كان المستفاد من نمائه أو لا ، وبأى وجه استفاد ضمه ، سواء كان بميراث أو هبة أو غير ذٰلك . (الهندية : (۱/ ۱۷۵) كتاب الزكاة ، الباب الأوّل : فى تفسيرها و صفتها ، ط: رشيديه)

🗀 بدائع الصنائع: (۲/ ۱۴) كتاب الزكاة، فصل: وأمّا شرائط الّتى ترجع إلى المال، ط: سعيد.

(۳) وإن كان الدّين على مفلس فلسه القاضى فوصل بعد سنين كان عليه زكاة مامضٰى فى قول أبى حنيفة وأبى يوسف رحمهم اللّٰه تعالىٰ ...... وأمّا سائر الديون المقربها فهى على ثلاث مراتب=

قرعہ اندازی کر کے ایک شریک کو حج پر بھیجنا

''پیسے جمع کر کے ایک کو قرعہ اندازی کے ذریعہ حج پر بھیجنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/ ۲۵۱)

قرن المنازل

یہ مکہ مکرمہ کے مشرق مثلاً ''نجد'' کی طرف سے آنے والوں کی میقات ہے، مکہ مکرمہ سے تقریباً تیس پینتیس میل مشرق میں نجد جانے والے راستہ میں ایک پہاڑی ہے۔

ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش کے لوگ ہوائی جہاز سے جدہ جاتے ہوئے ''قرن المنازل'' والی میقات سے گزر کر جدہ پہنچتے ہیں، اس لئے ہوائی جہاز سے جاتے ہوئے ''قرن المنازل'' سے پہلے احرام باندھنا ضروری ہے۔(۱)

= عند أبی حنیفة رحمه اللّٰه تعالىٰ، '' ضعیف '' وهو كل دين ملكه بغير فعله لا بدلا عن شيئ نحو الميراث ...... لا زكاة فيه عنده حتٰى يقبض نصابًا ويحول عليه الحول . و '' وسط '' وهو مايجب بدلاً عن مال ليس للتجارة كعبيد الخدمة و ثياب البذلة إذا قبض مائتين زكى لما مضٰى فى رواية الأصل ، و '' قوىّ '' وهو مايجب بدلاً عن سلع التجارة ، إذا قبض أربعين زكى لما مضٰى، كذا فى الزاهدى . (الهندية : (۱/ ۱۷۵) كتاب الزكاة ، الباب الأوّل فى تفسيرها ...... ط: رشيديه)

بدائع الصنائع : (۲/ ۱۰) كتاب الزكاة ، فصل : وأمّا شرائط الّتى ترجع إلى المال ، ط: سعيد.

البحر الرائق : (۲/ ۲۰۷) كتاب الزكاة ، ط: سعيد .

(۱) ولأهل نجد اليمن ، ونجد الحجاز ، ونجد تهامة قرن ، وهو جبل مطل على عرفات ...... وأبعد المواقيت ذو الحليفة تعظيمًا لقدر النبىّ صلى اللّٰه عليه وسلم ، وأقر بها قرن ، وهنّ لهن ولمن أتى عليهن من غير أهلهنّ لمن أراد دخول مكّة أو الحرم ولو بغير حج و عمرة .... (غنية الناسک : (ص: ۵۲ ، ۵۳) باب المواقيت ، فصل : أمّا مواقيت أهل الآفاق ، ط: إدارة القرآن)

شامى : (۲/ ۴۷۵) كتاب الحج ، مطلب : فى المواقيت ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/ ۲۲۱) كتاب المناسک ، الباب الثانى فى المواقيت ، ط: رشيديه .

نقشہ اس طرح ہے:

مشرق	مغرب
پاکستان	قرن المنازل مكة المكرّمة الحديبية جده
ہندوستان	قرن المنازل مكة المكرّمة الحديبية جده
بنگلہ دیش	قرن المنازل مكة المكرّمة الحديبية جده

قریب اور دور کی مقدار رمی میں

''دور اور قریب کی مقدار رمی میں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/ ۲۹۷)

قصر

حج کے بیان میں جب ''قصر'' کا لفظ آئے تو اس کا معنی ہوتا ہے'' بال کتروانا''۔(۱)

قصر ایام نحر کے بعد کیا

''حلق ایام نحر کے بعد کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲/ ۲۳۹)

قصر حرم سے باہر کیا

''حرم سے باہر حلق کیا'' عنوان کو دیکھیں۔ (۲/ ۲۲۶)

قصر کروانا کب جائز ہے

اگر سر کے بال انگلی کے ایک پور کے برابر کاٹنا ممکن ہو تو قصر کرنا جائز ہوتا ہے، اور اگر بال اس سے چھوٹے ہیں تو قصر کرنا کافی نہیں ہوگا بلکہ حلق کرنا لازم ہوگا، اس لئے جو حضرات بار بار عمرہ کرنے کا شوق رکھتے ہیں ان کو چاہئے کہ ہر عمرہ کے بعد حلق کرادیا کریں، کیونکہ اگر بال ایک پور سے کم ہوں تو حلق کرنا لازم ہوتا

---

(۱) القاموس الوحيد : (ص: ۱۳۱۸) حرف '' ق '' ط: إدارة إسلاميات لاهور ، كراچی .

ہے، اس کے بغیر احرام نہیں کھول سکتا۔(۱)

قصر میں انگلی کے ایک پور سے کم بال کٹوائے

اگر عمرہ یا حج کے بعد سر کے بال ایک پور یعنی ایک انچ سے بھی کم کٹوائے اور اس کے بعد اپنے ملک واپس آ گیا، اور کئی سال اسی حالت میں گزر گئے تو جب تک اس آدمی نے حلق نہیں کیا یا ایک پور کے برابر بال نہیں کٹوائے تب تک وہ حلال نہیں ہوگا اور اس دوران جتنے ممنوعات احرام کا ارتکاب کرتا رہا اس حساب سے اس پر دم لازم ہوتے رہیں گے۔(۲)

قطرہ آتا ہے

اگر کسی کو مثانہ کی کمزوری کی وجہ سے قطرہ آتا ہے، اور وہ ہر دفعہ پیشاب کرنے

---

(۱) ولو تعذر الحلق لعارض بأن يفقد آلة الحلق ، أو من يحلقه أو يضره الحلق لنحو صداع أو قروع برأسه تعين التقصير ، أو تعذر التقصير بأن يكون شعره قصيرًا أو لبده بصمغ ، فلا يعمل فيه المقراض تعيّن الحلق ، وكذا لو كان معقوصًا أو مضفورًا . (غنية الناسک : (ص: ۱۷۵) باب مناسک منی یوم النحر ، فصل : فی الحلق ، مطلب لو تعذر الحلق أو القصر ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۳۲۴) باب مناسک منی ، فصل : فی الحلق والقصر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

شامی : (۲/ ۵۱۶) کتاب الحج ، ط: سعید .

(۲) ويختص حلق الحاج بالزمان والمكان عند أبی حنيفة رضی الله تعالىٰ عنه وحلق المعتمر بالمكان ، فالزمان أيّام النحر والمكان الحرم ، والتخصيص للتضمين لا للتحلل ، فلو حلق أو اقتصر فی غير ماتوقت به لزم الدم ولكن يحصل به التحلل فی أی مكان و زمان أتی به بعد دخول وقته . (غنية الناسک : (ص: ۱۷۵) باب مناسک منی یوم النحر ، فصل : فی الحلق ، مطلب : يختص حلق الحاج بالزمان والمكان ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۳۲۵) باب مناسک منی ، فصل فی زمان الحلق ومكانه و شرائط جوازه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

شامی : (۲/ ۵۱۸) کتاب الحج ، ط: سعید .

الهندية : (۱/ ۲۳۲) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشيديه.

کے بعد پانی سے پاکی حاصل کر کے ایک رومال عضو پر لپیٹ کر کپڑے پہن کر نماز پڑھتا ہے تو اس کی نماز ہو جائے گی۔

اسی طرح حج اور عمرہ کے دوران بھی ایسا کپڑا استعمال کر سکتا ہے، ناپاک ہونے کی صورت میں اس کو دھو لینا کافی ہے۔(۱)

قلادہ

’’قلادہ‘‘ سے مراد ہے: جوتی یا زنبیل کا ٹکڑا، یا کوئی اور چیز مثلاً صوف، اون یا بالوں کی رسّی باندھ کر جانور کے گلے میں لٹکا دے، اس کو ’’قلادہ‘‘ کہتے ہیں۔

قہوہ

’’پینے کی چیز‘‘ عنوان کو دیکھیں۔(۲۵۳/۱)

قیامت سے پہلے ایک وقت ایسا آئے گا

’’امام مہدی کے ظہور کی آخری علامت‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۵۳/۱)

---

(۱) ولایکره لبس الخز والقصیب إذا لم یکن مخیطًا . (التاتارخانیة : (۴۹۵/۲) الفصل الخامس فیما یحرم علی المحرم ومالایحرم ، نوع منه فی اللبس والمخیط ، ط: إدارة القرآن)

▭ الخانیة علی هامش الهندیة : (۲۸۶/۱) کتاب الحج ، ط: رشیدیه .

▭ بدائع الصنائع : (۱۸۵/۲) کتاب الحج ، فصل : وأمّا بیان مایحظره الإحرام ومالایحرم ، ط: سعید .

▭ الغسل ...... والغمس فی الماء ...... ودخول الحمام ...... وغسل الثوب ، أی للطهارة أو النظافة ، .... (إرشاد الساری : (ص ۱۷۲) باب الإحرام ، فصل فی مباحاته ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

▭ یجوز تطهیر النجاسة بالماء وبکل مائع طاهر یمکن إزالتها کالخل وماء الورد ونحوه . (الهندیة : (۴۱/۱) کتاب الطهارة ، الباب السابع : فی النّجاسة وأحکامها ، الفصل الأوّل : فی تطهیر الأنجاس ، ط: رشیدیه)

▭ شامی : (۳۰۹/۲) کتاب الطهارة ، باب الأنجاس ، ط: سعید .

▭ البحر الرائق : (۲۲۱/۱) کتاب الطهارة ، باب الأنجاس ، ط: سعید .

قیام مکہ ومدینہ

① حج کے پورے سفر میں خاص طور پر اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ حاجی ہونے کی وجہ سے اللہ تعالی کے مہمان ہیں، چنانچہ اپنا قیمتی وقت زیادہ سے زیادہ عبادت، تلاوت ذکر واذکار اور خیر کے کاموں میں صرف کریں، اسی طرح رفتار، گفتار عمل اور برتاؤ میں اس عظیم حیثیت کا خیال رکھیں۔

② مکتب کی طرف سے دیا گیا شناختی کارڈ ہر وقت اپنے ساتھ رکھیں، راستہ بھولنے کی صورت میں وہ کارڈ کسی کو دکھادیں، منزل تک پہنچنا آسان ہو جائے گا۔

③ اگر کبھی گم ہو جائیں اور اپنی عمارت/رہائش گاہ کا پتہ یاد نہ ہو تو آپ اپنے ملک کا حج آفس معلوم کریں، تاکہ کوئی بھی بآسانی آپ کو وہاں تک پہنچا دے جہاں آفس کے کارکنان آپ کو مطلوبہ رہائش گاہ تک پہنچا سکیں۔

④ مکہ مکرمہ میں اسی عمارت اور کمرے میں قیام کریں جو کمپیوٹر کے ذریعہ آپ کے لئے الاٹ کئے گئے ہیں، اور جن کے دروازوں پر آپ کے نام مع حوالہ/حاجی پاس نمبر چسپاں ہیں، اپنی جگہ چھوڑ کر کسی اور جگہ پر قبضہ نہ کریں بلکہ اپنی ہی جگہ پر رہیں، اور اگر پرائیویٹ حج گروپ میں ہیں تو اس صورت میں گروپ کی جانب سے جو کمرہ دیا جائے اس میں رہیں، جھگڑا فساد سے ہمیشہ دور رہیں، آپ اللہ کے مہمان ہیں ہر وقت اس کا خیال رکھیں۔(۱)

---

(۱) وعنه (أى عن أبى هريرة رضى الله عنه) قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : من حجّ لله فلم يرفث ولم يفسق رجع كيوم ولدته أمه ، متفق عليه . (مشكوٰة المصابيح : (ص: ۲۲۴) كتاب المناسک ، الفصل الأوّل ، ط: رحمانيه)

🗁 مرقاة المفاتيح شرح مشكوٰة المصابيح : (۲۶۵/۵) أيضًا ، ط: إمداديه ملتان .

🗁 الهندية : (۲۲۴/۱) كتاب المناسک ، الباب الرابع ، فيما يفعله بعد الإحرام ، ط: رشيديه . =

⑤ صفائی پر پورا دھیان دیں چاہے وہ کمرے کی ہو یا لباس کی، جسم کی ہو یا عام معاملات کی، کیونکہ صفائی مؤمن کی شان اور ایمان کا جز ہے، صبح شام صفائی والے آئیں گے ان سے بھی صفائی کا کام لے سکیں گے بلکہ جو بھی کچرا ہوگا اس کو ''ڈسٹ بِن'' میں رکھدیں تاکہ صفائی والے لے جائیں۔(۱)

⑥ کھانے پکانے کے لئے کچن کا ہی استعمال کریں، رہائشی کمروں میں کھانا پکانا سخت منع ہے اور کچن میں ہر قسم کے انتظامات موجود ہیں لہذا کھانا یا چائے وغیرہ پکانے کی ضرورت ہو تو کچن ہی کا استعمال کریں ورنہ سعودی امن عامہ کی پولیس کی طرف سے قانونی کاروائی ہوسکتی ہے۔

⑦ اپنی رہائش گاہ سے حرم شریف کے قریبی گیٹوں کو جن پر نمبر بھی لگے ہوئے ہیں خود بھی پہچان لیں اور اپنے ساتھ کے کمزور اور عمر رسیدہ لوگوں کو بھی پہچان کرادیں، عام طور پر حرم شریف جاتے ہوئے گم ہونے کا خطرہ نہیں ہوتا کیونکہ تمام لوگ ہر طرف سے حرم شریف کی طرف جارہے ہوتے ہیں، البتہ واپسی میں گم ہونے کا خطرہ ہوتا ہے کہ سب کی منزل ایک نہیں ہوتی۔

مطاف میں جانے کے بعد چاروں طرف غور سے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ مطاف کی طرف سے باہر نکلنے والوں کی رہنمائی کے لئے مختلف رنگوں کے پانچ الکٹرک

= ▭ شامی : (۴۸۷/۲) كتاب الحج ، فصل : في الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد .

▭ عن أبي هريرة عن النّبي صلى الله عليه وسلم أنّه قال : الحاج والعمار وفد الله ، إن دعوه أجابهم وإن استغفروه غفر لهم . رواه ابن ماجه . (مشكوٰة المصابيح : (ص: ۲۲۲ ، ۲۲۳) كتاب المناسك ، الفصل الثالث ، ط: قديمى)

(۱) عن أبي مالك الأشعرى قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : الطهور شطر الإيمان . (مشكوٰة المصابيح : (ص: ۳۹) كتاب الطهارة ، الفصل الأوّل ، ط: رحمانيه)

▭ مرقاة المفاتيح : (۳۱۸/۱) أيضًا ، ط: امداديه ملتان .

بورڈ لگے ہوئے ہیں، (ہوسکتا ہے بعد میں تبدیلی بھی آجائے) انہیں خوب اچھی طرح سے پہچان لیں، یہ بورڈ حرم شریف کے پانچ مین گیٹوں کی سیدھ میں لگائے گئے ہیں، چونکہ ان میں سے ہر گیٹ مکہ مکرمہ کے مختلف محلوں میں کھلتا ہے، لہٰذا ان بورڈوں کو پہچان لینے میں جو سب سے بڑا فائدہ ہے وہ یہ ہے کہ اگر حرم شریف سے نکلتے ہوئے خدا نخواستہ آپ کھو بھی گئے تو اپنے مطلوبہ محلّہ میں ہی رہیں گے، کسی دوسرے محلّہ میں نہیں نکلیں گے۔ (آج کل موبائل کی وجہ سے بہت زیادہ سہولت ہوگئی ہے)

⑧ حج کے سفر جدہ سے مکہ مکرمہ، مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ، منیٰ، عرفات اور مزدلفہ جانا پڑتا ہے ان اسفار میں سامان کم سے کم رکھنے کی کوشش کریں، اور ہر سامان پر اپنے نام کے ساتھ پاسپورٹ نمبر، گروپ کا نام اور ٹیلیفون نمبر ضرور درج کریں یا کیرآف (Care of) کرکے کسی دوسرے جاننے والے کا ٹیلیفون نمبر لکھدیں تاکہ گم ہونے کی صورت میں دوبارہ ملنے میں آسانی ہو۔

⑨ بسوں پر سامان رکھوانے یا ان پر سے اترواتے ہوئے اپنے سامان کی پوری نگرانی رکھیں تاکہ کوئی سامان گم نہ ہو۔

⑩ کبھی بھی کسی حال میں بیس پچیس ریال سے زیادہ رقم لے کر بھیڑ کی جگہوں میں نہ جائیں، چاہے وہ حرم شریف ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ اس مقدس مقام پر دل ودماغ اگر پیسوں کی حفاظت میں مشغول رہیں، تو یہ اس مقام کی بے ادبی ہے، اور اگر ایسا نہیں تو حرم کی ہوش ربا بھیڑ میں آپ کے پیسے محفوظ رہ جائیں گے کیسے یقین کیا جاسکتا ہے؟

⑪ موقع ملتے ہی پہلی فرصت میں اپنی قیمتی چیزیں یا دیگر رقومات اپنے معلم صاحب کے پاس امانت کے طور پر جمع کرکے رسید لے لیں، پھر ضرورت کے وقت ان میں سے لیتے اور خرچ کرتے رہیں، وقتاً فوقتاً جو پیسے لیتے رہیں ان کا اپنی امانت رسید میں اندراج کرواتے رہنا نہ بھولیں، تاکہ جمع شدہ پیسوں میں شک وشبہ یا بھول

چوک کی گنجائش نہ رہے، یاد رہے کہ ہر معلم کے آفس میں اپنے حجاج کی امانتیں جمع کرنے کا معقول انتظام ہوتا ہے، اس کے علاوہ بھی احتیاط کا جو مناسب طریقہ ہو اختیار کریں، مگر اپنی جیب، بٹوہ یا بیلٹ میں رکھنے کا مطلب پیسے ضائع کرنا ہے، اس تجربے کو ہرگز دہرانے کی کوشش نہ کریں۔

⑫ نماز یا دوسرے کاموں کے لئے کمرہ بند کر کے باہر جاتے وقت کمرہ کا ائرکنڈیشن، بجلی یا پنکھا بند کرنا نہ بھولیں۔

⑬ پانی کے استعمال میں بھی احتیاط کریں، قیامت کے دن اس کا بھی حساب ہوگا۔(۱)

⑭ سعودی عرب میں چونکہ ایک نئی اور گرم آب و ہوا سے آپ کا سابقہ ہے لہٰذا دوپہر کی تیز دھوپ سے جہاں تک ممکن ہو سکے بچنے کی کوشش کریں، مشروبات خاص طور پر زم زم کا پانی خوب کثرت سے پیا کریں البتہ شوگر کے مریض احتیاط سے کام لیں۔

⑮ مکتب کے معلم یا حج گروپ کے لیڈر کی طرف سے مدینہ منورہ کی روانگی سے متعلق جو اعلان آپ کی عمارت میں لگا ہوا ملے گا اس کے مطابق مدینہ منورہ جانے کے لئے تیار رہیں، اور روانگی کا جو وقت مقرر کیا گیا ہے اس کے مطابق اپنی بسوں میں سوار ہو جائیں، کسی کی غیر حاضری یا انتظار کی وجہ سے اگر بس لیٹ ہوئی جس کی وجہ سے بس میں سوار دوسرے حجاج کرام کو تکلیف اٹھانی پڑی تو اس کا گناہ یقیناً اسی

(۱) عن عبد اللّٰه بن عمرو بن العاص، أنّ النّبی صلی اللّٰه علیه وسلم مر بسعد وهو یتوضأ فقال ماهذا السرف یا سعد! قال: أفی الوضوء سرف، قال: نعم وإن کنت علی نهر جار، رواه أحمد وابن ماجه. (مشکوٰة المصابیح: (ص: ۴۸) کتاب الطهارة، باب سنن الوضوء، الفصل الثالث، ط: رحمانیه)

مرقاة المفاتیح: (۲/ ۲۹) أیضًا، ط: امدادیه ملتان.

کے سر جائے گا چاہے دیر کا سبب بڑے سے بڑا ثواب کا کام ہی کیوں نہ ہو۔(۱)

واضح رہے کہ جو حجاج، حج سے پہلے مدینہ منورہ جا رہے ہیں ان پر طواف وداع ابھی واجب نہیں کیونکہ یہ طواف وطن واپسی سے پہلے آخری اوقات میں کرنا ہے جب کہ ان حجاج کرام کو تو حج سے پہلے ابھی پھر واپس مکہ مکرمہ آنا ہے۔(۲)

⑯ اگر مدینہ منورہ کا سفر حج سے پہلے ہو رہا ہو تو موسم کے اعتبار سے ہلکا پھلکا سامان ساتھ رکھیں اور ضرورت کے مطابق کپڑے کے جوڑے بھی ساتھ لیں اور احرام کی چادریں بھی ساتھ لیں، کیونکہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ واپس آتے وقت بیر علی سے احرام باندھنا ہے، اور دیگر ضرورت کی چیزیں جو آپ مناسب سمجھتے ہیں لے سکتے ہیں کیونکہ آپ کو وہاں نو دس روز رک کر چالیس نمازیں بھی پڑھنی ہیں۔(۳)

موجودہ دور میں مدینہ منورہ میں ہر چیز ملتی ہے اس لئے زیادہ سامان ساتھ لے کر جانا ضروری نہیں ہے۔

---

(۱) عن عبد اللّٰه بن عمرو رضی اللّٰه عنه قال :قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم : المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده ، والمهاجر من هجر ما نهی اللّٰه عنه .... (مشکوٰة المصابیح : (ص: ۱۳) کتاب الإیمان ، الفصل الأوّل ، ط: رحمانیه)

مرقاة المفاتیح : (۱/ ۷۲) أیضًا ، ط: امدادیه ملتان .

(۲) ویطوف للصدر سبعة أشواط ولا رمل فیه ......و یسمّی هٰذا طواف الصدر وطواف الوداع ...... وله وقتان ، وقت الجواز ، و وقت الاستحباب ، (فالأوّل) أوله بعد طواف الزیارة إذا کان علی عزم السفر ...... (والثانی) أن یوقعه عند إرادة السفر . (الهندیة : (۱/ ۲۳۴) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه)

شامی : (۲/ ۵۲۳) کتاب الحج ، مطلب : فی طواف الصدر ، ط: سعید .

غنیة الناسک : (ص: ۱۹۰) باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن .

(۳) عن أنس بن مالک عن النّبی صلی اللّٰه علیه وسلم أنّه قال : من صلّی فی مسجدی أربعین صلاة لایفوته صلاة ، کتبت له براء ة من النّار ، ونجاة من العذاب ، وبرئ من النفاق . (مسند أحمد بن حنبل : (۳/ ۱۵۵) رقم الحدیث : ۱۲۶۰۵) مسند أنس بن مالک رضی اللّٰه عنه ، ط: مؤسّسة قرطبه ، قاهره)

⑰ ''بیر علی'' کی میقات پر احرام باندھیں۔(۱)

جب آپ اپنی بسوں سے اتریں تو اترتے وقت اپنی بسوں کے نمبر وغیرہ دیکھ کر اچھی طرح پہچان لیں، نیز دوسرے ساتھیوں کو خاص طور پر عورتوں اور عمر رسیدہ وکم پڑھے لکھے لوگوں کو پہچان کرادیں تاکہ مسجد سے احرام باندھ کر واپس اپنی بسوں تک پہنچنے میں کسی قسم کی دشواری نہ ہو کیونکہ ان دنوں میں وہاں ایک جیسی سینکڑوں بسیں کھڑی رہتی ہیں۔

⑱ اگر آپ کو کوئی شکایت ہے تو پرائیویٹ حج گروپ میں جانے کی صورت میں گروپ لیڈر کو اور حکومت کی اسکیم کے تحت جانے کی صورت میں قریبی حج آفس کے ذمہ داروں کو صورت حال سے آگاہ کر سکتے ہیں اور اگر صبر سے کام لیں گے تو زیادہ بہتر ہوگا۔

⑲ اگر خدانخواستہ کبھی بیمار ہو جائیں تو ہر ملک کا الگ الگ حج آفس اور ڈسپنسری موجود ہوتی ہے وہاں باقاعدہ ڈاکٹرز بیٹھتے ہیں، اور دوائی وغیرہ کا بھی انتظام ہے، ایسی صورت میں مکتب اور معلم کی طرف سے جاری کردہ تصویر والا کارڈ لے کر رجوع کریں وہاں آپ کا مناسب علاج ہو جائے گا (باہر پرائیویٹ علاج بہت زیادہ مہنگا ہوتا ہے اس لئے آپ ڈسپنسری سے رجوع کریں)

⑳ آپ کی رہائشی عمارتوں کے ہر کمرے کے لئے مخصوص حجاج کرام کی

---

(۱) فميقات أهل المدينة وكذا من مرّ بها من غير أهلها ذو الحليفة بالتصغير، وبهٰذا المكان آبار تسمّيها العوام '' آبار على '' ط. (إرشاد السارى : (ص: ۱۱۰) باب المواقيت، النوع الثانى : الميقات المكانى، فصل فى موقيت أهل الآفاق، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۵۰) باب المواقيت، فصل : أمّا مواقيت أهل الآفاق، ط: إدارة القرآن.

☐ الهندية : (۱/۲۲۱) كتاب المناسک، الباب الثانى : فى المواقيت، ط: رشيديه.

☐ شامى : (۲/۴۷۴) كتاب الحج، مطلب : فى المواقيت، ط: سعيد.

کمپیوٹر لسٹ کمرے کے دروازے پر تو لگی ہوگی، ساتھ ساتھ اس کمرے میں جتنے لوگوں کو رہائش دی گئی ہے ان کی تعداد بتانے والا اسٹیکر بھی ہوگا، اگر مقررہ تعداد کے مطابق کمرے میں قیام کرنے والے سارے حجاج کرام ابھی تک نہ پہنچے ہوں، اور آپ اس دوران پروگرام کے مطابق مدینہ منورہ جارہے ہیں تو جاتے ہوئے یا تو کمرے میں تالا لگا کر نہ جائیں یا چابی ہوٹل کے کسی ذمہ دار کے حوالہ کر کے جائیں تاکہ آپ کے جانے کے بعد اگر کمرے کے بقیہ حجاج کرام آئیں تو انہیں ٹھہرانے کے لئے کمرے کا تالا توڑنا نہ پڑے۔

(۲۱) اس سفر کے ہر مرحلے میں ہمیشہ اپنا قیمتی وقت عبادت، تلاوت، ذکرو اذکار اور حج کے مسائل سیکھنے میں صرف کریں بلا وجہ کسی بھی اجنبی اور انجان شخص سے روابط نہ بڑھائیں، چاہے وہ آپ کی عمارت کا دربان ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ اس کے نتائج اچھے نہیں ہوتے۔(۱)

(۲۲) مکتب کے معلم صاحب کی طرف سے دیا گیا "پیلا کلائی بند" ہو یا حج کمیٹی/حاجی کیمپ کی طرف سے ملا ہوا "اسٹیل کا کڑا" انہیں خود بھی پہنے رہیں اور اپنی جماعت کے کمزوروں، ضعیفوں اور عورتوں کو بھی پہنے رہنے کی تاکید کرتے رہیں تاکہ حج کی زبردست بھیڑ میں بھولنے بھٹکنے کی صورت میں ان کلائی بندوں پر درج تفصیلات کی مدد سے ان کا پتہ اور ٹھکانہ معلوم کرنا آسان ہو سکے۔

---

(۱) ویترک نفقة عیاله ویخرج بنفس طیبة ویتقی الله فی طریقه ویکثر ذکر الله، ویجتنب الغضب ویکثر الاحتمال عن النّاس ویستعمل السکینة والوقار بترک مالایعنیه. (الهندیة: (۱/۲۲۰) کتاب المناسک، الباب الأوّل، وأمّا آدابه، ط: رشیدیه)

شامی: (۲/۴۷۱) کتاب الحج، مطلب: فی فروض الحج و واجباته، ط: سعید.

التاتارخانیة: (۲/۳۳۲) کتاب الحج، الفصل الثالث فی تعلیم أعمال الحج، ط: قدیمی کتب خانه.

(۲۳) منی، عرفات اور مزدلفہ وغیرہ کا مختصر قیام ہو یا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا طویل قیام ہر جگہ حوصلہ اور بلند ہمتی سے کام لینا چاہیئے کوئی بھی مصیبت آجائے پریشان نہیں ہونا چاہیئے، بلکہ ''دل اور بڑھ گیا مشکل جو آپڑی'' کے اصول کے تحت اللہ تعالی پر بھروسہ کرتے ہوئے کام کو آگے بڑھانا چاہیئے۔

کسی بھی آفت اور مصیبت گزرنے کے بعد ان میں گرفتار آدمیوں کو وہیں ڈھونڈا جائے گا جو ان کی مخصوص جگہیں ہیں یا جہاں سے وہ بچھڑے ہیں، لہذا ایسے حضرات کو یا تو اپنی جگہوں سے ہٹنا ہی نہیں چاہیئے یا اگر وقت کا تقاضہ ٹہلنا ہی ہو تو بھی دوبارہ موقع ملتے ہی پھر اپنی جگہ پر واپس آکر موجود رہنا چاہیئے، تاکہ قونصلیٹ کا عملہ ہو یا آپ کے ساتھی، آپ کو پانے اور خبر گیری میں جلد از جلد کامیاب ہوسکیں۔

موجودہ زمانہ میں موبائل ''سم'' ہر جگہ دستیاب ہے لہذا سعودی عرب جانے کے بعد وہاں کی ایک سم لے لیں تاکہ ایسی ناگہانی آفت و مصیبت کی صورت میں ساتھیوں کو اطلاع کرنا آسان ہو۔

(۲۴) تقریبا ہر سال حج کے ایام میں کچھ دھوکے باز قسم کے لوگ حجاج کرام سے کسی نہ کسی طرح روابط بڑھاتے ہیں، پھر انہیں پوری طرح اپنے اعتماد میں لے کر سستی قربانیوں کا جھانسہ دیتے ہوئے ایک بڑی رقم جمع کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں، جبکہ انکا مقصد صرف اور صرف حجاج کرام کو دھوکہ دے کر لوٹنا اور پیسہ کمانا ہوتا ہے، اس لئے آپ اس قسم کے لوگوں سے ہمیشہ ہوشیار رہیں، اپنی قربانی یا تو خود اپنے ہاتھ سے کریں یا اپنے ساتھیوں میں کسی معتبر ساتھی کے ذریعہ کرائیں، یا گروپ لیڈر کے ذریعہ قربانی کا کام انجام دلائیں۔

(۲۵) حج کے سفر کے دوران ہر جگہ اور ہر وقت اپنے سے کمزوروں، بوڑھوں، عورتوں اور بچوں کا پورا پورا خیال رکھیں، اور ان کی مدد اور تعاون کرتے ہوئے ثواب

کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیں، ایسا موقع پھر کبھی قسمت سے ملے گا۔(۱)

㉖ یہاں پر مقیم اپنے کسی بھی ملاقاتی کو اپنے کمرے میں بلانے سے پرہیز کریں تاکہ اس کی وجہ سے کسی دوسرے حاجی کو تکلیف نہ ہو، اگر خدانخواستہ اس دوران عمارت میں کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما ہوگا تو اس ملاقاتی کے ساتھ ساتھ آپ کو بھی پوچھ گچھ اور انکوائری کے مراحل سے گزرنا پڑے گا، اس طرح خواہ مخواہ ایک غیر ضروری معاملے میں الجھ کر آپ کی عبادت وریاضت کے قیمتی اوقات متاثر ہوں گے۔

لہٰذا اگر کسی ملاقاتی سے ملنا ہو تو باہر ہی مل کر رخصت کر دیا کریں۔

㉗ اپنے عزیز واقارب کو تحفہ کے طور پر دینے کے لئے تسبیح، جائے نماز، رومال، ٹوپی اور کھجور وغیرہ کوئی چیز خریدنی ہو تو انہیں حج کے بعد خریدیں تاکہ آپ کی پوری توجہ حج کی طرف رہے، خریداری کی طرف نہ جائے۔

خریداری کا ارادہ کرتے وقت دو باتوں کا خیال رکھیں۔

❶ مارکیٹ میں جانے سے پہلے ضروری چیزوں کی ایک لسٹ بنالیں، اور اسی کے مطابق خریدیں، یہ لسٹ مارکیٹ میں جا کر نہ بنائیں ورنہ غیر ضروری چیزیں خرید لی جائیں گی اور ضروری چیزیں رہ جائیں گی۔

❷ ہوائی جہاز پر اپنے ساتھ لے جانے کے لئے ایک محدود وزن کی ہی اجازت ہے جس سے بڑھنے کی صورت میں آپ کو ہر کلو کے حساب سے وزن کا

---

(۱) ولا بدّ له من رفيق صالح، يذكره إذا نسي ويصبره إذا جزع ويعينه إذا عجز، وكونه من الأجانب أولىٰ من الأقارب تبعدًا عن ساحة القطعية. (الهندية: (۱/۲۲۰) كتاب المناسک، الباب الأوّل: وأمّا آدابه، ط: رشيديه)

غنية الناسک: (ص: ۳۵، ۳۶) باب ماينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن والعلوم الإسلامية.

البحر العميق: (۱/۴۴۳) الباب الرابع: في مقدمات السفر و آدابه، الأمر الثامن، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة.

چارج دینا پڑے گا اور اس وقت یہ رقم دینا بہت ہی مشکل ہوگا، جب کہ اپنے وطن پہنچ کر کسٹم کے مراحل بھی درپیش ہوں گے، لہذا جس حد تک ہو سکے کم سے کم سامان خریدیں۔

۲۸ حرم شریف کی تقریبا ہر فرض نماز کے بعد جنازے کی نماز کا اعلان ہوتا ہے اور جنازہ کی نماز پڑھی جاتی ہے، اس لیے فرض نمازوں کے بعد احتیاطا دو چار منٹ رک کر ہی سنت اور نوافل کی نیت باندھیں تا کہ اتنے بڑے مجمع میں حرم شریف کے اندر پڑھی جانے والی جنازہ کی نماز کے ثواب سے بھی مستفیض ہو سکیں، جس میں شرکت کی حدیث میں بڑی فضیلت ہے۔(۱)

۲۹ اپنے ساتھی بلکہ عام لوگوں کے ساتھ بھی بلند ترین اخلاق کا مظاہرہ کریں، جس کی معمولی جھلک یہ ہے کہ آپ کی ذات سے کسی کو ادنی سی بھی تکلیف نہ پہنچے یہاں کے سارے مقدس مقامات کا تہ دل سے احترام کریں، جس کا سب سے کمتر نمونہ یہ ہے کہ ہر اس عمل، برتاؤ، بات، انداز یہاں تک کہ خیال سے بھی پرہیز کریں جس پر آپ کا دل تھوڑی سی بھی بے اطمینانی محسوس کرتا ہو۔

۳۰ حرم شریف جاتے ہوئے کپڑے یا پلاسٹک کی ایک تھیلی رکھ لیا کریں تا کہ اس میں اپنے جوتے، چپل رکھ سکیں، نیز اسے ایسی جگہ رکھیں جہاں گم ہونے یا حرم شریف میں صفائی ستھرائی کرنے والے کارکنوں کے ہاتھوں پھینکے جانے کا اندیشہ نہ ہو اور اگر جوتے کو تھیلی میں ڈال کر ساتھ رکھا جائے تو زیادہ بہتر ہے باقی

---

(۱) عن أبي هريرة قال: قال رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم: من اتبع جنازة مسلم إيمانا واحتسابا وكان معه حتى يصلى عليها ويفرغ من دفنها فإنّه يرجع من الأجر بقيراطين، كل قيراط مثل أحد، ومن صلى عليها ثم رجع قبل أن تدفن فإنّه يرجع بقيراط. متفق عليه. (مشكوٰة المصابيح: (ص: ۱۴۴) باب المشي بالجناة والصلاة عليها، الفصل الأوّل، ط: قديمي)

صحيح البخاري: (۱/۳۵۵) رقم الحديث: ۱۳۲۵) كتاب الجنائز، باب من انتظر حتى يدفن، ط: الطاف اينڈ سنز.

طواف کے دوران جوتا ساتھ نہ رکھیں ورنہ اطمینان کے ساتھ طواف کرنا مشکل ہوگا۔

(۳۱) حج کے موسم میں سخت ہجوم میں حرم شریف کے گیٹوں میں کھڑے ہو کر اپنے جوتے چپل پہننا بھی اپنے پیچھے نکلنے والے لوگوں کو اذیت پہنچانے کے مترادف ہے لہذا اس سے بچتے ہوئے اپنے جوتے، چپل ان گیٹوں سے تھوڑی دور نکل کر پہنا کریں۔

قیدی کا حج بدل

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے، لیکن وہ شخص پوری زندگی قید میں رہا، تو اس کی طرف سے حج بدل کرنا یا کرانا جائز ہے، لیکن اگر اس شخص کو قید سے رہائی مل جائے گی تو دوبارہ اس آدمی پر خود جا کر فرض حج ادا کرنا لازم ہوگا، اور پہلے جو حج بدل کرایا تھا وہ نفلی ہو جائے گا۔(۱)

قینچی نہیں

''استرہ نہیں'' عنوان کو دیکھیں۔(۱/ ۱۴۱)

---

(۱) والمركبة منهما كحج الفرض، تقبل النيابة عند العجز فقط لكن بشرط دوام العجز إلى الموت؛ لأنّه فرض العمر حتى تلزم الإعادة بزوال العذر أى العذر الّذى يرجى زواله كالحبس والمرض. (شامى: (۲/ ۵۹۸) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب فى الفرق بين العباده والقربة والطاعة، ط: سعيد)

▭ غنية الناسک: (ص: ۳۲۱) باب الحج عن الغير، ط: إدارة القرآن.

▭ الهنديه: (۱/ ۲۵۷) كتاب المناسک، الباب الرابع عشر فى الحج عن الغير، ط: رشيديه.

ک

کاروباری حج

موجودہ دور میں کچھ حضرات ایسے بھی ہیں جو تقریباً ہر سال حج پر جاتے ہیں، یہ لوگ یہاں سے مختلف دوائیں اور دیگر سامان لے جاتے ہیں، اور وہاں منافع کے ساتھ فروخت کر دیتے ہیں، اور حج سے واپسی پر وہاں سے سامان لا کر فروخت کر دیتے ہیں، ان لوگوں کا حج ایک قسم کا ''کاروباری'' حج ہوتا ہے ایسے لوگوں کا حج ہو جائے گا لیکن اگر حج کے سفر کا مقصد کاروبار ہے تو ان لوگوں کو ان کی اپنی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا اس لئے ''کاروباری حج'' کے بجائے خالص حج کرنے کی کوشش کی جائے۔(۱)

کافر سے قرض لے کر حج کرنا

''غیر مسلم سے قرض لے کر حج کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲۵۳/۳)

کافر کے پیسے سے حج کرنا

کافر کے پیسے سے مسلمان حج کر سکتا ہے، حج ادا ہو جائے گا اگر اس نے گفٹ کر کے دے دیا ہے۔(۲)

---

(۱) إن من نوى الحج والتجارة لا ثواب له ، إن كانت نية التجارة غالبة أو متساوية .... (شامی : (۴۲۵/۲) كتاب الحظر والإباحة ، فصل : فى البيع ، فروع ، ط: سعيد)

🗁 وتجريد السفر من التجارة أحسن ، ولو اتجر لاينقص ثوابه . (غنية الناسک : (ص: ۳۶) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن)

🗁 إرشاد السارى : (ص: ۱۰) مقدمة فى آداب مريد الحج ، فصل : ويستحب أن يشاور ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) وأمّا هبة الكافر للمسلم فجائزة أيضًا سواء كانت فى دار الإسلام أو فى دار الكفر وحكم الصدقة كحكم الهبة ...... (النتف فى الفتاوىٰ : (ص: ۳۱۶) كتاب الهبة ، هبة الكافر للمسلم ، ط: سعيد)=

کافر کے روپیہ سے حج کرنا

اگر کسی کافر نے کسی مسلمان کو روپیہ ہبہ کر کے دے دیا ہے تو وہ مسلمان اس رقم سے حج کر سکتا ہے۔(۱)

کان

احرام کی حالت میں سردی یا کسی اور وجہ سے کان میں روئی رکھنا جائز ہے مگر خوشبو کے استعمال کی اجازت نہیں ہے۔(۲)

کان ڈھانکنا

☆احرام کی حالت میں کانوں پر کپڑا ڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔

☆احرام کی حالت میں کانوں کو رومال اور چادر وغیرہ سے ڈھانپنا جائز ہے۔(۳)

= عمدة القاری شرح صحیح البخاری : (۱۳/ ۲۳۹) رقم الحدیث : ۲۶۱۵ ، کتاب الهبة وفضلها والتحریض علیها ، باب قبول الهدیة من المشرکین ، ط: دار الکتب العلمیة .

فتح الباری شرح صحیح البخاری : (۵/ ۲۳۰) رقم الحدیث : ۲۶۱۵ ، کتاب الهبة ، باب قبول الهدیة من المشرکین ، ط: دار المعرفة .

(۱) وأمّا هبة الکافر للمسلم فجائزة أیضًا سواء کانت فی دار الإسلام أو فی دار الکفر وحکم الصدقة کحکم الهبة ...... (النتف فی الفتاویٰ : (ص: ۳۱۶) کتاب الهبة ، هبة الکافر للمسلم ، ط: سعید)

عمدة القاری شرح صحیح البخاری : (۱۳/ ۲۳۹) رقم الحدیث : ۲۶۱۵ ، کتاب الهبة وفضلها والتحریض علیها ، باب قبول الهدیة من المشرکین ، ط: دار الکتب العلمیة .

فتح الباری شرح صحیح البخاری : (۵/ ۲۳۰) رقم الحدیث : ۲۶۱۵ ، کتاب الهبة ، باب قبول الهدیة من المشرکین ، ط: دار المعرفة .

(۳،۲) وتغطیة اللحیة ما دون الذقن ...... وأذنیه ؛ لأنهما عضوان مستقلا . (إرشاد الساری : (ص: ۱۷۴ ، ۱۷۵) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

البحر الرائق : (۳/ ۸) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

غنیة الناسک : (ص: ۸۸) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الإحرام ، ط:إدارة القرآن .

ویتقی الرفث ...... والتطیب وإن لم یقصده ، وفی الرد تحت قوله : وإن لم یقصده ...... بأنّ المراد غیر =

کبوتر

احرام کی حالت میں کسی بھی قسم کے کبوتر کو ذبح کرنا جائز نہیں ہے، یعنی جنگلی اور پالتو دونوں قسم کے کبوتروں کو ذبح کرنا جائز نہیں ہے، بعض لوگ احرام کی حالت میں یا حرم کی حدود میں پالتو کبوتر کا ذبح کرنا حلال سمجھتے ہیں، یہ غلط ہے۔(۱)

کپڑا سر پر رکھنا

احرام کی حالت میں سر پر کپڑا رکھنا، ڈھانکنے کے حکم میں ہے۔(۲)

= قاصد للتطيب بل قاصد للتداوی ومع ذٰلک يكون محظورًا عليه فعليه اتقاؤه رحمتی . (الدر مع الرد : (۴۸۷/۲) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد)

إرشاد الساری : (ص: ۱٦۷) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة.

غنية الناسک : (ص: ۸۹) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الإحرام ومحظوراته الّتی فی غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن .

(۱) قال اللّٰه تعالىٰ :﴿ أحلّ لكم صيد البحر وطعامه متاعًا لكم وللسيارة وحرم عليكم صيد البرّ ما دمتم حرمًا ﴾ أی محرمين ...... الصيد هو الممتنع أی بقوائمه وجناحيه عن أخذه المتوحش من النّاس فی أصل الخلقة أی فلا عبرة بالأمر العارض من الوحشة والأنس فالظبی والفيل والحمام يعنی ونحوها من البهائم والطيور والمستأنسات صيد . وتحته فی حاشيته : أی وإن كان ذكاتها بالذبح . (إرشاد الساری : (ص: ۵۰۹) باب الجنايات وأنواعها ، النوع السادس : فی الصيد و مايتعلق به ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۸۰) باب الجنايات ، الفصل الثامن : فی صيد البر ومايتعلق به ، ط: إدارة القرآن .

المحيط البرهانی : (۴۱۷/۳) كتاب المناسک ، الفصل الخامس : فيما يحرم على المحرم بسبب الإحرام ، ومالايحرم ، ط: إدارة القرآن .

(۲) (يتقی الرفث) ...... و قلم الظفر ، وستر الوجه) ...... (و الرأس) ...... ولو حمل على رأسه ثيابًا كان تغطية . (تنوير الأبصار مع الدر : (۴۸۸/۲) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالا يحرم ، ط: سعيد)

إرشاد الساری : (ص: ۱٦۷) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الحرام ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

غنية الناسک : (ص: ۸۸) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

کپڑے میں خوشبو استعمال کرنے کی جنایت

☆اگر محرم خوشبو دار کپڑے پہنے تو اگر خوشبو بہت ہے مگر بالشت یا دو بالشت سے کم مقدار میں لگی ہوئی ہے، یا خوشبو تھوڑی ہے مگر بالشت یا دو بالشت سے زیادہ لگی ہے، اور ایسے کپڑے کو سارا دن یا ساری رات پہنے رہے تو دم دینا لازم ہوگا، اور اگر تھوڑی خوشبو بالشت یا دو بالشت سے کم مقدار میں لگی ہو، تو صدقہ دینا واجب ہوگا اگر چہ سارا دن پہنے رہے، اور ایسے کپڑے کو ایک دن سے کم پہننے کی صورت میں بھی دم واجب نہیں، صدقہ واجب ہے۔

☆اور ایک دن سے کم میں اگر چہ بہت خوشبو ہو اور بالشت دو بالشت کے برابر ہو تو صدقہ ہے، اور آدھی رات سے آدھے دن تک ایک دن شمار ہوگا۔(۱)

کتا (کاٹنے والا)

''موذی جانور'' عنوان کو دیکھیں۔(۲۱۱/۴)

کثرت طواف کی افضلیت

''طواف افضل ہے یا عمرہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۵۱/۳)

---

(۱) إذا كان الطيب في ثوبه شبرًا في شبر أي مقدارهما طولا و عرضًا فهو داخل في القليل ، فإن مكث أي دام يومًا فعليه صدقة ، أو أقلّ منه فقبضة ، كذا في المجرد والفتح ، ولو لبس مصبوغًا بعصفر أو ورس أو زعفران مشبعًا ...... يومًا فعليه دم ، وفي أقلّه صدقة . (إرشاد الساري : (ص: ۴۵۴) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثاني : في الطيب ، فصل : في تطييب الثوب ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسك : (ص: ۲۴۵) باب الجنايات ، الفصل الأوّل : في الطيب ، مطلب : في تطييب الثوب ، ويدخل فيه الفراش ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۵۴۵/۲ ، ۵۴۶) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

کرتہ

☆احرام کی حالت میں کرتہ پہننا منع ہے،اور جو کپڑا بدن کی ہیئت پر سلا ہوا ہو اس کا پہننا مردوں کے لئے احرام کی حالت میں جائز نہیں،اگر ایک دن یا ایک رات پہنے گا تو دم لازم ہوگا اس سے کم میں صدقہ واجب ہوگا۔(۱)

☆عورتوں کے لئے سلے ہوئے کپڑے پہننا منع نہیں ہے، بلکہ خواتین احرام کی حالت میں بھی سلے ہوئے کپڑے پہنیں گی۔(۲)

کرتے کو چادروں کی طرح اوڑھنا

احرام کی حالت میں کرتہ کو چادروں کی طرح اوڑھنا جائز ہے مگر بہتر نہیں۔(۳)

---

(۱) إذا لبس المحرم أى بالحج أو العمرة أو بهما المخيط أى الملبوس المعمول على قدر البدن أو قدر عضو منه بحيث يحيط به ، سواء كان بخياطة أو لنسج أو لصق أو غير ذلک ...... على وجه المعتاد أى بأن لايحتاج فى حفظه إلى تكلف عند الاشتغال بالعمل ...... فعليه الجزاء ...... فإذا لبس مخيطًا أى على وجه المعتاد يومًا كاملاً أى نهارًا شرعيًا وهو من الصبح إلى الغروب أو ليلة كاملة فعليه دم ، وفى أقلّ من يوم أى مقدار نهارٍ ولو ينقص ساعة أو ليلة صدقةٌ . (إرشاد السارى : (ص: ۴۲۴، ۴۲۵) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الأوّل : فى حكم اللبس ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۲۵۰ ، ۲۵۱) باب الجنايات ، الفصل الثانى : فى لبس المخيط ، ط: إدارة القرآن .

☜ شامى : (۲/۴۸۹) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، و: (۲/۵۴۷) باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) وتلبس من المخيط ما بدالها كالدرع والقميص والسراويل والخفين والقفازين . (غنية الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام المرأة ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل: فى إحرام المرأة ، ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة.

☜ الدر مع الرد : (۲/۵۲۸) كتاب الحج ، قبيل : باب القران ، ط: سعيد .

(۳) ويجوز أن يرتدى بقميص وجبة ، ويلتعف به فى نوم أو غيره اتّفاقًا . (وقال المحقق ابن عابدين:) والحاصل : أن الممنوع عنه لبس المخيط المعتاد ، ولعل وجه كراهة القاء نحو القباء والعباء على الكتفين أنّه كثيرًا مايلبس كذٰلک تأمل . (الدر مع الرد : (۲/۴۸۹ ، ۴۹۰) كتاب =

کسی سے کنکریاں مروانا

"کنکریاں کسی سے مروانا" عنوان کو دیکھیں۔(۳/۳۱۹)

کسی منزل پہ ٹھہرنے پر یہ دعا پڑھے

"حفاظت کی دعا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۲۳٦)

کعبہ امام ہے

"طواف کعبہ کے قریب سے کرے" عنوان کو دیکھیں۔(۳/۱۱۰)

کعبہ شریف کو دیکھنا

"بیت اللہ شریف کو دیکھنا" عنوان کو دیکھیں۔(۱/۲۱۲)

کعبہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے ساتھ ملا دیا جائے گا

"بیت اللہ کی سفارش" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۱٤)

کعبہ کی بنیاد سے نکلنے والی تین تحریریں

جب نبی کریم ﷺ کی عمر (۳۵) سال ہوئی تو مکے میں ایک زبردست سیلاب آیا اور پانی کعبے میں داخل ہوگیا، پانی کے بہاؤ اور جمع ہوجانے کی وجہ سے کعبے کی دیواروں میں شگاف پڑ گئے، اوراس سے پہلے ایک مرتبہ کعبے کی یہ دیوار آگ لگ جانے کی وجہ سے کمزور ہو چکی تھی، اس لئے قریش نے عمارت کو شہید کر کے نئے سرے سے تعمیر کرنے کا ارادہ کیا۔(۱)

= الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب فیما یحرم بالإحرام ومالایحرم ، ط: سعید)

🗁 إرشاد الساری : (ص: ۱٦٦) باب الإحرام ، فصل فی محرمات الإحرام ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

🗁 غنیة الناسک : (ص: ۸۵) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

(۱) لما بلغ رسول الله ﷺ خمسا و ثلاثین سنة علی ما هو الصحیح جاء سیل حتٰی أتٰی من فوق =

عمارت گرانے کے بعد کعبے کی بنیاد سے تین تحریریں نکلیں ......یعنی کعبۃ اللہ کے دائیں کونے کے نیچے سے قریش کو ایک تحریر ملی جو سریانی زبان میں لکھی ہوئی تھی، اور وہ اس زبان کو جانتے نہیں تھے آخر ایک شخص ملا، جس نے وہ تحریر انہیں پڑھ کر سنائی، یہ شخص یہودی تھا اس میں لکھا ہوا تھا:

''میں اللہ ہوں، مکے کا مالک! جسے میں نے اس دن پیدا کیا جس دن میں نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اور جس دن میں نے سورج اور چاند بنائے، میں نے اس کو یعنی مکے کو سات فرشتوں کے ذریعے گھیر دیا، اس کی عظمت اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک اس کے دونوں پہاڑ موجود ہیں، ان پہاڑوں سے مراد ایک تو ابوقبیس پہاڑ ہے جو کہ صفا پہاڑی کے سامنے ہے اور دوسرا قیعقعان پہاڑ ہے جو مکہ کے قریب ہے، اور جس کا رُخ ابوقبیس پہاڑ کی طرف ہے، اور یہ شہر اپنے باشندوں کے لئے پانی اور دودھ کے لحاظ سے بہت برکت اور نفع والا ہے''۔

اسی طرح قریش کو مقام ابراہیم کی جگہ پر ایک اور تحریر ملی جس میں یہ لکھا ہوا تھا: ''مکہ اللہ تعالی کا محترم اور معظم شہر ہے، اس کا رزق تین راستوں سے اس کے پاس آتا ہے''۔

وہیں قریش کو ایک تحریر اور ملی جس میں لکھا ہوا تھا کہ:

''جو بھلائی بوئے گا لوگ اس پر رشک کریں گے، یعنی اس جیسا بننے کی تمنّا کریں گے، اور جو شخص برائی بوئے گا وہ رسوائی اور ندامت پائے گا، تم برائی کر کے بھلائی کی آس لگاتے ہو! ہاں یہ ایسا ہی ہے جیسا کوئی شخص کیکر یعنی کانٹے دار درخت

= الردم الّذی صنعوہ لمنعہ السیل فأخربہ : أی ودخلھا و صدع جدرانھا بعد توھینھا من الحریق الّذی أصابھا . (السیرۃ الحلبیۃ : (۱/۲۰۴) باب بنیان قریش الکعبۃ شرّفھا اللّٰہ تعالیٰ، ط: دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

میں انگور تلاش کرے۔(۱)

کعبہ کی زمین

''مقام کعبہ کی زمین'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۱۳/٤)

کعبہ کے احترام کیلئے تین دائرے مقرر ہیں

☆ کعبۃ اللہ مکہ مکرمہ کا نہایت اشرف واعلی مقام ہے، اللہ تعالی نے اس کے احترام کے لئے اس کے اردگرد تین دائرے بنائے ہیں، اور ہر دائرے کے کچھ مخصوص احکام ہیں:

۱۔ پہلا دائرہ ''مسجد حرام'' کا ہے جس کے درمیان بیت اللہ شریف واقع ہے، بیت اللہ شریف کے بعد سب سے زیادہ اشرف واعلی ''مسجد حرام'' ہے جو اس دائرے سے محدود ہے، اس کے ساتھ بہت سے احکام مخصوص ہے، مگر ان خصوصی احکام کا تعلق احرام سے نہیں ہے، اس لئے اس کی تفصیل کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔

۲۔ دوسرا دائرہ حرم کی حدود کا ہے، مکہ مکرمہ کے چاروں طرف حرم مکی کے نام سے کچھ حدود مقرر ہیں، جہاں حرم کی علامات اور بورڈ لگے ہوئے ہیں، حرم کی ان حدود کا فاصلہ مکہ مکرمہ سے کسی جانب تین میل، کسی طرف نو میل ہے، اور کسی طرف کم وبیش ہے، اور کلومیٹر کے اعتبار سے مقدار زیادہ ہے، جو لوگ اس دائرے کے اندر

(۱) ...... و وجدت قريش في الركن كتابًا بالسريانية ، فلم يدر ما هو ؟ حتىٰ قرأه رجل من اليهود ، فإذا هو : أنا اللّٰه ذو بكة ، خلقتها يوم خلقت السمٰوات والأرض ، وصورت الشمس والقمر ، وحفظتها بسبعة أملاك حنفاء ، لايزول أخشابها أى جبلاها ، وهما أبو قبيس وهو جبل مشرف على الصفا ، وقعيقعان : وهو جبل مشرف على مكّة وجهه إلى أبى قبيس يبارك لأهلها فى الماء واللبن ، ووجدوا فى المقام : أى محله ، كتابًا آخر مكتوب فيه : مكّة بلد اللّٰه الحرام ، يأتيها رزقها من ثلاث سبل و وجدوا كتابًا آخر مكتوب فيه : من يزرع خيرًا يحصد غبطة : أى مايغبط أى يحسد حسدًا محمودًا عليه ، ومن يزرع شرًا يحصد ندامة : أى ماينـدم عليه ، تعملون السيئات ، وتجزون الحسنات ، أجل : أى نعم ، كما يجنى من الشوك العنب أى الثمر . (السيرة الحلبية : (۱/ ۲۰۷) باب بنيان قريش الكعبة شرفها اللّٰه تعالىٰ ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

رہنے والے ہیں وہ ''اہل حرم'' یعنی ''حرم والے'' کہلاتے ہیں۔

۳۔تیسرا دائرہ مواقیت کا ہے، جس کا ذکر ''میقات'' کے لفظ کے تحت ہوگا۔

دوسرے دائرے یعنی حرم کی حدود میں رہنے والوں کو ''اہل حرم'' کہا جاتا ہے اور حرم کی حدود سے باہر مگر میقات کے دائرے کے اندر رہنے والوں کو ''اہل حل'' کہا جاتا ہے، اور ان سب دائروں سے باہر رہنے والوں کو ''اہل آفاق'' یا ''آفاقی'' کہتے ہیں۔(۱)

کفارہ

کفارہ کا لفظ عام ہے، دم اور صدقہ دونوں پر بولا جاتا ہے۔ (۲)

کمبل

سردی کے وقت احرام کے دوران کمبل اوڑھنا جائز ہے، البتہ سر اور چہرہ پر کمبل نہ لگے اور خواتین صرف چہرہ پر نہ لگائیں۔

احرام کی حالت میں سردی کی وجہ سے کمبل استعمال کرسکتا ہے مگر سر اور چہرہ

---

(۱) وأمّا الميقات المكاني ، فاعلم أنّ المواقيت تختلف باختلاف النّاس ، وهم في المواقيت أضاف ثلاثة : صنف يسمّون أهل الآفاق : وهم الّذين منازلهم خارج المواقيت الّتي وقت لهم رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم ، وصنف منهم أهل الحل ، وهم الّذين منازلهم داخل المواقيت خارج الحرم كأهل بستان بني عامر وغيرهم ، وصنف منهم أهل الحرم و أهل مكّة . (البحر العميق : (۱/۵۹۸) الباب السادس : في المواقيت ، الميقات المكاني ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة)

▭ إرشاد الساري : (ص: ۱۱۰) باب المواقيت ، الثاني : المكاني ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ شامي: (۲/۴۷۴) كتاب الحج ، مطلب في المواقيت ، ط: سعيد .

(۲) الكفارة : مايكفر أي يغطى به الإثم ، وشرعًا ماكفر به من صدقة و صوم و نحوهما سمّي به ؛ لأنّه يكفر الذنب ويستره ،ككفارة اليمين . (المجموعة للقواعد الفقهية : (ص: ۲۶۲) التعريفات الفقهية ، ط: البشرىٰ)

ڈھانک نہیں سکتا، البتہ عورتوں کے لئے سر ڈھانکنے کی اجازت ہے۔(۱)

کمپنی کی طرف سے حج کرنا

بعض کمپنیوں میں یہ طریقہ رائج ہے کہ سالانہ قرعہ اندازی کر کے ایک یا ایک سے زائد ملازمین کو کمپنی کے خرچے پر حج کے لئے بھیجتی ہیں، اور یہ ملازمین کمپنی کے خرچے پر حج کی سعادت حاصل کرتے ہیں، ایسے ملازمین کا حج ادا ہوجائے گا، دوبارہ اپنے خرچے پر حج کرنا لازم نہیں ہوگا، کیونکہ حج پوری زندگی میں صرف ایک دفعہ فرض ہوتا ہے، بار بار نہیں، البتہ حج کرتے وقت فرض حج یا مطلق حج کی نیت کرے، نفل حج کی نیت نہ کرے، ورنہ صاحب استطاعت ہونے کی صورت میں دوبارہ فرض حج ادا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولبس الخزّ والبزّ والثوب الهروی والمروی والقصب ...... و التوشح بالقميص والاتزار به والانزار به . (لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۱۷۳) باب الإحرام ، فصل: فی مباحاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ ولبس الخزّ والبزّ ...... وأن يلتحف به فی نومه وغير اتّفاقًا والاتزار به . (غنية الناسک : (ص: ۹۲) باب الإحرام ، فصل : فی مباحات الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

☜ الدر مع الرد : (۲/ ۴۸۹) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب: فی مايحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد .

(۲) والفقير الآفاقی إذا وصل إلی ميقات فهو كالمكی ...... وينبغی أن يكون الغنی الآفاقی كذٰلک إذا عدم المركوب بعد وصوله إلی أحد المواقيت ...... وليفيد أنّه يتعين عليه أن ينوی حج الفرض ليقع عن حجة الإسلام . ولاينوی نفلاً علی زعم أنّه فقير لايجب عليه الحج ؛ لأنّه ماكان ما واجبا عليه وهو آفاقی ، فلما صار كالمكی وجب عليه ، فلو حج نفلا يجب عليه أن يحج ثانيًا ، ولو أطلق النية يصرف إلی الفرض . (إرشاد الساری : (ص: ۵۶ ، ۵۷) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۸) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، السادس : الاستطاعة ، ط: إدارة القرآن .

☜ الدر مع الرد : (۲/ ۴۶۰) كتاب الحج ، مطلب فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد .

کمپنی کی گاڑی

اگر کمپنی کے ملازمین کو کمپنی کی طرف سے گاڑی ملی ہوئی ہے، تو اگر یہ گاڑیاں صرف شہر میں استعمال کرنے کیلئے دی گئی ہوں تو کمپنی کی اجازت کے بغیر ایسی گاڑیوں کو لے کر حج یا عمرہ کا سفر کرنا جائز نہیں ہوگا۔

اور اگر کمپنی کی طرف سے حج یا عمرہ کے سفر کرنے کی اجازت ہو تو ایسی گاڑیوں کو لے کر حج یا عمرہ کا سفر کرنا جائز ہوگا۔(۱)

کم عقل رمی نہ کرے تو

اگر کم عقل بالکل رمی نہ کرے تو اس پر دم واجب نہیں ہوگا۔(۲)

کندھے ننگے رکھنا

☆ حج اور عمرہ کے جس طواف کے بعد صفا اور مروہ کی سعی ہو، اس طواف کے

---

(۱) لایجوز التصرف فی مال غیره بلا إذنه ولا ولایته . (الدر المختار : (۲/۲۰۰) کتاب الغضب ، مطلب : فیما یجوز من التصرف بمال الغیر بدون إذن صریح ، ط: سعید)

☜ (وإن أطلق) أی المعیر (الانتفاع فی الوقت والنوع انتفع ماشاء أیّ وقت شاء) ؛ لأنّه یتصرّف فی ملک الغیر ، فیملک التصرف علی الوجه الّذی أذن له فیه (وإن قیّد ضمن) أی المستعیر (بالخلاف إلی شرّ فقط) .... (الدرر الحکام فی شرح غرر الأحکام : (۳/۱۲۵) کتاب العاریة ، ط: مکتبه رشیدیه کندهار)

☜ شرح المجلّه للأتاسی : (۱/۲۶۲) المادة : ۹۶ ، القواعد الفقهیة ، ط: رشیدیه .

(۲) ولو ارتکب محظورًا لاشیئ علیهما ، ...... والمجنون کالصبی الغیر الممیز فی جمیع ما ذکرنا . (غنیة الناسک : (ص: ۸۴) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام الصبی والمجنون والعبد والأمة ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۱۵۹ ، ۱۶۱) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام الصبی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☜ البحر العمیق : (۲/۶۹۰) الباب السابع : فی الإحرام ، الفصل الخامس : إحرام الصبی والمجنون ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة .

ساتوں چکروں میں شروع سے آخر تک اضطباع یعنی داہنا کندھا کھلا رکھنا مسنون ہے ایسے طواف کے علاوہ خاص طور پر نماز کے دوران کندھے کو ننگا رکھنا مکروہ ہے اس لئے طواف کے علاوہ کسی اور جگہ کندھے کو کھلا نہ رکھیں۔

☆ ''اضطباع'' کا معنی دائیں بغل سے احرام کی چادر نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔

☆ نماز کے دوران اضطباع بالکل نہ کرے۔(۱)

کنکری استعمال شدہ

جن کنکریوں سے ایک دفعہ رمی کی گئی ہو اور وہ کنکریاں شیطان کے قریب گری ہوئی ہوں، وہاں سے کنکریاں اٹھا کر رمی کرنا مکروہ ہے، وہ کنکریاں مردود ہیں وہ اللہ کے دربار میں قبول نہیں ہیں۔(۲)

---

(۱) إذا أراد الشروع فيه أی فی طواف بعده سعی فإنّه حينئذٍ يسنّ الإضطباع والرمل له ينبغی أن يضطبع قبله أی قبل شروعه فيه بقليل ، وليس لمايتوهمه العوام من أن الاضطباع سنة جميع أحوال الإحرام ، بل الاضطباع سنة مع دخوله فی الطواف ...... واعلم أنّ الاضطباع سنة فی جميع أشواط الطواف ...... فإذا فرغ من الطواف فيترک الاضطباع ، حتی إذا صلّی ركعتی الطواف مضطبعا يكره لكشف منكبه ...... وهو أی الاضطباع المسنون أن يجعل وسط ردائه تحت إبطه الأيمن ويلقی طرفيه أو طرفه علی كتفه الأيسر ، ويكون المنكب الأيمن مكشوفًا أی علی هيئة الشجاعة ، إظهارًا للجلادة فی ميدان العبادة ، وهو أی الاضطباع سنة فی كل طواف بعده سعی كطواف القدوم والعمرة وطواف الزيارة علی تقدير تأخير السعی .... (إرشاد الساری : (ص: ۱۸۲ ، ۱۸۳) باب دخول مكّة ، فصل : فی صفة الشروع فی الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک : (ص: ۹۹) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : فی صفة الابتداء بالحجر الأسود ، و: (ص: ۱۰۶) فصل : فی الأخذ فی الطواف وكيفية أدائه ، ط: إدارة القرآن .

🗁 شامی : (۴۹۵/۲) كتاب الحج ، مطلب فی دخول مكّة ، ط: سعيد .

(۲) وإنّما كره أخذها من عند الجمرة ؛ لأنّها مردودة لحديثٍ رواه الدار قطنی والحاكم وصححه عن أبی سعيد الخدری رضی اللّٰه تعالیٰ عنه : من قبلت حجته دفعت جمرته ، فيتشاءم بها . (غنية الناسک : (ص: ۱۶۸ ، ۱۶۹) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فی إفاضة من المشعر =

کنکریاں

مزدلفہ میں شیطان کی رمی کے لئے چنے، مٹر یا کھجور کی گٹھلی کے دانہ کے برابر تقریباً ستر کنکریا چن لیں، اگر ناپاکی کا یقین ہو تو پانی سے دھوکر پاک کریں اگر مزدلفہ سے کنکریاں جمع نہیں کی جائیں گی تو بعد میں کسی دوسری جگہ سے کنکریاں حاصل کرنا مشکل ہوجائے گا۔

☆ کنکریاں مزدلفہ سے لینا مستحب ہے، اگر مزدلفہ کے علاوہ کسی اور جگہ سے کنکریاں لی جائیں گی تو ان سے بھی رمی کرنا جائز ہے، دم یا صدقہ کرنا لازم نہیں ہوگا، البتہ مستحب پر عمل کرنے سے محروم رہے گا۔(۱)

= الحرام ورفع الحصى من المزدلفة وقدر الحصى ، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر مع الرد : (۵۱۵/۲) كتاب الحج ، مطلب : فی رمی جمرة العقبة ، : ط: سعید .

▭ إرشاد الساری : (ص: ۳۱۴) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فی رفع الحصى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۱) ويستحب أن يرفع من المزدلفة أو من قارعة الطريق سبع حصيات كحصى الخذف ، أو أكبر منها قليلاً ، والمختار قدر الباقلاء ...... وإن رفع من المزدلفة سبعين حصاة أو من قارعة الطريق فهو جائز ؛ لأنّه يجوز أخذها من أى موضع شاء إلاَّ من عند الجمرة والمسجد ومكان نجس ، فإن فعل جاز وكره تنزيها ، والحاصل أنّه ليس لأخذ الحصى محل مسنون عندنا حتى يلزم بتركه الإساءة ، وإن كان للسبعة منها محل مستحب وهو مزدلفة ، فلو أخذها من مزدلفة جاز بلاكراهة ...... ولو رمى بالصخرات أو بمتنجسة بيقين جاز مع الكراهة ، أمّا بدون تيقن فلايكره ؛ لأنّ الأصل الطهارة لكن يندب غسلها ليكون طهارته متيقنة . (غنية الناسک : (ص : ۱٦۸ ، ۱٦۹) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فی إفاضة من المشعر الحرام ورفع الحصى من المزدلفة وقدر الحصى ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص : ۳۱۳ ، ۳۱۴) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فی رفع الحصى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۵۱۵/۲) كتاب الحج ، مطلب فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعید .

کنکریاں پھینکتے وقت کیا کہے

شیطان کو ہر کنکری پھینکتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر کہنا سنت ہے۔(۱)

کنکریاں سات سے زیادہ مارنا

رمی کرتے وقت جان بوجھ کر سات سے زیادہ کنکریاں مارنا مکروہ ہے، اس سے بچنا چاہئے، باقی دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔(۲)

کنکریاں سات سے کم ماریں

''رمی ترک کردی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/ ۳۳۱)

کنکریاں علیحدہ علیحدہ مارنا

شیطان کو رمی کرتے وقت سات کنکریاں علیحدہ علیحدہ مارے اگر ایک سے زائد یا ساتوں ایک دفعہ مارے تو ایک ہی شمار ہوگی اگر چہ سب الگ الگ گری ہوں، باقی چھ پوری کرنی ضروری ہوگی۔(۳)

---

(۱) (یکبّر مع کل حصاۃ ، ویدعو) فیقول : بسم اللّٰہ اللّٰہ أکبر رغمًا للشیطان ورضًا للرحمٰن ، اللّٰھم اجعلہ حجا مبرورًا وسعیًا مشکورًا و ذنبًا مغفورًا . (إرشاد الساری : (ص: ۲۱۶) باب مناسک منی ، ط: الإمدادیۃ ، مکّۃ المکرّمۃ)

غنیۃ الناسک : (ص: ۱۷۰) باب مناسک منی یوم النحر ، فصل : فی رمی جمرۃ العقبۃ یوم النحر ، مطلب : فی کیفیۃ وقوف الرمی ، ط: إدارۃ القرآن .

الدر مع الرد : (۲/ ۵۱۳) کتاب الحج ، مطلب : فی رمی جمرۃ العقبۃ ، ط: سعید .

(۲) ولو رمٰی أکثر من سبع یکرہ إذا رماہ عن قصدٍ . (إرشاد الساری : (ص: ۳۵۳) باب رمی الجمار و أحکامہ ، فصل فی شرائط الرمی و واجباتہ ، قبیل : وأمّا واجباتہ ، ط: الإمدادیۃ مکّۃ المکرّمۃ)

الدر مع الرد : (۲/ ۵۱۳) کتاب الحج ، مطلب : فی رمی جمرۃ العقبۃ ، ط: سعید .

منحہ الخالق علی البحر : (۲/ ۳۴۴) کتاب الحج ، ط: سعید .

(۳) الخامس : تفریق الرمیات ، فلو رمی بسبع حصیات أو أکثر جملۃ واحد لایجزئہ إلاّ عن =

کنکریاں کتنی ہوں

سات کنکریاں پہلے دن دس تاریخ کو صرف جمرہ عقبہ پر ماری جاتی ہیں باقی گیارہ بارہ تاریخ کو سات سات کر کے اکیس اکیس کنکریاں تینوں شیطانوں کو ماری جاتی ہیں۔(۱)

کنکریاں کسی سے مروانا

☆جو شخص بیماری یا کمزوری کی وجہ سے کھڑے ہوکر نماز پڑھنے پر قادر نہیں، اور جمرات (شیطان) تک پیدل یا سوار ہوکر آنے میں سخت تکلیف ہوتی ہے تو وہ معذور ہے اور اگر اس کو جمرات تک آنے میں مرض بڑھنے یا تکلیف ہونے کا اندیشہ نہیں تو اب اس کو خود رمی کرنا ضروری ہے اور دوسرے سے رمی کرانا جائز نہیں ہے ہاں اگر سواری یا اٹھانے والا نہ ہو تو وہ معذور ہے، اور معذور دوسرے سے رمی کراسکتا ہے جس کو معذوری نہ ہو اس کا دوسرے کے ذریعہ رمی کرانا جائز نہیں ہے۔

= واحدة ولو وقعت متفرقة عند الأربعة .... (غنية الناسک : (ص: ۱۸۷) باب رمی الجمار ، فصل : فی شرائط الرمی ، ط: إدارة القرآن)

فإن رمی إحدی الجمار بسبع حصیات دفعة واحدة فهی عن واحدة ویرمی ستة أخریٰ ؛ لأنّ التوقیف ورد بتفریق الرمیات فوجب اعتباره . (بدائع الصنائع : (۱۵۸/۲) کتاب الحج ، فصل: وأمّا بیان سنن الحج ، ط: سعید)

إرشاد الساری : (ص: ۳۴۶) باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل : فی أحکام الرمی و شرائطه ، و واجباته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

(۱) أیّام الرمی أربعة : فالیوم الأوّل : نحر خاص ، ولایجب فیه إلّا رمی جمرة العقبة ، والیومان بعده نحر وتشریق ، ویجب فیهما رمی الجمار الثلاث ، والرابع تشریق ، ویجب فیه رمی الجمار الثلاث إن لم ینفر قبل طلوع فجره .... (إرشاد الساری : (ص: ۳۳۳) باب رمی الجمار وأحکامه ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۸۰) باب رمی الجمار ، فصل : فی أیّام الرمی ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۵۲۱/۲ ، ۵۲۲) کتاب الحج ، مطلب : فی رمی جمرات الثلاث ، ط: سعید.

بہت سارے مالدار آرام پسند لوگ صرف ہجوم کی وجہ سے دوسرے کو کنکریاں دے دیتے ہیں ان کی رمی نہیں ہوتی ،البتہ سخت ہجوم میں ضعیف و کمزور لوگ پھنس جاتے ہیں، گو چلنے سے معذور نہیں، لہٰذا ان کے لئے رات کو رمی کرنا افضل ہے۔(۱)

☆ مزید ''خواتین کا کسی سے کنکریاں مروانا'' عنوان کو دیکھیں۔

کنکریاں کن چیزوں کی ہوں

☆ رمی پتھر، مٹی کے ڈھیلے، گارے کے گولے اور گیرو، چونہ، ہڑتال اور سرمہ ،خال اور ریت سے جائز ہے۔

☆ لکڑی، عنبر، موتی، سونا، چاندی، فیروز، یاقوت اور مینگنی سے جائز نہیں۔(۲)

---

(۱) السادس : أن یرمی بنفسه ، فلایجوز النیابة فیه عند القدرة ، وتجوز عند العذر ، فلو رمی عن مریض بأمره ، أو مغمی علیه ولو بغیر أمره أو صبی أو معتوه أو مجنون جاز ، و الأفضل أن توضع الحصاة فی أکفهم فیرمونها ، أو یرمونه بأکفهم ، ولو رمی عنهم یجزئهم ذٰلک ، ولایعاد إن زال العذر فی الوقت ولافدیة علیهم ...... وحد المریض أن یصیر بحیث یصلی جالسًا ؛ لأنّه لایستطیع الرمی راکبا ولا محمولاً ، أمّا لأنّه تعذر علیه الرمی أو یلحقه بالرمی ضرر ، فإن کان مریض له قدرة علی حضور الرمی محمولاً ویستطیع الرمی کذلک من غیر أن یلحقه ألم شدید ، ولا یخاف زیادة المرض ولا بطء البرء لایجوز النیابة عنه إلاّ أن لایجد من یحمله ...... والرجل والمرأة فی الرمی سواء ، إلاّ أن رمیها فی اللیل أفضل .... (غنیة الناسک : (ص: ۱۸۷، ۱۸۸) باب رمی الجمار ، فصل : فی شرائط الرمی ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۳۴۹) باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل : فی أحکام الرمی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

▭ بدائع الصنائع : (۱۳۷/۲) کتاب الحج ، فصل : وأمّا تفسیر رمی الجمار ، ط: سعید .

(۲) السابع : أن یکون الحصی من جنس الأرض ، حجرًا کان أو غیره فیجوز بالمدر وخلق الآجر، والطین والنورة ، والمغرة ، والملح الجبلی ، والکحل ، والبریت ، والزرنیخ ، والمردارسنج ، وقبضة من تراب وبالأحجار أفضل ، ولایجوز بالذهب والفضة والحدید والعنبر واللؤلؤ والمرجان ، والجواهر ، وهی کبار اللؤلؤ ، والخشب والبعرة ؛ لأنّها لیست من أجزاء الأرض ...... وقیل : یقید بما یقع الاستهانة برمیه فلایجوز بالأحجار النفیسة . (غنیة الناسک :=

کنکریاں کیسی ہوں

☆مزدلفہ سے کنکریاں کھجور کی گٹھلی یا چنے اور لوبیے کے دانے کے برابر اٹھا نا رمی کرنے کے لئے مستحب ہے، کسی بھی پاک جگہ سے یا راستے سے بھی اٹھانا جائز ہے ،مگر جمرے یعنی شیطان کے قریب سے اٹھانا مکروہ ہے،اس لئے وہاں سے نہ اٹھائے تاہم اگر کسی نے وہاں سے اٹھا کر رمی کی تو کراہت تنزیہی کے ساتھ ہو جائے گی۔(۱)

= (ص: ۱۸۸) باب رمی الجمار ، فصل ؛ فی شرائط الرمی ، السابع ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۳۵۰) باب رمی الجمار وأحکامه ، ط: الإمدادية مکّة المکرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۵۱۴/۲) کتاب الحج ، مطلب فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعید .

(۱) وإنّما کره أخذها من عند الجمرة ؛ لأنّها مردودة لحديثٍ رواه الدار قطنی والحاکم وصححه عن أبی سعيد الخدری رضی اللّٰه تعالیٰ عنه : من قبلت حجته دفعت جمرته ، فيتشاء م بها . (غنية الناسک : (ص: ۱۶۸ ، ۱۶۹) باب أحکام المزدلفة ، فصل : فی إفاضة من المشعر الحرام ورفع الحصی من المزدلفة وقدر الحصی ، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر مع الرد : (۵۱۵/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی رمی جمرة العقبة ، : ط: سعید .

▭ إرشاد الساری : (ص: ۳۱۴) باب أحکام المزدلفة ، فصل : فی رفع الحصی ، ط: الإمدادية ، مکّة المکرّمة .

▭ ويستحب أن يرفع من المزدلفة أو من قارعة الطريق سبع حصيات کحصی الخذف ، أو أکبر منها قليلاً ، والمختار قدر الباقلاء ...... وإن رفع من المزدلفة سبعين حصاة أو من قارعة الطريق فهو جائز ؛ لأنّه يجوز أخذها من أی موضع شاء إلّا من عند الجمرة والمسجد ومکان نجس ، فإن فعل جاز وکره تنزيها ، والحاصل أنّه ليس لأخذ الحصی محل مسنون عندنا حتی يلزم بترکه الإساء ة ، وإن کان للسبعة منها محل مستحب وهو مزدلفة ، فلو أخذها من مزدلفة جاز بلاکراهة ...... ولو رمی بالصخرات أو بمتنجسة بيقين جاز مع الکراهة ، أمّا بدون تيقن فلايکره ؛ لأنّ الأصل الطهارة لکن يندب غسلها ليکون طهارته متيقنة . (غنية الناسک : (ص : ۱۶۸ ، ۱۶۹) باب أحکام المزدلفة ، فصل : فی إفاضة من المشعر الحرام ورفع الحصی من المزدلفة وقدر الحصی ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص : ۳۱۳ ، ۳۱۴) باب أحکام المزدلفة ، فصل : فی رفع الحصی ، ط: الإمدادية ، مکّة المکرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۵۱۵/۲) کتاب الحج ، مطلب فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعید .

☆ بڑے پتھر کو توڑ کر چھوٹی کنکریاں بنانا مکروہ ہے، اور بڑے بڑے پتھروں سے رمی کرنا مکروہ ہے تاہم اگر کسی نے بڑے بڑے پتھر سے رمی کی تو کراہت کے ساتھ جائز ہوگا۔(۱)

کنکریاں مارنے کا صحیح مقام

☆ منی میں تین مقام ہیں جن پر وسیع وعریض دیوار بنا کر چاروں طرف نشان لگا دیا گیا ہے یعنی دیوار کے چاروں طرف حوض سا بنا دیا گیا ہے، اوران تینوں جگہ کو جمرات یا جمار کہتے ہیں، عام طور پر لوگ ان دیواروں کو ''شیطان'' سمجھتے ہیں ،اوران ہی میں کنکریاں مارتے ہیں۔

''جمار'' یعنی دیوار کے نیچے کنکری پھینکنے کی جگہ اورنشان نما حوض کے اندر کی زمین ہے، اس لئے کنکریاں دیوار پر نہ مارنا چاہئے بلکہ اسی جگہ پر مارنی چاہئے جہاں کنکریاں جمع ہوتی ہیں، اگر ''دیوار'' پر کنکری ماری اور وہ نیچے گر گئی تو رمی ہو جائے گی ،اوراگر ''دیوار'' سے نیچے نہ گری بلکہ واپس آ گئی تو رمی نہیں ہوگی۔

☆ کنکری کا جمرہ (دیوار) پر لگنا ضروری نہیں ہے، اگر کنکری جمرہ کے قریب (حوض کے اندر) گر گئی تو بھی جائز ہے اورقریب کی حد دیوار کا احاطہ ہے جو ہر جمرہ کے گرد (حوض نما) بنا دیا گیا ہے، اور جو کنکری احاطہ میں نہ گری تو اس کی جگہ دوسری کنکری مارے۔(۲)

---

(۱) ویکره أن یأخذ حجرًا کبیرًا فیکسره صغارًا ...... ولو رمی بالصخرات أو بمتنجسة بیقین جاز مع الکراهة . (غنیة الناسک : (ص: ۱۶۸ ، ۱۶۹) باب أحکام المزدلفة ، فصل : فی إفاضة من المشعر الحرام ورفع الحصی ...... ، ط: إدارة القرآن)

🗀 الدرمع الرد : (۵۱۵/۲) کتاب الحج ، مطلب فی رمی جمرة العقبة ، ط: سعید .

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۳۱۴) باب أحکام المزدلفة ، فصل : فی رفع الحصی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

(۲) الثالث: وقوع الحصی بالجمرة أو قریبًا منها ، والجمرة موضع الشاخص لا الشاخص ، فإنّه =

کنکریاں مارنے کا وقت

☆ پہلے دن دسویں ذی الحجہ کو صرف آخر میں بڑے شیطان کی رمی کی جاتی ہے اس کا وقت صبح صادق سے شروع ہو جاتا ہے مگر سورج طلوع ہونے سے پہلے رمی کرنا سنت کے خلاف ہے، اس کا مسنون وقت سورج طلوع ہوے سے لے کر زوال تک ہے، زوال سے غروب تک بلا کراہت جواز کا وقت ہے اور غروب سے اگلے دن کی صبح صادق تک کراہت کے ساتھ جائز ہے لیکن اگر کوئی عذر ہو تو غروب کے بعد بھی بلا کراہت جائز ہے۔(۱)

= علامة للجمرة ، فلو وقع بعيد منها ، وإن وقع في الشاخص لايجزئه والحاصل : أنّه لو وقع على أحد جوانب الشاخص أجزأه للقرب ولو وقع على قبة الشاخص ولم ينزل عنها لايجزئه للبعد وقدر القريب بثلاثة أذرع والبعيد بما فوقها ...... قال في النخبة : محل الرمي هو الموضع الّذي عليه الشاخص وما حوله ، لا الشاخص ، ومثله في البحر : وقال :الشافعية : الجمرة مجتمع الحصى لا ما سال من الحصى ولا الشاخص ، ولا موضع الشاخص وقدروا مجتمع الحصى بثلاثة أذرع ، قالوا : ولو كان في الشاخص طاق فاستقرت الحصاة فيه لم يجز ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۸۶ ، ۱۸۷) باب رمي الجمار ، فصل: في شرائط الرمي ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 إرشاد الساري : (ص: ۳۴۵ ، ۳۴۶) باب رمي الجمار وأحكامه ، فصل : في أحكام الرمي و شرائطه و واجباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 الدر مع الرد : (۵۱۳/۲) كتاب الحج ، مطلب في رمي جمرة العقبة ، ط: سعيد .

(۱) أوّل وقت جواز الرمي في اليوم الأوّل ...... يدخل بطلوع الفجر الثاني من يوم النحر ...... فلايجوز قبله ، وهٰذا وقت الجواز مع الإساءة أي لترک السنة من غير ضرورة ، وآخر الوقت أي وقت أدائه طلوع الفجر الثاني من غده وهو اليوم الثاني من الأيّام ، والوقت المسنون فيه أي في اليوم الأوّل بطلوع الشمس ويمتد إلى الزوال ، و وقت الجواز بلا كراهة من الزوال إلى الغروب ، ...... و وقت الكراهة مع الجواز من الغروب إلى طلوع الفجر الثاني من غده ولو أخره إلى الليل كره إلّا في حق النساء وكذا حكم الضعفاء ، ولايلزمه شيئ أي من الكفارة ، لكن يلزمه الإساءة لتركه السنة وإن كان بعذر لم يكره أي تأخيره .... (إرشار الساري : (ص: ۳۳۳) باب رمي الجمار وأحكامه ، فصل: في وقت رمي جمرة العقبة يوم النحر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 الدر مع الرد : (۵۱۵/۲) كتاب الحج ، مطلب في رمي جمرة العقبة ، ط: سعيد . =

☆ گیارہویں اور بارہویں کی رمی کا وقت زوال کے بعد سے شروع ہوتا ہے اور آفتاب غروب ہونے تک بلا کراہت اور غروب سے صبح صادق تک کراہت کے ساتھ جائز ہے، موجودہ دور میں ہجوم ورش کی وجہ سے غروب سے پہلے رمی نہ کر سکے تو غروب کے بعد بلا کراہت جائز ہے۔(۱)

☆ تیرہویں تاریخ کی رمی کا مسنون وقت تو زوال کے بعد ہے، لیکن صبح صادق کے بعد زوال سے پہلے اس دن کی رمی کرنا امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک کراہت کے ساتھ جائز ہے۔(۲)

= غنية الناسک : (ص: ۱۸۱) باب رمی الجمار ، فصل : فی أوقات الرمی فی الأیّام الأربعة ، ط: إدارة القرآن .

(۱) ووقت رمی الجمار الثلاث فی الیوم الثانی والثالث من أیّام النحر بعد الزوال فلایجوز أی الرمی قبله أی قبل الزوال فیهما فی المشهور أی عند الجمهور ...... والوقت المسنون فی الیومین یمتد من الزوال إلی غروب الشمس ، ومن الغروب إلی طلوع الفجر وقت مکروه ، أی اتّفاقًا .... (إرشاد الساری : (ص: ۳۳۴، ۳۳۹) باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل : فی وقت الرمی فی الیومین أی المتوسطین ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

ولو لم یرمی یوم النحر أی الیوم الأوّل أو الثانی أو الثالث رماه فی اللیلة المقبلة أو الآتیة ، ولا شیئ علیه سوی الإساءة أی لترکه السنة إن لم یکن بعذر أی ضرورة . (إرشاد الساری : (ص: ۳۴۰) باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل : فی وقت الرمی فی الیوم الرابع من أیّام الرمی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۸۱) باب رمی الجمار ، فصل : فی أوقات الرمی فی الأیّام الأربعة ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۵۲۰ ، ۵۲۱) کتاب الحج ، مطلب فی رمی الجمرات الثلاث ، ط: سعید.

(۲) وقته من الفجر إلی الغروب أی ولیس یتبعه ما بعده من اللیل بخلاف ما قبله من الأیّام والمراد وقت جوازه فی الجملة ، إلاَّ أن ما قبل الزوال وقت مکروه ، وما بعده مسنون ، وفی البدائع : مستحب ، ولم یذکر الکراهة قبله ، وهٰذا عند الإمام . (إرشاد الساری : (ص: ۳۴۰) باب رمی الجمار وأحکامه ، فصل : فی وقت الرمی فی الیوم الرابع من أیّام الرمی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۸۱) باب رمی الجمار ، فصل : فی أوقات الرمی فی الأیّام الأربعة ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۵۲۰ ، ۵۲۱) کتاب الحج ، مطلب : فی رمی الجمرات الثلاث ، ط: سعید.

کنکریاں منی سے اٹھا کر مارنا

''منی سے اٹھا کر کنکریاں مارنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۱۶۱/٤)

کنکری دسویں ذی الحجہ کو مغرب کے وقت مارنا

''دسویں ذی الحجہ کو مغرب کے وقت رمی کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(۲۷۳/۲)

کنکری شیطان سے دور گرنے کی مقدار

☆ رمی کے دوران کنکری شیطان کے بالکل قریب گری تو بھی جائز ہے، اور اگر دور گرے تو صحیح نہیں، اور تین ہاتھ کی مقدار دور ہے اور اس سے کم مقدار قریب ہے۔(۱)

کنکری شیطان کے قریب گرنے کی مقدار

''کنکری شیطان سے دور گرنے کی مقدار'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۲۵/۳)

کنکری کس ہاتھ سے مارے

سیدھے ہاتھ سے کنکری مارنا مسنون ہے، ثواب زیادہ ملتا ہے اس لئے جب تک سیدھے ہاتھ سے رمی کرنا ممکن ہے سیدھے ہاتھ سے کرے، اگر سیدھے ہاتھ

---

(۱) الثالث وقوع الحصى بالجمرة أو قريبًا منها ، والجمرة موضع الشاخص لا الشاخص ، فإنّه علامة للجمرة فلو وقع بعيدًا منها ، وإن وقع فى الشاخص لايجزيه ، ...... وقدر القرب بثلاثة أذرع ، والبعيد بما فوقها ، ...... وفى الجوهرة : ثلاثة أذرع بعيد و مادونه قريب ، هٰذا حكاه فى اللباب ، قبيل ، لكن جزم فى الدر . (غنية الناسک : (ص: ١٨٦) باب رمى الجمار ، فصل : فى شرائط الرمى ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ٣٤٥) باب رمى الجمار وأحكامه ، فصل : فى شرائط الرمى و واجباته ، الأوّل : وقوع الحصٰى بالجمرة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (١٥٣/٢) كتاب الحج ، مطلب فى رمى جمرة العقبة ، ط: سعيد .

سے رمی کرنا مشکل ہے تو الٹے ہاتھ سے رمی کرے۔(۱)

کنکری کو کیسے پکڑے

شیطان کو رمی کرتے ہوئے کنکری جس طرح چاہیں پکڑ کر مار سکتے ہیں، رمی ہو جائے گی البتہ کنکری کو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے پکڑنا مستحب ہے، اور رمی کے وقت ہاتھ اتنا اونچا کرنا کہ بغل کی سفیدی نظر آئے مستحب ہے۔(۲)

کنکریوں کو دھونا مستحب ہے

کنکریوں کو دھو کر مارنا مستحب ہے اگر چہ پاک جگہ سے اٹھائی ہوں اور جو کنکریاں یقیناً ناپاک ہوں ان کو مارنا مکروہ ہے، اور شک کا اعتبار نہیں ہے، اور ناپاک جگہ کی کنکریاں یقیناً ناپاک ہوں ان کا مارنا مکروہ ہے، اور شک کا اعتبار نہیں اور ناپاک جگہ کی کنکریوں سے رمی کرنا مکروہ ہے اس لئے ناپاک جگہ سے کنکریاں نہ اٹھائی جائیں۔(۲)

---

(۱) وكيفية الرمي ...... أن يضع الحصاة على ظهر إبهامه اليمنى ويستعين عليها أى على رميها بالمسجة، أى بإمساكها، وقيل: يأخذ بطرفى إبهامه وسبابته الأولىٰ مسبحته وهو الأصح؛ لأنّه الأيسر والمعتاد عند الأكثر، وهٰذه كله بيان الأولوية وأمّا الجازفلايتقيد بهيئة أى كيفية دون أخرىٰ، بل يجوز كيف ما كان ...... ويستحب الرمى باليمنى أى وحدها ويرفع يده حتى يرى بياض إبطه.
(إرشاد السارى: (ص: ۳۱۶، ۳۱۷) باب مناسک منى، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)
🗀 غنية الناسک: (ص: ۱۷۰) باب مناسک منى يوم النحر، فصل: فى رمى جمرة العقبة يوم النحر، مطلب فى كيفية الرمى، ط: إدارة القرآن.
🗀 الدر مع الرد: (۲/۵۱۳) كتاب الحج، مطلب: فى رمى جمرة العقبة، ط: سعيد.
(۲) ويجوز أخذها من كل موضع أى بلا كراهة إلّا من عند الجمرة ...... ومكان نجس فإن فعل أى كلا منها جاز وكره ...... ولو رمى كبارًا أو نجسًا جاز مع الكراهة وندب غسلها أى يستحب أن يغسل الحصاة مطلقًا. (إرشاد السارى: (ص: ۳۱۴) باب أحكم المزدلفة، فصل: فى رفع الحصى، قبيل: باب مناسک منى، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)
1 لأنّه يجوز أخذها من أى موضع شاء، إلّا من عند الجمرة والمسجد ومكان نجس، فإن فعل =

کھڑے ہوکر آب زم زم پینا

''آب زم زم کھڑے ہوکر پینا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۷۳)

کنگھی کرنا

احرام کی حالت میں کنگھی کرنا جائز ہے لیکن اگر کنگھی کرنے کی وجہ سے بال گر جائیں تو صدقہ کرنا چاہئے، تین بال تک ہر بال کے بدلے میں ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے اور اگر تین بال سے زائد ہیں تو ایک صدقۂ فطر کے برابر گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے۔(۱)

کوا

''موذی جانور'' عنوان کو دیکھیں۔(٤/٢١١)

= جاز، وكره تنزيهًا ...... ولو رمى بالصخرات أو بمتنجسة بيقين جاز مع الكراهة، أمّا بدون تيقن فلا يكره؛ لأنّ الأصل الطهارة، لكن يندب غسلها ليكون طهارتها متيقنة. (غنية الناسک: (ص: ١٦٨، ١٦٩) باب أحكام المزدلفة، فصل: فى إفاضة من المشعر الحرام، ...... قبيل: باب مناسک منى يوم النحر، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد: (٥١٥/٢) كتاب الحج، مطلب فى رمى جمرة العقبة، ط: سعيد.

(١) ولايتقى ختانا وفصدًا وحجامة وقلع خرسه وجبر كسر، وحک رأسه وبدنه لكن برفق ان خاف سقوط شعره أو قملة الدر المختار. وفى الشامية (قوله: يتصدق بشيئ) أى كتمرة وكسرة خبز. (شامى: (٤٩١/٢) كتاب الحج، مطلب فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم، ط: سعيد)

ولو أخذ شيئًا من رأسه أو لحيته أو لمس شيئًا من ذٰلک فانتشر منه شعرة فعليه صدقة لوجود الاتفاق بإزالة التفث. (بدائع الصنائع: (١٩٣/٢) كتاب الحج، فصل وأمّا يجرى مجرى الطيب، ط: سعيد)

إرشاد السارى: (ص: ٤٦٤) باب الجنايات وأنواعها، النوع الثالث: فى الحلق وإزالةالشعر، وقلم الأظفار، فصل: فى سقوط الشعر، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

کھانا پینا سعی میں

سعی کے دوران کھانا پینا مباح ہے اور خرید وفروخت کرنا مکروہ ہے۔(۱)

کھانا طواف کے دوران

''طواف کے دوران کھانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۲۲/۳)

کیپ (CAP)

''ٹوپی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳۰۵/۱)

---

(۱) فصل فی مباحاته: الکلام أی الکلام المباح الّذی لاتشغله لما سیأتی ...... والأکل والشرب،...... فصل فی مکروهاته : الرکوب من غیر عذر ...... والبیع والشراء والحدیث إذا کان یشغله ......(إرشاد الساری : (ص: ۲۵۵ ، ۲۵٦) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی مباحاته ، و فصل : فی مکروهاته ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

الدر مع الرد : (۴۹۷/۲) کتاب الحج ، مطلب : فی طواف القدوم ، ط: سعید)

غنیة الناسک : (ص: ۱۳۵ ، ۱۳٦) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فی مباحاته ، و فصل : فی مکروهاته ، ط: إدارة القرآن .

گ

گائے

احرام کی حالت میں گائے ذبح کرنا، پکانا اور کھانا جائز ہے، اس سے دم واجب نہیں ہوتا۔(۱)

گردن پہ پٹی

اگر کسی آدمی کی گردن کی ہڈی میں تکلیف ہونے کی وجہ سے ڈاکٹروں نے علاج کیلئے پلاسٹک سے تیار کیا ہوا ایک خاص قسم کا کالر استعمال کرنے کے لئے دیا ہے (اور کبھی یہ اسفنج کا بھی ہوتا ہے اوپر سلائی بھی ہوتی ہے اور کبھی اوپر سلا ہوا کپڑا بھی ہوتا ہے) تو حج اور عمرہ کے احرام کی حالت میں ایسی پٹی گردن پر پہننا جائز ہے، دم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہے، کیونکہ یہ چیزیں لباس کے طور پر استعمال نہیں ہوتی ہیں۔(۱)

گردن ڈھانکنا

☆احرام کی حالت میں گردن پر کپڑا اڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔

---

(۱) وأن یذبح الإبل والبقر والغنم والدجاج والبط الأھلی . (غنیة الناسک : (ص: ۹۳) باب الإحرام ، فصل : فی مباحات الإحرام ،ط : إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۱۷۶) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاته ، الإمدادیة ، مکّة المکرّمة.

الدر مع الرد (۲/ ۵۷۱) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

(۲) والحرام من لبس المخیط اللبس المعتاد ، وھو أن لایحتاج فی حفظه عند الاشتغال بالعمل إلی تکلّف . (غنیة الناسک : (ص: ۸۶ ۹ باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الإحرام، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۱۲۶) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الإحرام ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

شامی : (۲/ ۴۸۹) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب : فیما یحرم بالإحرام ومالایحرم ،ط : سعید .

☆ احرام کی حالت میں گردن کو رومال اور چادر وغیرہ سے ڈھانپنا جائز ہے۔(۱)

گردن کے بال

احرام کی حالت میں پوری گردن کے بال صاف کرنے سے دم دینا لازم ہوگا۔(۲)

گرگٹ

''موذی جانور'' عنوان کو دیکھیں۔(۴ / ۲۱۱)

گرم چادر

سردی کے وقت احرام کے دوران گرم چادر اوڑھنا جائز ہے، البتہ مرد سر اور چہرہ پر چادر لگنے نہ دیں اور خواتین صرف چہرہ پر چادر نہ لگائیں۔

احرام کی حالت میں سردی کی وجہ سے گرم چادر استعمال کرسکتا ہے، مگر سر

---

(۱) فجاز تغطية اللحية ما دون الذقن وأذنيه وقفاه وهو وراء العنق . (غنية الناسک : (ص: ۸۸) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الإحرام ، ط:إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۱۷۵) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ البحر الرائق : (۳/ ۸) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) ولو حلق الرقبة كلها فعليه دم أی أتّفاقًا ولو حلق بعضها فصدقة . (إرشاد الساری : (ص: ۴۶۲) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثالث : فی الحلق وإزالة الشعر وقلم الأظفار ، فصل : فی الشارب والرقبة ...... ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ۲۵۷) باب الجنايات ، الفصل الرابع : فی الحلق وإزالة الشعر ، ط: إدارة القرآن .

☐ الدر مع الرد : (۲/ ۵۴۹) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

ڈھانک نہیں سکتا۔ (۱) (اور جو کپڑا بدن کی ہیئت پر سلا ہوا ہو اس کا پہننا احرام کی حالت میں جائز نہیں ہے۔)

گرہ

☆احرام کی چادر میں گرہ دے کر گردن پر باندھنا، چادر اور تہبند میں گرہ لگانا مکروہ ہے۔ (۲)

گفٹ دینے پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے حج پر نہ جانا

''ہدیہ دینے پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے حج پر نہ جانا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

گفٹ کی رقم سے حج کرنا

''ہدیہ کی رقم سے حج کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۲۲/٤)

گلے میں ہار ڈالنا

حاجی کے گلے میں ہار وغیرہ ڈالنا سنت کے خلاف ہے اس لئے اس کو ترک کرنا چاہئے، اگر اس سے حاجی کے دل میں عجب پیدا ہو جائے گا تو حج ضائع ہونے

---

(۱) (وإلقاء القباء) ثوب مشهور (والعباء)، كساء معروف (والفروة) وكذا اللّباد (عليه) أى على نفسه (بلا إدخال منكبيه). (إرشاد السارى: (ص: ۱۷۴) باب الإحرام، فصل: فى مباحاته، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☜ وأيضًا فيه: و تغطية الرأس أى كله أو بعضه لكنه فى حق الرجل، والوجه أى للرجل والمرأة...... (إرشاد السارى: (ص: ۱٦٧) باب الإحرام، فصل فى محرمات الإحرام، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک: (ص: ۸۸) باب الإحرام، فصل: فى محرمات الإحرام، ط: إدارة القرآن.

☜ البحر العميق: (۲/۰۱۷) الباب السابع: فى الإحرام، الفصل السابع: مايحرم على المحرم ومايباح له، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة.

(۲) وعقد الإزار والرداء بأن يربط طرف أحدهما بطرفه الآخر، وأن يخلله بخلال أو يشده بحبل ونحوه. (غنية الناسک: (ص: ۹۱) باب الإحرام، فصل فى مكروهات الإحرام، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد السارى: (ص: ۱٦۹، ۱۷۰) باب الإحرام، فصل فى مكروهاته، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

☜ البحر العميق: (۲/۱۰۷) الباب السابع: فى الإحرام، الفصل السابع: فى مايحرم على المحرم ومايباح له، ط: مؤسسة الريّان المكتبة المكيّة.

کا خطرہ ہوگا۔(۱)

گناہ سے نہ بچے

''حج کے بعد گناہ سے نہ بچے'' عنوان کو دیکھیں۔(۱۹۸/۲)

گنبد خضراء (کا نور)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک جس حجرہ شریفہ میں ہے پہلے اس پر کسی قسم کا گنبد نہ تھا، بلکہ مسجد کی چھت اور حجرہ مبارکہ کی چھت، بالکل مشترک اور برابر ملی ہوئی تھی۔

۶۵۴ھ ۱۲۵۶ء میں مدینہ منورہ میں ہونے والی پہلی آتشزدگی کے واقعہ کے بعد کسی وقت حجرہ شریفہ کی چھت پر پہلی مرتبہ تقریباً ایک میٹر اونچی اینٹوں کی دیوار بنائی گئی تاکہ مسجد کی باقی چھت سے حجرہ شریفہ کی چھت الگ دکھائی دے۔

پھر سب سے پہلے ۶۷۸ھ/۱۲۷۹ء میں الملک المنصو رقلاوون صالحی کے عہد میں حجرہ مبارکہ پر لکڑی کا گنبد (قُبّہ) بنایا گیا، گنبد نیچے سے مربع (چوکور) اور اوپر سے مثمن (آٹھ گوشوں والا) تھا، اور اس کے اوپر لکڑی کی تختیاں لگا کر سیسہ کی چادریں لگائی گئی تھیں اور اس پر زرد رنگ کرایا گیا تھا۔

حجرہ شریفہ کی چھت پہلے لکڑی کی تھی ۸۸۱ھ میں ملک اشرف قائتبائی نے حجرہ شریفہ کی لکڑی کی چھت ختم کر کے اس کی جگہ ایک چھوٹا سا نفیس قبہ (گنبد) منقش پتھروں اور سفید سنگ مرمر کا بنوا دیا، اس گنبد کی بلندی تقریباً نو میٹر تھی۔

---

(۱) یجب أوّلاً علی من أراد الحج إخلاصه للّٰه تعالیٰ، فإنّه سبحانه لایقبل إلاّ الخالص لوجهه الکریم، فیصحّح قصده، ویخلص نیته، ویجردها عن الریاء والسمعة، ولیحذر عن دقائق غرور النفس من حبها مدح النّاس إیّاه و تسمیتهم له بالعابد وغیر ذٰلک ...... (إرشاد الساری: (ص: ۷) مقدّمة: فی آداب مرید الحج، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک: (ص: ۳۶) باب ماینبغی لمرید الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن.

۸۸۶ھ/۱۴۸۱ء میں مدینہ منورہ میں ہونے والی دوسری آتشزدگی کی وجہ سے مسجد نبوی شریف اور گنبد نذر آتش ہو گئے تھے تو از سر نو مضبوط اینٹوں کا گنبد بنانے کا فیصلہ کیا گیا، چنانچہ حجرہ مبارکہ کے دائیں بائیں دو نئے ستون تعمیر کئے گئے، اور ان پر گنبد بنایا گیا، اتفاق سے گنبد کے تعمیر ہوتے ہی اس کے اوپر کے حصہ میں دراڑیں پڑ گئیں جو قابل مرمت نہ تھیں تو ملک اشرف قائتبائی نے انجینئر شجاعی شاہین جمالی کے ذریعہ گنبد از سر نو تعمیر کرایا، اور نیچے والا چھوٹا گنبد جو لکڑی کی چھت کی جگہ بنایا گیا تھا وہ بھی برقرار رکھا گیا، گویا دو گنبد ہو گئے، ایک چھوٹا گنبد اور ایک اس کے اوپر بڑا گنبد جو نئے ستون بنا کر ان پر تعمیر کیا گیا تھا۔

بعد ازاں ۹۸۰ھ/۱۵۷۲ء میں سلطان سلیم عثمانی نے نہایت خوبصورت گنبد بنوایا، اسے رنگین پتھروں سے سجایا، ۱۲۳۳ھ/۱۸۱۸ء میں بڑے گنبد کے اوپر کے حصہ میں پھر دراڑیں پڑ گئیں تو سلطان محمود بن سلطان عبدالحمید خان کے حکم پر از سر نو انتہائی مضبوطی سے بنایا گیا، اور دورانِ تعمیر نہایت ادب واحترام کا لحاظ رکھا گیا کہ نہ کوئی چیز حجرہ مبارکہ کے اندر گری اور نہ نیچے والا چھوٹا گنبد متاثر ہوا، نچلے گنبد اور عین اس کے اوپر گنبد خضراء میں قبلہ کی جانب سے ایک جالی دار سوراخ رکھا گیا، جس سے قبر شریف اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں رہی، سورج جس وقت اس کے اوپر سے گزرتا ہے تو اندر روشنی بھی جاتی ہے، اور بارش ہو تو اندر قطرے بھی گرتے ہیں۔

واضح رہے کہ ۶۷۸ھ سے ۱۲۵۳ء تک گنبد کا رنگ سفید تھا (جو کہ سیسہ کی ان تختیوں کا طبعی رنگ تھا جو گنبد کے اوپر لگائی گئی تھی)، اسی وجہ سے اسے ''القبۃ البیضاء'' (سفید گنبد) کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔

۱۲۵۳ھ میں اسی سلطان محمود عثمانی کے حکم پر ہی پہلی بار گنبد پر ''سبز'' رنگ کیا گیا، تب سے عاشقانِ رسول اس بے نظیر گنبد کو ''گنبد خضراء'' (القبۃ الخضراء) کے

نام سے یاد کرتے ہیں۔ موسمی تغیرات کی وجہ سے رنگ پھیکا بڑ جائے تو دوبارہ سبز رنگ کردیا جاتا ہے۔

اس سبز گنبد سے نور پھوٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے، جو اطراف و اکناف کو روشن کرتا ہے، مسلمان جہاں کہیں بھی ہو اس کی سب سے بڑی تمنا اور آرزو یہی ہوتی ہے کہ گنبد خضراء کو ایک نظر دیکھ لے، خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں بار بار اسے دیکھنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔ (۱) (بحوالہ مسجد نبوی شریف، تاریخ، آداب وفضائل بتغییر واضافات)

---

(۱) لم تكن على الحجرة المطهرة قبة وكان فى سطح المسجد على مايوازى الحجرة حظيرة من الآجر بمقدار نصف قامة تمييزًا للحجرة عن بقية سطح المسجد . والسلطان قلاوون الصالحى هو أوّل من أحدث على الحجرة الشريفة قبة فقد عملها سنة ٦٧٨ھ مربعة من أسفلها مثمنة من أعلاها بأخشاب أقيمت على رؤوس السوارى المحيطة بالحجرة وسمر عليها ألواحًا من الخشب وصفحها بألواح الرصاص وجعل محل حظير الآجر حظيرًا من خشب .

وجددت القبة زمن الناصر حسن بن محمد قلاوون ثم اختلت ألواح الرصاص عن موضعها وجددت وأحكمت أيّام الأشرف شعبان بن حسين بن محمد سنة ٧٦٥ھ وحصل بها خلل وأصلحت زمن السلطان قايتباى سنة ٨٨١ھ .

وقد احترقت المقصورة والقبة فى حريق المسجد النبوى الثانى سنة ٨٨٦ھ وفى عهد السلطان قايتباى سنة ٨٨٧ھ جددت القبة وأسست لها دعائم عظيمة فى أرض المسجد النبوى وبنيت بالآجر بارتفاع متناه وقد حصل بين الجدار الشرقى للمسجد وبين الدعائم المجدثة ضيق فهدم جدار المسجد الشرقى وزحف به إلّا البلاط ناحية مصلى الجنائز بمقدار ذراع و نصف ولم يسقط شئ من حريق القبة على الحجرة الشريفة فقد كانت القبة الصغرٰى الّتى بناها قايتباى على الحجرة والقبور الشريفة مانعة لذلک . أمّا المقصورة جعلوا بها شبابيک من النّحاس من جهة القبلة وجعلوا فى أعلاها شبكة من شريط كالزرود بين أخشاب متصلة بعقود الحجر المحيطة بها وجعلوا لبقية المقصورة من جهة الشمال والشرق والغرب شبابيک من الحديد بأعلاها أشراطه من النّحاس لمنع الحمام ، وزال ذلک باقيا حتى الآن .

بعد ما تم بناء القبة بالصورة الموضحة تشققت من أعاليها علما لم يجد الترميم فيها أمر السلطان قايتباى بهدم أعاليها ، وأعيدت محكمة البناء بالجبس الأبيض فتمت محكمة متقنة سنة ٨٩٢ھ بعد عدة قرون جعلت شقوق فى أعلا القبة فى زمن السلطان محمود بن عبد =

= الحميد العثمانی فأصدر أمره بتجديدها فهدموا أعاليها وأعادوها فی غاية الأحكام والإيقان وكان ذلک سنة ۱۲۳۳ھ لاتزال على تلک الحال حتى الآن .

فی سنة ۱۲۵۳ھ صدر أمر السلطان عبد الحميد العثمانی بصبغ القبة المذكورة باللون الأخضر وهو أوّل من صبغ القبة بالأخضر ثم لم تزل يجدد صبغها بالأخضر كلما احتاجت لذلک إلى يومنا هٰذا . وسميت القبة الخضراء بعد صبغها بالأخضر وكانت تعرف بالبيضاء والفيحاء والزرقاء . (فصول من تاريخ المدينة : (ص: ۱۲۷ ، ۱۲۸) الفصل الثالث : بيت النبی (الحجرة المطهرة) ، أوّل من أحدث القبة على الحجرة ، ط : شركة المدينة المنورة / جدة)

ولما انتقلت الخلافة إلى آل عثمان وأصبحت لهم السيطرة على الحرمين خلفوا ملوک مصر فی القيام بما يحتاج إليه المسجد النبوی ففی سنة ۹۸۰ھ عمره السطان سليم الثانی وبنى به قبة جميلة تراها غربی المنبر النبوی على حد المسجد الأصلی من الجهة القبلية وقد وشاها بالفسيفساء المنقوشة بماء الذهب ...... وفی سنة ۱۲۳۳ھ بنى السلطان محمود القبة الشريفة ثم أمر بترميمها ودهانها باللون الأخضر سنة ۱۲۵۵ھ ثم كانت العمارة الكبيرة الّتی قام بها السلطان عبدا لمجيد وقد بدأت فی سنة ۱۲۶۵ھ وانتهت فی سنة ۱۲۷۷ھ ...... وكانت الحجرة مسقوفة بالخشب سمر بعضه فوق بعض وجعل عليه ثوب مشمع ثم أقام عليها أحمد بن البرهان عبد القوی ناظر قوص وقيل الملک المنصور قلاوون سنة ۶۷۸ھ قبة مربعة من أسفلها مثمنة من أعلاها صنعت من خشب أقيم على رؤس الأساطين المحيطة بالحجرة وسقفت بألواح منه فوقها ألواح الرصاص منعًا للمطر أن ينزل داخل الحجرة ، وهٰذه القبة مبدؤها من سقف المسجد وهو موار لسقف حجرة الرسول صلى اللّٰه عليه وسلم الّذی وصفناه والّذی احترق فی حريق المسجد الأوّل سنة ۶۵۴ھ وقد جدد القبة الملک الناصر حسن بن محمد بن قلاوون . وجدد ألواح الرصاص الأشرف شعبان ۷۶۵ھ ولما احترق المسجد للمرة الثانية جدد الاشرف قايتباى سنة ۸۸۶ھ القبة وجعل على حائط الحجرة وبناها بالحجر الأسود المنحوت بالحجر الأبيض وكانت قبل من الخشب ، وبلغ ارتفاعها من أرض الحجرة إلى مرتكز هلالها ثمانية عشر ذراعًا وربعًا ، وهٰذه القبة لايراها الآن من بأرض المسجد ؛ لأنّ الدائرة المخمس الّذی تسدل عليه الكسوة يمنع من رؤيتها ، وقد بنى قايتباى فوق هٰذه القبة أخرٰى عظيمة اتخذلها دعائم و أساطين حول الدائر المخمس ، ولم يكد يتم بناؤها حتى تشققت أعاليها فأعيد بناؤها محكمًا بعد أن أخذلها الجبس الأبيض من مصر وكان ذلک سنة ۸۹۲ھ ، وهٰذه القبة مزينة بالنقوش الجميلة ...... وقد حدث بها شقوق فی زمن السلطان محمود بن السلطان عبد الحميد فأمر بتجديدها فهدم أعاليها وأعيد بناؤها متقنًا وذٰلک سنة ۱۲۳۳ھ ثم أمر بصبغها فصبغت باللون =

اس تاریخی پس منظر سے یہ بات واضح ہوئی کہ چونکہ قبور مبارکہ والے حجرہ کی چھت اور مسجد نبوی شریف کی چھت مشترک تھی، لہٰذا اس مقام کے تقدس اور ادب کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسے تمام چھت سے نمایاں کرنے کے لئے ساتویں صدی ہجری میں گنبد بنایا گیا۔

لہٰذا ان معروضی حالات کو نظر انداز کر کے گنبد خضراء کو بنیاد بنا کر جگہ جگہ قبروں پر گنبد بنانا شرعاً جائز نہیں ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں پر کسی قسم کی عمارت بنانے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔(ابوداود)(۱)

= نفسه الأخضر وكان لونها قبل أزرق لون الرصاص الّذى عليها ثم صارت تصبغ باللون نفسه كلما خف سابقة من تأثير الشمس ...... والحجرة تطلق فى عرف أهل المدينة على المقصورة وأبوابها تسمى أبواب الحجرة الخ وللمقصورة ستة أبواب : باب قبلي يسمى باب التوبة ، وباب شرقى يسمى باب فاطمة ، وباب غربى يطلق عليه باب الوفود ، وباب شامى يسمى باب التهجد، وبابان على يمين المثلث ويساره داخل المقصورة . (مرآة الحرمين والرحلات الحجازية (۱/۴۶۵ ، ۴۷۳ ، ۴۷۶) حرف الحاء ، حجرة الرسول صلى الله عليه وسلم) مطبع : دار الكتب المصرية بالقاهرة)

☜ وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفٰى : (۲/۱۵۷) الفصل السابع والعشرون : فى اتخاذ القبة الزرقاء الّتى جعلت على مايحاذى سقف الحجرة الشريفة بأعلىٰ المسجد ...... الخ ، ط: دار الكتب العلمية .

☜ التحفة اللطيفة فى عمارة المسجد النبوى : (۳/۴۱۰) من حرف القاف ، قايتباى ، و (۳/۴۱۸) من حرف القاف ، قلاوون الصالحى ، ط: دار الثقافة .

☜ وطول المقصورة النبوية الشريفة من ضلعها الجنوبى والشمالى ۱۶ مترًا ومن الشرقى والغربى ۱۵ مترًا . وفى زوايا الأربع أعمدة مزوية عظيمة ، بنيت من الحجر الصلد على ارتفاع السقف . وعليها ترتكز قواعد القبة الشريفة . (التاريخ القويم : (۱/۲۴۳) مقصورة قبر النبوى صلى الله عليه وسلم ، ط: دار خضر)

(۱) حدثنا ابن جريج أخبرنى ابو الزبير أنّه سمع جابرًا يقول : سمعت النبى صلى اللّه عليه وسلم نهى أن يقعد على القبر وأن يقصص وأن يبنى عليه . (سنن أبى داود : (۲/۱۰۴) كتاب الجنائز ، باب فى البناء على القبر ، ط: حقانية)

☜ صحيح مسلم : (۱/۳۱۲) كتاب الجنائز ، فصل فى النهى عن تجصيص القبور والقعود والبناء عليه ، ط: قديمى .

☜ سنن النسائى : (۱/۲۸۵) كتاب الجنائز ، باب البناء على القبر ، ط: قديمى . =

گنبد خضراء

روضۂ اقدس کے اوپر ''گنبد حضراء'' ہے،اس سبز گنبد سے نور پھوٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے، جو اطراف واکناف کو روشن کررہا ہے،اس کے ساتھ ہی مینار نور ہے مسلمان دنیا میں جہاں کہیں بھی ہو،اس کی سب سے بڑی تمنا اور آرزو یہی ہوتی ہے کہ گنبد حضراء کو ایک نظر دیکھ لے،خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں بار بار اسے دیکھنے کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔

سب سے پہلے ۶۷۸ھ میں الملک المنصور قلاوون صالحی کے عہد میں روضۂ اقدس پر گنبد (قبہ) بنایا گیا ،گنبد نیچے سے مربع (چوکور) اور اوپر سے مثمن (آٹھ گوشہ والا) تھا، دیواروں کے سروں پر لکڑی کی تختیاں اور ان کے اوپر سیسے کی پلیٹیں لگائی گئی تھیں۔

۸۸۶ھ میں الملک اشرف قائت بائی نے سنقر جمالی کو مسجد کی تعمیر ومرمت کی خدمت انجام دینے کے لئے بھیجا،سنقر جمالی نے روضۂ اقدس کی دیواروں پر ایک گنبد بنایا اور اس گنبد کے اوپر ایک دوسرا گنبد بھی تعمیر کرایا، پھر اس کے بعد ایک بہت بڑا گنبد بنایا جس نے دونوں گنبدوں کو گھیر رکھا تھا ، انھوں نے مسجد شریف کی مرمت کی اور چھت میں بھی چند اور گنبد تعمیر کرائے ،اس وقت روضۂ اقدس کے گنبد کا رنگ سفید تھا اور اسے ''قبۃ البیضاء'' کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔

۸۸۸ھ میں سلطان قائت بائی نے روضۂ اقدس کی لکڑی کی مبارک جالیوں

= وعن أبي حنيفة : يكره أن يبنى عليه بناء من بيت أو قبة أو نحو ذلك لما روى جابر نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تجصيص القبور وأن يكتب عليها وأن يبنى عليها . رواه مسلم وغيره . (الشامية : (۲۳۷/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة الجنائز ، مطلب : في دفن الميت ، ط: سعيد)

کی جگہ نئی جالیاں پیتل کی بے حد خوبصورت بنوائیں، اس میں ''ریاض الجنۃ'' کی طر ف مغرب میں جو دروازہ بنوایا گیا اسے باب الرحمت یا باب الوفود کہا جاتا تھا، قبلہ کی جانب روضۂ اقدس میں جھروکہ بنوایا گیا اور ایک دروازہ بھی رکھا، مشرقی سمت والے دروازے کو باب فاطمہ اور شمالی دروازہ کو باب تہجد کہا جاتا تھا، سلطان نے روضۂ اقدس کے اس کچے فرش کو جس پر حضور سرور کونین رحمۃ للعالمین ﷺ کے قدم مبارک پڑ چکے تھے، تبرکا اسی حال میں رہنے دیا۔

سلطان سلیمان رومی نے دسویں صدی ہجری کے وسط میں روضۂ اقدس کا سنگ مرمر کا فرش بنوایا جو آج تک موجود ہے، روضۂ اقدس (مقصورہ شریف) کی لمبائی شمالاً جنوباً ۱۶ میٹر یعنی تقریباً ۵۳ فٹ اور شرقاً غرباً ۱۵ میٹر یعنی تقریباً ۵۰ فٹ ہے، چاروں گوشوں میں سنگ مرمر کے بڑے بڑے ستون ہیں جن کی بلندی چھت کے برابر تک ہے۔

۹۸۰ھ میں سلطان سلیم ثانی نے روضۂ اقدس کا قابل رشک گنبد بنوایا، اسے رنگین پتھروں سے سجایا اور پھر زردوزی نے اس کے حسن کو اور اجاگر کر دیا، گنبد پر سبز رنگ کر دیا جب کہ پہلے گنبد کا رنگ سفید تھا، اسی دن سے عاشقان رسول ﷺ اس بے نظیر گنبد کو ''گنبد خضراء'' کے نام سے یاد کرتے ہیں۔(۱)

گنجا سر

عمرہ میں سعی کے بعد اور قران اور تمتع کرنے والے پر دسویں ذی الحجہ کو رمی اور قربانی کے بعد اور افراد کرنے والے پر رمی کے بعد حلق یا قصر کرنا لازم ہے ورنہ احرام سے باہر نہیں ہوتا اور احرام کی پابندی کرنا لازم ہوتا ہے، ورنہ خلاف ورزی کی صورت میں دم دینا واجب ہوتا ہے، اگر ایسا آدمی گنجا ہے تو اس پر بھی استرہ چلانا

واجب ہے ورنہ احرام کی پابندی سے باہر نہیں آئے گا۔(۱)

گونگا

حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے وقت نیت کے بعد تلبیہ پڑھنا فرض ہے، اگر گونگا زبان سے تلبیہ کا لفظ ادا نہیں کرسکتا ہے تو اس کو کم سے کم زبان ہلانی چاہئے۔(۲)

گھاس

☆ حرم کی گھاس اگر سبز ہو تو اس کو کاٹنا جائز نہیں ہے، کاٹنے کی صورت میں اس گھاس کی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے۔(۳)

---

(۱) \وشرط الخروج منه أى من إحرام العمرة والحج فى الجملة أو التقصير أى قدر ربع شعر الرأس فى وقته، وهو باعتبار صحته: بعد طلوع الفجر فى الحج وبعد أكثر الطواف فى العمرة، وأمّا باعتبار وجوبه فوقته بعد الرمى فى الحج وبعد السعى فى العمرة، وأمّا باعتبار جوازه فوقته طول عمره. (إرشاد السارى: (ص: ۱۳۱) باب الإحرام، فصل: وحكم الإحرام، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک: (ص: ۲۶) باب الإحرام، فصل فى حكم الإحرام، ط: إدارة القرآن.

☐ ويجب إجراء موسى على الأقرع وذى قروح أمكنه وهو المختار، وقيل: مستحب. (غنية الناسک: (ص: ۱۷۴) باب مناسک منى يوم النحر، فصل: فى الحلق، ط: إدارة القرآن)

(۲) وشرط التلبية أن تكون باللسان، ...... والأخرس يلزمه تحريک لسانه أى إن قدر ...... وقيل: لاأى لايلزمه بل يستحب أى تحريكه. (إرشاد السارى: (ص: ۱۴۳) باب الإحرام، فصل: و شرط التلبية أن تكون باللسان، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک: (ص: ۷۴) باب الإحرام، فصل فى كيفية الإحرام و صفة التلبية و شرطها وسائر أحكامكا، ط: إدارة القرآن.

☐ شامى: (۴۸۳/۲) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، ط: سعيد.

(۳) عن ابن عبّاس أنّ النبىّ ﷺ قال: ولايختلى خلاها ولايعضد شجرها ...... فقال العباس: يارسول اللّٰه! الا الإذخر لصاعتنا و قبورنا، قال: الا الاذخر الخ. (صحيح البخارى: (۲۴۷/۱) أبواب العمرة، باب لاينفر صيد الحرم، ط: قديمى)

☐ وان احتش حشيش الحرم وهو رطب وجبت عليه قيمته ولا شيئ عليه فى أخذ اليابس هكذا فى شرح الطحاوى ولا يرعى حشيش الحرم، ولا يقطع الاذخر، ولا بأس بأخذ الكماة فى الحرم =

☆ اور اگر گھاس خشک ہو یا اذخر (ایک خوشبودار گھاس ہے) ہو یا کھمبی ہو اگر چہ سبز اور تر ہو تو ان کو کاٹنا جائز ہے۔(۱)

☆ ......حرم کی حدود میں گھاس کاٹنا محرم اور غیر محرم دونوں کے لئے منع ہے۔

= كذا فی الكافی . (الهندية : (۱/۲۵۳) كتاب المناسک ،باب التاسع فی الصيد ، ط: رشيديه)

☜ ووجب بجرحه ...... وقطع حشيشه وشجره غير مملوک ولا منبت قيمته الا ماجف ...... ولا يرعى حشيشه ولايقطع الا الاذخر ولا بأس بأخذ كماته) لأنّها كالجاف . (الدر مع الرد : (۲/۵۶۶ ، ۵۶۹) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

☜ (وإذا جنىٰ على بنات الحرم) أی بقطعه أو قلعه أو رعيه (فعليه قيمته) . (إرشاد السارى : (ص: ۴۲۵)باب فی جزاء الجنايات و كفارتها ، فصل فی جزاء أشجار الحرم و نباته ، ط: حقانية)

☜ ويحل قطع الشجرة المثمرة ؛ لأنّ أثماره أقيم مقام أنبات النّاس والإذخر رطبًا و يابسًا ، وأخذ الكماة وماجف من الشجر والحشيش أو انكسر ولاضمان فيه . (غنية الناسک : (ص:۳۰۴) باب الجنايات ، الفصل العاشر فی أشجار الحرم ونباته ، ط: إدارة القرآن)

(۱) عن ابن عبّاس أنّ النّبیّ ﷺ قال : ولايختلی خلاها ولايعضدها شجرها ...... فقال العباس: يارسول اللّٰه ! الا الإذخر لصاعتنا و قبورنا ، قال : الا الاذخر الخ . (صحيح البخارى : (۱/۲۴۷) أبواب العمرة ، باب لاينفر صيد الحرم ، ط: قديمى)

☜ وان احتش حشيش الحرم وهو رطب وجبت عليه قيمته ولا شيئ عليه فی أخذ اليابس هٰكذا فی شرح الطحاوی ولا يرعى حشيش الحرم ، ولا يقطع الاذخر ، ولا بأس بأخذ الكماة فی الحرم كذا فی الكافی . (الهندية : (۱/۲۵۳) كتاب المناسک ،باب التاسع فی الصيد ، ط: رشيديه)

☜ ووجب بجرحه ...... وقطع حشيشه وشجره غير مملوک ولا منبت قيمته الا ماجف ...... ولا يرعى حشيشه ولايقطع الا الاذخر ولا بأس بأخذ كماته) لأنّها كالجاف . (الدر مع الرد : (۲/۵۶۶ ، ۵۶۹) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

☜ (وإذا جنىٰ على بنات الحرم) أی بقطعه أو قلعه أو رعيه (فعليه قيمته) . (إرشاد السارى : (ص: ۴۲۵)باب فی جزاء الجنايات و كفارتها ، فصل فی جزاء أشجار الحرم و نباته ، ط: حقانية)

☜ ويحل قطع الشجرة المثمرة ؛ لأنّ أثماره أقيم مقام أنبات النّاس والإذخر رطبًا و يابسًا ، وأخذ الكماة وماجف من الشجر والحشيش أو انكسر ولاضمان فيه . (غنية الناسک : (ص:۳۰۴) باب الجنايات ، الفصل العاشر فی أشجار الحرم ونباته ، ط: إدارة القرآن)

منی، مزدلفہ، حرم کی حدود میں داخل ہیں، یہاں کی گھاس وغیرہ کاٹنے سے پرہیز کرنا لازم ہے۔

عرفات کا میدان حرم کی حدود سے باہر ہے، اس کی گھاس کاٹنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(۱)

گھر

احرام کی حالت میں گھر کے اندر داخل ہونا، اور اس میں بیٹھنا اور سونا جائز ہے۔(۲)

گھریلو جانور

احرام کی حالت میں گھریلو جانوروں کا ذبح کرنا، پکانا اور کھانا جائز ہے البتہ

---

(۱) الأصل قوله : إنّ هٰذا البلد حرّمه اللّٰه إلی قوله ...... ولایختلی خلاها ولایعضد شجرها ، نهی عن اختلاء کل خلیٰ ، وعضد کل شجر ، فیجری علی عمومه الّا ما خص بدلیل وهو الاذخر ...... (البحر العمیق : (۱۰۳۰/۲) الباب التاسع : فیما یتعلق بحرم مکّة المعظمة ، الفصل الثانی : فیما یرجع إلی النبات ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة)

غنیة الناسک : (ص: ۳۰۳) باب الجنایات ، الفصل العاشر : فی أشجار الحرم ونباته ، ط: إدارة القرآن.

کل شجر نبت بنفسه وهو من جنس مالا ینبته النّاس أی عادة کأم غیلان ، فهٰذا محظور القطع والقلع علی المحرم والحلال ...... (إرشاد الساری : (ص: ۵۳۹) باب الجنایات وأنواعها ، النوع السابع فی أشجار الحرم و نباته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

وعرنة و عرفة لیستا من الحرم . (غنیة الناسک : (ص: ۱۵۳) باب مناسک عرفات، فصل : فی صفة الوقوف بعرفة ، ط: إدارة القرآن)

(۲) والاستظلال ببیت (أی من داخل أو خارج) و محمل وعماریّة وفسطاط و ثوب و غیرها . (لباب مع إرشاد الساری : (ص: ۱۷۳) باب الإحرام، فصل : فی مباحاته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۹۲) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاته ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۴۹۰/۲) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فیما یحرم بالحج ومالایحرم ، ط: سعید .

کبوتر کا ذبح کرنا ہر حال میں ممنوع ہے، گھریلو پالتو کبوتر کو بھی ذبح کرنا منع ہے۔(۱)

گھی

احرام کی حالت میں گھی کھانا یا لگانا جائز ہے۔(۲)

گیارہ ذی الحجہ کو زوال سے پہلے رمی کرنا

''بارہ ذی الحجہ کو زوال سے پہلے رمی کرنا'' عنوان کو دیکھیں۔(١٦٢/١)

گیس کا مریض طواف کیسے کرے

''ریاحی مریض طواف کیسے کرے؟'' عنوان کو دیکھیں۔(٣٦٧/٢)

گود لیا ہوا

''منہ بولا بیٹا'' عنوان کو دیکھیں۔(١٥٥/٤)

---

(١) وذبح الإبل والبقر والغنم والدجاج إجماعًا ...... (إرشاد الساری : (ص: ١٧٦) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ٩٣) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاته ، ط: إدارة القرآن .

☐ البحر العميق : (٩١٧/٢) الباب الثامن : فی الجنايات و كفاراتها ، الفصل السادس ، بيان الصيد وحكمه ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

☐ الصيد : هو الممتنع أى بقوائمه وجناحيه عن أخذه ، المتوحش من النّاس فی أصل الخلقة أی فلاعبرة بالأمر العارض من الوحشة والأنس فالظبئ والفيل والحمام يعنی ونحوها من البهائم والطيور ، والمستأنسات صيد ...... (إرشاد الساری : (ص: ٥٠٩) باب الجنايات و أنواعها ، النوع السادس : فی الصيد ومايتعلق به ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ٢٨٠) باب الجنايات ، الفصل الثامن : فی صيد البر ومايتعلق به ، ط: إدارة القرآن .

(٢) وأكل الزيت ، والشيرج واستعاطهما والتداوی بهما واقطارهما فی أذنيه ، والادهان بما سواهما من كل دهن لاطيب فيه .... (غنية الناسک : (ص: ٩٣) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاته ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساری : (ص: ١٧٦) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاته ، ط: سعيد .

☐ الدر مع الرد : (٥٤٦/٢) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

حج و عمرہ

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

جلد چہارم

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

(ل ۔ ے)

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

0333-3136872

حج و عمرہ

کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

(ل - ی)

جلد چہارم

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دار الافتاء جامعة العلوم الاسلامية

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

نام کتاب: حج وعمرہ کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

مؤلف: مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

طباعت: طبع ثانی: ۱۴۳۸-۲۰۱۷

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ، مارسٹن روڈ کراچی۔ 74400

فون: 0333-3136872,　0302-2205466
0333-3845224

ای میل: baitulammar2004@gmail.com
qaasmiesencyclopedia2004@gmail.com

کراچی:

الحجاز پبلشرز، بنوری ٹاؤن۔	0314-2139797
اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن۔	021-34727159
دار البشائر، بنوری ٹاؤن۔	0334-2659744
ادارۃ النور، بنوری ٹاؤن۔	0324-2855000
مکتبہ القرآن، بنوری ٹاؤن۔	021-34856701
زم زم پبلشرز، اردو بازار۔	021-32729089
مکتبہ ندوہ، اردو بازار۔	0321-8936511
مکتبہ المعارف، دار العلوم کراچی۔	021-35032020

کوئٹہ:

مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ۔	081-26622631
مکتبہ ماجدیہ۔	0333-7434142

پنجاب:

مکتبہ رحمانیہ۔	042-37224228
الفلاح پبلشرز۔	0333-4101085
مکتبہ عائشہ۔	0321-9233714
دار الناشر۔	0333-8335011

خیبر پختونخواہ (KPK):

مکتبہ عمر فاروق، قصہ خوانی بازار، پشاور۔	0311-8845717
مکتبہ بنوری ٹاؤن، لکی مروت۔	0336-9731158
مکتبہ فاروقیہ، بنو۔	0334-8825488
مکتبہ حقانیہ، اکوڑہ خٹک۔	0337-7445290
مکتبہ محمودیہ، صوابی۔	0312-9430416
مکتبہ الحرمین، اکوڑہ خٹک۔	0313-8680501
مولوی ظہور، مردان۔	0334-8414660

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر

لباس ناپاک ہے

"پاک ہونا" عنوان کو دیکھیں۔ (۲۳۷/۱)

لحاف

☆ احرام کی حالت میں سردی سے حفاظت کے لئے لحاف اوڑھنا جائز، مگر سرکھلا رکھنا ضروری ہے، باقی تمام بدن پر لحاف رہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

☆ عورتوں کے لئے احرام کی حالت میں سرڈھانکنے کی اجازت ہے۔(۱)

لڑکی کی شادی مقدم ہے یا حج

اگر حج فرض ہے اور لڑکی کی حفاظت کا انتظام بھی ہے تو اس کی شادی کی وجہ سے حج کو موخر نہ کیا جائے بلکہ پہلی فرصت میں حج کرلیا جائے۔(۲)

---

(۱) فجاز تغطية اللحية مادون الذقن وإذنيه وقفاه وهو وراء العنق . (غنية الناسک : (ص: ۸۸) باب الإحرام ، فصل فی محرمات الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

☐ (وتغطية اللحية ما دون الذقن ؛ لأنّه ليس من الوجه الخ) . (إرشاد السارى : (ص: ۱۷۵) باب الإحرام ، فصل فی مباحاته ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☐ البحر الرائق : (۸/۳) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

☐ (ويجوز) أى الإحرام (فی ثوب واحد) ...... (وأكثر من ثوبين) بأن يجعل واحد فوق واحد أو يبدل أحدهما بالآخر . (إرشاد السارى : (ص: ۱۳۹) فصل فی وجوه الإحرام ، ط: الإمكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

☐ فيجوز فی ثوب واحد أو أكثر من ثوبين بأن يجعل واحدا فوق واحد أو يبدل أحدهما بالآخر . (غنية الناسک : (ص: ۷۱) فصل فيما ينبغى لمريد الإحرام ، تتمه ، ط: إدارة القرآن)

(۲) على الفور فی أوّل سنى الوجوب ، وهو أوّل سنى الإمكان على القول الأصح عندنا، وهو =

لنگڑا

اگر لنگڑا مالدار ہے اور حج کے اخراجات کا مالک ہے تو اس پر بھی حج فرض ہے۔

اگر "لنگڑے" آدمی پر حج فرض ہے، اور وہ خود سفر نہیں کرسکتا ہے، تو اس کو حج بدل کرانا واجب ہے، اگر زندگی میں حج بدل نہ کراسکا تو حج بدل کے لئے وصیت کر کے جانا واجب ہے، وصیت کی صورت میں وارثوں پر ایک تہائی ترکہ سے میت کا حج بدل کرانا لازم ہوگا۔(۱)

لنگوٹ

☆احرام کی حالت میں آنت اترنے کے عذر کی وجہ سے لنگوٹ باندھنا جائز

= قول أبی یوسف ، وأصح الروایتین عن أبی حنیفة رضی الله عنهما ، فیقدم علی الحوائج الأصلیة کمسکنه ، وخادمه والتزوج ...... وقال محمد والشافعی رضی الله عنهما أنّه فرض علی التراخی ...... الاَّ أن التعجیل أفضل . (غنیة الناسک : (ص: ۱۱) مقدمة فی تعریف الحج ومایتعلق به ، ط: إدارة القرآن)

🗀 حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۷۲۷) کتاب الحج ، ط: قدیمی .

🗀 الدر مع الرد : (۴۵۶/۲ ، ۴۵۷) کتاب الحج ، ط: سعید .

(۱) الأوّل : الصحة وهی سلامة البدن عن الآفات المانعة عن القیام بمالابدّ منه فی سفر حج هٰذا عندهما ، أمّا ظاهر المذهب عند أبی حنیفة رضی الله عنه فهی شرط الوجوب ...... وعندهما یجب الحج علیهم إذا ملکوا الزاد والراحلة ومؤنة من یرفعهم ویضعهم ویقودهم إلی المناسک ، ولکن لیس علیهم الأداء بأنفسهم ، فعلیهم الإحجاج أو الإیصاء به بعد الموت ، وصححه قاضی خان واختاره کثیر من المشائخ منهم ابن الهمام رحمهم الله تعالیٰ. (غنیة الناسک : (ص: ۲۳) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۴۲) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الأوّل : منها سلامة البدن عن الأمراض والعلل ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

🗀 شامی : (۴۵۹/۲) کتاب الحج ، ط: سعید .

ہے اور عذر کے بغیر مکروہ ہے، مگر اس پر کوئی دم یا صدقہ واجب نہیں اور یہ اس سلے ہوئے کپڑے میں داخل نہیں جس کو احرام کی حالت میں پہننا منع ہے اور جو کپڑا بدن کی ہیئت پر سلا ہوا ہو اس کا پہننا احرام میں جائز نہیں ہے۔

☆ جن لوگوں کو پیشاب یا مذی کے قطرے آنے کا عذر ہے وہ احرام کے نیچے بغیر سلا ہوا لنگوٹ پہن سکتے ہیں، اس سے دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔

☆ اگر لنگوٹ کو سلوائے بغیر صمد بونڈ یا گلو سے چپکا کر پہننا چاہے تو اس کی بھی گنجائش نہیں ہوگی کیونکہ یہ بھی سلا ہوا کپڑے کے حکم میں ہے۔(۱)

لنگی

اگر کسی آدمی کو احرام کی کھلی چادر لنگی کے طور پر استعمال کرنے کی عادت نہیں اور ناف سے لیکر گھٹنے تک کا حصہ کھلنے کا اندیشہ ہو تو لنگی بھی پہننے گنجائش ہوگی البتہ بلا ضرورت لنگی پہننا مکروہ ہے اس لئے بلا ضرورت پہننے سے احتراز کرے۔(۲)

(۱، ۲) وأمّا الّتی لاجزاء فیها سوی الکراهیة فهی هٰذه ...... وعقد الازار والرداء أی ربط طرف أحدهما بطرفه الآخر وأن یخلله أی کل واحد منهما بخلال کنحو إبرة أو شدهما بحبل ونحوه من رباط و منطقة . (إرشاد الساری : (ص: ۱۶۹ ، ۱۷۰) باب الإحرام ، فصل فی مکروهاته ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۹۱) باب الإحرام ، فصل فی مکروهاته ، ط: إدارة القرآن .

☜ شامی : (۴۸۹/۲) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب فیما یحرم بالإحرام ومالایحرم ، ط: سعید .

☜ وتفسیره أی تعریف المخیط المحظور علی ما فی الفتح أن یحصل بواسطة الخیاطة اشتمالٌ علی البدن أی بوضعه وصنعه واستمساکٌ أی بنفسهٖ من غیر إمساکهٖ فأیها أی من الاشتمال والاستمساک انتفی ، انتفی لبس المخیط لانتفاء الکل بانتفاء البعض ، وفیه أنّه یرد علیه اللَّباد المشتغل باللصق ، فإنّه لیس فیه خیاطة مع أنّه عدّ من المخیط ، اللّٰهم الاَّ أن یّراد بالخیاطة انضمام بعض الأجزاء ببعضها ...... (إرشاد الساری : (ص: ۴۲۴) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الأوّل : فی حکم اللبس ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة) =

لوگوں نے عمرہ کرنے کی درخواست کی

''عمرہ کرنے کی لوگوں نے درخواست کی'' عنوان کو دیکھیں۔(۲۰۷/۳)

لیمن

''بوتل'' عنوان کو دیکھیں۔(۲۰۵/۱)

= غنية الناسک : (ص: ۲۵۰) باب الجنايات ، الفصل الثانی : فی لبس المخيط ، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد : (۴۸۹/۲) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد .

فإن زرره أو خلله أو عقده أساء ولا دم عليه . الدر المختار . (قوله : فإن زرره الخ) وكذا لو شده بحبل و نحوه لشبهه حينئذٍ بالمخيط من جهة أنّه لايحتاج إلى حفظه ، بخلاف شدّ الهميان ؛ لأنّه يشد تحت الإزار عادة ، أفاده فی فتح القدير أی فلم يكن القصد منه حفظ الإزار وأن شده فوقه . (شامی : (۴۸۱/۲) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام، ط: سعيد)
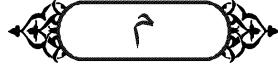
ماسک (MASK)

ماسک چہرے کے چوتھائی یا زیادہ حصے کو چھپالیتا ہے لہٰذا اگر کوئی شخص احرام کی حالت میں گرد وغبار سے بچنے کے لئے ماسک باندھے اور پورا ایک دن یا پوری رات گزر جائے تو دم واجب ہوگا اور اس سے کم میں صدقہ لازم ہوگا، اور اگر کسی بیماری کی وجہ سے لگایا ہے تو گناہ نہیں ہوگا۔(۱)

---

(۱) وأمّا تعصيب الرأس والوجه فمكروه مطلقًا موجب للجزاء بعذر أو بغير عذر للتغليظ الا ان صاحب العذر غير آثم . (غنية الناسک : (ص: ۹۱) باب الإحرام ، فصل : فی مكروهات الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

ولو غطى جميع رأسه أو وجهه أى جميع وجهه بمخيط أو غيره يومًا و ليلةً ، وكذ امقدار أحدهما فعليه دم أى كامل بلاخلاف وفى الأقلّ من يوم كذا من ليلة صدقة ، والربع منهما كالكل قياسًا على مسحهما...... وعن أبى يوسف ؒ أنّ يعتبر أكثر الرأس على ما نقل عنه صاحب الهداية والكافى والمبسوط وغيرهم ، ونقله فى المحيط والذخيرة والبدائع والكرمانى عن محمد ، لكن قال الزيلعىؒ : وقياس قول محمد أن يعتبر الوجوب فيه بحسابه من الدم انتهٰى . وكذا الحكم فى الوجه على مانص عليه فى المبسوط والوجيز وغيرهما ...... ولو عصب من رأسه أو وجهه أقل من الربع أى يومًا أو ليلةً فعليه صدقة أى اتفاقًا . (اللباب مع شرحه : (ص: ۴۳۵) باب الجنايات وأنواعها فصل فى تغطية الرأس والوجه ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

ولو عصب رأسه أو وجهه يومًا أو ليلةً فعليه صدقة الا أن يأخذ قدر الربع فدم . (غنية الناسک : (ص: ۲۵۴) باب الجنايات ، الفصل الثالث فى تغطية الرأس والوجه ، ط: إدارة القرآن)

شامى : (۴۸۸/۲) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد.

مالِ حرام سے حج کرنا

حرام مال سے حج نہیں کرنا چاہیئے، تاہم اگر کسی نے کرلیا تو حج کا فرض ادا ہوجائے گا لیکن مقبول حج کا ثواب نہیں ملے گا، کیونکہ حرام مال اللہ کے دربار میں قبول نہیں ہوتا۔(۱)

مال ضائع ہوگیا

☆ ......اگر کسی آدمی کے پاس حج کے خرچہ کی مقدار مال یا رقم تھی لیکن اُس وقت تک حج کے لئے رقم جمع کرانے یا فارم جمع کرانے کا اعلان نہیں ہوا، فارم جمع کرانے کا وقت آنے سے پہلے ہی وہ مال ضائع ہوگیا تو اس پر حج کرنا لازم نہیں ہوگا۔

☆ ......اور اگر فارم جمع کرانے کا جب اعلان ہوا اُس وقت یہ رقم تھی، اور اس نے حج پر جانے کے لئے فارم جمع کرانے کا ارادہ بھی کرلیا تھا، مگر اس کے اختیار کے بغیر یہ رقم ضائع ہوگئی تو اس صورت میں بھی اس پر حج کرنا فرض نہیں ہوگا۔

☆ ......اور اگر اس نے خود اپنے اختیار سے یہ رقم ایسی جگہ خرچ کردی جہاں شریعت کی طرف سے خرچ کرنے کا حکم نہیں تھا تو اس کے ذمہ حج لازم ہوگا، اور اس آدمی کے لئے حج کرنا ضروری ہوگا۔

---

(۱) ویجتهد فی تحصل نفقة حلال، فإنّه لایقبل بالنفقة الحرام کما ورد فی الحدیث، مع أنّه یسقط الفرض عنه معها ولا تنافی بین سقوطهٖ وعدم قبولهٖ، فلایثاب لعدم القبول، ولایعاقب عقاب تارک الحج ...... (شامی: (۴۵۶/۲) کتاب الحج، مطلب فیمن حج بمال حرامٍ، ط: سعید)

🗁 إرشاد الساری: (ص: ۸) مقدمة: فی آداب مرید الحج، فصل، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

🗁 غنیة الناسک: (ص: ۳۵) باب ماینبغی لمرید الحج من آداب سفرهٖ، ط: إدارة القرآن.

☆......اگر کسی نے حج کی رقم تجارت میں لگادی، اوراس میں نقصان ہونے کی وجہ سے رقم ختم ہوگئی تو حج کی ذمہ داری ختم نہیں ہوگی، بلکہ حج ذمہ میں باقی رہے گا۔(۱)

مال مشتبہ میں قرض کا حیلہ کرنا

اگر کسی کا مال مشتبہ ہے اور وہ حج کرنا چاہتا ہے تو وہ کسی سے حلال مال قرض لے کر حج ادا کرے اور اپنے مشتبہ مال سے قرض ادا کردے تو حج بلا کراہت صحیح ہوجائے گا۔(۲)

مانع پیش آنے کا ڈر ہو تو احرام میں شرط لگانا

''احرام باندھنے والا احرام میں شرط لگائے'' عنوان کو دیکھیں۔(۱۰۵/۱)

مانع حیض دواء کا استعمال کرنا

اگر عورت کے لئے مانع حیض دواء کا استعمال کرنا مضر نہ ہو اور عورت اُسے برداشت کرسکتی ہو اور اس کا تجربہ بھی ہو تو حیض کو روکنے کی دواء کا استعمال کرسکتی

---

(۱) السابع : من شرائط الوجوب الوقت ، وهو أشهر الحج ...... أى وقت خروج أهل بلده ،إن كانوا يخرجون قبلها ، فلايجب الَّا على قادرٍ فيها ، أو فى وقت خروجهم ، فإن ملكه أى المال قبل الوقت أى قبل الأشهر أو قبل أن يتأهّب أهل بلده ، فله صرفه ...... حيث شاء ...... فلاحج عليه أى وجوبًا ؛ لأنّه لايلزمه التأهب فى الحال ، وإن ملكه فيه أى فى الوقت فليس له صرفه إلى غير الحج ، فلو صرفه لم يسقط الوجوب عنه ...... (إرشاد السارى : (ص: ٦٨) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک : (ص: ٢٢) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن.

🗁 الدر مع الرد : (٤٦٥/٢) كتاب الحج ، ط: سعيد .

(٢) إذا أراد الرجل أن يحجّ بمال حلال فيه شبهة فإنّه يستدين للحج ويقضى من ماله كذا فى فتاوىٰ قاضيخان . (الهندية : (٢٢٠/١) كتاب المناسک ، وأمّا آدابه ، ط: رشيديه)

🗁 خانية : (٢١٣/١) كتاب الحج ، فصل فى المقطعات ، ط: رشيديه .

ہے۔(۱)

ماہواری روکنے کی دوائی استعمال کرنا

حج سہولت سے کرنے کے لئے یا حرمین شریفین میں نماز پڑھنے کے لئے عورتوں کا ماہواری کو روکنے کے لئے دوائی استعمال کرنے میں شرعاً ممانعت نہیں ہے، البتہ اس سے طبّی اعتبار سے نقصان ہوتا ہے، اس لئے اس قسم کی دوائی استعمال نہ کرنا جسم کے لئے بہتر ہے، باقی استعمال کرنے سے گناہ نہیں ہوگا۔(۲)

مبارک باد دینا

حجاج کرام کو مبارک باد دینا نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے، اس لئے حجاج کرام کو ان کے حج کی مبارک باد دے سکتے ہیں، اور اُنہیں ان کے حج کے مقبول ہونے کی دعاء بھی دے سکتے ہیں، اور اتنا کہنا بھی کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا حج وعمرہ قبول فرمائے، اور اپنے لئے دعاء کی درخواست کریں کیونکہ حاجی کی دعاء قبول ہوتی ہے۔(۳)

(۱، ۲) وقال في السراج : سئل بعض المشايخ عن المرضعة إذا لم ترحيضًا ، فعالجته حتى رأت صفرة في أيّام الحيض قال هو حيض تنقضي به العدة . (شامي : (۱/۳۰۴) كتاب الطهارة ، باب الحيض ، مطلب في أحكام الآسية ، ط: سعيد)

جديد فقهي مسائل : (۱/۱۶۴ ، ۱۶۵) عبادات ، حج ، ممسک حیض ادویہ ، ط: زمزم پبلشرز.

(۳) عن أبي هريرة عن النّبيّ ﷺ أنّه قال : الحاج والعمار وفد الله إن دعوه أجابهم ، وإن استغفروه غفرلهم . رواه ابن ماجه ، ...... وعن ابن عمر قال :قال رسول الله ﷺ : إذا لقيت الحاج فسلم عليه و صافحه ومره أن يستغفر لک قبل أن يدخل بيته فإنّه مغفور له . رواه أحمد .

(مشكاة المصابيح : (ص: ۲۲۲ ، ۲۲۳) كتاب المناسک ، الفصل الثالث ، ط: قديمي)

مرقاة المفاتيح : (۵/۴۴۴ ، ۴۴۵) رقم الحديث : ۲۵۳۶ ، و ۲۵۳۸ ، كتاب المناسک، الفصل الثالث ، ط: رشيديه . =

مباشرت فاحشہ

''بوسہ لیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۲۰۸)

متبنّٰی کے ساتھ حج کے لئے جانا

''متبنّٰی'' محرم نہیں ہے، اس کے ساتھ حج یا عمرہ کے لئے جانا جائز نہیں ہے، (۱) مزید تفصیل کے لئے'' منہ بولا بیٹا'' عنوان دیکھیں۔

متعدد طواف کے ایک ساتھ نفل پڑھنا

☆......اگر کوئی شخص چند طواف مسلسل کرے اور ہر طواف کے بعد واجب الطّواف کی دو رکعت نہ پڑھے، اور پھر ہر طواف کے لئے دو رکعت مسلسل پڑھے تو ایسا کرنا مکروہ ہے اس لئے ہر طواف کے بعد دو رکعت پڑھ لیا کرے، البتہ جن اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اُن اوقات میں اس طرح مسلسل طواف کرنا، اور مکروہ وقت

= ▭ غنیة الناسک : (ص: ۳۸) باب ماینبغی لمرید الحج من آداب سفرہٖ ، ط: إدارة القرآن.

▭ عن عروة بن مضرس الطائی أنّه أتی رسول اللّٰه ﷺ بجمع قبل أن یفیض فلما نظر إلی رسول اللّٰه ﷺ قال یا رسول اللّٰه ! طویت الجبلین ولقیت شدة فقال رسول اللّٰه ﷺ : من أدرک إفاضتنا أدرک الحج ، وزاد عبد اللّٰه بن أحمد فی حدیثه عن زحمویه فقال رسول اللّٰه ﷺ : أفرح روعک ، من أدرک إفاضتنا هٰذه أدرک الحج .، (المعجم الکبیر للطبرانی : (۱۵۰/۱۷ ، ۱۵۱) رقم الحدیث : ۳۸۱ ، عروة بن مضرس بن الحارثة بن لام الطائی ، ط: مکتبة ابن تیمیه)

(۱) الرابع : المحرم أو الزوج لإمرأة بالغة ولو عجوزًا ومعها غیرها من النّساء الثقات والرجال الصالحین فی مسیرة سفر ...... والمحرم من لایجوز له منکحتها علی التأبید ، بقرابة أو مصاهرة بنکاح فاسد أو سفاح علی الأصح ...... (غنیة الناسک : (ص: ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۷۶) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الرابع ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۴۶۴/۲) کتاب الحج ، ط: سعید .

نکلنے کے بعد ہر طواف کے لئے مسلسل دو دو رکعت پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔(۱)

متعدد عمروں میں صرف چند بال کاٹتے رہے

اگر کوئی شخص متعدد عمروں میں صرف چند بال کاٹتا رہا تو جب تک سر نہیں منڈوائے گا یا قصر نہیں کرے گا، احرام سے نہیں نکلے گا، اگر گھر میں واپس آنے کے بعد گنجا کر لیا یا قصر کر لیا تو احرام سے نکل جائے گا لیکن حرم کی حدود میں ایک دم دینا لازم ہوگا، متعدد دَم واجب نہیں ہوں گے۔

اور اگر سر منڈوانے سے پہلے ہمبستری کر لی، یا سلے ہوئے کپڑے پہن لئے، یا خوشبو لگا لی تو ان تمام جنایات کی وجہ سے ایک دَم اور واجب ہوگا۔(۲)

---

(۱) ویکره تاخیرها عن الطواف ؛ لأنّ الموالاة بینه و بینهما سنة ، الّافی وقت مکروه ، فلذا قال کما قیل ولو طاف بعد العصر یصلی المغرب ثم رکعتی الطواف ، ...... (إرشاد الساری : (ص: ۲۲۲ ، ۲۲۳) باب أنواع الأطوفة وأحکامها ، فصل : فی رکعتی الطواف وأحکامها ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☐ غنیة الناسک : (ص: ۱۱۷) باب ماهیة الطواف ...... فصل : ومن الواجبات رکعتا الطواف ، ط: إدارة القرآن .

☐ الدر مع الرد : (۴۹۸/۲ ، ۴۹۹) کتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعید .

(۲) والسنة حلق جمیع الرأس أو تقصیر جمیعه ، وإن اقتصر علی الربع جاز مع الکراهة ...... وهو أی الربع أقلّ الواجب فی الحلق وکذا فی التقصیر ...... لایخرج عن الإحرام الّا بحلق الکل أو تقصیره . (إرشاد الساری : (ص: ۳۲۲ ، ۳۲۳) باب مناسک منٰی ، فصل : فی الحلق والتقصیر ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☐ وشرط الخروج منه أی من إحرام العمرة والحج فی الجملة ، الحلق أو التقصیر أی قدر ربع شعر الرأس فی وقته ...... (أیضًا : (ص: ۱۳۱) باب الإحرام ، فصل فی حکم الإحرام ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☐ ولو حلق فی الحل ...... أو أخّر عن أیّام النحر فعلیه دم ، ...... سواء کان مفردًا أو غیره . (أیضًا : ۵۰۷) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل : فی الذبح والحلق ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة) =

متمتع نے قربانی نہیں کی

اگر حج تمتع کرنے والے نے قربانی نہیں کی اور بیمار ہونے کی وجہ سے عرفات روانہ ہونے سے پہلے روزہ بھی نہیں رکھا تو اس پر دودم لازم ہوں گے، ایک دم شکر ہوگا اور دوسرا تاخیر کرنے کی وجہ سے ترتیب کے خلاف کرنے پر ایک دم لازم ہوگا۔(۱)

مجبوری کی وجہ سے حج بدل کرنا

''حج بدل مجبوری کی وجہ سے کرنا'' عنوان دیکھیں۔(۱۰۹/۲)

مجنون

☆ ......حج عاقل، بالغ، صاحب استطاعت، مالدار پر واجب ہے، مجنون

= ولوجامع فی مجلس آخر ونوی به رفض الفاسدة فعلیه دم واحد ...... وکذا لو تعدد الجماع أی بعد الأوّل بقصد الرفض ففیه دم واحد، کما فی الفتح ولو فی مجالس أو مع نسوة علی ما فی البحر الزاخر. (أیضًا: (ص: ۴۸۱) باب الجنایات وأنواعها، النوع الرابع: فی حکم الجماع، النوع الرابع: فی حکم الجماع ودواعیه، فصل: ولو جامع مرارًا ...... ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک: (ص: ۶۲) باب الإحرام، فصل: فی حکم الإحرام، و: (ص: ۲۷۹) باب الجنایات، الفصل السابع فی ترک الجنایات، ...... المطلب التاسع فی ترک الواجب فی الذبح والحلق، ط: إدارة القرآن)

البحر العمیق: (۸۸۲/۲) الباب الثامن: فی الجنایات وکفاراتها، الفصل الخامس: الجماع و دواعیه، و: (۱۷۹۴/۳) الباب الثانی عشر، فی الأعمال المشروعة یوم النحر، الحلق، و: (۱۷۹۸/۳، ۱۷۹۹، أیضًا، ط: مؤسّسة الریّان، المکتبة المکیّة)

(۱) فإن فاتت الثلاثة تعیّن الدم، ولو لم یقدر تحلل (أی علی الدم، تحلل: أی بالحلق أو التقصیر) وعلیه دمان دم التمتّع و دم التحلل قبل أوانه ...... (الدر مع الرد: (۵۳۴/۲) کتاب الحج، باب القران، قبیل: باب التمتّع، ط: سعید)

غنیة الناسک: (ص: ۲۰۹) باب القران، فصل: فی بدل الهدی، ط: إدارة القرآن.

إرشاد الساری: (ص: ۳۷۷) باب القران، فصل: فی بدل الهدی، حکم ما لو لم یصم الثلاثة حتٰی جاء یوم النحر، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة.

پاگل پر حج واجب نہیں ہے، اور مجنون کا حج کرنا بھی صحیح نہیں ہے۔(۱)

☆......اگر مجنون اچھا ہونے کے بعد مالدار صاحب استطاعت ہوگیا تو پھر اس پر حج فرض ہوگا اور زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......مجنون کا حکم تمام احکام میں ''ناسمجھ بچے'' کی مانند ہے لیکن اگر کوئی شخص احرام کی نیت کرنے کے بعد مجنون ہوا ہے اور ساتھیوں نے اس کو ساتھ لے جا کر تمام افعال کرا دیئے تو اس صورت میں احرام کے ممنوعات کے ارتکاب کرنے سے اس پر دَم اور جزاء لازم ہونے میں اختلاف ہے۔

(بعض فقہاء کے نزدیک اس پر دَم لازم ہے اور بعض فقہاء کے نزدیک لازم نہیں)

---

(۱) الثالث والرابع : البلوغ والعقل ، فلایجب علی صبی ومجنون ولو حجًّا ففی البدائع، لایجوز أداء الحج من مجنون وصبی لایعقل ،کما لایجب علیهما . ونقل ابن أمیر حاج و غیره عن مشائخنا صحة حجهما ، والتوفیق ، یحمل الأوّل علی أداء هما بأنفسهما ، والثانی علی فعل الولی . (غنیة الناسک : (ص: ۱۳) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۵۰ ، ۵۱ ، ۵۲) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، الثالث والرابع ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

الدر مع الرد : (۴۵۸/۲ ، ۴۵۹) کتاب الحج ، ط: سعید .

(۲) فلایلزم المجنون والمعتوه ...... فلو حج فهو نفل الظاهر أنّه مقید بما إذا عقل النیة ، وتلفظ بالتلبیة کما قدمنا ...... وإن أفاق أی عقل وارتفع عنه الجنون قبل الوقوف فجدد الإحرام أی کالصّبیّ إذا بلغ سقط عنه الفرض وإلاَّ فلا . وفی حاشیته تحت قوله : سقط عنه الفرض وإلاَّ فلا) أی إن لم یفق أو أفاق بعد الوقوف واستمرّ بعد الافاقة علی إحرامه الّذی عقده علی جنونه فلایجزیه ذلک عن الفرض ، وعلیه أن یحج إذا أفاق بعد الاستطاعة . (إرشاد الساری : (ص: ۵۱ ، ۵۲) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب، الرابع : العقل ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۳) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن.

البحر العمیق : (۳۶۸/۱) الباب الثالث: فی مناسک الحج ، شرائط الحج ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیة .

احتیاطاً جزاء اور دَم دیدے تو اچھا ہے، اس کا حج بلا اختلاف صحیح ہو جائے گا۔(۱)

☆......اور اگر احرام کی نیت کرنے سے پہلے مجنون تھا، اس کے ولی نے اس کی طرف سے اس کے احرام کی نیت کی اور پھر وہ ہوش میں آ گیا، تو اگر اس نے ہوش میں آنے کے بعد وقوفِ عرفہ سے پہلے خود دوبارہ احرام کی نیت کر کے حج کے افعال ادا کر لئے تو فرض حج ادا ہو جائے گا۔(۲)

☆......اگر کم عقل مجنون بالکل رمی نہ کرے تو اس پر دَم واجب نہیں۔(۳)

☆......مزید تفصیل کے لئے ''پاگل'' عنوان دیکھیں۔(۱/ ۲۳۷)

(۱،۳) المجنون كالصبّى الغير المميّز أى فى جميع ماذكرناه من الإنعقاد وغيره ، ...... ثم المجنون حال جنونه لاشيئ عليه إذا فعل المحظورات أو ترك الواجبات ...... الَّا أنّه إذا جنّ بعد الإحرام يلزمه الجزاء ...... من أنّه إذ اجُنَّ البالغ بعده ثم ارتكب شيئًا من محظورات الإحرام ، فإنّ فيه الكفارة فرقًا بينه و بين الصبىّ ، لكنه مخالف لما صرّح به الكرمانى من أنّ المجنون لو ارتكب بعض محظورات الإحرام لاشيئ عليه ، وهو محمول على إطلاقه المتناول لجنونه بعد الإحرام ...... ويصح منه من الأداء . (إرشاد السارى : (ص: ۱۲۱) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام الصبىّ (والمجنون) ، ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسك : (ص: ۸۴) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام الصبىّ والمجنون ، ط: إدارة القرآن.

🗁 البحر العميق : (۶۸۷/۲) الباب السابع : فى الإحرام ، الفصل الخامس : إحرام الصبىّ والمجنون والسفيه ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكية .

(۲) فلايلزم المجنون والمعتوه ...... فلو حج فهو نفل الظاهر أنّه مقيد بما إذا عقل النية ، وتلفظ بالتلبية كما قدمنا ...... وإن أفاق أى عقل وارتفع عنه الجنون قبل الوقوف فجدد الإحرام أى كالصّبىّ إذا بلغ سقط عنه الفرض وإلَّا فلا . وفى حاشيته تحت قوله : سقط عنه الفرض وإلَّا فلا) أى إن لم يفق أو أفاق بعد الوقوف واستمرّ بعد الافاقة على إحرامهٖ الّذى عقده على جنونه فلايجزيه ذلك عن الفرض ، وعليه أن يحج إذا أفاق بعد الاستطاعة . (إرشاد السارى : (ص: ۵۱ ، ۵۲) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب، الرابع : العقل ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسك : (ص: ۱۳) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

🗁 البحر العميق : (۳۶۸/۱) الباب الثالث: فى مناسك الحج ، شرائط الحج ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكية .

مجنون رمی نہ کرے تو

اگر مجنون بالکل رمی نہ کرے تو اس پر دَم واجب نہیں ہوگا۔(۱)

مجنون کی طرف سے رمی کرنا

''رمی دوسرے کی طرف سے کرنے کا طریقہ'' عنوان دیکھیں۔(۲/ ۳۳۷)

مجنون نے حج کا احرام باندھ لیا

اگر کسی مجنون نے حج کا احرام باندھ لیا اور وقوفِ عرفہ سے پہلے ہوش میں آ گیا اور جنون ختم ہو گیا تو اگر اس کے بعد دوبارہ حج کا احرام باندھ کر حج کر لیا تو فرض حج ادا ہو جائے گا، اور اگر جنون ختم ہونے کے بعد وقوفِ عرفہ سے پہلے دوبارہ احرام نہیں باندھا تو فرض حج ادا نہیں ہوگا۔(۲)

مچھر

''موذی جانور'' عنوان دیکھیں۔(۴/ ۲۱۱)

---

(۵) المجنون كالصبّى الغير المميّز أى فى جميع ماذكرناه من الإنعقاد وغيره ، ...... ثم المجنون حال جنونه لاشيئ عليه إذا فعل المحظورات أو ترك الواجبات ...... الّا أنّه إذا جنّ بعد الإحرام يلزمه الجزاء ...... من أنّه إذ اجُنَّ البالغ بعده ثم ارتكب شيئًا من محظورات الإحرام ، فإنّ فيه الكفارة فرقًا بينه و بين الصبىّ ، لكنه مخالف لما صرّح به الكرمانى من أنّ المجنون لو ارتكب بعض محظورات الإحرام لاشيئ عليه ، وهو محمول على إطلاقه المتناول لجنونه بعد الإحرام ...... ويصح منه من الأداء . (إرشاد السارى : (ص: ۱۲۱) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام الصبىّ (والمجنون) ، ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسك : (ص: ۸۴) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام الصبىّ والمجنون ، ط: إدارة القرآن .

البحر العميق : (۲/ ۶۸۷) الباب السابع : فى الإحرام ، الفصل الخامس : إحرام الصبىّ والمجنون والسفيه ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكية .

(۲) انظر الحاشية السابقة ، رقم : ۱ ، ۳، على الصفحة السابقة ، رقم : ۱۱ ۴ .

محراب النبی ﷺ

''ریاض الجنۃ'' میں حضور ﷺ کا ''مصلیٰ'' بھی ہے، جہاں نبی کریم ﷺ کھڑے ہوکر امامت فرمایا کرتے تھے، اس جگہ اب ایک خوبصورت محراب بنا ہوا ہے، جو محرابِ نبوی کہلاتا ہے۔

حضوراقدس ﷺ کے انتقال کے بعد نبی کریم ﷺ کے مصلّیٰ جیسی متبرک جگہ کی تعظیم کو برقرار رکھنے کی غرض سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضوراقدس ﷺ کی نماز پڑھنے کی جگہ پر دیوار بنوادی تھی، (۲) تاکہ آپ ﷺ کے سجدہ کی جگہ لوگوں کے قدموں سے محفوظ رہے، البتہ قدم مبارک کی جگہ چھوڑ دی تھی، چنانچہ اب اگر کوئی حاجی مصلّیٰ رسول ﷺ کے سامنے کھڑے ہوکر نماز پڑھے تو سجدہ میں اس کی پیشانی حضوراقدس ﷺ کے قدموں کی جگہ ہوتی ہے۔

محرم کا خرچ نہیں

اگر کسی عورت کے پاس خود حج کرنے کے پیسے ہیں لیکن ساتھ جانے والے محرم کا خرچہ برداشت کرنے کے پیسے نہیں ہیں تو اس عورت پر حج فرض ہے البتہ جب تک محرم میسر نہ ہو یا محرم کا خرچہ برداشت کرنے کا انتظام نہ ہو تب تک حج ادا کرنے کے لئے جانا فرض نہ ہوگا، ایسی صورت میں اگر زندگی میں محرم کے ساتھ حج کرلیا تو بہتر، ورنہ موت کے بعد حج بدل کرانے کے لئے وصیت کرکے جانا لازم ہوگا تاکہ ورثاء اس کے ترکہ کے ایک تہائی حصہ میں سے اس کے لئے حج بدل کرادیں۔(۱)

---

(۱) الرابع: المحرم أو الزوج لإمرأة بالغة، ولو عجوزًا ومعها غيرها من النّساء الثقات والرجال الصالحين فی مسيرة سفر ...... والمحرم من لايجوز له مناكحتها على التأبيد بقرابة أو رضاع أو مصاهرة بنكاح فاسد أو سفاح على الأصح ...... وتجب عليها النفقة والراحلة لمحرمها ؛ لأنّه محبوس عليها ، فيشترط أن تكون قادرة على نفقتها ونفقة الشاملة للراحلة . ... ثم اختلفوا أنّ =

محرم کسے کہتے ہیں؟

’’محرم‘‘ وہ ہے جس کے ساتھ کبھی بھی نکاح جائز نہیں ہوتا، خواہ نسب کی وجہ سے ہو یا ازدواجی رشتہ کی وجہ سے یا رضاعت یعنی دودھ کے رشتہ کی وجہ سے ہو، محرم کا معتمد، عاقل اور بالغ ہونا بھی شرط ہے۔(۱)

باپ، تایا، چچا، دادا، پردادا، نانا، پرنانا، بھائی، بھانجا، بھتیجا، ماموں، داماد، بھانجی کا بیٹا اور بھتیجی کا بیٹا سب محرم ہیں۔

= المحرم أو الزوج شرط الوجوب أو شرط الأداء ، كما اختلفوا فی أمن الطريق . فقيل : الصحيح الأوّل ، وقيل : الصحيح الثانی ، وثمرته تظهر فی وجوب الوصية بالحج إذا ماتت قبل وجود المحرم أو نفقته على القول باشتراطها ، فمن قال بالأوّل ، قال : لايجب عليه شيئ من ذٰلک ، ومن قال بالثانی ، قال : وجب عليها جميع ذٰلک ، كذا فی الفتح لکن مشی فی اللباب على الثانی مع أنّه قال : لايجب عليها التزوّج . (غنية الناسک : (۲۶ ،۲۷ ، ۲۹) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الرابع ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۷۶ ، ۷۸ ، ۷۹ ، ۸۰) باب شرائط الحج ، النوع الثانی ، شرائط الأداء ، الرابع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (۲/۴۶۴ ، ۴۶۵) كتاب الحج ، ط: سعيد .

(۱) الرابع: المحرم أو الزوج لإمرأة بالغة ، ولو عجوزًا ومعها غيرها من النّساء الثقات والرجال الصالحين فی مسيرة سفر ...... والمحرم من لايجوز له مناكحتها على التأبيد بقرابة أو رضاع أو مصاهرة بنكاح فاسد أو سفاح على الأصح ...... وتجب عليها النفقة والراحلة لمحرمها ؛ لأنّه محبوس عليها ، فيشترط أن تكون قادرة على نفقتها ونفقة الشاملة للراحلة . ... ثم اختلفوا أنّ المحرم أو الزوج شرط الوجوب أو شرط الأداء ، كما اختلفوا فی أمن الطريق . فقيل : الصحيح الأوّل ، وقيل : الصحيح الثانی ، وثمرته تظهر فی وجوب الوصية بالحج إذا ماتت قبل وجود المحرم أو نفقته على القول باشتراطها ، فمن قال بالأوّل ، قال : لايجب عليه شيئ من ذٰلک ، ومن قال بالثانی ، قال : وجب عليها جميع ذٰلک ، كذا فی الفتح لکن مشی فی اللباب على الثانی مع أنّه قال : لايجب عليها التزوّج . (غنية الناسک : (۲۶ ،۲۷ ، ۲۹) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الرابع ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۷۶ ، ۷۸ ، ۷۹ ، ۸۰) باب شرائط الحج ، النوع الثانی ، شرائط الأداء ، الرابع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (۲/۴۶۴ ، ۴۶۵) كتاب الحج ، ط: سعيد .

فروعِ والدین یعنی وہ مرد یا عورت جن کی پیدائش کے باپ یا ماں بلاواسطہ یا بالواسطہ ذریعہ ہوں، جیسے: بھائی، بہن، بھانجا، بھانجی، بھتیجا، بھتیجی اور ان کی اولاد جہاں تک نیچے کے درجہ کی ہو سب کے سب محرم ہیں، ان کے ساتھ نکاح کرنا حرام ہے۔(۱)

محرم کو سفر میں ساتھ جانا کب جائز ہے؟

محرم کو کسی عورت کے ساتھ سفر میں اس وقت جانا جائز ہے جبکہ فتنہ اور شہوت کا اندیشہ نہ ہو، اگر ظن غالب یہ ہے کہ سفر کرنے کی صورت میں تنہائی میں یا ضرورت کے وقت چھونے سے شہوت ہو جائے گی تو اس کو سفر میں ساتھ جانا جائز نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) أسباب التحريم أنواع : قرابة ، مصاهرة ، رضاع ، جمع ، ملك ...... وقال في الرد: تحت (قوله : قرابة) كفروعه ، وهم بناته ، وبنات أولاده ، وإن سفلن ، وأصوله ، وهم أمهاته ، وأمهات أمهاته ، وأبائه وإن علون ، وفروع أبويه وإن نزلن ، فتحرم بنات الإخوة ، والأخوات ، وبنات أولاد الإخوة والأخوات ، وإن نزلن ، وفروع أجداده ، وجداته ببطن واحد ، فلهذا تحرم العمات والخالات ، وتحل بنات العمات ، والأعمام والخالات والأخوال . (الدر مع الرد : (۲۸/۳) كتاب النكاح ، فصل : في المحرمات ، ط: سعيد)

الهندية : (۲۷۳/۱) كتاب النكاح ، الباب الثالث في بيان المحرمات ، القسم الأوّل : المحرمات بالنسب ، ط: رشيديه .

البحر الرائق : (۹۲/۳) كتاب النكاح ، فصل : في المحرمات ، ط: سعيد .

(۲) المحرم الأمين ، وهو كل رجل مأمون عاقل بالغ مناكحتها حرام عليه بالتأبيد ...... إلاّ أن يعتقد حل مناكحتها كالمجوسي ، أو يكون فاسقًا ماجنًا مما لايبالي أوصبيًا ، أو مجنونًا لايفيق ، أو النساء الصالحات فلايجوز لها المسافرة مع هؤلاء . (إرشاد الساري : (ص: ۷۶) باب شرائط الحج ، النوع الثاني : شرائط الأداء ، الرابع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسك : (ص: ۲۶ ، ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الرابع ، ط: إدارة القرآن .

قالوا : إن المحرم إذا لم يكن مأمومًا عليه لم يجز لها أن تسافر معه ...... (بدائع الصنائع : (۱۲۴/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائط فرضيته فنوعان ، وأمّا الّذي يخص النّساء ، ط: سعيد)

محرم کی شرط کیوں؟

عورتوں کے لئے حج کے سفر میں محرم کا ساتھ ہونا اس لئے شرط ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عورت کو تین دن یا اس سے زیادہ سفر محرم کے بغیر کرنے کی ممانعت فرمائی ہے اور تین دن سے مراد (۴۸) میل یا اس سے زیادہ مسافت ہے، کیونکہ ایسے طویل سفر میں اس کا اپنی عزت وعصمت کو بچانا ایک مستقل مسئلہ ہے، بعض اطلاعات یہ بھی ہیں کہ عورتیں محرم کے بغیر حج کو گئیں اور گناہ اور گندگی میں مبتلاء ہوکر واپس آئیں۔

اس کے علاوہ یہ بات بھی اہم ہے کہ ایسے طویل سفر میں کبھی کبھار حوادث بھی پیش آتے ہیں اور عورت کو اُٹھانے ، بٹھانے کی ضرورت پیش آتی ہے، اگر کوئی محرم ساتھ نہ ہوگا تو دشواریاں پیش آئیں گی۔

اللہ اور اس کے رسول کے حکم کو قانون سمجھ کر عمل کرنا چاہیئے ، چاہے اس کی حکمت اور فوائد ہمیں نظر آئیں یا نہ آئیں، اس کی خلاف ورزی کی قطعاً گنجائش نہیں ہے، اللہ کا قانون، قانون ہے، مذاق نہیں ہے۔(۱)

---

(۱) عن ابن عمر : أنّ رسول اللّٰه صلی ﷺ قال : لاتسافر المرأة ثلاثًا الا ومعها ذو رحم ...... وعن عبد اللّٰه بن عمر : أنّ النبیّ ﷺ قال : لایحل لامرأة تؤمن باللّٰه والیوم الآخر أن تسافر مسیرة ثلاث لیال إلاَّ و معها ذو محرم . (الصحیح لمسلم : (۱/۴۳۳) کتاب الحج ، باب سفر المرأة مع محرم إلی الحج و غیره ، ط: قدیمی)

☐ الصحیح للبخاری : (۱/۲۹۵) ، رقم الحدیث : ۱۰۸۷ ، کتاب الصلاة ، باب : فی کم یقصر الصلاة ، ظ:الطاف اینڈ سنز .

☐ مشکوٰة المصابیح ، (ص: ۲۲۱) کتاب المناسک ، الفصل الأوّل ، ط: قدیمی .

☐ ولنا ما روی عن ابن عباس رضی اللّٰه عنهما عن النبیّ ﷺ أنّه قال : ألا لاتحجّن امرأة إلاَّ ومعها محرم ، وعن النبیّ ﷺ أنّه قال : لاتسافر امرأة ثلاثة إلاَّ ومعها محرم أو زوج ، ولأنّها إذا لم یکن معها زوج ولامحرم لایؤمن علیها ، إذ النّساء لحم علی وضم ، ولهٰذا لایجوز لها الخروج وحدها ، والخوف عند اجتماعهن أکثر ...... لأنّ المرأة لاتقدر علی الرکوب والنزول بنفسها فتحتاج إلی من یرکبها وینزلها ، ولایجوز ذٰلک لغیر الزوج والمحرم ...... (بدائع الصنائع : (۲/۱۲۳) کتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائط فرضیته ، فنوعان ، ط: سعید) =

محرم کے بغیر سفر کرنا

عورتوں کے لئے محرم کے بغیر سفر کرنا جائز نہیں ہے، نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے، اس لئے بعض دفعہ عورت حج کو چلی جاتی ہے اور اس کے ساتھ محرم نہیں ہوتا اس لئے وطن والے وطن سے اس کو ہوائی جہاز پر سوار کردیتے ہیں، اور جدہ ائرپورٹ سے اس کا کوئی محرم اس کو لے جاتا ہے، درمیان میں ہوائی جہاز میں وہ تنہا سفر کرتی ہے، یہ ناجائز ہے اور ایسی عورت سخت گناہ گار ہوگی، اگرچہ اس کا حج یا عمرہ ادا ہوجائے گا، اس لئے عورت کو اس طرح سفر نہیں کرنا چاہیئے۔(۱)

محرم میسر نہیں

اگر عورت پر حج فرض ہونے کے بعد ساتھ جانے کے لئے محرم نہیں یا محرم ہے لیکن ساتھ جا نہیں سکتا یا وہ نہیں لے جاسکتی یا عورت کے پاس محرم کو لے جانے کے لئے خرچہ موجود نہیں ہے تو ایسی عورت پر حج کے لئے جانا فرض نہیں ہے، اور محرم کے بغیر حج نہ کرے بلکہ حج بدل کی وصیت کرے۔(۲)

= الدر مع الرد : (۴۶۴/۲ ، ۴۶۵) کتاب الحج ، ط: سعید .

البحر الرائق : (۳۱۴/۲ ، ۳۱۵) کتاب الحج ، ط: سعید .

(۱) ولو حجت بلامحرم أو زوج ، جاز حجها بالاتفاق ، كما لو تكلف رجل مسألة النّاس، وحج ، ولكن مع الكراهة التحريمية للنهى . (غنية الناسک : (ص: ۲۹) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط وجوب الأداء ، الرابع ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۷۶) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الرابع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (۴۶۵/۲) کتاب الحج ، ط: سعید .

(۲) وأمّا الّذی یخصّ النّساء فشرطان : أحدهما : أن يكون معها زوجها أو محرم لها، فإن لم يوجد أحدهما لايجب عليه الحج ...... ولنا ما روى عن ابن عبّاس رضى الله عنه ، عن النّبىّ ﷺ أنه قال : ألا لا تحجّن امرأة الاّ ومعها محرم ...... (بدائع الصنائع : (۱۲۴/۲) كتاب الحج ، فصل: وأمّا شرائط فرضيته فنوعان ، ط: سعید) =

محرم نہیں

اگر محرم نہیں ہے تو حج کے لئے جانا جائز نہیں، ایسی عورت کسی حج پر جانے والے کے ساتھ نکاح کر لے اور اس کے ساتھ حج کے لئے چلی جائے، اس تدبیر سے حج پر جانا درست ہو جائے گا مگر ایسا کرنا واجب نہیں ہے۔(۱)

مُحرِم نے غیر مُحرِم کا سر مونڈ دیا

''احرام کی حالت میں کسی کا حلق کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱۱۹)

= ثم اختلفوا فی أنّ المحرم أو الزوج شرط الوجوب أو الأداء ، كما اختلفوا فی أمن الطريق ...... وصنيع المصنف يشعر بأنّه من شرائط الأداء على الأرجح ...... (إرشاد السارى : (ص: ۷۹ ، ۸۰) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الشرط الرابع : المحرم الأمين أو الزوج للمرأة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

كل من قدر على شرائط الوجوب ولم يحج فعليه الإيصاء به ، سواء قدر على شرائط الأداء أم لا ...... (نفس المصدر : (ص: ۸۹) باب شرائط ، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض ، فصل : فيمن يجب عليه الوصية بالحج ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

التاتارخانية : (۲/۴۳۴ ، ۴۳۵) كتاب المناسک ، الفصل الأوّل فی بيان شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

غنية الناسک : (ص: ۲۹) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن.

(۱) وهل يلزمها التزوّج ؟ قولان ، وفی الرد تحت قوله : قولان) هما مبنيان على أنّ وجود الزوج أو المحرم شرط وجوب أم شرط أداء ...... قلتُ لكن جزم فی اللباب بأنّه لايجب عليها التزوّج مع أنّه مشى على جعل المحرم أو الزوج شرط أداء و رجح هٰذا فی الجوهرة وابن أمير حاج فی المناسک كما قاله المصنف فی منحه قال : و وجهه أنّه لايحصل غرضها بالتزوج ؛ لأنّ الزوج له أن يمتنع من الخروج معها ، بعد أن يملكها ، ولاتقدر على الخلاص منه ، وربما لايوافقها فتتضرر منه بخلاف المحرم .... (الدر مع الرد : (۲/۴۶۴ ، ۴۶۵) كتاب الحج ، ط: سعيد)

غنية الناسک : (ص: ۲۹) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن.

إرشاد السارى : (ص: ۷۸) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الرابع ، ط: الإمدادية ، مكّة المرّمة .

محرم نے محرم کا حلق کر دیا

''احرام کی حالت میں کسی کا حلق کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۱۹/۱)

محرم نے محرم کا سر مونڈ دیا

''احرام کی حالت میں کسی کا حلق کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۱۱۹/۱)

محسِّر

''محسر'' سین پر زیر ہے، تھکانے کے معنٰی میں ہے، چونکہ اس وادی میں ابرہہ کے لشکر کے ہاتھی تھک کے آگے بڑھنے سے عاجز ہو گئے تھے اس لئے اس وادی کا نام محسر رکھا گیا ہے۔(۱)

محصر پر قضاء

اگر محصر کا احرام صرف عمرہ کا تھا تو صرف عمرہ کی قضاء واجب ہے اور اگر صرف حج کا احرام تھا تو حج اور عمرہ دونوں کی قضاء واجب ہے، اور اگر احرام حج

---

(۱) و وادی '' مُحَسِّر ، ویقال له : بطن محسر بضم المیم و فتح الحاء ، وکسر السین المشددة وبالراء المهملات ...... مسیل ماء فاصل بین مزدلفة و منٰی وهو لیس من منٰی ...... وسمّی بذٰلک ؛ لأنّ فیل أصحاب الفیل حسر فیه : أی أعیٰی وکلَّ عن المسیرة ؛ وقیل : لأنّه یحسر سالکه ویتعبهم ، وحسرت الناقة اتعبتها . (البحر العمیق : (۱۶۵۲/۳) الباب الحادی عشر : فی الخروج من مکّة إلی منٰی ، مطلب : وادی محسر ، ط: مؤسسة الریّان ، المکتبة المکیّة)

▭ (قوله : حتٰی أتٰی بطن محسر فحرّک قلیلاً) أمّا محسر فبضم المیم وفتح الحاء وکسر السین المشددة المهملتین ، سمّی بذٰلک ؛ لأنّ فیل أصحاب الفیل حسر فیه أی أعٰی وکلَّ ومنه قوله تعالیٰ : ﴿ ینقلب إلیک البصر خاسئًا وهو حسیر ﴾ (شرح النووی علی الصحیح المسلم : (۳۹۹/۱) کتاب الحج ، باب حجة النبیّ ﷺ ، ط: قدیمی)

▭ شرح سنن ابن ماجه للسیوطی : (ص: ۲۱۷) أبواب المناسک ، باب الوقوف بجمع ، ط: قدیمی.

وعمرہ دونوں کا تھا تو ایک حج اور دوعمروں کی قضاء واجب ہے۔(۱)

محصر کی رکاوٹ ختم ہوجائے

اگرمحصر کی جانب سے قربانی (دَم) کا جانور یااس کی قیمت بھیجنے کے بعدرکاوٹ ختم ہونے کی صورت میں قربانی کا جانورذبح ہونے سے پہلے مکہ مکرمہ پہنچ کر حج یاعمرہ کی سعادت حاصل کرنا ممکن ہے تواس پرفوراًحج کے لئے روانہ ہوناواجب ہوگا،ہاں اگرقربانی سے پہلے پہنچنے اورحج اداکرسکنے کاامکان نہیں ہے تو پھرروانہ ہوناواجب نہیں ہے۔(۲)

محصر کے لئے سرمنڈوانا

محصر کے لئے دَم دینے کے بعداحرام کھولنے کے لئے سرمنڈوانامستحب ہے،ضروری نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) ثم إذا تحلل المحصر بالهدی و کان مفردًا بالحج فعلیه حجة و عمرة من قابل ، وإن کان مفردًا بالعمرة فعلیه عمرة مکانها ، وإن قارنًا فإنّما یتحلل بذبح هدیین ، وعلیه عمرتان وحجة ، کذا فی المحیط . (الهندیة : (۲۵۵/۱) کتاب المناسک ، الباب الثانی عشر فی الاحصار ، ط: رشیدیه)

☐ إرشاد الساری : (ص: ۲۰۱ ، ۲۰۲) باب الإحصار ، فصل : قضاء المحرم ما أحرم به، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☐ غنیة الناسک : (ص: ۳۱۳ ، ۳۱۴) باب الإحصار ، فصل : فی قضاء ماحلّ منه الحصر ، ط: إدارة القرآن .

(۲) محصر بعث بالهدی ، ثم زال الإحصار ، فإن علم أنّه یدرک الهدی والحج ، لزمه الذهاب ، وإن علم أنّه لم یدرکهما لایلزمه . (الدر مع الرد : (۵۹۲/۲ ، ۵۹۳) کتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعید)

☐ غنیة الناسک : (ص: ۳۱۴) باب الإحصار ، فصل : فیما لوزال إحصاره ، ط: إدارة القرآن.

☐ إرشاد الساری : (ص: ۵۹۸ ، ۵۹۹) باب الإحصار ، فصل : فی زوال الإحصار ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

(۳) وأمّا الحلق فلیس بشرط للتحلل فی قول أبی حنیفة و محمد رحمهما اللّٰه ، وإن حلق فحسن . (الهندیة : (۲۵۵/۱) کتاب المناسک ، الباب الثانی عشر فی الإحصار ، ط: رشیدیه) =

محصر ممنوعاتِ احرام کا مرتکب ہو جائے

اگر محصر سے دَم کا جانور ذبح ہونے سے پہلے احرام کے ممنوعات میں سے کوئی امر سرزد ہو جائے تو اس کی وجہ سے اس پر وہی کچھ واجب ہوگا جو غیر محصر احرام باندھنے والے پر واجب ہوتا ہے۔(۱)

مخلوط مال

''حرام حلال مخلوط ہے'' عنوان دیکھیں۔(۲/۲۲۳)

مخلوط مال سے حج کرنا

☆......اگر کسی کے پاس جائز اور ناجائز دونوں قسم کے مال اور پیسے جمع ہیں تو اس صورت میں ناجائز مال اور پیسے کو منہا کرنے کے بعد اگر جائز مال اور پیسے حج کے اخراجات کے لئے کافی ہوں تو ایسے آدمی پر حج فرض ہوگا، ورنہ حج فرض نہ ہو گا، اور ناجائز مال اس کے اصل مالک کو واپس کردے اگر وہ زندہ ہے، اور اگر وہ مر

= ▭ إرشاد الساری : (ص: ۵۹۶) باب الإحصار ، فصل : فی التحلل ، ط: الإمدادية ، مکّة المکرّمة.
▭ غنية الناسک : (ص: ۳۱۳) باب الإحصار ، فصل : فی حکم الإحصار ، ط: إدارة القرآن.
(۱) ولو ظنّ أی المحصر أنّه أی الهدی ذبح فی أرض الحرم فظهر خلافه أی بأن لم یذبح أو ذبح فی الحل أو بعد المیعاد ، والحال أنّه ارتکب بعض المحظورات بناء علی ظنّ أنّه خرج من الإحرام بذٰلک الذبح ، فعلیه لما ارتکبه من المحظورات الجزاء أی من أنواع الکفارات . (إرشاد الساری : (ص: ۵۹۷) باب الإحصار ، فصل : فی التحلل ، ط: الإمدادية ، مکّة المکرّمة)
▭ غنية الناسک : (ص: ۳۱۳) باب الإحصار ، فصل : فی حکم الإحصار ، ط: إدارة القرآن.
▭ الدر مع الرد : (۲/۵۹۲) کتاب الحج ، باب الإحصار ، ط: سعید .
▭ ویجب أن یواعد یوما معلوما یذبح عنه فیحل بعد الذبح ولایحل قبله ، حتی لو فعل شیئًا من محظورات الإحرام قبل ذبح الهدی یجب علیه مایجب علی المحرم إذا لم یکن محصرًا. (الهندية : (۱/۲۵۵) کتاب المناسک ، الباب الثانی عشر فی الإحصار ، ط: رشیدیه)

چکا ہے تو اس کے وارثوں کو واپس کر دے، اور اگر مالک بھی زندہ نہیں اور اس کے وارث بھی موجود نہیں تو اس صورت میں ثواب کی نیت کے بغیر مالک کی طرف سے کسی مستحق زکوٰۃ غریب آدمی کو صدقہ کر دے۔(۱)

مدینہ سے واپسی کے وقت کونسا احرام باندھیں؟

''تمتع کرنے والا عمرہ کر کے مدینہ جاسکتا ہے'' عنوان دیکھیں۔(۱/ ۲۹۰)

مدینہ منورہ کی حاضری

مدینہ منورہ کی حاضری حج کا کوئی رکن نہیں ہے، لیکن مدینہ منورہ کی غیر معمولی عظمت وفضیلت، مسجد نبوی میں نماز کا بے انتہاء اجر وثواب اور دربار نبوی میں حاضری کا شوق مومن کو آہستہ آہستہ محبت اور جذبہ کے ساتھ مدینہ منورہ پہنچا دیتا ہے، اور اُمت محمدیہ ﷺ کا ہمیشہ سے یہی دستور بھی رہا ہے، آدمی دور دراز کا سفر کر کے بیت اللہ پہنچے اور نبی کریم ﷺ کے دربار اقدس میں درود وسلام کا تحفہ پیش کئے بغیر واپس آئے، یہ زبردست بدقسمتی اور محرومی ہے، یہ ایسی محرومی ہے کہ اس کے خیال وتصور

---

(۱) ومعنى القدرة على زاد وراحلة ملک مال يبلغه إلى مكّة، بل إلى عرفة ذاهبًا و جائيًا راكبًا فی جميع السفر بثمن المثل ...... فاضلاً عن حوائجه الأصليّة المذكورة فی الزكاة ...... ولاتثبت الاستطاعة بالعارية والإباحة ...... ولا بمال حرام. (غنية الناسک: (ص: ۱۹، ۲۱) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط الوجوب، السادس، ط: إدارة القرآن)

وإذا عزم على الحج ينبغي له البداية بالتوبة بشروطها من رد المظالم إلى أهلها عند الإمكان ...... وإن كان عنده مظلمة ماليّة مات أهلها ولا وارث لها أو جهل أربابها، فالتصدق بها بنية خصمائه، ولا يرجو به الثواب لنفسه. (أيضًا: (ص: ۳۴) باب ماينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن)

مجمع الأنهر شرح ملتقى الأبحر: (۱/ ۲۶۱) كتاب الحج، ط: دار إحياء التراث العربی.

شامی: (۵/ ۹۹) كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، مطلب: فيمن ورث مالا حرامًا، ط: سعيد.

سے ایماندار کا دل دکھنے لگتا ہے۔(۱)

مدینہ منورہ کی میقات سب سے دور کیوں ہے؟

مدینہ منورہ کو مہبطِ وحی (وحی نازل ہونے کی جگہ)، ایمان کا مرکز اور دارالہجرت ہونے کا شرف حاصل ہے، اس لئے اس کے باشندوں کو سب سے زیادہ بیت اللہ کا احترام اور تعظیم کرنی چاہیئے، دین میں جس کا مرتبہ جتنا بڑا ہوتا ہے اس کو مشقت بھی اتنی ہی زیادہ اُٹھانی پڑتی ہے، اس لئے مدینہ منورہ کی میقات سب میقاتوں سے زیادہ فاصلہ پر مقرر کی گئی ہے۔(۲)

مدینہ منورہ کے فضائل

مدینہ منورہ کے تقدس، فضیلت اور عظمتِ شان کے لئے اتنی بات کافی ہے

---

(۱) أعلم أنّ زيارة سيد المرسلين ﷺ أى وعليهم أجمعين بإجماع المسلمين أى من غير عبرةٍ بما ذكره بعض المخالفين، من أعظم القربات وأفضل الطاعات وانجح المساعى أى أرجى الوسائل والدّواعى، لنيل الدرجات قريبة من درجة الواجبات ...... لمن له سعة أى وسعة، واستطاعه، وتركها غفلة عظيمة و جفوة كبيرة أى غلظة جسيمة، وفيه إشارة إلى حديث استدلّ به على وجوب الزيارة، وهو قوله ﷺ: "من حج البيت ولم يزرنى فقد جفانى" رواه ابن عدى بسند جيد حسن. (إرشاد السارى: (ص: ۷۰۷، ۷۰۸) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)
غنية الناسک: (ص: ۳۷۴) خاتمة فى زيارة قبر سيد المرسلين ﷺ، ط: إدارة القرآن.
الدر مع الرد: (۲/۲۲٦، ۲۲۷) كتاب الحج، فروع، مطلب: فى تفضيل قبره المكرم ﷺ، ط: سعيد.

(۲) واختار لأهل المدينة أبعد المواقيت؛ لأنّها مهبط الوحى ومأرز الإيمان ودار الهجرة، وأوّل قرية آمنت باللّٰه ورسوله، فأهلها أحق بأن يبالغوا فى إعلاء كلمة اللّٰه وأن يخصوا بزيادة طاعة اللّٰه ...... (حجة اللّٰه البالغة: (۲/۹۱) من أبواب الحج، ط: دار الجيل، بيروت، و: (۲/۵۹) ط: رشيديه، دهلى)
رحمة اللّٰه الواسعة: (۴/۱۹٦، ۱۹۷) من أبواب الحج، ط: زمزم پبلشرز.
غنية الناسک: (ص: ۵۲) باب المواقيت، فصل: أمّا مواقيت أهل الآفاق، ط: إدارة القرآن.

کہ وہ افضل الأنبیاء، سرورکائنات، شفیع المذنبین اوررحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کامسکن تھا، اوراب ان کا مدفن ہے، یہ ایک ایسی بڑی فضیلت ہے جوآسمان وزمین بلکہ عرش وکرسی کوبھی یہ مقام نصیب نہیں اورکوئی دوسری فضیلت کیسی ہی کیوں نہ ہواس کی ہمسری اور برابری کسی طرح بھی نہیں کرسکتی۔(۱)

مدینہ منورہ کے فضائل میں بہت ساری احادیث وارد ہوئی ہیں، اس مقام پرنمونہ کے لئے صرف چندحدیثیں لکھی جارہی ہیں،

(۱)جب شروع شروع میں رسول اللہ ﷺ مکہ معظّمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے، اس وقت وہاں کی آب وہوانہایت ناقص، خراب اور ناموافق تھی، اکثر وبائی بیماریاں رہتی تھیں، چنانچہ حضرت ابوبکرصدیق اورحضرت بلال رضی اللہ عنہما آتے ہی سخت بیمار ہوگئے تو اس وقت اللہ کے رسول ﷺ نے یہ دعاء مانگی تھی کہ.....اے اللہ! مدینہ کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے، جیسا کہ ہم لوگوں کو مکہ سے محبت ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ، اے اللہ! ہمارے صاع اور مد میں برکت دے اورمدینہ کی آب وہوا کودرست کردے اوراس کا بخار جحفہ کی طرف بھیج دے۔(۲)

---

(۱) ومكّة أفضل منها على الراجح الاّ ما ضم أعضاء ه عليه الصلاة والسلام فإنّه أفضل مطلقًا حتى من الكعبة والعرش والكرسي .... (الدر المختار مع الرد : (۲/۶۲۶) كتاب الحج ، مطلب في تفضيل قبره المكرم ﷺ ، ط: سعيد)

🗀 إرشاد الساري : (ص: ۷۴۷) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، فصل : في التفضيل بين مكّة والمدينة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) حدثنا محمد بن يوسف ...... عن هشام بن عروة أنّ رسول الله ﷺ قال : اللّهم حبب إلينا المدينة ، كحبّنا مكّة وأشد ، وصححها لنا ، وبارک لنا في مدها وصاعها ، وانقل حماها واجعلها بالجحفة . (فضائل المدينة لأبي سعيد الجندي : (ص: ۲۰) باب ماجاء في فضائل المدينة ، ط: دار الفكر بيروت)

🗀 عن عائشة رضي الله تعالىٰ عنها قالت : قدمنا المدينة وهي وبيئة فاشتكى أبوبكر واشتكى بلال ، فلمّا رأى رسول الله ﷺ شكوى أصحابه قال : اللّهم حبب إلينا المدينة كما حببت مكّة =

(۲) نبی کریم ﷺ کو مدینہ سے اس قدر محبت تھی کہ جب کہیں سفر میں تشریف لے جاتے تو واپس لوٹتے وقت جب مدینہ منورہ قریب آتا اور اس کی عمارتیں دکھائی دینے لگتیں تو نبی کریم ﷺ اپنی سواری کو کمالِ شوق میں تیز کر دیتے اور فرماتے کہ یہ ''طابہ'' آ گیا۔(۱)

(۳) اور اپنی چادر مبارک اپنے شانۂ اقدس سے گرا دیتے اور فرماتے کہ یہ طیبہ کی ہوائیں ہیں، صحابۂ کرام میں سے جو کوئی گرد و غبار کی وجہ سے اپنا منہ بند کرتا تو آپ ﷺ منع فرماتے، اور فرماتے کہ مدینہ کی خاک میں شفاء ہے۔(۲)

= أو أشد وصححها و بارک لنا فی صاعها و مدها وحوّل حماها إلى الجحفة. (صحیح مسلم : (۱/ ۴۴۱) كتاب الحج ، باب فضائل المدينة ودعاء النبیّ ﷺ فيها بالبركة ، ط: رحمانيه)

☜ وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفىٰ : (۱/ ۵۰) الباب الثانی : فی فضائلها ...... الفصل الرابع فی بعض دعاء ه ﷺ لها ، الدعاء بنقل وبائها ، ط: دار الكتب العلمية .

(۱) حدّثنا عبد الله ان مسلمة ...... عن أبی حميد قال خرجنا مع رسول الله ﷺ فی غزوة تبوک و ساق الحديث وفيه : ثم اقبلنا حتى قدمنا وادی القری ، فقال رسول الله ﷺ : إنّی مسرع فمن شاء منكم فليسرع معی ومن شاء فليمكث ، فخرجنا حتى أشرفنا على المدينة فقال : " هٰذه طابة ، وهذا أحد وهو جبل يحبنا ونحبّه ". (صحيح مسلم : (۱/ ۴۵۱) كتاب الحج ، باب فضل أحد ، ط: رحمانيه)

☜ صحيح البخاری : (۲/ ۶۳۹ ۱) كتاب المغازی ، باب نزول النبیّ ﷺ الحجر ، باب ، قبيل : كتاب النبیّ ﷺ إلى الكسریٰ وقيصر ، رقم الحديث : ۴۴۲۲ ، ط: الطاف سنز .

☜ مسند احمد ابن حنبل : (۵/ ۴۲۴) رقما لحديث : ۲۳۶۵۲ ، حديث أبی حميد الساعدی رضی الله عنه ، ط: مؤسّسة قرطبة القاهرة .

☜ عن أنس رضی الله عنه أنّ النبیّ ﷺ كان إذا قدم من سفر نظر إلى جدرات المدينة أوضع راحلته وإن كان على دابة حرّكها من حبّها . (صحيح البخاری : (۱/ ۲۵۳) رقم الحديث : ۱۸۸۶ ، كتاب فضائل المدينة ، باب المدينة تنفی الخَبَث ، باب ، ط: الطاف سنز)

(۲) كان رسول اللّٰه ﷺ إذا قدم من سفر فنظر إلى جدران المدينة أوضع راحلته ، إن كان على دابة حركها من حبّها ...... وفی رواية له كان إذا أقبل من مكّة فكان بالأثاية طرح رداء ه عن منكبيه وقال هٰذه أرواح طيبة ...... (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفىٰ : (۱/ ۴۸) الباب الثانی : فی فضائلها ، ...... الفصل الرابع : فی بعض دعائه ﷺ لها ، حب النبیّ ﷺ للمدينة ، ط: دار الكتب العلمية)

1 عن سعد رضی الله عنه قال : لما رجع رسول الله ﷺ من تبوک تلقاه رجال من المخلفين =

(۴) نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ایمان مدینہ کی طرف لوٹ کر آئے گا جیسا کہ سانپ اپنے سوراخ کی طرف لوٹ کر آتا ہے۔(۱)

(۵) نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دجال کا گزر ہر شہر میں ہوگا مگر مکہ اور مدینہ نہیں آنے پائے گا، فرشتے اِن شہروں کی حفاظت کریں گے۔(۲)

(۶) نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مدینہ برے لوگوں کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے لوہے کی بھٹی لوہے کے میل کو نکال دیتی ہے۔

= من المؤمنين فأثاروا غبارًا فخمّر أو فغطى بعض من كان مع رسول الله ﷺ أنفه فأزال رسول الله ﷺ اللثام عن وجهه ، وقال والّذى نفسى بيده إن فى غباره شفاء من كل داء ...... (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفٰى (۱/ ۵۹) الباب الثانى : فى فضائلها ...... الفصل السادس فى الاستشفاء بترابها وبتمرها ، ماجاء فى أن ترابه شفاء ، ط: دار الكتب العلمية)

☜ البحر العميق : (۵/ ۲۷۰۶) الباب العشرون فى تاريخ المدينة ...... ماجاء فى غبار المدينة الشريفة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۱) حدّثنا أبو حمة ...... عن أبى هريرة أنّ رسول الله ﷺ قال : إنّ الإيمان ليأذر إلى المدينة كما تأذر الحيّة إلى حجرها...... (فضائل المدينة لأبى سعيد الجندى اليمنى : (ص:۲۴ ، ۲۵) باب ماجاء فى فضائل المدينة ، ط: دار الفكر)

☜ صحيح البخارى : (۱/ ۵۰۲) كتاب فضائل المدينة ، باب الإيمان يأذر إلى المدينة ، رقم الحديث: ۱۸۷۶ ، ط: الطاف سنز .

☜ صحيح مسلم : (۱/ ۱۱۱) كتاب الإيمان ، باب أنّ الإسلام بدأ غريبًا وسيعود كما بدأ وأنّه يأرز بين المسجدين ، ط: رحمانيه .

(۲) روينا فى الصحيحين وغيرهما حديث " على أنقاب المدينة ملائكة يحرسونها ، لايدخلها الطاعون ولا الدجال " ، وفيهما أيضًا حديث ليس من بلد إلاَّ سيطؤها الدجال إلاَّ مكّة والمدينة ، ليس نقب من أنقابها الاَّ عليه ملائكة صافين يحرسونها ، فينزل السبخة ، ثم ترجف المدينة بأهلها ثلاث رجفات ، فيخرج إليه كل كافر و منافق . (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفٰى : (۱/ ۵۵) الباب الثانى : فى فضائلها ...... الفصل الخامس : فى عصمتها من الدجال والطاعون ، ط: دار الكتب العلمية)

☜ البحر العميق : (۱/ ۲۴۶) الباب الأوّل فى الفضائل ، فضل المدينة الشريفة ...... ، ط: مؤسّسه الريّان المكتبة المكيّة .

☜ صحيح البخارى : (۱/ ۵۰۲) رقم الحديث : ۱۸۷۹ ، ۱۸۸۰ ، ۱۸۸۱ ، كتاب فضائل المدينة ، بابٌ : لايدخل الدجال المدينة ، ط: الطاف اينڈ سنز .

یہ خاصیت مدینہ منورہ میں ہر وقت موجود ہے اور خاص کر قیامت کے قریب اس خاصیت کا ظہور بہت اچھے طور پر ہوگا۔(۱)

تین مرتبہ مدینہ منورہ میں زلزلہ آئے گا اس کی وجہ سے وہاں رہنے والے سارے برے لوگ مدینہ سے نکل جائیں گے۔(۲)

(۷) نبی کریما جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے چلنے لگے تو دعا کی کہ....اے پروردگار! اگر مجھے اس شہر سے نکلنا ہے جو تمام مقامات سے زیادہ مجھے محبوب ہے تو اس مقام میں مجھے لے جا جو تمام شہروں سے زیادہ تجھے محبوب ہے۔(۳)

---

(۱) إنّ المدينة تنفى خبث الدجال ، وفى رواية " خبث أهلها كما ينفى الكير خبث الحديد ...... ففى الصحيح : " لاتقوم الساعة حتى تنفى المدينة شرارها " يعنى عند ظهور الدجال .... (وفاء الوفاء بأخبار دا المصطفىٰ : (۱/ ۴۱) الباب الثانى : فى فضائلها ...... الفصل الثانى : فى وعد من صبر على شدتها ، المدينة تنفى الخبث ، ط: دار الكتب العلمية)

☜ صحيح البخارى : (۱/ ۵۰۳) رقم الحديث : ۱۸۸۳) كتاب فضائل المدينة ، باب المدينة تنفى الخبث ، ط: الطاف اينڈ سنز .

(۲) روينا فى الصحيحين وغيرهما حديث " على أنقاب المدينة ملائكة يحرسونها ، لايدخلها الطاعون ولا الدجال " ، وفيهما أيضًا حديث ليس من بلد إلاّ سيطؤها الدجال إلاّ مكّة والمدينة ، ليس نقب من أنقابها الاّ عليه ملائكة صافين يحرسونها ، فينزل السبخة ، ثم ترجف المدينة بأهلها ثلاث رجفات ، فيخرج إليه كل كافر و منافق . (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفىٰ : (۱/ ۵۵) الباب الثانى : فى فضائلها ...... الفصل الخامس : فى عصمتها من الدجال والطاعون ، ط: دار الكتب العلمية)

☜ البحر العميق : (۱/ ۲۴۶) الباب الأوّل فى الفضائل ، فضل المدينة الشريفة ...... ، ط: مؤسّسه الريّان المكتبة المكيّة .

☜ صحيح البخارى : (۱/ ۵۰۲) رقم الحديث : ۱۸۷۹ ، ۱۸۸۰ ، ۱۸۸۱ ، كتاب فضائل المدينة ، بابٌ : لايدخل الدجال المدينة ، ط: الطاف اينڈ سنز .

(۳) اللّٰهم إنّک أخرجتنى من أحب البقاع إلىّ ، فأسكنى فى أحب البقاع إليک وفى بعض طرفه أنّه ﷺ قاله حين خرج من مكّة . (وفاء الفاء بأخبار دار المصطفىٰ : (۱/ ۳۵) الباب الثانى : فى فضائلها ...... الفصل الأوّل : فى تفضيلها على غيرها من البلاد ، يخلق الإنسان من تربة الأرض الّتى يدفن فيها ، ط: دار الكتب العلمية)

(۸) نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس سے یہ بات ہو سکے کہ مدینہ میں مرے اس کو چاہیئے کہ مدینہ میں مرے، کیونکہ جو شخص مدینہ میں مرجائے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا، اور اس کے ایمان کی گواہی دوں گا، اور دوسری حدیث میں ہے کہ سب سے پہلے جن لوگوں کو میری شفاعت نصیب ہوگی وہ اہلِ مدینہ ہوں گے، اس کے بعد اہلِ مکہ، اس کے بعد اہلِ طائف ہوں گے۔(۱)

(۹) نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مدینہ میری ہجرت کا مقام ہے اور وہی میرا مدفن ہے اور وہیں سے میں قیامت کے دن اُٹھوں گا، جو شخص میرے پڑوسیوں یعنی مدینہ والوں کے حقوق کی حفاظت کرے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے ایمان کی گواہی دوں گا۔

دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص مدینہ والوں کے ساتھ برائی کرے گا وہ ایسے گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔(۲)

---

(۱) من استطاع أن يموت بالمدينة فليمت ، فمن مات بالمدينة كنت له شفيعًا و شهيدًا، ...... أوّل من اشفع له من أمّتى أهل المدينة ثم أهل مكّة ، ثم أهل الطائف ...... (وفاء الفاء بأخبار دار المصطفىٰ ؛ (۱/۴٦) الباب الثانى : فى فضائلها ، الفصل الثالث : فى الحث على حفظ أهلها ، ...... الوصية بحفظ أهلها ، ط: دار الكتب العلمية)

مشكوٰة المصابيح : (ص: ۲۴۰) كتاب المناسک ، باب حرم المدينة حرسها الله تعالىٰ ، الفصل الثانى ، ط: قديمى .

(۲) " المدينة مهاجرى ، فيها مضجعى ، ومنها مبعثى ، حقيق على أمّتى حفظ جيرانى ماجتنبوا الكبائر ، من حفظهم كنت له شهيدًا أو شفيعًا يوم القيامة ...... (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفىٰ : (۱/۴۵) الباب الثانى فى فضائلها ...... الفصل الثالث : فى الحث على حفظ أهلها ، الوصية بحفظ أهلها ، ط: دار الكتب العلمية)

من أراد أهل هٰذه البلدة بسوء يعنى المدينة أذابه الله تعالىٰ كما يذوب الملح فى الماء ...... ولايريدها أحد بسوء الّا أذابه اللّٰه كما يذوب الملح فى الماء . (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفىٰ : (۱/۴۳) الباب الثانى : فى فضائلها ، ...... الفصل الثانى : وعد من صبر على شدها ، وعيد من أراد أهلها بسوء ، ط: دار الكتب العلمية) =

(۱۰) مدینہ کی پاک مٹی میں اور وہاں کے میوہ جات میں اللہ تعالیٰ نے شفا کی تاثیر رکھی ہے جیسا کہ صحیح احادیث سے ثابت ہے ،ایک مقام ہے ''وادیٔ بطحان'' وہاں کی مٹی سرور عالم ﷺ تپ ودق کے مرض میں تجویز فرماتے تھے،اور فوراً ہی شفا ہوتی تھی ،اکثر علماء نے اس مٹی کے متعلق اپنا تجربہ بھی لکھا ہے۔(۱)

چنانچہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ بھی ''جذب القلوب'' میں لکھتے ہیں کہ جس زمانہ میں ،میں مدینہ منورہ میں مقیم تھا میرے پیر میں ایک سخت مرض پیدا ہوگیا اور تمام اطباء نے اس بات پر اتفاق کرلیا کہ اس مرض کا آخری نتیجہ موت ہے،صحت مشکل ہے، میں نے اس خاک پاک سے اپنا علاج کیا،تھوڑے ہی دنوں

= ☜ مشکوٰۃ المصابیح : (ص: ۲۴۰) کتاب المناسک ، باب حرم المدینة حرسها اللّٰه تعالیٰ ، الفصل الأوّل ، ط: قدیمی .

(۱) عن أبی سلمة : بلغنی أن رسول اللّٰه ﷺ قال : غبار المدینة یطفی الجذام قلت : وقد رأینا من استشفی بغبارها من الجذام ، فکان قد أضرّ به کثیرا ، فصار یخرج إلی الکومة البیضاء ببطحان بطریق قباء ویتمرغ بها ویتّخذمنها فی مرقدہٖ ، فنفعه ذلک جدًا ...... أنّ النبیّ ﷺ أتٰی بالحارث ، فإذا هم روبی ، فقال : مالک یابنی الحارث روبی ؟ قالوا : أصابتنا یا رسول اللّٰه هٰذه الحمی ، قال : فأین أنتم عن صعیب ؟ قالوا : یارسول اللّٰه مانضع به ؟ قال تأخذون من ترابه فتجعلونه فی ماء ، ثم یتفل علیه أحدکم ، ویقول : بسم اللّٰه ، تراب أرضنا بریق بعضنا شفاء لمریضنا بإذن ربّنا ، ففعلوا فترکتهم الحمی '' ...... صعیب : وادی بطحان دون الماجشونیة ، وفیه حفرة ممایأخذ النّاس منه ، وهو الیوم إذا وبأ إنسان أخذ منه ...... وقد رأیت أنا هٰذه الحفرة الیوم ، والنّاس یأخذون منها ، وذکروا أنّهم قد جربوه فوجدوه صحیحًا، قال : وأخذت أنا منه أیضًا ، قلت وهٰذه الحفره موجودة الیوم ، مشهورة سلفًا عن خلف ، یأخذ الناس منها ، وینقلونه للتداوی ...... وفی مسلم حدیث '' من أکل سبع تمرات مما بین لابتیها حین یصبح لم یضره شیئ حتی یمسی .... (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفٰی: (۱/ ۶۰ ، ۶۱) الباب الثانی : فی فضائلها ، ...... الفصل السادس : فی الاستشفاء بترابها و بتمرها ، الاستشفاء بتراب صعیب ، وماجاء فی أن تمرها شفاء ، ط: دار الکتب العلمیة)

☜ البحر العمیق : (۱/ ۲۴۴) الباب الأوّل : فی الفضائل ، فضل المدینة الشریفة ، حصول البرکة فی ثمار المدینة وکذا الشفاء ، ط: مؤسّسة الریّان ،، المکتبة المکیّة .

میں بہت آسانی سے صحت حاصل ہوگئی،(۱)

اس قسم کی خاصیتیں وہاں کی کھجور میں بھی مروی ہیں (۲) اور لوگوں نے تجربہ بھی کیا ہے۔

---

(۱) نیز بمشاهده و تجربه ایں معالجه مشرف گشته دراں ایام که بسعادت اقامت این رحمت انجام مشرف بود بعارضه از عوارض به آماس اقدام که باتفاق اطبا منذر و مخبر از هلاک و فنا است پالی بند شده ، استشفاهم بدیں خاک پاک نموددر اقرب اوقات با سهل وجوه ازیں محنت خلاص یافت اما استشفا به اثمار ایں بلده الابراء در صحیحین آمده هر که هفت خرمای عجوه ناشتا نجورد هیچ زهری و هیچ سحری دروے کار گر نباید الخ . (جذب القلوب إلی دیار المحبوب ، تصنیف حضرت شیخ عبد الحق محدث دهلوی رحمه الله : (ص: ۲۰ ، ۲۱) باب دوم ، در بیان فضائل و محامد ایں بلده عظیمه شریفه که باحادیث و آثار به ثبوت رسیدة راد الله تشریفا و تعظیما ، ط: مطبع ناصری میر ناصر علی ، دهلی)

(۲) عن أبی سلمة : بلغنی أن رسول اللّٰه ﷺ قال : غبار المدینة یطفی الجذام قلت : وقد رأینا من استشفی بغبارها من الجذام ، فکان قد أضرّ به کثیرا ، فصار یخرج إلی الکومة البیضاء ببطحان بطریق قباء ویتمرغ بها ویتّخذمنها فی مرقدهٖ ، فنفعه ذلک جدًا ...... أنّ النبیّ ﷺ أتٰی بالحارث ، فإذا هم روبی ، فقال : مالک یابنی الحارث روبی ؟ قالوا : أصابتنا یا رسول اللّٰه هٰذه الحمی ، قال : فأین أنتم عن صعیب ؟ قالوا : یارسول اللّٰه مانضع به ؟ قال تأخذون من ترابه فتجعلونه فی ماء ، ثم یتفل علیه أحدکم ، ویقول : بسم اللّٰه ، تراب أرضنا بریق بعضنا شفاء لمریضنا بإذن ربّنا ، ففعلوا فترکتهم الحمی " ...... صعیب : وادی بطحان دون الماجشونیة ، وفیه حفرة ممایأخذ النّاس منه ، وهو الیوم إذا وبأ إنسان أخذ منه ...... وقد رأیت أنا هٰذه الحفرة الیوم ، والنّاس یأخذون منها ، وذکروا أنّهم قد جربوه فوجدوه صحیحًا، قال : وأخذت أنا منه أیضًا ، قلت وهٰذه الحفره موجودة الیوم ، مشهورة سلفًا عن خلف ، یأخذ الناس منها ، وینقلونه للتداوی ...... وفی مسلم حدیث " من أکل سبع تمرات مما بین لابتیها حین یصبح لم یضره شیئ حتی یمسی .... (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفٰی: (۱/ ۶۰ ، ۶۱) الباب الثانی : فی فضائلها ، ...... الفصل السادس : فی الاستشفاء بترابها و بتمرها ، الاستشفاء بتراب صعیب ، وماجاء فی أن تمرها شفاء ، ط: دار الکتب العلمیة)

البحر العمیق : (۱/ ۲۴۴) الباب الأوّل : فی الفضائل ، فضل المدینة الشریفة ، حصول البرکة فی ثمار المدینة وکذا الشفاء ، ط: مؤسّسة الریّان ،، المکتبة المکیّة .

مدینہ منورہ کے قیام میں کیا کرے؟

مدینہ منورہ کے قیام میں درود وسلام، روزہ، صدقہ اور مسجد کے خاص ستونوں کے پاس نماز اور دعاء کی کثرت کرے، خاص طور پر نبی کریم ﷺ کے زمانہ کی جو مسجد ہے اس کا خیال رکھے اگرچہ ثواب ساری مسجد میں برابر ہے۔(۱)

مدینہ والے

جو لوگ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جانے کا قصد رکھتے ہوں، ان کو ''بیر علی'' سے احرام باندھنا لازم ہے، ان کا ''بیر علی'' سے احرام باندھے بغیر گزرنا جائز نہیں اور اگر مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ جانے کا قصد نہیں، بلکہ جدہ یا کسی اور جگہ جانا چاہتے ہیں تو ''بیر علی'' سے احرام باندھنے کی ضرورت نہیں۔(۲)

---

(۱) ویکثر من الصلاة والسلام علی النبیّ ﷺ أی علی الدوام، والصیام ...... والصدقة ...... عند الأساطین الفاضلة...... وغیرها ...... مع تحرّی المسجد الأوّل، أی الکائن فی زمنه ﷺ الوارد فی حقه قوله تعالیٰ: ﴿لمسجد أسّس علی التقوی من أوّل یومٍ أحق أن تقم فیه﴾ .... (إرشاد الساری: (ص: ۷۲۶) باب زیارة سید المرسین ﷺ، فصل: فی آداب المجاورة فی المدینة المنوّرة، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک: (ص: ۳۸۲) خاتمة فی زیارة قبر الرسول ﷺ، ط: إدارة القرآن.

شامی: (۲/۶۲۷) کتاب الحج، مطلب: فی المجاورة بالمدینة المشرفة، ومکة المکرّمة.

(۲) فمیقات أهل المدینة وکذا من مرّبها من غیر أهلها ذو الحلیفة، بالتصغیر، وبهذا المکان آبار تسمّیها العوام آبار علی ...... (إرشاد الساری: (ص: ۱۱۰) باب المواقیت، فصل: فی مواقیت الصنف الأوّل، وأیضًا فیه: ومن جاوز وقته أی الّذی وصل إلیه حال کونه یقصد مکانًا فی الحل، کبستان بنی عامر أو جُدّة ...... ثم بدا له أن یدخل مکّة ...... فله أن یدخلها أی مکّة وکذ الحرم بغیر إحرام. (ص: ۱۲۱)، فصل فی مجاوزة المیقات بغیر إحرام، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک: (ص: ۵۰، ۶۳) باب المواقیت، فصل: وأمّا مواقیت أهل الآفاق، ومطلب: فی دخول الآفاقی الحل لحاجة، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (۲/۴۷۴) کتاب الحج، ط: سعید.

مدینے سے واپسی پر حیض آجائے

''حیض کی حالت میں مدینے سے مکہ مکرمہ آئی'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۲۴۸/۲)

مذی کے قطرے

اگر کسی آدمی کو مذی کے قطرے آنے کا عذر ہے تو وہ احرام کے نیچے بغیر سلا ہوا لنگوٹ پہن سکتا ہے، اس سے دَم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا، (۱) مزید ''لنگوٹ'' عنوان دیکھیں۔

مرتد

اگر مرتد نے توبہ استغفار کر کے تجدید ایمان کرلیا ہے تو حج دوبارہ کرنا لازم ہوگا، پہلے جو فرض حج ادا کیا تھا وہ کافی نہیں ہوگا۔ (۲)

مَردوں کا احرام

مَردوں کے لئے احرام دو چادروں کی شکل میں ہوتا ہے، مَردوں کو احرام کی حالت میں سلے ہوئے کپڑے پہننا منع ہے، اگر آدھا دن سے زیادہ سلے ہوئے

---

(۱) وتعصيب شيئ من جسده قال ابن الهمام : ويكره تعصيب رأسه ولو عصب غير الرأس من بدنه يكره أيضًا ، إن كان بلاعلة ...... إلّا أن صاحب العذر غير آثم . (إرشاد السارى : (ص: ۱۷۱) باب الإحرام ، فصل : فى مكروهاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۹۱) باب الإحرام ، فصل : فى مكروهات الإحرام ، ط: إدارة القرآن.

شامى : (۴۸۹/۲) كتاب الحج ، مطلب فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ،ط : سعيد .

(۲) ولو أحرم مسلم ثم ارتد والعياذ بالله بطل إحرامه لا وضوئه وتيممه ولو حج ثم ارتد والعياذ باللّه ، ثم أسلم لزمه أخرىٰ إذا استطاع ...... (غنية الناسک : (ص: ۳۱) باب شرائط الحج ، فصل : وأما شرائط صحة الأداء ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۸۷) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

کپڑے پہنیں گے تو دَم دینا لازم ہوگا۔(۱)

مردہ اور زندہ دونوں کے لئے عمرہ

''زندہ اور مردہ دونوں کے لئے عمرہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/ ۳۸۹)

مرغی

احرام کی حالت میں مرغی ذبح کرنا، پکانا اور کھانا جائز ہے، اس سے دَم واجب نہیں ہوتا۔(۲)

مروہ

☆...... بیت اللہ شریف کے مشرقی شمالی گوشہ کے قریب ایک چھوٹا سا پہاڑ

---

(۱) ومن سننه:...... لبس إزار و رداء...... ومن مستحباته: لبس ثوبين جديدين أو غسيلين...... (غنية الناسک: (ص: ٦٧) باب الإحرام، فصل فی واجبات الإحرام و سننه ونحو ذٰلک، ط: إدارة القرآن)

فإذا أحرم قولاً بالتلبية ، أو فعلا بالسوق كما ذكرنا ، فليتق الرفث ...... ولبس المخيط قال الحلبی رحمه اللّٰه تعالیٰ أن ضابطه لبس كل شيئ معمول على قدر البدن...... (غنية الناسک: (ص: ٨٥) باب الإحرام ، فصل فی محرمات الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

إذا لبس المحرم الذكر المخيط ...... لبسًا معتادا كما مر فی الإحرام ...... فإذا لبس مخيطًا يومًا كاملاً أو ليلة كاملة فدم ،المراد مقدار أحدهما ، ...... وفی أقلّ من يوم وليلة صدقة ....

(أيضًا: (ص: ٢٥٠، ٢٥١) باب الجنايات، الفصل الثانی فی لبس المخيط، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری: (ص: ١٢٦، ١٢٨) باب الإحرام، و: (ص: ١٦٦) فصل: فی محرمات الإحرام، و: (ص: ٤٢٤، ٤٢٥) باب الجنايات وأنواعها، النوع الأوّل: فی حكم اللبس، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

الدر مع الرد : (٢/ ٤٨١) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، و: (ص: ٤٨٩) مطلب فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، و: (ص: ٥٤٧) ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(٢) وذبح الإبل والبقر والغنم والدجاج إجماعًا .... (إرشاد الساری : (ص: ١٧٦) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ٩٣) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاته ،ط : إدارة القرآن .

البحر العميق : (٢/ ٩١٧) الباب الثامن : فی الجنايات و كفاراتها ، الفصل السادس : بيان الصيد وحكمه ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

ہے جس پر سعی ختم ہوتی ہے۔(۱)

موجودہ وقت میں مروہ کے پہاڑ کی شکل عام پہاڑ کی طرح نہیں ہے بلکہ معمولی چڑھائی کی طرح ہے۔

☆ ...... چمکدار پتھر کو ''مروہ'' کہتے ہیں، مروہ کا پہاڑ چمکدار تھا اس لئے اس کو مروہ کہتے ہیں، یا صفا پر آدم صفی اللہ علیہ السلام بیٹھے تھے اور مروہ پر ان کی بیوی حضرت حواء علیہا السلام بیٹھی تھیں۔(۲)

مروہ سے سعی کرنا

☆ ......صفا سے سعی شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا واجب ہے، اگر صفا کے بجائے مروہ سے سعی شروع کی تو واجب ترک ہونے کی وجہ سے اس ''چکر'' کا اعتبار

---

(۱) المروة واحدة المرو الّذی قبله : جبل بمكّة يعطف علی الصفا، قال عدام ، ومن جبال مكّة المروة جبل مائل إلی الحمرة ...... وهی فی جانب مكّة الّذی يلی قعيقان . (معجم البلدان للحموی : (۱۱۶/۵) حرف الميم ، باب الميم والراء ، ط: دار الفكر)

(۲) (والسعی) ...... (بين الصفا) سمّی به لأنّه جلس عليه آدم صفوة اللّٰه (والمروة) لأنّه جلس عليها امرأة وهی حواء ولذا انثت . (الدر مع الرد : (۴۶۸/۲) كتاب الحج ، مطلب : فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد)

🗁 عمدة القاری شرح صحيح البخاری : (۱۳۱/۱۸) ، تحت رقم : ۴۴۹۵ ، كتاب تفسير القرآن ، باب قوله : إن الصفا والمروة من شعائر اللّٰه ، ط: دار الكتب العلمية)

🗁 البحر الرائق : (۳۳۳/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

1 والمروة كذلک وهی واحدة المرو ، وهی الحجارة الصغار الّتی ليس فيها لين أو الصلاب أو الحجارة مطلقًا ، وقال الأصمعی : المرء : حجارة براقة بيض تقدح منها النّار ، الواحدة مروة وبها سميت المروة ، ......وفی السراج الوهاج : سمّع الصفا ، لأنّ آدم عليه السلام لما أتاه قال له : أرحب يا صفی اللّٰه ، و وقفت حوی علی المروة ، فسميت لذلک باسم المرأة وأنثت . اللّٰه اعلم . (البحر العميق : (۲۱۳/۱) الباب الأوّل : فی الفضائل ، فصل السعی بين الصفا والمروة ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

نہیں ہوگا، اس کے بعد صفا سے سات چکر مکمل کرنے ہوں گے، اگر اس وقت ساتواں چکر نہیں کیا تو بعد میں جب بھی چاہے ایک چکر پورا کر لے۔(۱)

مروہ مسجد حرام میں داخل نہیں ہے

''صفا مروہ مسجد حرام میں داخل ہیں یا نہیں؟'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/٤٦)

مریض

☆......اگر وہیل چیئر وغیرہ پر مریض کو ساتھ لیکر طواف اور سعی کر رہے ہیں یا کرا رہے ہیں اور مریض خود نیت نہیں کر سکتا تو اس کی نیت بھی خود کرانے والا کر لے تو طواف اور سعی دونوں کی طرف سے ہو جائے گا۔(۲)

---

(۱) يبدأ أى وجوبًا بالصفا أى أوّل مرّة و يختم بالمروة أى فى آخر الكرة ...... (إرشاد السارى : (ص: ۲۴۵) باب السعى بين الصفا والمروة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

ولو ترك منه أى من السعى ثلاثة أشواط أو أقلّ ، فعليه لكل شوط صدقة ...... وإذا أعاده سقط الدم ...... (إرشاد السارى : (ص: ۵۰۳ ، ۵۰۴) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فى أفعال الحج ، فصل : فى الجناية فى السعى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

الثانى : الترتيب بأن يبدأ بالصفا ويختم بالمروة ، ...... بيان للواجب حتى لو بدأ بالمروة لايعتد بالأوّل هو الصحيح لمخالفة الأمر ...... (غنية الناسك : (ص: ۱۳۳) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى واجبات السعى ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۲/ ۵۰۱) كتاب الحج ، مطلب فى السعى بين الصفا والمروة ، ط: سعيد .

(۲) ولو طاف بالمغمى عليه محمولا أجزأ ذٰلک عن الحامل والمحمول إن نوى عن نفسه وعن المحمول وإن كان بغير أمر المغمى عليه ، وكذا إن اختلف طوافهما بأن كان لأحدهما طواف العمرة وللآخر طواف الحج ، فيكون طواف المحمول عما أوجبه إحرامه ، وطواف الحامل كذٰلک ، ولو طافوا بمريض وهو نائم من غير إغماء إن كان بأمره وحملوه على فوره يجوز وإلّا فلا . (إرشاد السارى : (ص: ۲۰۸ ، ۲۰۹) باب أنواع الأطوفة ، فصل : فى طواف المغمٰى عليه والنائم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۱۱ ، ۱۱۲) باب ماهية الطواف وأنواعه وأركانه وشرائطه وسائر أحكامه ، فروع فى طواف المغمٰى عليه والنائم والمريض ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/ ۵۲۶) كتاب الحج ، مطلب : فى مضاعفة الصلاة بمكة ، ط: سعيد.

☆......کوئی شخص مریض ہے، بے ہوش نہیں ہے اور وہ احرام کے وقت سو گیا اور اس نے کسی دوسرے آدمی کو احرام باندھنے کے لئے کہہ دیا تھا اور دوسرے آدمی نے اس کی طرف سے اس کا احرام باندھ لیا تو احرام صحیح ہو جائے گا، جاگنے کے بعد حج کے باقی افعال خود ادا کرے اور احرام کے ممنوعات سے بچے۔(۱)

اور اگر اس کے حکم کے بغیر کسی نے اس کی طرف سے احرام باندھ لیا تو اس کا احرام صحیح نہیں ہوگا، اسی طرح ایسے مریض کو دوسرا کوئی شخص سونے کی حالت میں طواف کرائے تو اس کے لئے بھی اس کا حکم اور فوراً طواف کرانا شرط ہے، اگر اس کے حکم کے بغیر یا حکم کے کچھ دیر کے بعد طواف کرایا تو مریض کا طواف صحیح نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) من أغمٰی علیه أو نام فنوی ولبی عنه رفیقه أو غیره بأمره أو لا صح ویصیر محرمًا ...... ولو ارتکب محظورًا لزمه موجبه لا الرفیق، ولو أفاق أو استیقظ لزمه مباشرة الأفعال. (إرشاد الساری: (ص: ١٥٥، ١٥٦) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المغمٰی علیه، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک: (ص: ٨١، ٨٢) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المغمٰی علیه والمعتوه والنائم والمریض والمجنون، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد: (٢/٥٢٦)، کتاب الحج، مطلب: فی مضاعفة الصلاة بمکّة، ط: سعید.

(۲) أمّا النائم فیشترط منه صریح الإذن لما فی المحیط أن المریض الّذی لایستطیع الطواف إذا طاف به رفیقه وهو نائم إن کان بأمرہٖ جاز، وإلّا فلا اهـ. قلت: وقید الجواز فی الباب فی فصل طواف المغمٰی علیه والنائم بالفور حیث قال: ولو طافوا بمریض وهو نائم من غیر إغماء إن کان بأمرہٖ وحملوه علی فورہٖ یجوز، وإلّا فلا. وفی الفتح بعد کلام: والحاصل الفرق بین النائم والمغمٰی علیه فی اشتراط صریح الاذن وعدمہٖ. قال شارح اللباب: وقدا طلقوا الإجزاء بین حالتی النوم والإغماء فی الوقوف، ولعل الفرق أنّ النیة شرط فی الطواف عند الجمهور، بخلاف الوقوف اهـ ملخصًا. قلت: والکلام فی الإحرام عن النائم، لکن إذا کان الطواف عنه لایجوز الّا بأمرہٖ فالإحرام بالأولیٰ. (الشامیة: (٢/٥٢٦) کتاب الحج، مطلب: مضاعفة الصلاة بمکّة، ط: سعید)

غنیة الناسک: (ص: ٨٢) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المغمٰی علیه والمعتوه والنائم والمریض والمجنون، ط: إدارة القرآن.

الفتاویٰ الهندیة: (١/٢٣٥، ٢٣٦) کتاب الحج، فصل: فی المتفرقات، ط: رشیدیه.

مریض آدمی میدان عرفات سے کب واپس آئے

’’بیمار آدمی میدان عرفات سے کب واپس آئے‘‘ عنوان کے تحت دیکھیں۔

مزدلفہ

مزدلفہ حرم کی حدود میں داخل ہے۔(۱)

یہاں کی گھاس کاٹنا اور جانوروں کا شکار کرنا جائز نہیں ہے۔(۲)

البتہ مرغی، بکری، گائے، اونٹ، بھینس اور گھریلو جانوروں کو ذبح کرنا، پکانا اور کھانا جائز ہے۔(۳)

مزدلفہ پہنچنے تک فجر کا اندیشہ ہو

اگر عرفات سے واپس ہوتے ہوئے راستہ میں کوئی ایسی وجہ پیش آجائے کہ مزدلفہ پہنچنے تک فجر کی نماز ہوجانے کا اندیشہ ہو تو راستہ میں مغرب اور عشاء کی نماز

---

(۱) (فإذا وافى مزدلفة) أى قاربها (يستحب أن يدخلها ماشيا) أى تأدبا و تواضعا ؛ لأنّها من الحرم المحترم . (إرشاد السارى : (ص: ۳۰۲) باب أحكام المزدلفة ، ط:الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۶۲) باب أحكام المزدلفة ، ط: إدارة القرآن .

الشامية: (۵۰۸/۲) كتاب الحج، فصل: فى الإحرام، مطلب: فى إجابة الدعاء، ط: سعيد.

(۲) أمّا محظوراته فنوعان ...... والثانى مايفعله فى غيره وهو التعريض للصيد فى الحل والحرم وقطع شجر الحرم كذا فى الجامع الصغير لقاضى خان والتحفة وغيرهما كذا فى النهاية . (الفتاوىٰ الهندية : (۲۳۰/۱) كتاب المناسک ، أمّا المحظورات فنوعان ، ط: رشيديه)

إرشاد السارى : (ص: ۱۶۷ ، ۱۶۸) باب الإحرام ، فصل فى محرمات الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

غنية الناسک : (ص: ۸۹ ، ۹۰) باب الإحرام ، فصل فى محرمات الإحرام ومحظوراته الّتى فى غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن .

(۳) وذبح الإبل والبقر والغنم والدجاج إجماعًا . (إرشاد السارى : (ص: ۱۷۶) باب الإحرام ، فصل فى مباحاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۹۳) باب الإحرام ، فصل فى مباحاته ، ط: إدارة القرآن .

وللمحرم ذبح شاة و بقرة وبعير و دجاجة وبط أهلى كذا فى الكنز . (الفتاوىٰ الهندية : (۱/ ۲۵۲) كتاب المناسک ، الباب التاسع فى الصيد ،ط : رشيديه)

پڑھنا جائز ہے۔(۱)

مزدلفہ سے صبح صادق سے پہلے منیٰ جانا

☆......مریض، ضعیف اور خواتین عذر کی وجہ سے مزدلفہ میں وقوف نہ کریں تو جائز ہے، مگران کے ساتھ ہونے کی وجہ سے تندرست آدمی بھی وقوف نہ کرے اور صبح صادق سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ چلا جائے تو اس تندرست مرد پر دَم واجب ہوگا، اس لئے کہ اس نے مزدلفہ کے وقوف کو بلا عذر ترک کیا ہے، بلا عذر ترک کرنے کی صورت میں دَم واجب ہوتا ہے۔(۲)

☆......جو تندرست مرد کمزور لوگوں اور عورتوں کے ساتھ مزدلفہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہو جائے وہ بھی معذوروں کے حکم میں ہے۔(۳)

---

(۱) (ولایصلی) أی إحداهما (خارج المزدلفة) أی مطلقًا (إلّا إذا خاف طلوع الفجر فیصلی) أی فیه کما فی نسخة (حیث هو) أی لضرورة إدراک وقت أصل الصلاة ، و فوت وقت الوجوب للجمیع ولو کان فی الطریق أو بعرفات أو منٰی ونحوها ، وهذا بلاخلاف . (إرشاد الساری : (ص: ۳۰۶) باب أحکام المزدلفة ، ط: الإمدادیة مکّه المکرّمة)

🗀 غنیة الناسک : (ص: ۱۶۴) باب أحکام المزدلفة ، فصل ، ط: إدارة القرآن .

🗀 الفتاویٰ الهندیة : (۱/ ۲۳۰) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه .

(۳،۲) الوقوف بها أی بعد طلوع الفجر واجب ...... وقدر الواجب منه ساعة ولو لطیفة ...... وقدر السنة امتداد الوقوف أی من مبدإ الصبح إلی الإسفار جدًا ...... ولو ترک الوقوف بها فدفع ...... لیلاً فعلیه دم أی محتم لترکه الواجب ، الاَّ إذا کان لعلة أی مرض أو ضعف أی ضعف بنیة من کبر أو صغر أو یکون أی الناسک امرأة تخاف الزحام فلاشیئ علیه ، ومرّ بها فی وقتهٖ أی وقت وقوفه من غیر أن یبیت بها ...... جاز أی وقوفه ولا شیئ علیه ...... (إرشاد الساری : (ص: ۳۱۰ ، ۳۱۱) باب أحکام المزدلفة ، فصل : فی الوقوف بها ، و : (ص:۵۰۵) باب الجنایات ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل فی الجنایات فی الوقوف بالمزدلفة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

🗀 غنیة الناسک : (ص: ۱۶۶) باب أحکام المزدلفة ، فصل فی شرائط الوقوف بها ...... ، ط: إدارة القرآن . =

مزدلفہ سے کب نکلے

سورج نکلنے میں جب دورکعت نماز پڑھنے کی مقدار وقت باقی رہ جائے (تقریباً پانچ منٹ) اس وقت تک ٹھہرنا سنتِ مؤکدہ ہے لیکن ضعیف اور عورت اگر صبح صادق ہوتے ہی فجر کی نماز پڑھ کر منیٰ کے لئے روانہ ہوجائیں تو ان کے لئے اجازت ہے، بلکہ جو زیادہ ضعیف اور کمزور ہوں اور مزدلفہ میں ٹھہرنے کو برداشت نہ کرسکیں وہ اگر اندھیرے ہی میں صبح صادق سے بھی پہلے روانہ ہوجائیں تو ان پر عذر کی وجہ سے دَم دینا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

= الدر مع الرد : (۲/۵۱۱، ۵۱۲) كتاب الحج ، مطلب فى الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد.

فإذا أسفر جدًا دفع منها قبل طلوع الشمس والنّاس معه حتى يأتوا منى كذا فى الزاد روى عن محمد عن أبى حنيفة رحمهما الله أنّه حد الاسفار ، فقال : إذا أسفر بحيث لم يبق إلى طلوع الشمس الا مقدار مايصلى ركعتين يذهب ...... (الهندية : (۱/۲۳۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشديه)

(۱) الوقوف بها أى بعد طلوع الفجر واجب ...... وقدر الواجب منه ساعة ولو لطيفة ...... وقدر السنة امتداد الوقوف أى من مبدإ الصبح إلى الإسفار جدًا ...... ولو ترك الوقوف بها فدفع ...... ليلاً فعليه دم أى محتم لتركه الواجب ، الاَّ إذا كان لعلة أى مرض أو ضعف أى ضعف بنية من كبر أو صغر أو يكون أى الناسک امرأة تخاف الزحام فلاشيئ عليه ، ومرّ بها فى وقتهٖ أى وقت وقوفه من غير أن يبيت بها ...... جاز أى وقوفه ولا شيئ عليه ...... (إرشاد السارى : (ص: ۳۱۰، ۳۱۱) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فى الوقوف بها ، و : (ص:۵۰۵) باب الجنايات ، النوع الخامس : الجنايات فى أفعال الحج ، فصل فى الجنايات فى الوقوف بالمزدلفة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۶۲) باب أحكام المزدلفة ، فصل فى شرائط الوقوف بها ...... ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۵۱۱، ۵۱۲) كتاب الحج ، مطلب فى الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد .

فإذا أسفر جدًا دفع منها قبل طلوع الشمس والنّاس معه حتى يأتوا منى كذا فى الزاد روى عن محمد عن أبى حنيفة رحمهما الله أنّه حد الاسفار ، فقال : إذا أسفر بحيث لم يبق إلى طلوع الشمس الا مقدار مايصلى ركعتين يذهب ...... (الهندية : (۱/۲۳۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشديه)

مزدلفہ سے واپسی

☆ ......۱۰/ذی الحج کو مزدلفہ میں وقوف کرنے کے بعد منیٰ کے لئے روانگی ہوگی۔

☆ ......اگر ہمت اور طاقت ہے اور اپنے مکتب کا صحیح پتہ بھی معلوم ہے، اور ضعیف، کمزور، بیمار اور خواتین ساتھ نہیں ہیں اور اپنے ساتھ اپنی جان پہچان کے کچھ آدمی ہیں تو مزدلفہ سے منیٰ پیدل آنے میں زیادہ سہولت ہے اور اس میں کافی وقت بچ جاتا ہے۔

☆ ......مزدلفہ سے منیٰ واپس آکر سب سے پہلے آخری جمرہ (بڑے شیطان) کو سات کنکریاں مارے، اگر صرف حج کا احرام ہے تو کنکریاں مارنے کے بعد سر کے بال منڈا کر یا ایک پور کے برابر ہر طرف سے کترواکر احرام کھول دے، اور شیطان کو کنکریاں مارنا شروع کرتے ہی تلبیہ پڑھنے کا سلسلہ بند کردے۔

اور اگر قِران یا تمتع کا احرام ہے تو بڑے شیطان کو سات کنکریاں مارنے کے بعد دَمِ شکر کی قربانی کرے، پھر اس کے بعد سر کے بال منڈواکر یا کترواکر احرام کھول دے۔(۱)

---

(۱) ثم یأتی جمرة العقبة قبل الزوال لیرمیها بسبع حصیات فی بطن الوادی من أسفل إلی أعلیٰ مثل حصاة الخذف ویکبّر مع کل حصاة ولایرمی یومئذٍ من الجمار غیرها ولایقف عندها هٰکذا فی شرح الطحاوی ، ...... ویقطع التلبیة عند أوّل حصاه یرمیها فی الصحیح من الروایة کذا فی فتاویٰ قاضی خان ولا فرق بین المفرد والمتمتع والقارن کذا فی البحر الرائق ...... ثم یرجع إلی منٰی ، فإن کان معه نسک ذبحه وإن لم یکن فلایضره ؛ لأنّه مفرد بالحج ولو کان قارنًا أو متمتعا فلابدّ له من الذبح ثم یحلق أو یقصر ، والحلق أفضل کذا فی شرح الطحاوی ...... ثم إذا حلق أو قصر حل له کل شیئ حرم علیه بالإحرام الاَّ النّساء کذا فی فتاوٰی قاضیخان . (الهندیة : (۱/ ۲۳۱ ، ۲۳۲) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۳۱۴ ، ۳۲۶) باب مناسک منٰی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة.

▭ غنیة الناسک : (ص: ۱۲۹ ، ۱۷۶) باب مناسک منٰی یوم النحر ، ط: إدارة القرآن .

☆......خواتین کے لئے سر کے بال منڈوانا جائز نہیں وہ صرف اتنا کریں کہ تمام بالوں کو ایک جگہ کر کے چوٹی کے سرے سے انگلی کے پوروں کے برابر اپنے بال کاٹ لیں۔(۱)

اوراگر کسی عورت کے سر کے بال ایک پورے سے کم ہیں تو پھر سر منڈوالیں۔(۲)

☆......حنفی مذہب کے مطابق قارِن اور متمتع کے لئے رمی، قربانی اور حلق میں ترتیب واجب ہے، اسلئے ترتیب قائم رکھنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔(۳)

---

(۱) ولاحلق على المرأة لما روى عن ابن عبّاس رضى الله عنه عن النبىّ ﷺ أنّه قال : ليس على النّساء حلق وإنّما عليهنّ تقصير ، وروت عائشة رضى الله عنها : إن لم تفعله واحدة من نساء رسول اللّه ﷺ ولكنها تقصر ، فتأخذ من أطراف شعرها قدر أنملة ، لما روى عن عمر رضى اللّه عنه أنّه سئل فقيل له كم يقصر المرأة فقال : هٰذه وأشار إلى أنملته . (بدائع الصنائع : (۳۲۹/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا الحلق والتقصير ...... ، ط: رشيديه)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۷۳) باب مناسک منٰى يوم النحر ، فصل فى الحلق ، ط: إدارة القرآن .

▭ إرشاد السارى : (ص: ۳۲۴) باب مناسک منٰى ، فصل : فى الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) (ولو تعذر الحلق لعارض) أى لعلة فى رأسه يوجب حلقه الصداع ونحوه أو فقد آلة الحلق أو الحالق (تعين التقصير . أو التقصير) أى تعذر لكون الشعر قصيرًا (تعين الحلق). (إرشاد السارى : (ص: ۳۲۴) باب مناسک منٰى ، فصل : فى الحلق والتقصير ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۷۵) باب مناسک منٰى يوم النحر ، فصل فى الحلق ، مطلب ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۵۱۶/۲) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب : فى رمى جمرة العقبة ، ط: سعيد .

(۳) ومن واجبات الحج واجبات فرائضه ، و واجبات واجباته ...... أمّا الثانى فكتقديم الرمى الأوّل على الحلق وعدم تأخير رمى كل يوم إلى ثانية ، والترتيب بين الثلاثة : الرمى ثم الذبح ثم الحلق على ترتيب حروف قوله ، رذح للقارن والمتمع. (غنية الناسک : (ص: ۴۵، ۴۶) باب فرائض الحج و واجباته ، وسننه و مستحباته ، ومكروهاته ، فصل ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس ، الجنايات فى أفعال الحج ، فصل : ترک الترتيب بين أفعال الحج ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۴۷۰/۲) كتاب الحج ، مطلب : فى فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد .

لیکن اگر کوئی شخص ضعف یا کسی عذر کی بناء پر ترتیب قائم نہ رکھ سکے تو امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک دَم واجب نہ ہوگا، لیکن امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک دَم واجب ہوگا، اس لئے استطاعت کی صورت میں دَم دینا چاہیئے اگرچہ بعد میں کیوں نہ ہو۔(۱)

مزدلفہ کا اصل واجب وقت

مزدلفہ کا اصل واجب وقت ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کی صبح صادق سے سورج طلوع ہونے کے درمیان ہے، اس لئے فجر کے اوّل وقت میں فجر کی نماز پڑھ کر جتنی دیر ہوسکے مزدلفہ کا وقوف کرے، اور رو رو کر اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتا رہے۔(۲)

---

(۱) (ولو حلق المفرد أو غيره) أى من القارن والمتمتع (قبل الرمى أو القارن أو المتمتع) أى أو حلقا (قبل الذبح أو ذبحا قبل الرمى، فعليه دم) أى واحد فى المسئلة الأولىٰ، ودمان عند أبى حنيفة فى المسائل الباقية دم للقران والتمتع، ودم للتحلل قبل الذبح و ترك الترتيب الواجب عنده، وعندهما عليه دم للقران أو التمتع. (إرشاد السارى: (ص: ۵۰۷) باب الجنايات وأنواعها، النوع الخامس: الجنايات فى أفعال الحج، فصل: فى ترك الترتيب بين أفعال الحج، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

البحر الرائق: (۲۴/۳) باب الجنايات، فصل: ولا شيئ ان نظر الخ، ط: سعيد.

غنية الناسك: (ص: ۲۷۹، ۲۸۰) باب الجنايات، الفصل السابع: فى ترك الواجب فى أفعال الحج كالطواف والسعى والوقوف، والذبح والحلق والرمى، المطلب العاشر فى ترك الترتيب بين الرمى والذبح والحلق وكذا بينهما وبين الطواف، ط: إدارة القرآن)

(۲) الوقوف بها واجب ...... وأوّل وقته طلوع الفجر الثانى من يوم النحر وآخره طلوع الشمس منه ...... فإذا انشق الفجر يستحب أن يصلى الفجر بغلس مع الإمام ...... ويستحب أن يدعو ويكبر ويهلل و يحمد اللّٰه تعالىٰ ويثنى عليه ويصلى على النبىّ ﷺ ويكثر التلبية ويرفع يديه للدعاء بسطًا يستقبل بهما وجهه، ويذكر اللّٰه كثيرًا ويسأل اللّٰه حوائجه. (إرشاد السارى: (ص: ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲) باب أحكام المزدلفة، فصل: فى الوقوف بها، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد: (۵۱۱/۲، ۵۱۲) كتاب الحج، فصل فى الإحرام، مطلب فى الوقوف بمزدلفة، ب: سعيد.

غنية الناسك: (ص: ۱۶۵، ۱۶۶) باب أحكام المزدلفة، فصل فى صفة الوقوف بمزدلفة، ط: إدارة القرآن.

مزلفہ کا وقوف

☆ ......مزدلفہ کے وقوف کا رکن یہ ہے کہ یہ وقوف صبح صادق کے بعد مزدلفہ میں ہو اور یہ حج کے واجبات میں سے ہے، اس کا وقت صبح صادق سے سورج طلوع ہونے تک ہے، اس لئے اوّل وقت میں فجر کی نماز پڑھ کر جتنی دیر ہو سکے مزدلفہ کا وقوف کرے اور خوب رو رو کر اللہ سے دعاء کرے، اور سبحان اللہ اور لاحول ولاقوۃ الا باللہ بھی پڑھتا رہے، عورت اگر ہجوم کی وجہ سے مزدلفہ میں نہ ٹھہرے تو اس پر دَم واجب نہیں ہوگا، اگر مرد ہجوم کی وجہ سے مزدلفہ میں نہیں ٹھہرے گا تو اس پر دَم واجب ہوگا۔(۱)

☆ ......بعض حجاج عرفات سے آتے ہوئے سیدھے ''منیٰ'' چلے جاتے ہیں اور بعض حاجی ایک دو گھنٹہ مزدلفہ میں رہ کر رات ہی کو منیٰ پہنچ جاتے ہیں، یہ لوگ مزدلفہ میں رات گزارنے سے محروم ہو جاتے ہیں اور صبح صادق کے بعد وقوف ترک کرنے کی وجہ سے ان پر دَم لازم ہوتا ہے۔(۲)

---

(۱) الوقوف بها واجب ...... وأوّل وقته طلوع الفجر الثانی من یوم النحر وآخره طلوع الشمس منه ...... وقدر الواجب منه ساعة ولو لطيفة ...... أمّا ركنه فكينونته بمزدلفة ...... ولو ترك الوقوف بها فدفع ليلاً فعليه دم إلَّا إذا كان لعلة أو ضعف أويكون امرأة تخاف الزحام فلاشيئ عليه ...... فإذا انشق الفجر يستحب أن يصلى الفجر بغلس مع الإمام وإن صلى فردًا جاز ...... ويستحب أن يدعو ويكبّر ويهلل ويحمد اللّٰه تعالىٰ ويثنى عليه ويصلى على النّبيّ ﷺ ويكثر التلبية ويرفع يديه للدعاء بسطا يستقبل بهما وجهه ويذكر اللّٰه كثيرا ويسأل اللّٰه حوائجه . (إرشاد السارى : (ص: ۳۱۰ ، ۳۱۱ ، ۳۱۲) باب أحكام المزدلفة ، فصل فى الوقوف بها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 الفتاوىٰ الهندية : (۲۳۰/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

🗀 غنية الناسک : (ص: ۱۶۲) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فى شرائط الوقوف بها ، وبيان وقته وقدره وركنه ومكانه ، ط: إدارة القرآن .

(۲) فإن كان رجلاً يخاف الزحام لالنحو عجز أو مرض فتركه يلزمه دم . (غنية الناسک : =

مزدلفہ کا وقوف نہ کرسکا

"وقوفِ مزدلفہ رہ گیا" عنوان دیکھیں۔ (٤/ ٣١٢)

مزدلفہ کو روانگی

☆ ...... جولوگ عرفات سے واپس آتے ہوئے سیدھے "منیٰ" چلے جاتے ہیں، یا ایک دو گھنٹہ مزدلفہ میں رہ کر صبح صادق سے پہلے رات ہی کو منیٰ پہنچ جاتے ہیں، یہ لوگ مزدلفہ میں رات گزارنے اور صبح صادق کے بعد وقوف کرنے سے محروم رہ جاتے ہیں اور ان پر مزدلفہ کا وقوف ترک کرنے کی وجہ سے دَم لازم ہوگا۔ (١)

اور حدودِ حرم میں یہ دَم دینا لازم ہوگا۔ (٢)

= (ص: ١٦٦) باب أحكام المزدلفة ، فصل : في شرائط الوقوف بها و بيان وقته ، ط: إدارة القرآن)

الشامية : (٢/ ٥١١ ، ٥١٢) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب : في الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد.

ولو جاوز حد المزدلفة قبل طلوع الفجر ، فعليه دم لترک الوقوف بها الَّا إذا كانت به علة أو مرض أو ضعف فخاف الزحام فدفع منها ليلاً لاشيئ عليه كذا في السراج الوهاج . (الفتاویٰ الهندية : (١/ ٢٣١) كتاب المناسک ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

(١) فإن كان رجلاً يخاف الزحام لالنحو عجز أو مرض فتركه يلزمه دم . (غنية الناسک : (ص: ١٦٢) باب أحكام المزدلفة ، فصل : في شرائط الوقوف بها و بيان وقته ، ط: إدارة القرآن)

الشامية : (٢/ ٥١١ ، ٥١٢) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب : في الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد.

ولو جاوز حد المزدلفة قبل طلوع الفجر ، فعليه دم لترک الوقوف بها الَّا إذا كانت به علة أو مرض أو ضعف فخاف الزحام فدفع منها ليلاً لاشيئ عليه كذا في السراج الوهاج . (الفتاویٰ الهندية : (١/ ٢٣١) كتاب المناسک ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

(٢) أمّا شرائط جواز الدماء ...... (والثالث : ذبحه في الحرم) بالاتفاق ، سواء وجب شكرًا أو جبرًا . (إرشاد الساری : (ص: ٥٥٤) باب جزاء الجنايات و كفاراتها ، فصل : في أحكام الدماء ، وشرائط جوازها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ٢٦٢) باب الجنايات ، فصل : في شرائط كفاراتها الثلاث، مطلب في شرائط جواز الدم ، ط: إدارة القرآن . =

☆......مزدلفہ سے شیطان کو مارنے کے لئے کنکریاں اُٹھانا مستحب ہے اس لئے مزدلفہ روانگی سے پہلے کھجور کی گٹھلی یا مٹر کے دانہ کے برابر تقریباً (۷۰) کنکریاں چن لیں، اگر مزدلفہ سے کنکریاں نہ اُٹھائی جائیں گی تو بعد میں کسی دوسری جگہ سے کنکریاں حاصل کرنا مشکل ہو جائے گا۔(۱)

☆......مزدلفہ میں صبح صادق ہونے کے بعد اوّل وقت میں فجر کی نماز پڑھیں، یا مشعر الحرام کی مسجد کے امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ پڑھیں ،پھر کھڑے ہو کر دعا کریں اور سبحان اللہ اور لا الٰہ الا اللہ پڑھتے رہیں پھر اس کے بعد مزدلفہ سے منیٰ کے لئے روانہ ہو جائیں۔(۲)

= الدر مع الرد : (۲/۲۱۲) كتاب الحج ، باب الهدى ، ط: سعيد .

(۱) يستحب أن يرفع من المزدلفة سبع حصيات مثل النواة أو الباقلاء وهو المختار ، يرمى بها جمرة العقبة ، وإن رفع من المزدلفة سبعين حصاة أو من الطريق فهو جائز ، وقيل : مستحب ويجوز أخذها من كل موضع الاّ من عند الجمرة والمسسجد ومكان نجس ، فإن فعل جاز و كره ...... ولو أخذها من غير مزدلفة جاز بلاكراهة . (إرشاد السارى : (ص: ۳۱۳، ۳۱۴) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فى رفع الحصى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۶۸) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فى إفاضة من المشعر الحرام ، ورفع الحصى من المزدلفة وقدر الحصى ، ط: إدارة القرآن.

الشامية : (۲/۵۱۵) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب : فى رمى جمرة العقبة، ط: سعيد .

(۲) فإذا انشق الفجر ندب أن يغتسل للوقوف بمزدلفة ، ويستحب أن يصلى الفجر بغلس مع الإمام لامتداد الوقوف ، وإن صلى فردًا جاز ، فإذا فرغ منها يستحب أن يأتى الإمام والنّاس معه المشعر الحرام ، وهو جبل قزح على الأصح ، لاجميع المزدلفة وهو موقف رسول الله ﷺ ، فيقف عليه إن أمكنه ، وإلاَّ فتحته ، أو بقربه مستقبل القبلة والنّاس وراءه ، ويكبر ويهلل ويلبّى ويحمد الله تعالىٰ ، ويثنى عليه ويصلى على النبيّ ﷺ ، ويكثر التلبية ويدعو رافعًا يديه بسطًا يستقبل بهما وجهه ، ويسأل الله تعالىٰ حوائجه وإرضاء خصومه ، ولايتهاون فى ذٰلک ، فإن الإجابة موعودة فيها ولايزال كذٰلک إلى أن يسفر جدًا بحيث لايبقى إلى طلوع الشمس الا مقدار ما يصلى ركعتين أو نحوه فيدفع . (غنية الناسک : (ص: ۱۶۵، ۱۶۶) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فى صفة الوقوف بمزدلفة ، ط: إدارة القرآن) =

مزدلفہ کی رات

وقوف مزدلفہ خواہ ایک لمحہ کے لئے ہو، واجب ہے، اور طریقہ یہ ہے کہ (۹) ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے کے بعد عرفہ سے مزدلفہ کے لئے چلے، مغرب اور عشاء مزدلفہ میں عشاء کے وقت میں ادا کرے، پھر ساری رات اگر آسانی سے ممکن ہو تو عبادت میں مشغول رہے، نوافل، دعاء، اذکار اور قرآن مجید کی تلاوت اور تلبیہ میں سے جس میں دلجمعی زیادہ ہو، مشغول رہے، روشنی پھیلنے تک مزدلفہ میں ٹھہرنا سنت مؤکدہ ہے، فجر ابتدائے وقت میں ادا کرے، اس کے بعد پھر کھڑے ہو کر دعاء میں مشغول رہے، سورج طلوع ہونے سے ذرا پہلے منیٰ کو روانہ ہو جائے۔(۱)

= إرشاد الساری : (ص: ۳۱۱ ، ۳۱۲) باب أحکام المزدلفة ، فصل : فی آداب الوقوف بمزدلفة ، ط:الإمدادية ، مکّة المکرّمة .

الدر مع الرد : (۲/۵۱۲) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب : فی الوقوف بمزدلفة ، ط: رشیدیه .

(۳) وإذا غربت الشمس أفاض الإمام والنّاس معه علی هینتهم حتی یأتوا بمزدلفة کذا فی الهدایة ...... فإذا دخل وقت العشاء یؤذن المؤذن ویقیم فیصلی الإمام بهم صلاة المغرب فی وقت صلاة العشاء ثم یصلی بهم صلاة العشاء بأذان وإقامة واحدة فی قول أصحابنا الثلاثة کذا فی البدائع ...... فإذا فرغ من العشاء یبیت ثمه کذا فی المحیط . وینبغی أن یحیی هٰذه اللیلة بالصلاة والقراءة والذکر والدعاء والتضرع کذا فی التبیین . فإن مربها مار بعد طلوع الفجر من غیر أن یبیت بها فلا شیئ علیه ویکون مسیئًا بترکه السنة کذا فی البدائع ، فإذا طلع الفجر صلی الإمام بالنّاس الفجر بغلس ثم وقف و وقف النّاس معه کذا فی القدوری ...... ویدع اللّٰه بحاجته رافعًا یدیه إلی السماء کذا فی المحیط ...... فإذا أسفر جدًا دفع منها قبل طلوع الشمس والنّاس معه حتی یأتوا منی کذا فی الزاد . (الفتاوٰی الهندیة : (۱/۲۳۰ ، ۲۳۱) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه)

الدر مع الرد : (۲/۵۰۸) کتاب الحج ، مطلب فی الدفع من عرفات ، ط: سعید .

إرشاد الساری : (ص: ۳۰۲ ـــــ ۳۱۲) باب أحکام المزدلفة ، فصل فی الجمع بین الصلاتین بها ، ط: الإمدادية ، مکّة المکرّمة .

مزدلفہ کے امام

''عرفات کے امام'' عنوان دیکھیں۔(۱۶۴/۳)

مزدلفہ کے معنٰی

مزدلفہ ''ازدلاف'' سے ہے اس کے معنی قرب کے ہیں، اور مزدلفہ کا نام مزدلفہ رکھنے کی کئی وجہ ہو سکتی ہیں:

۱۔اس جگہ پر اللہ تعالی کا قرب حاصل ہوتا،

۲۔یا عرفات سے نکلتے ہی یہ قریب ہے اور منٰی دور ہے،

۳۔یا حضرت آدم علیہ السلام، حضرت حواء علیہا السلام کے قریب آئے تھے،

۴۔یا لوگ زلف اللیل ''رات کے ایک حصے میں'' یہاں پہنچتے ہیں۔(۱)

مزدلفہ میں آتے ہوئے مغرب کی نماز راستہ میں پڑھ لی

☆......یوم عرفہ کی شام کو آفتاب غروب ہونے کے بعد عرفات سے مزدلفہ

---

(۱) وسميت المزدلفة إمّا لاجتماع النّاس بها أو لاقترابهم إلى منٰى أو لازدلاف النّاس منها جميعا أو للنزول بها فى كل زلفة من الليل أو لأنّها منزلة وقربة إلى اللّٰه تعالىٰ، أو لازدلاف آدم إلى حواء بها . (فتح البارى : (۵۲۳/۳) كتاب المناسک ، باب من جمع بينهما ولم يتطوع ، ط: دار المعرفة ، ط: بيروت)

🗁 وسميت مزدلفة لاجتماع النّاس فيها ، والازدلاف الاجتماع ...... وقيل : لاجتماع آدم و حواء بها ؛ لأنّهما لما أهبط إلى الأرض كل واحد منهما فى موضع اجتمعا بها ، والادلاف الاجتماع ، وقيل : لأنّ الحجاج يتقربون بالوقوف فيها ، والمزدلفة والزلفٰى ، القربة ، وقيل : لاقترابهم فيها من منٰى . والازدلاف : الاقتراف ، ...... وقيل : سميت بذٰلک لمجيئ النّاس إليها فى زلف من الليل ، وزلف الليل كساعته واحدتها زلفة . (البحر العميق : (۱۶۰۰/۳ ، ۱۶۰۱) الباب الحادى عشر ، فى الخروج من مكّة إلى منٰى ، مطلب : لماذا سميت مزدلفة ، ط: مؤسسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

🗁 (والمزدلفة كلها موقف الا وادى محسر) بكسر السين المشددة . (إرشاد السارى : (ص: ۳۱۱) باب أحكام المزدلفة ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

جاتے ہیں اور مغرب وعشاء کی دونوں نمازوں کومزدلفہ پہنچ کرادا کرتے ہیں، اگر کسی نے مغرب کی نمازعرفات میں یا راستہ میں پڑھ لی تو جائز نہیں ہے، مزدلفہ پہنچ کردوبارہ مغرب کی نماز پڑھے، اوراس کے بعد عشاء کی نماز پڑھے۔

☆......اگر کسی حاجی نے عرفہ کے دن مغرب کی نمازعرفات میں پڑھی اورعشاء کی نمازمزدلفہ میں پڑھی تو اس حاجی کومزدلفہ میں مغرب کی نماز کا اعادہ کرنالازم ہوگا۔(۱)

مزدلفہ میں تکبیرتشریق

مزدلفہ میں مغرب کی نماز کے بعد عشاء کی نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہوئے ایک دفعہ تکبیرتشریق کہے پھرعشاء کی نماز کے بعد بھی کہے۔(۲)

---

(۱) وأمّا المكان فمزدلفة حتى لو صلى الصلاتين ، أو أحدهما قبل الوصول إلى المزدلفة أو بعد التجاوز عنها إلى منى لم يجزه عند أبى حنيفة ومحمد رحمهما اللّٰه وعليه إعادته بهما إذا وصل ، أو رجع قبل أن يطلع الفجر ...... وفى العناية : من صلى المغرب بعرفات يتوقف ، فإن أفاض إلى المزدلفة فى وقت العشاء تنقلب نفلاً ، ويلزمه إعادتها مع العشاء فى المزدلفة الخ . (غنية الناسک : (ص: ۱۶۳ ، ۱۶۴) باب أحكام المزدلفة ، فصل فى الجمع بين العشائين بمزدلفة ، ط: إدارة القرآن)

🗀 الهندية : (۱/ ۲۳۰) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه .

🗀 الدر مع الرد : (۲/ ۵۰۹ ، ۵۱۰) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب فى الدفع من عرفات، ط: سعيد .

(۲) (قوله : أو شيئ آخر) : أقول : هو بعمومه يتناول تكبير التشريق فلايفصل به بين الصلاتين بعرفة ومزدلفة بل يكبر بعد الصلاتين عملاً بقوله المفتى به ، ويؤيّده ما ذكر العلامة الشيخ عبد اللّٰه العفيف فى " إجابة السائلين " حيث قال ما نصّه : سئل العلامة السيد محمد صادق بن احمد بادشاه عن تكبير التشريق هل يجب على الإمام الأعظم ومن اقتدىٰ به فيما بين كل من صلاتى الجمع بعرفة ومزدلفة الاتيان به لما صرّح به ائمتنا من أنّ العمل والفتوىٰ على قولهما ، وهما رحمهما اللّٰه لم يشترطا شيئًا مما شرط الإمام من المصر وغيره ، أم لايجب ؟ وهل إذا أتوا به يعد قاطعًا لفور الأذان أم لا ؟ فأجابه : مقتضى كلامهم أنّ هٰذه الكيفية أعنى العصر بعد الظهر فورًا والعشاء بعد المغرب كذٰلک لاخلاف فى مراعاتها عند الجمع ، حتى لو فقدت بالاشتغال بعمل =

مزدلفہ میں تلبیہ پڑھنا

مزدلفہ میں بھی تلبیہ پڑھیں، لیکن زیادہ بلند آواز سے نہیں تاکہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔(۱)

= عبادة كان أم لا كره وأعيد الأذان للعصر والإقامة للعشاء وماذاك الَّا للاتفاق على ورودها عنه ﷺ . والله أعلم، كذا أفاده الحباب ومثله فى تقرير الشيخ عبد الحق .

لكن نظرفيه العلامة السيد محمد امين عابدين فى " رد المحتار " و حواشى " البحر الرائق " ولفظ عبارته فى " رد المحتا ر" قلت : وفيه نظر ، فإن الوارد فى الحديث أنّه ﷺ صلى الظهر ثم أقام فصلّى العصر ولم يصل بينهما شيئًا ففيه التصريح بترك الصلاة بينهما ولا يلزم منه ترك التكبير ولايقاس على الصلاة لوجوبه دونها ، ولأنّ مدته يسيرة حتى لم يعد فاصلاً بين الفريضة الآتية ، والحاصل أنّ التكبير بعد ثبوت وجوبه عندنا لايسقط هنا إلَّا بدليل وما ذكر لايصح للدلالة كما علمته ، هٰذا ماظهر لى والله اعلم اهـ . ولم يعقبه العلامة الرافعى فى تقريره عليه ، فيظهر أنّه موافقه ، ثم رأيت العلامة طاهر سنبل قرر أيضًا نحو ما فى " رد المحتار " اهـ . (إرشاد السارى : (ص : ۲۷۵) باب الوقوف بعرفة وأحكامه ، فصل فى الجمع بين الصلاتين بعرفة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد : (۵۰۸/۲) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب فى الرواح إلى عرفات ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۱۵۰) باب مناسک عرفات ، فصل فى الجمع بين الصلاتين بعرفة ، و: (ص: ۱۶۳) باب أحكام المزدلفة ، فصل فى الجمع بين العشائين بمزدلفة ، ط: إدارة القرآن .

فصل فى الجمع بين العشائين بمزدلفة ، ويستحب التعجيل فى هٰذا الجمع فيليهما قبل حط رجله ، بل ينيخ جماله ويعقلها حتى يصلى فإذا دخل وقت العشاء اذن المؤذن ، ويقيم فيصلى بهم المغرب فى أوّل وقت العشاء ، ثم يتبعها العشاء بجماعة ...... ففى حديث البخارى : ولم يسبح بينهما وعلا على أثر واحدة منهما ، وفى حديث مسلم : ولم يسبح بينهما شيئًا ، ثم اضطجع حتى طلع الفجر ، ولا يشغل بشئ آخر من أكل و شرب وغيرهما ، إلَّا أنّه يأتى تكبير التشريق مرة عند قيامه للعشاء بوجوبه (ضياء الأبصار) فإن تطوّع ، أو تشاغل بما يغد فصلا فى العرف كره ، وأعاد الإقامة للعشاء دون الأذان . (غنية الناسک : (ص: ۱۶۲) فصل فى الجمع بين العشائين بمزدلفة ، ط: إدارة القرآن)

(۱) ويلبّى فى مسجد مكّة ومنى وعرفات وبعده فى مسجد مزدلفة ولكن لايرفع صوته بها بحيث يشوش على مصل أو طائف أو نائم أو ذاكر ، أو نحو ذٰلک . (غنية الناسک : (ص:۷۵) باب الإحرام ، فصل : فى كيفية الإحرام وصفة التلبية وشرطها وسائر أحكامها ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۱۴۷) باب الإحرام ، فصل : ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة . =

مزدلفہ میں جانے کے لئے پاک ہونا شرط نہیں

عورت کے لئے مزدلفہ جانے کے لئے حیض ونفاس سے پاک ہونا شرط نہیں ہے۔(۱)

البتہ وہاں نماز نہیں پڑھے گی، کیونکہ حیض ونفاس میں نماز پڑھنا منع ہے، تلبیہ، دعاء اور ذکرواذکار میں وقت گذارے گی۔(۲)

= الدر مع الرد : (۲/۵۰۷) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، مطلب فی الدفع من عرفات، ط: سعید .

(۱) عن عائشة عن النبیّ ﷺ قال : الحائض تقضی المناسک کلها الّا الطواف بالبیت. (إعلاء السنن : (۱/۳۱۷) کتاب الحج ، باب إذا حاضت المرأة عند الإحرام اغتسلت وأحرمت وصنعت کما یصنع الحاج غیر أن لاتطوف بالبیت حتی تطهر ، ط: إدارة القرآن)

جامع الترمذی : (۱/۱۸۸) أبواب الحج ، باب ماجاء فی المرأة تحیض بعد الإفاضة ، ط: سعید .

ولاتشترط له الطهارة عن الجنابة والحیض ؛ لأنّه عبادة لاتتعلق بالبدن فتصح من غیر طهارة کالوقوف بعرفة ورمی الجمار. (بدائع الصنائع : (۲/۳۲۱) کتاب الحج ، فصل : وأمّا رکنه فکینونته بمزدلفة ، ط: رشیدیه)

(۲) (منها) أن یسقط عن الحائض والنفساء الصلاة فلاتقضی هٰکذا فی الکفایة ...... ویستحب للحائض إذا دخل وقت الصلاة أن تتوضأ وتجلس عند مسجد بیتها تسبح وتهلل قدر ما یمکنها أداء الصلاة لوکانت طاهرة کذا فی السراجیة . (الهندیة : (۱/۳۸) کتاب الطهارة ، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنساء وفیه أربعة فصول ، الفصل الرابع فی أحکام الحیض والنفاس والاستحاضة ، ط: رشیدیه)

یمنع صلاة وصومًا وتقضیه دونها ودخول مسجد و الطواف وقربان ماتحت إزار و قراءة قرآن ومسه إلّا بغلافه وکذا حمله ولابأس بقراءة أدعیة ومسها وحملها وذکر اللّٰه تعالیٰ وتسبیح . (الدر المختار مع الرد : (۱/۲۹۳) کتاب الحج ، باب الحیض ، مطلب : لو افتی مفت بشیئ من هٰذه الاقوال فی مواضع الضرورة طلبا للتیسیر کان حسنًا ، ط: سعید)

البدائع : (۱/۱۶۳) کتاب الطهارة ، فصل فی تفسیر الحیض والنفاس والاستحاضة ، ط: رشیدیه .

مزدلفہ میں رات کو نہیں پہنچ سکا

اگر رات کو مزدلفہ نہیں پہنچ سکا یہاں تک کہ صبح صادق ہوگئی اس وقت ہی پہنچا تو اس پر دَم لازم ہے۔(۱)

مزدلفہ میں رات گزارنے کی وجہ

عرفات سے واپسی پر مزدلفہ میں رات گزارنا ایک قدیم دستور تھا، شریعت نے اس کو باقی رکھا ہے کیونکہ حج کا اجتماع ایک عظیم اجتماع ہے، لوگوں نے ایسا اجتماع شاید ہی کبھی دیکھا ہو، اور عرفات سے واپسی غروب کے بعد ہوتی ہے یعنی رات شروع ہو جاتی ہے، اس لئے اندیشہ تھا کہ لوگ واپسی میں دھکا دھکی کریں گے اور ایک دوسرے کو کچل کر چکنا چور کردیں گے، پھر لوگ دن بھر کے تھکے ماندے ہوتے ہیں، دور دراز سے چل کر عرفات میں آئے ہوتے ہیں اور اکثریت پیدل چلنے والوں کی ہوتی ہے، اس لئے اگر ان کو حکم دیا جاتا کہ منیٰ میں پہنچو تو وہ اور بھی ٹوٹ

---

(۱) (ولو ترک المبیت بها (أی بالمزدلفة فی لیلتها بأن بات أکثر اللیل فی غیرها (لم یلزمه شیئ) أی عندنا ، لما صرّح به أصحابنا فی کتب المذهب أنّه سنة فیکره ، ترکها بغیر ضرورة ، وذکر فی " اختلاف المسائل " هل یجب البیتوتة بمزدلفة جزءً ا من اللیل فی الجملة ؟ فقال أبوحنیفة : تجب ولاشیئ علیه فی ترکها مع کونها واجبة عنده ، انتهی . ولعل وجهه أن وجوبها انما هو تبع لوجوب أداء العشائین فیها ، والصلاة لاتعلق لها بالنسک ، وکذا مایتعلق بها . (إرشاد الساری : (ص: ۵۰۵) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل : فی الجنایة فی الوقوف بمزدلفة ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۲۷۹) باب الجنایات ، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج کالطواف والسعی والوقوف والذبح والحلق والرمی ، المطلب السابع فی ترک الواجب فی الوقوف بمزدلفة ، ط: إدارة القرآن)

بدائع الصنائع : (۳۲۲/۲) کتاب الحج ، فصل : وأمّا زمانه ، فما بین طلوع الفجر من یوم النحر وطلوع الشمس ، ط: رشیدیه .

جاتے اور آئندہ کل کے لئے کسی کام کے قابل نہ رہتے، اس لئے راستہ میں قیام تجویز کیا گیا تا کہ وہاں کچھ آرام کر کے صبح کو اگلی منزل کا رُخ کریں۔(۱)

مزدلفہ میں سنتوں کا حکم

''مزدلفہ میں وتر کا حکم'' کا عنوان دیکھیں۔(٨٤/٤)

مزدلفہ میں صبح صادق تک نہیں ٹھہرا

☆ مزدلفہ میں رات گزارنا سنت ہے۔

☆ صبح صادق ہونے کے بعد فجر کی نماز پڑھ کر کچھ دیر کے لئے وقوف کرنا واجب ہے، بلا عذر مزدلفہ کے وقوف کو ترک کرنے سے دم واجب ہوگا، البتہ اگر عذر کی وجہ سے نہیں ٹھہرا مثلاً مریض یا کمزور ہونے کی وجہ سے صبح صادق سے پہلے نکل گیا یا ٹھہرا ہی نہیں تو دم واجب نہیں ہوگا۔(۲)

---

(١) والسر فى المبيت بمزدلفة أنّه كان سنة قديمة فيهم ، ولعلهم اصطلحوا عليها لمارأوا من أنّ للنّاس اجتماعًا لم يعهد مثله فى غير هٰذا الموطن ، ومثل هٰذا مظنة أن يزاحم بعضهم بعضًا ، ويحطم بعضهم بعضًا ، وإنّما براحهم بعد المغرب ، وكانوا طول النّهار فى تعب يأتون من كل فج عميق ، فلوا تجشموا أن يأتوا منى ، والحال هذٰه لتعبوا وكان أهل الجاهلية يدفعون من عرفات قبل الغروب ولما كان ذٰلک قدرًا غير ظاهر ، ولا يتعين بالقطع ، ولا بدّ فى مثل هٰذا الاجتماع من تعيين لايحتمل الابهام وجب ان يعين بمزدلفة . (حجة اللّٰه البالغة : (١٠٧/٢) من أبوب الحج ، صفة المناسک ، السر فى المبيت بمزدلفة ، ط: دار الكتب العلمية)

🗁 مرعاة المفاتيح : (٣١/٩) كتاب المناسک ، باب قصة حجة الوداع ، ط: إدارة البحوث الإسلامية .

(٢) (قوله: ثم وقف) هٰذا الوقف واجب عندنا لا سنة ، والبيتوتة بمزدلفة سنة مؤكّدة إلى الفجر لا واجبة ...... (قوله : ووقته) أى وقت جوازه ، قال فى اللباب : وأوّل وقته طلوع الفجر الثانى من يوم النحر وآخره طلوع الشمس منه ، فمن وقف بها قبل طلوع الفجر أو بعد طلوع الشمس لايعتد به ، وقدر الواجب منه ساعة ولو لطيفة ، وقدر السنة امتداد الوقوف إلى الأسفار جدًا . (شامى : (٥١١/٢) كتاب الحج ، مطلب فى الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد) =

مزدلفہ میں عورت نہ ٹھہرے تو

اگر عورت ہجوم کی وجہ سے مزدلفہ میں نہ ٹھہرے تو دَم واجب نہ ہوگا، لیکن اگر مرد ہجوم کی وجہ سے مزدلفہ میں نہ ٹھہرے گا تو دَم واجب ہوگا۔(۱)

مزدلفہ میں قیام

قربانی کی رات عرفات سے نکلنے کے بعد رات کو مزدلفہ میں رہنا اور مزدلفہ سے سورج نکلنے سے پہلے منیٰ کو روانہ ہو جانا سنت ہے۔(۲)

= وأمّا حكم فواته عن وقته أنّه إن كان لعذر فلاشيئ عليه لما روى أنّ رسول الله ﷺ قسم ضعفة أهله ولم يأمرهم بالكفارة ، وإن كان فواته لغير عذر فعليه دم ؛ لأنّه ترك الواجب من غير عذر . (بدائع الصنائع : (۱۳۶/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا حكم فواته ، ط: سعيد)

ـــ إرشاد السارى : (ص: ۳۰۹ ، ۳۱۰) باب أحكام المزدلفة ، فصل فى البيتوتة بمزدلفة ، و فصل : فى الوقوف بها ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

(۲) ولو ترك الوقوف بها ، فدفع ليلاً فعليه دم ، إلاّ إذاكان لعذر بأن يكون به ضعف أو علة ، أو كانت امرأة تخاف الزحام فلاشيئ عليه ، كذا فى " الهداية " و" اللباب " فإن كان رجلاً يخاف الزحام لا لنحو عجز أو مرض فتركه يلزمه دم . (غنية الناسک : (ص: ۱۶۶) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فى شرائط الوقوف بها وبيان وقته وركنه ومكانه ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۵۱۱/۲ ، ۵۱۲) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب : فى الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد .

مجمع الانهر : (۴۳۴/۱) كتاب الحج ، فصل : طاف للقدوم أو للصدر جنبًا ، ط: دار الكتب العلمية .

(۲) والبيتوتة بمزدلفة والدفع منها إلى منٰى قبل طلوع الشمس . (إرشاد السارى : (ص: ۱۰۴) باب فرائض الحج و واجباته و سننه ومستحباته ومكروهاته ، ط: فصل : فى سنن الحج ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۴۷) باب فرائض الحج و واجباته و سننه و مستحباته ومكروهاته ، فصل : فى سننه ، ط: إدارة القرآن .

الفتاوىٰ الهندية : (۲۱۹/۱) كتاب المناسک ، الباب الأوّل فى تفسير الحج و فرضيته و وقته وشرائطه وأركانه ...... الخ ، ط: رشيديه .

مزدلفہ میں مرد نہ ٹھہرے تو

☆ ......اگر مرد ہجوم کی وجہ سے مزدلفہ میں نہیں ٹھہرے گا تو دَم دینا واجب ہو گا، اور اگر صبح صادق کے بعد اندھیرے ہی میں مزدلفہ سے چل دیا تو دَم واجب نہ ہو گا، کیونکہ چلتے ہوئے وقوف کی واجب مقدار ادا ہوگئی۔

☆ ......اگر کوئی شخص عذر کی وجہ سے مزدلفہ میں نہ ٹھہر سکا اور صبح صادق سے پہلے وہاں سے چلا گیا تو دَم واجب نہ ہوگا، مثلاً مریض ہے یا کمزور ہے تو دَم واجب نہ ہوگا۔(۱)

مزدلفہ میں مغرب کی نماز کے بعد سنت پڑھ لی

اگر مزدلفہ میں مغرب کے فرض کے فوراً بعد عشاء کی نماز نہیں پڑھی بلکہ مغرب کی سنت پڑھ لی تو اس صورت میں عشاء کی نماز کے لئے دوبارہ اقامت کہی جائے۔(۲)

---

(۱) ولو ترک الوقوف بها، فدفع ليلاً فعليه دم، إلاّ إذا كان لعذر بأن يكون به ضعف أو علة، أو كانت امرأة تخاف الزحام فلاشيئ عليه، كذا فی "الهداية" و"اللباب" فإن كان رجلاً يخاف الزحام لا لنحو عجز أو مرض فتركه يلزمه دم. (غنية الناسک: (ص: ۱۶۶) باب أحكام المزدلفة، فصل: فی شرائط الوقوف بها وبيان وقته وركنه ومكانه، ط: إدارة القرآن)

▭ و وقته من طلوع الفجر إلى طلوع الشمس ولو مارًا .... (الدر مع الرد: (۲/ ۵۱۱، ۵۱۲) كتاب الحج، فصل فی الإحرام، مطلب: فی الوقوف بمزدلفة، ط: سعيد)

(۲) ولايتطوع بينهما ولو تطوّع بينهما أو اشتغل بشيئ أعاد الإقامة. (الهندية: (۱/ ۲۳۰) كتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج، ط: رشيديه)

▭ ولايتطوع بينهما ولايشتغل بشيئ آخر فإن تطوع أو تشاغل أعاد الإقامة للعشاء دون الاذان. (إرشاد الساری: (ص: ۳۰۳) باب أحكام المزدلفة، فصل فی الجمع بين الصلاتين بها، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک: (ص: ۱۶۳) باب أحكام المزدلفة، فصل فی الجمع بين العشائين بمزدلفة، ط: إدارة القرآن.

مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کو جمع کرنا

☆......مزدلفہ میں مغرب وعشاء کا جمع کرنا حاجیوں کے لئے ضروری ہے، مغرب کی نماز کو مغرب کے وقت پڑھنا ان کے لئے جائز نہیں ہے، اس میں مرد اور عورت دونوں کا حکم ایک ہی ہے۔(۱)

☆...... یومِ عرفہ کی شام کو سورج غروب ہونے کے بعد عرفات سے مزدلفہ جاتے ہیں، اور مغرب وعشاء کی دونوں نمازوں کو مزدلفہ پہنچ کر ادا کرتے ہیں، اگر کسی نے مغرب کی نماز عرفات میں یا راستہ میں پڑھ لی تو جائز نہیں ہے، مزدلفہ پہنچ کر دوبارہ مغرب کی نماز پڑھے اور اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھے۔

☆......اگر کوئی حاجی تنہا یا جماعت کے ساتھ عرفہ کے دن مغرب کی نماز عرفات میں پڑھے اور عشاء کی نماز مزدلفہ میں پڑھے تو اس شخص کو مزدلفہ میں پہنچ کر مغرب کی نماز کا اعادہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......مزدلفہ میں عشاء کے وقت میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو اکٹھا پڑھنے کے لئے ''امام الحج'' کی شرط نہیں ہے، پس اگر تنہا پڑھیں یا چند آدمی جمع ہو کر جماعت سے پڑھیں، ہر طرح صحیح ہے۔(۳)

---

(۱) وتأخير المغرب إلى وقت العشاء وتأخيرها إلى مزدلفة وتقديم المغرب على العشاء، وهٰذه الثلاثة من شرائط جمع العشائين بمزدلفة لايتوصّل إليه إلّا بها. (غنية الناسک: (ص: ۴۲) باب فرائض الحج و واجباته و سننه و مستحباته ومكروهاته، فصل: واجباته فستة، ط: إدارة القرآن)

🗁 إرشاد الساری: (ص: ۳۰۳ــــ ۳۰۸) باب أحكام المزدلفة، فصل: فی الجمع بين الصلاتين، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

🗁 الهندية: (۱/۲۳۰) كتاب المناسک، الباب الخامس فی كيفية أدء الحج، ط: رشيديه.

(۲) انظر الحاشية السابقة، رقم: ۱، تحت عنوان: '' مزدلفہ میں آتے ہوئے مغرب کی نماز راستہ میں پڑھ لی''

(۳) والجماعة سنة مؤكّدة فی هٰذا الجمع أی كما هی سنة فی سائر الصلوات المكتوبة ...... =

☆......مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء، عشاء کے وقت میں جماعت کے ساتھ پڑھی جائیں، اگر جماعت نہ ملے تو اکیلے پڑھ لے، نیز دونوں نمازیں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ پڑھی جائیں، دونوں فرضوں کے درمیان سنتیں نہ پڑھی جائیں بلکہ سنتیں بعد میں پڑھی جائیں، اور اگر مغرب کی نماز پڑھ کر اس کی سنتیں پڑھ لیں تو عشاء کی نماز کے لئے دوبارہ اقامت کہی جائے۔(۱)

☆......مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں عشاء کے وقت میں جمع کرنا یعنی دونوں کو ایک ساتھ پڑھنا واجب ہے، اور اس کے لئے جماعت بھی شرط نہیں ہے۔(۲)

= وليس ...... بشرط أى فى هٰذا الجمع اتفاقا فلو صلاهما وحده أى منفردًا جاز أى و لو جمعًا ، لكن الأفضل أن تصلى بجماعة ...... (إرشاد السارى : (ص: ۳۰۳ ، ۳۰۴) باب أحكام المزدلفة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 الهندية : (۱/ ۲۳۰) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

🗀 الدر مع الرد : (۲/ ۵۰۹) كتاب الحج ، مطلب فى إجابة الدعاء ، ط: سعيد .

(۱) (فإذا دخل وقت العشاء) أى تحقق دخوله (أذن المؤذن ويقيم) أى سواء يصلى وحده أو جماعة (فيصلى الإمام المغرب) أى صلاته (بجماعة فى وقت العشاء) أى أوّلاً (ثم يتبعها) أى يعقب صلاة المغرب (العشاء بجماعة) أى ثانيًا جمع تاخير ، فلو عكس بينهما أعاد العشاء (ولايعيد الأذان والإقاولا الإقامة للعشاء بل يكتفى بأذان واحد وإقامة واحدة) ...... (ولايتطوّع بينهما) أى بل يصلى سنة المغرب والعشاء والوتر بعدهما كما صرح به مولانا عبد الرحمٰن الجامى قدس اللّٰه سبحانه وتعالىٰ سره السامى فى " منسكه " (ولايشتغل بشئ آخر) أى من أكل وشرب وغيرهما بلاضرورة (فإن تطوّع) أى مطلقًا (أو تشاغل) أى بما يعد فصلا فى العرف أعاد الإقامة للعشاء دون الأذان الخ . (إرشاد السارى إلى مناسک الملا على القارى : (ص: ۳۰۳) باب أحكام المزدلفة ، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

🗀 الهندية : (۱/ ۲۳۰) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

🗀 شامى : (۲/ ۵۰۸) كتاب الحج ، مطلب فى إجابة الدعاء ، ط: سعيد .

🗀 غنية الناسک : (ص: ۱۶۳) باب أحكام المزدلفة ، فصل فى الجمع بين العشائين بمزدلفة ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ويفارق هٰذا الجمع جمع عرفة من وجوه ، الأوّل : أن هٰذا الجمع واجب بخلاف جمع عرفة فإنّه سنة أو مستحب ...... لايشترط فيه الجماعة .... (إرشاد السارى : (ص: ۳۰۸) باب أحكام المزدلفة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة) =

☆ ......اگر عشاء کے وقت سے پہلے مزدلفہ پہنچ گیا تو ابھی مغرب کی نماز نہ پڑھے بلکہ عشاء کے وقت کا انتظار کرے اور عشاء کے وقت دونوں نمازوں کو جمع کرے۔(۱)

☆ ......مزدلفہ کی رات میں جاگنا اور عبادت کرنا مستحب ہے۔(۲)

☆ ......دسویں ذی الحجہ کی رات مزدلفہ میں قیام کرنا سنت مؤکدہ ہے۔(۳)

☆ ......مزدلفہ میں مغرب وعشاء کو اکٹھا پڑھنے کے لئے جماعت شرط نہیں ہے، جماعت سے پڑھے یا تنہا، دونوں کو اکٹھا پڑھے، البتہ جماعت سے پڑھنا افضل ہے۔(۴)

☆ ......مزدلفہ میں دونوں نمازوں کو اکٹھا پڑھنا واجب ہے، اور عرفات میں ظہر اور عصر کو جمع کرنا سنت ہے، اور مزدلفہ میں جمع کرنے کے لئے بادشاہ یا اس کے نائب کا ہونا شرط نہیں، اور جماعت بھی شرط نہیں اور خطبہ بھی یہاں نماز سے پہلے

= غنية الناسک : (ص: ۱۶۵) باب أحكام المزدلفة ، فصل : وشرائط هٰذا الجمع ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۵۱۱) كتاب الحج ، مطلب فى الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد .

(۱) فلو وصل إلى مزدلفة قبل العشاء ، لايصلى المغرب حتى يدخل وقت العشاء ...... (إرشاد السارى : (ص: ۳۰۸) باب أحكام المزدلفة ، ط:الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۶۴) باب أحكام المزدلفة ، ط: إدارة القرآن .

الدر المختار مع الرد : (۲/۵۰۹) كتاب الحج ، مطلب : فى إجابة الدعاء ، ط: سعيد.

(۲،۳) والبيتوتة بها سنّة مؤكّدة إلى الفجر أى عندنا لا واجبة ...... فيبيت تلك الليلة بها ...... ويشتغل بالدعاء ...... بمثل ما اشتغل به بعرفة إن تيسّر له ، وينبغى إحياء هٰذه الليلة أى بالصلاة والتلاوة والذكر أى بأنواعه والتضرع والدعاء ...... (إرشاد السارى : (ص: ۳۰۹) باب أحكام المزدلفة ، فصل فى البيتوتة بمزدلفة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۶۵) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فى بمزدلفة ، ط: إدارة القرآن.

الهندية : (۱/۲۳۰) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

(۴) انظر الحاشية السابقة ، رقم : ۲ ، على النفس الصفحة .

مسنون نہیں، اور اقامت بھی دونوں نمازوں کے لئے ایک ہی دفعہ ہوتی ہے، اور ایک ہی اذان اور ایک ہی اقامت سے مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی جاتی ہے۔(۱)

☆............مزدلفہ میں مغرب اور عشاء میں ترتیب واجب ہے، پہلے مغرب پڑھیں پھر عشاء کی نماز، اور اگر پہلے عشاء کی نماز پڑھ لی تو ترتیب کے ساتھ دوبارہ اعادہ کرنا واجب ہے۔(۲)

☆......مزدلفہ میں مغرب کی نماز میں ادا کی نیت کرے، قضا کی نیت نہ کرے، اگرچہ قضا کی نیت سے بھی نماز ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) ويفارق هٰذا الجمع جمع عرفة من وجوه ، الأوّل : أن هٰذا الجمع واجب بخلاف جمع عرفة فإنّه سنة أو مستحب ...... الثانی : لايشترط فيه السلطان ولانائبه أی من القاضی والخطيب ، الثالث: لايشترط فيه الجماعة أی بخلاف الجمع بعرفة فإنّه لايصحّ بدون الجماعة ، الرابع: أنّه لاتسنّ له الخطبة ...... الخامس : أنّه بإقامة واحدة ...... بخلاف الجمع بعرفة فإنّه بإقامتين أی اتّفاقًا ...... (إرشاد الساری : (ص: ۳۰۸) باب أحكام المزدلفة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۶۵) باب أحكام المزدلفة ، فصل : وشرائط هٰذا الجمع ، ط: إدارة القرآن .

الهندية : (۱/۲۳۰) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

(۲) فإذا دخل وقت العشاء ...... أذّن المؤذن ويقيم ...... فيصلّی الإمام المغرب ...... بجماعة فی وقت العشاء أی أوّلاً ثم يتبعها أی يعقب صلاة المغرب العشاء بجماعة أی ثانيًا جمع تأخير فلو عكس بينهما أعاد العشاء ...... (إرشاد الساری : (ص: ۳۰۳) باب أحكام المزدلفة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۶۴) باب أحكام المزدلفة ، فصل : وشرائط هٰذا الجمع ستّة ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۵۱۰) كتاب الحج ، مطب : فی إجابة الدعاء ، قبيل : مطلب فی الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد .

(۳) وينوی المغرب أداءً لاقضاءً . (غنية الناسک : (ص: ۱۶۳) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فی الجمع بين العشائين بمزدلفة ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۵۱۰) كتاب الحج ، قبيل : مطلب فی الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد.

إرشاد الساری : (ص: ۳۰۳) باب أحكام المزدلفة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☆......اگر عرفات سے واپس ہوتے ہوئے راستہ میں کوئی ایسی وجہ پیش آجائے کہ مزدلفہ پہنچنے تک فجر کی نماز کا وقت ہوجانے کا اندیشہ ہوتو راستہ میں مغرب اور عشاء کی نماز پڑھنا جائز ہے۔(۱)

مزدلفہ میں نماز کی نیت

مزدلفہ میں عشا کا وقت ہونے کے بعد مغرب اور عشاء ایک ساتھ پڑھیں گے، پہلے مغرب پھر عشاء اور مغرب کی نماز ادا کی نیت سے پڑھیں گے قضاء کی نیت سے نہیں۔(۲)

مزدلفہ میں وتر اور سنتوں کا حکم

☆......مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد وتر کی نماز ادا کرنا مقیم اور مسافر ہر ایک پر لازم ہے، باقی رہیں سنتیں! تو ان کا حکم یہ ہے کہ سنن مؤکدہ کا ادا

---

(۱) ولو خشي طلوع الفجر قبل أن يصلي إلى المزدلفة أو ذهب إلى منى من غير طريق المزدلفة أو بات في عرفات صلاهما حيث هوفي أوقاتهما . (غنية الناسک : (ص: ۱۶۴) باب أحكام المزدلفة ، فصل : و شرائط هذا الجمع ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساري : (ص: ۳۰۶) باب أحكام المزدلفة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 الدر مع الرد : (۲/۵۱۰) كتاب الحج ، قبيل : مطلب في الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد.

(۲) (فإذا دخل وقت العشاء) أي تحقق دخوله (أذن المؤذن ويقيم) ...... (فيصلي الإمام المغرب) أي صلاته (بجماعة في وقت العشاء) أي أوّلاً ، (ثم يتبعها) أي يعقب صلاة المغرب (العشاء بجماعة) أي ثانيًا جمع تأخير ...... (وينوي المغرب أداء لاقضاء) ...... (إرشاد الساري: (ص: ۳۰۳) باب أحكام المزدلفة ، فصل : في الجمع بين الصلاتين ، ط: الإمداديه مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۱۶۳) باب أحكام المزدلفة ، فصل : في الجمع بين العشائين بمزدلفة ، ط: إدارة القرآن .

🗀 الدر مع الرد : (۲/۵۰۸ ، ۵۰۹) كتاب الحج ، مطلب : في إجابة الدعاء ، ط: سعيد .

کرنا تو مقیم کے لئے ضروری ہے، باقی مسافر کو اختیار ہے کہ پڑھے یا نہ پڑھے۔(۱)

☆ ......مزدلفہ میں عشاء کا وقت داخل ہونے کے بعد مغرب اور عشاء دونوں ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ پڑھیں اور درمیان میں سنت ونفل کچھ نہ پڑھیں، بلکہ مغرب کی سنت اور عشاء کی سنت اور وتر عشاء کی فرض نماز کے بعد پڑھیں، اگر اتفاق سے جماعت کے ساتھ نہ پڑھ سکے اور تنہا نماز ادا کی تب بھی عشاء کے فرض کے بعد سنتوں کو پڑھیں، پہلے مغرب کی سنتوں کو پھر عشاء کی سنت اور پھر وتر کو پڑھیں، اسی طرح تکبیر تشریق بھی عشاء کی نماز کے بعد کہیں، مغرب کے بعد نہ کہیں۔(۲) اگر کہہ دیا تو کوئی مضائقہ بھی نہیں۔

مزدلفہ میں وقوف کب ہوتا ہے؟

☆ ......مزدلفہ میں وقوف کا وقت دس ذی الحجہ کو صبح صادق سے لے کر سورج

---

(۱) فإذا دخل وقت العشاء ...... أذن المؤذن ويقيم فيصلى الإمام المغرب بجماعة فى وقت العشاء أى أولا ثم يتبعها أى يعقب صلاة المغرب العشاء بجماعة ...... ولايعيد الأذان ولا الإقامة للعشاء بل يكتفى بأذان واحد وإقامة واحدة ...... ولايتطوع بينهما أى بل يصلى سنة المغرب والعشاء والوتر بعدهما ...... فإن تطوع أى مطلقًا أو تشاغل أى بما يعدّ فصلا فى العرف أعاد الإقامة للعشاء دون الأذان . (إرشاد السارى : (ص: ۳۰۳) باب أحكام المزدلفة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

وأيضًا : وبعضهم جوّزوا للمسافرين ترك السنة والمختار أنّه لايأتى بها فى حال الخوف ويأتى بها فى حال القرار والأمن ، هكذا فى الوجيز للكردرى . (الهندية : (۱/ ۱۳۹) كتاب الصلاة ، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر ، ط: رشيديه)

الدر مع الرد : (۲/ ۱۳۱) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/ ۱۳۰) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

(۲) يكتفى بأذان واحد وإقامة واحدة إجماعًا وإقامة واحدة عندنا ...... ولايتطوّع بينهما ويصلى سنة المغرب والعشاء والوتر بعدهما ...... ولايشتغل بشيئ آخر من أكل و شرب وغيرهما الّا أنّه يأتى بتكبير التشريق مرّة عند قيامه للعشاء بوجوبه ...... (غنية الناسک : (ص: ۱۶۳) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فى الجمع بين العشائين بمزدلفة ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۳۰۳) باب أحكام المزدلفة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

1 الهندية : (۱/ ۲۳۰) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

نکلنے سے پہلے تک ہے۔(۱)

☆......سنت یہ ہے کہ صبح صادق ہوتے ہی اوّل وقت میں فجر کی نماز ادا کی جائے، نماز سے فارغ ہو کر وقوف کیا جائے، اور سورج نکلنے سے پہلے تک دعاء واستغفار اور تضرع وابتہال میں مشغول رہا جائے، جب سورج نکلنے کے قریب ہو (تقریباً پانچ منٹ باقی رہیں) تو منیٰ کی طرف چل پڑے۔(۲)

☆......منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان ''وادیٔ محسر'' ہے اور آج کل اس پر خیمے بنے ہوئے ہیں، وادیٔ محسر میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور وادیٔ محسر میں وقوف جائز نہیں ہے۔(۳)

☆......فجر سے پہلے مزدلفہ میں آنا ضروری ہے، خواہ گھڑی بھر کے لئے ہو، اگر طلوعِ فجر سے پہلے مزدلفہ کی موجودگی رہ گئی تو دَم دینا لازم ہوگا، البتہ اگر اس کی تاخیر کا سبب کوئی خاص عذر ہو یا مرض ہو تو کچھ لازم نہیں آئے گا۔(۴)

☆......مزدلفہ میں وقوف کا وقت صبح صادق سے سورج نکلنے تک ہے اگر کوئی شخص سورج نکلنے کے بعد یا صبح صادق سے پہلے مزدلفہ کا وقوف کرے گا تو وقوف صحیح نہیں ہوگا۔

(۱، ۲، ۳، ۴) وصلى الفجر بغلس لأجل الوقوف ثم وقف بمزدلفة و وقته من طلوع الفجر إلى طلوع الشمس ولو مارًا كما في عرفة ، لكن لو تركه بعذر كزحمة بمزدلفة لاشيئ عليه (وفي الرد تحت قوله : كزحمة) عبارة اللباب الاَّ إذا كان لعلة أو ضعف أو يكون امرأة تخاف الزحام فلاشيئ عليه ......) وكبّر وهلّل ، ولبّى وصلى على المصطفى ودعا وإذا اسفر جدًا أتىٰ منى مهللاً مصليًا ، فإذا بلغ بطن محسر أسرع قدر رمية حجر ؛ لأنّه موقف النصارىٰ . (الدر مع الرد : (۲/ ۵۱۱ ، ۵۱۲) كتاب الحج ، مطلب في الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد)

🗁 غنية الناسك : (ص: ۱۶۶ ، ۱۶۸) باب أحكام المزدلفة ، فصل : في شرائط الوقوف بها ...... ، و فصل : في إفاضة من المشعر الحرام ...... ، ط: إدارة القرآن)

🗁 إرشاد الساري : (ص: ۳۰۹ ، ۳۱۰ ، ۳۱۱ ، ۳۱۲ ، ۳۱۳) باب أحكام المزدلفة ، فصل : في البيتوتة بمزدلفة إلى ، فصل : في آداب التوجه إلى منىٰ ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

اس وقت وقوف کرنا واجب ہے گو ذرا سی دیر ہو، اگر راستہ میں چلتے چلتے بھی اس وقت مزدلفہ سے گزر جائے تو وقوف ہو جائے گا، خواہ سوتے، جاگتے، بیہوشی یا کسی حال میں ہو، مزدلفہ کا علم ہو یا نہ ہو، وقوف صحیح ہو جائے گا۔(۱)

☆ ......صبح صادق سے پہلے مزدلفہ میں ٹھہرنے سے واجب ادا نہیں ہوگا اور واجب ترک کرنے کی وجہ سے دَم دینا لازم ہوگا، اس لئے صبح صادق سے پہلے مزدلفہ سے نہ نکلے۔(۲)

مسافر خانہ

حجاج کرام کے لئے مسافر خانہ تعمیر ہو رہا ہو تو اس میں تعاون کرنا بڑے ثواب کا کام ہے، کسی میت کو ثواب پہنچانے کے لئے بھی اس میں رقم دے سکتے ہیں، میت کو ثواب پہنچ جائے گا، لیکن زکوٰۃ اور صدقاتِ واجبہ کی رقم اس میں دینا درست نہیں ہے، البتہ صدقاتِ نافلہ دے سکتے ہیں۔(۳)

(۱، ۲) الوقوف بها أى بعد طلوع الفجر واجب ...... وأوّل وقته طلوع الفجر الثانى أى ظهور الصبح الصادق من يوم النحر أى الأوّل ، وآخره طلوع الشمس منه ، فمن وقف بها قبل طلوع الفجر أو بعد طلوع الشمس لايعتد به ، وقدر الواجب منه ساعة ولو لطيفة أى قليلة ولو لحظه أو لمحة ...... وأمّا ركنه أى ركن هٰذا الواجب فكينونته بمزدلفة أى دون غيرها كوادى محسر سواء كان أى وقوفه بفعل نفسهٖ أو بفعل غيره بأن كون محمولاً بأمرهٖ أو بغير أمرهٖ وهو نائم ، أو مغمٰى عليه ، أو مجنون أو سكران ، نواه أى الوقوف أو لم ينو علم بها أى بالمزدلفة أنّها محل وقوف أو لم يعلم ، ولو ترك الوقوف بها فدفع ...... ليلاً فعليه دم أى محتم لتركه الواجب .... (إرشاد السارى : (ص: ٣١٠) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فى الوقوف بها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک : (ص: ١٦٦) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فى شرائط الوقوف بها وبيان وقته وقدره وركنه ومكانه ، ط: إدارة القرآن)

🗀 الدر مع الرد : (٢/ ٥١١) كتاب الحج ، مطلب فى الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد .

(٣) الأصل أنّ كل من أتٰى بعبادة ما ، له جعل ثوابها لغيره ...... (وفى الرد تحت قوله : بعبادة ما) أى سواء كانت صلاة أو صومًا أو صدقة أو قراءة ...... وتكفين الموتىٰ و جميع أنواع البر ، كما=

مسائل کا تذکرہ سعی میں

''سعی میں مسائل کا تذکرہ'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(٢/٤٦٢)

مستحبات کو چھوڑنے کا حکم

مستحبات کو ترک کرنے پر دَم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہے، البتہ کرنے سے ثواب ملے گا، نہ کرنے سے ثواب سے محروم ہوگا۔(١)

مسجد احزاب

یہ مسجد سلع پہاڑی کے مغربی کنارے پر واقع ہے، غزوۂ خندق کے موقع پر تین دن مسلسل یہاں پر حضور ﷺ نے کفار پر فتح پانے کی دعا فرمائی، چوتھے روز دعاء قبول

= فی الهندية .... (الدر مع الرد : (٢/٥٩٥) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب فی إهداء ثواب الأعمال للغير ، ط: سعيد)

إرشاد السارى : (ص: ٢٠٩) باب الحج عن الغير ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الهندية : (٢٥٧/٦) كتاب المناسك ، الباب الرابع عشر فی الحج عن الغير ، ط: رشيديه .

ويشترط أن يكون الصرف تمليكاً لا إباحة . (الدر المختار : (٢/٣٤٤) كتاب الزكاة، باب المصرف ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (٢/٢٤٣) كتاب الزكاة ، باب المصرف ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (٢/٣٩) كتاب الزكاة ، فصل : وأمّا ركن الزكاة ، ط: سعيد .

(١) وحكمها أى حكم المستحبات حصول الأجر أى الزائد بالاتيان لكن دون حصول أجر السنة و فوق أجر النافلة و فواته أى فوات الأجر الكامل بالترك . (إرشاد السارى : (ص: ١٠٦) باب فرائض الحج ، فصل : فی مستحباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

وحكم المستحب حصول الأجر بالاتيان وعدم لزوم الاساء ة بالترك . (غنية الناسك : (ص: ٤٨) باب فرائض الحج ...... فصل : وأمّا مستحباته ، ط: إدارة القرآن)

رد المحتار : (٢/١٧٧) كتاب الصلاة ، باب العيدين ، مطلب : لايلزم من ترك المستحب ثبوت الكراهة ، ط: سعيد .

ہوئی اور فتح نصیب ہوئی، اسی وجہ سے اس کو ''مسجد فتح'' بھی کہتے ہیں، اسی کے قریب پانچ مسجدیں اور بھی تھیں، مسجد ابو بکر، مسجد عمر، مسجد عثمان، مسجد علی اور مسجد سلمان فارسی رضی اللہ عنہم اجمعین، یہ چھ مسجدیں ''مسجد ستہ'' کہلاتی ہیں، یہ مسجدیں غالباً ان مقامات پر تھیں جہاں صحابۂ کرام جنگ احزاب میں مورچہ پر متعین تھے، اب سعودی حکومت نے ان میں سے پانچ مساجد ختم کردیں اور ان کی جگہ ایک بڑی مسجد تعمیر کردی، اب وہاں صرف دو مسجدیں ہیں، ایک مسجد احزاب (مسجد فتح) اور ایک بڑی مسجد۔(۱)

مسجد جمعہ

اس مسجد کے دو نام اور بھی ہیں، ''مسجد الوادی'' اور ''مسجد عاتکہ''، یہ مسجد مدینہ طیبہ سے قباء جاتے ہوئے راستہ میں ملتی ہے، حضور ﷺ جب قباء سے مدینہ طیبہ تشریف لا رہے تھے تو آپ ﷺ نے اس جگہ پر پہلی نماز جمعہ پڑھی تھی، اس

---

(۱) ومنها المسجد الفتح، والمساجد الّتی حوله فی قبلته، وتعرف الیوم کلها بمساجد الفتح، والأوّل المرتفع علی قطعة من جبل سلع فی المغرب غربیه وادی بطحان، وهو المراد بمسجد الفتح حیث اطلقوه، ویقال له أیضًا " مسجد الأحزاب " و" المسجد الأعلیٰ ". وروینا فی مسند أحمد برجال ثقات عن جابر بن عبد اللّٰه أنّ النبیّ ﷺ دعا فی مسجد الفتح ثلاثًا یوم الإثنین ویوم الثلاثاء، ویوم الأربعاء، فاستجیب له یوم الأربعاء بین الصلاتین، فعرف البشر فی وجهه "...... والمساجد الّتی حول مسجد الفتح، قلت: ظاهره أن المساجد حوله ثلاثة؛ لأنّه أقل الجمع ...... یعرف الأوّل منهما یعنی الّذی یلی المسجد الفتح سلمان الفارسی، والثانی الّذی یلی القبلة یعنی فی قبلة مسجد سلمان یعرف بمسجد أمیر المؤمنین علی ابن طالب، ثم ذکر ما تقدم عن ابن النجار من أنّه کان معهما مسجد ثالث، ثم قال: وهٰذا لم یبق له أثر. (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفٰی: (۴۳/۳) الباب الخامس: فی مصلی النبیّ ﷺ فی الأعیاد و غیر ذٰلک من المساجد، الفصل الثالث: فی بقیة المساجد، ...... مسجد الفتح والمساجد الّتی حول مسجد الفتح، ط: دار الکتب العلمیة)

☜ البحر العمیق: (۲۸۱۳/۵) الباب العشرون: فی تاریخ المدینة وما یتعلق بمسجدها النبوی، الفصل السابع: المساجد الّتی صلی فیها النبیّ ﷺ، ط: مؤسّسة الریّان، المکتبة المکیّة.

جگہ مسجد بنادی گئی ہے جو ''مسجد الجمعہ'' کہلاتی ہے۔(۱)

مسجد حرام بند ہونے کی وجہ سے طوافِ وداع نہ کرسکا

اگر خدانخواستہ باغیوں کی وجہ سے چند روز تک مسجد الحرام بند رہی اور حاجی صاحبان کو وطن واپس آتے وقت طواف کا موقع نہ ملا اور طوافِ وداع کے بغیر وطن واپس آ گئے تو بعد میں ایک دَم دینا واجب ہوگا، کیونکہ یہ عذر بندوں کی جانب سے ہے، اور بندوں کی جانب سے جو عذر ہوتا ہے وہ اللہ کے حق کو ساقط نہیں کرتا۔(۲)

مسجد حرام کی تحیہ

مسجد حرام کی تحیۃ المسجد ''نماز'' نہیں بلکہ طواف ہے۔(۳)

---

(۱) ومنها مسجد الجمعة : وهو الّذى أدرک فيه رسول الله ﷺ صلاة الجمعة بعد أن أسس قباء وهو قادم إلى المدينة . قال الشيخ جمال الدين : وهٰذا المسجد على يمين السالک إلى مسجد قباء .... (البحر العميق : (۲۸۱۹/۵) الباب العشرون ، الفصل السابع : المساجد الّتى صلى فيها النبىّ ﷺ ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكية)

تاريخ مدينه منوره : (ص: ۵۴۷) باب هفتم : مساجد مدينه ، مسجد جمعه ، ط: رحمانيه لاهور.

(۲) يجب عليه العود بلاإحرام مالم يجاوز الميقات ، فإن جاوزه لم يجب الرجوع عينا بل إمّا أن يمضى وعليه دم ، وإمّا أن يرجع بإحرام عمرة أو حج ...... ولا شيئ عليه للتأخير ويكون مسيئًا ، والأولىٰ أن لايرجع بعد المجاوزة ويبعث دمًا ؛ لأنّه أنفع للفقراء وأيسر عليه. (غنية الناسک : (ص: ۱۹۱ ، ۱۹۲) باب طواف الصدر ، فصل : فمن خرج من مكّة ولم يطف ، ط: إدارة القرآن)

وأمّا ترک الواجبات بعذر فلاشيئ فيه ، ثم مرادهم بالعذر مايكون من اللّٰه تعالىٰ ، فلو كان من العباد فليس بعذر ، حتى لو أكره على محظورات الإحرام ...... فإنّه لايتخير فى الجزاء بين الأشياء الثلاثة ، بل عليه عين ما وجب عليه ، وكذا لو منعه العدو من الوقوف بمزدلفة مثلاً ، فعليه دم .... (غنية الناسک : (ص: ۲۳۹) باب الجنايات ، مقدمة ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۳۵۶ ، ۳۵۷) باب طواف الصدر ، فصل : فى أحكام الخروج من مكّة ، قبل طواف الوداع ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

شامى : (۵۴۴/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۳) ثم يتوجه نحو الركن الأسود ولايشتغل بتحية المسجد ؛ لأنّ تحية هٰذا المسجد الشريف =

مسجد حرام کی توسیع کے بعد مسعیٰ کا حکم

''مسعیٰ کا حکم توسیع کے بعد'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴/ ۹۸)

مسجد حرام میں تلبیہ پڑھنا

مسجد حرام میں بھی تلبیہ پڑھیں، لیکن زیادہ بلند آواز سے نہیں تا کہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔(۱)

مسجد خیف

''خیف'' پہاڑ کے پست حصے کو کہتے ہیں جو پانی کے بہاؤ کی جگہ سے اونچا ہو۔(۲)

مسجد فتح

''مسجد احزاب'' عنوان دیکھیں۔(۴/ ۸۸)

= هو الطواف لمن عليه الطواف أو أراده ...... (إرشاد الساري : (ص: ۱۸۲) باب دخول مكّة ، فصل في آداب دخول المسجد الحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۹۹) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : ويستحب عند الأربعة أن يدخل المسجد ...... ، ط: إدارة القرآن .

ـــ الدر مع الرد : (۲/ ۴۹۲) كتاب الحج ، مطلب في دخول مكّة ، ط: سعيد .

(۱) ويلبي أي حال إحرامه في مسجد مكّة الظاهر أنّه من غير رفع صوت مبالغ يشوّش على المصلين والطائفين . (إرشاد الساري : (ص: ۱۴۷) باب الإحرام ، فصل : شرط النية أن تكون باللسان ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

شامي : (۲/ ۴۹۱) كتاب الحج ، فصل : في الإحرام ، قبيل : مطلب في حديث : " أفضل الحج العج والثج " ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۷۵) باب الإحرام ، فصل : في كيفية الإحرام وصفة التلبية ...... ، ط: إدارة القرآن.

(۲) " الخيف " بفتح الخاء وسكون الياء ، ما انحدر من غلظ الجبل وارتفع عن مسيل الماء، ومنه سمّي مسجد الخيف . (البحر العميق : (۵/ ۲۶۳۰) الباب التاسع عشر ، في تاريخ مكّة ، فصل : في ذكر الأماكن المباركة بمكّة وحرمها ، ط: مؤسسة الرّيّان ، المكتبة المكية)

1 الجوهرة النيّرة : (۱/ ۱۹۳) كتاب الحج ، ط: قديمي .

مسجد قباء

''قباء'' عنوان دیکھیں۔(۳/ ۲٦٤)

مسجد قبلتین

مدینہ منورہ کے شمال مغرب میں وادیٔ عقیق کے قریب واقع ہے،اس میں دومحراب بنے ہوئے ہیں،،ایک محراب بیت المقدس کی طرف،اوردوسرامحراب خانۂ کعبہ کی طرف بناہواہے،آنحضرت ﷺ ایک مرتبہ وہاں تشریف لے گئے اورظہر کاوقت ہو گیا،آپ نماز پڑھا رہے تھے کہ آیت نازل ہوئی ''فول وجھک شطر المسجدالحرام''(اب آپ اپناچہرہ مسجدحرام کی طرف کیا کیجئے)۔(۱)

مسجد کی تعمیر

☆......نبی کریم ﷺ جب مکہ مکرمہ سے ہجرت فرماکرمدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے مسلمانوں کی اجتماعی عبادت کے لئے ایک مرکز کی ضرورت محسوس کی چنانچہ آپ ﷺ نے نمازاداکرنے کے لئے ایک مسجد کی تعمیر کے لئےحکم فرمایا۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کے سامنے ایک ناہموار زمین کاٹکڑاتھاجوحقیقت میں کھجورکاباغ تھا۔

یہ زمین دویتیم بچوں سہل اورسہیل کی ملکیت تھی،دونوں بچے حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے زیرِ پرورش تھے،حضور ﷺ نے ان یتیم بچوں سے ارشادفرمایا

---

(۱) ومسجد القبلتين أى فيه محرابان أحدهما إلى الكعبة والآخر إلى بيت المقدس ، وكان بعض الصحابة يصلّون إلى بيت المقدس فأخبروا فى أثناء صلاتهم بتحويل القبلة إلى الكعبة ، فأداروا منه إليها ، وأقبلوا بصدورهم عليها ، فصلى تلك الصلاة إلى القبلتين فى ذٰلك ، فسمّى بمسجد القبلتين ، الأرجح أى الأصح من الأقوال أن تحويل القبلة كان به .... (إرشاد السارى : (ص: ٥٣٦) باب زيارة سيد المرسلين ﷺ ، فصل فى المساجد المنسوبة إليه ﷺ ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

کہ یہ زمین ہمارے ہاتھ فروخت کردو، ہم چاہتے ہیں کہ یہاں مسجد تعمیر کی جائے، ان یتیم بچوں نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم یہ زمین بلامعاوضہ آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں، مگر اللہ کے رسول ﷺ راضی نہ ہوئے اور یہ زمین دس دینار میں خریدی ،اور یہ دس دینار حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ نے ادا کئے، چنانچہ آپ ﷺ نے کھجور کے درخت کاٹ دینے اور ٹیلوں کو برابر کر دینے کا حکم دیا، آپ ﷺ نے چندروز تک اسی حالت میں نماز ادا فرمائی، پھر اس کے بعد اس کی تعمیر کا انتظام فرمایا۔(۱)

☆......مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر میں کھجور کے پتے اور تنے استعمال ہوئے تھے، بارش ہوتی تھی چھت ٹپکتی تھی، اور حضور اکرم ﷺ اور جلیل القدر رفقاء (صحابہ) اس گیلی زمین پر بھی بارگاہِ ایزدی میں سجدہ ریز ہوجاتے۔(۲)

تقریباً دس سال تک نبی کریم ﷺ نے اس مسجد میں نمازیں ادا فرمائیں۔(۳)

(۱،۲،۳) ثم ركب راحلته وأرخٰى لها زماها ، ومايحركها وهي تنظر يمينًا وشمالاً حتى انتهت إلى ذقاق الحسنٰى من بنى النجار ، فبركت على باب دار أبى أيوب الأنصارى ...... ، ثم لم يزل فى بيت أبى أيوب ، ينزل عليه الوحى حتى ابتنى مسجده ومساكنه ...... واعلم أن المسجد الشريف فى دار بنى غنم بن مالک بن النجار ، وكان مربدًا للتمر لسهل و سهيل ابنى بنى رافع بن مالک بن النجار ، وكانا غلامين يتيمين فى حجر سعد بن زرارة ، فدعا رسول اللّٰه ﷺ بالغلامين ، فساومهما بالمربد ليتخذه مسجدًا ، فقالا : بل نهبه لک يارسول اللّٰه ، فأبى رسول اللّٰه ﷺ أن يقبله منهما هبة حتى ابتاعه منهما وبناه ، وقيل لم يأخذا له ثمنا ، وقيل اشتراه من بنى عفراء بعشرة دنانير ذهبًا دفعها عنه أبو بكر رضى اللّٰه عنه ...... وعن أنس : أنّ النبىّ ﷺ لما أخذ المربد من بنى النجار وكان فيه نخل و قبور المشركين وخرب ، فأمر النبىّ ﷺ بالنخيل فقطع ، وقبور المشركين فنبشت ، وبالخرب فسوّيت ، قال : فصفوا النخل قبلة له وجعلوا عضادتيه حجارة ، وطفق رسول اللّٰه ينقل معهم اللبن فى بنيانه ، وبنى ﷺ مسجده مربعا ، وجعل قبلته إلى بيت المقدس ...... ثم قالوا : يارسول اللّٰه ! لو أمرت بالمسجد فظلل ؟ قال : نعم ، فأقيم له سوارى من جذوع النخل شقة شقة ، ثم طرحت عليها العوارض والخصب والإذخر ، وجعل وسطه رحبة ، فأصابتهم الأمطار ، فجعل المسجد يَكِف بهم ، فقالوا : يا رسول اللّٰه ! لو أمرت بالمسجد فطين ، فقالم لهم : عريش كعريش موسىٰ ، ثمام و خُشيبات نِعم فنعمل ، والأمر أعجل من ذٰلک ، فلم يزل كذٰلک حتى =

مسجد کے باہر سے طواف کرنا

مسجد کے باہر سے طواف کرنا درست نہیں ہے، بلکہ مسجد کے اندر سے طواف کرنا ضروری ہے، اس لئے اگر کسی نے مسجد کے باہر سے طواف کیا تو طواف درست نہیں ہوگا، اندر آکر دوبارہ طواف کرنا لازم ہوگا۔(۱)

مسجد مشعر حرام

یہ مسجد سڑک نمبر پانچ پر واقع ہے، رسول اللہ ﷺ اس کے قبلہ کی سمت میں آرام فرماتے تھے، اس جگہ یہ مسجد بعد میں بنی، بالآخر سعودی حکومت نے اس مسجد کی تعمیرِ جدید اور توسیع کی ہے جس پر لاگت تقریباً پچاس لاکھ ریال آئی ہے، اس کا طول مشرق سے مغرب کی جانب (۹۰) میٹر اور عرض (۵۶) میٹر ہے اور کل رقبہ (۵۰۴۰)

= قبض رسول اللّٰه ﷺ ، ويقال إن عريش موسىٰ عليه السلام كان إذا قام به أصاب رأسه السقف. (البحر العميق : (۵/۲۷۵۵ ، ۲۷۵۶ ، ۲۷۵۷) الباب العشرون : في تاريخ المدينة ومايتعلق بمسجدها النبوي ، ذكر ابتداء بناء مسجد رسول الله ﷺ ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة)

🗀 وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفىٰ : (۱/ ۲۴۹ ، ۲۵۰) الباب الرابع : فيما يتعلق بأمور مسجدها الأعظم النبوي ، الفصل الأوّل : في أخذه ﷺ لموضع مسجده الشريف ، وكيفية بنائه ، وأيضًا فيه : ...... وكان سقفه جريدًا وخوصًا ليس على السقف كثير طين ، إذا كان المطر امتلأ المسجد طينا إنّما هو كهيئة العريش ...... فرأيت رسول الله ﷺ يسجد في الماء والطين ، حتى رأيت أثر الطين في جبهته . (۱/ ۲۶۱) ط: دار الكتب العلمية .

(۱) فلو طاف خارج المسجد فمع وجود الحيطان لايصح إجماعًا ، ولو كان الحيطان منهدمة ، فكذا لايصحّ عند عامة العلماء ؛ لأنّه طاف بالمسجد لابالبيت . (غنية الناسک : (ص: ۱۰۹) باب في ماهية الطواف وأنواعه ...... فصل : في أركان الطواف وشرائطه ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساري : (ص: ۲۱۳) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : في مكان الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 الدر المختار مع الرد : (۲/۴۹۷) كتاب الحج ، مطلب في طواف القدوم ، ط: سعيد.

مربع میٹر ہے، اس میں بارہ ہزار سے زیادہ افراد ایک ساتھ نماز ادا کر سکتے ہیں، اس مسجد کے دو مینار ہیں، جن کی اونچائی (۳۲) میٹر ہے، سمت قبلہ کے علاوہ بقیہ تینوں طرف دروازے ہیں، مسجد سے متصل وضو خانے اور بیت الخلاء ہیں، جو مردوں اور عورتوں کے لئے الگ الگ ہیں، مسجد مشعر حرام سے مسجد خیف کا فاصلہ پانچ کلومیٹر ہے جبکہ مسجد نمرہ کا فاصلہ سات کلومیٹر ہے۔(۱)

مسجد نبوی کی بنیاد

آپ ﷺ نے مسجد نبوی کی بنیاد اپنے دستِ مبارک سے رکھی، صحابۂ کرام مسجد کی تعمیر کے لئے پتھر اُٹھا کر لاتے تھے، آپ ﷺ بھی خود صحابۂ کرام کے ساتھ مسجد کی تعمیر میں مصروف رہتے، (۲)

اسلام کی ابتداء میں قبلہ شمال کی جانب بیت المقدس کی سمت تھا، سن دو ہجری میں تحویلِ قبلہ کا حکم آیا تو ''کعبۃ اللہ'' کو قبلہ مقرر کر دیا گیا۔(۳)

---

(۱) مسجد المزدلفة ، هو المشعر الحرام ذكره الله فى القرآن ، ولانال معمورًا يصلى فيه ليلة جمع و فجرها . (معالم مكّة التاريخية والأثرية : (ص: ٢٧٥) حرف الميم ، مسجد المزدلفة ، ط: دار مكّة)
▭ وينزل بقرب جبل قزح أى إن تيسّر ...... جبل بالمزدلفة عنده مسجد يسمّى بالمشعر الحرام ، وهو أفضل مواقف مزدلفة . (إرشاد السارى : (ص: ٣٠٢) باب أحكام المزدلفة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)
▭ تاریخ مکہ مکرمہ، ڈاکٹر محمد الیاس عبدالغنی، ص: ۱۲۵، مسجد مشعر حرام، ط: مطابع الرشید المدینۃ المنورہ۔

(۲) وعمل فيه بنفسه ﷺ ترغيبًا لهم ...... وطفق رسول الله ﷺ ينقل معهم اللبن فى ثيابه ...... وفى الرواية المتقدمة فى الصحيح عقب قوله : وجعلوا عضارتيه حجارة ، فجعلوا ينقلون ذٰلک الصخر ، وهم يرتجزون ورسول الله ﷺ معهم .... (وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفٰى : (١/ ٢٥٣) الباب الرابع : فيما يتعلق بأمور مسجدها الأعظم النبوى ، الفصل الأوّل ، ط: دار الكتب العلمية)
▭ البحر العميق : (٥/ ٢٧٥٥ ، ٢٧٥٦ ، ٢٧٥٧) الباب العشرون فى تاريخ المدينة ومايتعلق بمسجدها النبوى ، ذكر ابتداء بناء مسجد رسول الله ﷺ ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة.

(٣) وجعل قبلته إلى بيت المقدس ......اعلم أن النبىّ ﷺ صلى فى مسجده متوجّها إلى بيت =

مسجد نبوی کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا

مسجد نبوی ﷺ کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا بالکل جائز ہے، اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ (۱)

مسجد نبوی کی عظمت

مسجد نبوی ﷺ کی عظمت اور فضیلت کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ اس کی تعمیر خود نبی کریم ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھوں سے فرمائی اور موت تک اسی میں نماز ادا کی، اس کی نسبت اپنی طرف فرمائی اور اس کو اپنی مسجد کہا ہے، آپ ﷺ کا ارشاد ہے ''میری مسجد میں ایک نماز پڑھنا دوسری مسجدوں میں ہزار نمازیں پڑھنے سے زیادہ افضل ہے سوائے مسجد حرام کے۔ (۲)

المقدس سبعة عشر شهرًا ، وقيل : ستة عشر شهرًا ، ثم أمر بالتحول إلى الكعبة فى السنة الثانية من الهجرة فى صلاة الظهر يوم الثلاء ، النصف من شعبان ، وقيل : فى رجب . (البحر العميق : (٢٧٥٦/٥ ، ٢٧٥٩) الباب العشرون : فى تاريخ المدينة ومايتعلق بمسجدها النبوى ، ماجاء فى قبلة مسجد رسول الله ﷺ ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة)

▭ وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفىٰ : (٢٧٨/١) الباب الرابع : فيما يتعلق بأموع مسجدها الأعظم النبوى ، الفصل الثالث: فى مقامه الّذى كان يقوم به ﷺ ، أوّل صلاة إلى الكعبة ، ط: دار الكتب العلمية .

(١) لاتشدوا الرّحال الاَّ لثلاثة مساجد : المسجد الحرام ، ومسجدى هذا ، والمسجد الأقصى ، والمعنى كما أفاده فى الإحياء : أنّه لاتشد الرحال لمسجد من المساجد إلاَّ لهٰذه الثلاثة لما فيها من المضاعفة . (شامى : (٦٢٧/٢) كتاب الحج ، مطلب فى تفضيل قبره المكرم ﷺ ، ط: سعيد)

▭ غنية الناسک : (ص: ٣٧٤ ، ٣٧٥) خاتمة فى زيارة قبر سيد المرسلين ﷺ ، ط: إدارة القرآن .

(٢) فعن عبد اللّٰه ابن الزبير رضى الله عنهما قال : قال رسول الله ﷺ : " صلاة فى مسجدى هٰذا أفضل من ألف صلاة فيما سواه من المساجد الاَّ المسجد الحرام ، وصلاة فى المسجد الحرام أفضل من مائة صلاة فى هٰذا " ...... وكذا هى فى حق الرجال دون النّساء ...... =

مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پڑھنا

☆......مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پڑھنا مَردوں کے لئے مستحب ہے۔(۱)

☆......مسجد نبوی میں چالیس نمازیں پڑھنا عورتوں کے لئے مستحب نہیں ہے۔

عورتوں کے لئے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں بھی مسجد کے بجائے اپنی قیام گاہ یا ہوٹل میں نماز ادا کرنا افضل ہے۔(۲)

= (غنية الناسک : (ص: ۱۴۱ ، ۱۴۲) باب السعی بين الصفا والمروة ، فصل : فما ينبغی له الاعتناء به بعد الفراغ من السعی أيّام مقامه بمكّة ، مطلب فی مضاعفة الصلاة فی المسجد الحرام ، ط: إدارة القرآن)

🗀 وبنی ﷺ مسجده مربعًا ...... فلم يزل كذٰلک حتی قبض رسول الله ﷺ . (البحر العميق : (۵/۲۷۵۶ ، ۲۷۵۷) الباب العشرون فی تاريخ المدينة ...... ذكر ابتداء بناء رسول الله ﷺ ، ط: مؤسّسة الرّسالة ، المكتبة المكية)

🗀 وفاء الوفاء بأخبار دار المصطفٰی : (۱/۲۴۹ ، ۲۵۰) الباب الرابع : فيما يتعلق بأمور مسجدها الأعظم النبوی ، الفصل الأوّل ، ط: دار الكتب العلمية .

(۱) من صلی فی مسجدی أربعين صلاة كتبت له براء ة من النّار وبراء ة من العذاب و برائة من النفاق .رواه أحمد . (البحر العميق : (۱/۲۵۱) الباب الأوّل : فی الفضائل ، فصل : مسجد سيدنا رسول الله ﷺ ، والصلاة فيه ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة)

🗀 المعجم الوسيط للطبرانی : (۵/۳۲۵) رقم الحديث ، ۵۴۴۴ ، باب الميم من اسمه محمد ، ط: دار الحرمين .

🗀 مسند أحمد : (۲۰/۴۰) رقم الحديث : ۱۲۵۸۳ ، مسند المكثر من الصحابة ، مسند أنس بن مالک ، ط: مؤسّسة الرسالة .

(۲) عن عبد اللّٰه عن النبیّ ﷺ قال : صلاة المرأة فی بيتها أفضل من صلاتها فی حجرتها ، وصلاتها فی حجرتها فی مخدعها أفضل من صلاتها فی بيتها . (سنن أبی داود : (۱/۹۱) كتاب الصلاة ، باب ماجاء فی خروج النّساء إلی المسجد ، ط: حقانيه ملتان)

🗀 كنز العمال : (۷/۲۷۶) رقم الحديث : ۲۰۸۶۲ ، كتاب الصلاة ، الباب الخامس : فی صلاة الجماعة ...... الفصل الثالث : فی فضائل المسجد وآدابه و محظوراته ، ط: مؤسّسة الرّسالة . =

مسجد نمرہ

’’نمرہ‘‘ اس چادر کو کہتے ہیں جس میں سیاہ وسفید خطوط ہوں، شاید وہاں کے پہاڑ کا کچھ حصہ سیاہ اور کچھ حصہ سفید ہوگا۔(۱)

مسعیٰ

’’مسعیٰ‘‘ (سعی کرنے کی جگہ) کی لمبائی (۳۹۴،۵) میٹر ہے، یہ پیمائش صفا کی بلندی پر دیوار سے شروع ہوکر مروہ کی بلندی پر دیوار تک ہے، مسعیٰ پٹی کا عرض (چوڑائی) بیس میٹر ہے، لیکن موجودہ دور میں سابقہ چوڑائی کی مقدار میں اضافہ کر کے ڈبل کر دیا گیا ہے۔

مسعیٰ کا حکم توسیع کے بعد

مسجد حرام کی توسیع کے بعد صفا مروہ مسجد حرام کے اندر آ گیا ہے، لیکن مسجد حرام کے حکم میں نہیں ہے بلکہ اپنے سابقہ حکم پر باقی رہے گا، اور حائضہ اور جنبی وغیرہ کا داخلہ ممنوع نہیں ہوگا۔(۲)

= فمجموع الأحاديث يشعر بكون النّساء مأمورات بأن يشهدن الجماعات، وصلاة العيد أوّلاً، ثم حضهنّ النّبيّ ﷺ على الصلاة في البيوت، وقال: إنّ صلاتها في بيتها خير من صلاتها في مسجدي ...... (إعلاء السنن: (۱۰۸/۸) أبواب العيدين، باب وجوب صلاة العيدين، ط: إدارة القرآن)

(۱) ”النمرة“ أنثى النمر، والقطعة من السحاب المكون من قطع صغار متدان بعضها من بعض (ج) نمر، وكساء فيه خطوط بيض و سود (ج) نمار والنامرة. (المعجم الوسيط: (۹۵۴/۲) باب النون، نمر، ط: دار الدعوة)

(۲) القرار الثالث: بشأن حكم المسعى بعد التوسعة السعودية، هل تبقى له الأحكام السابقة أم يدخل حكمه ضمن حكم المسجد؟

الحمد لله، والصلاة والسلام على من لانبي بعده، سيدنا ونبينا محمد وعلى آله وصحبه وسلم ...... أمّا بعد: =

مشتبہ رقم

مشتبہ رقم سے حج کرنا بہتر نہیں، اس لئے ایسے آدمی کو چاہیئے کہ قرض لے کر حج کو جائے، مگر مسلمان سے قرض لے کر اس کے قرض کو مشتبہ مال سے ادا کرنا زیادہ سخت گناہ ہے، اور غیر مسلم کے قرض کو مشتبہ مال سے ادا کرنا زیادہ سخت گناہ نہیں۔ (۱)

مشتبہ مال میں قرض کا حیلہ کرنا

''مال مشتبہ میں قرض کا حیلہ کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔ (۳۰/٤)

مشترکہ کاروبار

اگر مشترکہ کاروبار میں ہر ایک شریک کے حصہ میں اتنی رقم آتی ہے کہ اس

= فإن مجلس المجمع الفقهى الاسلامى برابطة العالم الاسلامى فى دورته الرابعة عشرة المنعقدة بمكة المكرّمة الّتى بدأت يوم السبت ۲۰ من شعبان ۱۴۱۵ھ، ۲۱/۱/۱۹۹۵م، قد نظر فى هٰذا الموضوع، فقرّر بأغلبيّة أنّ المسعٰى بعد دخوله ضمن مبنى المسجد الحرام لايأخذ حكم المسجد ولا تشمله أحكامه؛ لأنّه مشعر مستقل يقول اللّٰه عزّ وجلّ: ﴿إنّ الصّفا والمروة من شعائر اللّٰه فمن حجّ البيت أو اعتمرّ فلا جناح عليه أن يطوّف بهما﴾ (البقرة: ۱۵۸)

وقد قال بذٰلک جمهور الفقهاء، ومنهم الأئمة الأربعة، وتجوز الصلاة فيه متابعة للإمام فى المسجد الحرام، كغيره من البقاع الطاهره، ويجوز المكث فيه و السعى للحائض والجنب، وإن كان المستحب فى السعى الطهارة، واللّٰه أعلم.

وصلى اللّٰه على سيّدنا محمد وآله و صحبهٖ، وسلم تسليمًا كثيرًا، والحمد للّٰه ربّ العالمين.

رئيس مجلس المجمع الفقهى الاسلامى: عبد العزيز بن عبد اللّٰه بن باز، نائب الرئيس أحمد محمد على.

التوقيعات:

محمد بن جبير، عبد اللّٰه عبد الرحمٰن البسان، عبد الرحمٰن حمزة المرزوقى.

(مجلة المجمع الفقهى الاسلامى: (ص: ۲۹۵)

(۱) وإذا أراد الرّجل أن يحجّ بمال فيه شبهة، فإنّه يستدين للحج ويقضى دينه من ماله، كذا فى فتاوىٰ قاضى خان. (الهندية: (۲۲۰/۱) كتاب المناسک، الباب الأوّل، ط: رشيديه)

إرشاد السارى: (ص: ۹) مقدمة فى آداب مريد الحج، الفصل الأوّل، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

غنية الناسک: (ص: ۳۵) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب سفرهٖ، ط: إدارة القرآن.

سے حج کے جملہ اخراجات اور اہل وعیال کا خرچہ پورا ہوتا ہوتو ہر حصہ دار پر حج فرض ہوگا۔(۱)

مشعر حرام میں وقوف کی وجہ

مشعر حرام ایک پہاڑ کا نام ہے، جو مزدلفہ میں واقع ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس کے پاس وقوف فرمایا ہے اس لئے وہاں وقوف کرنا افضل ہے، اور پورے مزدلفہ میں جہاں بھی قیام اور وقوف کرے جائز ہے۔(۲)

مزدلفہ میں لوگ پہنچ کر مغرب وعشاء ایک ساتھ ادا کر کے سو جاتے ہیں، صبح فجر کے بعد مزدلفہ کا وقوف شروع ہوتا ہے اور یہ وقوف اس لئے مشروع کیا گیا ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں لوگ یہاں پر تفاخر اور نام ونمود کی محفلیں جماتے تھے، اسلام

---

(۱) ومنها القدرة على الزاد والراحلة بطريق الملك والإجارة ، دون الإعارة و الإباحة ...... وتفسير ملک الزاد والراحلة أن يكون له مال فاضل عن حاجته ، و هو ماسوىٰ مسكنه ولبسه وخدمه وأثاث بيته قدر ما يبلغه إلى مكّة ذاهبًا وجائيًا . (الهندية : (۲۱۷/۱) كتاب المناسک ، الباب الأوّل ، ط: رشيديه)

غنية الناسک : (ص: ۱۹) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد الساری : (ص: ۵۷) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل ، شرائط الوجوب ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) وينزل بقرب جبل قزح أی إن تيسّر وهو بضم القاف وفتح الزاى : جبل بالمزدلفة عند مسجد يسمّى بالمشعر الحرام وهو أفضل مواقف مزدلفة ...... وأمّا مكان الوقوف فجزء من أجزاء مزدلفة ، أیّ جزء كان ، لكن الموضع المسمّى بالمشعر الحرام أفضل أجزائه لوقوفه ﷺ به ، والمزدلفة كلها موقف إلّا وادى محسر .... (إرشاد الساری : (ص: ۳۰۲ و ۳۱۱) باب أحكام المزدلفة ، وفصل فی الوقوف بها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۶۷) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فی شرائط الوقوف بها ، وبيان وقته وقدره وركنه ومكانه ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۵۰۸/۲) كتاب الحج ، مطلب فی إجابة الدّعاء ، ط: سعيد .

نے اس کو کثرتِ ذکر سے بدل دیا۔(۱)

سورۃ البقرۃ کی آیت ۱۹۸ میں ہے:

﴿ فَإِذَا أَفَضْتُم مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّيْنَ ﴾

''یعنی جب تم لوگ عرفات سے لوٹو تو مشعر حرام کے پاس اللہ کو یاد کرو، اور اس طرح یاد کرو جس طرح تم کو بتلا رکھا ہے، اگر چہ تم اس سے پہلے گمراہوں میں سے تھے یعنی جاہلیت کے زمانہ میں یہاں پر جو کچھ کیا جاتا تھا وہ گمراہی تھی''۔

یہاں پر کثرت سے اللہ کو یاد کرنے کا حکم اس لئے دیا کہ جاہلیت کی عادت کا انسداد ہو جائے یعنی یہ ذکر ان کو تفاخر اور نام ونمود کا موقع ہی نہ دے نیز اس جگہ ذکرِ الٰہی کے ذریعہ توحید کی شان بلند کرنا ایک طرح منافست، سبقت اور ریس کی ترغیب ہے کہ دیکھیں تم خدا کی یاد زیادہ کرتے ہو یا مشرکین کے تفاخر کا پلہ بھاری ہے۔(۲)

(۱،۲) والسر فی المبیت بمزدلفة أنّه کان سنة قدیمة فیهم ، ولعلهم اصطلحوا علیها ، لما رأوا من أنّ للنّاس اجتماعًا لم یعهد مثله فی غیر هٰذا الموطن ، ومثل هٰذا مظنة أن یزاحم بعضهم بعضًا ویحطم بعضهم بعضا وإنّما یزاحم بعد الغروب ، وکانوا طول النّهار فی تعب یأتون من کل فجٍ عمیق فلو تجشموا أن یأتوا منی والحال هٰذه لتعبوا ، وکان أهل الجاهلیة یدفعون من عرفات قبل الغروب ، ولما کان ذٰلک قدرًا غیر ظاهر ولایتعین بالقطع ، ولا بدّ فی مثل هٰذا الاجتماع من تعیین لایحتمل الابهام وجب ان یعین بالغروب ، وإنّما شرع الوقوف بالمشعر الحرام ؛ لأنّه کان أهل الجاهلیة یتفاخرون ویتراء ون فأبدل من ذٰلک إکثار ذکر اللّٰه لیکون کادحًا عن عادتهم ویکون التنویه بالتوحید فی ذٰلک الموطن کالمنافسة کأنّه قیل : هل یکون ذکرکم اللّٰه أکثر أو ذکر أهل الجاهلیة مفاخرهم أکثر . (حجة اللّٰه البالغة : (۲/ ۲۰) مبحث فی أبواب من الحج ، صفة المناسک ، ط: میر محمد کتب خانه)

🗀 حکمة التشریع وفلسفته : (۱/ ۱۹۴) حکمة الحج ، حکمة الوقوف بالمشعر الحرام ، ط: حقانیه پشاور .

🗀 رحمة اللّٰه الواسعة : (۴/ ۲۰۳) صفة المناسک ، والسر فی المبیت بمزدلفة ، ط: زمزم کراچی.

مشین

اگر مشین ایسی ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے بال بھی کاٹ دیتی ہے تو یہ بھی اُسترہ کے قائم مقام ہوگا، ایسی مشین لگانے سے احرام سے نکل جائے گا، اور اگر بال بہت ہی چھوٹے ہوں جو مشین میں نہیں آتے تو اُسترہ پھیرنا لازم ہوگا، مشین پھیرنا کافی نہ ہوگا۔(۱)

مشین سے بال کاٹنا

''بال کتنے کاٹنا ضروری ہیں؟'' عنوان دیکھیں۔(۱۷٦/۱)

معتدہ

معتدہ کے لئے عدت کے دوران سفر کرنا منع ہے، اس لئے عدت کے دوران کوئی بھی عورت حج کے لئے نہیں جاسکتی، تاہم اگر کوئی عورت عدت کے دوران حج کے لئے چلی جائے گی تو حج ادا ہو جائے گا لیکن وہ سخت گناہ گار ہوگی، اس پر توبہ واستغفار کرنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولو أزال الشعر بالنورة أو الحلق أو النتف بيده أو أسنانه ...... بفعله أو بفعل غيره أجزأ عن الحلق ...... ولو تعذر الحلق لعارض ...... تعين التقصير أو التقصير أى تعذر لكون الشعر قصيرًا تعيّن الحلق، ...... (إرشاد السارى : (ص: ۳۲۴) باب مناسک منٰی ، فصل : فی الحلق و التقصير ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۷۴ ، ۱۷۵) باب مناسک منٰی يوم النحر ، فصل : فی الحلق ، ط: إدارة القرآن .

شامی : (۵۱٦/۲) كتاب الحج ، قبيل : مطلب فی طواف الزيارة ، ط: سعيد .

(۲) الخامس : عدم العدة عليها مطلقًا ...... فلو كانت معتدة عند خروج أهل بلدها لايجب عليها ...... فإن حجت وهی فی العدة ، جازت بالاتفاق و كانت عاصية ، والعدة أقوىٰ فی منع الخروج من عدم المحرم حتى منعت مادون السفر .... (غنية الناسک : (ص: ۲۹) باب شرائط الحج ، =

معذور

☆......اگر معذور آدمی پر حج فرض ہے اور وہ عذر کی وجہ سے حج پر نہیں جا سکتا اور خود گاڑی پر سوار بھی نہیں ہوسکتا، اور اُتر بھی نہیں سکتا تو ایسا آدمی دوسرے آدمی کو حج بدل کے لئے بھیج سکتا ہے، اگر زندگی میں عذر ختم ہو گیا تو دوبارہ خود حج کرنا لازم ہوگا اور اگر موت تک عذر ختم نہ ہوا تو حج بدل کافی ہو جائے گا۔(۱)

= فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۸۰) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الخامس : عدم العدة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ شامی : (۴۶۵/۲) كتاب الحج ، مطلب فی قولهم يقدم حق العبد علی حق الشرع ، ط: سعید .

(۱) العجز المستدام من وقت الإحجاج إلى وقت الموت ...... فلو أحجّ المعذور أی كالمريض سواء يرجٰی برؤه أم لا ، وكالمحبوس كان أمره ...... موقوفًا إن استمرّ عذره ...... إلی الموت جاز وإن زال عذره ...... وجب عليه الأداء بنفسهٖ أی المباشرة بفعلهٖ وظهرت نفلية الأوّل ...... (إرشاد الساری : (ص: ۲۱۲ ، ۲۱۳) باب الحج عن الغير ، فصل : فی شرائط جواز الإحجاج ، ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۳۲۱) باب الحج عن الغير ، فصل : فی شرائط النيابة فی الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۵۹۸/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعید .

▭ فلايجب الحج علی المقعد والزمن والمفلوج ...... وعندهما يجب الحج عليهم إذا ملكوا الزاد والراحلة ومؤنة من يرفعهم ويضعهم ، ويقودهم إلی المناسک ولكن ليس عليهم الأداء بأنفسهم فعليهم الإحجاج أو الإيصاء به عند الموت ، وصححه قاضی خان واختاره كثير من المشائخ منهم ابن الهمام رحمهم اللّٰه تعالیٰ ...... والخلاف فيمن ملک مابه الاستطاعة وهو معذور حتی مات فإن ملكه وهو صحيح ، فلم يحجّ من عامه حتی زالت الصحة ، فإنّه يتقرر دينًا فی ذمّته بالاتفاق ، فيجب عليه الإحجاج أو الإيصاء به عند الموت. (غنية الناسک : (ص: ۲۳ ، ۲۴) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر المختار مع رد المحتار : (۴۵۹/۲) كتاب الحج ، مطلب فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد.

▭ إرشاد الساری : (ص: ۷۱ ، ۷۲) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☆......اگر معذور آدمی نے زندگی میں حج بدل نہیں کرایا تو حج بدل کے لئے وصیت کر کے جانا لازم ہوگا اور وارثوں پر اس کے ایک تہائی ترکہ میں سے اس کا حج بدل کرانا لازم ہوگا۔(۱)

☆......اگر کسی آدمی میں معذور ہونے کی تمام شرائط موجود ہوں تو جس عذر کی وجہ سے وہ معذور ہوا ہے اُس عذر کے پیش آنے سے اس کا وضو نہیں ٹوٹے گا، ایسا آدمی نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد وضو کر لے، پھر اسی وضو سے اسی عذر کی حالت میں دوسری نماز کا وقت داخل ہونے سے پہلے پہلے جتنی بھی نمازیں پڑھنا

---

(۱) العجز المستدام من وقت الإحجاج إلى وقت الموت ...... فلو أحجّ المعذور أى كالمريض سواء يرجٰى برؤه أم لا ، وكالمحبوس كان أمره ...... موقوفًا إن استمرّ عذره ...... إلى الموت جاز وإن زال عذره ...... وجب عليه الأداء بنفسهٖ أى المباشرة بفعلهٖ وظهرت نفلية الأوّل ...... (إرشاد السارى : (ص: ۲۱۲ ، ۲۱۳) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط جواز الإحجاج ، ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۳۲۱) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۵۹۸/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد .

فلايجب الحج على المقعد والزمن والمفلوج ...... وعندهما يجب الحج عليهم إذا ملكوا الزاد والراحلة ومؤنة من يرفعهم ويضعهم ، ويقودهم إلى المناسک ولكن ليس عليهم الأداء بأنفسهم فعليهم الإحجاج أو الإيصاء به عند الموت ، وصححه قاضى خان واختاره كثير من المشائخ منهم ابن الهمام رحمهم اللّٰه تعالىٰ ...... والخلاف فيمن ملک مابه الاستطاعة وهو معذور حتى مات فإن ملكه وهو صحيح ، فلم يحجّ من عامه حتى زالت الصحة ، فإنّه يتقرر دينًا فى ذمّته بالاتفاق ، فيجب عليه الإحجاج أو الإيصاء به عند الموت. (غنية الناسک : (ص: ۲۳ ، ۲۴) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

الدر المختار مع رد المحتار : (۴۵۹/۲) كتاب الحج ، مطلب فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد.

إرشاد السارى : (ص: ۷۱ ، ۷۲) باب شرائط الحج ، النوع الثانى : شرائط الأداء ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

چاہے، پڑھ لے،اسی طرح اس دوران جتنے طواف کرنا چاہے وہ کرسکتا ہے، یہ معذور آدمی نماز اورطواف کے درمیان اس عذر کے پیش آنے سے گنہگار نہ ہوگا۔

البتہ نماز کا وقت نکل جانے کے بعد وضوٹوٹ جائے گا اس لئے اس وقت دوبارہ وضو کرلے۔(۱)

☆......اگر طواف کے دوران نماز کا وقت نکل گیا تو اس وقت دوبارہ وضو کرے ،اگر طواف کے چار چکروں کے بعد وقت نکل گیا تو دوبارہ وضو کرنے کے بعد طواف کے بقیہ چکر پورے کرسکتا ہے،لیکن چار چکر سے کم ہونے کی صورت میں وضو کرنے کے بعد دوبارہ طواف شروع کرنا افضل ہے۔(۲)

---

(۱) وصاحب عذر من به سلس بول لایمکنه إمساکه أو استطلاق بطن ...... ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بأن لایجد فی جمیع وقتها زمنا یتوضّأ ویصلی فیه خالیًا عن الحدث ولوحکمًا ...... وحکمه الوضوء لاغسل ثوبه ونحوه ، لکل فرض اللام للوقت کما فی لدلوک الشمس ...... ثم یصلی به فرضًا و نفلاً فدخل الواجب بالأولیٰ فإذا خرج الوقت بطل أی ظهر حدث السابق حتی لو توضأ علی الانقطاع و دام إلی خروجه لم یبطل بالخروج مالم یطرأ حدث آخر أو یسیل کمسألة مسح خفه . (الدر المختار مع الرد : (۳۰۵/۱، ۳۰۶) کتاب الطهارة ، باب الحیض ، مطلب فی أحکام المعذور ،ط : سعید)

▭ الهندیة : (۴۰/۱ / ۴۱) کتاب الطهارة ، الباب السادس فی الدماء المختصة بالنّساء ، الفصل الرابع فی أحکام الحیض والنفاس والاستحاضة ، وممایتّصل بذٰلک أحکام المعذور، ط: رشیدیه .

▭ البحر الرائق : (۲۱۵/۱) کتاب الطهارة ، باب الحیض ، ط: سعید .

(۱) وصاحب العذر الدائم أی حقیقة أو حکما إذا طاف أربعة أشواط ثم خرج الوقت : توضأ أی قیاسًا للطواف علی الصلاة ، وبنی أی علیه وأتیٰ بالباقی من الواجب ولاشیئ علیه أی بفعله ذٰلک لترکه الموالاة بعذر ، والظاهر أنّ الحکم کذٰلک فی أقلّ من الأربعة إلاَّ أن الإعادة أفضل . (إرشاد الساری : (ص: ۲۳۶، ۲۳۷) باب أنواع الأطوفة وأحکامها ، فصل : فی مسائل شتی ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۱۲۷) باب فی ماهیة الطواف وأنواعه ...... فصل : وأمّا مکروهاته ، تنبیه ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۴۹۷/۲) کتاب الحج ، مطلب فی القدوم ، ط: سعید .

☆......معذور آدمی میدانِ عرفات میں مسجد نمرہ کے امام کے پیچھے ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ پڑھ سکتا ہے، ظہر کی نماز کے بعد عصر کی نماز ادا کرنے کے لئے دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، کیونکہ معذور شرعی کا وضو نماز کا وقت خارج ہونے سے ٹوٹتا ہے اور عرفات میں مسجد نمرہ کے امام کے پیچھے عصر کی نماز ظہر کے وقت میں پڑھی جاتی ہے، ظہر کا وقت خارج نہیں ہوتا اس لئے معذور شرعی کا وضو نہیں ٹوٹے گا۔(۱)

معذور آدمی طواف کیسے کرے؟

اگر معذور آدمی طواف خود کر سکتا ہے تو خود کرے ورنہ کسی کے سہارے سے کرے یا وہیل چیئر وغیرہ پر جیسے عام معذور لوگ وہاں کرتے ہیں، اسی طرح کرے۔(۲)

معذور آدمی طواف کے نفل کیسے پڑھے؟

معذور آدمی جیسے فرض نماز پڑھتا ہے ویسے ہی واجب الطّواف کی نماز بھی پڑھے، اگر کھڑے ہو کر پڑھ سکتا ہے تو کھڑے ہو کر پڑھے، اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو پھر بیٹھ کر نماز ادا کرے، اور طواف خود یا کسی کے سہارے سے

---

(۱) انظر الحاشية السابقة ، رقم : ۳ ، علی الصفحة السابقة : ۴۳۲ .

(۲) الرابع أی من الواجبات المشی فيه للقادر ...... فلو طاف أیّ طواف يجب المشی فيه راكبًا أو محمولاً أو زحفًا ...... بلاعذر ، فعليه الإعادة ، أی مادام بمكّة ، أو الدم أی لتركه الواجب ،وإن كان أی تركه بعذر لا شیئ عليه كما فی سائر الواجبات . (إرشاد الساری : (ص: ۲۱۵) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل : فی واجبات الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۱۱۴) باب فی ماهية الطواف ...... فصل : فی واجبات الطواف ، ط: إدارة القرآن .

🗀 الدر مع الرد : (۴۶۸/۲) كتاب الحج ، مطلب فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد.

یا وہیل چیئر وغیرہ پر جیسے عام معذور لوگ وہاں پر کرتے ہیں اسی طرح کرے۔(۱)

معذور باپ کی طرف سے جدہ میں مقیم بیٹے کا حج کرنا

معذور کا حج بدل

اگر معذور پر حج فرض ہے، اور اس کا عذر ایسا ہے کہ عمر بھر ختم ہونے کی اُمید نہیں تو اس کی طرف سے حج بدل کرانا جائز ہے، اگر یہ عذر عمر بھر رہے گا تو یہ حج بدل معتبر ہوگا اور اگر یہ عذر کسی وقت دور ہو گیا اور خود جا کر حج کرنے کے قابل ہو گیا تو اس آدمی کو خود جا کر فرض حج دوبارہ ادا کرنا لازم ہوگا اور حج بدل کے طور پر پہلے جو حج کرایا تھا وہ نفلی حج ہو جائے گا۔(۲)

---

(۱) من تعذر عليه القيام أى كله لمرض حقيقى وحده أن يلحقه بالقيام ضرر ، به يفتىٰ ...... صلى قاعدًا ولو مستندًا إلى وسادة أو إنسان فإنّه يلزمه ذٰلک على المذهب ؛ لأنّ المرض اسقط عنه الأركان فالهيئات أولىٰ ...... (الدر مع الرد : (۲/۹۵ ، ۹۶ ، ۹۷) كتاب الصلاة ، باب صلاة المرض ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۲/۱۱۳) كتاب الصلاة ، باب صلاة المريض ، ط: سعيد .

الهندية : (۱/۱۳۶) كتاب الصلاة ، الباب الرابع عشر فى صلاة المريض ، ط: رشيديه.

وانظر الحاشية السابقة ، رقم : ۳ ، أيضًا على نفس الصفحة .

(۲) العجز المستدام من وقت الإحجاج إلى وقت الموت ...... فلو أحجّ المعذور أى كالمريض سواء يرجٰى برؤه أم لا ، وكالمحبوس كان أمره ...... موقوفًا إن استمرّ عذره ...... إلى الموت جاز وإن زال عذره ...... وجب عليه الأداء بنفسهٖ أى المباشرة بفعلهٖ وظهرت نفلية الأوّل ...... (إرشاد السارى : (ص: ۲۱۲ ، ۲۱۳) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط جواز الإحجاج ، ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۳۲۱) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۵۹۸) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد .

مغرب کی نماز مزدلفہ میں پڑھنے کی وجہ

مغرب کی نماز مزدلفہ میں پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ وقوف عرفہ آفتاب غروب ہونے کے بعد ختم کیا جاتا ہے، اب اگر لوگ مغرب کی نماز پڑھ کر مزدلفہ کے لئے روانہ ہوں گے تو بہت تاخیر ہو جائے گی، اور رات کا بڑا حصہ سفر کی نذر ہو جائے گا اور مزدلفہ کے وقوف میں خلل پڑے گا، اس لئے وقوفِ عرفہ ختم کرتے ہی مزدلفہ کے لئے روانگی ہو جاتی ہے، لوگ جلد از جلد مزدلفہ پہنچ کر دونوں نمازیں مغرب وعشاء ایک ساتھ ادا کر کے آرام کرتے ہیں اور صبح تازہ دَم ہو کر مزدلفہ میں وقوف کرتے ہیں۔(۱)

مطاف

بیت اللہ کے چاروں طرف طواف کرنے کی جو جگہ ہے اور اس میں بہترین قسم کے ٹھنڈے پتھر لگے ہوئے ہیں، اس کو ''مطاف'' کہتے ہیں۔(۲)

مفرد

حج کرنے والا، جس نے میقات سے یا اس سے پہلے صرف حج کا احرام باندھا ہو، اس کے ساتھ عمرہ کو شامل نہ کیا ہو۔(۳)

---

(۱) رحمة اللّٰه والواسعة : (۲۳۴/۴) مبحث فی أبواب من الحج ، عرفه اور مزدلفه میں نمازیں جمع کرنے میں حکمت ، ط: زمزم کراچی .

(۲) (المطاف) ...... وموضع الطواف حول الكعبة ...... (المعجم الوسيط : (۵۷۱/۲) باب الطاء ، طاف ، ط: دار الدعوة)

☐ والمطاف موضع المطاف حول الكعبة وفی الحديث ذكر الطواف بالبيت ، وهو الدوران حوله . (لسان العرب : (۲۲۵/۹) باب الطاء ، طوف ، ط: دار صادر ، بيروت)

(۳) الإفراد ...... فی الفقه : ألاّ يجمع بين الحج والعمرة فی الإحرام . (المعجم الوسيط : (۶۷۹/۲) باب الفاء ، فرد ، ط: دار الدعوة)

☐ الإفراد : أی إفراد كل واحد من الحج والعمرة بإحرام على حدة . (العناية شرح الهداية على =

مفرد طوافِ قدوم کے بعد کیا کرے؟

''سعی سے فارغ ہوکر کیا کرنا چاہیئے؟'' عنوان دیکھیں۔(۴۳۵/۲)

مفرد کے لئے ترتیب

''ترتیب'' عنوان دیکھیں۔(۲۵۹/۱)

مفلوج

اگر مفلوج آدمی پر حج فرض ہے تو اس پر حج بدل کرانا فرض ہے، اگر زندگی میں مفلوج ہونے کا عذر ختم ہو گیا تو دوبارہ خود حج کرنا لازم ہوگا، ورنہ پہلے کا کرایا ہوا حج بدل کافی ہو جائے گا۔(۱)

مقامِ ابراہیم

☆...... یہ جنتی پتھر ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پر کھڑے ہو کر بیت اللہ شریف کی تعمیر کی، یہ پتھر مطاف کے مشرقی کنارے پر ممبر اور زمزم کے درمیان ایک جالی دار شیشہ کے قبہ میں رکھا ہوا ہے۔(۳)

= هامش فتح القدير : (۵۳۳/۲) كتاب الحج ، باب القران ، ط: رشيديه)

🗀 الجوهرة النيّرة : (۲۰۰/۱) كتاب الحج ، باب القران ، ط: حقانيه ملتان .

(۱) العجز المستدام من وقت الإحجاج إلى وقت الموت ...... فلو أحجّ المعذور أى كالمريض سواء يرجى برؤه أم لا ، وكالمحبوس كان أمره ...... موقوفًا إن استمرّ عذره ...... إلى الموت جاز وإن زال عذره ...... وجب عليه الأداء بنفسه أى المباشرة بفعله وظهرت نفلية الأوّل ...... (إرشاد السارى : (ص: ۲۱۲ ، ۲۱۳) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط جواز الإحجاج ، ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۳۲۱) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، ط: إدارة القرآن .

🗀 الدر مع الرد : (۵۹۸/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد .

(۳) ومقام إبراهيم هو الحجر الّذى وقف عليه إبراهيم ، واختلفوا فى المراد من المقام فى قوله =

☆......مقامِ ابراہیم کو بوسہ دینا یا اس کو چھونا یا استلام کرنا منع ہے، بعض لوگ مقامِ ابراہیم کا استلام کرتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے اس سے بچنا چاہیئے ۔(۱)

☆......طواف کے سات چکر مکمل کرنے کے بعد آٹھویں مرتبہ حجرِ اسود کا استلام کر کے دو رکعت نماز پڑھنا واجب ہے، اور یہ دو رکعت مقامِ ابراہیم اور بیت اللہ کو سامنے لے کر پڑھنا مستحب ہے، اگر وہاں جگہ نہ ملے تو دوسری جگہ پڑھ لے ۔(۲)

= تعالیٰ : ﴿ فیه اٰیٰت بیّناتٌ مقام إبراهیم ﴾ فقال الجمهور : هو الحجر المعروف ...... وفی سبب وقوفه علیه أقوال : أحدها : أنّه وقف علیه لبناء البیت قاله سعید بن جبیر .... (البحر العمیق : (۲۵۴۳/۵ ، ۲۵۴۴) الباب التاسع عشر ، تاریخ مکّة ومایتعلق بالکعبة والمسجد الحرام ، ماجاء فی مقام إبراهیم علیه السلام ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة)

🗁 أحکام القرآن للقرطبی : (۱۱۳/۲) سورة البقرة : ۱۲۵ ، ط: رشیدیه .

🗁 تفسیر ابن کثیر : (۲۹۱/۱) سورة البقرة ، الآیة : ۱۲۵ ، ط: دار الکتب العلمیة .

(۱) فأمّا تقبیل الأحجار والقبور والجدار والستور ، وأیدی الظلمة الفسقة ، واستلام ذٰلک جمیعه ، فلایجوز ، ولوکانت أحجار الکعبة أو القبر الشریف وأجدار حجرته ، أو ستورهما ، أو صخرة بیت المقدس ، فإنّ التقبیل والإستلام ونحوهما تعظیم ، والتعظیم خاص باللّٰه تعالیٰ فلایجوز إلاّ فیما أذن فیه . (غنیة الناسک : (ص: ۱۲۷) باب فی ماهیة الطواف وأنواعه ، فصل : مباحات الطواف ، تنبیه : لایشرع التقبیل الاّ للحجر الأسود ، ط: إدارة القرآن)

🗁 حاشیة الشلبی علی التبیین : (۱۵/۲) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: إمدادیة ملتان.

🗁 حاشیة الطحطاوی علی المراقی : (ص: ۶۲۰ ، ۶۲۱) ، کتاب الصلاة ، باب أحکام الجنائز ، فصل : فی زیارة القبور ، ط: قدیمی .

(۲) (وختم الطواف باستلام الحجر استنانًا ثم صلی شفعًا) فی وقت مباح (یجب) ...... (بعد کل اسبوع عند المقام) حجارة ظهر فیها أثر قدمی الخلیل (أو غیره من المسجد ، وهل یتعین المسجد قولان ...... (قوله : عند المقام) عبارة اللباب خلف المقام ، قال : والمراد به مایصدق علی ذٰلک عادة ، وعرفا مع القرب ، وعن ابن عمر رضی اللّٰه عنهما أنّه إذا أراد أن یرکع خلف المقام جعل بینه و بین المقام صفًّا أو صفین أو رجلا أو رجلین ، رواه عبد الرزاق ، (قوله : قولان) ...... والمشهور فی عامة الکتب أن صلاتها فی المسجد أفضل من غیره ، وفی اللباب : ولاتختصّ بزمان ولا مکان ولا تفوت فلو ترکها لم تجبر یدم ، ولو صلاها خارج الحرم ولو بعد الرجوع إلی وطنه جاز ویکره ، ویستحب أدائها خلف المقام ، ثم فی الکعبة ، ثم فی الحجر تحت المیزاب ، ثم کل ماقرب من =

☆......مزید ''حجر اسود'' عنوان بھی دیکھ لیں۔(۲/۱۳۰)

مقامِ ابراہیم پر نماز ادا کرنا

☆......اگر جگہ ہے اور کسی کو تکلیف بھی نہ پہنچے تو طواف کے بعد مقامِ ابراہیم کے پاس طواف کی دو رکعت نماز پڑھنا افضل ہے، یا حطیم میں گنجائش ہو تو وہاں پڑھ لے، ورنہ ہجوم کی صورت میں کسی جگہ بھی پڑھ سکتا ہے، بلکہ سارے حرم شریف میں کہیں بھی پڑھ لے یا مسجد حرام سے باہر اپنی قیام گاہ میں پڑھ لے تب بھی جائز ہے۔(۱)

☆......اگر ہجوم کی وجہ سے مقامِ ابراہیم کے پاس نماز پڑھنے سے اپنے آپ کو یا کسی دوسرے کو ایذاء پہنچنے کا اندیشہ ہو تو مقامِ ابراہیم کے پاس نماز نہ پڑھے، بلکہ کسی اور جگہ پر پڑھے، کیونکہ کسی مسلمان کو تکلیف پہنچانا حرام ہے۔(۲)

= الحجر ، ثم باقی الحجر ثم ماقرب من البیت ، ثم المسجد ، ثم الحرم ، ثم لافضیلة بعد الحرم بل الإساءة . (الدر مع الرد : (۲/۴۹۸ ، ۴۹۹) کتاب الحج ، مطلب : فی طواف القدوم ، ط: سعید)

🗀 (قوله : وترک الإیذاء واجب) أی فلایترک الواجب لفعل السنة . (الشامی : (۲/۴۹۴) کتاب الحج ، مطلب فی دخول مکّة ، ط: سعید)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۲۱۸ ــ ۲۲۲) باب أنواع الأطوفة ...... فصل : فی رکعتی الطواف وأحکامها ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

🗀 غنیة الناسک : (۱۱۲ ، ۱۱۷) باب فی ماهیة الطواف وأنواعه ...... فضل : من الواجبات رکعتا الطواف ، ط: إدارة القرآن .

(۱، ۲) (وختم الطواف باستلام الحجر استنانًا ثم صلی شفعًا) فی وقت مباح (یجب) ...... (بعد کل اسبوع عند المقام) حجارة ظهر فیها أثر قدمی الخلیل (أو غیره من المسجد ، وهل یتعین المسجد قولان ...... (قوله : عند المقام) عبارة اللباب خلف المقام ، قال : والمراد به مایصدق علی ذٰلک عادة ، وعرفا مع القرب ، وعن ابن عمر رضی اللّٰه عنهما أنّه إذا أراد أن یرکع خلف المقام جعل بینه و بین المقام صفًّا أو صفین أو رجلا أو رجلین ، رواه عبد الرزاق ، (قوله : قولان) ...... والمشهور فی عامة الکتب أن صلاتها فی المسجد أفضل من غیره ، وفی اللباب : ولاتختصّ بزمان ولا مکان ولا تفوت فلو ترکها لم تجبر یدم ، ولو صلاها خارج الحرم =

☆......طواف کے بعد دو رکعت مقامِ ابراہیم کے پاس پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ مقامِ ابراہیم اور بیت اللہ شریف دونوں نمازی کے سامنے ہوں، اور مقامِ ابراہیم سے جتنا قریب ہو سکے، بہتر ہے، اور اگر کچھ فاصلہ بھی ہو تو بھی درست ہے، لوگوں کو تکلیف دے کر آگے پہنچنا جہالت اور گناہ ہے۔(۱)

= ولو بعد الرجوع إلى وطنه جاز ويكره ، ويستحب أدائها خلف المقام ، ثم في الكعبة ، ثم في الحجر تحت الميزاب ، ثم كل ماقرب من الحجر ، ثم باقي الحجر ثم ماقرب من البيت ، ثم المسجد ، ثم الحرم ، ثم لافضيلة بعد الحرم بل الإساءة . (الدر مع الرد : (۴۹۸/۲ ، ۴۹۹) كتاب الحج ، مطلب : في طواف القدوم ، ط: سعيد)

▭ (قوله : وترك الإيذاء واجب) أي فلايترك الواجب لفعل السنة . (الشامي : (۴۹۴/۲) كتاب الحج ، مطلب في دخول مكّة ، ط: سعيد)

▭ إرشاد الساري : (ص: ۲۱۸ ــ ۲۲۲) باب أنواع الأطوفة ...... فصل : في ركعتي الطواف وأحكامها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ غنية الناسك : (۱۱۲ ، ۱۱۷) باب في ماهية الطواف وأنواعه ...... فضل : من الواجبات ركعتا الطواف ، ط: إدارة القرآن .

(۱) (وختم الطواف باستلام الحجر استنانًا ثم صلى شفعًا) في وقت مباح (يجب) ...... (بعد كل اسبوع عند المقام) حجارة ظهر فيها أثر قدمي الخليل (أو غيره من المسجد ، وهل يتعين المسجد قولان ...... (قوله : عند المقام) عبارة اللباب خلف المقام ، قال : والمراد به مايصدق على ذٰلك عادة ، وعرفا مع القرب ، وعن ابن عمر رضي اللّٰه عنهما أنّه إذا أراد أن يركع خلف المقام جعل بينه و بين المقام صفًّا أو صفين أو رجلا أو رجلين ، رواه عبد الرزاق ، (قوله : قولان) ...... والمشهور في عامة الكتب أن صلاتها في المسجد أفضل من غيره ، وفي اللباب : ولاتختصّ بزمان ولا مكان ولا تفوت فلو تركها لم تجبر يدم ، ولو صلاها خارج الحرم ولو بعد الرجوع إلى وطنه جاز ويكره ، ويستحب أدائها خلف المقام ، ثم في الكعبة ، ثم في الحجر تحت الميزاب ، ثم كل ماقرب من الحجر ، ثم باقي الحجر ثم ماقرب من البيت ، ثم المسجد ، ثم الحرم ، ثم لافضيلة بعد الحرم بل الإساءة . (الدر مع الرد : (۴۹۸/۲ ، ۴۹۹) كتاب الحج ، مطلب : في طواف القدوم ، ط: سعيد)

▭ (قوله : وترك الإيذاء واجب) أي فلايترك الواجب لفعل السنة . (الشامي : (۴۹۴/۲) كتاب الحج ، مطلب في دخول مكّة ، ط: سعيد)

▭ إرشاد الساري : (ص: ۲۱۸ ــ ۲۲۲) باب أنواع الأطوفة ...... فصل : في ركعتي الطواف وأحكامها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة . =

☆ ......اگر طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے کے لئے مقامِ ابراہیم کے قریب جگہ مل جائے تو مختصر قرأت کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھ کر مختصر دعا کر کے جگہ چھوڑ دینی چاہیئے، تاکہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو، یہاں لمبی دعاء یا زیادہ نوافل نہ پڑھیں۔(۱)

مقام کعبہ کی زمین

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کعبہ کی جگہ، زمین سے دو ہزار سال پہلے پیدا کی گئی اور اس وقت یہ جگہ پانی کے اوپر ایک چھوٹے سے ٹاپو کی طرح تھی، جس پر دو فرشتے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے رہتے تھے پھر اس کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو اسی ٹاپو سے زمین کو اس طرح

= غنية الناسک : (۱۱۶، ۱۱۷) باب فی ماهية الطواف وأنواعه ...... فضل : من الواجبات ركعتا الطواف ، ط: إدارة القرآن .

(۱) وهى واجبة بعد كل طواف فرضًا كان أو واجبًا أو سنةً أو نفلاً ولاتختصّ بزمان ولامكان ولاتفوت فلوتركها لم تجبر بدم ، ولو صلاها خارج الحرم ولو بعد الرجوع إلى وطنه جاز ويكره ، والسنّة الموالات بينها وبين الطواف وتستحبّ مؤكدًا أداؤها خلف المقام ، وأفضل الأماكن لأدائها خلف المقام ثم فى الكعبة ثم فى الحجر تحت الميزاب ثم كل ما قرب من الحجر إلى البيت ثم باقى الحجر ثم ما قرب من البيت ثم المسجد ثم الحرم ثم لافضيلة بعد الحرم بل الإساءة ، والمراد بماخلف المقام قيل : مايصدق على ذٰلک عادةً وعرفًا مع القرب وعن ابن عمر رضى اللّٰه عنهما : أنّه كان إذا أراد أن يركع خلف المقام جعل بينه وبين المقام صفًا أو صفين أو رجلاً أو رجلين ، رواه عبد الرزاق . ويستحب أن يقرأ فى الأولىٰ بسورة الكافرون وفى الثانية : الاخلاص ، ويستحب أن يدعو بعدها لنفسه ولمن أحب المسلمين ويدعو بدعاء آدم عليه السلام . (إرشاد السارى : (ص:۲۱۸ ـــ ۲۲۲) باب أنواع الأطوفة ، فصل : فى ركعتى الطواف أوحكامها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۱۶ ، ۱۱۷) باب فى ماهية الطواف وأنواعه وأركانه وشرائطه وسائر أحكامه ، فصل : من الواجبات ركعتا الطواف ، ط: إرادة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۴۹۸ ، ۴۹۹) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب فى طواف القدوم ، ط: سعيد .

پھیلایا کہ یہ ٹاپو زمین کے بیچ میں آ گیا (یعنی اس کے چاروں طرف زمین پھیل گئی جبکہ اس سے پہلے صرف زمین کا ٹکرا تھا۔(۱)

مقروض کا حج کرنا

اگر کوئی شخص مقروض ہے اور اس پر حج فرض نہیں ہے تو رقم ملتے ہی قرض ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے، قرض ادا کئے بغیر حج کے لئے جانا مناسب نہیں۔(۲)

میت کا قرض جب تک ادا نہ کیا جائے وہ محبوس رہتا ہے، اس لئے قرض ادا کرنے کا اہتمام کرنا سب سے زیادہ اہم ہے۔(۳)

---

(۱) قال : وعن أبی هريرة رضی اللّٰه تعالیٰ عنه : " خلقت الكعبة أی موضعها قبل الأرض بألفی سنة ، كانت حشفة على الماء ، عليها ملكان يسبحان ، فلما أراد اللّٰه تعالیٰ أن يخلق الأرض دحاها منها ، فجعلها فی وسط الأرض " انتهٰی . (السيرة الحلبية : (۱/۲۶۵) قبيل باب ماجاء من أمر رسول اللّٰه ﷺ عن أخبار اليهود وعن الرهبان من النصارٰی ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

(۲) وكذا مديون لامال له يقضی ، فإنّه يكره له الخروج إلى الحج والغزو إلاَّ بإذن الغريم فإن كان بالدين كفيل ، لايخرج إلاَّ بإذنهما وإن بغير إذنه فبإذن الطالب وحده (فتح) وفی الكبير : هٰذا فی الدين الحال أمّا فی المؤجل فله أن يسافر قبل حلول الأجل وإن بقی عنه شیئ قليل ، وليس للغريم منعه ، ولا أخذ الكفيل فی قولهم جميعًا ، كذا فی نفقات قاضيخان ، ولكن يستحب أن لايخرج حتی يؤكل من يقضی عنه عند حلوله وإن سافر معه الغريم فی ركبه وحل الأجل فی الطريق فللغريم منعه من السفر حتی يوفيه حقه ، ولو كان له مال فيه وفاء بالدين يقضی الدين أوّلاً وجوبًا إذا كان معجلاً وإن كان مؤجلاً فالأفضل أن يقضی الدين . (غنية الناسک : (ص: ۳۵) باب ماينبغی لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن)

▭ البحر الرائق : (۲/۳۰۹) كتاب الحج ، ط: سعيد .

▭ إرشاد الساری : (ص: ۹۱ ، ۹۲) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض وهی تسعة ، فصل : فی وجوب الحج على الفور ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۳) عن أبی هريرة عن النّبیّ ﷺ قال : نفس المؤمن معلقة بدينه حتی يقضی عنه ، (المستدرک للحاكم : (۲/۳۲) رقم الحديث : ۲۲۱۹ ، كتاب البيوع ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

▭ جامع الترمذی : (۱/۲۰۶) أبواب الجنائز ، باب ماجاء عن النّبیّ ﷺ أنّه قال : نفس المؤمن معلّقة بدينه حتی يقضی عنه ، ط: سعيد .

1 مسند أحمد : (۲/۴۴۰) رقم الحديث : ۹۶۷۷ ، مسند أبی هريرة ، ط: دار إحياء التراث العربی .

مقروض کا عمرہ

مقروض آدمی کو چاہئے کہ سب سے پہلے اپنے قرض خواہوں کا قرض ادا کرے پھر اس کے بعد عمرہ کے لئے جائے، کیونکہ عمرہ کرنا سنت اور قرض ادا کرنا فرض ہے اور فرض سنت پر مقدم ہے۔(۱)

مکان

☆......اگر کسی کے پاس دو منزلہ مکان ہے اور وہ خود اپنے مکان میں اوپر رہتا ہے اور نیچے کا مکان ضرورت سے زائد ہے تو اس پر حج فرض نہیں ہوگا۔

☆......کسی کے پاس اتنا بڑا مکان ہے کہ اس کا تھوڑا سا حصہ رہنے کے لئے کافی ہے اور باقی حصہ کو بیچ کر حج کرسکتا ہے تو اس کا بیچنا واجب نہیں ہے، لیکن ایسی صورت میں باقی حصہ کو فروخت کر کے حج کرنا افضل ہے۔

☆......اگر کسی کے پاس اتنا بڑا مکان ہے کہ اس کو بیچ کر حج بھی کرسکتا ہے اور چھوٹا سا مکان بھی خرید سکتا ہے تو اس کا بیچنا ضروری نہیں ہے، تاہم ایسے آدمی کے

---

(۱) ویکره الخروج إلى الغزو والحج لمن عليه الدين وإن لم يكن عنده مال ، مالم يقض دينه إلاّ بإذن الغرماء . (الهندية : (۱/۲۲۱) كتاب المناسک ، الباب الأوّل : فی تفسير الحج ...... ، ط: رشيديه)

▭ التاتارخانية : (۲/۴۳۸) كتاب المناسک ، الفصل الثالث : فی تعليم أعمال الحج ، ط: إدارة القرآن .

▭ غنية الناسک : (ص: ۳۴ ، ۳۵) باب ماينبغی لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن.

▭ والعمرة سنة مؤكّدة ...... (التاتارخانية : (۲/۵۲۵) كتاب المناسک ، الفصل الثامن ، فی بيان وقت الحج والعمرة ، ط: إدارة القرآن .

▭ إرشاد السارى : (ص: ۶۵۲) باب العمرة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

▭ الهندية : (۱/۲۳۷) كتاب المناسک ، الباب السادس فی العمرة ، ط: رشيديه .

▭ الفرض أفضل من النفل . (الأشباه والنظائر مع شرحه للحموى : (۱/۳۹۰) الفن الأوّل ، النوع الثّانی ، القاعدة الثالثة عشر ، ط: إدارة القرآن .

لئے حج کرنا افضل وبہتر ہے۔

☆......کسی کے پاس ضرورت سے زائد مکان ہے اوراس کی مالیت اتنی ہے کہ اس کو بیچ کر حج کرسکتا ہے تو اس کو حج کے لئے بیچنا واجب ہے۔(۱)

مکان بنائے یا حج کرے؟

☆......حج فرض ہونے کے بعد حج کرنا فرض ہے، مکان بنانا ضروری نہیں۔

☆......حج فرض ہونے کے بعد فوری طور پر حج کرنا واجب ہے، اگر گذشتہ سال یا اس سے پہلے کسی سال میں حج کے وقت اتنی رقم تھی جتنی رقم کا حکومت نے حج کے لئے اعلان کیا تھا تو اب اس رقم سے مکان بنانا یا خریدنا جائز نہیں بلکہ اس رقم سے حج کرنا ہی لازم ہے۔(۲)

---

(۱) ولو كان منزله كبيرًا يمكنه الاستغناء ببعضه والحج بالفاضل ، لايلزمه بيع الفاضل نعم هو الأفضل ، وكذا لايلزمه بيع الكل إذا يمكنه الاكتفاء بمنزل آخر دونه ، أو بسكنٰى الإجارة والعارية بالأولىٰ ...... وإن كان له مسكن فاضل لايسكنه أو عبد لايستخدمه أو متا ع لايمتهنه ، أو كتب لايحتاج إلى استعمالها وهى من العلوم الشرعية ومايتبعها من الآلات العربية ، أو ثياب لايحتاج إلى لبسها ، أو أرض لايحتاج إلى غلتها ، أو كرم زائد على قدر التفكه بها أو حوانيت أو نحو ذٰلک ممالايحتاج إليها يجب بيعها إن كان به وفاء بالحج . (غنية الناسک : (ص: ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل : شرائط الوجوب ، تنبيه : ط: إدارة القرآن)

🗁 إرشاد السارى : (ص: ۶۰، ۶۱) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل ، شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗁 البحر الرائق ، (۲/۳۱۳) كتاب الحج ، ط: سعيد .

(۲) (ومن له مال يبلغه) أى إلى مكّة ذهابًا وإيابًا (ولامسكن له ولاخادم) أى والحال أنّه ليس له مسكن يأوى إليه ولا عبد يخدمه ويكون حواليه وهو محتاج إلى كل منهما أو أحدهما (فليس له صرفه إليه) أى صرف المال إلى ماذكر من المسكن والخادم (إن حضر الوقت) أى وقت خروج اهل بلده للحج ، فإنّه تعين أداء النسک عليه ، فليس له أن يدفعه عنه إليه (بخلاف من له مسكن يسكنه لايلزمه بيعه)

والفرق بينهما ما فى البدائع و غيره عن أبى يوسف أنّه قال : إذا لم يكن له مسكن ولا =

☆......اور اگر حج کے وقت کسی سال حج کے لئے رقم جمع نہیں تھی بلکہ ہر سال حج کا وقت گزرنے کے بعد رقم جمع ہوئی یا ہمیشہ حج کے وقت سے پہلے ہی رقم جمع ہوئی اور حج سے پہلے ہی خرچ ہو گئی تو ان صورتوں میں اس رقم کو مکان میں لگا دینا جائز ہے۔(۱)

مکروہات کا حکم

مکروہات کا حکم یہ ہے کہ جس عمل میں کسی مستحب کو ترک کرے گا اس کے ثواب میں کمی آئے گی، اور سنت مؤکدہ کو ترک کرنے پر سختی اور ڈانٹ بھی ہوگی اور واجب کو ترک کرنے پر عذاب ہوگا (اگر شرائط کے مطابق توبہ نہ کی) اور جزاء میں دَم

= خادم وله مال يكفيه لقوت عياله من وقت ذهابه إلى حين إيابه، وعنده دراهم تبلغه إلى الحج، لاينبغي أن يجعل ذٰلک في غير الحج، فإن فعل أثم؛ لأنّه مستطيع بملک الدراهم، فلايعذر في الترک، ولايتضرر بترک شراء المسکن والخادم، بخلاف بيع المسکن والخادم فإنّه يتضرر ببيعها. (إرشاد الساري: (ص: ٦٠) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک: (ص: ٢٠) باب شرائط الحج، فصل: شرائط الوجوب، السادس: الاستطاعة، ط: إدارة القرآن.

☜ الدر مع الرد: (٤٥٧/٢) كتاب الحج، مطلب: فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد.

(٣) (فإن ملكه) أي المال (قبل الوقت) أي قبل الأشهر أو قبل أن يتأهّب أهل بلده (فله صرفه) أي فهو في سعة من صرف المال (حيث شاء) من شراء مسکن و خادم وتزوج ونحو ذٰلک (ولا حج عليه) أي وجوبًا؛ لأنّه لايلزمه التأهب في الحال (وإن ملكه فيه) أي في الوقت (فليس له صرفه إلى غير الحج فلو صرفه لم يسقط الوجوب عنه). (إرشاد الساري: (ص: ٦٧) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، الشرط السابع، الوقت، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک: (ص: ٢٢) باب شرائط الحج، فصل: شرائط الوجوب، السابع: الوقت، ط: إدارة القرآن.

☜ رد المحتار على الدر المختار: (٤٥٧/٢) كتاب الحج، مطلب: فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد.

یا صدقہ دینا بھی لازم ہوگا، اور واجبات کے علاوہ مستحبات اور سنن ترک کرنے پر دَم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

مکروہ اوقات میں طواف کرنا

مکروہ اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے، طواف کرنا مکروہ نہیں ہے، البتہ اقامت اور خطبہ کے دوران طواف کرنا مکروہ ہے۔(۲)

مکہ کے علاوہ دوسری جگہ جانے والے پر عمرہ لازم نہیں

''ملازمت کا سفر اور عمرہ'' عنوان دیکھیں۔(۳/ ۱٤۱)

---

(۱) (وحكمها) حكم المكروهات (دخول النقص) أى نقص الثواب (فى العمل) أى الّذى ترك فيه المستحب (وخوف العقاب) أى وتحقق العقاب فيما ترك فيه السنة المؤكدة، وتحقق العذاب فى ترك الإيجاب (وعدم الجزاء فيما عدا الواجب) أى وعدم لزوم الجزاء من الدم أو الصدقة فى ارتكاب شيئ من المكروهات، بخلاف ترك شيئ من الواجبات. (إرشاد السارى: (ص: ۱۰۸) باب فرائض الحج و واجباته و سننه ومستحباته ومكروهاته، فصل: فى مكروهات الحج، حكم المكروهات، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۴۸) باب فرائض الحج و واجباته و سننه ومستحباته ومكروهاته، فصل: مكروهاته، ط: إدارة القرآن.

ثم الركن لايجزئ عنه البدل ولايتخلص عنه الدم إلّا بإتيان عينه، والواجب يجزى عنه البدل إذا تركه، ولو ترک السنن والآداب فلاشيئ عليه وقد أساء كذا فى شرح الطحاوى. (الفتاوىٰ الهندية، (۱/ ۲۲۰) كتاب المناسک، الباب الأوّل فى تفسير الحج وفرضيته و وقته، وشرائطه وأركانه و واجباته وسننه وآدابه ومحظوراته، ط: رشيديه)

(۲) والطواف عند الخطبة مطلقًا ولو ساكتًا، وإقامة المكتوبة، فإن ابتداء الطواف حينئذٍ مكروه بلاشبهةٍ، وأمّا إذا كان يمكنه إتمام الواجب عليه، وإلحاقه بالصلاة وإدراک الجماعة، فالظاهر أنّه هو الأولىٰ من قطعه (شرح) ولا يكره فى الأوقات الّتى يكره فيه الصلاة. (غنية الناسک: (ص: ۱۲۷) باب الطواف وأنواعه وأركانه وشرائطه وأحكامه، فصل: مكروهاته، تنبيه، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى: (ص: ۲۳۴) باب أنواع الأطوفة وأحكامها، فصل: فى مكروهات الطواف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

الدر مع الرد: (۲/ ۴۹۷) كتاب الحج، مطلب: فى طواف القدوم، ط: سعيد.

مکہ معظّمہ سے واپسی

☆ ......منیٰ سے مکہ معظّمہ واپس ہوکر جو حضرات فوراً وطن واپس جانا چاہتے ہیں یا مدینہ منورہ جانا چاہتے ہیں ان پر جانے سے پہلے طوافِ وداع کرنا واجب ہے، اگر بلاعذر چھوڑ دیا تو دَم لازم ہوجائے گا۔

☆ ......طوافِ زیارت کے بعد کیا گیا نفلی طواف بھی طوافِ وداع کے قائم مقام ہوجاتا ہے۔

☆ ......اگر کوئی شخص طوافِ وداع کئے بغیر میقات سے باہر چلا جائے تو اس پر دَم واجب ہوجائے گا،اس دَم سے بچنے کی صورت یہ ہے کہ دوبارہ عمرہ کا احرام باندھ کر حرم میں آئے اور پہلے عمرہ کرے پھر اس کے بعد طوافِ وداع کرے،صرف طوافِ وداع کے لئے میقات کے باہر سے عمرہ کے احرام کے بغیر آنا منع ہے۔

☆ ......جو عورت مکہ مکرمہ سے واپسی کے وقت حائضہ ہو اس کے لئے طوافِ وداع کے لئے رُکنا لازم نہیں، وہ طوافِ وداع کئے بغیر وطن لوٹ سکتی ہے۔(۱)

---

(۱) وهو واجب على الحاج الآفاقي ...... ولايجب على المعتمر ...... والحائض والنفساء ...... وأمّا وقته فأوّله بعد طواف الزيارة فلو طاف بعد الزيارة طوافًا يكون الصدر ولو في يوم النحر ولا آخر له ...... ويستحب بلا إحرام مالم يجاوز الميقات وإن جاوزه لم يجب الرجوع ويجب الدم وإن عاد فعليه الإحرام لعمرة أو حج فإن رجع بدأ بطواف العمرة ثم بالصدر ولا شيئ عليه ، ويكون مسيئًا ، والأولىٰ أن لايرجع بعد المجاوزة و يبعث دما ؛ لأنّه أنفع للفقراء وأيسر عليه ، وإذا طهرت الحائض قبل أن تفارق بنيان مكّة يلزمها طواف الصدر وإن جاوزت أى جدران مكّة ثم طهرت لم يلزمها ......
. (إرشاد الساري : (ص: ۳۵۵ـ۳۵۷) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد : (۵۲۳/۲) كتاب الحج ، مطلب في طواف الصدر ، ط: سعيد .

البحر الرائق ، (۳۵۰/۲ ، ۳۵۱) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

الفتاوىٰ الهندية ، ۲۳۴/۱ ، ۲۳۵) كتاب المناسك ، الباب الخامس في كيفية الحج ، ط: رشيديه .

☆ ...... مکہ معظّمہ سے واپسی کے وقت نہایت حزن وملال کا اظہار کریں، اور اللہ کے گھر کی جدائی پر گریہ وزاری کے ساتھ واپس ہوں۔(۱)

مکہ معظّمہ کا قیام

مکہ معظّمہ میں جتنا بھی قیام نصیب ہو، اُسے غنیمت سمجھنا چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ طواف اور عمروں کا اہتمام کرنا چاہیئے، زندگی میں ایسا سنہری موقع بار بار نصیب نہیں ہوتا۔(۲)

مکہ معظّمہ میں قتل عام

ابو طاہر نے ’’ہجر‘‘ نامی شہر کو دار الحکومت بنانے کے بعد وہاں ایک نہایت

---

(۱) ویرجع و وجهه إلی البیت متباکیا متحسرًا علی فراقه حتی یخرج من أسفل المسجد ، قیل : من باب العمرة ، وقیل : ینصرف ویمشی ویلتفت إلی البیت کالمتحزن علی فراقه . (إرشاد الساری : (ص: ۳۵۹) باب طواف الصدر ، فصل : فی صفة الطواف الوداع ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۹۳) باب طواف الصدر ، فصل : فی صفة طواف الوداع ومایتبعه ممایودع به البیت ، ط: إدارة القرآن .

الفتاویٰ الهندیة ، (۱/۲۳۵) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج ، ط: رشیدیه .

(۲) وإذا دخل مکّة فلیغتنم مرة مقامه بها ولیکثر من الطواف ، وإذا مضت أیّام التشریق أتی بعمرة الإسلام أو بعمرة التطوع ، ویستحب الإکثار منها : قال ﷺ : ’’ تابعوا بین الحج والعمرة فإنّهما ینفیان الفقر والذنوب کما ینفی الکیر خبث الحدید والذهب والفضة ‘‘ رواه الترمذی والنسائی .

وفی السراجیة : وإذا مضت أیّام التشریق فإنّهم یعتمرون ماشاء وا بنیة أنفسهم وآبائهم وإخوانهم اهـ . وینبغی أن لایخرج من مکّة حتی یختم القرآن فإن ذلک مستحب فی المساجد الثلاثة وفی مهبط الوحی آکد (شرح) . (غنیة الناسک : (ص: ۱۸۹) باب رمی الجمار ، فصل : قبیل طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن)

مراقی الفلاح مع حاشیة الطحطاوی : (ص: ۷۳۰ ، ۷۳۱) کتاب الحج ، ط: قدیمی.

إرشاد الساری : (ص: ۲۵۷ ــ ۲۵۹) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل : فإذا فرغ من السعی ...... ، ط: إدارة القرآن .

عالیشان مسجد تعمیر کرائی تھی، اس مسجد کا نام اس نے ’’دارالہجرت‘‘ رکھا، اب اس پر یہ شیطانی خیال سوار ہوا کہ لوگ کعبۃ اللہ شریف کا حج چھوڑ کر اس کے ’’دارالہجرت‘‘ کا حج کیا کریں، لیکن اس مقصد کے حاصل کرنے کی بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آ رہی تھی، چنانچہ اس کی ترکیب اس نے یہ سوچی کہ حجر اسود کو مکہ معظّمہ سے منتقل کر کے ’’دار الہجرت‘‘ میں لگا دیا جائے، اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے وہ مکہ معظّمہ کی طرف روانہ ہوا، یہ سـہ ھجری تھا، اور اس سال منصور دیلمی بغداد سے لوگوں کو حج کرانے کے لئے آیا تھا، ۸؍ذوالحجہ کو ابو طاہر بہت بڑے لشکر کے ساتھ مکہ معظّمہ پہنچ گیا، اور ننگی تلوار لے کر مسجد حرام میں گھوڑے پر سوار ہو کر داخل ہوا اور آتے ہی مسجد حرام کی سخت بے حرمتی شروع کر دی، شراب پی، گھوڑے کے سامنے سیٹی بجائی تو اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا، اس وقت بعض حاجی طواف کر رہے تھے، بعض نماز میں مصروف تھے، ابو طاہر کے ساتھ آنے والے قرمطی شیعوں نے اس کے کہنے پر حاجیوں کا قتل عام شروع کر دیا، مکہ مکرمہ شہر میں اور خاص مسجد الحرام میں ہر طرف حاجیوں کے خون کا دریا بہنے لگا، زمزم کا کنواں اور مکہ مکرمہ کے دوسرے بہت سے کنویں اور ندی نالے شہداء کی لاشوں سے بھر گئے، صرف بیت اللہ شریف میں سترہ سو طواف کرنے والے اور دیگر حاجیوں کو شہید کیا گیا اور شہداء کی تجہیز و تکفین بھی نہ کی گئی۔

مکہ کے امیر ابو محلب نے جب دیکھا کہ قرمطیوں کا ظلم و ستم کسی طرح نہیں رک رہا تو وہ مکہ کے چند معزّز لوگوں کا ایک وفد لے کر ابو طاہر کے پاس گیا، ابو طاہر نے سفارش کو قبول کرنے کے بجائے اپنی فوج کے ذریعے وفد کے تمام ارکان کو قتل کرا دیا۔

اسی قتل و غارت گری کے دوران ابو طاہر نے بیت اللہ شریف کا دروازہ اکھڑوا دیا، پھر میزاب رحمت (یعنی بیت اللہ شریف میں لگے ہوئے سونے کے پر نالے) کو اکھیڑنے کے لئے ایک آدمی کو کعبہ شریف کے اوپر چڑھایا، محمد بن ربیع بن

سلیمان کہتے ہیں: میں اس وقت تھوڑی دور کھڑا یہ منظر دیکھ رہا تھا، سخت صدمہ کی وجہ سے میری زبان سے بے ساختہ نکلا: **یا رب! ما أحلمک؟** (اے اللہ! آپ کی بردباری کی کوئی حد نہیں) جوں ہی میں نے یہ جملہ کہا وہ قرمطی منہ کے بل گر کر ہلاک ہو گیا، پھر ابو طاہر نے دوسرے آدمی کو اسی مقصد کے لئے اوپر چڑھنے کا کہا، وہ بھی گر کر ہلاک ہو گیا، پھر تیسرے آدمی کو کہا، لیکن خوف کی وجہ سے اسے اوپر چڑھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ یہ دیکھ کر ابو طاہر وہاں سے ہٹ گیا، قرمطیوں نے بجائے عبرت لینے کے بیت اللہ شریف کا دروازہ توڑ ڈالا، ابو طاہر کے کہنے پر بیت اللہ شریف کے غلاف کو اتار کر ٹکرے ٹکرے کر کے لشکر میں تقسیم کر دیا، اور بیت اللہ شریف کے خزانے کو بھی لوٹ لیا۔ (۱)

---

(۱) رجع إلى بلده هجر فابتنى بها دارا سماها دار الهجرة . (البداية والنهاية : ۱۲/۷۸) سنة ست و عشرين و ثلاثمائة ، ط: رشيديه)

☐ وفي سنة ست عشرة بنى القرامطه دارا سماها [دار الهجرة] . (تاريخ الخلفاء للسيوطي : (ص: ۳۸۲) ط: نور محمد كار خانه تجارت كتب)

☐ فيها خرج ركب العراق و أمير هم منصور الديلمي فوصلوا إلى مكة سالمين ، و توافت الركوب هناك من كل مكان وجانب و فج ، فما شعروا إلا بالقرامطي قد خرج عليهم في جماعته يوم التروية ، فانتهب أموالهم واستباح قتالهم ، فقتل في رحاب مكّة وشعابها وفي المسجد الحرام وفي جوف الكعبة من الحجاج خلقا كثيرًا ، وجلس أميرهم أبو طاهر لعنه اللّٰه على باب الكعبة ، والرجال تصرع حوله ، والسيوف تعمل في النّاس في المسجد الحرام في الشهر الحرام في يوم التروية ، الّذي هو من أشرف الأيّام ، وهو يقول : أنا اللّٰه وباللّٰه أنا أنا أخلق الخلق وأفنيهم أنا .

فكان النّاس يفرون منهم فيتعلقون بأستار الكعبة فلايجدى ذٰلك عنهم شيئًا . بل يقتلون وهم كذٰلك ويطوفون فيقتلون في الطواف ، وقد كان بعض أهل الحديث يومئذٍ يطوف ، فلما قضى طوافه أخذته السيوف ، فلما وجب أنشد وهو كذٰلك ، ترى المحبين صرعٰى في ديارهم ، كفتية الكهف لايدرون كم لبثوا فلما قضٰى القرمطي لعنه اللّٰه أمره و فعل ما فعل بالحجيج من الأفاعيل القبيحة ، أمر أن تدفن القتلٰى في بئر زمزم ، ودفن كثيرًا منهم في أماكنهم من الحرم ، وفي المسجد الحرم .

وياحبذا تلك القتلة و تلك الضجعة ، وذٰلك المدفن والمكان ، و مع هٰذا لم يغسلوا ولم يكفنوا ولم يصل عليهم لأنّهم محرمون شهداء في نفس الأمر . =

= وهـدم قبة زمـزم وأمـر بقلع باب الكعبة ، ونزع كسوتها عنها ، وشققها بين أصحابه ، وأمر رجلا أن يصعد إلى ميزاب الكعبة فيقتلعه ، فسقط على أم رأسه فمات إلى النّار .

فعند ذٰلک انكف الخبيث عن الميزاب ، ثم أمر بأن يقلع الحجر الأسود فجاءه رجل بضربه بمثقل فى يده و قال : أين الطير الأبابيل ، أين الحجارة من سجيل ؟ ثم قلع الحجر الأسود وأخـذوه حيـن راحـوا مـعهـم إلـى بـلادهم ، فمكث عندهم ثنتين و عشرين سنة حتٰى ردوه ، كما سنذكره فى سنة تسع و ثلاثين فإنا لله وإنّا إليه راجعون .

ولـمـا رجـع الـقـرمـطـى إلـى بلاده ومعه الحجر الأسود وتبعه أمير مكة هو وأهل بيته وجـنـده وسـألـه وتشـفـع إليـه أن يرد الحجر الأسود ليضع فى مكانه ، وبذل له جميع ماعنده من الأمـوال فـلـم يلتفت إليه ، فقاتله أمير مكّة فقتله القرمطى وقتل أكثر أهل بيته ، وأهل مكّة وجنده واستمرّ ذاهبًا إلى بلاده ومعه الحجر وأموال الحجيج .

وقـد ألـحـد هٰـذا اللعين فى المسجد الحرام إلحادا لم يسبقه إليه أحدا ولايلحقه فيه ، وسيـجـاريـه عـلـىٰ ذٰلک الّـذى لايـعـذب عـذابـه أحـد ، ولايوثق وثاقه أحد . (البداية والنهاية : (۱۲/۸۲) سنة سبع عشر وثلاثمائة ، ط: رشيديه)

ـــــ وحج بالنّاس منصور الديلمى ، فدخلوا مكّة سالمين ، فوافاهم يوم التروية عدو الله أبو طاهر القرمطى فـقتل الحجاج قتلاً ذريعًا فى المسجد ، وفى فجاج مكّة ، وقتل أميرمكّة ابن محارب ، وقلع باب الكعبة ، واقتـلـع الـحـجر الأسود ، وأخذه إلى هجر ، وكان معه تسع مائة نفس ، فقتلوا فى المسجد الحرام ألفا و سبع مائة نسمة ، وصعد على باب البيت وصاح : " أنا بالله وبالله أنا ...... يخلق الخلق وأقتلهم أنا " .

وقيـل إنّ الّـذى قتـل بـفـجـا ج مـكّة وظـاهـرهـا ، زهـاء ثلاثين ألفا ، وسبى من النّساء والصبيان نحو ذٰلک ، وأقام بمكّة ستة أيّام ، ولم يحج أحد .

قـال مـحمد الأصبهانى : دخل قرمطى وهو سكران ، فصفر لفرسه ، فبال عند البيت ، وقتـل جماعة ، ثم ضرب الحجر الأسود بدبوس ، فكسر منه قطعة ثم قلعه ، وبقى الحجر الأسود بهـجـر نيـفـا و عشـريـن سـنة ، وقـد بسـطـت شـأنه فى التاريخ الكبير . (العبر فى خبر من غبر : (۱/۴۷۴) سـنـة سبـع عشـرـة و ثـلاثـمـــائة ، ط: دار الـكـتـب الـعلمية ، بيروت الطبعة الأولىٰ ، ۱۴۰۵ھـ ، ۱۹۸۵ م ، وكذا فى الكامل فى التاريخ لابن الأثى ر: ۷/۵۲ ، ۵۱) ط: دار الكتب العلمية ، بيروت ، الطبعة الأربعة : ۱۴۲۷ ھ ، ۲۰۰۶ م ، والمنتظم فى تاريخ الأمم والملوک : (۱۳/۳۸۲ ، ۳۸۱) ط: دار الكتب العلمية ، الطبعة الأولىٰ : ۱۴۱۲ ھـ ، ۱۹۹۲ م)

وفى سنة سبع و ثلاثمائة حج بالنّاس منصور الديلمى ، ودخلوا مكّة سالمين ، فوافاهم يوم التروية عدو الله أبو طاهر القرمطى فقتل الحجاج قتلاً ذريعًا فى المسجد و فى فجاج مكّة =

= وقتل أمير مكّة ابن محارب ، وقلع باب الكعبة ، واقتلع الحجر الأسود وأخذه إلى هجر ، وكان معه تسعمائة نفس فقتلوا فى المسجد ألفا و سبعمائة ، وصعد على باب البيت وصاح : " أنا باللّٰه و باللّٰه أنا ...... يخلق الخلق وأفنيهم أنا و قيل : إنّ الّذى قتل بفجاج مكّة وظاهرها زهاء ثلاثين ألفا و سبى من النّاس والصبيان نحو ذٰلک ، وأقام بمكّة ستة أيّام ولم يحج أحد . وقال محمد الأصبهانى : دخل قرمطى وهو سكران فصفر لفرسه فبال عند البيت ، وقتل جماعة ، وضرب الحجر الأسود بدبوس فكسر منه ، ثم قلعه و بقى الحجر الأسود نيفًا و عشرين سنة ، ودفع لهم فيه خمسون ألف دينار ، فأبوا هٰكذا ذكر الذهبى فى " العبر " . وذكر غيره : أنّه لما دخل مكّة فى هٰذه السنة سفک الدماء حتٰى سال بها الوادى ، ثمّ رمٰى بعض القتلىٰ فى زمزم وملأها منهم ، وأصعد رجلاً ليقلع الميزاب فتردى على رأسه و مات . ثم انصرف ومعه الحجر الأسود و علقه على الاسطوانة السابعة من جامع الكوفة ، يعتقد أنّ الحج ينتقل إليها ، واشتراه منه المطيع للّٰه أبو القاسم . وقيل : أبوالعباس الفضل بن المقتدر بثلاثين ألف دينار ، وأعيد إلى مكانه سنة تسع و ثلاثين وثلاثمائة ، وبقى عندهم اثنين و عشرين سنة إلاّ شهرًا . هٰكذا ذكر عز الدين بن جماعة .

أن المطيع اشتراه من أبى طاهر القرمطى وفيه نظر ؛ لأنّ أباطاهر مات قبل خلافة المطيع سنة اثنتين و ثلاثين و ثلاثمائة بهجر من جدرى هلكه فلارحم اللّٰه منه مغرز إبرة على ماذكره ابن الأثير وغيره . ولما أخذا القرمطى هلک تحته أربعون جملاً ولما حمل أعيد إلى مكانه حمل على قعود أعجف فسمن تحته ، قال المسبحى : كانت مدة كينونة الحجر الأسود عند القرمطى وأصحابه اثنين و عشرين سنة إلاّ أربعة أيّام .

وفى كتاب السير من شرح الطحاوى لأبى بكر الرازى : استحقاق القتل لايزول عن القرامطة المتسمية بالباطنية لعنهم اللّٰه بزعمهم أنّهم مقرون بكلمة التوحيد والنبوة ؛ لأنّهم ينقضون ذٰلک للحال بقولهم : إن للشريعة باطنًا مرادًا غير ما نقلته الأمة ، وكذٰلک أشباههم من معاير الملحدين . انتهٰى . (تاريخ مكة المشرفة والمسجد الحرام والمدينة الشريفة والقبر الشريف : ١/١٧٧ ، ١٧٨) ط: دار الكتب العلمية ، بيروت لبنان)

وفى هٰذه السنة دخل أبو طاهر بن أبى سعيد القرمطى مكّة بعسكر يوم التروية والنّاس حول الكعبة مابين مصل و طائف و مشاهد ، فدخل المسجد الحرام بفرسه وركض بسيفه وهو سكران و وضع هو وجماعته السيف و قتلوا فى المطاف ألفا و سبعمائة ورموا بهم فى بئر زمزم و قتلوا خارج المسجد أكثر من ثلاثين ألفا وملؤا بهم الآبار والحفر ونهبوا الديار و سبوا الصغار وأخذوا خزانة الكعبة وما فيها من القناديل والكسوة والباب و قسم ذٰلک بين أصحابه وطلع على الباب وأنشد : =

= أنا باللّٰه وباللّٰه أنا يخلق الخلق و أفنيهم أنا

ولم يسلم الأمن أختفى فى الجبال ولم يقف بعرفة ذٰلک العام إلاَّ قليل وأمر بقلع الميزاب فطلع الكعبة رجل فأصيب بسهم من أبى قبيس فخر ميتا وطلع آخر فسقط ميتا فهابوا فقال أبو طاهر اتركوه فلم يظفر به ؛ لأنّ سدنته غيبوه فى بعض الشعاب و صار بزندقته يقول :

فلو كان هٰذا البيت للّٰه ربّنا لصب علينا النّار من فوقنا صبا

لأنّا حججنا حجة جاهلية مجللة لم تبق شرقا ولا غربا

وأنا تركنا بين زمزم والصفا جنائز لاتبغى سوى ربها ربا

ويقال أنّ عسكره سبعمائة نفس فلم يطق أحد رده خذلانا من اللّٰه تعالىٰ وحمل الحجر الأسود معه يريد أن يحج البيت إلى بيت بناه فى هجر و خطب لعبد اللّٰه المهدى أوّل الخلفاء العبيديين الفاطميين وكان أوّل ظهوره وكتب بذٰلک إلى عبد اللّٰه فكتب جوابه أن أعجب العجب أرسالک بكتبک إلينا ممتنا بما ارتكبت فى بلد اللّٰه الأمين من انتهاک حرمة بيت اللّٰه الحرام الّذى لم يزل محترما فى الجاهلية والإسلام وسفكت فيها دماء المسلمين وفتكت بالحجاج والمعتمرين وتجرأت على بيت اللّٰه تعالىٰ وقلعت الحجر الأسود الّذى هو يمين اللّٰه فى أرضه يصافح به عباده وحملته إلى منزلک ورجوت أن أشكرک على ذٰلک فلعنک اللّٰه ثم لعنک اللّٰه والسلام على من سلم المسلمين من لسانه ويده و قدم فى يومه ما ينجو به فى غده فلما وصل إلى القرمطى انحرف عن طاعته وبعد عود القرمطى إلى هجر رماه اللّٰه فى جسده بداء حتٰى تقطعت أوصاله وتناثر الدود من لحمه و طال عذابه واستمرّ الحجر عندهم نحو عشرين سنة طعمًا أن يتحوّل الحج إلى بلدهم وبذل لهم يحكم التركى مدبر الخلافة خمسين ألف دينار فى رد الحجر فأبوا وكذٰلک أرسل المنصور بن القائم بن المهدى العبيدى إلى أحمد بن سعيد أخى طاهر بخمسين ألف دينار ليرده فلم يفعل ، ولما أيست القرامطة من تحويل الحج إلى بلدهم ردوه وحملوه على جمل هزيل فسمن ولما ذهبوا به إلى بلدهم مات تحته أربعون جملا وقالوا: أخذناه بأمر ورددناه بأمر. (خلاصة الأثر فى أعيان القرن الحادى عشر: (۱/۷٦ ، ۷۷) ط: مكتبه خياط ، شارع بلس ، بيروت ، لبنان)

🗁 بقى الحجر الأسود عندهم نيفا و عشرين سنة . ويقال : هلک تحته إلى هجر أربعون جملا، فلما أعيد كان على قعود ضعيف ، فسمن . (سير أعلام النبلاء : (۱۵/ ۳۲۱) رقم الترجمة : ۱۵۹ ـ القرامطى ـ ، ط: مؤسسة الرسالة بيروت ، الطبعة الثانية : ۱۴۰۴ ھـ/ ۱۹۸۴ م)

1 تاريخ الخلفاء للسيوطى : (ص: ۳۸۳) ط: نور محمد كارخانه تجارت كتب ، كراتشى .

مکہ مکرمہ

☆ ......"مکہ مکرمہ" اسلامی شان وشوکت اور سطوت کا مظہر ہے، اور اللہ کا پہلا گھر "کعبہ" اس کے جاہ وجلال اور فضل وکرم کا مرکز ہے، نماز کے وقت تمام دنیا کے مسلمان کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرتے ہیں، پوری دنیا میں یہی وہ جگہ ہے جہاں لاکھوں مسلمان حج کے لئے ہر سال جمع ہوتے ہیں، مکہ شہر کو قرآن کریم میں "ام القریٰ" کہا گیا ہے۔(۱)

مکہ مکرمہ سے واپس آنے کے وقت

"طوافِ وداع" عنوان دیکھیں۔(۱۳۳/۳)

مکہ مکرمہ کو مستقل وطن نہ بنانے والے کا حج

میقات سے باہر رہنے والے جن لوگوں نے مکہ مکرمہ کو ہمیشہ کے لئے مستقل

---

(۳) قال اللّٰه تعالیٰ : ﴿ إنّ أوّل بيت وضع للنّاس للّذى ببكّة مباركًا وهدًى للعالمين ﴾ . إنّ أوّل بيت وضع للنّاس هو الكعبة لا بيت المقدس وأنّه جعله مباركا يدوم بدوام الدنيا والبركة لاتفارقه ، فكل من يلتمسها بزيارته وحجه والطواف به يجدها ويحظى بها ، كما جعله هدى للعالمين ، فالمؤمنون يأتون حجاجًا و عمارًا فتحصل لهم بذٰلك أنواع من الهداية والمصلون فى مشارق الأرض ومغاربها يستقبلون فى صلوٰتهم ، وفى ذٰلك من الهداية للحصول على الثواب وذكر اللّٰه والتقرب إليه أكبر هداية . (أيسر التفاسير للجزائرى : (۱۹۱/۱) سورة آل عمران ، تحت الآية : ۹۶ ، ط: مكتبة العلوم والحكم)

▭ ﴿ وهٰذا كتاب أنزلناه مبارك مصدق الّذى بين يديه ولتنذر أمّ القرٰى ومن حولها والّذين يؤمنون بالآخرة يؤمنون به وهم على صلوٰتهم يحافظون ﴾ . [سورة الانعام ، الآية : ۹۲) وإنّما سميت مكّة بذٰلك لأنّها قبلة أهل القرىٰ ومحجهم ومجتمعهم وأعظم القرٰى شأنًا وقيل : لأنّ الأرض دحيت من تحتها أو لأنّها مكان أوّل بيت وضع للنّاس . (تفسير البيضاوى : (۴۳۰/۲) سورة الانعام تحت الآية : ۹۲ ، ط: دار الفكر بيروت)

▭ تفسير الكشاف : (۴۳/۲) سورة الانعام ، تحت الآية : ۹۲ ، ط: قديمى .

وطن نہیں بنایا، بلکہ ملازمت یا کسی کام کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں رہتے ہیں، ایسے لوگ سعودی عرب سے باہر جانے کے بعد واپسی پر حج تمتع کر سکتے ہیں (ایسے لوگوں کا حکم مکہ مکرمہ میں مستقل رہنے والوں کا نہیں ہے) اور مستقل مکہ مکرمہ میں رہنے والے لوگ حج افراد کر سکتے ہیں، حج تمتع نہیں کر سکتے۔(۱)

مکہ مکرمہ میں داخلہ

مکہ مکرمہ میں ادب اور انکساری کے ساتھ داخل ہونا چاہیئے، یہاں عاشقانہ انداز میں آنے کی ضرورت ہے، برہنہ سر، کفن بردوش، پریشان حال آنا چاہیئے، یہی مکہ کے آداب ہیں، اپنے دینی و دنیوی مقاصد کے لئے دعا کرتے ہوئے اور اپنے گناہوں کی معافی کے لئے استغفار کرتے ہوئے آنا چاہیئے، اور دل میں یہ سمجھے کہ ایک گناہوں میں گرفتار قیدی ہے جو گناہ معاف کرنے والے بادشاہ کے سامنے پیش ہو رہا ہے۔(۲)

---

(۱) الحادی عشر أن یکون من أهل الآفاق والآفاقی کل ما داره خارج المیقات فلاتمتع لأهله ولا لأهل داخله (والعبرة للتوطن، فلو استوطن المکی فی المدینة مثلاً فهو آفاقی ولو استوطن الآفاقی بمكّة) کالمدنی وغیره (فهو مکی) إلَّا أنّه تقدَّم أن المتمتع الآفاقی إنّما یصیر مکیا إذا اعتمر فی الأشهر ثم استوطن بها وأنّه لایضره الإقامة وإن کانت شهرین. (إرشاد الساری: (ص: ۳۸۴) باب التمتّع، فصل: فی شرائط التمتّع وهی احد عشر الحادی عشر أنی کون آفاقیًا، ط: الإمدادیة، مكّة المكرّمة)

غنیة الناسک: (ص: ۲۱۲) باب التمتّع، فصل فی ماهیة التمتّع وشرائطه، ط: إدارة القرآن.

الشامیة: (۲/۵۳۶) کتاب الحج، باب التمتّع، ط: سعید.

(۲) وإذا أحرم من المیقات وتوجّه إلی مکّة وإذا وصل أوّل حد الحرم یستحب أن یستحضر الخشوع والحضور فی قلبه وجسده ما أمکنه، وأن یدخله راجلاً حافیًا حاسرًا رأسه ولو ساعة إن کان به عذر، قال ابن عباس رضی الله عنهما: کانت الأنبیاء یدخلون الحرم مشاة حفاة ویطوفون بالبیت ویقضون المناسک مشاة حفاة، رواه ابن ماجه. وأن یلازم الدعاء والاستغفار. (غنیة الناسک: (ص: ۹۵) باب دخول مكّة وحرمها زادها الله تعالیٰ تشریفًا وتعظیمًا ط: إدارة القرآن)

وإذا وصل المحرم أوّل الحرم فعلیه بالسکینة والوقار والدعاء بقضاء الأوتار والإکثار من =

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے......

☆......میقات سے باہر رہنے والے لوگوں کے لئے مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے جس جگہ بھی میقاتوں میں سے کسی میقات کی محاذات آئے گی، اس محاذات کے اندر داخل ہونے سے پہلے پہلے حج یا عمرہ کا احرام باندھنا واجب ہوگا۔(۱)

ورنہ دَم لازم آئے گا، ہاں اگر واپس میقات آکر احرام باندھ لے گا تو دَم ساقط ہو جائے گا۔(۲)

☆......یہ مواقیت ان تمام لوگوں کے لئے ہیں جو میقات کی حدود سے باہر پوری دنیا میں کہیں بھی رہتے ہوں۔(۳)

= الاستغفار لحط الأوزار ، والأفضل أن يدخله حافيا راجلاً حاسرا كمسجون يعرض على الملك الغفار . (إرشاد السارى : (ص: ١٧٧) باب دخول مكّة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ الدر مع الرد : (٢/ ٤٩٢) كتاب الحج ، باب الإحرام ، مطلب فى دخول مكّة ، ط: سعيد .

(١) وحكمها : وجوب الإحرام منها لأحد النسكين وتحريم تأخيره عنها لمن أراد دخول مكّة أو الحرم وإن كان لقصد التجارة أو غيرها ولم يرد نسكًا ولزوم الدم بالتأخير و وجوب أحد النسكين وأعيان هٰذه ليست بشرطٍ بل الواجب عينها أو حذوها ، فمن سلك غير ميقات برًا أو بحرًا اجتهد وأحرم إذا حاذى ميقاتا منها ومن حذو الأبعد أولىٰ . (إرشاد السارى : (ص: ١١٣) باب المواقيت ، فصل : فى مواقيت أهل الآفاق ، أحكام مواقيت أهل الآفاق ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ٦٢) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، مطلب : فى دخول الآفاقى بغير إحرام ، ط: إدارة القرآن .

▭ الفتاوىٰ الهندية : (١/ ٢٢١) كتاب المناسک ، الباب الثانى فى المواقيت ، ط: رشيديه .

(٢) (ولو ترک وقته) أى ميقاته الّذى جاوزه (وأحرم من آخر) أى من ميقات آخر ولو أقرب من الأوّل الاّ أن الأوّل هو الأفضل (سقط عنه الدم) أى ولا يشترط فى سقوط الدم عنه أنّه يعود إلى ميقاته الّذى تجاوز عنه بخصوصه ، (إرشاد السارى : (ص: ١١٤) باب المواقيت ، فصل : فى مواقيت أهل الآفاق ، أحكام مواقيت أهل الآفاق ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ الفتاوىٰ الهندية : (١/ ٢٢١) كتاب المناسک ، الباب الثانى فى المواقيت ، ط: رشيديه .

▭ الدر مع الرد : (٢/ ٤٧٦) كتاب الحج ، مطلب : فى المواقيت ، ط: سعيد .

(٣) (وهن) أى هٰذه المواقيت (لهن) أى لأهلهنّ كما فى نسخة ، والمعنى لأهل الأماكن المذكورة المختصة لهٰذه المواقيت (ولمن أتىٰ عليهنّ) أى على هٰذه المواقيت (من غير أهلهنّ) =

مکہ مکرمہ میں مکتب کے سامنے

مکہ مکرمہ کی حدود میں بس داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے معلم کے دفتر یعنی ''مکتب نمبر فلاں'' کے سامنے کھڑی ہوگی، تو حجاج کرام بس سے باہر نہ نکلیں بلکہ اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھے رہیں، اور کچھ لوگ بس میں آکر آپ سے کچھ پوچھیں گے تو آپ اس کا صحیح جواب دیں، اور کھانے پینے کے لئے کھجور، بسکٹ، فروٹ اور مختلف قسم کے جوس وغیرہ پیش کریں گے تو آپ وہ چیزیں لے کر کھا سکتے ہیں۔

☆......بس میں آپ کو معلم کی طرف سے ایک پٹکا دیا جائے گا، جس میں آپ کے معلم کا نام، مکتب نمبر اور پتہ درج ہوگا، اور بلڈنگ نمبر لکھا ہوگا اس کو آپ اپنے ہاتھ میں باندھ لیں خاص طور پر مستورات کو بھی پہنا دیں، اللہ نہ کرے گُم ہونے کی صورت میں، راستہ یا بلڈنگ بھول جانے کی صورت میں یہ پٹکا بہت کام آتا ہے، اس کو دکھا کر آپ اپنی رہائش گاہ یا مکتب تک آسانی سے پہنچ سکتے ہیں۔

☆......جب آپ کی بس رہائشی بلڈنگ تک پہنچ جائے تو اتر کر سب سے پہلے اپنے سامان کو بس سے اتار کر چیک کر لیں ورنہ معمولی غفلت کی صورت میں سامان گم ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے، اگر سامان گم ہو گیا تو پھر ملنا مشکل ہوگا۔

☆......اس کے بعد بلڈنگ کے اپنے مقررہ کمرے میں منتقل ہو جائیں، جھگڑا فساد سے دور رہیں۔

☆......جو لوگ پرائیوٹ حج گروپ کے بغیر کسی اور طریقہ سے جا رہے ہیں

= أي من غير أصحاب هذه المواقيت من المواضع المذكورة . (إرشاد الساري : (ص: ۱۱۲) باب المواقيت ، فصل : في مواقيت أهل الآفاق ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد : (۲/۴۷۵) كتاب الحج ، مطلب في المواقيت ، ط: سعيد .

البحر الرائق : (۲/۳۱۷) كتاب الحج ، ط: سعيد .

وہ ''مکتب'' میں پہنچ کر اپنی رہائش کا خود انتظام کریں، اگر کسی واقف کار یا رشتہ دار کے پاس ٹھہرنا ہے تو اس کی کاروائی مکمل کریں۔

☆......مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد ایک دو روز میں ''مکتب'' کی طرف سے ایک فوٹو والا کارڈ ہر حاجی کو دیا جاتا ہے یہ کارڈ دراصل آپ کے پاسپورٹ کی جگہ ہے ،جس میں مکتب اور رہائش وغیرہ کی تمام تفصیلات درج ہوتی ہیں، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں ہر وقت اس کارڈ کو اپنے ساتھ رکھنا چاہیئے ، یہ بہت قیمتی اور ضروری چیز ہے اگر اس کارڈ کے لئے آپ سے تصویر مانگیں تو ایک تصویر نام لکھ کر دیدیں۔

☆......اسی طرح منیٰ جانے سے چند روز پہلے اور عرفات کے جائے قیام وغیرہ کے بارے میں خیمہ نمبر کے ساتھ ایک کارڈ مکتب کی طرف سے دیا جاتا ہے اُسے لینا نہ بھولیں اور حج کے سفر میں اس کارڈ کو ہر وقت اپنے پاس رکھیں ورنہ منیٰ میں جانے کے بعد خیمہ تلاش کرنا مشکل ہو جائے گا کیونکہ ہر خیمہ اور ہر گلی ایک جیسی ہے۔

مکہ مکرمہ میں ملازم واپسی میں تمتع کر سکتا ہے

''مکہ مکرمہ کو مستقل وطن نہ بنانے والے کا حج'' عنوان دیکھیں۔(۱۲۶/٤)

مکہ مکرمہ میں نماز پڑھتے وقت

مکہ مکرمہ میں نماز پڑھتے وقت اس کا ضرور دھیان رکھا جائے کہ نمازی کا رُخ کعبہ مشرفہ کی طرف اسطرح رہے کہ نمازی کے چہرے سے سیدھی لکیر کھینچی جائے تو وہ بیت اللہ شریف کے کسی حصہ سے گزر کر آگے جائے ،اس کی علامت کے طور پر پوری مسجد حرام میں پتھر کی پٹیاں ترتیب سے لگائی گئی ہیں ان کا خیال کر کے نماز میں کھڑے ہوں ، بہت سے حضرات اس سلسلہ میں کوتاہی کرتے ہیں اور جدھر موقع ملے کھڑے ہو کر نماز پڑھ لیتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے، مسجد حرام کے اندر عین کعبہ کی

طرف رُخ کرنا ضروری ہے، ورنہ نماز صحیح نہ ہوگی، البتہ مسجد حرام کے باہر عین کعبہ کی طرف رُخ کرنا ضروری نہیں بلکہ مسجد کی طرف رُخ کرنا کافی ہوتا ہے، اور دور دراز علاقوں کے لئے مسجد حرام کی بھی شرط نہیں بلکہ صرف جہت کافی ہے۔(۱)

مکہ میں آیا ہوا شخص حج کا احرام کہاں سے باندھے؟

☆......اگر کوئی شخص کسی کام سے، یا ڈیوٹی پر یا کسی رشتہ دار سے ملنے یا مریض کی عیادت کے لئے یا تجارت وغیرہ کی غرض سے مکہ مکرمہ آیا ہوا ہے اور حج کا وقت آ گیا اور اُس نے حج کرنے کا ارادہ کرلیا تو وہ اپنی جائے اقامت سے حج کا احرام باندھ سکتا ہے۔

☆......جو شخص مکہ مکرمہ پہنچ کر عمرہ کر کے حلال ہونے کے بعد کچھ دن کے

---

(۱) (فللمکی) وکذا المدنی لثبوت قبلتها بالوحی (اصابة عینها) یعم المعاین و غیره لکن فی البحر أنّه ضعیف، والأصحّ أن من بینه و بینها حائل کالغائب وأقرّه المصنف قایلاً: والمراد بقوله (فللمکی) مکی یعاین الکعبة (ولغیره) أی: غیر معاینها (إصابة جهتها) بأن یبقی شیئ من سطح الوجه مسامتا للکعبة أو لهوائها.

وفی الرد: (قوله: وأقرّه المصنف) أی فی المنح، لکن قال فی شرحه علی زاد الفقیر: إطلاق المتون والشروح والفتاویٰ یدلّ علی أنّ المذهب الراجح عدم الفرق بین ما إذا کان بینهما حائل أو لا اهـ. وفی الفتح: وعندی فی جواز التحری مع إمکان صعوده إشکال؛ لأنّ المصیر إلی الدلیل الظنی، وترک القاطع مع إمکانه لایجوز. وقد قال فی الهدایة: الاستخبار فوق التحری فإذا امتنع المصیر إلی ظنی لامکان ظنی أقویٰ منه فکیف یترک الیقین مع الظن. (الدر مع الرد: (۱۳۴/۲، ۱۳۵) کتاب الصلاة، مبحث فی استقبال القبلة، ط: رشیدیه)

🗀 اتفقوا علی أنّ القبلة فی حق من کان بمکّة عین الکعبة فیلزمه التوجه إلی عینها ...... ولا فرق بین أن یکون بینه و بینها حائل من جدار أو لم یکن ...... ومن کا خارجًا عن مکّة فقبلته جهة الکعبة .... (الهندیة: (۶۳/۱) کتاب الصلاة، الباب الثالث: فی شروط الصلاة، الفصل الثالث: فی استقبال القبلة، ط: رشیدیه)

🗀 بدائع الصنائع: (۳۰۸/۱) کتاب الصلاة، فصل فی شرائط الأرکان، ط: رشیدیه.

لئے وہاں رہتا ہے وہ مکہ والوں کے حکم میں ہوتا ہے، اس کی میقات حج کے لئے حرم شریف کی حدود کے اندر اور عمرہ کے لئے حرم شریف کی حدود سے باہر ہے، اور مسجد عائشہ سے عمرہ کا احرام باندھنا افضل ہے۔(۱)

مکہ میں آیا ہوا شخص عمرہ کا احرام کہاں سے باندھے؟

☆......اگر کوئی شخص کسی بھی کام یا غرض سے مکہ مکرمہ آیا ہوا ہے، اور وہ عمرہ کرنا چاہتا ہے تو اُسے حرم کی حدود سے نکل کر تنعیم میں مسجد عائشہ یا جعرانہ یا حدود حرم سے باہر کسی اور جگہ سے احرام باندھ کر آنا ہوگا، حرم کے اندر احرام باندھنا صحیح نہیں ہوگا۔(۲)

☆......جو شخص مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد عمرہ کر کے حلال ہو کر کچھ دن کے لئے بھی وہاں رہتا ہے، وہ مکہ والوں کے حکم میں ہوتا ہے، اس لئے اس کی میقات مکہ والوں کی میقات کی طرح ہوتی ہے یعنی حج کے لئے حرم شریف کی حدود اور عمرہ کے لئے حرم شریف سے باہر مسجد عائشہ یا جعرانہ وغیرہ میں جا کر عمرہ کا احرام باندھے، اور مسجد عائشہ سے عمرہ کا احرام باندھنا افضل ہے۔(۳)

(۱،۲،۳) وأمّا ميقات أهل الحرم والمراد به كل من كان داخل الحرم ، سواء كان أهله أو لا ، مقيما به أو مسافرًا ، فالحرم للحج فيحرمون من دورهم ومن المسجد أفضل ، وجاز تأخيره إلى آخر الحرم (طوالع) والحل للعمرة ، والأفضل إحرامها من التنعيم من معتمر عائشة رضى اللّٰه عنها ...... وقد يتغير الميقات بتغيير الحال ...... وكذا الآفاقى أو البستانى إذا دخل مكّة أو الحرم فهو وقته للحج والحل للعمرة كل ذٰلک إذا دخله أو خرج إليه لحاجة وإن لم ينو الإقامة به فإن قصده لالحاجة ، بل للإحرام منه تاركًا وقته عمدًا لايكون من أهل ما خرج إليه لحاجةٍ أو دخل فيه فعليه العود إلى وقته والإحرام منه . (غنية الناسک : (ص: ۵۸) باب المواقيت ، فصل : وأمّا ميقات أهل الحرم ، ط: إدارة القرآن)

🗁 إرشاد السارى : (ص: ۱۱۷ ، ۱۱۸) باب المواقيت ، فصل : فى ميقات أهل الحرم ، ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗁 الدر مع الرد : (۵۵۴/۳) كتاب الحج ، مطلب : فى المواقيت ، ط: رشيديه .

مکہ میں قصداً داخل ہوا

مکہ مکرمہ میں قصداً داخل ہونے کی صورت میں میقات سے احرام باندھ کر داخل ہونا لازم ہے۔(۱)

مکہ والا آفاق سے واپسی پر کون سا حج کر سکتا ہے؟

☆......جن لوگوں کا وطن اصلی حرم یا حل میں ہے، اگر وہ لوگ کسی وجہ سے حج کے مہینے شروع ہونے سے پہلے میقات سے باہر جائیں گے(مثلاً مدینہ منورہ یا دوسرے کسی ملک) تو واپسی پر حج افراد یا قران کر سکتے ہیں، حج تمتع نہیں کر سکتے ،اور اگر حج کے مہینے شروع ہونے کے بعد میقات سے باہر جائیں گے تو واپسی پر صرف افراد کر سکتے ہیں، قران اور تمتع نہیں کر سکتے۔(۲)

---

(۱) وحرم تأخير الإحرام عنها كلها لمن أى لآفاقى قصد دخول مكّة يعنى الحرم ولولحاجة غير الحج . (الدر المختار : (۲/۴۷۷) كتاب الحج ، مطلب : فى المواقيت ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/۲۲۱) كتاب المناسک ، الباب الثانى : فى المواقيت ، ط: رشيديه .

التاتارخانية : (۲/۴۷۵) كتاب المناسک ، الفصل الرابع : فى بيان مواقيت الإحرام ومايلزم مجاوزتها بغير إحرام ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ولو خرج المكى إلى الكوفة لحاجة وقرن صح قرانه مسنونًا ؛ لأنّ عمرته وحجته ميقاتان فصار بمنزلة الآفاقى والإلمام لايبطل القرآن ، هكذا أطلق صاحب الهداية والمبسوط والكافى والمجمع وغيرهم ، وقيد الإمام المحبوبى فى " الجامع الصغير " ومشى عليه فى اللباب بأنّ المكى إنّما يصحّ قرانه إذا خرج إلى الآفاق قبل أشهر الحج ، فأمّا إذا دخل عليه أشهر الحج وهو بمكّة صار ممنوعًا من القران شرعًا فلايتغير ذلک بخروجه من الميقات ، هكذا روى عن محمد ...... أمّا لوخرج المكى إلى الكوفة لحاجة فى أشهر الحج أو قبلها واعتمر فى أشهر الحج وحج من عامه ، فلايكون متمتعابالاتفاق سواء ساق الهدى أو لم يسقه لوجود الإلمام الصحيح كذا فى عامة الكتب . (غنية الناسک : (ص: ۲۲۴ ـ ۲۲۶) باب التمتّع ، فصل : فى تصور وجود قران المكى وعدم تصور تمتّعه وتصور كليهما للآفاقى الّذى صار مكيا ، ط:إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۳۷۸) باب القران ، فصل : فى قران المكى ، وأيضًا : (ص: ۳۸۴) باب التمتّع ، فصل : فى شرائط التمتّع وهى أحد عشر ، الحادى عشر : أن يكون آفاقيًا ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)=

☆......جن لوگوں نے حرم یا حل میں وطن اصلی نہیں بنایا صرف ملازمت یا تجارت وغیرہ کے لئے حرم یا حل میں مقیم ہیں، اگر یہ لوگ حج کے مہینے شروع ہونے سے پہلے میقات سے باہر جائیں گے تو واپسی پر افراد یا تمتع یا قران کر سکتے ہیں، اور اگر حج کے مہینے شروع ہونے کے بعد میقات سے باہر جائیں گے تو واپسی پر صرف افراد کر سکتے ہیں، تمتع اور قران نہیں کر سکتے، خواہ ان کا وطن اصلی ہو یا نہ ہو۔(۱)

مکہ والوں کے لئے اشہر حج میں عمرہ کرنا

☆......مکہ والے اور جو شخص مکہ والوں کے حکم میں ہے یعنی میقات کے اندر یا عین میقات پر رہنے والے لوگ یا جو شخص اشہر حج سے پہلے سے مکہ مکرمہ میں مقیم ہے اگر ان لوگوں کا اسی سال حج کرنے کا ارادہ ہے تو اشہر حج (شوال، ذی قعدہ اور ذی الحجہ) میں ان کے لیے عمرہ کرنا مکروہ ہے، اور اگر اسی سال حج کرنے کا ارادہ نہیں ہے تو اشہر حج میں عمرہ کرنا مکروہ نہیں ہے۔(۲)

= الفتاوٰی الهندية : (۱/۲۳۹) كتاب المناسك ، الباب السابع فی القران والتمتّع ، ط: رشيديه .

(۱) وأمّا الآفاقی إذا دخل الميقات أو دخل مكّة بعمرة وحل منها قبل أشهر الحج ، فإن مكث بها حتی دخل أشهر الحج فهو كالمكی بالاتفاق وإن خرج إلی الآفاق قبل أشهر الحج، فكالآفاقی بالاتفاق أو فيها فكالمكی عند أبی حنيفة ، إلّا أن يعود إلی أهله وكالآفاقی عندهما . (غنية الناسک : (ص: ۲۲۷) باب التمتّع ، فصل : تصور وجود قران المكی وعدم تصور تمتّعه وتصور كليهما للآفاقی الّذی صار مكيًّا ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۳۶۴) باب القران : فی شرائط صحة القرآن ، السادس : أن يكون آفاقيًا ولو حكمًا ، وأيضًا فيه : (ص: ۳۸۴) باب التمتّع ، فصل فی شرائطه ، الحادی عشر أن يكون من أهل الآفاق ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (۲/۵۳۹) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

(۲) (ويكره فعلها فی أشهر الحج لأهل مكّة ومن بمعناهم) أی من المقيمين ومن فی داخل الميقات ؛ لأنّ الغالب عليهم أن يحجوا فی سنتهم فيكونوا متمتعين وهم عن التمتّع ممنوعون ،=

☆......اسی سال حج کا ارادہ ہوتے ہوئے عمرہ کیا پھر حج کیا تو حدودِ حرم میں دَمِ جبر دینا لازم ہوگا۔(۱)

مکہ والے احرام کہاں سے باندھیں؟

☆......مکہ والے حج کا احرام حرم کی حدود کے اندر سے باندھیں، اور عمرہ کا احرام حرم کی حدود سے باہر نکل کر "حل" میں باندھیں، البتہ عمرہ کا احرام مسجد عائشہ سے باندھنا زیادہ بہتر ہے۔(۲)

= وإلّا فـلا منع للمكى عن العمرة المفردة فى أشهر الحج ، إذا لم يحجّ فى تلك السنة ومن خالف فعليه البيان و اتيان البرهان . (إرشاد السارى : (ص: ٦٥٢) باب العمرة ، فصل : فى وقتها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غـنية الناسک : (ص: ١٩٩) باب العمرة ، وتسمٰى الحج الأصغر ، عمرة المكى فى أشهر الحج ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (٤٧٣/٢) كتاب الحج ، مطلب : أحكام العمرة ، ط: سعيد .

(١) لاقـران لأهـل مـكّة أى حـقيقةً أو حكمًا ولا لأهل المواقيت ...... فمن قرن منهم كان مسيئًا وعليه دم جبر ...... (إرشاد السارى : (ص: ٣٧٨) باب القران ، فصل : فى قران المكى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ ليـس لأهـل مـكّة وأهـل الـمـواقيـت ومن بينهاو يين مكّة تمتّع ، فمن تمتّع منهم كان عاصيًا ومسيئًا وعليه لإسائته دم . (إرشاد السارى : (ص: ٣٨٥ ، ٣٨٦) باب التمتّع ، فصل : فى تمتّع المكى ومن فى معناه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ٢٢٠) باب التمتّع ، فصل ، ط: إدارة القرآن .

▭ والـمـكـى ومن فى حكمهٖ يفرد فقط ، ولو قرن أو تمتّع جاز و أساء وعليه دم جبر . (الدر مع الرد : (٥٣٩/٢) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

(٢) وأمّـا ميـقات أهل الحرم والمراد به كل من كان داخل الحرم سواء كان أهله أو لا ، مقيما به أو مسـافـرًا فالحرم للحج ، فيحرمون من دورهم ومن المسجد أفضل ، وجاز تاخيره إلى آخر الحرم (طـوالـع) والـحـل لـلـعـمرة ، والأفضل إحرامها من التنعيم من معتمر عائشة رضى اللّٰه عنها . (غنية الناسک : (ص: ٥٧ ، ٥٨) باب المواقيت ، فصل : وأما ميقات أهل الحرم ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشـاد السـارى : (ص: ١١٧) بـاب الـمـواقيـت ، فـصل : فى ميقات أهل الحرم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ الدر مع الرد : (٤٧٨/٢) كتاب الحج ، مطلب فى المواقيت ، ط: سعيد .

☆...... مکہ والے یا جولوگ میقات کے باہر سے آ کر مکہ مکرمہ میں عمرہ یا حج کے لئے رہائش پذیر ہو گئے ان کے لئے عمرہ کرتے وقت حرم کی حدود سے باہر حل سے احرام باندھنا لازم ہے، اگر ان میں سے کوئی شخص حدود حرم کے اندر اپنے مکان سے احرام باندھ کر عمرہ کرے گا تو حدود حرم میں دم دینا لازم ہوگا۔

☆ مکہ والے حج کا احرم اپنے مکان سے باندھیں گے۔

دونوں میں فرق یہ ہے کہ حج حدود حرم سے باہر عرفات کے میدان میں ہوتا ہے اور عمرہ حدود حرم کے اندر بیت اللہ اور صفا مروہ میں ہوتا ہے، اس لئے حج کا احرام حدود حرم سے باندھ کر باہر جانا ہے، اور عمرہ کا احرام حدود حرم کے باہر سے باندھ کر حرم کے اندر جانا ہے تاکہ سفر کا تحقُّق ہو۔(۱)

مکہ والے تمتع نہ کریں

مکہ میں رہنے والے اور جولوگ میقات کے اندر حل میں رہتے ہیں، اسی طرح جو شخص اشہر حج سے پہلے سے مکہ میں مقیم ہیں ان کے لئے تمتع کرنا جائز نہیں، صرف حج

---

۱) مـن مكّة بمكّة مكيا أو افاقيًا فميقاته فى الحج الحرم ...... وميقاته فى العمرة من أدنىٰ الحل ، ولو بـأقـلّ مـن خطوة من أىّ جانب شاء ليتحقق وقوع السفر ؛ لأنّ أداء الحج فى عرفة و هى فى الحل ، فيـكـون الإحرام من الحرم ، وأداء العمرة فى الحرم فيكون الإحرام من الحل ليجمع فى إحرامه بين الـحـل والحرم إذ هو شرط فى كل إحرام ، فإن أحرم بها فى الحرم انعقد وعليه دم الا ان خرج بعدم إحـرامه إليه . (الفقه الاسلامى وأدلّته : (۳/۶۹) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل ، المبحث الثالث ، المطلب الثانى : ميقات الحج والعمرة المكانى ، ط: دار الفكر بيروت)

🗁 (قـولـه : لـلـمـكـى الحرم للحج والحل للعمرة) أى ميقات للمكى إذا أراد الحج الحرم ، فإن أحـرم له من الحل لزمه دم ، وإذا أراد العمرة الحل ،فإذا أحرم بها من الحرم لزمه ؛ لأنّه ترك ميقاته فيهما وهو بجمع عليه والمراد بالمكى من كان داخل الحرم سواء كان بمكّة أو لا ، وسواء كان من أهله أو لا .(البحر الرائق : (۲/۳۱۹) كتاب الحج ، قبيل : باب الإحرام ، ط: سعيد)

🗁 الـدر مع الرد : (۲/۴۷۸) كتاب الحج ، مطلب فى المواقيت ، قبيل ، فصل : فى الإحرام، ط: سعيد .

افراد کریں، اگر کسی نے حج تمتع کیا تو ہو جائے گا، لیکن دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

مکہ والے حج کا احرام کہاں سے باندھیں

''مکہ والے احرام کہاں سے باندھیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴/۱۳۵)

مکہ والے حج کے ایام میں عمرہ نہ کریں

مکہ والوں کے لئے حج کے ایام میں عمرہ کرنا مکروہ ہے، حج کے ایام کے علاوہ باقی دنوں میں عمرہ کرنا بلا کراہت درست ہے۔(۲)

مکہ والے صرف حج افراد کریں

مکی اور جو لوگ مکہ والوں کے حکم میں ہیں، یعنی عین میقات یا میقات کے اندر رہنے والے ہیں، ان کے لئے تمتع اور قران منع ہے صرف حج افراد کر سکتے ہیں، اگر مکہ والوں نے حج تمتع اور حج قران کر لیا تو حج ہو جائے گا البتہ دَم دینا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) تخریج ''مکہ والے صرف حج افراد کریں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

(۲) السّنة كلها وقت لها إلاَّ أنّه يكره تحريمًا انشاء إحرامها في الأيّام الخمسة . (إرشاد الساری : (ص: ۵۵ ۲) باب العمرة ، فصل فی وقتها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۹۷) باب العمرة وتسمّٰى الحج الأصغر ، ط: إدارة القرآن .

الفتاویٰ الهندية : (۱/۲۳۷) كتاب المناسک ، الباب السادس فی العمرة ، ط: رشيديه كوئٹه.

(۳) لاقران لأهل مكّة أى حقيقةً أو حكمًا ولا لأهل المواقيت ...... فمن قرن منهم كان مسيئًا وعليه دم جبر ...... (إرشاد الساری : (ص: ۳۷۸) باب القران ، فصل : فی قران المكی ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

ليس لأهل مكّة وأهل المواقيت ومن بينهاو يين مكّة تمتّع ، فمن تمتّع منهم كان عاصيًا ومسيئًا وعليه لإسائته دم . (إرشاد الساری : (ص: ۳۸۵ ، ۳۸۶) باب التمتّع ، فصل : فی تمتّع المكی ومن فی معناه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۲۰) باب التمتّع ، فصل ، ط: إدارة القرآن .

والمكی ومن فی حكمهٖ يفرد فقط ، ولو قرن أو تمتّع جاز و أساء وعليه دم جبر . (الدر مع الرد : (۲/۵۳۹) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

مکہ والے عمرہ کا احرام کہاں سے باندھیں؟

☆...... مکہ مکرمہ سے عمرہ کرنے والوں کے لئے عمرہ کے احرام کی میقات ''حل'' ہے، اس لئے حل میں جا کر جس جگہ چاہیں احرام باندھیں لیکن تنعیم (مسجد عائشہ) سے احرام باندھنا افضل ہے، اس کے بعد جعرانہ سے احرام باندھنا افضل ہے۔(۱)

☆......مکہ والے حرم کی حدود سے باہر کہیں سے بھی عمرہ کا احرام باندھ سکتے ہیں، البتہ تنعیم سب سے قریب ہے اس لئے وہاں سے احرام باندھنا آسان ہے۔(۲)

''مکہ والے احرام کہاں سے باندھیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

مکہ والے قران نہ کریں

مکہ میں رہنے والے اور جو لوگ میقات کے اندر حل میں رہتے ہیں، اسی طرح جو شخص اشہر حج سے پہلے سے مکہ میں مقیم ہے ان کے لئے قران کرنا جائز نہیں، صرف حج افراد کریں، اگر قران کریں گے تو ہو جائے گا لیکن دم دینا لازم ہوگا۔(۳)

(۱، ۲) وأمّا ميقات أهل الحرم والمراد به كل من كان داخل الحرم سواء كان أهله أو لا ، مقيما به أو مسافرًا فالحرم للحج ، فيحرمون من دورهم ومن المسجد أفضل ، وجاز تاخيره إلى آخر الحرم (طوالع) والحل للعمرة ، والأفضل إحرامها من التنعيم من معتمر عائشة رضى الله عنها ثم من الجعرانة .
(غنية الناسک : (ص: ۵۷ ، ۵۸) باب المواقيت ، فصل : وأما ميقات أهل الحرم ، ط: إدارة القرآن)
🗀 إرشاد السارى : (ص: ۱۱۷) باب المواقيت ، فصل : فى ميقات أهل الحرم ، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة .
🗀 الفتاوىٰ الهندية : (۱/ ۲۲۱) كتاب المناسک ، الباب الثانى فى المواقيت ، ط: رشيديه .
🗀 الدر مع الرد : (۲/ ۴۷۸) كتاب الحج ، مطلب فى المواقيت ، ط: سعيد .
(۳) تخریج ''مکہ والے صرف حج افراد کریں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

مکہ والے نے تمتع کرلیا

مکہ والوں کو حج افراد کرنا چاہیئے ، ان کے لئے حج تمتع کرنا منع ہے، تاہم اگر حج تمتع کرلیا تو حج ہو جائے گا اور دَم دینا لازم ہوگا۔(۱)

مکھی

''موذی جانور'' عنوان دیکھیں۔(۴/۲۱۱)

مکی میقات سے باہر نکل گیا

اگر مکی شخص کسی کام یا کسی غرض سے میقات سے باہر نکل گیا تو واپسی میں اس کو بھی آفاقی کی طرح میقات سے احرام باندھنا واجب ہے، ورنہ میقات سے احرام باندھ کر ایک عمرہ کی قضا لازم ہوگی۔(۲)

ملازمت ختم ہونے کے خوف سے حج میں تاخیر کرنا

☆......اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے اور وہ ملازمت پیشہ آدمی ہے، اس کے

---

(۱) لیس لأهل مكّة وأهل المواقيت ومن بينهاو يين مكّة تمتّع ، فمن تمتّع منهم كان عاصيًا ومسيئًا وعليه لإسائته دم . (إرشاد السارى : (ص: ۳۸۵ ، ۳۸۶) باب التمتّع ، فصل : فى تمتّع المكى ومن فى معناه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۲۲۰) باب التمتّع ، فصل ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۲/۵۳۹) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

(۲) فإن جاوزه فليس له أن يدخل مكّة من غير إحرام ؛ لأنّه صار آفاقيا . (البحر الرائق : (۲/۳۱۹) كتاب الحج ، ط: سعيد)

▭ المكى إذا خرج من مكّة لحاجة له ، فلم يجاوز الوقت ، فله أن يدخل مكّة بغير إحرام ، وإن جاوز لم يكن له أن يدخل مكّة إلاّ بإحرام ، لما بينا أن من قصد إلى موضع فحاله فى حكم الإحرام كحال أهل ذٰلک الموضع . (المبسوط للسرخسى : (۲/۱۵۵) كتاب الحج ، باب المواقيت ، ط: حبيبيه كوئٹه)

▭ الشامية : (۲/۴۷۸) كتاب الحج ، مطلب: فى المواقيت ، ط: سعيد .

پاس ملازمت کے علاوہ اور کوئی ذریعۂ معاش بھی نہیں ہے، اور ملازمت مستقل نہیں ہے، حج کے لئے طویل رخصت کی درخواست دینے کی صورت میں ہمیشہ کے لئے فارغ کئے جانے کا قوی اندیشہ ہے اور دوسری ملازمت آسانی سے ملنے کی اُمید نہیں ہے، تو ایسی صورت میں ملازمت مستقل ہونے تک یا حج کے لئے رخصت کے حق دار ہونے تک حج میں تاخیر کرنے سے گناہ نہیں ہوگا۔

☆ ......اگر ملازمت کے بغیر گزارہ کرنے کی گنجائش ہے یا دوسری جگہ آسانی سے ملازمت ملنے کی اُمید ہے یا کوئی اور ذریعۂ معاش ہے یا حج کے لئے رخصت مل جاتی ہے تو اس صورت میں حج میں تاخیر کرنا صحیح نہیں ہوگا، بلکہ ان صورتوں میں پہلی فرصت میں حج کرنا ضروری ہوگا ورنہ تاخیر کرتے کرتے اگر حج کے بغیر فوت ہوگیا تو سخت گنہگار ہوگا۔(۱)

---

(۱)(قوله عن أبی أمامة) قلت : فیه دلالة علی أنّ التاخیر فی الحج لأجل المرض والمراد به مایمنع عن السفر والذهاب إلی بیت الله أو لأجل الحاجة الظاهرة ...... ویجوز لمن ابتلی بمثل هٰذا الأعذار أن یؤخر إلی زوال العذر . (إعلاء السنن : (۱۰/۹) کتاب الحج ، باب اشتراط الصحة ، وعدم الحبس والخوف من السلطان وعدم المشقة الظاهرة وأمن الطریق لوجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)
🗁 معارف السنن : (۲۱۰/۶) أبواب الحج عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ، باب ماجاء أن عرفة کلها موقف ، ط: سعید .

🗁 (فرض) ...... (مرة) ...... (علی الفور) فی العام الأوّل عند الثانی وأصح الروایتین عن الإمام و مالک وأحمد فیفسق وترد شهادته بتأخیره أی سنینًا ؛ لأنّ تأخیره صغیرة وبإرتکابه مرّة لایفسق الّا بالإصرار بحر . و وجهه أن الفوریة ظنیة ؛ لأنّ دلیل الاحتیاط ظنی ، ولذا أجمعوا أنّه لو تراخی کان أداء وإن أثم بموته قبله .

وفی الرد : (علی الفور) هو الاتیان به فی أوّل أوقات الإمکان . (قوله کان أداء) أی ویسقط عنه الإثم اتّفاقًا کما فی البحر ، قیل : المراد إثم تفویت الحج لا إثم التاخیر . قلت : لایخفی ما فیه بل الظاهر أن الصواب إثم التاخیر إذ بعد الأداء لاتفویت ، وفی الفتح : ویأثم بالتاخیر عن أوّل سنی الإمکان فلو حج بعده ارتفع الإثم اهـ . وفی القهستانی : فیأثم عند الشیخین بالتأخیر إلی غیره بلاعذر إلّا إذا أدی ولو فی آخر عمره ، فإنّه رافع للإثم بلاخلاف . (الدر مع الرد : (۴۵۵ـ۴۵۷) کتاب الحج ، مطلب : فیمن حج بمال حرام ، ط: سعید)

☆......موجودہ دور میں انتہائی مختصر وقت میں بھی حج ادا کرنا ممکن ہے، پہلے زمانے کی مشکلات آج کل نہیں ہیں، اس لئے حج فرض ہوتے ہی کر لینا چاہیئے، تاخیر نہیں کرنی چاہیئے۔

ملازمت کا سفر اور عمرہ

بعض لوگ ملازمت کے سلسلے میں سعودی عرب جاتے ہیں، اور ہوائی جہاز سے جدہ اُتر کر مکہ مکرمہ نہیں جاتے بلکہ جدّہ سے ہی ایک ہزار، ڈیڑھ ہزار، یا پانچ سو میل دور کام کے لئے چلے جاتے ہیں، ایسے لوگوں کے لئے پہلے عمرہ کرنا پھر کام کے لئے جانا ضروری نہیں ہے، کیونکہ یہ سفر عمرہ یا مکہ مکرمہ کے لئے نہیں تھا بلکہ مکہ مکرمہ کے علاوہ دوسری جگہ ملازمت کے لئے تھا، لہٰذا ایسے لوگ سہولت کے ساتھ جب بھی عمرہ کرنا چاہیں، کر سکتے ہیں۔(۱)

ملازمت کی تلاش میں حج کی نیت کرنا

اگر کسی آدمی کی مالی حالت ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے اُس پر حج فرض نہیں ہے اور وہ ملازمت کی غرض سے جدّہ جانا چاہتا ہے، لیکن ملازمت کے لئے ویزا نہیں مل سکتا اس لئے وہ حج کے ویزہ پر جدّہ کا ارادہ رکھتا ہے تو ایسی صورت میں حج کا ویزہ لگا کر ملازمت کی غرض سے سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ حج کی نیت ہو تو ثواب کا

---

(۱) فأمّا إذا لم يقصد ذٰلک وإنّما قصد مكانًا من الحل بحيث لم يمرّ على الحرم حل له مجاوزته بلاإحرام، فإذا حصل فيه ثم بدا له دخول مكّة لحاجة غير النسک يدخلها بلاإحرام. (غنية الناسک: (ص: ۵۴) باب المواقيت، تنبيه، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساری: (ص: ۱۲۱) باب المواقيت، فصل: فی مجاوزة الميقات بغير إحرام، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

🗀 الدر مع الرد: (۴۷۷/۲) كتاب الحج، مطلب فی المواقيت، ط: سعيد.

مستحق ہوگا، اگر حج کے اسباب میسر ہو جائیں تو ضرور حج کرے، ورنہ حج لازم نہیں ہے، اس طرح جانے میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔(۱)

ملازمت کے دوران حج کرلیا

اگر کسی آدمی نے حج فرض ہونے سے پہلے سعودی عرب میں ملازمت کی حالت میں حج کرلیا تو پھر استطاعت کے بعد دوبارہ اس پر حج فرض نہ ہوگا، پہلی مرتبہ حج کرنے سے فرض حج ادا ہوگیا، بعد میں جتنی دفعہ بھی کرے گا وہ سب نفل ہوگا۔(۲)

ملازم کو محرم بنا کر حج کرنا

محرم ایسے رشتہ داروں کو کہتے ہیں جس سے اس کے رشتہ کی وجہ سے نکاح جائز نہیں ہوتا، جیسے عورت کا باپ، بھائی، بھتیجا، بھانجا، ماموں، تایا، چچا اور بیٹا وغیرہ، اگر ملازم محرم نہیں ہے تو اس کو محرم کی حیثیت سے بیوی کے ساتھ حج کے لئے بھیجنا جائز نہیں ہے اس صورت میں شوہر، بیوی اور ملازم تینوں گنہگار رہوں گے۔(۳)

---

(۱) وتجريد السفر عن التجارة أحسن، ولو اتّجر لاينقص ثوابه كالغازى إذا اتّجر كما ذكره الشارح فى السير. (البحر الرائق: (۲/۳۰۹) كتاب الحج، ط: سعيد)

▭ ففى الآية دليل على جواز التجارة فى الحج للحاج مع أداء العبادة وأنّ القصد إلى ذٰلک لايكون شركا، ولايخرج به المكلف عن رسم الإخلاص المفترض عليه، خلافًا للفقراء، أمّا ان الحج دون تجارة أفضل، لعروّها عن شوائب الدنيا وتعلق القلب بغيرها. (أحكام القرآن للقرطبى: (۲/۴۰۹) سورة البقرة، الآية رقم: ۱۹۸، ط: رشيديه)

▭ أحكام القرآن لابن العربى: (۱/۱۹۲) البقرة: ۱۹۸، ط: دار الكتب العلمية.

(۲) الفقير إذا حج ماشيا ثم أيسر لا حج عليه هٰكذا فى فتاوىٰ قاضى خان. (الفتاوىٰ الهندية: (۱/۲۱۷) كتاب المناسک، الباب الأوّل فى تفسير الحج و فرضيته ...... الخ، ط: رشيديه)

▭ غنية الناسک: (ص: ۲۲) باب شرائط الحج، تنبيه، ط: إدارة القرآن.

▭ إرشاد السارى: (ص: ۵۶، ۵۷) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

(۳) الرابع المحرم أو الزوج لامرأة بالغة ولو عجوزًا أ ومعها غيرها من النساء الثقات والرجال =

ملازمین سے چندہ لے کر قرعہ اندازی کر کے حج کے لئے بھیجنا

☆ ......اگر کسی ادارہ یا کارخانہ وغیرہ کے ہر ملازم سے زبردستی ماہوار ایک مخصوص رقم چندہ کے طور پر لی جاتی ہے اور سالانہ قرعہ اندازی کر کے مثلاً دو ملازموں کو حج کے لئے بھیجا جاتا ہے تو یہ صورت درست نہیں ہے، اور اس طرح حج پر جانا جائز نہیں، زبردستی رقم جمع کرانا اور اس کی قرعہ اندازی کرنا دونوں چیزیں ناجائز ہیں۔

☆ ......اگر تمام ملازمین خوشی سے چندہ دیتے ہیں اور اس طرح قرعہ اندازی کر کے حج پر جانے کے لئے راضی ہیں تو اس صورت میں اس طرح چندہ جمع کر کے قرعہ نکال کر حج کے لئے جانا جائز ہوگا۔(۱)

= الصالحين (كبير) فى مسيرة سفر أمّا فى أقلّ منها فيجب عليها الحج والخروج إليه بغير محرم .
(غنية الناسک : (ص: ٢٦) باب شرائط الحج ، الرابع : المحرم أو الزوج ، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر مع الرد : (٢/٤٦٤) كتاب الحج ، ط: سعيد .

▭ إرشاد السارى : (ص: ٧٦ ، ٧٧) باب شرائط الحج ، النوع الثانى : شرائط الأداء ، الشرط الرابع : المحرم الأمين للمرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(١) عن أبى حرّة الرقاشى ، عن عمه رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لايحلّ مال امرئ الا بطيب نفس منه . (مشكاة المصابيح : (ص: ٢٥٥) كتاب البيوع ، باب الغصب والعارية ، الفصل الثانى ، ط: قديمى)

▭ والأظهر أن معناه : لاتظلموا أنفسكم ، وهو يشمل الظلم القاصر والمتعدى . (مرقاة المفاتيح : (٦/١٤٩) كتاب البيوع ، باب الغصب والعارية ، الفصل الثانى ، ط: رشيديه)

▭ عن عمرو يثربى رضى الله تعالىٰ عنه قال : خطبنا رسول الله ﷺ فقال : لايحل لامرئ من مال أخيه شيئ إلّا بطيب نفس منه . (شرح معانى الآثار للطحاوى : (٢/٣٧٥) كتاب الكراهية ، باب الرجل يمر بالحائط أله أن يأكل منه أم لا ؟ ، ط: سعيد)

▭ السنن الكبرى للبيهقى : (٦/١٠٠) كتاب الغصب ، باب من غصب لوحًا فأدخله فى سفينة أو بنىٰ عليه جدارًا ، ط: إدارة تاليفات اشرفيه لاهور .

▭ مجمع الزوائد : (٤/١٧٢) كتاب البيوع ، باب الغصب ، ط: دار الفكر .

▭ لايجوز التصرد فى مال غيره بلاإذنه ولا ولايته . (الدر المختار مع رد المحتار : (٦/٣٠٠) كتاب الغصب ، قبيل : فصل ، ط: سعيد)

ملتزم

☆ ...... بیت اللہ شریف کے جنوبی مشرقی گوشہ میں حجرِ اسود نصب ہے، حجرِ اسود اور بیت اللہ شریف کے دروازے کے درمیان ڈھائی گز کے قریب دیوار کے حصہ کو ''ملتزم'' کہتے ہیں۔

☆ ...... ہر طواف کے بعد ملتزم سے لپٹ کر دعاء مانگنا مستحب ہے، یہ دعاء کی قبولیت کا مقام ہے، اس سے رسول اللہ ﷺ اس طرح لپٹ جاتے تھے جس طرح بچہ ماں کے سینہ سے لپٹ جاتا ہے، طواف سے فارغ ہونے کے بعد موقع ملے تو اس سے لپٹ جانا چاہیئے، اور اپنا سر، سینہ اور پیٹ اس سے لگا دینا چاہیئے، دونوں ہاتھوں کو سیدھا کر کے سر کے اوپر لمبا پھیلا دینا چاہیئے اور کبھی داہنا اور کبھی بایاں رخسار اس پر رکھ کر خوب رو رو کر دعاء مانگنی چاہیئے، ہاتھ میں کتاب وغیرہ کچھ اُٹھا کر نہ رکھے، جو بھی دل میں آئے مانگے، اپنی زبان میں مانگے، اور سمجھ کر مانگے کہ رب کریم کے آستانہ پر پہنچ گیا ہوں، اس کی چوکھٹ سے لگے ہوئے کھڑا ہوں اور وہ میرے حال کو دیکھ رہا ہے اور میری آہ وزاری سن رہا ہے۔(۱)

☆ ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ ''ملتزم'' ایسی جگہ ہے جہاں دعاء قبول ہوتی ہے، کسی بندہ نے وہاں ایسی دعاء نہیں کی جو قبول نہ ہوئی ہو۔(۲)

---

(۱) (ثم يأتي الملتزم) وهو ما بين الركن والباب (بعد أداء الركعتين أو قبلها ...... فيتشبث به بقرب الحجر ويضع صدره وبطنه وخده الأيمن عليه رافعًا يديه فوق رأسه داعيًا بالتضرع والابتهال مع الخضوع والانكسار مصليا على النّبی المختار. (إرشاد الساری: (ص: ۱۹۵، ۱۹۲) باب دخول مكّة، فصل: فی صفة الشروع فی الطواف، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک: (ص: ۱۰۷) باب دخول مكّة وحرمها، ط: إدارة القرآن.

▭ الدر مع الرد: (۲/۴۹۹) كتاب الحج، مطلب: فی طواف القدوم، ط: سعيد.

(۲) روينا عن ابن عباس أنّه كان يلتزم ما بين الركن والباب وكان يقول ما بين الركن والباب =

☆......احرام کی حالت میں ملتزم سے نہ لپٹے ، کیونکہ موجودہ زمانے میں اس کو بھی خوشبو لگا دیتے ہیں۔(۱)

ملتزم میں دعاء قبول ہوتی ہے

حجرِ اسود والے کونے اور خانۂ کعبہ کے دروازے کی درمیانی جگہ کو''ملتزم'' کہتے ہیں، یہ حصہ تقریباً دو میٹر ہے،اس جگہ پر دعاء قبول ہوتی ہے۔

اس مقام پر سنت یہ ہے کہ طواف سے فارغ ہونے کے بعد بیت اللہ کی دیوار سے اس طرح چمٹ کر دعاء کرے کہ رخسار،سینہ اور ہاتھ چمٹے ہوئے ہوں۔(۲)

= بدعاء الملتزم لايلزم ما بينهما أحد يسأل الله شيئًا الّا أعطاه إيّاه . (السنن الصغرىٰ للبيهقى مع شرحه المنة الكبرىٰ للأعظمى : (۳۶۳/۴) رقم الحديث : ۱۷۳۹ ، كتاب المناسک ، باب طواف الوداع ، ط: مكتبة الرشد)

(۱) الطيب كل شيئ له رائحة مستلذة ، ويعده العقلاء طيبًا كذا فى السراج الوهاج . (الفتاوىٰ الهندية : (۲۴۰/۱) كتاب المناسک ، الباب الثانى : فى الجنايات ، الفصل الأوّل : فيما يجب بالتطيب والدهن ، ط: رشيديه)

حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۷۴۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: قديمى .

إرشاد السارى : (ص: ۴۴۰) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانى : فى الطيب ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

درء المفاسد أولىٰ من جلب المنافع . (الاشباه والنظائر لابن نجيم : (ص: ۹۱) القاعدة الخامسة : الضرر يزال ، درء المفاسد أولىٰ من جلب المنافع ، ط: قديمى)

ـــــ حاشية الطحطاوى على المراقى : (ص: ۴۹) كتاب الطهارة ، فصل فيما يجوز به الاستنجاء ، ط: قديمى .

(۲) (ثم يأتى الملتزم) وهو ما بين الركن والباب (بعد أداء الركعتين أ وقبلها ...... فيتشبث به بقرب الحجر ويضع صدره وبطنه وخده الأيمن عليه رافعًا يديه فوق رأسه داعيًا بالتضرع والابتهال مع الخضوع والانكسار مصليا على النّبى المختار . (إرشاد السارى : (ص: ۱۹۵ ، ۱۹۶) باب دخول مكّة ، فصل : فى صفة الشروع فى الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۰۷) باب دخول مكّة وحرمها ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۴۹۹/۲) كتاب الحج ، مطلب : فى طواف القدوم ، ط: سعيد .

چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے طواف کیا، نماز پڑھی پھر حجرِ اسود کا بوسہ لینے کے بعد حجرِ اسود اور دروازے کے درمیان اس طرح کھڑے ہوئے کہ اپنا سینہ، ہاتھ اور رخسار بیت اللہ کی دیوار سے چمٹایا اور فرمایا "میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے"۔(۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حجرِ اسود اور دروازے کے درمیان جو بھی دعاء کرتا ہے قبول ہوتی ہے۔(۲)

مل والے حج پر بھیجتے ہیں

اگر مل والے ہر سال قرعہ اندازی کر کے ایک یا چند آدمیوں کو حج پر بھیجتے ہیں تو ان کے خرچ پر حج پر جانے کی گنجائش ہوگی،(۳)

---

(۱) عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جدّه قال : طفت مع عبد الله بن عمرو فلما فرغنا من السبع ركعنا فى دبر الكعبة ، فقلت : ألا نتعوذ بالله من النّار ؟ قال : أعوذ بالله من النّار ، ثم مضٰى فاستلم الركن ، ثم قام بين الحجر والباب ، فألصق صدره ويديه وخده إليه ثم قال : هٰكذا رأيت رسول الله يفعل ، رواه ابن ماجه . (إعلاء السنن : (۱۰/۲۱۶ ، ۲۱۷) كتاب الحج ، باب يستحب أن يشرب المودع من ماء زمزم ويلتزم الملتزم ، ط: إدارة القرآن)

سنن ابن ماجه : (ص: ۲۱۲) كتاب المناسک باب الملتزم ، ط: قديمى .

سنن أبى داود : (۱/۲۷۵) كتاب المناسک ، باب الملتزم ، ط: رحمانيه .

(۲) روينا عن ابن عباس أنّه كان يلتزم ما بين الركن والباب وكان يقول ما بين الركن والباب بدعاء الملتزم لايلزم ما بينهما أحد يسأل الله شيئًا الاّ أعطاه إيّاه . (السنن الصغرٰى للبيهقى مع شرحه المنة الكبرٰى للأعظمى : (۴/۳۶۳) رقم الحديث : ۱۷۳۹ ، كتاب المناسک ، باب طواف الوداع ، ط: مكتبة الرشد)

(۳) كتاب الهبة ...... وشرائط صحتها فى الواهب العقل والبلوغ والملک ...... وفى الموهوب له أن يكون مقبوضًا . (الدر المختار مع الرد : (۵/۶۸۸) كتاب الهبة ، ط: سعيد)

وتتم الهبة بالقبض الكامل . (الدر مع الرد : (۵/۶۹۰) كتاب الهبة ، ط: سعيد)

أن الفقير إذا وصل إلى المواقيت ، صار حكمه حكم أهل مكّة ، فيجب وإن لم يقدر على الراحلة . (منحة الخالق على البحر الرائق : (۲/۳۱۲) كتاب الحج ، ط: سعيد) =

اگرچہ ان کی اکثر آمدنی سودی قرضہ سے ہوتی ہے، اس بارے میں ملازم کا حکم الگ ہے اور مل والے کا حکم الگ ہے، دونوں کے حکم کو ایک سمجھنا درست نہیں ہے۔(۱)

ممانی

ممانی محرم نہیں ہے، اس لئے اس کو حج وغیرہ کے سفر میں ساتھ لے جانا جائز نہیں۔(۲)

ممنوعاتِ احرام کا ارتکاب

☆......اگر بلا عذر ممنوعاتِ احرام میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا جائے تو کہیں قربانی واجب ہوتی ہے، کہیں صدقہ واجب ہوتا ہے۔

= 🗀 بدائع الصنائع : (۱۲۰/۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا شرائط فرضيته ، ط: سعيد .

🗀 فتح القدير : (۴۱۹/۲) كتاب الحج ، ط : رشيديه .

(۱) غلب على ظنه أنّ أكثر بيوعات أهل السوق لاتخلو عن الفساد ، فإن كان الغالب هو الحرام تنزه عن شرائه ، ولكن مع هٰذا لو اشتراه يطيب له . قال الحموى : قوله : ولكن مع هٰذا لو اشتراه يطيب له ، و وجهه أن كون الغالب فى السوق الحرام لايستلزم كون المشترى حرامًا لجواز كونه من الحلال المغلوب والأصل الحل . (الأشباه والنظائر : (۳۴۴/۱) النوع الثانى ، القاعدة الثانية : إذا اجتمع الحلال والحرام ...... ط: دارالكتب العلمية)

🗀 إمداد الأحكام : (۵۳۳/۳ ـ ۵۳۵) كتاب الإجارة ، ط: دار العلوم .

(۵) (الرابع) أى من شرائط الأداء فى خصوص حق النّساء (المحرم الأمين) وهو كل رجل مامون عاقل بالغ ، مناكحتها حرام عليه بالتابيد سواء كان بالقرابة أو الرضاعة أو الصهرية بنكاح أو سفاح فى الأصح ، كذا ذكر الكرخى وصاحب الهداية فى باب الكراهة . (إرشاد السارى : (ص: ۷۶) باب شرائط الحج ، النوع الثانى : شرائط الأداء ، الشرط الرابع المحرم الأمين للمرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 الدر مع الرد : (۴۶۴/۲) كتاب الحج ، مطلب فى قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد .

🗀 غنية الناسک : (ص: ۲۶، ۲۷) باب شرائط الحج ، الرابع : المحرم أو الزوج ، ط: إدارة القرآن.

☆......اگر عذر کی وجہ سے ممنوعاتِ احرام میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا جائے تو اس کو اگر بلا عذر کرنے سے قربانی واجب ہوتی ہے تو اب اس کو اختیار دیا جائے گا کہ چاہے وہ قربانی کرے، چاہے قربانی کے بدلے چھ مسکینوں کو ایک ایک صدقۂ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت دیدے، چاہے تین روزے رکھ لے اور یہ روزے جہاں چاہے رکھے، اور جس وقت چاہے رکھے۔(۱)

اور اگر بلا عذر ان ممنوعات کے ارتکاب سے صدقہ واجب ہوتا ہے تو اب عذر کی وجہ سے ارتکاب کرنے کی صورت میں اختیار دیا جائے گا چاہے صدقہ دیدے اور اگر چاہے تو ہر صدقہ کے بدلے ایک روزہ رکھ لے۔(۲)

---

(۱) (وما ذكرنا من لزوم الدم والصدقة عينًا) أى معينًا (فى الأنواع الثلاثة) أى المتقدمة من اللبس والطيب والحلق ، وكذا حكم القلم لعذر كما سيأتى (إنّما هو) أى باعتبار حكمه المطلق (فى حالة الاختيار بأن ارتكب المحظور بغير عذر ، أمّا فى حالة الاضطرار بأن ارتكبه بعذر كمرض أو علة) أى ضرورة (فهو) أى صاحبه (مخير بين الصيام) أى صيام ثلاثة أيّام (والصدقة) أى على ستّة مساكين لكل مسكين نصف صاع (والدم) . (إرشاد السارى : (ص: ۴۷۰) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثالث فى الحلق وإزالة الشعر وقلم الأظفار ، فصل : فى ارتكاب المحظورات الثلاث السابقة بعذر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۳۸ ، ۲۳۹) باب الجنايات ، مقدمه : فى ضوابط ينبغى حفظها لعموم نفعها فى الفصول الآتية ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۵۴۳) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) (وأمّا ما يجب فيه الصدقة) أى فيما فعله عن عذر بأن طيّب ربع عضو أو لبس أقلّ من يوم (ففيه يخير بين الصوم والصدقة) أى وجوب تخيير وإلاّ فيجوز له اختيار الدم أيضًا (فإن شاء تصدق بنصف صاع) أى فيما أطلق عليه الصدقة (أو ما وجب عليه من الصدقة) أى مما أوجبوا عليه من أن يطعم شيئًا (ولو أقلّ من نصف صاع على مسكين) فأو هذه للتنويع وأمّا قوله : (أو صام عنه يومًا) أى عن نصف صاع فهى للتخيير . (إرشاد السارى : (ص: ۴۷۲) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثالث فى الحلق وإزالة الشعر و قلم الأظفار فصل : فى ارتكاب المحظورات الثلاث السابقة بعذر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۳۸ ، ۲۳۹) باب الجنايات ، مقدمه فى ضوابط ينبغى حفظها لعموم نفعها فى الفصول الآتية ، ط: إدارة القرآن . =

☆......بہتر یہ ہے کہ مسکینوں کو صدقہ کرنے کی صورت میں یہ مسکین مکہ مکرمہ کے رہنے والے ہوں، ان مسکینوں کی تعداد ''چھ'' ہونا ضروری ہے، اگر کوئی شخص چھ مسکینوں کی مقدار صدقۂ فطر تین یا چار مسکینوں کو دیدے تو کافی نہیں ہوگا۔(۱)

☆......عذر کی مثالیں یہ ہیں:

(۱) ''بخار'' مثلاً بخار کی وجہ سے سر ڈھانک لیا یا کوئی سلا ہوا کپڑا پہن لیا۔

(۲) ''سردی'' مثلاً سردی کے دوران بغیر سلا ہوا گرم کپڑا نہ ہونے کی وجہ سے سلا ہوا کپڑا پہن لیا۔

(۳) ''زخم'' پر پٹی لگانے کے لئے زخم کی جگہ سے بال صاف کردیئے یا خوشبودار مرہم لگا دیا۔

(۴) ''دردِ سر'' مثلاً سر کا درد دور کرنے کے لئے کوئی خوشبودار مرہم یا لیپ لگا لیا۔

(۵) ''جوئیں'' مثلاً جوؤں کی وجہ سے سر گنجا کر لیا۔

= وأيضًا فيه : (ص: ٢٦١) باب الجنايات ، فصل : فيما ارتكب المحظورات الأربعة بعذر ، ط: إدارة القرآن .

الشامية : (٢/٥٥٨) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(١) قوله (على ستة مساكين) كل واحد بنصف صاع ، حتى لو تصدق بها على ثلاثة أو سبعة فظاهر كلامهم أنّه لايجوز ؛ لأنّ العدد منصوص عليه وعلى قول من اكتفٰى بالإباحة ينبغي أنّه لو غدى مسكينًا واحدا وعشاه ستة أيّام ان يجوز أخذًا من مسئلة الكفارات . نهر تبعًا للبحر . قوله : (اين شاء) أى فى غير الحرم أو فيه ولو على غير أهله لإطلاق النص بخلاف الذبح والتصدق على فقراء مكّة أفضل . " بحر " وكذا الصوم لايتقيّد بالحرم فيصومه أين شاء كما أشار إليه فى البحر ، وصرح به فى الشرنبلالية عن الجوهرة وغيرها . (الشامية : ٢/٥٥٨) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: رشيديه)

الفتاوىٰ الهندية : (١/٢٤٤) كتاب المناسك ، الباب الثامن فى الجنايات ، الفصل الثالث فى حلق الشعر و قلم الأظفار ، مسائل تتعلق بالفصول السابقة ، ط: سعيد .

غنية الناسك : (ص: ٢٦٤) باب الجنايات ، فصل : فى شرائط كفاراتها الثلاث ، مطلب : فى شرائط جواز الصدقة ، ط: إدارة القرآن .

☆......عذر کے لئے یہ ضروری نہیں کہ ہر وقت رہے، نہ یہ ضروری ہے کہ اس سے مرجانے کا خوف ہو، بلکہ صرف تکلیف اور مشقت کا ہونا کافی ہے۔

☆......خطا، نسیان، بیہوشی، مجبور ہونا، سونا اور مفلس ہونا عذر نہیں ہے بلکہ ان حالتوں میں جو جنایت صادر ہوگی اس کا کفارہ دینا لازم ہوگا، البتہ آخرت کا گناہ اس کے ذمہ نہ ہوگا۔

مجبور ہونے کی مثال یہ ہے کہ کسی نے کسی محرم سے کہا کہ اپنا سر گنجا کرلے یا خوشبودار لباس پہن لے ورنہ تجھے قتل کردوں گا۔

سونے کی مثال یہ ہے کہ کسی محرم نے سونے کی حالت میں اپنا سر چادر میں ڈھانک لیا یا اور کوئی فعل کیا۔

مفلسی سے مراد یہ ہے کہ کسی سے کوئی جنایت صادر ہوئی اور اس کی وجہ سے اس پر دَم یا صدقہ واجب ہوتا ہے اور اسکے پاس دَم دینے یا صدقہ کرنے کے لئے رقم نہیں ہے تو وہ شخص معذور نہیں اس پر جو دَم یا صدقہ واجب ہوا تھا وہ واجب رہے گا اور جب قدرت ہوگی تو دَم دینا اور صدقہ کرنا لازم ہوگا اور اگر مرتے دم تک قدرت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ سے معافی کی اُمید ہے۔(۱)

---

(۱) ومن الأعذار: الحمى و البرد والحر والجرح والقرح والصُّداع والشقيقة والقمل، ولايشترط دوام العلة ولاأدائها إلى التلف، بل وجودها مع تعب ومشقة يبيح ذٰلک، وأمّا الخطأ والنسيان والإغماء والإكراه والنوم والرق وعدم القدرة على الكفارة فليست بأعذار فى حق التخيير ولو ورتكب المحظور بغير عذر فواجبه الدم عينًا أو الصدقة فلايجوز عن الدم طعام ولاصيام ولاعن الصدقة صيام فإن تعذر عليه ذٰلک بقى فى ذمّته. (إرشاد السارى: (ص: ۴۷۰ ـ ۴۷۳) باب الجنايات وأنواعها، النوع الثالث: فى الحلق وإزالة الشعر وقلم الأظفار، فصل: ، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک: (ص: ۲۶۱) باب الجنايات، فصل: فيما إذا ارتكب المحضورات الأربعة بعذر، ط: إدارة القرآن.

🗀 الدر مع الرد: (۵۵۷/۲) كتاب الحج، ط: سعيد.

ممنوعاتِ احرام کب ختم ہوتے ہیں؟

حج میں بال کٹوانے کے بعد طوافِ زیارت سے پہلے احرام کے تمام ممنوعات جائز ہوجاتے ہیں، لیکن میاں بیوی کا تعلق (صحبت) جائز نہیں جب تک کہ طوافِ زیارت نہ کرلے۔(۱)

ممنوعِ احرام عذر سے کرلیا

اگر کوئی محرم، احرام کے ممنوعات میں سے کوئی کام عذر سے کرلے گا تو جزاء دینی واجب ہوگی، اور اگر کوئی واجب عذر کی وجہ سے ترک کردے گا تو جزاء دینی لازم نہیں ہوگی۔(۲)

ممنوع اوقات میں طواف کے نفل ادا کرنا

''طواف کے نفل ممنوع اوقات میں پڑھنا'' عنوان دیکھیں۔(۳/۱۲۶)

---

(۱) حکمه التحلل فيباح به جميع ما حظر بالإحرام من الطيب والصيد ولبس المخيط وغير ذٰلک الّا الجماع ودواعيه فإنّه وتوابعه يتوقّف حلّه على الطواف . (إرشاد السارى : (ص: ۳۲۶) باب مناسک منٰى ، فصل : فى حكم الحلق ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۷۶) باب طواف الزيارة ، مطلب فى حكم الحلق ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۵۱۷) كتاب الحج ، مطلب : فى رمى جمرة العقبة ، ط: سعيد .

(۲) المحرم إذا جنٰى عمدًا بلاعذر يجب عليه الجزاء ...... والإثم ...... وإن جنٰى بغير عمد ...... أو بعذر فعليه الجزاء دون الإثم . ولا بد من التوبة على كل حال . (إرشاد السارى : (ص:۴۲۲) باب الجنايات ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

ولو ترک شيئًا من الواجبات بعذر لاشيئ عليه على ما فى البدائع . (إرشاد السارى : (ص:۵۰۸) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فى أفعال الحج ، فصل : فى ترک الواجبات بعذر ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۳۸ ، ۲۳۹) باب الجنايات ، مقدّمة : فى ضوابط ...... ، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد : (۲/۵۴۳ ، ۵۴۴) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

منجن

☆......اگر منجن یا ٹوتھ پیسٹ میں لونگ، کافور، الائچی یا کوئی اور خوشبودار چیزیں ڈالی گئی ہوں اور وہ پکی نہ ہوں اور خوشبودار چیز مقدار کے اعتبار سے کم ہو اور منجن کے پاؤڈر کی مقدار زیادہ ہو تو ایسا منجن احرام کی حالت میں استعمال کرنا مکروہ ہے، مگر دَم یا صدقہ واجب نہ ہوگا۔

☆......اگر منجن یا ٹوتھ پیسٹ میں خوشبودار چیزوں کی مقدار زیادہ ہے اور منجن کے پاؤڈر کی مقدار کم ہے تو اس صورت میں چونکہ منجن یا ٹوتھ پیسٹ پورے منہ یا اکثر حصہ میں لگ جائے گا لٰہذا دَم واجب ہوگا۔

☆......اگر منجن یا ٹوتھ پیسٹ سادہ ہے اور اس میں کسی قسم کی خوشبو یا خوشبودار چیز نہیں ملائی گئی تو وہ استعمال کرنا جائز ہے، اس سے دَم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔

☆......اور اگر شک ہے تو احتیاط کرنا بہتر ہے۔(۱)

---

(۱) فلو أكل طيبًا كثيرًا وهو أن يلتصق بأكثر فمه يجب الدم ، وإن كان قليلاً بأن لم يلتصق بأكثر فمه فعليه الصدقة ، هٰذا إذا أكله كما هو من غير خلط ، أو طبخ فلو جعله فى الطعام وطبخه فلابأس بأكله ؛ لأنّه خرج من حكم الطيب وصار طعامًا وكذٰلک كل ماغيرته النّار من الطيب فلا بأس بأكله ، ولو كان ريح الطيب يوجد منه وإن لم يتغيره النّار يكره أكله إذا كان يوجد منه رائحة الطيب ، وإن أكل فلاشيئ عليه كذا فى شرح الطحاوى . وفى الفتح: فإن جعله فى طعام قد طبخ كالزعفران والافاويه من الزنجبيل والدارصينى يجعل فى الطعام فلا شيئ عليه ، فعن ابن عمر أنّه كان يأكل السكباج الاصفر وهو محرم . وإن لم يطبخ بل خلطه بمايؤكل بلاطبخ كالملح وغيره ، فإن كانت رائحته موجودة كره ولاشيئ عليه إذا كان مغلوبًا ، فإنّه كالمستهلک ، أمّا إذا كان غالبًا فهو كالزعفران الخالص فيجب الجزاء ، وإن لم تظهر رائحته ، ولو خلطه بمشروب وهو غالب ففيه الدم وإن كان مغلوبًا فصدقة الاَّ أن يشر به مرارًا فدم ، فإن كان للتداوى خيّر . انتهى . (غنية الناسک : (ص: ۲۴۶، ۲۴۷) باب الجنايات ، مطلب : فى أكل الطيب وشربه ، ط: إدارة القرآن)

🗁 إرشاد السارى : (ص: ۴۴۴، ۴۴۵) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانى : فى الطيب ، فصل : فى أكل الطيب وشربه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة . =

☆ ......مسواک کرنا ہر حال میں جائز ہے، سنت ہونے کی وجہ سے اس پر کسی قسم کی پابندی نہیں ہے۔(۱)

منگنی کے بعد حج کے لئے جا سکتی ہے

اگر لڑکی کی منگنی ہوگئی تو لڑکی اپنے باپ، بھائی یا کسی بھی محرم کے ساتھ حج کے لئے جا سکتی ہے۔(۲)

جس کے ساتھ منگنی ہوئی ہے اس کے ساتھ حج کے لئے نہیں جا سکتی، اور محرم کے ساتھ حج پر جانے کے لئے جس کے ساتھ منگنی ہوئی ہے اس سے اجازت لینا بھی ضروری نہیں ہے کیونکہ منگنی سے نکاح نہیں ہوتا بلکہ وعدہ ہوتا ہے، اور وعدہ کرنے سے دونوں میاں بیوی نہیں ہوتے۔(۳)

= الدر مع الرد : (۲/۵۴۴، ۵۴۵) کتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد

(۱) فصل فی مباحاته ...... (والسواک) أی استعمال المسواک . (إرشاد الساری : (ص: ۱۷۳) باب الإحرام ، فصل فی مباحاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۹۲) باب الإحرام ، فصل فی مباحات الإحرام ،ط : إدارة القرآن .

وله أن يستاک ، وعن عمر بن عبد العزيز أنّه كان يستاک وهو محرم ، رواه سعيد بن منصور . (البحر العميق : (۲/۸۰۷) الباب السابع : فی الإحرام ، الفصل السابع : مايحرم على المحرم ومايباح له ، ط: مؤسّسة الريان المكتبة المكّة)

(۲) قوله : (ومحرم أو زوج لامرة فی سفر) أی ويشترط محرم إلى آخره لما فی الصحيحين : لاتسافر المرأة إلّا ومعها محرم . (البحر الرائق : (۲/۵۵) كتاب الحج ، ط: رشيديه)

الدر المختار مع رد المحتار : (۲/۴۶۴) كتاب الحج ، مطلب : فی قولهم : يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۲/۴۳۴) كتاب المناسک ، شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

(۳) قال فی شرح الطحاوی : لو قال : أعطيتنيها ؟ فقال أعطيت ، إن كان المجلس للوعد فوعد ، وإن كان للعقد فنكاح . (الدر المختار مع رد الرد : (۳/۱۱ ، ۱۲) كتاب النكاح ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۳/۱۴۷) كتاب النكاح ، ط: رشيديه .

النهر الفائق : (۲/۱۷۸) كتاب النكاح ، ط: إمدادية ملتان . =

منگیتر

منگنی نکاح نہیں، بلکہ نکاح کا وعدہ ہے اور نکاح کا وعدہ کرنے سے نکاح نہیں ہوتا، اور دونوں میاں بیوی نہیں ہوتے۔(۱)

اس لئے منگیتر کے ساتھ حج کے لئے جانا جائز نہیں ہے۔(۲)

ہاں اگر منگنی کے بعد نکاح ہوجائے تو دونوں میاں بیوی ہیں، ایک دوسرے کے لئے حلال ہیں، اس وقت دونوں کا ایک ساتھ حج کے لئے جانا جائز ہوگا۔(۳)

= الفتاویٰ الهندية : (۱/۲٦۷) كتاب النكاح ، الباب الأوّل في تفسيره شرعا و صفته وركنه ...... الخ ، ط: رشيديه .

قوله : (ومحرم أو زوج لامرة في سفر) أي ويشترط محرم إلى آخره لما في الصحيحين : لاتسافر المرأة إلّا ومعها محرم . (البحر الرائق : (۲/۵۵) كتاب الحج ، ط: رشيديه)

الدر المختار مع رد المحتار : (۲/٤٦٤) كتاب الحج ، مطلب : في قولهم : يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۲/٤٣٤) كتاب المناسك ، شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

(۱) قال في شرح الطحاوي : لو قال : أعطيتنيها ؟ فقال أعطيت ، إن كان المجلس للوعد فوعد ، وإن كان للعقد فنكاح . (الدر المختار مع رد الرد : (۳/۱۱ ، ۱۲) كتاب النكاح ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۳/١٤٧) كتاب النكاح ، ط: رشيديه .

النهر الفائق : (۲/۱۷۸) كتاب النكاح ، ط: إمدادية ملتان .

الفتاوىٰ الهندية : (۱/۲٦۷) كتاب النكاح ، الباب الأوّل في تفسيره شرعا و صفته وركنه ...... الخ ، ط: رشيديه .

(۲،۳) قوله : (ومحرم أو زوج لامرة في سفر) أي ويشترط محرم إلى آخره لما في الصحيحين : لاتسافر المرأة إلّا ومعها محرم . (البحر الرائق : (۲/۵۵) كتاب الحج ، ط: رشيديه)

الدر المختار مع رد المحتار : (۲/٤٦٤) كتاب الحج ، مطلب : في قولهم : يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد .

التاتارخانية : (۲/٤٣٤) كتاب المناسك ، شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن .

منہ بولا بھائی

منہ بولے بھائی کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز نہیں ہے، کیونکہ وہ محرم نہیں ہے۔(۱)

منہ بولا بیٹا

☆……وہ عورت جس نے بچپن سے کسی لڑکے کی پرورش کی اور اس کو متبنیٰ (منہ بولا) بیٹا بنایا ہے، جب کہ بچہ عورت کو ماں اور عورت لڑکے کو بیٹا کہہ کر پکارتی ہے، وہ لڑکا اس عورت کے حق میں محرم نہیں ہے، ایسے منہ بولے بیٹے کے ساتھ حج یا عمرہ کے لئے جانا جائز نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) والمحرم فی حق المرأة شرط ، شابة كانت أو عجوزًا ، إذا كانت بينها وبين مكّة مسيرة ثلاثة أيّام …… والمحرم : الزوج ، ومن لايجوز مناكحتها على التابيد برضاع أو صهرية وفی الخانية : أو رحم …… . (التاتارخانية : (۲/۴۳۴) كتاب المناسک ، الفصل الأوّل : فی بيان شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن)

🗁 الهندية : (۱/۲۱۸ ، ۲۱۹) كتاب المناسک ، الباب الأوّل : فی تفسير الحج …… ، ط: رشيديه .

🗁 غنية الناسک : (ص: ۲۶ ، ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الأداء ، الرابع : المحرم أو الزوج لامرأة بالغة ، ط: إدارة القرآن .

(۲) (الرابع) أی من شرائط الأداء فی خصوص حق النّساء (المحرم الأمين) وهو كل رجل مأمون ، عاقل بالغ، مناكحتها حرام عليه بالتأبيد سواء كان بالقرابة أو الرضاعة أو الصهرية بنكاح أو سفاح فی الأصح ، وكذ اذكر الكرخی و صاحب الهداية فی باب الكراهة . (إرشاد الساری : (ص: ۷۶) باب شرائط الحج ، النوع الثانی ، شرائط الأداء ، الشرط الرابع ، ط الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗁 الدر مع الرد : (۲/۴۶۴) كتاب الحج ، مطلب فی قولهم : يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد .

🗁 غنية الناسک : (ص: ۲۶ ، ۲۷) باب شرائط الحج ، الرابع : المحرم أو الزوج ، ط: إدارة القرآن .

🗁 قوله : (ومحرم أو زوج لامرأة فی سفر) أی ويشترط محرم إلى آخره لما فی الصحيحين : لاتسافر المرأة إلاَّ ومعها محرم . (البحر الرائق : (۲/۵۵) كتاب الحج ، ط: رشيديه)

کیونکہ منہ بولا بیٹا حقیقی بیٹے کے حکم میں نہیں ہے، سورۃ الأحزاب میں اس کی تفصیل موجود ہے۔(۱)

☆......اگر ''منہ بولے بیٹے'' کو ڈھائی سال کی عمر کے اندر اندر دودھ پلایا ہے تو پھر وہ رضاعی بیٹا ہوگا، اس کے ساتھ حج یا عمرہ پر جانا جائز ہوگا۔(۲)

☆......اگر حج میں ساتھ جانے کے لئے منہ بولے بیٹے کے علاوہ اور کوئی محرم نہ ملے تو اس صورت میں حج کے لئے نہ جائے۔(۳)

---

(۱) ﴿ وما جعل أدعياء كم أبناء كم ذٰلكم قولكم بأفواهكم ، والله يقول الحق وهو يهدى السبيل﴾ . [الاحزاب : ۴]

(۲.۳) وشرعًا (مص من ثدى آدمية ...... فى وقت مخصوص) هو (حولان و نصف عنده ، وحولان) فقط (عندهما وهو الأصح) فتح وبه يفتى ...... لكن فى الجوهرة أنّه فى الحولين ونصف ولو بعد الفطام محرم ، وعليه الفتوىٰ واستدلوا لقول الإمام بقوله تعالىٰ : ﴿ وحمله وفصاله ثلاثون شهرًا ﴾ أى مدّة كل منها ثلاثون ...... (الدر مع الرد : (۲۰۹/۳ ، ۲۱۰) كتاب النكاح ، باب الرضاع ، ط: سعيد)

▭ الجوهرة النيرة : (۹۵/۲) كتاب الرضاع ، ط: حقانيه ملتان .

▭ الاختيار لتعليل المختار : (۱۱۸/۳) كتاب الرضاع ، ط: دار الفكر العربى .

▭ (الرابع) أى من شرائط الأداء فى خصوص حق النّساء (المحرم الأمين) وهو كل رجل مأمون ، عاقل بالغ، مناكحتها حرام عليه بالتأبيد سواء كان بالقرابة أو الرضاعة أو الصهرية بنكاح أو سفاح فى الأصح ، وكذ اذكر الكرخي و صاحب الهداية فى باب الكراهة . (إرشاد السارى : (ص: ۷۶) باب شرائط الحج ، النوع الثانى ، شرائط الأداء ، الشرط الرابع ، ط الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ الدر مع الرد : (۴۶۴/۲) كتاب الحج ، مطلب فى قولهم : يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد .

▭ غنية الناسک : (ص: ۲۶ ، ۲۷) باب شرائط الحج ، الرابع : المحرم أو الزوج ، ط: إدارة القرآن .

▭ قوله : (ومحرم أو زوج لامرأة فى سفر) أى ويشترط محرم إلى آخره لما فى الصحيحين : لاتسافر المرأة إلاَّ ومعها محرم . (البحر الرائق : (۵۵/۲) كتاب الحج ، ط: رشيديه)

بلکہ حج کے لئے وصیت کر دے۔(۱)

منہ بولے بھائی کے ساتھ حج کرنا

منہ بولا بھائی محرم نہیں ہے اس لئے اس کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے اور اس کو محرم ظاہر کرنا درست نہیں ہے اور منہ بولے بھائی کے ساتھ حج کا سفر کرنا جائز نہیں ہے۔(۲)

اگر کسی عورت نے منہ بولے بھائی کے ساتھ حج کرلیا تو ایسی عورت کا حج تو ہو جائے گا لیکن محرم کے بغیر سفر پر جانے کی وجہ سے گنہگار ہوگی۔(۳)

(تنبیہ) کسی اجنبی آدمی کو بھائی بنانے سے وہ حقیقی بھائی اور محرم نہیں بن جاتا اس لئے اس سے پردہ کرنا ضروری ہے، اور اس کے ساتھ نکاح کرنا جائز ہے۔

---

(۱) (اعلم ان کل من وجب عليه الحج) أى حجة الإسلام أو القضاء أو النذر ...... (وعجز عن الأداء بنفسه يجب عليه الاحجاج ...... ويتحقق العجز بالموت والحبس والمنع وذهاب البصر والعرج والهرم وعدم المحرم) أى بالنسبة إلى المرأة . (إرشاد السارى : (ص: ۶۱۱) باب الحج عن الغير ، ط: الإمدادة مكّة المكرّمة)

البحر الرائق : (۳/۳۶) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد .

الشامية : (۲/۵۹۹) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب فى الفرق بين العبادة والقربة والطاعة ، ط: سعيد .

(۲،۳) ولو حجت بغير محرم جاز حجها بالاتفاق ، كما لو تكلّف رجل مسألة النّاس وحج ، ولكنها تكون عاصية ، ومعنٰى قولهم : لايجوز لها أن تحج بغير محرم : لايجوز لها الخروج إلى الحج ، وأمّا الحج فيجوز . (إرشاد السارى : (ص: ۶۷) باب شرائط الحج ، النوع الثانى ، شرائط الأداء ، الشرط الرابع : المحرم الأمين للمرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۲۹) باب شرائط الحج ، الرابع : المحرم أو الزوج ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۴۶۵) كتاب الحج ، مطلب فى قولهم : يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد .

من غشنا فليس منا ، والمكر والخداع فى النّار . (كنز العمال : (۳/۵۴۵) رقم الحديث : ۲۸۲۴ ، الكتاب الثانى : فى الأخلاق ، الباب الثانى ؛ حرف الميم ، المكر والخديعة ، ط: مؤسّسة الريّان ،)

منیٰ

☆......منیٰ حرم کی حدود میں داخل ہے۔(۱)

یہاں کی گھاس کاٹنا اور جانوروں کو شکار کرنا جائز نہیں ہے۔(۲)

البتہ مرغی، بکری، گائے، اونٹ، بھینس اور گھریلو جانوروں کو ذبح کرنا، پکانا اور کھانا جائز ہے۔(۳)

---

(۱) فإذا صلى بمكّة يوم التروية (ثامن الشهر خرج إلى منٰى) قريبة من الحرم على فرسخ من مكّة. (الدر المختار مع رد المحتار: (۲/۵۰۳) كتاب الحج، مطلب: فى الرواح إلى عرفات، ط: سعيد)

▭ البحر الرائق: (۲/۳۳۵) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: سعيد.

▭ الجوهرة النيرة: (۱/۱۹۱) كتاب الحج، ط: حقانيه.

▭ اللباب فى شرح الكتاب: (۱/۱۷۱) كتاب الحج، ط: قديمى.

(۲) الجناية فى الشرع اسم لفعل محرمًا شرعًا، والمراد هنا مايكون حرمته بسبب الإحرام أو الحرم. وحاصل الأوّل ثمانية: التطيب، واللبس، والتغطية، وإزالة الشعر، وقص الأظفار، والجماع صورة و معنى أو معنى فقط، وترك واجب من واجبات الحج، والتعرض لصيد البر. وحاصل الثانى: التعرض لصيد الحرم وشجرهٖ. (غنية الناسک: (ص: ۲۳۸) باب الجنايات، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر مع الرد: (۲/۵۴۳) باب الجنايات، ط: سعيد.

▭ إرشاد السارى: (ص: ۵۲۸) باب الجنايات وأنواعها، النوع السادس فى الصيد، فصل: فى صيد الحرم، وأيضًا: (ص: ۵۴۲) باب الجنايات وأنواعها، النوع السابع فى أشجار الحرم ونباته، النوع الرابع، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

(۳) (ويجوز له) أى للمحرم وكذا لمن هو فى الحرم (ذبح الإبل والبقر والغنم والدجاج والبط الأهلى الّذى لايطير) أى لاستئناسه بأهله. (إرشاد السارى: (ص: ۵۳۶) باب الجنايات وأنواعها، النوع السادس فى الصيد ومايتعلق به، فصل: فى مالايجب شيئ بقتله فى الإحرام والحرم، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک: (ص: ۲۸۹، ۲۹۰) باب الجنايات، مطلب فيما لايجب الجزاء بقتله فى الإحرام والحرم، ط: إدارة القرآن.

▭ الدر مع الرد: (۲/۵۷۱) كتاب الحج، باب الجنايات، مطلب: لايجب الضمان بكسر الآلات اللهو، ط: سعيد.

☆ ...... ''منٰی'' کے معنی خون گرانا ہے، چونکہ وہاں قربانیوں کے جانوروں کا خون گرایا جاتا ہے اس لئے اس وادی کو ''منٰی'' کہا جاتا ہے۔(۱)

یا یہ لفظ ''تمنا'' سے ہے یعنی دعاؤں کے ذریعے تمنا پوری ہونے کی جگہ ہے، شاعر کہتا ہے:

بِـوَادِیْ مِنٰی نِلْنَا الْمُنٰی إِذْ تَبَسَّمَتْ　　لَیَــالٍ وَأَیَّــامٌ مِلاَحُ الْـمَبَـاسِـم

ترجمہ: وادی منی میں ہم نے تمناؤں کو پالیا، جبکہ وہ دن رات مسکرائے جن کا محل تبسم ظاہر ہوکر چمکا۔

سُــرُوْرٌ بِعِیْـدٍ وَاجْتِـمَـاعُ أَحِبَّةٍ　　وَقُـرْبٌ وَقِـرْبَـانٌ وَخَیْـرُ مَوَاسِم

ترجمہ: عید کی خوشی ہے اور دوستوں کا اجتماع ہے، اللہ تعالی کا قرب و قربانی اور بہترین موسم ہے۔

منی اور مکہ دو الگ مقامات ہیں

''منٰی مکہ کا حصہ نہیں ہے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۴/۲۰۶)

منٰی جانے کے لئے پاک ہونا شرط نہیں

عورت پر منٰی جانے کے لئے حیض ونفاس سے پاک ہونا شرط نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) وسميت بذٰلک : لما فيها من الدماء أی : يراق ويصب من أمنٰی النطفة ومناها أرقاها ، هٰذا هو المشهور الّذی قاله الجماهير من أهل اللغة وغيرهم ، ونقل الازرقی وغيره : إنّما سمی بذٰلک ؛ لأنّ آدم عليه السلام لمّا أراد مفارقة جبرئيل عليه الصلاة والسلام قال له : تمنّ ! قال : أتمنیٰ الجنّة ، فسميت منٰی لأمنيته عليه السلام . (البحر العميق : (۱۴۱۸/۳) الباب الحادی عشر فی الخروج من مكّة إلی منٰی ثم عرفة يوم التروية ، ط: مؤسسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

(۲) عن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت : خرجنا لانری الاّ الحج فلما كنا بسرف حضت فدخل رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم وأنا أبكی فقال : " مالک ؟ انفست ؟ " قلت : نعم ! قال : إنّ هٰذا أمر كتبه اللّٰه علی بنات آدم فاقضی مايقضی الحاج غير أن لاتطوفی بالبيت حتی تطهر . أخرجه الشيخان ،.=

البتہ وہاں نماز نہیں پڑھے گی، کیونکہ حیض ونفاس کی حالت میں نماز پڑھنا منع ہے، دعاء، ذکرواذکار میں وقت گزارے گی۔(١)

منٰی چلا گیا

اگر حج کا احرام باندھ کر مکہ میں داخل نہیں ہوا، سیدھا منی چلا گیا تو طواف قدوم ساقط ہوجائے گا اور دم لازم نہیں ہوگا۔(٢)

منٰی روانہ ہونے سے پہلے طواف کرنا

''حج کا احرام باندھنے کے بعد طواف کرنا'' عنوان دیکھیں۔(١٥٧/٢)

= زيلعى .(إعلاء السنن : (١٠/٣١٦) كتاب الحج ، باب إذا حاضت المرأة عند الإحرام اغتسلت و أحرمت وصنعت كما يصنعه الحاج غير أن لاتطوف بالبيت حتى تطهر ، ط: إدارة القرآن)

▭ وفى الهندية : والأصل أن كل عبادة تودى لا فى المسجد من أحكام المناسک فالطهارة ليست من شرطها كالسعى والوقوف بعرفة والمزدلفة ورمى الجمار ونحوها ، وكل عبادة فى المسجد فالطهارة من شرطها والطواف يؤدى فى المسجد كذا فى شرح الطحاوى . (الفتاوىٰ الهندية : (١/٢٢٧) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

▭ الدر مع الرد : (٢/٥٢٨) كتاب الحج ، قبيل باب القران ، ط: سعيد .

(١) منها أن يسقط عن الحائض والنفساء الصلاة فلاتقضى ، هٰكذا فى الكفاية ...... ويستحب للحائض إذا دخل وقت الصلاة أن تتوضأ وتجلس عند مجلس بيتها تسبح وتهلل قدر مايمكنها أداء الصلاة لوكانت طاهرة ...... ويجوز للجنب والحائض الدعوات وجواب الأذان ونحو ذٰلک كذا فى السراجية . (الفتاوىٰ الهندية : (١/٣٨) كتاب الطهارة ، الباب السادس فى الدماء المختصة بالنّساء ، الفصل الرابع : فى أحكام الحيض ، ...... الخ ط: رشيديه)

▭ الدر مع الرد : (١/١٩١) كتاب الطهارة ، مطلب : لو أفتىٰ مفت بشيئ من هٰذه الأقوال فى مواضع الصلاة ، ط: سعيد .

▭ اللباب فى شرح الكتاب : (١/٦١) كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: قديمى .

(٢) فإن لم يدخل المحرم مكة وتوجه إلى عرفات ووقف بها سقط عنه طواف القدوم . (الهندية : (١/٢٢٦) كتاب المناسک ، الباب الخامس : فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

▭ غنية الناسک : (ص: ١٠٨) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : فى أحكام طواف القدوم ، ط: إدارة القرآن .

▭ إرشاد السارى : (ص: ١٩٩) باب أنواع الأطوفة ، الأوّل : طواف القدوم ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

منیٰ سے اُٹھا کر کنکریاں مارنا

اگر کنکریاں مزدلفہ سے نہیں لائے بلکہ منیٰ سے اُٹھا کر رمی کی تو اس سے دَم لازم نہیں آتا، لیکن شیطان کے پاس سے اُٹھانا مکروہِ تنزیہی ہے۔(۱)

منیٰ سے باہر رات گزارنا

''رات منیٰ سے باہر گزارنا'' عنوان دیکھیں۔(۲/ ۳۱۱)

منیٰ سے بارہویں کو سورج غروب ہونے کے بعد نکلنا

بارہویں تاریخ کا سورج غروب ہونے کے بعد منیٰ سے نکلنا مکروہ ہے مگر اس صورت میں تیرہویں تاریخ کی رمی لازم نہیں ہوگی، بشرطیکہ صبح صادق سے پہلے منیٰ سے نکل گیا ہو، اور اگر منیٰ میں تیرہویں تاریخ کی صبح صادق ہوگئی، تو اب تیرہویں تاریخ کی رمی بھی واجب ہوگئی، اب اگر رمی کرنے کے بعد منیٰ سے نکل جائے گا تو دَم دینا لازم ہوگا، البتہ تیرہویں تاریخ کی رمی میں یہ سہولت ہے کہ سورج کے زوال سے پہلے بھی کرنا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) ویجوز أخذها من کل موضع إلاَّ عند الجمرة والمسجد ومکان نجس فإن فعل جاز وکره، ویکره أن یأخذ حجرًا کبیرًا فیکسره صغارًا، ولو أخذها من غیر مزدلفة جا زبلاکراهة. (إرشاد الساری: (ص: ۳۱۴) باب أحکام المزدلفة، فصل فی رفع الحصی، ط: الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

🗀 غنیة الناسک: (ص: ۱۲۸) باب أحکام المزدلفة، فصل: فی إفاضة من المشعر الحرام و رفع الحصی من المزدلفة وقدر الحصی، ط: إدارة القرآن.

🗀 الدر مع الرد: (۲/ ۵۱۵) کتاب الحج، مطلب فی رمی جمرة العقبة، ط: سعید.

(۲) وإذا رمی وأراد أن ینفر فی هٰذا الیوم من منی إلی مکّة جاز بلاکراهة ویسقط عنه رمی یوم الرابع. والأفضل أن یقیم ویرمی فی الیوم الرابع، وإن لم یقم نفر قبیل غروب الشمس، فإن لم ینفر حتی غربت الشمس یکره له أن ینفر حتی یرمی فی الرابع، ولو نفر من اللیل قبل طلوع الفجر من الیوم الرابع لاشیئ علیه وقد أساء، وقیل: لیس له أن ینفر بعد الغروب، فإن نفر لزمه دم، ولو نفر بعد طلوع الفجر قبل الرمی یلزمه الدم اتفاقًا. (إرشاد الساری: (ص: ۳۴۳، ۳۴۴) باب رمی الجمار =

منیٰ سے مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہونا

☆......۱۲/ذی الحجہ کو سورج غروب ہونے سے پہلے مکہ معظّمہ کے لئے روانہ ہوجانا بہتر ہے، ۱۲/ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے کے بعد بھی مکہ کے لئے روانہ ہونا جائز ہے، اس سے دَم وغیرہ لازم نہیں ہوتا۔

☆......اگر ۱۲/ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے کے بعد صبح صادق تک رُک گئے تو ۱۳ ویں تاریخ کی رمی بھی واجب ہوجائے گی۔(۱)

= وأحكامه ، فصل : في الرجوع إلى المنزل بعد الرمي وأحكام النفر الأوّل ، ط: المكرّمة)

▭ الدر مع الرد : (۲/ ۵۲۱ ، ۵۲۲) كتاب الحج ، مطلب : في رمي الجمرات الثلاث ، ط: سعيد.

▭ والأفضل أن يقيم ويرمي في اليوم الرابع ، وإن لم يقم نفر قبل غروب الشمس ، فإن لم ينفر حتى غربت الشمس يكره أن ينفر حتى يرمي في الرابع ، ويسقط بنفره قبل طلوع الفجر الرابع ، ولو نفر من الليل قبيل طلوعه لاشيئ عليه في الظاهر عن الإمام ، وقد أساء ...... فإن لم ينفر حتى طلع الفجر من اليوم الرابع وجب عليه الرمي في يومه ذٰلك فيرمي الجمار الثلاث بعد الزوال كما مرّ ، فإن رمى قبل الزول في هٰذا اليوم صح عند أبي حنيفة رحمه اللّٰه تعالىٰ مع الكراهة التنزيهية . (غنية الناسك : (ص: ۱۸۴) باب رمي الجمار ، فصل في صفة رمي الجمار في اليوم الثالث والرابع ، ط: إدارة القرآن)

(۱) وإذا رمى وأراد أن ينفر في هٰذا اليوم من منى إلى مكّة جاز بلاكراهة ويسقط عنه رمي يوم الرابع . والأفضل أن يقيم ويرمي في اليوم الرابع ، وإن لم يقم نفر قبيل غروب الشمس ، فإن لم ينفر حتى غربت الشمس يكره له أن ينفر حتى يرمي في الرابع ، ولو نفر من الليل قبل طلوع الفجر من اليوم الرابع لاشيئ عليه وقد أساء ، وقيل : ليس له أن ينفر بعد الغروب ، فإن نفر لزمه دم ، ولو نفر بعد طلوع الفجر قبل الرمي يلزمه الدم اتفاقًا . (إرشاد الساري : (ص: ۳۴۳ ، ۳۴۴) باب رمي الجمار وأحكامه ، فصل : في الرجوع إلى المنزل بعد الرمي وأحكام النفر الأوّل ، ط: المكرّمة)

▭ الدر مع الرد : (۲/ ۵۲۱ ، ۵۲۲) كتاب الحج ، مطلب : في رمي الجمرات الثلاث ، ط: سعيد.

▭ والأفضل أن يقيم ويرمي في اليوم الرابع ، وإن لم يقم نفر قبل غروب الشمس ، فإن لم ينفر حتى غربت الشمس يكره أن ينفر حتى يرمي في الرابع ، ويسقط بنفره قبل طلوع الفجر الرابع ، ولو نفر من الليل قبيل طلوعه لاشيئ عليه في الظاهر عن الإمام ، وقد أساء ...... فإن لم ينفر حتى طلع الفجر من اليوم الرابع وجب عليه الرمي في يومه ذٰلك فيرمي الجمار الثلاث بعد الزوال=

منیٰ سے مکہ مکرمہ واپس آنے کے بعد

میقات سے باہر رہنے والے آفاقی لوگوں پر منیٰ سے تینوں جمرات (شیطانوں) کی رمی سے فارغ ہوکر مکہ معظّمہ واپس آنے کے بعد حج کے کاموں میں سے صرف ایک کام یعنی طوافِ وداع باقی رہ جاتا ہے جو مکہ مکرمہ سے واپس ہوتے وقت کرنا واجب ہے، اور یہ رخصتی طواف ہے اور حج کا آخری واجب ہے، اور اس میں حج کی تینوں قسمیں برابر ہیں یعنی متمتع، قارن اور مفرد میں سے ہر ایک پر واجب ہے اور جب تک مکہ مکرمہ میں قیام رہے دوسرے نفلی طواف اپنی قدرت کے مطابق کثرت سے کرتا رہے اور دیگر عبادات بھی کرتا رہے اور سب سے آخری طواف ''طوافِ وداع'' کے قائم مقام ہوجائے گا۔(۱)

منیٰ کی حدود سے باہر قیام کیا

☆......منیٰ کی حدود شریعت کی جانب سے متعین ہیں جہاں سعودی حکومت نے بڑے بڑے نیلے بورڈ لگا رکھے ہیں، لیکن ۱۴۲۰ھ سے سعودی حکومت نے خیموں

= كما مرّ ، فإن رمى قبل الزول فى هٰذا اليوم صح عند أبى حنيفة رحمه اللّٰه تعالىٰ مع الكراهة التنزيهية . (غنية الناسک : (ص: ۱۸۴) باب رمى الجمار ، فصل فى صفة رمى الجمار فى اليوم الثالث والرابع ، ط: إدارة القرآن)

(۱) هو واجب على الحاج الآفاقى المفرد والمتمتّع والقارن ولايجب على المعتمر ولا على أهل مكّة والحرم والحل والمواقيت و فائت الحج والمحصر والمجنون والصبى والحائض والنفساء ومن نوى الإقامة الأبدية بمكّة قبل حل النفر الأوّل من أهل الآفاق. وشرائط صحته : أصل نية الطواف لالتعيين وأن يكون بعد طواف الزيارة وإتيان أكثره وكونه بالبيت ، وأمّا وقته : فأوّله بعد طواف الزيارة فلو طاف بعد الزيارة طوافًا يكون عن الصدر ولو فى يوم النحر ولا آخر له . (إرشاد السارى : (ص: ۳۵۵) باب طواف الصدر ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۱۹۰) باب طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن .

🗀 الدر مع الرد : (۲/۵۲۳) كتاب الحج ، مطلب فى طواف الصدر ، ط: سعيد .

کی پلاننگ زیادہ محفوظ طریقہ پر کرنے کے لئے خیموں کا سلسلہ منیٰ کے اندر تک محدود نہ رکھ کر مزدلفہ کے کافی حصہ تک وسیع کردیا ہے، مزدلفہ میں بنے ہوئے ان خیموں میں ہزارہا حاجیوں کے ٹھہرنے کا انتظام ہے اس صورتِ حال میں منیٰ میں رات گزارنے کی جو خاص سنت ہے اس پر عمل نہیں ہوتا ہے، اس لئے مکتب کی جانب سے جن حجاج کرام کو مزدلفہ میں ٹھہرایا گیا ہو، اگر وہ سہولت کے ساتھ منیٰ کی حدود میں رات گزار سکتے ہیں تو منیٰ میں رات گزاریں، ورنہ مجبوراً مزدلفہ ہی میں رہیں، اس کی وجہ سے ان پر کوئی دَم وغیرہ لازم نہیں ہوگا، اور مکتب اور حکومتی نظام کی وجہ سے ان شاء اللہ وہ لوگ ترکِ سنت کے گنہگار بھی نہ ہوں گے۔(۱)

اور یہاں ٹھہرنے والے حضرات اگر عرفات سے لوٹ کر مزدلفہ کی حدود میں اپنے بنے ہوئے خیموں میں آکر رات گزاریں گے تو ان کے مزدلفہ کا وقوف صحیح ہو جائے گا، واللہ اعلم۔

☆...... بلاعذر منیٰ کی حدود سے باہر رات گزارنے کی صورت میں میں سنت ادا نہیں ہوگی، البتہ حج ادا ہو جائے گا۔(۲)

---

(۱) فإذا كان يوم التروية وهو الثامن من ذى الحجة راح الإمام مع النّاس بعد طلوع الشمس من مكّة إلى منٰى فيقيم بها ويصلى بها الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر ، ولو خرج من مكّة بعد الزوال فلا بأس به ، وإن بات بمكّة تلك الليلة جاز وأساء لترك السنة على القول بها . (إرشاد السارى : (ص: ٢٦٦ ، ٢٦٧) باب الخطبة ، فصل : فى الرواح من مكّة إلى منٰى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسك : (ص: ١٤٦) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى الرواح من مكة إلى منٰى وأداء الصلاة الخمس والمبيت بها ، ط: إدارة القرآن .

🗁 الدر مع الرد : (٢/٥٠٣ ، ٥٠٤) كتاب الحج ، مطلب : فى الرواح إلى عرفات ، ط: سعيد .

(٢) ويّسنُّ أن يبيت بمنٰى ليالى أيّام الرمى ، فلو بات بغيرها متعمّدًا كره و لاشيئ عليه عندناوقال مالك والشافعى رحمهما اللّٰه تعالىٰ : هو واجب ينجبربالدم ، والمعتبر فيه معظم الليل اتّفاقًا . (غنية الناسك : (ص: ١٧٩) باب طواف الزيارة ، فصل : فى العود إلى منٰى وما ينبغى له الاعتناء به أيّام قيامه بها ، ط: إدارة القرآن) =

منیٰ کی رات

۱۰...۱۱...۱۲...ذی الحجہ میں رات کا اکثر حصہ منیٰ میں گزارنا مسنون ہے۔(۱)

منی کی روانگی جمعہ کے دن ہو

"آٹھویں ذی الحجہ کو جمعہ کا دن ہو" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/ ۷٤)

منیٰ کے امام

"عرفات کے امام" عنوان دیکھیں۔(۳/ ۱٦٤)

منیٰ کے ایام

منیٰ کے ایام خاص طور پر اللہ کے ذکر کے دن ہیں، اس لئے ان ایام میں عبادات کا خاص اہتمام کرنا چاہیئے، اور دین کی اشاعت کی بھی فکر کرے۔(۲)

= إرشاد الساری : (ص: ۳۳۲) باب طواف الزيارة، فصل : فی الرجوع إلی منٰی بعد طواف الزيارة، ط: الإمدادية، مکّة المکرّمة .

الدر مع الرد : (۲/ ۵۲۰) کتاب الحج، مطلب : فی حکم صلاة العيد والجمعة فی منیٰ، ط: سعيد.

(۱) ويّسنُّ أن يبيت بمنٰی ليالی أيّام الرمی، فلو بات بغيرها متعمّدًا کره و لاشيئ عليه عندنا وقال مالک والشافعی رحمهما اللّٰه تعالیٰ : هو واجب ينجبر بالدم، والمعتبر فيه معظم الليل اتّفاقًا . (غنية الناسک : (ص: ۱۷۹) باب طواف الزيارة، فصل : فی العود إلی منٰی وما ينبغی له الاعتناء به أيّام قيامه بها، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۳۳۲) باب طواف الزيارة، فصل : فی الرجوع إلی منٰی بعد طواف الزيارة، ط: الإمدادية، مکّة المکرّمة .

الدر مع الرد : (۲/ ۵۲۰) کتاب الحج، مطلب : فی حکم صلاة العيد والجمعة فی منیٰ، ط: سعيد.

(۲) فإذا دخل منٰی قال : اللّٰهم هٰذا منی، وهذا مما دلّتنا عليه من المناسک فمُنَّ علينا بجوامع الخيرات وبما مننت علی إبراهيم خليلک و محمد حبيبک وبما مننت علی أوليائک وأهل طاعتک و ناصيتی بيدک جئت طالبًا مرضاک . (تبيين الحقائق : (۲/ ۲۳) کتاب الحج، باب الإحرام، ط: الإمدادية، مکّة المکرّمة) =

منی کے بارے میں دار العلوم دیو بند کا فتوی

حضرات مفتیان کرام، دار العلوم دیو بند.............. دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سر دست ایک حساس مسئلہ سے متعلق دار الافتاء دار العلوم دیو بند کی رائے معلوم کرنا چاہتا ہوں، مسئلہ یہ ہے کہ جو حجاج مکہ مکرمہ ایسے وقت میں پہنچتے ہیں کہ حج سے پہلے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن قیام نہیں ہو پاتا، بلکہ منی کا قیام شامل کر کے پندرہ دن ہوتے ہیں، تو ایسے لوگوں کے لئے کیا حکم ہے؟ کیا وہ چار رکعت والی نمازوں میں قصر کریں گے یا ان پر اتمام ضروری ہوگا؟ نیز ان پر ایام اضحیہ میں مالی قربانی لازم ہوگی یا نہیں؟

علماء کرام کی آراء اس سلسلہ میں مختلف ہے، اس لئے ام المدارس دار العلوم دیو بند کا قصد کیا، حضرات مفتیان کرام سے گزارش ہے کہ ادلۂ شرعیہ اور نصوص فقہیہ کی روشنی میں مدلل جواب دے کر ممنون فرمائیں۔ اس سے ان شاء اللہ اطمینان حاصل ہوگا۔

المستفتی:
(مفتی) سعید الرحمٰن فاروقی
دار العلوم امدادیہ ممبئی

= فتح القدير : (٤٦٧/٢) كتاب الحج ، باب الإحرام ، فصل : فى المواقيت ، ط: رشيديه.

مجمع الانهر : (٤٠٦/١) كتاب الحج ، باب الإحرام ، فصل : دخل المحرم مكّة ليلاً أو نهاراً ، ط: دار الكتب العلمية .

وفى الحجر وفى منىٰ فى نصف ليلة البدر (قوله : ليلة البدر) وهى ليلة الرابع عشر من ذى الحجة الّتى ينزلون فيها الآن . (الدر مع الرد : (٥٠٨/٢) كتاب الحج ، مطلب فى إجابة الدعاء ، ط: سعيد)

بسم الله الرحمن الرحیم

الجواب وباللہ التوفیق: خیر القرون کے زمانے سے لے کر آج سے کچھ سال پہلے تک تمام امتِ مسلمہ اس بات پر متفق تھی کہ ''منیٰ'' اور ''مکہ مکرمہ'' دونوں دو مستقل مقامات ہیں، کوئی کسی کے تابع نہیں ہے، اس لئے تقریباً فقہ کی ہر کتاب میں یہ مسئلہ ملتا ہے کہ جس شخص نے پندرہ روز مکہ مکرمہ میں قیام کا ارادہ کیا، لیکن درمیان میں منی، مزدلفہ اور عرفات جانے کا ارادہ ہے، تو وہ شخص مسافر ہی رہے گا، مقیم نہ بنے گا، اس لئے کہ خروج اِلی منی وعرفات کا ارادہ، نیتِ اقامت کے لئے مبطل ہے، چنانچہ درمختار میں ہے:

فلو دخل الحاج مكة أيّام العشر لم تصحّ نيته؛ لأنّه يخرج إلى منى و عرفة. (۱۲۶/۲، باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

اسی طرح البحر الرائق میں ہے:

ذكر فی كتاب المناسک أنّ الحاج إذا دخل مكّة فی أيّام العشر ونوى الإقامة نصف شهر لايصحّ؛ لأنّه لابدّ له من الخروج إلى عرفات فلايتحقق الشرط. (البحر الرائق: ۱۳۲/۳، باب المسافر، ط: سعيد)

نیز مبسوط سرخسی میں بھی یہ تصریح ہے کہ اگر (مثلاً) کوفہ کا رہنے والا کوئی شخص اس نیت سے مکہ مکرمہ آئے کہ وہاں اور منی دونوں جگہ ملا کر پندرہ دن قیام کرے گا تو وہ مسافر ہی رہے گا، اس لئے کہ اقامت کی نیت وہ معتبر ہوتی ہے جو ایک مقام پر ہو۔

إذا قدم الكوفی فی مكّة وهو ينوی أن يقيم فيها وبمنى خمسة عشر يومًا فهو مسافر؛ لأنّ نية الإقامة مايكون فی موضع واحد الخ. (المبسوط للسرخسی: (۴۰۴/۱) باب صلاة المسافر، ط: المكتبة الغفارية كوئٹه)

لیکن منی کی طرف مکہ مکرمہ کی آبادی کے پھیلاؤ کی وجہ سے چند سالوں سے

اہل علم کے درمیان یہ بحث چھڑی ہوئی ہے کہ منی کا سابقہ حکم اب بھی باقی ہے؟ یا بدل گیا؟ علماء کا ایک بڑا طبقہ اس بات پر ہے کہ منی کا سابقہ حکم اب بھی باقی ہے، مکہ کی آبادی کے پھیلاؤ کی وجہ سے ''منیٰ'' کو جزء مکہ نہیں قرار دیا جاسکتا، جب کہ علماء کی ایک دوسری جماعت کا کہنا ہے کہ اب ''منیٰ'' مکے کا ایک محلّہ کی حیثیت اختیار کر گیا ہے، اور دونوں مقامات موضعِ واحد کے حکم میں ہوگئے، لہٰذا جو حجاج کرام مکہ مکرمہ اور منی دونوں جگہ ملا کر پندرہ دن قیام کا ارادہ رکھیں گے، ان پر چار رکعت والی نمازوں میں اتمام اور ایام اضحیہ میں مالی قربانی لازم ہوگی۔

لیکن نصوص اور دلائل کی روشنی میں پہلی رائے زیادہ قوی معلوم ہوتی ہے کہ منی اور مکہ دونوں اب بھی دو مستقل مقامات کی حیثیت سے باقی ہیں، منی کو مکہ مکرمہ کا محلّہ قرار دینا صحیح نہیں اور جو حجاج کرام منی اور مکہ دونوں جگہ ملا کر پندرہ دن قیام کی نیت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے وہ بدستور مسافر رہیں گے، مقیم کے حکم میں نہ ہوں گے، یہی رائے **دارالافتاء دارالعلوم دیوبند** کی بھی ہے، اس رائے کے وجوہ ترجیح میں سے یہ ہے کہ ''منیٰ'' کو جزء مکہ قرار دینے کے لئے جو دلیلیں پیش کی جاتی ہیں، ان میں سے سب سے مضبوط دلیل یہ ہے کہ مکہ کی آبادی بڑھتے بڑھتے ''منیٰ'' تک پہنچ چکی ہے، لہٰذا دونوں مقامات موضع واحد کے حکم میں ہوں گے۔

لیکن نصوص پر غور کرنے سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ اگر اتصال (جس کے تحقق کے سلسلے میں مشاہدین کی رپورٹوں کے درمیان کافی اختلافِ رائے موجود ہے) تسلیم بھی کرلیا جائے، پھر بھی ''منیٰ'' کو جزء مکہ قرار نہیں دیا جاسکتا، اس لئے کہ فقہاء نے جہاں بھی اتصال کی بحث کی ہے وہاں دو آبادیوں کے درمیان اتصال مراد ہے، نہ کہ غیر آباد مقام کا آباد کے ساتھ اتصال، کبیری کی درج ذیل عبارت ملاحظہ فرمائیں:

من فارق بیوت موضع هو فیه من مصر أو قریة ناویًا الذهاب إلی موضع بینه و بین ذالک الموضع المسافة المذکورة صار مسافرًا، فلا یصیر مسافرًا قبل أن یفارق عمران ما خرج منه من الجانب الّذی خرج منه حتی لو کان ثمة محلة منفصلة عن المصر وقد کانت متصلة به لایصیر مسافرًا مالم یجاوزها ولو جاوز العمران من جهة خروجه وکان بحذائه محلةً من الجانب الآخر یصیر مسافرًا إذ المعتبر جانب خروجه.

(کبیری: ص: ۵۳۶، ط: اشرفی و سهیل اکیڈمی لاهور)

کبیری کی مندرجہ بالا عبارت کو علامی شامی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ردالمحتار میں نقل کرنے کے بعد اس کی مراد واضح کرتے ہوئے لکھا ہے:

وأراد بالمحلة فی المسئلتین ماکان عامرًا، أمّا لو کانت المحلّة خرابًا لیس فیها عمارة فلایشترط مجاوزتها فی المسئلة الأولیٰ ولو متصلة بالمصر کمالایخفی. (رد المحتار: ۲/ ۱۲۱، باب صلاة المسافر، ط: سعید)

علامہ شامی کی وضاحت کی روشنی میں کبیری کی عبارت کا خلاصہ یہ ہوا کہ اگر کسی شہر کی آبادی دوسرے محلّہ وغیرہ کے ساتھ متصل ہو جائے تو اگر وہ محلّہ بھی آباد ہو تو مسافر اپنی موضع اقامت سے متجاوز ہو کر جب تک اس محلّہ سے نکل نہ جائے اس وقت تک مسافر شمار نہ ہوگا، اور اگر وہاں آبادی نہیں ہے، تو پھر اس محلّہ سے نکلنا بحکمِ مسافر ہونے کے لئے شرط نہیں، بلکہ اپنی موضع اقامت سے نکلتے ہی مسافر شمار ہوگا۔

الغرض معلوم ہوا کہ اس اتصال کا اعتبار ہے جو دو آبادیوں کے درمیان ہو نہ یہ کہ آبادی اور میدان و ویرانے کے درمیان، نیز فقہاء کے کلام سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آبادی سے مراد ایسی جگہ ہے جہاں لوگ مستقل رہائش کے ارادے سے رہتے

ہوں، وہاں ضروریاتِ زندگی دستیاب ہوں، صرف وقتی استعمال کی عمارت یا لوگوں کے عارضی قیام کی وجہ سے کسی جگہ کو ''آبادی'' نہ کہا جائے گا، چنانچہ فقہاء نے شہر سے متصل باغات کو باوجودیکہ شہر سے متصل بھی ہوں، ان میں کام کرنے والوں کے مکانات وجھونپڑیاں وغیرہ بھی ہوں، نیز پہرے دار اور کاشت کار سال کا کچھ حصہ یا پورا سال رہتے بھی ہوں، پھر بھی شہری آبادی کا جزء قرار نہیں دیا، ردالمحتار میں ہے:

بخلاف البساتين ولو متصلة بالبناء؛ لأنها ليست من البلدة ولو سكنها أهل البلدة في جميع السنة أو بعضها ولا يعتبر سكنى الحفظة والأكرة اتفاقًا. (۲/۵۹۹، ط: زکریا، و: (۲/ ۱۲۱) باب صلاة المسافر، ط: سعید)

مذکورہ بالا تفصیل کی روشنی میں اگر مکہ مکرمہ اور منیٰ کی صورتِ حال کو دیکھیں تو اس میں کوئی خفا نہیں رہ جاتا کہ یہاں دونوں مقامات میں سے ایک (مکہ مکرمہ) تو آباد ہے، دوسرا آبادی سے خالی، اس لئے کہ معائنہ کرنے والوں اور مشاہداتی کمیٹی کی رپورٹوں کے مطابق ''منیٰ'' میں جو عمارتیں ہیں مثلاً شاہی محلات، **رابطۂ عالم اسلامی** کا دفتر اور ہسپتال وغیرہ، اس میں سے کوئی بھی عمارت بہ طور مستقل رہائش گاہ استعمال نہیں ہوتی، اکثر، بلکہ سب صرف ایام حج میں حجاج اور مہمانوں کے قیام کے لئے استعمال ہوتی ہے، ایام حج کے بعد پورا علاقہ بالکل ویران، سنسان معلوم ہوتا ہے، سوائے پہرہ داروں اور مزدوروں وغیرہ کے وہاں کوئی نہیں ملتا اور نہ ہی ضروریاتِ زندگی میں سے کوئی چیز وہاں دستیاب ہوتی ہے اور ظاہر سی بات ہے کہ ایسی صورت میں منیٰ کو آباد علاقہ شمار نہیں کیا جاسکتا، اور جب غیر آباد ثابت ہوگیا تو مکہ مکرمہ کی آبادی کے منیٰ تک پہنچ جانے کی صورت میں بھی دونوں کو موضع واحد کے حکم میں نہیں قرار دیا جاسکتا۔

مزید یہ کہ ترمذی اور ابوداود وغیرہ کی ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ شریعت

کا مقصد اور منشأ بھی ''منیٰ'' کو قیامت تک بحیثیت ''میدان'' باقی رکھنا ہے، تاکہ حجاج ٹھہر سکیں، نیز مناسک حج ادا کر سکیں۔

عن عائشة ـ رضی اللّٰه عنها ـ قلنا: یا رسول اللّٰه! ألا نبنی لک بیتًا بمنی یظلک؟، قال: لا، منی مناخ من سبق. (۱/ ۱۷۷، باب ماجاء أنّ منٰی مناخ من سبق، ط: قدیمی)

یعنی حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کے لئے ''منیٰ'' میں کوئی گھر نہ بنوائیں، جس کے سایہ میں آپ رہیں، آپ ا نے فرمایا: نہیں، منی ان لوگوں کا پڑاؤ ہے جو یہاں پہلے آیا۔ (ترمذی: (۱/۱۷۷) باب ماجاء أنّ منٰی مناخ من سبق، ط: قدیمی)

اور ملا علی قاری رحمہ اللہ نے علامہ طیبی رحمہ اللہ سے ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کی تشریح نقل کی:

قال الطیبی ـ رحمه اللّٰه ـ أي أتأذن أن نبنی لک بیتًا لتسکن فیه، فمنع وعلّل بأنّ ''منی'' موضع لأداء النسک من النحر و رمی الجمار و الحلق یشرک فیه النّاس، فلو بنی فیها لأدّی إلی کثرة الأبنیة تأسیًّا به، فتضیق علی النّاس. (مرقاة: (۵/۱۸۱۸)، و: (۵/۳۴۸) باب رمی الجماع، الفصل الثانی، ط: امدادیه ملتان)

الغرض حدیث اور اس کی تشریح سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ ''منی'' ہمیشہ میدان اور پڑاؤ کی جگہ کی حیثیت سے باقی رہے گا، اس کا آباد ہونا منشأ نبوی کے خلاف ہے، لہٰذا یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اگر ''منی'' میں کبھی آبادی ہو بھی جائے پھر بھی وہ شرعًا غیر معتبر ہوگی اور شرعی اعتبار سے اسے میدان ہی تصوّر کیا جائے گا۔

منی اور مکہ کو موضع واحد قرار دینے والے ایک دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ

''منیٰ'' مکہ مکرمہ کا ''فنا'' ہے، اور شرعاً فناءِ شہر کو شہر کا حکم دیا جاتا ہے، لیکن اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ ''فناء'' کی جو تعریف فقہاء نے کی ہے وہ یہاں پر منطبق نہیں ہوتی، فناء کی تعریف درج ذیل ہے:

وفناؤه ما اتّصل به معدا لمصالحه (ملتقى الابحر: (١/ ١٤٣) صلاة الجمعة، ط: مؤسّسة الرسالة، بيروت)

یعنی فناء کسی آبادی کا وہ قریبی متصل حصہ ہے جسے شہری مصلحتوں کے لئے تیار کیا گیا ہو۔

علامہ شامی نے اس کو مزید وضاحت کے ساتھ نقل کیا:

فقد نصّ الأئمة على أنّ الفناء ما أعدّ لدفن الموتىٰ وحوائج المصر كركض الخيل والدوابّ وجمع العساكر والخروج للرمى الخ. (٣/ ٨، ط: زكريا، و: (٢/ ١٣٩) باب الجمعة، ط: سعيد)

مذکورہ بالا تعریف اور سابق میں ذکر کردہ ''منیٰ'' کی صورت حال پر غور کرنے سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ ''فناء'' کی تعریف ''منیٰ'' پر قطعاً صادق نہیں آتی، اس لئے کہ منیٰ کے ساتھ، اہل مکہ کی کوئی مصلحت (اہل مکہ ہونے کی حیثیت سے) وابستہ نہیں ہے اور نہ ہی مصالح اہل مکہ کے لئے ''منیٰ'' کو بنایا گیا ہے، بلکہ ''منیٰ'' تو ایک مشعر ہے، حجاج کرام وہاں مناسک حج ادا کرتے ہیں، قیام کرتے ہیں قربانی کرتے ہیں وغیرہ، اس لئے منیٰ کو ''فناء آفاق'' تو کہا جا سکتا ہے ''فناء مکہ'' بہر حال نہیں کہا جا سکتا اور جب ''منیٰ'' فنائے مکہ ہے ہی نہیں تو دونوں مقامات کو موضع واحد کے حکم میں قرار دینا کیسے درست ہوسکتا ہے!

دوسری بات یہ ہے کہ قصر اور سفر کے اعتبار سے فناء مصر منفصلہ کا حکم جدا ہے، اور انعقادِ جمعہ کے اعتبار سے جدا، چنانچہ محیطِ برہانی اور طحطاوی وغیرہ میں اس کی تصریح

کی گئی ہے کہ فناء مصر میں جمعہ تو جائز ہے، لیکن شرعًا مسافر ہونے کے لئے فناء مصر سے تجاوز ضروری نہیں ہے، بلکہ اصل آبادی سے نکلتے ہی وہ شخص مسافر شمار ہوگا اور قصر کرے گا، محیط برہانی میں ہے:

وهٰذا بخلاف ما لو خرج المسافر عن عمران المصر حيث يقصر الصلاة؛ لأنّ فناء المصر انّما يلحق بالمصر فيما كان من حوائج أهل المصر، وقصر الصلاة ليس من حوائج أهل المصر، فلايلحق الفناء بالمصر فى هٰذا الحكم.

(المحيط البرهاني: ٢/٦٦، الفصل الخامس والعشرون، و: (٢/١٧٦) النوع الثاني في بيان شرائط الجمعة، الفصل الخامس والعشرون، ط: غفارية كوئٹه)

یعنی اگر مسافر شہر کی آبادی سے نکل جائے تو وہ قصر شروع کردے گا، اس لئے کہ فنائے مصر کو مصر کے ساتھ ان امور میں لاحق کیا جاتا ہے جو اہل مصر کے حوائج میں سے ہوں، اور نماز میں قصر کرنا اہل شہر کی ضروریات میں سے نہیں ہے، لہٰذا اس حکم (قصر واتمام) میں فنائے شہر کو شہر کے ساتھ لاحق نہیں کیا جائے گا۔

مذکورہ بالا فرق کو علامہ طحطاوی رحمہ اللہ نے بھی مراقی الفلاح کے حاشیے میں بیان کیا (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۴۲۳............)

مذکورہ بالا فرق کا تقاضا یہ ہے کہ اگر ''منیٰ'' کو فنائے منفصلہ تسلیم بھی کرلیا جائے پھر بھی قصر واتمام کے حکم میں کوئی اثر نہ پڑے گا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ جو حجاج کرام منیٰ اور مکہ مکرمہ دونوں جگہ ملا کر پندرہ دن قیام کی نیت سے مکہ آئیں گے، وہ شرعًا مسافر شمار ہوں گے، چار رکعت والی نمازوں میں قصر کریں گے، اور ان پر ایسی صورت میں مالی قربانی لازم نہ ہوگی۔

یہی موقف نصوص سے زیادہ مؤید ہے، اور حاجیوں کے لئے سہولت بھی اسی میں ہے۔

فقط واللہ اعلم

کتبہ الاحقر

زین الاسلام قاسمی

مفتی دار العلوم دیو بند

۲۱/۱۱/۳۴ھ

الجواب صحیح والمجیب مصیب

سعید احمد پالن پوری

صدر المدرسین دار العلوم دیو بند

(۲۲/۱۱/۳۴ھ)

الجواب صحیح

حبیب الرحمٰن عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح

ابوالقاسم نعمانی غفرلہ

مہتمم دار العلوم دیو بند

(۲۲/۱۱/۱۴۳۴ھ)

الجواب صحیح

محمد نعمان سیتا پوری
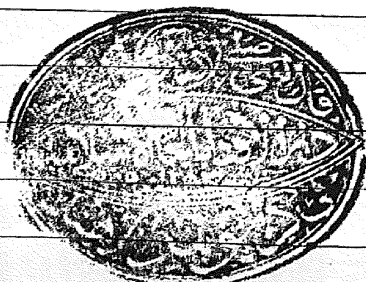
منی کے بارے میں علمائے کرام کا متفقہ رپورٹ

نحمده و نصلي على رسوله الكريم ، أما بعد !

یکم اور دو مئی ۲۰۰۷ء کو جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی میں منعقدہ ستاون (۵۷) مفتیان عظام وعلمائے کرام کے دوروزہ نمائندہ اجتماع کے فیصلہ کے مطابق کہ:

''یہ بھی تحقیق کی جائے منی اب بحالت موجودہ بستی کے حکم میں ہے یا ویرانے کے''۔

اس سلسلہ میں یہ بھی طے ہوا کہ ایک وفد مکہ مکرمہ [زادھا اللہ عزاوشرفا] جائے اور منی کا مشاہدہ کر کے بتلائے کہ منی کو مکہ مکرمہ کا حصہ قرار دیا جاسکتا ہے یا نہیں۔

میزبان ادارہ جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی مفوضہ ذمہ داری نبھاتے ہوئے چھ جید مفتیان کرام پر مشتمل ایک نمائندہ وفد تشکیل دیا، اس وفد میں دو حضرات کا اضافہ ذاتی اخراجات پر منظور کیا گیا، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱...... حضرت مولانا امداد اللہ صاحب زید مجدہم

جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

۲...... حضرت اقدس مولانا مفتی غلام الرحمٰن صاحب زید مجدہم

جامعہ عثمانیہ پشاور صوبہ سرحد

۳...... حضرت مولانا مفتی عبدالمجید صاحب دین پوری زید مجدہم

جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

۴...... حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب زید مجدہم

جامعہ خیر المدارس ملتان، پنجاب

۵......حضرت مولانا مفتی حامد حسن صاحب زید مجدہم

جامعہ دار العلوم کبیر والا، پنجاب

۶......حضرت مولانا مفتی حسین احمد صاحب زید مجدہم

جامعہ دار العلوم کراچی

۷......حضرت مولانا مفتی گل حسن صاحب زید مجدہم

دار العلوم رحیمیہ کوئٹہ، بلوچستان

۸......حضرت مولانا مفتی محمد روزی خان صاحب زید مجدہم

دار الافتاء ربانیہ کوئٹہ، بلوچستان

حضرت مولانا امداد اللہ صاحب زید مجدہم کی امارت میں آٹھ رکنی وفد عشرہ کے لگ بھگ مدت لیکر عمرہ کی ادائیگی کے بعد حرم مکہ کے جوار میں مدرسہ صولتیہ میں قیام پذیر رہا، حضرت مولانا عبد الحفیظ مکی صاحب دام مجدہم کے سفر ساؤتھ افریقہ اور حضرت مولانا سیف الرحمٰن دام مجدہم سفر پاکستان کی وجہ سے اگر چہ یہ دونوں اکابرین حضرات موقعہ پر موجود نہ تھے لیکن بحمد اللہ دونوں حضرات کے برخورداران اور برادران نے وفد کو سہولت اور آسانی کی فراہمی میں کوئی کسر نہ چھوڑی، دل و جان سے خوب خدمت کی۔

وفد نے حضرت مولانا عبد الرؤف صاحب، حضرت مولانا عبد الوحید صاحب، حضرت مولانا عبد المالک صاحب، جناب بھائی عرفان صاحب، جناب بھائی عامر صاحب، جناب قاری عبد الکریم صاحب اور جناب انجینیئر عبد المنان صاحب کی رہبری اور رہنمائی میں ایک آدھ بار نہیں بلکہ چار دفعہ مختلف اوقات میں مشاعر مقدسہ منی، مزدلفہ، عرفات کا معائنہ کیا، جبل نور اور عدل کی طرف سے شارع حج حرم سے سرنگ کے ذریعہ نکل کر پیدل راستہ سے شیشہ عزیزیہ شمالیہ سے شارع

ستین نفق ملک خالد اور شارع ملک عبد اللہ سے منی میں کئی بار داخل ہوئے۔ شرائع کی طرف المعیصم سے ہوتے ہوئے منی میں آنا جانا ہوا، ایسا ہی عزیزیہ شمالیہ کی جانب سے مزدلفہ اور عوالی کی جانب سے عرفات کے میدان کا جائزہ لیا گیا۔

ماہرین فن کی طرف مراجعت کرنے کے علاوہ حضرت مولانا ہشیم صاحب مدیر مدرسہ صولتیہ کی قیادت میں ایک ذیلی کمیٹی نے وزارت شئون البلدیہ والقرویہ کے الامانۃ العاصمہ المقدسہ کے مرکزی دفتر جا کر سرکاری کارندوں اور قسم المعلومات کے انجینیئر حضرات سے تفصیلی میٹنگ کی جنھوں نے کمال شفقت کا مظاہرہ کرکے اہم نقشے مکہ مکرمہ، منی، مزدلفہ، عرفات وغیرہ، ہمارے حوالہ کیے، جن سے منی کی سرکاری حیثیت متعین کرنے میں کافی مدد ملی۔

جن راستوں سے منی میں داخلہ ہوا، وہاں کمیٹی اور وفد نے اپنی استطاعت کے مطابق مسافت معلوم کرنے کی پوری کوشش کی، گاڑی کی میٹر کے ذریعہ باقاعدہ مسافت کی پیمائش کی، اور کہیں ماہرین کی رائے پر اعتماد کیا۔

وفد کے بعض اراکین کا ارادہ ہر ہر جگہ کی ویڈیو بنانے کا تھا، تاکہ رپورٹ کے ساتھ اسے بھی مجلس میں پیش کر دیا جائے، لیکن عالمی حالات کے پیش نظر سعودیہ حکومت کی باضابطہ اجازت کے بغیر ویڈیو بنانا ممکن نہ تھا۔ اس لئے ویڈیو پیش کرنے میں کامیابی نہ ہوئی۔ بعض میزبان حضرات نے بعض اراکین کے اصرار پر ویڈیو بنانا شروع بھی کی لیکن شاہی محل کی سیکورٹی نے نصب کردہ کیمروں کے ذریعہ دیکھ کر سختی سے منع فرما دیا۔

وفد نے مشاعر مقدسہ کا معائنہ ایسے وقت میں کیا جہاں ایام حج کی بجائے دوسرے مہینوں میں مشاعر مقدسہ میں خاموشی اور سناٹے کی فضا چھائی ہوئی تھی، جس سے منی کی اصلی حالت معلوم کرنے میں الحمد للہ کافی مدد ملی۔

وفد نے معلومات اکٹھا کرنے کے دوران اور بعد میں جملہ معلومات کو پرکھنے کیلئے باہمی طور پر یکسوئی میں بیٹھ کر کئی اجلاس کیے، جہاں کہیں ادنی تأمل ہوتا اس سے اجتناب کر کے متفقہ طور پر چند ایسے امور علمائے کرام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں تا کہ مفتیان کرام ان نکات کی روشنی میں منی بستی کے حکم میں ہونے یا ویرانے یا مکہ مکرمہ کا محلّہ، کالونی قرار دینے یا نہ دینے کے بارے میں بہتر فیصلہ کر کے متنازعہ مسئلہ میں قصر یا اتمام کا حکم دے سکیں۔

وفد نے دائرہ کار کے تعین کے بعد طریق کار یہ طے کیا کہ اہم نکات پر معلومات اکٹھی کرنے کے لئے دو، دو ارکان کی ذیلی چند کمیٹیاں تشکیل دی گئیں، جنہوں نے مفوضہ کام کو نمٹا کر جو امور متفقہ طور پر طے کیے وہ درج ذیل ہیں:

۱......مکہ مکرمہ سے منی میں داخل ہونے کے مختلف راستے ہیں:

الف: شارع عدل اور شیشہ کی طرف سے منی کی حدود شروع ہونے تک ایک وسیع وعریض میدان ہے، جس کی مسافت تقریباً ڈیڑھ دو کلومیٹر ہوگی، جس میں تعمیر ممنوع ہے، تا کہ یہ کھلا میدان حجاج کرام کی آمد و رفت کیلئے استعمال ہو سکے۔

ب: عزیزیہ سے منی میں آنے والے تین راستوں کا معائنہ کیا گیا:

راستہ نمبر۱......شارع صدقی، وہاں عزیزیہ کی آبادی (مقفل) مطعم زمزم پر ختم ہوتی ہے، یہاں سے پل پر چڑھ کر شارع عبدالعزیز سے چلتے ہوئے منی کی حد تک تقریباً ۶۶۰ میٹر کا فاصلہ ہے۔

۲......عزیزیہ سے جبل مرسلات میں واقع نفق ملک خالد سے گزرتے ہوئے نفق کی لمبائی تقریباً ۷۰۰ میٹر ہے۔ واضح ہو کہ نفق کی ایک جانب عزیزیہ میں اور دوسری جانب منی میں نکلتی ہے۔

۳......عزیزیہ سے طریق امیر ملک عبداللہ سے منی میں داخل ہوتے وقت

دائیں جانب ولی عہد کے محل کا گیٹ اور بائیں جانب بادشاہ کے محل کا گیٹ واقع ہے، جہاں عزیزیہ کی آبادی ختم ہوتے ہی ''بدایہ منیٰ'' کے بورڈ تک ۴۵۰ میٹر کا فاصلہ ہے۔

شاہی محلات کی وجہ سے عزیزیہ اور منیٰ کو ملانے کیلئے یہاں پر نفق کی بجائے پہاڑ کاٹ کر راستہ بنایا گیا ہے، جس کی وجہ سے منیٰ کی حدود میں کھڑے ہوکر عزیزیہ کی آبادی سامنے نظر آتی ہے۔

ج: ''شرائع'' سے منیٰ میں داخل ہونے کیلئے معیصم کا کئی میلوں کا میدان طے کرکے آنا پڑتا ہے۔ واضح ہو کہ اس میدان میں تعمیر وآبادی قانوناً ممنوع ہے اور یہ ممنوع علاقہ منیٰ کے پانی کا خزان اور آنے والے حجاج کرام کی گاڑیوں کی پارکنگ ہے۔

اور اس کے بعد منیٰ کی حدود میں داخل ہونے کے لئے مزید ۵۰۰ میٹر نفق کا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔

۲...... منیٰ مشاعر حج کا وہ مقام ہے، جہاں مستقل رہائش کیلئے تعمیر کرنے کی کسی کو بھی قانوناً اجازت نہیں۔ اور نہ ہی کوئی عمارت مستقل رہائش کے طور پر استعمال ہورہی ہے۔

۳...... اس میں کوئی شک نہیں کہ ''منیٰ'' میں کئی پختہ عمارتیں موجود ہیں، جن میں سے بادشاہ اور ولی عہد کے محلات جو پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہیں جن کی حفاظتی دیواریں پہاڑ کے دامن میں دونوں جانب واقع ہیں۔

بادشاہ کا قدیمی محل جدید محل کے متصل پہاڑ کے دامن میں ''منیٰ'' کی طرف واقع ہے، اس کے بالمقابل پہاڑ کو تراش کر خیمہ کے متبادل فلیٹ نما تین مکمل اور دو زیر تعمیر عمارتیں بھی ہیں، (۲) دو بڑے ہسپتال جن میں ایک مسجد خیف کے قریب اور

دوسرا قصر شاہی کی طرف مستشفی جسرِ منی کے نام سے موسوم ہے اور کچھ ڈسپنسر یاں ہیں، (۳) رابطہ عالم اسلامی کا دار الضیوف، (۴) سرکاری دفاتر جن کا استعمال صرف ایام حج میں ہوتا ہے۔

۴...... مذکورہ بالا تمام پختہ عمارات سال بھی کسی بھی محکمہ کے استعمال میں نہیں رہتیں، صرف ایام حج میں استعمال ہوتی ہیں۔

۵...... ''عمدہ'' جو حکومت کا نمائندہ ہوتا ہے، جب منی میں رہائشی آبادی تھی ''منی'' میں ''عمدہ'' کا باقاعدہ دفتر ہوتا تھا، جب سے منی کی آبادی ختم کردی گئی، عمدہ کا دفتر بھی ختم کردیا گیا۔

۶...... عدل، شیشہ اور عزیزیہ کی فلک بوس عمارتوں سے گزر کر ''منی'' میں داخل ہوتے ہی خیموں پر جب نظر پڑتی ہے، تو ایک خاموشی اور اداسی چھائی ہوتی محسوس ہوتی ہے۔

۷...... ''منی'' میں موجود سرکاری عمارتوں کی حفاظت اور دیکھ بھال کیلئے چوکیدار مرحلہ وار ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔ مقام ''منی'' عارضی طور پر بلدیہ عزیزیہ کی نگرانی میں ہے، ورنہ اسکا مستقل نگران الامانۃ المشاعر المقدسہ کا محکمہ ہے، جو مرکز کے کنٹرول میں ہے۔

۸...... منی کے اندر جہاں جہاں وفد کا آنا جانا ہوا کسی مقام پر کوئی خرید و فروخت کی دوکان کیفے ٹیریا کھانے پینے کی اشیاء کی کوئی دوکان دکھائی نہیں دی، سوائے ایک کیفے ٹیریا موبائلی گاڑی کے جو غالباً وہاں پر موجود عمال یا زائرین کیلئے کھڑی تھی۔

۹...... ''منی'' میں جاری تعمیرات پر بڑی تعداد میں غیر سرکاری کمپنی کے عمال (مزدور) مصروف عمل پائے گئے، البتہ ان مقامات پر حفاظتی نقطہ نظر سے عام لوگوں کو

جانے کی اجازت نہیں تھی۔

۱۰......عزیزیہ کی آبادی دو حصوں پر مشتمل ہے، عزیزیہ شمالیہ جبل مرسلات کے دامن میں چلتے ہوئے مزدلفہ سے تقریباً ۱۵۰ میٹر پر ختم ہوتی ہے، اس کے آگے مزدلفہ کا طویل و عریض میدان ہے، جبکہ عزیزیہ جنوبیہ کی آبادی عوالی تک پہنچ جاتی ہے۔

۱۱......شاہی محلات جو درحقیقت ایام حج کے مہمان خانے ہیں، جو جبل مرسلات پر واقع ہیں، ان کی حفاظتی فصیل ایک طرف عزیزیہ میں اور دوسری طرف منی کی حدود سے گزرتے ہوئے کچھ حصہ حدود مزدلفہ میں ہے۔

۱۲......عزیزیہ کی آبادی ختم ہوتے ہی جبل مرسلات کی انتہاء پر مزدلفہ میں داخل ہوتے وقت کہیں سے ڈیڑھ سو کہیں سے تین سو میٹر فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے، منی سے وادی محسر طے کر کے مزدلفہ کے میدان میں موسم حج کیلئے سرکاری عمارتیں اور مساجد کی پختہ عمارتیں دیکھی گئیں، جو محض ایام حج میں زیر استعمال رہتی ہیں اور ایام حج میں حجاج کرام کیلئے کچھ خیمے منی کی بجائے مزدلفہ میں نصب ہیں۔

مذکورہ بالا رپورٹ کا خلاصہ درج ذیل ہے:

الف: حکومت وقت کی طرف سے ''منی'' میں مستقل رہائش کی ممانعت ہے،

ب: موقعہ پر پورے ''منی'' میں کہیں بھی کسی بہتر سے بہتر عمارت رہائش کیلئے استعمال نہ ہونا، انتظامی دفاتر اور ہسپتالوں کا سال بھر معطل رہتے ہوئے صرف ایام حج میں فعال ہونا۔

ج: حکومت کے نقشوں میں عام آباد علاقوں کی طرح ''منی'' کو ظاہر کرنے کے بجائے غیر آباد علاقہ فرض کر کے مشاعر مقدسہ کی حیثیت سے نمایاں رکھنا۔

د: انتظامی اداروں میں ''عمدۃ'' کے نام سے علاقائی نمائندہ کا نہ ہونا۔

ہ: شیشہ وعدل یا شرائع کی طرف سے داخل ہوتے وقت بفرزون کی وسیع و عریض علاقہ یا میدان ہے، ان وجوہ کی بناء پر''منی'' اور مکہ مکرمہ الگ الگ سمجھا جائے۔

یا

الف......جبل مرسلات پر شاہی محلات کا ہونا جو''منی'' اور''عزیزیہ'' دونوں طرف سے نظر آسکیں۔

ب......شاہی محلات کا جبل مرسلات کی دونوں جانب فصیل کا ہونا۔

ج......''شارع صدقی'' کے راستہ سے آبادی کا''منی'' سے قریب پہنچنا، بدایہ منی اور مطعم زمزم متقفل کے درمیان صرف ۶۶۰ میٹر فاصلہ کا ہونا۔

د......نفق خالد بن عبدالعزیز کے ذریعہ ملنا جبکہ نفق کی لمبائی ۷۰۰ میٹر ہے،

ر......شارع ملک عبداللہ پر پہاڑ کاٹ کر محل وغیرہ کیلئے جوراستہ بنایا گیا ہے، اس کی وجہ سے بدایہ''منی'' اور عزیزیہ کی آبادی میں صرف ۴۵۰ میٹر فاصلہ رہ گیا ہے، جبکہ سڑک کی دونوں طرف محل کا فصیل موجود ہے۔

الحاصل دونوں قسم کے نکات مجلس کی خدمت میں پیش ہیں، لہٰذا ان نکات کو سامنے رکھ کر قصر یا اتمام کا حکم صادر فرمائیں تاکہ امت مسلمہ اطمینان کا سانس لے سکے۔

قدیم فقہی ذخیرہ میں مکہ مکرمہ اور منی کو موضعین قرار دیا گیا ہے، اس لئے ان کو موضع واحد قرار دینا بڑی جرأت کے مترادف اور احتیاط کے متقاضی تھا، اس لئے شرکاء نے نہایت احتیاط سے رپورٹ تیار کر کے معاملہ اہل علم حضرات کی صوابدید پر چھوڑ دیا۔ واللہ الموفق وھو یھدی السبیل۔

شرکائے وفد

مدرسه صولتيه بجوار حرم المكّة المكرّمة زادها الله عزا و شرفًا

۱۔ مفتی غلام الرحمٰن صاحب	جامعہ عثمانیہ پشاور
۲۔ مفتی عبدالمجید صاحب	جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی
۳۔ مفتی محمد عبداللہ صاحب	جامعہ خیر المدارس ملتان
۴۔ مفتی حامد حسن صاحب	جامعہ دارالعلوم کبیر والا
۵۔ مفتی حسین احمد صاحب	جامعہ دارالعلوم کراچی
۶۔ مفتی گل حسن صاحب	جامعہ اسلامیہ دارالعلوم رحیمیہ کوئٹہ
۷۔ مفتی محمد روزی خان صاحب	دارالافتاء ربانیہ کوئٹہ
۸۔ مفتی امداد اللہ صاحب	جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

۱۴۲۸/۶/۱۲ھ

منی کے بارے میں مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کا اردو فتوی

الجواب و باللّٰہ التوفیق (۲۱۷)

منی مستقل مقام ہے، سفر و اقامت میں وہ مکہ مکرمہ کے تابع نہیں ہے، اس کی صراحت سب ہی فقہاء و محدثین فرماتے آئے ہیں:

ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوما في موضعين فإن كان كل منهما أصلاً بنفسه نحو مكّة و منى والكوفة والحيرة لايصير مقيما وان كان احداهما تبعا للآخر حتى تجب الجمعة على سكانه يصير مقيما. اهـ (الهندية: ۱/۱۴۰، ط: رشيديه، و: بدائع: (۱/۹۸) فصل في بيان ما يصير المسافر به مقيما، ط: ايچ ايم سعيد، و: البحر: ۲/۱۴۳)

خارج مصر کسی مستقل مقام کو مصر کے ساتھ لاحق کرنے کے لئے اور سفر و اقامت میں اس کے تابع مصر ہونے کے لئے چند بنیادی شرطیں ہیں۔ پہلی شرط یہ ہے کہ شہر کی آبادی اس مقام سے مل جائے، دوسری شرط یہ ہے کہ خود اس مقام میں بھی آبادی ہو، فتاویٰ ہندیہ: ۲/۲۵۱ میں ہے:

فإن كان بقرب ذلك قرى لأهل الذمة فعظم المصر حتى بلغ تلك القرى وجاوزها صارت من جملة المصر لاحاطة المصر بجوانبها. اهـ. (فتاوىٰ هندية: (۲/۲۵۱) الباب الثامن في الجزية، ط: رشيديه)

اس عبارت میں اہل ذمہ کی بستیوں کے شہر کے ساتھ لاحق ہونے کے لئے شہر کی آبادی وہاں تک پہنچنے کی قید لگائی گئی ہے، دوسرے بستی کے لاحق ہونے کی بات ہے، اور بستی میں آبادی ہوتی ہے، شامی میں ہے کہ جو شخص شہر سے اپنا سفر شروع کر رہا ہے، اس پر مسافر کے احکام اس وقت جاری ہوں گے جب وہ ان مقامات سے بھی

نکل جائے جو مصر کے تابع ہوتے ہیں، مثلاً ربض مصر، یعنی شہر سے متصل گھر اور مکانات جو پھیلتی ہوئی آبادی کی صورت میں ہوتے ہیں، اسی طرح جو بستیاں ربض مصر سے متصل ہوں، وہ بھی تابع مصر ہیں:

وأشار إلى أنّه يشترط مفارقة ما كان من توابع موضع الإقامة كربض المصر وهو ما حول المدينة من بيوت ومساكن فإنّه في حكم المصر وكذا القرى المتصلة بالربض في الصحيح. (شامی: ۱/۵۲۵)، و: (۲/۱۲۱) باب صلاة المسافر، ط: سعيد)

ربض مصر اور قری متصلہ سب میں آبادی ہوتی ہے، معلوم ہوا کہ تبعیت کے حکم کے لئے خود اس جگہ میں آبادی ضروری ہے۔

اگر خود وہ مقام آبادی سے خالی ہے، تو پھر اس کی حیثیت فناء مصر کی ہو، فناء مصر وہ جگہ ہے جو مصالح بلد کے لئے ہو، یعنی شہر سے باہر وہ جگہ جو اہل شہر کی عمومی ضروریات کے لئے استعمال ہوتی ہو، مثلاً مردوں کی تدفین، صلوٰۃ عید کی ادائیگی، گھوڑ دوڑ کا میدان وغیرہ۔ اگر وہ شہر سے متصل ہو یا اس کا فاصلہ قدر غلوہ (۱۳۷/ میٹر) سے کم ہو تو وہ بھی شہر کے تابع شمار ہوگا۔

وأمّا الفناء وهو المكان المعد لمصالح البلد كربض الدواب ودفن الموتىٰ وإلقاء التراب فإن اتّصل بالمصر اعتبر مجاوزته وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا، كما يأتي بخلاف الجمعة فتصح إقامتها في الفناء ولو منفصلاً بمزارع. (رد المحتار: (۱/۵۲۵)، و: (۲/۱۲۱) باب صلاة المسافر، ط: ايچ ايم سعيد)

آبادی کا اتصال اگر ایسی جگہ سے ہوا ہے جس میں نہ خود آبادی ہے، نہ وہ فناء مصر ہے، تو وہ اتصال معتبر نہیں، اور اس مقام کو تابع مصر شمار نہیں کیا جائے گا، حضرات

فقہاء نے صراحت فرمائی ہے کہ باغات اگر چہ شہر سے متصل ہوں پھر بھی وہ بحکم مصر نہیں ہوں گے، کیونکہ نہ ان میں آبادی ہوتی ہے، نہ ان پر فناء مصر کی تعریف صادق آتی ہے۔ اُن باغات میں اگر محافظین اور کام کاج کرنے والے لوگ سال بھر بھی مقیم رہتے ہوں، پھر بھی ان باغات کو داخل مصر شمار نہیں کیا جائے گا، کیونکہ باغات آبادی کی جگہ نہیں ہیں:

بخلاف البساتين ولو متصله بالبناء لأنها ليست من البلدة ولو سكنها أهل البلدة فى جميع السنة أو بعضها. (رد المحتار: (۱/ ۵۲۵)، و: (۲/ ۱۲۱) باب صلاة المسافر، ط: ایچ ایم سعید)

زیر بحث مسئلہ میں تبعیت کی شرائط موجود نہیں ہیں، بعض جانب سے منی کے ساتھ آبادی کا اتصال تسلیم بھی کیا جائے تو خود منی میں آبادی نہیں ہے، آگے مزدلفہ، عرفات میں بھی آبادی نہیں ہے، درحقیقت منی، مزدلفہ، عرفات پہاڑوں کے درمیان صحرائی علاقے ہیں، جو آبادی اور رہائش کی جگہیں نہیں ہیں، بلکہ مناسک کی جگہیں ہیں۔ حکومت کی طرف سے قانوناً وہاں آبادی ممنوع ہے، حکومت کے علاقائی نقشہ میں منی کو غیر آباد ظاہر کر کے اس کو مشاعر مقدسہ کی حیثیت سے دکھایا گیا ہے، اس میں جو شاہی محلات، ہسپتال، دفاتر اور دیگر سرکاری عمارات ہیں، وہ اصالۃً موسم حج کے لئے ہیں، موسم حج کے علاوہ دوسرے مواقع پر ان سے استفاد کی اجازت نہیں ہے، چنانچہ وہ حجاج کے خیموں کی طرح سال بھر خالی پڑے رہتی ہیں۔

جو جدید تعمیرات کی جارہی ہیں وہ حجاج کی سہولت یا انتظامیہ کے عارضی قیام کی غرض سے کی جارہی ہیں، آبادی ورہائش کی غرض سے نہیں، سال بھر حکومتی عملہ کی وہاں آمدورفت یا قیام رہتا ہے، وہ محض ان خیموں اور جدید تعمیرات کی نگرانی کے لئے ہوتا ہے نہ کہ رہائش کی غرض سے اور خدام ومحافظین کی رہائش کا اعتبار نہیں ہے۔

شرعی طور پر بھی منی میں آبادی ممنوع اور ناپسند ہے، امام دارمی رحمہ اللہ نے سنن دارمی (۶/۱۸۱) میں باب باندھا ہے، ''باب کراهية البنيان بمنى'' اس کے تحت حضرت عائشہ کی یہ روایت بیان فرمائی ہے:

قالت قلت يا رسول الله! الا نبنى لک بناء بمنى يظلک، فقال رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم: لا، منى مناخ من سبق اهـ. (۲/۷۳، باب كراهية البنيان بمنىٰ، ط: دار إحياء السنة النبوية)

امام دارمی کے علاوہ امام ترمذی نے یہ روایت اپنی جامع میں، ابن ماجہ نے سنن ابن ماجہ میں اور امام ابو داود نے سنن ابو داود میں روایت کی ہے، اسی لئے حضرات محدثین اور فقہاء محققین اس بات پر متفق ہیں کہ منی مزدلفہ اور عرفات میں تعمیرات پسندیدہ نہیں ہیں، ان مقامات کی حیثیت مستقل شعائر کی ہے، یہ جائے رہائش نہیں ہیں۔

ملا علی القاری الحنفی اور علامہ طیبی شافعی اس حدیث کی شرح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

فمنع وعلل بأن منى موضع لأداء النسک من النحر و رمى الجمار والحلق يشرک فيه الناس فلو بنى فيها لادى إلى كثرة الابنية تاسيا به فتضيق على الناس و كذلک حكم الشوارع ومقاعد الاسواق. (مرقاة: ۵/۵۱۷، طيبى: ۵/۲۹۷، و: مرقاة المفاتيح: (۵/۳۴۸) الفصل الثانى، باب رمى الجمار، ط: امداديه ملتان)

ابن رشد نے امام مالک سے نقل کیا ہے کہ امام مالک منی میں تعمیرات کو ناپسند فرماتے تھے۔ (البیان والتحصیل: ۱/۲۵۳)

علامہ ابن تیمیہ نے مشاعر میں تعمیرات کو بدعت کہا ہے۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ: ۲۶/۱۱۹)

شہر رہائش کے لئے ہوتا ہے، فناء شہر، شہر کی مصالح کے لئے ہے، منی، مزدلفہ، عرفات، نہ رہائش کے لئے ہیں نہ مصالح بلد کے لئے ہیں، شہر و فناء شہر کا مقصد جدا ہے اور مشاعر مقدسہ کا مقصد جدا ہے، اس لئے یہ مشاعر، شہر کے تابع نہیں ہوں گے، ان کی اپنی مستقل حیثیت ہے، اور وہ استقلالی حیثیت نصوص سے اور محدثین اور فقہاء کے اجماعی کلام سے ثابت ہے، پس بالفرض والتقدیر اگر کئی جوانب سے بھی ان مقامات سے آبادی کا اتصال ہو جائے پھر بھی شعار نسک ہونے کی وجہ سے ان کی استقلالی حیثیت ختم نہیں ہوگی، اور ان کو شہر کے تابع نہیں کہا جائے گا، کیونکہ دو مقام اگر مستقل ہوں تو اگر چہ ان میں اتصال ہو پھر بھی ایک دوسرے کے تابع نہیں ہوتے۔

امام حرم شیخ محمد بن عبداللہ السبیل سے مسعی کے متعلق سوال کیا گیا تھا کہ مسعی پہلے مسجد حرام سے خارج تھا لیکن اب مسجد کے احاطہ اور عمارت میں آ گیا ہے تو کیا اب وہ جگہ مسجد کے حکم میں ہوگی؟ اس کا جواب نفی میں دیتے ہوئے وجہ یہ بیان یہ فرمائی کہ: مسعی مشاعر میں سے ایک مشعر ہے، جس میں تغیر و تبدل نہیں ہوسکتا، نہ اس کی ذات میں تبدل ہوسکتا ہے اور نہ ان احکام میں تبدل ہوسکتا ہے جو تبعاً اس سے متعلق ہیں، الفاظ یہ ہیں:

الّذی یظھر لنا واللّٰہ أعلم ان المسعی لایعد الیوم من المسجد الحرام وان کان متصلا بالمسجد وذلک؛ لأنّ موضع المسعی مشعر من المشاعر الّتی لاتتغیر ولا تتبدل لا بذواتھا ولا بالاحکام المتعلقة بھا تبعا لذالک، وبناء علی ھٰذا فإنّہ لا بأس من بقاء الجنب والحائض والنفساء فیہ. الخ.

اس جواب کی تائید میں ''مجلس المجمع الفقھی الاسلامی لرابطۃ العالم الإسلامی'' کا

جو فیصلہ نقل فرمایا ہے اس میں بھی مسعی کے مسجد کی عمارت میں داخل ہونے کے باوجود اس کی حیثیت کے عدم تبدل کی وجہ اس کے مستقل شعار ہونے کو بتایا گیا ہے:

فقرر بالاغلبية ان المسعى بعد دخوله ضمن مبنى المسجد الحرام لايأخذ حكم المسجد لانه مشعر مستقل، يقول الله عز وجلّ ان الصفا والمروة من شعائر اللّٰه. الخ

یہ فتویٰ و فیصلہ سب ہی موجودہ اہل علم میں اتفاقی ہے......اس سے معلوم ہوا کہ جو مقام شعار ہو اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی، جو اس کی استقلالی حیثیت کے منافی ہو، نہ اس کی ذات میں نہ اس سے متعلقہ کسی حکم میں، وہ حکم خواہ مناسک حج میں سے ہو یا مناسک حج کے علاوہ ہو۔

چنانچہ مسعی کی عمارت مسجد کے ضمن میں آنے کے باوجود اس میں سعی کا حکم بھی برقرار ہے جو مناسک حج میں سے ہے، اسی طرح حائضہ ونفساء کے دخول کے جواز کا حکم بھی برقرار ہے، جس کا تعلق مناسک حج سے نہیں، دونوں طرح کے احکام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

ہماری ناقص فہم کے مطابق بعینہ یہ بات زیر بحث مسئلہ میں بھی موجود ہے، ''منیٰ'' بھی مشاعر مقدسہ میں سے ایک مشعر ہے، اور شرعی نصوص سے ثابت مستقل حیثیت کا حامل مقام ہے، رمی جمار کا اہم نسک یہاں ادا کیا جاتا ہے، اور مبیت منیٰ کا نسک بھی اس سے متعلق ہے، لہٰذا اس حیثیت سے نہ اس کی ذات میں کوئی تبدیلی کی جاسکتی ہے، اور نہ اس سے متعلقہ احکام میں خواہ مناسک حج میں کا کوئی حکم ہو یا حج کے علاوہ کوئی اور حکم۔

اگر آبادی کے اتصال کی وجہ سے ''منیٰ'' کو مکہ کے تابع کہہ دیا جائے تو اگرچہ مناسک حج کا کوئی حکم نہیں بدلے گا مستقل مقام ہونے کی حیثیت سے سفر و

اقامت کے جو احکام اس کے ہیں وہ سب یکسر بدل جائیں گے کیونکہ سفر و اقامت کے باب میں مستقل مقام کا حکم الگ ہے، اور تابع و ملحق مقام کا حکم جدا ہے، کما لایخفی علی ذوی العلم.

تین دہائیاں قبل تک منی میں کئی عمارتیں اور بلڈنگیں تھیں، اکابر کی بعض تحریروں سے پتہ چلتا ہے کہ ایک وقت میں مکہ مکرمہ کی آبادی بڑھتے بڑھتے منی کی آبادی سے متصل ہوگی، علامہ یوسف بنوری رحمہ اللہ معارف السنن میں تحرتر فرماتے ہیں:

غیر ان الآن قد اتصلت ابنیة مکّة بها وبُنیت فیها بیوت للسکنی والحجاج فی الموسم. (معارف السنن: (۶/ ۱۹۴) باب ما جاء فی الخروج إلی منیٰ والمقام بها، ط: مجلس الدعوة والتحقیق الإسلامی، بنوری تاؤن)

اس وصل باوجود منی کو تابع کہہ کر اقامت کا حکم نہیں دیا گیا، کیونکہ مستقل مقام اتصال کے باوجود دوسرے مقام کے تابع نہیں ہوتا ہے۔ فقط۔

حررہ العبد
محمد طاہر عفی اللہ عنہ
مفتی مظاہر علوم سہارنپور
۱۴۳۰/۲/۲۶ھ

الجواب صحیح
مقصود احمد (مفتی مظاہر علوم)
۳۰/۲/۳ھ

الجواب صحیح
محمد عاقل (صدر مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور)
۳۰/۳/۴ھ

الجواب صحیح والمجیب مصیب
سعید احمد عفا اللہ عنہ پالن پوری
خادم دارالعلوم دیوبند (۳۰/۳/۳ھ)

جواب صحیح ہے اور مسئلہ کے تمام گوشوں کو حاوی ہے

(......) ہے اللہ مجیب کو جزائے خیر دے

زین العابدین الاعظمی
رئیس قسم التخصص

الجواب صحیح

محمد......(ناظم مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور)

حرره العبد محمد طاهر عفا الله عنه

١٤٣٠/٢/٢٦ھ

جواب صحیح ہے اور مسئلہ کے تمام گوشوں کو حاوی ہے اللہ مجیب کو جزائے خیر دے

زین العابدین الاعظمی

رئیس قسم التخصص

الجواب صحیح

مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

عربی عبارت کے دستخط کا عکس:

رغم هذا الاتصال لم يحكم لـ"منى" بالتبعية في الإقامة، لأن المكان المستقل لايتبع مكاناً آخر؛ وإن اتصل به.

حرره العبد

محمد طاهر عفا الله عنه سهارنفور يوفي ٢٤٧٠٠١ ، الهند

مظاهر علوم سهارنفور

الجواب صحيح

١٤٣٠/٢/٢٦ھ

مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

منیٰ کے بارے میں مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور کا عربی فتویٰ

الجواب وباللّٰه التوفيق:

"منى" موضع مستقل لا يكون تابعًا لمكّة المكرّمة فى أحكام الظعن والإقامة ، كما نصّ به الفقهاء والمحدثون ـ كما فى "الهندية" ١/ ١٤٠، و "البدائع" ١/٢٧٠، و"البحر الرائق" ٢/١٤٣ ــ:

ولو نوى الإقامة خمسة عشر يومًا فى موضعين، فإن كان كل منهما أصلاً بنفسه، نحو مكّة و منى، والكوفة والحيرة، لايصير مقيمًا، وإن كان إحداهما تبعًا للآخر حتى تجب الجمعة على سكانه يصير مقيمًا. اهـ

وإلحاق مكان مستقل خارج مصر بمصر وعدُّه منه فى أحكام السفر والإقامة يتوقف على شروطٍ أساسية : الأوّل أن يتّصل عُمران مصر بذلك المكان، والثانى أن يكون ذلك المكان مسكونًا ، ففى "الهندية" (٢/ ٢٥١):

فإن كان بقرب ذلك قرى لأهل الذمة فعظم المصر حتى بلغ تلك القرى وجاوزها صارت من جملة المصر ؛ لإحاطة المصر بجوانبها .اهـ

ففى هٰذه العبارة قُيِّد إلحاق قرى لأهل الذمة بمصر بأن يتّصل عُمرانه بتلك القرى ، والقرى ذات سكن .

وتشير عبارة الشامى أن من بدأ رحلته من المدينة لاتجرى عليه أحكام السفر إلاَّ إذا خرج عن الأمكنة التابعة للمصر ، كربض المصر ، أي المنازل والبيوت الّتى تكون حول المدينة ، وكذا القرى المتصلة بربض المصر تابعة للمصر ، والنص كما يلى :

وأشار إلى أنّه يشترط مفارقة ما كان من توابع موضع الإقامة، كربض

المصر، وهو ما حول المدينة من بيوت ومساكن، فإنّه فى حكم المصر وكذا القرى المتصلة بالربض فى الصحيح. (۱/ ۵۲۵)

ومعلوم أن ربض مصر والقرى المجاورة تكون عامرةً ، فهٰذا يدل على أن إلحاق مكان بمصر لابد له من العمران فى ذلک المكان.

وإن كان ذلک المكان نفسه خاليًا من البنيان فمن شأنه أن يكون اعتباره من فناء المصر ، و " الفناء " هو المكان المعد لمصالح البلد المذكورة فى القطعة الآتية من نص الشامى ، فهو إن كان متصلًا بالمدينة أو منفصلاً بأقل من قدر غلوة (۱۳۷ متر) يكون تابعًا للمدينة ، قال العلامة الشامى (رد المحتار : ۱/ ۵۲۵) :

وأمّا الفناء وهو المكان المعدّ لمصالح البلد، كربض الدواب، ودفن الموتى، وإلقاء التراب، فإن اتّصل بالمصر اعتبر مجاوزته، وإن انفصل بغلوة أو مزرعة فلا، كما يأتى، بخلاف الجمعة، فتصح إقامتها فى الفناء، ولو منفصلاً بمزارع. اهـ

وإن كان اتّصال العُمران بمكان ليس فيه بُنيان ولا هو من فناء المصر فذلک الاتّصال لايعتبر ، ولا يُعدّ ذلک المكان من توابع المصر ؛ لأنّ الفقهاء صرحوا بأنّ البساتين ولو كانت متّصلةً بالبنيان لاتكون فى حكم المصر ؛ لأنّها لاتكون عامرةً ، ولايصدق عليه تعريف فناء المصر ، فلهٰذا لايعد تلک البساتين من المصر ؛ سواء أقام فيها حراسها والعاملون فيها طوال السنة ؛ لأنّها ليست من مواضع العمران ، كما فى رد المحتار : (۱/ ۵۲۵) :

بخلاف البساتين، ولو متّصلة بالبناء؛ لأنّها ليست من البلدة، ولو سكنها أهل البلدة فى جميع السنة أو بعضها. اهـ

أمّا هٰذه المسئلة الجارى البحث فيها فلايوجد فيها شروط التبعية ، لو سُلِّم اتصال العمران بـ " مِنٰ " من ناحية ؛ فـ " منى " نفسها غير عامرة ، حتى العرفات والمزدلفة ليس فيهما عمران .

الحقيقة أن منى والمزدلفة والعرفات مناطق صحرائية مُحاطة بالجبال، ومحظورة السكن والعمران فى كل منها من قِبَل الحكومة ؛ لأنّها أمكنة المناسک ، كما عُرضت " منى " فى خريطة محلية للحكومة غيرَ مسكونة ، وعُدَّ من المشاعر المقدّسة ، وأمّا القصور الملكية والمستشفيات والمكاتب والمبانى الحكومية فلا تُستخدم إلا فى موسم الحج ، لذٰلک لاتزال خاليةً سوى الموسم ، مثل مخيمات الحجيج ، والمبانى الجارى بناؤها هى لتوفير التسهيلات للحجاج ، وإقامة غيرِ مستقلة للإدارة لا للسكن والإقامة .

أمّا اختلاف رجال الحكومة إليها والإقامة فيها طوال السنة فهو للإشراف على البناء الجديد ، وصيانة المخيمات ، لا لغرض السكن والإقامة، أمّا إقامة العُمال والحُرّاس فهى غير معتبرة.

ومن ناحية الشريعة الإقامةُ بـ " منى " مستقلاً مكروهة فقد ترجَم الإمام الدارمى فى سننه بابًا بعنوان " باب كراهية البنيان بمنى " ثم ذكر حديث عائشة رضى اللّٰه عنها :

قالت: قلت يا رسول اللّٰه! ألا نبنى لک بناءً بمنى يُظلّک، فقال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم: لا، منى مناخ من سبق اهـ.

ورواه سوى الدارمى الإمام الترمذى فى " جامعه " وابن ماجه فى "سننه" وأبو داود فى "سننه" ، نظراً إلى ذٰلک اتفق المحدّثون والفقهاء المحققون على كراهية البنيان بمنى والمزدلفة والعرفات ، وهٰذه المواضع

تعتبر شعائر مستقلة ، ليست هى للسكن والإقامة ، قال الملا على القارى الحنفى والعلامة الطيبى الشافعى فى شرح هٰذا الحديث:

فمُنع وعُلّل بأن ’’منى‘‘ موضع لأداء النسك: من النحر، ورمى الجمار، والحلق ، يشرك فيه النّاس، فلو بُنِى فيها لأدّى إلى كثرة الأبنية تأسّيا به، فتضيّق على النّاس، وكذلك حكم الشوارع ومقاعد الأسواق. (مرقاة: ۵/ ۵۱۷، طيبى: ۵/ ۲۹۷)

نقل ابن رشد عن الإمام مالك ــ كما فى ’’ البيان والتحصيل ‘‘ ۱/ ۲۵۳ ــ أنّه قيل له :

ما اتخذ النّاس من البنيان بمنى ؟ فكره ذلك ، وقال : ذلك مما يضيق على النّاس ، ولم يعجبه البنيان بها .

وقال ابن تيمية : كل هٰذه ــ أى العمارات فى المشاعر ــ محدثة بعد الخلفاء الراشدين . (مجموع فتاوىٰ ابن تيمية: ۲۶/ ۱۱۹)

المصر يكون للإقامة ، وفِناء المصر لمصالح البلد ، ومنى والمزدلفة والعرفات ليست للإقامة ولا لمصالح البلد ، هدفُ المصر وفنائه يغاير هدف المشاعر المقدسة ، نظرًا إلى ذٰلك لاتكون هٰذه المشاعر تابعةً للمصر ، وتحتلّ مكانةً مستقلّةً ، وهٰذه المكانة تثبت من النصوص وكلام الفقهاء والمحدثين جميعًا ، فلو فرضنا اتصال العمران بهٰذه الأمكنة من شتى الجوانب لاتزال تعتبر مستقلةً من حيث كونها شعائر النسك ، ولاتُعد من توابع المصر ؛ لأنّ المكانين المستقلين ـ ولو تحقق الاتّصال بينهما ـ لايتبع أحدهما الآخر .

عندما سئل إمام الحرم الشيخ محمد بن عبد اللّٰه السُبيّل عن المَسعَى أنّه كان خارجًا من المسجد الحرام سَبقًا، لكن الآن يضمُّه بناء المسجد، فهل

يُعَد من حكم المسجد؟ فأجاب حفظه اللّٰه بعدم دخوله فی المسجد، وقال:

الّذی يظهر لنا ــ واللّٰه أعلم ــ أن المَسعى لايعد اليومَ من المسجد الحرام، وإن كان متّصلاً بالمسجد، وذلک لأنّ موضع المسعى مَشعر من المشاعر الّتى لاتتغير ولاتتبدل، لا بذواتها، ولا بالأحكام المتعلقة بها تبعًا لذٰلک، وبناءً على هٰذا فإنّه لابأس من بقاء الجُنب والحائض والنفساء فيه...... الخ.

تأييدًا لجوابه نقل الشيخ قرارَ " مجلس المجمع الفقهى الإسلامى لرابطة العالم الإسلامى " مايدل على سبب عدم تبدّل اعتباره لكونها شعارًا مستقلًا ؛ رغم دخوله فى بناء المسجد ، فقال :

فقرر بالأغلبية أن المسعى بعد دخوله ضمن مبنى المسجد الحرام لا يأخذ حكم المسجد ؛ لأنّه مشعر مستقل ، يقول اللّٰه عزّ وجلّ : ﴿ إنّ الصّفا والمروة من شعائر اللّٰه ﴾ الخ .

هٰذا الفتوىٰ متفق عليه لدى جميع علماء عصرنا .

من هٰذه التفاصيل علمنا أن ما كان من الشعائر فلايجوز فيه أي تغير و تبدل ينافى مكانتها المستقلة ، لا بذواتها ، ولا بالأحكام المتعلقة لها ، سواء كان ذلک الحكم من مناسک الحج أو غيرها ، فبقى حكم السعى ــ وهو من مناسک الحج ــ فى المسعى ، رغم دخوله ضمن مبنى المسجد الحرام ، كما بقى حكم جواز دخول الحائضة والنفساء ، وهو ليس من مناسک الحج، فبقى هٰذان الحكمان على حالهما لم يعتبر عليهما أي تغير بعد دخوله فى بناء المسجد.

وهٰذا الأمر بنفسه موجود فى المسألة المطروحة للنقاش حسب رأينا المتواضع ، و " منى " مشعر من المشاعر المقدسة ، ويحتل مكانةً مستقلةً وفقَ ما

ثبت من النصوص الشرعية ، ويتم فيه أداء رمى الجمار الّذى هو من أهم مناسک الحج ، كما يتعلق به نسک المبيت ، فلايمكن التغير والتبدل لا بذاته، ولا بالأحكام المتعلقة به ، سواء كان ذٰلک الحكم متعلقًا بمناسک الحج أو غيرها.

ورغم أن اعتبار " منى " من مدينة مكّة بسبب اتصال العُمران لايؤثر فى حكم من مناسک الحج ، إلَّا أنّه يغير أحكام السفر والإقامة الّتى تتعلق بمنى من حيث كونها مكانًا مستقلاً ، فإنّه لايخفى على أهل العلم أن حكم مكان مستقل فى السفر والإقامة يغاير حكم المكان التابع والملحق .

قبل ثلاثة عقود كانت فى " منى " عدة مبانٍ ، ويظهر من كلام بعض الأكابر أن عُمران مكّة المكرّمة كان امتد إلى " منى " فى وقت ، والعلامة يوسف البنوري يقول في " معارف السنن (٢/ ١٩٣) " :

غير أنّ الآن قد اتّصلت أبنية مكّة بها وبُنيت فيها بيوت للسّكنٰى والحجاج فى الموسم اهـ.

رغم هٰذا الاتصال لم يحكم لـ " منى " بالتبعية في الإقامة ؛ لأنّ المكان المستقل لايتبع مكانًا آخر وإن اتّصل به .

حرره
محمد طاهر عفا الله عنه
مفتى مظاهر علوم سهارنفور
۲۶/۲/۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
مقصود احمد (مفتی مظاہر علوم)
۳/۲/۳۰ھ

الجواب صحیح
محمد عاقل (صدر مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور)
۴/۳/۳۰ھ

الجواب صواب والمجیب مصیب — الجواب صحيح محيط بجوانب الأسئلة كلها

كتبه العبد سعيد احمد عفا الله عنه البالنبوری — **زين العابدين الاعظمی**

رئيس هيئة التدريس و شيخ الحديث بدار العلوم ديوبند — رئيس قسم التخصص فی الحديث

الجواب صحيح

محمد...... (ناظم مدرسه مظاهر العلوم سهارنفور)

منیٰ کے لئے روانگی

☆......یوم الترویۃ یعنی آٹھویں ذی الحجہ کی رات ہی سے منیٰ کی روانگی شروع ہوجاتی ہے۔(۱)

اس لئے ہر حاجی ۷...ذی الحجہ کی شام ہی سے منیٰ کے لئے روانگی کی تیاریاں مکمل کرلے تاکہ ''مکتب'' کی بسوں کے نظام کے مطابق منیٰ جانا آسان ہو، کیونکہ ناواقف اور ناتجربہ کار لوگوں کے لئے ''مکتب'' کی بسوں کے بغیر منیٰ کی قیام گاہ تک پہنچنا بہت ہی دشوار ہوتا ہے، البتہ جو حضرات واقف کار ہیں وہ اطمینان سے آٹھویں

---

(۴) فإذا كان يوم التروية وهو الثامن من ذى الحجة راح الإمام والنّاس معه من مكّة إلى منٰى، والسنة خروجه بعد طلوع الشمس وهو الصحيح . (غنية الناسک : (ص: ۱۴۶) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فى الرواح من مكّة إلى منٰى وأداء الصلوات الخمس والمبيت بها ، ط:إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۲/۵۰۳) كتاب الحج ، مطلب : فى الرواح إلى عرفات ، ط: سعيد .

إرشاد السارى : (ص: ۲۶۶) باب الخطبة ، فصل : فى الرواح من مكّة إلى منٰى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

تاریخ کی صبح کو فجر کی نماز کے بعد منیٰ روانہ ہوں، لیکن موجودہ دور میں ''مکتب'' کی بسوں سے جانے میں ہی عافیت ہے اور خود جانا بہت ہی مشکل ہوتا ہے، کیونکہ سارے خیموں کی شکل ایک جیسی ہوتی ہے۔

☆......آٹھ ذی الحجہ کو سورج نکلنے کے بعد منیٰ روانہ ہونا سنت ہے لیکن آج کل حجاج کرام کی تعداد بہت ہی زیادہ ہونے کی وجہ سے ''مکتب'' والے لوگوں کو رات ہی سے منیٰ بھیجنا شروع کر دیتے ہیں، اس لئے اگر رات کو منیٰ جانا پڑے تو چلے جائیں، اعتراض نہ کریں۔

☆......منیٰ جاتے وقت ایک جوڑا کپڑا، احرام کی ایک زائد چادر، مسواک یا ٹوتھ برش اور اگر سردی ہے تو اس سے حفاظت کے لئے بغیر سلی ہوئی کوئی چادر بھی ساتھ لے لیں، کھانے پینے کی تمام اشیاء وہاں دکانوں میں ملتی ہیں اس لئے کھانے پینے کی کوئی چیز ساتھ لے جانے کی ضرورت نہیں۔

☆......منیٰ میں آٹھویں تاریخ سے نویں تاریخ کی صبح تک مقیم رہ کر ظہر، عصر، مغرب عشاء اور فجر پانچ نمازیں ادا کرنا مسنون ہے۔(۱)

---

(۱) ویصلی بها الظهر والعصر والمغرب والعشاء والفجر . (إرشاد الساری : (ص: ۲۶۶) باب الخطبة ، فصل : فی الرواح من مكّة إلى منٰى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۴۶) باب السعی بين الصفا والمروة ، فصل : فی الرواح من مكّة إلى منٰى ...... الخ ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۵۰۳/۲) كتاب الحج ، مطلب : فی الرواح إلى عرفات ، ط: سعيد .

▭ فإذا كان يوم التروية وهو الثامن من ذی الحجة راح الإمام والنّاس معه من مكّة إلى منٰى ، والسنة خروجه بعد طلوع الشمس وهو الصحيح . (غنية الناسک : (ص: ۱۴۶) باب السعی بين الصفا والمروة ، فصل : فی الرواح من مكّة إلى منٰى وأداء الصلوات الخمس والمبيت بها ، ط:إدارة القرآن)

▭ الدر مع الرد : (۵۰۳/۲) كتاب الحج ، مطلب : فی الرواح إلى عرفات ، ط: سعيد .

▭ إرشاد الساری : (ص: ۲۶۶) باب الخطبة ، فصل : فی الرواح من مكّة إلى منٰى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☆ ......''منیٰ'' میں اب خیمے آگ پروف، عمدہ اور شاندار بن گئے ہیں، اے سی لگے ہوئے ہیں، اندر خوشنما قالین بچھے ہوئے ہیں، اور باہر پانی کے کولر کا بھی انتظام ہے، مگر دیکھنے میں یہ سب یکساں معلوم ہوتے ہیں، اس لئے حجاج کرام منیٰ جانے کے بعد اپنے خیمے کی پہچان اچھی طرح کرلیں اور اپنے خیمے سے زیادہ دور نہ جائیں ورنہ گم ہوجانے کا قوی اندیشہ ہے، اور اپنا تعارفی کارڈ اور منیٰ روانگی سے پہلے مکتب کی طرف سے ملے ہوئے خیمہ نمبر کا کارڈ ہر وقت ساتھ رکھنا ضروری ہے۔

☆ ......خیموں میں مردوں اور عورتوں کا اختلاط نہ ہونے دیں بلکہ خیمے کے لوگ اپنے کپڑے وغیرہ درمیان میں ڈال کر دونوں حصہ الگ الگ کردیں، یہ بہت ضروری ہے تاکہ نظروں کی حفاظت ہوجائے، (۱)

اور مقدس مقامات میں مقدس فریضہ ادا کرتے ہوئے گناہوں سے محفوظ ہو جائیں، حکومت اور مکتب کی جانب سے درمیان میں پردہ ڈالنے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

☆ ......ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی فجر کی نماز سے تیرہویں تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد مَردوں کے لئے بلند آواز سے اور عورتوں کے لئے آہستہ آواز سے ایک مرتبہ تکبیرِ تشریق پڑھنا واجب ہے۔

---

(۱) ومن المنكر الفاحش : مايفعله الآن نسوان بمكّة فى تلك البقعة من الاختلاط بالرجال ، ومزاحمتهن لهم فى تلك الحالة ...... (إرشاد السارى : (ص: ۲۴۰) باب أنواع الأطوفة ، ...... فصل : فى مسائل شتى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 البحر العميق : (۳/ ۱۳۱۱) الباب العاشر : فى دخول مكّة ، وفى الطواف والسعى ، فصل : مايستحب للحاج فى مدة مقامه بمكّة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

🗀 نظر الرجل إلى المرأة الأجنبية حرام من كل شيئ من بدنها ، وكذلك نظر المرأة إلى الرجل سواء كان بشهوة أو بغيرها ...... ومذهبنا و مذهب الجمهور أنّه إنّما يحرم النظر إذا كان على وجه الشهوة والّذى ذكره إنّما هو من باب الاحتياط فى الدين فإنّه من رعى حول الحمى يوشك أن يقع فيه . (مرقاة المفاتيح : (۶/ ۲۵۲) رقم الحديث : ۳۱۰۰ ، كتاب النكاح ، باب النظر ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه)

تکبیرِ تشریق یہ ہے:

أَللّٰـهُ أَكْبَرُ، أَللّٰـهُ أَكْبَرُ، لَاإِلٰـهَ إِلَّااللّٰـهُ،

وَاللّٰـهُ أَكْبَرُ، أَللّٰـهُ أَكْبَرُ، وَلِلّٰـهِ الْحَمْدُ.

☆......اور منیٰ میں ۹ ذی الحجہ سے دسویں تاریخ کی رمی تک ہر فرض نماز کے بعد پہلے تکبیرِ تشریق کہے پھر اس کے بعد تلبیہ پڑھے۔(۱)

☆......رات کو منیٰ میں قیام کرنا سنت ہے۔(۲)

☆......منیٰ روانہ ہوتے وقت یہ خیال کریں کہ ''میرا مولیٰ اب مجھے منیٰ بلا رہا ہے''۔

---

(۱) ویجب تکبیر التشریق مرة صفته " ، اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لاإلٰہ إلّا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد " عقیب کل فرض أدی بجماعة مستحبة من فجر عرفة إلی عصر العید علی إمام مقیم و مسافر أو قروی أو امرأة) بالتبعیة لکن المرأة تخافت ...... وقالا : بوجوبه فور کل فرض مطلقاً إلی آخر أیّام التشریق وعلیه الاعتماد ، ویأتی المؤتم به وإن ترکه إمامه ، والمسبوق یکبر عقیب القضاء ویبدأ الإمام بسجود السهو ثم بالتکبیر ثم بالتلبیة لو محرمًا . (الدر المختار مع رد المحتار : (۳/۱۷۷ ــ ۱۸۱) کتاب الصلاة ، مطلب : فی تکبیر التشریق، ط: سعید)

▭ الفتاویٰ الهندیة : (۱/۱۵۲) کتاب الصلاة ، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین ، ومما یتصل بذلک ، تکبیرات أیام التشریق ، ط: رشیدیه .

▭ غنیة الناسک : (ص: ۷۵) باب الإحرام ا، التلبیة ، ط: إدارة القرآن .

▭ البحر الرائق : (۲/۱۶۶) کتاب الصلاة ، باب صلاة العیدین ، ط: سعید .

(۲) فإذا کان یوم الترویة وهو الثامن من ذی الحجة راح الإمام والنّاس معه من مکّة إلی منٰی...... وأداء الصلاة الخمس بها ، والمبیت بها أکثر اللیلة سنة . (غنیة الناسک : (ص: ۱۴۶) باب السعی بین الصفا والمروة ، فصل فی الرواح من مکّة إلی منٰی ، وأداء الصلاة الخمس و المبیت بها ، ط: إدارة القرآن)

▭ الشامیة : (۲/۵۰۳) کتاب الحج ، مطلب : فی الرواح إلی العرفات ، ط: سعید .

▭ یسن الاتجاه أو الرواح إلی منٰی فی یوم الترویة ــ الثامن من ذی الحجة ــ والمکث أو المبیت بها إلی فجر عرفة . (الفقه الإسلامی وأدلّته : (۲/۱۷۹) الباب الخامس : الحج والعمرة ، المبحث الخامس ، المطلب الرابع : الوقوف بعرفة ، ط: دار الفکر)

☆......ایام حج ۹ ذی الحجہ سے بارہ ذی الحجہ میں بعد والی رات پہلے دن کی شمار کی جاتی ہے، تیرہویں ذی الحجہ کے بعد والی رات تیرہویں کے تابع شمار نہیں کی جاتی۔(۱)

منیٰ کے لئے روانگی اور قارن

☆......آٹھ ذی الحجہ کو قارن جو پہلے ہی سے احرام کی حالت میں ہے، اگر اس نے طواف اور سعی کے بعد اب تک طوافِ قدوم نہیں کیا ہے تو اس کے لئے آٹھ ذی الحجہ کو منیٰ جانے سے پہلے طوافِ قدوم کرنا سنت ہے، اور اس کے بعد سعی کرنا افضل ہے ،اگر طوافِ قدوم کے بعد سعی کرنے کا ارادہ ہے تو طواف کے تمام چکروں میں اضطباع

---

(۳) قلت : وفی حج الولوالجية أيضًا : الليل فی باب المناسک تبع للنّهار الّذی تقدم ، ولهٰذا لو وقف بعرفة ليلة الفجر قبل الطلوع أجزأه اهـ . والحاصل أن ليلة عرفة تابعة لما قبلها فی الحكم حتی صح الوقوف فيها . وكذا ليلة النحر والّتی تليه والّتی بعدها حتی صح النحر فی الليالی وجاز الرمی فيها ، والمراد أن الأفعال الّتی تفعل فی النّهار من نحر أو وقوف أ ونحو ذٰلک من أفعال المناسک ، يصح فعلها فی الليلة الّتی تلی ذٰلک النّهار رفقًا بالنّاس ، وبسبب ذٰلک أطلق علی تلک الليلة أنّها تبع لليوم الّذی قبلها أی : تبع له فی الحكم لا حقيقة ، وإلَّا فكل ليلة تبع لليوم الّذی بعدها ، ولذا يقال : ليلة النحر لليلة الّتی يليها يوم النحر ، ولو كانت لليوم الّذی قبلها لصارت أسما لليلة عرفة ، ولايسوغ ذٰلک لالغة و لا شرعاً ، وحينئذٍ فلايصحّ ماقيل ان اليوم الثالث من أيّام النحر لا ليلة له وليوم التروية ليلتان ، الا أنّ يريد من حيث الحكم ، وإلَّا لزم أنّه لو نذر اعتكاف يوم التروية ويوم عرفة يجب عليه اعتكاف اليومين وثلاث ليال ، والظاهر انّه لايقول له احد ، فافهم .

قال الرافعی : قوله : (أن ليلة عرفة تابعة لما قبلها فی الحكم حتی صحّ الوقوف فيها وكذا ليلة النحر الخ) تبعية الليالی للأيّام الماضية إنّما هو بالنسبة للرمی لالتضحية كما لايخفی حتی لو أخر رمی يوم النحر إلی ليلة الحادی عشر جاز ؛ لأنّه لايخرج رمی كل يوم الاَّ بطلوع فجر اليوم الّذی يليه وهٰذا بخلاف اليوم الثالث ، فإنّ رميه ينتهی بالغروب . (رد المحتار علی الدر المختار : (۲/ ۵۲ ۴) كتاب الصوم ، باب الاعتكاف ، وتقريرات الرافع علی حاشيته : (۲/ ۱۵۵) ط: سعيد)

▭ وفيه أيضًا : (۲/ ۵۱۸ ، ۵۱۹) كتاب الحج ، مطلب فی طواف الزيارة ، ط: سعيد .

▭ حاشية الشلبی علی التبيين : (۲/ ۳۱۴) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: اشرفيه كوئٹه .

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۸۲) باب رمی الجمار ، فصل فی أوقات الرمی فی الأيّام الأربعة ، ط: إدارة القرآن .

کریں اور پہلے تین چکروں میں رَمل کریں، پھر اگر ممکن ہو تو ملتزم میں دعاء کرے اور طواف کی دو رکعت نماز پڑھ کر آبِ زم زم پی کر دعاء کر کے دوبارہ حجرِ اسود کا استلام کریں اور اس کے بعد صفا اور مروہ کی سعی کریں اور اس سعی میں تلبیہ پڑھے، اس کے بعد آٹھ ذی الحجہ کو منیٰ چلا جائے لیکن اگر کسی وجہ سے حج کی سعی طوافِ زیارت کے بعد کرنا چاہے تو طوافِ قدوم میں اضطباع اور رَمل نہ کرے، اس صورت میں اس کو طوافِ زیارت میں رَمل کرنا ہوگا اور اضطباع اس سے ساقط ہو جائے گا کیونکہ اس وقت وہ احرام کے کپڑے اتار کر سلے ہوئے کپڑے پہن چکا ہوگا۔(۱)

منیٰ کے لئے روانگی اور متمتع

☆......تمتع کرنے والے ۸ ذی الحجہ کو غسل وغیرہ کر کے احرام کے کپڑے پہن کر مسجد حرام میں آئیں، اگر سہولت ہے تو پہلے ''طوافِ تحیہ'' کریں، لیکن یہ فرض یا واجب نہیں ہے، نہ کرنے کی صورت میں دَم یا صدقہ دینا لازم نہیں ہوگا، اس طواف میں رَمل اور اضطباع نہ کریں اور سر ڈھکے ہوئے دو رکعت واجب الطّواف پڑھیں، اگر ہجوم یا کسی بھی وجہ سے طواف نہ کرنا ہو اور مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت تحیۃ المسجد کی نماز پڑھیں، اس کے بعد دو رکعت نمازِ سنتِ احرام پڑھیں پھر سر کھول دیں یا ٹوپی

---

(۱) فإذا دخل مكّة بدأ بأفعال العمرة وجوبًا ...... ويضطبع في جميع طوافها ويرمل في ثلاثة أشواطه الأول، ثم يصلي ركعتيه ويسعى بين الصفا والمروة بلاحلق ...... ثم يطوف للقدوم ويضطبع فيه أيضًا ويرمل كالأوّل لأنّ كل طواف بعده سعي فالرمل فيه سنة ثم يصلي ركعتين ثم يسعى ان أراد بعد طواف القدوم كما هو الأفضل للقارن أو يسن وإن أخره إلى ما بعد طواف الزيارة يؤخر الرمل إليه أيضًا، و سقط الاضطباع كما مر ثم يقيم حرامًا وحج كالمفرد. (غنية الناسك: (ص: ۲۰۴، ۲۰۵) باب القران، فصل: في صفة القران المسنون، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساري: (ص: ۳٦٧، ۳٦٨) باب القران، فصل: في بيان أداء القران، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

▭ الدر مع الرد: (۲/ ۵۳۱، ۵۳۲) كتاب الحج، باب القران، ط: سعيد.

اُتار لیں، پھر اس کے بعد حج کے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھیں۔

☆……حج کا احرام حرم کی حدود میں کسی بھی جگہ سے باندھا جا سکتا ہے، اپنی قیام گاہ پر بھی باندھ سکتے ہیں، لیکن مسجد حرام میں جا کر احرام باندھنا یعنی نیت کر کے تلبیہ پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

☆……تمتع والوں کے لئے طواف قدوم نہیں ہے، یہ طوافِ زیارت میں رَمل کریں اور اس کے بعد سعی کریں لیکن اگر حج کی سعی کو منیٰ جانے سے پہلے کرنا چاہیں تو ان کے لئے ضروری ہے کہ حج کا احرام باندھ کر ایک نفلی طواف کریں (یہ طواف اس کے علاوہ ہوگا جو حج کی نیت سے پہلے طواف کیا تھا) اور اس کے تمام چکروں میں اضطباع اور پہلے تین چکروں میں رَمل کریں، پھر ملتزم کی دعاء، اور واجب الطّواف کی دو رکعت نماز پڑھ کر، زم زم کا پانی پی کر نویں دفعہ حجرِ اسود کا استلام کریں، پھر اس کے بعد صفا اور مروہ کی سعی کریں، لیکن افضل یہ ہے کہ تمتع والے طوافِ زیارت کے بعد سعی کریں۔(۱)

---

(۱) هو أن يحرم الآفاقی بعمرة من الميقات أو قبله فإذا دخل مكّة طاف لعمرته فی أشهر الحج ويقطع التلبية إذا ابتدأ بالطواف وسعی بين الصفا والمروة ، ثم حلق أو قصر وأقام بمكّة حلالاً يطوف بالبيت ما بداله …… وإن لم يتحلل من عمرتهٖ وبقی محرمًا جاز ، فأقام بمكّة محرمًا أو بأی موضع شاء فإذا جاء الحج أحرم به كأهل ذٰلک الموضع ، فلو أقام بمكّة ، فإذا كان يوم التروية أحرم به ، وقبله أفضل ، وأفضل أماكنه الحطيم ثم المسجد ، ثم مكّة ، ثم الحرم ويصح من خارج الحرم …… فإذا أراد المتمتع ، وكذا المكی أن يحرم بالحج يأتی بما سبق له فی الإحرام من إزالة التفث والاغتسال والتطيب وغير ذٰلک أو يكتفی بالاغتسال إن لم يحل من عرفة ، ثم يدخل المسجد ويطوف سبعًا ثم يصلی ركعتی الطواف ثم يصلی ركعتين سنة الإحرام ويحرم عقيبهما وحج كالمفر إلَّا أنّه لايطوف للقدوم ويرمل فی طواف الزيارة ويسعی بعده ، وإن أراد تقديم السعی لزمه أن يتنفل بطواف بعد إحرامه للحج يضطبع فيه ويرمل ثم يسعی بعده …… والأفضل له تاخير السعی فی وقته الأصلی وهو بعد طواف الزيارة . (غنية الناسک : (ص: ۲۱۵ ، ۲۱۶) باب التمتّع ، فصل : فی كيفية التمتّع المسنون ، ط: إدارة القرآن) =

منیٰ کے لئے روانگی اور مفرد

''مفرد'' جو پہلے سے احرام کی حالت میں ہے، اس نے طوافِ قدوم مکہ پہنچنے کے ساتھ ہی کرلیا ہوگا، اور اگر اب تک نہیں کیا تو روانگی سے پہلے کرلے تا کہ سنت کے خلاف نہ ہو، اگر ''مفرد'' طوافِ قدوم کے بغیر ہی منیٰ چلا گیا تو سنت کے خلاف ہوگا لیکن دَم لازم نہیں ہوگا۔(۱)

مفرد کے لئے حج کی سعی طوافِ زیارت کے بعد کرنا افضل ہے۔(۲)

اور آٹھ ذی الحجہ کو کوئی اور رکن ادا کئے بغیر منیٰ روانہ ہو جائے، لیکن اگر وہ حج کی سعی منیٰ جانے سے پہلے کرنا چاہتا ہے تو ایک نفلی طواف کرے اور اس کے تمام

= ☜ إرشاد الساری : (ص: ۴۰۶ ، ۴۰۷ ، ۴۰۸) باب التمتّع ، فصل : المتمتّع علی نوعین ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ الدر مع الرد : (۲/ ۵۳۶ ، ۵۳۷ ، ۵۳۸) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعيد .

(۱) (أمّا أنواعها فسبعة : الأوّل : طواف القدوم للآفاقی المفرد ...... وأوّل وقته حين دخوله مكّة وآخره وقوفه بعرفة ...... ولو تركه فذهب إلی عرفة ثم بدا له فرجع) إلی مكّة (وطاف له) أی للقدوم (إن رجع قبل الوقوف فی وقته) وهو من زوال عرفة إلی فجر يوم النحر (أجزأه) أی طوافه عن سنة القدوم لوقوعه قبل الوقوف (وإلّا لم يجزئه) أی طوافه عن سنة القدوم . (إرشاد الساری : (ص: ۱۹۸ ــ ۲۰۰) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۰۸) باب دخول مكّة وحرمها زادها اللّٰه تشريفًا و تعظيمًا ، فصل : فی أحكام طواف القدوم ، ط: إدارة القرآن .

☜ فتح القدير : (۳/ ۵۱) كتاب الحج ، باب الجنايات ، فصل : ومن طاف طواف القدوم محدثًا فعليه صدقة ، ط: رشيديه .

(۲) والأفضل للمفرد تأخير السعی إلی ما بعد طواف الزيارة ؛ لأنّ السعی واجب فجعله تبعًا للفرض أولیٰ من جعله للسنة كذا فی الفتح والمحيط والتحفة . (غنية الناسک : (ص: ۱۰۷ ، ۱۰۸) باب دخول مكّة ، فصل : فی الأخذ فی الطواف وكيفية أدائه ......الخ ، تنبيه، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۲۲۶) باب الخطبة ، فصل : فی إحرام الحاج من مكّة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ الدر مع الرد : (۲/ ۵۰۰) كتاب الحج ، مطلب : فی السعی بين الصفا والمروة ، ط: سعيد.

چکروں میں اضطباع اور پہلے تین چکروں میں رَمل کرے، پھر ملتزم کی دعاء، (اگر ممکن ہو) اور طواف کی دورکعت نماز پڑھنے کے بعد زم زم پی کر حجر اسود کا نواں استلام کرنے کے بعد صفا اور مروہ کی سعی کرے، پھر منیٰ روانہ ہو جائے، اس صورت میں طوافِ زیارت کے بعد سعی کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

منی مکہ کا حصہ نہیں ہے

قدیم زمانے سے منیٰ اور مزدلفہ دونوں مکہ مکرمہ سے علیحدہ ہیں، اور دونوں جگہوں کو مکہ مکرمہ سے الگ شمار کرنا ضروری ہے، آج کل مکہ مکرمہ کی آبادی بڑھنے کی وجہ سے منی اور مزدلفہ کو مکہ مکرمہ کی حدود میں شامل کرنا درست نہیں ہے، اس کی وجوہات یہ ہیں:

۱۔ سعودی عرب کے ائمہ کرام منیٰ کی جامع مسجد میں جمعہ کی نماز نہیں پڑھتے، حج کے ایام میں منی اور مزدلفہ کی مسجد (مسجد خیف اور مسجد مشعر الحرام) میں جمعہ کی نماز نہیں پڑھتے، اور حج کے ایام سے پہلے اور بعد میں ان مساجد میں جمعہ کی نماز نہیں پڑھتے، حالانکہ حج کے ایام سے پہلے اور اس کے بعد بہت سارے لوگ منیٰ کے

---

(۱) (ثم إن أراد) أى المكى ومن بمعناه (تقديم السعى على طواف الزيارة، يتنفل بطواف بعد الإحرام بالحج، فيضطبع فيه) أى فى جميع أشواط طوافه قدومًا أو نفلاً (ويرمل) أى فى الثلاثة الأول (ثم يسعى بعده) وهل الأفضل تقديم السعى أو تأخيره إلى وقته الأصلى) وهو بعد أداء ركنه...... (قيل: الأوّل وقيل: الثانى) وصححه ابن الهمام وهو الظاهر، خصوصًا للمكى، فإنّ فيه خلافًا للشافعى، والخروج من الخلاف لكونهٖ أحوط مستحب بالإجماع، فينبغى أن يكون هو الأفضل بلاخلاف و نزاع (والخلاف) أى المذكور سابقًا (فى غير القارن) وهو المفرد مطلقًا، والمتمتّع آفاقياً بلاشبهةٍ ...... (أمّا القارن فالأفضل له تقديم السعى). (إرشاد السارى: (ص: ۲۶۵، ۲۶۶) باب الخطبة، فصل فى إحرام الحاج من مكّة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک: (ص: ۱۷۷) باب طواف الزيارة، تنبيه، ط: إدارة القرآن.

🗁 الدر مع الرد: (۵۱۸/۲) كتاب الحج، مطلب: فى طواف الزيارة، ط: سعيد.

خیموں کی صفائی اور سامان کی دیکھ بھال میں مشغول رہتے ہیں، لیکن جمعہ کی نماز نہیں پڑھتے، اگر یہ مکہ مکرمہ کا حصہ ہوتا تو وہاں جمعہ کی نماز کا اہتمام ہوتا، عزیزیہ کو مکہ مکرمہ کا حصہ سمجھتے ہیں، اس لئے وہاں کی مساجد میں ہمیشہ پابندی کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کی جاتی ہے، اس سے واضح ہوا کہ منی مکہ مکرمہ میں داخل وشامل نہیں ہے۔

۲۔ منی مکہ مکرمہ کے تابع نہیں ہے، کیونکہ منی میں آبادیاں نہیں ہیں، اگر اس میں آبادیاں ہوتیں تو ان کو چھوٹی بستی قرار دے کر مکہ مکرمہ کا تابع قرار دینے کی گنجائش ہوتی، بلکہ وہ خالی میدان ہے اور مستقل الگ جگہ ہے۔

۳۔ منی کو مکہ مکرمہ سے مستقل طور پر الگ شمار کرنے میں تیرہ سو سال تک جتنے علماء اور فقہاء گزرے ہیں سب کی موافقت ہے، اور منی کو مکہ مکرمہ کے تابع قرار دینے میں سب کی مخالفت ہے، اور یہ واقعۃً بہت خطرناک بات ہے۔

۴۔ منی کو مکہ مکرمہ سے الگ شمار کرنے میں حاجیوں کے لئے سہولت اور آسانی بھی ہے، کیونکہ منٰی کے لئے روانہ ہونے سے پہلے مکہ مکرمہ میں پندرہ دن سے کم ہونے کی صورت میں مسافر ہوں گے، تو منٰی میں نماز کے قصر کی سہولت، اور مسافر ہونے کی وجہ سے دم شکر کے علاوہ مزید قربانی واجب نہیں ہوگی، ورنہ مقیم ہونے کی وجہ سے صاحب نصاب حاجیوں پر دم شکر کے علاوہ ایک قربانی بھی واجب ہوگی۔(۱)

(۱) ان النبیّ ﷺ قال لمعاذ بن جبل وأبی موسٰی الاشعری عندما أرسلها إلی الیمن، فقال لهما: یسرا ولا تعسرا، وبشرا ولاتنفرا، وکذٰلک قال علیه الصلاة والسلام: یسروا ولاتعسروا، وبشروا ولا تنفروا، واعلموا أن أحدًا منکم لن یدخل الجنة بعلمه. (صحیح البخاری: (۲/ ۶۲۲) کتاب المغازی، باب بعث أبی موسٰی ومعاذ إلی الیمن قبل حجة الوداع، ط: قدیمی)

وقال علیه الصلاة والسلام: لاتشدوا فیشد الله علیکم، فإن قوما شددوا علی أنفسهم فتلک بقایاهم فی الصوامع. (سنن أبی داود: (۲/ ۳۲۹)، رقم: [۴۹۰۴] کتاب الأدب، باب فی الحسد، ط: رحمانیه)

وقال الله تعالیٰ فی رخصة افطار المریض والمسافر ﴿یرید الله بکم الیسر ولا یرید بکم =

منیٰ مکہ میں شامل ہے یا نہیں؟

’’اقامت کی نیت‘‘ عنوان دیکھیں۔ (۱۴۹/۱)

منیٰ میں تلبیہ پڑھنا

منیٰ میں آٹھ ذی الحجہ سے دس ذی الحجہ کی رمی تک تلبیہ پڑھیں، لیکن زیادہ بلند آواز سے نہیں تاکہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔ (۱)

منیٰ میں جمعہ قائم کرنا

حج کے ایام میں خلیفۃ المسلمین یا امیر حجاز کے لئے منیٰ میں جمعہ پڑھنا جائز ہے، خلیفۃ المسلمین اور امیر حجاز کے علاوہ کسی اور آدمی کے لئے منیٰ میں جمعہ پڑھانے

= العسر ﴾ ويدل على اعتبار اليسر واقعة تمرة خيبر فى الحديث المشهور وفى آخره : لاتفعل بع الجمع بالدراهم ثم اتبع بالدراهم جنيبا . (بخارى : (۲۹۳/۱) باب إذا أراد بيع تمر بتمر)

☜ بموضعين مستقلين كمكّة و منٰى فلو دخل الحاج مكّة أيّام العشر لم تصح نيته لأنّه يخرج إلى منٰى و عرفة ، فصار كنية الإقامة فى غير موضعها و بعد عوده من منٰى تصح كما لو نوٰى مبيته بأحدهما أو كان أحدهما تبعًا للآخر بحيث تجب الجمعة على ساكنه للاتحاد حكما . (الدر مع الرد : (۱۲۶/۲) كتاب الصلاة ، باب صلاة المسافر ، ط: سعيد)

☜ البحر الرائق : (۱۳۲/۲) كتاب الصلاة ، باب المسافر ، ط: سعيد .

☜ بدائع الصنائع : (۹۸/۱) كتاب الصلاة ، فصل : وأمّا بيان ما يصير المسافر به مقيمًا ، ط: سعيد .

(۱) ويلبى فى مسجد مكّة و منٰى وعرفات وبعده فى مسجد مزدلفة ولكن لايرفع صوته بها بحيث يشوش على مصل أو طائف أو نائم أو ذاكر أو نحو ذٰلك . (غنية الناسك : (ص: ۷۵) باب الإحرام والتلبية مرة شرط ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۱۴۷) باب الإحرام ، فصل : شرط التلبية أن تكون باللسان ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ الدر مع الرد : (۴۹۱/۲) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب : فى حديث أفضل الحج العج والثج ، ط: سعيد .

کی اجازت نہیں، منیٰ آج کل حج کے موسم میں مصر نہیں بنتا، کیونکہ مصر بننے کے لئے مستقل قریہ ہونا ضروری ہے، اور منیٰ آج کل مستقل قریہ نہیں اس لئے مصر نہیں بنتا، اور حج کے علاوہ باقی زمانے میں ملازمین اور حکومتی کارندوں کے رہنے کا اعتبار نہیں کیونکہ یہ لوگ مستقل رہنے والے لوگ نہیں ہیں۔(۱)

منیٰ میں حج کا احرام باندھنا

اگر کوئی شخص آٹھویں تاریخ سے پہلے سے منیٰ میں رہے یا مکہ سے احرام باندھے بغیر منیٰ آ گیا ہے تو وہ منیٰ میں حج کے احرام کی نیت کر لے، اور تلبیہ کہنا شروع کر دے واپس مکہ مکرمہ آنے کی ضرورت نہیں ہے، حج ہو جائے گا کیونکہ منیٰ بھی حدود حرم میں ہے۔(۲)

---

(۱) ویجوز بمنیٰ إن کان أمیر الحاج أو کان الخلیفة مسافرًا عند أبی حنیفة وأبی یوسف رحمهما الله، وقال محمدؒ: لاجمعة بمنیٰ؛ لأنّها من القریٰ حتیٰ لایعیّد بها، ولهما أنّها تتمصر فی أیّام الموسم وعدم التعیید للتخفیف ولاجمعة بعرفات فی قولهم جمیعًا؛ لأنّها فضاء وبمنیٰ أبنیة، والتقیید بالخلیفة وأمیر الحجاز؛ لأنّ الولایة لهما، وأمّا أمیر الموسم فیلی أمور الحج لاغیر. (الهدایة: (۱/۲۷۴) کتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: مکتبة البشریٰ)

إذا سافر الخلیفة فلیس له أن یجمع فی القریٰ کالبراری. (هدایة مع الفتح: (۲/۲۶) کتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: رشیدیه)

عن عبد الملک عن عطاء قال: سمعته، وسئل: ولی أهل منیٰ جمعة؟ قال: إنّما هم سفر ...... وعن خالد بن أبی عثمان قال: شهدت عمر بن عبد العزیز لایجمع بمنیٰ. (مصنف لابن أبی شیبة: (۸/۳۳۲) کتاب المناسک، ماقالوا بمنیٰ جمعة أم لا؟ رقم: ۱۴۱۳۵، ۱۴۱۳۶، ط: المجلس العلمی)

قال مالک فی إمام الحاج: إذا وافق یوم الجمعة یوم عرفة أو یوم النحر أو بعض أیّام التشریق أنّه لا یجمع فی شیئ من تلک الأیّام. (موطا امام مالک: (ص: ۴۲۶) کتاب الحج، باب الصلاة بمنی یوم الترویة والجمعة بمنیٰ و عرفة، ط: قدیمی)

(۲) فإذا صلی بمکّة الفجر یوم الترویة (ثامن الشهر خرج إلیٰ منیٰ) قریة من الحرم علی فرسخ من مکّة. (الدر المختار مع الرد: (۲/۵۰۳) کتاب الحج، مطلب: فی الرواح إلی عرفات، ط: سعید) =

اور حدودِ حرم میں احرام باندھنا کافی ہوتا ہے۔(۱)

منیٰ میں قتل عام

''امام مہدی کے ظہور کی آخری علامت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۵۳/۱)

منیٰ میں قیام

ایام نحر کی راتوں کو منیٰ میں رہنا اور قربانی کی رات عرفات سے نکلنے کے بعد رات کو مزدلفہ میں رہنا اور مزدلفہ سے سورج نکلنے سے پہلے منیٰ کو روانہ ہو جانا سنت ہے۔(۲)

منیٰ میں مزدلفہ سے واپس آ کر کیا کرے؟

''مزدلفہ سے واپسی'' عنوان دیکھیں۔(٤/٦٥)

= البحر الرائق : (۳۳۵/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: سعيد .

اللباب فی شرح الكتاب : (۱۷۱/۱) كتاب الحج ، ط: قديمى .

الجوهرة النيرة : (۱۹۱/۱) كتاب الحج ، ط: حقانيه .

(۱) قال فی اللباب : والأفضل أن يحرم من المسجد ، ويجوز من جميع الحرم ومن مكّة أفضل من خارجها ، ويصحّ ولو خارج الحرم ، ولكن يجب كونه فيه إلّا إذا خرج إلى الحل لحاجة فأحرم منه لاشيئ عليه بخلاف ما لو خرج لقصد الإحرام . (الشامية : (۵۳۷/۲ ، ۵۳۸) كتاب الحج ، باب التمتع ، ط: سعيد)

غنية الناسک : (ص: ۲۱٦) باب التمتع ، فصل : فی كيفية أداء التمتع المسنون ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد السارى : (ص: ۴۰۸) باب التمتّع ، فصل : التمتّع على نوعين ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) والخروج من مكّة إلى منٰى يوم التروية والبيتوتة ، بمنٰى ليلة عرفة والدفع منه إلى عرفة بعد طلوع الشمس والغسل بعرفة والبيتوتة بمزدلفة والدفع منهاإلى منٰى قبل طلوع الشمس والبيتوتة بمنٰى ليالى أيّامه . (إرشاد السارى : (ص: ۱۰۴) باب فرائض الحج ، فصل : فی سننه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۴۷) باب فرائض الحج و واجباته وسننه ومستحباته ومكروهاته، فصل : وأمّا سننه ، ط: إدارة القرآن .

الهندية : (۲۱۹/۱) كتاب المناسک ، الباب الأوّل فی تفسير الحج و فرضيته ...... الخ ، ط: رشيديه .

مواد نکلنے کی حالت میں طوافِ زیارت کرنا

''طواف کے دوران مواد نکلے'' عنوان دیکھیں۔(۳/ ۱۲٤)

موت تک طواف زیارت نہ کرسکا

''طواف زیارت موت تک نہ کرسکا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ۷٤)

موذی جانور

احرام کی حالت میں موذی جانور مثلاً سانپ، بچھو، پسو، چھپکلی، گرگٹ، بھڑ، مکھی، چیچڑی، کوّا، چیل، کاٹنے والا کتا اور چوہے وغیرہ کو حرم میں اور احرام کی حالت میں مارنا جائز ہے، چاہے یہ جانور محرم پر حملہ کریں یا نہ کریں، دونوں حالتوں میں مارنا جائز ہے، ان کو مارنے سے کوئی دَم یا صدقہ لازم نہیں ہوتا۔(۱)

موزہ

☆......عورتوں کے لئے احرام کی حالت میں پردہ کے لئے ''موزہ'' پہننا جائز ہے، البتہ نہ پہننا بہتر ہے۔(۲)

---

(۱) ولا شيئ بقتل هوامّ الأرض) أى حشراتها فى الحل والحرم والإحرام ولا جزاء بقتلها ولا إثم على فعلها (كالحية والعقرب والفأرة والخَنافِس والجعلان وأم جُبين وصياح الليل والنمل والسلحفات والقراد والقنفذ والسنور وابن عرس الاهلى والبعوض والبراغيث والذباب والحَلَم والزُنبور والوزغ والسرطان والبق والصرصر . (إرشاد السارى : (ص: ٥٣٦) باب الجنايات وأنواعها ، النوع السادس فى الصيد ومايتعلق به ، فصل : فى مالايجب شيئ بقتله فى الإحرام والحرم ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک : (ص: ٢٨٩) باب الجنايات ، الفصل الثامن فى صيد البر ومايتعلق به ، مطلب فيما لايجب الجزاء بقتله فى الإحرام والحرم ، ط: إدارة القرآن .

🗀 الدر مع الرد : (۲/ ۵۷۰ ، ۵۷۱) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۲) وتلبس من المخيط مابدالها كالدروع والقميص والسراويل والخفين والقفازين وقوله عليه =

☆......مردوں کے لئے احرام کی حالت میں موزہ پہننا جائز نہیں ہے۔(۱)

اگر آدھے دن سے زیادہ موزہ پہنے رہے گا تو دَم دینا لازم ہوگا، اگر اس سے کم ہوگا تو صدقہ دینا لازم ہوگا۔(۲)

☆......نابالغ بچوں پر احرام کی حالت میں موزہ پہنانے سے دَم واجب نہیں ہوگا۔(۳)

= الصلاة والسلام : " ولا تلبس القفازين " نهى ندب ، حملناه عليه جمعًا بين الدلائل بقدر الإمكان . (غنية الناسک : (ص: ۹۴) باب الإحرام ، فصل فى إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

☜ الدر مع الرد : (۵۲۸/۲) كتاب الحج ، مطلب فى مضاعفة الصلاة بمكّة ، ط: سعيد .

☜ إرشاد السارى : (ص: ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام المرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۱) فصل : فى محرمات الإحرام ...... (ولبس الخفين) أى إلَّا أن لايجد نعلين وإنّه يقطعهما أسفل من الكعبين والجوربين) أى ولبسهما سواء كانا منعلين أو غير منعلين . (إرشاد السارى : (ص: ۱۶۶) باب الإحرم ، فصل : فى محرمات الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۸۶) باب الإحرام ، فصل : فى محرمات الإحرام ومحظوراته الّتى فى غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن .

☜ الدر مع الرد : (۴۹۰/۲) كتاب الحج ، فصل : فى الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد .

(۲) إذا لبسهما قبل القطع فدام يومًا فعليه دم وفى أقلّ من يوم صدقة . (إرشاد السارى : (ص: ۴۳۸) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الأوّل : فى حكم اللبس ، فصل : فى لبس الخفين ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۲۵۴) باب الجنايات ، الفصل الثانى : فى لبس المخيط ، مطلب : فى لبس الخفين ، ط: إدارة القرآن .

☜ الدر مع الرد : (۵۴۷/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۳) وينبغى لوليه أن يجنبه من محظورات الإحرام ، وإن ارتكبها لاشيئ عليه ولا على وليه . (إرشاد السارى : (ص: ۱۵۹) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام الصبى ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۸۴) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام الصبى والمجنون والعبد والأمة ، ط: إدارة القرآن .

☜ الدر المختار مع الرد : (۵۴۳/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

☆......عورت نے احرام کے وقت موزے پہنے تھے اور بعد میں اُتار دیئے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے اور دَم بھی نہیں ہے، جیسے کوئی شخص احرام کے وقت جوتے پہنتا ہے اور بعد میں اُتار دیتا ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔(۱)

☆......مَردوں کے لئے احرام کی حالت میں سردی کی وجہ سے بھی موزہ پہننا جائز نہیں ہے۔(۲)

☆عورت کے لئے احرام کی حالت میں موزہ پہننا جائز ہے۔

☆مردوں کے لئے احرام کی حالت میں موزہ پہننا منع ہے۔(۳)

---

(۱) وتلبس من المخيط مابدالها كالدروع والقميص والسراويل والخفين والقفازين وقوله عليه الصلاة والسلام: " ولا تلبس القفازين " نهى ندب، حملناه عليه جمعًا بين الدلائل بقدر الإمكان. (غنية الناسک: (ص: ۹۴) باب الإحرام، فصل فی إحرام المرأة، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر مع الرد: (۵۲۸/۲) كتاب الحج، مطلب فی مضاعفة الصلاة بمكّة، ط: سعيد.

▭ إرشاد الساری: (ص: ۱۶۲) باب الإحرام، فصل: فی إحرام المرأة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

(۲) ولايلبس الخفين ...... ولا يلبس الجوربين؛لأنّهما فی معنى الخفين. (بدائع الصنائع: (۱۸۳/۲، ۱۸۴) كتاب الحج، فصل: وأمّا بيان مايحظره الإحرام ومالايحظره، ط: سعيد)

▭ الجوهرة النيرة: (۱۸۶/۱) كتاب الحج، ط: حقانيه.

▭ تبيين الحقائق: (۱۲/۲) كتاب الحج، باب الإحرام، ط: إمداديه ملتان

(۳) وتلبس المخيط والخفين والحلى...... قوله: والخفين: زاد فی البحر وغيره والقفازين. قال فی البدائع: لأنّ لبس القفازين ليس إلّا تغطية يديها وأنّها غير ممنوعة عن ذٰلک. (الدر مع الرد: (۵۲۸/۲) كتاب الحج، قبيل: باب القران، ط: سعيد)

▭ بدائع الصنائع: (۱۶۸/۲) كتاب الحج، فصل: وأمّا يحظره الإحرام ومالايحظره، ط: سعيد.

▭ التاتارخانية: (۴۷۱/۲) كتاب المناسک، الفصل الثالث: فی تعليم أعمال الحج، قبيل: زيارة مدينة المصطفٰى ﷺ، ط: إدارة القرآن.

▭ ولايلبس الخفين إلاّ أن لايجد نعلين فلا بأس أن يقطعها أسفل الكعبين فيلبسهما. (التاتارخاية: (۱۸۳/۲) كتاب الحج، فصل: وأمّا مايحظره الإحرام ومالايحظره، ط: سعيد)

▭ غنية الناسک: (ص: ۸۶) باب الإحرام، فصل: فی محرمات الإحرام و محظوراته الّتی فی غالبها الجزاء، ط: إدارة القرآن. =

موقف

''ٹھہرنے کی جگہ''، حج کے افعال میں اس سے مراد میدانِ عرفات یا مزدلفہ میں ٹھہرنے کی جگہ ہوتی ہے۔(۱)

مونچھ

اگر محرم نے احرام کی حالت میں اپنی یا کسی محرم یا حلال آدمی کی مونچھ مونڈی یا کتری تو صدقہ ادا کرنا لازم ہوگا، اور صدقہ سے مراد صدقۂ فطر کے برابر صدقہ کرنا ہے۔(۲)

= ☜ الدر مع الرد : (۲/۴۹۰) كتاب الحج ، فصل : في الإحرام ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد .

(۱) قوله : (كلها موقف) بكسر القاف أي موضع وقوف، نهر . (الشامية : (۲/۵۰۳) كتاب الحج ، مطلب : في الرواح إلى عرفات ،ط : سعيد)

☜ قوله : (والموقفين) أي : عرفة والمشعر الحرام في المزدلفة . (الشامية : (۲/۵۰۷) كتاب الحج ، مطلب : في إجابة الدعاء ، ط: سعيد)

☜ المجموع شرح المهذب : (۸/۹۴) كتاب الحج ، باب صفة الحج والعمرة ، فصل : ثم يروح إلى عرفة ويقف ، ط: دار الفكر ، بيروت .

(۲) وما في اللباب : وإن أخذ المحرم من شارب محرم أو حلال فعليه صدقة ، فلايصح ؛ لأنّ المحرم إذا حلق شاربه وجبت عليه الصدقة ، فإنّه حلق شارب غيره ، أطعم ماشاء كسرة خبزا وكفا من طعام لقصور الجناية ، وتمامه في البحر . (غنية الناسک : (ص: ۲۵۹) الفصل الرابع في الحلق وإزالة الشعر ، ط: إدارة القرآن)

☜ وإن أخذ المحرم من شارب محرم أو حلال أو قص أظفاره فعليه صدقة . (إرشاد الساري : (ص: ۳٦٦) فصل في حلق المحرم ، ط: إدارة القرآن)

☜ ولو حلق شاربه كله أو بعضه ، أو قصه ، فعليه صدقة وهو المذهب الصحيح ؛ لأنّه بعض اللحية ولايبلغ ربع المجموع . (غنية الناسک : (ص: ۲۵۷) الفصل الرابع في الحلق وإزالة الشعر، ط: إدارة القرآن)

☜ وما في اللباب : وإن أخذ المحرم من شارب محرم أو حلال فعليه صدقة ، فلا يصح ؛ لأنّ =

مویشی

☆......اگر کاشتکار یا زمیندار کے پاس بہت سارے مویشی ہیں اور سب کے سب کھیتی کے کام میں مشغول ہیں، یا یہ جانور سواری کے لئے ہیں اور کبھی کبھی سواری کے کام آتے ہیں تو اس حالت میں ان جانوروں کی وجہ سے حج فرض نہیں ہوگا، اور ان مویشیوں کو فروخت کر کے حج کے لئے جانا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

☆......اور اگر یہ جانور دودھ پینے کے لئے ہیں اور اس کے اہل وعیال کا گزر بسر ان کے دودھ ہی پر ہے، اس کے علاوہ کمائی کا اور کوئی ذریعہ بھی نہیں ہے، زمین کا غلہ اور اناج وغیرہ کا انتظام بھی نہیں ہے تو اس صورت میں بھی ان جانوروں کو فروخت کر کے حج کے لئے جانا لازم نہیں ہوگا، ہاں اگر حج کے اخراجات کے لئے کچھ جانور فروخت کر دیئے جائیں اور باقی جانوروں سے گزارہ ہو سکے تو حج کرنا فرض ہوگا۔

اور اگر اس آدمی کا گزر بسر ان جانوروں کے دودھ پر موقوف نہیں ہے یا موقوف ہے لیکن ان میں سے حج کے مصارف کی مقدار رقم حاصل کرنے کے لئے ایک دو یا زیادہ جانور فروخت کرنے کے بعد باقی ماندہ جانور گزارہ کے لئے کافی ہیں

= المحرم إذا حلق شاربه وجبت عليه الصدقة، فإذا حلق شارب غيره أطعم ماشاء كسرة خبز أو كفا من طعام لقصور الجناية، وتمامه فى البحر. (غنية الناسک: (ص: ۲۵۹) قبل الفصل الخامس فى قص الأظفار، ط: إدارة القرآن)

(۱) فاضلاً عن حوائجه الأصلية المذكورة فى الزكاة كمسكنه وعبيد خدمته و فرسه المحتاج إلى ركوبه ولو أحيانًا وسلاحه إن كان من أهله وآلات حرفته إن كان محترفًا وكتب الفقه إن كان فقيهًا محتاجًا إلى استعمالها وثياب لبسه وأثاث بيته ومرمّة مسكنه ورأس مال حرفته إن احتاجت لذٰلک وآلات حرثه من البقر ونحو ذٰلک ان كان حراثًا اكّارًا الخ. (غنية الناسک: (ص: ۱۹) باب شرائط الحج، فصل: وأمّا شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى: (ص: ۵۸، ۵۹) باب شرائط الحج، النوع الأول: شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

▭ الدر مع الرد: (۴۶۱/۲، ۴۶۲) كتاب الحج، مطلب فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد.

تو حج کے مصارف کے بقدر خرچہ نکالنے کے لئے ایک دو یا زیادہ جانوروں کو فروخت کر کے حج کے لئے جانا فرض ہوگا۔(۱)

مہر

☆......اگر مہر معجّل یعنی فوری ادائیگی والا مہر ہے، تو وہ مہر ادا کر کے جانا ضروری ہے، ہاں اگر بیوی، ادائیگی کے بغیر حج کے لئے جانے کی اجازت دیدے پھر مہر معجّل ادا کئے بغیر بھی حج کے لئے جانا درست ہے۔(۲)

(۱) (وإن كان له) أى لشخص (مسكن فاضل) أى عن سكناه وعمن يجب عليه مسكنه وإنّما يؤجره أو يعيره (أو عبد) أى لايستخدمه (أو متاع) أى لايمتهنه (أو كتب) أى لايحتاج إليها أو إلى بعضها، وهى من العلوم الشرعية ومايتبعها من الآلات العربية وأما كتب الطب والنجوم والهيئة وأمثالها من الكتب الرياضية أو الادبية فيثبت بها الاستطاعة سواء يحتاج إلى استعمالها أم لا، كما فى التاتارخانية (أو ثياب) أى لايحتاج إلى لبسها (أو أرض) أى لايزرعها أو زيادة على قدر حاجته من غلتها (أو كرم) أى بستان عنب ونحوه من أشجار ثمار زائدة على مقدار التفكه بها (أو حوانيت) أى من دكاكين و حمامات و سائر مستغلات فاضلات عن مقدار الحاجات (أو نحو ذٰلک) أى من إبل و بقر و غنم ترعى (مما لايحتاج إليها) أى إلى لبنها و شعرها ولحمها (يجب بيعها ان كان به) أى بثمنها (وفاء بالحج). (إرشاد السارى: (ص: ۶۰، ۶۱) باب شرائط الحج، النوع الأوّل: شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک: (ص: ۲۱) باب شرائط الحج، فصل: وأما شرائط الوجوب، الشرط السادس: الاستطاعة، ط: إدارة القرآن.

☜ الدر مع الرد: (۲/۴۵۹، ۴۶۱) كتاب الحج، مطلب: فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد.

(۲) وكذا مديون لامال له يقضى فإنّه يكره له الخروج إلى الحج والغزو إلّا بإذن الغريم، فإن كان بالدين كفيل لايخرج إلّا بإذنهما، وإن بغير إذنه فبإذن الطالب وحده ...... ولو كان له مال فيه وفاء بالدين يقضى الدين أوّلاً وجوباً إذا كان معجلاً، وإن كان مؤجلاً فالأفضل أن يقضى الدين. (غنية الناسک: (ص: ۳۵) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب السفر، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد السارى: (ص: ۹۱، ۹۲) باب شرائط الحج، النوع الرابع: شرائط وقوع الحج عن الفرض، فصل: وجوب الحج على الفور، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☜ الدر مع الرد: (۲/۴۵۶) كتاب الحج، مطلب: فيمن حج بمال حرام، ط: سعيد.

☆......اگر مہر مؤجل ہے یعنی فوری ادائیگی والا مہر نہیں ہے، تو نکاح باقی رہنے کی صورت میں مہر مؤجل فوری طور پر ادا کر کے جانا ضروری نہیں ہے۔(۱)

البتہ بیوی کو واپسی تک کا نان نفقہ اور ضروری خرچہ دے کر جانا واجب ہے۔(۲)

ہاں اگر طلاق وغیرہ سے نکاح ختم ہو چکا ہے اور بیوی مہر کا مطالبہ کر رہی ہے تو اس صورت میں حج پر جانے سے پہلے بیوی کا مہر ادا کرنا ضروری ہوگا۔(۳)

☆......اگر کوئی شخص مہر کے قرض کو بھی لوگوں کے قرض کی طرح سمجھتا ہے اور اس کو ادا کرنے کی فکر میں رہتا ہے اور حسبِ توفیق کم یا زیادہ ادا کرتا رہتا ہے تو ایسے آدمی پر حج اس وقت فرض ہوگا جب کہ مہر کا قرض ادا ہو جائے یا اس کے پاس اتنی رقم جمع ہو جائے جو مہر کا قرض ادا کرنے کے بعد حج کے مصارف اور اہل وعیال کو واپسی تک کا خرچہ دینے کے لئے کافی ہو تو پھر حج پر جانا فرض ہوگا۔(۴)

(۱، ۲) وكـذا مـديون لامال له يقضى فإنّه يكره له الخروج إلى الحج والغزو إلّا بإذن الغريم ، فإن كان بالدين كفيل لايخرج إلّا بإذنهما، وإن بغير إذنه فبإذن الطالب وحده ...... ولو كان له مال فيه وفـاء بالدين يقضى الدين أوّلاً وجوباً إذا كان معجلاً ، وإن كان مؤجلاً فالأفضل أن يقضى الدين .
(غنية الناسک : (ص: ۳۵) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب السفر ، ط: إدارة القرآن)
إرشـاد السـارى : (ص: ۹۱ ، ۹۲) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض ، فصل : وجوب الحج على الفور ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)
الدر مع الرد : (۲/۴۵۶) كتاب الحج ، مطلب : فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد .
(۳) وكـذا إن كـرهـت خروجه زوجته وأولاده ومن سواهم ممن تلزمه نفقته ، فيكره له الخروج إذا لم يكن له مايدفعهم للنفقة . (غنية الناسک : (ص: ۳۵) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب سفره ، ط : إدارة القرآن)
الدر مع الرد : (۲/۴۵۶) كتاب الحج ، مطلب : فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد .
البحر الرائق ، (۲/۳۰۸) كتاب الحج ، ط: سعيد .
وفضلاً (عن نفقة عياله) ممن تلزمه نفقته لتقدم حق العبد (إلى) حين (عوده) .... (الدر مع الرد : (۲/۴۶۲ ، ۴۶۳) كتاب الحج ، مطلب فى قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد)
(۴) فـاضلاً عـن حـوائـجه الأصلية المذكورة فى الزكاة كمسكنه ...... وأصدقة نسائه ولو مؤجلة هٰذا هو حد الغنى للحج فى ظاهر الرواية . (غنية الناسک : (ص: ۱۹ ، ۲۰) باب شرائط الحج ، فصل : شرائط الوجوب ، السادس : الاستطاعة ، ط: إدارة القرآن) =

مہندی

☆......احرام کی حالت میں مہندی لگانا جائز نہیں ہے، احرام کی حالت میں مہندی لگانے سے دَم دینا لازم ہوگا، خواہ مرد ہو یا عورت ہو، خواہ مہندی ہاتھوں پر لگائی جائے یا سر پر یا بدن کے کسی بھی حصہ پر، سب کا حکم ایک ہے کیونکہ مہندی بھی ایک قسم کی خوشبو ہے اور احرام کی حالت میں خوشبو کا استعمال کرنا منع ہے۔

☆......ساری داڑھی یا پوری ہتھیلی پر مہندی لگانے سے دَم واجب ہوتا ہے۔

☆......اگر سارے سر یا چوتھائی سر کا مہندی سے خضاب کیا اور مہندی پتلی پتلی لگائی، خوب گاڑھی نہیں لگائی تو دَم واجب ہے اور اگر گاڑھی لگائی اور ایک دن یا ایک رات لگائے رکھا تو دو دَم واجب ہوں گے، ایک دَم خوشبو کی وجہ سے اور دوسرا دَم مہندی کو خوب گاڑھا لگا کر سر ڈھانکنے کی وجہ سے لازم ہوگا، یہ حکم مرد کے لئے ہے جبکہ عورت پر صرف ایک ہی دَم واجب ہوگا کیونکہ عورت کے لئے سر ڈھانکنا منع نہیں ہے البتہ خوشبو کی وجہ سے ایک دَم لازم ہوگا۔

اور اگر ایک دن یا رات سے کم وقت کے لئے لگائی تو ایک دَم اور ایک صدقہ واجب ہوگا، (صدقہ سے مراد ایک صدقۂ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا ہے)، ایک دَم تو خوشبو کی وجہ سے لازم ہوگا اور ایک صدقہ ایک دن یا ایک رات سے کم وقت کے لئے سر ڈھانکنے کی وجہ سے لازم ہوگا، اور عورت پر صرف دَم لازم ہوگا صدقہ لازم نہیں ہوگا، کیونکہ اس کے لئے سر ڈھانکنا منع نہیں ہے۔(۱)

= إرشاد الساری : (ص: ۵۹) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الشرط السادس : الاستطاعة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الدر مع الرد : (۲/ ۴۶۱، ۴۶۲) كتاب الحج ، مطلب : فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد.

(۱) ولو خضب رأسه أو لحيته أو كفه بحناء فعليه دم إن كان مائعاً ، وإن كان ثخيناً فلبّد رأسه ، فعليه دمان على الرجل دم للتطيب ودم للتغطية ، وعلى المرأة دم واحد للتطيب فقط ، هذا إن =

☆ ......عورت احرام کی حالت میں اگر ہتھیلی پر مہندی لگائے گی تو دَم واجب ہوگا، باقی پہلے سے لگی ہوئی ہوتو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔(۱)

میت کی طرف سے حج بدل کروانا

☆ ......اگر کسی آدمی پر حج فرض تھا، لیکن وہ حج کئے بغیر فوت ہو گیا اور اس نے موت سے پہلے حج بدل کرانے کی وصیت کی اور اس نے ترکہ میں اتنی جائیداد یا اتنا مال چھوڑا کہ اس کے تہائی حصہ سے حج کرایا جا سکتا ہے تو وارثوں کے لئے میت کی طرف سے حج بدل کرانا فرض ہوگا، اور اگر ورثاء حج بدل نہیں کرائیں گے تو گنہگار ہوں گے اور آخرت میں پکڑ ہوگی۔(۲)

= دام يوماً أو ليلةً على جميع رأسه ، أو ربعه وإلّا فصدقة للتغطية ودم للتطيب . (غنية الناسك : (ص: ۲۵۰) باب الجنايات ، الفصل الأوّل : فى الطيب ، مطلب : فى الخضاب وتلبيد الرأس بالطيب ، إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۴۵٦) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانى : فى الطيب ، فصل : فى الحناء ، ط: الإمداديه ، مكّة المكرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۵۴٦/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

(۱) وفى الخجندى : إذا خضبت المرأة كفها بالحناء وهى محرمة وجب عليها دم . وهذا يدلّ على أن الكف عضو كامل ؛ لأنّه أوجب فى تطيبه الدم ، كذا فى شرح القدورى . (إرشاد السارى : (ص: ۴۵۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثانى : فى الطيب ، فصل : فى الحناء ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ الجوهرة النيرة : (۲۰۷/۱) كتاب الحج ، باب الجنايات فى الحج ، ط: حقانيه ملتان.

▭ بدائع الصنائع : (۱۹۲/۲) كتاب الحج ، وأمّا الّذى يرجع إلى الطيب ...... الخ ، قبيل : فصل : وأمّا مايجرى مجرى الطيب من إزالة الشعث وقضاء التفث ، ط: سعيد .

(۲) وحكم فوات الحج عن العمر) أى بعد انقضائه قبل تحقق أدائه ؛ لأنّه إذا مات من عليه الحج) أى فلا يخلو عن أحد الوجوه الثلاثة (إن أوصى بالإحجاج عنه أى على الوجه الّذى يأتى تفصيله (يُحجُّ عنه) أى بشروطه (ويسقط به عنه الفرض) اى إجماعاً . (إرشاد السارى : (ص: ۲۰۸) باب الفوات ، فصل : الأسباب الموجبة لقضاء الحج أربعة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة) =

☆......اگر کسی آدمی پر حج فرض تھا اور وہ حج کئے بغیر فوت ہو گیا اور اس نے حج بدل کرانے کے لئے وصیت بھی نہیں کی تو اس کی طرف سے حج بدل کرانا ورثاء پر لازم نہیں ہے، لیکن اگر وارث اس کی طرف سے خود حج بدل کر دیں یا کسی دوسرے کو حج بدل کے لئے بھیج دیں تو اللہ کی رحمت سے اُمید کی جاتی ہے کہ مرحوم کا فرض حج ادا ہو جائے گا، اور وارث کی طرف سے مرحوم پر بہت بڑا احسان ہوگا۔(۱)

☆......اور اگر میت نے حج بدل کرانے کی وصیت کی، لیکن ترکہ کے ایک تہائی سے کسی بھی جگہ سے حج نہیں کرایا جا سکتا تو اس صورت میں میت کی طرف سے حج بدل کروانا وارثوں پر لازم نہیں ہوگا، لیکن اگر وارث اس کی طرف سے حج کرے

= الهندية : (۲۵۸/۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس عشر فى الوصية بالحج ، ط: رشيدية .

غنية الناسک : (ص: ۳۲۲) باب الحج عن الغير ، ط: إدارة القرآن .

(ولو أوصى أن يحج عنه) أى من ماله (يحج عنه من ثلث ماله) أى سواء قيّد الوصية بالثلث بأن قال : بثلث ماله ، أو أطلق بأن أوصى أن يحج عنه) . (إرشاد السارى : (ص: ۶۴۱) باب الحج عن الغير ، فصل : لو أوصى بالحج يُحج عنه من ثلث المال ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

الهندية : (۲۵۸/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس عشر فى الوصية بالحج ، ط: رشيديه.

غنية الناسک : (ص: ۳۲۹) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط النيابة ، الحادى عشر أن يحج من بلده من ثلث ماله إن أوصىٰ بالحج عنه ، ط: إدارة القرآن .

(۱) (وإن لم يوص به) أى مطلقاً أو إيصاء غير صحيح (أثم) أى تحقق إثم ترک حجه وبقى فى ذمته ، فهو تحت حكم اللّٰه و مشيئته باعتبار مغفرته و عقوبته وهٰذا إذا لم يحج عنه أحد من غير وصيته (وإن تبرّع عنه الورثة) أى من ماله أو من عندهم فالأجنبىُّ فى حكمهم (تجزئه) أى هٰذه الحجة عما فى ذمته (إن شاء اللّٰه تعالىٰ) . (إرشاد السارى : (ص: ۶۰۸) باب الفوات ، فصل : الأسباب الموجبة لقضاء الحج أربعة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۳۲۹) باب الحج عن الغير ، فصل : فى شرائط النيابة ، الرابع : الأمر بالحج صريحًا ، تنبيه : ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الهندية : (۲۵۸/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس عشر فى الوصية بالحج ، ط: رشيديه .

یا کسی دوسرے کو حج کے لئے بھیج دے تو میت پر بہت بڑا احسان ہوگا۔(۱)

☆......اگر کسی آدمی پر مالدار نہ ہونے کی وجہ سے حج فرض نہیں تھا اور وہ فوت ہوگیا تو اگر اس کے وارث اس کی طرف سے حج بدل کریں یا کسی دوسرے سے حج بدل کرائیں تو یہ نفلی حج ہوگا اور میت کو اس کا ثواب ضرور پہنچے گا۔(۲)

☆......اگر والدین پر حج فرض نہیں تھا لیکن بیٹا مالدار ہے تو والدین کی طرف سے حج اور عمرہ کر بھی سکتا ہے اور کرا بھی سکتا ہے، والدین کو اس کا ثواب ملے گا اور یہ نفلی حج اور عمرہ ہوگا۔(۳)

میت نے حج بدل کرانے کی وصیت کی لیکن ایک تہائی ترکہ اس کے لئے کافی نہیں

اگر میت پر حج فرض تھا اور وہ کسی وجہ سے حج نہ کر سکا اور فوت ہوگیا لیکن اس

---

(۱) فإن ضاق الثلث أو المال الّذی عینه المیت من أن یحج من بلده أو من مکان عینه فمن حیث یبلغ وإن لم یکن من مکان ، بطلت الوصیة . (غنیة الناسک : (ص ۳۳۰) باب الحج عن الغیر ، فصل : فی شرائط النیابة فی الحج الفرض ، الحادی عشر : أن یحج من بلده من ثلث ماله إن أوصٰی بالحج عنه ، ط: إدارة القرآن)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۶۴۲) باب الحج عن الغیر ، فصل : لو أوصٰی بالحج یحج عنه من ثلث المال ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☜ الدر المختار مع الرد : (۶۰۵/۲) کتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ، مطلب : العمل علی القیاس دون الاستحسان هنا ، ط: سعید .

(۲) والأصل أنّ کل من أتی بعبادة ما له جعل ثوابها لغیره وإن نواها عند الفعل لنفسه (قوله : بعبادة ما) أی سواء کانت صلاة أو صوماً أو صدقةً أو قراء ة أو ذکرا أو طوفاً ، أو حجاً ، أو عمرة...... (قوله : لغیره) أی من الأحیاء والأموات .... (الدر مع الرد : (۵۹۵/۲، ۵۹۶) کتاب الحج ، باب الحج عن الغیر ، مطلب فی إهداء ثواب الأعمال للغیر ، ط: سعید)

☜ إرشاد الساری : (ص: ۶۰۹) باب الحج عن الغیر ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☜ غنیة الناسک : (ص: ۳۲۰) باب الحج عن الغیر ، ط: إدارة القرآن .

نے حج بدل کرانے کی وصیت کی تو اس صورت میں ترکہ کے ایک تہائی حصہ سے وطن سے یا مکہ مکرمہ سے جہاں سے بھی حج بدل کرانا ممکن ہو وہاں سے حج بدل کرانا لازم ہوگا، اور اگر ترکہ کے ایک تہائی حصہ سے کہیں سے بھی حج بدل کرانا ممکن نہ ہو تو پھر اگر سب وارث بالغ اور حاضر ہوں اور کل مال سے حج بدل کی اجازت دے دیں تو کل مال سے بھی حج بدل کرایا جا سکتا ہے۔(۱)

میت نے حج بدل کرانے کی وصیت نہیں کی

''میت کی طرف سے حج بدل کروانا'' عنوان دیکھیں۔(۲۱۹/٤)

میت نے حج بدل کے لئے وصیت کی

''میت کی طرف سے حج بدل کروانا'' عنوان دیکھیں۔(۲۱۹/٤)

میقات

☆...... ''میقات'' وہ مقامات ہیں جہاں سے مکہ مکرمہ جانے کے لئے احرام کے ساتھ گزرنا واجب ہے۔(۲)

---

(۱) (خرج) المكلف (إلى الحج ومات فى الطريق وأوصٰى بالحج عنه) إنّما تجب الوصية به إذا أخّره بعد وجوبه ...... (فإن فسر المال) أو المكان (فالأمر عليه) أى على ما فسّره (وإلاّ: فيحج) عنه (من بلده ...... إن وفى به) أى بالحج من بلده (ثلثه) وإن لم يف فمن حيث يبلغ استحساناً .... (الدر مع الرد: (٦٠٥/٢) كتاب الحج، باب الحج عن الغير، مطلب العمل على القياس دون الاستحسان هنا، ط: سعيد)

🗁 غنية الناسک: (ص: ٣٦٩) باب الحج عن الغير، فصل: فى شرائط النيابة فى الحج الفرض، الحادى عشر، ط: إدارة القرآن.

🗁 إرشاد السارى: (ص: ٦٢٠) باب الحج عن الغير، فصل: فى شرائط جواز الإحجاج ...... الثامن، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة.

(۲) (والمواقيت) أى: المواضع الّتى لايجاوزها مريد مكّة إلاّ محرماً خمسة. (الدر المختار =

☆...... مکہ مکرمہ جانے والے آفاقی لوگوں پر احرام کے بغیر جس جگہ سے آگے بڑھنا منع ہے، اس کو "میقات" کہتے ہیں، پاکستان، ہندوستان اور بنگلہ دیش کے حجاج کرام اگر پانی کے جہاز سے حج کا سفر کریں گے تو "یلملم" کی سیدھ میں سمندر میں احرام باندھنا لازم ہوگا اور اگر ہوائی جہاز سے سفر کریں گے تو "قرن المنازل" سے پہلے پہلے احرام باندھنا لازم ہوگا، واضح رہے کہ ہوائی سفر میں قرن المنازل پہلے آتا ہے پھر اس کے بعد جدہ آتا ہے۔(۱)

میقات پانچ ہیں

(۱)ذوالحلیفہ (بیر علی) (۲)جحفہ (۳)قرن المنازل (۴)یلملم (۵)ذاتِ عرق...... تفصیل ہر نام کے تحت دیکھ لیں۔(۲)

= مع رد المحتار : (۲/۴۷۴) كتاب الحج ، مطلب فى المواقيت ، ط: سعيد)

🗁 البحر الرائق : (۲/۳۱۷) كتاب الحج ، ط: سعيد .

🗁 الهندية : (۱/۲۲۱) كتاب المناسك ، الباب الثانى فى المواقيت ، ط: رشيديه .

(۱) ولأهل نجد اليمن ، ونجد الحجاز ونجد تهامة قرن ...... ولباقى أهل اليمن وتهامة يلملم ...... وهن لهن ولمن أتى عليهن من غير أهلهن لمن أراد دخول مكّة أو الحرم ولو بغير حج و عمرة وفائدة التأقيت بها حرمة تأخير الإحرام عنها كلها لا التقديم . (غنية الناسك : (ص:۵۳) باب المواقيت ، فصل : وأمّا مواقيت أهل الآفاق ، ط: إدارة القرآن)

🗁 إرشاد السارى : (ص: ۱۱۱ ، ۱۱۲ ، ۱۱۳) باب المواقيت ، فصل : فى مواقيت الصنف الأول ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

🗁 بدائع الصنائع : (۲/۱۶۳ ، ۱۶۴) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان مكان الإحرام ، ط: سعيد.

(۲) المواقيت الّتى لايجوز أن يجاوزها الإنسان إلّا محرماً خمسة لأهل المدينة ذو الحليفة ، ولأهل العراق ذات عرق ، ولأهل الشام جحفة ، ولأهل نجد قرن ، ولأهل اليمن يلملم . (الهندية : (۱/۲۲۱) كتاب المناسك ، الباب الثانى فى المواقيت ، ط: رشيديه)

🗁 إرشاد السارى : (ص: ۱۱۰ ــ ۱۱۲) باب المواقيت ، النوع الثانى : الميقات المكانى ، فصل فى مواقيت أهل الأفاق ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗁 الدر مع الرد : (۲/۴۷۴ ، ۴۷۵) كتاب الحج ، مطلب : فى المواقيت ، ط: سعيد .

میقات پر راستہ نہیں

جن لوگوں کا راستہ خاص میقات پر نہ ہو تو مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے لئے جس جگہ پر بھی خاص میقات میں سے کسی میقات کی محاذات آئے گی، اس محاذات کے اندر داخل ہونے سے پہلے احرام باندھنا واجب ہے۔(۱)

میقات دو ہیں

اگر کسی کے راستہ میں دو میقات پڑتی ہیں تو اس کے لیے پہلی میقات سے احرام باندھنا افضل ہے اور اگر دوسری میقات تک مؤخر کر دیا تو بھی جائز ہے، مؤخر کرنے کی وجہ سے دَم واجب نہ ہوگا، اسی طرح اگر دو میقاتوں کی محاذات پڑتی ہیں تو پہلی میقات کی محاذات سے احرام باندھنا افضل ہے۔(۲)

اگر میقات کے باہر سے مکہ مکرمہ گزرتے ہوئے دو میقات ہیں تو اگر اپنے نفس کی طرف سے احرام کے منافی کوئی حرکت سرزد نہ ہونے پر اطمینان ہے تو پہلی

---

(۱) وكل من قصد مكة من طريق غير مسلوك أحرم إذا حاذى ميقاتا من هٰذه المواقيت كذا في محيط السرخسي . (الهندية : (۱/۲۲۱) كتاب المناسك ، الباب الثاني في المواقيت ،ط : رشيديه)

▭ الدر مع الرد : (۲/۴۷۵) كتاب الحج ، مطلب في المواقيت ، ط: سعيد .

▭ إرشاد الساري : (ص: ۱۱۳) باب المواقيت ، النوع الثاني : الميقات المكاني : أحكام مواقيت أهل الآفاق ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۲) ومن جاوز ميقاته غير محرم ثم أتىٰ ميقاتا آخر فأحرم منه أجزأه إلّا أن إحرامه من ميقاته أفضل كذا في الجوهرة النيرة ...... وإن سلك بين الميقاتين في البحر أو البر اجتهد وأحرم إذا حاذى ميقاتا منها وأبعدهما أولىٰ بالإحرام منه كذا في التبيين . (الهندية : (۱/۲۲۱) كتاب المناسك ، الباب الثاني : في المواقيت ، ط: رشيديه)

▭ إرشاد الساري : (ص: ۱۱۳ ، ۱۱۴) باب المواقت ، النوع الثاني : الميقات المكاني: أحكام مواقيت أهل الآفاق ، ط: الإمداديه ، مكّة المكرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۲/۴۷۴) كتاب الحج ، مطلب : في المواقيت ، ط: سعيد .

میقات سے ہی احرام باندھنا افضل ہے اور اگر یہ اطمینان نہیں ہے تو آخری میقات سے احرام باندھنا افضل ہے۔(۱)

میقات سے احرام کے بغیر گزر گیا

☆......اگر کوئی عاقل و بالغ مرد یا عورت جو میقات سے باہر رہنے والا ہے اور مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہے، خواہ حج یا عمرہ کی نیت سے ہو یا کسی اور غرض سے، میقات پر سے احرام باندھے بغیر گزرے گا تو گنہ گار ہوگا اور میقات کی طرف لوٹنا واجب ہوگا اور اگر لوٹ کر میقات پر نہیں آیا اور میقات کے آگے سے ہی احرام باندھ لیا تو ایک دَم دینا واجب ہوگا، اور اگر میقات پر واپس آ کر احرام باندھ لیا تو دَم ساقط ہو جائے گا۔

☆......اگر کوئی شخص میقات پر سے احرام کے بغیر گزر گیا اور آگے جا کر احرام باندھ لیا اور مکہ مکرمہ پہنچنے سے پہلے میقات پر واپس آ گیا اور میقات پر آ کر تلبیہ پڑھ لیا تو دَم ساقط ہو جائے گا، اور اگر احرام باندھ کر واپس آیا اور میقات پر آ کر تلبیہ نہیں پڑھا تو دَم ساقط نہ ہوگا۔

☆......اگر میقات سے احرام کے بغیر گزر گیا اور آگے جا کر احرام باندھ لیا اور مکہ مکرمہ میں بھی داخل ہو گیا مگر حج کے افعال شروع نہیں کئے مثلاً طواف کا ایک

---

(۱) قوله : (ولو مر بميقاتين) كالمدنى يمرّ بذى الحليفة ثم بالجحفة فإحرامه من الأبعد أفضل أى : الأبعد عن مكة ، وهو ذو الحليفة لكن ذكر فى شرح اللباب عن ابن أمير حاج : أن الأفضل تأخير الإحرام ، ثم وفق بينهما بأن أفضلية الأوّل لما فيه من الخروج عن الخلاف وسرعة المسارعة إلى الطاعة ، والثانى لما فيه من الأمن من قلّة الوقوع فى المحظورات لفساد الزمان بكثرة العصيان . (الشامية : (۲/۴۷۶) كتاب الحج ، مطلب فى المواقيت ، ط: سعيد)

🗁 إرشاد السارى : (ص: ۱۱۴ ، ۱۱۵) باب المواقيت ، ط: الإمدادية مكة المكرّمة .

🗁 منحة الخالق على البحر الرائق : (۲/۳۱۷) كتاب الحج ، ط: سعيد .

چکر بھی مکمل نہیں کیا اور میقات پر واپس آکر تلبیہ پڑھا تو دَم ساقط ہو جائے گا۔(۱)

☆......اگر میقات سے احرام کے بغیر گزر گیا اور پھر آگے احرام باندھ لیا، اگر میقات میں واپسی کا وقت ہے اور حج فوت ہونے کا اندیشہ بھی نہیں ہے تو میقات

---

(۱) (آفاقی) مسلم بالغ (یرید الحج) ولو نفلا (أو العمرة) فلو لم یرد واحداً منهما لایجب علیه دم لمجاوزة المیقات ، وإن وجب حج أو عمرة إن أراد دخول مکّة أو الحرم علی ماسیأتی فی المتن قریباً (و جاوز وقته) ظاهر ما فی النهر عن البدائع : إعتبار الإرادة عند المجاوزة ، (ثم أحرم لزمه دم ، کما إذا لم یحرم) (فإن عاد) إلی میقات ما (ثم أحرم أو) عاد إلیه حال کونه (محرماً لم یشرع فی نسک) صفة " محرماً " کطواف ولو شوطاً وإنّما قال (ولبّی) لأنّ الشرط عند الإمام تجدید التلبیة عند المیقات بعد العود إلیه خلافاً لهما (سقط دمه) والأفضل عوده ، إلّا إذا خاف فوت الحج (و إلّا) أی وإن لم یعد أو عاد بعد شروعه (لا) یسقط الدم (کمکی یرید الحج ومتمتع فرغ من عمرته) وصار مکیا (وخرجا من الحرم وأحرما بالحج) من الحل ، فإن علیهما دما لمجاوزة میقات المکی بلا إحرام ، وکذا لو أحرما بعمرة من الحرم وبالعود کما مرّ یسقط الدم .

وقال العلامة ابن عابدین تحت قوله (یرید الحج أو العمرة) کذا قاله صدر الشریعة ، وتبعه صاحب الدرر وابن کمال باشا ، ولیس بصحیح لما نذکر ، ومنشأ ذلک قول الهدایة : وهذا الّذی ذکرنا أی من لزوم الدم بالمجاوزة ان کان یرید الحج أو العمرة فإن کان دخل البستان لحاجة فله أن یدخل مکّة بغیر إحرام اهـ . قال فی الفتح : یوهم ظاهره أن ماذکرنا من أنّه إذا جاوز غیر محرم وجب الدم إلّا أن یتلافاه ، محله ما إذا قصد النسک ، فإن قصد التجارة أو السیاحة لا شیئ علیه بعد الإحرام ولیس کذلک ؛ لأنّ جمیع الکتب ناطقة للزوم الإحرام علی من قصد مکّة سواء قصد النسک أو لا وقد صرّح به المصنف أی: صاحب الهدایة فی فصل المواقیت ، فیجب أن یحمل علی أنّ الغالب فیمن قصد مکّة من الافاقیین قصد النسک ، فالمرادبقوله : " إذا أراد الحج أو العمرة " إذا أراد مکّة اهـ ملخصًا من ح عن الشرنبلالیة ولیس المراد بمکّة خصوصها بل قصد الحرم مطلقاً موجب للإحرام کما مر قبیل فصل الإحرام وصرّح به فی الفتح وغیره . (الدر مع الرد: (۲/ ۵۷۹ ، ۵۸۰ ، ۵۸۱ ، ۵۸۲) کتاب الحج ، باب الجنایات ، مطلب : لایجب الضمان بکسر آلات اللهو ، ط: سعید)

🗁 إرشاد الساری : (ص: ۱۱۸ ، ۱۱۹ ، ۱۲۰ ، ۱۲۱) باب المواقیت ، النوع الثانی : المیقات المکانی ، فصل فی مجاوزة المیقات بغیر إحرام ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة .

🗁 غنیة الناسک : (ص: ۶۰) باب مجاوزة المیقات بغیر إحرام ، فصل فی مجاوزة الأفاقی فی وقته ، ط: إدارة القرآن .

پر واپس آ کر تلبیہ پڑھنا واجب ہے، ورنہ گنہگار بھی ہوگا اور دَم بھی واجب ہوگا اور اگر میقات میں واپس آنے کی صورت میں حج کے فوت ہونے کا اندیشہ ہے تو واپس نہ آئے، حج کر لے اور بعد میں دَم دیدے اور توبہ واستغفار کرے۔

☆......میقات پر لوٹنا اس وقت واجب ہے جب واپسی میں جان و مال کا خوف نہ ہو اور کوئی بیماری وغیرہ بھی نہ ہو، ورنہ واجب نہیں، لیکن میقات سے احرام نہ باندھنے کی وجہ سے جو گناہ ہوا ہے اس پر توبہ واستغفار کرنا اور دَم دینا لازم ہوگا۔

☆......اگر میقات سے احرام کے بغیر گزر جانے کے بعد آگے کسی جگہ پر احرام باندھ لیا، پھر میقات پر واپس نہیں آیا، یا کچھ افعال شروع کرنے کے بعد میقات پر واپس آیا تو دَم ساقط نہ ہوگا۔(۱)

☆......جو شخص کسی میقات سے احرام کے بغیر گزر گیا ہے اس پر اسی میقات پر آنا واجب نہیں ہے بلکہ پانچ میقات (ذوالحلیفہ (بیرعلی)......جحفہ (رابغ)...... قرن المنازل ......یلملم......ذاتِ عرق) میں سے کسی بھی میقات پر آنا کافی ہے

---

(۱) أفاقی مسلم مکلف أراد دخول مكّة أو الحرم ، ولو لتجارة أو سياحة ، وجاوز آخر مواقيته غير محرم ، ثم أحرم أو لم يحرم ، أثم و لزمه دم ، وعليه العود إلى ميقاته الّذى جاوزه ، أو إلى غيره أقرب أو أبعد وإلى ميقاته الّذى جاوزه أفضل ...... فإن لم يعد ولاعذر له أثم أخرىٰ لتركه العود الواجب ، فإن كان له عذر ، كخوف الطريق ، أو الانقطاع عن الرفقة ، أو ضيق الوقت ، أو مرض شاق ، ونحو ذلک ، فأحرم من موضعه ، ولم يعد إليه ، لم يأثم بترک العود ، وعليه الإثم والدم بالاتفاق ...... ولو عاد بعد ماابتدأ الطواف ، واستلم الحجر ، لايسقط الدم بالاتفاق ...... وإن خاف فوت الحج إذا عاد محرماً مايجب عدم العود ، ويمضى فى إحرامه . (غنية الناسک : (ص: ۶۰ ، ۶۱) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، فصل : فى مجاوزة الآفاقى فى وقته ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۱۱۸ ، ۱۲۱) باب المواقيت ، النوع الثانى : الميقات المكانى، فصل : فى مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 الدر مع الرد : (۲/۵۷۹ ، ۵۸۰) كتاب الحج ، باب الجنايات ، مطلب : لايجب الضمان بكسر آلات اللهو ، ط: سعيد .

البتہ جس میقات سے گزر کر آیا ہے اس میقات پر واپس آ کر احرام باندھنا اور اگر احرام باندھ لیا تھا تو تلبیہ پڑھنا افضل ہے۔(۱)

☆......اگر کوئی شخص میقات سے احرام کے بغیر گزر گیا تو اس پر لازم ہے کہ مکہ شریف میں داخل ہونے سے پہلے پہلے میقات پر واپس لوٹے اور وہاں سے احرام باندھ کر جائے اس صورت میں اس پر دَم لازم نہیں ہوگا۔

☆......اگر وہ میقات پر لوٹ کر احرام نہیں باندھتا تو دَم واجب ہوگا۔(۲)

☆......جو شخص احرام کے بغیر مکہ مکرمہ چلا جائے اس پر حج یا عمرہ لازم ہے، اگر کئی بار احرام کے بغیر میقات سے گزر گیا تو ہر بار ایک حج یا عمرہ واجب ہوگا اور ایک ایک دَم بھی واجب ہوگا۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ میقات سے باہر رہتے ہیں وہ صرف طواف، صرف جمعہ، صرف نماز یا کسی اور کام کے لئے احرام کے بغیر مکہ مکرمہ نہیں جا سکتے، ان کے لئے میقات سے حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر جانا ضروری ہے اور یہ بھی معلوم ہوا

---

(۱) وعليه العود إلى ميقاته الّذى جاوزه ، أو إلى غيره أقرب أو أبعدوإلى ميقاته الّذى جاوزه أفضل . (غنية الناسک : (ص: ٦٠) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، فصل : فى مجاوزة الآفاقى فى وقته ، ط: إدارة القرآن)

▭ أنظر أيضًا الحاشية السابقة .

(۲) ولو جاز الميقات قاصداً مكّة بغير إحرام مراراً فإنّه يجب عليه لكل مرة إما حجة أو عمرة . (الفتاوىٰ الهندية : (۲۵۳/۱) كتاب المناسک ، الباب العاشر فى مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: رشيديه)

▭ ومن دخل مكّة أو الحرم بلا إحرام ، فعليه أحد النسكين ...... وعليه دم المجاوزة ، فإن عاد إلى الميقات ، ولبّٰى عنده ، سقط عنه دم المجاوزة أيضًا . (غنية الناسک : (ص: ٦٢) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، فصل : فى مجاوزة الآفاقى وقته ، مطلب : فى دخول آفاقى مكّة بغير إحرام ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى : (ص: ١١٨ ، ١١٩) باب المواقيت ، النوع الثانى : الميقات المكانى، فصل : فى مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

کہ وہ جتنی بار احرام کے بغیر مکہ مکرمہ جائیں گے ان پر اتنے دَم اور اتنے ہی عمرے واجب ہوں گے۔(۱)

میقات سے احرام کے ساتھ باہر چلا گیا

احرام کی حالت میں میقات سے باہر جانا جائز ہے، اس سے دم یا صدقہ یا کفارہ کوئی بھی چیز لازم نہیں ہوتی، البتہ احرام کے دوران احرام کے ممنوعات سے بچنا لازم ہے، اور جس چیز کا احرام باندھا ہے اس کو مکمل کر کے احرام سے نکلے، اور یہ احرام کا احترام ہے، لہٰذا اگر عمرہ کا احرام باندھا ہے تو عمرہ کر کے حلال ہو، اور اگر حج کا احرام باندھا ہے تو وہ پورا کر کے حلال ہو۔(۲)

میقات سے احرام نہیں باندھ سکا

اگر بحری یا ہوائی جہاز کے ملازمین نے حج کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے، یا

---

(۲) ولو جاوز الميقات قاصداً إلى مكّة بغير إحرام مراراً فإنّه يجب عليه لكل مرّة إما حجة أو عمرة . (التاتارخانية : (۳۵۸/۲) كتاب الحج ، الفصل الرابع : في بيان مواقيت الإحرام ومايلزمه لمجاوزتها بغير إحرام ، ط: قديمی)

الفتاویٰ الهندية : (۲۵۳/۱) كتاب المناسک ، الباب العاشر فی مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: رشيديه .

ولو دخلها مراراً بلا إحرام فعليه لكلّ دخول حج أو عمرة . (غنية الناسک : (ص : ۶۲) باب مجاوزة الميقات بغير احرام ، فصل : فی مجاوزة الآفاقی وقته ، مطلب : فی دخول الآفاقی مكّة بغير إحرام ، ط: إدارة القرآن)

(۲) والثانی : أنّه إذا أتم الإحرام بحج أو عمرة لايخرج عنه الا بعمل ما أحرم به ، وإن أفسده ...... والأصل لايخرج عنه فی حالة من الأحوال بعمل من الأعمال الا بعمل الخ . (الدر مع الرد : (۴۸۰/۲) كتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، ط: سعيد)

الأول أنّه إذا تم الإحرام للحج أو للعمرة لايخرج عنه الا بعمل النسک الّذی أحرم به وإن أفسده الخ . (البحر الرائق : (۵۶۰/۲) كتاب الحج ، باب الإحرام ، ط: رشيديه)

إرشاد الساری : (ص: ۱۳۰) باب الإحرام ، فصل : وحكم الإحرام ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

حج کی اجازت ملے گی یا نہیں معلوم نہ ہونے کی وجہ سے میقات سے احرام نہیں باندھا، بعد میں اجازت ملنے کی صورت میں جدہ سے احرام باندھا تو دم لازم نہیں ہوگا۔(جواہر الفقہ :۱/۴۷۶)(۱)

میقات سے باہر چلا گیا

اگر کوئی شخص عمرہ یا حج کر کے میقات سے باہر چلا گیا اور دوبارہ مکہ مکرمہ آنا چاہتا ہے تو واپسی کے وقت احرام ضروری ہے، ورنہ دَم دینا لازم ہوگا اور اگر میقات کی حد سے باہر نہیں گیا تو واپسی کے وقت احرام باندھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

میقات سے باہر رہنے والوں کے لئے مسجد عائشہ سے احرام باندھنا

☆......جو لوگ میقات سے باہر رہتے ہیں اگر وہ لوگ حرم کی حدود میں آئیں تو ان کے لئے مسجد عائشہ سے احرام باندھنا کافی نہیں ہے، بلکہ ان کو دوبارہ

---

(۱) واعیان هٰذه أی المواقیت فقط لیست بشرط...... بل الواجب عینها أو حذوها...... وإن لم یعلم المحاذاة، فإنّه لایتصوّر عدم المحاذاة فعلی مرحلتین من مکّة کجدّة المحروسة من طرف البحر. (إرشاد الساری: (ص: ۱۱۳، ۱۱۴) باب المواقیت، فصل فی مواقیت أهل الآفاق، الإمدادیة مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک: (ص: ۵۴) باب المواقیت، فصل: وأمّا میقات أهل الآفاق، ط: إدارة القرآن.

الدر مع الرد : (۲/۴۷۶) کتاب الحج ، ط: سعید .

(۲) فإن جاوزه فلیس له أن یدخل مکّة من غیر إحرام ؛ لأنّه صار آفاقیا . (البحر الرائق : (۲/۳۱۹) کتاب الحج ، ط: سعید)

والمکی إذا خرج من مکّة لحاجة له، فلم یجاوز الوقت ، فله أن یدخل مکّة بغیر إحرام، وإن جاوز لم یکن له أن یدخل مکّة إلاَّ بإحرام، لما بینا أن من قصد إلی موضع فحاله فی حکم الإحرام کحال أهل ذلک الموضع. (المبسوط للسرخسی: (۲/۱۱۵) کتاب الحج، باب المواقیت، ط: حبیبیه کوئٹه)

الشامیة: (۲/۴۷۸) کتاب الحج، مطلب: فی المواقیت، ط: سعید.

کسی میقات پر جا کر احرام باندھ کر آنا ضروری ہے، اگر میقات پر واپس جا کر احرام باندھ کر نہیں آیا اور مسجد عائشہ ہی سے احرام باندھ لیا تو دَم دینا لازم ہوگا۔(۱)

اور یہ دَم حرم کی حدود میں دینا لازم ہے۔(۲)

☆......میقات سے باہر رہنے والے لوگ حرم کی حدود میں آتے ہوئے میقات سے احرام باندھ کر آئے پھر مکہ مکرمہ میں کچھ دن ٹھہرے، تو یہ لوگ اس دوران اگر مزید عمرہ کرنا چاہیں تو مسجد عائشہ سے احرام باندھ کر مزید عمرے کر سکتے ہیں، مزید عمرہ کے احرام کے لئے دوبارہ میقات جانا لازم نہیں ہوگا، ہاں اگر عمرہ وغیرہ کر کے میقات سے باہر چلے جائیں پھر دوبارہ عمرہ کرنا چاہیں تو میقات سے احرام باندھ کر آنا ضروری ہوگا۔(۳)

---

(۱) وفی شرح الطحاوی : وسقط ما وجب علیه لأجل المجاوزة عندنا ، غیر أنّه ینظر إن کان أحرم من المیقات لایجب علیه الدم ، وإن کان لم یخرج إلی المیقات للإحرام وأحرم من میقات أهل مکّة وهو بمکّة أو أحرم من میقات أهل البستان وهو به یجب علیه الدم لترک التلبیة علی المیقات . (التاتارخانیة : (۲/۳۵۷ ، ۳۵۸) کتاب الحج ، الفصل الرابع : فی بیان مواقیت الإحرام وما یلزم لمجاوزتها بغیر إحرام ، ط: قدیمی)

▭ تحفة الفقهاء : (۱/۳۹۷) کتاب الحج ، باب الإحرام ، ط : دار الکتب العلمیة .

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۱۳ ، ۱۱۴) باب المواقیت ، فصل : فی مواقیت ، الصنف الأوّل ، ط: الإمدایة مکّة المکرّمة .

(۲) ولایجوز ذبح الهدایا إلّا فی الحرم . (الفتاویٰ الهندیة : (۱/۲۶۱) کتاب المناسک ، الباب السادس عشر فی الهدی ، ط: رشیدیه)

▭ ولایجوز ذبح الهدایا إلّا فی الحرم سواء کان تطوّعاً أو غیره ، قال تعالیٰ فی جزاء الصید: ﴿ هدیاً بالغ الکعبة ﴾ فکان أصلاً فی کل دم وجب کفارة . (فتح القدیر : (۳/۱۶۳) کتاب الحج ، باب الهدی ، ط: رشیدیه)

▭ العنایة : (۳/۱۶۳) کتاب الحج ، باب الهدی ، ط: رشیدیه .

(۳) وأمّا میقات أهل الحرم والمراد به کل من کان داخل الحرم ، سواء کان أهله أو لا ، مقیماً به أو مسافراً . فالحرم للحج والحل للعمرة ، والأفضل إحرامها من التنعیم من معتمر عائشة رضی اللّٰه عنها . (غنیة الناسک : (ص: ۵۷ ، ۵۸) باب المواقیت ، فصل : وأمّا میقات أهل الحل ، ط: إدارة القرآن) =

میقات سے جھوٹ بول کر احرام کے بغیر گزرنا

میقات سے گزرنا

میقات سے باہر رہنے والا جب مکہ مکرمہ کے ارادہ سے میقات سے احرام کے بغیر گزر جاتا ہے تو اس پر حج یا عمرہ واجب ہو جاتا ہے، اگر ایسا شخص حج کرے گا تو یہ حج واجب ہوگا۔(۱)

= إرشاد الساری : (ص: ۱۱۷) باب المواقیت ، فصل : فی الصنف الثالث ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

الفتاویٰ الهندیة : (۱/۲۲۱) کتاب المناسک ، الباب الثانی فی المواقیت ، ط: رشیدیه .

وقد یتغیر المیقات بتغیر الحال ...... البستانی أو المکی إذا خرج إلی الآفاقی ، صار حکمه حکم أهل الآفاق ، لاتجوز له مجاوزة میقات أهل الآفاق ، وهو یرید مکّة أو الحرم إلّا محرماً . (غنیة الناسک : (ص: ۵۸) باب المواقیت ، فصل : ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۱۱۸) باب المواقیت ، فصل : قد یتغیر المیقات بتغیر الحال ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

من وصل إلی مکان علی وجه مشروع صار حکمه حکم أهله ، وهنا لما وصل إلی مکّة محرماً بالعمرة وفرغ منها صار فی حکم المکی سواء ساق الهدی أم لا ، فإذا أراد الإحرام بالحج فمیقاته الحرم ، أو العمرة فالحل ، ومثل ذلک یقال فی الحلی ، وهو من کان داخل المیقات فإن میقاته للحج أو العمرة الحل ، فإذا أحرم من الحرم فعلیه دم إلّا أن یعود کما مر . (الشامیة : (۲/۵۸۱) کتاب الحج ، باب الجنایات ، مطلب : لایجب الضمان بکسر آلات اللهو ، ط: سعید)

(۱) (و) یجب (علی کل من دخل مکّة بلا إحرام) بکل مرّة (حجة أو عمرة) . (الدر المختار مع رد المحتار : (۲/۵۸۳) کتاب الحج ، باب الجنایات ، مطلب : لایجب الضمان بکسر آلات اللهو ، ط: سعید)

غنیة الناسک : (ص: ۶۲) باب مجاوزة المیقات بغیر إحرام ، فصل : فی مجاوزة الآفاقی وقته ، مطلب : فی دخول الآفاقی مکّة بغیر إحرام ، ط: إدارة القرآن .

إرشاد الساری : (ص: ۱۱۳) باب الواقیت ، النوع الثانی ، المیقات المکانی ، فصل : فی مجاوزة المیقات بغیر إحرام ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

میقات کن لوگوں کے لئے ہے

میقات ان لوگوں کے لئے ہے جو میقات سے باہر ساری دنیا میں کہیں بھی رہتے ہوں۔(۱)

میقات کیا ہے؟

نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کی نشاندہی پر مکہ مکرمہ کے چاروں طرف کچھ مقامات متعین فرمائے ہیں، جہاں پہنچ کر مکہ مکرمہ جانے والوں پر حج یا عمرہ کا احرام باندھنا واجب ہے، ان مقامات کو ''میقات'' کہتے ہیں اور اس کی جمع ''مواقیت'' آتی ہے، مواقیت کا تعین صحیح احادیث میں منقول ہے اور یہ پابندی میقات سے باہر رہنے والوں پر عام ہے، جب بھی وہ لوگ مکہ مکرمہ کے قصد سے میقات کی حدود میں داخل ہوں، خواہ کسی تجارتی غرض سے جارہے ہوں یا دوست احباب اور رشتہ داروں سے ملنے کے لئے جارہے ہوں بہر حال بیت اللہ کا یہ حق ان کے ذمہ ہے کہ میقات سے احرام باندھ کر مکہ مکرمہ میں داخل ہوں، اگر حج کا وقت ہے تو حج کا احرام ورنہ عمرہ کا احرام باندھیں، اور پہلے بیت اللہ کا یہ حق ادا کریں پھر اپنے اپنے کام میں مشغول ہوں۔(۲)

(۱) والمواقيت جمع الميقات وهو مشترك بين الوقت المعين والمكان المعين ، والمراد هنا هو الثانى ؛ لأنّ المراد مواقيت الإحرام أى المواضع الّتى لايجاوزها إلّا محرماً . (مجمع الأنهر : (۱/ ۳۹۱) كتاب الحج ، مواقيت الحج ، ط: دار الكتب العلمية)

مواقيت الإحرام) الموضع الّتى لايتجاوزها الإنسان إلّا محرماً . (درر الحكان شرح غرر الأحكام : (۱/ ۲۱۸) كتاب الحج ، تقديم الإحرام على المواقيت ، ط: دار إحياء الكتب العربى)

غنية الناسک : (ص: ۵۰) باب المواقيت ، ط: إدارة القرآن .

(۲) وأمّا بيان مكان الإحرام ، مكان الإحرام هو المسمى بالميقات فنحتاج إلى بيان المواقيت وما يتعلق بها من الأحكام فنقول : وبالله التوفيق المواقيت تختلف باختلاف النّاس . والنّاس فى=

ہاں اگر صرف جدہ یا مدینہ منورہ جانے کی نیت ہے، مکہ مکرمہ جانے کی نیت نہیں ہے تو میقات سے احرام باندھنا ضروری نہیں ہے۔(۱)

= حق المواقيت أصناف ثلاثة ، صنف منهم يسمون أهل الآفاق ، وهم الّذين منازلهم خارج المواقيت الّتى وقت لهم رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم وهى خمسة ، كذا روى فى الحديث : " أنّ رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم : وقت لأهل المدينة : ذا الحليفة ، ولأهل الشام : الجحفة ، ولأهل نجد : قرن ، ولأهل اليمن : اليلملم ، ولأهل العراق : ذات عرق ، وقال صلى اللّٰه عليه وسلم هن لأهلهنّ ولمن مرّ بهنّ من غير أهلهنّ ممن أراد الحج أو العمرة " . وصنف منهم يسمون أهل الحل وهم الّذين منازلهم داخل المواقيت الخمسة خارج الحرم كأهل بستان بنى عامر وغيرهم ، وصنف منهم يسمون أهل الحرم ، وهم أهل مكّة ، أما الصنف الأوّل فميقاتهم ما وقت لهم رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم لايجوز لأحد منهم أن يجاوز ميقاته إذا أراد الحج أو العمرة إلّا محرماً ...... وروى عن ابن عباس رضى اللّٰه عنهما أنّ رجلاً سأله ، وقال : إنّى أحرمت بعد الميقات فقال له : إرجع إلى الميقات فلبّ ، وإلّا فلا حج لک ، فإنّى سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يقول : " لايجاوز أحد الميقات إلّا محرماً " ، سواء أراد بدخول مكّة النسک من الحج أو العمرة أو التجارة أو حاجة أخرىٰ عندنا . (بدائع الصنائع : (۲/۱۶۳ ، ۱۶۴) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بنيان مكان الإحرام ، ط: سعيد)

☐ تبيين الحقائق : (۲/۷) كتاب الحج ، ط: الإمدادية ملتان .

☐ فتح القدير : (۲/۴۲۴) كتاب الحج ، فصل : فى المواقيت ، ط: رشيديه .

☐ (قوله : ونظم حدود الحرم ابن الملقن) هو من علماء الشافعية ، ونقل عن شرح المهذب للنووى أن ناظم الأبيات المذكورة القاضى أو الفضل النويرى ، أن على الحرم علامات منصوبة فى جميع جوانبه نصبها إبراهيم الخليل عليه الصلاة والسلام ، وكان جبرائيل يريه مواضعها ثم أمر النّبى صلى اللّٰه عليه وسلم بتجديدها ، ثم عمر ثم عثمان ثم معاوية ، وهى إلى الآن ثابتة فى جميع جوانبه إلّا من جهة جدة وجهة الجعرانة فإنّها ليس فيها أنصاب . (الشامية :على الدر : (۲/۴۷۹) كتاب الحج ، مطلب فى المواقيت ، قبيل : فصل فى الإحرا ، ط: سعيد)

(۱) أمّا إذا قصد موضعًا من الحل كخليص وجدة حل له مجاوزته بلا إحرام . (الدر المختار مع رد المحتار : (۲/۴۷۷) كتاب الحج ، مطلب : فى المواقيت ، ط: سعيد)

☐ رجل دخل بستان بنى عامر ــ وفى التجريد : أو غيره ــ لحاجة ، فله أن يدخل مكّة بغير إحرام . (التاتارخانية : (۲/۳۵۹) كتاب الحج ، الفصل الرابع : فى بيان مواقيت الإحرام وما يلزم لمجاوزتها بغير إحرام ، ط: قديمى)

1 هذا إذا جاوز هذه المواقيت الخمسة يريد الحج أو العمرة أو دخول مكّة أو الحرم بغير =

میقات کی حکمت

پہلے زمانے میں لوگ حج کے لئے دنیا کے مختلف اطراف وجوانب سے پیدل اور سمندری سفر کر کے لمبی لمبی مسافت طے کر کے آتے تھے، اگر گھر سے ہی احرام باندھ کر آنا واجب ہوتا تو بڑی مشکل اور دقت ہوتی، اس لئے نبی کریم ﷺ نے ہماری مصلحت، آسانی اور فائدے کے لئے مکہ مکرمہ کے چاروں طرف خاص خاص مشہور مقامات مقرر کر دیئے کہ اس جگہ سے اللہ تعالیٰ کے دربار کی تعظیم اور احترام کے لئے خاص احرام باندھنے کی صورت بنا کر داخل ہونا ضروری ہے اور مدینہ طیبہ کی میقات سب میقاتوں سے زیادہ فاصلہ پر مقرر کی، کیونکہ مدینہ طیبہ کو وحی نازل ہونے کی جگہ، ایمان کا مرکز اور دار الہجرت ہونے کا شرف حاصل ہے، اسلئے اس کے باشندوں کو سب سے زیادہ احترام اور تعظیم کرنا چاہیئے، دین میں جس کا مرتبہ جتنا بڑا ہوتا ہے اس کو مشقت بھی اتنی ہی زیادہ اُٹھانی پڑتی ہے۔(۱)

= إحرام فأمّا إذا لم يرد ذلک وإنّما أراد أن يأتی بستان بنی عامر أو غيره لحاجة فلا شيئ عليه ؛ لأنّ لزوم الحج أو العمرة بالمجاوزة من غير إحرام لحرمة الميقات تعظيما للبقعة وتمييزاً لها من بين سائر البقاع فی الشرف والفضيلة فيصير ملتزماً للإحرام منه فإذا لم يرد البيت لم يصر ملتزماً للإحرام فلايلزمه شيئ . (بدائع الصنائع : (۱۶۶/۲) كتاب الحج ، فصل: وأمّا بيان مكان الإحرام ، ط: سعيد)

تحفة الفقهاء : (۳۹۴/۱) كتاب الحج ، باب الإحرام ،ط : دار الكتب العلمية .

(۱) أقول : الأصل فی المواقيت أنّه لما كان الإتيان إلى مكّة شعثًا تاركاً لغلواء نفسه مطلوباً ، وكان فی تكليف الإنسان أن يحرم من بلده حرج ظاهر ، فإنّ منهم من يكون قطره على مسيرة شهر و شهرين وأكثر . وجب أن يخص أمكنة معلومة حول مكّة يحرمون منها ، ولايؤخرون الإحرام بعدها ، ولا بدّ أن تكون تلک المواضع ظاهرة مشهورة ، ولا تخفى على أحد وعليها مرور أهل الآفاق ، فاستقرأ ذلک ، وحكم بهذه المواضع .

واختار لأهل المدينة أبعد المواقيت ؛ لأنّها مهبط الوحی ومأرز الإيمان ودار الهجرة وأوّل قرية آمنت بالله ورسوله ، فأهلها أحق بأن يبا لغوا فی إعلاء كلمة الله ، وأن يخصوا بزيادة =

میقات کے اندر رہنے والے

میقات کے اندر رہنے والے جب بھی چاہیں مکہ مکرمہ میں احرام کے بغیر جاسکتے ہیں ان پر احرام باندھ کر آنا لازم نہیں ہے۔(۱)

میقات کے باہر سے آنے والے

☆......جو بھی شخص میقات کے باہر سے مکہ مکرمہ آئے گا،اس کے لئے میقات پر یا میقات سے پہلے حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آنا لازم ہے، گویا ایسے شخص پر حج یا عمرہ لازم ہوجاتا ہے،خواہ اس شخص کا مکہ مکرمہ آنا حج یا عمرہ کی نیت سے ہو یا کسی اور ضروری کام سے مکہ مکرمہ آنا چاہتا ہو، یا صرف حرم شریف میں جمعہ کی نماز کے لئے یا طواف کے لئے آنا چاہتا ہو ہر صورت میں حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر آنا ضروری ہے۔

= طاعة اللّه ، وأيضًا فهي أقرب الأقطار الّتي آمنت في زمان رسول اللّه صلى اللّه عليه وسلم ، وأخلصت إيمانها بخلاف جؤاثي والطائف ، ويمامة ، وغيرها فلاحرج عليها . (حجة اللّه البالغة : (۱۰۶/۲) من أبواب الحج ، صفة المناسک ، المواقيت في الحج ، ط: دار الكتب العلمية)

▭ مراعاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح : (۳۴۸/۸) تحت رقم الحديث : ۲۵۴۰ ، كتاب المناسک ، الفصل الأوّل ، ط: إدارة البحوث العلمية)

▭ شرح صحيح البخاري لابن بطال : (۳۷۳/۱۰) كتاب الاعتصام بالكتاب والسنة ، باب ماذكر النبي (صلى اللّه عليه وسلم) وحض على اتفاق أهل العلم وما أجمع عليه الحرمان مكّة والمدينة ...... الخ ، ط: مكتبة الرشد)

(۱) وأمّا ميقات أهل الحرم ، وهم أهل داخل المواقيت إلى الحرم ...... فالحل للحج والعمرة ، وإحرامهم من دويرة أهلهم أفضل ، وحل لهم دخول مكّة بلا إحرام مالم يريدوا نسكاً . (غنية الناسک : (ص: ۵۵) باب المواقيت ، فصل ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساري : (ص: ۱۱۶) باب المواقيت ، فصل : في الصنف الثاني ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

▭ الشامية : (۵۸۲/۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، مطلب : لايجب الضمان بكسر آلات اللهو ، ط: سعيد .

خلاصہ یہ کہ میقات کے باہر والے کسی بھی مقصد سے مکہ مکرمہ آئیں گے تو ان پر میقات سے احرام باندھ کر آنا ضروری ہوگا۔

☆......اگر کوئی شخص میقات سے احرام کے بغیر گزر گیا تو اس پر لازم ہے کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے پہلے میقات پر واپس لوٹے اور وہاں سے احرام باندھ کر جائے۔

☆......اگر وہ میقات پر واپس نہیں لوٹا تو اس کے ذمہ دَم واجب ہوگا۔

☆......جو شخص میقات سے احرام کے بغیر مکہ مکرمہ چلا جائے اس پر حج یا عمرہ لازم ہے، اگر ایک سے زائد مرتبہ احرام کے بغیر میقات سے گزر گیا تو ہر بار ایک حج یا عمرہ اور ایک ایک دَم بھی واجب ہوگا۔(۱)

(۱) آفاقی مسلم مكلف أراد دخول مكّة أو الحرم ، ولو لتجارة أو سياحة وجاوز آخر وقته غير محرم ثم أحرم أو لم يحرم ، أثم ولزمه دم ، وعليه العود إلى ميقاته الّذى جاوزه أو إلى غيره ...... فإن لم يعد ولا عذر له ...... عليه الإثم والدم بالاتفاق. (غنية الناسک : (ص: ٦٠) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، فصل : فى مجاوزة الآفاقى وقته ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد السارى : (ص: ١١٣ ، ١١٤) باب المواقيت ، فصل : فى مواقيت أهل الآفاق ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ الدر مع الرد : (٢/٥٧٩ ، ٥٨٠) كتاب الحج ، باب الجنايات ، مطلب : لايجب الضمان بكسر آلات اللهو ، ط: سعيد .

☐ (ومن دخل) أى من أهل الآفاق (مكّة) أو الحرم (بغير إحرام فعليه أحد النسكين) أى من الحج أو العمرة ، وكذا عليه دم المجاوزة أو العود (فإن عاد إلى ميقات) ...... (سقط به) ...... (وإن لم يعد إلى وقت) أى بل أحرم بعد المجاوزة (لم يسقط الدم ...... ولو دخلها مراراً) أى بغير إحرام (فعليه لكل دخول نسک : حج أو عمرة) بيان لنسک ، وكذا لكل دخول دم مجاوزة . (إرشاد السارى : (ص: ١٢٣ ، ١٢٤) باب المواقيت ، فصل : فى مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسک : (ص: ٦٢) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، فصل : فى مجاوزة الآفاقى وقته ، مطلب : فى دخول الآفاقى مكّة بغير إحرام ، ط: إدارة القرآن .

☐ الدر مع الرد : (٢/٥٨٣) كتاب الحج ، باب الجنايات ، مطلب : لايجب الضمان بكسر آلات اللهو ، ط: سعيد .

میقات کے رہنے والے

جو لوگ عین میقات پر رہنے والے ہیں، (یعنی میقات سے باہر نہیں ہیں) یا میقات اور حرم شریف کے درمیان رہتے ہیں اگر وہ حج یا عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ جائیں گے تو ان پر احرام باندھنا واجب ہوگا، اور اگر حج یا عمرہ کے ارادے سے نہ جائیں تو ان کے لئے احرام باندھ کر جانا ضروری نہیں ہے، احرام کے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل ہو سکتے ہیں۔

ایسے ہی وہ آفاقی جو وہاں حج یا عمرہ کے بعد مقیم ہوگیا وہ بھی ان کے حکم میں ہے، یا کوئی آفاقی شخص کسی ضرورت سے کسی جگہ حل میں اپنے وطن سے گیا اور وہاں سے مکہ مکرمہ کا ارادہ ہوگیا تو وہ مکہ مکرمہ بغیر احرام کے آسکتا ہے، وہ حل والوں کے حکم میں ہے، اور حل والوں کے لئے احرام کے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل ہونا جائز ہے۔(۱)

میقاتِ مدینہ سب سے زیادہ فاصلہ پر کیوں؟

''مدینہ منورہ کی میقات سب سے دور کیوں؟'' عنوان دیکھیں۔

---

(۱) هم الّذين منازلهم فى نفس الميقات أو داخل الميقات إلى الحرم فوقتهم الحل أى ميقاتهم ...... للحج والعمرة ، وهم فى سعة أى جواز و رخصة و عدم لزوم كفارة مالم يدخلوا أرض الحرم أى بلا إحرام ، ومن دويرة أهلهم أفضل أى لهما ، ولهم دخول مكّة بغير إحرام إذا لم يريدوا نسكاً وإلّا ...... فيجب ...... وكذلك أى مثل حكم أهل الحرم كل من دخل الحرم من غير أهله وإن لم ينو الإقامة .... (إرشاد السارى : (ص: ۱۱۶ ، ۱۱۷) باب المواقيت ، فصل فى الصنف الثانى والثالث ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ وحل لأهل داخلها) يعنى لكل من وجد فى داخل المواقيت دخول مكّة غير محرم) مالم يرد نسكاً للحرج . (الدر مع الرد : (۴۷۸/۲) كتاب الحج ، مطلب : فى المواقيت ، ط: سعيد)

▭ غنية الناسک : (ص: ۵۵) باب المواقيت ، فصل : وأمّا ميقات أهل الحل ، ط: إدارة القرآن .

میقات واپس آنا کب واجب ہوتا ہے؟

اگر میقات سے باہر رہنے والا عاقل بالغ مرد یا عورت احرام کے بغیر میقات سے گزر گیا اور اس کا مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا ارادہ ہے تو اگر میقات واپس آنے کا وقت ہے اور حج فوت ہونے کا اندیشہ نہیں ہے یا جان و مال کی ہلاکت کا ڈر بھی نہیں ہے یا بیمار نہیں تو میقات واپس آنا واجب ہے، اگر اب تک احرام نہیں باندھا تو میقات میں آکر احرام باندھنا ضروری ہے اور اگر میقات کے بعد احرام باندھ لیا تھا تو میقات میں واپس آکر تلبیہ پڑھنا لازم ہے ورنہ دَم لازم ہوگا اور توبہ واستغفار کرنا بھی لازم ہوگا۔(۱)

میقات واپس آنے سے دَم ساقط ہوتا ہے یا نہیں؟

☆......اگر میقات سے باہر رہنے والا عاقل وبالغ مرد یا عورت مکہ مکرمہ میں

---

(۱) آفاقی مسلم مكلف أراد دخول مكّة أو الحرم ...... ، وجاوز آخر مواقيته غير محرم ، ثم أحرم أو لم يحرم ، أثم ولزمه دم ، وعليه العود إلى ميقاته الّذى جاوزه أو إلى غيره ...... فإن لم يعد ولا عذر له أثم أخرى لتركه العود الواجب ، فإن كان له عذر ، كخوف الطريق أو الانقطاع عن الرفقة أو ضيق الوقت أو مرض شاق ، ونحو ذلك فأحرم من موضعه ، ولم يعد إليه لم يأثم بترك العود ، وعليه الإثم والدم بالاتفاق ...... فإن عاد قبل أن يشرع فى نسك ، ولبى عند الميقات ...... سقط الإثم والدم عندنا إلّا أن تجديد التلبية عند الميقات شرط عند الإمام ...... وإن خاف فوت الحج إذا عاد محرماً مايجب عدم العود ، ويمضى فى إحرامه . (غنية الناسک : (ص: ۶۰ ، ۶۱) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، فصل : فى مجاوزة الآفاقى وقته ، ط: إدارة القرآن)

▭ (من جاوز وقته ، غير محرم ، فعليه العود إلى وقت وإن لم يعد فعليه دم ...... فإن عاد قبل شروعه فى طواف أو وقوف سقط إن لبّى منه) أى من الميقات ، على فرض أنّه أحرم بعده ، وإلّا فلا بدّ أن ينوى ويلبّى ليصير محرما حينئذٍ . (إرشاد السارى : (ص: ۱۱۸ ــ ۱۲۰) باب المواقيت ، فصل : فى مجاوزة الميقات بغير إحرام ،ط : الإمداديه ، مكّة المكرّمة)

▭ الدر مع الرد : (۲/ ۵۷۹ ، ۵۸۰) كتاب الحج ، باب الجنايات ، مطلب : لايجب الضمان بكسر آلات اللهو ، ط: سعيد .

داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہے، خواہ حج وعمرہ کی نیت سے ہو یا کسی اور غرض سے تو میقات سے یا اس سے پہلے احرام باندھ کر جانا ضروری ہے، اگر احرام کے بغیر میقات سے گزر گیا تو واپس میقات آ کر احرام باندھ کر جانا ضروری ہے ورنہ دَم لازم ہوگا، اور اگر میقات سے احرام کے بغیر گزرنے کے بعد آگے کسی جگہ پر احرام باندھ لیا ہے تو مکہ مکرمہ پہنچنے سے پہلے یا مکہ مکرمہ میں پہنچنے کے بعد حج کا کوئی فعل مثلاً طواف شروع کرنے سے پہلے واپس میقات پر آ کر تلبیہ پڑھ لیا تو دَم ساقط ہو جائے گا۔

اگر حج کے کچھ افعال مثلاً طواف کا ایک چکر لگانے کے بعد میقات واپس آیا تو دَم ساقط نہیں ہوگا (دَم بھی دینا ہوگا اور توبہ واستغفار بھی کرنا ہوگا) (۱)

---

(۱) آفاقی مسلم مکلف أراد دخول مکّة أو الحرم ، ولو لتجارة أو سیاحة وجاوز آخر وقته غیر محرم ، ثم أحرم أو لم یحرم ، أثم ولزمه دم ، وعلیه العود إلی میقاته الّذی جاوزه أو إلی غیره أقرب أو أبعد وإلی میقاته الّذی جاوزه أفضل . ... فإن عاد قبل أن یشرع فی نسک ولبّی عند المیقات سقط الإثم والدم ...... وإن عاد بعد ماطاف شوطاً أو وقف بعرفة ، أو استلم الحجر ، وقطع التلبیة ، وکان محرماً بالعمرة ، لایسقط بالإتفاق . (غنیة الناسک: (ص: ۶۰) باب مجاوزة المیقات بغیر إحرام ، فصل : فی مجاوزة الآفاقی وقته ، ط: إدارة القرآن)

🗁 (من جاوز وقته ، غیر محرم ، ثم أحرم أ ولا ، فعلیه العود) أی یجب علیه الرجوع (إلی وقت) أی إلی میقات من المواقیت ، وکان أقربها إلی مکّة ، ولم یتعین علیه العود إلی خصوص میقاته الّذی تجاوز عنه بلا إحرام ...... (وإن لم یعد) مطلقاً (فعلیه دم) لمجاوزة الوقت ...... (فإن عاد قبل شروعه فی طواف أو وقوف سقط إن لبّی منه) أی من المیقات ، علی فرض أنّه أحرم بعده ، وإلاّ فلا بدّ أن ینوی ویلبّی لیصیر محرما حینئذٍ ...... (وإن عاد بعد شروعه کأن استلم الحجر أو وقف بعرفة لا یسقط) أی الدم . (والعود إلی میقاته) أی الّذی تجاوزه (أفضل ، ولیس بشرط) أی فی سقوط الدم ...... (بل إلیه وغیره سواء فی سقوط الدم) . (إرشاد الساری : (ص: ۱۱۸ ـــ ۱۲۱) باب المواقیت ، فصل : فی مجاوزة المیقات بغیر إحرام ، ط : الإمدادیه ، مکّة المکرّمة)

🗁 الدر مع الرد : (۲/۵۷۹ ، ۵۸۰) کتاب الحج ، باب الجنایات ، مطلب : لایجب الضمان بکسر آلات اللهو ، ط: سعید .

میقات سے واپس آنے کے لئے کسی بھی میقات میں آسکتا ہے

اگر میقات سے باہر رہنے والا آدمی میقات سے احرام باندھے بغیر مکہ مکرمہ آ گیا تو واپس میقات آ کر احرام باندھنا ضروری ہے، اگر میقات سے احرام کے بغیر گزرنے کے بعد حل یا حرم میں احرام باندھ لیا ہے تو میقات واپس آ کر تلبیہ پڑھ کر جانا ضروری ہے ورنہ دَم لازم ہوتا ہے اور توبہ واستغفار کرنا بھی ضروری ہوتا ہے تا کہ میقات سے احرام کے بغیر آنے کی وجہ سے جو گناہ ہوا ہے وہ معاف ہو جائے، اور میقات واپس آنے کے لئے پانچ میقاتوں میں سے کسی بھی میقات میں واپس آنا کافی ہے، جس میقات سے احرام کے بغیر گزر کر آیا ہے اسی میقات پر واپس جانا واجب نہیں، البتہ افضل ہے۔(۱)

---

(۱) آفاقی مسلم مکلف أراد دخول مكّة أو الحرم ، ولو لتجارة أو سياحة وجاوز آخر وقته غير محرم ، ثم أحرم أو لم يحرم ، أثم ولزمه دم ، وعليه العود إلى ميقاته الّذى جاوزه أو إلى غيره أقرب أو أبعد وإلى ميقاته الّذى جاوزه أفضل . ... فإن عاد قبل أن يشرع في نسک ولبّى عند الميقات سقط الإثم والدم ...... وإن عاد بعد ماطاف شوطاً أو وقف بعرفة ، أو استلم الحجر ، وقطع التلبية ، وكان محرماً بالعمرة ، لايسقط بالإتفاق . (غنية الناسک: (ص: ٦٠) باب مجاوزة الميقات بغير إحرام ، فصل : في مجاوزة الآفاقي وقته ، ط: إدارة القرآن)

🗀 (من جاوز وقته ، غير محرم ، ثم أحرم أ ولا ، فعليه العود) أى يجب عليه الرجوع (إلى وقت) أى إلى ميقات من المواقيت ، وكان أقربها إلى مكّة ، ولم يتعين عليه العود إلى خصوص ميقاته الّذى تجاوز عنه بلا إحرام ...... (وإن لم يعد) مطلقاً (فعليه دم) لمجاوزة الوقت ...... (فإن عاد قبل شروعه في طواف أو وقوف سقط إن لبّى منه) أى من الميقات ، على فرض أنّه أحرم بعده ، وإلاّ فلا بدّ أن ينوى ويلبّى ليصير محرما حينئذٍ ...... (وإن عاد بعد شروعه كأن استلم الحجر أو وقف بعرفة لا يسقط) أى الدم . (والعود إلى ميقاته) أى الّذى تجاوزه (أفضل ، وليس بشرط) أى في سقوط الدم ...... (بل إليه وغيره سواء في سقوط الدم) . (إرشاد السارى : (ص: ١١٨ ــ ١٢١) باب المواقيت ، فصل : في مجاوزة الميقات بغير إحرام ، ط : الإمداديه ، مكّة المكرّمة)

🗀 الدر مع الرد : (٥٧٩/٢ ، ٥٨٠) كتاب الحج ، باب الجنايات ، مطلب : لايجب الضمان بكسر آلات اللهو ، ط: سعيد .

اور وہ پانچ میقات یہ ہیں: ذوالحلیفہ (بیرعلی)، جحفہ (رابغ)، قرن المنازل، یلملم، ذاتِ عرق۔(۱)

میقات والوں کے لئے اشہر حج میں عمرہ کرنا

☆......میقات کے اندر رہنے والا یا عین میقات پر رہنے والا اگر اس سال حج کا ارادہ رکھتا ہے تو اس شخص کے لئے اشہر حج میں عمرہ کرنا مکروہ ہے، اور اگر اس سال حج کا ارادہ نہیں ہے تو اشہر حج میں عمرہ کرنا مکروہ نہیں ہے۔(۲)

باقی اشہر حج کے علاوہ باقی دنوں میں جب بھی چاہے عمرہ کرسکتا ہے، شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) (قوله : مواقيت الإحرام ذو الحليفة و ذات عرق والجحفة و قرن و يلملم لأهلها ولمن مربها) أى الأمكنة الّتى لايتجاوزها الآفاقى إلّا محرماً خمسة . (البحر الرائق : (۳۱۷/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد)

▭ تبيين الحقائق : (۶/۲) كتاب الحج ، ط: امداديه ملتان .

▭ غنية الناسک : (ص: ۵۰) باب المواقيت ، ط: إدارة القرآن .

(۲) ويكره فعلها فى أشهر الحج لأهل مكّة ومن بمعناهم) أى من المقيمين ومن فى داخل الميقات ؛ لأنّ الغالب عليهم أن يحجوا فى سنتهم فيكونوا متمتعين . وهم عن التمتع ممنوعون وإلّا فلا منع للمكى عن العمرة فى أشهر الحج إذا لم يحج فى تلک السنة ، ومن خالف فعليه البيان وإتيان البرهان . (إرشاد السارى : (ص: ۶۵۶) باب العمرة م، فصل : فى وقتها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۹۹) باب العمرة وتسمّٰى الحج الأصغر ، تنبيه ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۴۷۳/۲) كتاب الحج ، مطلب : أحكام العمرة ، ط: سعيد .

(۳) (السنة) أى أيّامها (كلها وقت لها) أى لجوازها . (إرشاد السارى : (ص: ۶۵۵) باب العمرة ، فصل : فى وقتها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ وتصح فى كل السنة ولكن يكره تحريماً إنشاء ها بالإحرام فى خمسة أيّام . (غنية الناسک : (ص: ۱۹۷) باب العمرة و تسمى الحج الأصغر ، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر مع الرد : (۴۷۳/۲) كتاب الحج ، مطلب : أحكام العمرة ، ط: سعيد .

☆......اسی سال حج کا ارادہ ہوتے ہوئے عمرہ کیا پھر حج کیا تو حدودِ حرم میں دَمِ جبر دینا لازم ہوگا۔(۱)

میقاتی

''میقاتی'' کا مطلب ہے: میقات کا رہنے والا۔

مَیل

احرام کی حالت میں ضرورت کے لئے غسل کرنا جائز ہے البتہ مَیل دور کرنا مکروہ ہے۔(۲)

میلین اخضرین

☆......''میلین اخضرین'' سبز ستونوں کو کہتے ہیں، صفا اور مروہ کے درمیان مسجد حرام کی دیوار میں ایک مخصوص جگہ کے دونوں جانب سبز رنگ کے ستون لگے ہوئے ہیں اور آج کل سبز ٹیوب لائٹ بھی لگی ہوئی ہے، ان دونوں سبز ستونوں کی درمیانی جگہ کو ''میلین اخضرین'' کہتے ہیں، اس ستون سے چھ ہاتھ پہلے سے اور

---

(۱) لیس لأهل مكّة وأهل المواقيت ومن بينهما وبين مكة تمتّع فمن تمتّع منهم كان عاصيًا ومسيئًا وعليه لإسائته دم . (إرشاد الساری : (ص: ۳۸۵ ، ۳۸۶) باب التمتّع ، فصل : فی تمتّع المكیّ ، ط: الإمدادیة ، مكّة المكرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۲۲۰) باب التمتّع ، فصل : ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۵۳۹/۲) كتاب الحج ، باب التمتّع ، ط: سعید .

(۲) (الغسل) أی الاغتسال بالماء القراح وماء الصابون والأشنان ویكره بالسدر كما سبق لكن یستحب أن لایزول الوسخ بأی ماء كان بل یقصد الطهارة أو دفع الغبار والحرارة . (إرشاد الساری : (ص: ۱۷۲) باب الإحرام ، فصل : فی مباحاته ، ط: الإمدادیة ، مكّة المكرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۹۱) باب الإحرام ، فصل : فی مباحات الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

مجمع الأنهر : (۳۹۸/۱) كتاب الحج ، فصل : فی بیان الإحرام ، ط: دار الكتب العلمیة.

بعد والے سبز ستون کے چھ ہاتھ بعد تک سعی کرنے والے دوڑ کر چلتے ہیں۔(۱)

☆......خیال رہے کہ تیز دوڑنا مسنون نہیں ہے بلکہ متوسط طریقہ سے اتنا دوڑنا چاہیئے کہ رمل سے زیادہ اور بہت تیز دوڑنے سے کم رفتار ہو، بہت تیز دوڑنا صحیح نہیں ہے، اگر چہ اس کی وجہ سے دَم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔(۲)

☆......سبز ستونوں کے درمیان، درمیانی چال سے دوڑنا صرف مردوں کے لئے ہے، عورتوں کے لئے نہیں ہے، عورتیں اپنے معمول کی رفتار پر چلیں گی، بعض

---

(۱) ثم يتوجه إلى الصفاء ويصعد عليه حتى يرى البيت من الباب لا من فوق الجدار إن أمكنه وإلاَّ فقدر مايمكنه ويستقبل البيت ويرفع يديه حذو منكبيه جاعلاً بطنها نحو السماء كما للدعاء فيحمد الله تبارک و تعالىٰ ويثنى عليه ويكبّر ثلاثًا ويهلل ويصلى على النّبى صلى الله عليه وسلم ثم يدعو للمسلمين ولنفسه بما شاء ويكرر الذكر مع التكبير ثلاثًا ويطيل القيام عليه ولايعجل ثم يهبط نحو المروة داعيًا ذاكراً ماشياً على هينته حتى إذا كان دون الميل المعلق فى ركن المسجد ، قيل : بنحو ستة أذرع سعى سعيًا شديداً فى بطن الوادى حتى يجاوز الميلين بفناء المسجد و فناء دار العباس . (إرشاد السارى : (ص: ۲۴۲ ، ۲۴۳) باب السعى بين الصفاء والمروة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۲۹ ، ۱۳۰) باب السعى بين الصفاء والمروة ، فصل : فى كيفية أداء السعى ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۵۰۰ ، ۵۰۱) كتاب الحج ، مطلب : فى السعى بين الصفاء والمروة ، ط: سعيد .

(۲) ويستحب أن يكون السعى بين الميلين فوق الرمل دون العدو . وهو سنة فى كل شوط فلو تركه أو هرول فى جميع السعى فقد أساء ولا شيئ عليه (أى من الدم والصدقة) . (مناسک الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص: ۲۴۵ ، ۲۴۶) باب السعى بين الصفاء والمروة ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۳۰) باب السعى بين الصفاء والمروة ، فصل : فى كيفية أداء السعى ، ط: إدارة القرآن .

الهندية : (۱/۲۲٦) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

الدر مع الرد : (۲/۵۰۱) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، مطلب فى السعى بين الصفاء والمروة ، ط: سعيد .

خواتین بھی مردوں کی طرح دوڑنے لگتی ہیں، یہ صحیح نہیں ہے اگرچہ اس کی وجہ سے دَم یا صدقہ واجب نہیں ہوتا۔(۱)

میلین اخضرین کے درمیان

''سعی میں دوڑنا'' عنوان دیکھیں۔(۲/ ۴۵۹)

---

(۱) ۷. الإسراع (أو العدو) للذكور في وسط المسعى بين الميلين الأخضرين الملاصقين لجدار المسجد، فوق الرمل، دون الجرى فى ذهابه إلى الصفاء وعودته من المروة، اتباعاً للسنة كما رواه مسلم. وأمّا الأنثٰى والخنثٰى فتمشى فى الكل. (الفقه الإسلامى وأدلّته: (۳/ ۱۷۳) الباب الخامس، الحج والعمرة، الفصل الأوّل: أحكام الحج والعمرة، المبحث الخامس: أركان الحج والعمرة، المطلب الثالث: السعى، ثانياً: سنن السعى، ط: دار الفكر بيروت)

▭ البحر العميق: (۳/ ۱۲۷۳) الباب العاشر فى دخول مكّة وفى الطواف والسعى، فصل فى ركعتى الطواف، ط: مؤسّسة الريان المكتبة المكيّة،

▭ إرشاد السارى: (ص: ۲۴۳) باب السعى بين الصفاء والمروة، ط: إمدادية مكّة المكرّمة.

نابالغ

نابالغ پر حج فرض نہیں ہے، البتہ بالغ ہونے کے بعد اگر مالدار صاحب استطاعت ہوگا تو حج کرنا فرض ہوگا۔(۱)

نابالغ بچوں کا احرام

☆......اگر نابالغ بچہ ہوشیار اور سمجھدار ہے تو وہ خود احرام باندھے اور حج کے تمام افعال بالغ کی طرح خود ادا کرے، اور اگر چھوٹا ہے سمجھدار نہیں ہے تو اس کا ولی اس کی طرف سے اس کا احرام باندھے۔(۲)

☆......اگر ناسمجھ چھوٹا بچہ خود احرام باندھے یا خود حج کے افعال ادا کرے تو یہ احرام اور حج کے افعال صحیح نہیں ہونگے، البتہ سمجھدار بچہ اگر خود احرام باندھے اور حج

---

(۱) الثالث : البلوغ وهو شرط الوجوب والوقوع عن الفرض ، لا عن الجواز والصحة فلايجب على صبى أى مميّز أو غير مميّز فلو حج أى مميّز بنفسه أو غير مميّز بإحرام وليّه فهو نفل أى فحجّه نفل لا فرض ، لكونه غير مكلّف فلو أحرم ثم بلغ فلو جدّد إحرامه يقع عن فرضه وإلّا لا .
(إرشاد السارى : (ص: ۵۰) باب شرائط الحج ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)
غنية الناسک : (ص: ۱۳) باب شرائط الحج ، فصل ، ط: إدارة القرآن .
الدر مع الرد : (۴۵۸/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

(۲) فصل : فى إحرام الصّبى : ينعقد إحرام المميّز للنفل لا للفرض ويصح أداؤه بنفسه ولايصح من غيره أى غير الصبى المميز الاداء ولا الإحرام بل يصحّان من وليه له فيحرم عنه من كان أقرب . (مناسک الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص: ۱۵۷ ، ۱۵۸) باب الإحرام ، فصل فى إحرام الصّبى ، ط: مكتبه إمدادية مكّة المكرّمة)
غنية الناسک : (ص: ۸۳) باب الإحرام ، فصل فى إحرام الصّبى والمجنون والعبد والأمة ، ط: إدارة القرآن .
الدر مع الرد: (۴۶۶/۲) کتاب الحج، ط:سعید۔

کے افعال خود ادا کرے تو صحیح ہو جائیں گے۔(۱)

☆......سمجھدار بچہ کی طرف سے ولی احرام نہیں باندھ سکتا۔(۲)

☆......سمجھدار بچہ جو افعال خود کر سکتا ہے خود کرے اور اگر خود نہیں کر سکتا ہے تو اس کا ولی کرے، البتہ طواف کے بعد دو رکعت نماز بچہ خود پڑھے ولی نہ پڑھے کیونکہ نماز میں نیابت جائز نہیں ہے۔(۳)

☆......سمجھدار بچہ خود طواف کرے،اور ناسمجھ کو گود میں لے کر طواف کرائے۔(۴)

(۱،۲) أنّه لایجوز أداء الحج من مجنون وصبی لایعقل کما لایجب علیها ، ونقل غیره صحة حجهما ...... بل التوفیق بحمل الأوّل علی أدائهما بأنفسهما والثانی علی فعل الولی . (رد المحتار علی الدر المختار : (۴۵۹/۲) کتاب الحج ، ط: سعید)

🗀 قال محمد فی الأصل والصبی الّذی یحج له أبوه یقضی المناسک ویرمی الجمار وأنّه علی وجهین الأوّل إذا کان صبیاً لایعقل الأداء بنفسه وفی هذا الوجه إذا أحرم عنه أبوه جاز وإن کان یعقل الأداء بنفسه یقضی المناسک کلها یفعل مثل مایفعله البالغ ، فهو کالصریح فی أنّ إحرامه عنه إنّما یصحّ إذ اکان لایعقل . (رد المحتار علی الدر المختار : (۴۶۶/۲) کتاب الحج ، ط: سعید)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۱۵۷ ، ۱۵۸) باب الإحرام ، فصل : فی إحرام الصبی ، ط: المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

🗀 غنیة الناسک : (ص: ۸۳) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی والمجنون والعبد والأمة ، ط: إدارة القرآن .

(۳،۴) فالممیز لایصلح النیابة عنه فی الإحرام ولا فی أداء الأفعال إلّا فیما لایقدر علیه فیحرم بنفسه ویقضی المناسک کلها بنفسه ویفعل کما یفعل البالغ ، أمّا غیر الممیز فلایصح أن یحرم بنفسه ؛ لأنّه لایعقل النیة ولایقدر التلفظ بالتلبیة وهما شرطا فی الإحرام ، ......ویقضی به المناسک کلها وینوی عنه حین یحمله فی الطواف و جاز النیابة عنه فی کل شیئ إلّا فی رکعتی الطواف فتسقط .... (غنیة الناسک : (ص: ۸۳ ، ۸۴) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی والمجنون والعبد والأمة ، ط: إدارة القرآن)

🗀 رد المحتار علی الدر المختار : (۴۶۶/۲) کتاب الحج ، ط: سعید .

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۱۵۸ ، ۱۵۹) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی ، ط: المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

☆......ولی کو چاہیئے کہ بچہ کو احرام کے ممنوعات سے بچائے، اگر کوئی ممنوع فعل بچہ کرلے گا تو اس کی جزاء بچہ یا ولی پر واجب نہیں ہوگی۔(۱)

☆......بچہ کا احرام لازم نہیں ہوتا، بچہ اگر تمام افعال چھوڑ دے یا بعض چھوڑ دے تو اس پر یا اس کے ولی پر کوئی جزاء اور قضاء واجب نہیں ہوگی۔(۲)

☆......بچہ کا سب سے قریب ولی جو بچہ کے ساتھ ہو وہ بچہ کے احرام کی نیت کرے مثلاً باپ، بھائی، اگر دونوں ساتھ ہوں تو باپ کو بچہ کی طرف سے احرام کی نیت کرنی چاہیئے، اگر بھائی وغیرہ بھی احرام کی نیت کرے گا تو بھی جائز ہے۔(۳)

---

(۱) وینبغی لولیّه أن یجنّبه من محظورات الإحرام، وإن ارتکبها لاشیئ علیه ولا علی ولیه. (مناسک الملا علی القاری مع إرشاد الساری: (ص: ۱۵۹) المکتبة الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک: (ص: ۸۴) باب الإحرام، فصل فی إحرام الصبی، ط: إدارة القرآن.

▭ البحر العمیق: (۶۸۴/۲، ۶۸۵) الباب السابع: فی الإحرام، الفصل الخامس: إحرام الصبی والمجنون والسفیه، ظ: مؤسّسة الریان المکتبة المکیّة.

(۲) وإحرام الصبی ینعقد غیر لازم فلایلزمه المضی فیه، فلو فسخه أو ترک أرکان الحج کلها أو بعضها أو ترک واجباته کذلک لا جزاء علیه ولاقضاء. (غنیة الناسک: (ص: ۸۴) باب الإحرام، فصل فی إحرام السبی، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری: (ص: ۱۵۹) باب الإحرام، فصل فی إحرام الصبی، ط: المکتبة الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

▭ البحر العمیق: (۶۸۶/۲، ۶۸۷) الباب السابع: فی الإحرام، الفصل الخامس: إحرام الصبی والمجنون والسفیه، ظ: مؤسّسة الریان المکتبة المکیّة.

(۳) بل یصحان من ولیه فیحرم عنه من کان أقرب إلیه فلو اجتمع والد وأخ یحرم له الوالد. (مناسک الملا علی قاری مع إرشاد الساری: (ص: ۱۵۸) باب الإحرام،فصل فی إحرام الصبی، ط: المکتبة الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک: (ص: ۸۴) باب الإحرام، فصل فی إحرام الصبی والمجنون والعبد والأمة، ط: إدارة القرآن.

▭ البحر العمیق: (۶۸۸/۲) الباب السابع فی الإحرام، الفصل الخامس: إحرام الصبی والمجنون والسفیه، ط: مؤسّسة الریّان،المکتبة المکیّة.

نابالغ بچوں کے حج کا طریقہ

☆......نابالغ لڑکے یا لڑکیاں دو طرح کی ہیں: ایک سمجھدار لڑکے اور لڑکیاں ہیں جو حج کی نیت کر کے تلبیہ پڑھ سکتے ہیں، اور حج کے افعال ادا کرنے کی سمجھ رکھتے ہیں۔

دوسرے بہت ہی چھوٹے اور ناسمجھ لڑکے اور لڑکیاں ہیں جو نیت اور حج کے افعال کی سمجھ نہیں رکھتے، دونوں کے حج کے طریقے مختلف ہیں:

☆......سمجھ دار بچوں کے حج کا طریقہ یہ ہے کہ وہ بڑوں کی طرح خود نیت کر کے تلبیہ پڑھ کر احرام باندھیں گے، اور حج کے وہ تمام افعال جو خود کرنے پر قادر ہیں وہ خود کریں گے، ان میں ولی کی نیابت درست نہیں ہے، ایسے لڑکے اور لڑکیاں تمام ارکان وواجبات خود ادا کریں۔(۱)

☆......ناسمجھ بچوں کا والد اور اگر والد نہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ اس کا سب سے قریب ترین ولی، بچہ کو غسل کرا کے احرام کی دو چادریں لپیٹ دے اور بچہ کی طرف سے حج کی نیت کر کے تلبیہ پڑھے، اس طرح بچہ محرم ہو جائے گا، اب ولی بچہ کو احرام کے ممنوعات سے بچاتا رہے اور بچہ کو ساتھ لے کر حج کے تمام افعال ادا کرائے، جن افعال میں نیت کی ضرورت ہو جیسے طواف، ان میں بچہ کی طرف سے خود نیت کرے، اس کو اُٹھا کر طواف اور سعی کرائے، یا اپنے طواف اور سعی کے بعد اس کے لئے طواف

---

(۱) فالمميّز لايصلح النيابة عنه فی الإحرام ولا فی أداء الأفعال إلّا فيما لايقدر عليه فيحرم بنفسه و يقضی المناسک كلها بنفسه ويفعل كما يفعل البالغ . (غنية الناسک : (ص: ۸۳ ، ۸۴) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی ، ط: إدارة القرآن)

شامی : (۴۶۶/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

إرشاد الساری : (ص: ۱۵۸ ، ۱۵۹) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

اور سعی خود کرے یا اپنی مدد سے کرائے۔(۱)

☆ ......ایسے ناسمجھ بچوں سے طواف کے بعد دو رکعت واجب الطّواف ساقط ہو جائیں گے،اس لئے ولی ان کی طرف سے دو رکعت واجب الطّواف نہ پڑھے۔(۲)

☆ ......اس کو ساتھ لئے بغیر اپنی رمی کے بعد اس کے لئے رمی کرے یا بچہ کو ساتھ لے کر اس کے ہاتھ پر کنکریاں یکے بعد دیگرے رکھ کر بچے سے کرائے۔(۳)

(۱،۲) أمّا غير المميز فلا يصح أن يحرم بنفسه ؛ لأنّه لايعقل النية ولا يقدر التلفظ بالتلبية ، وهما شرطان فى الإحرام ، كما مرّ ، وكذا لايصح طوافه لاشتراط النية له أيضًا بل يحرم له وليّه ، والأقرب أولىٰ فالوالد أولىٰ من الأخ والظاهر أنّه شرط الأولوية (شرح) وينبغى للولى أن يجرّده قبل الإحرام ويلبسه إزاراً و رداءً ، وإذا أحرم له ينبغى أن يجتنبه من محظورات الإحرام ، ولو ارتكب محظوراً لاشيئ عليهما ، ويقضى به المناسك كلها وينوى عنه حين يحمله فى الطواف ، وجاز النيابة عنه فى كل شيئ إلاَّ فى ركعتى الطواف فتسقط . (غنية الناسک : (ص: ۸۳ ، ۸۴) باب الإحرام ، فصل فى إحرام الصبى ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۱۵۸ ، ۱۵۹) باب الإحرام ، فصل فى إحرام الصبى ، ط: إمدادية مكّة المكرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۴۶۶/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

(۳) وعن جابر رضى اللّٰه عنه قال : حججنا مع رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم معنا النساء والصبيان فلبّينا عن الصبيان ورمينا عنهم ، رواه أحمد ، ...... وأمّا الرمى عن الصبيان فمحمولٌ على غير المميِّز ، وأمّا من يميّز ويعلم ماهية الرمى وكيفيته ولو بالتعلّم فيرمى عن نفسه . (البحر العميق : (۶۸۵/۲) الباب السابع : فى الإحرام ، الفصل الخامس : إحرام الصبى والمجنون والسفيه ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۱۵۹) باب الإحرام ، فصل فى إحرام الصبىّ ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ غنية الناسک : (ص: ۸۴) باب الإحرام ، فصل فى إحرام الصبى والمجنون والعبد والأمة ، ط: إدارة القرآن والعلوم الإسلامية .

▭ فإن قدر الصغير ونحوه على الرمى وجوباً وإن عجز عن تناول الأحجار ، ناولها له وليّه . وإن عجز عن الرمى استحب للولى أن يضع الحجر فى يده ، ثم يرمى به بعد رميه عن نفسه . (الفقه الإسلامى وأدلّته : (۲۲/۳) الباب الخامس : الحج و العمرة ، الفصل الأوّل : أحكام الحج والعمرة ، المبحث الثانى ، المطلب الأوّل : شروط الحج والعمرة ، ط: دار الفكر)

☆ ......دونوں قسم کے بچوں کا حج بالاجماع فرض نہیں ہوگا بلکہ نفلی حج ہوگا اور ولی کو اس کا ثواب ملے گا۔(۱)

☆ ......اور اگر ناسمجھ بچہ نے لوگوں کو دیکھ کر یا کسی کے کہنے پر خود احرام باندھ کر حج کیا تو اس حج کا اعتبار نہ ہوگا اور یہ حج نہ فرض ہوگا اور نہ نفل۔(۲)

☆ ......دونوں قسم کے بچوں کا احرام لازم نہیں ہے یعنی اگر بچہ نے احرام باندھنے کے بعد احرام کو فسخ کردیا، یا حج کے تمام یا بعض ارکان وواجبات کو ترک کردیا تو اس پر نہ تو کچھ جزاء واجب ہوگی اور نہ ہی قضاء واجب ہوگی، ایسی حالت میں اس کا نفلی حج بھی مکمل نہیں ہوگا۔(۳)

---

(۱) الثالث والرابع : البلوغ والعقل ، فلایجب علی صبیّ ومجنون ، ولو حجا ففی البدائع ، لایجوز أداء الحج من مجنون وصبیّ لایعقل ، کما لایجب علیهما ، ونقل ابن أمیر حاج وغیره عن مشایخنا صحة حجهما والتوفیق بحمل الأوّل علی أدائهما بأنفسهما والثانی علی فعل الولی ، ویقع نفلاً لهما (غنیة الناسک: (ص:۱۳) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن)

▭ الدر مع الرد : (۴۶۶/۲) کتاب الحج ، ط: سعید .

▭ إرشاد الساری : (ص: ۵۰) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الشرط الثالث : البلوغ ، ط: المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .و (ص: ۸۶) النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض ، الشرط الخامس : البلوغ ، أیضًا .

(۲) أمّا غیر الممیّز فلا یصح أن یحرم بنفسه ؛ لأنّه لایعقل النیة ولایقدر التلفظ بالتلبیة وهما شرطان فی الإحرام . (غنیة الناسک : (ص: ۸۳) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۵۸) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی ، ط: المکتبة الإمدادیة مکّة المکرّمة.

▭ البحر العمیق : (۶۸۶/۲) الباب السابع فی الإحرام ، الفصل الخامس : إحرام الصبی والمجنون والسفیه ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة .

(۳) وإحرام الصبی ینعقد غیر لازم فلایلزمه المضی فیه ، فلو فسخه أو ترک أرکان الحج کلها أو بعضها أو ترک واجباته کذلک لاجزاء علیه ولاقضاء . (غنیة الناسک : (ص: ۸۴) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی ، ط: إدارة القرآن)

▭ البحر العمیق : (۶۸۶/۲ ، ۶۸۷) الباب السابع فی الإحرام ، الفصل الخامس : إحرام الصبی والمجنون والسفیه ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة . =

نابالغ کا حج

☆......نابالغ کا حج نفلی ہوتا ہے، بالغ ہونے کے بعد اگر وہ مالدار ہو، حج کرنے کی استطاعت ہوتو اس پر حج فرض ہوگا، اور زندگی میں دوبارہ ایک مرتبہ حج کرنا لازم ہوگا۔(۱)

☆......اگر کسی نابالغ لڑکے نے حج کیا اور وہ صاحب شعور بھی ہے یعنی عقلمند اور ہوشیار ہے، حج کے اعمال کے مقاصد کو جانتا ہے، تو اس کا حج ہو جائے گا تاہم بالغ نہ ہونے کی وجہ سے فریضۂ حج اس سے ساقط نہ ہوگا، بالغ ہونے کے بعد اگر مالدار ہونے کی وجہ سے حج کرنے کی استطاعت ہوگی تو دوبارہ حج کرنا فرض ہوگا۔(۲)

نابینا

☆......اگر نابینا پر حج فرض ہے، اور وہ اپنے ساتھ کسی کو اپنی خدمت کے لئے لے جانے کی استطاعت رکھتا ہے تو وہ ایسی حالت میں خود بھی جا کر حج کرسکتا ہے اور

= ▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۵۹) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی ، ط: المکتبة الإمدادية ، مکّة المکرّمة .

(۱) الثالث : البلوغ ، وهو شرط الوجوب والوقوع عن الفرض لا عن الجواز والصحة ، فلا يجب علی صبی أی مميّز أو غير مميّز ، فلو حج أی مميّز بنفسه أو غير مميّز بإحرام وليّه فهو نفل أی فحجّه نفل لا فرض ؛ لكونه غير مكلف . (إرشاد الساری : (ص: ۵۰) باب شرائط الحج ، و: (ص: ۱۵۷) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی ، ط: المکتبة الإمدادية ، مکّة المکرّمة)

▭ غنية الناسک : (ص: ۱۳) باب شرائط الحج ، فصل ، و: (ص: ۸۳) باب الإحرام ، فصل فی إحرام الصبی والمجنون والعبد و الأمة ، ط: إدارة القرآن .

▭ وفی الخانية : ومن شرائط وجوب الحج اعتدال الحال بالعقل والبلوغ فلايجب علی الصبی ، فلو حج الصبیّ كان عليه حجة الإسلام إذا بلغ . (الفتاویٰ التاتارخانية : (۳۳۰/۲) کتاب الحج ، الفصل الأوّل فی بيان شرائط الوجوب ، ط: قديمی)

▭ الفتاویٰ العالمگيرية : (۲۱۷/۱) کتاب المناسک ، الباب الأوّل ، وأمّا شرائط وجوبه ، ط: رشيديه .

اگر چاہے تو حج بدل بھی کرا سکتا ہے، البتہ حج بدل کرانے کی صورت میں اگر زندگی میں اس کا عذر ختم ہو گیا اور بینائی دوبارہ بحال ہو گئی تو اس آدمی کے لئے دوبارہ خود جا کر حج کرنا لازم ہوگا، اور اگر موت تک نابینا رہا تو پہلے کا حج بدل کافی ہو جائے گا۔(۱)

☆ ......اگر نابینا پر حج فرض تھا اور اس نے زندگی میں نہ خود حج کیا اور نہ ہی کسی سے حج بدل کرایا تو اس صورت میں حج بدل کرانے کے لئے وصیت کرنا واجب ہوگا۔(۲)

☆ ......اگر نابینا پر بینائی کمزور ہونے سے پہلے حج فرض ہوا ہے تو بینائی کمزور ہونے کے بعد بھی اس پر حج واجب اور لازم ہے، اس صورت میں کسی دوسرے آدمی کو حج بدل کے لئے بھیجنا لازم ہے ورنہ حج بدل کے لئے وصیت کرنا لازم ہے۔(۳)

☆ ......اور اگر بینائی کمزور ہونے کے بعد اس کے پاس مال آیا ہے تو اس پر حج فرض نہیں ہوگا اور کسی کو حج بدل کے لئے بھیجنا یا وصیت کرنا بھی لازم نہیں ہوگا۔(۴)

(۱، ۲، ۳) فإن ملكه وهو صحيح فلم يحج من عامه حتى زالت الصحة ، فإنّه يتقرر دينا فى ذمته بالاتفاق فيجب عليه الإحجاج أو الإيصاء به عند الموت ...... ولو تكلّف هؤلاء الحج بأنفسهم سقط عنهم بالاتفاق ، حتى لو صحوا بعد ذلک لايجب عليهم الأداء ...... بخلاف ما لو أحجوا ، وهو آئسون عن الأداء بالبدن ثم صحوا وجب الأداء عليهم بأنفسهم وظهر نفلية الأوّل . (غنية الناسک : (ص: ۲۴) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن)

الفتاویٰ التاتارخانية : (۲/۳۲۵ ، ۳۲۶) كتاب الحج ، الفصل الأوّل فى بيان شرائط الوجوب ، ط: قديمى .

الفتاویٰ العالمگيرية : (۱/۲۱۸) كتاب المناسک ، الباب الأوّل ، أمّا شرائط وجوبه ، ط: رشيديه .

(۴) أمّا ظاهر المذهب عن أبى حنيفة رضى اللّٰه عنه فهو شرط الوجوب ، فلايجب الحج على المقعد الزمن والمفلوج ، ومقطوع الرجلين أو اليدين ، أو الرجل الواحدة ، والأعمى والمريض ، والمعضوب وهو الشيخ الكبير الّذى لايثبت على الراحلة بنفسه وإن ملكوا ما به الاستطاعة ، فليس عليهم الإحجاج أو الإيصاء وعندهما يجب الحج عليهم إذا ملكوا الزاد والراحلة ومؤنة من يرفعهم ويضعهم ، ويقودهم إلى المناسک ...... وأمّا ظاهر المذهب فصحّحه فى النهاية وقال فى البحر العميق وهو المذهب الصحيح ، .... (غنية الناسک : (ص: ۲۳، ۲۴) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن) =

ناپاک ہوگیا

اگر مرد یا عورت احرام کی حالت میں صحبت کے بغیر احتلام یا کسی اور عذر کی بناء پر ناپاک ہوجائیں تو ان پر دَم نہیں ہے، نیز ناپاکی کی وجہ سے احرام کی چادر کو بدلنا جائز ہے۔(۱)

ناپاکی کی حالت میں طواف کیا

☆......اگر جنابت یا حیض ونفاس کی حالت میں طواف کیا ہے تو طواف کی ساتوں قسموں کا حکم یہ ہے:

(۱)......''طوافِ زیارت''......اگر جنابت یا حیض ونفاس کی حالت میں پورا طوافِ زیارت کیا ہے تو ایک بدنہ یعنی بڑا جانور اونٹ یا گائے حدود حرم میں ذبح کرنا لازم ہوگا اور اگر ایسی حالت میں تین یا اس سے زیادہ طواف کے چکر لگائے تو دَم دینا لازم ہوگا (دَم ایک بکرا یا گائے یا اونٹ کے ساتویں حصہ کو کہتے ہیں اور دَم کا جانور

= البحر العميق : (۱/۳۷۴) الباب الثالث : فی مناسک الحج ، شرائط الحج ، أمّا الشرط الثانی : وهو شرط وجوب الأداء ، النوع الأوّل : سلامة البدن عن الأمراض ، والعلل ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة)

إرشاد الساری : (ص: ۷۰ ، ۷۱ ، ۷۲) باب شرائط الحج ، النوع الثانی : شرائط الأداء ، الشرط الأوّل ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۱) أمّا الدواعی : فإن نظر إلی فرج امرأته بشهوة فأمنٰی ، وإن تكرر ذلک أو تفكر فأنزل أو احتلم فلا شیئ عليه سوی الغسل . (غنية الناسک : (ص: ۲٦۷ ، ۲٦۸) باب الجنايات ، الفصل السادس فی الجماع و دواعيه ، ط: إدارة القرآن)

الفتاویٰ العالمگيرية : (۱/۲۴۴) كتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنايات ، الفصل الرابع فی الجماع ، ط: رشيديه .

الفقه الإسلامی وأدلّته : (۳/۲۴۴ ، ۲۴۵) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل ، المبحث العاشر : محظورت الإحرام أو ممنوعاته ، ومباحاته ، الأصل الثالث : النساء ، ط: دار الفكر.

بدائع الصنائع : (۲/۱۹۵) كتاب الحج ، فصل : وأمّا مايرجع إلی توابع الجماع ، ط: سعيد.

حدودِ حرم میں ذبح کرنا ضروری ہے۔)اور اگر پاکی کے بعد طواف کا اعادہ کرلیا جائے تو بدنہ اور دَم ساقط ہوجائے گا۔(۱)

(۲)......''طوافِ عمرہ''......اگر جنابت یا حیض ونفاس کی حالت میں عمرہ کا طواف کیا تو جرمانہ میں ایک دَم یعنی بکری کی قربانی لازم ہوگی، اور اگر پاک ہونے کے بعد دوبارہ طواف کرلیا تو دَم ساقط ہوجائے گا۔(۲)

(۳)......''طوافِ وداع''......حیض ونفاس والی عورت پر طوافِ وداع معاف ہے، ان پر یہ طواف واجب نہیں ہے اور اگر جنابت کی حالت میں طوافِ وداع کرلیا تو جرمانہ میں ایک دَم دینا لازم ہوگا اور اگر پاک ہونے کے بعد طواف

---

(۱) ولو طاف للزيارة جنباً أو حائضًا أو نفساء كله أو أكثره وهو أربعة أشواط فعليه بدنة، ويقع معتدا بـه فـي حـق التـحـلل ، ويصير عاصيًا ويعيده طاهراً حتماً فإن أعاده سقطت عنه البدنة ...... ولو لم يعد وبعث بدنة أجزأه ، ثم إن أعاده في أيّام النحر فلا شيئ عليه ، وإن أعاده بعدها سقطت عنه البدنة ولزمه الشـاة لـلتـأخير ، ولو طاف أقله جنبًا فعليه شاة ، فإن أعاده وجبت عليه صدقة لكل شوط نصف صاع لتـأخيـر الأقـل مـن طـواف الـزيارة . (غنية الناسک : (ص: ۲۷۲) باب الجنايات ، فصل فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الأوّل : فی ترک الواجب فی طواف الزيارة ، ط: إدارة القرآن)

إرشـاد الساری : (ص: ۴۸۸، ۴۸۹) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فی أفعال الحج ، فصل فی حكم الجنايات فی طواف الزيارة ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الـفتـاویٰ الهـنـدية : (۱/ ۲۴۵ ، ۲۴۶) كتـاب الـمـناسک ، الباب الثامن فی الجنايارت ، الفصل الخامس فی الطواف والسعی والرمل ورمی الجمار ، ط: رشيديه .

(۲) ولـو طاف للعمرة كله أو أكثره أو أقلّه ولو شوطاً جنباً أو حائضًا أو نفساء أو محدثًا فعليه شاة ، لا فـرق فيـه بيـن الـكثيـر والـقـليـل والـجـنـب والمحدث ...... ولو أعاده سقط عنه الدم. (غنية الـنـاسـک : (ص: ۲۷۶) بـاب الـجـنـايات ، فصل فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الرابع : فی ترک الواجب فی طواف العمرة ، ط: إدارة القرآن)

إرشـاد الساری : (ص: ۴۹۹ ، ۵۰۰) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فی أفعال الحج ، فصل : فی الجناية فی طواف العمرة ،ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

الـفتاویٰ التاتارخانية : (۲/ ۳۹۰) كتاب الحج ، الفصل السابع : فی الطواف و السعی ، م: جئنا إلى طواف العمرة ، ط: قديمی .

دوبارہ کرلے گا تو دَم ساقط ہوجائے گا۔(۱)

(۴)......''نذر کا طواف''......اگر کسی نے طواف کرنے کی نذر مانی تو وہ طواف واجب ہوجاتا ہے، اگر جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں نذر کا طواف کیا جائے گا تو جرمانہ میں ایک دَم دینا لازم ہوگا، اور پاکی کی حالت میں طواف دوبارہ کرنے سے دَم معاف ہوجائے گا۔(۲)

(۵)......''طوافِ قدوم''......جنابت، حیض ونفاس کی حالت میں طوافِ

---

(۱) وكذلك ليس على الحائض والنفساء طواف الصدر وفي التجريد : ولا شيئ عليهما بتركه . (الفتاوىٰ التاتارخانية : (۲/ ۳۹۱) كتاب الحج ، الفصل السابع في الطواف والسعي ، م: جئنا إلى طواف الصدر ، ط: قديمي)

ولو طاف للصدر رجنباً فعليه شاة وإن طافه محدثاً فعليه لكل شوط صدقة ؛ لأنّه واجب ...... وبعده يخير بين إراقة الدم والرجوع بإحرام جديد بعمرة ولا شئ عليه لتأخيره . (غنية الناسك : (ص: ۲۷۵) باب الجنايات ، فصل : في ترك الواجب في أفعال الحج ، المطلب الثاني في ترك الواجب في طواف الصدر ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساري : (ص: ۴۹۷) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات في أفعال الحج ، فصل في الجناية في طواف الصدر ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الهندية : (۱/ ۲۴۶) كتاب المناسك ، الباب الثامن في الجنايات ، الفصل الخامس في الطواف والسعي والرمل ورمي الجمار ،ط : رشيديه .

(۲) الواجب دم على محرم بالغ ...... ولو ناسياً ...... (أو طاف للقدوم) لوجوبه بالشروع أو للصدر جنبًا) أو حائضًا أو للفرض محدثًا ...... إن لم يعده . (قوله : لوجوبه بالشروع) أشار إلى أن الحكم كذٰلك في كل طواف هو تطوع فيجب الدم لو طافه جنبًا والصدقة لو محدثًا ...... أفاد أن الكفارة تجب بترك الواجب الإصطلاحي بلا فرق بين الأقوىٰ والأضعف ...... (قوله : إن لم يعده) أي الطواف الشامل للقدوم والصدر والفرض ، فإن أعاده فلاشيئ عليه ، فإنّه متى طاف أي طواف مع أيّ حدث ثم أعاده سقط موجبه .... (الدر مع الرد : (۲/ ۵۵۰ ، ۵۵۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/ ۲۴۶ ، ۲۴۷) كتاب المناسك ، الباب الثامن : في الجنايات ، الفصل الخامس في الطواف والسعي والرمل ورمي الجمار ، ط: رشيديه .

غنية الناسك : (ص: ۲۷۵ ، ۲۷۶) باب الجنايات ، الفصل السابع في ترك الواجب في أفعال الحج ، المطلب الثاني : في ترك الواجب في طواف القدوم ، ط: إدارة القرآن .

قدوم کرنے سے جرمانہ میں ایک دَم دینا لازم ہوگا اور پاک ہونے کے بعد طواف دوبارہ کرنے سے دَم ساقط ہوجائے گا۔(۱)

(۶)......''طوافِ نفل''...... یہ طوافِ قدوم کی طرح ہے۔(۲)

(۷)......''طوافِ تحیہ''......اگر طواف نفل اور طواف تحیہ کو بھی جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں کیا گیا تو دَم دینا واجب ہوگا، اور پاک ہونے کے بعد طواف دوبارہ کرنے سے دَم ساقط ہوجائیگا۔(۳)

ناپاکی میں عمرہ کا طواف کیا

''عمرہ کا طواف ناپاکی میں کیا'' عنوان دیکھیں۔(۱۹۸/۳)

(۱، ۲) ولو طاف للقدوم أی کله أو أکثره علی ما هو الظاهر جنبًا فعلیه دم علی ما قاله بعض مشائخ العراق واختاره صدر الشریعة وقیل صدقة ...... ولو أعاده أی طواف القدوم طاهراً من الحدثین فی الجنابة أو الحدث أی فی طوافه الّذی طاف جنبًا أو محدثًا سقط عنه الجزاء من الدم والصدقة ...... وحکم کل طواف تطوع کحکم طواف القدوم . (إرشاد الساری : (ص: ۴۹۷، ۴۹۸) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل : فی الجنایة فی طواف القدوم ، ط: المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۲۷۵ ، ۲۷۶) باب الجنایات ، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الثالث فی ترک الواجب فی طواف القدوم ، ط: إدارة القرآن .

☜ الهندیة : (۲۴۶/۱ ، ۲۴۷) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الخامس فی الطواف والسعی والرمل ورمی الجمار ، ط: رشیدیه .

☜ الدر مع الرد : (۵۵۰/۲) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

(۳) السادس : طواف تحیة المسجد وهو مستحب لکل من دخل المسجد أی المسجد الحرام . (إرشاد الساری : (ص: ۲۰۲) باب أنواع الأطوفة وأحکامها ، السادس : طواف تحیة المسجد ، ...... وحکم کل طواف تطوع کحکم طواف القدوم ، (ص: ۴۹۸) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل فی جنایة فی طواف القدوم ، ط: المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

☜ غنیة الناسک : (ص: ۲۷۶) باب الجنایات ، الفصل السابع فی ترک الواجب فی أفعال الحج ، المطلب الثالث فی ترک الواجب فی طواف القدوم ، ط: إدارة القرآن .

☜ الدر مع الرد : (۵۵۰/۲) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید .

ناجائز آمدنی سے حج کرنا

ناجائز آمدنی سے حج نہیں کرنا چاہیئے، تاہم اگر کسی نے حرام آمدنی سے حج کر لیا تو حج کا فرض ادا ہو جائے گا لیکن مقبول حج کا ثواب نہیں ملے گا، اور ناجائز آمدنی کی رقم حج کے لئے خرچ کرنے کی وجہ سے گناہ بھی ہوگا۔(۱)

ناجائز طور پر قبضہ کی گئی رقم سے حج کرنا

☆......دوسرے کی چیز پر ناجائز طور پر قبضہ کرنا کبیرہ گناہ اور سنگین جرم ہے، قیامت کے دن ایک دانق کے بدلے میں سات سو مقبول نمازوں کا ثواب دینا پڑے گا، ایسا شخص جب حج پر جائے گا تو اس کو حج کا فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔(۲)

(۱) فإن الحج عبادة مركبة عن البدن والمال كما قدمنا ، ولذا قال فى البحر : ويجتهد فى تحصيل نفقة حلالٍ ، فإنّه لايقبل بالنفقة الحرام كما ورد فى الحديث ، مع أنّه يسقط الفرض عنه معها ولا تنافى بين سقوطه وعدم قبوله فلايثاب لعدم القبول ولايعاقب عقاب تارك الحج اهـ ؛ لأنّ عدم الترك يبتنى على الصحة وهى الاتيان بالشرائط ، والأركان ، والقبول المرتب عليه الثواب يبتنى على أشياء كحل المال والإخلاص ، كما لو صلى مرائيا أو صام واغتاب فإنّ الفعل صحيح لكنه بلاثواب ، والله تعالىٰ أعلم . (رد المحتار على الدر المختار : (۲/۴۵۶) كتاب الحج ، مطلب فيمن حج بمالٍ حرامٍ ، ط: سعيد)

▭ من حج بمال حرام سقط عنه الفرض ولايقبل حجّه ويكون عاصياً . (مناسك الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص: ۶۹۰) باب المتفرقات ، مسئلة : من حج بمال حرام ، ط: المكتبة المكيّة مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسك : (ص: ۲۱) باب شرائط الحج ، فصل : أمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن.

(۲) وذكر الإمام القشيرى رحمه الله فى شرحه للاسم المقسط الجامع : أنّه لو كان على العبد دانق وله عمل سبعين نبيًا ما دخل الجنة حتى يودى ذلك الدانق ، وذكر أنّه يعطى لصاحب الدانق فى دانقه يوم القيامة سبعمائة صلاة مقبولة ، فلايرضيه . (مختصر تذكرة القرطبى للشعرانى : (ص: ۱۱۳ ، ۱۱۴) باب ماجاء فى القصاص يوم القيامة لمن استطال فى حقوق الناس وفى حبسه لهم حتى ينتصفوا منه ، ط: دار الكتب العلمية ، بيروت)

▭ التذكرة فى أحوال الموتىٰ وأمور الآخرة للقرطبى : (ص: ۲۹۲) باب القصاص يوم القيامة الخ ، فصل : وإذا تقرر هٰذا ، ط: المكتبة التجارية ، مكّة المكرّمة .

حج پر جانے سے پہلے آدمی کو اس بات کا اہتمام کرنا چاہیئے کہ اس کے ذمہ اگر کسی کا حق واجب ہے تو اُسے ادا کردے، کسی کی امانت اس کے پاس ہے تو اُسے واپس کردے، کسی کی چیز ناجائز طور پر قبضہ کررکھی ہے تو اس کو واپس کردے، کسی کا حق دبا رکھا ہے تو ادا کردے، اس کے بغیر حج پر جائے گا تو صرف نام کا حج ہوگا۔(۱)

حدیث شریف میں ہے کہ ”ایک شخص دور دراز علاقہ سے بیت اللہ شریف کے سفر پر جاتا ہے، اس کے سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں، سفر کی وجہ سے بدن میل کچیل سے بھرا ہوا ہے، وہ رو رو کر اللہ تعالیٰ کو ”یارب، یارب“ کہہ کر پکارتا ہے حالانکہ اس کا کھانا حرام، لباس حرام، اس کی غذا حرام، تو اس کی دعاء کیسے قبول ہو؟ (۲)

---

(۱) ومن أهم مايهتم به المرء أن يجعل زاده في الحج من أطيب مكاسبه وأحلها ، فإن ذلك من أكبر الوسائل إلى أن يكون حجه مبروراً ، والحذر كل الحذر أن يحج بمال حرام ، فقد روى عن سيدنا رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم أنّه قال : إذا حج بالمال الحرام ، فقال : لبيك اللّٰهم لبيك ، ناداه مناد من السماء قال اللّٰه : لالبيك ولا سعديك حتى ترد ما في يديك...... وعن النّبي صلى اللّٰه عليه وسلم أنّه قال : ” ردّ دانق من حرام يعدل عند اللّٰه سبعين حجّة “ . (البحر العميق : (۱/۲۹۶ ، ۲۹۷) الباب الثاني : في الرقائق المتعلقة بالحج وأسراره ، الفصل الأوّل في العزم على الحج ومايتعلق بالسفر ، ط: مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة)

▭ إرشاد الساري : (ص: ۷) مقدمة في آداب مريد الحج ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة.

▭ غنية الناسك : (ص: ۳۴) باب ماينبغي لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن .

(۱) عن أبي هريرة قال : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم : إنّ اللّٰه طيب لايقبل إلّا طيبًا ، وإن اللّٰه أمر المؤمنين بما أمر به المرسلين ، فقال : ﴿ يأيّها الرّسل كلوا من الطّيّبات واعملوا صالحًا ﴾ ، وقال تعالىٰ : ﴿ يأيّها الّذين آمنوا كلوا من طيّبات ما رزقنكم ﴾ ، ثم ذكر الرجل يطيل السفر أشعث أغبر يمدّ يديه إلى السماء يارب يارب ، ومطعمه حرام ، ومشربه حرام ، وملبسه حرام ، وغذي بالحرام فأنّي يستجاب لذلك . رواه مسلم (مشكوٰة المصابيح : (ص: ۲۴۱) كتاب البيوع ، باب الكسب و طلب الحلال ، الفصل الأوّل ، ط: قديمي)

▭ صحيح المسلم : (۱/۳۲۶) كتاب الزكاة ، باب بيان أنّ اسم صدقة يقع على كل نوع من المعروف ، ط: قديمي .

▭ جامع الترمذي : (۲/۱۲۸) أبواب التفسير ، سورة البقرة ، ط: قديمي .

بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ ایک بالشت زمین ناجائز طور پر قبضہ کرنے سے سات طبقے زمین اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈال دی جائیں گی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ایسے آدمی کو سات طبقے زمین کے نیچے دھنسا دیا جائے گا۔(۱)

ناخن

عمرہ یا حج کرنے والا تمام ارکان ادا کرنے کے بعد حلق یا قصر کرنے سے پہلے اگر ناخن وغیرہ کاٹے گا تو دَم دینا لازم ہوگا، اس لئے کہ حلق یا قصر کے بعد ہی ہاتھ پاؤں کے ناخن کاٹنے چاہئیں اس سے پہلے نہیں۔

چاروں ہاتھ پاؤں کے ناخنوں کو ایک ہی مجلس میں کاٹے یا صرف ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کے ناخن کاٹے تو دَم دینا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) أن سعيد بن زيد قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : من ظلم من الأرض شيئًا طوّقه من سبع أرضين ...... عن سالم عن أبيه قال : قال النّبى صلى الله عليه وسلم : من أخذ من الأرض شيئًا بغير حقه خسف به يوم القيامة إلى سبع أرضين .... (صحيح البخارى : (۱/۴۵۳) رقم الحديث : ۲۴۵۲ ، ۲۴۵۴ ، أبواب المظالم والقصاص ، باب إثم من ظلم شيئًا من الأرض ، ط: الطاف اینڈ سنز)

صحيح المسلم : (۲/۳۲) كتاب المساقاة والمزارعة ، باب تحريم الظلم وغصب الأرض وغيرها ، ط: قديمى .

مشكوٰة المصابيح : (۲۵۴ ، ۲۵۶) كتاب البيوع ، باب الغصب والعارية ، الفصل الأوّل ، والثالث ، ط: قديمى

(۲) إذا قصّ أظافير يديه و رجليه أو يدٍ وإن قلّم أقل من يد أو رجل فعليه صدقة لكل ظفر نصف صاع إلى أن يبلغ ذلك دماً فينقص منه ماشاء .... (مناسك الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص: ۴۶۸ ، ۴۶۹) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثالث فى الحلق وإزالة الشعر وقلم الأظفار ، فصل فى قلم الأظفار ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد : (۲/۵۴۹) باب الجنايات ، ط: سعيد .

الفتاوىٰ العالمگيرية : (۱/۲۴۴) كتاب المناسك ، الباب الثامن فى الجنايات ، الفصل الثالث فى حلق الشعر و قلم الأظفار ، ط: رشيديه .

ناریل (Coconut) کا تیل

احرام کی حالت میں ناریل سرسوں اور زیتون کا تیل استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے، اگر محرم نے ناریل، سرسوں اور زیتون کا تیل ایک کامل عضو پر استعمال کیا تو دم لازم ہوگا، اور اگر ایک عضو سے کم پر لگایا تو صدقہ واجب ہوگا۔(۱)

---

(۱) ولو ادهن أى بدهن مطيب وهو ما القى فيه الأنوار ، كدهن البنفسج والورد والياسمين والبان والخيرى ، والظاهر أن هٰذه الأشياء لها دهن مأخوذ منها فيكون غير ما القى فيه الأنوار فإنّه نوع آخر من الدهن المطيب والمقصود أنّها و سائر الأدهان الّتى فيها طيب إذا استعمل به عضوًا كاملاً على ما فى البدائع فعليه دم أى اتفاقًا ، وفى الأقل من عضو صدقة . (لباب المناسک مع شرحه (إرشاد السارى) : (ص: ۳۵۹) باب الجنايات ، النوع الثانى : فى الطيب ، فصل فى الدهن ، ط: بيروت ، و: (ص: ۴۵۸ ، ۴۵۹) ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

☐ ونوع ليس بطيب بنفسهٖ ولكنه أصل للطّيب يستعمل على وجه التطيب ويستعمل على وجه الدواء كالزيت والشيرج ويعتبر فيه الاستعمال ، فإن استعمل استعمال الادهان فى البدن ، يعطى له حكم الطيب ، وإن استعمل فى ماكول أو شقاق رجل لايعطى له حكم الطيب كذا فى البدائع ، فإذا استعمل الطيب فإن كان كثيرًا فاحشًا ففيه الدم ، وإن كان قليلًا ففيه الصدقة ، كذا فى المحيط ...... حتى لو طيب به عضوا كاملا يكون كثيرا يلزمه دم ، وفيما دونه صدقة . (الهندية : (۱/۲۴۰) كتاب المناسک ، الباب الثامن : فى الجنايات ، الفصل الأوّل : فيما يجب بالتطيب والتدهن ، ط: رشيديه)

☐ بدائع الصنائع : (۲/۱۹۰) كتاب الحج ، فصل : وأما الّذى يرجع إلى الطيب ومايجرى مجراه ، ط: سعيد .

☐ سمت الزيت طيبا (فى حديث أم سلمة رضى اللّٰه تعالى عنها) ولأنّه أصل الطيب بدليل أنّه يطيب بالقاء الطيب فيه ، وإذ استعمله على وجه الطيب كان كسائر الادهان المطيبة ، ولأنّه يزيل الشعث الّذى هو علم الإحرام وشعاره ، وعلى ما نطق به الحديث ، فصار جارحا إحرامه بإزالة علمه فتكاملت جنايته فيجب الدم ...... ولو داوى بالزيت جرحه أو شقوق رجليه فلا كفارة عليه ؛ لأنّه ليس بطيب بنفسهٖ ، وإن كان أصل الطيب لكنه ما استعمله على وجه الطيب فلاتجب به الكفارة . (بدائع الصنائع : (۲/۱۹۰) كتاب الحج ، فصل : وأمّا الّذى يرجع إلى الطيب ومايجرى مجراه ، ط: سعيد)

☐ الهندية : (۱/۲۴۰) كتاب المناسک ، الباب الثامن : فى الجنايات ، الفصل : فيما يجب بالتطيب والتدهن ، ط: رشيديه .

البتہ علاج کے طور پر استعمال کرنے سے دم لازم نہیں ہوگا۔(۱)

ناسمجھ بچہ

☆......ناسمجھ چھوٹا بچہ اگر خود احرام باندھے گا یا خود حج کے افعال ادا کرے گا تو وہ صحیح نہیں ہوں گے۔(۲)

☆......ناسمجھ بچہ کو والدین یا ولی گود میں لے کر طواف کرائیں، وقوفِ عرفہ اور سعی کا بھی یہی حکم ہے البتہ رمی اس کی طرف سے دوسرا کوئی کرے۔(۳)

نافرمان بیٹے کا حج کو جانا

اگر بیٹا ماں، باپ کا نافرمان ہے، لیکن اس پر حج فرض ہے تو اس کو حج پر

---

(۱) أما إذا استعملهما على وجه التداوى أو الأكل فلاشيئ عليه بالاجماع . (غنية الناسک: (ص: ۲۴۸) باب الجنايات ، مطلب فى الادهان ، ط: إدارة القرآن)

🗀 وأمّا إذا استعمله على وجه التداوى أو الأكل فلا شيئ عليه ، أى اتفاقًا ، انتهى .(لباب المناسک مع شرحه (إرشاد السارى) : (ص: ۳۵۹) باب الجنايات ، النوع الثانى : فى الطيب، فصل : فى الدهن ، ط: بيروت ، و: (ص: ۴۵۹) ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

(۲) أمّا غير المميّز فلا يصح أن يحرم بنفسه ؛ لأنّه لايعقل النية ولايقدر على التلفظ بالتلبية وهما شرطان فى الإحرام . (غنية الناسک : (ص: ۸۳) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام الصّبى ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۱۵۸) باب الإحرام ، فصل فى إحرام الصبى ، ط: المكتبة الإمدادية، مكّة المكرّمة .

🗀 البحر العميق : (۲/۶۸۶) الباب السابع فى الإحرام ، الفصل الخامس : إحرام الصبىّ والمجنون والسفيه ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۱) أمّا غير المميّز فلا يصح أن يحرم بنفسه ؛ لأنّه لايعقل النية ولايقدر على التلفظ بالتلبية وهما شرطان فى الإحرام ...... بل يحرم له وليه ...... ويقضى به المناسک كلها وينوى عنه حين يحمله فى الطواف ، وجاز النيابة عنه فى كل شيئ إلاَّ فى ركعتى الطواف فتسقط .... (غنية الناسک : (ص: ۸۳ ، ۸۴) باب الإحرام ، فصل : فى إحرام الصّبى ، ط: إدارة القرآن)

🗀 رد المحتار على الدر المختار : (۲/۴۶۶) كتاب الحج ، ط: سعيد .

🗀 إرشاد السارى : (ص: ۱۵۸ ، ۱۵۹) باب الإحرام ، فصل فى إحرام الصبى ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

جانا لازم ہے اور حج کرنے سے حج کا فرض ادا ہو جائے گا، البتہ حج پر جانے والے کے لئے ضروری ہے کہ حج پر جانے سے پہلے تمام اہلِ حقوق کے حق ادا کردے اور سب سے حقوق معاف کرادے۔

نافرمان بیٹے کو چاہیئے کہ حج پر جانے سے پہلے والدین کو راضی کر لے اور معافی بھی مانگ لے، اور والدین کو بھی چاہیئے کہ بیٹے کو معاف کردیں ورنہ بیٹے کا نقصان ہوگا، اور والدین کو بھی معاف نہ کرنے کی صورت میں کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

اگر والدین معاف کردیں گے تو ہوسکتا ہے کہ اس کی حالت سدھر جائے اور وہ فرمانبردار، نیک اور صالح بن جائے، اس سے دونوں کو فائدہ ہوگا۔(۱)

ناک

احرام کی حالت میں ناک کو رومال یا کپڑے سے چھپانا مکروہ ہے، ہاتھ سے چھپانا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) وإذا عزم على الحج ينبغي له البداية بالتوبة بشروطها من رد المظالم إلى أهلها عند الإمكان وقضاء ماقصر في فعله من العبادات والندم على تفريطه في ذلك والعزم على عدم العود إلى مثل ذلك، والإستحلال عن ذوي الخصومات والمعاملات فإن ماتوا فالاستغفار لهم ...... وينبغي له تحصيل رضامن يكره له السفر بغير رضاه فإنّه إذا أراد أن يخرج إلى الحج وأحد أبويه كاره لذلك فإن كان محتاجاً إلى خدمته يكره وإن كان مستغنيًا، فلابأس به إذا كان الغالب على الطريق السلامة .... (غنية الناسك: (ص: ۳۴) باب ماينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن)

الفتاویٰ التاتارخانية: (۴۲۹/۲) كتاب الحج، الفصل العشرون في المتفرقات، ط: قديمي.

إرشاد الساري: (ص: ۹) مقدمة في آداب مريد الحج، فصل، ط: المكتبة الإمدادية، مكّة المكرّمة.

(۲) وتعصيب شيئ من جسده، والدخول تحت استار الكعبة إن أصاب رأسه أو وجهه وتغطية أنفه أو ذقنه أو عارضه بثوب. (مناسک الملا على القاري مع إرشاد الساري: (ص: ۱۷۱) باب الإحرام، فصل في مكروهات الإحرام، ط: المكتبة الإمدادية مكّة المكرّمة)

ولايمسک على أنفه ثوبا، ولا بأس بأن يضع يده على أنفه، ولايغطي فاه ولا ذقنه ولا =

نبی کریم ﷺ کی طرف سے حج کرنا

☆......نفل حج کا ثواب جناب نبی کریم ﷺ کی خدمت عالیہ میں پیش کرنا نہ صرف جائز بلکہ انتہائی خوش قسمتی اور سعادت کی بات ہے، اس میں نبی کریم ﷺ کے عظیم احسانات کی شکر گزاری اور عقیدت کا اظہار ہے۔

علامہ شامی رحمہ اللہ نے ردالمحتار میں علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد آپ کی طرف سے عمرہ فرمایا کرتے تھے، اور علامہ ابن الموفق نے نبی کریم ﷺ کی طرف سے ستر حج ادا فرمائے۔(۱)

☆......نفل حج کے علاوہ فرض حج کا ثواب کسی کو پہنچانا صحیح نہیں ہے۔(۲)

= عارضه . (الفتاویٰ التاتارخانية : (۳۷۲/۲) كتاب الحج ، الفصل الخامس : فيما يحرم على المحرم بسبب إحرامه ومالايحرم ، نوع منه فى لبس المخيط ، ط: قديمى)

▭ الفتاویٰ الهندية : (۲۲۴/۱) كتاب المناسك ، الباب الرابع فيما يفعله المحرم بعد الإحرام ،ط : رشيديه .

(۱) ألا ترى أن ابن عمر كان يعتمر عنه صلى الله عليه وسلم عمراً بعد موته من غير وصية ، وحج ابن الموفق وهو فى طبقة الجنيد عنه سبعين حجة .... (الشامية مع الدر : (۲۴۴/۲) كتاب الجنائز ، مطلب فى إهداء ثواب القراء ة للنّبى صلى الله عليه وسلم ، ط: سعيد)

▭ الأصل أن كل من أتى بعبادة ماله جعل ثوابها لغيره ...... (قوله : لغيرة) ...... قلت : وشمل إطلاق الغير النّبى صلى الله عليه وسلم ، ولم أر من صرّح بذلک من أئمتنا ، وفيه نزاع طويل لغيرهم ، والّذى رجحه الإمام السبكى و عامة المتأخرين منهم الجواز .... (الدر مع الرد : (۵۹۶/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ،ط : سعيد)

(۲) وفى البحر بحثًا أن إطلاقهم شامل للفريضة لكن لايعود الفرض فى ذمته ؛ لأنّ عدم الثواب لايستلزم عدم السقوط عن ذمته على أنّ الثواب لاينعدم كما علمت ...... وقيل لايجوز فى الفرائض .... (الشامية : (۵۹۵/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب : فى إهداء ثواب الأعمال للغير ، ط: سعيد)

▭ وظاهر إطلاقهم يقتضى أنّه لافرق بين الفرائض والنفل فإذا صلى فريضة وجعل ثوابها لغيره =

☆...... بار بار نفل حج کرنے والوں کو چاہیئے کہ نبی کریم ﷺ کی طرف سے بھی نفل حج کیا کریں۔

نجاست لگی تھی

اگر فرض، واجب یا نفل طواف کرتے وقت بدن یا کپڑے پر نجاست لگی ہوئی تھی تو کچھ واجب نہ ہوگا لیکن مکروہ ہے۔(۱)

نجاست لگی ہو طواف کے دوران بدن یا کپڑے پر

''طواف کے دوران بدن یا کپڑے پر نجاست لگی ہو'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

نذر

☆...... حج یا عمرہ کی نذر کرنے سے بھی حج یا عمرہ واجب ہوجاتا ہے، مثلاً کسی نے کہا کہ ''اللہ تعالیٰ کے واسطہ مجھ پر حج ہے'' یا صرف یہ کہا ''مجھ پر حج ہے'' تو ان الفاظ سے نذر ہوجائے گی، پورا کرنا واجب ہوگا۔

اگر کسی نے کہا ''اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس مرض سے شفاء دی یا میرے فلاں مریض کو شفاء دی تو مجھ پر حج یا عمرہ ہے'' تو شفاء ہونے پر حج یا عمرہ جس کی بھی نذر مانی

= فإنّه يصح لكن لايعود الفرض في ذمته ؛ لأنّ عدم الثواب لايستلزم عدم السقوط عن ذمته ولم أره منقولاً . (البحر الرائق : (۶۰/۳) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد)

▭ منحة الخالق على البحر : (۶۰/۳) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد)

(۳) الثاني قيل الطهارة عن النجاسة الحقيقية (أى سواء في الثياب الملبوسة أو الأعضاء البدنية وفي معناهما الأجزاء الأرضية عند بعضهم) والأكثر على أنّه سنة ...... فلو طاف وعليه قدر مايوارى العورة طاهر والباقي نجس جاز (أى ولايلزمه شيئ إلاّ أنّه يكره له ذلك وقيل عليه دم). (مناسك الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص: ۲۱۴) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل في واجبات الطواف ، الثاني الطهارة عن النجاسة الحقيقية ، ط: مكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسك: (ص: ۱۱۲) باب في ماهية الطواف وأنواعه فصل في واجبات الطواف، ط: إدارة القرآن.

▭ البحر العميق : (۱۱۳۵/۲) الباب العاشر في دخول مكّة وفي الطواف والسعى ، فصل في بيان أنواع الأطوفة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

ہوا سے پورا کرنا واجب ہوگا۔(۱)

جس طرح اللہ تعالیٰ کی طرف سے استطاعت ہونے کی صورت میں حج کرنا فرض ہوجاتا ہے اسی طرح اگر کوئی شخص حج کی نذر مانے تو وہ بھی واجب ہوجاتا ہے اور اس شخص پر حج کرنا ضروری ہوجاتا ہے، یہی حال تمام عبادات کا ہے، وہ اگرچہ خود واجب نہ ہوں مگر نذر ماننے سے واجب ہوجاتی ہیں۔(۲)

☆ حج فرض اور حج نذر دونوں ایک ہی طرح ادا کئے جاتے ہیں۔

نذر کا طواف ناپاکی کی حالت میں کیا

اگر کسی نے طواف کرنے کی نذر مانی تو طواف کرنا واجب ہوگا، اگر جنابت،

---

(۱) إذا قال للّٰه علی حجّة أو قال : علی حجّة یلزمه الوفاء سواء کان النذر مطلقًا أو معلقًا بشرطٍ بأن قال : إن قدم غائبی أو ان شفی اللّٰه مریضی فعلی حجّة مثلاً أو عمرة لزمه ما عیّن لکن لزومه عند وجود الشرط (أی إذا کان معلقًا) . (مناسک الملا علی القاری مع إرشاد الساری : (ص: ۶۵۷) باب النذر بالحج والعمرة ، ط: مکتبة إمدادیة مکّة المکرّمة)

▭ غنیة الناسک : (ص: ۳۴۷) باب النذر بالحج والعمرة ، فصل : فی النذر الصریح ، ط: إدارة القرآن .

▭ الفتاویٰ التاتارخانیة : (۴۲۴/۲) کتاب الحج ، الفصل الثامن عشر فی التزام الحج ، ط: قدیمی .

(۲) ومن نذر نذراً مطلقاً أو معلقًا بشرطٍ وکان من جنسه واجب أی فرض ...... وهو عبادة مقصودة ...... و وجد الشرط المعلق به لزم الناذر لحدیث " من نذر وسمّی فعلیه الوفاء بما سمّی " کصوم و صدقة و وقف واعتکاف واعتاق رقبة وحج ولو ماشیاً فإنّها عبادات مقصودة ، ومن جنسها واجب . (الدر مع الرد : (۷۳۵/۳) کتاب الایمان ، مطلب : فی أحکام النذر ، ط: سعید)

▭ ثم الحج کما هو واجب بإیجاب اللّٰه تعالیٰ ابتداء علی من استجمع شرائط الوجوب وهو حجة الإسلام فقد یجب بإیجاب اللّٰه تعالیٰ لکن بناء ه علی وجود سبب الوجوب من العبد وهو النذر بأن یقول للّٰه علی حجة ؛ لأنّ النذر من اسباب الوجوب فی العبادات والقُرب المقصودة ، قال النّبی صلی اللّٰه علیه وسلم : " من نذر أن یطیع اللّٰه فلیطعه " ، وکذا لو قال علی حجة فهذا . ... وسواء کان النذر مطلقًا أو معلقًا بشرط بأن یقول فللّٰه علی أن أحج حتی یلزمه الوفاء به إذا وجد الشرط ولایخرج عنه بالکفارة فی ظاهر الروایة عن أبی حنیفة . (بدائع الصنائع : (۲۲۳/۲) کتاب الحج ، فصل : ثم الحج کما هو واجب بإیجاب اللّٰه تعالیٰ ، ط: سعید)

▭ الهندیة : (۲۶۲/۱) کتاب المناسک ، الباب السابع عشر : فی النذر بالحج ، ط: رشیدیه.

حیض یا نفاس کی حالت میں نذر کا طواف کیا جائے گا تو جرمانہ میں ایک دَم دینا حدودِ حرم میں لازم ہوگا، اور پاکی کی حالت میں طواف دوبارہ کرنے سے دَم معاف ہوجائے گا۔(۱)

نظر

طواف کے دوران مسجد کی جگہ پر نظر رکھنا مستحب ہے، بیت اللہ کی طرف یا کسی دوسری طرف نظر کرنا مستحب کے خلاف ہے۔(۲)

نعرہ لگانا

حج جیسے عظیم اور مقدس فریضہ کوادا کرنے کے لئے جانے والوں کو نعروں کے

---

(۱) الواجب دم على محرم بالغ ...... ولو ناسياً ...... (أو طاف للقدوم) لوجوبه بالشروع أو للصدر جنبًا) أو حائضًا أو للفرض محدثًا ...... إن لم يعده . (قوله : لوجوبه بالشروع) أشار إلى أن الحكم كذلك فى كل طواف هو تطوع فيجب الدم لو طافه جنبًا والصدقة لو محدثًا ...... أفاد أن الكفارة تجب بترك الواجب الإصطلاحى بلا فرق بين الأقوىٰ والأضعف ...... (قوله : إن لم يعده) أى الطواف الشامل للقدوم والصدر والفرض ، فإن أعاده فلاشيئ عليه ، فإنّه متى طاف أى طواف مع أىّ حدث ثم أعاده سقط موجبه .... (الدر مع الرد : (۲/۵۵۰ ، ۵۵۲) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/۲۴٦ ، ۲۴۷) كتاب المناسک ، الباب الثامن : فى الجنايات ، الفصل الخامس فى الطواف والسعى والرمل ورمى الجمار ، ط: رشيديه .

غنية الناسک : (ص: ۲۷۵ ، ۲۷٦) باب الجنايات ، الفصل السابع فى ترک الواجب فى أفعال الحج ، المطلب الثانى : فى ترک الواجب فى طواف القدوم ، ط: إدارة القرآن .

(۲) وليس شيئ من الطواف يصح مع استقبال البيت إلاَّ هذا فى ابتداء الطواف فقط ، فيقع استقباله قبالة الحجر لاغير ، وهو غير الاستقبال عبد لقاء الحجر قبل ابتداء الطواف فإنّه مستحب بلاخلاف . (غنية الناسک : (ص: ۱۰۰ ، ۱۰۱) باب دخول مكّة وحرمها ، فصل : فى صفة الابتداء بالحجر الأسود ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۲/۴۹۴) كتاب الحج ، مطلب فى دخول مكّة ، ط: سعيد .

إرشاد السارى : (ص: ۲۱٦) باب أنواع الأطوفة ، فصل : فى واجبات الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

ساتھ رخصت کرنا ایک نمائش ہے، قرآن وسنت سے ثابت نہ ہونے کی وجہ سے اس کو ترک کرنا ضروری ہے۔(۱)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم حاجی سے ملوتو اُسے سلام کرواور اس سے مصافحہ کرواور اس کے گھر پہنچنے سے پہلے پہلے اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعاء کراؤ، کیونکہ وہ بخشا بخشایا آیا ہے۔(۲)

اس سے معلوم ہوا کہ حج کر کے واپس آنے والے کے ساتھ وطن کے لوگوں کو تین کام کرنے چاہئیں:

(۱)......اس کا استقبال کرنا یعنی کچھ فاصلہ سے لینے کے لئے جانا۔

(۲)......سلام اور مصافحہ کے بعد اس کو دعاء دینا کہ اللہ تعالیٰ تمہارا حج قبول فرمائے۔

(۳)......اس سے اپنے لئے مغفرت کی دعاء کرانا۔

---

(۱) (البدعة) ماأحدث على خلاف الحق الملتقى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من علم أو عمل أو حال بنوع شبهة واستحسان، وجعل دينا قويماً وصراطاً مستقيماً. (شامى: (۱/۵٦۰) كتاب الصلاة، باب الإمامة، ط: سعيد)

☜ البدعة: هى الأمر المحدث الّذى لم يكن عليه الصحابة والتابعون، ولم يكن مما اقتضاه الدليل الشرعى. (قواعد الفقه: (ص: ۲۰۴) الرسالة الرابعة، التعريفات الفقهية، ط: الصدف پبلشرز)

☜ عن عائشة رضى اللّه عنها قالت: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من أحدث فى أمرنا هذا ما ليس منه فهو رد". (مشكوٰة المصابيح: (ص: ۲۷) باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الأوّل، ط: قديمى)

(۲) عن ابن عمر قال: قال رسول اللّه صلى الله عليه وسلم: إذا لقيت الحاج فسلم عليه وصافحه ومره أن يستغفرلک قبل أن يدخل بيته فإنّه مغفور له. رواه أحمد (مشكوٰة المصابيح: (۲۲۳) كتاب المناسک، الفصل الثالث، ط: قديمى)

☜ غنية الناسک: (ص: ۳۸) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن.

☜ مسند أحمد بن حنبل: (۲/۶۹) رقم الحديث: ۵۳۷۱، مسند المكثرين من الصحابة، مسند عبد الله بن عمر رضى الله عنهما، ط: مؤسّسة قرطبة قاهره.

اس کی ایک بہتر صورت یہ ہے کہ اسٹیشن پر یا بستی میں آکر مسجد میں سب دعاء کریں، حاجی دعاء کرائے اور باقی سب آہستہ سے آمین کہیں، اور یہ بھی مناسب ہے کہ ہر شخص کے لئے ملاقات کے وقت علیحدہ علیحدہ مختصر اور جامع الفاظ میں دعاء کرے۔

اپنے اعزّہ واقرباء کو اور دوست واحباب کو خوشی کے موقع پر مبارک باد دینے کی عام ہدایت تو ہے ہی، خاص طور سے حضور ﷺ نے حج کی مبارک باد بھی دی ہے، آنحضرت ﷺ نے حضرت عروہ بن مضرس طائی کو حج کی مبارک باد دی تھی۔(۱)

نفاس

☆......عورت نفاس کی حالت میں بھی احرام باندھ سکتی ہے، مگر اس حالت میں نماز نہ پڑھے۔(۲)

---

(۱) عن عروة بن مضرس الطائی أنّه أتیٰ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بجمع قبل أن یفیض فلما نظر إلی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال : یا رسول اللّٰه طویت الجبلین ولقیت شدة : فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم : من أدرک إفاضتنا أدرک الحج ، وزاد عبد اللّٰه بن أحمد فی حدیثه عن زحمویه فقال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم : أفرح روعک " من أدرک إفاضتنا هٰذه أدرک الحج " . (المعجم الکبیر للطبرانی : (۱۷/۱۵۰، ۱۵۱) رقم الحدیث : ۳۸۱ ، عروة بن مضرس بن الحارثة بن لام الطائی ، ط: مکتبه ابن تیمیه .

(۲) من شاء الإحرام ...... توضأ وغسله أحبّ وهو للنظافة لا للطهارة فیحب بحاء مهملة فی حق حائض و نفساء أی قبل انقطاع دمهما بقرینة التفریع إذ بعد الانقطاع یکون طهارة ونظافة . (الدر مع الرد : (۲/۴۸۰) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام .

🗀 فعن هذا قال القهستانی : فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت وشهدت جمیع المناسک إلّا الطواف والسعی . (رد المحتار علی الدر المختار : (۲/۵۲۸) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، ط: سعید)

🗀 بدائع الصنائع : (۲/۱۴۳ ، ۱۴۴) کتاب الحج ، فصل فی بیان سنن الحج وبیان الترتیب فی أفعاله من الفرائض ، ط: سعید .

🗀 تنقیح الحامدیة : (۱/۱۴) کتاب الحج ، ط: حقانیه .

🗀 ثم ذکر أحکامه بقوله : (یمنع لصلاة) مطلقًا ولو سجدة شکر . (الدر مع الرد : (۱/۲۹۰ ، ۲۹۱) کتاب الطهارة ، باب الحیض ، ط: سعید .

☆ ......نفاس کی حالت میں نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے، اس لئے عورت وضو یا غسل کر کے قبلہ رو بیٹھ کر حج یا عمرہ کے احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھے، نماز نہ پڑھے ،احرام میں داخل ہو جائے گی اور مکہ مکرمہ میں جا کر اپنی رہائش گاہ یا ہوٹل میں رہے ،حرم میں نہ جائے، جب پاک ہو جائے غسل کر کے پھر حرم میں جائے اور طواف وغیرہ جو بھی کرنا ہے کرے۔(۱)

نفاس کی حالت میں سعی کی

"حیض کی حالت میں سعی کی" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/ ۲۴۶)

نفاس کی حالت میں طوافِ زیارت کیا

"جنابت کی حالت میں طوافِ زیارت کیا" (۱/ ۳۱۵) اور "جنابت کی حالت میں طواف زیارت کیا" عنوانات کے تحت دیکھیں۔(۲/ ۲۴۶)

نفاس کی حالت میں طواف کیا

"طواف، جنابت کی حالت میں کیا" عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/ ۵۵)

---

(۱) من شاء الإحرام ...... توضأ وغسله أحبّ وهو للنظافة لا للطهارة فيجب بحاء مهملة فى حق حائض و نفساء أى قبل انقطاع دمهما بقرينة التفريع إذ بعد الانقطاع يكون طهارة ونظافة . (الدر مع الرد : (۲/ ۴۸۰) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام .

▭ فعن هذا قال القهستانى : فلو حاضت قبل الإحرام اغتسلت وأحرمت وشهدت جميع المناسک إلاَّ الطواف والسعى . (رد المحتار على الدر المختار : (۲/ ۵۲۸) كتاب الحج ، فصل فى الإحرام ، ط: سعيد)

▭ بدائع الصنائع : (۲/ ۱۴۳ ، ۱۴۴) كتاب الحج ، فصل فى بيان سنن الحج وبيان الترتيب فى أفعاله من الفرائض ، ط: سعيد .

▭ تنقيح الحامدية : (۱/ ۱۴) كتاب الحج ، ط: حقانيه .

▭ ثم ذكر أحكامه بقوله : (يمنع لصلاة) مطلقًا ولو سجدة شكر . (الدر مع الرد : (۱/ ۲۹۰ ، ۲۹۱) كتاب الطهارة ، باب الحيض ، ط: سعيد .

نفاس کی حالت میں عمرہ کیا

''حیض کی حالت میں عمرہ کیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/ ۲۴۷)

نفل بھول کر دوسرا طواف شروع کر دیا

''واجب الطّواف نماز بھول کر دوسرا طواف شروع کر دیا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

نفل حج کی نیت سے حج کرنا

اگر کسی پر حج فرض نہیں تھا (مثلاً کوئی شخص ملازمت کی غرض سے سعودی عرب گیا ہوا ہے یا کسی غریب کو کوئی مالدار اپنے ساتھ اپنے خرچہ سے حج کے لئے لے گیا) اس لئے اس نے نفل حج کی نیت سے حج کیا تو اس سے فرض حج ادا نہیں ہوگا اگر بعد میں استطاعت ہونے کی وجہ سے حج فرض ہوگا تو دوبارہ حج کرنا لازم ہوگا، ہاں اگر مطلق حج کی نیت سے حج کیا ہے، فرض یا نفل کی خاص نیت نہیں کی، اس صورت میں فرض حج ادا ہو جائے گا، بعد میں استطاعت ہونے کی صورت میں دوبارہ حج کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

نفل طواف کا چکر چھوڑ دیا

اگر نفل طواف یا طواف صدر اور طواف قدوم میں چار چکر یا اس سے

---

(۱) ولو أحرم بالحج أی مطلقاً ولم ينو فرضًا ولا تطوعًا فهو فرض ؛ لأنّ المطلق ينصرف إلى الكامل، فإن كان عليه حجة الإسلام يقع عنها استحسانًا بالاتفاق فی ظاهر المذهب ...... ولو نوى أی الحج عن الغير أو النذر أو النفل أو التطوع كان أی حجّه عما ينوی أی ممّا عين له وإن لم يحجّ للفرض أی لحجة الإسلام بعدُ كذا ذكره غير واحد ، وهو الصحيح المعتمد المنقول الصريح عن أبی حنيفة وأبی يوسف من أنّه لايتأدى الفرض بنية النفل فی هذا الباب .... (إرشاد السارى : (ص: ۱۵۱، ۱۵۲) باب الإحرام، فصل فی النية المطلقة والمقيّدة، ط: المكتبة الإمدادية، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۸۰) باب الإحرام ، فصل فی نية الإحرام ، مطلب فی ابهام النية وإطلاقها ، ط: إدارة القرآن .

البحر العميق : (۲/ ۶۹۳) الباب السابع فی الإحرام ، الفصل السادس فی إطلاق الإحرام ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

زیادہ چھوڑ دیئے تو اس پر دم لازم ہوگا، اور اگر چار چکر سے کم مثلا ایک یا دو یا تین چکّر چھوڑ دیئے تو ہر چکر کے بدلے میں ایک صدقۂ فطر کے برابر رقم وغیرہ صدقہ کرنا لازم ہوگا، اور یہ صدقہ حدود حرم اور غیر حدود حرم کے فقراء میں سے کسی کو بھی دے سکتا ہے۔(۱)

نفلی حج افضل ہے یا صدقہ؟

فرض حج ادا کرنے کے بعد فقراء ومساکین پر مال کو خرچ کرنا نفلی حج سے افضل اور بہتر ہے، خاص کر جہاں فقراء کو ضرورت زیادہ ہو۔(۲)

---

(۱) لو ترک أکثر أشواط الصدر لزمه دم، وفی الأقل لکل شوط صدقة. (شامی: (۲/۴۹۶) کتاب الحج، فصل: فی الإحرام، قبیل: مطلب فی الطواف القدوم، ط: سعید)

وإن ترک من طواف الصدر أربعة أشواط کان علیه الدم؛ لأنّ ترک الأکثر کترک الکل، وإن ترک الأقل کان علیه صدقة. (قاضی خان علی هامش الهندیة: (۱/۳۰۰) کتاب الحج، فصل فی کیفیة أداء الحج، الواجبات الّتی یجب بها الدم علی الحاج خمسة، ط: رشیدیه)

ولو ترکه کله أو أکثره ...... فعلیه شاة إن لم یرجع ...... وإن ترک أقله فعلیه لکل شوط صدقة. (غنیة الناسک: (ص: ۲۷۵) باب الجنایات، الفصل السابع فی ترک الواجب ...... المطلب الثانی: فی ترک الواجب فی طواف الصدر، ط: إدارة القرآن)

لباب المناسک مع شرحه (إرشاد الساری): (ص: ۴۴۰) باب: فی جزاء الجنایات و کفارتها، فصل: کل صدقة تجب فی الطواف، ط: بیروت، و: (ص: ۵۶۵، ۵۶۶) ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة.

(۲) مسئلة: إذا حجّ عن فرضه فالصدقة أفضل من الحج، أی علی ما هو المختار کما فی التجنیس و المزید ومنیة المفتی وغیرهما، ولعل تلک الصدقة محمولة علی إعطاء الفقیر الموصوف بغایة الفاقة أو فی حالة المجاعة ...... (إرشاد الساری: (ص: ۶۷۴) باب المتفرقات، ط: المکتبة الإمدادیة، مکّة المکرّمة)

الفتاویٰ التاتارخانیة: (۲/۴۲۸، ۴۲۹) کتاب الحج، الفصل العشرون فی المتفرقات، ط: قدیمی.

رد المحتار علی الدر المختار: (۲/۶۲۱) کتاب الحج، فروع، ط: سعید.

نفلی حج اور لوگوں کے حقوق

اگر کسی آدمی کے ذمہ میں دوسروں کے حقوق باقی ہیں تو نفلی حج سے پہلے دوسروں کے حقوق ادا کرنا کہیں زیادہ بہتر ہے۔(۱)

نفلی حج کرانے سے رقم مدرسہ میں دینا بہتر ہے

اگر میت پر حج فرض نہیں تھا اور اس کو ثواب پہنچانے کے لئے حج بدل کرانا چاہتے ہیں تو اس صورت میں حج بدل کرانے سے وہ رقم دینی مدرسہ اور مکتب میں دینا زیادہ ثواب کا باعث ہے۔(۲)

نفلی حج کرانے کی شرائط

کسی کی طرف سے نفلی حج ادا کرانے کے لئے شرط یہ ہے کہ حج بدل کرنے

---

(۱) یکره الخروج إلى العدو والحج لمن عليه الدين ، وإن لم يكن عنده مال لم يخرج مالم يقض دينه إلّا بإذن الغرماء ...... حج الفرض أولىٰ من طاعة الوالدين و طاعتهما أولىٰ من الحج النفل ....
(الفتاوىٰ التاتارخانية : (۴۲۹/۲) كتاب الحج ، الفصل العشرون : فی المتفرقات ، ط: قديمى)
🗀 إرشاد السارى : (ص: ۹) مقدمة فى آداب مريد الحج ، فصل ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .
🗀 غنية الناسک : (ص: ۳۴ ، ۳۵) باب ماينبغى لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن .

(۲) مسئلة : إذا حجّ عن فرضه فالصدقة أفضل من الحج ، أى على ما هو المختار كما فى التجنيس و المزيد ومنية المفتى وغيرهما ، ولعل تلك الصدقة محمولة على إعطاء الفقير الموصوف بغاية الفاقة أو فى حالة المجاعة .... (إرشاد السارى : (ص: ۶۷۴) باب المتفرقات ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة)
🗀 الفتاوىٰ التاتارخانية : (۴۲۸/۲ ، ۴۲۹) كتاب الحج ، الفصل العشرون فى المتفرقات ، ط: قديمى.
🗀 رد المحتار على الدر المختار : (۶۲۱/۲) كتاب الحج ، فروع ، ط: سعيد .

اور کرانے والے دونوں مسلمان ہوں، اور حج بدل کرنے والا عاقل اور صاحب شعور ہو اور حج کی اجرت نہ لی گئی ہو۔(۱)

نفلی سعی

نفلی طواف تو ہوتا ہے لیکن نفلی سعی نہیں ہوتی۔(۲)

نفلی طواف

نفلی طواف زندہ اور مردہ دونوں کے لئے کرنا جائز ہے۔(۳)

---

(۱) وهٰذه الشرائط كلها في الحج الفرض وأمّا في الحج النفل فلايشترط فيه شيئ من هٰذه الشرائط غالبًا أى فى أكثر المسائل إلّا الإسلام والعقل و التمييز ...... والنية ...... وينبغى أن يكون منها أى من الشرائط عدم الاستئجار أى لما سبق من أنّه لايجوز الإجارة فى العبادة .... (إرشاد السارى : (ص: ٦٣٧) باب الإحجاج عن الغير ، فصل فى شرائط جواب الإحجاج ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسك : (ص: ٣٣٦) باب الحج عن الغير ، فصل فى شرائط النيابة فى الحج الفرض ، تتمه ، ط: إدارة القرآن .

▭ رد المحتار على الدر المختار : (٢/ ٦٠١) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، مطلب : شروط الحج عن الغير عشرون ، ط: سعيد .

(۲) ويطوف بالبيت كلما بدا له أى ظهر له قصد وإرادة ؛ لأنّه عبادة مستقلّة وإكثاره بالإجماع مستحب ...... بلا رمل ولا إضطباع لإختصاصهما بطواف بعده سعى ...... ولا سعى بعده أى بعد طواف النفل ؛ لأنّ السعى إنّما هو من واجبات الحج والعمرة ولا تعلق له بالطواف إلّا أنّه لايصح إلّا بعد الطواف .... (إرشاد السارى : (ص: ٢٥٧) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : إذا فرغ من السعى ...... ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ ويطوف بالبيت ما بدا له بلارمل ، ولا اضطباع ، ولا سعى بعده ؛ لأنّ التنفّل بالسعى غير مشروع . (غنية الناسك : (ص: ١٣٧) باب السعى بين الصفا والمروة ، فصل : فيما ينبغى الاعتناء به بعد الفراغ من السعى أيّام مقامه بمكّة ، ط: إدارة القرآن)

▭ البحر العميق : (٣/ ١٣٠٢) الباب العاشر فى دخول مكّة و فى الطواف والسعى ، فصل : بعد الفراغ من السعى ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۳) الأصل أن كل من أتٰى بعبادة ما له جعل ثوابها لغيره ...... (قوله : بعبادة ما) أى سواء كانت =

نکاح

احرام کی حالت میں گواہوں کی موجودگی میں ایجاب وقبول کر کے عقد نکاح کرنا جائز ہے کیونکہ احرام باندھنا عورت کو عقد نکاح کی صلاحیت سے مانع نہیں ہے، البتہ احرام کی حالت میں اور حج میں طواف زیارت سے پہلے ہمبستری کرنا منع ہے۔(۱)

نمازِ طواف

''طواف کے بعد دورکعت'' عنوان دیکھیں۔(۳/۱۱۷)

نماز کے بعد بھی تلبیہ پڑھنا چاہیئے

''تلبیہ نماز کے بعد بھی پڑھنا چاہیئے'' عنوان دیکھیں۔(۱/۱۷۹)

نماز کے دوران اضطباع کرنا

''اضطباع نماز میں کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/۱٤۷)

= صلاة أو صوماً أو صدقة أو قراءة أو ذكراً أو طوافاً أو حجًا أو عمرة ...... (قوله : لغيره) أى من الأحياء والأموات بحر عن البدائع . (الدر مع الرد : (۲/۵۹۵ ، ۵۹۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد)

▭ إرشاد السارى : (ص: ٦۰۹) باب الحج عن الغير ، ط : الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ غنية الناسک : (ص: ۳۲۰) باب الحج عن الغير ، ط: إدارة القرآن .

(۱) وللمحرم أن يتزوّج وأن يزوج ولكن لايطأ حتى يخرج من الإحرام . (البحر العميق : (۲/۷۱۰) الباب السابع فى الإحرام ، الفصل السابع : مايحرم على المحرم و مايباح له ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة)

▭ الفتاوىٰ التاتارخانية : (۲/٤۲۹) كتاب الحج ، الفصل العشرون فى المتفرقات ، ط: قديمى .

▭ مرقاة المفاتيح : (۵/۳۸۰ ، ۳۸۱) باب مايجتنبه ، الفصل الأوّل : مسئلة نكاح المحرم ، ط: المكتبة الإمدادية ملتان .

نماز واجب الطّواف

''طواف کے بعد دو رکعت'' عنوان دیکھیں۔(۳/۱۱۷)

نمازی کے آگے سے گزرنا

☆......نمازی کے سترہ کے سامنے سے گزرنا جائز ہے، سترہ سے مراد وہ لکڑی، دیوار، ستون یا رکاوٹ ہے جو اس کے سجدہ کرنے کی جگہ سے آگے ہو۔(۱)

☆......جماعت ہو رہی ہو اور امام کے آگے سترہ ہو، تو مقتدیوں کے سامنے سے گزرنا جائز ہے۔(۲)

☆......''مطاف'' یعنی طواف کرنے کی جگہ میں نمازیوں کے آگے سے طواف کرتے ہوئے گزرنا جائز ہے، اگرچہ ان کے آگے سترہ نہ ہو۔(۳)

---

(۱) ویکره المرور بين يدى المصلى إذا لم يكن عنده أى عند المصلى حائل يحول بينه و بين المار نحو السترة أى العصا المركوزة امامه أو الاسطوانة ...... أو نحوهما من شجرة أو آدمى أو دابة أو غير ذلك فإنّه لايكره المرور بين يدى المصلى إذا كان من وراء الحائل. (الحلبى كبير : (ص: ۳٦٦ ، ۳٦۷) كراهية الصلوٰة ، فروع فى الخلاصة ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور)

☐ السترة : هى مايغرز وينصب أمام المصلى من سوط أو عكازة أو غير ذلك بقدر ذراع و غلظ اصبع . (مجموعة قواعد الفقه : (ص: ۳۱۹) ط: مير محمد كتب خانه)

☐ شامى : (۱/ ٦۳٦ ، ٦۳۷) كتاب الصلاة ، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها ، ط: سعيد .

(۲) وكفت سترة الإمام للكل أى للمقتدين به كلهم وعليه فلو مر مار فى قبلة الصف فى المسجد الصغير لم يكره إذا كان للإمام سترة . (الدر مع الرد : (۱/ ٦۳۸) كتاب الصلاة ، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها ، ط: سعيد)

☐ الفقه الإسلامى وأدلّته : (۱/ ۷٥۳) الباب الثانى : الصلاة ، الفصل السادس من سنن الصلاة و صفتها ومكروهاتها وأذكارها ، المبحث الثانى ، سنن الصلاة الخارجة عنها ، آراء الفقهاء فى السترة ، ط: دار الفكر.

☐ البحر الرائق : (۲/ ۱۸) باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها ، ط: سعيد .

(۳) الحنفية قالوا : يجوز لمن يطوف بالبيت أن يمر بين يدى المصلى ، وكذ ايجوز المرور بين=

☆......نمازی کے سجدہ کی جگہ سے تقریباً دو صف کی مقدار جگہ چھوڑ کر گزرنا درست ہے، صرف مسجد الحرام میں ایسے نمازی کے آگے سے گزرنے کی گنجائش ہے جب مسجد الحرام کے راستوں اور گزرگاہوں میں نماز پڑھی جارہی ہو، اور لوگ مسجد میں داخل ہو رہے ہوں یا نکل رہے ہوں۔(۱)

= يدى المصلى داخل الكعبة وخلف مقام ابراهيم عليه السلام وإن لم يكن بين المصلى والمار سترة . (الفقه على المذاهب الأربعة : (۲۷۳/۱) كتاب الصلاة ، حكم المرور بين يدى المصلى ، قبيل : مكروهات الصلاة ، ط: دار الفكر بيروت)

▭ الفقه الإسلامى وأدلّته : (۷۶۱/۱) الباب الثانى : الصلاة ، الفصل السادس : سنن الصلاة وصفتها و مكروهاتها ، وأذكارها ، المبحث الثانى : سنن الصلاة الخارجة عنها ، ط: المرور أمام المصلى فى أثناء الطواف ، ط: دار الفكر .

▭ الدر مع الرد : (۶۳۵/۱ ، ۶۳۶) كتاب الصلاة ، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها ، ط: سعيد.

(۱) (ومرور مار فى الصحراء أو فى مسجد كبير بموضع سجوده) فى الأصح (أو) مروره (بين يديه) إلى حائط القبلة (فى) بيت و (مسجد) صغير فإنّه كبقعة واحدة (مطلقًا) ولو امرأة أو كلبا ...... وإن أثم المار لحديث البزار " لو يعلم المار ماذا عليه من الوزر لوقف أربعين خريفًا " (فى ذلک) المرور لو بلاحائل ولا ستارة ترفع إذا سجد وتعود إذا قام ، ولو كان فرجة فللداخل أن يمر على رقبة من لم يسدها ؛ لأنّه أسقط حرمة نفسه فتنبه . (الدر المختار مع الرد : (۶۳۴/۱، ۶۳۵ ، ۶۳۶) كتاب الصلاة ، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها ، ط: سعيد)

▭ وتكلموا فى الموضع الّذى يكره المرور فيه ، والأصح أنّه موضع صلاته من قدمه إلى موضع سجوده ...... قال مشايخنا إذا صلى راميا بصره إلى موضع سجوده فلم يقع بصره عليه لم يكره هو الصحيح ...... هذا حكم الصحراء ، فإن كان فى المسجد إن كان بينهما حائل كإنسان أو أسطوانة لايكره وإن لم يكن بينهما حائل والمسجد صغير كره فى أى مكان كان، والمسجد الكبير كالصحراء . (الفتاوىٰ الهندية : (۱۰۴/۱) كتاب الصلاة ، الباب السابع فيما يفسد الصلاة ومايكره فيها ، الفصل الأوّل فيما يفسدها ، ط: رشيديه)

▭ كتاب الفقه على المذاهب الأربعة : (۲۷۲/۱) كتاب الصلاة ، حكم المرور بين يدى المصلى ، قبيل مكروهات الصلاة ، ط: دار الفكر ، بيروت .

▭ قال فخر الإسلام إذا صلى رامياً بصره إلى موضع سجوده ولايقع عليه بصره لا يكره . ومنهم من قال مقدار صفين أو ثلاثة ، ومنهم من قدره بثلاث أذرع ، ومنهم من قدره بخمسة أذرع ...... وقال التمرتاشى : الأصح إن كان بحال لو صلى صلاة خاشع بصره ولا يقع على المار فلايكره .... (البناية شرح الهداية : (۵۱۰/۲) كتاب الصلاة ، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها ، ط: رشيديه)

☆ ......امام اور اکیلے نماز پڑھنے والے آدمی کے سجدہ کرنے کی جگہ کے اندر سے گزرنا جائز نہیں، ہاں اگر کوئی شدید ترین مجبوری ہے مثلاً پیشاب یا پاخانہ کی شدید حاجت ہے یا کوئی شدید بیماری ہے تو اس صورت میں گنجائش ہوگی۔(۱)

واضح رہے کہ حدیث شریف میں نمازی کے آگے سے گزرنے کی ممانعت آئی ہے اور اس میں مسجد حرام اور مسجد نبوی کو مستثنیٰ نہیں کیا گیا، بلکہ اس میں عام طور پر نمازی کے آگے سے گزرنے پر وعید ہے، حدیث شریف میں ہے کہ ''اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ ان کے گزرنے کا کیا وبال ہے تو ان کے لئے چالیس تک کھڑا رہنا گزرنے کی بنسبت آسان ہو''۔

---

(۱) (ومرور مار فی الصحراء أو فی مسجد کبیر بموضع سجوده) فی الأصح (أو) مروره (بین یدیه) إلی حائط القبلة (فی) بیت و (مسجد) صغیر فإنّه کبقعة واحدة (مطلقًا) ولو امرأة أو کلبا ...... وإن أثم المار لحدیث البزار ” لو یعلم المار ماذا علیه من الوزر لوقف أربعین خریفًا “ (فی ذلک) المرور لو بلاحائل ولا ستارة ترفع إذا سجد وتعود إذا قام، ولو کان فرجة فللداخل أن یمر علی رقبة من لم یسدها ؛ لأنّه أسقط حرمة نفسه فتنبه . (الدر المختار مع الرد : (۱/ ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶) کتاب الصلاة، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها، ط: سعید)

▭ وتکلموا فی الموضع الّذی یکره المرور فیه، والأصح أنّه موضع صلاته من قدمه إلی موضع سجوده ...... قال مشایخنا إذا صلی رامیا بصره إلی موضع سجوده فلم یقع بصره علیه لم یکره هو الصحیح ...... هٰذا حکم الصحراء، فإن کان فی المسجد إن کان بینهما حائل کإنسان أو أسطوانة لایکره وإن لم یکن بینهما حائل والمسجد صغیر کره فی أی مکان کان، والمسجد الکبیر کالصحراء . (الفتاویٰ الهندیة : (۱/ ۱۰۴) کتاب الصلاة، الباب السابع فیما یفسد الصلاة ومایکره فیها، الفصل الأوّل فیما یفسدها، ط: رشیدیه)

▭ کتاب الفقه علی المذاهب الأربعة : (۱/ ۲۷۲) کتاب الصلاة، حکم المرور بین یدی المصلی، قبیل مکروهات الصلاة، ط: دار الفکر، بیروت .

▭ قال فخر الإسلام إذا صلی رامیاً بصره إلی موضع سجوده ولایقع علیه بصره لا یکره . ومنهم من قال مقدار صفین أو ثلاثة، ومنهم من قدره بثلاث أذرع، ومنهم من قدره بخمسة أذرع ...... وقال التمرتاشی : الأصح إن کان بحال لو صلی صلاة خاشع بصره ولا یقع علی المار فلایکره .... (البنایة شرح الهدایة : (۲/ ۵۱۰) کتاب الصلاة، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها، ط: رشیدیه)

بعض شارحین نے چالیس سے چالیس مہینے اور بعض شارحین نے چالیس سال مراد لئے ہیں۔(۱)

☆......بعض لوگ مسجد حرام اور مسجد نبوی میں بے دھڑک نمازیوں کے آگے سے گزرتے ہیں اور اس کو جائز سمجھتے ہیں، ان کا جائز سمجھنا اور گزرنا جائز نہیں ہے کیونکہ حدیث وغیرہ سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو منع کرنا

مسجد حرام میں نماز پڑھنے والے کے آگے سے گزرنے والے کو منع نہ کریں خواہ طواف کرنے والا آگے سے گزرے یا طواف نہ کرنے والا آگے سے گزرے۔(۲)

---

(۱) عن أبی جهيم قال : قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم : لو يعلم المار بين يدی المصلی ماذا عليه لكان أن يقف أربعين خيراً له من أن يمرّ بين يديه ، قال أبو النضر لا ادری قال : اربعين يومًا أو شهراً أو سنةً ، متفق عليه (مشكوٰة المصابيح : (ص: ۷۴) باب السترة، الفصل الأوّل ، ط: قديمی)

▭ صحيح البخاری : (۷۳/۱) كتاب الصلاة ، باب إثم المار بين يدی المصلی ، ط: قديمی .

▭ شامی : (۶۳۶/۱) باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها ، ط: سعيد .

(۲) الحنفية قالوا: يجوز لمن يطوف بالبيت أن يمر بين يدی المصلی ، وكذٰلك يجوز المرور بين يدی المصلی داخل الكعبة ، وخلف مقام إبراهيم عليه السلام ، وإن لم يكن بين المصلی و المار سترة . (كتاب الفقه علی المذاهب الأربعة : (۲۷۳/۱) كتاب الصلاة ، حكم المرور بين يدی المصلی ، قبيل : مكروهات الصلاة ، ط: دار الفكر)

▭ المستحب ترك دفع المار ...... (مراقی الفلاح : (ص: ۳۶۷) كتاب الصلاة ، باب مايفسد الصلاة ، فصل فی المكروهات ، فصل : فی اتخاذ السترة و دفع المار بين يدی المصلی، ط: قديمی)

▭ لايمنع المار داخل الكعبة وخلف المقام وحاشية المطاف ، لما روی أحمد و أبوداود عن المطلب بن أبی وداعة " أنّه رأی النبیّ ﷺ يصلی ما يلی باب بنی سهم والنّاس يمرون بين يديه وليس بينهما سترة " وهو محمول علی الطائفين فيما يظهر ؛ لأنّ الطواف صلاة ، فصار كمن بين يديه صفوف من المصلين ، انتهی . ومثله فی البحر العميق . (شامی : (۶۳۵/۱ ، ۶۳۶) كتاب الصلاة ، بعد مطلب : إذا قرأ تعالی جد بدون ألف لاتفسد ، ط: سعيد)

نواسے کے ساتھ حج پر جانا

نواسا محرم ہے اس کے ساتھ حج پر جانا جائز ہے۔(۱)

نیت

حج کی تینوں قسموں میں دل سے نیت کر لینا کافی ہے، اور زبان سے اپنے اپنے محاورہ میں بھی ادا کر لینا درست ہے، عربی زبان میں کہے تو زیادہ بہتر ہے......

☆ ......مثلاً حج افراد کی نیت اس طرح کرے:

أَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ أُرِیۡدُالۡحَجَّ فَیَسِّرۡهُ لِیۡ وَتَقَبَّلۡهُ مِنِّیۡ

ترجمہ: اے اللہ! میں حج کا ارادہ کرتا ہوں، اسے میرے لئے آسان فرمائیں اور قبول فرمائیں۔(۲)

☆ ......اور حج قران کی نیت اس طرح کرے:

أَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ أُرِیۡدُالۡحَجَّ وَالۡعُمۡرَةَ فَیَسِّرۡهُمَا لِیۡ وَتَقَبَّلۡهُمَا مِنِّیۡ

ترجمہ: اے اللہ! میں حج اور عمرہ دونوں کا ارادہ کرتا ہوں، یہ دونوں میرے

---

(۱) وكذا بنات الأخ والأخت وإن سفلن ...... (الهندية : (۱/۲۷۳) كتاب النكاح ، الباب الثالث : فى بيان المحرمات ، القسم الأوّل : المحرمات بالنسب ، ط: رشيديه)

☞ الدر مع الرد : (۲/۲۸) كتاب النكاح ، فصل فى المحرمات ، ط: سعيد .

☞ البحر الرائق : (۳/۹۲) كتاب النكاح ، فصل فى المحرمات ، ط: سعيد .

(۲) فيقول بعد السلام بلسانه مطابقًا لجنانه : اللّٰهم إنّى أريد الحج فيسّره لى وتقبّله منى ، وهذا مستحب ...... (غنية الناسک : (ص: ۷۳) باب الإحرام ، فصل فى كيفية الإحرام وصفة التلبية وشرطها و سائر أحكامها ، ط: إدارة القرآن)

☞ مناسک الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص: ۱۴۰ ، ۱۴۱) باب الإحرام ، فصل فى ركعتى الإحرام وأحكامها ، كيفية نية الإحرام بعد الصلاة ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☞ الفتاوىٰ الهندية : (۱/۲۲۳) كتاب المناسک ، الباب الثالث فى الإحرام وأمّا شرطه فالنية ، ط: رشيديه .

لئے آسان فرمایئے اور قبول فرمایئے۔(۱)

☆......اور حج تمتع کی صورت میں پہلے احرام کے وقت اس طرح نیت کرے:

أَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أُرِیْدُالْعُمْرَةَ فَیَسِّرْهَا لِیْ وَتَقَبَّلْهَا مِنِّیْ

ترجمہ: اے اللہ! میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں، اس کو میرے لئے آسان فرمادیں اور قبول فرمالیں۔

اس کے بعد حج کے لئے افراد والی نیت کرے۔(۲)

☆......اگر کوئی شخص اپنی مادری زبان میں یہ مضمون ادا کردے گا تو بھی نیت صحیح ہوجائے گی۔

☆......احرام کی نیت دل سے ہونا ضروری ہے، نیت کے الفاظ کو زبان سے ادا کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ بہتر ہے، جس چیز کا احرام باندھنا ہے اس کی دل میں نیت کرنی چاہیئے: مثلاً ''حج افراد کا احرام باندھتا ہوں'' یا ''قران یا تمتع کا احرام

---

(۱) وصفته أن يُحرم بالعمرة والحج معاً من الميقات أو قبله وهو الأفضل ويقول: اللّٰهم إنّی أريد العمرة والحج فيسرهما لی وتقبّلهما منّی ...... ويقدم العمرة على الحج فی النية والتلبية والدعاء استحبابًا وإن قدم الحج فی الذكر جاز. (مناسك الملا على القاری مع إرشاد الساری: (ص: ۳۶۱) باب القران، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

☐ غنية الناسك: (ص: ۲۰۴) باب القران، فصل فی صفة القران المسنون، ط: إدارة القرآن.

☐ الفتاویٰ الهندية: (۲۳۷/۱) كتاب المناسك، الباب السابع فی القران والتمتّع، ط: رشيديه.

(۲) التمتّع هو أن يحرم بالعمرة من الميقات، فيقول بعد صلاة ركعتی الإحرام: اللّٰهم إنّی أريد العمرة فيسرها لی وتقبّلها منی ...... فإذا جاء يوم التروية يحرم بالحج من الحرم. (مراقی الفلاح مع حاشية الطحطاوی: (ص: ۷۳۹، ۷۴۰) كتاب الحج، فصل التمتع، ط: قديمی)

☐ غنية الناسك: (ص: ۲۱۵، ۲۱۶) باب التمتّع، فصل فی كيفية أداء التمتّع المسنون، ط: إدارة القرآن.

☐ الدر مع الرد: (۴۸۲/۲) كتاب الحج، فصل فی الإحرام، ط: سعيد.

باندھتا ہوں‘‘ اگر دل سے نیت کر لی اور زبان سے الفاظ ادا نہیں کئے تو بھی نیت ہو جائے گی البتہ اس کے ساتھ زبان سے تلبیہ یا اس کے قائم مقام کوئی ذکر کرنا ضروری ہے ورنہ احرام میں داخل نہ ہوگا۔(۱)

دل میں حج قران کی نیت تھی لیکن احرام باندھتے وقت زبان سے افراد یا تمتع نکل گیا تو جو دل میں تھا اس کا اعتبار ہوگا، زبان سے جو الفاظ نکلے ان کا اعتبار نہ ہوگا۔(۲)

اگر کسی نے صرف احرام باندھ لیا اور حج یا عمرہ کسی چیز کی نیت نہیں کی تو احرام صحیح ہو گیا اور اس کو حج یا عمرہ کے افعال شروع کرنے سے پہلے اختیار ہے اس احرام کو حج کے لئے کر دے یا عمرہ کے لئے۔(۳)

---

(۱) وأن تكون بالقلب ، فينوى بقلبه ما يحرم به من حج أو عمرة أو قران أ ونسک من غير تعيين . وأمّا التلفّظ بالنية مع ذلک فحسن ليجتمع القلب واللسان كما قاله المشايخ رحمهم الله تعالىٰ . (غنية الناسک : (ص: ٧٨) باب الإحرام ، فصل فی نية الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد السارى : (ص: ١٤٣) باب الإحرام ، فصل : شرط النية أن تكون بالقلب ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 البحر العميق : (٢/ ٦٥١) الباب السابع فى الإحرام ، الفصل الثانى فى صفة الإحرام ،ط : مؤسّسة الريّان ، المكتبة المكيّة .

(٢) وان جرى على لسانه خلاف ما نوى بقلبه فالعبرة بما نوى لا بما جرى . (مناسک الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص: ١٤٣) باب الإحرام ، فصل : شرط النية أن تكون بالقلب ، ط: الإمداية مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک : (ص: ٧٨) باب الإحرام ، فصل فی نية الإحرام ، ط: إدارة القرآن .

🗀 الفتاوىٰ التاتارخانية : (٢/ ٣٣٣) كتاب الحج ، الفصل الثالث فی تعليم أعمال الحج ، ط: قديمی.

(٣) ثم صحة الطواف لا تتوقف على نية نسک أى معين . قال فی البحر : وإذا أبهم الإحرام بأن لم يعين ماأحرم به جاز وعليه التعيين قبل أن يشرع فی الأفعال فإن لم يعين و طاف شوطاً كان للعمرة . (الدر مع الرد : (٢/ ٤٨٦) كتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، مطلب فيما يصير به محرماً ، ط: سعيد)

🗀 الفتاوىٰ التاتارخانية : (٢/ ٣٣٣) كتاب الحج ، الفصل الثالث فی تعليم أعمال الحج ، ط: قديمی.

🗀 غنية الناسک : (ص: ٧٩) باب الإحرام ، فصل فی نية الإحرام ، مطلب فی إبهام النية وإطلاقها ، ط: إدارة القرآن .

اگر حج بدل ہے تو جس کی طرف سے حج کرنا ہے اس کی طرف سے نیت کرے اور زبان سے بھی کہے کہ فلاں کی طرف سے حج کی نیت کی، اور اس کی طرف سے احرام باندھا۔(۱)

بعض مرتبہ جہاز لیٹ بھی ہو جاتے ہیں، احرام میں رہنا اور احرام کی پابندی کرنا بہت مشکل ہو جاتا ہے، اس لئے گھر یا ائر پورٹ پر دو رکعت نفل نماز پڑھ کر احرام کے کپڑے پہن لیں، نیت اور تلبیہ نہ پڑھیں، جہاز میں سوار ہونے کے بعد نیت بھی کریں اور تلبیہ بھی پڑھیں تا کہ احرام کے بعد انتظار اور پابندی وغیرہ کی پریشانی نہ ہو۔(۲)

---

(۱) وإن كان إحرامه عن الغير يقول : اللّٰهم إنّي أريد الحج عن فلان فيسره لي وتقبله مني عنه ، ثم لينو عنه بقلبه ، ويقول بلسانه : نويت الحج عن فلان وأحرمت به عنه : لبيك اللّٰهم ...... ثم يقول : لبيك بحجة عن فلان أو يقوله قبل التلبية كما مر ، و شرط النية عنه ثم إن شاء ذكره في التلبية والدعاء وإن شاء اكتفى بالنية عنه . (غنية الناسك : (ص: ۷۴) باب الإحرام ، فصل في كيفية الإحرام ، ...... ، ط: إدارة القرآن)

☐ إرشاد الساري : (ص: ۱۴۲) باب الإحرام ، فصل في ركعتي الإحرام بعد الصلاة ، كيفية نية الإحرام بعد الصلاة ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☐ الفقه الإسلامي وأدلّته :(۱۲۳/۳) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل : أحكام الحج والعمرة ، المبحث الخامس : أركان الحج والعمرة ، المطلب الأوّل : الإحرام ، أوّلاً : مايصير به الشخص محرمًا ، ط: دار الفكر بيروت .

(۲) ثم يحرم إذا سلم عقيب صلاته وهو جالس مستقبل القبلة في مكانه ، فإن أحرم بعد ماقام أو سار ، أو استوت به راحلته قائمة جاز ، ولكن الأوّل أفضل . (غنية الناسك : (ص: ۷۳) باب الإحرام ، فصل في كيفية الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

☐ الفتاوىٰ التاتارخانية : (۳۳۵/۲) كتاب الحج ، الفصل الثالث في تعليم أعمال الحج ، ط:قديمي .

☐ إرشاد الساري : (ص: ۱۴۲) باب الإحرام ، فصل في ركعتي الإحرام وأحكامها ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

نیت سے پہلے سر ڈھانکنا

احرام کی نیت کرنے سے پہلے احرام کے کپڑے پہن کر سر ڈھانک کر نفل پڑھنا جائز ہے، البتہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سر کھول کر نیت کر کے تلبیہ پڑھیں۔(۱)

نیتِ طواف

''طواف کی نیت'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۳/۱۱۵)

نیفہ

احرام کی چادر/لنگی میں نیفہ موڑ کر کمر بند ڈال کر باندھنا مکروہ ہے۔(۲)

نیکر

مردوں کے لئے احرام کی حالت میں نیچے نیکر پہننا جائز نہیں ہے، اگر ایک

---

(۱) ثم یسن أن یصلی رکعتین بعد اللبس ینوی بها سنة الإحرام لیحرز فضیلة السنة ...... ثم یحرم إذا سلم عقیب صلاته وهو جالس مستقبل القبلة فی مکانه .... (غنیة الناسک : (ص: ۷۳) باب الإحرام ، فصل : فی کیفیة الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۴۰) باب الإحرام ، فصل فی رکعتی الإحرام ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

▭ الدر مع الرد : (۲/۴۸۲) کتاب الحج ، فصل : فی الإحرام ، ط: سعید .

(۲) والأفضل أن لایکون فیه خیاطة أصلاً ، وإن زر أحدهما ، أو خلله بخلال أو میله أو عقد بأن ربط طرفه بطرفه الآخر ، أو شده علی نفسه بحبل ونحوه أساء ولا شیئ علیه ، وإنّما أساء لشبهة حینئذ بالمخیط من جهة أنّه لایحتاج إلی حفظه بخلاف شد الهمیان فی وسطه فإنّه لابأس به . (غنیة الناسک : (ص: ۷۱ ، ۷۲) باب الإحرام ، فصل فیما ینبغی لمرید الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۶۹ ، ۱۷۰) باب الإحرام ، فصل فی مکروهاته ، ط: المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

▭ البحر العمیق : (۲/۶۳۵) الباب السابع : فی الإحرام ، الفصل الأوّل : مقدمات الإحرام ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة .

دن یا ایک رات پہنے رہے گا تو دَم دینا لازم ہوگا، اس سے کم میں صدقہ دینا واجب ہوگا۔(۱)

نیکی ہر قدم پر

''حاجی کا قدم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۳۸)

---

(۱) إذا لبس المحرم المخيط (أى الملبوس المعمول على قدر البدن أو قدر عضو منه بحيث يحيط به سواء كان بخياطة أو نسج أو لصُق أو غير ذلك، وكذا حكم تغطية بعض الأعضاء بالمخيط أو غيره) على وجه المعتاد فعليه الجزاء ...... فإذا لبس مخيطًا يوماً كاملاً أو ليلةً كاملةً فعليه دم وفى أقلّ من يوم أو ليلة صدقة وكذا لو لبس ساعة، وفى أقلّ من ساعة قبصة ولو لبسه أياماً فعليه دم واحد. (إرشاد السارى: (ص: ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷) باب الجنايات، النوع الأوّل فى حكم اللُّبس، ط: الإمدادية، مكّة المكرّمة)

▭ غنية الناسك: (ص: ۲۵۰) باب الجنايات، الفصل الثانى: فى لبس المخيط، ط: إدارة القرآن.

▭ الفتاوىٰ التاتارخانية: (۲/۳۷۰) الفصل الخامس: فيما يحرم على المحرم بسبب إحرامه ومالايحرم، نوع منه فى لبس المخيط، ط: قديمى.
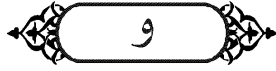
واجبات چھوڑنا عذر کی وجہ سے

''عذر کی وجہ سے سنن وواجبات چھوڑنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱۵۵/۳)

واجباتِ حج

''حج کے واجبات'' عنوان دیکھیں۔(۲۰۹/۲)

واجباتِ عمرہ

''عمرہ کے واجبات'' عنوان دیکھیں۔(۲۱۸/۳)

واجبات کا حکم

واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے کوئی واجب رہ جائے گا تو حج ادا ہو جائے گا، خواہ قصداً رہ گیا ہو یا بھول کر، لیکن اس کی جزاء لازم ہوگی، خواہ دَم کی صورت میں ہو یا صدقہ کی صورت میں، البتہ اگر کوئی فعل کسی معتبر عذر کی وجہ سے رہ گیا ہو تو دَم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔(۱)

واجب الطّواف کی نماز ایک ساتھ پڑھنا

''متعدد طواف کی ایک ساتھ نفل پڑھنا'' عنوان دیکھیں۔(۳۲/٤)

---

(۱) وحكم الواجبات لزوم الجزاء أى الدم كما فى نسخة صحيحة بترك واحد منها وهو أحسن من قوله بتركها فى الكبير وجواز الحج أى حجّه معه سواء تركه عمدًا أو سهوًا وكذا خطأً أو نسيانًا جاهلاً أو عالماً لكن العامد أى إذا كان عالمًا آثم أى بتركه ...... وترك الواجب أى جنسه بعذر أى معتبر شرعاً ، قال فى البدائع : إنّ الواجبات كلّها أى فضلاً عن بعضها أو المعنى كلاً منها إن تركها لعذر لاشيئ عليه ؛لأنّ الضرورات تبيح المحظورات . (إرشار السارى : (۱۰۱ ، ۱۰۲ ، ۱۰۳) باب فرائض الحج و واجباته و سننه ومستحباته ومكروهاته ، فصل فى واجبات الحج ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک: (ص: ۴٦) باب فرائض الحج و واجباته، فصل فى واجباته، ط: إدارة القرآن.

واجب الطّواف نماز بھول کر دوسرا طواف شروع کر دیا

اگر طواف کرنے کے بعد دو رکعت واجب الطّواف پڑھنا بھول گیا اور دوسرا طواف شروع کر دیا، اگر دوسرے طواف کا ایک چکر پورا ہونے سے پہلے پہلے یاد آ جائے تو اس طواف کو چھوڑ کر پہلے دو رکعت واجب الطّواف پڑھ لے، اور اگر ایک چکر پورا ہونے کے بعد یاد آئے تو یہ طواف پورا کرے، اس کے بعد دو رکعت واجب الطّواف پہلے طواف کے پڑھے پھر اس کے بعد دو رکعت دوسرے طواف کے پڑھے۔(۱)

واجب ترک کر دیا

اگر کسی محرم نے عذر کی وجہ سے واجب ترک کر دیا تو جزاء دینی لازم نہیں ہوتی اور اگر عذر کے بغیر ترک کر دیا تو جزاء واجب ہوتی ہے۔(۲)

---

(۱) طاف أی کاملاً ونسی رکعتی الطواف ...... فلم یتذکر إلّا بعد شروعه فی طواف آخر ...... فإن کان التذکر قبل تمام شوطٍ رفضه أی ترکه وقطعه لتحصیل سنة الموالاة وبعد إتمامه أی إتمام شوطه الّذی بمنزلة رکعة لاأی لایرفضه بل یتمّ طوافه الّذی شرع فیه أی کما لو تذکر بعد شوطین بالأولیٰ وعلیه لکل أسبوع رکعتان أی اتفاقاً إذ لایندرج أحدهما فی الآخر ولو اتصلا صورة . (إرشاد الساری : (ص: ۲۳۵) باب أنواع الأطوفة وأحکامها ، فصل فی مسائل شتی عن الطواف ، ط: المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

🗀 غنیة الناسک : (ص: ۱۱۷ ، ۱۱۸) باب فی ماهیة الطواف وأنواعه ...... ، فصل : ومن الواجبات رکعتا الطواف ، ط: إدارة القرآن والعلوم الإسلامیة .

🗀 الدر مع الرد : (۲/ ۴۹۹) کتاب الحج ، فصل فی الإحرام ، ط: سعید .

(۲) وحکم الواجبات لزوم الجزاء ...... بترک واحد منها ، وهو أحسن من قوله : " بترکها " فی " الکبیر " ...... و یستثنی من هٰذا الکلی و هو لزوم الجزاء بترک کل واجب ...... ترک الواجب أی جنسه بعذر أی معتبر شرعًا . قال فی البدائع : إن الواجبات کلها...... إن ترکها لعذر لا شیئ علیه ؛ لأنّ الضرورات تبیح المحظورات . (إرشاد الساری : (ص: ۱۰۱ ، ۱۰۲ ، ۱۰۳) باب فرائض الحج و واجباتہٖ ، فصل : فی واجبات الحج ، وحکم الواجبات ، ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

🗀 غنیة الناسک : (ص: ۲۳۸) باب الجنایات ، مقدّمة : فی ضوابط ینبغی حفظهالعموم نفعها، ط: إدارة القرآن . =

وادیٔ محسر

☆ ...... منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان وہ جگہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے ابرہہ کے ہاتھیوں والے لشکر کو تباہ و برباد کیا، جس کا ذکر سورۃ الفیل میں ہے، یہاں پر حاجیوں کے لئے مسنون یہ ہے کہ تیزی سے چلیں جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "رسول اللہ ﷺ وادیٔ محسر سے گزرے تو آپ ﷺ نے رفتار تیز کردی"۔

ابن قیم رحمہ اللہ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کی عادتِ شریفہ یہ تھی کہ جب کسی ایسی جگہ سے گزرتے جہاں اللہ کا عذاب نازل ہوا ہو تو تیزی کے ساتھ گزر جاتے، اس وادیٔ محسر میں بھی ہاتھیوں والے لشکر پر عذاب نازل ہوا تھا۔(۱)

= ☞ شامی : (۲/۵۵۳) کتاب الحج ، باب الجنایات ، ط: سعید

(۱) عن جابر رضی اللّٰه عنه فی حدیثه الطویل : فدفع قبل أن تطلع الشمس ، وأردف الفضل بن عباس حتی أتی بطن محسر ، فحرّک قلیلا ، ثم سلک الطریق الوسطیٰ ...... قوله: عن جابر ...... الخ : فیه دلالة علی الإسراع فی هٰذا الوادی ، وإنّما سمّی محسر ؛ لأنّ فیل أصحاب الفیل حسر فیه ، أی أعیی و کلّ ، قاله النووی فی شرح مسلم : قال : فهی أی تحریک الدابة سنة من سنن السیر فی هٰذا الموضع ، قال أصحابنا : یسرع الماشی ویحرّک الراکب دابته فی وادی محسر ، ویکون ذٰلک قدر رمیة بحجر ، قلت : وسر الإیضاع فیه الفرار من مواضع نزول العذاب إلی مواضع نزول الرحمة ، وهٰکذا کان دأبه فی أمثال تلک المواضع ، کما ورد فی الصحیحین عن ابن عمر ...... وفی " نیل الاوطار " ولیس هو (أی محسر) من المزدلفة ولا منی ، بل هو مسیل بینهما ...... وفی حاشیة الترمذی عن " الدر المختار " : هو وادٍ بین منی والمزدلفة ، فلو وقف به لم یجز علی المشهور .... (إعلاء السنن : (۱۰/۱۵۱) کتاب الحج ، باب الإیضاع فی وادی محسر ...... ، رقم الحدیث : ۲۷۳۵ ، ط: إدارة القرآن)

☞ حجة اللّٰه البالغة : (۲/۶۴) مبحث فی أمور تتعلق الحج ، قصة حجة الوداع ، ط: میر محمد کتب خانه.

☞ فلمّا أتی بطن محسر ، حرّک ناقته و أسرع السیر ، وهٰذه کانت عادته فی المواضع الّتی نزل فیها بأس اللّٰه بأعدائه ، فإن هنالک أصاب أصحاب الفیل ماقصّ اللّٰه علینا ، ولذٰلک سمّی ذٰلک الوادی وادی محسر ؛ لأنّ الفیل حسر فیه أی أعیی ، وانقطع عن الذهاب إلی مکّة ، وکذٰلک فعل فی سلوکه الحِجَر دیار ثمود فإنّه تقنع بثوبه وأسرع السیر . (زاد المعاد فی هدی خیر العباد لابن =

ایک دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں عرب کے قبائل یہاں جمع ہوتے اور اپنے آباء واجداد کے کارنامے بڑھا چڑھا کر بیان کرتے، لہٰذا ان کی مخالفت کے طور پر شریعت میں یہ مستحب قرار پایا کہ یہاں سے جلدی گزر اجائے۔ (۱)

☆ ......مزدلفہ سب کا سب ٹھہرنے کی جگہ ہے، مگر وادیٔ محسر میں نہ ٹھہرے، (۲)

= قیم : (۲۵۵/۲ ، ۲۵٦) فصول : فی هدیه صلی اللّٰه علیه وسلم فی العبادات ، فصل : فی هدیه صلی اللّٰه علیه وسلم فی حجّه وعُمره ، ط: مؤسّسة الرسالة بیروت ، مکتبة المنار کویت)

(۱) وعن جابر رضی اللّٰه عنه أنّ النبی صلی اللّٰه علیه وسلم أوضع فی وادی محسر وأمرهم أن یرموا بمثل حصی الخذف . رواه الخمسة و صححه الترمذی ...... وحدیث جابر یدل علی أنّه یشرع الاسراع بالمشی فی وادی محسر ...... وإنّما شرع الإسراع فیه ؛ لأنّ العرب کانوا یقفون فیه ویذکرون مفاخر آبائهم فاستحب الشارع مخالفتهم . (نیل الأوطار : (۷۸/۵) رقم الحدیث : ۲۰۰۹ ، کتاب المناسک ، باب الدفع إلی مزدلفة ، ثم منها إلی منی وما یتعلق بذلک ، ط: دار الحدیث ، مصر)

🗁 تحفة الأحوذی : (۲۲۹/۳) رقم الحدیث : ۸۸۷ ، کتاب الحج ، باب ماجاء فی الإفاضة من عرفات، ط: دار الفکر ، بیروت .

🗁 مرعاة المفاتیح : (۱۶۲/۹) رقم الحدیث : ۲۶۳۵ ، کتاب المناسک ، باب الدفع من عرفة والمزدلفة ، ط: إدارة البحوث الإسلامیة .

(۲) عن جابر رضی اللّٰه عنه فی حدیثه الطویل : فدفع قبل أن تطلع الشمس ، وأردف الفضل بن عباس حتی أتی بطن محسر ، فحرّک قلیلا ، ثم سلک الطریق الوسطیٰ ...... قوله: عن جابر ...... الخ : فیه دلالة علی الإسراع فی هٰذا الوادی ، وإنّما سمّی محسر ؛ لأنّ فیل أصحاب الفیل حسر فیه ، أی أعیی وکلّ ، قاله النووی فی شرح مسلم : قال : فهی أی تحریک الدابة سنة من سنن السیر فی هٰذا الموضع ، قال أصحابنا : یسرع الماشی ویحرّک الراکب دابته فی وادی محسر ، ویکون ذلک قدر رمیة بحجر ، قلت : وسر الإیضاع فیه الفرار من مواضع نزول العذاب إلی مواضع نزول الرحمة ، وهٰکذا کان دأبه فی أمثال تلک المواضع ، کما ورد فی الصحیحین عن ابن عمر ...... وفی " نیل الاوطار " ولیس هو (أی محسر) من المزدلفة ولا منی ، بل هو مسیل بینهما ...... وفی حاشیة الترمذی عن " الدر المختار " : هو وادٍ بین منی والمزدلفة ، فلو وقف به لم یجز علی المشهور .... (إعلاء السنن : (۱۵۱/۱۰) کتاب الحج ، باب الإیضاع فی وادی محسر ...... ، رقم الحدیث : ۲۷۳۵ ، ط: إدارة القرآن)

🗁 حجة اللّٰه البالغة : (۶۴/۲) مبحث فی أمور تتعلق الحج ، قصة حجة الوداع ، ط: میر محمد کتب خانه . =

وادیٔ محسر میں نماز پڑھنا مکروہ ہے،(۱)

اگر بے خبری میں نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی لیکن وادیٔ محسر میں وقوف جائز نہیں ہے۔(۲)

= فلمّا أتى بطن محسر ، حرّک ناقته و أسرع السير ، وهٰذه كانت عادته فى المواضع الّتى نزل فيها بأس اللّٰه بأعدائه ، فإن هنالک أصاب أصحاب الفيل ماقصّ اللّٰه علينا ، ولذٰلک سمّى ذٰلک الوادى وادى محسر ؛ لأنّ الفيل حسر فيه أى أعيى ، وانقطع عن الذهاب إلى مكّة ، وكذٰلک فعل فى سلوكه الحِجَر ديار ثمود فإنّه تقنع بثوبه وأسرع السير . (زاد المعاد فى هدى خير العباد لابن قيم : (۲/۲۵۵ ، ۲۵۶) فصول : فى هديه صلى اللّٰه عليه وسلم فى العبادات ، فصل : فى هديه صلى اللّٰه عليه وسلم فى حجّه وعُمره ، ط: مؤسّسة الرسالة بيروت ، مكتبة المنار كويت)

(۱) باب الصلاة فى مواضع الخسف والعذاب : ويذكر أنّ عليا رضى اللّٰه عنه كره الصلاة بخسف بابل ...... عن عبد اللّٰه بن عمر أنّ رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم قال : لاتدخلوا هؤلاء المعذبين إلّا أن تكونوا باكين فإن لم تكونوا باكين ، فلا تدخلوا عليهم ، لايصيبكم ما أصابهم . (الصحيح للبخارى : (۱/۶۲) كتاب الصلاة ، باب الصلاة فى مواضع الخسف والعذاب ، ط: قديمى)

ويذكر أنّ عليًا رضى اللّٰه عنه كره الصلاة بخسف بابل ، مطابقة هذا الأثر للترجمة ظاهرة وهو يدلّ أيضًا على أن مراده من عقد الباب هو الإشارة إلى أنّ الصلاة فى مواضع الخسف مكروهة ...... وفيه : الإسراع عن المرور بديار المعذبين ، كما فعل رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فى وادى محسر لأنّ أصحاب الفيل هلكوا هناک ...... وفيه : الدلالة على كراهة الصلاة فى موضع الخسف والعذاب ، والباب معقود عليه . (عمدة القارى : (۴/۲۷۹ ــ ۲۸۳) كتاب الصلاة ، باب الصلاة فى مواضع الخسف والعذاب ، ط: دار الكتب العلمية)

قال المهلب : إنّما هٰذا من جهة التشاؤم بالبقعة الّتى نزل بها سخط اللّٰه يدل على ذٰلک قوله : ﴿ وسكنتم فى مساكن الّذين ظلموا أنفسهم وتبين لكم كيف فعلنا بهم وضربنا لكم الأمثال ﴾ [إبراهيم : ۴۵] فوبخهم تعالىٰ على ذلک ، وكذلک تشاء م عليه السلام بالبقعة الّتى نام فيها عن الصلاة ورحل عنها ثم صلى ، فكراهة الصلاة فى موضع الخسف أولىٰ ، إلّا أنّ إباحه الدخول على وجه البكاء والاعتبار يدل أن من صلى هناک لاتفسد صلاته . (شرح صحيح البخارى لابن بطال : (۲/۸۷) كتاب الصلاة ، باب الصلاة فى مواضع الخسف والعذاب ، ط: مكتبة الرشد)

(۲) عن جابر رضى اللّٰه عنه فى حديثه الطويل : فدفع قبل أن تطلع الشمس ، وأردف الفضل بن عباس حتى أتى بطن محسر ، فحرّک قليلا ، ثم سلک الطريق الوسطىٰ ...... قوله: عن جابر ...... الخ : فيه دلالة على الإسراع فى هذٰا الوادى ، وإنّما سمّى محسر ؛ لأنّ فيل أصحاب الفيل حسر=

☆ ......وادیٔ محسر وہ وادی ہے جس میں اصحابِ فیل کا واقعہ پیش آیا تھا اور قرآن مجید میں اس پر ایک سورت ''اَلَمْ تَرَ کَیْفَ'' نازل ہوئی۔(۱)

= فیہ ، أی أعیی و کلّ ، قالہ النووی فی شرح مسلم : قال : فھی أی تحریک الدابۃ سنۃ من سنن السیر فی ھٰذا الموضع ، قال أصحابنا : یسرع الماشی ویحرّک الراکب دابتہ فی وادی محسر ، ویکون ذلک قدر رمیۃ بحجر ، قلت : وسر الإیضاع فیہ الفرار من مواضع نزول العذاب إلی مواضع نزول الرحمۃ ، وھٰکذا کان دأبہ فی أمثال تلک المواضع ، کما ورد فی الصحیحین عن ابن عمر ...... وفی '' نیل الاوطار '' ولیس ھو (أی محسر) من المزدلفۃ ولا منی ، بل ھو مسیل بینھما ...... وفی حاشیۃ الترمذی عن '' الدر المختار '' : ھو وادٍ بین منی والمزدلفۃ ، فلو وقف بہ لم یجز علی المشھور .... (إعلاء السنن : (۱۰/ ۱۵۱) کتاب الحج ، باب الإیضاع فی وادی محسر ...... ، رقم الحدیث : ۲۷۳۵ ، ط: إدارۃ القرآن)

حجۃ اللّٰہ البالغۃ : (۲/ ۶۴) مبحث فی أمور تتعلق الحج ، قصۃ حجۃ الوداع ، ط: میر محمد کتب خانہ .

فلمّا أتی بطن محسر ، حرّک ناقتہ و أسرع السیر ، وھٰذہ کانت عادتہ فی المواضع الّتی نزل فیھا بأس اللّٰہ بأعدائہ ، فإن ھنالک أصاب أصحاب الفیل ماقصّ اللّٰہ علینا ، ولذٰلک سمّی ذٰلک الوادی وادی محسر ؛ لأنّ الفیل حسر فیہ أی أعیی ، وانقطع عن الذھاب إلی مکّۃ ، وکذٰلک فعل فی سلوکہ الحِجَر دیار ثمود فإنّہ تقنع بثوبہ وأسرع السیر . (زاد المعاد فی ھدی خیر العباد لابن قیم : (۲/ ۲۵۵ ، ۲۵۶) فصول : فی ھدیہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی العبادات ، فصل : فی ھدیہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی حجّہ وعُمرہ ، ط: مؤسّسۃ الرسالۃ بیروت ، مکتبۃ المنار کویت)

(۱) عن جابر رضی اللّٰہ عنہ فی حدیثہ الطویل : فدفع قبل أن تطلع الشمس ، وأردف الفضل بن عباس حتی أتی بطن محسر ، فحرّک قلیلا ، ثم سلک الطریق الوسطیٰ ...... قولہ: عن جابر ...... الخ : فیہ دلالۃ علی الإسراع فی ھذٰا الوادی ، وإنّما سمّی محسر ؛ لأنّ فیل أصحاب الفیل حسر فیہ ، أی أعیی وکلّ ، قالہ النووی فی شرح مسلم : قال : فھی أی تحریک الدابۃ سنۃ من سنن السیر فی ھٰذا الموضع ، قال أصحابنا : یسرع الماشی ویحرّک الراکب دابتہ فی وادی محسر ، ویکون ذلک قدر رمیۃ بحجر ، قلت : وسر الإیضاع فیہ الفرار من مواضع نزول العذاب إلی مواضع نزول الرحمۃ ، وھٰکذا کان دأبہ فی أمثال تلک المواضع ، کما ورد فی الصحیحین عن ابن عمر ...... وفی '' نیل الاوطار '' ولیس ھو (أی محسر) من المزدلفۃ ولا منی ، بل ھو مسیل بینھما ...... وفی حاشیۃ الترمذی عن '' الدر المختار '' : ھو وادٍ بین منی والمزدلفۃ ، فلو وقف بہ لم یجز علی المشھور .... (إعلاء السنن : (۱۰/ ۱۵۱) کتاب الحج ، باب الإیضاع فی وادی محسر ...... ، رقم الحدیث : ۲۷۳۵ ، ط: إدارۃ القرآن) =

☆......موجودہ زمانے میں وادیٔ محسر پر خیمہ بنا ہوا ہے اور وہاں وادیٔ محسر کا بورڈ آویزاں ہے، اور یہ منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان ہے۔

☆''وادی محسر'' نہ منی میں داخل ہے نہ مزدلفہ میں، بلکہ منٰی اور مزدلفہ کے بیچ میں ایک حدّ فاصل ہے اور اس کی مقدار ۵۴۵ گز ہے جب وہاں سے گزرے تو جلدی گزر جائے۔

☆مزدلفہ سب کا سب موقف ہے، مگر ''وادی محسر'' حاجیوں کے لئے موقف نہیں ہے بلکہ یہ ''اصحاب فیل'' کا موقف تھا، اگر کوئی حاجی وادی محسر میں وقوف کرے گا تو اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔(۱)

= حجة اللّٰه البالغة : (۶۴/۲) مبحث فی أمور تتعلق الحج ، قصة حجة الوداع ، ط: میر محمد کتب خانه .

فلمّا أتی بطن محسر ، حرّک ناقته و أسرع السیر ، وهٰذه کانت عادته فی المواضع الّتی نزل فیها بأس اللّٰه بأعدائه ، فإن هنالک أصاب أصحاب الفیل ماقصّ اللّٰه علینا ، ولذٰلک سمّی ذٰلک الوادی وادی محسر ؛ لأنّ الفیل حسر فیه أی أعیی ، وانقطع عن الذهاب إلی مکّة ، وکذٰلک فعل فی سلوکه الحِجَر دیار ثمود فإنّه تقنع بثوبه وأسرع السیر . (زاد المعاد فی هدی خیر العباد لابن قیم : (۲۵۵/۲ ، ۲۵۶) فصول : فی هدیه صلی اللّٰه علیه وسلم فی العبادات ، فصل : فی هدیه صلی اللّٰه علیه وسلم فی حجّه وعُمره ، ط: مؤسّسة الرسالة بیروت ، مکتبة المنار کویت)

(۱) فإذا بلغ وادی محسر یستحب عند الأئمة الأربعة أن یحرّک الراکب دابته قدر رمیة حجر ثم یمشی علی السکون حتی یأتی منی ...... ویستحب أیضًا للماشی الإسراع فی وادی محسر ...... و وادی محسر ، ویقال له : بطن محسر بضم المیم و فتح الحاء ، وکسر السین المشددة وبالراء المهملات ، مسیل ماء فاصل بین مزدلفة و منی ، وهو لیس من منی ، ونقل القاضی عز الدین بن جماعة اتفاق الأئمة الأربعة علی ذٰلک ، قال المحب الطبری : وأوّل وادی محسر : من القرن المُشرق من الجبل الّذی یسار الذاهب ، قال : ولیس من مزدلفة ولا من منٰی ، بل هو مسیل بینهما ...... وقد جاء : " مزدلفة کلها موقف الّا محسر " ...... وسمی بذٰلک لأن فیل أصحاب الفیل حسر فیه : أی أعٰی وکَلَّ عن المسیر ؛ ...... و قال الاذرقی : إنّه خمسمائة ذراع وخمسة وأربعون ذراعًا . (البحر العمیق : (۱۶۴۹/۳ ، ۱۶۵۰ ، ۱۶۵۱ ، ۱۶۵۲) الباب الحادی عشر : فی الخروج من مکّة إلی منٰی ، مطلب : الدفع من مزدلفة إلی منٰی ، ومطلب: وادی محسر ، ط: مؤسسة الریّان ، المکتبة المکیّة) =

والدہ ناراض ہے

اگر کسی آدمی پر حج فرض ہے اور والدہ اس پر ناراض ہے تو حج کرنے سے حج ادا ہو جائے گا، کیونکہ حج ایک مستقل عبادت ہے، ادا کرنے سے ادا ہو جاتی ہے، البتہ ماں کی ناراضگی کا گناہ بیٹے کی گردن پر ہوگا، اس کی تلافی کی صورت یہ ہے کہ ماں سے معافی مانگ لے، اس کو راضی کر لے اور ماں کو بھی چاہیئے کہ اس کو معاف کر دے اور اس کے لئے خیر کی دعاء کرے تاکہ ماں کی دعاء سے وہ سدھر جائے اور وہ دنیا و آخرت دونوں جہاں میں کامیاب ہو جائے اور اگر ماں بیٹے کو معاف نہیں کرے گی تو بیٹے کا بھی نقصان ہوگا اور ماں کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔(۱)

اگر ماں کا انتقال ہو گیا ہے اور زندگی میں ماں کو راضی نہ کر سکا تو ماں کے انتقال کے بعد اللہ سے توبہ واستغفار کرے اور ماں کے لئے ایصالِ ثواب کرے یعنی کوئی نیک کام کر کے یہ نیت کرے کہ اے اللہ اس کا ثواب میری والدہ کو پہنچا دے۔

= المزدلفة (كلها موقف الا وادی محسر) هو واد بين منىٰ و مزدلفة ، فلو وقف به أو ببطن عرنة لم يجز على المشهور . (الدر مع الرد : (۵۰۸/۲) كتاب الحج ، مطلب فى إجابة الدعاء، ط: سعيد)

ـــــ إرشاد السارى : (ص: ۳۱۱) باب أحكام المزدلفة ، فصل : فى الوقوف بها ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

(۱) وينبغى له تحصل رضا من يكره له السفر بغير رضاه فإنّه إذا أراد أن يخرج إلى الحج وأحد أبويه كاره لذٰلك ، فإن كان محتاجًا إلى خدمته يكره وإن كان مستغنيًا فلابأس به إن كان الغالب على الطريق السلامة وأمّا عند غلبة الخوف فلايحل له أن يخرج إلاَّ بإذنهما وإن كانا مستغنيين عنه . (غنية الناسک : (ص: ۳۴ ، باب ماينبغى لمريد الحج من آداب سفره ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد السارى : (ص: ۹) مقدمة فى آداب مريد الحج ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

الفتاوىٰ الهندية : (۲۲۰/۱) كتاب المناسک ، الباب الأوّل : فى تفسير الحج و فرضيته و وقته و شرائطه وأركانه و واجباته و سننه و آدابه و محظوراته ، ط: رشيديه .

واضح رہے کہ موت کے بعد میت کی روح کو خوش کرنے کا ذریعہ ایصالِ ثواب ہے۔(۱)

والدین کو حج کرانے سے اپنا حج ادا نہیں ہوگا

اگر بیٹے پر اپنے ذمہ حج فرض ہے تو والدین کو حج کرانے سے بیٹے کا اپنا فرض ادا نہیں ہوگا، اس کو خود اپنا فرض حج ادا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

والدین کی اجازت کے بغیر حج کے لئے جانا

اگر حج فرض ہے تو حج کے لئے والدین سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے، بلکہ اجازت نہ ملنے کی صورت میں بھی جانا ضروری ہے، اور اگر حج فرض نہیں

---

(۱) الأصل أن كل من أتىٰ بعباده ما له جعل ثوابها لغيره .... (الدر مع الرد : (۵۹۵/۲) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: سعيد)

أن سعد بن عبادة رضى الله عنه توفيت أمه وهو غائب عنها ، فقال يا رسول الله ! إن أمى توفيت وأنا غائب عنها ، أينفعها شيئ إن تصدقت به عنها ؟ قال : نعم ، قال : فإنّى أشهدك أن حائطى المخراف صدقة عليها . (صحيح البخارى : (۳۸۶/۱) كتاب الوصايا ، باب : إذا قال : أرضى و بستانى صدقة لله عن أمّى ط: قديمى)

إن رجلاً سأله صلى الله عليه وسلم فقال : كان لى أبوان أبرهما حال حياتهما ، فكيف لى ببرهما بعد موتهما ؟ فقال صلى الله عليه وسلم : إن من البر بعد الموت أن تصلى لهما مع صلاتك وتصوم لهما مع صيامك . (فتح القدير : (۱۳۳/۳) كتاب الحج ، باب الحج عن الغير ، ط: رشيديه)

(۲) قال الله تعالىٰ :﴿ ولله على النّاس حِجُّ البيت من استطاع إليه سبيلاً ﴾ [آل عمران:۹۷]

ذى زاد و راحلة مختصة به وهو المسمى بالمقتب إن قدر ...... (وفى الشامية) أفاد أنّة لايجب إلا بملك الزاد وملك أجرة الراحلة . (الدر مع الرد : (۴۵۹/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد)

الفتاوىٰ الهندية : (۲۱۷/۱) كتاب المناسك ، الباب الأوّل ، ط: رشيديه .

والمركبة منها للحج الفرض تقبل النيابة عند العجز فقط لكن بشرط دوام العجز إلى الموت ؛ لأنّه فرض العمر حتى تلزم الإعادة بزوال العذر . (الدر المختار مع الرد : (۵۹۸/۲) باب الحج ، مطلب فى الفرق بين العبادة والقربة والطاعة ، ط: سعيد)

تو والدین سے اجازت لے کر جانا زیادہ بہتر ہے۔(۱)

والدین نے حج نہیں کیا

☆......اگر کوئی شخص صاحب استطاعت ہے اس کے پاس حکومت کے اعلان کے مطابق حج کے لئے جتنی رقم کی ضرورت ہے اتنی رقم ہے، اس کے علاوہ مزید اتنی رقم ہے جو حج سے واپس آنے تک گھر کے ضروری اخراجات کے لئے کافی ہے تو ایسے آدمی پر حج فرض ہے، اگر ایسے آدمی کے والدین نے حج نہیں کیا تو بھی ایسے آدمی کے لئے حج کے لئے جانا لازم ہے، اور فرض حج کے لئے والدین سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے، اور یہ کہنا کہ والدین نے حج نہیں کیا لہٰذا بیٹا حج پر نہیں جاسکتا، یہ بات غلط ہے ہر ایک سے قیامت کے دن اپنے اپنے حج کے بارے میں الگ الگ سوال ہوگا۔(۲)

---

(۱) ویکره الخروج إلى الحج إذا كره أحد أبويه إن كان الوالد محتاجًا إلى الولد، وإن كان مستغنياً عن خدمته فلابأس ...... فی الملتقط حج الفرض أولىٰ من طاعة الوالدين وطاعتهما أولىٰ من الحج النفل، وفی الكبرىٰ لوكان السفر مخوفاً مثل البحر لايخرج إلاَّ بإذن الوالدين كذا فی التاتارخانية. (الفتاوىٰ الهندية: (۱/۲۲۰، ۲۲۱) كتاب المناسک، الباب الأوّل فی تفسير الحج، ط: رشيديه)
إرشاد الساری: (ص: ۹) مقدمة فی آداب مريد الحج، ط: المكتبة الإمدادية، مكّة المكرّمة.
غنية الناسک: (ص: ۳۴) باب ماينبغي لمريد الحج من آداب سفره، ط: إدارة القرآن.
(۲) النوع الثانی: الاستطاعة: وهی عندنا ملک الزاد والراحلة فی حق النائی عن مكّة فيشترط أن يملک من المال مقدار ما يبلغه إلى مكّة ذاهبًا و جائيًا، راكبا لا ماشيًا، بنفقة متوسطة لا إسراف فيها ولا تقتير، سواء جرت عادته بالسؤال أم لم تجر فاضلاً عن مسكنه و خادمه و فرسه، وسلاحه، و ثيابه، وأثاثه، ومرمّة مسكنه وعن نفقة عياله وعمن تلزمه نفقتهم وكسوتهم إلى حين عوده، وقضاء ديونه. (البحر العميق: (۱/۳۷۷، ۳۷۸) الباب الثانی فی مناسک الحج، النوع الثانی الاستطاعة، ط: مؤسّسة الريّان، المكتبة المكيّة)
الدر مع الرد: (۲/۴۵۹) كتاب الحج، ط: سعيد.
الفتاوىٰ الهندية: (۱/۲۱۷) كتاب المناسک، الباب الأوّل، ط: رشيديه.

☆......بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک والدین کو حج نہ کرائیں خود ان کا حج ادا ہی نہ ہوگا، یہ سراسر غلط بات ہے، اس غلط خیال کی بنیاد پر بوڑھے والدین کو حج کے لئے روانہ کردیتے ہیں پھر ان ضعیف لوگوں کو حج میں جن پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ ناقابل بیان ہیں، اس لئے اچھی طرح سمجھ لیں کہ اپنے فرض حج کی ادائیگی والدین کے حج پر موقوف نہیں ہے، پہلے اپنا فرض حج کرلینا چاہیئے اگر والدین کو حج کرانے کا خیال ہے تو ان کی خدمت کے لئے ان کے ساتھ ضرور جائیں، انہیں دوسروں کے حوالہ نہ کریں۔(۱)

وِزِٹ ویزا

وِزِٹ (سیاحی) ویزہ پر حج کرنا درست ہے، مگر اس کے لئے رشوت دینا جائز نہیں ہے، (۲) البتہ فیس جمع کرکے جانا صحیح ہے۔

(۱) النوع الثانی : الاستطاعة : وهی عندنا ملک الزاد والراحلة فی حق النائی عن مکّة فیشترط أن یملک من المال مقدار ما یبلغه إلی مکّة ذاهبًا و جائیًا ، راکبا لا ماشیًا ، بنفقة متوسطة لا إسراف فیها ولا تقتیر ، سواء جرت عادته بالسؤال أم لم تجر فاضلاً عن مسکنه و خادمه و فرسه ، وسلاحه ، و ثیابه ، وأثاثه ، ومرمّة مسکنه وعن نفقة عیاله وعمن تلزمه نفقتهم وکسوتهم إلی حین عوده ، وقضاء دیونه . (البحر العمیق : (۱/۳۷۷ ، ۳۷۸) الباب الثانی فی مناسک الحج ، النوع الثانی الاستطاعة ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة)

الدر مع الرد : (۲/۴۵۹) کتاب الحج ، ط: سعید .

الفتاویٰ الهندیة : (۱/۲۱۷) کتاب المناسک ، الباب الأوّل ، ط: رشیدیه .

(۲) والفقیر الآفاقی إذا وصل إلی المیقات صار کالمکی فیجب علیه وإن لم یقدر علی الراحلة ...... وکذا الغنی الآفاقی إذ اعدم الرکوب بعد وصوله إلی المیقات یتعین علیه أن لا ینوی بحجه نفلاً لیقع عن حجة الإسلام . (غنیة الناسک : (ص: ۱۸) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۵۶) باب شرائط الحج ، النوع الأوّل : شرائط الوجوب ، الاستطاعة ، ط : الإمدادیة ، مکّة المکرّمة .

عن أبی هریرة رضی الله عنه قال : لعن رسول الله صلی الله علیه وسلم الراشی والمرتشی فی الحکم .
(جامع الترمذی : (۱/۲۴۸) أبوب الأحکام ، باب ماجاء فی الراشی والمرتشی فی الحکم ، ط: سعید)=

وصیت

☆......وصیت صرف تہائی مال میں ہوتی ہے اس لئے تہائی مال سے حج بدل کرایا جائے، چاہے وصیت کرنے والے نے تہائی کی شرط لگائی ہو یا نہ لگائی ہو، البتہ اگر تمام ورثاء بالغ ہیں اور سب رضا مندی سے ایک تہائی سے زیادہ دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں۔(۱)

☆......اگر ایک تہائی ترکہ حج بدل کے مصارف سے زیادہ ہے یا حج بدل کے بعد کچھ بچتا ہے تو وہ وارثوں کو واپس کرنا واجب ہے، ہاں اگر وہ رکھنے کے لئے اجازت دیدیں تو حج بدل کرنے والے کے لئے بچی ہوئی رقم رکھنا جائز ہوگا۔(۲)

= ▭ شامی : (۳۶۲/۵) کتاب القضاء ، مطلب فی الکلام علی الرشوة و الهدیة ، ط: سعید .

(۱) ومنها : أن یحج عنه من ثلث ماله سواء قید الوصیة بأن أوصٰی أن یحج عنه بثلث ماله أو أطلق بأن أوصٰی أن یحج عنه أو یحج عنه من ماله أمّا إذا قیّد فظاهر وإذا أطلق ؛لأنّ الوصیة تنفذ من الثلث .... (البحر العمیق : (۲۳۵۶/۴) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغیر ، الفصل الثانی : الحج عن المیت الّذی فاته الحج فی عمرة ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة)

▭ الدر مع الرد : (۶۰۰/۲ ـــ ۶۰۵) کتاب الحج ،مطلب : شروط الحج عن الغیر عشرون ، ومطلب : فی حج الصرورة ، ط: سعید .

▭ فإن أجازت الورثة وهم کبار جاز وإن لم یجیزوا لایجوز . (الفتاویٰ الهندیة : (۲۵۹/۱) کتاب المناسک ، الباب الخامس عشر فی الوصیة بالحج ، ط: رشیدیه)

(۲) فإذا قال الموصی : حجوا عنّی بثلث مالی حجة واحدة فإنّه یحج عنه حجة واحدة وما فضل عنها یرد إلی الورثة . (البحر العمیق : (۲۳۵۶/۴) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغیر ، الفصل الثانی : الحج عن المیت الّذی فاته الحج فی عمره ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة)

▭ وما فضل فی ید الحاج عن المیت بعد النفقة فی ذهابه و رجوعه فإنّه یردّه علی الورثه لایسعه أن یأخذ شیئًا ممّا فضل هٰذا فی البدائع ، (الفتاویٰ الهندیة : (۲۵۹/۱) کتاب المناسک ، الباب الخامس عشر فی الوصیة بالحج ، ط: رشیدیه)

▭ بدائع الصنائع : (۲۲۳/۲) کتاب الحج ، فصل وأمّا بیان حکم فوات الحج ، ط: سعید.

وصیت کے بغیر حج بدل کرانا

اگر والدین پر حج فرض تھا اور انہوں نے حج بدل کرانے کی وصیت نہیں کی ،اگر اولاد ان کی طرف سے حج بدل کرادے یا خود اپنے والد یا والدہ کی طرف سے حج بدل کر لے تو اُمید ہے کہ ان کا فرض حج ادا ہو جائے گا،اور یہ حج کی تینوں اقسام میں سے جو بھی حج کر لے صحیح ہے۔(۱)

وضو زم زم سے کرنا

''زم زم سے وضو کرنا'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/)

وضو طواف کے دوران ٹوٹ جائے

''طواف کے دوران وضو ٹوٹ جائے'' عنوان دیکھیں۔(۳/ ۱۲٤)

وضو طواف کے دوران ٹوٹ گیا

''طواف کے دوران وضو ٹوٹ گیا'' عنوان دیکھیں۔(۳/ ۱۲٥)

وضو کے بغیر طواف کرلیا

☆......اگر کوئی شخص شرعی اعتبار سے معذور نہیں ہے اور اس نے پورا یا اکثر طواف زیارت بے وضو کیا تو اس پر دَم دینا واجب ہوگا۔(۲)

(۱) من عليه الحج إذا مات قبل أدائه فإن مات عن غير وصية يأثم بلاخلاف وإن أحب الورثة أن يحج عنه حج وأرجو أن يجزئه ذلک إن شاء اللّٰه تعالیٰ كذا ذكره أبو حنيفة رحمه اللّٰه تعالیٰ . (الفتاویٰ الهندية : (۱/ ۲۵۸) كتاب المناسک ، الباب الخامس عشر فی الوصية بالحج ، ط: رشيديه)

🗁 بدائع الصنائع : (۲/ ۲۲۱) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان حكم فوات الحج ، ط: سعيد .

🗁 البحر العميق : (۴/ ۲۳۵۱) الباب الثامن عشر فی الحج عن الغير ، الفصل الثانی : الحج عن الميت الّذی فاته الحج فی عمره ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۲) ولو طاف للزيارة كله أو أكثره محدثًا فعليه شاه . (إرشاد الساری : (ص: ۴۹۰) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنايات فی أفعال الحج ، فصل فی حكم الجنايات فی طواف الزيارة ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗁 غنية الناسک : (ص: ۲۷۲) باب الجنايات ، الفصل السابع فی ترک الوجب فی أفعال=

اور اگر طوافِ زیارت کے تین یا اس سے کم چکر وضو کے بغیر کئے تو ہر چکر کے لئے آدھا صاع (پونے دو کلو) گندم صدقہ کرے۔(۱)

اور اگر ان دونوں صورتوں میں وضو کر کے طوافِ زیارت کا اعادہ کرلیا (خواہ بارہ ذی الحجہ کے اندر یا بارہ ذی الحجہ کے بعد) تو دَم اور صدقہ ساقط ہو جائے گا۔(۲)

☆......طوافِ قدوم یا طوافِ وداع یا نفلی طواف وضو کے بغیر کیا تو ہر چکر کے لیے آدھا صاع گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرے، اور اگر اس نے وضو کر کے ان طوافوں کا اعادہ کرلیا تو صدقہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۳)

= الحج ...... ، المطلب الأوّل فی ترک الواجب فی طواف الزیارة ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۵۵۰) کتاب الحج ، باب الجنایات، ط: سعید .

الفتاویٰ الهندیة : (۱/۲۴۵) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الخامس فی الطواف والسعی ، والرمل ، ورمی الجمار ، ط: رشیدیه .

(۱) ولو طاف أقلّه محدثًا ولم یعد فعلیه لکل شوط نصف صاع ، إلّا إذا بلغت قیمته دمًا، فینقص منه ماشاء . (غنیة الناسک : (ص: ۲۷۲) باب الجنایات ، الفصل السابع فی ترک الوجب فی أفعال الحج ، ط: المطلب الأوّل فی ترک الواجب فی طواف الزیارة ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۴۹۱) باب الجنایات و أنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ، فصل فی حکم الجنایات فی طواف الزیارة ، ط: المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمه .

الفتاویٰ الهندیة : (۱/۲۴۶) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الخامس فی الطواف والسعی والرمل ورمی الجمار ، ط: رشیدیه .

(۲) فإن أعاده سقط عنه الدم ، سواء أعاده فی أیّام النحر أو بعدها ولاشیئ علیه للتأخیر . (إرشاد الساری : (ص: ۴۹۰) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الخامس : الجنایات فی أفعال الحج ،فصل فی حکم الجنایات فی طواف الزیارة ، ط: المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۲۷۲) باب الجنایات ، الفصل السابع ، المطلب الأوّل ، ط: إدارة القرآن .

الفتاویٰ الهندیة : (۱/۲۴۵) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الخامس فی الطواف والسعی والرمل ورمی الجمار ، ط: رشیدیه .

(۳) وإن طافه محدثًا ، فعلیه صدقة لکل شوط ...... وحکم کل طواف تطوع کحکم طواف القدوم . (إرشاد الساری : (ص: ۴۹۷) فصل فی الجنایة فی طواف الصدر ، و: (ص: ۴۹۸) فصل فی الجنایة فی طواف القدوم ، ط: المکتبة الإمدادیة ، مکّة المکرّمة) =

وقوف

''وقوف'' کے معنیٰ ہیں ٹھہرنا، اور حج کے احکام میں اس سے مراد میدانِ عرفات یا مزدلفہ میں خاص وقت میں ٹھہرنا۔(۱)

وقوفِ عرفات کا مسنون طریقہ

☆......نویں ذی الحجہ کو آفتاب کے زوال کے بعد سے آفتاب غروب ہونے تک پورے میدانِ عرفات میں جہاں چاہے وقوف کرسکتا ہے، نیز وقوفِ عرفات کے لئے پاک ہونا بھی شرط نہیں ہے، اگر کوئی عورت حیض ونفاس کی وجہ سے ناپاکی کی حالت میں ہے یا مرد ناپاک ہے، اور غسل واجب ہے تو اس حالت میں بھی وقوفِ عرفات درست ہوجائے گا۔(۲)

= ☜ غنية الناسک : (ص: ۲۷۵ ، ۲۷۶) باب الجنايات ، الفصل السابع ، المطلب الثانی ، والثالث فی ترک الواجب فی طواف الصدر والقدوم ، ط: إدارة القرآن .

☜ الفتاویٰ الهندیه : (۲۴۶/۱) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الخامس فی الطواف ، ط : رشیدیه .

(۱) وقف :وقوفًا ، قام من جلوس ، وسكن بعد المشی ...... والحاج بعرفات : شهد وقتها . (المعجم الوسيط : (۱۰۵۱/۲) باب الواو ، وقف ، ط: دار الدعوة)

(۲) وعرفات كلها موقف إلاَّ بطن عرنة كما فی السنة ، إذا دخل عرفة نزل بها مع النّاس حيث شاء ...... والأفضل أن ينزل بقرب الرحمة ...... فإذا نزل أی بعرفات يمكث فيها ...... ويشتغل بالدعاء والصلاة على النّبی والذكر ...... والتلبية ...... إلى أن تزول الشمس . (إرشاد السارى : (ص: ۲۷۰) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ الفتاویٰ الهندية : (۲۲۷/۱ ، ۲۲۸) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشیدیه .

☜ الفتاویٰ الخانية على هامش الهندية : (۲۹۳/۱) کتاب الحج ، فصل فی كيفية أداء الحج ، ط: رشیدیه.

☜ و وقوف الحائض والجنب ومن لم يصل الصلاتين يجزيه ولايلزمه شيئ كذا فی محيط السرخسی . (الهندية : (۲۲۹/۱) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشیدیه) =

☆......افضل اور بہتر تو یہ ہے کہ زوال کے بعد اگر مسجد نمرہ کے امام کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی نماز ادا کی ہے تو اس کے بعد خالی میدان میں قبلہ رُخ کھڑے ہو کر مغرب تک وقوف کرے اور اگر اپنے خیمہ میں ظہر کی نماز پڑھی ہے تو اس کے بعد خالی میدان میں قبلہ رُخ کھڑے ہو کر عصر تک وقوف کرے پھر عصر کے وقت عصر کی نماز پڑھ کر مغرب تک وقوف کرے، اور اگر پورے وقت میں کھڑا نہ ہو سکے تو جس قدر کھڑا ہو سکتا ہو کھڑا رہے پھر بیٹھ جائے، پھر جب قوت اور ہمت ہو اور تازہ دَم ہو تو کھڑا ہو جائے اور پورے وقت میں خشوع وخضوع کے ساتھ بار بار تلبیہ پڑھتا رہے، گریہ وزاری کے ساتھ ذکر اللہ، تلاوت، درود شریف اور استغفار میں مشغول رہے اور دینی ودنیوی مقاصد کے لئے اپنے واسطے اور اپنے متعلقین، دوست احباب کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے دعائیں مانگتا رہے، یہ وقت دعاء قبول ہونے کا خاص وقت ہے، سنہری موقع ہے (گولڈن چانس ہے) زندگی میں ایسا وقت ہمیشہ نصیب نہیں ہوتا، اس لئے اس دن بلاضرورت آپس میں جائز گفتگو سے بھی پرہیز کرے، پورے وقت کو دعاؤں اور ذکر اللہ میں گزارے۔(۱)

= البحر العميق : (۱۵۱۳/۳، ۱۵۱۴) الباب الحادی عشر : فی الخروج من مكّة إلی منٰی ثم عرفة ، مقدار الوقوف بعرفة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

بدائع الصنائع : فی ترتيب الشرائع : (۱۲۷/۲) كتاب الحج ، فصل وأمّا ركن الحج فشيئان ، ط: سعيد .

(۱) فإذا فرغ الإمام من الجمع فی مسجد إبراهيم وهو المشهور بمسجد نمرة راح إلی الموقف والنّاس أی الّذين صلوا معه ويكره التاخير ...... فإن تخلف أحد ساعة لحاجة لابأس به لكن الأفضل أن يروح مع الإمام ...... فيقف راكبا وهو الأفضل وإلّا فقائما أی إن قدرعليه وإلّا فقاعداً أی وإلّا فمجطعاً ...... وبقرب جبل الرحمة أفضل إذا كان خالياً عن الزحمة وعن هجوم الظلمة خصوصًا عند الصخرات السود فإنّها مظنة موقفه صلى اللّٰه عليه وسلم مستقبل القبلة خلف الإمام وإلّا فعن يمينه أو بحذائه أو شماله رافعًا يديه بسطًا أی باسطهما غير قابض لهما ...... مكبرًا مهللاً مسبحًا ملبيًا حامدًا مصلياً على النّبی صلى اللّٰه عليه وسلم داعيا أی بالدعوات المأثورة وغيرها ...... مستغفراً له=

☆......وقوف کی دعاؤں میں دوسری دعاؤں کی طرح ہاتھ اُٹھانا سنت ہے ،جب تھک جائے ہاتھ چھوڑ کر بھی دعاء مانگ سکتا ہے۔(۱)

آنحضرت ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ہاتھ اُٹھا کر تین مرتبہ ''أللّٰہ أکبر وللّٰہ الحمد'' کہا اور پھر یہ دعاء پڑھی:

لَا اِلٰـہَ اِلَّااللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَاشَـرِیْکَ لَـہٗ لَـہُ الْـمُلْکُ وَلَـہُ الْحَمْدُ

أَلـلّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدیٰ وَنَقِّنِیْ بِالتَّقْویٰ وَاغْفِرْلِیْ فِی الآخِرَۃِ وَالْأُوْلیٰ

اور پھر ہاتھ چھوڑ دیئے اتنی دیر جتنی دیر میں الحمد شریف پڑھی جاتی ہے،اس کے بعد پھر ہاتھ اُٹھا کر وہی کلمات اور دعائیں پڑھیں پھر اتنی دیر ہاتھ چھوڑے رکھے اور پھر تیسری مرتبہ وہی کلمات اور دعاء مانگی۔(۲)

= ولوالدیہ وأقاربہ وأحبائہ أی عمومًا وخصوصًا ولجمیع المؤمنین والمؤمنات ...... ویجتھد فی الدعاء ویقوّی الرجاء ولا یفرط فی الجھر بصوتہ ویکرر الدعاء ثلاثًا یستفتحہ بالتحمید والتمجید والتسبیح والصلاۃ ویختمہ أی کل دعاء بھا بآمین . (إرشاد الساری : (ص: ۲۸۱ ، ۲۸۲ ، ۲۸۳) باب الوقوف بعرفۃ وأحکامھا ، فصل : فی صفۃ الوقوف ، ط: الإمدادیۃ ، مکّۃ المکرّمۃ)

الفتاویٰ الھندیۃ : (۱/۲۲۹) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیۃ أداء الحج ، ط: رشیدیہ.

البحر الرائق : (۲/۳۳۸) کتاب الحج ، ط: سعید .

(۱) ویرفع الأیدی بسطًا ویستقبل کما یستقبل الداعی بیدہ و وجھہ ، کذا فی البدائع . (الفتاویٰ الھندیہ : (۱/۲۲۹) کتاب المناسک ، الباب الخامس فی کیفیۃ أداء الحج ، ط: رشیدیہ)

غنیۃ الناسک : (ص: ۱۵۴) باب مناسک عرفات ، فصل فی صفۃ الوقوف بعرفۃ ، ط: إدارۃ القرآن.

إرشاد الساری : (ص: ۲۸۲) باب الوقوف بعرفۃ وأحکامہ ، فصل فی صفۃ الوقوف ، ط: المکتبۃ الإمدادیۃ ، مکّۃ المکرّمۃ .

(۲) وروی ابن أبی شیبۃ موقوفًا عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنھما : أنّہ إذا صلی العصر و وقف بعرفۃ یرفع یدیہ ویقول : اللّٰہ أکبر وللّٰہ الحمد ثلاثًا ، لاإلٰہ إلَّا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ ، لہ الملک ولہ الحمد ،اللّٰھم اھدنی بالھدٰی ونقّنی وفی روایۃ : واعصمنی بالتقوٰی واغفر لی فی الآخرۃ والأولیٰ ثلاث مرات . اللّٰھم اجعلہ حجًا مبرورًا وذنبًا مغفورًا ، ثم یردّ یدیہ فیسکت قدرما یقرأ انسانٌ فاتحۃ الکتاب ، ثم یعود ویرفع یدیہ ویقول مثل ذلک حتی أفاض . (إرشاد الساری : (ص: ۲۸۳ ، ۲۸۴) باب الوقوف بعرفات وأحکامھا ، ط: المکتبۃ الإمدادیۃ ، مکّۃ المکرّمۃ)

اصل بات یہ ہے کہ جو دعاء اخلاص، یقین اور اعتماد کے ساتھ مکمل توجہ سے دل کی گہرائی سے خشوع وخضوع کے ساتھ مانگی جائے وہی بہتر ہے، خواہ کسی بھی زبان میں مانگے، یاد رہے کہ دعاؤں کا پڑھنا مقصود نہیں ہے بلکہ دعاء مانگنا مقصود ہے۔(۱)

وقوفِ عرفہ

☆......عربی لغت میں ''وقوف'' کے معنیٰ ہیں ''ٹھہرنا''، اور حج کے احکام میں اس سے مراد ۹ ذی الحجہ کو زوال آفتاب سے ۱۰/ ذی الحجہ کی صبح صادق ہونے سے ذرا پہلے تک عرفات کے میدان کے کسی حصہ میں کسی وقت بھی قیام کرنا، یہی وقوفِ عرفات حج کا سب سے بڑا رکن ہے، اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔(۲)

(۱) ویجتهد الواقف فی أن یقطر من عینیه قطرات فإنّه دلیل القبول، ولیکن علی طهارة، ولیحذر کل الحذر من المخاصمة والمشاتمة والمفاخرة والکلام القبیح، وبل من المباح ...... ویدعو بما شاء ولیس عن أصحابنا دعاء موقت؛ لأنّ الإنسان یدعو بما شاء، ولأن توقیت الدعاء یذهب بالرقة؛ لأنّه یجری علی لسانه من غیر قصد، فیبعد عن الإجابة. (غنیة الناسک: (ص: ۱۵۴، ۱۵۵) باب مناسک عرفات، فصل فی صفة الوقوف بعرفة، ط: إدارة القرآن)

الهندیة: (۱/ ۲۲۹) کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیه.

إرشاد الساری: (ص: ۲۹۲) باب الوقوف بعرفات وأحکامه، فصل فی صفة الوقوف، وأمّا مستحباته، ط المکتبة الإمدادیة، مکّة المکرّمة.

(۲) الوقوف بعرفة وطواف الزیارة لکن الوقوف أقویٰ من الطواف کذا فی النهایة. (الهندیة: (۱/ ۲۱۹) کتاب المناسک، الباب الأوّل، ط: رشیدیه)

وأیضا فیه: وعرفات کلها موقف إلّا بطن عرنة، کذا فی الکنز، ویقف فی أی موضع شاء کذا فی فتاویٰ قاضی خان. (۱/ ۲۲۹) الباب الخامس فی کیفیة أداء الحج، ط: رشیدیه.

وأمّا رکن الحج فشیئان أحدهما الوقوف بعرفة وهو الرکن الأصلی للحج ...... وأمّا زمانه فزمان الوقوف من حین تزول الشمس من یوم عرفة إلی طلوع الفجر الثانی من یوم النحر ...... وکذا الوقوف قبل الزوال لم یجز مالم یقف بعد الزوال ...... أمّا القدر المفروض من الوقوف سواء کان عالماً بها أو جاهلاً نائماً أو یقظان مفیقًا أو مغمی علیه وقف بها أو مر وهو یمشی أو علی الدابة أومحمولاً؛ لأنّه أتیٰ بالقدر المفروض وهو حصوله کائنا بها. (بدائع الصنائع: (۲/ ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷) کتاب الحج، وأمّا رکن الحج فشیئان، ط: سعید) =

☆ ......وقوفِ عرفات میں صرف ایک چیز واجب ہے، اور وہ یہ کہ جو شخص ۹ ذی الحجہ کو دن میں زوال آفتاب کے بعد غروبِ آفتاب سے پہلے وقوف کرے، اس کے لئے غروبِ آفتاب تک عرفات کی حدود کے اندر رہنا واجب ہے، اگر کوئی حاجی غروبِ آفتاب سے پہلے عرفات کی حدود سے نکل جائے گا تو دَم واجب ہوگا، ہاں اگر دوبارہ واپس آکر غروبِ آفتاب تک رہے گا تو دَم ساقط ہوجائے گا۔(۱)

اور جو شخص ۹/ ذی الحجہ کے دن زوال سے لیکر غروبِ آفتاب تک حاضر نہ ہو سکے اور دسویں کی رات میں آکر وقوف کرے تو تھوڑے سے وقت کے رہنے سے بھی یہ واجب ادا ہو جائے گا اور حج بھی ہوجائے گا، لیکن دن میں وقوفِ عرفات کی فضیلت سے محروم ہوجائے گا۔(۲)

☆ ......وقوفِ عرفات کے لئے نیت شرط نہیں، البتہ مستحب ہے، اگر نیت نہیں کی تو بھی وقوف ہوجائے گا۔(۳)

= إرشاد الساری : (ص: ۲۹۰) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فی شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۱، ۲) وأمّا القدر الواجب من الوقوف فمن حين تزول الشمس إلى أن تغرب فهٰذا القدر من الوقوف واجب عندنا ، ...... وإذا عرف أن الوقوف من حين زوال الشمس إلى غروبها واجب فإن دفع منها قبل غروب الشمس فإن جاوز عرفة بعد الغروب فلا شيئ عليه ؛ لأنّه ماترک الواجب وإن جاوزها قبل الغروب فعليه دم عندنا لتركه الواجب فيجب عليه الدم كما لو ترک غيره من الواجبات .... (بدائع الصنائع : (۲/ ۱۲۷) كتاب الحج ، فصل : وأمّا ركن الحج فشيئان ، ط: سعيد)

الهندية : (۱/ ۲۲۹) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه.

إرشاد الساری : (ص: ۲۹۱) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل فی شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۳) وأمّا مستحبابه ...... والنية أی نية الوقوف بقلبه . (إرشاد الساری : (ص: ۲۹۲) باب الوقوف بعرفة وأحكامه ، فصل فی شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۶۰، ۱۶۱) باب مناسک عرفات ، فصل : فی ركن الوقوف و قدر الواجب فيه وسننه و مستحباته ، ط: إدارة القرآن .

البحر الرائق : (۲/ ۳۳۹) كتاب الحج ، ط: سعيد .

☆......عرفات میں وقوف کے لئے کھڑا رہنا شرط اور واجب نہیں بلکہ مستحب ہے، بیٹھ کر، لیٹ کر جس طرح ہوسکے، سوتے جاگتے وقوف کرنا جائز ہے، لیکن وقوف کے لئے بلا عذر لیٹنا مکروہ ہے اس لئے اگر عذر نہ ہو تو کھڑے ہو کر وقوف کرے۔(۱)

☆......وقوف کے لئے حیض ونفاس اور جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں ہے، ناپاکی کی حالت میں بھی وقوفِ عرفات ہوجاتا ہے، لیکن جنابت سے جلد از جلد پاکی حاصل کرلینی چاہیئے۔(۲)

وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا

اگر حاجی نے وقوف عرفہ سے پہلے جماع کیا تو حج فاسد ہوگیا، قضاء لازم ہے، اگر پیسہ نہیں ہے تو قرض لے کر کرنا لازم ہے۔(۳)

(۱) وليس القيام من شرطه ومن واجباته حتى لو كان جالسًا جاز ؛ لأنّ الوقوف المفروض هو الكينونة فيه . (البحر الرائق : (۲/۳۳۹) كتاب الحج ، ط: سعيد)

☐ فيقف راكبا وهو الأفضل والأكمل أن يكون المركوب بعيراً وإلاَّ فقائماً أى إن قدر عليه وإلاَّ فقاعداً أى وإلاَّ فمضطجعًا لقوله تعالىٰ : ﴿الّذين يذكرون اللّٰه قيٰماً و قعودًا وعلى جنوبهم ...... ﴾ . (إرشاد السارى : (ص: ۲۸۲) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فى صفة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ الفتاوىٰ الخانية على هامش الهنديه : (۱/۲۹۴) كتاب الحج ، فصل فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه .

(۲) و وقوف الحائض والجنب ومن لم يصل الصلاتين يجزيه ولايلزمه شيئ كذا فى محيط السرخسى. (الهنديه : (۱/۲۲۹) كتاب المناسك ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

☐ بدائع الصنائع : (۲/۱۲۷) كتاب الحج ، فصل وأمّا ركن الحج فشيئان ، ط: سعيد .

☐ البحر العميق : (۳/۱۵۱۳ ، ۱۵۱۴) الباب الحادى عشر فى الخروج من مكّة إلى منىٰ ثم عرفة ، مقدار الوقوف بعرفة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

☐ إرشاد السارى : (ص: ۲۹۰) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل فى شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۳) و وطؤه فى إحدى السبيلين من آدمى ولو ناسيًا ، أو مكرهًا أو نائمةً أو صبيًا ، أو مجنونًا ......=

وقوفِ عرفہ سے روکا گیا

اگر کسی محرم کو وقوفِ عرفہ سے روکا گیا تو وہ ''محصر'' نہیں ہوگا ایسے لوگ عمرہ کر کے حلال ہو جائیں۔(۱)

وقوفِ عرفہ کی نیت کب کرے؟

وقوفِ عرفہ کا وقت زوال سے شروع ہوتا ہے، یومِ عرفہ کے دن زوال کے

= قبل وقوف فرض (بالإضافة البيانية : أی وقوف هو فرض ، أو بدونها مع التنوين فيهما على الوصفية : أی وقوف مفروض والمراد بالفرضية : الركنية فشمل حج النفل ......) يفسد حجه ...... ويمضی وجوبًا فی فاسده كجائزه ويذبح ، ويقضی ولو نفلاً . (الدر مع الرد : (۲/۵۵۸ ، ۵۵۹) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۳/۱۵ ، ۱۶) كتاب الحج ، باب الجنايات ، ط: سعيد .

إرشاد الساری : (ص: ۴۷۹) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الرابع : فی حكم الجماع و دواعيه ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

السنن الكبرٰی للبيهقیؒ : (۵/۱۶۷) باب ما يفسد الحج ، ط: نشر السنة ، ملتان .

وكذٰلك لو لم يحج حتّٰی افتقر ، تقرر وجوبه دينا فی ذمّته بالاتّفاق ، ولايسقط عنه بالفقر ، سواء هلك المال ، أو استهلكه ، ووسعه أن يستقرض ويحج ...... (غنية الناسك : (ص: ۳۳) باب شرائط الحج ، فصل : فيما إذا وجد شرائط الوجوب والأداء أو الوجوب فقط ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۹۰ ، ۹۱) باب شرائط الحج ، النوع الرابع : شرائط وقوع الحج عن الفرض ، فصل : وجوب الحج على الفور ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة .

(۱) فإن قدر المحرم بالحج سواء كان قارنًا أو مفردًا على الطواف أو الوقوف فليس بمحصر فی ظاهر الرواية ؛ لأنّه إن منع عن الطواف فقط وقف ويؤخر الطواف ويبقى محرما فی حق النساء ، وإن منع عن الوقوف فقط يكون فی معنى فائت الحج ، فيتحلل بعد فوت الوقوف عن إحرامه بأفعال العمرة ولا دم عليه ولا عمرة فی القضاء . (إرشاد الساری : (ص: ۵۸۰ ، ۵۸۱) باب الإحصار ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

الهنديه : (۱/۲۵۶) كتاب المناسك ، الباب الثانی عشر فی الإحصار ، ط: رشيديه .

غنية الناسك : (ص: ۳۰۹) باب الإحصار ،ط : إدارة القرآن .

بعد جس وقت بھی میدانِ عرفات میں داخل ہوجائے وقوفِ عرفہ کی نیت کر لینی چاہیئے، اگر نیت نہ بھی کرے اور وقوف کر لے تو فرض ادا ہو جائے گا، کیونکہ وقوفِ عرفہ کی نیت کرنا مستحب ہے، فرض یا واجب نہیں ہے۔(۱)

وقوفِ عرفہ کے بعد حج بدل کرنے والا فوت ہوگیا

اگر میت کی طرف سے حج بدل کرنے والا وقوفِ عرفہ کے بعد مر گیا تو میت کا حج ہوجائے گا۔(۲)

وقوفِ عرفہ کے دوران وضوٹوٹ جائے

وقوفِ عرفہ کے لئے وضو شرط نہیں ہے، اگر کسی نے وضو کے بغیر وقوفِ عرفہ کرلیا تو وقوف ہوجائے گا، دَم وغیرہ لازم نہیں ہوگا البتہ وضو کے ساتھ وقوف کرنا بہتر ہے۔(۳)

---

(۱) وأمّا مستحبابه ...... والنية أى نية الوقوف بقلبه . (إرشاد السارى : (ص: ۲۹۲) باب الوقوف بعرفة وأحكامه ، فصل فى شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۱۶۰، ۱۶۱) باب مناسک عرفات ، فصل : فى ركن الوقوف و قدر الواجب فيه وسننه و مستحباته ، ط: إدارة القرآن .

البحر الرائق : (۳۳۹/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

(۲) وإن مات المأمور أو سرقت نفقته فى الطريق قبل وقوفه ...... فى الشامية : قيد به ؛ لأنّه لو مات بعده قبل الطواف جاز عن الآمر ؛ لأنه أدّى الركن الأعظم . (الدر مع الرد : (۶۱۱/۲) باب الحج عن الغير ، ط: سعيد)

غنية الناسک : (ص: ۳۴۲) باب الحج عن الغير ، فصل فى النفقة ، ط: إدارة القرآن .

البحر العميق فى مناسک المعتمر والحاج إلى بيت اللّٰه العتيق : (۲۳۹۳/۴) الباب الثامن عشر فى الحج عن الغير ، الفصل الثانى : الحج عن الميت الّذى فاته الحج فى عمره ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۳) و وقوف الحائض والجنب ومن لم يصل الصلاتين يجزيه ولايلزمه شيئ كذا فى محيط السرخسى . (الهنديه : (۲۲۹/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

غنية الناسک : (ص: ۱۵۹) باب مناسک عرفات ، فصل فى ركن الوقوف و قدر الواجب فيه وسننه ومستحبابه ، ط : إدارة القرآن . =

وقوفِ عرفہ کے لئے پاک ہونا شرط نہیں

وقوفِ عرفہ کے لئے پاک ہونا شرط نہیں ہے، اگر کوئی عورت حیض یا نفاس کی وجہ سے ناپاکی کی حالت میں ہے تو اس حالت میں بھی وقوفِ عرفات درست ہو جائے گا۔(۱)

وقوفِ عرفہ کے لئے عرفات میں پہنچ جانا ضروری ہے

وقوفِ عرفات نویں ذی الحجہ کے دن زوالِ آفتاب کے بعد سے یومِ نحر کی صبح صادق تک ہوسکتا ہے اس میں نہ نیت کی شرط ہے اور نہ عقل کی، پس جو شخص ان اوقات میں عرفات میں پہنچ گیا اس کا حج درست ہو جائے گا، خواہ اس نے نیت کی ہو یا نہ کی ہو، اور خواہ یہ جانتا ہو کہ عرفہ میں ہے یا نہ جانتا ہو، یا جنون یا بیہوشی کے عالم میں ہو، سو رہا ہو یا بیدار ہو، بیمار ہو یا تندرست ہو، ہر حال میں حج صحیح ہو جائے گا۔(۲)

= البحر العميق : (۱۵۱۳/۳ ، ۱۵۱۴) الباب الحادی عشر فی الخروج من مكّة إلى منىٰ ثم عرفة ، مقدار الوقوف بعرفة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۱) و وقوف الحائض والجنب ومن لم يصل الصلاتين يجزيه ولايلزمه شيئ كذا فی محيط السرخسی . (الهنديه : (۲۲۹/۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

غنية الناسک : (ص: ۱۵۹) باب مناسک عرفات ، فصل فی ركن الوقوف و قدر الواجب فيه وسننه ومستحابه ، ط : إدارة القرآن .

البحر العميق : (۱۵۱۳/۳ ، ۱۵۱۴) الباب الحادی عشر فی الخروج من مكّة إلى منىٰ ثم عرفة ، مقدار الوقوف بعرفة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۲) أمّا ركنه فكينونه بعرفة ، على أى وجه كان ناويًا أو لا ، عالماً بأنّه عرفة أو جاهلاً ، نائماً أو يقظان ، مفيقًا أو مغمى عليه ، مجنونًا أو سكراناً ، واقفًا أو مجتازًا ، مسرعًا أو طائفًا ، أو مكرهًا هاربًا ، أو طالب غريم ، محدثًا أو جنبًا أو حائضًا أو نفساء نهارًا أو ليلاً . (غنية الناسک : (ص: ۱۵۹) باب مناسک عرفات ، فصل : فی ركن الوقوف و قدر الواجب فيه وسننه ومستحباته ، ط: إدارة القرآن)

إرشاد الساری : (ص: ۲۹۰ ، ۲۹۱) باب الوقوف بعرفات و أحكامه ، فصل فی شرائط صحة الوقوف، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة . =

وقوفِ عرفہ کے لئے وضو شرط نہیں

وقوفِ عرفہ کے لئے وضو شرط نہیں ہے، اگر کسی نے وضو کے بغیر وقوفِ عرفہ کر لیا ہے تو وقوف ادا ہو جائے گا، اگر چہ وضو کے ساتھ وقوف کرنا بہتر ہے۔(۱)

وقوفِ عرفہ ہوائی جہاز پر سوار ہو کر کرنا

''ہوائی جہاز میں بیٹھ کر وقوفِ عرفہ کرنا'' عنوان دیکھیں۔(٤/ ٣٢٩)

وقوف کیسے کرے

وقوف کا وقت زوالِ آفتاب سے شروع ہوتا ہے، افضل یہ ہے کہ وقوف کے وقت قبلہ رو کھڑے ہو کر آفتاب کے غروب تک وقوف کرے اور ہاتھ اُٹھا کر دعائیں کرتا رہے، اگر پورے وقت میں کھڑا نہ ہو سکے تو جس قدر کھڑا ہو سکتا ہے کھڑا رہے پھر بیٹھ جائے، پھر جب کھڑے ہونے کی طاقت ہو کھڑا ہو جائے اور حمد و ثناء اور تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) اور تہلیل (لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ) اور تلبیہ تین تین بار پڑھے ، استغفار، قرآن شریف کی تلاوت اور درود شریف کی کثرت کرے، کیونکہ اس دن اعمال میں کمی اور کوتاہی کا کوئی تدارک نہیں ہو سکتا، دل کی ندامت کے ساتھ تمام

= ☐ البحر العميق : (٣/ ١٥١٣ ، ١٥١٤) الباب الحادی عشر فی الخروج من مکة إلی منٰی ثم عرفة ، مقدار الوقوف بعرفة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المکتبة المکيّة .

(١) و وقوف الحائض والجنب ومن لم يصل الصلاتين يجزيه ولايلزمه شيئ كذا فی محيط السرخسی . (الهنديه : (١/ ٢٢٩) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

☐ غنية الناسک : (ص: ١٥٩) باب مناسک عرفات ، فصل فی ركن الوقوف و قدر الواجب فيه وسننه ومستحبابه ، ط : إدارة القرآن .

☐ البحر العميق : (٣/ ١٥١٣ ، ١٥١٤) الباب الحادی عشر فی الخروج من مکّة إلی منٰی ثم عرفة ، مقدار الوقوف بعرفة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المکتبة المکيّة .ذ

خلافِ شرع امور کے متعلق توبہ واستغفار کثرت سے کرے اور ذکر کے ساتھ گریہ وزاری بھی کثرت سے کرے، وہاں پر آنسو بہائے جائیں اور گناہوں سے معافی مانگی جائے۔(۱)

وقوف کے مستحبات

(۱)زوال سے پہلے وقوف کی تیاری کرنا۔(۲) وقوف کی نیت کرنا۔ (۳) قبلہ رو ہوکر وقوف کرنا۔(۴) جب تک کھڑے ہوکر وقوف کرنے کی قدرت ہو کھڑے ہوکر قیام کرنا افضل ہے، اگر تھک جائے تو بیٹھ جائے۔(۵) اگر دھوپ میں کھڑے ہوکر وقوف کرنے کی صورت میں ضرراور بیماری کا اندیشہ نہ ہوتو دھوپ میں کھڑے ہوکر وقوف کرے اور اگر دھوپ میں کھڑے ہوکر وقوف کرنے کی صورت میں ضرراور بیماری کا اندیشہ ہے تو درختوں کے سائے اور خیمہ میں وقوف کرے اور آفتاب غروب ہونے تک خوب رورو کر دعاء اور استغفار کرے۔(۶) دعاء کے لئے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھانا۔(۷) دعاؤں کا تین بار تکرار کرنا۔(۸) دعاء

---

(۱) فيقف راكبًا وهو الأفضل وإلاَّ فقائمًا وإلاَّ فقاعداً وبقرب جبل الرحمة أفضل عند الصخرات، مستقبل القبلة خلف الإمام وإلاَّ فعن يمينه أو بحذائه أو شماله رافعاً يديه بسطا مكبرًا مهلّلاً مسبّحًا ملبّيًا حامدًا مصليًّا على النّبی صلی اللّٰه عليه وسلم داعيًا مستغفرًا له ولوالديه وأقاربه وأحبائه ولجميع المؤمنين والمؤمنات ويجتهد فی الدعاء ويقوّی الرجاء ولايفرط فی الجهر بصوته ويكرّر الدعاء ثلاثًا يستفتحه بالتحميد والتمجيد والتسبيح والصلاة ويختمه بها فيقف هكذا إلى غروب الشمس ويلبّی ساعةً فساعةً فی أثناء الدعاء ويعلمهم المناسک وليجتهد فی أن يقطر من عينيه قطرات فإنّه دليل الإجابة . (مناسک الملاعلی القاری مع إرشاد الساری : (ص: ۲۸۲ ـ ۲۸۷) باب الوقوف بعرفات وأحكامه، فصل فی صفة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☐ الهندية : (۱/۲۲۹) كتاب المناسک ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه .

☐ البحر الرائق : (۲/۳۳۸) كتاب الحج ، ط: سعيد .

☐ غنية الناسک : (ص: ۱۵۳ ، ۱۵۴) باب مناسک عرفات ، فصل : فی صفة الوقوف بعرفة ، ط: إدارة القرآن .

کے شروع میں حمد وصلوٰۃ پڑھنا اور دعاء کے ختم پر بھی حمد وصلوٰۃ وآمین کہنا۔(۱)

وقوفِ مزدلفہ ترک کرنے سے دَم واجب ہوگا

☆......اگر تندرست لوگ مزدلفہ کے وقوف کو ترک کریں گے خواہ کسی بھی وجہ سے ہو ان پر دَم دینا لازم ہوگا، البتہ معذور اور خواتین اگر مرض، ضعف یا ازدحام کے خوف سے وقوف مزدلفہ ترک کریں گے تو ان پر دَم واجب نہیں، معذور اور خواتین کے لئے بھی مزدلفہ میں ٹھہرے بغیر براہِ راست جانا درست نہیں ہے، بلکہ مزدلفہ میں اتریں، مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھے مزدلفہ میں پڑھیں، پھر آخر رات میں یہاں سے روانہ ہو جائیں۔(۲)

☆......واضح رہے کہ اگر تندرست آدمی وقوفِ مزدلفہ کے بغیر خواتین اور کمزور لوگوں کے ساتھ منیٰ چلے جائیں گے تو تندرست لوگوں پر دَم واجب ہوگا۔(۳)

---

(۱) وأمّا مستحباته : فالإكثار من التلبية والتكبير والتهليل والدعاء والاستغفار وقراءة القرآن والصلاة على النّبى صلى اللّٰه عليه وسلم وأن يقف عند الصخرات السود موقف رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم وإن بعذر يقف بقرب منه بحسب الإمكان ...... قالا : يستحب أن يقصد هٰذا الجبل يقال له : جبل الدعاء وهو موقف الأنبياء ...... وأن يكون حاضر القلب فى الدعاء متضرعًا متخشعاً وأن يلح فى الدعاء مع قوّة الرجاء ، والوقوف خلف الإمام والقريب منه والوقوف راكبًا والنزول مع النّاس والتوجه إلى القبلة ، والاستعداد للوقوف قبل الزوال ، والنية ، ورفع اليدين للدعاء إلى السماء ، ...... وتكرارالدعاء ثلاثًا وافتتاحه وختمه بالحمد والصلاة والطهارة .... (غنية الناسک : (ص: ۱۶۰ ، ۱۶۱) باب مناسک عرفات ، فصل : فى ركن الوقوف وقدر الواجب فيه وسننه ومستحباته ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد السارى : (ص: ۲۹۲ ، ۲۹۳) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، وأمّا مستحباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ الفقه الإسلامه وأدلّته : (۱۷۹/۳ ، ۱۸۰) الباب الخامس ، الحج والعمرة ، الفصل الأوّل ، المبحث الخامس ، أركان الحج والعمرة ، المطلب الرابع ، الوقوف بعرفة ، ط: دار الفكر ، بيروت.

(۲،۳) والوقوف بمزدلفة أى ولو ساعة بعد الفجر وتأخير الصلاتين أى العشائين إليها بأن يؤديها فى وقت العشاء بمزدلفة ...... وحكم الواجبات لزوم الجزاء أى الدم كما فى نسخة صحيحة بترك واحد منها وهو أحسن ...... وجواز الحج أى حجّه معه سواء ترك عمدًا أو =

وقوفِ مزدلفہ رہ گیا

☆......اگر وقوفِ مزدلفہ کسی قدرتی عذر کی وجہ سے نہ ہوسکا مثلاً کوشش کے باوجود عرفات سے مزدلفہ آفتاب طلوع ہونے سے پہلے نہ پہنچ سکا تو کوئی دَم وغیرہ لازم نہیں ہوگا، البتہ مخلوق کی طرف سے کسی رکاوٹ کی وجہ سے یا جان بوجھ کر مزدلفہ کے وقوف کو ترک کرنے کی وجہ سے حدودِ حرم میں ایک دَم دینا واجب ہوگا۔(۱)

☆......اگر کوئی شخص عرفات میں بالکل اخیر وقت یعنی صبح صادق کے قریب پہنچا اور صبح صادق کے بعد سورج نکلنے تک مزدلفہ میں نہ آسکا تو اس پر دَم واجب نہ ہوگا۔(۲)

= سهوًا و كذا خطأ أو نسيانًا جاهلاً أو عالماً لكن العامد أى إذا كان عالماً آثم بتركه . (إرشاد الساری : (ص: ۹٦، ۹۷ . ۱۰۱) باب فرائض الحج و واجباته ، فصل فی واجباته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ ولو ترك الوقوف بها فدفع الأولىٰ بأن دفع ليلاً فعليه دم أى محتم لتركه الواجب إلّا إذا كان لعلة أى مرض أو ضعف أى ضعف بنية من كبر أو صغر أو يكون أى الناسك امرأة يخاف الزحام فلاشيئ عليه ولو مر بها فى وقته أى وقت وقوفه من غير أن يبيت بها صوابه من غير أن يمكث فيها، جاز أى وقوفه ولا شيئ عليه . (إرشاد الساری : (ص: ۳۱۰، ۳۱۱) باب أحكام المزدلفة ، فصل فی الوقوف بها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ الدر المختار مع رد المحتار : (۲/ ۵۱۱، ۵۱۲) كتاب الحج ، مطلب فی الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد .

▭ الهندية : (۱/ ۲۳۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه .

(۱) ولو جاوز حد المزدلفة قبل طلوع الفجر فعليه دم لترك الوقوف بها إلّا إذا كانت به علة أو مرض أو ضعف فخاف الزحام فدفع منها ليلاً فلا شيئ عليه .... (الهندية : (۱/ ۲۳۱) كتاب المناسك ، الباب الخامس فی كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه)

▭ غنية الناسك : (ص: ۱٦٦) باب أحكام المزدلفة ، فصل فی شرائط الوقوف بها وبيان وقته وقدره و ركنه و مكانه ، ط: إدارة القرآن .

▭ الدر مع الرد : (۲/ ۵۱۱، ۵۱۲) كتاب الحج ، مطلب فی الوقوف بمزدلفة ، ط: سعيد .

(۲) وأمّا من لم يمكنه هٰذا الوقوف ، بأن أدرك الوقوف بعرفة فی آخر وقته ، فلم يمكنه الوصول إلى مزدلفة قبل طلوع الشمس ، فينبغی أن يسقط عنه بلا شيئ كما سقط عنه وقوف =

وِکس

☆......اگر ’’وِکس بام‘‘ خوشبودار ہے اور اس کی خوشبو تیز ہے، اگر احرام کی حالت میں سر کے درد یا سردی کی وجہ سے پوری پیشانی پر لگایا تو دَم دینا لازم ہوگا، فقہائے کرام نے ہتھیلی کو بڑا عضو شمار کیا ہے ہاتھ کے تابع نہیں کیا، اس لئے پیشانی بھی بڑا عضو ہے سر کے تابع نہیں ہے۔(۱)

☆......اگر ’’وِکس بام‘‘ خوشبودار نہیں ہے تو اس صورت میں لگانے سے دَم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا۔(۲)

☆......عذر کی وجہ سے لگائے یا عذر کے بغیر دونوں کا حکم ایک ہے۔(۳)

= عرفة نهارًا ، ولم أر من تعرض لذٰلک ، ولكنه قياس ظاهر لاينكره ماهر ؛ لأنّ كل واحد منهما واجب وعذرهما واحد وقد صرّح الشافعية بعدم لزوم شيئ بذٰلک ، وعللوا أنّه مما يؤمر المنفرغون ، وهٰذا مضطر إلى التخلف عنه ، كذا في الكبير . (غنية الناسک : (ص: ۱۶۶ ، ۱۶۷) باب أحكام المزدلفة ، فصل في شرائط الوقوف بها و بيان وقته وقدره وركنه ومكانه ، ط: إدارة القرآن)

▭ الهندية : (۱/ ۲۳۱) كتاب المناسک ، الباب الخامس في كيفية أداء الحج ، ط: رشيديه .

▭ إرشاد الساري : (ص: ۳۱۰ ، ۳۱۱) باب أحكام المزدلفة ، فصل في الوقوف بها ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

(۱ ، ۲) فإن طيب عضوًا كبيرًا كاملاً من اعضائه فما زاد كالرأس والوجه واللّحية والفم والساق والفخذ والعضد واليد والكف ونحو ذٰلک ، فعليه دم وإن غسله من ساعته وفي أقلّه ولو أكثره صدقة ...... ولو تداوى بالطيب أو بداوء فيه طيب غالب ولم يكن مطبوخًا فألزقه بجراحته يلزمه صدقة إذا كان موضع الجراحة لم يستوعب عضوًا أو أكثر إلّا أن يفعل ذٰلک مرارًا فيلزمه دم . (غنية الناسک : (ص: ۲۴۳ ، ۲۴۸) باب الجنايات ، الفصل الأوّل في الطيب ، مطلب : في تطييب البدن ، ومطلب في التداوي بالطيب ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساري : (ص: ۴۵۲) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثاني في الطيب ، فصل في التداوي بالطيب ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ الهندية : (۱/ ۲۴۰ ، ۲۴۱) كتاب المناسک ، الباب الثامن في الجنايات ، الفصل الأوّل فيما يجب بالطيب والتدهن ، ط: رشيديه .

(۳) ويستوي في وجوب الجزاء بالتطيب الذكر والنسيان والطوع والكره والرجل والمرأة =

وہیل چیئر پر سعی کر رہا ہے

’’سواری پر سعی کر رہا ہے‘‘ عنوان دیکھیں۔ (۲/۴۷۶)

وہیل چیئر پر طواف کر کے حلق کرلیا

☆ اگر معذور آدمی نے وہیل چیئر پر طواف کر کے حلق کرلیا تو اس پر کچھ بھی لازم نہیں ہوگا۔

☆ اور اگر صحت مند آدمی نے وہیل چیئر پر طواف کر کے حلق کرلیا، تو مکہ میں رہتے ہوئے طواف کا اعادہ کرنا لازم ہے، اگر طواف کا اعادہ نہیں کیا اور وطن واپس آ گیا تو دم دینا لازم ہوگا۔

☆ اگر تندرست آدمی نے عذر کے بغیر وہیل چیئر پر طواف کر کے حلق کرلیا، اور مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے طواف کا اعادہ نہیں کیا، اور طواف عمرہ کا تھا تو دو دم دینے لازم ہوں گے، ایک دم طواف کا اعادہ نہ کرنے کی وجہ سے لازم ہوگا اور دوسرا دم طواف کا اعادہ کرنے سے پہلے حلق کرنے کی وجہ سے لازم ہوگا۔

اور اگر طواف حج کا تھا، اور اس نے رمی اور قربانی کے بعد وہیل چیئر پر طواف کیا، پھر پیدل اعادہ کرنے سے پہلے حلق کیا تو حلق کرنے کی وجہ سے دم لازم نہیں ہوگا، البتہ طواف کا اعادہ نہ کرنے کی وجہ سے دم دینا لازم ہوگا۔

اور اگر طواف حج کا تھا اور اس نے رمی اور قربانی کرنے سے پہلے عذر کے

= هٰكذا في البدائع . (الهندية : (۱/۲۴۱) كتاب المناسك ، الباب الثامن في الجنايات ، الفصل الأوّل فيما يجب بالتطيب والتدهن ، ط: رشيديه)

🗁 بدائع الصنائع : (۲/۱۹۲) كتاب الحج ، فصل : وأمّا الّذي يرجع إلى الطيب ، ط: سعيد .

🗁 إرشاد الساري : (ص: ۴۶۰) باب الجنايات وأنواعها ، النوع الثاني : في الطيب ، فصل : لافرق بين الرجل والمرأة في الطيب ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

بغیر وہیل چیئر پر طواف کر کے حلق کیا تو قربانی سے پہلے حلق کرنے کی وجہ سے دم لازم ہوگا۔(۱)

وہیل چیئر پر طواف کرنا

☆ تندرست آدمی کے لئے پیدل چل کر طواف کرنا واجب ہے۔

☆ اگر تندرست آدمی نے عذر کے بغیر سوار ہو کر یا وہیل چیئر پر بیٹھ کر طواف کیا ہے تو مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے اس طواف کو دوبارہ کرنا واجب ہوگا، اور اگر طواف دوبارہ کئے بغیر گھر واپس آ گیا تو حرم کے حدود میں ایک دم دینا لازم ہوگا۔(۲)

(۱) ولو طاف راكبًا أو محمولًا وسعى بين الصفا والمروة راكبًا أ ومحمولًا إن كان ذٰلک من عذر يجوز ولا يلزمه شيئ ، وإن كان من غير عذر فمادام بمكّة ، فإنّه يعيد وإذا رجع إلى أهله فإنّه يريق لذٰلک دمًا عندنا . (التاتارخانية : (۵۱۴/۲) كتاب الحج ، الفصل السابع في الطواف والسعى ، ط: إدارة القرآن)

▭ أن يطوف ماشيًا ، لاراكبًا لا من عذر ، فلو طاف راكبًا من غير عذر فعليه الاعادة مادام بمكّة، وإن عاد إلى أهله يلزمه دم ؛ لقوله تعالىٰ : ﴿ وليطوّفوا بالبيت العتيق ﴾ والراكب ليس بطائف حقيقة ، فأوجب ذٰلک نقصا فيه ، فوجب جبره بالدم . (الفقه الإسلامى وأدلّته : (۱۵۳/۳) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل ، المبحث الخامس : أركان الحج والعمرة ، المطلب الثانى : الطواف ، ثانيًا : شروط الطواف أو واجباته ، وأمّا شرط الطواف عند الحنفية ، ط: دار الفكر بيروت)

▭ فذكر أصحابنا الحنفية ماحاصله : أن الطواف لا يجب ترتيبه على شيئ من الثلاثة ، وإنّما يجب ترتيب الثلاثة الرمى ، ثم الذبح ، ثم الحلق ...... ولو طاف قبل الرمى والحلق لا شيئ عليه ولكن يكره لترک السنة ، وهٰذا كله عند أبى حنيفة . (فتح الملهم : (۱۷۲/۶) كتاب الحج، باب جواز تقديم الذبح على الرمى والحلق على الذبح ، ط: دار القلم دمشق)

▭ قال الطيبى : أفعال يوم النحر أربعة رمى جمرة العقبة ثم الذبح ثم الحلق ثم طواف الإفاضة ...... قال ابن جبير : أنّه واجب وإليه ذهب جماعة من العلماء . (مرقاة المفاتيح : (۳۶۳/۵) كتاب المناسک ، باب جواز التقديم والتأخير فى بعض أمور الحج ، الفصل الأوّل ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة)

(۲) ومن واجبات الطواف أن يطوف ماشيًا لا راكبًا من عذر حتىٰ لو طاف راكبًا من غير عذر فعليه الإعادة ما دام مكّة ، وإن عاد إلى أهله يلزمه الدم وهٰذا عندنا . (بدائع الصنائع : (۱۳۰/۲) كتاب الحج ، فصل وأمّا شرطه و واجباته ، ط: سعيد) =

وِکس(Vicks)

وکس میں تقریبًا باون فیصد کافور شامل ہوتا ہے، اس لئے احرام کی حالت میں اس کا استعمال صحیح نہیں ہے، اگر کسی نے احرام کی حالت میں وِکس استعمال کر لی تو کفارہ لازم ہوگا، اور کفارہ کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ اگر محرم نے ایک عضو یا ایک عضو کی مقدار عضو پر وکس استعمال کی تو دم واجب ہوگا، اور اگر ایک عضو سے کم پر استعمال کی تو صدقہ لازم ہوگا۔(۱)

اور ''ڈیپ ہیٹ'' (Deep Heat) کا بھی یہی حکم ہے۔

= ▭ عن أم سلمة رضی اللّٰه عنها قالت : شکوت إلی رسول اللّٰه ﷺ إنّی اشتکی ، فقال : " طوفی من وراء النّاس وأنت راکبة " ، فطفت ورسول اللّٰه ﷺ یصلی إلی جنب البیت وهو یقرأ بالطور و کتاب المسطور . (صحیح البخاری : (۱/ ۲۲۱) کتاب الحج ، باب المریض یطوف راکبًا ، ط: قدیمی)

▭ واعلم أن المشی فی الطواف واجب عندنا . (فیض الباری : (۳/ ۲۲۶) کتاب الحج ، باب المریض یطوف راکبًا ، ط: بیروت)

(۱) ولو تداوی بالطیب أی المحض الخالص أو بدواء فیه طیب أی غالب ولم یکن مطبوخًا، فالتصق أی الدواء علی جراحته تصدق أی إذا کان موضع الجراحة لم یستوعب عضوا أو أکثر ، الا أن یفعل ذٰلک مرارًا فیلزمه دم ؛ لأنّ کثرة الفعل قامت مقام کثرة الطیب . (شرح لباب المناسک مع إرشاد الساری : (ص: ۳۵۳) باب الجنایات وأنواعها ، النوع الثانی : فی الطیب، فصل فی التداوی بالطیب ، ط: بیروت ، و: (ص: ۵۴۲) ط: الإمدادیة مکّة المکرّمة)

▭ فإذا استعمل الطیب ، فإن کان کثیرًا فاحشا ففیه الدم ، وإن کان قلیلاً ففیه الصدقة ...... حتٰی لو تطیب به عضوا کاملا یکون کثیرا یلزمه دم ، وفیما دونه صدقة . (الهندیة : (۱/ ۲۴۰) کتاب المناسک ، الباب الثامن فی الجنایات ، الفصل الأوّل : فیما یجب بالتطیب والتدهن ، ط: رشیدیه)

ہار

احرام باندھنے کے بعد گلے میں پھولوں کا ہار ڈالنا مکروہ ہے، البتہ اس سے دَم یا صدقہ کچھ لازم نہیں ہوگا۔(۱)

ہتھیار

احرام کی حالت میں ہتھیار جسم کے ساتھ باندھنا اور لٹکانا جائز ہے، اس سے دم لازم نہیں ہوگا کیونکہ اس کا تعلق لباس سے نہیں ہے۔(۲)

ہدایا

ہدایا، تحائف دینا اور لینا سنت ہے۔(۳)

---

(۱) ویکره له شم الريحان والطيب والسفرجل والأترج وما أشبه ذٰلک . (غنية الناسک : (ص: ۹۱) باب الإحرام، فصل فی مکروهات الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۷۰) باب الإحرام ، فصل : فی مکروهاته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

▭ الدر مع الرد : (۴۸۷/۲) کتاب الحج ، مطلب : فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ، ط: سعيد .

(۲) ولبس المخيط ، قال الحلبی رحمه اللّٰه تعالیٰ : أن ضابطه لبس کل شيئ محمول علی قدر البدن أو بعضه بحيث يحيط به بخياطته ، أو تلزيق بعضه ببعض أو غيرهما ، ...... فخرج ما خيط به بعضه ببعض لا بحيث يحيط بالبدن مثل المرقعة ، فلا بأس بلبسه . (غنية الناسک : (ص: ۸۵) باب الإحرام ، فصل : فی محرمات الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

▭ وله أن يشدّ الهميان ، والمنطقة علی وسطه ، ويلبس الخاتم ، ويتقلد بالسيف والمصحف...... (البحر العميق : (۸۰۲/۲) الباب الثامن : فی الجنايات وکفارتها ، الفصل الأوّل : حکم اللبس ، ط: مؤسسة الريّان ، المکتبة المکيّة)

▭ إرشاد الساری : (ص: ۱۷۲) باب الإحرام ، فصل فی مباحاته ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة.

(۳) وعنها قالت : کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم يقبل الهدية ويثيب عليها ، قوله : (يقبل =

اس سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے عداوت اور دشمنی ختم ہوتی ہے، اور ماحول خوشگوار ہوجاتا ہے، لہٰذا اگر حاجی حضرات اخلاص، للّٰہیت اور خوش دلی کے ساتھ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ سے لائی ہوئی چیزوں کا ہدیہ اور تحفہ لوگوں کو دیتے ہیں تو یہ لین دین دونوں درست ہے، اور دینے والے کو اس پر اجروثواب ملے گا۔

اور اگر دکھاوے، شہرت اور بڑائی کے خیال سے ہدایا اور تحائف دیتے ہیں یا یہ سمجھ کر دیتے ہیں کہ ہدیہ نہیں دیں گے تو لوگ کیا کہیں گے، خالی ہاتھ ملاقات کے

= الهدية) قال الخطابى فى المعالم : قبول النّبى صلى اللّٰه عليه وسلم الهدية نوع من الكرم ، و باب من حسن الخلق يتألف به القلوب ، وقد روى عنه صلى اللّٰه عليه وسلم أنّه قال: تهادوا تحابوا ، وكان أكل الهدية ، وأمارة من أماراته ، و وصف فى الكتب المتقدمة بأنّ يقبل الهدية ، ولايأكل الصدقة ؛ لأنّها أوساخ النّاس ، وكان إذا قبل الهدية أثاب عليها لئلا يكون لأحد عليه يد ، ولا يلزمه لأحد منة ، انتهى .قال البيجورى : فيسن قبول الهدية حيث لاشبهة فى مال المهدى وإلّا فلا يقبلها ، وكذٰلك إذا ظنّ المهدى إليه أن المهدى أهداه حياءً ، قال الغزالى : مثال من يهدى حياء من يقدم من سفره ويفرق الهدايا خوفًا من العار ، فلايجوز قبول هديته إجماعًا ؛ لأنّه لايحل مال امرئ مسلم إلّا عن طيب نفس ، وإذا ظن المهدى إليه إنّ المهدى إنّما أهدٰى له هديته لطلب المقابل فلايجوز له قبولها ، إلّا إذا أعطاه ما فى ظنّه بالقرائن . (مرعاة المفاتيح : (۲۲۲/٦) رقم الحديث : ۱۸۴۱ ، كتاب الزكاة ، باب من لاتحل له الصدقة ، الفصل الأوّل ، ط: إدارة البحوث الإسلامية ، بنارس الهند)

عن عائشة رضى اللّٰه عنها عن النّبى صلى اللّٰه عليه وسلم قال : تهادوا ؛ فإنّ الهدية تذهب الضغائن . (فإنّ الهدية تذهب الضغائن) جمع ضغينة وهى الحقد أى تزيل البغض والعداوة ، وتحصل الألفة والمحبة كما ورد " تهادوا تحابوا وتصافحوا يذهب الغل عنكم " ...... و فى رواية له عن عائشة : تهادوا تزدادوا حبا . (مرقاة المفاتيح : (۱۹۴/٦ ، ۱۹۵) رقم الحديث : ۳۰۲۷ ، كتاب البيوع ، باب من عرض عليه ريحان ...... الفصل الثانى ، ط: رشيديه ، دار الكتب العلمية)

تكمله شامى : (۴۲۲/۸) كتاب الهبة ، ط: سعيد .

عن أبى حرّة الرّقاشى عن عمه قال : قال رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم : ألا لا تظلموا ، ألا لايحل مال امرئ مسلم الا بطيب نفس منه .... (مشكوٰة المصابيح : (ص: ۲۵۵) كتاب البيوع ،، باب الغصب ، الفصل الثانى ، ط: قديمى)

السنن الصغرٰى للبيهقى : (۳۸۲/۵) رقم الحديث : ۲۱۱۳ ، كتاب البيوع ، باب الغصب ، ط: مكتبة الرشد .

لئے جانا معیوب اور اپنے لئے خفت کا باعث سمجھتے ہیں یا لعن طعن سے بچنے کے لئے یا بدلہ چکانے کے لئے یا آئندہ بدلہ وصول کرنے کے خیال سے دیتے ہیں تو اس خیال سے ہدیہ دینا اور لینا درست نہیں ہے۔(۱)

حدیث شریف میں ہے کہ ''کسی مسلمان کا مال اس کی دل کی خوشی کے بغیر حلال نہیں''۔(۲)

(۱،۲) وعنها قالت : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقبل الهدية ويثيب عليها ، قوله : (يقبل الهدية) قال الخطابى فى المعالم : قبول النّبى صلى الله عليه وسلم الهدية نوع من الكرم ، و باب من حسن الخلق يتألف به القلوب ، وقد روى عنه صلى الله عليه وسلم أنّه قال: تهادوا تحابوا ، وكان أكل الهدية ، وأمارة من أماراته ، و وصف فى الكتب المتقدمة بأنّ يقبل الهدية ، ولايأكل الصدقة ؛ لأنّها أوساخ النّاس ، وكان إذا قبل الهدية أثاب عليها لئلا يكون لأحد عليه يد ، ولا يلزمه لأحد منة ، انتهى .قال البيجورى : فيسن قبول الهدية حيث لاشبهة فى مال المهدى وإلّا فلا يقبلها ، وكذٰلك إذا ظنّ المهدى إليه أن المهدى أهداه حياءً ، قال الغزالى : مثال من يهدى حياء من يقدم من سفره ويفرق الهدايا خوفًا من العار ، فلايجوز قبول هديته إجماعًا ؛ لأنّه لايحل مال امرئ مسلم إلّا عن طيب نفس ، وإذا ظن المهدى إليه إنّ المهدى إنّما أهدٰى له هديته لطلب المقابل فلايجوز له قبولها ، إلّا إذا أعطاه ما فى ظنّه بالقرائن . (مرعاة المفاتيح : (۲۲۲/۶) رقم الحديث : ۱۸۴۱ ، كتاب الزكاة ، باب من لاتحل له الصدقة ، الفصل الأوّل ، ط: إدارة البحوث الإسلامية ، بنارس الهند)

▭ عن عائشة رضى اللّٰه عنها عن النّبى صلى الله عليه وسلم قال : تهادوا ؛ فإنّ الهدية تذهب الضغائن . (فإنّ الهدية تذهب الضغائن) جمع ضغينة وهى الحقد أى تزيل البغض والعداوة ، وتحصل الألفة والمحبة كما ورد " تهادوا تحابوا وتصافحوا يذهب الغل عنكم " ...... و فى رواية له عن عائشة : تهادوا تزدادوا حبا . (مرقاة المفاتيح : (۱۹۴/۶ ، ۱۹۵) رقم الحديث : ۳۰۲۷ ، كتاب البيوع ، باب من عرض عليه ريحان ...... الفصل الثانى ، ط: رشيديه ، دار الكتب العلمية)

▭ تكمله شامى : (۴۲۲/۸) كتاب الهبة ، ط: سعيد .

▭ عن أبى حرّة الرّقاشى عن عمه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ألا لا تظلموا ، ألا لايحل مال امرئ مسلم الا بطيب نفس منه .... (مشكوٰة المصابيح : (ص: ۲۵۵) كتاب البيوع ،، باب الغصب ، الفصل الثانى ، ط: قديمى)

▭ السنن الصغرٰى للبيهقى : (۳۸۲/۵) رقم الحديث : ۲۱۱۳ ، كتاب البيوع ، باب الغصب ، ط: مكتبة الرشد .

دوسری حدیث شریف میں ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا ہے جو فخر کے لئے کھانا کھلائیں''۔(۱)

خلاصہ یہ ہے غیر ضروری چیز کو ضروری سمجھنا درست نہیں ہے ایسی صورت میں اس کو ترک کرنا لازم ہوتا ہے،(۲)

خاص طور پر اگر اس میں غیر شرعی امور شامل ہوجائیں تو اس کا ترک کرنا انتہائی ضروری ہے۔

ہَدِیٰ

جس جانور کو عبادت اور ثواب کی نیت سے حرم میں ذبح کرنے کے لئے لے جاتے ہیں اس کو ''ھَدِیٰ'' کہتے ہیں، چاہے وہ جانور گائے ہو یا اونٹ، بکری ہو یا بھیڑ۔(۳)

---

(۱) عن أبی هريرة قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : المتباريان لايجابان ولايوكل طعامهما قال الإمام أحمد: يعنی المتعارضين بالضيافة فخرًا ورياءً . (مشكوٰة المصابيح : (ص: ۲۷۹) كتاب النكاح ، باب الوليمة ، الفصل الثالث ، ط: قديمی)

☐ سنن أبی داود : (۲/۱۷۱) كتاب الأطعمة ، باب فی طعام المتبارين ، ط: حقانيه .

☐ الجامع لشعب الإيمان : (۸/۱۸۲) رقم الحديث : ۵۶۶۷ ، المطاعم والمشارب ، ومايجب التورع عنه منها ، الأكل ...... الفصل الرابع : فی آداب تخمير الإناء وإيكاء السقاء ، ط: مكتبة الرشد.

(۲) من أصر على أمر مندوب وجعله عزمًا ولم يعمل بالرخصة فقد أصاب منه الشيطان من الإضلال ، فكيف من أصر على بدعة و منكر ؟ . (مرقاة المفاتيح : (۳/ ۳۱) كتاب الصلاة ، باب الدعاء فی التشهد ، الفصل الأوّل ، ط: رشيديه)

☐ السعاية : (۲/۲۶۵) كتاب الصلاة ، باب صفة الصلاة ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور .

☐ مجموعة رسائل اللكنوی : (۳/ ۴۹۰) سباحة الفكر فی الجهر بالذكر ، (ص: ۳۴) الباب الأوّل ، ط: إدارة القرآن .

(۳) وهو مايهدی إلى الحرم للتقرب إلى الله تعالىٰ ، والمراد به أنواع الهدايا وأكثر أحكامها كالضحايا ، (الهدی من الإبل والبقر والغنم ، أی لا من غيرها ،من النعم) . (إرشاد السارى : (ص: ۶۶۴) باب الهدايا ، ط: الإمدادية مكّة المكرّمة) =

ہدی لے کر جانے والے نے عمرہ کر کے حلق کر لیا

اگر تمتع کرنے والا اپنے ساتھ ہدی بھی لایا ہے تو ہدی کو ذبح کرنے تک احرام میں رہنا ضروری ہے، اسلئے اگر عمرہ کر کے حلق یا قصر کر لیا تو وہ حلال نہیں ہوگا، جنایت کا دم دینا واجب ہوگا، اور عمرہ کا احرام باقی رہے گا، اور اگر اس دوران کوئی اور جنایت کرے گا تو اس کا بھی دم وغیرہ دینا پڑے گا، پھر اس کے بعد حج کا احرام باندھ کر حج ادا کرے گا، پھر رمی کے بعد ذبح کر کے حلق یا قصر کرے گا اور دونوں احراموں سے نکل جائے گا۔(۱)

ہدیہ دینے پر قادر نہ ہونے کی وجہ سے حج پر نہ جانا

حج فرض ہونے کے بعد حج پر جانا ضروری ہے، حج سے واپس آ کر لوگوں کو ہدیہ دینا ضروری نہیں ہے، لہٰذا ہدیہ دینے پر قادر ہو یا نہ ہو ہر حال میں حج فرض ہونے کے بعد حج کے لئے جانا ضروری ہے، اس میں سستی کرنا درست نہیں۔(۲)

= غنية الناسک : (ص: ۳۵۲) باب الهدايا ، ط: إدارة القرآن .

الدر مع الرد : (۲/۶۱۴) كتاب الحج ، باب الهدى ، ط: سعيد .

(۱) (ثم اذا دخل مكة) أى هذا المتمتع الذى ساق الهدى (طاف وسعى لعمرته واقام محرما) اى لأن سوقه مانع من الحلاله قبل يوم النحر (ولو حلق لم يتحلل من احرامه) اى لعمرته بل يكون جناية على احرامها مع انه ليس محرما بالحج.

(ولزمه دم) اى كما صرح به الزيلعى................ (ارشاد السارى الى مناسک الملا على القارى (ص: ۴۰۵) فصل المتمتع على نوعين: متمتع يسوق الهدى، ط: المكتبة الامدادية، مكة المكرمة)

فاذا دخل مكة طاف، وسعى لعمرته، واقام محرما، ولو حلق لم يتحلل من عمرته بل يكون جنايته على احرامها الا أن يرجع الى اهله بعد ذبح هديه، وحلقه. (غنية الناسک فى بغية المناسک، ص: ۲۱۸، فصل فى كيفية اداء التمتع المسنون، فصل وان كان متمتع يسوق الهدى...... الخ، ط: ادارة القرآن)

(۲) ليس من الحوائج الأصلية ماجرت به العادة المحدثة برسم الهدية للأقارب والأصحاب فلايعذر بترک الحج لعجزه عن ذٰلک كما نبه عليه العمادى فى منسكه . (شامى : (۲/۴۶۱) كتاب الحج ، تبنيه : قبيل مطلب : فى قولهم يقدم حق العبد على حق الشرع ، ط: سعيد)=

ہدیہ کی رقم سے حج کرنا

ہدیہ کی رقم سے حج کرنا جائز ہے، اس سے فرض حج ادا ہو جائے گا، اور ہدیہ کرنے والے کو بھی ثواب ملے گا۔(۱)

ہر عمرہ کا الگ احرام باندھنا ضروری ہے

☆ ...... ہر عمرہ کا الگ احرام باندھنا ضروری ہے، ایک احرام سے ایک سے زائد عمرے کرنا صحیح نہیں ہے، ایک دفعہ احرام باندھ کر طواف اور سعی کر کے بال منڈوایا کٹوا کر احرام کھول دے، پھر اس کے بعد تنعیم یا جعرانہ جا کر دوبارہ عمرہ کا احرام باندھے اس طرح ایک سے زائد عمرے کرنا صحیح ہے۔(۲)

☆ ......ایک احرام کے ساتھ ایک سے زیادہ عمرے نہیں ہو سکتے اور عمرہ یعنی طواف اور سعی کرنے کے بعد جب تک حلق یا قصر کے ذریعہ بال کٹوا کر احرام کھولا نہیں جائے گا دوسرے عمرہ کا احرام باندھنا جائز نہیں ہوگا۔(۳)

= منحة الخالق على هامش البحر : (۳۱۲/۲) كتاب الحج ، ط: سعيد .

بدائع الصنائع : (۱۲۵/۲) كتاب الحج ، وأمّا شرائط فرضيته ، ط: سعيد .

(۱) وكذا لو وهب مالًا ليحج به ، لايجب عليه قبوله ؛ لأنّ شرط الوجوب لايجب تحصيله فلو قبل وجب عليه الحج إجماعًا . (غنية الناسک : (ص: ۲۱) فصل : وأمّا شرائط الوجوب فسبعة ، السادس الاستطاعة ، ط: إدارة القرآن ، الطبعة الأولىٰ ۱۴۱۷هـ)

ولو وهبه إنسان مالاً يحج به لايجب على الموهوب له القبول عندنا وللشافعي فيه قولان ...... (بدائع الصنائع : (۱۲۲/۲) كتاب الحج ، فصل وأمّا شرائط فرضيته فنوعان ، ط: سعيد)

البحر الرائق : (۳۱۳/۲) كتاب الحج ، قوله : بشرط حرية و بلوغ وعقل و صحة وقدرة زاد و راحلة ...... ، ط: سعيد .

الدر مع الرد : (۴۶۱/۲) كتاب الحج ، مطلب فيمن حج بمال حرام ، (قوله : ولو وهب الأب لابنه) . (الهندية : (۲۱۷/۱) كتاب المناسک ، الباب الأوّل ، ومنها القدرة على الزاد والراحلة ، ط: رشيديه.

(۳،۲) يجب أن يعلم أن الجمع بين إحرامي الحج أو إحرامي العمرة بدعة بالاتفاق بين أصحابنا =

....

= وفى الجامع الصغير للعتابى حرام ؛ لأنّه من أكبر الكبائر هٰكذا روى عن النّبى صلى الله عليه وسلم ...... فى المحيط ولاجمع بين إحرامى العمرة مكروه ...... وقال : رجل فرغ من عمرته إلّا التقصير فأحرم بأخرٰى فعليه دم . (البحر العميق : (۲/۷۷۸ ، ۷۸۴) الباب السابع فى الإحرام ، الفصل العاشر فى الجمع بين الإحرامين ، ط : مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة) =

☜ من فرغ من عمرته إلّا التقصير فأحرم بأخرٰى ، فعليه دم باتفاق الحنفية لإحرامه قبل الوقت ؛ لأنّ وقته بعد الحلق للإحرام الأوّل ، ولم يوجد ، ولأنّه جمع بين إحرامى العمرة وهٰذا مكروه فيلزمه دم ، وهو دم جبر و كفارة . (الفقه الإسلامى وأدلّته : (۳/۱۳۹) الباب الخامس الحج والعمرة ، الفصل الأوّل : أحكام الحج والعمرة ، المبحث الخامس : أركان الحج والعمرة ، المطلب الأوّل : الإحرام ، ضم العمرة إلى العمرة ، ط: دار الفكر بيروت)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۴۱۴) باب الجمع بين النسكين المتّحدين ، فصل فى الجمع بين العمرتين ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

☜ وأفضل مواقيتها لمن بمكّة التنعيم والجعرانة . (مناسك الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص: ۶۵۷) باب العمرة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۲۳۰ ، ۲۳۷ ، ۲۳۸) باب الجمع بين النسكين ، فصل فى الجمع بين إحرامى عمرتين فأكثر ، ط: إدارة القرآن .

(۲) يجب أن يعلم أن الجمع بين إحرامى الحج أو إحرامى العمرة بدعة بالاتفاق بين أصحابنا وفى الجامع الصغير للعتابى حرام ؛ لأنّه من أكبر الكبائر هٰكذا روى عن النّبى صلى الله عليه وسلم ...... فى المحيط ولاجمع بين إحرامى العمرة مكروه ...... وقال : رجل فرغ من عمرته إلّا التقصير فأحرم بأخرٰى فعليه دم . (البحر العميق : (۲/۷۷۸ ، ۷۸۴) الباب السابع فى الإحرام ، الفصل العاشر فى الجمع بين الإحرامين ، ط : مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة)

☜ من فرغ من عمرته إلّا التقصير فأحرم بأخرٰى ، فعليه دم باتفاق الحنفية لإحرامه قبل الوقت ؛ لأنّ وقته بعد الحلق للإحرام الأوّل ، ولم يوجد ، ولأنّه جمع بين إحرامى العمرة وهٰذا مكروه فيلزمه دم ، وهو دم جبر و كفارة . (الفقه الإسلامى وأدلّته : (۳/۱۳۹) الباب الخامس الحج والعمرة ، الفصل الأوّل : أحكام الحج والعمرة ، المبحث الخامس : أركان الحج والعمرة ، المطلب الأوّل : الإحرام ، ضم العمرة إلى العمرة ، ط: دار الفكر بيروت)

☜ إرشاد السارى : (ص: ۴۱۴) باب الجمع بين النسكين المتّحدين ، فصل فى الجمع بين العمرتين ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة . =

ہر فرشتے کو کعبہ کی زیارت کا حکم

وہب ابن منبہ سے روایت ہے کہ میں نے عہد اول کی کتابوں میں سے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس فرشتے کو بھی زمین پر بھیجتا ہے اس کو حکم دیتا ہے کہ وہ بیت اللہ کی زیارت کرے، چنانچہ وہ فرشتہ عرش کے نیچے سے احرام باندھ کر تلبیہ یعنی لبیک اللّٰہم لبیک میں حاضر ہوگیا، اے اللہ میں تیرے حضور میں حاضر ہوگیا (یہ دعا) پڑھتا ہوا نکلتا ہے، اس کے بعد وہ حجر اسود کو بوسہ دیتا ہے، پھر بیت اللہ شریف کا سات مرتبہ طواف کرتا ہے، اس کے بعد کعبہ شریف کے اندر دو رکعت نماز پڑھتا ہے اور پھر آسمان کی طرف اٹھ جاتا ہے۔(۱)

ہر قدم پر نیکی

''حاجی کا قدم'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۲/۳۸)

ہرنیہ

اگر ہرنیہ کی وجہ سے پیٹ کے نچلے حصے کے ایک جانب یا دونوں جانب آپریشن ہوا ہے، اس کی وجہ سے لنگوٹ یا انڈرویئر ہر وقت پہننا ضروری ہوتا ہے تو ایسے لوگ احرام کی حالت میں بغیر سلے ہوئے لنگوٹ وغیرہ پہنیں، نیکر اور انڈرویئر

= 🗀 وأفضل مواقيتها لمن بمكّة التنعيم والجعرانة . (مناسک الملا علی القاری مع إرشاد الساری : (ص: ۶۵۷) باب العمرة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 غنية الناسک : (ص: ۲۳۰ ، ۲۳۷ ، ۲۳۸) باب الجمع بين النسكين ، فصل فی الجمع بين إحرامی عمرتين فأكثر ، ط: إدارة القرآن .

(۱) وعن وهب ابن منبه : قرأت فی كتاب من كتب الأوّل : ليس من ملک بعثه اللّٰه إلى الأرض الا أمره بزيارة البيت ، فينفض من تحت العرش محرما ملبيا حتیٰ يستلم الحجر ، ثم يطوف سبعًا بالبيت ، ويصلی فی جوفه ركعتين ، ثم يصعد . (السيرة الحلبية : (۱/۲۲۰) باب بنيان قريش الكعبة شرّفها اللّٰه تعالیٰ ، ط: دار الكتب العلمية بيروت)

وغیرہ سلے ہوئے کپڑے نہ پہنیں، تاہم عذر کی وجہ سے سلا ہوا کپڑا استعمال کیا جا سکتا ہے، البتہ استعمال کے بعد ایک دم دینا لازم ہوگا۔(۱)

ہمبستری

☆......عمرہ کے احرام میں ہمبستری کرنا جائز نہیں ہے، اور حج میں احرام کی حالت میں اور طوافِ زیارت سے فارغ ہونے تک ہمبستری کرنا جائز نہیں۔(۲)

☆......احرام کی حالت میں ہمبستری کی طرح وہ حرکات جن سے اس کی خواہش پیدا ہوتی ہے وہ بھی حرام ہیں، مثلاً بوسہ لینا، بدن سے بدن ملانا وغیرہ۔(۳)

---

(۱) ولایلبس مخیطًا قمیصًا أو قباء أو سراویل أو عمامة أو قلنسوة أو خفًا .... (الهندية : (۱/۲۲۴) کتاب المناسک ، الباب الرابع : فیما یفعله المحرم بعد الإحرام ، ط: رشیدیه)

▭ بدائع الصنائع : (۲/۱۸۳) کتاب الحج ، فصل : وأمّا بیان مایحظره الإحرام ومالایحظره ، ط: سعید.

▭ التاتارخانیة : (۲/۴۹۲) کتاب المناسک ، الفصل الخامس : فیما یحرم علی المحرم بسبب إحرامه ومالایحرم ، نوع منه فی لبس المخیط ، ط: إدارة القرآن .

▭ ولو اضطر المحرم إلی لبس ثوب فلبس ثوبین ، فإن لبسهما علی موضع الضرورة فعلیه کفارة واحدة وهی کفارة الضرورة . (الهندية : (۲/۲۴۲) کتاب المناسک ، الباب الثامن : فی الجنایات ، الفصل الثانی : فی اللبس ، ط: رشیدیه)

▭ بدائع الصنائع : (۲/۱۸۸) کتاب الحج ، فصل : وأمّا بیان مایحظره الإحرام ومالایحظره ، ط: سعید .

▭ التاتارخانیة : (۲/۴۹۲) کتاب المناسک ، الفصل الخامس : فیما یحرم علی المحرم بسبب إحرامه ومالایحرم ، ط: إدارة القرآن .

(۲،۳) فإذا أحرم قولاً بالتلبیة أو فعلاً بالسوق کما ذکرنا ، فلیتق الرفث وهو الجماع عند الجمهور ، لقوله تعالیٰ : ﴿أحلّ لکم لیلة الصیام الرفث﴾ أو ذکر الجماع ودواعیه بحضرة النّساء ...... وقیل : ذکره و دواعیه مطلقًا ، قیل هو الأصح ...... والجماع و دواعیه کالقبلة واللمس والمعانقة والمفاخذة بشهوة . (غنیة الناسک : (ص: ۸۵) باب الإحرام، فصل فی محرمات الإحرام ومحظوراته الّتی فی غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن)

▭ النوع الرابع فی حکم الجماع و دواعیه وهو أغلظ الجنایات یفسد به الحج والعمرة ...... وإن جامع بعد الوقوف بعرفة قبل الحلق وقبل طواف الزیارة کله أو أکثر لم یفسد حجه و علیه =

ہم وطن محرم نہیں

ہم وطن محرم نہیں ہے، اس لئے عورتوں کے لئے ہم وطن کو محرم بنا کر سفر کرنا او حج اور عمرہ کے لئے جانا جائز نہیں ہے۔(۱)

ہندوستان سے آدم علیہ السلام مکہ مکرمہ ہزار مرتبہ آئے

''آدم علیہ السلام ہندوستان سے مکہ مکرمہ ایک ہزار مرتبہ آئے'' عنوان کے تحت دیکھیں۔(۱/)

ہوائی جہاز

☆......جو لوگ مکہ مکرمہ جانے کے لئے یا حج وعمرہ کے لئے ہوائی جہاز سے سفر کرتے ہیں ان کو چاہیئے کہ ہوائی جہاز پر سوار ہونے سے پہلے احرام باندھ لیں، یا کم از کم احرام کی چادر ہی پہن لیں، اور جب میقات کا اعلان ہو تو جہاز میں

= بدنة سواء جامع عامدًا أو ناسيًا . (مناسک الملا علی القاری مع إرشاد الساری : (ص: ۴۷۴ ، ۴۸۱) بـاب الجنايات وأنواعها ، النوع الرابع في حكم الجماع و دواعيه ، وفصل في الجماع قبل الحلق وبعده ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

🗀 وبـعـده أی الإحـرام بـلا مهـلة يتـقـى الرفث أی الجماع أو ذكره بحضرة النّساء . (الدر المختار : (۴۸۶/۲، ۴۸۷) كتاب الحج ، فصل في الإحرام ، مطلب فيما يحرم بالإحرام ومالايحرم ،ط : سعيد)

(۱) والـمـحـرم فی حق المرأة شرط ، شابة كانت أو عجوزًا ، إذا كانت بينهما وبين مكّة مسيرة ثـلاثة أيّـام ...... والـمـحـرم : الـزوج ، ومـن لايجوز مناكحتها على التأبيد برضاع أو صهرية وفی الـخـانية : أو رحم .... (التاتارخانية : (۴۳۴/۲) كتاب المناسک ، الفصل الأوّل : فی بيان شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن)

🗀 الهـنـدية : (۲۱۸/۱ ، ۲۱۹) كتاب المناسک ، الباب الأوّل : فی تفسير الحج ...... ، ط: رشيديه .

🗀 غـنية الـناسک : (ص: ۲۶ ، ۲۷) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط وجوب الأداء ، الرابع : المحرم أو الزوج ، ط: إدارة القرآن .

احرام باندھ لیں یعنی نیت کر کے تلبیہ پڑھ لیں، جدہ پہنچنے کا انتظار نہ کریں کیونکہ جدہ تک احرام کو مؤخر کرنا صحیح نہیں ہے۔(۱)

ہوائی جہاز میں بیٹھ کر طواف کرنا

☆......اگر ہوائی جہاز مسجد کی حدود میں داخل رہے تو اس پر سوار ہو کر طواف کرنے سے طواف صحیح ہو جائے گا، لیکن عذر کے بغیر ایسا کرنے سے دَم واجب ہوگا جبکہ بلا عذر ہوائی جہاز کے علاوہ کسی اور چیز پر سوار ہو کر طواف کرنے سے طواف ہو جاتا ہے اور دَم واجب ہوتا ہے۔(۲)

---

(۱) ومستحباته ...... تقديم الإحرام على وقته أى ميقاته المكانى للآفاقى إن ملك نفسه أى بالاحتراز عن المحظورات والتحفظ عن المحذورات ...... فصل فى محرماته أى محرمات الإحرام ...... ومنها تأخير الإحرام عن الميقات فإنّ الإحرام منه واجب . (إرشاد السارى : (ص: ۱۲۸ ، ۱۲۹) باب الإحرام ، مستحبات الإحرام ، وفصل فى محرماته ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

▭ من سلك طريقًا فى بر أو بحر أو جو بين ميقاتين فإنّه يجتهد حتى يكون إحرامه بحذو الميقات الّذى هو إلى طريقه أقرب ويحرم من محاذاة أقرب الميقاتين إليه وإن كان الآخر أبعد إلى مكّة فإن استويا فى القرب إليه ، أحرم من محاذاة أبعدهما من مكة وإن لم يعرف حذو الميقات المقارب لطريقه احتاط فأحرم من بعد ، بحيث يتيقن أنّه لم يجاوز الميقات إلّا محرمًا ؛ لأنّ الإحرام قبل الميقات جائز ، وتأخيره عنه لايجوز ، فالإحتياط فعل ما لاشك فيه .... (الفقه الإسلامى وأدلّته : (۳/۷۲) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل : أحكام الحج والعمرة ، المبحث الثالث : مواقيت الحج والعمرة ، الزمانية والمكانية ، المطلب الثانى : ميقات الحج والعمرة المكانى ، من حاذى الميقات ، ط: دار الفكر بيروت)

▭ بدائع الصنائع : (۲/۱۶۴) كتاب الحج ، فصل : وأمّا بيان مكان الإحرام ، ط: سعيد .

(۲) مكانه حول البيت لافيه ...... داخل المسجد أى سواء كان قريبًا من البيت أو بعيدًا عنه بعد أن يكون فى المسجد ويجوز أى فى جميع أجزائه ولو من وراء السوارى أى الأسطوانات وزمزم وكذا المقامات ، ولو طاف على سطح المسجد ولو مرتفعًا عن البيت أى من جدرانه كما صرّح به صاحب الغاية جاز ؛ لأنّ حقيقة البيت هو الفضاء الشامل لما فوق البناء من الهواء .... (إرشاد السارى : (ص: ۲۱۰ ، ۲۱۱) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل فى مكان الطواف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة) =

اور اگر ہوئی جہاز مسجد کی حدود سے باہر رہے گا تو اس پر سوار ہو کر طواف کرنے سے طواف صحیح نہیں ہوگا، اُتر کر دوبارہ مسجد کی حدود میں آ کر طواف کرنا لازم ہوگا۔(۱) واضح رہے کہ تحت الثریٰ (زمین) سے لیکر آسمان تک ''بیت اللہ'' ہے۔(۲) اس لئے خانۂ کعبہ کی عمارت سے بلند ہو کر اس کے چاروں طرف گھومنے سے طواف ہو جائے گا۔(۳)

= غنیة الناسک : (ص: ۱۰۹) باب فی ماهیة الطواف وأنواعه وأرکانه وشرائطه وسائر أحکامه ، فصل : فی أرکان الطواف و شرائطه ، ط: إدارة القرآن .

الفقه الإسلامی وأدلّته : (۱۵۳/۳) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل : أحکام الحج والعمرة ، والمبحث الخامس : أرکان الحج والعمرة ، المطلب الثانی : الطواف، ثانیاً : شروط الطواف و واجباته ، ط: دار الفکر بیروت . الدر مع الرد : (۴۹۷/۲) کتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعید .

الخامس : المشی فیه للقادر ، فلو طاف للزیارة (لباب) أو العمرة (بحر) راکبا أو محمولاً ، أو زحفًا بلا عذر ، فعلیه الإعادة أو الدم وإن کان بعذر لا شیئ علیه . (غنیة الناسک : (ص: ۱۱۴) باب فی ماهیة الطواف وأنواعه وأرکانه و شرائطه وسائر أحکامه ، فصل فی واجبات الطواف ، ط: إدارة القرآن)

الدر مع الرد : (۴۶۸/۲، ۴۶۹) کتاب الحج ، مطلب فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعید.

إرشاد الساری : (ص: ۲۱۵) باب أنواع الأطوفة وأحکامها ، فصل فی واجبات الطواف ، الرابع : المسی فیه للقادر ، ط: الإمدادیه ، مکّة المکرّمة .

البحر العمیق : (۱۲۲۴/۲) الباب العاشر فی دخول مکّة و فی الطواف والسعی ، فصل : فی بیان أنواع الأطوفة ، ط: مؤسّسة الریّان ،المکتبة المکیّة .

(۱،۲،۳) مکانه حول البیت لافیه ...... داخل المسجد أی سواء کان قریبًا من البیت أو بعیدًا عنه بعد أن یکون فی المسجد ویجوز أی فی جمیع أجزائه ولو من وراء السواری أی الأسطوانات وزمزم وکذا المقامات ، ولو طاف علی سطح المسجد ولو مرتفعًا عن البیت أی من جدرانه کما صرّح به صاحب الغایة جاز ؛ لأنّ حقیقة البیت هو الفضاء الشامل لما فوق البناء من الهواء ...... (إرشاد الساری : (ص: ۲۱۰ ، ۲۱۱) باب أنواع الأطوفة وأحکامها ، فصل فی مکان الطواف ، ط: الإمدادیة ، مکّة المکرّمة)

غنیة الناسک : (ص: ۱۰۹) باب فی ماهیة الطواف وأنواعه وأرکانه وشرائطه وسائر أحکامه ، فصل : فی أرکان الطواف و شرائطه ، ط: إدارة القرآن .

الفقه الإسلامی وأدلّته : (۱۵۳/۳) الباب الخامس : الحج والعمرة ، الفصل الأوّل : أحکام=

ہوائی جہاز میں بیٹھ کر وقوفِ عرفہ کرنا

واضح رہے کہ ''بیت اللہ'' کی طرح زمین سے لیکر آسمان تک ''میدانِ عرفہ'' ہونے کی صراحت نہیں ہے بلکہ اکثر کتابوں میں ''وقوفِ عرفہ'' کو زمین کے ساتھ مقید کیا ہے اس لئے ہوائی جہاز میں سوار ہو کر عرفات کے اوپر سے گزرنے سے وقوف عرفہ صحیح نہیں ہوگا۔

ایسے لوگوں کے لئے مقررہ وقت کے اندر ہوائی جہاز سے اُتر کر میدانِ عرفات سے گزرنا یا وقوف کرنا لازم ہوگا ورنہ حج نہیں ہوگا۔(۱)

= الحج والعمرة ، والمبحث الخامس : أركان الحج والعمرة ، المطلب الثانی : الطواف، ثانياً : شروط الطواف و واجباته ، ط: دار الفكر بيروت . الدر مع الرد : (۴۹۷/۲) كتاب الحج ، مطلب فی طواف القدوم ، ط: سعيد .

☜ الخامس : المشی فيه للقادر ، فلو طاف للزيارة (لباب) أو العمرة (بحر) راكبا أو محمولاً ، أو زحفًا بلا عذر ، فعليه الإعادة أو الدم وإن كان بعذر لا شيئ عليه . (غنية الناسک : (ص: ۱۱۴) باب فی ماهية الطواف وأنواعه وأركانه و شرائطه وسائر أحكامه ، فصل فی واجبات الطواف ، ط: إدارة القرآن)

☜ الدر مع الرد : (۴۶۸/۲ ، ۴۶۹) كتاب الحج ، مطلب فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعيد.

☜ إرشاد الساری : (ص: ۲۱۵) باب أنواع الأطوفة وأحكامها ، فصل فی واجبات الطواف ، الرابع : المسی فيه للقادر ، ط: الإمداديه ، مكّة المكرّمة .

☜ البحر العميق : (۱۲۲۴/۲) الباب العاشر فی دخول مكّة و فی الطواف والسعی ، فصل : فی بيان أنواع الأطوفة ، ط: مؤسّسة الريّان ،المكتبة المكيّة .

(۱) وأمّا شرائطه ...... الثالث : المكان أی عرفات فلو أخطأه أی فضلاً عن تعمده ونسيانه و جهله لم يجز وقوفه بغير عرفة . (إرشاد الساری : (ص: ۲۹۰) باب الوقوف بعرفات وأحكامه ، فصل : فی شرائط صحة الوقوف ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

☜ غنية الناسک : (ص: ۱۵۷) باب مناسک عرفات ، فصل : فی شرائط صحة الوقوف ، ط: إدارة القرآن .

☜ البحر العميق : (۱۴۹۶/۳) الباب الحادی عشر فی الخروج من مكّة إلی منٰی ثم عرفة، فصل : الوقوف بعرفة ، ط: مؤسّسة الريّان ،،المكتبة المكيّة .

ہوائی جہاز میں محرم ہونا ضروری ہے

ہوائی جہاز کے چند گھنٹوں کے سفر میں بھی عورت کے ساتھ محرم کا ہونا ضروری ہے، کیونکہ کم از کم اڑتالیس میل کے سفر پر سفر کے احکام جاری ہوتے ہیں مثلاً نماز میں قصر وغیرہ۔(۱)

ہوائی چپل

مَردوں کے لئے احرام کی حالت میں ہوائی چپل پہننا سب سے بہتر ہے ،اور اگر جوتا یا چپل ایسی ہو کہ جو ٹخنوں اور پیروں کے بیچ کی ابھری ہوئی ہڈی کو نہ چھپاتا ہو تو اس کا پہننا بھی درست ہے ،البتہ اگر ایڑی ، پنجہ اور انگلیاں چھپی رہیں جیسے ناگرہ جوتے میں ہوتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) الرابع : المحرم الأمين أو الزوج إذا كانت على مسافة السفر من مكّة ، وفى الإرشاد : أى وإنّما يشترط المحرم أو الزوج إذا كان بينهما وبين مكّة ثلاثة أيّام فصاعدًا أما لو كان أقلّ من ذٰلک فلها أن تخرج بغير محرم أو زوج إلّا أن تكون معتدة . وروى عن أبى حنيفة وأبى يوسف كراهة الخروج لها مسيرة يوم بلا محرم ، فينبغى أن يكون الفتوىٰ عليه لفساد الزمان . (مناسک الملا على القارى مع إرشاد السارى : (ص: ۷۶ ، ۷۷ ، ۷۸) باب شرائط الحج ، النوع الثانى : شرائط الأداء ، وهى خمسة ، الشرط الرابع : المحرم الأمين للمرأة ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

الدر مع الرد : (۲/۴۶۴ ، ۴۶۵) كتاب الحج ، ط: سعيد .

غنية الناسک : (ص: ۲۶ ، ۲۷) باب شرائن الحج ، فصل فى شرائط وجوب الأداء ، ط: إدارة القرآن والعلوم الإسلامية .

(۳) ولبس الخفين أى أن لايجد نعلين فإنّه يقطعهما أسفل من الكعبين ، والجوربين أى ولبسهما سواء كانا منعلين أو غير منعلين وكل ما يوارى الكعب الّذى عند معقد شراک النعل أى فى المفصل الّذى فى وسط القدم لاالكعب المعبر عند غسل الرجلين . (إرشاد السارى : (ص: ۱۶۲) باب الإحرام ، فصل فى محرمات الإحرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة)

غنية الناسک : (ص: ۸۶ ، ۸۷) باب الإحرام ، فصل فى محرمات الإحرام ، ومحظوراته الّتى فى غالبها الجزاء ، ط: إدارة القرآن .=

ہوٹل سے احرام باندھ کر عمرہ کرنا

☆ آفاقی یعنی میقات سے باہر رہنے والے لوگوں کے لئے حج اور عمرہ دونوں کا احرام اپنی اپنی میقات یا اس کے محاذات سے باندھنا لازم ہے، باقی گھر سے باندھ کر آنے کا ثواب زیادہ ہے۔

☆ اگر ایسا آفاقی حج یا عمرہ کے لئے میقات سے احرام باندھے بغیر مکہ مکرمہ آ گیا ہے تو حرم کے حدود میں ایک دم دینا لازم ہوگا، ہاں اگر واپس میقات آ کر احرام باندھے گا تو دم ساقط ہو جائے گا۔

☆ اگر آفاقی آدمی میقات کے باہر سے آئے اور میقات سے احرام نہیں باندھا بلکہ میقات کے اندر کسی ہوٹل سے احرام باندھ کر حج یا عمرہ کیا تو ایک دم دینا لازم ہوگا۔

اور اگر میقات سے احرام باندھ کر حج یا عمرہ کرلیا پھر اس کے بعد مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے مزید عمرہ کرنے کا ارادہ کیا تو اس صورت میں اگر ہوٹل حدود حرم کے اندر ہے تو اس صورت میں ہوٹل سے احرام کی نیت کر کے عمرہ کرنے کی صورت میں دم دینا لازم ہوگا، اور اگر ہوٹل حدود حرم سے باہر ہے تو اس صورت میں ہوٹل سے احرام کی نیت کر کے عمرہ کرنا درست ہوگا اور دم بھی لازم نہیں ہوگا، کیونکہ حدود حرم میں رہنے والوں کے لئے حدود حرم سے باہر حل میں جا کر عمرہ کے احرام کی نیت کرنا ضروری ہے ورنہ دم دینا لازم ہوتا ہے باقی ہوٹل میں احرام کے کپڑے پہن کر اور حدود حرم سے باہر مسجد عائشہ وغیرہ میں جا کر عمرہ کے احرام کی نیت کر کے عمرہ کرنا زیادہ بہتر ہے۔(۱)

= الدر مع الرد: (۲/۴۹۰) كتاب الحج، مطلب في ما يحرم بالإحرام ومالايحرم، ط: سعيد.

الهندية: (۱/۲۲۴) كتاب المناسك، الباب الرابع: فيما يفعله المحرم بعد الإحرام، ط: رشيديه.

(۱) ثم إذا دخل الآفاقي مكّة بغير إحرام وهو لايريد الحج ولا العمرة فعليه لدخول مكّة إما حجة =

ہیجڑہ پن کی کمائی سے حج کرنا

ہیجڑہ پن کی زندگی گزارنے والا ان تمام غیر شرعی کاموں سے توبہ واستغفار کرے جو عام طور پر ہیجڑے لوگ کرتے ہیں، اور جو روپیہ اس کے پاس ہے اور اس دھندہ اور طریقہ سے کمایا ہے اس سے حج نہ کرے، بلکہ کسی غیر مسلم سے قرض لیکر حج کرے اور جو رقم اس کے پاس جمع ہے اس سے قرض ادا کرے، آئندہ کے لئے زنانہ وضع قطع چھوڑ دے، مردانہ لباس پہنے اور اس کا اڈّہ بھی ختم کرے۔(۱)

= أو عمرة ، فإن أحرم بالحج أو العمرة من غير أن يرجع إلى الميقات فعليه دم لترك حق الميقات . (التاتارخانية : (۲/ ۴۷۵) الفصل الرابع فی بیان مواقیت الإحرام ومایلزم لمجاورتها بغير الإحرام ، ط: إدارة القرآن)

(قوله : وصح تقديمه عليها لا عكسه) أی جاز تقديم إحرام على المواقيت ولا يجوز تأخيره عنها ...... أما الثانی فلقوله عليه الصلوة والسلام " لايجاوز أحد الميقات الا محرمًا " ، وفائدة التأقيت بالمواقيت الخمسة المنع من التأخير ...... (قوله : ولداخلها الحل) أی الحل ميقات من كان داخل الميقات . (البحر الرائق : (۲/ ۳۱۹) كتاب الحج ، ط : سعيد)

ولا يجوز للإنسان أن يجاوز الميقات إلا محرمًا لحج أو عمرة وإلا وجب على دم ، أو العودة إليه ...... ومن كان بمكّة مكيا أو آفاقيا فميقاته فی العمرة من أدنیٰ الحل ، ولو بأقلّ من خطوة من أی جانب شاء ليتحقق وقوع السفر ؛ لأنّ أداء العمرة فی الحرم فيكون الإحرام من الحل ليجمع فی إحرامه بين الحل والحرم إذ هو شرط فی كل إحرام فإن أحرم بها فی الحرم انعقد وعليه دم إلا أن خرج بعد إحرامه إليه . (الفقه الإسلامی وأدلّته : (۳/ ۶۸) المطلب الثانی : ميقات الحج والعمرة ، تحت آفاقی أو أهل الآفاقی ، ط: دار الفكر ، بيروت)

(۱) أصل التوبة فی اللغة الرجوع ...... والمراد بالتوبة هنا الرجوع عن الذنب ، وقد سبق فی كتاب الايمان أن لها ثلاثة أركان : الإقلاع ، والندم على فعل تلك المعصية ، والعزم على أن لايعود إليها أبدًا ، فإن كانت المعصية لحق آدمی فلها ركن رابع وهو التحلل من صاحب ذٰلک الحق ، وأصلها الندم وهو ركنها الأعظم .... (شرح الصحيح لمسلم للنووی : (۲/ ۳۵۴) كتاب التوبة ، ط: قديمی)

روح المعانی : (۲۸/ ۱۵۸ ، ۱۵۹) سورة التحريم ، آية : ۸ ، ط: دار إحياء التراث العربی.

شرح الفقه الأكبر للملا على القاری : (ص:۱۵۸) ط: قديمی .

ولا بمال حرام ...... والحيلة لمن ليس معه إلاَّ مال حرام أو فيه شبهة أن يستدين للحج من =

= مال حلال ليس فيه شبهة ، ويحج به .... (غنية الناسك : (ص: ۲۱، ۲۲) باب شرائط الحج ، فصل : وأمّا شرائط الوجوب ، ط: إدارة القرآن)

🗀 إرشاد الساری : (ص: ۶۹۰ ، ۶۹۱) باب المتفرقات ، مسألة : من حج بمال حرام ، ط: الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗀 الدر مع الرد : (۴۵۶/۲) كتاب الحج ، مطلب فيمن حج بمال حرام ، ط: سعيد .

یلملم

مکہ مکرمہ کی جنوبی جانب مثلاً یمن وغیرہ کی طرف سے مکہ مکرمہ آنے والوں کے لئے مکہ کی جنوبی جانب ایک پہاڑی ہے اس کو ''یلملم'' کہتے ہیں، اور یہ مغربی جنوبی جانب کے سمندر (بحر احمر) کے ساحل سے پندرہ، بیس میل کے فاصلہ پر ہے۔

یہ اصل میں یمن اور عدن والوں کی میقات ہے، لیکن پہلے زمانے میں ہندوستان، پاکستان اور مشرقی ممالک والے جب بحری جہاز سے سمندری سفر کر کے حج کے لئے آتے تو مکہ مکرمہ کی جنوبی جانب ''یلملم'' پہاڑی کی محاذات سے گزر کر جدہ آتے تھے، اس لئے پرانی کتابوں میں ہندوستان، پاکستان اور مشرقی ممالک والوں کے لئے ''یلملم'' کی میقات مشہور ہے، لیکن آج کل ہوائی جہاز کے سفر میں یہ میقات نہیں پڑتی، بلکہ جہاز ''قرن المنازل'' والی میقات سے گزر کر آتا ہے۔(۱) نقشہ یہ ہے۔()

یومِ عرفہ

ذی الحجہ کی نویں تاریخ کو ''یومِ عرفہ'' کہتے ہیں، اس روز حج ہوتا ہے اور حاجی لوگ عرفات میں وقوف کرتے ہیں۔

اور اس سے مراد ۹/ ذی الحجہ کے زوال آفتاب سے ۱۰/ ذی الحجہ کی صبح صادق

---

(۲) وميقات أهل اليمن غير أهل النجد وباقى تهامة : يلملم ، بفتح الياء واللامين وإسكان الميم بينهما ...... وهو جبل من جبال تهامة على مرحلتين من مكّة . (البحر العميق : (۱/ ۲۰۲، ۲۰۳) الباب السادس فى المواقيت ، ط: مؤسّسة ، الريّان ،المكتبة المكيّة)

🗁 إرشاد السارى : (ص: ۱۱۲) باب المواقيت ، ط: المكتبة الإمدادية ، مكّة المكرّمة .

🗁 غنية الناسک : (ص: ۵۲) باب المواقيت ، فصل : أمّا مواقيت أهل الآفاق، ط:إدارة القرآن.

تک کا وقت ہے۔(۱)

مزید''حج کا دوسرا دن ۹رذی الحجہ''عنوان بھی دیکھیں۔(۲ر۱۷٤)

(۱) والوقوف بعرفة فی أوانه وهو من زوال یوم عرفة إلی قبیل طلوع فجر النحر . (الدر مع الرد: (۲ر۴٦۷) کتاب الحج ، مطلب فی فروض الحج و واجباته ، ط: سعید)

إرشاد الساری : (ص: ۹۲ ، ۹۳) باب فرائض الحج ، الإمدادیة ، مكّة المكرّمة .

غنیة الناسک : (ص: ۱۵۹) باب مناسک عرفات ، فصل فی رکن الوقوف وقدر الواجب فیه و سننه ومستحباته ، ط: إدارة القرآن .